[illegible] ۸

نور علیٰ نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

الحمد للہ کہ کتاب جامع اصول و فروع دین حاوی ارکان شرع متین ناشر معدن احادیث نبوی مخزن آثار مصطفوی احمدی

جلد اول

ترجمہ جامع ترمذی

مع اصل المتن

محدث و فقیہ مولوی فضل احمد انصاری [illegible] سابق مصحح مطبع نولکشور لاہور نے حسب الایمای مالک مطبع مذکور بزبان اردو ترجمہ

مطبع فیض منبع منشی نولکشور لکھنؤ میں حلیۂ طبع سے آراستہ ہوا

اعلان کل حقوق [illegible] نولکشور [illegible]

۳۶۹۵ درآمد کتب خانہ ۲۸ مئی ۱۹۱۱ء

اطلاع - اس [illegible] مطول ہے ایک خانی کو جا ہے خارجے
ل سکتی ہے جسکے معائنہ [illegible] ن ہے اس کتاب کے مثیل ہیچ کے تین علم
جو سادے ہیں اُنمیں بعض [illegible] ن فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی
[illegible] ل ہے۔

کتب [illegible]

نام کتاب	قیمت
کتب حدیث اُردو	
مظاہر حق - ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح مترجمہ جناب مولانا محمد قطب الدین دہلوی مرحوم و مغفور کامل چار جلدوں میں ہے حامل المتن یعنی اول عبارت عربی حدیث کی بعدہٗ اسکا ترجمہ اُردو میں کاغذ سفید گندہ۔	عہ پ
ایضاً - کاغذ خانی و سفید معمولی۔	لعہ پ
زاد سبیل آخرت - مولفہ خان بہادر ڈپٹی سید اولاد حسین صاحب رضوی سی-آئی-ای پنشنٹ افسر ملقب بہ شہیر قیصرۂ ہند۔	سہ ار پ
تحفۃ الاخیار - ترجمہ اُردو مشارق الانوار مترجمہ مولوی خرم علی - کاغذ سفید خانی	عہ پ
کتب حدیث فارسی	
اشعۃ اللمعات حامل المتن شرح مشکوٰۃ از مولانا عبد الحق محدث دہلوی - چار مجلدات میں پوری شرح مع ترجمہ کاغذ سفید و خانی۔	لعہ پ
کتب حدیث عربی	
تیسیر الوصول الی احادیث جامع الاصول از شیخ عبد الرحمن بن علی یمنی معروف	عکہ پ مہر
جامع ترمذی - امام ابو عیسیٰ صحاح ستہ میں سے معروف مع رسالہ اصول حدیث جرجانی و شمائل ترمذی جدید	عکہ پ

نام کتاب	قیمت
قسطلانی - [illegible] شرح صحیح البخاری مسمّٰی بارشاد الساری معروف بقسطلانی دس مجلدات میں پوری شرح خط نسخ کاغذ سفید ولایتی گندہ	عہ پ
سنن ابی داؤد - ہے چار جلد کامل دو جلد میں از امام سلیمان بن اشعث داخل صحاح ستہ معروف جدید طبع۔	عکہ پ مہر
سنن ابن ماجہ محشی مع شرح انجاح الحاجہ از مولانا شیخ محمد بن عبد اللہ مطبوعہ [illegible]	للعہ پ مہر
دلائل الخیرات - با ترجمہ فارسی و اسمائے حسنیٰ وخواص اسماء حسنیٰ معروف	مہر
زاد السبیل الی الجنۃ و السلسبیل ذخیرۂ احادیث از مولانا غلام یحییٰ۔	سہر
عناصر الخیرات - با ترجمہ اُردو از حکیم ناصر علی صاحب آروی بے نظیر درود کا مجموعہ۔	۱۱ر
کتب تفسیر اُردو	
مقدمۂ تفسیر مواہب الرحمن۔	مر پ
۱- تفسیر مواہب الرحمن - پارۂ اول مولفہ مولوی امیر علی مترجم فتاویٰ عالمگیری مع مقدمہ۔	عہ پ مہر
۲- ایضاً - پارۂ دوم۔	عہ پ
۳- ایضاً - پارۂ سوم۔	عہ پ
۴- ایضاً - پارۂ چہارم۔	عہ پ
۵- ایضاً - پارۂ پنجم۔	عہ پ
۶- ایضاً - پارۂ ششم۔	عہ پ
۷- ایضاً - پارۂ ہفتم۔	عہ پ

نام کتاب	قیمت
۸- ایضاً - پارۂ ہشتم۔	عہ پ
۹- ایضاً - پارۂ نہم۔	[illegible]
۱۰- ایضاً - پارۂ دہم۔	عہ پ
۱۱- ایضاً - پارۂ یازدہم۔	عہ پ
۱۲- ایضاً - پارۂ دوازدہم۔	عہ پ
۱۳- ایضاً - پارۂ سیزدہم۔	عہ پ
۱۴- ایضاً - پارۂ چہاردہم۔	عہ پ
۱۵- ایضاً - پارۂ پانزدہم۔	عہ پ
۱۶- ایضاً - پارۂ شانزدہم۔	عہ پ
۱۷- ایضاً - پارۂ ہفتدہم۔	عہ پ
۱۸- ایضاً - پارۂ ہشتدہم۔	عہ پ
۱۹- ایضاً - پارۂ نوزدہم۔	عہ پ
۲۰- ایضاً - پارۂ بستم۔	عہ پ
۲۱- ایضاً - پارۂ بست و یکم۔	عہ پ
۲۲- ایضاً - پارۂ بست و دوم۔	عہ پ
۲۳- ایضاً - پارۂ بست و سوم۔	عہ پ
۲۴- ایضاً - پارۂ بست و چہارم۔	عہ پ
۲۵- ایضاً - پارۂ بست و پنجم۔	عہ پ
۲۶- ایضاً - پارۂ بست و ششم۔	عہ پ
۲۷- ایضاً - پارۂ بست و ہفتم۔	عہ پ
۲۸- ایضاً - پارۂ بست و ہشتم۔	عہ پ
۲۹- ایضاً - پارۂ بست و نہم۔	عہ پ
۳۰- ایضاً - پارۂ سی ام۔	عہ پ
تفسیر قادری - ترجمہ اُردو تفسیر حسینی مترجمہ مولوی فخر الدین صاحب کامل دو جلدوں میں بر دو قسم کاغذ۔	
(۱) کاغذ خانی گندہ و سفید۔	ے ر پ
(۲) کاغذ خانی رسمی و سفید۔	صہ ر پ

فہرست ابواب ترجمہ جامع ترمذی جلد اول

ابواب الطہارۃ

صفحہ	مضمون
۲	نماز بغیر وضو کے قبول نہین ہوتی۔
۳	وضو کی فضیلت۔
〃	نماز کی کنجی وضو ہے۔
۴	پاخانہ مین جانے کی دعا۔
〃	پاخانہ سے نکلنے کی دعا۔
۵	پیشاب پاخانہ کے وقت قبلہ رخ نہ بیٹھے۔
〃	اسکی رخصت مین۔
۶	ممانعت کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی
۰	اسکی رخصت مین۔
〃	پاخانہ کے وقت پردہ چاہیے۔
〃	داہنے ہاتھ سے استنجا کرنیکی کراہت۔
۰	ڈھیلون سے استنجا کرنے کا جواز۔
۸	دو ڈھیلون سے استنجا کرنے کا جواز۔
۹	کن کن چیزون سے استنجا مکروہ ہے۔
۰	پانی سے استنجا کرنے کا جواز۔
〃	نبی صلعم پاخانہ کو دور جاتے
۱۰	غسلخانہ مین پیشاب کرنیکی کراہت۔
〃	مسواک کے بیان مین۔
۱۱	سو کر اٹھے تو بغیر دھوئے ہاتھ برتن مین نہ ڈالے
〃	وضو مین بسم اللہ پڑھے۔
۱۲	وضو مین کلی اور ناک مین پانی ڈالنے کا بیان
〃	کلی اور ناک مین پانی ڈالنا ایک چلو سے
۱۳	مسح مین ہاتھ مقدم سر سے موخر کو لیجاوے
〃	ایضاً موخر سے مقدم کو لیجاوے۔
۱۴	مسح سر کا ایکبار ہے
۰	مسح کے لیے جدید پانی لیوے۔
۰	مسح دونون کانون کا ظاہر و باطن پر
۱۴	دونون کان سر سے ہین۔
۱۵	انگلیون کے خلال مین۔
۰	ہلاکت ایڑیون کی خشک رہ جانے مین
۱۶	وضو مین ایک ایک دفعہ پانی بہانے مین
۰	ایضاً دو دو دفعہ پانی بہانے مین۔
۰	ایضاً تین تین دفعہ پانی بہانے مین
۰	ایضاً ایک ایک دو دو تین تین دفعہ بہانے مین۔
۱۷	بعض اعضا کو دو دفعہ اور بعض کو تین دفعہ دھونے مین۔
۰	نبی صلعم کے وضو کی کیفیت
۱۸	بعد وضو ازار پر پانی چھڑکنے مین
۰	بعد وضو رومال کے استعمال مین
۱۹	بعد وضو کے کون دعا پڑھے
〃	ایک مد پانی سے وضو کرنے کا
۲۰	وضو مین اسراف کی کراہت
۰	ہر نماز کے لیے وضو جدید کے بیان
۰	پنج نمازین ایک وضو سے نبی صلعم نے
۲۱	ایک برتن سے عورت مرد کے وضو کرنے مین
۰	عورت کے بچے ہوے پانی سے
۲۲	اسکی رخصت مین۔
۰	پانی کو کوئی چیز نجس نہین کرتی۔
۲۳	بستہ پانی مین پیشاب کی کراہت
〃	پیشاب مین طہارت نہ کرنیکی وعید۔
۰	لڑکے کے پیشاب
۲۴	جانورون ماکول اللحم کے پیشاب کا حکم
۰	ہوا نکلنے سے وضو جاتا ہے۔
۲۵	نیند سے وضو کرنے مین۔
۲۶	وضو اس چیز سے کہ آگ نے تغیر کر دیا ہو
〃	اسکی رخصت
۲۷	چھونے سے وضو کرنے مین۔
۲۸	رخصت مین۔
۰	سے وضو کرنے مین۔
۰	اور نکسیر سے وضو کرنے مین۔
۰	نبیذ سے وضو کا جواز۔
۰	دودھ سے کلی کرنے مین۔
۰	بغیر وضو کے سلام کے جواب دینے کی کراہت
	کتے کے جوٹھے کا بیان۔
	بلی کے جوٹھے کا بیان۔
	موزون پر مسح کا بیان۔
۳۱	مسافر اور مقیم کے لیے موزون پر مسح۔
۳۲	موزون کے اوپر اور نیچے مسح کا بیان
۰	موزے کے ظاہر پر مسح۔
	جرابون اور جوتے پر مسح۔
۰	پگڑی پر مسح۔
۳۵	غسل جنابت کا بیان۔
۰	غسل مین عورت چوٹی نہ کھولے۔
۰	ہر بال کے نیچے جنابت ہے۔
۳۶	بعد غسل کے وضو۔
۰	دونون ختنے ملجاوین تو غسل واجب ہے
۰	پانی پانی سے ہے۔
۳۷	بعد جاگنے کے تری دیکھے اور احتلام یاد نہو تو کیا کرے۔
	منی اور مذی کا بیان۔
۳۸	کپڑے مین مذی لگجانے کا حکم۔
۰	ایضاً منی لگجانے مین۔
۳۹	نہانے کے پہلے جنب کے سونے کا جواز۔
۰	جنبی سونا چاہے تو وضو کرے۔
۰	جنب سے مصافحہ۔
۴۰	عورت کو احتلام۔
۴۰	جنبی کو تیمم کا جواز جب پانی نہ پاوے۔
۴۱	استحاضہ کے بیان مین۔
۰	مستحاضہ ہر نماز کے لیے وضو کرے۔
۰	مستحاضہ ایک غسل سے دو نماز جمع کرے
۴۲	ہر نماز کے لیے غسل کرے۔
۰	حائض نماز کو قضا نہ کرے۔
۰	جنبی اور حائض قرآن نہ پڑھین۔
۴۴	حائض سے مخالطت کا جواز۔
۰	جنبی و حائض کے ساتھ کھانا کھانے اور جھوٹے کا بیان۔
۰	حائض مسجد سے کوئی چیز اٹھائے
۴۵	حائض سے وطی کی ممانعت ہے۔
۰	اسکے کفارہ مین۔
۰	حیض کا خون کپڑے سے دھونے مین
۴۶	نفاس کی مدت۔
۰	ایک غسل مین چند عورتون سے جماع کرنے مین۔
۴۷	جب دوبارہ جماع کرے تو وضو کرے۔
۰	جماعت تیار ہو اور احتیاج پاخانہ ہو تو پاخانہ مقدم ہے۔
۴۸	نجاست روندنے سے وضو کرے۔
۰	تیمم کے بیان مین۔
۴۹	تلاوت قرآن ہر حال مین کرے جب تک جنب نہو۔
۵۰	مسجد مین اعرابی کے پیشاب کرنیکا قصہ

ابواب الصلوٰۃ

صفحہ	مضمون
۵۰	اوقات نماز۔
۵۲	صبح کی نماز اندھیرے مین پڑھنے مین
〃	فجر کے روشن کرنے مین۔

صفحہ	مضمون
۵۲	ظہر کے جلدی پڑھنے میں۔
〃	گرمی میں ظہر کی تاخیر۔
۵۳	عصر کے جلدی پڑھنے میں۔
〃	عصر موخر کرنے میں۔
۵۵	مغرب کا وقت۔
〃	عشا کا وقت۔
〃	عشا موخر کرنے میں۔
۵۶	قبل عشا سونے اور بات کرنیکی کراہت
〃	بعد عشا بات کرنے کی رخصت۔
〃	اول وقت میں نماز کی فضیلت۔
۵۸	مقتدی بیٹھے ہوئے جب امام دیر کرے
〃	بھول جاوے یا سو جاوے تو جس وقت اٹھے یا جاگے وہی وقت ہے۔
۵۹	چند نمازیں فوت ہو جاویں تو کس سے شروع کرے۔
〃	صلوٰۃ وسطیٰ عصر ہے
۶۰	بعد عصر و فجر نماز کی کراہت۔
〃	بعد عصر نماز پڑھنے کا جواز۔
۶۱	قبل مغرب کے نماز۔
۶۲	جمع کرنا دو نمازوں کا۔
۶۳	اذان کی ابتدائی حالت۔
۶۳	ترجیع اذان میں۔
〃	تکبیر کے ایک ایک کلمے کہنے میں
〃	تکبیر کے دو دو کلمہ ہیں۔
۶۴	اذان میں ترسل۔
〃	اذان میں انگلیاں کانوں میں داخل کرنی۔
〃	اذان فجر میں تثویب۔
۶۶	جو اذان دے وہی تکبیر کہے
〃	اذان بغیر وضو کے مکروہ ہے۔
۶۷	امام تکبیر میں احق ہے۔
〃	رات کو اذان۔

صفحہ	مضمون
۶۸	بعد اذان کے مسجد سے نکلنے میں
〃	سفر میں اذان۔
〃	اذان کی فضیلت۔
۶۹	امام ضامن مقتدی کا
〃	اذان کا جواب۔
۷۰	اذان کہنے کی اجرت
〃	دعاء اذان۔
〃	درمیان اذان اور تکبیر کی دعا رد نہیں ہوتی۔
۷۱	کتنی نمازیں فرض ہیں۔
〃	فضیلت نماز پنجگانہ۔
〃	جماعت کی فضیلت۔
۷۲	اذان سنکر مسجد میں نہ آنے کی وعید
〃	جسے تنہا نماز پڑھی ہو پھر جماعت پاوے تو جماعت میں شریک ہو جاوے۔
۷۳	دوبارہ جماعت ایک مسجد میں۔
〃	عشا و فجر جماعت سے پڑھنے کی فضیلت
〃	صف اول کی فضیلت۔
۷۴	برابر کرنا صفوں کا۔
〃	امام کے قریب دانا رہو۔
۷۵	ستونوں میں صف کی کراہت۔
〃	صف کے پیچھے تنہا پڑھنے میں۔
۷۶	ایک شخص تنہا پڑھتا ہو تو دوسرے کی شرکت۔
〃	امامت مرد اور عورتوں کی مرد کو۔
۷۷	کون شخص امامت کا مستحق ہے۔
۷۸	امام کو ہلکی نماز پڑھنی چاہیے
〃	نماز کی حرمت اور حلت۔
۷۹	تکبیر میں انگلیاں کھولنی۔
〃	تکبیر اولے کی فضیلت۔
〃	نماز شروع کرتے وقت کیا کہے۔
۸۰	ترک جہر بسم اللہ۔

صفحہ	مضمون
۸۱	جہر بسم اللہ۔
〃	قراءت الحمد سے شروع کرے۔
〃	نماز نہیں ہوتی بجز الحمد
۸۲	آمین کی سنت۔
〃	آمین کی فضیلت۔
۸۳	دونوں سکتوں کا بیان۔
〃	نماز میں دایاں ہاتھ بائیں پر رکھے۔
۸۴	رکوع میں رفع الیدین۔
〃	رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھے۔
۸۵	رکوع میں پسلیوں کو جدا رکھے۔
〃	رکوع سجود میں تسبیح پڑھنی۔
۸۶	رکوع سجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرنیکی وعید
〃	رکوع سجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرنیکی وعید
〃	رکوع سے سر اٹھاتے وقت کیا کہے۔
۸۷	ناک اور پیشانی پر سجدہ۔
۸۸	درمیان دونوں ہاتھ کے سجدہ کرنے میں۔
	سجدہ میں رانوں سے پیٹ دور رکھے۔
	سجود میں اعتدال۔
	سجود میں ہاتھ کے رکھنے اور قدموں کے کھڑا کرنے کا بیان۔
〃	پیٹھ کا برابر کرنا وقت اٹھانے سر کے
۸۹	رکوع و سجود میں امام سے جلدی کرنے کی کراہت۔
۹۰	دو سجدوں میں اقعا کی کراہت۔
〃	[illegible] رخصت۔
〃	[illegible] سجدوں کے درمیان کیا کہے۔
〃	[illegible] میں تکیہ لگانے کا جواز۔
۹۱	[illegible] کس طرح کھڑا ہووے۔
〃	تشہد بیان۔
۹۲	تشہد آہستہ پڑھے۔
〃	تشہد میں کیونکر بیٹھے۔

صفحہ	مضمون
۹۲	تشہد میں اشارہ انگلی سے کرنا۔
〃	نماز سے سلام پھیرنے میں۔
۹۳	تخفیف سلام کی سنت۔
〃	سلام پھیرے تو کیا کہے۔
۹۵	دائیں بائیں پھرنے میں بعد سلام کے
۹۷	نماز کا طریق۔
۹۸	فجر کی قراءت۔
〃	ظہر عصر کی قراءت۔
۹۹	مغرب کی قراءت۔
〃	عشا کی قراءت۔
۱۰۰	امام کے پیچھے قراءت پڑھنے میں۔
〃	قراءت نہ پڑھنے میں جب پکار کر پڑھتا ہو
۱۰۲	وقت دخول مسجد کیا کہے۔
〃	تحیۃ المسجد کی دو رکعت پڑھے
۱۰۳	تمام زمین مسجد ہے مگر مقبرہ و حمام
〃	فضیلت بنائے مسجد۔
۱۰۴	قبر پر مسجد کی کراہت۔
〃	مسجد میں خرید و فروخت و گم شدہ شے کی تلاش کی کراہت۔
۱۰۵	بیان مسجد تقوے۔
〃	کیفیت نماز مسجد قبا۔
۱۰۶	کون سی مسجد افضل ہے۔
〃	مسجد کی طرف چلنے میں۔
۱۰۷	مسجد میں بیٹھنا اور انتظاری نماز میں۔
〃	بوریے پر نماز پڑھنی۔
۱۰۸	بچھاون پر نماز پڑھنی۔
〃	باغ میں نماز پڑھنی۔
〃	نمازی کا سترہ۔
۱۰۹	نمازی کے آگے گذرنے کی کراہت
〃	نماز کو کوئی چیز قطع نہیں کرتی۔
〃	نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی سوائے گدھے اور عورت کے۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۱۰	ایک کپڑے میں نماز پڑھنی۔	۱۲۴	نماز میں بالوں کے باندھنے کی کراہت	۱۴۱	قبل ظہر چار رکعت سنت ہے	۱۵۵	نماز تسبیح۔
〃	ابتداء قبلہ کا بیان۔	۱۲۵	نماز میں خشوع کے بیان میں۔	〃	بعد ظہر دو رکعت۔	۱۵۶	درود بھیجنے کا طریق۔
۱۱۱	مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔	〃	〃 انگلیوں میں چٹخانے کی کراہت	۱۴۲	قبل عصر چار رکعت سنت ہے	۱۵۷	نبی صلعم پر درود بھیجنے کی فضیلت۔
۱۱۲	ابر میں بغیر قبلہ کی طرف نماز پڑھنے کی کیفیت۔	۱۲۶	〃 لمبا قیام کرنا۔	〃	بعد مغرب دو رکعت۔	۱۵۸	ساعت جمعہ کی فضیلت۔
〃	جس طرف اور جس جگہ نماز مکروہ ہے۔	〃	رکوع سجود کا زیادہ کرنا۔	۱۴۳	چھ رکعت نفل بعد مغرب۔	۱۵۹	جمعہ کے دن غسل۔
۱۱۳	بکری اور اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ نماز کا جواز۔	۱۲۷	نماز میں سانپ بچھو کے قتل کا بیان	〃	بعد عشاء دو رکعت کی سنیت۔	۱۶۰	ایضاً صرف وضو۔
〃	چارپایہ پر نماز کا بیان۔	〃	سلام سے پہلے سجدہ سہو۔	〃	رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔	۱۶۱	جمعہ کو سویرے جانے کی فضیلت۔
۱۱۴	کجاوے کی طرف نماز پڑھنے کا بیان۔	۱۲۸	بعد سلام کے سجدہ سہو۔	۱۴۴	رات کی نماز کی فضیلت۔	〃	بغیر عذر جمعہ ترک کرنے کی وعید
〃	کھانا حاضر ہو اور جماعت تیار ہو تو کھانا مقدم کرے	۱۲۹	سجدہ سہو میں تشہد۔	〃	نبی صلعم کے رات کی نماز کا بیان۔	۱۶۲	کتنی مسافت سے جمعہ کے لیے آوے۔
۱۱۵	نیند کے وقت نماز۔	〃	زیادتی یا کمی رکعات میں شک۔	۱۴۵	ہر رات کو آسمان دنیا کی طرف اللہ نازل ہوتا ہے۔	〃	جمعہ کا وقت۔
〃	کسی کی زیارت کو جاوے تو انکو نماز نہ پڑھاوے۔	۱۳۰	ظہر عصر کے دو رکعتوں پر سلام پھیر دیں کیا حکم	۱۴۶	رات کی قراءت کا بیان۔	۱۶۳	منبر پر خطبہ کا بیان۔
〃	کراہت دعا امام کی خاص اپنے نفس پر	۱۳۱	جوتے میں نماز پڑھنی۔	〃	گھر میں نفل پڑھنے کی فضیلت۔	〃	درمیان دونوں خطبہ کے بیٹھنا۔
۱۱۶	وہ امام کہ جسکو مقتدی برا جانیں۔	〃	فجر میں قنوت۔	۱۴۷	**ابواب الوتر**	〃	نبی صلعم چھوٹا خطبہ پڑھتے۔
۱۱۷	امام بیٹھکر پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھکر پڑھیں	۱۳۲	قنوت کے ترک میں۔	〃	وتر کی فضیلت۔	〃	منبر پر قراءت پڑھنے کا بیان۔
۱۱۸	امام دو رکعت پڑھکر بھولے سے کھڑا ہو جاوے تو کیا کرے۔	〃	نمازی چھینکے تو کیا کرے۔	〃	وتر واجب نہیں ہے۔	۱۶۴	خطبہ میں امام کی طرف توجہ۔
۱۱۹	پہلے دو رکعتوں کے بیٹھنے کا اندازہ۔	۱۳۳	نماز میں کلام کی منسوخیت۔	〃	وتر سے پہلے سونا مکروہ ہے۔	〃	کوئی شخص خطبہ پڑھتے میں آوے تو دو رکعت نماز پڑھ لیوے۔
〃	نماز میں اشارہ۔	〃	توبہ کی نماز۔	۱۴۸	اول و آخر رات میں وتر کا جواز۔	۱۶۵	وقت خطبہ بات کرنے کی کراہت۔
۱۲۰	تسبیح مردوں کے لیے اور تالی عورتوں کے لیے	۱۳۴	لڑکے کو نماز کا حکم۔	〃	وتر سات رکعت ہے۔	〃	جمعہ میں آگے بیٹھنے کے لیے لوگوں کی گردنیں روندنی مکروہ ہے۔
〃	نماز میں جمائی کی کراہت۔	〃	بعد تشہد کے بے وضو ہو جائے تو کیا کرے۔	〃	ایضاً پانچ رکعت۔	۱۶۶	منبر پر ہاتھ اٹھانے کی کراہت۔
〃	نماز بیٹھے کی کھڑے سے نصف ہے۔	۱۳۵	بارش کے وقت گھر میں نماز۔	۱۴۹	ایضاً تین رکعت۔	〃	جمعہ کی اذان۔
۱۲۱	بیٹھکر نفل پڑھنے کا جواز	〃	نماز کے پیچھے تسبیح۔	〃	ایضاً ایک رکعت۔	〃	بعد اترنے امام کے منبر سے کلام کرنا جائز
۱۲۲	امام لڑکے کا رونا سنے اور عورتیں بھی حاضر جماعت ہوں تو تخفیف کرے۔	۱۳۶	کیچڑ بارش میں چارپایہ پر نماز۔	۱۵۰	وتر میں کیا قراءت چاہیے۔	۱۶۷	جمعہ کی قراءت کا بیان۔
۱۲۳	بالغہ عورت کی نماز بغیر اوڑھنی جائز نہیں	〃	نماز میں مشقت کھینچنے کا بیان۔	〃	وتر میں قنوت۔	〃	جمعہ کے صبح کی نماز کی قراءت۔
〃	سدل کی کراہت۔	〃	قیامت کے روز پہلے نماز سے حساب ہوگا	۱۵۱	وتر سے بھول جائے یا سو جائے تو کیا کرے	〃	قبل جمعہ اور بعد جمعہ نماز کا بیان۔
〃	نماز میں کنکر ہٹانے کی کراہت۔	۱۳۷	بارہ رکعتیں سنتوں کی فضیلت۔	〃	خوف صبح سے وتر میں جلدی۔	۱۶۸	ایک رکعت جمعہ پاوے تو اسنے جمعہ پایا
۱۲۴	نماز میں پھونکنے کی کراہت۔	۱۳۸	فجر کی دو رکعتیں اور قراءت اور تخفیف۔	۱۵۲	دو وتر ایک رات میں نہیں۔	۱۶۹	جمعہ کے دن قیلولہ کی سنت۔
〃	نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے کی کراہت۔	〃	بعد طلوع فجر سوا دو رکعت سنت کے اور نماز نہیں	〃	سواری پر وتر پڑھنے کا بیان۔	〃	جمعہ کو وقت اونگھے تو دوسری جگہ اٹھکر بیٹھے۔
		۱۳۹	سنت فجر کے بعد لیٹنے کا بیان۔	〃	ضحےٰ کی نماز۔	〃	جمعہ کے دن سفر۔
		〃	جب تکبیر ہو جاوے تو کوئی نماز درست نہیں مگر فرض۔	۱۵۳	زوال کے وقت کی نماز۔	〃	جمعہ کے دن مسواک اور خوشبو کا استعمال۔
		۱۴۰	سنت فجر ترک ہو جائے تو بعد فرض پڑھے	۱۵۴	نماز استخارہ۔		
		〃	ایضاً بعد طلوع آفتاب پڑھنے میں۔				

صفحہ مضمون

ابواب العیدین

۱۷۰ عیدگاہ میں پیادہ جانے کا بیان۔
〃 خطبہ سے پہلے نماز عیدین کا بیان۔
〃 نماز عیدین بغیر اذان و تکبیر۔
〃 عیدین کی قراءت کا بیان۔
۱۷۱ عیدوں میں تکبیر۔
۱۷۲ قبل و بعد عید نماز درست نہیں۔
〃 عیدین میں عورتوں کے جانے کا بیان
۱۷۳ عیدین میں ایک راستے سے جانا دوسرے سے آنا۔
〃 عید فطر کے دن قبل نماز کھانا۔

ابواب السفر

〃 سفر میں قصر نماز کا بیان۔
۱۷۴ کتنے روز نماز قصر کیجاوے۔
۱۷۵ سفر میں نفل۔
۱۷۶ جمع بین الصلوتین یعنی دو نماز کو جمع کرنا۔
۱۷۷ نماز استسقا۔
۱۷۸ نماز کسوف۔
۱۷۹ کسوف کے نماز کی قراءت جو نبی صلعم سے مروی ہے۔
〃 نماز خوف۔
۱۸۱ مسجد میں عورتوں کے جانے کا بیان۔
〃 مسجد میں تھوک کی کراہت۔
〃 سجدہ اقرأ و اذا السماء انشقت۔
۱۸۲ سجدہ سورہ نجم
〃 سورہ نجم کے سجدہ میں اختلاف۔
۱۸۳ سجدہ ص
〃 سجدہ سورہ حج۔
〃 قرآن کے سجدہ میں کیا پڑھے۔
〃 رات کا نماز [illegible] کو قضا کرے۔
۱۸۴ وہ سجدہ جو امام سے پہلے سر اٹھاوے
〃 بعد فرض پڑھنے کے پھر اسی فرض کی امامت۔
۱۸۵ بعد نماز فجر طلوع آفتاب تک مسجد میں بیٹھنے کا استحباب۔
〃 نماز میں التفات۔
۱۸۶ امام کو سجدہ میں پاوے تو کیا کرے۔
〃 نماز شروع کرنے وقت کھڑے ہو کر امام کے انتظار کی کراہت۔
〃 دعا میں خدا کی ثنا اور نبی صلعم پر درود
۱۸۷ مسجد کے صاف رکھنے کا بیان۔
〃 نماز رات و دن کی دو دو رکعت۔
〃 نبی صلعم دن میں نفل کس طرح پڑھتے
۱۸۸ عورتوں کے لحافوں میں نماز کی کراہت
〃 نفل نماز میں چلنا اور کام کرنے کا جواز
〃 ایک رکعت میں دو سورتوں کے پڑھنے کا جواز
〃 مسجد کی طرف چلنے کی فضیلت۔
۱۸۹ مغرب کی نماز کے بعد کی نماز گھر میں افضل ہے۔
〃 وقت مسلمان ہونے کے غسل کرنے کا بیان۔
〃 پاخانہ میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ پڑھنے کا بیان۔
〃 بروز قیامت اس امت کا نشان سجود اور وضو ہو گا۔
۱۹۰ وضو کو داہنی طرف سے شروع کرنے کا استحباب۔
〃 کس قدر پانی وضو میں کافی ہے۔
〃 لڑکے شیرخوار کے پیشاب پر پانی چھڑکنے کا بیان۔
۱۹۰ جنبی کو بعد وضو کرنے کے کھانے اور سونے میں۔

ابواب الزکوٰۃ

۱۹۱ زکوٰۃ کے منع کرنے میں نبی صلعم کی تشدید
۱۹۲ زکوٰۃ ادا کر دینے سے فرض ادا ہو گیا
۱۹۳ سونے چاندی کی زکوٰۃ۔
〃 اونٹ بکری میں زکوٰۃ۔
۱۹۴ گائے میں زکوٰۃ۔
۱۹۵ صدقہ میں عمدہ مال لینے کی کراہت
〃 زراعت اور میوہ میں صدقہ۔
۱۹۶ گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں۔
〃 شہد میں زکوٰۃ۔
〃 حاصل کردہ مال میں زکوٰۃ نہیں جب تک کہ ایک سال گذرے۔
۱۹۷ مسلمان پر جزیہ نہیں ہے۔
〃 زیور میں زکوٰۃ۔
۱۹۸ ترکاریوں کی زکوٰۃ۔
۱۹۹ اُس چیز کی زکوٰۃ جو سینچنے سے تیار ہوتی ہے۔
〃 یتیم کے مال میں زکوٰۃ۔
۲۰۰ جانور کے مارنے میں بدلہ نہیں اور دفینے میں خمس۔
〃 درخت پر تخمینہ کرنے کا بیان۔
۲۰۱ فضیلت اُس شخص کی جو صدقہ کا کام ساتھ حق کے کرے۔
〃 صدقہ میں تجاوز کرنے کا بیان۔
〃 صدقہ دینے والے کے رضا کا بیان
〃 زکوٰۃ توانگروں سے لیا جاوے اور فقیروں کو دیا جاوے۔
۲۰۲ اُس شخص کا بیان جسکو زکوٰۃ لینی حلال ہے۔
۲۰۲ جس شخص کو زکوٰۃ لینی جائز نہیں۔
۲۰۳ جسکو زکوٰۃ لینی حلال ہو قرضدار وغیرہ
〃 نبی صلعم اور آپ کے اہلبیت اور غلاموں کو صدقہ لینا مکروہ ہے۔
۲۰۴ قرابت دار پر صدقہ۔
〃 مال میں سوائے زکوٰۃ اور بھی حق ہے
۲۰۵ صدقہ کی فضیلت۔
۲۰۶ سائل کا حق۔
مؤلفۃ القلوب کو دینے کا بیان۔
۲۰۷ متصدق وارث اپنے صدقہ کا ہو سکتا ہے
〃 صدقہ پھیر لینے کی کراہت۔
۲۰۸ میت کی طرف سے صدقہ۔
〃 خرچ کرنا بیوی کا خاوند کے مال سے۔
۲۰۹ صدقہ فطر کا بیان۔
۲۱۰ صدقہ فطر نماز سے پہلے دیا جاوے۔
〃 زکوٰۃ کے جلدی ادا کرنے میں۔
۲۱۱ سوال کرنے کی ممانعت۔

ابواب الصوم

۲۱۱ فضیلت ماہ رمضان۔
۲۱۲ رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو۔
۲۱۳ شک کے دن روزہ منع ہے۔
〃 ماہ شعبان کی گنتی کرنا تاکہ رمضان کا آنا معلوم ہو۔
۲۱۴ روزہ رکھنا اور کھولنا چاند دیکھنے پر ہے۔
〃 مہینا ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے۔
〃 گواہی سے روزہ رکھنے کا بیان۔
۲۱۵ دو مہینے عید کے ناقص نہیں ہوتے
〃 ہر شہر والوں کے لیے اپنا چاند دیکھنا ہے۔
۲۱۶ کس چیز سے روزہ کھولنا مستحب ہے۔
۲۱۷ عید فطر وہ دن ہے جس میں روزہ کھولو اور عید اضحیٰ جس میں قربانی کرو۔

صفحہ مضمون
۲۱۷ جب رات آوے اور دن جاوے روزہ کھولو۔
• روزہ جلدی کھولنا چاہیے۔
۲۱۸ سحری دیر کو کھانی چاہیے۔
۲۱۹ صبح صادق کب ہوتی ہے۔
• روزے دار کو غیبت بڑا گناہ ہے۔
• سحری کی فضیلت۔
۲۲۰ سفر میں روزہ مکروہ ہے۔
۲۲۱ اسکی رخصت میں۔
• جہاد میں افطار کی اجازت۔
۲۲۲ حاملہ اور مرضعہ کو افطار کی اجازت۔
• مردے کی طرف سے روزہ۔
۲۲۳ کفارہ میت کے روزہ کا۔
• روزہ دار کو قے غلبہ کرے تو کیا کرے۔
۲۲۴ قصداً قے کرنی روزہ میں۔
• روزہ دار بھول کر کھالیوے یا پی لیوے۔
• قصداً افطار کرنا۔
۲۲۵ رمضان کے روزہ کا کفارہ۔
۲۲۶ روزہ دار کو مسواک کرنی۔
〃 • سرمہ ڈالنا۔
۲۲۷ • بوسہ لینا۔
• • مباشرت کرنی۔
• جو رات سے نیت روزہ کی نہ کرے روزہ نہیں ہوتا ہے۔
۲۲۸ نفل کا روزہ افطار کرنا درست ہے۔
۲۲۹ نفلی روزہ کے افطار میں قضا واجب ہے۔
۲۳۰ شعبان لعد رمضان ملا کر روزہ رکھنے کا بیان۔
〃 رمضان کی پیشوائی کے لیے اخیر شعبان میں روزہ کی کراہت۔
۲۳۱ شعبان کی پندرھویں شب کا بیان۔
• محرم کے روزہ کا بیان۔

صفحہ مضمون
۲۳۲ جمعہ کے دن روزہ رکھنا۔
• تنہا جمعہ کا روزہ مکروہ ہے۔
• شنبہ کے دن کا روزہ۔
• دوشنبہ پنجشنبہ کا روزہ۔
۲۳۳ چہارشنبہ پنجشنبہ کا روزہ۔
• عرفہ کے روزہ کی فضیلت۔
۲۳۴ عرفہ کے دن روزہ عرفات میں منع ہے۔
〃 عاشورہ کے روزہ کی فضیلت۔
• عاشورہ کے روزہ کے ترک کا جواز۔
۲۳۵ عاشورہ کس دن ہے۔
• عشرہ ذی حجہ کا روزہ۔
۲۳۶ عشرہ ذی الحجہ میں عمل کرنے کا بیان۔
• شوال کے چھ روزے کا بیان۔
۲۳۷ ہر مہینہ کے تین روزے کا بیان۔
۲۳۸ روزہ کی فضیلت۔
• تمام عمر روزہ رکھنے کا بیان۔
۲۳۹ پے درپے روزہ کا بیان۔
• عید فطر اور عید اضحیٰ کے دن روزہ کی کراہت۔
۲۴۰ ایام تشریق کے روزہ کی کراہت۔
۲۴۱ روزہ دار کو سینگی کھنچوانے کی کراہت۔
۲۴۲ اسکی رخصت میں۔
• روزہ میں وصال کی کراہت۔
• روزہ دار کو نہانے کی حاجت ہو تو بعد صبح غسل کر لینے کی اجازت۔
۲۴۳ صائم کو دعوت قبول کرنی۔
• عورت کو روزہ نفل منع ہے بغیر اذن خاوند کے۔
〃 روزہ رمضان کی قضا میں تاخیر جائز ہے۔
〃 روزہ دار کی فضیلت جب اُسکے سامنے کھایا جاوے۔

صفحہ مضمون
۲۴۴ حائضہ روزہ قضا کرے نماز نہیں۔
• صائم کو ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا
۲۴۵ بیان روزہ نفل کے بغیر اذن صاحب خانہ
• اعتکاف کا بیان۔
۲۴۶ شب قدر •
۲۴۷ جاڑے میں روزہ رکھنے کا بیان۔
• آیۃ علی الذین یطیقونہ کا بیان۔
۲۴۸ مسافر کو روزہ افطار کرنا گھر سے جائز ہے۔
• روزہ دار کا تحفہ۔
• فطرہ اور قربانی۔
۲۴۹ اعتکاف سے نکلے تو کیا کرے۔
〃 معتکف حوائج ضروری کے لیے باہر نکلے
۲۵۰ قیام رمضان کا بیان۔
۲۵۱ روزہ افطار کرانے کی فضیلت۔
• قیام رمضان کی ترغیب اور فضیلت

ابواب الحج

• حرمت مکہ کا بیان۔
۲۵۲ حج اور عمرہ کا ثواب۔
۲۵۳ حج ترک کرنے کا گناہ۔
• توشہ اور سواری سے حج واجب ہوتا ہے۔
• عمر بھر میں کتنی بار حج فرض ہے۔
۲۵۴ نبی صلعم نے کتنی مرتبہ حج کیا۔
• • کتنے عمرہ کیے۔
۲۵۵ • کہاں احرام باندھا۔
• • کب احرام باندھا۔
۲۵۶ حج اور عمرہ جمع کرنے کا بیان۔
• تمتع کرنے کا بیان۔
۲۵۷ تلبیہ کا بیان۔
۲۵۸ تلبیہ اور قربانی کی فضیلت۔
۲۵۹ لبیک آواز بلند سے کہنا۔
• احرام باندھنے کے وقت نہانا۔

صفحہ مضمون
۲۶۰ احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگانے کے لیے۔
• محرم کو کون کپڑا پہننا جائز نہیں ہے۔
• محرم تہبند اور جوتے نہ پاوے تو پاجامہ اور موزہ پہنے۔
۲۶۱ محرم کرتہ اور جبہ نہ پہنے۔
• محرم حالت احرام میں کون کون جانور مار سکتا ہے۔
۲۶۲ محرم کو سینگی کا استعمال۔
• محرم کو نکاح کرنے کی ممانعت ہے۔
۲۶۳ اسکی رخصت میں۔
• محرم کو شکار کھانا درست ہے۔
۲۶۴ ایضاً کراہیت اسکی۔
• محرم کو دریا کا شکار کھانا درست ہے۔
۲۶۵ محرم بجو کا شکار کرے تو کیا حکم ہے۔
• مکہ میں داخل ہونے کے لیے غسل۔
• نبی صلعم مکہ میں بلندی کی جانب سے داخل ہوے اور نشیب سے نکلے
• نبی صلعم دن کو داخل ہوے۔
۲۶۶ کعبہ کا طواف کس طرح چاہیے۔
• حجر اسود سے حجر اسود تک جلدی چلنے کا بیان۔
• حجر اسود اور رکن یمانی کے چومنے میں نہ غیر انکے میں۔
۲۶۷ نبی صلعم نے طواف کیا اس حال میں کہ اضطباع کیے تھے۔
• حجر اسود کو بوسہ دینے میں۔
• سعی میں ابتدا صفا سے کرے پہلے مروہ کے
۲۶۸ صفا مروہ کے درمیان دوڑنے کا بیان۔
• سوار ہو کر طواف کرنے کا بیان۔
۲۶۹ طواف کی فضیلت۔
• بعد عصر اور مغرب طواف میں نماز پڑھنے کا بیان۔
۲۷۰ طواف کی دو رکعتوں میں کون سورہ پڑھے۔

صفحہ	مضمون
۲۷۰	ننگے ہو کر طواف خانہ کعبہ کی ممانعت۔
•	کعبہ میں داخل ہونے کا بیان۔
۲۷۱	کعبہ میں نماز پڑھنے کا بیان
•	کعبہ کے توڑ کر بنانے کا بیان
•	حطیم میں نماز کا بیان۔
۲۷۲	حجر اسود و رکن مقام کی فضیلت۔
•	منا کو جانا اور اس میں قیام کرنا۔
•	منا اسکی جگہ ہے جو پہلے پہونچے۔
۲۷۳	منا میں نماز قصر کرنے کا بیان۔
•	عرفات میں کھڑے ہونے اور دعا کرنے کا بیان۔
۲۷۴	عرفات تمام جگہ وقوف کی ہے۔
۲۷۵	عرفات سے پھرنے کا بیان۔
•	مزدلفہ میں مغرب عشا کا جمع کرنا۔
۲۷۶	مزدلفہ میں امام کا پانا حج کا پانا ہے
۲۷۷	عورتوں اور لڑکوں کو مزدلفہ میں پہلے بھیجنا
۲۷۸	مزدلفہ سے پھرنا قبل طلوع آفتاب۔
•	کنکریاں جو ماری جاویں چھوٹی چھوٹی
•	بعد زوال آفتاب کنکریاں ماری جاویں
•	نبی صلعم کا سوار ہو کر کنکریاں مارنی۔
۲۷۹	کسطرح کنکریاں پھینکی جاویں۔
۲۸۰	اونٹ گائے میں شریک ہونے کا بیان
•	اونٹ کے شعار کا بیان
۲۸۱	مقیم کو ہدی کے گلے میں ہار ڈالنا اگرچہ احرام نہ باندھے۔
•	بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنا۔
۲۸۲	ہدی مرنے لگے تو کیا کیا جاوے۔
•	ہدی پر سوار ہونے کا بیان۔
•	سر کے بال منڈانے کسطرف سے شروع کرے۔
۲۸۳	بال منڈوانے اور کتروانے کا بیان۔
•	عورتوں کو بال منڈانے نہ چاہییں۔

صفحہ	مضمون
۲۸۳	قبل قربانی کے سر منڈا دے یا بعد۔
•	احرام سے حلال ہونے کے وقت خوشبو لگانی قبل طواف زیارت۔
۲۸۴	حج میں لبیک کہنا کب موقوف کرے۔
•	عمرہ میں لبیک کب موقوف کرے۔
•	رات کو طواف زیارت کرنا۔
۲۸۵	ابطح میں اترنے کا بیان۔
•	نابالغ کا حج۔
۲۸۶	بڈھے اور میت کیطرف سے حج۔
۲۸۷	عمرہ واجب ہے یا نہیں۔
•	عمرہ کی فضیلت۔
۲۸۸	جعرانہ سے عمرہ کرنے کا بیان۔
•	رجب میں عمرہ •
•	ذیقعدہ میں عمرہ •
•	رمضان میں عمرہ •
۲۸۹	حج کا احرام باندھے اور پیر اسکا ٹوٹ جاوے یا لنگڑا ہو جاوے تو کیا کرے
•	حج میں شرط (ٹھیرانے) کا بیان۔
۲۹۰	طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض آجاوے تو کیا کرے۔
•	حائضہ عورت حج کے کیا کیا احکام ادا کرے۔
۲۹۱	حج یا عمرہ کا آخر وقت ساتھ خانہ کعبہ کے ہو۔
•	قارن فقط ایک طواف کرے۔
۲۹۲	احرام میں مر جاوے تو ثواب حج کا ہوگا یا نہیں۔
•	محرم کی آنکھ دکھتی ہو تو ایلوے کا لیپ کرے۔
۲۹۳	حالت احرام میں سر منڈانے کا جواز۔
•	چرواہوں کو ایک دن رمی چاہیے دوسرے دن تدارک کریں۔

ابواب الجنائز

صفحہ	مضمون
۲۹۶	بیماری کی فضیلت۔
•	بیمار کی عیادت کا بیان
۲۹۷	موت مانگنے کی ممانعت۔
•	بیمار کے لیے پناہ مانگنا۔
۲۹۸	وصیت کرنے کی رغبت دلانی۔
•	تہائی چوتہائی مال کی وصیت۔
۲۹۹	بیمار کو مرتے وقت تلقین اور دعا۔
•	موت کی شدت کا بیان۔
۳۰۰	موت کی خبر دینے کی کراہت۔
۳۰۱	صبر وقت صدمہ اولی کے ہے۔
•	مردہ کے بوسہ لینے کا بیان۔
•	میت کے غسل دینے کا بیان۔
۳۰۲	مردہ کو مشک لگانے کا جواز۔
•	مردہ کے غسل دینے سے نہانے کا بیان
۳۰۳	کفن میں کیا مستحب ہے
•	نبی صلعم کتنے کپڑوں میں دفن کیے گئے
۳۰۴	میت والوں کے لیے کھانا بھیجنا۔
۳۰۵	مصیبت کے وقت رخسار پیٹنا اور گریبان پھاڑنا۔
•	مردے پر رونے کی ممانعت۔
۳۰۶	اسکی رخصت میں۔
۳۰۷	جنازہ کے آگے چلنے کا جواز۔
۳۰۸	جنازہ کے پیچھے چلنے کا بیان۔
•	ایضاً سوار چلنے کی ممانعت۔
•	اسکی رخصت میں۔
۳۰۹	جنازہ جلد لیجانے میں
•	احد کے شہیدوں اور حمزہ کا بیان۔
۳۱۰	مردوں کی نیکی یاد کرو نہ بدی۔
•	زمین پر جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا۔
•	صبر کی فضیلت وقت مصیبت۔

صفحہ	مضمون
۳۱۱	جنازہ کی نماز میں تکبیر کہنے کا بیان۔
•	ایضاً کیا پڑھا جاوے۔
۳۱۲	ایضاً الحمد پڑھنے کا بیان۔
۳۱۳	جنازہ کی نماز پڑھنی اور میت کے لیے شفاعت کسطرح ہے۔
•	سورج نکلتے ڈوبتے نماز جنازہ کی ممانعت۔
۳۱۴	چھوٹے لڑکے پر نماز جنازہ کا بیان
•	ایضاً جبتک کہ آواز کرے یا حرکت کرے۔
•	مسجد میں جنازہ پڑھنے کا بیان
۳۱۵	مرد اور عورت کے نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو۔
•	شہید کا جنازہ پڑھا جاوے۔
۳۱۶	دفن کے بعد قبر پر جنازہ پڑھنے کا جواز۔
۳۱۷	نبی صلعم کا نماز جنازہ غائب (یعنی جناب نجاشی) پڑھنا۔
•	جنازہ کی فضیلت۔
•	جنازہ کے واسطے کھڑا ہونا۔
۳۱۸	ایضاً نہ اٹھنے کی اجازت۔
۳۱۹	میت قبر میں داخل کیجاوے تو کیا کہا جاوے۔
•	قبر میں میت تلے کپڑا بچھانیکا بیان۔
۳۲۰	قبر کے برابر کرنے کا بیان۔
•	قبروں کو روندنا اور قبر پر بیٹھنے کی ممانعت۔
۳۲۱	قبر کلی کرنا اور اسپر لکھنے کی ممانعت۔
•	قبروں پر جاوے تو کیا کہے۔
•	قبروں کی زیارت۔
۳۲۲	عورت کو قبر کی زیارت کی ممانعت۔
•	ایضاً اسکی اجازت میں۔
•	رات کو دفن کا جواز۔
۳۲۳	میت پر نیکی کی تعریف کرنے کا بیان۔
•	جسکا فرزند مرجاوے کیا ثواب ہے۔
۳۲۵	شہید کون لوگ ہیں۔

صفحہ مضمون

وبا سے بھاگنے کی ممانعت۔ ۳۲
جو شخص اللہ کی ملاقات چاہے اللہ بھی اسکی ملاقات چاہتا ہے۔ •
قرضدار کا بیان۔ ۳۳
قبر کے عذاب کا بیان۔ ۳۳
مصیبت زدہ کو تسلی دینے کا ثواب۔ •
جمعہ کے دن مرنے کی فضیلت۔ ۳۳
جنازہ میں جلدی کرنے کا بیان۔ •
تعزیت کی فضیلت۔ •
جنازہ پر ہاتھ اٹھانے کا بیان۔ •
قرضدار کا نفس معلق رہتا ہے یہانتک کہ قرض ادا کیا جاوے۔ ۳۳

ابواب النکاح

نکاح کے ترک کرنے کی ممانعت۔ ۳۳
جسکے دین سے راضی ہو اس سے نکاح کرو •
تین خصلتوں پر نکاح کرنے کا بیان۔ •
عورت کو نکاح کے پہلے دیکھ لینے کا جواز۔ •
نکاح کو ظاہر کرنے کا بیان۔ ۳۳۲
نکاح کرنے والے مرد کو کیا کہا جاوے •
بی بی سے صحبت کرے تو کیا پڑھے۔ ۳۳۳
ان وقتوں کا بیان جنمیں نکاح مستحب ہے۔ •
ولیمہ کرنے کا بیان۔ •
دعوت قبول کرنے کا بیان۔ ۳۳۴
بدون دعوت کے جانے کا بیان۔ •
کنواری عورت سے نکاح کرنیکا بیان •
نہیں نکاح ہوتا بدون ولی کے۔ ۳۳۵
نہیں نکاح بغیر گواہوں کے۔ ۳۳۶
نکاح کا خطبہ۔ ۳۳۷
کنواری اور بیوہ سے نکاح کی اجازت چاہنا ۳۳۸
یتیم لڑکی کا جبراً نکاح۔ ۳۳۹
جس عورت کے دو ولی نکاح کریں کیا حکم ہے •

بنا اذن مالک غلام کے نکاح کی ممانعت۔ ۳۴۰
مہر کا بیان۔ ۳۴۱
لونڈی کو آزاد کرکے نکاح کرنے کا بیان۔ ۳۴۲
ایضاً اسکی فضیلت۔ ۳۴۳
نکاح کرے اور قبل صحبت طلاق دیدے تو اسکی بیٹی سے نکاح کا جواز۔ •
نکاح حلالہ میں صحبت شرط ہے۔ •
حلالہ کرنے والا اور جسکے واسطے حلالہ کیا گیا۔ ۳۴۴
متعہ کا بیان۔ ۳۴۵
نکاح شغار کی ممانعت۔ •
نہ نکاح کیجاوے عورت اپنی پھوپی یا خالہ پر ۳۴۶
نکاح کے وقت شرط کرنے کا جواز۔ ۳۴۷
جسکے نکاح میں دس عورتیں ہوں تو کیا کرے (ایام جاہلیت میں) •
کوئی شخص اسلام لاوے اور اسکے نکاح میں دو بہنیں سگی ہوں تو کیا کرے۔ ۳۴۸
لونڈی حاملہ خرید کرے تو بغیر وضع حمل صحبت نہ کرے •
لونڈی پکڑ لاوے اور اسکا شوہر دار الحرب میں ہو تو کیا کرے۔ •
زنا کی خرچی حرام ہے ۳۴۹
پیغام نکاح کا نہ بھیجے کسی اور مسلمان بھائی کے پیغام پر •
عزل کا بیان۔ ۳۵۰
عزل کی کراہت۔ •
کنواری اور بیوہ کے لیے باری مقرر کرنے کا بیان۔ ۳۵۱
سوتوں کے درمیان برابری کرنیکا بیان •
مرد عورت دونوں کافر ہوں اور ایک اسلام لاوے تو کیا کرے۔ ۳۵۲
نکاح کیا کسی عورت سے اور قبل مہر مقرر کرنے کے مر گیا۔ ۳۵۳

ابواب الرضاع ۳۵۳

دودھ پینے کا بیان۔ •
جو چیز نسب سے حرام ہے وہ دودھ سے بھی حرام ہے۔ 〃
مرد کے دودھ کا بیان۔ ۳۵۴
ایکبار یا دو بار چوسنا حرام نہیں کرتا نکاح کو •
دودھ میں ایک عورت کی گواہی معتبر ہے ۳۵۵
دودھ حرام نہیں کرتا مگر دو برس کے عمر میں ۳۵۶
حق دودھ کا کس چیز سے ادا ہوتا ہے •
لونڈی آزاد کیجاوے اور اسکا خاوند ہو تو کیا حکم ہے ۳۵۷
فرزند واسطے صاحب فراش کے۔ ۳۵۸
عورت خوبصورت دیکھے اور بھلی معلوم ہو تو اپنی بی بی سے صحبت کرے۔ •
خاوند کا حق بی بی پر کیا ہے۔ •
بیوی کا حق خاوند پر۔ ۳۵۹
عورت کے پاخانہ کے مقام میں جماع کی ممانعت •
عورت کو زینت سے باہر نکلنا منع ہے ۳۶۰
غیرت کا بیان۔ •
عورت کو اکیلے سفر کرنے کی ممانعت •
جس عورت کا خاوند غائب ہو اسکے پاس جانے کی ممانعت۔ ۳۶۱

ابواب الطلاق واللعان

طلاق سنت کا بیان۔ ۳۶۲
بتہ طلاق کا بیان۔ ۳۶۳
امر تیرا تیرے ہاتھ میں ہے (مراد طلاق سے) ۳۶۴
اختیار دینے کا بیان۔ 〃
مطلقہ ثلثہ کے لیے عدت میں نہ گھر ہے نہ نفقہ ۳۶۵
نہیں طلاق پہلے نکاح سے۔ ۳۶۶
لونڈی کے دو طلاق ہیں۔ ۳۶۷
دل میں طلاق خیال کرنے سے کیا حکم ہے •
طلاق میں قصد اور ہنسی کا بیان۔ •

خلع کا بیان ۳۶۸
خلع کرنے والی عورتوں کا بیان۔ ۳۶۸
عورت سے اچھی طرح سلوک رکھنے کا بیان •
باپ بیٹے کو حکم کرے کہ اپنی بی بی کو طلاق دیدے تو کیا کرے۔ ۳۶۹
نہ مانگے عورت طلاق اپنی سوکن کے لیے •
دیوانہ بے عقل کی طلاق۔ •
حاملہ عورت کا خاوند مرجاوے تو عدت وضع حمل ہے ۳۷۰
جس عورت کا خاوند مرجاوے اسکی عدت کیا ہے ۳۷۱
ظہار کرنے والا قبل کفارہ دینے کے جماع کرے تو کیا کرے ۳۷۲
ظہار کے کفارہ کا بیان •
ایلا کرنے کا بیان۔ ۳۷۳
لعان کا بیان۔ •
جس عورت کا خاوند مرجاوے وہ عدت کہاں بیٹھے ۳۷۴

ابواب البیوع

شبہ کی چیز ترک کرنے کا بیان۔ •
سود کھانے والے کا بیان۔ ۳۷۶
جھوٹ فریب وغیرہ کے گناہ کا بیان۔ •
تجار کا بیان اور نبی صلعم کا نام رکھنا۔ •
اسباب پر جھوٹی قسم کھانیکا بیان۔ ۳۷۷
غلام مدبر کے بیچنے کا بیان۔ ۳۷۸
غلہ لانے والے قافلہ کو آگے سے جاکر لینے کی ممانعت ۳۸۰
نہ بیچے شہری جنگلی کے لیے۔ 〃
محاقلت مزابنت کے منع ہونے کا بیان۔ ۳۸۱
قبل ظہور پختگی پھل کھجور کا بیچنا منع ہے۔ ۳۸۲
حمل کا حمل بیچنے کی ممانعت۔ •
بھول شے کی بیع مکروہ ہے۔ •
ایک بیع میں دو بیع کرنے کی ممانعت۔ ۳۸۳
جو چیز قبضہ میں نہ ہو اسکے بیچنے کی ممانعت •

صفحہ مضمون
۳۸۸ اولاد کے بیچنے اور ہبہ کرنے کی کراہت۔
٭ جانور کو جانور پر بیچنا ادھار سے منع ہے۔
٭ ایک غلام کو بدلے دو غلام کے خرید کرنے میں
۳۸۹ گیہوں بہ گیہوں کے برابر برابر بیچے زیادتی مکروہ ہے۔
٭ نقد کو بدلے نقد کے بیچنا۔
۳۹۰ درخت کھجور کا بعد پیوند کے اور غلام مالدار کا خریدنا
٭ بائع مشتری کو اختیار ہے جب تک علیحدہ نہ ہوں۔
۳۹۰ جو شخص فریب دیا جاوے بیع میں اسکا حکم۔
۳۹۱ بکری وغیرہ کے تھنوں میں دودھ جمع کرنا تاکہ مشتری کو دھوکہ ہو۔
٭ جانور کی بیع کے وقت سواری کی شرط۔
٭ رہن سے نفع اٹھانے کا بیان۔
۳۹۲ سونے اور نگینہ والے ہار کی خرید کا بیان۔
٭ بیچنے میں ولا کی شرط۔
۳۹۳ کاتب کے پاس بدل کتابت کے لائق مال ہو تو کیا حکم ہے۔
۳۹۴ اگر مدیون مفلس کے پاس بعینہ اپنا مال پاوے تو کیا حکم ہے۔
۳۹۵ مسلمان کا ذمی کو شراب بیچ کے لیے دینے کی ممانعت۔
٭ مانگی ہوئی چیز ادا کیجاوے۔
۳۹۶ احتکار کا بیان غلہ روک کر مہنگا کرنیکی نیت سے
٭ جانور کا تھن دودھ جمع کر کے بیچنے کا بیان
۳۹۷ جھوٹی قسم واسطے لینے مال مسلمان کے۔
٭ بائع مشتری اختلاف کریں تو کسکا قول معتبر ہے۔
٭ پانی کی بیع کا بیان۔
۳۹۸ نر کی جفت کرانیکی اجرت لینے کی بیع۔
۳۹۹ سینگی لگانیکی کمائی لینے اور دینے کی اجرت۔
۴۰۰ گانے والی لونڈی کی بیع کی کراہت۔
۴۰۱ بھائی بھائی دو جدائی یا ماں بچوں کی بیع میں
٭ خریدے غلام اور بعد کمائی اسکی پھیر دے اسمیں نقصان۔
۴۰۲ مسافر کو راستہ کے باغ کا میوہ کھانا درست ہے۔
۴۰۲ بیع سے استثنا کرنیکی ممانعت۔
٭ غلہ بدون قبضہ بیچنا منع ہے۔
۴۰۳ اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرنا مکروہ ہے۔
٭ شراب کی بیع۔
۴۰۴ بدون اجازت مالک جانور کا دودھ دوہنا
٭ چمڑہ مردار اور بت کی بیع۔
۴۰۵ بخشی ہوئی چیز کے پھیر لینے کی کراہت۔
٭ عرایا اور اسکے جواز کا بیان۔
۴۰۶ مشتری کے فریب کو بیع کا مول بڑھانا
۴۰۷ ناپ تول میں زیادہ دینا۔ تنگدست قرضدار کو مہلت دینی۔ تاخیر غنی سے ظلم ہے۔
۴۰۸ منابذت ملامست کا بیان۔
۴۰۹ بیع سلم غلہ اور میوہ میں
٭ زمین مشترک میں ایک شریک اپنا حصہ بیچنا چاہے
۴۱۰ مخابرت اور معاومت کا بیان۔
٭ بیع میں فریب دینے کا ناجائز ہونے کا بیان
۴۱۱ مسجد میں بیع کرنے کی ممانعت۔

ابواب الاحکام

٭ قاضی اور حاکم کا بیان۔
۴۱۲ قاضی کبھی صواب پر ہو کبھی خطا۔
٭ قاضی کس طرح حکم کرے۔
٭ منصف حاکم اور امام کا بیان۔
۴۱۳ مدعی مدعا علیہ دونوں کو سنکر فیصلہ کرے
٭ قاضی غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔
۴۱۵ حاکموں کے ہدیہ اور تحفہ کا بیان۔
٭ رشوت دینے والے اور لینے والے کا بیان
٭ ہدیہ اور دعوت کا بیان۔
۴۱۶ غیر مستحق کو قاضی ڈگری دے تو جائز نہیں
٭ مدعی پر گواہ اور مدعا علیہ پر قسم۔
۴۱۷ گواہ کے ساتھ قسم کھانے کا بیان۔
٭ غلام مشترک میں ایک شریک اپنا حصہ آزاد کرے کرنے کا بیان۔
۴۱۸ عمریٰ اور رقبیٰ کا بیان۔
۴۲۰ صلح کا بیان جو نبی صلعم سے منقول ہے۔
٭ ہمسایہ کی دیوار میں لکڑی گاڑنے کا بیان
٭ قسم جو واقع ہوتی ہے بموجب نیت قسم لینے والے کے
۴۲۱ راہ میں اختلاف ہو تو کتنے گز چوڑی چھوڑے۔
٭ ماں باپ جدا ہوں تو لڑکے کو اختیار۔
۴۲۲ باپ کو لڑکے کے مال سے خرچ کرنیکا جواز۔
٭ کسی کی چیز توڑ ڈالے تو اسکا بدلہ۔
٭ مرد عورت کے بلوغ کی حد۔
۴۲۳ سوتیلی ماں سے نکاح کرنے کی سزا
٭ دو آدمیوں کو کھیت سینچنے کی شرکت کا بیان۔
۴۲۴ باپ کے مرتے وقت غلام آزاد کرے اور سوا انکے مال نہ ہو تو کیا کرے۔
٭ جو شخص مالک ہو ذی رحم کا تو کیا حکم ہے۔
۴۲۵ بلا اذن مالک زمین کھیتی کرنے کا بیان
٭ بخشش میں درمیان اولاد کے برابری
۴۲۶ شفعہ کا بیان۔ غائب کے لیے شفعہ۔
٭ جب حدیں مقرر ہو جاویں تو شفعہ نہیں
۴۲۷ گری پڑی چیز کے لینے کا بیان۔
۴۳۰ وقف کا بیان۔
٭ چارپایہ کسی کو زخمی کرے تو جرمانہ نہیں۔
۴۳۱ افتادہ زمین کا آباد کرنا۔
۴۳۲ جاگیر دینے کا بیان۔ درخت لگانیکی فضیلت
٭ مزارعت کا بیان۔

ابواب الدیات

۴۳۳ دیت میں کتنے اونٹ ہیں۔
۴۳۵ کتنے درہم لازم ہیں۔
٭ ان زخموں کی دیت کا بیان جنمیں ہڈی کھل جاوے۔
٭ انگلیوں کی دیت کا بیان۔
۴۳۵ دیت کے معاف کرنے کا بیان۔
٭ پتھر سے سر کچلنے والے کی سزا۔
۴۳۶ مسلمان کے قتل کا کیا گناہ ہے۔
٭ خون میں حکم کرنے کا بیان۔
٭ باپ بیٹے کو مار ڈالے تو قصاص نہیں۔
۴۳۷ مسلمان کا خون جائز نہیں بغیر تین صورت۔
٭ عہد کرنے والے کے قتل کرنیکا بیان۔
۴۳۹ مقتول کے ولی کو قصاص اور معاف میں اختیار
۴۴۰ مثلہ کی ممانعت۔
٭ پیٹ کے بچے کی دیت کا بیان۔
۴۴۱ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے۔
۴۴۲ اپنے غلام کو قتل کرے تو کیا حکم ہے۔
٭ عورت کو خاوند کی دیت سے حصہ ملنا۔
۴۴۳ قصاص کا بیان۔
٭ تہمت میں قید کا بیان۔
٭ اپنے مال کے لیے مارا جاوے تو شہید ہے۔
۴۴۴ قسامت کا بیان۔

ابواب الحدود

۴۴۵ اس شخص کا بیان جس پر حد واجب نہیں۔
۴۴۶ حدوں کے ساقط کرنے کا بیان۔
٭ مسلمان کی عیب پوشی
۴۴۷ حد میں تلقین کرنے کا عذر۔
٭ زنا کا اقرار کر کے پھر جاوے تو حد ساقط ہو جاتی ہے
۴۴۹ حد میں سفارش کرنی مکروہ ہے۔
٭ رجم کے ثابت کرنے کا بیان۔
۴۵۰ بیاہے ہوئے کو سنگسار۔
۴۵۲ اہل کتاب کے سنگسار کا بیان۔
٭ وطن سے نکال دینا۔
۴۵۳ حد قائم ہونے سے گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے
۴۵۴ لونڈی پر حد۔
۴۵۵ نشے والے کی حد۔

٭ جہاں ہندسہ دیکر دو مضمون ایک ہی سطر میں لکھا گیا ہے یہ مراد ہے کہ وہ مضمون ایک ہی صفحہ میں علیحدہ علیحدہ باب میں مذکور ہیں ۱۲

صفحہ	مضمون
۲۵۶	شرابی کو تین مرتبہ پیٹنا اور چوتھی مرتبہ قتل
۲۵۷	کس قدر چوری میں ہاتھ کاٹا جاوے۔
۲۵۸	چور کی گردن میں ہاتھ لٹکانا۔
•	خائن اور اُچکے کا بیان
"	پھلے ہوئے بور سے اور سفید گابھے کے چرانے میں ہاتھ کاٹنا۔
•	جہاد میں ہاتھ نہ کاٹا جاوے۔
۲۵۹	اپنی عورت کی لونڈی سے کوئی کرے تو کیا ہے
•	عورت سے زبردستی زنا کیا جاوے تو عورت پر حد نہیں۔
۲۶۰	اغلام کی حد۔
۲۶۱	مرتد کا بیان۔
•	ہتھیار اٹھانے والے کا بیان۔
۲۶۲	جادوگر کی حد۔
•	لوٹ کے مال چرانے میں حد ہے یا نہیں۔
•	کسی کو مخنث کہے اسکی سزا۔
۲۶۳	تعزیر کا بیان۔

ابواب الصید

صفحہ	مضمون
•	کتے کے شکار سے کیا چیز کھانی چاہیے کیا نہ کھانی چاہیے
۲۶۴	مجوسی کے کتے کا شکار۔ باز کا شکار۔
۲۶۵	شکار کو تیر مارا اور شکار غائب ہو کے پیچھے سے مر گیا ہو۔
•	شکار کو تیر مارا پھر پانی میں مرے تو کھاوے یا نہیں
۲۶۶	تیر بے پیکان کے شکار کا بیان۔
•	پتھر سے ذبح کا بیان۔
•	جو جانور نشانہ ٹھہرا کر مارا جاوے مکروہ ہے۔
۲۶۷	پیٹ کا بچہ ماں کے ذبح سے ذبح ہو جاتا ہے
•	کچلی دانت والے پنجہ والے جانور کی کراہت
۲۶۸	زندہ جانور سے جو ٹکڑا کاٹا جاوے حرام ہے۔
•	حلق اور لبہ میں ذبح کا بیان
۲۶۹	گرگٹ۔ سانپ۔ کتے کا قتل۔
۲۷۰	کتا پالنے سے کی نیکیاں کم ہوتی ہیں۔
۲۷	کھپاچ سے ذبح کرنے کا بیان۔

ابواب الاضاحی

صفحہ	مضمون
۲۷۱	قربانی کی فضیلت۔ دو مینڈھوں کی قربانی۔
۲۷۲	جس جانور کی قربانی جائز ہے اور جسکی جائز نہیں
۲۷۳	ایک سال کا بچہ بھیڑ کے بچے کی قربانی
۲۷۴	قربانی میں چند آدمیوں کی شرکت۔
•	ایک بکری گھر بھر کو کفایت کرتی ہے۔
۲۷۵	بعد نماز قربانی ہو۔
۲۷۶	گوشت قربانی رکھ چھوڑنے کی کراہت جاتی رہنا
•	فرع اور عتیرہ اور عقیقہ کا بیان۔
۲۷۷	لڑکے کے کان میں اذان۔

ابواب النذور والایمان

صفحہ	مضمون
۲۸۱	گناہ میں نذر کا پورا کرنا واجب نہیں۔
۲۸۲	نہیں پورا کرنا نذر کا اس چیز میں کہ نہیں مالک ہے
•	نذر میں نام نہ لے تو کیا کفارہ ہے۔
•	قسم کھاوے اور خلاف اسکا بہتر سمجھے تو وہی کرے۔
۲۸۳	قسم توڑنے سے پہلے کفارہ۔ قسم میں انشاءاللہ کہنا
۲۸۴	غیراللہ کے قسم کھانے کا بیان۔
۲۸۵	پیادہ حج کی قسم کھاوے اور چل نہ سکے تو کیا کرے
۲۸۶	نذر کا پورا کرنا۔ نبی صلعم کے قسم کی کیفیت
۲۸۷	غلام آزاد کرنے کا ثواب۔
•	اپنے غلام کو طمانچہ مارے تو اسکا کفارہ۔
۲۸۸	مردہ کی نذر کا پورا کرنا۔
۲۸۹	ابواب السیر
•	لڑائی کرنے سے پہلے اسلام کی طرف بلانا۔
۲۹۰	شب خون اور لوٹنے کا بیان۔
•	جلانے اور خراب کرنے کا بیان۔
۲۹۱	لوٹ کے بیان میں۔
•	گھوڑے میں حصہ لگانے کا بیان۔
•	چھوٹے لشکر کا بیان۔
۲۹۲	لوٹ کے مال سے کس کو حصہ دیا جاوے۔
•	غلام کو بھی حصہ دیا جاوے یا نہیں۔
۲۹۳	ذمی مسلمانوں کے ساتھ جہاد کرے تو اسکو حصہ ملے یا نہیں۔
•	مشرکوں کے برتنوں سے نفع اٹھانا۔
۲۹۴	انعام اور زیادہ حصہ دینے کا بیان۔
۲۹۵	قاتل کو مقتول کا اسباب ہے۔
•	غنیمت کو قبل تقسیم فروخت کرنا۔
۲۹۶	بندی حاملہ کی صحبت کرنی مکروہ ہے۔
•	مشرکوں کے کھانے کا بیان۔
•	بندیوں میں ماں بچہ میں جدائی ڈالنی مکروہ ہے۔
۲۹۷	قیدیوں کے قتل کرنے اور فدیہ لینے کا بیان
۲۹۸	عورتوں اور لڑکوں کا قتل کرنا منع ہے۔
۲۹۹	مال غنیمت میں خیانت کا بیان۔
•	عورتوں کا لڑائی میں نکلنا۔
"	مشرکین کا ہدیہ قبول کرنا۔
۳۰۰	سجدہ شکر کا بیان۔
•	عورت غلام کو پناہ دینے کا بیان۔
۳۰۱	عہد توڑنے کا بیان۔
•	عہد توڑنے والے کو نشان ہوگا دن قیامت کے
•	حکم پر اترنے کا بیان۔
۳۰۲	عہد اور قسم کا پورا کرنا۔
۳۰۳	مجوس سے جزیہ لینے کا بیان
•	ذمی کا مال حلال نہیں۔
•	ہجرت کا بیان۔
۳۰۴	حضرت صلعم کی بیعت کا بیان۔
•	بیعت توڑنے کا بیان۔
۳۰۵	غلام کی بیعت کا بیان۔
•	عورتوں کا بیعت کرنا۔
•	اصحاب بدر کی گنتی۔
•	پانچویں حصہ کا بیان۔
۳۰۶	تقسیم کے پہلے مال غنیمت لینے کی ممانعت
۳۰۷	یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے کا بیان۔
۳۰۸	مشرکوں کے درمیان ٹھہرنے کی کراہت
•	یہود و نصاریٰ کا جزیرۂ عرب سے نکالنا۔
۳۰۹	نبی صلعم کے ترکہ کا بیان۔
۳۱۰	نبی صلعم نے دن فتح مکہ کے فرمایا نہیں جہاد کیا جاویگا بعد آج کے۔
•	شگون بد اور فال کا بیان۔
۳۱۰	نبی صلعم نے وقت قتال کے کیا وصیت کی۔
۳۱۱	ابواب فضائل الجہاد
۳۱۲	جہاد کی فضیلت۔
•	اسکی راہ کی پہرہ داری میں مرنے کی فضیلت
•	خدا کی راہ میں روزہ رکھنے کی فضیلت۔
۳۱۳	• خرچ کرنے کی فضیلت۔
•	• خدمت کرنے کی فضیلت۔
۳۱۴	غازی کے سامان تیار کرنے کی فضیلت۔
•	اسکی راہ میں پیر گرد آلود ہووے کا ثواب
۳۱۵	• گرد پہنچنے کا ثواب۔
•	• بوڑھے ہونے کا ثواب۔
•	• گھوڑا باندھنے کا ثواب۔
۳۱۶	• تیراندازی کی فضیلت۔
•	• نگہبانی کی فضیلت۔
۳۱۷	شہید کا ثواب۔
۳۱۸	بہترین شہیدوں کا خدا کے نزدیک۔
•	دریا میں جہاد کرنے کا بیان۔
۳۱۹	جہاد دکھانیکے لیے یا دنیا کے لیے لڑنا۔
•	صبح شام جہاد میں جانے کی فضیلت۔
۳۲۰	آدمیوں میں کونسا آدمی بہتر ہے۔
۳۲۱	شہادت طلب کرنے کا ثواب۔
•	مجاہد و مکاتب و نکاح کرنے والے کی مدد خدا کرتا ہے۔
۳۲۲	اسکی راہ میں زخمی ہونے کی فضیلت۔

صفحہ — مضمون

۵۲۲ کونسا عمل افضل ہے۔
۰ کون آدمی لوگوں میں افضل ہے۔

۵۲۳ ابواب الجہاد

۰ سفر کو جہاد میں تنہا جانے کا بیان۔
۰ ماں باپ کو چھوڑ کر جہاد میں جائے یا نہیں۔
۵۲۴ ایک شخص کو بھیجنے لشکر پر بھیجا اور امیر کرنا
۰ اکیلے سفر کرنا منع ہے۔
۰ لڑائی میں جھوٹ فریب کا بیان۔
۰ نبی صلعم نے کتنی لڑائیاں کی ہیں۔
۵۲۶ لڑائی میں صف بندی اور ترتیب۔
۰ دعا کرنے کا بیان۔
۰ نشان رکھنے کا بیان۔
۰ جھنڈا رکھنے کا بیان۔
۵۲۸ مسلمانوں کی نشانی کا بیان۔
۰ نبی صلعم کی تلوار کی صفت۔
۰ لڑائی میں روزہ کا افطار۔
۵۲۹ گھبراہٹ میں باہر نکلنے کا بیان۔
۰ لڑائی میں ثابت رہنے کا بیان۔
۵۳۰ تلوار اور اسکے زیور کا بیان۔
۰ زرہ اور خود کا بیان۔
۰ گھوڑا پالنے کی فضیلت۔

صفحہ — مضمون

۵۳۱ کس قسم کا گھوڑا پالنا مستحب ہے۔
۰ ۰ ۰ مکروہ ہے۔
۵۳۲ گھوڑ دوڑ کا بیان۔
۰ گدھوں سے گھوڑیوں پر جست کرانے کی ممانعت۔
۵۳۳ تکبیر اور کمزور مسلمان سے مدد چاہنی
۰ گھوڑوں کے گلے میں گھنٹہ ڈالنا۔
۰ لڑائی پر سردار کے بنانے کا بیان۔
۰ امام کا بیان۔
۵۳۴ امام کی تابعداری کا بیان۔
۰ تابعداری مخلوق کی گناہ میں خالق کے جائز نہیں۔
۵۳۵ چارپایوں میں لڑائی کرانی اور داغنے کا بیان۔
۰ آدمی کب بالغ ہوتا ہے اور کب حصہ مقرر کیا جاتا ہے۔
۵۳۶ شہید کے قرض کا کیا حکم ہے۔
۰ شہید کے دفن کا بیان۔
۰ مشورہ کرنے کا بیان۔
۵۳۷ کافر قیدی کے مردہ کا بدلہ لینا درست نہیں۔
۰ لڑائی سے بھاگنے کا بیان۔

صفحہ — مضمون

۵۳۸ قافلہ سفر سے آوے تو اسکی پیشوائی۔
۰ فئی کا بیان۔

۰ ابواب اللباس

۰ لڑائی میں ریشم پہننے کا جواز
۵۳۹ مرد کو سرخ کپڑے کا جواز۔
۰ مرد کو کسنبی کپڑے کی ممانعت۔
۵۴۰ پوستین پہننے کا بیان۔
۰ مردار کا چمڑا رنگا جاوے تو کیا حکم ہے۔
۵۴۱ تہبند ٹخنوں سے نیچا کرنے کی ممانعت۔
۰ عورتوں کو دامن لٹکانے کا بیان
۵۴۲ اون پہننے کا بیان۔
۰ سیاہ پگڑی کا بیان۔
۵۴۳ سونے کی انگوٹھی بنانی مکروہ ہے۔
۰ چاندی کی انگوٹھی کا بیان۔
۰ نگینہ انگوٹھی کا کس چیز سے مستحب ہے۔
۰ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کا بیان۔

صفحہ — مضمون

۵۴۴ انگوٹھی کے نقش کا بیان
۵۴۵ تصویر بنانے اور انکے بنانے والوں کا بیان
۰ خضاب کرنے کا بیان۔
۵۴۶ بال کندھوں تک رکھنے کا بیان۔
۰ ہر روز کنگھی کرنے کی ممانعت۔
۵۴۷ سرمہ لگانے کا بیان۔
۰ تمام بدن میں کپڑا لپیٹنا سفر [illegible] کے بے باہر نکلنا منع ہے۔
۰ بالوں کا ملانا منع ہے۔
۰ ریشمی زین پر سوار ہونے کا بیان۔
۵۴۸ نبی صلعم کے بچھونے کا بیان۔
۰ کرتے کا بیان۔
۵۴۹ نیا کپڑا پہنے تو کیا کہے۔
۰ جبہ پہننے کا بیان۔
۵۵۰ سونے سے دانت باندھنے کا بیان
۰ درندہ چارپایہ کی کھال پر بیٹھنے کی ممانعت
۰ نبی صلعم کے جوتہ کا بیان۔
۰ ایک جوتہ میں چلنے کی کراہت۔
۵۵۱ ایضاً اسکی رخصت میں۔
۰ داہنے پانوں میں پہلے جوتہ پہنے۔
۵۵۲ کپڑے میں پیوند لگانے کا بیان۔
(کئی باب بغیر ترجمہ کے متعلق،

* مطلب یہ ہے کہ جو حضرت آپ نظر مضمون کی بین بلات اور مقام سے کہ یہ لکھا ہو باب فلاں بیان میں سا اسکو یاد رکھو جہاں بغیر ترجمہ چند ابواب حوالہ دیا گیا ہو یہی مطلب ہے ۱۲

نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

الحمد للہ کہ کتاب جامع اصول و فروع دین حاوی دلائل متقدمین و متاخرین معدن احادیث نبوی مخزن آثار مصطفوی اعنی

جلد اول

ترجمہ جامع ترمذی

حامل المتن

محدث و فقیہ مولوی الفضل احمد انصاری ولادی سابق مہتمم مطبع نولکشور لاہور نے حسب الایمائے مالک مطبع مذکور بزبان اردو ترجمہ کیا

مطبع فیض منبع منشی نولکشور لکھنؤ میں حلیۂ طبع سے آراستہ ہوا

بسم الله الرحمن الرحيم

اخبرنا الشيخ ابو الفتح عبد الملك بن ابي القاسم عبد الله بن ابي سهل الهروي الكروخي في العشر الاول من ذي الحجة سنة سبع واربعين وخمس مائة بمكة شرفها الله وانا اسمع قال انا القاضي الزاهد ابو عامر محمود بن القاسم بن محمد الازدي رحمه الله قراءة عليه وانا اسمع في ربيع الاول من سنة اثنين وثمانين واربع مائة قال الكروخي واخبرنا الشيخ ابو نصر عبد العزيز بن محمد بن علي بن ابراهيم الترياقي والشيخ ابو بكر احمد بن عبد الصمد بن ابي الفضل بن ابي حامد الغورجي رحمهما الله قرءة عليهما وانا اسمع في ربيع الاخر من سنة احدى وثمانين واربع مائة قالوا انا ابو محمد عبد الجبار بن محمد بن عبد الله بن ابي الجراح الجراحي المروزي المرزباني قراءة عليه انا ابو العباس محمد بن احمد بن محبوب بن فضيل المحبوبي المروزي نا قرية الشيخ الثقة الامين انا ابو عيسى محمد بن عيسى بن سورة بن موسى الترمذي الحافظ قال **ابواب الطهارة** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب ماجاء لا تقبل صلوة بغير طهور** حدثنا قتيبة بن سعيد نا ابو عوانة عن سماك بن حرب ح قال ونا هناد نا وكيع عن اسرائيل عن سماك عن مصعب بن سعد عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقبل صلوة بغير طهور ولا صدقة من غلول قال هناد في حديثه الا بطهور **قال** ابو عيسى هذا الحديث اصح شئ في هذا الباب واحسن وفي الباب عن ابي المليح عن ابيه وابي هريرة وانس وابو المليح بن اسامة اسمه عامر ويقال زيد بن اسامة بن عمير الهذلي

ابواب الطہارۃ جو رسول اللہ صلعم سے منقول ہیں۔ **باب** اس بیان میں کہ نماز بغیر وضو کے قبول نہیں ہوتی حدیث کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے ان کو خبر دی ابو عوانہ نے سماک بن حرب سے ح[1] کہا ترمذی نے اور حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے اسرائیل سے انہوں نے سماک سے انہوں نے مصعب بن سعد سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نماز بغیر وضو کے قبول نہیں ہوتی اور نہ صدقہ چوری سے کہا ہناد نے اپنی حدیث میں مگر ساتھ پاکی کے کہا ابو عیسیٰ ترمذی نے اس باب میں یہ حدیث نہایت صحیح اور حسن ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی الملیح سے انہوں نے اپنے باپ سے اور روایت ہے ابی ہریرہ اور انس سے۔ اور ابو الملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے اور یہ شخص زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی کے نام سے پکارا جاتا ہے

---

[1] یہ علامت ح کی تحویل سند کی ہے جب سند کا دو دو سلسلوں میں ہو ابتدا سے شروع کرتے ہیں یا درمیان سے تو یہ علامت لکھ دیتے ہیں ۱۲ حد ہناد اپنی روایت میں بغیر طہور کی جگہ الا بطہور کا لفظ روایت کرتا ہے جیسے قتیبہ کی روایت میں بغیر طہور ہے اور اسی کی روایت میں الا بطہور ہے مولف کی عادت ہے کہ باب میں ایک دو حدیثیں بیان کر دیتے ہیں اور باقی جسقدر روایات اس باب میں اس مضمون کی وارد ہوئے ہیں ان کے راویوں کے نام ذکر کر دیتا ہے کہ یہ حدیث فلاں فلاں شخص سے مروی ہے اور یہ بھی مولف کی عادت ہے کہ بیان کر دیتا ہے کہ یہ روایت صحیح ہے یا ضعیف یا حسن یا مثلاً اس میں اضطراب ہے کہ جیسا اقسام جس قسم کی حدیث ہے بیان کر دیتا ہے کہ یہ روایت فلاں قسم سے ہے جیسا کہ اس جگہ مولف نے کہا ہے کہ یہ روایت نہایت صحیح اور حسن ہے اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ روایت تین شخصوں سے مروی ہے ایک ابو الملیح سے نسخہ منسوب باپ سے روایت کی ہے دوسرے ابی ہریرہ سے تیسرے انس سے ۱۲

باب ما جاء في فضل الطهور **حدثنا** اسحق بن موسى الانصاري نا معن بن عيسى نا مالك بن انس ح **وثنا** قتيبة عن مالك عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ العبد المسلم او المؤمن فغسل وجهه خرجت من وجهه كل خطيئة نظر اليها بعينيه مع الماء او مع آخر قطر الماء او نحو هذا واذا غسل يديه خرجت من يديه كل خطيئة بطشتها يداه مع الماء او مع آخر قطر الماء حتى يخرج نقيا من الذنوب **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو حديث مالك عن سهيل عن ابيه عن ابي هريرة وابو صالح والد سهيل هو ابو صالح السمان واسمه ذكوان وابو هريرة اختلفوا في اسمه فقالوا عبد شمس وقالوا عبد الله بن عمرو وهكذا قال محمد بن اسمعيل وهذا اصح وفي الباب عن عثمان وثوبان والصنابحي وعمرو بن عبسة وسلمان وعبد الله بن عمرو والصنابحي الذي روى عن ابي بكر الصديق رض ليس له سماع من النبي صلى الله عليه وسلم واسمه عبد الرحمن بن عسيلة ويكنى ابا عبد الله رحل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقبض النبي صلى الله عليه وسلم وهو في الطريق وقد روى عن النبي صلى الله عليه وسلم احاديث والصنابح بن الاعسر الاحمسي صاحب النبي صلى الله عليه وسلم يقال له الصنابحي ايضا وانما حديثه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اني مكاثر بكم الامم فلا تقتتلن بعدي **باب** ما جاء مفتاح الصلوة الطهور **حدثنا** هناد وقتيبة ومحمود بن غيلان قالوا نا وكيع عن سفيان ح وثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن نا سفيان عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن محمد بن الحنفية عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال مفتاح الصلوة الطهور وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم **قال** ابو عيسى هذا الحديث اصح شيء في هذا الباب واحسن وعبد الله بن محمد بن عقيل هو صدوق وقد تكلم فيه بعض اهل العلم من قبل حفظه

باب اس بیان میں کہ وضو کی فضیلت کیا ہے **حدیث** کی ہم سے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن بن عیسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے ح اور حدیث کی ہم سے قتیبہ نے مالک سے انہوں نے سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی مسلمان (یا فرمایا آپ نے مومن) وضو کرتا ہے اور اپنا منہ دھوتا ہے تو اس کے منہ سے تمام ایسے گناہ جنکی طرف اُسنے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے پانی کے ساتھ یا فرمایا آپ نے آخر قطرے پانی کے ساتھ یا مثل اسکے کوئی اور لفظ آپ نے ذکر کیا ہے (شک راوی)[1] خارج ہو جاتے ہیں۔ اور جب وہ دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اسکے ہاتھوں سے تمام ایسے گناہ جو اُسکے ہاتھوں کے پکڑنے سے سرزد ہوے ہیں پانی کے ساتھ یا فرمایا آپ نے آخر قطرے پانی کے ساتھ (شک راوی) خارج ہو جاتے ہیں تاکہ وہ گناہوں سے صاف ہو کر نکلتا ہے۔ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث روایت کی ہے مالک نے سہیل سے انہوں نے ابی ہریرہ سے۔ اور ابو صالح جو سہیل کا والد ہے ابو صالح سمان ہے نام اسکا ذکوان ہے۔ اور ابو ہریرہ کے نام میں لوگوں کا اختلاف ہے کہا بعض نے عبد شمس ہے اور کہا بعض نے عبداللہ بن عمرو ہے۔ اور ایسا ہی کہا محمد بن اسماعیل یعنی بخاری نے اور یہی صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عثمان اور ثوبان اور صنابحی اور عمرو بن عبسہ اور سلمان اور عبداللہ بن عمرو سے اور صنابحی جو ابی بکر صدیق سے روایت کرتا ہے اسکا سماع نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے اور نام اسکا عبدالرحمن بن عسیلہ ہے اور کنیت اسکی ابو عبداللہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اسنے رحلت کی تھی سو نبی صلعم فوت ہو گئے اور یہ ابھی راستہ ہی میں تھا اور اسنے کئی حدیثیں نبی صلعم سے روایت کی ہیں۔ اور صنابح بن اعسر احمسی نبی صلعم کا صحابی ہے اسکو صنابحی بھی کہتے ہیں۔ اور حدیث اسکی یہی ہے کہ کہا اسنے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہیں بسبب تمہارے تمام امتوں پر فخر کرنے والا ہوں پس تم میرے پیچھے (ہرگز) نہ لڑنا۔ **باب** اس بیان میں کہ نماز کی کنجی وضو ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد اور قتیبہ اور محمود بن غیلان نے کہا انہوں نے حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے کہا ترمذی نے اور حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمن نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے محمد بن حنفیہ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نماز کی کنجی[2] وضو ہے اور حرام کرنے والی اسکی تکبیر ہے اور حلال کرنے والی اسکی تسلیم ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اس باب میں یہ حدیث تمام حدیثوں سے صحیح اور حسن ہے۔ اور عبداللہ بن محمد بن عقیل صادق ہے (مگر) بعض اہل علم نے اُسکے حق میں اُسکے حافظہ کی بابت کلام کیا ہے

---

[1] متقدمین کو اس امر کا زیادہ اہتمام تھا کہ مبادا کوئی ایسا لفظ منہ سے نکل جائے جو نبی صلعم نے فرمایا نہو کیونکہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ جو مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنی جگہ آگ میں بنالے اس سبب سے بعض جگہ راوی کہدیتے ہیں کہ آپ نے یوں فرمایا ہے یا اسطرح [illegible]

[2] [illegible] یا مسجد کی طرف جانیکا یا [illegible] گناہ دور ہو جاتے ہیں اگر نماز کا [illegible] اور مسجد کی طرف جانا زیادتی درجات کیواسطے ہے۔ [illegible]

[illegible]

وسمعت محمد بن اسمعيل يقول كان احمد بن حنبل واسحق بن ابراهيم والحميدي يحتجون بحديث عبد الله بن محمد بن عقيل قال محمد بن اسمعيل وهو مقارب الحديث وفي الباب عن جابر وابي سعيد **باب** مايقول اذا دخل الخلاء **حدثنا** قتيبة وهناد قالا نا وكيع عن شعبة عن عبد العزيز بن صهيب عن انس بن مالك رض قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا دخل الخلاء قال اللهم اني اعوذبك قال شعبة وقد قال مرة اخرى اعوذ بالله من الخبث والخبيث والخبث والخبائث وفي الباب عن علي وزيد بن ارقم وجابر وابن مسعود رض **قال** ابو عيسى حديث انس اصح شيء في هذا الباب واحسن وحديث زيد بن ارقم في اسناده اضطراب روى هشام الدستوائي وسعيد بن ابي عروبة عن قتادة فقال سعيد عن القاسم بن عوف الشيباني عن زيد بن ارقم وقال هشام عن قتادة عن زيد بن ارقم ورواه شعبة ومعمر عن قتادة عن النضر بن انس وقال شعبة عن زيد بن ارقم وقال معمر عن النضر بن انس عن ابيه **قال** ابو عيسى سألت محمدا عن هذا فقال يحتمل ان يكون قتادة روى عنهما جميعا **حدثنا** احمد بن عبدة الضبي نا حماد بن زيد عن عبد العزيز بن صهيب عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا دخل الخلاء قال اللهم اني اعوذبك من الخبث والخبائث هذا حديث حسن صحيح **باب** مايقول اذا خرج من الخلاء **حدثنا** محمد بن حميد بن اسمعيل نا مالك بن اسمعيل عن اسرائيل عن يوسف بن ابي بردة عن ابيه عن عائشة رض قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا خرج من الخلاء قال غفرانك **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب حسن لا نعرفه الا من حديث اسرائيل عن يوسف بن ابي بردة وابو بردة بن ابي موسى اسمه عامر بن عبد الله بن قيس الاشعري ولا يعرف في هذا الباب الا حديث عائشة

اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ کہتا احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم اور حمیدی عبد اللہ بن محمد بن عقیل کی حدیث سے حجت پکڑتے تھے۔ اور کہا محمد بن اسمٰعیل نے اور یہ مقارب الحدیث ہے۔ اور اس باب میں جابر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے۔ **باب** جب کوئی شخص پاخانہ میں جانے تو کیا کہے۔ حدیث کی ہمسے قتیبہ اور ہناد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے شعبہ سے انہوں نے عبد العزیز بن صہیب سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ کہا انہوں نے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ میں جاتے تو یہ کہتے تھے اللھم انی اعوذ بک یعنی الٰہی میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں۔ کہا شعبہ نے دوسری مرتبہ میرے استاد عبد العزیز نے یہ دعا بیان کی اعوذ باللہ من الخبث والخبیث والخبث والخبائث۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور زید بن ارقم اور جابر اور ابن مسعود سے کہا ابو عیسیٰ یعنی ترمذی نے انس کی حدیث اس باب میں تمام حدیثوں سے زیادہ صحیح اور حسن ہے۔ اور زید بن ارقم کی حدیث کی سند میں اضطراب ہے[ملہ] روایت کی ہشام دستوائی اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے۔ اور روایت کی سعید نے قاسم بن عوف شیبانی سے انہوں نے زید بن ارقم سے۔ اور روایت کی ہشام نے قتادہ سے انہے زید بن ارقم سے۔ اور روایت کیا اسکو شعبہ اور معمر نے قتادہ سے انہے نضر بن انس سے۔ اور روایت کی شعبہ نے زید بن ارقم سے، اور روایت کی معمر نے نضر بن انس سے انہے اپنے باپ سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے میں نے اسکی بابت محمد بن اسمٰعیل سے سوال کیا انہے کہا ممکن ہے کہ قتادہ نے ان دونوں سے یعنی زید بن ارقم اور نضر سے روایت کی ہو۔ حدیث کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے عبد العزیز بن صہیب سے انہے انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ میں داخل ہوتے تو کہتے الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں جنوں اور جنیوں سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جب پاخانہ سے نکلے تو کیا کہے۔ حدیث کی ہمسے محمد بن حمید بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن اسمٰعیل نے اسرائیل سے انہے یوسف بن ابی بردہ سے انہے اپنے باپ سے انہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ سے نکلتے تھے تو کہتے تھے غفرانک یعنی الٰہی میں تیری بخشش طلب کرتا ہوں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب حسن ہے۔ ہم اسکو نہیں پہچانتے مگر حدیث اسرائیل سے انہے یوسف بن ابی بردہ سے۔ اور ابو بردہ بن ابی موسیٰ کا نام عامر بن عبد اللہ بن قیس اشعری کا ہے۔ اور اس باب میں سواے حدیث حضرت عائشہ کے کوئی اور حدیث مشہور نہیں ہے۔

[ملہ] ترمذی نے اس روایت میں اضطراب کی وجہ یہ بیان کی ہے [illegible] اس روایت کو ہشام دستوائی اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے روایت کیا ہے پر ان دونوں کا بیان اختلاف ہے یعنی سعید نے قتادہ کا استاد قاسم بن عوف شیبانی اور اسکا استاد زید بن ارقم کو بیان کیا ہے اور ہشام قتادہ کا استاد زید بن ارقم کو کہتا ہے اس کا حاصل یہ کہ سعید نے قتادہ اور زید بن ارقم میں سے قاسم شیبانی کو بڑھا دیا ہے اور ہشام ان دونوں میں کوئی واسطہ بیان نہیں کرتا ہے۔ اور پھر ترمذی نے کہا کہ اس روایت کو شعبہ اور معمر نے قتادہ سے انہے نضر بن انس سے روایت کیا ہے پر ان دونوں میں بھی اختلاف ہے یعنی شعبہ تو نضر بن انس کا استاد زید بن ارقم کہتا ہے اور معمر نضر بن انس کا استاد انس کے باپ کو کہتا ہے یہ وجہ اضطراب کی ترمذی نے بیان کی ہے۔ پھر ترمذی نے اسی اضطراب کی بابت محمد بن اسمٰعیل بخاری سے پوچھا انہے جواب دیا کہ ممکن ہے کہ قتادہ نے دونوں سے یعنی زید بن ارقم اور نضر بن انس سے روایت کی ہو اسلیے یہ اختلاف واقع ہوا ۱۲

باب فی النهی عن استقبال القبلة بغائط او بول **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمن المخزومي نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن عطاء بن يزيد الليثي عن ابي ايوب الانصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتيتم الغائط فلا تستقبلوا القبلة بغائط ولا بول ولا تستدبروها ولكن شرقوا او غربوا قال ابو ايوب فقدمنا الشام فوجدنا مراحيض قد بنيت مستقبل القبلة فننحرف عنها ونستغفر الله وفي الباب عن عبد الله بن الحارث ومعقل بن ابي الهيثم ويقال معقل بن ابي معقل وابي امامة وابي هريرة وسهل بن حنيف **قال** ابو عيسى حديث ابي ايوب احسن شئ في هذا الباب واصح وابو ايوب اسمه خالد بن زيد والزهري اسمه محمد بن مسلم بن عبيد الله بن شهاب الزهري وكنيته ابو بكر قال ابو الوليد المكي قال ابو عبد الله الشافعي انما معنى قول النبي صلى الله عليه وسلم لا تستقبلوا القبلة بغائط ولا ببول ولا تستدبروها انما هذا في الفيافي واما في الكنف المبنية له رخصة في ان يستقبلها وهكذا قال اسحاق وقال احمد بن حنبل انما الرخصة من النبي صلى الله عليه وسلم في استدبار القبلة بغائط او بول فاما استقبال القبلة فلا يستقبلها كانه لم ير في الصحراء ولا في الكنيف ان يستقبل القبلة **باب** ما جاء من الرخصة في ذلك **حدثنا** محمد بن بشار ومحمد بن المثنى قالا نا وهب بن جرير نا ابي عن محمد بن اسحاق عن ابان بن صالح عن مجاهد عن جابر بن عبد الله قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم ان نستقبل القبلة ببول فرأيته قبل ان يقبض بعام يستقبلها وفي الباب عن ابي قتادة وعائشة وعمار **قال** ابو عيسى حديث جابر في هذا الباب حديث حسن غريب وقد روى هذا الحديث ابن لهيعة عن ابي الزبير عن جابر عن ابي قتادة انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يبول مستقبل القبلة اخبرنا بذلك قتيبة قال انا ابن لهيعة

باب پیشاب اور پاخانے کے وقت قبلے کی طرف منھ کرنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُنے عطاء بن یزید لیثی سے اُنے ابو ایوب انصاری سے کہ کہا اُنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم جاے[1] ضرور کو جایا کرو تو قبلے کے سامنے نہ بیٹھا کرو نہ جاے ضرور کے وقت اور نہ پیشاب کے وقت بلکہ پورب یا پچھم بیٹھا کرو۔ کہا ابو ایوب نے ہم شام میں آئے تو دیکھا کہ پاخانے قبلے کیطرف بنائے گئے ہیں سو ہم پاخانہ بیٹھنے کے وقت اس طرف سے منھ پھیرا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتے تھے اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن حارث اور معقل بن ابی الہیثم اور جسکو معقل بن ابی معقل بھی کہتے ہیں اور ابی امامہ اور ابی ہریرہ اور سہل بن حنیف سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے ابو ایوب کی حدیث اس باب میں سب سے زیادہ حسن اور صحیح ہے اور ابو ایوب کا نام خالد بن زید ہے اور زہری کا نام محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب زہری ہے اور کنیت اسکی ابو بکر ہے کہا ابو ولید مکی نے کہ کہا عبد اللہ شافعی نے مراد آنحضرتؐ کے قول سے کہ قبلے کی طرف منھ نہ کیا کرو نہ جاے ضرور کے وقت اور نہ پیشاب کے وقت اور نہ اسکی طرف پیٹھ کیا کرو معنی اسکے یہ ہیں کہ یہ حکم جنگل میں ہے۔ لیکن وہ پاخانے جو آبادی میں بنائے گئے ہیں انہیں رخصت ہے کہ قبلے کی طرف منھ کر لیا جاوے اور اسی طرح کہا ہے اسحاق نے۔ اور کہا امام احمد بن حنبل نے رخصت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جاے ضرور یا پیشاب کرنے کے وقت قبلے کیطرف پیٹھ کرنے میں ہے۔ اور منھ تو ہر حالت میں قبلے کی طرف نہیں کرنا چاہیے گویا امام احمد جنگل اور پاخانوں میں قبلے کیطرف منھ کرنے کو جائز نہیں رکھتا **باب** اس بیان میں جو مسئلہ مذکورہ میں رخصت وارد ہوئی ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور محمد بن مثنیٰ نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے محمد بن اسحاق سے اُنے ابان بن صالح سے اُنے مجاہد سے اُنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُنے ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ قبلے کیطرف پیشاب کرنے کے وقت منھ کریں۔ پھر میں نے آپ کو ایک سال فوت ہونے سے پہلے دیکھا کہ قبلے کی طرف منھ کر رہے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی قتادہ اور عائشہؓ اور عمار سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی اس باب میں حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن لہیعہ نے ابی الزبیر سے اُنے جابر سے اُنے ابی قتادہ سے کہ کہا دیکھا اُنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قبلے کی طرف منھ کرکے بول کرتے تھے خبر دی ہمکو قتیبہ نے کہا خبر دی ہمکو ابن لہیعہ نے

---

[1] جاے ضرور اور پیشاب کے وقت قبلے کے سامنے بیٹھنا اور پیٹھ کر کے بیٹھنا امام اعظمؒ کے نزدیک درست نہیں نہ جنگل میں نہ آبادی میں اور امام شافعی کے نزدیک جنگل میں منع ہے اور آبادی میں درست ہے چنانچہ عبد اللہ بن عمر کی انہیں روایت ہے [illegible] زیادہ احتیاط امام اعظمؒ کے مذہب میں ہے [illegible] پورب یا پچھم بیٹھا کرو یہ حکم مدینہ والوں کو فرمایا کیونکہ [illegible] قبلہ دکھن کی طرف ہے ہندوستان کا قبلہ پچھم [illegible] جاے ضرور بیٹھنا چاہیے [illegible] اس حدیث کے عموم سے معلوم ہوتا ہے [illegible] جنگل اور آبادی دونوں میں ہے جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ [illegible] ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری [illegible] امام احمد سے بھی ایک روایت [illegible] اور امام شافعی اور مالک اور اسحاق اور احمد سے ایک روایت [illegible] اس حدیث کی ابن عمر کی روایت سے [illegible] آبادی میں قبلے کیطرف پیٹھ کرنی جائز ہے۔ اور جابر کی روایت سے [illegible]

وحديث جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم اصح من حديث ابن لهيعة وابن لهيعة ضعيف عند اهل الحديث ضعفه يحيى بن سعيد القطان وغيره **حدثنا** هناد نا عبدة عن عبيد الله بن عمر عن محمد بن يحيى بن حبان عن عمه واسع بن حبان عن ابن عمر قال رقيت يوما على بيت حفصة فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم على حاجته مستقبل الشام مستدبر الكعبة هذا حديث حسن صحيح **باب النهي عن البول قائما** **حدثنا** علي بن حجر انا شريك عن المقدام بن شريح عن ابيه عن عائشة قالت من حدثكم ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يبول قائما فلا تصدقوه ما كان يبول الا قاعدا وفي الباب عن عمر وبريدة **قال** ابو عيسى حديث عائشة احسن شيء في هذا الباب واصح وحديث عمر انما روي من حديث عبد الكريم بن ابي المخارق عن نافع عن ابن عمر عن عمر قال رآني النبي صلى الله عليه وسلم ابول قائما فقال يا عمر لا تبل قائما فما بلت قائما بعد وانما رفع هذا الحديث عبد الكريم بن ابي المخارق وهو ضعيف عند اهل الحديث ضعفه ايوب السختياني وتكلم فيه وروى عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال قال عمر ما بلت قائما منذ اسلمت وهذا اصح من حديث عبد الكريم وحديث بريدة في هذا غير محفوظ ومعنى النهي عن البول قائما على التاديب لا على التحريم وقد روي عن عبد الله بن مسعود قال ان من الجفاء ان تبول وانت قائم **باب ما جاء من الرخصة في ذلك** **حدثنا** هناد نا وكيع عن الاعمش عن ابي وائل عن حذيفة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى سباطة قوم فبال عليها قائما فاتيته بوضوء فذهبت لاتأخر عنه فدعاني حتى كنت عقبيه فتوضأ ومسح على خفيه **قال**

اور حدیث جابر کی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے زیادہ صحیح ہے ابن لہیعہ کی حدیث سے۔ اور ابن لہیعہ اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہے ضعیف کیا اسکو یحییٰ ابن سعید القطان وغیرہ نے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے عبید اللہ بن عمر سے اُنہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے اُنہوں نے اپنے چچا واسع بن حبان سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہ کہا اُنہوں نے میں ایک دن حفصہ کے گھر پر چڑھا پس دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جاتے ضرورت پر شام کی طرف منہ کر کے بیٹھے تھے اس حالت میں کہ پیٹھ قبلہ کی طرف تھی یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت میں **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے مقدام بن شریح سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا اُنہوں نے جو شخص تمکو حدیث کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو اُسکی تصدیق نہ کرو آنحضرت پیشاب نہیں کرتے تھے مگر بیٹھ کر اور اس باب میں روایت ہے عمر اور بریدہ سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی اس باب میں سب سے زیادہ صحیح اور حسن ہے اور حدیث عمر کی بالتحقیق روایت کی گئی ہے طریق عبد الکریم بن ابی المخارق سے اُنہوں نے روایت کی نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے اُنہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اُنہوں نے دیکھا مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا پس فرمایا اے عمر کھڑا ہو کر پیشاب مت کیا کر پھر بعد اسکے میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ اور مرفوع تو اس حدیث کو عبد الکریم بن ابی المخارق نے ہی کیا ہے حالانکہ وہ اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہے ضعیف کیا ہے اسکو ایوب سختیانی نے اور اُنہوں نے اسکے حق میں کلام کیا ہے اور روایت کی ہے عبید اللہ نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے کہا عمر نے جب سے کہ میں مسلمان ہوا ہوں کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا اور یہ حدیث عبد الکریم کی حدیث سے صحیح ہے۔ اور حدیث بریدہ کی اس باب میں محفوظ نہیں ہے اور کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے ممانعت جو ہے بطور تادیب کے ہے نہ بطور تحریم کے۔ اور عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ کہا اُنہوں نے ظلم سے ہے یہ کہ تو پیشاب کرے اس حالت میں کہ کھڑا ہو **باب** اس بیان میں جو اسمیں رخصت وارد ہوئی ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُنہوں نے ابی وائل سے اُنہوں نے حذیفہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے گھورے پر آئے پس اسپر کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر میں آپ کے پاس پانی لایا پھر پیچھے ہٹ گیا پس آپ نے مجھے بلایا حتی کہ میں آپ کے پیچھے ہو گیا۔ پس آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا کہا

سلہ قولہ [illegible] ہے جہاں [illegible] ہوتی ہے اسلئے پیشاب کی چھینٹیں اُڑتی نہیں بعض نے اسپر اعتراض کیا ہے کہ غیر کی جگہ پر بلا اذن پیشاب کر لینا [illegible] ہو سکتا ہے جواب یہ ہے کہ ایسی جگہ ایسی ہوتی ہے جسمیں اذن لینے کی کچھ ضرورت نہیں کیونکہ ایسی جگہ علی العموم ایسے ہی کاموں کے واسطے ہوتی ہے اور معلوم ہوا کہ [illegible] اسلئے پیشاب کرنے [illegible] زیادہ [illegible] لوگوں کو نہیں ہو سکتا اور دوسرا یہ کہا جاتا ہے کہ آپکو [illegible] جائز ہے کہ آپ کو اپنی امت کے حق میں [illegible] مسنون [illegible] اور راتوں سے زیادہ [illegible] مگر آپ کی نسبت اخلاق حمیدہ کے کوئی ایسا عمل [illegible] آپ سے مروی نہیں ہوا قولہ اور حدیث ابی وائل کی جو منصور سے مروی ہے زیادہ صحیح ہے۔ اس روایت سے جو ابی وائل سے منصور بن [illegible] سے روایت کی ہے کذا فی الفتح ۱۲

بو عیسی وهكذا روى منصور وعبيدة الضبي عن ابي وائل عن حذيفة مثل رواية الاعمش وروى حماد بن ابي سليمن وعاصم بن بهدلة عن ابي وائل عن المغيرة بن شعبة عن النبي صلى الله عليه وسلم وحديث ابي وائل عن حذيفة اصح وقد رخص قوم من اهل العلم في البول قائما **باب** في الاستتار عند الحاجة **حدثنا** قتيبه نا عبد السلام بن حرب عن الاعمش عن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اراد الحاجة لم يرفع ثوبه حتى يدنو من الارض **قال** ابو عيسى هكذا روى محمد بن ربيعة عن الاعمش عن انس هذا الحديث وروى وكيع والحماني عن الاعمش قال قال ابن عمر كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اراد الحاجة لم يرفع ثوبه حتى يدنو من الارض وكلا الحديثين مرسل ويقال لم يسمع الاعمش من انس بن مالك ولا من احد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وقد نظر الى انس بن مالك قال رأيته يصلي فذكر عنه حكاية في الصلوة والاعمش اسمه سليمان بن مهران ابو محمد الكاهلي وهو مولى لهم قال الاعمش كان ابي حميلا فورثه مسروق **باب** كراهية الاستنجاء باليمين **حدثنا** محمد بن ابي عمر المكي نا سفيان بن عيينة عن معمر عن يحيى بن ابي كثير عن عبد الله بن ابي قتادة عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يمس الرجل ذكره بيمينه وفي الباب عن عائشة وسلمان وابي هريرة وسهل بن حنيف **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وابو قتادة اسمه الحارث بن ربعي والعمل على هذا عند اهل العلم كرهوا الاستنجاء باليمين **باب** الاستنجاء بالحجارة **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد قال قيل لسلمان قد علمكم نبيكم كل شيء حتى الخراءة قال سلمان اجل نهانا ان نستقبل القبلة بغائط وبول وان نستنجي باليمين او ان يستنجي احدنا باقل من ثلثة احجار او ان نستنجي برجيع او بعظم

بو عیسیٰ نے اور اسی طرح روایت کی ہے منصور اور عبیدہ ضبی نے ابی وائل سے اُنہوں نے حذیفہ سے مثل روایت اعمش کے اور روایت کی حماد بن ابی سلیمان اور عاصم بن بہدلہ نے ابی وائل سے اُنہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی وائل کی جو حذیفہ سے مروی ہے زیادہ صحیح ہے اور ایک قوم نے اہل علم سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں رخصت دی ہے **باب** جاے ضرور کے وقت پردے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد السلام بن حرب نے اعمش سے اُنہوں نے انس سے کہا اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پاےخانہ کا ارادہ کرتے تو اپنا کپڑا نہ اُٹھاتے حتیٰ کہ زمین سے قریب ہوتے کہا ابو عیسیٰ نے اسی طرح روایت کیا ہے محمد بن ربیعہ نے اعمش سے اُنہوں نے انس سے اس حدیث کو۔ اور روایت کی ہے وکیع اور حمانی نے اعمش سے کہا اُنہوں نے کہا ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ کا ارادہ کرتے تو کپڑا نہ اُٹھاتے تاکہ زمین سے قریب ہوتے اور یہ دونوں حدیثیں مرسل ہیں۔ اور کہا گیا ہے کہ اعمش نے انس بن مالک سے سنا نہیں اور نہ کسی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے۔ ہاں اُنہوں نے انس بن مالک کو دیکھا ہے کہا اُنہوں نے میں نے اُنکو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور اُنہوں نے اس سے نماز کی حکایت کی ہے اور اعمش کا نام سلیمان بن مہران ابو محمد کاہلی ہے۔ اور وہ انکا مولیٰ[1] ہے کہا اعمش نے میرا باپ حمیل تھا مسروق انکا وارث ہوا تھا **باب** داہنے ہاتھ سے استنجا کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن ابی عمر مکی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے معمر سے اُنہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُنہوں نے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ مرد داہنے ہاتھ سے اپنے ذکر کو مس[2] کرے اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور سلمان اور ابی ہریرہ اور سہل بن حنیف سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو قتادہ کا نام حارث بن ربعی ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے یعنی انہوں نے داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے کو مکروہ جانا ہے **باب** ڈھیلوں کے ساتھ استنجا کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُنہوں نے ابراہیم سے اُنہوں نے عبد الرحمن بن یزید سے کہا اُنہوں نے کسی[3] نے سلمان سے کہا کہ تمکو تمہارے نبی نے تمام چیزیں سکھلا دی ہیں حتیٰ کہ پاخانہ بیٹھنا بھی۔ کہا سلمان نے ہاں ہمکو آپ نے منع کیا ہے کہ پاخانہ یا پیشاب کرنے کے وقت قبلہ کی طرف منہ کریں۔ یا داہنے ہاتھ سے استنجا کریں۔ یا کوئی شخص ہم میں سے تین ڈھیلوں سے کم میں استنجا کرے یا لید یا ہڈیوں سے استنجا کریں

---

[1] اعمش کا نام سلیمان بن مہران ہے۔ ابو محمد اسکی کنیت ہے۔ اور کاہلی کیطرف اسلیے منسوب ہے کہ یہ شخص کسی وقت انکا غلام رہا۔ جیسا مولف نے کہا یہ الکاہلی کاہلی کا مولیٰ ہے یعنے غلام ہو کر وارث شد۔ حمیل اس کو کہتے ہیں جو لڑکپن میں اپنے شہر سے اُٹھا لایا جاوے۔ اور اسلام میں پیدا ہوا ہو حاصل یہ کہ اعمش کہتا ہے کہ میرے باپ کو لڑکپن میں لوگ اُٹھا لائے تھے اور مسروق نے اسکی پرورش کی تھی ۱۲ [2] مطابقت اس باب سے اسطرح ہے کہ جب کہ داہنے ہاتھ سے چھونا منع ہے۔ اور استنجا سوائے مس کرنے کے ممکن نہیں لہذا داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہوگا۔ [3] سلمان سے سوال تو کسی نے اگرچہ بطور استہزا کے کیا تھا لیکن جواب اُسنے حکیمانہ دیا ہے اور اسکے استہزا کی طرف کچھ خیال نہ کیا ۱۲

وفی الباب عن عائشة وخزيمة بن ثابت وجابر وخلاد بن السائب عن ابيه **قال** ابو عيسى حديث سلمان حديث حسن صحيح وهو قول اكثر
اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم راوا ان الاستنجاء بالحجارة يجزیٔ وان لم يستنج بالماء اذا انقى اثر الغائط والبول وبه يقول
الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق **باب** في الاستنجاء بالحجرين **حدثنا** هناد وقتيبة قالا نا وكيع عن اسرائيل عن ابي اسحاق عن
ابي عبيدة عن عبد الله قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم لحاجته فقال التمس لي ثلثة احجار قال فاتيته بحجرين وروثة فاخذ الحجرين والقى الروثة وقال
انها ركس **قال** ابو عيسى وهكذا روى قيس بن الربيع هذا الحديث عن ابي اسحاق عن ابي عبيدة عن عبد الله نحو حديث اسرائيل وروى معمر وعمار بن رزيق
عن ابي اسحق عن علقمة عن عبد الله وروى زهير عن ابي اسحق عن عبد الرحمن بن الاسود عن ابيه الاسود بن يزيد عن عبد الله وروى زكريا بن
ابي زائدة عن ابي اسحاق عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله وهذا حديث فيه اضطراب **قال** ابو عيسى سألت عبد الله بن عبد الرحمن اي
الروايات في هذا عن ابي اسحاق اصح فلم يقض فيه بشيء وسألت محمدا عن هذا فلم يقض فيه بشيء وكانه رأى حديث زهير عن ابي اسحاق عن عبد الرحمن
بن الاسود عن ابيه عن عبد الله اشبه ووضعه في كتابه الجامع واصح شيء في هذا عندي حديث اسرائيل وقيس عن ابي اسحاق عن ابي عبيدة عن
عبد الله لان اسرائيل اثبت واحفظ لحديث ابي اسحاق من هؤلاء وتابعه على ذلك قيس بن الربيع وسمعت ابا موسى محمد بن المثنى يقول
سمعت عبد الرحمن بن مهدي يقول ما فاتني الذي فاتني من حديث سفيان الثوري عن ابي اسحق الا لما اتكلت به على اسرائيل لانه كان ياتي به اتم **قال**
ابو عيسى وزهير في ابي اسحاق ليس بذلك لان سماعه منه باخرة سمعت احمد بن الحسن يقول سمعت احمد بن حنبل يقول
اذا سمعت الحديث عن زائدة وزهير فلا تبالي ان لا تسمعه من غيرهما الا حديث ابي اسحاق

اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور خزیمہ بن ثابت اور جابر اور خلاد بن سائب سے اُنسے اپنے باپ سے - کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سلمان کی حدیث حسن صحیح ہے - اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ سے اور جو لوگ کہ اُنکے پیچھے ہیں انکا مذہب ہے کہ ڈھیلوں کے ساتھ استنجا کرنا کافی ہو جاتا ہے اگرچہ پانی سے استنجا نکیا جاوے بشرطیکہ پاکخانے اور پیشاب کا اثر دور ہو جاوے - اور ساتھ اسی کے کہتا ہے ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** دو ڈھیلوں کے ساتھ استنجا کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد اور قتیبہ نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے اسرائیل سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ابی عبیدہ سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاتے ضرورت کے واسطے نکلے سو مجھے فرمایا کہ میرے واسطے تین ڈھیلے تلاش کر کہا عبد اللہ نے سو میں آپ کے پاس دو پتھر اور لید لایا - پس آپ نے دو پتھر لے لیے اور لید کو ڈال دیا اور فرمایا کہ یہ پلید ہے کہا ابو عیسےٰ نے اور اسیطرح روایت کیا ہے اس حدیث کو قیس بن ربیع نے ابی اسحاق سے اُسنے ابی عبیدہ سے اُسنے عبد اللہ سے مثل حدیث اسرائیل کے اور روایت کیا ہے معمر اور عمار بن زریق نے ابی اسحاق سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے - اور روایت کی ہے زہیر نے ابی اسحاق سے اسنے عبد الرحمن بن اسود سے اسنے اپنے باپ اسود بن یزید سے اُسنے عبد اللہ سے - اور روایت کی ہے زکریا بن ابی زائدہ نے ابی اسحاق سے اُسنے عبد الرحمن ابن یزید سے اُسنے عبد اللہ سے اور اس حدیث میں اضطراب ہے - کہا ابو عیسیٰ نے سوال کیا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے کہ کونسی روایت اس باب میں ابو اسحاق سے صحیح ہے - پس اُسنے اسمیں کچھ فیصلہ نکیا - اور سوال کیا میں نے محمد سے اسکی بابت تو اسنے بھی اسمیں کچھ فیصلہ نہ کیا اور گویا وہ اعتقاد رکھتا تھا کہ حدیث زہیر کی ابی اسحاق سے جو اُسنے روایت کی ہے عبد الرحمن بن اسود سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ سے اور طریقوں سے بہتر ہے - اور اُسنے اپنی کتاب جامع یعنی بخاری میں اسکو رکھا ہے اور اس باب میں میرے نزدیک زیادہ صحیح حدیث اسرائیل اور قیس کی ہے جو روایت کی ہے ابی اسحاق نے ابی عبیدہ سے اُسنے عبد اللہ سے کیونکہ اسرائیل ان سب سے ابی اسحاق کی حدیث کو زیادہ یاد رکھنے والا ہے اور علاوہ اسکے تابع ہوا ہے اسکا قیس بن ربیع - اور سنا میں نے ابا موسیٰ یعنی محمد بن مثنے سے کہ کہتا سنا میں نے عبد الرحمن بن مہدی سے کہ کہتا جو روایت کہ سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے کی ہے مجھے بھولتی نہیں مگر کہ میں اسرائیل کی حدیث پر اعتماد کرتا ہوں کیونکہ وہ اسکی روایت کو پوری طرح سے بیان کرتا ہے کہا ابو عیسےٰ نے اور زہیر جو ابی اسحاق کی روایت میں ہے اچھا نہیں کیونکہ سماع اُسکا اُس سے آخر عمر میں ہے - سنا میں نے احمد بن حسن سے کہ کہتا سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہ سنا کہ جب تو کوئی حدیث[۱] زائدہ اور زہیر سے سنے تو پھر اس بات کی پروا نکر کہ تو نے غیر ان دونوں سے نہیں سنی مگر حدیث ابی اسحاق کی

---

[۱] یعنی یہ دونوں آدمی ثقہ ہیں کچھ ضرورت نہیں کہ انکے ساتھ کوئی شخص شامل ہو تو تب ہو انکی روایت معتبر ہو ہاں اگر روایت ابی اسحاق سے ہووے تو پھر اسکے ساتھ متابعت کی ضرورت ہے

وابو اسحاق اسمه عمرو بن عبد الله السبيعي الهمداني وابو عبيدة بن عبد الله بن مسعود لم يسمع من ابيه ولا يعرف اسمه **حدثنا** محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن عمرو بن مرة قال سألت ابا عبيدة بن عبد الله هل تذكر من عبد الله شيئا قال لا **باب** كراهية ما يستنجى به **حدثنا** هناد نا حفص بن غياث عن داود بن ابي هند عن الشعبي عن علقمة عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام فانه زاد اخوانكم من الجن وفي الباب عن ابي هريرة وسلمان وجابر وابن عمر **قال ابو عيسى** وقد روى هذا الحديث اسمعيل بن ابراهيم وغيره عن داود بن ابي هند عن الشعبي عن علقمة عن عبد الله انه كان مع النبي صلى الله عليه وسلم ليلة الجن الحديث بطوله فقال الشعبي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام فانه زاد اخوانكم من الجن وكان رواية اسمعيل اصح من رواية حفص بن غياث والعمل على هذا الحديث عند اهل العلم وفي الباب عن جابر وابن عمر **باب** الاستنجاء بالماء **حدثنا** قتيبة ومحمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب قالا نا ابو عوانة عن قتادة عن معاذة عن عائشة قالت مرن ازواجكن ان يستطيبوا بالماء فاني استحييهم فان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفعل وفي الباب عن جرير بن عبد الله البجلي وانس وابي هريرة **قال ابو عيسى** هذا حديث حسن صحيح وعليه العمل عند اهل العلم يختارون الاستنجاء بالماء وان كان الاستنجاء بالحجارة يجزئ عندهم فانهم استحبوا الاستنجاء بالماء ورأوه افضل وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق **باب** ما جاء ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا اراد الحاجة ابعد في المذهب **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الوهاب الثقفي عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن المغيرة بن شعبة قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فاتى النبي صلى الله عليه وسلم حاجته فابعد في المذهب

اور ابی اسحاق کا نام عمرو بن عبد اللہ سبیعی ہمدانی ہے اور ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود نے اپنے باپ سے سنا نہیں اور نہ اسکا نام معلوم ہوا ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا انہوں نے سوال کیا میں نے ابا عبیدہ بن عبد اللہ سے کہ کیا تو کوئی چیز عبد اللہ سے یاد رکھتا ہے کہا[1] اُسنے کہ نہیں **باب** اس بیان میں کہ جن کے ساتھ استنجا کرنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے حفص بن غیاث نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لید اور ہڈیوں سے استنجا نہ کرو۔ کیونکہ یہ تمہارے بھائیوں جنوں کا کھانا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور سلمان اور جابر اور ابن عمر سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کیا اس حدیث کو اسماعیل بن ابراہیم وغیرہ نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ سے کہ وہ جنوں کی رات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ تو پس کہا شعبی نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ لید اور ہڈیوں سے استنجا نکیا کرو کیونکہ یہ تمہارے بھائیوں جنوں کا کھانا ہے۔ اور گویا روایت اسماعیل کی زیادہ صحیح ہے حفص بن غیاث کی روایت سے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی حدیث پر ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور ابن عمر سے **باب** پانی کے ساتھ استنجا کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ اور محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے قتادہ سے انہوں نے معاذہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے عورتوں سے کہا اپنے خاوندوں کو حکم کرو کہ پانی کے ساتھ (جائے استنجا) صاف کیا کریں اور میں اُنسے حیا کرتی ہوں اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے جریر بن عبد اللہ بجلی اور انس اور ابی ہریرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کے نزدیک عمل ہے کہ پانی کے ساتھ استنجا کرنے کو پسند کرتے ہیں اگرچہ ڈھیلوں کے ساتھ استنجا کرنا انکے نزدیک بھی کافی ہو جاتا ہے۔ لیکن انہوں نے پانی کے ساتھ استنجا کرنے کو مستحب جانا ہے اور گمان کیا ہے کہ افضل ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔ **باب** اس بیان میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب قضا حاجت کا ارادہ کرتے تو بہت دور جاتے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا انہوں نے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضا حاجت کو تشریف لے گئے اور بہت دور گئے[2]

---

[1] مؤلف نے یہ روایت اپنے اس مدعا کے ثبوت کے لیے ذکر کی ہے کہ ابو عبیدہ کا سماع اپنے باپ سے نہیں ہے [2] اس سے معلوم ہوا کہ جائے ضرور کے واسطے آبادی سے اتنا دور جانا چاہیے کہ جس سے لوگوں کی نظر سے پردہ ہو جائے۔ اور پیشاب کرنے کے واسطے نرم مکان اسلیے طلب کرتے تھے کہ پیشاب کی چھینٹیں اوپر نہ پڑیں۔

وفی الباب عن عبدالرحمن بن ابی قراد وابی قتادة وجابر ویحیی بن عبید عن ابیه وابی موسی وابن عباس وبلال بن الحارث **قال** ابوعیسی هذا حدیث حسن صحیح ویروی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یرتاد لبوله مکانا کما یرتاد منزلا وابوسلمة اسمه عبدالله بن عبدالرحمن بن عوف الزهری **باب** ما جاء فی کراهیة البول فی المغتسل **حدثنا** علی بن حجر واحمد بن محمد بن موسی قالا انا عبدالله بن المبارك عن معمر عن اشعث عن الحسن عن عبدالله بن مغفل ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی ان یبول الرجل فی مستحمه وقال ان عامة الوسواس منه وفی الباب عن رجل من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم **قال** ابوعیسی هذا حدیث غریب لا نعرفه مرفوعا الا من حدیث اشعث بن عبدالله ویقال له الاشعث الاعمی وقد کره قوم من اهل العلم البول فی المغتسل وقالوا عامة الوسواس منه ورخص فیه بعض اهل العلم منهم ابن سیرین وقیل له انه یقال ان عامة الوسواس منه فقال ربنا الله لا شریك له وقال ابن المبارك قد وسع فی البول فی المغتسل اذا جری فیه الماء **قال** ابوعیسی حدثنا بذلك احمد بن عبدة الآملی عن حبان عن عبدالله بن المبارك **باب** ما جاء فی السواك **حدثنا** ابوکریب حدثنا عبدة بن سلیمان عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواك عند کل صلوة **قال** ابوعیسی وقد روی هذا الحدیث محمد بن اسحق عن محمد بن ابراهیم عن ابی سلمة عن زید بن خالد عن النبی صلی الله علیه وسلم وحدیث ابی سلمة عن ابی هریرة وزید بن خالد عن النبی صلی الله علیه وسلم کلاهما عندی صحیح لانه قد روی من غیر وجه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم هذا الحدیث وحدیث ابی هریرة انما صح لانه قد روی من غیر وجه واما محمد فزعم ان حدیث ابی سلمة عن زید بن خالد اصح وفی الباب عن ابی بکر الصدیق وعلی وعائشة وابن عباس وحذیفة وزید بن خالد وانس وعبدالله بن عمرو وام حبیبة وابن عمر وابی امامة وابی ایوب وتمام بن عباس وعبدالله بن حنظلة وام سلمة وواثلة وابی موسی **حدثنا** هناد نا عبدة عن محمد بن اسحاق عن محمد بن ابراهیم عن ابی سلمة عن زید بن خالد الجهنی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول

اور اس باب میں روایت ہے عبدالرحمن بن ابی قراد اور ابی قتادہ اور جابر سے اور یحیی بن عبید سے جو راوی ہیں اپنے باپ سے اور ابی موسی اور ابن عباس اور بلال بن حارث سے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث صحیح حسن ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پیشاب کرنیکے واسطے جائے نرم طلب کرتے تھے جیسا کہ اترنے کیواسطے مکان نرم طلب کرتے تھے اور ابو سلمہ کا نام عبدالرحمن بن عوف زہری ہے **باب** اس بیان میں کہ غسل کرنیکی جگہ پیشاب کرنا مکروہ ہے حدیث کی ہم سے علی بن حجر اور احمد بن محمد بن موسی نے کہا دونوں نے خبر دی ہمکو عبداللہ بن مبارک نے معمر سے انہوں نے اشعث سے انہوں نے حسن سے انہوں نے عبداللہ بن مغفل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ آدمی غسلخانہ میں پیشاب کرے اور فرمایا آپ نے کہ بہت وسوسے اسی سے ہوتے ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے ایک مرد سے جو آنحضرت کے صحابہ ہیں کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے ہم اسکا مرفوع ہونا نہیں پہچانتے مگر حدیث اشعث بن عبداللہ سے اور اسکو اشعث اعمی بھی کہتے ہیں اور ایک قوم نے اہل علم سے غسلخانہ میں پیشاب کرنیکو مکروہ جانا ہے اور کہا انہوں نے عام وسوسے اسی سے ہوتے ہیں۔ اور بعض اہل علم نے اسمیں رخصت دی ہے انمیں سے ابن سیرین ہیں اور اس سے کہا کسی نے کہا گیا ہے کہ عام وسوسے اسی سے ہوتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ رب ہمارا اللہ ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے[1] اور کہا ابن مبارک نے غسلخانہ میں پیشاب کرنیکی رخصت دی گئی ہے بشرطیکہ اسمیں پانی جاری ہو جائے کہا ابو عیسی نے حدیث کی ہم سے ساتھ اسکے احمد بن عبدہ آملی نے حبان سے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے **باب** بیچ بیان اس کے جو مسواک میں وارد ہوا ہے حدیث کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ بن سلیمان نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ جانتا تو انکو ہر ایک نماز کے ساتھ مسواک کرنیکا حکم دیتا کہا ابو عیسی نے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے زید بن خالد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی سلمہ کی جو ابی ہریرہ سے ہے اور زید بن خالد کی جو آنحضرت سے ہے میرے نزدیک یہ دونوں صحیح ہیں کیونکہ یہ حدیث کئی طریق پر ابو ہریرہ سے مروی ہے جو انہوں نے آنحضرت سے روایت کی ہے۔ اور حدیث ابو ہریرہ کی تو بیشک صحیح ہے کیونکہ کئی وجہ سے مروی ہے۔ مگر محمد نے کہا ہے کہ حدیث ابی سلمہ کی جو زید بن خالد سے ہے زیادہ صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر صدیق اور علی اور عائشہ اور ابن عباس اور حذیفہ اور زید بن خالد اور انس اور عبداللہ بن عمرو اور ام حبیبہ اور ابن عمر اور ابی امامہ اور ابی ایوب اور تمام بن عباس اور عبداللہ بن حنظلہ اور ام سلمہ اور واثلہ اور ابی موسی سے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے انہوں نے محمد بن اسحق سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے

---

[1] ابن سیرین سے کسی نے کہا کہ آپ نے غسلخانہ میں پیشاب کرنیکی رخصت دی ہے حالانکہ بہت وسوسے تو غسلخانہ میں پیشاب کرنے سے ہی ہوتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ رب ہمارا اللہ ہے اسکا کوئی شریک نہیں یعنی جب ہمارا رب ایک ہے تو نہیں [illegible]

لولا ان اشق على امتي لامرتهم بالسواك عند كل صلوة ولاخرت صلوة العشاء الى ثلث الليل قال فكان زيد بن خالد يشهد الصلوات في المسجد وسواكه على اذنه موضع القلم من اذن الكاتب لا يقوم الى الصلوة الا استن ثم رده الى موضعه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء اذا استيقظ احدكم من منامه فلا يغمس يده في الاناء حتى يغسلها **حدثنا** ابو الوليد احمد بن بكار الدمشقي من ولد بسر بن ارطاة صاحب النبي صلى الله عليه وسلم قال نا الوليد بن مسلم عن الاوزاعي عن الزهري عن سعيد بن المسيب وابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا استيقظ احدكم من الليل فلا يدخل يده في الاناء حتى يفرغ عليها مرتين او ثلثا فانه لا يدري اين باتت يده وفي الباب عن ابن عمر وجابر وعائشة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح قال الشافعي احب لكل من استيقظ من النوم قائلة كانت او غيرها ان لا يدخل يده في وضوءه حتى يغسلها فان ادخل يده قبل ان يغسلها كرهت ذلك له ولم يفسد ذلك الماء اذا لم يكن على يده نجاسة وقال احمد بن حنبل اذا استيقظ من الليل فادخل يده في وضوءه قبل ان يغسلها فاعجب الي ان يهريق الماء وقال اسحق اذا استيقظ من النوم بالليل او بالنهار فلا يدخل يده في وضوءه حتى يغسلها **باب** في التسمية عند الوضوء **حدثنا** نصر بن علي وبشر بن معاذ العقدي قالا نا بشر بن المفضل عن عبد الرحمن بن حرملة عن ابي ثفال المري عن رباح بن عبد الرحمن بن ابي سفيان بن حويطب عن جدته عن ابيها قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه وفي الباب عن عائشة وابي هريرة وابي سعيد الخدري وسهل بن سعد وانس **قال** ابو عيسى قال احمد لا اعلم في هذا الباب حديثا له اسناد جيد وقال اسحاق ان ترك التسمية عامدا اعاد الوضوء وان كان ناسيا او متاولا اجزاه قال محمد بن اسمعيل احسن شيء في هذا الباب حديث رباح بن عبد الرحمن **قال** ابو عيسى ورباح بن عبد الرحمن عن جدته عن ابيها وابوها سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل

اگر میں اپنی امت پر مشقت نجانتا تو ہر ایک نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ اور عشا کی نماز کو تہائی رات تک موخر کرتا کہا ابی سلمہ نے زید بن خالد مسجد میں نمازوں کیواسطے حاضر ہوتا تھا اس حالت میں کہ مسواک اُسکے کان پر ہوتی جہاں کاتب قلم رکھتا ہے۔ نماز کی طرف نہیں کھڑا ہوتا تھا مگر مسواک کر لیتا پھر اسی جگہ میں اُسکو رکھدیتا۔ کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** جب کوئی شخص تم میں سے نیند سے جاگے تو نہ ڈبوے ہاتھ کو برتن میں نہ ڈالے تاکہ اسکو دھو وے۔ **حدیث** کی ہمسے ابو الولید نے احمد بن بکار دمشقی نے جو بسر بن ارطاۃ کی اولاد سے ہیں وہ بسر جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہے۔ کہا اُسنے حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے انسے زہری سے اُنسے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے انھوں نے ابی ہریرہ سے اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جب کوئی شخص تم میں سے رات کو جاگے تو چاہیے کہ ہاتھ اپنا برتن میں نہ ڈالے جبتک کہ اسپر دو یا تین چلو پانی کے نہ ڈال لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اسکے ہاتھ نے کہاں رات گذاری ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کہا شافعی نے میں ہر ایک شخص کے لئے پسند کرتا ہوں جو نیند سے جاگے خواہ اُسکا سونا دوپہر کا ہو یا غیر اسکا۔ یہ کہ ہاتھ کو برتن میں نہ ڈالے۔ تاکہ اسکو دھو لے۔ پس اگر دھونے سے پہلے ڈالے تو اس کے لیے مکروہ ہے اور وہ پانی خراب نہیں ہوتا بشرطیکہ اُسکے ہاتھ پر نجاست نہو۔ اور کہا احمد بن حنبل نے جب کوئی شخص رات کو اُٹھا اور اس نے دھونے سے پہلے ہاتھ کو برتن میں ڈالدیا تو میرے نزدیک اس پانی کا گرا دینا پسند ہے۔ اور کہا اسحاق نے جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہوا رات میں یا دن میں تو چاہیے کہ ہاتھ برتن میں نہ ڈالے تاکہ اسکو دھو لے **باب** وضو کیوقت بسم اللہ پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی اور بشر بن معاذ عقدی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے عبد الرحمن بن حرملہ سے اسنے ابی ثفال مری سے اُس نے رباح بن عبد الرحمن بن ابی سفیان بن حویطب سے اسنے اپنی دادی سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے نہیں وضو اس شخص کا جو بسم اللہ کا نام ذکر نہ کرے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابو ہریرہ اور ابی سعید خدری اور سہل بن سعد اور انس سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے کہ کہا امام احمد نے میں اس باب میں کوئی ایسی حدیث نہیں جانتا جسکی سند جید ہو اور کہا اسحق نے اگر کسی نے بسم اللہ جان بوجھکر ترک کی تو وضو کا اعادہ کرے اور اگر بھولکر یا تاویل کر کے تو اسکو وہی وضو کافی ہو جاتا ہے کہا محمد بن اسمعیل نے اچھی حدیث اس باب میں رباح بن عبد الرحمن کی ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور رباح بن عبد الرحمن اپنی دادی سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہے اسکی دادی کے باپ کا نام سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہے

---

[1] یعنی جو شخص تاویل کرتا ہو کہ نفی اس حدیث میں کمال کے لیے ہے یعنے جو شخص وضو پر بسم اللہ نہ پڑھے اُسکا وضو کامل نہیں ہوتا ۱۲

وابو تفال المزني اسمه ثمامة بن حصين ورباح بن عبد الرحمن هو ابو بكر بن حويطب منهم من روى هذا الحديث فقال عن ابي بكر بن حويطب فنسبه الى جده **باب** ما جاء في المضمضة والاستنشاق **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد وجرير عن منصور عن هلال بن يساف عن سلمة بن قيس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأت فانتثر واذا استجمرت فاوتر وفي الباب عن عثمان ولقيط بن صبرة وابن عباس والمقدام بن معديكرب ووائل بن حجر وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث سلمة بن قيس حديث حسن صحيح واختلف اهل العلم فيمن ترك المضمضة والاستنشاق فقالت طائفة منهم اذا تركهما في الوضوء حتى صلى اعاد الصلوة ورأوا ذلك في الوضوء والجنابة سواء وبه يقول ابن ابي ليلى وعبد الله بن المبارك واحمد واسحاق وقال احمد الاستنشاق اوكد من المضمضة **قال** ابو عيسى وقالت طائفة من اهل العلم يعيد في الجنابة ولا يعيد في الوضوء وهو قول سفيان الثوري وبعض اهل الكوفة وقالت طائفة لا يعيد في الوضوء ولا في الجنابة لانهما سنة من النبي صلى الله عليه وسلم فلا تجب الاعادة على من تركهما في الوضوء ولا في الجنابة وهو قول مالك والشافعي **باب** المضمضة والاستنشاق من كف واحد **حدثنا** يحيى بن موسى نا ابراهيم بن موسى نا خالد عن عمرو بن يحيى عن ابيه عن عبد الله بن زيد قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم مضمض واستنشق من كف واحد فعل ذلك ثلثا وفي الباب عن عبد الله بن عباس **قال** ابو عيسى حديث عبد الله بن زيد حديث حسن غريب وقال روى مالك وابن عيينة وغير واحد هذا الحديث عن عمرو بن يحيى ولم يذكروا هذا الحرف ان النبي صلى الله عليه وسلم مضمض واستنشق من كف واحد وانما ذكره خالد بن عبد الله وخالد ثقة حافظ عند اهل الحديث وقال بعض اهل العلم المضمضة والاستنشاق من كف واحد يجزي وقال بعضهم يفرقهما احب الينا وقال الشافعي ان جمعهما في كف واحد فهو جائز وان فرقهما فهو احب الينا **باب** في تخليل اللحية

اور ابو تفال مرّی کا نام ثمامہ بن حصین ہے اور رباح بن عبد الرحمن کی کنیت ابو بکر بن حویطب ہے۔ بعض نے محدثین میں سے اس حدیث کو روایت کیا اور کہا ہے روایت ہے ابی بکر بن حویطب سے یعنی اُنہنے اُسکو دادا کی طرف منسوب کیا ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں آیا ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید اور جریر نے منصور سے اُنہنے ہلال بن یساف سے اُنہنے سلمہ بن قیس سے کہ کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو وضو کرے تو ناک میں پانی ڈال اور جب تو ڈھیلے لے تو طاق لے۔ اور اس باب میں روایت ہے عثمان اور لقیط بن صبرہ اور ابن عباس اور مقدام بن معدیکرب اور وائل بن حجر اور ابو ہریرہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سلمہ بن قیس کی حسن صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اس شخص کے حق میں جسنے کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کو ترک کیا ایک جماعت نے انمیں سے کہا ہے کہ جب کسی نے ان دونوں کو وضو میں ترک کر دیا حتی کہ اُسنے نماز پڑھ لی تو نماز کا اعادہ کرے اور کہا اُنھوں نے کہ یہ حکم وضو اور جنابت میں برابر ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہا ہے ابن ابی لیلے اور عبد اللہ بن مبارک اور احمد اور اسحٰق نے۔ اور کہا امام احمد نے ناک میں پانی ڈالنا کلی کرنے سے زیادہ موکد ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور ایک جماعت نے اہل علم سے کہا ہے کہ جنابت میں اعادہ کرے اور وضو میں اعادہ نہ کرے۔ اور یہ قول سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا ہے۔ اور کہا ایک جماعت نے وضو اور جنابت دونوں میں اعادہ نہ کرے کیونکہ یہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور سنت کے مروی ہیں پس اسکا اعادہ واجب نہیں اس شخص پر جو ان دونوں کو وضو اور جنابت میں ترک کرے۔ اور یہ قول ہے امام مالک اور شافعی کا۔ **باب** کلی اور ناک میں پانی ڈالنا ایک چلو سے **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے خالد نے عمرو بن یحییٰ سے اُنہنے اپنے باپ سے اُنہنے عبد اللہ بن زید سے کہ کہا اُنہنے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک چلو سے کلی اور ناک میں پانی ڈالتے دیکھا آپ نے اسطرح تین مرتبہ کیا اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن زید کی حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو مالک اور ابن عیینہ اور اور کئی لوگوں نے عمرو بن یحییٰ سے (مگر) اُنھوں نے اس حرف کو ذکر نہیں کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چلو سے کلی اور ناک میں پانی ڈالا ہے۔ ذکر تو اسکا فقط خالد بن عبد اللہ نے کیا ہے۔ اور خالد اہل حدیث کے نزدیک ثقہ اور حافظ ہے۔ اور کہا بعض اہل علم نے کلی اور ناک میں پانی ڈالنا ایک چلو سے کافی ہو جاتا ہے۔ اور کہا بعض نے ان دونوں میں تفریق کرنی ہمارے نزدیک پسندیدہ ہے (یعنی ہر ایک کے لیے علحدہ پانی استعمال کرے) اور کہا ہے امام شافعی نے اگر ان دونوں کو ایک چلو میں جمع کرے تو جائز ہے۔ اور اگر ان دونوں میں تفریق کرے تو وہ ہمارے نزدیک مستحب ہے **باب** ڈاڑھی کے خلال کے بیان میں

ف ۔ یعنی اور راویوں نے اس لفظ کو ذکر نہیں کیا گو کہ یہ ثقہ ہے۔ اور ثقہ کی زیادتی مقبول ہوتی ہے پس اسکی زیادتی بھی مقبول ہوگی ۔

حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن عبد الکریم بن ابی المخارق ابی امیۃ عن حسان بن بلال قال رأیت عمار بن یاسر توضأ فخلل لحیتہ فقیل لہ او قال فقلت لہ اتخلل لحیتک قال وما یمنعنی ولقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخلل لحیتہ **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن حسان بن بلال عن عمار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ وفی الباب عن عائشۃ وام سلمۃ وانس وابن ابی اوفی وابی ایوب **قال** ابو عیسی سمعت اسحاق بن منصور یقول سمعت احمد بن حنبل قال قال ابن عیینۃ لم یسمع عبد الکریم عن حسان بن بلال حدیث التخلیل **حدثنا** یحیی بن موسی نا عبد الرزاق عن اسرائیل عن عامر بن شقیق عن ابی وائل عن عثمان بن عفان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخلل لحیتہ **قال** ابو عیسی ہذا حدیث حسن صحیح وقال محمد بن اسمعیل اصح شیء فی ہذا الباب حدیث عامر بن شقیق عن ابی وائل عن عثمان وقال بہذا اکثر اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدہم رأوا تخلیل اللحیۃ وبہ یقول الشافعی وقال احمد ان سہا عن التخلیل فہو جائز وقال اسحق ان ترکہ ناسیا او متأولا اجزأہ وان ترکہ عامدا اعاد **باب ما جاء فی مسح الرأس انہ یبدأ بمقدم الرأس الی مؤخرہ** **حدثنا** اسحق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک بن انس عن عمرو بن یحیی عن ابیہ عن عبد اللہ بن زید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح رأسہ بیدیہ فاقبل بہما وادبر بدأ بمقدم رأسہ ثم ذہب بہما الی قفاہ ثم ردہما حتی رجع الی المکان الذی بدأ منہ ثم غسل رجلیہ وفی الباب عن معاویۃ والمقدام بن معدیکرب وعائشۃ **قال** ابو عیسی حدیث عبد اللہ بن زید اصح شیء فی ہذا الباب واحسن وبہ یقول الشافعی واحمد واسحق **باب ما جاء انہ یبدأ بمؤخر الرأس** **حدثنا** قتیبۃ نا بشر بن المفضل عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن الربیع

حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے عبد الکریم بن ابی المخارق یعنی ابی امیہ سے اُنہوں نے حسان بن بلال سے کہا کہ میں نے عمار بن یاسر کو وضو کرتے دیکھا پس اُنہوں نے داڑھی کا خلال کیا پس اُن سے کسی نے کہا یا کہا حسان نے میں نے اُن سے کہا (شک راوی) کیا تم داڑھی کا خلال کرتے ہو کہا اُنہوں نے اور کیا چیز مجھے منع کرتی ہے حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو داڑھی کا خلال کرتے دیکھا ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے سعید بن ابی عروبہ سے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے حسان بن بلال سے اُنہوں نے عمار سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُس کے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ام سلمہ اور انس اور ابن ابی اوفی اور ابی ایوب سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے اسحاق بن منصور سے کہ کہتا سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہ کہا اُنہوں نے کہا ابن عیینہ نے کہ عبد الکریم نے حسان بن بلال سے حدیث خلال کی سنی نہیں ہے **حدیث** کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے اسرائیل سے اُنہوں نے عامر بن شقیق سے اُنہوں نے ابی وائل سے اُنہوں نے عثمان بن عفان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داڑھی کا خلال کرتے تھے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کہا محمد بن اسمٰعیل نے صحیح حدیث اس باب میں حدیث عامر بن شقیق کی ہے جو روایت کی ہے اُنہوں نے ابی وائل سے اُنہوں نے عثمان سے۔ اور ساتھ اسی کے کہا ہے اکثر اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے اور اُنہوں سے جو اُن کے پیچھے ہوئے ہیں کہ داڑھی کا خلال کرنا چاہیے۔ اور ساتھ اسی کے کہا ہے شافعی نے اور کہا امام احمد نے اگر کوئی خلال کرنے بھول گیا تو وہ جائز ہے۔ اور کہا اسحق نے اگر کسی نے اسکو بھول کر یا تاویل کر کے ترک کر دیا تو وہ وضو کافی ہو جاتا ہے۔ اور اگر جان بوجھ کر ترک کرے تو اعادہ کرے۔ **باب** اس بیان میں جو سر کے مسح میں آیا ہے کہ مقدم سر سے شروع کرے پیچھے کی طرف جاوے **حدیث** کی ہم سے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے عمرو بن یحییٰ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عبد اللہ بن زید سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک کو دونوں ہاتھ سے مسح کیا سو اُن دونوں کو آگے لائے اور پیچھے لے گئے سر کے مقدم طرف سے شروع کیا پھر پیچھے کی طرف گدی تک لے گئے پھر ان دونوں ہاتھوں کو لوٹا لایا تاکہ اُس مکان کی طرف رجوع کیا جہاں سے شروع کیا تھا۔ پھر دونوں پاؤں کو دھویا اور اس باب میں روایت ہے معاویہ اور مقدام بن معدیکرب اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن زید کی اس باب میں اور دوں سے زیادہ صحیح اور حسن ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق **باب** اس بیان میں جو وارد ہوا ہے کہ مؤخر سر سے مسح شروع کیا جاوے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے بشر بن مفضل نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُنہوں نے

ف تمام سر کا مسح کرنا ہے یا بعض سر کا آیت اس میں ظاہر الدلالت نہیں ہے کیونکہ مجمل ہے۔ اگر امسحوا برؤسکم کی با کو زائدہ قرار دیا جاوے تو تمام سر کے مسح کا احتمال رکھتی ہے۔ اور با کو اگر تبعیض کی ٹھہرایا جاوے تو بعض سر کا۔ پس اس کی تعیین تو فعل آنحضرت سے ہوگی۔ اور بعض سر کا مسح کرنا آنحضرت سے منقول نہیں مگر حدیث مغیرہ میں کہ آنحضرت نے پیشانی اور دستار مبارک پر مسح کیا پس یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ تمام سر کا مسح کرنا فرض نہیں ہے کذا فی الفتح

بنت معوذ بن عفراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح برأسہ مرتین بدأ بمؤخر رأسہ ثم بمقدمہ وباذنیہ کلتیہما ظہورہما وبطونہما **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن وحدیث عبد اللہ بن زید اصح من ھذا واجود وقد ذہب بعض اہل الکوفۃ الی ھذا الحدیث منہم وکیع بن الجراح **باب** ما جاء ان مسح الراس مرۃ **حدثنا** قتیبۃ نا بکر بن مضر عن ابن عجلان عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن الربیع بنت معوذ بن عفراء انہا رأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ قالت مسح رأسہ ومسح ما اقبل منہ وما ادبر وصدغیہ واذنیہ مرۃ واحدۃ وفی الباب عن علی وجد طلحۃ بن مصرف بن عمرو **قال** ابو عیسی حدیث الربیع حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ مسح برأسہ مرۃ والعمل علی ھذا عند اکثر اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدہم وبہ یقول جعفر بن محمد وسفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق راوا مسح الراس مرۃ واحدۃ **حدثنا** محمد بن منصور قال سمعت سفیان بن عیینۃ یقول سألت جعفر بن محمد عن مسح الراس ایجزی مرۃ فقال ای واللہ **باب** ما جاء انہ یاخذ لرأسہ ماء جدیدا **حدثنا** علی بن خشرم نا عبد اللہ بن وھب نا عمرو بن الحارث عن حبان بن واسع عن ابیہ عن عبد اللہ بن زید انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ وانہ مسح رأسہ بماء غیر فضل یدیہ **قال** ابو عیسی ھذا الحدیث حسن صحیح وروی ابن لہیعۃ ھذا الحدیث عن حبان بن واسع عن ابیہ عن عبد اللہ بن زید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ وانہ مسح رأسہ بماء غیر فضل یدیہ وروایۃ عمرو بن الحارث عن حبان اصح لانہ قد روی من غیر وجہ ھذا الحدیث عن عبد اللہ بن زید وغیرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ لرأسہ ماء جدیدا والعمل علی ھذا عند اکثر اہل العلم راوا ان یاخذ لرأسہ ماء جدیدا **باب** مسح الاذنین ظاہرہما وباطنہما **حدثنا** ھناد نا ابن ادریس عن ابن عجلان عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح برأسہ واذنیہ ظاہرہما وباطنہما وفی الباب عن الربیع **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اکثر اہل العلم یرون مسح الاذنین ظہورہما وبطونہما **باب** ما جاء ان الاذنین من الراس **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن سنان بن ربیعۃ عن شہر بن حوشب عن ابی امامۃ

بنت معوذ بن عفراء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک کو دو بار مسح کیا۔ سر مبارک کی پچھلی طرف سے شروع ہوئے۔ پھر مقدم سر سے اور دونوں کانوں کا ظاہر اور باطن میں مسح کیا کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے۔ اور حدیث عبد اللہ بن زید کی (جو اول باب میں مذکور ہے) اس سے زیادہ صحیح اور جید ہے۔ اور بعض اہل کوفہ اسی حدیث کی طرف گئے ہیں انہیں میں سے وکیع بن جراح ہیں۔ **باب** اس بیان میں جو وارد ہوا ہے کہ مسح سر کا ایک بار ہے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے بکر بن مضر نے ابن عجلان سے انہوں نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے یہ کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا کہا انہوں نے آپ نے سر مبارک پر مسح کیا اور مسح کیا سر کے مقدم طرف کو اور پچھلی جانب کو اور دونوں کنپٹیوں پر اور دونوں کانوں پر ایک بار۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور طلحہ بن مصرف بن عمرو کے دادا سے کہا ابو عیسی نے حدیث ربیع کی حسن صحیح ہے۔ اور کئی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے سر مبارک پر ایک بار مسح کیا ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک آنحضرت کے اصحاب سے اور ان لوگوں سے جو انکے پیچھے ہیں عمل اسی پر ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہا ہے جعفر بن محمد اور سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق نے کہا انہوں نے مسح سر کا ایک بار ہے۔ حدیث کی ہم سے محمد بن منصور نے کہا سنا میں نے سفیان بن عیینہ سے کہتا ہیں میں نے جعفر بن محمد سے مسح سر کی بابت سوال کیا کہ کیا ایک مرتبہ ہی کافی ہو جاتا ہے سو کہا انہوں نے ہاں قسم ہے اللہ کی۔ **باب** اس بیان میں جو وارد ہوا ہے کہ سر کیواسطے نیا پانی لیوے۔ حدیث کی ہم سے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا حدیث کی ہم سے عمرو بن حارث نے حبان بن واسع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبد اللہ بن زید سے یہ کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور مسح کیا ساتھ ایسے پانی کے جو ہاتھوں کا بچا ہوا نہ تھا۔ کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اس حدیث کو ابن لہیعہ نے حبان بن واسع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبد اللہ بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور سر مبارک پر مسح کیا ساتھ ایسے پانی کے جو ہاتھوں کا بچا ہوا نہ تھا۔ اور روایت عمرو بن حارث کی جو حبان سے ہے زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ یہ حدیث کئی وجہ سے عبد اللہ بن زید وغیرہ سے روایت کی گئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک کیواسطے نیا پانی لیا ہے۔ اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ سر کیواسطے نیا پانی استعمال کیا جاوے۔ **باب** مسح دونوں کانوں کا انکے ظاہر اور باطن دونوں پر۔ حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ادریس نے ابن عجلان سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابن عباس سے کہ مسح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ سر کے اور ساتھ دونوں کانوں کے انکے ظاہر اور باطن دونوں پر اور اس باب میں روایت ہے ربیع سے کہا ابو عیسی نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ مسح دونوں کانوں کا انکے ظاہر اور باطن دونوں پر چاہیئے۔ **باب** اس بیان میں کہ دونوں کان سر سے ہیں حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے سنان بن ربیعہ سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے ابی امامہ سے

لہ یعنے جو حکم سر کا ہے وہی حکم کانوں کا ہے یعنے انہیں بھی مسح کا حکم کیا جاتا ہے جیسا کہ سر پر مسح کیا جاتا ہے اور ساتھ [illegible] سے ذکر کر دیا ہے

قال توضا النبی صلی الله علیه وسلم فغسل وجهه ثلثا ویدیه ثلثا ومسح براسه وقال الاذنان من الراس **قال** ابو عیسیٰ قال قتیبة قال حماد لا ادری هذا من قول النبی صلی الله علیه وسلم او من قول ابی امامة وفی الباب عن انس **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث لیس اسناده بذاك القائم والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ومن بعدهم ان الاذنین من الراس وبه یقول سفیان الثوری وابن المبارك واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم ما اقبل من الاذنین فمن الوجه وما ادبر فمن الراس قال اسحاق واختار ان یمسح مقدمهما مع وجهه ومؤخرهما مع راسه **باب** فی تخلیل الاصابع **حدثنا** قتیبة وهناد قالا نا وکیع عن سفیان عن ابی هاشم عن عاصم بن لقیط بن صبرة عن ابیه قال قال النبی صلی الله علیه وسلم اذا توضات فخلل الاصابع وفی الباب عن ابن عباس والمستورد وابی ایوب **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم انه یخلل اصابع رجلیه فی الوضوء وبه یقول احمد واسحاق وقال اسحاق یخلل اصابع یدیه ورجلیه وابو هاشم اسمه اسمعیل بن کثیر **حدثنا** ابراهیم بن سعید قال نا سعد بن عبد الحمید بن جعفر قال نا عبد الرحمن بن ابی الزناد عن موسی بن عقبة عن صالح مولی التوأمة عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا توضات فخلل اصابع یدیك ورجلیك **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب **حدثنا** قتیبة قال نا ابن لهیعة عن یزید بن عمرو عن ابی عبد الرحمن الحبلی عن المستورد بن شداد الفهری قال رایت النبی صلی الله علیه وسلم اذا توضا دلك اصابع رجلیه بخنصره **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث ابن لهیعة **باب** ماجاء ویل للاعقاب من النار **حدثنا** قتیبة قال نا عبد العزیز بن محمد عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ویل للاعقاب من النار وفی الباب عن عبد الله بن عمرو وعائشة وجابر بن عبد الله وعبد الله بن الحارث ومعیقیب وخالد بن الولید وشرحبیل بن حسنة وعمرو بن العاص ویزید بن ابی سفیان

کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا سو منہ مبارک کو تین بار دھویا اور ہاتھوں کو بھی تین بار اور سر پر مسح کیا اور فرمایا کہ دونوں کان سر سے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے کہا قتیبہ نے کہا حماد نے میں نہیں جانتا کہ یہ (دونوں کان سر سے ہیں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے یا قول ابی امامہ کا اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ایسی ہے کہ سند اس کی اچھی نہیں ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک صحابہ اور من بعدہم سے عمل اسی پر ہے کہ دونوں کان سر سے ہیں اور ساتھ اس کے کہا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق نے اور کہا بعض اہل علم نے جو کانوں کی مقدم طرف ہے منہ کا حکم رکھتا ہے اور پچھلی طرف ہے وہ سر کا حکم رکھتا ہے کہا اسحاق نے میں یہی پسند کرتا ہوں کہ ان دونوں کی مقدم طرف کو منہ کے ساتھ مسح کیا جاوے اور مؤخر کو سر کے ساتھ **باب** انگلیوں کے خلال کے بیان میں **حدیث کی ہم سے** قتیبہ اور ہناد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے انہوں نے ابی ہاشم سے انہوں نے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا انہوں نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو وضو کرے تو انگلیوں کا خلال کر اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور مستورد اور ابی ایوب سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ وضو میں پیر کی انگلیوں کا خلال کرے اور ساتھ اسی کے کہا امام احمد و اسحاق نے اور کہا اسحاق نے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرے اور ابو ہاشم کا نام اسمعیل بن کثیر ہے حدیث کی ہم سے ابراہیم بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے سعد بن عبد الحمید بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن ابی الزناد نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے صالح سے جو توأمہ کا غلام ہے انہوں نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تو وضو کرے تو ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کر کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابن لہیعہ نے یزید بن عمرو سے انہوں نے ابی عبد الرحمن حبلی سے انہوں نے مستورد بن شداد فہری سے کہ کہا انہوں نے دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وضو کرتے اپنے پیر کی انگلیوں کا خنصر سے خلال کرتے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو نہیں پہچانتے مگر روایت ابن لہیعہ سے **باب** اس بیان میں کہ خرابی ہے ہلاکت ہے واسطے ایڑیوں کے آگ سے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاکت ہے[1] واسطے ایڑیوں کے عذاب سے اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ اور جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن حارث اور معیقیب اور خالد بن ولید اور شرحبیل بن حسنہ اور عمرو بن العاص اور یزید بن ابی سفیان سے رضی اللہ عنہم

---

[1] یہ حدیث مختصر ہے۔ تمام قصہ یوں ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت نے مکے سے مدینہ کی طرف سفر کیا۔ اور کئی اصحاب آنحضرت سے آگے چلے آئے۔ پھر ایک جگہ پہنچ کر آپ کی انتظاری کرتے رہے کہ تشریف لاویں تو آپ کے ساتھ ملکر نماز ادا کریں۔ جب بہت دیر ہو گئی اور نماز عصر کا اول وقت بھی فوت ہو گیا۔ تو جلدی سے وضو کرنے لگے۔ اور وضو کی طرف متوجہ ہوئے چونکہ وقت تنگ تھا اسلئے انہوں نے جلدی کی اور پاؤں کو اچھی طرح سے تر نہ کیا۔ کہیں سے خشک اور کہیں سے تر ہو گئے۔ اتنے میں آپ بھی تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے ان کا یہ حال دیکھ کر فرمایا۔ ویل للاعقاب من النار یعنی ہلاکت ہو واسطے ایڑیوں کے آگ سے اور ابن حبان کی ایک روایت میں ابی سعید سے مرفوعا وارد ہوا ہے کہ ویل دوزخ میں ایک وادی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پاؤں کا دھونا فرض ہے برخلاف شیعہ کے۔ اور کہا صاحب فتح نے پاؤں کے دھونے کے باب میں حدیثیں متواتر ہیں اور کسی صحابی سے خلاف ثابت نہیں ہوا مگر حضرت علی اور ابن عباس اور انس سے سو انہوں نے رجوع کیا تو خلاف اس مسئلہ سے بھی ثابت نہیں ہوا

قال ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ويل للاعقاب وبطون الاقدام من النار وفقه هذا الحديث انه لا يجوز المسح على القدمين اذا لم يكن عليهما خفان او جوربان **باب** ما جاء في الوضوء مرة مرة **حدثنا** ابو كريب وهناد وقتيبة قالوا نا وكيع عن سفيان ح وثنا محمد بن بشار قال نا يحيى بن سعيد قال نا سفيان عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ مرة مرة وفي الباب عن عمر وجابر وبريدة وابي رافع وابن الفاكه **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس احسن شيء في هذا الباب واصح وروى رشدين بن سعد وغيره هذا الحديث عن الضحاك بن شرحبيل عن زيد بن اسلم عن ابيه عن عمر بن الخطاب ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ مرة مرة وليس هذا بشيء والصحيح ما روى ابن عجلان وهشام بن سعد وسفيان الثوري وعبد العزيز بن محمد عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في الوضوء مرتين مرتين **حدثنا** ابو كريب ومحمد بن رافع قالا نا زيد بن حباب عن عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان قال حدثني عبد الله بن الفضل عن عبد الرحمن بن هرمز الاعرج عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ مرتين مرتين **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث ابن ثوبان عن عبد الله بن الفضل وهذا اسناد حسن صحيح وفي الباب عن جابر وقد روي عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ ثلثا ثلثا **باب** ما جاء في الوضوء ثلثا ثلثا **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن ابي اسحاق عن ابي حية عن علي ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ ثلثا ثلثا وفي الباب عن عثمان والربيع وابن عمر وعائشة وابي امامة وابي رافع وعبد الله بن عمرو ومعاوية وابي هريرة وجابر وعبد الله بن زيد وابي ذر **قال** ابو عيسى حديث علي احسن شيء في هذا الباب واصح والعمل على هذا عند عامة اهل العلم ان الوضوء يجزئ مرة مرة ومرتين افضل وافضله ثلث وليس بعده شيء وقال ابن المبارك لا آمن اذا زاد في الوضوء على الثلث ان يأثم وقال احمد واسحاق لا يزيد على الثلث الا رجل مبتلى **باب** ما جاء في الوضوء مرة ومرتين وثلثا **حدثنا**

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح بھی روایت کیگئی ہے کہ فرمایا آپ نے ہلاکت ہے واسطے ایڑیوں کے اور تلوے پاؤں کے آگ سے۔ اور فقاہت اس حدیث کی یہ ہے کہ پاؤں پر مسح جائز نہیں۔ جبکہ پاؤں پر موزے یا جرابیں نہوں **باب** اس بیان میں کہ وضو میں ایک ایک دفعہ پانی بہانے کی بابت آیا ہے حدیث کی ہمسے ابوکریب اور ہناد اور قتیبہ نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے ح اور حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا اُسنے حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زید بن اسلم سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں ایک ایک دفعہ پانی بہایا۔ اور اس باب میں روایت کیگئی ہے عمر اور جابر اور بریدہ اور ابو رافع اور ابن الفاکہ سے اور کہا ابو عیسیٰ نے اس باب میں حدیث ابن عباس کی سب سے حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو رشدین بن سعد وغیرہ نے ضحاک بن شرحبیل سے اُسنے زید بن اسلم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عمر بن الخطاب رضی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں ایک ایک دفعہ پانی بہایا۔ اور یہ حدیث کوئی شے نہیں ہے۔ اور صحیح وہی ہے جو روایت کی ہے ابن عجلان اور ہشام بن سعد اور سفیان ثوری اور عبدالعزیز بن محمد نے زید بن اسلم سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے ابن عباس سے اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** اس بیان میں کہ وضو میں دو دو دفعہ پانی بہانے کی بابت آیا ہے حدیث کی ہمسے ابوکریب اور محمد بن رافع نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمکو زید بن حباب نے عبدالرحمن بن ثابت ابن ثوبان سے کہا اُسنے حدیث کی ہمسے عبداللہ بن فضل نے عبدالرحمن بن ہرمز الاعرج سے اُسنے ابوہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں دو دو دفعہ پانی بہایا۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث ابن ثوبان سے جو راوی ہے عبداللہ بن فضل سے۔ اور یہی اسناد حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں جابر سے روایت ہے اور تحقیق روایت کیگئی ہے ابوہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تین تین دفعہ **باب** اس بیان میں کہ وضو میں تین تین دفعہ پانی بہانے کی بابت آیا ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے سفیان سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ابی حیہ سے اُسنے علی رضی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں تین تین دفعہ پانی بہایا۔ اور اسی باب میں عثمان اور ربیع اور ابن عمر اور عائشہ اور ابی امامہ اور ابی رافع اور عبداللہ بن عمرو اور معاویہ اور ابوہریرہ اور جابر اور عبداللہ بن زید اور ابی ذر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اس باب میں حدیث علی کی سب سے حسن صحیح ہے۔ اور عام اہل علم کا عمل اسی پر ہے کہ وضو میں ایک ایک دفعہ پانی بہانا کافی ہے اور دو دو دفعہ افضل ہے اور سب سے افضل تین دفعہ اور نہیں ہے پیچھے اسکے کوئی شے اور کہا ابن المبارک نے اگر کوئی وضو میں تین دفعہ سے زیادتی کرے تو میں اسکے گنہگار ہونے سے بےخطر نہیں ہوں اور کہا احمد اور اسحاق نے تین مرتبہ سے کوئی زیادتی نہیں کرتا مگر جنونی۔ **باب** اس بیان میں کہ وضو میں ایک دفعہ اور دو دو اور تین تین دفعہ پانی بہانے کی بابت آیا ہے۔ حدیث

اسمٰعیل بن موسیٰ الفزاری نا شریک عن ثابت بن ابی صفیة قال قلت لابی جعفر حدثک جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مرة مرة ومرتین مرتین وثلثا ثلثا قال نعم **قال** ابو عیسیٰ وروی وکیع ھذا الحدیث عن ثابت بن ابی صفیة قال قلت لابی جعفر حدثک جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مرة مرة قال نعم حدثنا بذلک ھناد وقتیبة قالا نا وکیع عن ثابت وھذا اصح من حدیث شریک لانہ قد روی من غیر وجہ ھذا عن ثابت نحو روایة وکیع وشریک کثیر الغلط وثابت بن ابی صفیة ھو ابو حمزة الثمالی **باب** فیمن توضأ بعض وضوئہ مرتین وبعضہ ثلاثا **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن عمرو بن یحییٰ عن ابیہ عن عبد اللہ بن زید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فغسل وجہہ ثلاثا وغسل یدیہ مرتین مرتین ومسح براسہ وغسل رجلیہ **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح وقد ذکر فی غیر حدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ بعض وضوئہ مرة وبعضہ ثلاثا وقد رخص بعض اھل العلم فی ذلک لم یروا باسا ان یتوضأ الرجل بعض وضوئہ ثلاثا وبعضہ مرتین او مرة **باب** فی وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف کان **حدثنا** قتیبة وھناد قالا نا ابو الاحوص عن ابی اسحاق عن ابی حیة قال رأیت علیا توضأ فغسل کفیہ حتی انقاھما ثم مضمض ثلاثا واستنشق ثلاثا وغسل وجہہ ثلاثا وذراعیہ ثلاثا ومسح براسہ مرة ثم غسل قدمیہ الی الکعبین ثم قام فاخذ فضل طھورہ فشربہ وھو قائم ثم قال احببت ان اریکم کیف کان طھور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی الباب عن عثمان عن عبد اللہ بن زید وابن عباس وعبد اللہ بن عمرو وعائشة والربیع وعبد اللہ بن انیس **حدثنا** قتیبة وھناد قالا نا ابو الاحوص عن ابی اسحاق عن عبد خیر ذکر عن علی مثل حدیث ابی حیة الا ان عبد خیر قال کان اذا فرغ من طھورہ اخذ من فضل طھورہ بکفہ فشربہ **قال** ابو عیسیٰ حدیث علی رواہ ابو اسحاق الھمدانی عن ابی حیة وعبد خیر والحارث عن علی وقد رواہ زائدة بن قدامة وغیر واحد عن خالد بن علقمة عن عبد خیر عن علی حدیث الوضوء بطولہ وھذا حدیث حسن صحیح

کی ہم سے اسمٰعیل بن موسیٰ فزاری نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے ثابت بن ابی صفیہ سے کہا اُنسے کہا میں نے جعفر سے کیا حدیث کی ہے تجھے جابر نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں ایک ایک اور دو دو اور تین تین دفعہ پانی بہایا۔ کہا اُنے ہاں کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو وکیع نے ثابت بن ابی صفیہ سے کہا ثابت نے کہا میں نے واسطے ابی جعفر کے کیا حدیث کی ہے تجھے جابر نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں ایک ایک دفعہ پانی بہایا کہا اُنے ہاں حدیث کی ہم سے ساتھ اسکے ہناد اور قتیبہ نے۔ کہا اُنہوں نے حدیث کی ہم سے وکیع نے ثابت سے اور یہ شریک کی حدیث سے صحیح ہے۔ اسلیے کہ روایت کیگئی ہے یہ حدیث کئی وجہ سے ثابت سے مثل روایت وکیع کے۔ اور شریک کثیر الغلط آدمی ہے۔ اور ثابت بن ابی صفیہ وہ ابو حمزہ ثمالی ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ جسنے بعض اعضاء کو دو دو مرتبہ دھویا اور بعض کو تین تین مرتبہ۔ **حدیث** کی ہم سے ابن عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن یحییٰ سے اُنسے اپنے باپ سے اُنسے عبد اللہ بن زید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پس منھ اپنے کو تین دفعہ دھویا۔ اور ہاتھ اپنے کو دو دو دفعہ دھویا۔ اور سر کو مسح کیا۔ اور پاؤں کو دھویا۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس حدیث کے سوا اور جگہ مذکور ہوا ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اعضاء کو دو مرتبہ دھویا اور بعض کو تین مرتبہ اور تحقیق رخصت دی ہے بعض اہل علم نے بیچ اسکے۔ اور اُنھوں نے اسمیں کچھ خوف نہیں سمجھا کہ آدمی بعض اعضاء وضو کو تین مرتبہ دھوئے اور بعض کو دو یا ایک بار **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو میں کہ کس طرح تھا **حدیث** کی ہم سے قتیبہ اور ہناد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے اُنسے ابی حیہ سے کہا اُنسے میں نے حضرت علی رض کو وضو کرتے دیکھا سو اُنسے دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ تاکہ انکو صاف کیا۔ پھر تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا۔ اور تین بار منھ کو دھویا۔ اور تین بار کہنیوں کو اور سر پر ایک بار مسح کیا پھر دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا۔ پھر کھڑا ہوا اور وضو کا بچا ہوا پانی پکڑا اور اُسکو کھڑے ہو کر پیا پھر کہا میں نے دوست رکھا تھا کہ تمکو دکھلاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کس طرح تھا۔ اور اس باب میں روایت ہے عثمان اور عبد اللہ بن زید اور ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ رض اور ربیع اور عبد اللہ بن انیس سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہم سے قتیبہ اور ہناد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے اُنسے عبد خیر سے ذکر کیا اُنسے علی سے مثل حدیث ابی حیہ کے مگر عبد خیر نے کہا ہے کہ جب حضرت علی رض وضو سے فارغ ہوتے تو اپنے وضو کا بچا ہوا پانی اپنے ہاتھ سے پکڑتے پھر اسکو پی لیتے۔ کہا ابو عیسیٰ نے علی کی حدیث کو ابو اسحاق ہمدانی نے ابی حیہ اور عبد خیر سے روایت کیا ہے۔ اور حارث نے علی رض سے۔ اور روایت کیا زائدہ بن قدامہ نے اور کئی اور لوگوں نے خالد بن علقمہ سے اُنسے عبد خیر سے اُنسے علی رض سے وضو کی حدیث کو بطولہ۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے

وروى شعبة هذا الحديث عن خالد بن علقمة فاخطأ في اسمه واسم ابيه فقال مالك بن عرفطة وروى عن ابي عوانة عن خالد بن علقمة عن عبد خير عن علي وروي عنه عن مالك بن عرفطة مثل رواية شعبة والصحيح خالد بن علقمة **باب** في النضح بعد الوضوء **حدثنا** نصر بن علي واحمد بن ابي عبيد الله السلمي البصري قالا نا ابو قتيبة سلم بن قتيبة عن الحسن بن علي الهاشمي عن عبد الرحمن عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال جاءني جبرئيل فقال يا محمد اذا توضأت فانتضح **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب وسمعت محمدا يقول الحسن بن علي الهاشمي منكر الحديث وفي الباب عن ابي الحكم بن سفيان وابن عباس وزيد بن حارثة وابي سعيد وقال بعضهم سفيان بن الحكم او الحكم بن سفيان واضطربوا في هذا الحديث **باب** في اسباغ الوضوء **حدثنا** علي بن حجر نا اسمعيل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الا ادلكم على ما يمحو الله به الخطايا ويرفع به الدرجات قالوا بلى يا رسول الله **قال** اسباغ الوضوء على المكاره وكثرة الخطا الى المساجد وانتظار الصلوة بعد الصلوة فذلكم الرباط **حدثنا** قتيبة قال حدثنا عبد العزيز بن محمد عن العلاء نحوه وقال قتيبة في حديثه فذلكم الرباط فذلكم الرباط فذلكم الرباط ثلثا وفي الباب عن علي وعبد الله بن عمرو وابن عباس وعبيدة ويقال عبيدة بن عمرو وعائشة وعبد الرحمن بن عائش وانس **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح والعلاء بن عبد الرحمن هو ابن يعقوب الجهني وهو ثقة عند اهل الحديث **باب** المنديل بعد الوضوء **حدثنا** سفيان بن وكيع نا عبد الله بن وهب عن زيد بن حباب عن ابي معاذ عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت كانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم خرقة ينشف بها بعد الوضوء وفي الباب عن معاذ بن جبل

اور شعبہ نے اس حدیث کو خالد بن علقمہ سے روایت کیا ہے سو اُسنے اُنکے نام اور اُنکے باپ کے نام میں غلطی کی ہے اور کہا اُسنے مالک بن عرفطہ اور روایت کی گئی ہے ابی عوانہ سے اُسنے خالد بن علقمہ سے اُسنے عبد خیر سے اُسنے علی رضی اللہ عنہ سے۔ اور روایت کی گئی ہے ابی عوانہ سے اُسنے مالک بن عرفطہ سے مثل روایت شعبہ کے۔ اور صحیح خالد بن علقمہ ہی ہے **باب** بعد وضو کے ازار پر پانی چھڑکنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی اور احمد بن ابی عبید اللہ سلمی بصری نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو قتیبہ یعنی مسلم بن قتیبہ نے حسن بن علی ہاشمی سے اُسنے عبد الرحمن سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام آیا اور کہنے لگا اے محمد جب تو وضو کرے تو ازار پر پانی چھڑک کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور سنا میں نے محمد سے کہ کہتا ہے حسن بن علی ہاشمی منکر الحدیث ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی الحکم بن سفیان اور ابن عباس اور زید بن حارثہ اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم۔ اور کہا بعض نے سفیان بن حکم یا حکم بن سفیان اور انھوں نے اس حدیث میں (طریق سفیان ہے) اضطراب جانا ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے علاء بن عبد الرحمن سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمکو اس بات پر دلالت نہ کروں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ محو کر دیتا ہے اور درجے بلند کرتا ہے کہا انھوں نے کیوں نہیں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے تکلیف میں کامل کرنا وضو کا۔ اور مسجدوں کی طرف بہت قدم چلنے۔ اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ پس یہ رباط ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علاء سے مثل اسکی۔ اور کہا قتیبہ نے اپنی حدیث میں یہ رباط ہے یہ رباط ہے یہ رباط ہے تین بار۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور عبد اللہ بن عمرو اور ابن عباس اور عبیدہ (اور کہا گیا ہے عبیدہ بن عمرو) اور عائشہ اور عبد الرحمن بن عائش اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور علاء بن عبد الرحمن بیٹا یعقوب جہنی کا ہے۔ اور یہ اہل حدیث کے نزدیک ثقہ ہے **باب** وضو کے بعد رومال کے استعمال کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن وہب نے زید بن حباب سے اُسنے ابی معاذ سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہ کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کپڑا تھا جس سے بعد وضو کے صفائی کیا کرتے تھے اور اس باب میں روایت ہے معاذ بن جبل سے

ك یعنی ابی عوانہ سے یہ روایت دو طریق سے مروی ہوئی ایک بطریق خالد بن علقمہ سے دوسرے بطریق مالک بن عرفطہ کے مثل روایت شعبہ کی مگر صحیح خالد بن علقمہ ہے ۱۲ ك یعنی تھوڑا سا پانی بعد وضو کے ذکر پر چھڑکنا چاہئے تاکہ وسواس جو پیدا ہوتے ہیں دور ہو جاویں ۱۲ ك اسباغ تین قسم ہے ایک فرض وہ یہ ہے کہ ایک بار کامل طور سے ان اعضاء پر پانی بہانا جنپر پانی ڈالنا فرض ہے دوسرا سنت کہ ہر ایک عضو کا تین تین بار دھونا تیسرا مستحب اسبغہ یعنی حد وضو سے [illegible] آگے جو بازو ہیں دھونا مثلاً ہاتھوں کو کہنیوں تک دھونا۔ رباط کے معنی ملک کی سرحد پر حفاظت ملک کے لیے ٹھہرنے کے ہیں یعنی اسجگہ ملک کی حفاظت کرنے میں [illegible] مثلاً چوری سے صاف ہو جاتی ہے یعنی حق العباد وہ سوا اس کے اور کسی کا گناہ صاف نہیں ہوتی ہے تو بہ سے بھی حق العباد صاف نہیں ہوتے۔ [illegible] حفاظت کرنے سے حق العباد صاف ہو جاتے ہیں آپ نے فرمایا ہے کہ تکلیف میں وضو کرنا خواہ تکلیف سردی کی ہو یا کسی اور قسم کی اور مسجد کی طرف دور سے چلکر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کی انتظاری کرنی گویا رباط ہے ۱۲

حدثنا قتيبة قال حدثنا رشدين بن سعد عن عبد الرحمن بن زياد بن انعم عن عتبة بن حميد عن عبادة بن نسي عن عبد الرحمن بن غنم عن
معاذ بن جبل قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضا مسح وجهه بطرف ثوبه **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب واسناده ضعيف
ورشدين بن سعد وعبد الرحمن بن زياد بن انعم الافريقي يضعفان في الحديث **قال** ابو عيسى حديث عائشة ليس بالقائم ولا يصح عن النبي
صلى الله عليه وسلم في هذا الباب شيء وابو معاذ يقولون هو سليمان بن ارقم وهو ضعيف عند اهل الحديث وقد رخص قوم من اهل العلم
من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم في المنديل بعد الوضوء ومن كرهه انما كرهه من قبل انه قيل ان الوضوء يوزن وروي ذلك
عن سعيد بن المسيب والزهري **حدثنا** محمد بن حميد قال حدثنا جرير قال حدثنيه علي بن مجاهد عني وهو عندي ثقة عن ثعلبة عن الزهري
قال انما اكره المنديل بعد الوضوء لان الوضوء يوزن **باب** ما يقال بعد الوضوء **حدثنا** جعفر بن محمد بن عمران الثعلبي الكوفي نا زيد بن حباب
عن معوية بن صالح عن ربيعة بن يزيد الدمشقي عن ابي ادريس الخولاني وابي عثمان عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضا
فاحسن الوضوء ثم قال اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من
المتطهرين فتحت له ثمانية ابواب من الجنة يدخل من ايها شاء وفي الباب عن انس وعقبة بن عامر **قال** ابو عيسى حديث عمر قد خولف زيد بن
حباب في هذا الحديث روى عبد الله بن صالح وغيره عن معوية بن صالح عن ربيعة بن يزيد عن ابي ادريس عن عقبة بن عامر عن عمر وعن
عثمان عن جبير بن نفير عن عمر وهذا حديث في اسناده اضطراب ولا يصح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا الباب كثير شيء قال محمد
وابو ادريس لم يسمع من عمر شيئا **باب** الوضوء بالمد **حدثنا** احمد بن منيع وعلي بن حجر قالا انا اسمعيل بن علية عن ابي ريحانة عن سفينة ان النبي
صلى الله عليه وسلم كان يتوضا بالمد ويغتسل بالصاع وفي الباب عن عائشة وجابر وانس بن مالك **قال** ابو عيسى حديث

حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے عبدالرحمن بن زیاد بن انعم سے اُنہوں نے عتبہ بن حمید سے اُنہوں نے عبادہ بن نسی سے اُنہوں نے عبدالرحمن بن غنم
سے اُنہوں نے معاذ بن جبل سے کہا اُنہوں نے دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب وضو کرتے تو منہ مبارک کو کپڑے کی ایک طرف سے صاف کرتے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث
غریب ہے اور سند اسکی ضعیف ہے اور رشدین بن سعد اور عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی دونوں حدیث میں ضعیف ہیں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی مستحکم نہیں ہے
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کوئی روایت صحیح نہیں ہوئی۔ اور ابو معاذ کو لوگ کہتے ہیں کہ یہ سلیمان بن ارقم ہے اور وہ اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہے اور ایک
قوم نے اہل علم سے جو آنحضرت کے صحابہ اور من بعدہم سے ہیں رومال میں بعد وضو کے رخصت دی ہے۔ اور جسنے مکروہ جانا ہے اُنہنے اسلیے مکروہ جانا ہے کہ کہا گیا ہے کہ وضو
قیامت کے روز وزن کیا جائیگا اور مروی ہے یہ سعید بن مسیب اور زہری سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن
مجاہد نے اپنے پاس سے اور یہ شخص میرے نزدیک ثقہ ہے اُنہوں نے ثعلبہ سے اُنہوں نے زہری سے کہ کہا اُنہوں نے میں رومال کو بعد وضو کے اسلیے مکروہ جانتا ہوں کہ
وضو قیامت کے روز وزن کیا جائیگا **باب** بعد وضو کے کیا دعا پڑھی جائے **حدیث** کی ہمسے جعفر بن محمد بن عمران ثعلبی کوفی نے حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے
معاویہ بن صالح سے اُنہنے ربیعہ بن یزید دمشقی سے اُنہنے ابی ادریس خولانی اور ابی عثمان سے اُنہوں نے عمر بن الخطاب سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے
وضو کیا اور اچھی طرح سے وضو کیا پھر کہا اُسنے میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی لائق عبادت کی سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے اسکا شریک کوئی نہیں اور گواہی دیتا
ہوں کہ محمد بندہ اسکا ہے اور رسول اسکا۔ الٰہی کر مجھے رجوع ہونے والوں سے اور کر مجھکو پاک رہنے والوں سے تو اسکے واسطے آٹھوں دروازے جنت کے کھل جاتے ہیں جس سے چاہے
داخل ہووے اور اس باب میں روایت ہے انس اور عقبہ بن عامر سے رضی اللہ عنہما کہا ابو عیسیٰ نے عمر کی حدیث میں زید بن حباب کیوجہ سے اس حدیث میں
اختلاف کیا گیا ہے۔ اور روایت کی عبداللہ بن صالح وغیرہ نے معاویہ بن صالح سے اُنہنے ربیعہ بن یزید سے اُنہنے ابی ادریس سے اُنہنے عقبہ بن عامر سے اُنہنے
عمر سے۔ اور روایت ہے ابی عثمان سے اُنہنے جبیر بن نفیر سے اُنہنے عمر سے۔ اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ چیز
اس باب میں صحیح نہیں ہوئی اور کہا محمد نے ابو ادریس نے حضرت عمر سے کچھ نہیں سنا **باب** ایک مُد سے وضو کرنیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع
اور علی بن حجر نے کہا اُنہوں نے حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن علیہ نے ابی ریحانہ سے اُنہنے سفینہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مُد کے ساتھ وضو کیا کرتے تھے اور
ایک صاع سے غسل کرتے تھے اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور جابر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث

ف جب اسکا وزن ہوگا تو پھر اسکو خشک کرنا نہیں چاہیے ۔ سوائے ثقہ سعید بن المسیب اور زہری کی یہی بڑے اہل علم اسطرف گئے ہیں کہ رومال سے اعضاء کا صاف کرنا درست ہے
بخاری میں روایت ہے کہ آپ کے پاس جب غسل کرنے کے بعد رومال لایا گیا آپ نے نہ لیا اس سے معلوم ہوا کہ رکھنا عادت آنحضرت اور صحابہ کی تھی کہ بعد نہانے کے بدن کو صاف
کیا کرتے تھے اسی واسطے آپ کے سامنے لایا گیا [illegible] کہ کوئی [illegible] ہوگی

سفينة حديث حسن صحيح وابو ريحانة اسمه عبد الله بن مطر وهكذا رأى بعض اهل العلم الوضوء بالمد والغسل بالصاع وقال الشافعي واحمد واسحاق ليس
هذا الحديث على التوقيت انه لا يجوز اكثر منه ولا اقل منه وهو قدر ما يكفي **باب** كراهية الاسراف في الوضوء **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو داود نا خارجة بن مصعب عن
يونس بن عبيد عن الحسن عن عتي بن ضمرة السعدي عن ابي بن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان للوضوء شيطانا يقال له الولهان فاتقوا وسواس الماء وفي الباب عن عبد الله
بن عمرو وعبد الله بن مغفل **قال** ابو عيسى حديث ابي بن كعب حديث غريب وليس اسناده بالقوي عند اهل الحديث لانا لا نعلم احدا اسنده غير خارجة وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن الحسن قوله
ولا يصح في هذا الباب عن النبي صلى الله عليه وسلم شيء وخارجة ليس بالقوي عند اصحابنا وضعفه ابن المبارك **باب** الوضوء لكل صلوة **حدثنا** محمد بن حميد الرازي نا سلمة بن الفضل عن محمد بن
اسحاق عن حميد عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يتوضأ لكل صلوة طاهرا او غير طاهر قال قلت لانس فكيف كنتم تصنعون انتم قال كنا نتوضأ وضوءا واحدا قال ابو عيسى
حديث انس حديث حسن غريب والمشهور عند اهل الحديث حديث عمرو بن عامر عن انس وقد كان بعض اهل العلم يرى الوضوء لكل صلوة استحبابا لا على الوجوب **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن
سعيد وعبد الرحمن بن مهدي قالا نا سفيان بن سعيد عن عمرو بن عامر الانصاري قال سمعت انس بن مالك يقول كان النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ عند كل صلوة قلت فانتم ما كنتم تصنعون
قال كنا نصلي الصلوات كلها بوضوء واحد ما لم نحدث **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روي في حديث عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من توضأ على طهر كتب الله له عشر حسنات
وروى هذا الحديث الافريقي عن ابي غطيف عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا بذلك الحسين بن حريث المروزي قال حدثنا محمد بن يزيد الواسطي عن الافريقي وهو اسناد ضعيف
قال علي قال يحيى بن سعيد القطان ذكر لهشام بن عروة هذا الحديث فقال هذا اسناد مشرقي **باب** ما جاء انه يصلي الصلوات بوضوء واحد **حدثنا**

سفینہ کی حسن صحیح ہے اور ابو ریحانہ کا نام عبد اللہ بن مطر ہے اور اسیطرح بعض اہل علم کا مذہب ہے کہ وضو ساتھ مد کے ہے اور غسل ساتھ صاع کے۔ اور کہا شافعی
اور احمد اور اسحق نے مراد اس حدیث سے تعیین نہیں کہ اس سے زیادہ اور کم جائز نہ ہو۔ اور وہ پانی اسقدر چاہیے کہ کافی ہو جائے **باب** وضو میں
اسراف کی کراہت کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داود نے کہا حدیث کی ہمسے خارجہ بن مصعب نے یونس بن عبید سے
اُنہے حسن سے اُنہے عتی بن ضمرہ سعدی سے اُنہے ابی بن کعب سے اُنہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے بیشک وضو کے لیے ایک شیطان ہے جنکا نام
اُسکا ولہان[1] ہے سو تم پانی کے وسواس سے بچو۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو اور عبد اللہ بن مغفل سے کہا ابو عیسی نے حدیث ابی بن کعب
کی حدیث غریب ہے اور اہل حدیث کے نزدیک سند اسکی قوی نہیں کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ سوائے خارجہ کے کسی اور نے اسکو مسند کیا ہو۔ اور کئی وجہ سے
یہ حدیث حسن سے قول اسکا روایت کیا گیا ہے۔ اور اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت صحیح نہیں ہوئی اور خارجہ نزدیک ہمارے
اصحاب کے قوی نہیں ہے اور ضعیف کیا ہے اسکو ابن مبارک نے **باب** ہر ایک نماز کے لیے وضو کرنیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے
کہا حدیث کی ہمسے سلمہ بن فضل نے محمد بن اسحق سے اُنہے حمید سے اُنہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے لیے وضو کرتے تھے خواہ طاہر ہوں
یا غیر طاہر۔ کہا حمید نے میں نے انس سے کہ تم کسطرح کیا کرتے تھے کہا انہنے ہم ایک ہی وضو کیا کرتے تھے[2] کہا ابو عیسی نے حدیث انس کی حسن غریب ہے اور مشہور
اہل حدیث کے نزدیک حدیث عمرو بن عامر کی ہے جو انس سے مروی ہے۔ اور بعض اہل علم ہر نماز کے لیے بطور استحباب کے نیا وضو کیا کرتے ہیں نہ بطور وجوب کے
حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان بن سعید نے
عمرو بن عامر انصاری سے کہا سنا میں نے انس بن مالک سے کہ کہتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے واسطے نیا وضو کرتے تھے میں نے انس سے کہا تم لوگ کسطرح کیا کرتے تھے
کہا انہنے ہم تمام نمازیں ایک وضو سے پڑھا کرتے تھے جب تک بے وضو نہوں کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایک حدیث میں ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کیا ہے کہ فرمایا آپ نے جو شخص طہارت پر وضو کرے تو اللہ تعالی اسکے لیے دس نیکیاں لکھتا ہے روایت کیا اس حدیث کو افریقی نے ابی غطیف سے اُنہے ابن عمر سے
اُنہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے حسین بن حریث مروزی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یزید واسطی نے افریقی سے اور یہ سند ضعیف ہے کہا علی نے
کہا یحیی بن سعید قطان نے جب ہشام بن عروہ سے یہ حدیث ذکر کی گئی تو انہنے کہا یہ سند مشرقی[3] ہے **باب** اس بیان میں کہ آنحضرت تمام نمازیں ایک وضو سے پڑھا کرتے تھے **حدیث** کی ہمسے

---

[1] ولہان مصدر ہے ولہ سے اسکے معنی حیرانی کے ہیں چونکہ اس شیطان کو وسواس کی بہت حرص ہوتی ہے اور بسبب شدت محبت امر کے جو جس سے حیران ہوتا ہے اسلیے اسکو ولہان کہتے ہیں یا
اسلیے کہ آدمیوں کو وسواس ڈالکر حیران کر دیتا ہے حتی کہ وہ نہیں سمجھتا کہ اعضا کو پانی پہنچا ہے یا نہیں اور کیا ایک ہی بار یا زیادہ اور کبھی بڑے طور سے طہارت بجا لاتا ہے یا نہیں
اسطرح کئی وسواس ڈالتا ہے [2] یہ مسئلہ یہ ہے اگر چہ با وضو ہوتا تو بھی نیا وضو کرتے تھے اسی پر کفایت کرتے تھے بر خلاف آنحضرت کے کہ وہ ہر حالت میں خواہ وضو ہو یا نہو ہر ایک نماز کے واسطے
نیا وضو کرتے تھے۔ مگر آخر ایک بار آنحضرت کا عمل اجتماع میں تھا جیسا کہ ایک ہی وضو سے آپنے تمام نمازیں ادا کیں [3] یعنی اہل مدینہ نے اسکو روایت نہیں کیا بلکہ اہل مشرق نے
یعنے کوفیوں اور بصریوں نے اور جب حدیث ایسی ہو کہ راوی اسکے اہل مدینہ سے کوئی نہیں ہو حالانکہ معدن علم کے وہ جاتے ہیں تو کیونکر مقبول ہوگی ۱۲

محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن علقمة بن مرثد عن سليمان بن بريدة عن ابيه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ لكل صلوة فلما كان عام الفتح صلى الصلوات كلها بوضوء واحد ومسح على خفيه فقال عمر انك فعلت شيئا لم تكن فعلته قال عمدا فعلته قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وروى هذا الحديث علي بن قادم عن سفيان الثوري وزاد فيه توضأ مرة مرة وروى سفيان الثوري هذا الحديث ايضا عن محارب بن دثار عن سليمان بن بريدة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يتوضأ لكل صلوة ورواه وكيع عن سفيان عن محارب عن سليمان بن بريدة عن ابيه ورواه عبد الرحمن بن مهدي وغيره عن سفيان عن محارب بن دثار عن سليمان بن بريدة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسل وهذا اصح من حديث وكيع والعمل على هذا عند اهل العلم انه يصلي الصلوات بوضوء واحد ما لم يحدث وكان بعضهم يتوضأ لكل صلوة استحبابا وارادة الفضل ويروى عن الافريقي عن ابي غطيف عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من توضأ على طهر كتب الله له به عشر حسنات وهذا اسناد ضعيف وفي الباب عن جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى الظهر والعصر بوضوء واحد **باب** في وضوء الرجل والمرأة من اناء واحد **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن ابي الشعثاء عن ابن عباس قال حدثتني ميمونة قالت كنت اغتسل انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء واحد من الجنابة **قال ابو عيسى** هذا حديث حسن صحيح وهو قول عامة الفقهاء ان لا بأس ان يغتسل الرجل والمرأة من اناء واحد وفي الباب عن علي وعائشة وانس وام هانئ وام صبية وام سلمة وابن عمر وابو الشعثاء اسمه جابر بن زيد **باب** كراهية فضل طهور المرأة **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان عن سليمان التيمي عن ابي حاجب عن رجل من بني غفار قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن فضل طهور المرأة وفي الباب عن عبد الله بن سرجس **قال ابو عيسى** وكره بعض الفقهاء الوضوء بفضل طهور المرأة وهو قول احمد واسحاق كرها فضل طهورها ولم يريا بفضل سؤرها بأسا **حدثنا** محمد بن بشار ومحمود بن غيلان قالا نا ابو داود عن شعبة عن عاصم قال سمعت ابا حاجب يحدث عن الحكم بن عمرو الغفاري

محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمان بن مہدی نے سفیان سے اُنے علقمہ بن مرثد سے اُنے سلیمان بن بریدہ سے اُنے اپنے باپ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے لیے نیا وضو کرتے تھے پھر جب فتح مکہ کا برس ہوچکا تو آپ نے نمازیں ایک وضو سے پڑھیں اور موزوں پر مسح کیا سو حضرت عمرؓ نے کہا آپ نے ایسا کام کیا ہے جو آگے کبھی آپ نے نہیں کیا تھا فرمایا آپ نے عمداً میں نے یہ کام جان بوجھکر کیا ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اس حدیث کو علی بن قادم نے سفیان ثوری سے اور زیادہ کی اُنے اس حدیث میں کہ آپ نے ایک ایک بار وضو کیا۔ اور نیز سفیان ثوری نے یہ حدیث محارب بن دثار سے روایت کی ہے اُنے سلیمان بن بریدہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے لیے نیا وضو کرتے تھے۔ اور روایت کیا اسکو وکیع نے سفیان سے اُنے محارب سے اُنے سلیمان بن بریدہ سے اُنے اپنے باپ سے۔ اور روایت کیا عبد الرحمن بن مہدی وغیرہ نے سفیان سے اُنے محارب بن دثار سے اُنے سلیمان بن بریدہ سے اُنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (مگر) [2] مرسل ہے اور یہ مرسل صحیح ہے حدیث وکیع سے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ آنحضرتؐ تمام نمازیں ایک وضو سے پڑھا کرتے تھے جبتک کہ بے وضو ہوتے اور بعض اُنمیں سے ہر ایک نماز کے واسطے بطور استحباب کے اور واسطے حاصل کرنے فضیلت کے نیا وضو کرتے تھے اور روایت کیگئی ہے افریقی سے اُنے روایت کی ابی غطیف سے اُنے ابن عمر سے اُنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص طہارت پر وضو کرے تو اللہ تعالیٰ اسکے واسطے دس نیکیاں لکھتا ہے اور یہ اسناد ضعیف ہے اور اس باب میں روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی نماز ایک وضو سے پڑھی **باب** عورت اور مرد کے ایک برتن سے وضو کرنیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابن عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُنے ابی الشعثاء سے اُنے ابن عباس سے کہا اُنے حدیث کی مجھے میمونہ نے کہ کہا اُنے میں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے جنابت کا غسل کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اکثر فقیہوں کا یہ قول ہے کہ عورت اور مرد کا ایک برتن سے غسل کرنے میں کچھ خوف نہیں ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور عائشہ اور انس اور ام ہانی اور ام حبیبہ اور ام سلمہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے اور ابو الشعثاء کا نام جابر بن زید ہے **باب** عورت کے بچے ہوئے پانی کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُنے سلیمان تیمی سے اُنے ابی حاجب سے اُنے ایک مرد سے جو بنی غفار سے ہے کہ کہا اُنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے منع کیا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن سرجس سے کہا ابو عیسیٰ نے بعض فقیہوں نے عورت کے بچے ہوئے پانی وضو کرنا مکروہ جانا ہے۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا کہ انھوں نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا مکروہ جانا ہے اور اسکے جوٹھے میں کچھ خوف نہیں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے شعبہ سے اُنے عاصم سے کہا سُنا میں نے ابا حاجب سے کہ حدیث کرتا تھا حکم بن عمرو غفاری سے

---

[1] ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ ضمیر دونوں امروں کی طرف راجع ہے یعنی پانچوں کو ایک وضو سے پڑھنا اور موزوں پر مسح کرنا۔ اور یہ درست نہیں کیونکہ اس سے تو وہم ہوتا ہے کہ موزوں پر مسح کرنا قبل فتح کے مشروع نہ تھا حالانکہ یوں نہیں ہے کیونکہ موزوں پر مسح کرنا قبل فتح کے ثابت تھا پس ضمیر کو پانچ نمازوں مجموعہ کی طرف جو ایک وضو سے پڑھی جاتیں راجع کرنا چاہیے ہکذا ذکرہ علی القاری

[2] مرسل وہ ہے جو تابعی کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے یا اسطرح کرتے تھے یعنے صحابی کا نام ذکر نہ کرے اور مرسل ہونا اس حدیث کا صحیح ہے حدیث وکیع سے جو مسند ہے اور مسند وہ ہوتی ہے جسکی سند آنحضرتؐ تک پہنچ جاے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یتوضأ الرجل بفضل طہور المرأة او قال بسؤرہا **قال** ابو عیسی ہذا حدیث حسن وابو حاجب اسمہ سوادة بن عاصم وقال محمد بن بشار فی حدیثہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتوضأ الرجل بفضل طہور المرأة ولم یشک فیہ محمد بن بشار

باب الرخصة فی ذلک **حدثنا** قتیبة نا ابو الاحوص عن سماک بن حرب عن عکرمة عن ابن عباس قال اغتسل بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جفنة فاراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتوضأ منہ فقالت یا رسول اللہ انی کنت جنبا فقال ان الماء لا یجنب **قال** ابو عیسی ہذا حدیث حسن صحیح وہو قول سفیان الثوری ومالک والشافعی

باب ما جاء ان الماء لا ینجسہ شیء **حدثنا** ہناد والحسن بن علی الخلال وغیر واحد قالوا نا ابو اسامة عن الولید بن کثیر عن محمد بن کعب عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن رافع بن خدیج عن ابی سعید الخدری قال قیل یا رسول اللہ انتوضأ من بئر بضاعة وہی بئر یلقی فیہا الحیض ولحوم الکلاب والنتن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الماء طہور لا ینجسہ شیء **قال** ابو عیسی ہذا حدیث حسن وقد جود ابو اسامة ہذا الحدیث لم یرو حدیث ابی سعید فی بئر بضاعة احسن مما روی ابو اسامة وقد روی ہذا الحدیث من غیر وجہ عن ابی سعید وفی الباب عن ابن عباس وعائشة

باب منہ آخر **حدثنا** ہناد نا عبدة عن محمد بن اسحاق عن محمد بن جعفر بن الزبیر عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یسأل عن الماء یکون فی فلاة من الارض وما ینوبہ من السباع والدواب قال اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث قال محمد بن اسحاق القلة ہی الجرار والقلة التی یستقی فیہا **قال** ابو عیسی وہو قول الشافعی واحمد واسحاق قالوا اذا کان الماء قلتین لم ینجسہ شیء ما لم یتغیر ریحہ او طعمہ وقالوا یکون نحوا من خمس قرب

یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے یا فرمایا آپ نے اُسکے جوٹھے سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو حاجب کا نام سوادہ بن عاصم ہے۔ اور کہا محمد بن بشار نے اپنی حدیث میں یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے اور نہیں شک کیا اسمیں محمد بن بشار نے

باب اسکی رخصت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی نے تغار میں غسل کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے وضو کرنے کا ارادہ کیا سو کہا اُس بیوی نے یا رسول اللہ میں تو جنبی تھی پس فرمایا آپ نے پانی جنبی نہیں ہوتا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور شافعی کا

باب اس بیان میں کہ پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی **حدیث** کی ہمسے ہناد اور حسن بن علی خلال اور کئی اور لوگوں نے کہا انہوں نے حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے ولید بن کثیر سے اُنہوں نے محمد بن کعب سے اُنہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن رافع بن خدیج سے اُنہوں نے ابی سعید خدری سے کہا اُنہوں نے کسی نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم بیر بضاعہ سے وضو کیا کریں اور وہ ایسا کنواں ہے کہ اسمیں حیض کے کپڑے اور کتوں کا گوشت اور بدبودار چیزیں ڈالی جاتی ہیں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پاک ہے اُسکو کوئی چیز نجس نہیں کرتی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو اسامہ نے اس حدیث کو جید کہا ہے اور کوئی حدیث ابو سعید سے بیر بضاعہ کے باب میں ابو اسامہ کی روایت سے عمدہ روایت نہیں کیگئی ہے۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ ابو سعید کے مروی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہما

باب دوسرا اسی قسم کا **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے محمد بن اسحٰق سے اُنہوں نے محمد بن جعفر بن زبیر سے اُنہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس حالت میں کہ آپ کو اُس پانی کی بابت سوال کیا جاتا تھا جو جنگل میدانوں میں ہوتا ہے اور اُس پر درندے اور چارپائے حاضر ہوتے ہیں فرمایا آپ نے جب پانی دو قلے ہو تو نجاست کو نہیں اُٹھاتا۔ کہا محمد بن اسحٰق نے قلہ گھڑا ہے اور قلہ وہ ہے جس میں پانی پیا جاتا ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ قول شافعی اور احمد اور اسحٰق کا ہے کہا انہوں نے جب پانی دو قلے ہو تو اُسکو کوئی چیز نجس نہیں کرتی جب تک کہ اُسکی بو یا مزہ متغیر نہ ہو اور کہا انہوں نے دو قلے تقریباً پانچ مشکوں کے برابر ہوتے ہیں۔

ف یعنی محمود بن غیلان نے شک سے بیان کیا ہے کہ آپ نے ان دونوں لفظوں میں سے کوئی سا کلمہ فرمایا ہے یعنی عورت کے بچے ہوئے پانی سے منع کیا ہے یا جوٹھے سے اور محمد بن بشار نے بلا شک روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے بچے ہوئے پانی کے استعمال کرنے سے منع کیا ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے جیسا کہ دوسرا باب اسپر دال ہے۔ ف۲ اس ام المومنین کا نام میمونہ ہے جو ابن عباس کی خالہ ہیں اُنہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تو اس پانی سے غسل کیا تھا یعنی اس سے چلو بھر بھر کر بدن پر ڈالتے تھے اُس سے بچا ہوا ہے فرمایا آپ نے پانی تو جنبی نہیں ہو گیا یعنی تیرا جنب اسمیں کچھ تو نہیں کر سکتا۔ ف۳ امام مالک رحمہ اللہ نے اس حدیث کے اطلاق پر نظر کرکے فرمایا ہے کہ پانی خواہ تھوڑا ہو خواہ بہت نجس نہیں ہوتا۔ اور امام شافعی وغیرہ نے اس حدیث کو حدیث قلتین سے مقید کیا ہے یعنی جب پانی دو قلے ہو یعنی پانچ مشکیں تو پھر نجس نہیں ہوتا

بیر کنوئیں کو کہتے ہیں۔ اور بضاعہ نام ہے ایک کنوئیں کا جو مدینہ میں تھا۔

باب كراهية البول في الماء الراكد **حدثنا** محمود بن غيلان نا عبد الرزاق عن معمر عن همام بن منبه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يبولن احدكم في الماء الدائم ثم يتوضأ منه **قال ابو عيسى** هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن جابر **باب** في ماء البحر انه طهور **حدثنا** قتيبة عن مالك ح وحدثنا الانصاري قال حدثنا معن قال حدثنا مالك عن صفوان بن سليم عن سعيد بن سلمة من آل ابن الازرق ان المغيرة بن ابي بردة وهو من بني عبد الدار اخبره انه سمع ابا هريرة يقول سأل رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انا نركب البحر ونحمل معنا القليل من الماء فان توضأنا به عطشنا افنتوضأ من البحر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو الطهور ماؤه الحل ميتته وفي الباب عن جابر والفراسي **قال ابو عيسى** هذا حديث حسن صحيح وهو قول اكثر الفقهاء من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابو بكر وعمر وابن عباس لم يروا باسا بماء البحر وقد كره بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم الوضوء بماء البحر منهم ابن عمر وعبد الله بن عمرو وقال عبد الله بن عمرو هو نار **باب** التشديد في البول **حدثنا** هناد وقتيبة وابو كريب قالوا نا وكيع عن الاعمش قال سمعت مجاهدا يحدث عن طاؤس عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم مر على قبرين فقال انهما يعذبان وما يعذبان في كبير اما هذا فكان لا يستتر من بوله واما هذا فكان يمشي بالنميمة وفي الباب عن زيد بن ثابت وابي بكرة وابي هريرة وابي موسى وعبد الرحمن بن حسنة **قال ابو عيسى** هذا حديث حسن صحيح وروى منصور هذا الحديث عن مجاهد عن ابن عباس ولم يذكر فيه عن طاؤس ورواية الاعمش اصح وسمعت ابا بكر محمد بن ابان يقول سمعت وكيعا يقول الاعمش احفظ لاسناد ابراهيم من منصور **باب** ما جاء في نضح بول الغلام قبل ان يطعم

باب ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کوئی شخص تم میں سے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے[1] پھر اُسی سے وضو کرے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں جابر سے روایت ہے **باب** دریا کے پانی میں کہ وہ پاک ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے مالک سے ح اور حدیث کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے صفوان بن سلیم سے اُنہوں نے سعید بن سلمہ سے اُنہوں نے ابن ازرق کی اولاد سے ہے کہ مغیرہ بن ابی بردہ نے (اور وہ عبد الدار کی اولاد سے ہیں) اسکو خبر دی ہے کہ سنا میں نے ابا ہریرہ سے کہ کہتا ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اور کہا یا رسول اللہ ہم دریاؤں میں سوار ہوتے ہیں اور تھوڑا سا پانی اپنے ساتھ اُٹھاتے ہیں پس اگر اُس سے وضو کریں تو پیاسے مرتے ہیں۔ کیا دریا کے پانی سے وضو کر لیں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک ہے پانی اُسکا حلال ہے مردہ اُسکا۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور فراسی سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر فقیہوں کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے انہیں سے ابو بکر اور عمر اور ابن عباس ہیں۔ یہ لوگ دریا کے پانی سے وضو کرنے میں کچھ خوف نہیں دیکھتے۔ اور بعض صحابہ نے دریا کے پانی سے وضو کرنا مکروہ جانا ہے انہیں سے ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو ہیں اور کہا عبد اللہ بن عمرو نے یہ آگ ہے[2] **باب** پیشاب میں شدت کا بیان **حدیث** کی ہم سے ہناد اور قتیبہ اور ابو کریب نے کہا انہوں نے حدیث کی ہم سے وکیع نے اعمش سے کہا سنا میں نے مجاہد سے کہ حدیث کرتا تھا طاؤس سے اُنہوں نے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر گذرے پس فرمایا آپ نے ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے کام[3] میں انکو عذاب نہیں ہوتا۔ بہرحال یہ تو اپنے پیشاب میں ستر نہیں کرتا تھا۔ اور یہ غیبت کرتا تھا۔ اور اس باب میں روایت ہے زید بن ثابت اور ابی بکرہ اور ابی ہریرہ اور ابی موسیٰ اور عبد الرحمن بن حسنہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اس حدیث کو منصور نے مجاہد سے اُنہوں نے ابن عباس سے۔ اور اُسمیں طاؤس کا ذکر نہیں کیا۔ اور روایت اعمش کی زیادہ صحیح ہے۔ اور سنا میں نے ابا بکر یعنے محمد بن ابان سے کہ کہتا سنا میں نے وکیع سے کہ کہتا اعمش ابراہیم کی سند کو منصور سے زیادہ یاد رکھنے والا ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ لڑکے کے پیشاب پر جو کھانا نہیں کھاتا پانی چھڑکا جاوے

---

[1] اگر پانی بہت ہو مثلاً تالاب تو پیشاب کرنے سے نجس تو نہیں ہوتا جیسا کہ ثابت ہو چکا ہے کہ جب پانی دو قلے ہو تو پھر نجس نہیں ہوتا مگر تاہم بھی پیشاب کرنا اسمیں نہیں چاہیے کیونکہ اگر اسکی عادت ہو جاوے تو آہستہ آہستہ بہت جمع ہو جاتا ہے جس سے نجاست کو پہنچ جاتا ہے۔ [2] یعنی برص پیدا کرتا ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو پانی دھوپ سے گرم کیا جاوے وہ برص کرتا ہے۔ اور یہ ممکن ہے کہ اس پانی پر بھی یہ حدیث ہی ہو۔ اسلئے عبد اللہ نے کہا کہ آگ ہے۔ [3] بخاری کی ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ آپ نے فرمایا کہ انکو کسی بڑے گناہ میں عذاب نہیں ہو رہا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کیوں نہیں بلکہ بڑے گناہ ہیں انکو عذاب ہو رہا ہے۔ اور اول آپ نے اپنی رائے سے فرمایا تھا کہ انکو کبیرہ گناہ سے عذاب نہیں ہوتا۔ بعد اسکے آپ کی طرف وحی ہوئی کہ یہ دونوں کبیرہ گناہ ہیں۔ یا اسکے یہ معنی ہیں کہ انکو کسی بڑے کام میں عذاب نہیں ہوتا کہ اس سے بچاؤ مشکل ہو۔ تحقیق اس مسئلہ کی فضل الباری ترجمہ صحیح البخاری میں بہت جگہ لکھی گئی ہے

حدثنا قتيبة واحمد بن منيع قالا نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ام قيس بنت محصن قالت دخلت بابن لي على النبي صلى الله عليه وسلم لم يأكل الطعام فبال عليه فدعا بماء فرشه عليه وفي الباب عن علي وعائشة وزينب ولبابة بنت الحارث وهي ام الفضل بن عباس بن عبد المطلب وابي السمح وعبد الله بن عمرو وابي ليلى وابن عباس **قال ابو عيسى** هو قول غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم مثل احمد واسحاق قالوا ينضح بول الغلام ويغسل بول الجارية وهذا ما لم يطعما فاذا طعما غسلا جميعا

باب ما جاء في بول ما يؤكل لحمه **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفراني نا عفان بن مسلم نا حماد بن سلمة نا حميد وقتادة وثابت عن انس ان ناسا من عرينة قدموا المدينة فاجتووها فبعثهم رسول الله صلى الله عليه وسلم في ابل الصدقة وقال اشربوا من البانها وابوالها فقتلوا راعي رسول الله صلى الله عليه وسلم واستاقوا الابل وارتدوا عن الاسلام فاتي بهم النبي صلى الله عليه وسلم فقطع ايديهم وارجلهم من خلاف وسمر اعينهم والقاهم بالحرة قال انس فكنت ارى احدهم يكد الارض بفيه حتى ماتوا وربما قال حماد يكدم الارض بفيه حتى ماتوا **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن انس وهو قول اكثر اهل العلم قالوا لا باس ببول ما يؤكل لحمه **حدثنا** الفضل بن سهل الاعرج نا يحيى بن غيلان نا يزيد بن زريع نا سليمان التيمي عن انس بن مالك قال انما سمل النبي صلى الله عليه وسلم اعينهم لانهم سملوا اعين الرعاة **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب لا نعلم احدا ذكره غير هذا الشيخ عن يزيد بن زريع وهو معنى قوله والجروح قصاص وقد روي عن محمد بن سيرين انه قال انما فعل النبي صلى الله عليه وسلم هذا قبل ان تنزل الحدود **باب** ما جاء في الوضوء من الريح **حدثنا** قتيبة وهناد قالا نا وكيع عن شعبة عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة

حدیث کی ہمسے قتیبہ اور احمد بن منیع نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُنہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُنہوں نے ام قیس بنت محصن سے کہا اُنہوں نے میں گئی اپنے بیٹے کو لیکر جو کھانا نہیں کھاتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی تو اُسنے آپ پر پیشاب کیا تب حضرت نے پانی منگوایا اور اُس پر چھڑکا اور اس باب میں روایت ہے علی اور عائشہ اور زینب اور لبابہ بنت حارث سے جو فضل کی والدہ ہیں جو عباس بن عبد المطلب کا بیٹا ہے اور ابی السمح اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی لیلی اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسی نے اور یہی قول ہے بہت صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا مثل امام احمد اور اسحاق کے کہا انھوں نے لڑکے کے پیشاب پر چھڑکا جاوے۔ اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاوے۔ اور یہ حکم اسوقت تک ہے کہ جبتک کھانا نہ کھائیں اور جب کھانا کھالیں تو دونوں کو دھویا جاوے **باب** بیان میں حکم پیشاب اُس جانور کے کہ جسکا گوشت کھایا جاتا ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہمسے عفان بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے کہا خبر دی ہمکو حمید اور قتادہ اور ثابت نے انس سے یہ کہ چند آدمی قبیلہ عرینہ سے مدینہ میں آئے سو انھوں نے اُسکے آب وہوا کو ناموافق جانا پس اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقے کے اونٹوں میں بھیجا اور فرمایا کہ انکا دودھ اور پیشاب پیو پس اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کیا اور اونٹوں کو ہانک لیگئے اور اسلام سے مرتد ہو گئے۔ سو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے۔ پس آپ نے اُنکے ہاتھ اور پاؤں خلاف سے قطع کیے اور اُنکی آنکھوں میں گرم سلائی پھرائی اور انکو زمین گرم میں ڈالدیا۔ کہا انس نے میں اُنمیں سے بعض کو دیکھتا تھا کہ اپنے منھ سے زمین کو کاٹتا تھا تا کہ وہ مر گئے اور کسی وقت کہا حماد نے یکدم کی جگہ یکدم معنی ایک ہی ہیں۔ کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ کئی وجہ سے انس سے روایت کیگئی ہے۔ اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہ کہا انھوں نے نہیں خوف اُسکے پیشاب میں کہ جسکا گوشت کھایا جاتا ہے۔ **حدیث** کی ہمسے فضل بن سہل اعرج نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان تیمی نے انس بن مالک سے کہا اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکی آنکھوں میں گرم سلائی اسلیے پھرائی تھی کہ اُنھوں نے بھی چرواہوں کی آنکھوں میں گرم سلائی پھیری تھی۔ کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے کہ کسی نے سوائے اس شیخ کے یزید بن زریع سے اس حدیث کو ذکر کیا ہو۔ اور یہ فعل آپ کا معنی میں آیت والجروح قصاص کے ہے اور روایت کیگئی ہے محمد بن سیرین سے کہ کہا اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کام قبل نازل ہونے حدوں کے کیا تھا۔ **باب** ہوا کے نکلنے سے وضو کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے شعبہ سے اُنہوں نے سہیل بن ابی صالح سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے

ف اس مسئلہ میں تین مذہب ہیں ایک یہ اور یہی صحیح ہے کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جاوے اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاوے سو یہ قول ہے حضرت علی اور عطا اور حسن بصری اور زہری اور احمد اور اسحق اور ابن وہب وغیرہ کا دوسرا قول یہ ہے کہ دونوں کے پیشاب پر چھڑکا کیا جاوے تیسرا یہ کہ دونوں کے پیشاب کا دھونا واجب ہے یہ قول ہے حنفیہ اور مالکیہ [illegible]

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا وضوء الا من صوت او ريح قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا كان احدكم في المسجد فوجد ريحا بين اليتيه فلا يخرج حتى يسمع صوتا او يجد ريحا **حدثنا** محمود بن غيلان نا عبد الرزاق انا معمر عن همام بن منبه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله لا يقبل صلوة احدكم اذا احدث حتى يتوضأ **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن عبد الله بن زيد وعلي بن طلق وعائشة وابن عباس وابي سعيد **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول العلماء ان لا يجب عليه الوضوء الا من حدث يسمع صوتا او يجد ريحا وقال ابن المبارك اذا شك في الحدث فانه لا يجب عليه الوضوء حتى يستيقن استيقانا يقدر ان يحلف عليه وقال اذا خرج من قبل المرأة الريح وجب عليها الوضوء وهو قول الشافعي واسحاق **باب** الوضوء من النوم **حدثنا** اسمعيل بن موسى وهناد ومحمد بن عبيد المحاربي المعنى واحد قالوا نا عبد السلام بن حرب عن ابي خالد الدالاني عن قتادة عن ابي العالية عن ابن عباس انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم نام وهو ساجد حتى غطّ او نفخ ثم قام يصلي فقلت يا رسول الله انك قد نمت قال ان الوضوء لا يجب الا على من نام مضطجعا فانه اذا اضطجع استرخت مفاصله **قال** ابو عيسى وابو خالد اسمه يزيد بن عبد الرحمن وفي الباب عن عائشة وابن مسعود وابي هريرة **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن شعبة عن قتادة عن انس بن مالك قال كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ينامون ثم يقومون يصلون ولا يتوضؤن **وقال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح سمعت صالح بن عبد الله يقول سألت ابن المبارك عمن نام قاعدا معتمدا فقال لا وضوء عليه

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی نہیں لازم آتا وضو مگر آواز یا ہوا سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُنْنے اپنے باپ سے اُنْنے ابی ہریرہ رضی سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے مسجد میں ہو اور ہوا چوتڑوں میں ہوا معلوم کرے تو (مسجد سے) نہ نکلے تا کہ آواز سنے یا بو معلوم کرے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے ہمام بن منبہ سے اُنْنے ابی ہریرہ ؓ سے اُنْنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اللہ تم میں سے کسی کی نماز قبول نہیں کرتا جب کہ وہ بے وضو ہو تا کہ وضو کرے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور اس باب میں روایت ہی عبد اللہ بن زید اور علی بن طلق اور عائشہ اور ابن عباس اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور یہی ہی قول علما کا کہ اُسپر وضو نہیں مگر اُس حدث سے کہ آواز سنے یا بو معلوم کرے۔ کہا ابن مبارک نے جب کسی کو حدث میں شک ہو تو اُسپر وضو واجب نہیں تا کہ اُسکو ایسا یقین ہو کہ اگر اُسپر قسم کرنی پڑے تو کر لے۔ اور کہا ابن مبارک نے جب عورت کے قبل سے ہوا نکلے تو اُسپر وضو واجب ہی۔ اور یہی قول ہی شافعی اور اسحاق کا **باب** نیند سے وضو کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے اسمٰعیل بن موسیٰ اور ہناد اور محمد بن عبید محاربی نے (معنی واحد ہیں) کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے عبد السلام بن حرب نے ابی خالد دالانی سے اُنْنے قتادہ سے اُنْنے ابی العالیہ سے اُنْنے ابن عباس سے یہ کہ اُنْنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ سجدہ کی حالت میں سو گئے ہیں حتی کہ آپ نے خراٹے مارے پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے سو میں نے کہا یا رسول اللہ آپ تو سو گئے تھے۔ فرمایا آپ نے وضو واجب نہیں ہوتا مگر اُس شخص پر جو لیٹ کر سوئے کیونکہ جب کوئی اس طرح سوتا ہی تو اُسکے اعضا سست ہو جاتے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے اور ابو خالد کا نام یزید بن عبد الرحمن ہی۔ اور اس باب میں روایت ہی عائشہ اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے شعبہ سے اُنْنے قتادہ سے اُنْنے انس بن مالک سے کہا اُنْنے رسول اللہ علیہ السلام کے اصحاب سو جاتے تھے پھر کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے اور کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ سنا میں نے صالح بن عبد اللہ سے کہتے سوال کیا میں نے ابن مبارک سے اُس شخص کی بابت جو جان بوجھکر ٹیکا لگا کر سوئے پس فرمایا اُنْنے اُسپر وضو نہیں ہی

---

[1] چونکہ یہ دونوں چیزیں وضو کی شکستگی کے یقین کرنے کے لیے اور ہیں سو اسطے آپ نے انکو ذکر کیا ہو حکم جب تک یقین نہ ہو محض شبہ سے حدث نکلے یعنی نماز نہ توڑے [2] یعنی ان لوگوں کی روایت میں بعض بعض الفاظ کا فرق ہو گو معنی میں واحد ہیں [3] غرض یہ کہ نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اور نیند سے تو لیٹے ٹوٹتا ہو کہ اسمیں تمام اعضا نرم اور سست ہو جاتے ہیں اور جب اعضا سست اور نرم ہوتے ہیں تو اس سے ہوا کے نکلنے کا زیادہ احتمال ہوتا ہی اور یہ صورت اضطجاع کی ہی برخلاف اور صورتوں کے کہ انمیں اعضاء سست نہیں ہوتے جس سے توہم ہوا کے نکلنے کا ہو۔

قال وقد روى حديث ابن عباس سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن ابن عباس قوله ولم يذكر ابا العالية ولم يرفعه واختلف العلماء في الوضوء من النوم فرأى اكثرهم انه لا يجب عليه الوضوء اذا نام قاعدا او قائما حتى ينام مضطجعا وبه يقول الثوري وابن المبارك واحمد وقال بعضهم اذا نام حتى غلب على عقله وجب عليه الوضوء وبه يقول اسحاق وقال الشافعي من نام قاعدا فرأى رؤيا او زالت مقعدته لوسن النوم فعليه الوضوء **باب** الوضوء مما غيرت النار **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوضوء مما مست النار ولو من ثور اقط قال فقال له ابن عباس انتوضأ من الدهن انتوضأ من الحميم فقال ابو هريرة يا ابن اخي اذا سمعت حديثا عن النبي صلى الله عليه وسلم فلا تضرب له مثلا وفي الباب عن ام حبيبة وام سلمة وزيد بن ثابت وابي طلحة وابي ايوب وابي موسى **قال** ابو عيسى وقد رأى بعض اهل العلم الوضوء مما غيرت النار واكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم على ترك الوضوء مما غيرت النار **باب** في ترك الوضوء مما غيرت النار **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة نا عبد الله بن محمد بن عقيل سمع جابرا قال سفيان وحدثنا محمد بن المنكدر عن جابر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا معه فدخل على امرأة من الانصار فذبحت له شاة فاكل واتته بقناع من رطب فاكل منه ثم توضأ للظهر وصلى ثم انصرف فاتته بعلالة من علالة الشاة فاكل ثم صلى العصر ولم يتوضأ وفي الباب عن ابي بكر الصديق ولا يصح حديث ابي بكر في هذا من قبل اسناده انما رواه حسام بن مصك عن ابن سيرين عن ابن عباس عن ابي بكر الصديق عن النبي صلى الله عليه وسلم والصحيح انما هو عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم هكذا رواه الحفاظ وروي من غير وجه عن ابن سيرين عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم

کہا اور روایت کیا حدیث ابن عباس کو سعید بن ابی عروبہ نے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے قول اُنکا اور اُنہوں نے ابو العالیہ کو ذکر نہیں کیا۔ اور اُنہوں نے اسکو مرفوع کیا ہے۔ اور علما نے سونے سے وضو کرنے میں اختلاف کیا ہے۔ پس اکثر نے یہ کہا ہے کہ اُسپر وضو نہیں ہے۔ بشرطیکہ جھکر یا کھڑے ہو کر سوئے۔ تا کہ سوئے لیٹ کر۔ اور ساتھ اسی کے کہا ہے ثوری اور ابن مبارک اور احمد نے اور کہا بعض نے جب کوئی اسقدر سویا کہ نیند اُسکے عقل پر غلبہ کر گئی تو اُسپر وضو واجب ہے اور ساتھ اسی کے کہا ہے اسحاق نے۔ اور کہا امام شافعی نے جو شخص جھکر سویا پس اُسنے خواب دیکھا یا[1] اُسکے مقعد اول سونے میں ہی پھسل گئی تو اُسپر وضو ہے **باب** وضو اُس چیز سے جسکو آگ نے متغیر کر دیا ہو۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے محمد بن عمرو سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے[2] وضو اُس چیز سے ہے جسکو آگ پہونچ جائے اگرچہ ٹکڑا پنیر کا ہو کہا ابی سلمہ نے پس ابو ہریرہ کو ابن عباس نے کہا کیا ہم گھی سے وضو کریں کیا ہم گرم پانی سے وضو کریں کہا ابو ہریرہ نے اے میرے بھتیجے جب تو کوئی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کرے تو اُسکے لیے کہاوتیں بیان نہ کیا کر۔ اور اس باب میں روایت ہے ام حبیبہ و ام سلمہ اور زید بن ثابت اور ابی طلحہ اور ابی ایوب اور ابی موسیٰ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے بعض اہل علم کا مذہب ہے کہ وضو اس چیز سے لازم ہے جسکو آگ متغیر کر دے اور اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین وغیرہ اسپر ہیں کہ وضو اُس چیز سے جسکو آگ متغیر کر دے لازم نہیں۔ **باب** بیان میں ترک وضو کے اُس سے کہ جسکو آگ نے متغیر کر دیا ہو۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے سُنا اُنہوں نے جابر سے کہا سفیان نے اور حدیث کی ہمسے محمد بن منکدر نے جابر سے کہ کہا اُنہوں نے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ اور ایک عورت پر جو انصار سے تھی داخل ہوئے پس اُسنے آپکے واسطے بکری ذبح کی سو آپ نے اُس سے کھایا پھر وہ ایک ٹوکری کھجوروں کی لائی پس اُس سے بھی آپ نے کھایا پھر آپ نے ظہر کے لیے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر آپ اُس عورت کے گھر میں واپس آئے پھر وہ گوشت بچا ہوا بکری کے گوشت بچے ہوئے سے لائی سو آپ نے کھایا پھر عصر کی نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر صدیق سے۔ اور اس باب میں حدیث ابی بکر صدیق کی اسناد کی جہت سے صحیح نہیں ہے۔ صحیح وہ ہے جو ابن عباس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ایسی ہی حفاظ نے روایت کی ہے اور روایت کیگئی ہے کئی وجہ سے ابن سیرین سے اُنہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

[1] امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص جھکر ایسا سوئے کہ اُسکو کوئی خواب نظر آئے یا اُسکی مقعد سوتے ہی زمین سے پھسل جائے تو تب اُسپر وضو لازم آتا ہے ۱۲

[2] یعنی جو چیز آگ کی پکی ہوئی ہو اُسکے کھانے سے وضو لازم ہو جاتا ہے اگرچہ پنیر ہی ہو۔ مگر یہ حکم ابتدائے زمانہ میں تھا۔ بعد اُسکے منسوخ ہو گیا۔ جیسا کہ خود اسکے واسطے دوسرا باب منعقد کیا ۱۲

ورواه عطاء بن يسار وعكرمة ومحمد بن عمرو بن عطاء وعلي بن عبد الله بن عباس وغير واحد عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يذكروا فيه عن ابي بكر الصديق وهذا اصح وفي الباب عن ابي هريرة وابن مسعود وابي رافع وام الحكم وعمرو بن امية وام عامر وسويد بن النعمان وام سلمة **قال ابو عيسى** والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم مثل سفيان وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق راوا ترك الوضوء مما مست النار وهذا آخر الامرين من رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان هذا الحديث ناسخ للحديث الاول حديث الوضوء مما مست النار **باب الوضوء من لحوم الابل حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن عبد الله بن عبد الله عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن البراء بن عازب قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الوضوء من لحوم الابل فقال توضؤا منها وسئل عن الوضوء من لحوم الغنم فقال لا تتوضؤا منها وفي الباب عن جابر بن سمرة واسيد بن حضير **قال ابو عيسى** وقد روى الحجاج بن ارطاة هذا الحديث عن عبد الله بن عبد الله عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن اسيد بن حضير والصحيح حديث عبد الرحمن بن ابي ليلى عن البراء بن عازب وهو قول احمد واسحاق وروى عبيدة الضبي عن عبد الله بن عبد الله الرازي عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن ذي الغرة وروى حماد بن سلمة هذا الحديث عن الحجاج بن ارطاة فاخطا فيه وقال عن عبد الله بن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن ابيه عن اسيد بن حضير والصحيح عن عبد الله بن عبد الله الرازي عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن البراء بن عازب قال اسحاق اصح ما في هذا الباب حديثان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث البراء وحديث جابر بن سمرة **باب الوضوء من مس الذكر حدثنا** اسحاق بن منصور نا يحيى بن سعيد القطان عن هشام بن عروة قال اخبرني ابي عن بسرة بنت صفوان ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من مس ذكره فلا يصل حتى يتوضا وفي الباب عن ام حبيبة وابي ايوب وابي هريرة واروى ابنة انيس وعائشة وجابر وزيد بن خالد وعبد الله بن عمرو **قال ابو عيسى** هذا حديث حسن صحيح هكذا رواه غير واحد مثل هذا عن هشام بن عروة عن ابيه عن بسرة

اور روایت کیا اسکو عطاء بن یسار اور عکرمہ اور محمد بن عمرو بن عطاء اور علی بن عبداللہ بن عباس اور کئی لوگوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا انہوں[1] نے اسمیں ابی بکر صدیق سے اور یہی صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور ابی رافع اور ام الحکم اور عمرو بن امیہ اور ام عامر اور سوید بن نعمان اور ام سلمہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے اکثر صحابہ اہل علم اور تابعین اور تبع تابعین کا عمل اسی پر ہے مثل سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کے کہ انہوں نے جس چیز کو آگ پہنچی اس سے وضو نہیں کیا۔ اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں حکموں سے آخر کا حکم ہے گویا یہ حدیث پہلی حدیث کی جسمیں حکم ہے کہ جس چیز کو آگ سے پکے اس سے وضو کا ناسخ ہے۔ **باب** اونٹ کے گوشت سے وضو کرنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے براء بن عازب سے کہا پوچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ کے گوشت سے وضو کی بابت سوال کیے گئے سو فرمایا آپ نے اس سے وضو کرو اور آنحضرت بکریوں کے گوشت سے وضو کی بابت سوال کیے گئے فرمایا آپ نے اس سے وضو نہ کرو۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر بن سمرہ اور اسید بن حضیر سے کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کیا حجاج بن ارطاۃ نے اس حدیث کو عبداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے اسید بن حضیر سے۔ اور صحیح حدیث عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی ہے جو براء بن عازب سے ہے۔ اور یہی قول ہے احمد و اسحٰق کا اور روایت کی عبیدہ ضبی نے عبداللہ بن عبداللہ رازی سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ذی الغرہ سے۔ اور روایت کیا حماد بن سلمہ نے اس حدیث کو حجاج بن ارطاۃ سے اور انہوں نے اسمیں خطا کی ہے۔ اور عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اسید بن حضیر سے اور صحیح عبداللہ بن عبداللہ رازی سے ہے جو راوی ہے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے وہ براء بن عازب سے ہے۔ کہا اسحٰق نے صحیح تر روایت اس باب میں دو حدیثیں ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں ایک حدیث براء کی دوسری جابر بن سمرہ کی۔ **باب** ذکر کے چھونے سے وضو کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے اسحٰق بن منصور نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے ہشام بن عروہ سے کہا خبر دی مجھے میرے باپ نے بسرہ بنت صفوان سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے ذکر کو ہاتھ لگائے تو چاہیے کہ نماز نہ پڑھے تاکہ وضو کر لے۔ اور اس باب میں روایت ہے ام حبیبہ اور ابی ایوب اور ابی ہریرہ اور اروی بنت انیس اور عائشہ اور جابر اور زید بن خالد اور عبداللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی طرح روایت کی کئی لوگوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے بسرہ سے

---

[1] حاصل اس تمام بحث کا یہ ہے کہ مصنف نے [illegible] ابن عباس سے جو روایت کی ہے [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] ابی بکر صدیق سے انہوں نے آنحضرت سے اور صحیح یہی ہے [illegible] ابی بکر صدیق سے اس باب میں کوئی روایت مروی نہیں ہے [2] کہا امام نووی نے [illegible] صحابہ و تابعین میں اس مسئلہ میں بہت اختلاف تھا بعد [illegible] اجماع ہو گیا کہ جو چیز آگ سے پکی ہو اس کے کھانے سے وضو لازم نہیں [illegible] اونٹ کے گوشت سے [illegible] [illegible]

وروى ابو اسامة وغير واحد هذا الحديث عن هشام بن عروة عن ابيه عن مروان عن بسرة عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا بذلك اسحاق بن منصور انا ابو اسامة بهذا وروى هذا الحديث ابو الزناد عن عروة عن بسرة عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا بذلك علي بن حجر حدثنا عبد الرحمن بن ابي الزناد عن ابيه عن عروة عن بسرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وهو قول غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وبه يقول الاوزاعي والشافعي واحمد واسحاق قال محمد اصح شيء في هذا الباب حديث بسرة وقال ابو زرعة حديث ام حبيبة في هذا الباب اصح وهو حديث العلاء بن الحارث عن مكحول عن عنبسة بن ابي سفيان عن ام حبيبة وقال محمد لم يسمع مكحول من عنبسة بن ابي سفيان وروى مكحول عن رجل عن عنبسة غير هذا الحديث وكانه لم ير هذا الحديث صحيحا **باب** ترك الوضوء من مس الذكر **حدثنا** هناد نا ملازم بن عمرو عن عبد الله بن بدر عن قيس بن طلق بن علي الحنفي عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال وهل هو الا مضغة منه او بضعة منه وفي الباب عن ابي امامة **قال ابو عيسى** وقد روي عن غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وبعض التابعين انهم لم يروا الوضوء من مس الذكر وهو قول اهل الكوفة وابن المبارك وهذا الحديث احسن شيء روي في هذا الباب وقد روى هذا الحديث ايوب بن عتبة ومحمد بن جابر عن قيس بن طلق عن ابيه وقد تكلم بعض اهل الحديث في محمد بن جابر وايوب بن عتبة وحديث ملازم بن عمرو عن عبد الله بن بدر اصح واحسن **باب** ترك الوضوء من القبلة **حدثنا** قتيبة وهناد وابو كريب واحمد بن منيع ومحمود بن غيلان وابو عمار قالوا نا وكيع عن الاعمش عن حبيب بن ابي ثابت عن عروة عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قبل بعض نسائه ثم خرج الى الصلوة ولم يتوضأ قال قلت من هي الا انت فضحكت **قال ابو عيسى** وقد روي نحو هذا عن غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وهو قول سفيان الثوري واهل الكوفة قالوا ليس في القبلة وضوء

اور روایت کیا ابو اسامہ اور کئی لوگوں نے اس حدیث کو ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے مروان سے اُنہوں نے بسرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ **حدیث** کی ہم سے ساتھ اسکے اسحاق بن منصور نے کہا خبر دی ہمکو ابو اسامہ نے ساتھ اسکے۔ اور روایت کیا اس حدیث کو ابو الزناد نے اُنہوں نے عروہ سے اُنہوں نے بسرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی ہم سے ساتھ اسکے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن ابی الزناد نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عروہ سے اُنہوں نے بسرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور یہ قول ہے کئی لوگوں کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین سے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔ کہا محمد نے صحیح تر روایت اس باب میں حدیث بسرہ کی ہے۔ اور کہا ابو زرعہ نے حدیث ام حبیبہ کی اس باب میں صحیح تر ہے۔ اور وہ حدیث علاء بن حارث کی ہے جو روایت کی اُنہوں نے مکحول سے اُنہوں نے عنبسہ بن ابی سفیان سے اُنہوں نے ام حبیبہ سے۔ اور کہا محمد نے مکحول نے عنبسہ بن ابی سفیان سے سُنا نہیں ہے۔ اور اس حدیث کے سوا ایک اور حدیث مکحول نے ایک مرد سے اُنہوں نے عنبسہ سے روایت کی ہے گویا محمد بن اسمٰعیل نے اس حدیث کو صحیح نہیں[1] جانا۔

باب ذکر کے مس کرنے سے وضو نہ کرنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ملازم بن عمرو نے عبد اللہ بن بدر سے اُنہوں نے قیس بن طلق بن علی الحنفی سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اور نہیں ہے مگر ایک ٹکڑا ہی بدن سے یا آپ نے مضغہ کی جگہ بضعہ کا لفظ کہا ہے (معنی دونوں کے ایک ہی ہیں) اور اس باب میں روایت ہے ابی امامہ سے کہا ابو عیسیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب اور بعض تابعین سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ لوگ ذکر کے مس کرنے سے وضو نہیں جانتے تھے اور یہی قول ہے اہل کوفہ اور ابن مبارک کا۔ اور اس باب میں جو حدیثیں مروی ہیں سب سے اچھی یہ حدیث ہے۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو ایوب بن عتبہ اور محمد بن جابر نے قیس بن طلق سے اُنہوں نے اپنے باپ سے۔ اور بعض اہل حدیث نے محمد بن جابر اور ایوب بن عتبہ کے حق میں کلام کیا ہے۔ اور حدیث ملازم بن عمرو کی جو عبد اللہ بن بدر سے ہے سب سے صحیح اور حسن ہے۔

باب بوسہ سے وضو نہ کرنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے قتیبہ اور ہناد اور ابو کریب اور احمد بن منیع اور محمود بن غیلان اور ابو عمار نے کہا انہوں نے حدیث کی ہم سے وکیع نے اعمش سے اُنہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے اُنہوں نے عروہ سے اُنہوں نے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیویوں سے ایک بیوی کا بوسہ لیا پھر نماز کی طرف نکلے اور وضو نہ کیا کہا عروہ نے میں نے عائشہ سے کہا وہ بیوی تو آپ ہی ہونگی پس وہ ہنس پڑیں کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کیا گیا ہے مثل اسکے کئی اہل علم صحابہ اور تابعین سے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا کہا انہوں نے بوسہ میں وضو نہیں ہے

---

[1] یعنی محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا ہے کہ مکحول کا عنبسہ سے سماع نہیں اور دلیل اسکی یہ ہے کہ مکحول نے ایک اور روایت عنبسہ سے بواسطہ ایک مرد کے بیان کی ہے پس معلوم ہوا کہ خود مکحول کی ملاقات عنبسہ سے نہیں ہوئی

وقال مالك بن انس والاوزاعي والشافعي واحمد واسحاق في القبلة وضوء وهو قول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وانما ترك اصحابنا حديث عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا لانه لا يصح عندهم لحال الاسناد قال وسمعت ابا بكر العطار البصري يذكر عن علي بن المديني قال ضعف يحيى بن سعيد القطان هذا الحديث وقال هو شبه لا شيء قال وسمعت محمد بن اسمعيل يضعف هذا الحديث وقال حبيب بن ابي ثابت لم يسمع من عروة وقد روي عن ابراهيم التيمي عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قبلها ولم يتوضأ وهذا لا يصح ايضاً لا نعرف لابراهيم التيمي سماعاً من عائشة وليس يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب شيء **باب** الوضوء من القيء والرعاف **حدثنا** ابو عبيدة بن ابي السفر واسحاق بن منصور قال ابو عبيدة ثنا وقال اسحاق انا عبد الصمد بن عبد الوارث قال حدثني ابي عن حسين المعلم عن يحيى بن ابي كثير قال حدثني عبد الرحمن بن عمرو الاوزاعي عن يعيش بن الوليد المخزومي عن ابيه عن معدان بن ابي طلحة عن ابي الدرداء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قاء فتوضأ فلقيت ثوبان في مسجد دمشق فذكرت ذلك له فقال صدق انا صببت له وضوءه وقال اسحاق بن منصور معدان بن طلحة **قال** ابو عيسى وابن ابي طلحة اصح **قال** ابو عيسى وقد رأى غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم من التابعين الوضوء من القيء والرعاف وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم ليس في القيء والرعاف وضوء وهو قول مالك والشافعي وقد جود حسين المعلم هذا الحديث وحديث حسين اصح شيء في هذا الباب وروى معمر هذا الحديث عن يحيى بن ابي كثير فاخطأ فيه فقال عن يعيش بن الوليد عن خالد بن معدان عن ابي الدرداء ولم يذكر فيه الاوزاعي وقال عن خالد بن معدان وانما هو معدان بن ابي طلحة **باب** الوضوء بالنبيذ

اور کہا مالک بن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے بوسہ میں وضو ہے۔ اور یہی قول ہے کئی اہل علم صحابہ اور تابعین کا۔ اور ہمارے اصحاب نے حدیث عائشہ کو جو اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے چھوڑ دیا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ وہ روایت انکے نزدیک سند کی جہت سے صحیح نہیں ہے۔ کہا ترمذی نے اور سُنا میں نے ابا بکر عطار بصری سے کہ ذکر کرتا تھا علی بن مدینی سے کہا اُسنے یحییٰ بن سعید قطان نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ ویسا ہی ہے کہ کچھ شئے نہیں ہے۔ کہا ترمذی نے اور سُنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ وہ اس حدیث کو ضعیف کرتا تھا اور کہتا تھا کہ حبیب بن ابی ثابت نے عروہ سے سُنا نہیں ہے۔ اور روایت کی گئی ہے ابراہیم تیمی سے اُسنے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا بوسہ لیا اور وضو نہ کیا۔ اور یہ بھی صحیح نہیں اور نہیں پہچانتے ہم سماع ابراہیم تیمی کا عائشہ سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کوئی روایت صحیح نہیں ہوئی **باب** قے اور نکسیر سے وضو کے بیان میں۔ حدیث کی ہمسے ابوعبیدہ بن ابی السفر اور اسحاق بن منصور نے کہا ابوعبیدہ نے حدیث کی ہمسے اور کہا اسحٰق نے خبر دی ہمکو عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے حسین معلم سے اُسنے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا حدیث کی مجھے عبدالرحمن بن عمرو اوزاعی نے یعیش بن ولید مخزومی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے معدان بن ابی طلحہ سے اُسنے ابی الدرداء سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور وضو کیا پھر میں ثوبان کو دمشق کی مسجد میں ملا اور اُس سے یہ ذکر کیا پس اُسنے کہا سچ کہا اُسنے میں آپ کے لیے پانی گراتا تھا۔ اور اسحٰق بن منصور نے معدان بن طلحہ کہا ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے صحیح معدان بن ابی طلحہ ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور کئی اہل علم صحابہ وغیرہ تابعین نے کہا ہے کہ قے اور نکسیر سے وضو ہے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا۔ اور کہا بعض اہل علم نے قے اور نکسیر میں وضو نہیں ہے۔ اور یہ قول ہے امام مالک اور شافعی کا۔ اور حسین معلم نے اس حدیث کو جید کہا ہے۔ اور حدیث حسین کی اس باب میں سب سے زیادہ صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے معمر نے اس حدیث کو یحییٰ بن ابی کثیر سے سو اُسنے اسمیں خطا کیا ہے کہ کہا اُسنے روایت کی یعیش بن ولید نے خالد بن معدان سے اُسنے ابی الدرداء سے اور اُسنے اسمیں اوزاعی کا ذکر نہیں کیا اور نیز کہا اُسنے خالد بن معدان حالانکہ وہ معدان بن ابی طلحہ ہے **باب** نبیذ[1] کے ساتھ وضو کرنے کا بیان

---

[1] نبیذ کھجوروں کے شربت کو کہتے ہیں جو بند ہو گیا ہو مگر جوش نہ مارا ہو۔ امام ابو یوسف کا یہ مذہب ہے کہ اس سے کسی صورت میں وضو کرنا جائز نہیں اور اسی کو طحاوی نے اختیار کیا ہے اور قاضی خان نے ذکر کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے بھی اسی قول کی طرف رجوع کیا ہے۔ لیکن مشہور کتب فقہ میں یہ ہے کہ جب پانی میں کچھ کھجوریں ڈال دی جاویں اور وہ پانی میٹھا ہو جاوے۔ اور اس سے اسم پانی بھی زائل نہ ہو تو اس سے وضو کرنا جائز ہے۔ دلیل انکی یہی حدیث ہے جو حسن بن عمار سے مذکور ہے۔ لیکن تمام اہل سنت نے کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور بر تقدیر اسکی صحت کے منسوخ ہے کیونکہ یہ قصہ مکہ میں واقع ہوا ہے اور آیت فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا بالاتفاق مدنی ہے یا یہ حدیث محمول ہے اُس پانی پر کہ جس میں کچھ خشک کھجوریں ڈال دی جاویں اور اسکی وصف متغیر نہ ہو اور عموماً صحابہ اسی طرح عمل کیا کرتے تھے کیونکہ کنوئیں میٹھے نہ ہوتے تھے

حدثنا هناد نا شريك عن ابي فزارة عن ابي زيد عن عبد الله بن مسعود قال سألني النبي صلى الله عليه وسلم ما في اداوتك فقلت نبيذ فقال تمرة طيبة وماء طهور قال فتوضأ منه **قال ابو عيسى** وانما روي هذا الحديث عن ابي زيد عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم وابو زيد رجل مجهول عند اهل الحديث لا نعرف له رواية غير هذا الحديث وقد رأى بعض اهل العلم الوضوء بالنبيذ منهم سفيان وغيره وقال بعض اهل العلم لا يتوضأ بالنبيذ وهو قول الشافعي واحمد واسحاق وقال اسحاق ان ابتلي رجل بهذا فتوضأ بالنبيذ وتيمم احب الي **قال ابو عيسى** وقول من يقول لا يتوضأ بالنبيذ اقرب الى الكتاب واشبه لان الله تعالى قال فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا **باب** المضمضة من اللبن **حدثنا** قتيبة نا الليث عن عقيل عن الزهري عن عبيد الله عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم شرب لبنا فدعا بماء فمضمض وقال ان له دسما وفي الباب عن سهل بن سعد وام سلمة **قال ابو عيسى** هذا حديث حسن صحيح وقد رأى بعض اهل العلم المضمضة من اللبن وهذا عندنا على الاستحباب ولم ير بعضهم المضمضة من اللبن **باب** في كراهية رد السلام غير متوضئ **حدثنا** نصر بن علي ومحمد بن بشار قالا نا ابو احمد عن سفيان عن الضحاك بن عثمان عن نافع عن ابن عمر ان رجلا سلم على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يبول فلم يرد عليه **قال ابو عيسى** هذا حديث حسن صحيح وانما يكره هذا عندنا اذا كان على الغائط والبول وقد فسر بعض اهل العلم ذلك وهذا احسن شيء روي في هذا الباب وفي الباب عن المهاجر بن قنفذ وعبد الله بن حنظلة وعلقمة بن الفغواء وجابر والبراء **باب** ما جاء في سؤر الكلب **حدثنا** سوار بن عبد الله العنبري نا المعتمر بن سليمان قال سمعت ايوب عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال

حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ابی فزارہ سے اُنہے ابی زید سے اُنہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُنہے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تیرے برتن میں کیا ہی میں نے کہا نبیذ ہی پس فرمایا آپنے کھجوریں طیب ہیں اور پانی پاک ہی۔ کہا راوی نے پس آپ نے اُس سے وضو کیا کہا ابو عیسی نے یہ حدیث روایت کیگئی ہی ابی زید سے اُنہے عبد اللہ سے اُنہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور ابو زید اہل حدیث کے نزدیک ضعیف آدمی ہی۔ ہم اسکے واسطے سواے اس حدیث کے کوئی اور حدیث نہیں پہچانتے اور بعض اہل علم نے نبیذ سے وضو کرنا جائز رکھا ہی انہیں سے سفیان ثوری وغیرہ ہیں۔ اور کہا بعض اہل علم نے نبیذ سے وضو نہ کیا جاوے اور یہ قول ہی امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور کہا اسحاق نے اگر کوئی شخص اسکے ساتھ مبتلا ہوا پس اُسنے نبیذ سے وضو کیا اور تیمم کیا تو میرے نزدیک زیادہ پسند ہی کہا ابو عیسی نے اور قول اس شخص کا کہ جسنے کہا ہی کہ نبیذ سے وضو نہ کیا جاوے کتاب اللہ سے زیادہ قریب اور مشابہت رکھتا ہی کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا ہی سو تم پانی نہ پاؤ تو تیمم کرو مٹی پاک سے

باب دودھ سے کلی کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے عقیل سے اُنہے زہری سے اُنہے عبید اللہ سے اُنہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر پانی منگوایا اور اُس سے کلی کی اور فرمایا کہ اسکے واسطے چکناہٹ ہی۔ اور اس باب میں روایت ہی سہل بن سعد اور ام سلمہ سے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور بعض اہل علم کا مذہب ہی کہ دودھ سے کلی کرنی چاہیے اور ہمارے نزدیک یہ حکم استحباب پر محمول ہی اور بعض نے دودھ سے کلی کرنے کو ضروری نہیں جانا **باب** حالت بے وضوئی میں سلام کے جواب دینے کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی اور محمد بن بشار نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو احمد نے سفیان سے اُنہے ضحاک بن عثمان سے اُنہے نافع سے اُنہے ابن عمر سے یہ کہ ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس حالت میں کہ آپ پیشاب کر رہے تھے سلام دیا سو آپ نے اُسکو جواب نہ دیا۔ کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور یہ ہمارے نزدیک اُسی وقت مکروہ ہی جبکہ آدمی پاخانہ اور پیشاب کی حالت میں ہو اور بعض اہل علم نے اسکی یہی تفسیر کی ہی اور یہ تمام حدیثوں سے عمدہ ہی جو اس باب میں مروی ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہی مہاجر بن قنفذ اور عبد اللہ بن حنظلہ اور علقمہ بن شفوا اور جابر اور براء سے رضی اللہ عنہم **باب** کتے کے جھوٹے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سوار بن عبد اللہ عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے کہا سنا میں نے ایوب سے اُنہے روایت کی محمد بن سیرین سے اُنہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اُنہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے

---

[1] اسواسطے کہ پانی نہیں ہی پس اس سے وضو نہ کیا جاوے ۱۲ [2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دودھ پینے سے آپنے کلی کرنے کو فرمایا اور وجہ اسکی چکناہٹ کی وجہ سے فرمائی پس اسے سے معلوم ہوا کہ جس چیز میں دُہنیت اور چکناہٹ ہو اُس سے کلی کرنی مستحب ہوگا

يغسل الاناء اذا ولغ فيه الكلب سبع مرات اولاهن او اخراهن بالتراب واذا ولغت فيه الهرة غسل مرة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول الشافعي واحمد واسحاق وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا ولم يذكر فيه اذا ولغت فيه الهرة غسل مرة وفي الباب عن عبد الله بن مغفل **باب** ما جاء في سؤر الهرة **حدثنا** اسحاق بن موسى الانصاري نا معن نا مالك بن انس عن اسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة عن حميدة ابنة عبيد بن رفاعة عن كبشة ابنة كعب بن مالك وكانت عند ابن ابي قتادة ان ابا قتادة دخل عليها قالت فسكبت له وضوءا قالت فجاءت هرة تشرب فاصغى لها الاناء حتى شربت قالت كبشة فرآني انظر اليه فقال اتعجبين يا ابنة اخي فقلت نعم فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انها ليست بنجس انما هي من الطوافين عليكم او الطوافات وفي الباب عن عائشة وابي هريرة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول اكثر العلماء من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم مثل الشافعي واحمد واسحاق لم يروا بسؤر الهرة بأسا وهذا احسن شيء في هذا الباب وقد جود مالك هذا الحديث عن اسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة ولم يأت به احد اتم من مالك **باب** المسح على الخفين

جس برتن میں کتا پیے اُسکو سات مرتبہ دھویا جاوے پہلی مرتبہ یا آخر ساتھ مٹی کے اور جب بلی اُسمیں پیے تو اُسکو ایک بار دھویا جاوے۔ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہی قول ہے امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور یہ حدیث کئی اور طریق سے بھی ابی ہریرہ کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے روایت کی گئی ہے۔ اور اسمیں یہ ذکر نہیں کہ جب بلی اُسمیں پیے تو اُسکو ایک بار دھویا جاوے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے بھی۔ **باب** بلی کے جھوٹے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے مالک بن انس سے اُنہے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے اُنہے حمیدہ بنت عبید بن رفاعہ سے اُنہے کبشہ بنت کعب بن مالک سے اور یہ ابی قتادہ کے بیٹے کے نکاح میں تھی، یہ کہ ابا قتادہ گھر آنکلا۔ کہا کبشہ نے پس میں نے اُسکے واسطے ایک برتن میں پانی ڈالا پس ایک بلی آکر پینے لگی تو اُسنے اُسکے واسطے اُس برتن کو جھکا دیا تاکہ اُسنے اُس سے پیا کہا کبشہ نے مجھے ابو قتادہ نے دیکھا کہ میری طرف دیکھ رہی ہوں سو کہا اُسنے اے میری بھتیجی کیا تو تعجب کرتی ہے میں نے کہا ہاں پس کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ نجس نہیں ہے یہ تو اُن جانوروں سے ہے جو تمپر آمد و رفت کرتے ہیں۔ یا فرمایا آپنے الطوافات۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ رض اور ابی ہریرہ رض سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہی قول ہے اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین اور من بعد ہم کا۔ مثل شافعی اور احمد اور اسحاق کے کہ انھوں نے بلی کے جھوٹے سے کچھ خوف نہیں دیکھا اور یہ اس باب میں تمام حدیثوں سے اچھی ہے۔ اور جید کیا ہے امام مالک نے اس حدیث کو اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے اور کوئی شخص سواے امام مالک کے اس حدیث کو پورے طور سے نہیں لایا۔ **باب** موزوں پر مسح کے بیان میں

ف۱ مالکی اور حنفی بظاہر اس حدیث کے مخالف ہیں کہا مالکیہ نے سات مرتبہ دھونا واجب ہے مگر مٹی کے ساتھ صاف کرنے کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ مٹی سے صاف کرنے کی بات امام مالک نے کوئی روایت نقل نہیں کی اور انہیں سے کہتا ہے کہ صحیح روایتوں میں یہ حکم ثابت ہوچکا ہے تو بڑا تعجب ہے کہ وہ اس بات کے قائل نہیں ہوتے۔ اور امام مالک سے روایت ہے کہ برتن کا سات بار دھونا مستحب ہے اور اسکے مقلدین کے نزدیک مشہور یہ ہے کہ واجب ہے مگر یہ وجوب صرف تعبد کے واسطے ہے کیونکہ کتا انکے نزدیک پاک ہے جواب اسکا یہ ہے کہ سب الفاظ حقیقت لغوی اور شرعی میں دائر ہوں تو شرعی پر محمول ہوتے ہیں مگر جبکہ کوئی قرینہ یا دلیل اسکے خلاف پر قائم ہو۔ اور کہا حنفیہ نے سات مرتبہ دھونا واجب نہیں اور نہ مٹی کے ساتھ صاف کرنا واجب ہے۔ امام طحاوی وغیرہ نے انکی طرف سے اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ ابو ہریرہ کا فتوے جو راوی اس حدیث کا ہے اسکے برخلاف ہے یعنی اُسنے حکم دیا ہے کہ تین بار دھویا جاوے پس اسکے اس فتوے دینے سے ثابت ہوا کہ حکم سات مرتبہ دھونے کا منسوخ ہے جواب اسکا یہ ہے کہ احتمال ہے کہ حکم اسکے نزدیک استحبابی ہو نہ وجوبی یا اسکو یہ حدیث بھول گئی ہو۔ پس احتمال سے نسخ ثابت نہیں ہو سکتا اور نیز ثابت ہوچکا ہے کہ ابو ہریرہ نے سات مرتبہ دھونے کا بھی فتوے دیا ہے اور یہ روایت جو ابو ہریرہ سے مروی ہے دوسری روایت سے جس میں تین بار دھونے کا فتوے دیا ہے قوی ہے دوسرا جواب حنفیہ نے اس حدیث کا یہ دیا ہے کہ پاخانہ نجاست میں کتے کے جوٹھے سے زیادہ نجس ہے جب اُسکو سات مرتبہ دھونے کی قید نہیں تو کتے کے جوٹھے کو بطریق اولے نہوگی۔ جواب اسکا یہ ہے کہ پلیدی میں زیادہ نجس ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ غلظت حکم میں بھی اُس سے زیادہ ہو۔ اور دوسرے یہ کہ یہ قیاس نص کے مقابلہ میں ہے اور ایسے قیاس کا کچھ اعتبار نہیں ہوتا انتہیٰ کذا فی الفتح ف۲ یا تو آپ نے طوافین کا لفظ فرمایا ہے یا طوافات کا معنی دونوں کے پھرنے والوں کے ہیں فقط مذکر و مونث کا فرق ہے یعنی بلی تو اُن جانوروں سے ہے کہ ہر وقت تمہارے پاس آمد و رفت رکھتے ہیں جن سے بچاؤ مشکل ہے۔

حدثنا هناد نا وكيع عن الاعمش عن ابراهيم عن همام بن الحارث قال بال جرير بن عبد الله ثم توضأ ومسح على خفيه فقيل له اتفعل هذا قال وما يمنعني وقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعله قال كان يعجبهم حديث جرير لان اسلامه كان بعد نزول المائدة وفي الباب عن عمر وعلي وحذيفة والمغيرة وبلال وسعد وابي ايوب وسلمان وبريدة وعمرو بن امية وانس وسهل بن سعد ويعلى بن مرة وعبادة بن الصامت واسامة بن شريك وابي امامة وجابر واسامة بن زيد **قال** ابو عيسى حديث جرير حديث حسن صحيح ويروى عن شهر بن حوشب قال رأيت جرير بن عبد الله توضأ ومسح على خفيه فقلت له في ذلك فقال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ومسح على خفيه فقلت له اقبل المائدة او بعد المائدة فقال ما اسلمت الا بعد المائدة **حدثنا** بذلك قتيبة نا خالد بن زياد الترمذي عن مقاتل بن حيان عن شهر بن حوشب عن جرير قال وروى بقية عن ابراهيم بن ادهم عن مقاتل بن حيان عن شهر بن حوشب عن جرير وهذا حديث مفسر لان بعض من انكر المسح على الخفين تأول ان مسح النبي صلى الله عليه وسلم على الخفين كان قبل نزول المائدة وذكر جرير في حديثه انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم مسح على الخفين بعد نزول المائدة **باب** المسح على الخفين للمسافر والمقيم **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن سعيد بن مسروق عن ابراهيم التيمي عن عمرو بن ميمون عن ابي عبد الله الجدلي عن خزيمة بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم انه سئل عن المسح على الخفين فقال للمسافر ثلثة وللمقيم يوم وابو عبد الله الجدلي اسمه عبد بن عبد **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن علي وابي بكرة وابي هريرة وصفوان بن عسال وعوف بن مالك وابن عمر وجرير

حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے ہمام بن حارث سے کہا اُسنے جریر بن عبد اللہ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور موزون پر مسح کیا پس اس سے کسی نے کہا کیا آپ ایسا کرتے ہو کہا اُسنے مجھے کیا چیز مانع ہی حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے اسطرح کرتے دیکھا ہی۔ کہا راوی نے لوگون کو حدیث جریر کی بہت پسند آتی تھی کیونکہ اسلام لانا اسکا بعد نازل ہونے سورۂ مائدہ[1] کے ہوا ہی۔ اور اس باب مین روایت ہی عمر اور علی اور حذیفہ اور مغیرہ اور بلال اور سعد اور ابی ایوب اور سلمان اور بریدہ اور عمرو بن امیہ اور انس اور سہل بن سعد اور یعلی بن مرہ اور عبادہ بن صامت اور اسامہ بن شریک اور ابی امامہ اور جابر اور اسامہ بن زید سے رضی اللہ عنہم۔ کہا ابو عیسی نے حدیث جریر کی حسن صحیح ہی۔ اور مروی ہی شہر بن حوشب سے کہ کہا اُسنے دیکھا مین نے جریر بن عبد اللہ کو کہ اُسنے وضو کیا اور موزون پر مسح کیا پس مین نے اُسکو اسکی بابت کہا تو اُسنے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وضو کیا اور موزون پر مسح کیا۔ پھر مین نے اس سے کہا کہ کیا قبل سورۂ مائدہ کے یا بعد سورۂ مائدہ کے اُسنے کہا مین تو مسلمان ہی نہین ہوا مگر بعد سورۂ مائدہ کے **حدیث** کی ہم سے ساتھ اسکے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے خالد بن زیاد ترمذی نے مقاتل بن حیان سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے جریر سے اور کہا اُسنے روایت کی بقیہ نے ابراہیم بن ادہم سے اُسنے مقاتل بن حیان سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے جریر سے۔ اور یہ حدیث تفسیر کرگئی ہی کہ جس شخص نے موزون پر مسح کرنے کا انکار کیا سو اُسنے اسکی یہ تاویل کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل نزول سورۂ مائدہ کے موزون پر مسح کیا ہی اور جریر نے حدیث مین یہ ذکر کیا ہی کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد نزول سورۂ مائدہ کے موزون پر مسح کرتے دیکھا ہی[2]۔ **باب** مسافر اور مقیم کے واسطے موزون پر مسح کرنے کا بیان۔ **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے سعید بن مسروق سے اُسنے ابراہیم تیمی سے اُسنے عمرو بن میمون سے اُسنے ابی عبد اللہ جدلی سے اُسنے خزیمہ بن ثابت سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موزون پر مسح کرنے کی بابت سوال کیے گئے سو فرمایا آپ نے واسطے مسافر کے تین دن اور واسطے مقیم کے ایک دن۔ اور ابو عبد اللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہی کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور اس باب مین روایت ہی علی اور ابی بکرہ اور ابی ہریرہ اور صفوان بن عسال اور عوف بن مالک اور ابن عمر اور جریر سے رضی اللہ عنہم

---

[1] لوگون کو جریر کی حدیث پسند آنیکی وجہ یہ تھی کہ جریر بعد نزول سورۂ مائدہ کے مسلمان ہوا ہی اور وضو کا ذکر سورۂ مائدہ مین ہی اور جب اُنھون نے روایت کی کہ آنحضرت نے موزون پر مسح کیا تو ثابت ہوا کہ مسح منسوخ نہین ہوا اور کچھ مخالفت نہین ہے اسمین جیسا کہ بعض نے فرمایا ہو کہ جنھون نے موزون پر مسح کرنا جائز نہین رکھا اگر اسوقت کہے سے پاؤن مسح کا حکم وضو مین منسوخ ہو گیا [2] اس سے یہ کہا جائے کہ اس تاویل کو اسکا بیان اور ارادہ ساقط کہ اس سوال کے جواب مین کہ آنحضرت نے قبل نزول سورۂ مائدہ کے یا بعد نزول سورۂ مائدہ کے مسح کیا ہی کہ مین مسلمان ہی بعد نزول سورۂ مائدہ کے ہوا ہون اس تاویل کو رد کرتا ہی ۱۲

حدثنا هناد نا ابو الاحوص عن عاصم بن ابی النجود عن زر بن حبیش عن صفوان بن عسال قال كان رسول الله صلی الله علیه وسلم یامرنا اذا كنا سفرا ان لا ننزع خفافنا ثلثة ایام ولیالیهن الا من جنابة ولكن من غائط وبول ونوم **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وقد روی الحكم بن عتیبة وحماد عن ابراهیم النخعی عن ابی عبد الله الجدلی عن خزیمة بن ثابت ولا یصح قال علی بن المدینی قال یحیی قال شعبة لم یسمع ابراهیم النخعی عن ابی عبد الله الجدلی حدیث المسح وقال زائدة عن منصور كنا فی حجرة ابراهیم التیمی ومعنا ابراهیم النخعی فحدثنا ابراهیم التیمی عن عمرو بن میمون عن ابی عبد الله الجدلی عن خزیمة بن ثابت عن النبی صلی الله علیه وسلم فی المسح علی الخفین قال محمد احسن شیء فی هذا الباب حدیث صفوان بن عسال **قال** ابو عیسی وهو قول العلماء من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین ومن بعدهم من الفقهاء مثل سفیان الثوری وابن المبارك والشافعی واحمد واسحاق قالوا یمسح المقیم یوما ولیلة والمسافر ثلثة ایام ولیالیهن وقد روی بعض اهل العلم انهم لم یوقتوا فی المسح علی الخفین وهو قول مالك بن انس والتوقیت اصح **باب** فی المسح علی الخفین اعلاه واسفله **حدثنا** ابو الولید الدمشقی نا الولید بن مسلم اخبرنی ثور بن یزید عن رجاء بن حیوة عن كاتب المغیرة عن المغیرة بن شعبة ان النبی صلی الله علیه وسلم مسح اعلی الخف واسفله **قال** ابو عیسی وهذا قول غیر واحد من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین وبه یقول مالك والشافعی واسحاق وهذا حدیث معلول لم یسنده عن ثور بن یزید غیر الولید بن مسلم وسألت ابا زرعة ومحمدا عن هذا الحدیث فقالا لیس بصحیح لان ابن المبارك روی هذا عن ثور عن رجاء قال حدثت عن كاتب المغیرة مرسل عن النبی صلی الله علیه وسلم ولم یذكر فیه المغیرة **باب** فی المسح علی الخفین علی ظاهرهما **حدثنا** علی بن حجر نا عبد الرحمن بن ابی الزناد عن ابیه عن عروة بن الزبیر عن المغیرة بن شعبة قال رایت النبی صلی الله علیه وسلم یمسح علی الخفین علی ظاهرهما **قال** ابو عیسی حدیث المغیرة حدیث حسن وهو حدیث عبد الرحمن بن ابی الزناد عن ابیه عن عروة عن المغیرة ولا نعلم احدا یذكر عن عروة عن المغیرة علی ظاهرهما غیره وهو قول غیر واحد من اهل العلم وبه یقول سفیان الثوری واحمد قال محمد وكان مالك یشیر بعبد الرحمن بن ابی الزناد

حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے عاصم بن ابی النجود سے اُنہوں نے زر بن حبیش سے اُنہوں نے صفوان بن عسال سے کہ کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم کرتے تھے جب ہم مسافر ہوتے تھے یہ کہ ہم تین دن اور راتیں موزوں کو نہ اتاریں مگر جنابت سے نہ پائخانہ اور پیشاب اور نیند سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی ہے حکم بن عتیبہ اور حماد نے ابراہیم نخعی سے اُنہوں نے ابی عبد اللہ جدلی سے اُنہوں نے خزیمہ بن ثابت سے اور صحیح نہیں کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ نے کہا شعبہ نے ابراہیم نخعی نے ابی عبد اللہ جدلی سے حدیث مسح کی سنی نہیں ہے اور کہا زائدہ نے منصور سے کہ ہم ابراہیم تیمی کے حجرے میں تھے اور ہمارے پاس ابراہیم نخعی تھا سو حدیث کی ہمسے ابراہیم تیمی نے عمرو بن میمون سے اُنہوں نے ابی عبد اللہ جدلی سے اُنہوں نے خزیمہ بن ثابت سے اُنہوں نے نبی صلعم سے موزوں پر مسح کرنے کے باب میں کہا محمد نے عمدہ حدیث صفوان بن عسال کی ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور یہی قول اہل علم صحابہ اور تابعین اور بعد ان کے فقیہوں کا ہے مثل سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کے کہا اُنہوں نے مقیم ایک دن رات مسح کرے اور مسافر تین دن اور تین راتیں اور بعض اہل علم نے روایت کی ہے کہ موزوں پر مسح کرنے میں وقت کی تعیین نہیں ہے اور یہ قول ہے مالک بن انس کا اور وقت معین کرنا صحیح ہے **باب** موزوں کے اوپر اور نیچے کی طرف مسح کرنیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو الولید دمشقی نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے کہا خبر دی مجھے ثور بن یزید نے رجا بن حیوہ سے اُنہوں نے مغیرہ کے کاتب سے اُنہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے یہ کہ نبی صلعم نے موزہ کے اوپر اور نیچے کی طرف مسح کیا کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ قول ہے کئی ایک صحابہ اور تابعین کا اور ساتھ اسی کے کہا ہے مالک اور شافعی اور اسحٰق نے اور یہ حدیث معلول ہے سوا ولید بن مسلم کے کسی نے ثور بن یزید سے مسند نہیں کیا اور میں نے ابو زرعہ اور محمد سے اس حدیث کی نسبت پوچھا تو اُنہوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں اسلیے کہ ابن مبارک نے اس حدیث کو ثور سے اُنہوں نے رجا سے روایت کیا ہے اور کہا اُنہوں نے مجھے مغیرہ کے کاتب سے مرسل حدیث نبی صلعم سے پہونچی ہے اور اسنے اسمیں مغیرہ کا ذکر نہیں کیا **باب** موزوں کے ظاہر پر مسح کرنیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن ابی الزناد نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عروہ بن زبیر سے اُنہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے کہا میں نے نبی صلعم کو ظاہر موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے کہا ابو عیسیٰ نے مغیرہ کی حدیث حسن ہے اور وہ حدیث عبد الرحمن بن ابی الزناد کی اپنے باپ سے اُنہوں نے عروہ سے اُنہوں نے مغیرہ سے ہے اور ہم نہیں جانتے کہ کسی نے سوا اُسکے واسطہ عروہ کے مغیرہ سے موزوں کے ظاہر پر مسح کرنے کا ذکر کیا ہو اور یہی قول ہے کئی ایک اہل علم کا اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور احمد کہا محمد نے امام مالک عبد الرحمن بن ابی الزناد کی طرف اشارت کرتا تھا یعنے ضعیف کہتا تھا

باب في المسح على الجوربين والنعلين **حدثنا** هناد ومحمود بن غيلان قالا نا وكيع عن سفيان عن ابي قيس عن هزيل بن شرحبيل عن المغيرة بن شعبة قال توضا النبي صلى الله عليه وسلم ومسح على الجوربين والنعلين **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول غير واحد من اهل العلم وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق قالوا يمسح على الجوربين وان لم يكن نعلين اذا كانا ثخينين وفي الباب عن ابي موسى **باب** ما جاء في المسح على الجوربين والعمامة **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد القطان عن سليمان التيمي عن بكر بن عبد الله المزني عن الحسن عن ابن المغيرة بن شعبة عن ابيه قال توضا النبي صلى الله عليه وسلم ومسح على الخفين والعمامة قال بكر وقد سمعته من ابن المغيرة وذكر محمد بن بشار في هذا الحديث في موضع آخر انه مسح على ناصيته وعمامته وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن المغيرة بن شعبة وذكر بعضهم المسح على الناصية والعمامة ولم يذكر بعضهم الناصية سمعت احمد بن الحسن يقول سمعت احمد بن حنبل يقول ما رايت بعيني مثل يحيى بن سعيد القطان وفي الباب عن عمرو بن امية وسلمان وثوبان وابي امامة **قال** ابو عيسى حديث المغيرة بن شعبة حديث حسن صحيح وهو قول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابو بكر وعمر وانس وبه يقول الاوزاعي واحمد واسحاق قالوا يمسح على العمامة قال وسمعت الجارود بن معاذ يقول سمعت وكيع بن الجراح يقول ان مسح على العمامة يجزئه للاثر **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا بشر بن المفضل عن عبد الرحمن بن اسحاق عن ابي عبيدة بن محمد بن عمار بن ياسر قال سالت جابر بن عبد الله عن المسح على الخفين فقال السنة يا ابن اخي وسالته عن المسح على العمامة فقال مس الشعر وقال غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين لا يمسح على العمامة الا ان يمسح براسه مع العمامة وهو قول سفيان الثوري ومالك بن انس وابن المبارك والشافعي

باب جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے ہناد اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے اُنہوں نے ابی قیس سے اُنہوں نے ہزیل بن شرحبیل سے اُنہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ قول ہے کئی ایک اہل علم کا۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کہا انہوں نے کہ جرابوں پر مسح کیا جاوے اگرچہ نعل نہوں بشرطیکہ سخت ہوں اور اس باب میں روایت ہے ابی موسیٰ سے بھی **باب** جرابوں اور پگڑی پر مسح کا بیان **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے سلیمان تیمی سے اُنہوں نے بکر بن عبد اللہ مزنی سے اس نے حسن سے اُنہوں نے ابن مغیرہ بن شعبہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور موزوں اور دستار مبارک پر مسح کیا کہا بکر نے میں نے ابن مغیرہ سے واسطہ حسن کے سنا ہے اور محمد بن بشار نے اس حدیث کے دوسری جگہ میں یہ ذکر کیا ہے کہ آپ نے پیشانی اور دستار مبارک پر مسح کیا اور یہ حدیث کئی اور وجہ سے بھی مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے سو ان میں سے بعض نے پیشانی اور دستار پر مسح کرنے کا ذکر کیا ہے اور بعض نے پیشانی کا ذکر نہیں کیا۔ سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتا سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتا میں نے اپنی آنکھوں سے یحییٰ بن سعید قطان کے مثل کوئی نہیں دیکھا۔ اور اس باب میں روایت ہے عمرو بن امیہ اور سلمان اور ثوبان اور ابی امامہ رضی اللہ عنہم سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن صحیح ہے اور یہ قول ہے کئی ایک اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے انہیں سے حضرت ابو بکر اور عمر اور انس ہیں اور ساتھ اسی کے کہتا ہے اوزاعی اور احمد اور اسحاق کہ کہا انہوں نے پگڑی پر مسح کیا جاوے کہا اور سنا میں نے جارود بن معاذ سے کہ کہتا سنا میں نے وکیع بن جراح سے کہ کہتا اگر کوئی شخص پگڑی پر مسح کرے تو اسکو کافی ہو جاتا ہے کیونکہ حدیث میں ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے بشر بن مفضل نے عبد الرحمن بن اسحاق سے اُنہوں نے ابی عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر سے کہا اُنہوں نے میں نے جابر بن عبد اللہ سے موزوں پر مسح کرنے کی بابت سوال کیا کہا انہوں نے اے میرے بھتیجے یہ سنت ہے اور سوال کیا میں نے اس سے پگڑی پر مسح کرنے کی بابت تو اُنہوں نے کہا بالوں کو مس کر۔ اور کہا کئی اہل علم صحابہ اور تابعین نے کہ پگڑی پر مسح نہ کیا جاوے مگر یہ کہ پگڑی کے ساتھ سر کے مسح کرے اور یہ قول سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک و شافعی ہے

ف شافعی نے ام میں۔ اور مالک اور ابو حنیفہ نے مطلقاً پگڑی پر مسح کرنے سے منع کیا ہے۔ اور سفیان ثوری اور اوزاعی اور احمد نے فقط پگڑی کا مسح کرنا کافی سمجھا مگر امام احمد نے طہارت پر پگڑی باندھنے کا اعتبار کیا ہے مثل موزوں کے اور صحیح یہ ہے کہ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ پیشانی پر مسح کر کے پگڑی پر کامل کرنا چاہیے یعنی پیشانی پر مسح کر کے بعد اس کے جس قدر باقی رہ جاتا ہے وہ پگڑی پر کیا جاوے ایسا ہی مسلم میں روایت کی ہے فقط پگڑی پر مسح کرنا جمہور کے نزدیک جائز نہیں ہے سوا [illegible] اور پیشانی پر مسح کرنے سے مقدار سر کی چوتھائی مراد ہے

حدثنا هناد نا علي بن مسهر عن الاعمش عن الحكم عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن كعب بن عجرة عن بلال ان النبي صلى الله عليه وسلم مسح على الخفين والخمار **باب** ما جاء في الغسل من الجنابة **حدثنا** هناد نا وكيع عن الاعمش عن سالم بن ابي الجعد عن كريب عن ابن عباس عن خالته ميمونة قالت وضعت للنبي صلى الله عليه وسلم غسلا فاغتسل من الجنابة فاكفأ الاناء بشماله على يمينه فغسل كفيه ثم ادخل يده في الاناء فافاض على فرجه ثم دلك بيده الحائط او الارض ثم مضمض واستنشق وغسل وجهه وذراعيه ثم افاض على راسه ثلثا ثم افاض على سائر جسده ثم تنحى فغسل رجليه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن ام سلمة وجابر وابي سعيد وجبير بن مطعم وابي هريرة **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يغتسل من الجنابة بدأ فغسل يديه قبل ان يدخلهما الاناء ثم يغسل فرجه ويتوضأ وضوءه للصلوة ثم يشرب شعره الماء ثم يحثي على راسه ثلث حثيات **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهذا الذي اختاره اهل العلم في الغسل من الجنابة انه يتوضأ وضوءه للصلوة ثم يفرغ على راسه ثلث مرات ثم يفيض الماء على سائر جسده ثم يغسل قدميه والعمل على هذا عند اهل العلم وقالوا ان انغمس الجنب في الماء ولم يتوضأ اجزأه وهو قول الشافعي واحمد واسحاق **باب** هل تنقض المرأة شعرها عند الغسل **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن ايوب بن موسى عن المقبري عن عبد الله بن رافع عن ام سلمة قالت قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم اني امرأة اشد ضفر راسي افانقضه لغسل الجنابة قال لا انما يكفيك ان تحثي على راسك ثلاث حثيات من ماء ثم تفيضي على سائر جسدك الماء فتطهرين او قال فاذا انت قد تطهرت **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم ان المرأة اذا اغتسلت من الجنابة فلم تنقض شعرها ان ذلك يجزئها بعد ان تفيض الماء على راسها **باب** ما جاء ان تحت كل شعرة جنابة **حدثنا** نصر بن علي نا الحارث بن وجيه نا مالك بن دينار عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم

حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر نے اعمش سے اُنہوں نے حکم سے اُنہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے اُنہوں نے کعب بن عجرہ سے اُنہوں نے بلال سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور دستار پر[1] مسح کیا۔ **باب** جنابت کے غسل کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُنہوں نے سالم بن ابی الجعد سے اُنہوں نے کریب سے اُنہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے اپنی خالہ میمونہ سے کہا اُنہوں نے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پانی رکھا پس آپ نے جنابت کا غسل کیا سو آپ نے بائیں ہاتھ سے داہنے پر برتن کو جھکایا اور ہاتھوں کو دھویا پھر ہاتھ مبارک کو برتن میں داخل کیا اور اپنے ذکر پر پانی بہایا۔ پھر ہاتھ مبارک کو دیوار یا زمین پر ملا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ اور منہ اور بازوؤں کو دھویا پھر سر پر تین بار پانی بہایا۔ بعد اسکے تمام جسم پر پانی بہایا۔ پھر یک طرف ہوئے اور پاؤں کو دھویا۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہ اور جابر اور ابی سعید اور جبیر بن مطعم اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہوں نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت سے غسل کرنے کا ارادہ کرتے تو ہاتھوں کو برتن میں داخل کرنے سے پہلے دھوتے پھر ذکر کو دھوتے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے پھر بالوں کو پانی پلاتے پھر سر پر تین چلو ڈالتے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسی طریق کو اہل علم نے جنابت کے غسل میں اختیار کیا ہے کہ اولاً نماز کی طرح وضو کیا جاوے۔ پھر سر پر تین مرتبہ پانی ڈالا جاوے پھر تمام جسم پر پانی بہایا جاوے۔ پھر پاؤں دھوئے جاویں اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے اور کہا اُنہوں نے کہ جنبی پانی میں غوطہ مارے اور وضو نہ کرے تو اسکو وہ غسل کافی ہو جاتا ہے۔ اور یہی قول ہے امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** کیا عورت نہانے کے وقت اپنے بالوں کو کھولے۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ایوب بن موسیٰ سے اُنہوں نے مقبری سے اُنہوں نے عبداللہ بن رافع سے اُنہوں نے ام سلمہ سے کہا اُنہوں نے میں نے کہا یا رسول اللہ میں عورت ہوں اپنے سر کے بالوں کو سخت گوندھتی ہوں کیا میں اسکو غسل جنابت کے وقت کھول لیا کروں فرمایا آپ نے نہیں تجھے یہی کافی ہے کہ سر پر تین چلو پانی کے ڈال لے پھر تمام جسم پر پانی بہائے تو پاک ہو جاویگی یا فرمایا آپ نے اسوقت تو پاک ہو جائیگی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ عورت جب جنابت کا غسل کرے تو اپنے بالوں کو نہ کھولے تو یہ اسکو کافی ہو جاتا ہے بعد اسکے کہ سر پر پانی بہاوے۔ **باب** اس بیان میں کہ ہر ایک بال کے نیچے جنابت ہے۔ **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے حارث بن وجیہ نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن دینار نے محمد بن سیرین سے اُنہوں نے ابو ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

[1] خمار کے معنی اوڑھنی کے ہیں مگر اس سے یہاں پگڑی مراد ہے کیونکہ جیسا مرد اس سے سر ڈھانپتا ہے ویسا ہی عورت اوڑھنی سے

قال تحت كل شعرة جنابة فاغسلوا الشعر وانقوا البشرة وفي الباب عن علي وانس قال ابو عيسى حديث الحارث بن وجيه حديث غريب لا نعرفه الا من حديثه وهو شيخ ليس بذلك وقال روى عنه غير واحد من الائمة وقد تفرد بهذا الحديث عن مالك بن دينار ويقال الحارث بن وجيه ويقال ابن وجبه **باب الوضوء بعد الغسل** **حدثنا** اسمعيل بن موسى ثنا شريك عن ابي اسحاق عن الاسود عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يتوضا بعد الغسل **قال** ابو عيسى هذا قول غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ان لا يتوضا بعد الغسل **باب ما جاء اذا التقى الختانان وجب الغسل** **حدثنا** ابو موسى محمد بن المثنى ثنا الوليد بن مسلم عن الاوزاعي عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة قالت اذا جاوز الختان الختان وجب الغسل فعلته انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم فاغتسلنا وفي الباب عن ابي هريرة وعبد الله بن عمرو ورافع بن خديج **حدثنا** هناد ثنا وكيع عن سفيان عن علي بن زيد عن سعيد بن المسيب عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاوز الختان الختان وجب الغسل **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح قال وقد روي هذا الحديث عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير وجه اذا جاوز الختان الختان وجب الغسل وهو قول اكثر اهل العلم من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم منهم ابو بكر وعمر وعثمان وعلي وعائشة والفقهاء من التابعين ومن بعدهم مثل سفيان الثوري والشافعي واحمد واسحاق قالوا اذا التقى الختانان وجب الغسل **باب ما جاء ان الماء من الماء**

کر فرمایا آپ نے ہر ایک بال کے نیچے جنابت ہے پس بالوں کو دھوؤ اور بدن کو صاف کرو۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور انس رضی اللہ عنہما سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حارث بن وجیہ کی غریب ہے۔ ہم نہیں پہچانتے اس کو مگر اسی کی حدیث سے۔ اور یہ ایسا شیخ ہے کہ اعتبار کے لائق نہیں اور اس سے کئی اماموں نے بھی روایت کی ہے۔ اور مالک بن دینار سے متفرد ہوا ہے۔ اور کہا جاتا ہے اس کو حارث بن وجیہ اور ابن وجبہ **باب** بعد غسل کے وضو کے بیان میں حدیث کی ہم سے اسماعیل بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے ابی اسحاق سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد غسل کے وضو نہ کرتے تھے لہ کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ قول ہے کئی ایک صحابہ اور تابعین کا کہ بعد غسل کے وضو نہ کیا جاوے **باب** اس بیان میں کہ جب دونوں ختنے مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ حدیث کی ہم سے ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے انہوں نے عبد الرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے جب ایک ختنہ دوسرے ختنہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے (کہا حضرت عائشہ رض نے) ایسا میں نے اور رسول اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیا اور نہائے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم سے۔ حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ایک ختنہ دوسرے ختنہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہوتا ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ صدیقہ کی حسن صحیح ہے کہا ترمذی نے یہ حدیث واسطہ عائشہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی اور وجہ سے بھی روایت کی گئی ہے کہ جب ایک ختنہ دوسرے ختنہ سے تجاوز کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ اور یہی قول ہے اکثر اہل علم صحابہ کا انہیں سے ابی بکر صدیق اور عمر اور عثمان اور علی اور عائشہ اور اور کئی فقہائے تابعین اور جو ان کے بعد ہیں مثل سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے۔ کہا انہوں نے جب دونوں ختنے مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے **باب** اس بیان میں کہ پانی پانی سے ہے

لہ امام شافعی نے کتاب ام میں کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مطلق غسل فرض کیا ہے۔ کوئی ایسی چیز بیان نہیں کی جس سے غسل شروع کیا جاوے پس اب جس طرح نہاوے نہانا یا غسل اس کو کافی ہو جاویگا۔ بشرطیکہ تمام بدن پر پانی پہنچ جاوے لیکن مختار یہی ہے کہ استحباباً پہلے ہی وضو کیا جاوے جیسا کہ نماز کے واسطے کیا جاتا ہے بعد اس کے غسل کرے۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ آنحضرت کا غسل کرنا اس طور سے دلالت کرتا ہے کہ وضو کرنا غسل سے پہلے سنت ہے ۱۲ منہ لہ کہا امام نووی نے معنی حدیث کے یہ ہیں کہ غسل کا واجب ہونا انزال پر موقوف نہیں بلکہ انزال ہو یا نہ ہو غسل واجب ہو جاتا ہے بشرطیکہ دونوں ختنے یعنی مرد اور عورت کے آپس میں مل جائیں یہی مذہب ہے جمہور علماء کا لہ یعنی نہانا انزال سے واجب ہوتا ہے۔ جمہور کا مذہب تو یہی ہے کہ حشفہ غائب ہونے سے غسل واجب ہو جاتا ہے انزال ہو یا نہ ہو جیسا کہ حدیث دارقطنی وغیرہ میں آیا ہے اذا جلس بین شعبہا الاربع ثم جہدہا فقد وجب الغسل وان لم ینزل۔ اور بعض کا یہ مذہب ہے کہ نہانا انزال سے واجب ہوتا ہے دلیل انکی یہ حدیث ہے جو باب میں مذکور ہے کہ الماء من الماء یعنی نہانا انزال سے واجب ہوتا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا۔ بعد اسکے منسوخ ہو گیا یا یہ حکم احتلام کا ہے کہ حالت احتلام میں غسل تب واجب ہوتا ہے اگر انزال ہو ورنہ نہیں ۱۲

حدثنا احمد بن منيع نا عبد الله بن المبارك نا يونس بن يزيد عن الزهري عن سهل بن سعد عن ابي بن كعب قال انما كان الماء من الماء رخصة في اول الاسلام ثم نهي عنها حدثنا احمد بن منيع نا ابن المبارك نا معمر عن الزهري بهذا الاسناد مثله قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وانما كان الماء من الماء في اول الاسلام ثم نسخ بعد ذلك وهكذا روى غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابي بن كعب ورافع بن خديج والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم على انه اذا جامع الرجل امرأته في الفرج وجب عليهما الغسل وان لم ينزلا حدثنا علي بن حجر نا شريك عن ابي الجحاف عن عكرمة عن ابن عباس قال انما الماء من الماء في الاحتلام قال ابو عيسى سمعت الجارود يقول سمعت وكيعا يقول لم نجد هذا الحديث الا عند شريك وفي الباب عن عثمان بن عفان وعلي بن ابي طالب والزبير وطلحة وابي ايوب وابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الماء من الماء ابو الجحاف اسمه داود بن ابي عوف ويروى عن سفيان الثوري قال نا ابو الجحاف وكان مرضيا **باب** فيمن يستيقظ ويرى بللا ولا يذكر احتلاما حدثنا احمد بن منيع نا حماد بن خالد الخياط عن عبد الله بن عمر عن عبيد الله بن عمر عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يجد البلل ولا يذكر احتلاما قال يغتسل وعن الرجل يرى انه قد احتلم ولم يجد بللا قال لا غسل عليه قالت ام سلمة يا رسول الله هل على المرأة ترى ذلك غسل قال نعم ان النساء شقائق الرجال قال ابو عيسى انما روى هذا الحديث عبد الله بن عمر عن عبيد الله بن عمر حديث عائشة في الرجل يجد البلل ولا يذكر احتلاما وعبد الله ضعفه يحيى بن سعيد من قبل حفظه في الحديث وهو قول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين اذا استيقظ الرجل فرأى بلة انه يغتسل وهو قول سفيان واحمد وقال بعض اهل العلم من التابعين انما يجب عليه الغسل اذا كانت البلة بلة نطفة وهو قول الشافعي واسحاق واذا رأى احتلاما ولم ير بلة فلا غسل عليه عند عامة اهل العلم **باب** ما جاء في المني والمذي حدثنا محمد بن عمرو السواق البلخي نا هشيم عن يزيد بن ابي زياد

حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے یونس بن یزید نے زہری سے انھون نے سہل بن سعد سے اُنھون نے ابی بن کعب سے کہا انھون نے یہ جو حکم ہو کہ پانی پانی سے ہو ایک رخصت ابتداء اسلام مین تھی پھر اس سے منع کیا گیا۔ **حدیث** کی احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے زہری سے ساتھ اسی اسناد کے مثل حدیث مذکور کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہو۔ اور یہ حکم جو ہو کہ پانی پانی سے ہو ابتداء اسلام مین تھا پھر بعد اسکے منسوخ ہو گیا۔ اور اسیطرح کئی ایک لوگون نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے روایت کی ہو۔ انھین سے ابی بن کعب اور رافع بن خدیج ہین اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہو کہ جب مرد عورت سے فرج مین جماع کرے تو اُن دونون پر غسل واجب ہوتا ہو اگرچہ دونون کو انزال نہو **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے ابی الجحاف سے اُنھون نے عکرمہ سے اُنھون نے ابن عباس سے کہا اُنھون نے یہ حکم جو ہو کہ پانی پانی سے ہو احتلام کے باب مین ہو۔ **کہا** ابو عیسیٰ نے سُنا مین نے جارود سے کہتے تھے سُنا مین نے وکیع سے کہ کہتا تھا ہم نے یہ حدیث شریک کے سوا اور کسی سے نہین پائی اور اس باب مین روایت ہو عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب اور زبیر اور طلحہ اور ابی ایوب اور ابی سعید سے اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے پانی پانی سے ہو اور ابو الجحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہو۔ اور مروی ہو سفیان ثوری سے کہ حدیث کی ہم سے ابو الجحاف نے اور یہ اچھا آدمی ہو **باب** بیچ حکم اس شخص کے جو نیند سے بیدار ہو اور تری کو دیکھتا ہو اور احتلام کو یاد نہین رکھتا **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن خالد خیاط نے عبداللہ بن عمر سے اُنھون نے عبیداللہ بن عمر سے اُنھون نے قاسم بن محمد سے اُنھون نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس مرد کی بابت سوال کیے گئے جو تری کو پاتا ہو اور احتلام کو یاد نہین رکھتا فرمایا آپ نے غسل کرے اور اُس مرد کی بابت سوال کیے گئے کہ وہ خواب مین دیکھتا ہو کہ مجھے احتلام ہو گیا ہو اور تری کو نہین پاتا فرمایا آپ نے اُسپر غسل نہین۔ ہو کہا ام سلمہ نے یا رسول اللہ کیا عورت پر جب یہ خواب دیکھے غسل ہو فرمایا آپ نے ہان اسلیے کہ عورتین مردون کی بہنین ہین کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو عبداللہ بن عمر نے عبیداللہ بن عمر سے بطریق عائشہ کے روایت کیا ہو اُس مرد کے حق مین جو تری کو پاتا ہو اور احتلام کو یاد نہین رکھتا اور عبداللہ کو یحییٰ بن سعید نے ضعیف کیا ہو حدیث مین حافظہ کی جہت سے اور یہ قول کئی اہل علم کا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین سے کہ جب آدمی بیدار ہو اور تری کو دیکھے تو غسل کرے اور یہی قول سفیان ثوری اور امام احمد کا۔ اور بعض اہل علم نے تابعین سے کہا ہو کہ اُسپر اُسوقت واجب ہوتا ہو کہ جب تری تری نطفہ کی ہو اور یہ قول ہو امام شافعی اور اسحٰق کا اور جب کسی نے خواب مین احتلام دیکھا اور تری کو نہین پایا تو سب اہل علم کے نزدیک غسل نہین ہو **باب** منی اور مذی کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمد بن عمرو سواق بلخی نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے یزید بن ابی زیاد سے

ملہ آپ سے سوال کیا گیا کہ کوئی شخص [illegible]

نا محمود بن غيلان نا حسين الجعفي عن زائدة عن يزيد بن ابي زياد عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن علي قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن المذي فقال من المذي الوضوء ومن المني الغسل وفي الباب عن المقداد بن الاسود وابي بن كعب قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روي عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير وجه من المذي الوضوء ومن المني الغسل وهو قول عامة اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وبه يقول الشافعي واحمد واسحاق **باب** في المذي يصيب الثوب **حدثنا** هناد نا عبدة عن محمد بن اسحاق عن سعيد بن عبيد هو ابن السباق عن ابيه عن سهل بن حنيف قال كنت القى من المذي شدة وعناء وكنت اكثر منه الغسل فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم وسألته عنه فقال انما يجزئك من ذلك الوضوء قلت يا رسول الله كيف بما يصيب ثوبي منه قال يكفيك ان تأخذ كفا من ماء فتنضح به ثوبك حيث ترى انه اصاب منه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح ولا نعرف مثل هذا وقد اختلف اهل العلم في المذي يصيب الثوب فقال بعضهم لا يجزئ الا الغسل وهو قول الشافعي واسحاق وقال بعضهم يجزئه النضح وقال احمد ارجو ان يجزئه النضح بالماء **باب** في المني يصيب الثوب **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن همام بن الحارث قال ضاف عائشة ضيف فامرت له بملحفة صفراء فنام فيها فاحتلم فاستحيى ان يرسل بها وبها اثر الاحتلام فغمسها في الماء ثم ارسل بها فقالت عائشة لم افسد علينا ثوبنا انما كان يكفيه ان يفركه باصابعه وربما فركته من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم باصابعي **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول غير واحد من الفقهاء مثل سفيان واحمد واسحاق قالوا في المني يصيب الثوب يجزئه الفرك وان لم يغسل وهكذا روي عن منصور عن ابراهيم عن همام بن الحارث عن عائشة مثل رواية الاعمش وروى ابو معشر هذا الحديث عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة وحديث الاعمش اصح **حدثنا** احمد بن منيع نا ابو معاوية عن عمرو بن ميمون بن مهران عن سليمان بن يسار عن عائشة انها غسلت منيا من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے حسین جعفی نے زائدہ سے انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے علی سے کہا انہوں نے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کی بابت سوال کیا سو فرمایا آپ نے مذی سے وضو ہے اور منی سے غسل ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے مقداد بن اسود و ابی بن کعب سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کی گئی ہے بواسطہ حضرت علی رضہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی وجہ سے کہ مذی سے وضو ہے اور منی سے غسل ہے اور یہ قول ہے عام اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین سے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام شافعی اور احمد و اسحٰق **باب** مذی کے بیان میں جو کپڑے کو لگ جائے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے سعید بن عبید سے جو بیٹا سباق کا ہے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سہل بن حنیف سے کہا انہوں نے میں مذی سے شدت اور رنج بہت دیکھتا تھا اور اس سے بابت غسل کرتا تھا پس میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر کی اور آپ سے اُسکی بابت سوال کیا سو فرمایا آپ نے تجھے اس سے وضو ہی کافی ہے میں نے کہا یا رسول اللہ کس طرح ہے حال اُسکا جو اُس سے میرے کپڑے کو لگ جائے فرمایا آپ نے تجھے یہ کافی ہے کہ پانی کا ایک چلو لیکر کپڑے پر چھڑکے جہاں تو دیکھے کہ وہ لگی ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نہیں پہچانتے ہم مثل اس حدیث کو مگر حدیث محمد بن اسحٰق سے جو مذی میں ہو سکے۔ اور اہل علم کا مذی میں اختلاف ہے جو کپڑے میں لگ جائے سو بعض نے کہا ہے سوائے غسل کے کفایت نہیں ہو سکتی اور یہ قول ہے امام شافعی و اسحاق کا۔ اور کہا بعض نے اسکو چھڑکنا ہی کافی ہو جاتا ہے۔ اور کہا امام احمد نے میں امید رکھتا ہوں کہ اسکو پانی کے ساتھ چھڑکنا کافی ہو جاتا ہے **باب** حکم منی میں جو کپڑے کو پہنچ جاوے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے ہمام بن حارث سے کہا انہوں نے حضرت عائشہ رضہ کے پاس ایک مہمان آیا۔ سو حضرت عائشہ رضہ نے اُسکے واسطے ایک چادر زرد کا حکم دیا سو وہ شخص اُسمیں سو رہا اور محتلم ہو گیا اور اُسنے وہ کپڑا (حضرت عائشہ کی طرف) بھیجنے سے اس حالت میں کہ اُسمیں اثر احتلام کا ہو شرم کی پس اُسنے وہ کپڑا پانی میں ڈبویا پھر اُسکو بھیج دیا۔ سو حضرت عائشہ رضہ نے کہا کیوں اُسنے ہمارے کپڑے کو خراب کیا اُسکو تو انگلیوں کے ساتھ چھیلنا ہی کافی تھا اور بسا اوقات میں نے اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے چھیلا ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ قول ہے کئی ایک فقہا کا مثل سفیان ثوری اور احمد اور اسحٰق کے کہا انہوں نے منی جو کپڑے پر لگ جائے اُسکو چھیلنا کافی ہے اگرچہ اُسکو نہ دھووے۔ اور ایسا ہی روایت کی گئی ہے منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے ہمام بن حارث سے اُسنے عائشہ سے مثل روایت اعمش کے اور روایت کی ہے ابو معشر نے اس حدیث کو ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ سے اور حدیث اعمش کی زیادہ صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے عمرو بن میمون بن مہران سے اُسنے سلیمان بن یسار سے اُسنے عائشہ رضہ سے کہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح وحدیث عائشة انها غسلت منیا من ثوب رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس بمخالف لحدیث الفرك لانه وان كان الفرك یجزئ
فقد یستحب للرجل ان لا یری علی ثوبه اثره قال ابن عباس المنی بمنزلة المخاط فامطه عنك ولو باذخرة **باب** فی الجنب ینام قبل ان یغتسل **حدثنا** هناد نا
ابو بكر بن عیاش عن الاعمش عن ابی اسحاق عن الاسود عن عائشة قالت كان النبی صلی الله علیه وسلم ینام وهو جنب ولا یمس ماء **حدثنا** هناد نا وكیع
عن سفیان عن ابی اسحاق نحوه **قال** ابو عیسیٰ هذا قول سعید بن المسیب وغیره وقد روی غیر واحد عن الاسود عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم
انه كان یتوضأ قبل ان ینام وهذا اصح من حدیث ابی اسحاق عن الاسود وقد روی عن ابی اسحاق هذا الحدیث شعبة والثوری وغیر واحد ویرون
ان هذا غلط من ابی اسحاق **باب** فی الوضوء للجنب اذا اراد ان ینام **حدثنا** محمد بن المثنی نا یحیی بن سعید عن عبید الله بن عمر عن نافع عن
ابن عمر عن عمر انه سأل النبی صلی الله علیه وسلم اینام احدنا وهو جنب قال نعم اذا توضأ وفی الباب عن عمار وعائشة وجابر وابی سعید
وام سلمة **قال** ابو عیسیٰ حدیث عمر احسن شیء فی هذا الباب واصح وهو قول غیر واحد من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین
وبه یقول سفیان الثوری وابن المبارك والشافعی واحمد واسحاق قالوا اذا اراد الجنب ان ینام توضأ قبل ان ینام **باب** ما جاء فی مصافحة
الجنب **حدثنا** اسحاق بن منصور نا یحیی بن سعید القطان نا حمید الطویل عن بكر عن عبد الله المزنی عن ابی رافع عن ابی هریرة ان النبی
صلی الله علیه وسلم لقیه وهو جنب قال فانخنست فاغتسلت ثم جئت فقال این كنت او این ذهبت قلت انی كنت جنبا قال ان المؤمن لا ینجس

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حدیث عائشہ کی یہ کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا منی کے چھیلنے کی حدیث کے
مخالف نہیں ہے اگرچہ چھیلنا منی کا کافی ہو جاتا ہے سو مرد کے لیے مستحب یہ ہے کہ اسکا اثر کپڑے پر نہ دیکھے کہا ابن عباس نے منی تھوک کے مثل ہے سو اسکو
اپنے بدن سے دور کر اگرچہ ساتھ اذخر کے ہو **باب** اس بیان میں کہ جنبی نہانے سے پہلے سوئے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے
ابو بکر بن عیاش نے اعمش سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو رہتے تھے اس حالت میں کہ جنبی ہوتے
اور پانی کو نہ چھوتے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے انہوں نے ابی اسحاق سے مثل اسکے کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ قول
ہے سعید بن مسیب وغیرہ کا اور روایت کی ہے کئی اور لوگوں نے بھی اسود سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آنحضرت
سونے سے پہلے وضو کر لیتے تھے۔ اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے ابی اسحاق کی حدیث سے جو اسود سے مروی ہے۔ اور یہ حدیث شعبہ اور ثوری اور
کئی اور لوگوں نے ابی اسحاق سے روایت کی ہے۔ اور کہا کہ یہ حدیث ابی اسحاق سے غلط ہے۔ **باب** جنبی کے وضو کے بیان میں کہ جب وہ
سونے کا ارادہ کرے **حدیث** کی ہم سے محمد بن مثنے نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے
انہوں نے عمر سے کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا کوئی ہم میں سے حالت جنب میں سو رہے فرمایا آپ نے ہاں جبکہ وضو کرے۔ اور اس باب
میں روایت ہے عمار اور عائشہ اور جابر اور ابی سعید اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمر کی اس باب میں سب سے حسن اور صحیح ہے۔ اور یہ
قول ہے کئی ایک صحابہ اور تابعین کا۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ کہا انہوں نے جب جنبی سونے
کا ارادہ کرے تو سونے سے پہلے وضو کرے **باب** جنبی سے مصافحہ کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے اسحاق بن منصور نے کہا
حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا حدیث کی ہم سے حمید طویل نے بکر بن عبد اللہ مزنی سے انہوں نے ابی رافع سے انہوں نے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم ملے ان سے اس حالت میں کہ میں جنبی تھا کہا ابو ہریرہ نے پس میں پیچھے ہٹ گیا اور نہایا پھر آیا سو فرمایا آپ نے تو کہاں تھا یا فرمایا
آپ نے تو کہاں گیا تھا میں نے کہا میں جنبی تھا فرمایا آپ نے مومن نجس نہیں ہوتا

---

[1] یعنی فی ذاتہ حالت حیات اور موت میں نجس نہیں ہوتا مگر اس نجاست سے جو عارض ہو مثل پاخانہ اور پیشاب کے۔ ظاہر اس کلام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مومن نجس نہیں ہوتا اور کافر نجس
ہو جاتا ہے جیسا کہ اہل ظاہر کا مذہب ہے اور دلیل ان کی یہ آیت ہے انما المشرکون نجس جمہور نے اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ جو آپ نے فرمایا ہے کہ مومن نجس نہیں ہوتا مراد اس سے ظاہری طہارت
کی ہے کیونکہ مومن نجاست سے پرہیز کرتا ہے بخلاف مشرک کے کہ وہ نجاست سے محافظت نہیں کرتا اور آیت کا جواب یہ ہے کہ مراد یہ ہے کہ وہ اعتقاد میں نجس ہیں۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
اہل کتاب سے نکاح کرنا جائز رکھا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ان کے (اہل کتاب کے) پسینے سے بچاؤ اس شخص کا جو ان کے ساتھ مباشرت کرتا ہو ممکن نہیں۔ پس ایسے لوگوں سے
شرع شریف نے نہیں بچنا واجب نہیں کیا پس معلوم ہوا کہ آدمی زندہ نجس العین نہیں ہے۔ کچھ مرد اور عورت میں فرق نہیں ہے واللہ اعلم بالصواب کذا قال ابن حجر
رحمہ اللہ تعالیٰ فی فتح الباری

وفی الباب عن حذیفة **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح وقد رخص غیر واحد من اهل العلم فی مصافحة الجنب ولم یروا بعرق الجنب والحائض بأسا **باب** ما جاء فی المرأة ترى فی المنام مثل ما یرى الرجل **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن هشام بن عروة عن ابیه عن زینب بنت ابی سلمة عن ام سلمة قالت جاءت ام سلیم بنت ملحان الی النبی صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله ان الله لا یستحیی من الحق فهل علی المرأة تعنی غسلا اذا هی رأت فی المنام مثل ما یرى الرجل قال نعم اذا هی رأت الماء فلتغتسل قالت ام سلمة قلت لها فضحت النساء یا ام سلیم **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح وهو قول عامة الفقهاء ان المرأة اذا رأت فی المنام مثل ما یرى الرجل فانزلت ان علیها الغسل وبه یقول سفیان الثوری والشافعی وفی الباب عن ام سلیم وخولة وعائشة وانس **باب** فی الرجل یستدفئ بالمرأة بعد الغسل **حدثنا** هناد نا وکیع عن حریث عن الشعبی عن مسروق عن عائشة قالت ربما اغتسل النبی صلی الله علیه وسلم من الجنابة ثم جاء فاستدفأ بی فضممته الی ولم اغتسل **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث لیس باسناده بأس وهو قول غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین ان الرجل اذا اغتسل فلا بأس بان یستدفئ بامرأته وینام معها قبل ان تغتسل المرأة وبه یقول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحاق **باب** التیمم للجنب اذا لم یجد الماء **حدثنا** محمد بن بشار ومحمود بن غیلان قالا نا ابو احمد الزبیری نا سفیان عن خالد الحذاء عن ابی قلابة عن عمرو بن بجدان عن ابی ذر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الصعید الطیب طهور المسلم وان لم یجد الماء عشر سنین فاذا وجد الماء فلیمسه بشرته فان ذلک خیر وقال محمود فی حدیثه ان الصعید الطیب وضوء المسلم وفی الباب عن ابی هریرة وعبد الله بن عمرو وعمران بن حصین **قال** ابو عیسیٰ هکذا روى غیر واحد عن خالد الحذاء عن ابی قلابة عن عمرو بن بجدان عن ابی ذر وقد روى هذا الحدیث ایوب عن ابی قلابة عن رجل من بنی عامر عن ابی ذر ولم یسمه وهذا حدیث حسن وهو قول عامة الفقهاء ان الجنب والحائض اذا لم یجدا الماء تیمما وصلیا ویروى

اور اس باب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور کئی اہل علم نے جنبی کے مصافحہ کرنے میں رخصت دی ہے اور انہوں نے جنبی اور حائض کے پسینے سے کچھ خوف نہیں دیکھا ہے **باب** اس بیان میں کہ عورت خواب دیکھے جیسا کہ مرد خواب میں دیکھتا ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے ہشام بن عروہ سے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے اُنھوں نے ام سلمہ سے کہا کہ آئیں ام سلیم ملحان کی بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ بیشک اللہ تعالیٰ حق بات سے شرم نہیں کرتا سو آپ فرمائیے کہ کیا عورت پر بھی نہانا ہے جب وہ خواب میں دیکھے مثل اُسکے کہ مرد خواب میں دیکھتا ہے فرمایا آپ نے ہاں جب وہ پانی دیکھے تو غسل کرے۔ کہا ام سلمہ نے میں نے اُس عورت سے کہا اے ام سلیم تو نے عورتوں کو شرمندہ کر دیا ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہی قول ہے عامہ فقہا کا کہ جب عورت خواب میں دیکھے مثل اُسکے کہ مرد دیکھتا ہے پس اُسکو انزال ہو جائے تو اُس پر غسل ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور شافعی۔ اور اس باب میں روایت ہے ام سلیم اور خولہ اور عائشہ اور انس سے رضی اللہ عنہم **باب** اس مرد کے بیان میں جو بعد غسل کے عورت سے گرمی لیتا ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے حریث سے اُنھوں نے شعبی سے اُنھوں نے مسروق سے اُنھوں نے عائشہ رض سے کہا اُنھوں نے کئی مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنابت کا غسل کیا اور پھر آئے اور مجھ سے ساتھ گرمی لی میں نے اُنکو اپنے ساتھ ملا لیا اور میں غسل نہیں کیے ہوئی تھی کہا ابو عیسیٰ نے یہ ایسی حدیث ہے کہ اسکی اسناد میں کچھ خوف نہیں ہے۔ اور یہ قول ہے کئی ایک اہل علم صحابہ اور تابعین کا کہ مرد جب غسل کرے تو اسکو خوف نہیں کہ اپنی عورت کے ساتھ گرمی حاصل کرے اور عورت کے نہانے سے پہلے اُسکے ساتھ سو رہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** جنبی کے تیمم کے بیان میں جبکہ وہ پانی کو نہ پائے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے خالد الحذاء سے اُنھوں نے ابی قلابہ سے اُنھوں نے عمرو بن بجدان سے اُنھوں نے ابی ذر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مٹی پاک مسلمان کے لیے طہارت ہے اگرچہ دس برس پانی نہ پائے سو جب پانی پائے تو اپنے بدن پر اُسکو لگائے کیونکہ یہ بہتر ہے[1] اور کہا محمود نے اپنی حدیث میں مٹی پاک وضو مسلمان کا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو اور عمران بن حصین سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے اور اسی طرح روایت کی ہے کئی ایک اور لوگوں نے بھی خالد بن حذاء سے اُنھوں نے ابی قلابہ سے اُنھوں نے عمرو بن بجدان سے اُنھوں نے ابی ذر سے۔ اور نیز روایت کیا اس حدیث کو ایوب نے ابی قلابہ سے اُنھوں نے ایک مرد سے جو قبیلہ بنی عامر سے تھا۔ اُنھوں نے ابی ذر سے اور ابی قلابہ نے اُس مرد کا نام نہیں لیا۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔ اور یہی قول ہے عامہ فقہاء کا کہ جنبی اور حائض جب پانی نہ پائیں تو تیمم کریں اور نماز پڑھیں

---

[1] بہتر مطلب وجوب کے نہیں ہے کہ جو کہ وضو کرنا وقت دیکھنے پانی کے واجب نہیں بغیر اسکی یہ آیت ہے [illegible]

عن ابن مسعود انه كان لا يرى التيمم للجنب وان لم يجد الماء ويروى عنه انه رجع عن قوله فقال يتيمم اذا لم يجد الماء وبه يقول سفيان الثوري ومالك والشافعي واحمد واسحاق **باب** في المستحاضة **حدثنا** هناد نا وكيع وعبدة وابو معوية عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت جاءت فاطمة ابنة ابي حبيش الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله اني امرأة استحاض فلا اطهر افادع الصلوة قال لا انما ذلك عرق وليست بالحيضة فاذا اقبلت الحيضة فدعي الصلوة واذا ادبرت فاغسلي عنك الدم وصلي قال ابو معوية في حديثه وقال توضئي لكل صلوة حتى يجيء ذلك الوقت وفي الباب عن ام سلمة **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح وهو قول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وبه يقول سفيان الثوري ومالك وابن المبارك والشافعي ان المستحاضة اذا جاوزت ايام اقرائها اغتسلت وتوضأت لكل صلوة **باب** ما جاء ان المستحاضة تتوضأ لكل صلوة **حدثنا** قتيبة نا شريك عن ابي اليقظان عن عدي بن ثابت عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال في المستحاضة تدع الصلوة ايام اقرائها التي كانت تحيض فيها ثم تغتسل وتتوضأ عند كل صلوة وتصوم وتصلي **حدثنا** علي بن حجر نا شريك نحوه بمعناه **قال** ابو عيسى هذا حديث قد تفرد به شريك عن ابي اليقظان وسألت محمدا عن هذا الحديث فقلت عدي بن ثابت عن ابيه عن جده جد عدي ما اسمه فلم يعرف محمد اسمه وذكرت لمحمد قول يحيى بن معين ان اسمه دينار فلم يعبأ به وقال احمد واسحاق في المستحاضة ان اغتسلت لكل صلوة هو احوط لها وان توضأت لكل صلوة اجزأها وان جمعت بين الصلوتين بغسل اجزأها **باب** في المستحاضة انها تجمع بين الصلوتين بغسل واحد **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر العقدي نا زهير بن محمد عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن ابراهيم بن محمد بن طلحة عن عمه عمران بن طلحة عن امه حمنة ابنة جحش قالت كنت استحاض حيضة كبيرة شديدة فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم استفتيه واخبره فوجدته في بيت اختي زينب بنت جحش فقلت يا رسول الله اني استحاض حيضة كثيرة شديدة فما تامرني فيها قد منعتني الصيام والصلوة قال انعت لك الكرسف

اور ابن مسعود سے مروی ہے کہ وہ جنبی کے لیے تیمم جائز نہیں رکھتا تھا اگرچہ پانی نہ پاوے۔ اور اسکا رجوع کرنا بھی اپنے قول سے مروی ہے۔ سو کہا کہ جب پانی نہ پاوے تو تیمم کرے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق رحمہم اللہ **باب** استحاضہ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع اور عبدہ اور ابو معاویہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا آئیں فاطمہ بنت ابی حبیش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میں عورت ہوں مجھے اسقدر استحاضہ آتا ہے کہ میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز کو چھوڑ دوں فرمایا آپ نے کہ نہیں یہ تو ایک رگ ہے اور حیض نہیں سو جب حیض کا وقت آوے تو نماز کو چھوڑ دے اور جب جاتا رہے تو اپنے بدن سے خون کو دھو اور نماز پڑھ کہا ابو معاویہ نے اپنی حدیث میں اور فرمایا آپ نے ہر نماز کے لیے جو وقت اُسکا آوے تو وضو کرے۔ اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے۔ اور یہ قول ہے کئی ایک اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی کہ جب عورت کے دن حیض کے گذر جائیں تو نہالے اور ہر ایک نماز کے لیے وضو کرے **باب** اُس بیان میں کہ مستحاضہ ہر ایک نماز کے لیے وضو کرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ابی الیقظان سے اُسنے عدی بن ثابت سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مستحاضہ کے حق میں کہ اپنے حیض کے دنوں میں جنمیں وہ حائض ہوتی ہے وہ نماز کو چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر ایک نماز کے لیے وضو کرے اور روزے رکھے اور نماز پڑھے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے مثل اسکے ساتھ اسی معنی کے کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو تنہا شریک ہی نے ابی الیقظان سے روایت کیا ہے اور میں نے محمد سے اس حدیث کی بابت سوال کیا اور کہا کہ عدی بن ثابت جو بواسطے باپ کے اپنے دادا سے راوی ہے اسکے دادا کا نام کیا ہے پس محمد نے اُسکے نام کو نہ پہچانا اور میں نے محمد سے یحییٰ بن معین کا قول ذکر کیا کہ نام اُسکا دینار ہے سو اُسنے اُسکا اعتبار بھی نہ کیا اور کہا امام احمد اور اسحاق نے مستحاضہ کے حق میں اگر ہر ایک نماز کے واسطے غسل کرے تو اُسکے لیے احتیاط ہے اور اگر ہر ایک نماز کے واسطے وضو کرے تو اُسکو کافی ہو جاتا ہے۔ اور دو نمازوں کو ایک غسل سے جمع کرے تو بھی اسکو کافی ہو جاتا ہے **باب** اس بیان میں کہ مستحاضہ ایک غسل سے دو نمازوں کو جمع کرے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے زہیر بن محمد نے عبد اللہ بن عقیل سے اُسنے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے اُسنے اپنے چچا عمران بن طلحہ سے اُسنے اپنی والدہ حمنہ بنت جحش سے کہ کہا اُسنے مجھے استحاضہ بہت سخت آیا کرتا تھا سو میں نبی صلعم کے پاس فتویٰ طلب کرنے اور آپ کو خبر دینے کے واسطے آئی۔ پس میں نے آپکو اپنی بہن زینب جحش کے گھر میں پایا سو میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے استحاضہ بہت سخت آتا ہے سو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں۔ مجھے تو اُسنے نماز اور روزے سے منع کر دیا ہے فرمایا آپ نے میں نے تیرے لیے کرسف پسند کیا ہے

فانه یذهب الدم قالت هو اكثر من ذلك قال فتلجمی قالت هو اكثر من ذلك قال فاتخذی ثوبا قال هو اكثر من ذلك انما اثج ثجا فقال النبی صلی الله علیه وسلم سآمرك بامرین ایهما صنعت اجزأ عنك فان قویت علیهما فانت اعلم فقال انما هی ركضة من الشیطن فتحیضی ستة ایام او سبعة ایام فی علم الله ثم اغتسلی فاذا رأیت انك قد طهرت واستنقأت فصلی اربعة وعشرین لیلة او ثلثة وعشرین لیلة وایامها وصومی وصلی فان ذلك یجزیك وكذلك فافعلی كما تحیض النساء وكما یطهرن لمیقات حیضهن وطهرهن فان قویت علی ان تؤخری الظهر وتعجلی العصر ثم تغتسلین حین تطهرین تصلین الظهر والعصر جمیعا ثم تؤخرین المغرب وتعجلین العشاء ثم تغتسلین وتجمعین بین الصلوتین فافعلی وتغتسلین مع الصبح وتصلین وكذلك فافعلی وصومی ان قویت علی ذلك فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو اعجب الامرین الی قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح ورواه عبید الله بن عمرو الرقی وابن جریج وشریك عن عبد الله بن محمد بن عقیل عن ابراهیم بن محمد بن طلحة عن عمه عمران عن امه حمنة الا ان ابن جریج یقول عمر بن طلحة والصحیح عمران بن طلحة وسألت محمدا عن هذا الحدیث فقال هو حدیث حسن وهكذا قال احمد بن حنبل هو حدیث حسن صحیح وقال احمد واسحاق فی المستحاضة اذا كانت تعرف حیضها باقبال الدم وادباره فاقباله ان یكون اسود وادباره ان یتغیر الی الصفرة فالحكم فیها علی حدیث فاطمة بنت ابی حبیش وان كانت المستحاضة لها ایام معروفة قبل ان تستحاض فانها تدع الصلوة ایام اقرائها ثم تغتسل وتتوضأ لكل صلوة وتصلی واذا استمر بها الدم ولم یكن لها ایام معروفة ولم تعرف الحیض باقبال الدم وادباره فالحكم لها علی حدیث حمنة بنت جحش وقال الشافعی المستحاضة اذا استمر بها الدم فی اول ما رأت فدامت علی ذلك فانها تدع الصلوة ما بینها وبین خمسة عشر یوما فاذا طهرت فی خمسة عشر یوما او قبل ذلك فانها ایام حیض فاذا رأت الدم اكثر من خمسة عشر یوما فانها تقضی صلوة اربعة عشر یوما ثم تدع الصلوة بعد ذلك اقل ما تحیض النساء وهو یوم ولیلة

کیونکہ وہ خون کو دور کر دیتا ہے۔ کہا اُسنے وہ اس سے زیادہ ہے۔ فرمایا آپ نے پس لجام پہن لے۔ کہا اُسنے وہ اس سے بھی زیادہ ہے فرمایا آپ نے اُسکے نیچے کپڑا رکھ کہا اُسنے وہ اس سے بھی زیادہ ہے میں تو کثرت سے خون بہاتی ہوں۔ پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میں تجھے دو امر بتلاتا ہوں انمیں سے جونسا تو کرے گی وہ تجھے کافی ہو جائیگا پس اگر تو دونوں پر قادر ہو تو تو اچھا جانتی ہے۔ فرمایا آپ نے تحقیق یہ تو شیطان کی چھیڑ ہے تو اللہ کے علم میں چھ دن یا سات دن حیض بیٹھ پھر غسل کر پس جب تو معلوم کرے کہ میں پاک اور صاف ہو گئی ہوں تو چوبیس راتیں یا تئیس رات اور دن نماز پڑھ اور روزے رکھ اور نماز پڑھ سو یہ تجھے کافی ہو جائیگا اور ایسا ہی جیسا کہ عورتیں حائض ہوتی ہیں اور جیسا کہ حیض اور طہر کے وقت پر پاک ہوتی ہیں۔ اور اگر تو اس بات پر قادر ہو کہ ظہر کو موخر کرے اور عصر کو جلدی کرے پھر تو غسل کرے جب تو پاک ہوئے اور جمع کرے ظہر اور عصر کی نماز پڑھے پھر موخر کرے تو مغرب کو اور جلدی کرے عشا کو پھر تو غسل کر اور جمع کر درمیان دونوں نمازوں کے اور غسل کر وقت صبح کے اور نماز پڑھ۔ اور ایسا ہی کر اور روزے رکھ اگر تو اس پر قادر ہو سکے۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دونوں کاموں میں سے میرے نزدیک بہتر ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اسکو عبید اللہ بن عمرو رقی اور ابن جریج اور شریک نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُنہے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے اُنہے اپنے چچا عمران سے اُنہنے اپنی والدہ حمنہ سے (اسیطرح) مگر ابن جریج کہتا ہے عمر بن طلحہ اور صحیح عمران بن طلحہ ہے اور اس حدیث کی بابت میں نے محمد سے سوال کیا اُسنے کہا یہ حدیث حسن ہے اور ایسا ہی کہا ہے احمد بن حنبل نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کہا امام احمد اور اسحاق نے مستحاضہ کے حق میں جب وہ اپنے حیض کو پہچانے ساتھ آنے خون کے اور جانے اُسکے کے۔ اور آنا اُسکا یہ ہے کہ وہ سیاہ ہوتا ہے اور جانا اُسکا یہ ہے کہ وہ زردی کی طرف متغیر ہو جاتا ہے پس حکم اسمیں حدیث فاطمہ بنت ابی حبیش کا ہے اور اگر مستحاضہ کے واسطے مستحاضہ ہونے سے پہلے ایام حیض کے معروف ہوں تو وہ حیض کے دنوں میں نماز کو چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے اور نماز پڑھے جب اسکو خون مسلسل جاری رہے اور اسکے ایام حیض کے معروف نہ ہوں اور حیض کو ساتھ آنے خون کے اور جانے کے پہچانتی نہ ہو۔ پس حکم اُسکے واسطے اوپر حدیث حمنہ بنت جحش کے ہے۔ اور کہا امام شافعی نے مستحاضہ کے حق میں کہ جب وہ خون پہلی مرتبہ دیکھے کہ ہمیشہ جاری ہوگا اور اسی حالت پر ہمیشہ رہا تو وہ پہلے دن سے لیکر پندرہ دن تک نماز چھوڑ دے پس اگر پندرہ دن یا قبل اسکے پاک ہو گئی تو وہ اسکے ایام حیض کے ہونگے اور اگر اسنے پندرہ دن سے زیادہ خون دیکھا تو وہ چودہ دن کی نماز قضا کرے پھر بعد اسکے بہت تھوڑے دن جتنی عورتوں کو حیض آتا ہے نماز کو چھوڑ دے یعنی ایک دن رات

قال ابو عيسى فاختلف اهل العلم في اقل الحيض واكثره فقال بعض اهل العلم اقل الحيض ثلث واكثره عشرة وهو قول سفيان الثوري واهل الكوفة وبه ياخذ ابن المبارك وروى عنه خلاف هذا وقال بعض اهل العلم منهم عطاء بن ابي رباح اقل الحيض يوم وليلة واكثره خمسة عشر وهو قول الاوزاعي ومالك والشافعي واحمد واسحٰق وابي عبيدة **باب** ما جاء في المستحاضة انها تغتسل عند كل صلوٰة **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة انها قالت استفتت ام حبيبة ابنة جحش رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت اني استحاض فلا اطهر افادع الصلوٰة فقال لا انما ذلك عرق فاغتسلي ثم صلي فكانت تغتسل لكل صلوٰة قال قتيبة قال الليث لم يذكر ابن شهاب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر ام حبيبة ان تغتسل عند كل صلوٰة ولكنه شيء فعلته هي **قال** ابو عيسى ويروى هذا الحديث عن الزهري عن عمرة عن عائشة قالت استفتت ام حبيبة بنت جحش وقد قال بعض اهل العلم المستحاضة تغتسل عند كل صلوٰة وروى الاوزاعي عن الزهري عن عروة وعمرة عن عائشة **باب** ما جاء في الحائض انها يقضي الصلوٰة **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن ايوب عن ابي قلابة عن معاذة ان امرأة سالت عائشة قالت اتقضي احدانا صلاتها ايام محيضها فقالت احرورية انت قد كانت احدانا تحيض فلا تؤمر بقضاء **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روي عن عائشة من غير وجه ان الحائض لا تقضي الصلوٰة وهو قول عامة الفقهاء لا اختلاف بينهم في ان الحائض تقضي الصوم ولا تقضي الصلوٰة **باب** ما جاء في الجنب والحائض انهما لا يقرآن القرآن **حدثنا** علي بن حجر والحسن بن عرفة قالا نا اسمعيل بن عياش عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقرأ الحائض ولا الجنب شيئا من القرآن وفي الباب عن علي **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر لا نعرفه الا من حديث اسمعيل بن عياش عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يقرأ الجنب ولا الحائض وهو قول اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم مثل سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق

کہا ابو عیسیٰ نے اہل علم کا اقل مدت حیض اور اکثر مدت میں اختلاف ہے۔ بعض اہل علم نے کہا ہے اقل مدت حیض کی تین دن ہے اور اکثر اسکی دس دن اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور اہل علم کوفہ کا اور ساتھ اسی کے ابن مبارک تمسک کرتا ہے اور اس سے خلاف اسکا بھی مروی ہے۔ اور بعض اہل علم نے کہا ہے انہیں عطاء ابن ابی رباح ہے کہ اقل مدت حیض کی ایک دن رات ہے اور اکثر مدت اسکی پندرہ دن۔ اور یہ قول ہے اوزاعی اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق اور ابو عبید کا **باب** اس بیان میں کہ مستحاضہ ہر نماز کے وقت غسل کر لیا کرے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن شہاب سے اُنہوں نے عروہ سے اُنہوں نے عائشہ رضہ سے کہ کہا اُنہوں نے ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتوی پوچھا سو کہا مجھے استحاضہ آتا ہے اور میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز کو چھوڑ دوں فرمایا آپ نے نہیں یہ تو ایک رگ ہے سو تو غسل کر پھر نماز پڑھ سو پس وہ ہر نماز کے واسطے غسل کرتی تھی۔ کہا قتیبہ نے کہا لیث نے ابن شہاب نے یہ ذکر نہیں کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ کو ہر نماز کے واسطے نہانے کا امر کیا ہو لیکن اُسنے خود یہ فعل اختیار کیا ہے کہا ابو عیسیٰ نے روایت کی گئی ہے یہ حدیث زہری سے اُنہوں نے کی ہے عمرہ سے اُنہوں نے عائشہ سے کہ کہا اُنہوں نے ام حبیبہ بنت جحش نے فتوی پوچھا الخ۔ اور کہا بعض اہل علم نے مستحاضہ ہر نماز کے وقت غسل کیا کرے۔ اور روایت کیا اسکو اوزاعی نے زہری سے اُنہوں نے عروہ اور عمرہ سے اُنہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے **باب** اس بیان میں کہ حائض نماز کو قضا نہ کرے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے ایوب سے اُنہوں نے ابی قلابہ سے اُنہوں نے معاذہ سے یہ کہ ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا کہا اُسنے کیا ہم حیض کے دنوں کی نمازیں قضا کر لیا کریں سو کہا حضرت عائشہؓ نے کیا تو حروریہ ہے؟ ہم میں سے جس کسیکو حیض آتا تھا اسکو نماز قضا کرنے کا حکم نہیں دیا جاتا تھا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کئی وجوہ سے حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حائض نماز کو قضا نہ کرے اور یہ قول ہے عامہ فقہا کا کہ کسیکو اس باب میں اختلاف نہیں کہ حائض روزے کو قضا کرے اور نماز کو قضا نہ کرے **باب** اس بیان میں کہ جنبی اور حائض قرآن کو نہ پڑھیں **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر اور حسن بن عرفہ نے حدیث کی ہم سے اسمعیل بن عیاش نے موسیٰ بن عقبہ سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے حائض اور جنبی کچھ بھی قرآن سے نہ پڑھیں اور اس باب میں حضرت علیؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے نہیں پہچانتے ہم حدیث ابن عمر کو مگر حدیث اسمعیل بن عیاش سے کہ روایت کی موسیٰ بن عقبہ سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے اُنہوں نے نبی صلعم سے کہ فرمایا آپ نے جنبی اور حائض قرآن نہ پڑھیں۔ اور یہی قول ہے اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین اور اُنکے پیچھے والوں کا جیسے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کے۔

۱؎ حرورا ایک گاؤن ہے کوفہ کے قریب وہان خارجی لوگ حضرت علیؓ کے مقابلہ میں جمع ہوئے تھے حضرت علیؓ نے قتل کیا تھا انکا مذہب یہ تھا کہ حائض پر نماز قضا کرنا واجب ہے

قالوا لا تقرأ الحائض ولا الجنب من القرآن شيئا الا طرف الآية والحرف ونحو ذلك ورخصوا للجنب والحائض في التسبيح والتهليل قال وسمعت محمد بن اسمعيل يقول ان اسمعيل بن عياش يروي عن اهل الحجاز واهل العراق احاديث مناكير كأنه ضعف روايته عنهم فيما ينفرد به وقال انما حديث اسمعيل بن عياش عن اهل الشام وقال احمد بن حنبل اسمعيل بن عياش اصلح من بقية ولبقية احاديث مناكير عن الثقات **قال** ابو عيسى حدثني بذلك احمد بن الحسن قال سمعت احمد بن حنبل يقول بذلك **باب** ما جاء في مباشرة الحائض **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن منصور عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حضت يأمرني ان اتزر ثم يباشرني وفي الباب عن ام سلمة وميمونة **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح وهو قول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وبه يقول الشافعي واحمد واسحاق **باب** ما جاء في مواكلة الجنب والحائض وسورهما **حدثنا** عباس العنبري ومحمد بن عبد الاعلى قالا نا عبد الرحمن بن مهدي نا معوية بن صالح عن العلاء بن الحارث عن حرام بن معوية عن عمه عبد الله بن سعد قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن مواكلة الحائض فقال واكلها وفي الباب عن عائشة وانس **قال** ابو عيسى حديث عبد الله بن سعد حديث حسن غريب وهو قول عامة اهل العلم لم يروا بمواكلة الحائض بأسا واختلفوا في فضل وضوءها فرخص في ذلك بعضهم وكره بعضهم فضل طهورها **باب** ما جاء في الحائض تتناول الشيء من المسجد **حدثنا** قتيبة نا عبيدة بن حميد عن الاعمش عن ثابت بن عبيد عن القاسم بن محمد قال قالت عائشة قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ناوليني الخمرة من المسجد قالت قلت اني حائض قال ان حيضتك ليست في يدك وفي الباب عن ابن عمر وابي هريرة

کر کہا انھوں نے حائض اور جنبی قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں مگر ایک ٹکڑا ایک آیت کا اور ایک حرف اور مثل اُسکے۔ اور رخصت دی انھوں نے جنب اور حائض کو تسبیح اور تہلیل میں کہا ترمذی نے سُنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ کہا اُسنے اسماعیل بن عیاش اہل حجاز اور اہل عراق سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے گویا محمد بن اسمٰعیل نے اسکی روایت کو جس حالت میں کہ اکیلا حجازیوں اور عراقیوں سے روایت کرے ضعیف کیا ہے اور کہا حدیث اسماعیل بن عیاش کی اہل شام سے قوی ہے اور کہا احمد بن حنبل نے اسماعیل بن عیاش بقیہ سے بہت بہتر ہے اور بقیہ بہت ثقات سے منکر حدیثیں بیان کرتا ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کی مجھ سے ساتھ اسکے احمد بن حسن نے کہا سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتا تھا ساتھ اسکے **باب** حائض سے مباشرت[1] کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے سفیان سے اُسنے منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ سے کہ کہا اُسنے جب میں حائض ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ازار پہننے کا حکم کرتے پھر مجھ سے ساتھ مباشرت کرتے۔ اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہ اور میمونہ سے۔ **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے اور یہ قول ہے کئی ایک اہل علم صحابہ اور تابعین کا۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام شافعی اور احمد اور اسحٰق **باب** جنبی اور حائض کے ساتھ کھانے اور ان دونوں کے جھوٹے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عباس عنبری نے اور محمد بن عبدالاعلیٰ نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے۔ کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن صالح نے علاء بن حارث سے اُسنے حرام بن معاویہ سے اُسنے اپنے چچا عبداللہ بن سعد سے کہا اُسنے میں نے حائض کے ساتھ کھانے کی بابت نبی صلعم سے پوچھا تو فرمایا کہ اُسکے ساتھ کھالے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور انس سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن سعد کی حسن غریب ہے۔ اور یہ قول ہے عام اہل علم کا کہ وہ لوگ حائض کے ساتھ کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں جانتے اور اختلاف کیا انھوں نے اُسکے وضو کے بچے ہوئے پانی میں۔ سو بعض نے تو اس باب میں رخصت دی ہے اور بعض نے اُسکے وضو کے بچے ہوئے پانی کو مکروہ جانا ہے **باب** بیان میں حائض کے کہ مسجد سے کوئی چیز اٹھا دے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبیدہ بن حمید نے اُسنے اعمش سے اُسنے ثابت بن عبید سے اُسنے قاسم بن محمد سے کہا اُسنے کہا عائشہ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے مسجد سے چٹائی لا دے۔ کہا عائشہ نے۔ میں نے کہا کہ میں حائض ہوں۔ فرمایا آپ نے حیض[2] تیرا تیرے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور ابی ہریرہ سے

---

[1] مباشرت کے معنی یہاں مس اور لمس رکھے ہیں یعنی جسم سے جسم ملانا یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کا۔ اور جو شخص اپنے نفس پر قادر نہ ہو اُسکے لیے بچنا افضل ہے۔

[2] یعنی تیرا ہاتھ نجس نہیں اس لیے کہ حیض کا اثر ہاتھ میں نہیں آتا ہے

ال ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح وهو قول عامة اهل العلم لا نعلم بينهم اختلافا في ذلك بان لا بأس ان تتناول
ائض شيئا من المسجد **باب** ما جاء في كراهية اتيان الحائض **حدثنا** بندار نا يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن مهدي وبهز بن اسد
الوا نا حماد بن سلمة عن حكيم الاثرم عن ابي تميمة الهجيمي عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اتى حائضا او امرأة في دبرها
و كاهنا فقد كفر بما انزل على محمد **قال** ابو عيسى لا نعرف هذا الحديث الا من حديث حكيم الاثرم عن ابي تميمة الهجيمي عن ابي هريرة
نما معنى هذا عند اهل العلم على التغليظ وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اتى حائضا فليتصدق بدينار فلو كان اتيان
حائض كفرا لم يؤمر فيه بالكفارة وضعف محمد هذا الحديث من قبل اسناده وابو تميمة الهجيمي اسمه طريف بن مجالد **باب** ما جاء في
كفارة في ذلك **حدثنا** علي بن حجر نا شريك عن خصيف عن مقسم عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم في الرجل يقع على امرأته وهي حائض قال
صدق بنصف دينار **حدثنا** الحسين بن حريث نا الفضل بن موسى عن ابي حمزة السكري عن عبد الكريم عن مقسم عن ابن عباس عن
نبي صلى الله عليه وسلم قال اذا كان دما احمر فدينار واذا كان دما اصفر فنصف دينار **قال** ابو عيسى حديث الكفارة في اتيان
حائض قد روي عن ابن عباس موقوفا ومرفوعا وهو قول بعض اهل العلم وبه يقول احمد واسحاق وقال ابن المبارك يستغفر ربه
كفارة عليه وقد روي مثل قول ابن المبارك عن بعض التابعين منهم سعيد بن جبير وابراهيم **باب** ما جاء في غسل دم الحيض
ن الثوب **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر عن اسماء ابنة ابي بكر الصديق ان امرأة
الت النبي صلى الله عليه وسلم عن الثوب يصيبه الدم من الحيضة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم حتيه

ا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے اور یہ قول ہے عامہ اہل علم کا ہم کو کسی کا خلاف انہیں سے اس مسئلہ میں معلوم نہیں کہ حائض کو کسی چیز
ے پکڑنے میں مسجد سے کچھ خوف نہیں **باب** حائض کے پاس آنے کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے
ی بن سعید اور عبدالرحمن بن مہدی اور بہز بن اسد نے کہا انھوں نے حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے حکیم اثرم سے انہوں نے ابی تمیمہ ہجیمی سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے
لی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص حائض کے پاس آیا یا عورت کے پاس اسکی دبر میں یا کاہن کے پاس تو اس نے انکار کیا اس چیز کا جو اتاری
ی ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہا ابو عیسیٰ نے نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر حدیث حکیم اثرم سے جو روایت ہے ابی تمیمہ ہجیمی سے انہوں نے ابی ہریرہ سے اور معنی
س حدیث کے اہل علم کے نزدیک زجر کے ہیں۔ اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص حائض کے پاس آیا تو چاہیے کہ ایک
ینار صدقہ کرے۔ پس اگر حائض کے پاس آنا کفر ہوتا تو کفارے کا اسکو حکم نہ دیا جاتا۔ اور محمد بن اسمٰعیل نے اس حدیث کو اسناد کی جہت سے
عیف کیا ہے۔ اور ابو تمیمہ ہجیمی کا نام طریف بن مجالد ہے **باب** اسکے کفارے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے
یک نے خصیف سے انہوں نے مقسم سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مرد کے حق میں جو عورت سے حیض کی حالت میں واقع ہو
یا آپ نے آدھا دینار صدقہ کرے **حدیث** کی ہم سے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے ابی حمزہ سکری سے انہوں نے عبدالکریم
ے مقسم سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اگر خون سرخ ہو تو ایک دینار اور اگر خون زرد ہو تو نصف دینار کہا ابو عیسیٰ نے حدیث
رے کی جو حائض کے پاس آنے کے باب میں ہے ابن عباس سے مرفوع اور موقوف دونوں طرح سے مروی ہے۔ اور یہ قول ہے بعض اہل علم کا
ر یہی قائل ہیں احمد اور اسحاق اور کہا ابن مبارک نے اپنے رب سے بخشش مانگے۔ اور اس پر کفارہ نہیں ہے۔ اور بعض تابعین سے ابن مبارک
ے قول کے مثل بھی مروی ہے انہیں میں سے سعید بن جبیر اور ابراہیم ہیں **باب** کپڑے سے حیض کا خون دھونے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے
ن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر صدیق سے کہ ایک عورت
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کپڑے کی بابت سوال کیا جسکو حیض کا خون لگ جائے سو فرمایا رسول اللہ صلعم نے اسکو چھیل

لہ حائض کے پاس آنے کا معنی جماع کرنے کے ہیں یعنی جس نے حائض کے ساتھ جماع کیا یا عورت کے ساتھ دبر میں جماع کیا خواہ وہ حائض ہو یا نہ یا کاہن کے پاس غیب دریافت کرنے کے واسطے آیا تو
اس نے احکام الٰہی کا انکار کیا۔ کاہن وہ جو آئندہ کی خبریں بتلا دے۔ کہا شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اگر عورت کے پاس حالت حیض میں یا اسکی دبر میں حلال جانکر آیا یا کاہن کے پاس آیا
اور اسکو سچا جانا تو وہ حقیقۃً کافر ہوا۔ اگر حلال جانتا تھا اور نہ کاہن کو سچا جانتا ہو تو وہ کافر حقیقی نہیں بلکہ کفر کے معنی کفران نعمت کے ہیں سلہ چھیلنے کے معنی ہیں کہ اس خون
کو اپنے ناخنوں یا انگلیوں کے پوروں سے ملے اس سے غرض یہ ہے کہ خون اچھی وجہ سے دور ہو جاتا ہے پھر بسبب پانی کے چھینٹے ملنے سے خوب صاف ہو جاتا ہے

ثم اقرصیه بالماء ثم رشیه وصلی فیه وفی الباب عن ابی هریرة وام قیس بنت محصن **قال** ابو عیسی حدیث اسماء فی غسل الدم حدیث حسن صحیح وقد اختلف اهل العلم فی الدم یکون علی الثوب فیصلی فیه قبل ان یغسله فقال بعض اهل العلم من التابعین اذا کان الدم مقدار الدرهم فلم یغسله وصلی فیه اعاد الصلوة وقال بعضهم اذا کان الدم اکثر من قدر الدرهم اعاد الصلوة وهو قول سفیان الثوری وابن المبارک ولم یوجب بعض اهل العلم من التابعین وغیرهم علیه الاعادة وان کان اکثر من قدر الدرهم وبه یقول احمد واسحاق وقال الشافعی یجب علیه الغسل وان کان اقل من قدر الدرهم وشدد فی ذلک **باب** ما جاء فی کم تمکث النفساء **حدثنا** نصر بن علی نا شجاع بن الولید ابو بدر عن علی بن عبد الاعلی عن ابی سهل عن مسة الازدیة عن ام سلمة قالت کانت النفساء تجلس علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم اربعین یوما وکنا نطلی وجوهنا بالورس من الکلف **قال** ابو عیسی هذا حدیث لانعرفه الا من حدیث ابی سهل عن مسة الازدیة عن ام سلمة واسم ابی سهل کثیر بن زیاد قال محمد بن اسمعیل علی بن عبد الاعلی ثقة وابو سهل ثقة ولم یعرف محمد هذا الحدیث الا من حدیث ابی سهل وقد اجمع اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین ومن بعدهم علی ان النفساء تدع الصلوة اربعین یوما الا ان تری الطهر قبل ذلک فانها تغتسل وتصلی فاذا رأت الدم بعد الاربعین فان اکثر اهل العلم قالوا لا تدع الصلوة بعد الاربعین وهو قول اکثر الفقهاء وبه یقول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق ویروی عن الحسن البصری انه قال انها تدع الصلوة خمسین یوما اذا لم تر الطهر ویروی عن عطاء بن ابی رباح والشعبی ستین یوما **باب** ما جاء فی الرجل یطوف علی نسائه بغسل واحد

پھر اسکو پانی سے مل پھر اس پر چھینٹے مار اور اسمیں نماز پڑھ۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ام قیس بنت محصن سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث اسماء کی خون کے دھونے میں حسن صحیح ہے اور اہل علم نے اختلاف کیا ہے اُس خون میں جو کپڑے پر ہو اور دھونے سے پہلے اسمیں نماز پڑھ لے۔ بعض اہل علم نے تابعین سے کہا ہے کہ جب خون مقدار درہم کے ہو اور اُسنے پہننے والے نے دھویا نہیں اور اُسمیں نماز پڑھ لی تو وہ نماز کا اعادہ کرے۔ اور کہا بعض نے اور جب خون مقدار درہم سے زائد ہو تو نماز کا اعادہ کرے۔ اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا۔ اور بعض اہل علم نے تابعین وغیرہ سے اُسپر نماز کا اعادہ واجب نہیں جانا اگرچہ مقدار درہم سے زائد ہو اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام احمد اور اسحاق۔ اور کہا امام شافعی رحمہ نے اُسپر دھونا واجب ہے اگرچہ مقدار درہم سے کم ہو اور تشدید کی ہے امام شافعی نے اسمیں **باب** نفاس والی عورت کتنے روز توقف کرے **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے شجاع بن ولید ابو بدر نے علی بن عبد الاعلیٰ سے اُنھوں نے ابی سہل سے اُنھوں نے مسہ ازدیہ سے اُنھوں نے ام سلمہ سے کہ کہا اُنھوں نے نفاس والی عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چالیس روز بیٹھتی تھیں۔ اور ہم اپنے مونھوں پر ساتھ ورس[1] کے جھائیں کے لیے ملا کرتے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر حدیث ابی سہل سے جو روایت ہے مسہ ازدیہ سے وہ ام سلمہ سے اور نام ابی سہل کا کثیر بن زیاد ہے۔ کہا محمد بن اسمٰعیل نے علی بن عبد الاعلیٰ ثقہ ہے۔ اور ابو سہل بھی ثقہ ہے۔ اور نہیں پہچانا محمد اس حدیث کو مگر حدیث ابی سہل سے اور اجماع کیا ہے اہل علم نے صحابہ اور تابعین اور اُنکے پچھلوں نے اس بات پر کہ نفاس والی عورت نماز کو چالیس دن تک چھوڑ دے مگر یہ کہ قبل اُسکے طہارت کو دیکھ لے سو وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔ اور اگر بعد چالیس روز کے بھی خون کو دیکھے تو اکثر اہل علم نے کہا ہے کہ بعد چالیس روز کے نماز کو ترک نہ کرے۔ اور یہ قول ہے اکثر فقہا کا۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور حسن بصری سے مروی ہے کہ کہا اُنھوں نے کہ وہ پچاس روز تک نماز کو ترک کرے جب تک وہ پاک نہ ہو۔ اور عطاء بن ابی رباح اور شعبی سے ساٹھ روز مروی ہیں **باب** اس بیان میں کہ مرد اپنی تمام عورتوں پر ایک غسل میں دورہ کرے

---

[1] ورس ایک قسم کی گھاس ہے جو جھائیں کو بہت نافع ہے۔ چونکہ نفاس کے وقت میں عورت کے چہرے پر جھائیاں بہت ہوتی ہیں اس لیے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس جملہ کو ذکر کیا ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جھائیوں کی دوا ورس سے کیا کرتے تھے نفاس والی عورت چالیس روز تک نماز اور روزہ اور جماع سے بند رہے۔ بشرطیکہ اُسکو چالیس روز تک برابر نفاس کا خون آوے۔ اور اگر ان ایام سے قبل ہی پاک ہو جاوے تو جتنے روز اُسکو خون آوے اُتنے روز نماز وغیرہ سے بند رہے [illegible]

حدثنا بندار نا ابو احمد نا سفيان عن معمر عن قتادة عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يطوف على نسائه في غسل واحد وفي الباب عن ابي رافع **قال** ابو عيسى حديث انس حديث صحيح وهو قول غير واحد من اهل العلم منهم الحسن البصري ان لا باس ان يعود قبل ان يتوضأ وقد روى محمد بن يوسف هذا عن سفيان فقال عن ابي عروة عن ابي الخطاب عن انس وابو عروة هو معمر بن راشد وابو الخطاب قتادة بن دعامة **باب** ما جاء اذا اراد ان يعود توضأ **حدثنا** هناد نا حفص بن غياث عن عاصم الاحول عن ابي المتوكل عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اتى احدكم اهله ثم اراد ان يعود فليتوضأ بينهما وضوءا وفي الباب عن عمر **قال** ابو عيسى حديث ابي سعيد حديث حسن صحيح وهو قول عمر بن الخطاب وقال به غير واحد من اهل العلم قالوا اذا جامع الرجل امرأته ثم اراد ان يعود فليتوضأ قبل ان يعود وابو المتوكل اسمه علي بن داود وابو سعيد الخدري اسمه سعد بن مالك بن سنان **باب** ما جاء اذا اقيمت الصلوة ووجد احدكم الخلاء فليبدأ بالخلاء **حدثنا** هناد نا ابو معوية عن هشام بن عروة عن ابيه عن عبد الله بن ارقم قال اقيمت الصلوة فاخذ بيد رجل فقدمه وكان امام القوم وقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا اقيمت الصلوة ووجد احدكم الخلاء فليبدأ بالخلاء وفي الباب عن عائشة وابي هريرة وثوبان وابي امامة **قال** ابو عيسى حديث عبد الله بن ارقم حديث حسن صحيح هكذا روى مالك بن انس ويحيى بن سعيد القطان وغير واحد من الحفاظ عن هشام بن عروة عن ابيه عن عبد الله بن الارقم وروى وهيب وغيره عن هشام بن عروة عن ابيه عن رجل عن عبد الله بن الارقم وهو قول غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين

حدیث کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے معمر سے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے انس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام عورتوں پر ایک غسل میں طواف کرتے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی رافع سے بھی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح ہے۔ اور یہ قول ہے کئی ایک اہل علم کا۔ انہیں میں سے حسن بصری ہیں کہ وضو کرنے سے پہلے دوسری بار اعادہ کرنے میں کچھ خوف نہیں ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث محمد بن یوسف نے سفیان سے پس کہا اُنہوں نے یہ روایت ہے ابی عروہ سے وہ روایت ہے ابی الخطاب سے وہ انس سے اور ابو عروہ وہ معمر بن راشد ہیں اور ابو الخطاب قتادہ بن دعامہ ہیں **باب** اس بیان میں کہ جب دوبارہ جماع کرنے کا ارادہ کرے تو وضو کرے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے حفص بن غیاث نے عاصم الاحول سے اُنہوں نے ابی المتوکل سے اُنہوں نے ابی سعید خدری سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب کوئی شخص تم میں سے اپنی اہل کے پاس آوے پھر دوسری مرتبہ بھی آنے کا ارادہ کرتا ہو تو چاہیے کہ درمیان ان دونوں کے وضو کرے۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت عمرؓ سے بھی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے عمر بن الخطابؓ کا۔ اور کہا ہے ساتھ اس کے کئی ایک اہل علم نے کہ کہا انہوں نے جب کوئی مرد اپنی عورت سے جماع کرے۔ پھر دوبارہ عود کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو چاہیے کہ عود کرنے سے پہلے وضو کرے۔ اور ابو المتوکل کا نام علی بن داؤد ہے اور ابی سعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے **باب** جب نماز کے لیے تکبیر ہو جائے اور کسی کو تم میں سے پاخانہ کی حاجت ہو تو چاہیے کہ پہلے پاخانہ کو جائے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عبد اللہ بن ارقم سے کہ کہا اُنہوں نے نماز کے لیے تکبیر ہو گئی پس عبد اللہ نے ایک مرد کا ہاتھ پکڑ کر اُس کو آگے کیا یعنی امام بنایا حالانکہ خود اس قوم کا امام تھا اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے جب نماز کے لیے تکبیر ہو جائے اور کسی کو تم میں سے پاخانہ کی حاجت ہو تو چاہیے کہ پہلے پاخانہ کو جائے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابی ہریرہ اور ثوبان اور ابی امامہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن ارقم کی حسن صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہے مالک بن انس اور یحییٰ بن سعید القطان اور کئی ایک اور حافظوں نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عبد اللہ بن ارقم سے۔ اور روایت کی ہے وہیب وغیرہ نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ایک مرد سے اُنہوں نے عبد اللہ بن ارقم سے اور یہ قول ہے کئی ایک صحابہ اور تابعین کا۔

؎ اس کا مطلب یہ ہے کہ [illegible] جمع ہو اس واسطے کہ غسل کرنا درمیان میں واجب نہیں مستحب ہے۔ یہ حدیث ابو داؤد اور نسائی کی ہے جو ابو رافع سے مروی ہے عن ابی رافع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم طاف ذات یوم علی نسائہ یغتسل عند هذه و عند هذه قال فقلت یا رسول اللہ الا تجعلہ غسلا واحدا قال هذا ازکی و اطیب و اطهر۔ درمیان وضو رکھنے میں اختلاف ہے کہ امام ابو یوسف کے نزدیک مستحب نہیں ہے اور اکثر علماء کے نزدیک مستحب ہے اور کہا ابن حبیب مالکی اور اہل ظاہر نے واجب ہے۔ اور حدیث ابی سعید کی جو ترمذی نے صحیح کہی مسلم میں بھی ہے۔ [illegible] ابن خزیمہ نے [illegible] اس بات کو رد کرکے کہا [illegible] وضو کے واسطے [illegible] نشاط کے واسطے [illegible] حدیث ابی سعید [illegible]

وبه يقول احمد واسحاق قالا لا يقوم الى الصلوة وهو يجد شيئا من الغائط والبول وقالا ان دخل في الصلوة فوجد شيئا من ذلك فلا ينصرف مالم يشغله وقال بعض اهل العلم لا بأس ان يصلي وبه غائط وبول مالم يشغله ذلك عن الصلوة **باب** ما جاء في الوضوء من الموطئ **حدثنا** قتيبة نا مالك بن انس عن محمد بن عمارة عن محمد بن ابراهيم عن ام ولد لعبد الرحمن بن عوف قالت قلت لام سلمة اني امرأة اطيل ذيلي وامشي في المكان القذر فقالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يطهره ما بعده وروى عبد الله بن المبارك هذا الحديث عن مالك بن انس عن محمد بن عمارة عن محمد بن ابراهيم عن ام ولد لهود بن عبد الرحمن بن عوف عن ام سلمة وهو وهم وانما هو عن ام ولد لابراهيم بن عبد الرحمن بن عوف عن ام سلمة وهذا الصحيح وفي الباب عن عبد الله بن مسعود قال كنا نصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا نتوضأ من الموطئ **قال** ابو عيسى وهو قول غير واحد من اهل العلم قالوا اذا وطئ الرجل على المكان القذر انه لا يجب عليه غسل القدم الا ان يكون رطبا فيغسل ما اصابه **باب** ما جاء في التيمم **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علي الفلاس نا يزيد بن زريع نا سعيد عن قتادة عن عزرة عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه عن عمار بن ياسر ان النبي صلى الله عليه وسلم امره بالتيمم للوجه والكفين وفي الباب عن عائشة وابن عباس **قال** ابو عيسى حديث عمار حديث حسن صحيح وقد روي عن عمار من غير وجه وهو قول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم علي وعمار وابن عباس وغير واحد من التابعين منهم الشعبي وعطاء ومكحول قالوا التيمم ضربة للوجه والكفين وبه يقول احمد واسحاق وقال بعض اهل العلم منهم ابن عمر وجابر وابراهيم والحسن قالوا التيمم ضربة للوجه وضربة لليدين الى المرفقين وبه يقول سفيان الثوري ومالك وابن المبارك والشافعي وقد روي هذا الوجه عن عمار في التيمم انه

اور ساتھ اسی کے کہتا ہی احمد و اسحاق کہا ان دونوں نے نماز کی طرف نہ کھڑا ہو اس حالت میں کہ اسکو پاخانہ یا پیشاب کی حاجت ہو کہا ان دونوں نے اگر کوئی شخص نماز میں داخل ہو پھر اسکو پاخانہ وغیرہ کی حاجت ہو تو چاہیے کہ نماز سے منھ نہ پھیرے جب تک کہ وہ نہ مشغول کرے اسکو اور کہا بعض اہل علم نے حالت پاخانہ اور پیشاب میں نماز پڑھنے میں کچھ خوف نہیں جب تک کہ اسکو نماز سے بند نہ کرے **باب** نجاست روندنے سے وضو کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے محمد بن عمارہ سے اُنے محمد بن ابراہیم سے اُنے عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد سے کہ کہا اُسنے میں نے ام سلمہ سے کہا کہ میں ایک عورت ہوں کہ میرا دامن لٹکتا ہی اور نجس مکان میں چلتی ہوں سو کہا ام سلمہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو مابعد اُسکا پاک کرتا ہی۔ اور روایت کی ہی اس حدیث کو عبداللہ بن مبارک نے مالک بن انس سے اُنے محمد بن عمارہ سے اُنے محمد بن ابراہیم سے اُنے ہود بن عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد سے اُنے ام سلمہ سے۔ اور یہ وہم ہی کہ وہ ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد ہی جو راوی ہی ام سلمہ سے اور یہ صحیح ہی اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ اور ناپاکی کے روندنے سے وضو نہ کرتے تھے کہا ابوعیسیٰ نے اور یہ قول ہی کئی ایک اہل علم کا۔ کہا انھوں نے کہ جب آدمی نجس مکان کو روندے تو اسپر پاؤں کا دھونا واجب نہیں مگر یہ کہ تر ہو پس وہ جگہ دھوئی جاوے جسکو نجاست لگی ہو **باب** تیمم کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابوحفص عمرو بن علی فلاس نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہم سے سعید نے قتادہ سے اُنے عزرہ سے اُنے سعید بن عبدالرحمن بن ابزی سے اُنھنے اپنے باپ سے اُنے عمار بن یاسر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو منھ اور ہاتھوں کے لیے تیمم کرنے کا حکم دیا۔ اور اس باب میں روایت ہی عائشہ اور ابن عباس سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عمار کی حدیث حسن صحیح ہی۔ اور یہ حدیث عمار سے کئی وجہ سے بھی مروی ہی اور یہ قول ہی کئی ایک اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے انمیں علی اور عمار اور ابن عباس ہیں اور کئی تابعین بھی انمیں شعبی اور عطا اور مکحول ہیں کہا انھوں نے تیمم ایک ضرب ہی منھ اور ہاتھوں کے لیے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہی احمد اور اسحاق۔ اور کہا بعض اہل علم نے انمیں سے ابن عمر اور جابر اور ابراہیم اور حسن ہیں کہ تیمم ایک ضرب ہی واسطے منھ کے اور ایک ضرب ہی واسطے ہاتھوں کے کہنیوں تک اور ساتھ اسی کے کہتا ہی سفیان ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی۔ اور یہ حدیث تیمم کی عمار سے بھی کئی وجہ سے مروی ہی۔

له یعنی اگر کوئی شخص نماز پڑھنے کے واسطے کھڑا ہو گیا اور نماز میں اسکو پاخانہ یا پیشاب معلوم ہوا تو نماز میں مشغول رہے جب تک کہ پاخانہ اسپر غلبہ نہ کرے۔ **له** فرمایا آپ نے جب تو نجس مکان سے گذرے اور پاک جگہ پر پہنچے تو پاک مکان پر دامن رگڑنے سے وہ نجاست دور ہو جاویگی۔ یہ اسی صورت میں ہی کہ جب نجاست خشک ہو کیونکہ نجاست تر سے بدون دھونے کے کپڑا پاک نہیں ہوتا جیسا کہ خود ترمذی نے آخر باب میں بیان کیا ہی

قال الوجه والكفين من غير وجه وقد روي عن عمار انه قال تيممنا مع النبي صلى الله عليه وسلم الى المناكب والآباط فضعف بعض اهل العلم حديث عمار عن النبي صلى الله عليه وسلم في التيمم للوجه والكفين لما روي عنه حديث المناكب والآباط قال اسحاق بن ابراهيم حديث عمار في التيمم للوجه والكفين هو حديث صحيح وحديث عمار تيممنا مع النبي صلى الله عليه وسلم الى المناكب والآباط ليس بمخالف لحديث الوجه والكفين لان عمارا لم يذكر ان النبي صلى الله عليه وسلم امرهم بذلك وانما قال فعلنا كذا وكذا فلما سال النبي صلى الله عليه وسلم امره بالوجه والكفين والدليل على ذلك ما افتى به عمار بعد النبي صلى الله عليه وسلم في التيمم انه قال الوجه والكفين ففي هذا دلالة على انه انتهى الى ما علمه النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا يحيى بن موسى نا سعيد بن سليمن نا هشيم عن محمد بن خالد القرشي عن داود بن حصين عن عكرمة عن ابن عباس انه سئل عن التيمم فقال ان الله قال في كتابه حين ذكر الوضوء فاغسلوا وجوهكم وايديكم الى المرافق وقال في التيمم فامسحوا بوجوهكم وايديكم منه وقال والسارق والسارقة فاقطعوا ايديهما فكانت السنة في القطع الكفين انما هو الوجه والكفين يعني التيمم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح غريب **باب** حدثنا ابو سعيد الاشج نا حفص بن غياث وعقبة بن خالد قالا نا الاعمش وابن ابي ليلى عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن علي قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرئنا القرآن على كل حال ما لم يكن جنبا **قال** ابو عيسى حديث علي حديث حسن صحيح

ہے کہا اُسنے مُنھ اور ہاتھ ہیں۔ اور نیز عمار سے مروی ہے کہ کہا اُسنے ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کاندھوں اور بغلوں تک تیمم کیا۔ اور بعض اہل علم نے عمار کی حدیث کو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمم کے باب میں منھ اور ہاتھوں کے لیے ہے ضعیف کیا ہے اسلیے کہ اُس سے حدیث کاندھوں اور بغلوں کی بھی مروی ہے کہا اسحق بن ابراہیم نے حدیث عمار کی جو تیمم کے باب میں منھ اور ہاتھوں کے لیے ہے وہ حدیث صحیح ہے۔ اور حدیث عمار کی جسمیں ذکر ہے کہ ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کاندھوں اور بغلوں تک تیمم کیا منھ اور ہاتھوں والی حدیث کے مخالف نہیں ہے۔ اسلیے کہ عمار نے یہ ذکر نہیں کیا کہ انکو یہ حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے اُسنے تو کہا ہے کہ ہمنے اسطرح کیا سو جب اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپنے منھ اور ہاتھوں کا حکم دیا اور دلیل اسپر یہ ہے کہ عمار نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تیمم میں فتوی دیا ہے کہ کہا اُسنے تیمم منھ اور ہاتھوں کے لیے ہے۔ سو اسمیں اس بات پر دلالت ہے کہ آخر میں اُسنے وہی کہا ہے جو کچھ آنحضرت نے اُسکو سکھایا ہے **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے محمد بن خالد قرشی سے اُسنے داؤد بن حصین سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباسؓ سے یہ کہ وے تیمم کی بابت سوال کیا گیا سو کہا اُسنے اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے جہاں اُسنے وضو کا ذکر کیا ہے پس دھوؤ تم منھوں اپنوں کو اور ہاتھوں اپنوں کو کہنیوں تک۔ اور تیمم میں فرمایا ہے پس مسح کرو منھوں اپنوں کو اور ہاتھوں اپنوں کو اُس سے اور فرمایا اللہ نے اور چور اور چورنی پس کاٹو ہاتھ اُن دونوں کے پس سنت قطع کرنے میں تو دونوں ہاتھ ہیں اور تیمم میں بھی منھ اور دونوں ہاتھ ہیں کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ **باب** حدیث کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث اور عقبہ بن خالد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے اعمش اور ابن ابی لیلی نے عمرو بن مرہ سے اُسنے عبد اللہ بن سلمہ سے اُسنے علی سے کہ کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو ہر حالت میں قرآن پڑھاتے تھے جبتک کہ جنبی نہ ہوتے

کہا ابو عیسی نے حدیث علی کی حسن صحیح ہے

۱؎ بعض اہل علم نے حدیث عمار میں وجہ ضعف کی یہ بیان کی ہے کہ عمار کی حدیث دو وجہ سے مروی ہے ایک میں ذکر ہے ایک ضرب کا دوسری میں دو ضرب کا اور نیز دوسری میں ہے کہ ہمنے بغلوں اور کاندھوں تک تیمم کیا صاحب ترمذی اور اسحاق نے اسکا جواب دیا ہے کہ یہ دونوں حدیثیں جو عمار سے مروی ہیں آپس میں مخالف نہیں ہیں کیونکہ عمار نے یہ ذکر نہیں کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بغلوں اور کاندھوں تک تیمم کرنے کا حکم دیا ہے بلکہ یہ اسکا اپنا عمل ہے اور جسمیں ذکر ہے ایک ضرب کا وہ قول [illegible] کا ہے پس یہ [illegible] آنحضرت کے زمان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور یہ حکم آپنے [illegible] جب عمار نے [illegible] سے پوچھا اور دلیل اسکی کہ یہ حکم آپ نے آخر وقت دیا ہے جب اُسنے آنحضرت سے سوال کیا یہ ہے کہ عمار نے بعد وفات ہونے آنحضرت کے یہی فتوی دیا ہے کہ تیمم منھ اور ہاتھوں کے لیے ایک ضرب ہی ہے ۲؎ ابن عباس سے کسی نے سوال کیا کہ تیمم میں فقط منھ اور دونوں ہاتھوں پر مسح کرنا چاہیے یا بغلوں اور کاندھوں تک مسح کرنا چاہیے اُسنے جواب دیا اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں جہاں وضو کا ذکر کیا ہے وہ کہا اللہ تعالی نے فاغسلوا وجوہکم وایدیکم الی المرافق یعنی دھوؤ اپنے منھ اور ہاتھوں کو کہنیوں تک۔ وضو کے ساتھ کہنیوں کی قید لگائی ہے کہ ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوؤ۔ اور [illegible] اللہ تعالی نے تیمم کا ذکر فرمایا ہے وہاں اللہ تعالی نے فقط منھ اور ہاتھوں پر مسح کرنے کا حکم دیا ہے ہاتھوں کے ساتھ کہنیوں وغیرہ کی کوئی قید زیادہ نہیں کی جیسا کہ وضو میں کی تھی اور جہاں [illegible] سے چوروں کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا ہے وہاں بھی اللہ تعالی نے کسی کی قید زیادہ نہیں فرمائی ہے پس سنت اسطرح جاری ہوئی ہے کہ چوروں کے فقط ہاتھ ہی کاٹے جاتے ہیں۔ پس اسی طرح تیمم میں [illegible] فقط منھ اور ہاتھوں کا مسح کرنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالی نے مسح کے ساتھ کوئی قید زیادہ نہیں کی جیسا کہ قطع کے باب میں نہیں کی۔ اگر اللہ تعالی کی مرضی کہنیوں تک ہوتی تو کہنیوں وغیرہ کی قید ضرور بیان کی جاتی جیسا کہ وضو میں کی گئی ہے

وبه قال غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين قالوا يقرأ الرجل القرآن على غير وضوء ولا يقرأ في المصحف الا وهو طاهر وبه يقول سفين الثوري والشافعي واحمد واسحاق **باب** ما جاء في البول يصيب الارض **حدثنا** ابن ابي عمر وسعيد بن عبد الرحمن المخزومي قالا نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة قال دخل اعرابي المسجد والنبي صلى الله عليه وسلم جالس فصلى فلما فرغ قال اللهم ارحمني ومحمدا ولا ترحم معنا احدا فالتفت اليه النبي صلى الله عليه وسلم فقال لقد تحجرت واسعا فلم يلبث ان بال في المسجد فاسرع اليه الناس فقال النبي صلى الله عليه وسلم اهريقوا عليه سجلا من ماء او دلوا من ماء ثم قال انما بعثتم ميسرين ولم تبعثوا معسرين قال سعيد قال سفين وحدثني يحيى بن سعيد عن انس بن مالك نحو هذا وفي الباب عن عبد الله بن مسعود وابن عباس وواثلة بن الاسقع **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وهو قول احمد واسحاق وقد روى يونس هذا الحديث عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابي هريرة **ابواب الصلوٰة** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بسم الله الرحمن الرحيم **باب** ما جاء في مواقيت الصلوٰة عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** هناد بن السري نا عبد الرحمن بن ابي الزناد عن عبد الرحمن بن الحارث بن عياش بن ابي ربيعة عن حكيم بن حكيم وهو ابن عباد قال اخبرني نافع بن جبير بن مطعم قال اخبرني ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال امني جبريل عند البيت مرتين فصلى الظهر في الاولى منهما حين كان الفيء مثل الشراك ثم صلى العصر حين كان كل شيء مثل ظله ثم صلى المغرب حين وجبت الشمس وافطر الصائم ثم صلى العشاء حين غاب الشفق ثم صلى الفجر حين برق الفجر وحرم الطعام على الصائم وصلى المرة الثانية الظهر حين كان ظل كل شيء مثله لوقت العصر بالامس ثم صلى العصر حين كان ظل كل شيء مثليه ثم صلى المغرب لوقته الاول ثم صلى العشاء الآخرة حين ذهب ثلث الليل ثم صلى الصبح حين اسفرت الارض ثم التفت الي جبريل فقال يا محمد هذا وقت الانبياء من قبلك والوقت فيما بين هذين الوقتين

اور ساتھ اسی کے کہا ہے کئی ایک اہل علم صحابہ اور تابعین میں سے کہا انھوں نے آدمی بلا وضو قرآن پڑھے اور قرآن مجید کو دیکھ کر سوا طہارت کے نہ پڑھے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد و اسحاق۔ **باب** اس بیان میں کہ پیشاب زمین کو پہنچ جائے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر اور سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے کہا انھوں نے حدیث کی ہم سے سفین بن عیینہ نے زہری سے اُنھے سعید بن مسیب سے اُنھے ابوہریرہ سے کہ کہا اُنھنے ایک اعرابی مسجد میں داخل ہوا اس حالت میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے سو اُسنے نماز پڑھی اور جب فارغ ہوا تو کہنے لگا اے اللہ رحم کر مجھپر اور محمد پر رحم کر اور کسی کو ہمارے ساتھ رحم مت کر سو اُسکی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توجہ کی اور فرمایا البتہ تو نے تو بڑی فراخ رحمت کو بند کر دیا ہے۔ پھر اُسنے کچھ دیر نکی کہ اُسنے مسجد میں پیشاب کر دیا پس اُسکی طرف لوگوں نے جلدی کی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسپر ایک بڑا ڈول پانی کا ڈال دو یا فرمایا ڈول پانی کا (شک راوی کا ہے) پھر فرمایا آپ نے تم تو آسانی کے واسطے بھیجے گئے ہو تنگی کرنے کے واسطے نہیں بھیجے گئے۔ کہا سعید نے کہا سفین نے اور حدیث کی مجھے یحیی بن سعید نے انس بن مالک سے مثل اسکے۔ اور اس باب میں حدیث ہے عبد اللہ بن مسعود اور ابن عباس اور واثلہ بن اسقع سے۔ **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے۔ اور یہی قول ہے امام احمد اور اسحق کا۔ اور روایت کی یہ حدیث یونس نے زہری سے اُنھے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُنھے ابوہریرہ سے۔ **ابواب** نماز کے اُن احادیث کے بیان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ **باب** نماز کے وقتوں کے بیان میں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں حدیث کی ہم سے ہناد بن سری نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن ابی الزناد نے عبد الرحمن بن حارث بن عیاش بن ابی ربیعہ سے اُنھے حکیم بن حکیم سے اور وہ بیٹے عباد کے ہیں کہا اُنھے خبر دی مجھے نافع بن جبیر بن مطعم نے کہا خبر دی مجھے ابن عباس نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جبریل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کے پاس دو مرتبہ امامت کرائی ہے پس آنحضرت نے اُن دونوں میں سے پہلی مرتبہ نماز ظہر کی اُسوقت میں پڑھی کہ سایہ مثل تسمہ جوتی کے ہو گیا۔ پھر عصر کی نماز اُسوقت میں پڑھی کہ ہر ایک چیز مثل اپنے سایہ کے ہو گئی پھر مغرب کی نماز اُسوقت میں پڑھی کہ جب آفتاب غروب ہو گیا اور روزہ دار نے روزہ افطار کیا پھر عشا کی نماز اُسوقت میں پڑھی جبکہ سرخی غائب ہو گئی پھر صبح کی نماز اُسوقت میں پڑھی جبکہ پو پھٹی اور روزہ دار پر کھانا حرام ہوا اور دوسری مرتبہ ظہر کی نماز اُسوقت میں پڑھی جبکہ ہر ایک چیز کا سایہ مثل قد اُسکے کے ہو گیا یعنی کل کے عصر کے وقت میں پھر عصر کی نماز اُسوقت میں پڑھی جبکہ ہر ایک چیز کا سایہ اُسکی دو مثل کے برابر ہو گیا پھر مغرب کی نماز پہلے ہی وقت میں پڑھ لی پھر عشاء کی نماز اُسوقت میں پڑھی جبکہ تہائی رات کا گذر گیا پھر صبح کی نماز اُسوقت میں پڑھی جبکہ زمین روشن ہو گئی پھر میری طرف جبریل نے توجہ فرمائی اور کہا یہی وقت ہیں اُن نبیوں کا جو آپ سے پہلے گذرے ہیں

وفی الباب عن ابی ہریرۃ وبریدۃ وابی موسیٰ وابی مسعود وابی سعید وجابر وعمرو بن حزم والبراء وانس حدثنا احمد بن محمد بن موسیٰ نا عبداللہ بن المبارک اخبرنی حسین بن علی بن الحسین اخبرنی وہب بن کیسان عن جابر بن عبداللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال امنی جبریل فذکر نحو حدیث ابن عباس بمعناہ ولم یذکر فیہ لوقت العصر بالامس وحدیث جابر فی المواقیت قد رواہ عطاء بن ابی رباح وعمرو بن دینار وابو الزبیر عن جابر بن عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث وہب بن کیسان عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس حدیث حسن وقال محمد اصح شیء فی المواقیت حدیث جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** منہ **حدثنا** ہناد نا محمد بن فضیل عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للصلوۃ اولا واخرا وان اول وقت صلوۃ الظہر حین تزول الشمس واخر وقتہا حین یدخل وقت العصر وان اول وقت العصر حین یدخل وقتہا وان اخر وقتہا حین تصفر الشمس وان اول وقت المغرب حین تغرب الشمس وان اخر وقتہا حین یغیب الشفق وان اول وقت العشاء الاخرۃ حین یغیب الافق وان اخر وقتہا حین ینتصف اللیل وان اول وقت الفجر حین یطلع الفجر وان اخر وقتہا حین تطلع الشمس وفی الباب عن عبداللہ بن عمرو **قال** ابو عیسیٰ سمعت محمدا یقول حدیث الاعمش عن مجاہد فی المواقیت اصح من حدیث محمد بن فضیل عن الاعمش وحدیث محمد بن فضیل خطأ اخطأ فیہ محمد بن الفضیل **حدثنا** ہناد نا ابو اسامۃ عن ابی اسحاق الفزاری عن الاعمش عن مجاہد قال کان یقال ان للصلوۃ اولا واخرا فذکر نحو حدیث محمد بن فضیل عن الاعمش نحوہ بمعناہ **حدثنا** احمد بن منیع والحسن بن الصباح البزار واحمد بن محمد بن موسیٰ المعنی واحد قالوا نا اسحاق بن یوسف الازرق عن سفیان عن علقمۃ بن مرثد عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فسالہ عن مواقیت الصلوۃ فقال اقم معنا ان شاء اللہ فامر بلالا فاقام

اور آپ کی نماز کا وقت بھی انہیں دو وقتوں کے درمیان ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ اور بریدہ اور ابی موسیٰ اور ابی مسعود اور ابی سعید اور جابر اور عمرو بن حزم اور براء اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ حدیث کی ہم سے احمد بن محمد بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا خبر دی مجھے حسین بن علی بن حسین نے کہا خبر دی مجھے وہب بن کیسان نے جابر بن عبداللہ سے اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مجھے جبرئیل علیہ السلام نے نماز پڑھائی پھر اُنہوں نے مثل حدیث ابن عباس کے ذکر کیا۔ اور اُنہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ (یعنی کل کے وقت عصر میں) ذکر نہیں کئے۔ اور جابر کی حدیث کو جو وقتوں کے باب میں ہے روایت کیا ہے اُسکو عطاء بن ابی رباح اور عمرو بن دینار اور ابو الزبیر رضی اللہ عنہم نے جابر بن عبداللہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث وہب بن کیسان کے جو اُنہوں نے جابر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے۔ اور کہا محمد نے بہت صحیح حدیث جو نماز کے وقتوں میں ہے وہ حدیث جابر کی ہے جو اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے **باب** اسی قسم سے حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن فضیل نے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک نماز کا اول اور آخر ہے۔ اور اول وقت نماز ظہر کا یہ ہے کہ جب آفتاب ڈھل جائے۔ اور آخر وقت اُسکا جبکہ وقت عصر کا داخل ہو جائے۔ اور اول وقت عصر کا یہ ہے کہ جب وقت اُسکا داخل ہو۔ اور آخر وقت اُسکا یہ ہے کہ جب آفتاب زرد ہو جائے۔ اور اول وقت مغرب کا یہ ہے کہ جب آفتاب غروب ہو جائے اور آخر وقت اُسکا یہ ہے کہ جب سرخی غائب ہو جائے اور اول وقت عشا کا یہ ہے کہ جب کنارے یعنی سرخی غائب ہو جائے اور آخر وقت اُسکا جب کہ آدھی رات گذر جائے اور اول وقت فجر کا یہ ہے جبکہ فجر پھٹے اور آخر وقت اُسکا جبکہ آفتاب طلوع کرے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے بھی کہا ابو عیسیٰ نے میں نے محمد سے سنا ہے کہ کہتا حدیث اعمش کی جو مجاہد سے وقتوں کے باب میں مروی ہے زیادہ صحیح ہے حدیث محمد بن فضیل سے جو اعمش سے ہے اور حدیث محمد بن فضیل کی خطا ہے خطا کی ہے اس میں محمد بن فضیل نے کیا ہے حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو اسامہ نے ابو اسحاق فزاری سے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے مجاہد سے کہا اُنہوں نے کہا جاتا ہے کہ نماز کا اول و آخر ہے پس ذکر کیا اُنہوں نے مثل حدیث محمد بن فضیل کے جو اعمش سے ہے بمثل اسکے ساتھ اسکے معنی کے حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے اور حسن بن صباح بزار اور احمد بن محمد بن موسیٰ نے (معنی ہو واحد ہیں) کہا اُنہوں نے حدیث کی ہم سے اسحاق بن یوسف ازرق نے سفیان سے اُنہوں نے علقمہ بن مرثد سے اُنہوں نے سلیمان بن بریدہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا اُنہوں نے ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پس اُس نے نماز کے وقتوں کی بابت سوال کیا سو فرمایا آپ نے ان شاء اللہ ہمارے پاس ٹھہرو سو آنحضرت نے بلال کو حکم دیا سو اُنہوں نے تکبیر کہی

حين طلع الفجر ثم امره فاقام حين زالت الشمس فصلى الظهر ثم امره فاقام فصلى العصر والشمس بيضاء مرتفعة ثم امره بالمغرب حين وقع حاجب الشمس ثم امره بالعشاء فاقام حين غاب الشفق ثم امره من الغد فنور بالفجر ثم امره بالظهر فابرد وانعم ان يبرد ثم امره بالعصر فاقام والشمس آخر وقتها فوق ما كانت ثم امره فاخر المغرب الى قبيل ان يغيب الشفق ثم امره بالعشاء فاقام حين ذهب ثلث الليل ثم قال اين السائل عن مواقيت الصلوٰة فقال الرجل انا فقال مواقيت الصلوٰة كما بين هذين قال ابو عيسى هذا حديث حسن غريب صحيح وقد رواه شعبة عن علقمة بن مرثد ايضا **باب** ماجاء في التغليس بالفجر **حدثنا** قتيبة عن مالك بن انس ح قال وحدثنا الانصاري نا معن نا مالك عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن عائشة قالت ان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصلي الصبح فينصرف النساء قال الانصاري فتمر النساء متلفعات بمروطهن ما يعرفن من الغلس وقال قتيبة متلفعات وفي الباب عن ابن عمر وانس وقيلة ابنة مخرمة **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح وهو الذي اختاره غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابو بكر وعمر ومن بعدهم من التابعين وبه يقول الشافعي واحمد واسحاق يستحبون التغليس بصلوٰة الفجر **باب** ماجاء في الاسفار بالفجر **حدثنا** هناد نا عبدة عن محمد بن اسحاق عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود بن لبيد عن رافع بن خديج قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر وفي الباب عن ابي برزة وجابر وبلال وقد روى شعبة والثوري هذا الحديث عن محمد بن اسحاق ورواه محمد بن عجلان ايضا عن عاصم بن عمر بن قتادة **قال** ابو عيسى حديث رافع بن خديج حديث حسن صحيح وقد رأى غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين الاسفار بصلوٰة الفجر وبه يقول سفيان الثوري وقال الشافعي واحمد واسحاق معنى الاسفار ان يضح الفجر فلا يشك فيه ولم يروا ان معنى الاسفار تاخير الصلوٰة

جب فجر نکلی پھر حکم دیا اسکو پس اُسنے تکبیر کہی۔ جب آفتاب ڈھل پڑا اور آپ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر اسکو حکم دیا تو اُسنے تکبیر کہی۔ پس آپ نے عصر کی نماز پڑھی اُس حالت میں کہ آفتاب روشن اور بلند تھا پھر آپ نے اسکو مغرب کا حکم اُس وقت میں دیا کہ اوپر کے کنارے آفتاب کے گر چکے۔ پھر اسکو عشا کا حکم دیا تو اُسنے تکبیر کہی جبکہ سرخی غائب ہو گئی۔ پھر اُسکو کل کے دن حکم دیا تو اس نے فجر کو روشن کیا۔ پھر اُسکو ظہر کی نماز کا حکم دیا تو اُسنے اُسکو سرد کیا اور اچھی طرح سے سرد کیا پھر عصر کی نماز کا حکم دیا تو اُسنے تکبیر کہی اس حالت میں کہ آفتاب آخر وقت میں تھا یا مثر اس سے جو پہلے تھا پھر اسکو حکم دیا تو اُسنے مغرب کو سرخی کے غائب ہونے کے ابتدا تک مؤخر کیا۔ پھر اسکو عشا کا حکم دیا تو اُسنے تکبیر کہی جبکہ تہائی رات کی گذر گئی پھر فرمایا آپ نے کہاں ہے وہ شخص جو نماز کے وقتوں سے سوال کرتا تھا پس کہا اُس مرد نے میں یہ ہوں۔ پس فرمایا آپ نے وقت نمازوں کا درمیان انکے ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کیا اسکو شعبہ نے علقمہ بن مرثد سے بھی **باب** صبح کی نماز کو اندھیرے میں پڑھنے کا بیان حدیث کی ہمسے قتیبہ نے مالک بن انس سے ح کہا ترمذی نے اور حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے یحییٰ بن سعید سے اُسنے عمرہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے سو عورتیں پھرتیں (کہا انصاری نے پس عورتیں گذرتیں) اُس حالت میں کہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی ہوتیں اندھیرے سے پہچانی نہ جا سکتی تھیں اور کہا قتیبہ نے ڈھکی ہوئی ہوتی تھیں اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور انس اور قیلہ بنت مخرمہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے کئی ایک اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے انمیں سے ابو بکر صدیق اور حضرت عمر ہیں اور بعد انکے تابعین میں سے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کہ یہ لوگ فجر کی نماز کو اندھیرے میں پڑھنا مستحب جانتے ہیں **باب** صبح کے روشن کرنے کا بیان میں حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے محمد بن اسحق سے اُسنے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُسنے محمود بن لبید سے اُسنے رافع بن خدیج سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے صبح کو روشن کرو کیونکہ یہ ثواب زیادہ ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی برزہ اور جابر اور بلال رضی اللہ عنہم اور روایت کی ہے یہ حدیث شعبہ اور ثوری نے محمد بن اسحق سے اور روایت کیا ہے اسکو محمد بن عجلان نے بھی عاصم بن عمر بن قتادہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث رافع بن خدیج کی حسن صحیح ہے۔ اور کہا ہے کہ کئی ایک اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین سے کہ فجر کی نماز میں اسفار چاہیے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور کہا امام شافعی اور احمد اور اسحق نے معنی اسفار کے یہ ہیں کہ صبح ایسی ظاہر ہو جائے کہ اسمیں شک نہ رہے اور نہیں گمان انکا معنی اسفار کے تاخیر نماز کے ہیں

[illegible]

باب ما جاء فی التعجیل بالظہر **حدثنا** ہناد نا وکیع عن سفیان عن حکیم بن جبیر عن ابراہیم عن الاسود عن عائشۃ قالت ما رایت احدا کان اشد تعجیلا للظہر من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا من ابی بکر ولا من عمر وفی الباب عن جابر بن عبد اللہ وخباب وابی برزۃ وابن مسعود وزید بن ثابت وانس وجابر بن سمرۃ **قال** ابو عیسی حدیث عائشۃ حدیث حسن وھو الذی اختارہ اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم قال علی قال یحیی بن سعید وقد تکلم شعبۃ فی حکیم بن جبیر من اجل حدیثہ الذی روی عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سال الناس ولہ ما یغنیہ قال یحیی وروی لہ سفیان وزائدۃ ولم یر یحیی بحدیثہ باسا قال محمد وقد روی عن حکیم بن جبیر عن سعید بن جبیر عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی تعجیل الظہر **حدثنا** الحسن بن علی الحلوانی نا عبد الرزاق نا معمر عن الزہری قال اخبرنی انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر حین زالت الشمس ہذا حدیث صحیح **باب** ما جاء فی تاخیر الظہر فی شدۃ الحر **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب وابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوۃ فان شدۃ الحر من فیح جہنم وفی الباب عن ابی سعید وابی ذر وابن عمر والمغیرۃ والقاسم بن صفوان عن ابیہ وابی موسی وابن عباس وانس وروی عن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذا ولا یصح **قال** ابو عیسی حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح وقد اختار قوم من اہل العلم تاخیر صلوۃ الظہر فی شدۃ الحر وہو قول ابن المبارک واحمد واسحاق وقال الشافعی انما الابراد بصلوۃ الظہر اذا کان مسجدا ینتاب اہلہ من البعد فاما المصلی وحدہ فالذی یصلی فی مسجد قومہ فالذی احب لہ ان لا یؤخر الصلوۃ فی شدۃ الحر **قال** ابو عیسی ومعنی من ذہب الی تاخیر الظہر فی شدۃ الحر ہو اولی واشبہ بالاتباع واما ما ذہب الیہ الشافعی ان الرخصۃ لمن ینتاب من البعد والمشقۃ علی الناس فان فی حدیث ابی ذر ما یدل علی خلاف ما قال الشافعی

باب ظہر کے جلدی پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے اُنہوں نے حکیم بن جبیر سے، اُنہوں نے ابراہیم سے اُنہوں نے اسود سے اُنہوں نے عائشہؓ سے کہ کہا اُنہوں نے میں نے کسی کو تم میں سے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ سے ظہر کی نماز میں جلدی کرتا ہو اور اس باب میں روایت ہے جابر بن عبد اللہ اور خباب اور ابی برزہ اور ابن مسعود اور زید بن ثابت اور انس اور جابر بن سمرہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی کی حسن ہے اور یہ وہی ہے کہ اسی کو اہل علم صحابہ اور انکے پچھلوں نے اختیار کیا ہے علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہ کلام کیا ہے شعبہ نے حکیم ابن جبیر میں باعث اسکے اس حدیث کے جو اُنہوں نے ابن مسعود سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جو شخص لوگوں سے سوال کرے حالانکہ اسکے پاس اسقدر موجود ہو جو اسکو کافی ہو الخ کہا یحییٰ[1] نے اور روایت کی اس سے سفیان اور زائدہ نے بھی گویا یحییٰ اسکی حدیث میں کچھ خوف نہیں دیکھتا کہا محمد نے مروی ہے حکیم بن جبیر سے اُنہوں نے روایت کی سعید بن جبیر سے اُنہوں نے عائشہ رضی سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہر کے جلدی پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی حلوانی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہم کو معمر نے زہری سے کہا خبر دی مجھے انس بن مالکؓ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی اسوقت میں کہ آفتاب ڈھلگیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** سخت گرمی میں ظہر کی تاخیر کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن شہاب سے اُنہوں نے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گرمی سخت ہو تو نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو کیونکہ شدت گرمی کی دوزخ کے جوش سے ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور ابی ذرؓ اور ابن عمرؓ اور مغیرہ اور قاسم بن صفوان سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اور ابی موسیٰ اور ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم اور روایت کی ہے عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی باب میں لیکن وہ صحیح نہیں **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے اور ایک قوم نے اہل علم سے ظہر کی نماز سخت گرمی میں مؤخر کرنا پسند کیا ہے اور یہی قول ہے ابن مبارک و احمد اور اسحاق کا اور کہا شافعی نے ظہر کی نماز کا مؤخر کرنا تو اسی مسجد میں ہے جہاں لوگ دور سے آتے ہوں اور جو اکیلا آدمی ہو اور جو اپنی قوم کی مسجد میں ہی نماز پڑھتی ہو تو اسکے لیے مستحب ہے کہ سخت گرمی میں نماز دیر نہ کرے **کہا** ابو عیسیٰ نے۔ اور قول اس شخص کا جو سخت گرمی میں ظہر کے مؤخر کرنے کی طرف گیا ہے وہ اولیٰ اور مناسب ہے ساتھ تابعداری کے اور جسکی طرف امام شافعی گیا ہے کہ رخصت اُس شخص کیواسطے ہے جو دور سے آوے اور لوگوں کی مشقت کیواسطے ہے اسکے برخلاف حدیث ابوذر کی دلالت کرتی ہے

---

[1] غرض یحییٰ کی اس سے یہ ہے کہ شعبہ نے جو حکیم بن جبیر کے حق میں طعن کیا ہے وہ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ حکیم بن جبیر معتبر ہے [illegible] روایت کی ہے مثل سفیان ثوری اور زائدہ کے بغیر انکار روایت کرتے ہیں [illegible] اس شخص میں کوئی طعن نہیں [illegible] امام بخاری نے حکیم بن جبیر سے ظہر کے جلدی پڑھنے میں حدیث [illegible]

قال ابو ذر كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فاذن بلال بصلوة الظهر فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا بلال ابرد ثم ابرد فلو كان الامر على ما ذهب اليه الشافعي لم يكن للابراد في ذلك الوقت معنى لاجتماعهم في السفر وكانوا لا يحتاجون ان ينتابوا من البعد **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد قال انبأنا شعبة عن مهاجر ابي الحسن عن زيد بن وهب عن ابي ذر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان في سفر ومعه بلال فاراد ان يقيم فقال ابرد ثم اراد ان يقيم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابرد في الظهر قال حتى رأينا فيء التلول ثم اقام فصلى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان شدة الحر من فيح جهنم فابردوا عن الصلوة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح

باب ما جاء في تعجيل العصر **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة انها قالت صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العصر والشمس في حجرتها لم يظهر الفيء من حجرتها وفي الباب عن انس وابي اروى وجابر ورافع بن خديج ويروى عن رافع ايضا عن النبي صلى الله عليه وسلم في تاخير العصر ولا يصح **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح وهو الذي اختاره بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم عمر وعبد الله بن مسعود وعائشة وانس وغير واحد من التابعين تعجيل صلوة العصر وكرهوا تاخيرها وبه يقول عبد الله بن المبارك والشافعي واحمد واسحاق **حدثنا** علي بن حجر نا اسمعيل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن انه دخل على انس بن مالك في داره بالبصرة حين انصرف من الظهر وداره بجنب المسجد فقال قوموا فصلوا العصر قال فقمنا فصلينا فلما انصرفنا قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تلك صلوة المنافق يجلس يرقب الشمس حتى اذا كانت بين قرني الشيطان قام فنقر اربعا لا يذكر الله فيها الا قليلا **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح

باب ما جاء في تاخير صلوة العصر

کہا ابو ذر نے ہم سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ بلال نے ظہر کی نماز کی اذان کہی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال سرد کر پھر سرد کر پس اگر امر ایسا ہوتا جیسا طرف امام شافعی گیا ہے تو اس وقت سرد کر لینے کے کچھ معنے نہ ہونگے کیونکہ وہ سب لوگ سفر میں جمع تھے اور دور سے آنے کی کیسی کچھ حاجت نہ تھی **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے مہاجر ابی الحسن سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے ابی ذر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور بلال بھی آپ کے ساتھ تھا سو انہوں نے تکبیر کہنے کا ارادہ کیا پس فرمایا آپ نے سرد کر پھر انہوں نے تکبیر کہنے کا ارادہ کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظہر میں سردی کر کہا راوی نے یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا پھر انہوں نے تکبیر کہی اور آپ نے نماز پڑھی پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک سخت گرمی دوزخ کے جوش سے ہے پس سرد کیا کرو نماز کو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب عصر کے جلدی پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے یہ کہ کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز اس وقت میں پڑھی کہ آفتاب انکے حجرہ میں تھا ابھی سایہ انکے حجرے سے اونچا نہوا تھا۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور ابی اروی اور جابر اور رافع بن خدیج سے بھی ان سے اور نیز رافع نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عصر کے موخر کرنے میں روایت کی ہے اور وہ صحیح نہیں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے اور یہ ایسی ہے کہ اسکو بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے اختیار کیا ہے انہیں سے عمر اور عبد اللہ بن مسعود اور عائشہ اور انس اور کئی ایک تابعین نے بھی نماز عصر کے جلدی پڑھنے کو۔ اور ساتھ اسکی تاخیر کو مکروہ جانا ہے۔ اور ساتھ اسکے کہتا ہے عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے علاء بن عبد الرحمن سے یہ کہ وہ انس بن مالک پاس انکے گھر میں جو بصرہ میں تھا داخل ہوا جب وہ ظہر کی نماز سے فارغ ہوا اور گھر اسکا مسجد کے ایک پہلو میں تھا سو کہا انس نے کھڑے ہو جاؤ اور عصر کی نماز پڑھو کہا انہوں نے پس ہم کھڑے ہوئے اور عصر کی نماز پڑھی پھر جب فارغ ہوئے کہا انہوں نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے یہ نماز منافق کی ہے بیٹھا آفتاب کی انتظاری کرتا ہے تاکہ جب آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں میں ہوتا ہے تو کھڑا ہوتا ہے تو چار ٹھونگیں لگاتا ہے اللہ تعالیٰ کی یاد اس میں بہت تھوڑی یاد کرتا ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب نماز عصر کے موخر کرنے کے بیان میں

ف کرمانی نے [illegible] اعتراض کیا ہے [illegible] سفر میں یہ معنی [illegible] تو وہ سب [illegible] جماعت میں جمع ہو کر چین کرتے اور نیز ظاہر ہے کہ اس وقت میں کوئی سایہ نہ تھا [illegible] وہ رہتے ہوں۔ بلکہ درختوں کے سایہ میں اترتے تھے اور وہاں کوئی ایسی چیز نہ تھی [illegible] جمع ہو سکیں۔ اور کہا بعض نے [illegible] گرمی کا [illegible] سجدہ کرنے کے وقت تکلیف پاتا جیسا کہ حدیث ابو [illegible] کی جو انس سے ہے اسکی تائید کرتی ہے
كنا اذا صلينا خلف النبي صلى الله عليه وسلم بالظهائر سجدنا على ثيابنا اتقاء الحر ۱۲ كذا في الصحيح

حدثنا علی بن حجر نا اسمعیل بن علیة عن ایوب عن ابن ابی ملیکة عن ام سلمة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اشد تعجیلا للظهر منکم وانتم اشد تعجیلا للعصر منه **قال** ابوعیسی وقد روی هذا الحدیث عن ابن جریج عن ابن ابی ملیکة عن ام سلمة نحوه **باب** ما جاء فی وقت المغرب **حدثنا** قتیبة نا حاتم بن اسمعیل عن یزید بن ابی عبید عن سلمة بن الاکوع قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یصلی المغرب اذا غربت الشمس وتوارت بالحجاب وفی الباب عن جابر وزید بن خالد وانس ورافع بن خدیج وابی ایوب وام حبیبة وعباس بن عبد المطلب وحدیث العباس قد روی عنه موقوفا وهو اصح **قال** ابوعیسی حدیث سلمة بن الاکوع حدیث حسن صحیح وهو قول اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم ومن بعدهم من التابعین اختاروا تعجیل صلوة المغرب وکرهوا تاخیرها حتی قال بعض اهل العلم لیس لصلوة المغرب الا وقت واحد وذهبوا الی حدیث النبی صلی اللہ علیه وسلم حیث صلی به جبرئیل وهو قول ابن المبارک والشافعی **باب** ما جاء فی وقت صلوة العشاء الآخرة **حدثنا** محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نا ابوعوانة عن ابی بشر عن بشیر بن ثابت عن حبیب بن سالم عن النعمان بن بشیر قال انا اعلم الناس بوقت هذه الصلوة کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یصلیها لسقوط القمر لثالثة **حدثنا** ابوبکر محمد بن ابان نا عبد الرحمن بن مهدی عن ابی عوانة بهذا الاسناد نحوه **قال** ابوعیسی روی هذا الحدیث هشیم عن ابی بشر عن حبیب بن سالم عن النعمان بن بشیر ولم یذکر فیه هشیم عن بشیر بن ثابت وحدیث ابی عوانة اصح عندنا لان یزید بن هارون روی عن شعبة عن ابی بشر نحو روایة ابی عوانة **باب** ما جاء فی تاخیر العشاء الآخرة **اخبرنا** هناد نا عبدة عن عبید اللہ بن عمر عن سعید المقبری عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتهم ان یؤخروا العشاء الی ثلث اللیل او نصفه وفی الباب عن جابر بن سمرة

حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو اسماعیل بن علیہ نے ایوب سے اُنھوں نے ابن ابی ملیکہ سے اُنھوں نے ام سلمہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر مین بہت جلدی کرتے تھے - اور تم لوگ آنحضرت سے نماز عصر مین بہت جلدی کرتے ہو - کہا ابو عیسےٰ نے اور روایت کی گئی ہی یہ حدیث ابن جریج سے اُنھوں نے ابن ابی ملیکہ سے اُس نے سلمہ سے مثل اسکی **باب** مغرب کے وقت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن اسماعیل نے یزید بن ابی عبید سے اُنھوں نے سلمہ بن اکوع سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز اس وقت مین پڑھتے تھے جب آفتاب غروب ہو جاتا اور کناروں مین چھپ جاتا - اور اس باب مین روایت ہی جابر اور زید بن خالد اور انس اور رافع بن خدیج اور ابی ایوب اور ام حبیبہ اور عباس بن عبد المطلب سے رضی اللہ عنہم اور حدیث عباس کی اُس سے موقوف مروی ہی اور یہ صحیح ہی - کہا ابو عیسےٰ نے حدیث سلمہ بن اکوع کی حسن صحیح ہی - اور یہی قول ہی اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین کا انھون نے نماز مغرب کے جلدی پڑھنے کو اختیار کیا ہی اور اسکے موخر کرنے کو مکروہ جانا ہی حتی کہ بعض اہل علم نے کہا ہی کہ نماز مغرب کا ایک ہی وقت ہی - اور وہ گئے ہین یہ طرف حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کو جبرئیل علیہ السلام نے نماز پڑھائی ایک ہی وقت مین دو روز اور یہی قول ہی ابن مبارک اور شافعی کا - **باب** نماز عشا کے وقت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے ابی بشر سے اُنھوں نے بشیر بن ثابت سے اُنھوں نے حبیب بن سالم سے اُنھوں نے نعمان بن بشیر سے کہا اُنھوں نے مین لوگون سے اس نماز کا وقت اچھا جانتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز تیسری رات کے چاند ڈوبنے کے وقت پڑھتے تھے **حدیث** کی ہمسے ابوبکر بن محمد بن ابان نے حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے ابی عوانہ سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اسکے - کہا ابو عیسےٰ نے روایت کیا اس حدیث کو ہشیم نے ابی بشر سے اُنھوں نے حبیب بن سالم سے اُنھوں نے نعمان بن بشیر سے اور نہین ذکر کیا اسمین ہشیم کو جو راوی ہی بشیر بن ثابت سے - اور حدیث ابی عوانہ کی ہمارے نزدیک صحیح ہی - اسلئے کہ یزید بن ہارون نے روایت کی ہی شعبہ سے اُنھوں نے ابی بشر سے مثل روایت ابی عوانہ کی - **باب** نماز عشاء کے موخر کرنے کے بیان مین **خبر دی** ہمکو ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے عبید اللہ بن عمر سے اُنھوں نے سعید مقبری سے اُنھوں نے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُنھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مین اپنی امت پر تکلیف نہ جانتا تو اُنکو نماز عشا کی تہائی رات یا نصف رات تک موخر کرنے کا حکم کرتا - اور اس باب مین روایت ہی جابر بن سمرہ سے

ف اور ظاہر ہی کہ جب ایک کو دوسرے سے تقویت پہنچی تو وہ قوی ہوگی ۱۲

وجابر بن عبد الله وابي برزة وابن عباس وابي سعيد الخدري وزيد بن خالد وابن عمر **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح وهو الذي اختاره اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين رأوا تاخير صلوٰة العشاء الاخرة وبه يقول احمد واسحاق **باب** ما جاء في كراهية النوم قبل العشاء والسمر بعدها **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم انا عوف قال احمد و نا عباد بن عباد وهو المهلبي واسمعيل بن علية جميعا عن عوف عن سيار بن سلامة عن ابي برزة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يكره النوم قبل العشاء والحديث بعدها وفي الباب عن عائشة وعبد الله بن مسعود وانس **قال** ابو عيسى حديث ابي برزة حديث حسن صحيح وقد كره اكثر اهل العلم النوم قبل صلوٰة العشاء ورخص في ذلك بعضهم قال عبد الله بن المبارك اكثر الاحاديث على الكراهية ورخص بعضهم في النوم قبل صلوٰة العشاء في رمضان **باب** ما جاء في الرخصة في السمر بعد العشاء **حدثنا** احمد بن منيع نا ابو معوية عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عمر بن الخطاب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسمر مع ابي بكر في الامر من امر المسلمين وانا معهما وفي الباب عن عبد الله بن عمرو واوس بن حذيفة وعمران بن حصين **قال** ابو عيسى حديث عمر حديث حسن وقد روى هذا الحديث الحسن بن عبيد الله عن ابراهيم عن علقمة عن رجل من جعفي يقال له قيس او ابن قيس عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا الحديث في قصة طويلة وقد اختلف اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم في السمر بعد العشاء الاخرة فكره قوم منهم السمر بعد صلوٰة العشاء ورخص بعضهم اذا كان في معنى العلم وما لا بد منه من الحوائج واكثر الحديث على الرخصة وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا سمر الا لمصل او مسافر **باب** ما جاء في الوقت الاول من الفضل

اور جابر بن عبد اللہ اور ابی برزہ اور ابن عباس اور ابی سعید خدری اور زید بن خالد اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے اور اختیار کیا ہے اسکو اکثر اہل علم نے صحابہ اور تابعین سے کہ انہوں نے نماز عشا کے موخر کرنیکو دوست رکھا ہے اور ساتھ اسیکے کہتا ہے امام احمد اور اسحاق **باب** قبل عشا کے سونے اور بعد اسکے باتیں کرنیکی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو عوف نے کہا احمد نے اور حدیث کی ہمسے عباد بن عباد نے جو مہلبی ہیں اور اسمٰعیل بن علیہ نے سب نے عوف سے انہوں نے سیار بن سلامہ سے انہوں نے ابی برزہ سے کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل عشا کے سونے اور بعد اسکے باتیں کرنیکو مکروہ جانتے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ رض اور عبد اللہ بن مسعود اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابی برزہ کی حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم نے قبل نماز عشا کے سونیکو مکروہ جانا ہے اور بعض نے اسمیں رخصت دی ہے۔ اور کہا عبد اللہ بن مبارک نے اکثر حدیثیں کراہت پر ہیں۔ اور بعض نے قبل نماز عشا کے رمضان میں سونیکی رخصت دی ہے **باب** بعد عشا کے باتیں کرنیکی رخصت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عمر بن الخطاب سے کہ کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ مسلمانوں کے کسی کام کی بابت بعد عشا کے باتیں کرتے تھے اور میں آپ اور ابوبکر کے ساتھ تھا۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو اور اوس بن حذیفہ اور عمران بن حصین سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسےٰ نے حدیث عمر کی حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو حسن بن عبید اللہ نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے ایک مرد جعفی سے اسکو قیس یا ابن قیس کہا جاتا تھا انہوں نے عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قصہ طویل میں اور اہل علم صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سے بعد عشا کے باتیں کرنے میں اختلاف کیا ہے۔ پس ایک قوم نے انمیں سے بعد نماز عشا کے باتیں کرنے کو مکروہ جانا ہے۔ اور بعض نے انمیں سے رخصت دی ہے بشرطیکہ علم کی باتیں ہوں یا ضروری حاجات کی۔ اور اکثر حدیثیں رخصت پر ہیں۔ اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہیں جائز باتیں بعد عشا کے مگر واسطے نمازی اور مسافر کے

باب اول وقت میں نماز کی فضیلت کا بیان

---

[1] پہلے باب میں مولف نے دو مسئلوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک یہ کہ قبل نماز عشا کے سونا مکروہ ہے۔ دوسرا یہ کہ بعد نماز عشا کے باتیں کرنی مکروہ ہیں اور چونکہ یہ مسئلہ مقید تھا اور حدیث سے مطلق معلوم ہوتا تھا، اسلیے مولف نے دوسرا باب اس مسئلہ کے بیان کرنیکے واسطے منعقد کیا ہے۔ کہ بعد عشا کے فلان فلان بات کرنی یا فلان فلان شخص کو بات کرنی جائز ہے اگر مولف نے جیسے پہلے جزو کے مقید کرنیکے واسطے کوئی دلیل یہاں نہیں بیان کی مگر اسکے واسطے باب النوم قبل العشاء لمن غلب منعقد کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کراہت اس شخص کیواسطے ہے جو اختیار سے سوئے اور جو بلا اختیار بسبب غلبۂ نیند کے سو جائے اسکے لیے مکروہ نہیں ہے

حدثنا ابو عمار الحسين بن حريث نا الفضل بن موسى عن عبد الله بن عمر العمري عن القاسم بن غنام عن عمته ام فروة وكانت ممن بايع النبي صلى الله عليه وسلم قالت سئل النبي صلى الله عليه وسلم اي الاعمال افضل قال الصلوٰة لاول وقتها **حدثنا** احمد بن منيع نا يعقوب بن الوليد المدني عن عبد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوقت الاول من الصلوٰة رضوان الله والوقت الاخر عفو الله وفي الباب عن علي وابن عمر وعائشة وابن مسعود **حدثنا** قتيبة نا عبد الله بن وهب عن سعيد بن عبد الله الجهني عن محمد بن عمر بن علي بن ابي طالب عن ابيه عن علي بن ابي طالب ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له يا علي ثلث لا تؤخرها الصلوٰة اذا اتت والجنازة اذا حضرت والايم اذا وجدت لها كفوا **قال** ابو عيسى حديث ام فروة لا يروى الا من حديث عبد الله بن عمر العمري وليس هو بالقوي عند اهل الحديث واضطربوا في هذا الحديث **حدثنا** قتيبة نا مروان بن معوية الفزاري عن ابي يعفور عن الوليد بن العيزار عن ابي عمرو الشيباني ان رجلا قال لابن مسعود اي العمل افضل قال سألت عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الصلوٰة على مواقيتها قلت ماذا يا رسول الله قال وبر الوالدين قلت وماذا قال الجهاد في سبيل الله **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روى المسعودي وشعبة والشيباني وغير واحد عن الوليد بن العيزار هذا الحديث **حدثنا** قتيبة نا الليث عن خالد بن يزيد عن سعيد بن ابي هلال عن اسحاق بن عمر عن عائشة قالت ما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوٰة لوقتها الاخر مرتين حتى قبضه الله **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب وليس اسناده بمتصل قال الشافعي والوقت الاول من الصلوٰة افضل ومما يدل على فضل اول الوقت على اخره اختيار النبي صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر فلم يكونوا يختارون الا ما هو افضل ولم يكونوا يدعون الفضل وكانوا يصلون في اول الوقت حدثنا بذلك ابو الوليد المكي عن الشافعي

باب ما جاء في السهو عن وقت صلوٰة العصر

حدثنا قتيبة نا الليث عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الذي تفوته صلوٰة العصر فكانما وتر اهله وماله

حدیث کی ہم سے ابو عمار حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے عبد اللہ بن عمر عمری سے انہوں نے قاسم بن غنام سے انہوں نے پھوپھی ام فروہ سے اور یہ ان شخصوں سے تھیں جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت کی ہوئی تھی کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا عمل افضل ہے فرمایا آپ نے اول وقت میں نماز پڑھنی **حدیث کی** ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے یعقوب بن ولید مدنی نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول وقت نماز کا اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اور پچھلا وقت معافی اللہ کی اور اس باب میں روایت ہے علی اور ابن عمر اور عائشہ اور ابن مسعود سے رضی اللہ عنہم **حدیث کی** ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے سعید بن عبد اللہ جہنی سے انہوں نے محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے علی بن ابی طالب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا اے علی تین چیزوں کو موخر کرنا نماز جب پہونچ جاوے اور جنازہ جب حاضر ہو جاوے۔ اور بیوہ جب اس کے لیے تجھے کفو ملے **کہا** ابو عیسیٰ نے ام فروہ کی حدیث کو سوائے عبد اللہ بن عمر عمری کے اور کسی نے روایت نہیں کیا۔ اور یہ شخص اہل حدیث کے نزدیک قوی نہیں اور محدث اس حدیث میں مضطرب ہوئے ہیں **حدیث کی** ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے ابی یعفور سے انہوں نے ولید بن عیزار سے انہوں نے ابی عمرو شیبانی سے یہ کہ ایک مرد نے ابن مسعود سے کہا کہ کونسا عمل افضل ہے کہا انہوں نے میں نے بھی اسکی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا فرمایا آپ نے نماز اس کے وقت میں پڑھنی میں نے کہا اور کیا رسول اللہ فرمایا آپ نے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنی میں نے کہا اور کیا فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا **کہا** ابو عیسیٰ نے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے مسعودی اور شعبہ اور شیبانی اور کئی اور لوگوں نے ولید بن عیزار سے اس حدیث کو **حدیث کی** ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے اسحق بن عمر سے انہوں نے عائشہ سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز آخر وقت دو مرتبہ نہیں پڑھی تاکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قبض کر لیا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد متصل نہیں کہا شافعی نے اول وقت نماز کا افضل ہے اور وہ چیز کہ دلالت کرتی ہے کہ اول وقت کی آخر وقت پر فضیلت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا اس وقت کو اختیار کرنا ہے نہیں پسند رکھتے تھے مگر جو کہ افضل ہو اور نہیں چھوڑتے تھے فضیلت کو اور اول وقت میں نماز پڑھتے تھے حدیث کی ہم سے یہ بات ابو الولید مکی نے شافعی سے

باب بیان میں سہو کے نماز عصر کے

حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے وہ شخص کہ جسکی نماز عصر کی فوت ہو جاوے۔ تو گویا اسکے اہل اور مال ہلاک ہو گئے۔

[illegible]

وفي الباب عن بريدة ونوفل بن معوية **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وقد رواه الزهري ايضا عن سالم عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في تعجيل الصلوة اذا اخرها الامام **حدثنا** محمد بن موسى البصري نا جعفر بن سليمن الضبعي عن ابي عمران الجوني عن عبد الله بن الصامت عن ابي ذر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يا باذر امراء يكونون بعدي يميتون الصلوة فصل الصلوة لوقتها فان صليت لوقتها كانت لك نافلة والا كنت قد احرزت صلوتك وفي الباب عن عبد الله بن مسعود وعبادة بن الصامت **قال** ابو عيسى حديث ابي ذر حديث حسن وهو قول غير واحد من اهل العلم يستحبون ان يصلي الرجل الصلوة لميقاتها اذا اخرها الامام ثم يصلي مع الامام والصلوة الاولى هي المكتوبة عند اكثر اهل العلم وابو عمران الجوني اسمه عبد الملك بن حبيب **باب** ما جاء في النوم عن الصلوة **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن ثابت البناني عن عبد الله بن رباح الانصاري عن ابي قتادة قال ذكروا للنبي صلى الله عليه وسلم نومهم عن الصلوة فقال انه ليس في النوم تفريط انما التفريط في اليقظة فاذا نسي احدكم صلوة او نام عنها فليصلها اذا ذكرها وفي الباب عن ابن مسعود وابي مريم وعمران بن حصين وجبير بن مطعم وابي جحيفة وعمرو بن امية الضمري وذي مخبر وهو اخ النجاشي **قال** ابو عيسى وحديث ابي قتادة حديث حسن صحيح وقد اختلف اهل العلم في الرجل ينام عن الصلوة او ينساها فيستيقظ او يذكر وهو في غير وقت الصلوة عند طلوع الشمس او عند غروبها فقال بعضهم يصليها اذا استيقظ او ذكر وان كان عند طلوع الشمس او عند غروبها وهو قول احمد واسحاق والشافعي ومالك وقال بعضهم لا يصلي حتى تطلع الشمس او تغرب **باب** ما جاء في الرجل ينسى الصلوة **حدثنا** قتيبة وبشر بن معاذ قالا نا ابو عوانة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نسي صلوة فليصلها اذا ذكرها وفي الباب عن سمرة وابي قتادة **قال** ابو عيسى حديث انس حديث حسن صحيح ويروى عن علي بن ابي طالب انه قال في الرجل ينسى الصلوة يصليها متى ذكرها في وقت او في غير وقت وهو قول احمد واسحاق ويروى عن ابي بكرة انه نام عن صلوة العصر فاستيقظ عند غروب الشمس فلم يصل حتى غربت الشمس

اور اس باب میں روایت ہے بریدہ اور نوفل بن معاویہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے۔ اور نیز روایت کیا اسکو زہری نے سالم سے اُنہنے اپنے باپ سے اُنہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** نماز کے جلدی پڑھنے کے بیان میں جب اُسکو امام موخر کرے **حدیث** کی ہم سے محمد بن موسیٰ بصری نے کہا حدیث کی ہم سے جعفر بن سلیمان ضبعی نے ابی عمران جونی سے اُنہنے عبد اللہ بن صامت سے اُنہنے ابی ذر سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو ذر میرے پیچھے امیر ہونگے جو نماز میں تاخیر کرینگے۔ سو تو نماز کو اُسکے وقت میں پڑھ اگر تو نماز اپنے وقت میں پڑھ چکی تو تیرے لیے نفل ہوگی۔ وہ نہ تو نے اپنی نماز کو جمع کر لیا اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن مسعود اور عبادہ بن صامت سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ذر کی حسن ہے اور یہ قول ہے کئی اہل علم کا۔ وہ لوگ مستحب جانتے ہیں کہ پڑھ لے نماز کو اُسکے وقت میں جب امام اُسکو موخر کرے پھر امام کے ساتھ پڑھ لے اور پہلی نماز اکثر اہل علم کے نزدیک فرض ہوگی۔ اور ابو عمران جونی کا نام عبد الملک بن حبیب ہے **باب** نماز سے سو رہنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے ثابت بنانی سے اُنہنے عبد اللہ بن رباح انصاری سے اُنہنے ابی قتادہ سے کہا اُنہنے لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نماز سے سو رہنے کا ذکر کیا سو فرمایا آپ نے نیند میں نقصان نہیں ہے نقصان تو جاگنے میں ہے۔ سو جب کوئی شخص تم میں سے نماز کو بھول جائے یا اُس سے سو رہے تو چاہیے کہ نماز پڑھے جب اُسکو یاد کرے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابی مریم اور عمران بن حصین اور جبیر بن مطعم اور ابی جحیفہ اور عمرو بن امیہ ضمری اور ذی مخبر سے اور یہ نجاشی کے بھتیجے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث ابی قتادہ کی حسن صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے لوگوں نے اُس مرد سے جو نماز میں سو رہے یا اُسکو بھول جائے پس جاگے یا یاد کرے غیر وقت نماز میں آفتاب چڑھنے کے وقت یا اُسکے ڈوبنے کے وقت سو بعض نے کہا ہے پڑھ لے جب جاگے۔ اور ذکر کیا اُسنے اگرچہ آفتاب کے چڑھنے کا وقت ہو یا ڈوبنے کا۔ اور یہ قول ہے امام احمد اور اسحاق اور شافعی اور مالک کا۔ اور کہا بعض نے نہ نماز پڑھے تاکہ آفتاب چڑھ لے یا غروب ہو لے **باب** اُس مرد کے بیان میں جو نماز کو بھول جائے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اور بشر بن معاذ نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُنہنے انس سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز کو بھول گیا تو چاہیے اُسکو پڑھ لے جب اُسکو یاد کرے اور اس باب میں روایت ہے سمرہ اور ابی قتادہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے علی بن ابی طالب سے کہ کہا اُنہنے اُس مرد کے حق میں جو نماز کو بھول جائے چاہیے کہ پڑھے اُسکو جب اُسکو یاد کرے وقت میں یا غیر وقت میں۔ اور یہ قول ہے احمد اور اسحاق کا۔ اور مروی ہے ابی بکرہ سے کہ وہ سو رہے عصر کی نماز سے پس بیدار ہوئے آفتاب کے ڈوبنے کے وقت سو اُنہنے نماز نہ پڑھی حتی کہ آفتاب ڈوب گیا۔

وقد ذهب قوم من اهل الكوفة الى هذا واما اصحابنا فذهبوا الى قول علي بن ابي طالب **باب** ماجاء في الرجل تفوته الصلوات بايتهن يبدء **حدثنا** هناد نا هشيم عن ابي الزبير عن نافع بن جبير بن مطعم عن ابي عبيدة بن عبد الله بن مسعود قال قال عبد الله ان المشركين شغلوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اربع صلوات يوم الخندق حتى ذهب من الليل ما شاء الله فامر بلالا فاذن ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر ثم اقام فصلى المغرب ثم اقام فصلى العشاء وفي الباب عن ابي سعيد وجابر **قال** ابو عيسى حديث عبد الله ليس باسناده باس الا ان ابا عبيدة لم يسمع من عبد الله وهو الذي اختاره بعض اهل العلم في الفوائت ان يقيم الرجل لكل صلوة اذا قضاها وان لم يقم اجزاه وهو قول الشافعي **حدثنا** محمد بن بشار نا معاذ بن هشام قال حدثني ابي عن يحيى بن ابي كثير نا ابو سلمة بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد الله ان عمر بن الخطاب قال يوم الخندق وجعل يسب كفار قريش قال يا رسول الله ما كدت اصلي العصر حتى تغرب الشمس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله ان صليتها قال فنزلنا بطحان فتوضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم وتوضأنا فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلى بعدها المغرب هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الصلوة الوسطى انها العصر **حدثنا** هناد نا عبدة عن سعيد عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال في الصلوة الوسطى صلوة العصر **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود الطيالسي وابو النضر عن محمد بن طلحة بن مصرف عن زبيد بن مرة الهمداني عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الوسطى صلوة العصر **قال** ابو عيسى هذا حديث صحيح وفي الباب عن علي وعائشة وحفصة وابي هريرة وابي هاشم بن عتبة **قال** ابو عيسى قال محمد قال علي بن عبد الله حديث الحسن عن سمرة حديث حسن وقد سمع منه **وقال** ابو عيسى حديث سمرة في صلوة الوسطى حديث حسن وهو قول اكثر العلماء من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم

اور ایک قوم اہل کوفہ سے اسی طرف گئی ہے۔ اور ہمارے اصحاب تو قول علی بن ابی طالب کی طرف گئے ہیں **باب** اس شخص کے بیان میں کہ جس کی بہت نمازیں فوت ہو جائیں تو کس سے شروع کرے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے ابی الزبیر سے اُنہوں نے نافع بن جبیر بن مطعم سے اُنہوں نے ابی عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود سے کہا اُنہوں نے کہا عبداللہ نے مشرکوں نے خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازوں سے شغل میں رکھا یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ جتنا اللہ نے چاہا گزر گیا پھر آپ نے بلال کو حکم دیا تو اُنہوں نے اذان دی پھر تکبیر کہی سو آپ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر اُنہوں نے تکبیر کہی تو آپ نے عصر کی نماز پڑھی پھر اُنہوں نے تکبیر کہی تو آپ نے مغرب کی نماز پڑھی پھر اُنہوں نے تکبیر کہی تو آپ نے عشاء کی نماز پڑھی اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور جابر سے **کہا** ابو عیسیٰ نے عبداللہ کی حدیث کی سند میں کچھ خوف نہیں مگر یہ کہ ابا عبیدہ نے عبداللہ سے سنا نہیں ہے۔ اور اسی کو بعض اہل علم نے نمازہائے فوت شدہ کے حق میں اختیار کیا ہے کہ آدمی ہر ایک نماز کے لیے تکبیر کہے جب اُسکو قضا کرے۔ اور اگر تکبیر نہ کہے تو بھی کافی ہے۔ اور یہ قول ہے امام شافعی کا **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھ سے میرے باپ نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا حدیث کی ہم سے ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے جابر بن عبداللہ سے کہ عمر بن الخطاب نے خندق کے دن کہا اور کفار قریش کو گالیاں دینی شروع کیں کہا اُنہوں نے یا رسول اللہ میں نے تو عصر کی نماز نہیں پڑھی تا کہ آفتاب غروب ہو گیا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی میں نے بھی اسکو نہیں پڑھا کہا راوی نے پس ہم بطحان نام مقام میں اترے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور ہم نے بھی وضو کیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد غروب ہونے آفتاب کے عصر کی نماز پڑھی پھر بعد اسکے مغرب کی نماز پڑھی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب اس بیان میں کہ صلوٰۃ وسطیٰ عصر ہی ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے سعید سے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے حسن سے اُنہوں نے سمرہ بن جندب سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے صلوٰۃ وسطیٰ کے حق میں کہ وہ عصر کی نماز ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد طیالسی اور ابو النضر نے محمد بن طلحہ بن مصرف سے اُنہوں نے زبید بن مرہ ہمدانی سے اُنہوں نے عبداللہ بن مسعود سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ وسطیٰ نماز عصر کی ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور عائشہ اور حفصہ اور ابی ہریرہ اور ابی ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہم سے کہا ابو عیسیٰ نے کہا محمد نے کہ کہا علی بن عبداللہ نے حدیث حسن کی جو سمرہ سے ہے حسن ہے اور حسن کا سمرہ سے سماع ہے اور کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سمرہ کی جو صلوٰۃ وسطیٰ کے حق میں ہے حسن ہے اور یہ قول ہے اکثر علماء کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے

---

[1] اس حدیث سے دلیل پکڑی کہ فوت نمازوں میں ترتیب واجب ہے درست نہیں کیونکہ افعال آنحضرت کے وجوب پر دلالت نہیں کرتے ہاں اگر اس حدیث صلوا کما رأیتمونی اصلی کے عموم سے دلیل پکڑی جاوے تو ممکن ہے جیسا کہ شافعیہ نے بعض اشیاء میں سوائے اس مسئلہ کے اس حدیث کو اس طور سے اعتبار کیا ہے اور ایسے ہی حنفیہ نے بھی ۱۲ منہ

وقال زيد بن ثابت وعائشة صلوة الوسطى صلوة الظهر وقال ابن عباس وابن عمر صلوة الوسطى صلوة الصبح **حدثنا** ابو موسى محمد
ابن المثنى نا قريش بن انس عن حبيب بن الشهيد قال قال لي محمد بن سيرين سل الحسن ممن سمع حديث العقيقة فسألته فقال
سمعته من سمرة بن جندب **قال** ابو عيسى واخبرني محمد بن اسمعيل عن علي بن عبد الله عن قريش بن انس بهذا الحديث **قال** محمد
قال علي وسماع الحسن من سمرة صحيح واحتج بهذا الحديث **باب** ما جاء في كراهية الصلوة بعد العصر وبعد الفجر **حدثنا** احمد بن منيع
نا هشيم اخبرنا منصور وهو ابن زاذان عن قتادة نا ابو العالية عن ابن عباس قال سمعت غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه
وسلم منهم عمر بن الخطاب وكان من احبهم الي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلوة بعد الفجر حتى تطلع الشمس وعن الصلوة بعد العصر
حتى تغرب الشمس وفي الباب عن علي وابن مسعود وابي سعيد وعقبة بن عامر وابي هريرة وابن عمر وسمرة بن جندب وسلمة بن الاكوع وزيد
بن ثابت وعبد الله بن عمرو ومعاذ بن عفراء والصنابحي ولم يسمع من النبي صلى الله عليه وسلم وعائشة وكعب بن مرة وابي امامة
وعمرو بن عبسة ويعلى بن امية ومعوية **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس عن عمر حديث حسن صحيح وهو قول اكثر الفقهاء من
اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم انهم كرهوا الصلوة بعد صلوة الصبح حتى تطلع الشمس وبعد العصر حتى تغرب
الشمس واما الصلوات الفوائت فلا باس ان تقضى بعد العصر وبعد الصبح قال علي بن المديني قال يحيى بن سعيد قال شعبة لم يسمع
قتادة من ابي العالية الا ثلثة اشياء حديث عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلوة بعد العصر حتى تغرب الشمس
وبعد الصبح حتى تطلع الشمس وحديث ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ينبغي لاحد ان يقول انا خير من يونس بن متى وحديث علي
القضاة ثلثة **باب** ما جاء في الصلوة بعد العصر **حدثنا** قتيبة نا جرير عن عطاء بن السائب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال
انما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الركعتين بعد العصر لانه اتاه مال فشغله عن الركعتين بعد الظهر فصلاهما بعد العصر ثم لم يعد لهما

کہا زید بن ثابت اور عائشہ نے صلوٰۃ وسطیٰ ظہر کی نماز ہے اور کہا ابن عباس اور ابن عمر نے صلوٰۃ وسطیٰ صبح کی نماز ہے **حدیث** کی ہم سے ابوموسیٰ بیٹے
محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہم سے قریش بن انس نے حبیب بن شہید سے کہا اُنہے کہ کہا مجھ سے محمد بن سیرین نے کہ تو حسن سے سوال کر کہ کس سے
اُنہے حدیث عقیقہ کی سنی ہے سو میں نے اُن سے سوال کیا کہا اُنہے سُنا میں نے سمرہ بن جندب سے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور خبر دی مجھے محمد بن اسمٰعیل
نے علی بن عبداللہ سے اُنہے قریش بن انس سے اس حدیث کی کہا محمد نے کہ کہا علی نے اور سماع حسن کا سمرہ سے صحیح ہے اور اس حدیث سے اُنہے
استدلال کیا ہے **باب** اس بیان میں کہ بعد عصر اور فجر کے نماز پڑھنی مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی
ہمکو منصور نے اور وہ ابن زاذان ہیں اُنے قتادہ سے کہا خبر دی ہمکو ابوالعالیہ نے ابن عباس سے کہا اُنہے میں نے کئی ایک صحابہ سے سُنا کہ
ان میں سے عمر بن الخطاب ہیں اور وہ میرے نزدیک اور سب سے زیادہ پسند ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فجر کے نماز پڑھنے سے منع کیا ہے
تاکہ آفتاب چڑھ جاوے اور بعد عصر کے نماز پڑھنے سے بھی تاکہ غروب ہو جاوے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور ابن مسعود اور ابی سعید اور عقبہ بن عامر
اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور سمرہ بن جندب اور سلمہ بن اکوع اور زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمرو اور معاذ بن عفرا اور صنابحی سے اور اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا
نہیں ہے اور عائشہ اور کعب بن مرہ اور ابی امامہ اور عمرو بن عبسہ اور یعلی بن امیہ اور معاویہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی جو عمر سے مروی
ہے حسن ہے صحیح ہے اور یہ قول ہے اکثر فقہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور من بعدہم سے کہ اُنھوں نے بعد نماز صبح کے نماز پڑھنے کو مکروہ جانا ہے تاکہ آفتاب چڑھ جا
وے اور بعد عصر کے تاکہ آفتاب غروب ہو جاوے اور ہر حال فوتی نمازیں تو اُنکے قضا کرنے میں بعد عصر اور صبح کے کچھ خوف نہیں۔ کہا علی بن مدینی نے کہا
یحییٰ بن سعید نے کہ کہا شعبہ نے قتادہ نے ابی العالیہ سے سنا نہیں مگر تین چیزیں ایک حدیث عمر کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نماز عصر کے نماز پڑھنے سے
منع کیا ہے تاکہ آفتاب غروب ہو جاوے اور بعد صبح کے تاکہ آفتاب چڑھ جاوے دوسری حدیث ابن عباس کی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے فرمایا آپ نے کسی کو یہ کہنا
لائق نہیں کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔ تیسری حدیث علی کی کہ قاضی تین قسم ہیں **باب** بعد عصر کی نماز کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے
کہا حدیث کی ہم سے جریر نے عطاء بن سائب سے اُنے سعید بن جبیر سے اُنے ابن عباس سے کہا اُنہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد عصر کی دو رکعتیں اسلیے
پڑھیں کہ آپ کے پاس مال آیا تھا اور اُسنے آپ کو دو رکعتوں سے جو بعد ظہر کے ہیں شغل میں رکھا ہو آپ نے اُنکو بعد عصر کے پڑھا پھر آپ نے اُن دونوں کا اعادہ نہیں کیا۔

ف [illegible] اس حدیث سے [illegible] سمرہ بن جندب سے ثابت ہوا۔ ف یعنی بعد نماز صبح اور عصر کے نفل پڑھنی مکروہ ہے۔

وفی الباب عن عائشة وام سلمة وميمونة وابی موسیٰ **قال** ابو عيسیٰ حديث ابن عباس حديث حسن وقد روی غير واحد عن النبی صلی الله عليه وسلم انه صلی بعد العصر ركعتين وهذا خلاف ما روی عنه انه نهی عن الصلوة بعد العصر حتی تغرب الشمس وحديث ابن عباس اصح حيث قال لم يعد لهما وقد روی عن زيد بن ثابت نحو حديث ابن عباس وقد روی عن عائشة فی هذا الباب روايات روی عنها ان النبی صلی الله عليه وسلم ما دخل عليها بعد العصر الا صلی ركعتين وروی عنها عن ام سلمة عن النبی صلی الله عليه وسلم انه نهی عن الصلوة بعد العصر حتی تغرب الشمس وبعد الصبح حتی تطلع الشمس والذی اجتمع عليه اكثر اهل العلم علی كراهية الصلوة بعد العصر حتی تغرب الشمس وبعد الصبح حتی تطلع الشمس الا ما استثنی من ذلك مثل الصلوة بمكة بعد العصر حتی تغرب الشمس وبعد الصبح حتی تطلع الشمس بعد الطواف فقد روی عن النبی صلی الله عليه وسلم رخصة فی ذلك وقد قال به قوم من اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم ومن بعدهم وبه يقول الشافعی واحمد واسحاق وقد كره قوم من اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم ومن بعدهم الصلوة بمكة ايضا بعد العصر وبعد الصبح وبه يقول سفيان الثوری ومالك بن انس وبعض اهل الكوفة **باب** ما جاء فی الصلوة قبل المغرب **حدثنا** هناد نا وكيع عن كهمس بن الحسين عن عبد الله بن بريدة عن عبد الله بن مغفل عن النبی صلی الله عليه وسلم قال بين كل اذانين صلوة لمن شاء وفی الباب عن عبد الله بن الزبير **قال** ابو عيسیٰ حديث عبد الله بن مغفل حديث حسن صحيح وقد اختلف اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم فی الصلوة قبل المغرب فلم ير بعضهم الصلوة قبل المغرب وقد روی عن غير واحد من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم انهم كانوا يصلون قبل صلوة المغرب ركعتين بين الاذان والاقامة وقال احمد واسحاق ان صلاهما فحسن وهذا عندهما علی الاستحباب **باب** ما جاء فيمن ادرك ركعة من العصر قبل ان تغرب الشمس

اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ام سلمہ اور میمونہ اور ابی موسیٰ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور کئی لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے بعد عصر کے دو رکعتیں پڑھی ہیں اور یہ مخالف ہے اس روایت کے جو آپ سے مروی ہے کہ آپ نے بعد عصر کے نماز پڑھنے سے منع کیا ہے تاکہ آفتاب غروب ہو لے اور حدیث ابن عباس کی زیادہ صحیح ہے اس لیے کہ انہوں نے کہا ہے کہ آپ نے پھر ان دونوں کا اعادہ نہیں کیا اور زید بن ثابت سے مثل حدیث ابن عباس کے مروی ہے اور حضرت عائشہ سے اس باب میں کئی روایتیں مروی ہیں ان میں سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بعد عصر کے میرے پاس نہیں آئے مگر دو رکعتیں پڑھی ہیں اور مروی ہے ان سے انہوں نے ام سلمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے بعد عصر کے نماز پڑھنے سے منع کیا ہے تاکہ آفتاب غروب ہو لے اور بعد صبح کے تاکہ آفتاب چڑھ لے اور جس پر اکثر اہل علم جمع ہیں وہ یہ ہے کہ بعد عصر کے نماز پڑھنی مکروہ ہے تاکہ آفتاب غروب ہو لے اور بعد صبح کے تاکہ آفتاب چڑھ لے مگر وہ جو اس سے مستثنیٰ ہے مثل نماز کے کہ میں بعد عصر کے تاکہ آفتاب غروب ہو اور بعد صبح کے تاکہ آفتاب چڑھ لے بعد طواف[1] کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں رخصت مروی ہے۔ اور کہا ہے ساتھ اس کے ایک قوم نے اہل علم صحابہ اور ان کے بعد سے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام شافعی اور احمد اور اسحاق کے۔ اور ایک قوم نے اہل علم صحابہ اور ان کے بعد سے مکہ میں بھی بعد عصر اور صبح کے نماز پڑھنے کو مکروہ جانا ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور بعض اہل کوفہ **باب** قبل مغرب کے نماز کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہمس بن حسین سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے عبداللہ بن مغفل سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے درمیان ہر دو اذان[2] کے نماز ہے جس کا جی چاہے اور اس باب میں عبداللہ بن زبیر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن مغفل کی حسن صحیح ہے۔ اور مختلف ہوئے ہیں اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نماز میں جو قبل مغرب کے ہے سو بعض انہیں سے قبل مغرب کے نماز پڑھنے کو نہیں جائز رکھتے اور کئی ایک صحابہ سے مروی ہے کہ وہ قبل نماز مغرب کے دو رکعتیں درمیان اذان اور تکبیر کے پڑھتے تھے اور کہا احمد اور اسحاق نے اگر کوئی ان کو پڑھے تو بہتر ہے۔ اور یہ نماز ان کے نزدیک استحباب پر محمول ہے **باب** اس شخص کے بیان میں جس نے عصر کی نماز سے قبل غروب آفتاب کے ایک رکعت پائی۔

---

[1] یہ جو آنحضرت سے مروی ہے کہ آپ نے طواف کے دو رکعتیں [illegible] کسی کو اس گھر کے طواف کرنے سے منع نہ کرو [illegible] اوقات میں سے جس گھڑی چاہے [illegible] اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک عام ہے [illegible] فرق نہیں ہے۔ [2] دونوں سے مراد ایک اذان دوسری تکبیر ہے آنحضرت نے فرمایا ہے ہر ایک اذان اور تکبیر کے درمیان دو رکعت نماز نفل ہے جس کا جی چاہے پڑھے اور امام ابو حنیفہ اور بعض اکابر نے قبل مغرب کے نفل پڑھنی مکروہ کہی ہیں اور دلیل ان کی یہ ہے کہ چاروں خلیفہ نہیں پڑھتے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم منسوخ ہو چکا [illegible] ابراہیم نخعی سے ہے اور یہ روایت منقطع ہے اور صحت اس کی تسلیم کر لیں تو بھی اس سے نسخ ثابت نہیں ہوتی کیونکہ بخاری [illegible] قبل نماز مغرب کے دو رکعتوں کی بابت سوال کیا انس سے [illegible] آنحضرت [illegible] اس سے معلوم ہوا کہ [illegible] اور عمر بن خطاب وغیرہ سے مروی ہے کہ عبدالرحمن بن عوف اور [illegible] کعب اور ابی الدرداء اور ابی موسیٰ وغیرہ [illegible] ان دو رکعتوں [illegible] کرتے تھے۔ کذا فی الفتح

حدثنا الانصاری نا معن نا مالک بن انس عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار وعن بسر بن سعید وعن الاعرج یحدثونہ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک من الصبح رکعۃ قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک الصبح ومن ادرک من العصر رکعۃ قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک العصر وفی الباب عن عائشۃ **قال** ابوعیسی حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح وبہ یقول اصحابنا الشافعی واحمد واسحاق ومعنی ہذا الحدیث عندہم لصاحب العذر مثل الرجل ینام عن الصلوۃ او ینساہا فیستیقظ ویذکر عند طلوع الشمس وعند غروبہا **باب** ما جاء فی الجمع بین الصلوتین **حدثنا** ہناد نا ابومعویۃ عن الاعمش عن حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الظہر والعصر وبین المغرب والعشاء بالمدینۃ من غیر خوف ولا مطر قال فقیل لابن عباس ما اراد بذلک قال اراد ان لا تحرج امتہ وفی الباب عن ابی ہریرۃ **قال** ابوعیسی حدیث ابن عباس قد روی عنہ من غیر وجہ رواہ جابر بن زید وسعید بن جبیر وعبداللہ بن شقیق العقیلی وقد روی عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر ہذا **حدثنا** ابوسلمۃ یحیی بن خلف البصری نا المعتمر بن سلیمن عن ابیہ عن حنش عن عکرمۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من جمع بین الصلوتین من غیر عذر فقد اتی بابا من ابواب الکبائر **قال** ابوعیسی وحنش ہذا ہو ابوعلی الرحبی وہو حنش بن قیس وہو ضعیف عند اہل الحدیث ضعفہ احمد وغیرہ والعمل علی ہذا عند اہل العلم ان لا یجمع بین الصلوتین الا فی السفر او بعرفۃ

حدیث کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے زید بن اسلم سے اُنہوں نے عطاء بن یسار اور بسر بن سعید اور اعرج سے حدیث کرتے تھے اسکو ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس نے ایک رکعت نماز صبح سے قبل طلوع آفتاب کے پائی تو اُسنے صبح کی نماز پائی اور جسنے ایک رکعت نماز عصر سے قبل غروب آفتاب کے پائی تو اُسنے عصر کی نماز پائی اور اس میں عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے کہا ہے ہمارے اصحاب نے یعنی شافعی اور احمد اور اسحاق نے اور معنی حدیث کے اُنکے نزدیک یہ ہیں کہ یہ حدیث صاحب عذر کے واسطے ہے مثل اُس مرد کے جو نماز سے سو رہے یا اسکو بھول جائے پس جاگے یا یاد کرے وقت طلوع آفتاب کے اور وقت اُسکے غروب کے **باب** دو نمازوں کے جمع کرنے کے بیان میں **حدیث کی** ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابومعاویہ نے اعمش سے اُنہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں سوائے خوف اور مینہ کے ظہر اور عصر کو اور مغرب و عشاء کو جمع کیا کہا راوی نے سو ابن عباس سے کہا گیا کہ آنحضرتؐ کا اس سے کیا ارادہ تھا کہا اُنہوں نے یہ کہ آپکی امت تنگی میں نہ پڑے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی اُنسے اور کئی وجہ سے بھی مروی ہے روایت کیا اسکو جابر بن زید اور سعید بن جبیر اور عبداللہ بن شقیق عقیلی نے اور سوائے اسوجہ کے اور طرق سے بھی بواسطہ ابن عباس کے آنحضرتؐ سے مروی ہے **حدیث کی** ہم سے ابوسلمہ یحییٰ بن خلف بصری نے کہا حدیث کی ہم سے معتمر بن سلیمان نے اپنے باپ سے اُنہوں نے حنش سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس شخص نے سوائے عذر کے دو نمازوں کو جمع کیا تو اُسنے کبیرہ گناہوں کے دروازوں سے ایک دروازہ کھولا کہا ابوعیسیٰ نے اور یہ حنش ابوعلی رحبی ہے۔ اور وہ حنش بن قیس ہے۔ اور وہ اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہے امام احمد وغیرہ نے اسکو ضعیف کہا ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسپر ہے کہ درمیان دو نمازوں کے سوائے سفر یا عرفہ کے جمع نہ کیا جاوے

---

[۱] اور معنی حدیث کے اُنکے نزدیک یعنی کہ امام شافعی اور احمد اور اسحاق کے یہ ہیں کہ یہ حدیث صاحب عذر پر محمول ہے یعنی جو شخص سو رہے یا بھول جائے تو جب جاگے یا یاد کرے تو پڑھ لے یہ نہیں کہ بلا عذر بیٹھا رہے وقت کی انتظار کیا کرے یعنی یہ تو نماز منافقوں کی ہے جیسا کہ آگے گذر چکا ہے اور امام ابوحنیفہ نے صبح کی نماز تو آفتاب چڑھنے سے باطل ہو جاتی ہے کیونکہ وہ وقت کراہت کا ہے اور عصر کی نماز غروب آفتاب سے باطل نہیں ہوتی سو اُنکا جواب اس حدیث کا یہ ہے کہ صبح کی نماز جب اسنے شروع کی تھی تو وقت کامل تھا جب آفتاب کا طلوع ہو گیا تو وقت ناقص ہو گیا۔ پس کامل وقت میں شروع کرکے اور ناقص وقت میں ختم کرنی درست نہیں ہے کیونکہ اُسکے ذمے تو کامل کی ہے اور ادا ناقص کی ہے اور عصر کی نماز جب اسنے شروع کی تھی ناقص وقت ہی تھا اور ختم بھی اُسے ناقص وقت میں کی ادا کچھ کمی نقصان نہیں ہوا کہ اُسکے ذمے بھی ناقص کی تھی اور ناقص ہی ادا کی جواب اسکا یہ ہے کہ یہ قیاس ہے جو مقابل نص کے ہے اور ایسا قیاس جمہور کے نزدیک مردود ہے اور یہ کہنا کہ راوی اسکا یعنی ابوہریرہ فقیہ نہیں باطل ہے کیونکہ اس حدیث پر ثابت ہے کہ اسکی روایت صحیح ہے اور حضرت عائشہؓ بھی اسکی راوی ہیں۔ اور وہ سبکے نزدیک فقیہ ہیں۔ اور امام طحاوی نے کہا ہے کہ احتمال ہے کہ معنی ادراک سے بلوغت کے ہوں یا حیض سے پاک ہونے کے یا مسلمان ہونے کے اور کافر وقت کے جواب اسکا یہ ہے کہ احمد نے جو روایت اُس وقت روایت کی ہے کہ من ادرک من العصر رکعۃ قبل ان تغرب الشمس ثم صلی ما بقی بعد غروب الشمس فلم یفتہ العصر وقال مثل ذلک فی الصبح اور بیہقی اور اسی روایات میں نسائی وغیرہ میں ہیں جو صریحًا ان معنوں کا انکار کرتی ہیں۔ اور بعض نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔ کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ ان وقتوں میں نماز نہ پڑھنا چاہیے۔ جواب اسکا یہ ہے کہ بلا تعیین تاریخ دعوی نسخ کا کرنا مسموع نہیں ہوتا۔ اور دونوں حدیثوں میں جمع کرنا بھی ممکن ہے۔ اسطرح سے کہ حدیث نہی کی تو اُن نفل پر محمول کی جائیگی جو بلا سبب اُس وقت میں پڑھی جاتی ہیں۔ یہی ظاہر ہوا تحقیق ادلہ سے جو حدیث صحیح ہے۔

ورخص بعض اهل العلم من التابعين في الجمع بين الصلوتين للمريض وبه يقول احمد واسحاق وقال بعض اهل العلم يجمع بين الصلوتين في المطر وبه يقول الشافعي واحمد واسحاق ولم ير الشافعي للمريض ان يجمع بين الصلوتين **باب** ما جاء في بدء الاذان **حدثنا** سعيد بن يحيى بن سعيد الاموي نا ابي نا محمد بن اسحاق عن محمد بن ابراهيم التيمي عن محمد بن عبد الله بن زيد عن ابيه قال لما اصبحنا اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبرته بالرؤيا فقال ان هذه الرؤيا حق فقم مع بلال فانه اندى وامد صوتا منك فالق عليه ما قيل لك وليناد بذلك قال فلما سمع عمر بن الخطاب نداء بلال بالصلوة خرج الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يجر ازاره وهو يقول يا رسول الله والذي بعثك بالحق لقد رأيت مثل الذي قال قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلله الحمد فذلك اثبت وفي الباب عن ابن عمر **قال** ابو عيسى حديث عبد الله بن زيد حديث حسن صحيح وقد روى هذا الحديث ابراهيم بن سعد عن محمد بن اسحاق اتم من هذا الحديث واطول وذكر فيه قصة الاذان مثنى مثنى والاقامة مرة مرة وعبد الله بن زيد هو ابن عبد ربه ويقال ابن عبد رب ولا نعرف له عن النبي صلى الله عليه وسلم شيئا يصح الا هذا الحديث الواحد في الاذان وعبد الله بن زيد بن عاصم المازني له احاديث عن النبي صلى الله عليه وسلم وهو عم عباد بن تميم **حدثنا** ابو بكر بن ابي النضر نا الحجاج بن محمد قال قال ابن جريج انا نافع عن ابن عمر قال كان المسلمون حين قدموا المدينة يجتمعون فيتحينون للصلوات وليس ينادي بها احد فتكلموا يوما في ذلك فقال بعضهم اتخذوا ناقوسا مثل ناقوس النصارى وقال بعضهم اتخذوا قرنا مثل قرن اليهود قال فقال عمر اولا تبعثون رجلا ينادي بالصلوة قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بلال قم فناد بالصلوة

اور بعض اہل علم نے تابعین میں سے بیمار کے واسطے بھی دو نمازوں کے جمع کرنے میں رخصت دی ہے اور ساتھ اسی کے کہا ہے احمد اور اسحاق نے۔ اور کہا بعض اہل علم نے بارش میں دو نمازوں کو جمع کیا جاوے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق اور امام شافعی مریض کے واسطے دو نمازوں کو جمع کرنا جائز نہیں رکھتا **باب** اذان کے شروع کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے سعید بن یحییٰ بن سعید اموی نے کہا حدیث کی ہم سے میرے باپ نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن اسحاق نے محمد بن ابراہیم تیمی سے اُنہوں نے محمد بن عبداللہ بن زید سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا اُنہوں نے جب ہم نے صبح کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو میں نے خواب کی خبر دی سو فرمایا آپ نے بیشک یہ خواب ٹھیک ہے سو تو بلال کے پاس کھڑا ہو اس لیے کہ اُسکی آواز تجھ سے بلند اور لمبی ہے۔ سو تو اُسکو بتلا جو تجھے بتلایا گیا ہے اور تاکہ اُسکے ساتھ آواز دیکا وے۔ کہا راوی نے سو جب عمر بن الخطابؓ نے آواز بلال کی نماز کے لیے سنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تہ بند کھینچتے ہوئے نکلے اور یہ کہتے تھے یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات کی جس نے تجھے ساتھ حق کے بھیجا ہے البتہ میں نے بھی دیکھا ہے مثل اُسکے جو اُنے کہا ہے۔ کہا اُنے پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے پس واسطے اللہ کے ہے حمد سو یہ حدیث بہت قوی ہے۔ اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے محمد بن اسحاق سے کامل اس سے اور لمبی اور اُنے اُسمیں قصہ اذان کا ذکر کیا ہے کہ دو دو[1] کلمے ہیں اور تکبیر ایک ایک کلمہ اور عبداللہ بن زید وہ عبد ربہ کا بیٹا ہے اور اسکو عبد رب بھی کہا جاتا ہے اور ہم اُسکے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث صحیح سوائے اس حدیث ایک کے جو اذان میں ہے نہیں پہچانتے۔ اور عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی کے واسطے کئی حدیثیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں اور وہ عباد بن تمیم کا چچا ہے **حدیث** کی ہم سے ابوبکر بن ابی نضر نے کہا حدیث کی ہم سے حجاج بن محمد نے کہا اُنے کہ کہا ابن جریج نے خبر دی ہمکو نافع نے ابن عمر سے کہا اُنے جب مسلمان مدینہ میں آئے تو جمع ہوتے اور نماز کے لیے وقت مقرر کرتے اور اُسکے لیے کوئی آواز نہ دیتا تھا سو اُنہوں نے ایک دن اس باب میں کلام کیا پس بعضوں نے کہا کہ سنکھ مقرر کرو مثل سنکھ نصاریٰ کے اور بعضوں نے کہا بوق مقرر کرو مثل بوق یہود کے کہا راوی نے پس کہا حضرت عمرؓ نے کیا تم کسی ایسے مرد کو کھڑا نہیں کرتے جو نماز کے لیے اذان دے۔ کہا راوی نے۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال کھڑا ہو اور نماز کیلیے [illegible]

---

[1] یہ حدیث مختصر ہے جب لوگ نماز کے لیے جمع ہوتے تو اُنہوں نے ضرورت کی کہ کوئی علامت جماعت کے لیے مقرر کرنی چاہیے تاکہ سب آدمی اس وقت حاضر ہو جاویں کسی نے کہا [illegible] کسی نے کہا [illegible] سنکھ بجانا چاہیے پھر اس میں سے بعض نے کہا کہ آگ علامت یہود کی ہے اور سنکھ عادت نصاریٰ کی ہے اس سے مشابہت ہوگی پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو حکم دیا کہ اذان [illegible] کے دو دو کلمے ہیں اور تکبیر کا ایک ایک کلمہ اس امر کے صیغہ سے بعضوں نے دلیل پکڑی ہے کہ اذان کسی فرض ہے اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ اذان سنت ہے زیادہ تحقیق کی [illegible]

[2] یہ حدیث کہا ہے کہ [illegible] آپ کی اس قول سے کہ [illegible] اذان دے [illegible] ہوا کہ اذان شروع ہوئی ہے۔ [illegible] عبداللہ بن زید کی حدیث [illegible]

قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث ابن عمر **باب** ما جاء فی الترجیع فی الاذان **حدثنا** بشر بن معاذ ثنا ابراهیم بن عبد العزیز بن عبد الملك بن ابی محذورة قال اخبرنی ابی وجدی جمیعا عن ابی محذورة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اقعده والقی علیه الاذان حرفا حرفا قال ابراهیم مثل اذاننا قال بشر فقلت له اعد علی فوصف الاذان بالترجیع **قال** ابو عیسی حدیث ابی محذورة فی الاذان حدیث صحیح وقد روی عنه من غیر وجه وعلیه العمل بمکة وهو قول الشافعی **حدثنا** ابو موسی محمد بن المثنی نا عفان نا همام عن عامر الاحول عن مکحول عن عبد الله بن محیریز عن ابی محذورة ان النبی صلی الله علیه وسلم علمه الاذان تسع عشرة کلمة والاقامة سبع عشرة کلمة **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وابو محذورة اسمه سمرة بن معیر وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا فی الاذان وقد روی عن ابی محذورة انه کان یفرد الاقامة **باب** ما جاء فی افراد الاقامة **حدثنا** قتیبة نا عبد الوهاب الثقفی ویزید بن زریع عن خالد الحذاء عن ابی قلابة عن انس بن مالك قال امر بلال ان یشفع الاذان ویوتر الاقامة وفی الباب عن ابن عمر **قال** ابو عیسی حدیث انس حدیث حسن صحیح وهو قول بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین وبه یقول مالك والشافعی واحمد واسحاق **باب** ما جاء فی الاقامة مثنی مثنی **حدثنا** ابو سعید الاشج نا عقبة بن خالد عن ابن ابی لیلی عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن عبد الله بن زید قال کان اذان رسول الله صلی الله علیه وسلم شفعا شفعا فی الاذان والاقامة **قال** ابو عیسی حدیث عبد الله بن زید رواه وکیع عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن ابی لیلی ان عبد الله بن زید رای الاذان فی المنام وقال شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال ثنا اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ان عبد الله بن زید رای الاذان فی المنام وهذا اصح من حدیث ابن ابی لیلی وعبد الرحمن بن ابی لیلی لم یسمع من عبد الله بن زید قال بعض اهل العلم الاذان مثنی مثنی والاقامة مثنی مثنی وبه یقول سفیان الثوری وابن المبارك واهل الکوفة

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ابن عمر سے **باب** ترجیع کرنے کا اذان میں **حدیث** کی ہم سے بشر بن معاذ نے کہا حدیث کی ہم سے ابراہیم بن عبد العزیز بن عبد الملک بن ابی محذورہ نے کہا خبر دی مجھ کو میرے باپ اور دادا سب نے ابی محذورہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو بٹھلایا۔ اور حرف حرف اسکو اذان سکھلائی کہا ابراہیم نے مثل ہماری اذان کے۔ کہا بشر نے سو میں نے ابراہیم سے کہا مجھ پر بیان کر۔ پس اُنھوں نے اذان کو ترجیع سے بیان کیا کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی محذورہ کی جو اذان میں ہے صحیح ہے۔ اور اُن سے یہ حدیث کئی وجہ سے مروی ہے۔ اور مکہ میں اسی پر عمل ہے اور یہی قول ہے امام شافعیؒ کا **حدیث** کی ہم سے ابو موسیٰ یعنے محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے عفان نے کہا حدیث کی ہم سے ہمام نے عامر احول سے اُنھوں نے مکحول سے اُنھوں نے عبد اللہ بن محیریز سے اُنھوں نے ابی محذورہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان کے اُنیس کلمے سکھلائے اور تکبیر کے سترہ کلمے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابی محذورہ کا نام سمرہ بن معیر ہے۔ اور بعض اہل علم اذان میں اسی طرف گئے ہیں اور ابی محذورہ سے مروی ہے کہ وہ تکبیر کا ایک ایک کلمہ کہتا تھا **باب** تکبیر کے ایک ایک کلمہ کہنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الوہاب ثقفی اور یزید بن زریع نے خالد الحذاء سے اُنھوں نے ابی قلابہ سے اُنھوں نے انس بن مالک سے کہ اُنھوں نے بلال کو حکم ہوا تھا کہ اذان کے دو دو کلمے کہے اور تکبیر کا ایک ایک کلمہ۔ اور اس باب میں روایت ابن عمر سے بھی ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے اور یہ قول ہے بعض اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** اس بیان میں کہ تکبیر کے دو دو کلمے ہیں **حدیث** کی ہم سے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہم سے عقبہ بن خالد نے ابن ابی لیلیٰ سے اُنھوں نے عمرو بن مرہ سے اُنھوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے اُنھوں نے عبد اللہ بن زید سے کہا اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان اور تکبیر کے دو دو کلمے تھے کہا ابو عیسیٰ نے عبد اللہ بن زید کی حدیث کو روایت کیا ہے وکیع نے اعمش سے اُنھوں نے عمرو بن مرہ سے اُنھوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے یہ کہ عبد اللہ بن زید نے خواب میں اذان کو سُنا اور کہا شعبہ نے عمرو بن مرہ سے اُنھوں نے عبد الرحمن بن لیلیٰ سے کہا اُنھوں نے حدیث کی ہم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے یہ کہ عبد اللہ بن زید نے اذان کو خواب میں سنا اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے ابن ابی لیلیٰ کی حدیث سے اور عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے عبد اللہ بن زید سے سُنا نہیں ہے۔ کہا بعض اہل علم نے اذان کے دو دو کلمے ہیں اور تکبیر کے دو دو کلمے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ۔

ا؎ ترجیع کے معنی یہ ہیں کہ شہادت کے دونوں کلمے پہلی مرتبہ آہستہ آواز سے کہنے پھر دوسری مرتبہ انھیں کلموں کو اونچی آواز سے کہنا یعنی شہادت کے کلموں کو چار مرتبہ کہنا ۱۲

باب ما جاء فی الترسل فی الاذان **حدثنا** احمد بن الحسن نا المعلی بن اسد نا عبد المنعم وهو صاحب السقاء نا یحیی بن مسلم عن الحسن وعطاء عن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لبلال یا بلال اذا اذنت فترسل فی اذانک واذا اقمت فاحدر واجعل بین اذانک واقامتک قدر ما یفرغ الآکل من اکله والشارب من شربه والمعتصر اذا دخل لقضاء حاجته ولا تقوموا حتی ترونی **حدثنا** عبد بن حمید نا یونس بن محمد عن عبد المنعم نحوه **قال** ابو عیسی حدیث جابر هذا حدیث لا نعرفه الا من هذا الوجه من حدیث عبد المنعم وهو اسناد مجهول

باب ما جاء فی ادخال الاصبع الاذن عند الاذان **حدثنا** محمود بن غیلان نا سفیان الثوری عن عون بن ابی جحیفة عن ابیه قال رأیت بلالا یؤذن ویدور ویتبع فاه ههنا وههنا واصبعاه فی اذنیه ورسول الله صلی الله علیه وسلم فی قبة له حمراء اراه قال من ادم فخرج بلال بین یدیه بالعنزة فرکزها بالبطحاء فصلی الیها رسول الله صلی الله علیه وسلم یمر بین یدیه الکلب والحمار وعلیه حلة حمراء کانی انظر الی بریق ساقیه قال سفیان نراه حبرة **قال** ابو عیسی حدیث ابی جحیفة حدیث حسن صحیح وعلیه العمل عند اهل العلم یستحبون ان یدخل المؤذن اصبعیه فی اذنیه فی الاذان وقال بعض اهل العلم وفی الاقامة ایضا یدخل اصبعیه فی اذنیه وهو قول الاوزاعی وابو جحیفة اسمه وهب السوائی

باب ما جاء فی التثویب فی الفجر **حدثنا** احمد بن منیع نا ابو احمد الزبیری نا ابو اسرائیل عن الحکم عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن بلال قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تثوبن فی شیء من الصلوات الا فی صلوة الفجر وفی الباب عن ابی محذورة **قال** ابو عیسی حدیث بلال لا نعرفه الا من حدیث ابی اسرائیل الملائی وابو اسرائیل لم یسمع هذا الحدیث من الحکم بن عتیبة

باب بیان میں ترسل کے اذان میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن حسن نے کہا حدیث کی ہم سے معلی بن اسد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد المنعم نے جو صاحب مشک کا[1] کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن مسلم نے حسن اور عطا سے اُنہوں نے جابر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال سے کہا اے بلال جب تو اذان دے تو اپنی اذان میں ترسل کر اور جب تو تکبیر کہے تو جلدی کر۔ اور اپنی اذان اور تکبیر میں اسقدر فاصلہ کر کہ کھانے والا کھانے سے اور پینے والا پینے سے اور قضاے حاجت والا جبکہ پاخانہ میں قضاے حاجت کے لیے داخل ہو اپنی قضاے حاجت سے فارغ ہو جاوے اور تم کھڑے نہ ہوا کرو تا کہ مجھے دیکھو **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے یونس بن محمد نے عبد المنعم سے مثل اُسکے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی یہ ایسی حدیث ہے کہ ہم اسکو نہیں پہچانتے مگر اسی وجہ سے یعنی حدیث عبد المنعم سے اور یہ اسناد مجہول ہے

باب بیان میں داخل کرنے انگلیوں کے کانوں میں اذان کے وقت **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان ثوری نے عون بن ابی جحیفہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہ اُنہوں نے دیکھا میں نے بلال کو اذان کہتے ہوئے اور پھرتے ہوئے اور اِدھر اُدھر منہ کو کرتے ہوئے[2] اس حالت میں کہ دو انگلیاں اُسکی اُسکے کانوں میں تھیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک خیمہ سرخ میں تھے۔ میں گمان کرتا ہوں کہ کہا اُنہے چمڑے سے تھا سو بلال آپکے آگے نیزہ لیکر نکلا۔ پس اُسکو بطحا میں گاڑا۔ سو اُسکی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اس حالت میں کہ آپ کے آگے کتے اور گدھے گذرتے تھے۔ اور آپ پر سرخ چادر تھی۔ گویا میں آپ کے پنڈلیوں کی چمک کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ کہا سفیان نے ہم گمان کرتے ہیں کہ وہ چادر یمنی تھی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی جحیفہ کی حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ مستحب یہ ہے کہ موذن اذان کے وقت انگلیوں کو کانوں میں داخل کرے۔ اور کہا بعض اہل علم نے اور تکبیر کے وقت بھی انگلیوں کو کانوں میں داخل کرے۔ اور یہ قول ہے اوزاعی کا۔ اور ابو جحیفہ کا نام وہب سوائی ہے

باب بیان میں تثویب کے فجر میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہم سے ابو اسرائیل نے حکم سے اُنہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے اُنہوں نے بلال سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازوں میں سے کسی نماز میں تثویب نہ کرو مگر فجر کی نماز میں۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی محذورہ سے بھی **کہا** ابو عیسیٰ نے بلال کی حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر حدیث ابی اسرائیل ملائی سے۔ اور ابو اسرائیل نے یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے سنی نہیں ہے

---

[1] صاحب مشک کا اس نام سے اس لیے مشہور تھا کہ لوگوں کو پانی پلاتا تھا۔ اور ترسل کے معنے دیکے ہیں ٹھہر ٹھہر کے اذان میں ہر ہر کلمہ ایک دوسرے سے فصل کرکے علیحدہ علیحدہ آہستگی سے کہنا چاہیے اور حدر تکبیر کے کہ وہ جلدی جلدی ختم کرنا چاہیے [2] یعنے حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہنے کے وقت منہ داہنے بائیں کرتا تھا۔ اور چادر سرخ جو آپ کے بدن پر تھی سفیان ثوری نے گمان کیا کہ یمنی چادر تھی یعنے دھاری دار۔ سرخ نہیں۔ اور یہی کہا ابن قیم اور صاحب قاموس وغیرہ نے ترجیح دی ہے۔ اسعد چادر لعل سرخ تھی اور محمد بن اسمٰعیل صاحب بخاری نے کہا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اذان دینے کے وقت انگلیوں کو کانوں میں نہ کرتا تھا

قال انما رواه عن الحسن بن عمارة عن الحكم بن عتيبة وابو اسرائيل اسمه اسمعيل بن ابي اسحق وليس بذلك القوي عند اهل الحديث وقد اختلف اهل العلم في تفسير التثويب فقال بعضهم التثويب ان يقول في اذان الفجر الصلوة خير من النوم وهو قول ابن المبارك واحمد وقال اسحق في التثويب غير هذا قال هو شيء احدثه الناس بعد النبي صلى الله عليه وسلم اذا اذن المؤذن فاستبطأ القوم قال بين الاذان والاقامة قد قامت الصلوة حي على الصلوة حي على الفلاح وهذا الذي قال اسحق هو التثويب الذي كرهه اهل العلم والذي احدثوه بعد النبي صلى الله عليه وسلم والذي فسر ابن المبارك واحمد ان التثويب ان يقول المؤذن في صلوة الفجر الصلوة خير من النوم فهو قول صحيح ويقال له التثويب ايضا وهو الذي اختاره اهل العلم وراوه وروى عن عبد الله بن عمر انه كان يقول في صلوة الفجر الصلوة خير من النوم وروى عن مجاهد قال دخلت مع عبد الله بن عمر مسجدا وقد اذن فيه ونحن نريد ان نصلي فيه فثوب المؤذن فخرج عبد الله بن عمر من المسجد قال اخرج بنا من عند هذا المبتدع ولم يصل فيه انما كره عبد الله بن عمر التثويب الذي احدثه الناس بعد **باب** ما جاء ان من اذن فهو يقيم **حدثنا** هناد نا عبدة ويعلى عن عبد الرحمن بن زياد بن انعم عن زياد بن نعيم الحضرمي عن زياد بن الحارث الصدائي قال امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اوذن في صلوة الفجر فاذنت فاراد بلال ان يقيم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اخا صداء قد اذن ومن اذن فهو يقيم وفي الباب عن ابن عمر قال ابو عيسى حديث زياد انما نعرفه من حديث الافريقي والافريقي هو ضعيف عند اهل الحديث ضعفه يحيى بن سعيد القطان وغيره قال احمد لا اكتب حديث الافريقي قال ورايت محمد بن اسمعيل يقوي امره ويقول هو مقارب الحديث والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم ان من اذن فهو يقيم **باب** ما جاء في كراهية الاذان بغير وضوء **حدثنا** علي بن حجر نا الوليد بن مسلم عن معوية بن يحيى عن الزهري عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يوذن الا متوضي **حدثنا** يحيى بن موسى نا عبد الله بن وهب عن يونس عن ابن شهاب

کہا ترمذی نے اُسنے وہ حدیث بواسطہ حسن بن عمارہ کے حکم بن عتیبہ سے روایت کی ہی اور ابو اسرائیل کا نام اسمعیل بن ابی اسحاق ہی اور وہ کچھ اہل حدیث کے نزدیک قوی نہیں۔ اور اہل علم نے تثویب کی تفسیر میں اختلاف کیا ہی سو بعض نے کہا ہی کہ تثویب فجر کی اذان میں الصلوۃ خیر من النوم کے کہنے کو کہتے ہیں۔ اور یہ قول ہی ابن مبارک اور احمد کا اور اسحاق نے تثویب کی تفسیر میں سوا اسکے کچھ اور کہا ہی کہا اسحاق نے تثویب ایسی چیز ہی کہ اسکو لوگوں نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایجاد کیا ہی وہ یہ ہی کہ جب موذن اذان دے اور قوم دیر لگا دے تو اذان اور تکبیر کے درمیان کہے قد قامت الصلوۃ حی علی الصلوۃ۔ حی علی الفلاح۔ اور یہ جو اسحاق نے کہا ہی کہ تثویب یہ ہی اسکو اہل علم نے مکروہ جانا ہی۔ اور یہ اُس کو لوگوں نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایجاد کیا ہی۔ اور جو ابن مبارک اور احمد نے تثویب کی تفسیر کی ہی کہ موذن نماز صبح میں الصلوۃ خیر من النوم کہے۔ سو یہ قول صحیح ہی۔ اور اسکو تثویب بھی کہا جاتا ہی۔ اور یہ وہی ہی کہ اہل علم نے اختیار اور پسند کیا ہی۔ اور عبد اللہ بن عمر سے مروی ہی کہ وہ فجر کی نماز میں الصلوۃ خیر من النوم کہا کرتا تھا۔ اور مروی ہی مجاہد سے کہ کہا اُسنے میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ ایک مسجد میں داخل ہوا اور اسمیں اذان ہو چکی تھی اور ہم بھی اُسمیں نماز پڑھنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ سو موذن نے تثویب کہی پس عبد اللہ بن عمر مسجد سے نکلا۔ اور کہنے لگا ہمکو اس بدعتی سے خارج کر اور اُسنے اس میں نماز نہ پڑھی۔ اور سوا اسکے نہیں کہ عبد اللہ بن عمر نے تو اسی تثویب کو مکروہ جانا ہی۔ جسکو لوگوں نے پیچھے ایجاد کیا ہی **باب** اس بیان میں کہ جو اذان دے وہی تکبیر کہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ اور یعلی نے عبد الرحمن بن زیاد بن انعم سے اُسنے زیاد بن نعیم حضرمی سے اُسنے زیاد بن حارث صدائی سے کہا اُسنے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں اذان دینے کا حکم دیا سو میں نے اذان دی پھر بلال نے تکبیر کہنے کا ارادہ کیا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صُدا کے بھائی نے اذان دی ہی اور جو شخص اذان دے وہی تکبیر کہے۔ اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے زیاد کی حدیث کو ہم افریقی کی حدیث سے ہی پہچانتے ہیں۔ اور افریقی محدثین کے نزدیک ضعیف ہی اسکو یحیی بن سعید وغیرہ نے ضعیف کیا ہی۔ کہا امام احمد نے میں افریقی کی حدیث کو نہیں لکھتا۔ کہا ترمذی نے اور میں نے محمد بن اسماعیل کو دیکھا کہ وہ اُسکے حال کی تقویت کرتا تھا۔ اور کہتا کہ یہ مقارب الحدیث ہی۔ اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک اسی پر ہی کہ جو شخص اذان دے وہی تکبیر کہے **باب** اس بیان میں کہ اذان بغیر وضو کے مکروہ ہی **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے معاویہ بن یحیی سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہ اذان دے مگر وضو والا **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن وہب نے یونس سے اُسنے ابن شہاب سے

قال فان ابو هريرة لا ينادي بالصلوة الا متوضئ **قال** ابو عيسى وهذا اصح من الحديث الاول وحديث ابي هريرة لم يرفعه ابن وهب وهو اصح من حديث الوليد بن مسلم والزهري لم يسمع عن ابي هريرة فاختلف اهل العلم في الاذان على غير وضوء فكرهه بعض اهل العلم وبه يقول الشافعي واسحاق ورخص في ذلك بعض اهل العلم وبه يقول سفيان وابن المبارك واحمد **باب** ما جاء ان الامام احق بالاقامة **حدثنا** يحيى بن موسى نا عبد الرزاق نا اسرائيل اخبرني سماك بن حرب سمع جابر بن سمرة يقول كان مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم يمهل فلا يقيم حتى اذا رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم قد خرج اقام الصلوة حين يراه **قال** ابو عيسى حديث جابر بن سمرة حديث حسن وحديث سماك لا نعرفه الا من هذا الوجه وهكذا قال بعض اهل العلم ان المؤذن املك بالاذان والامام املك بالاقامة **باب** ما جاء في الاذان بليل **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن سالم عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى تسمعوا تاذين ابن ام مكتوم **قال** ابو عيسى وفي الباب عن ابن مسعود وعائشة وانيسة وانس وابي ذر وسمرة **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وقد اختلف اهل العلم في الاذان بالليل فقال بعض اهل العلم اذا اذن المؤذن بالليل اجزاه ولا يعيد وهو قول مالك وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم اذا اذن بالليل اعاد وبه يقول سفيان الثوري وروى حماد بن سلمة عن ايوب عن نافع عن ابن عمر ان بلالا اذن بليل فامره النبي صلى الله عليه وسلم ان ينادي ان العبد نام **قال** ابو عيسى هذا حديث غير محفوظ والصحيح ما روى عبيد الله بن عمر وغيره عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن ام مكتوم وروى عبد العزيز بن ابي رواد عن نافع ان مؤذنا لعمر اذن بليل فامره عمر ان يعيد الاذان وهذا لا يصح لانه عن نافع عن عمر منقطع ولعل حماد بن سلمة اراد هذا الحديث والصحيح رواية عبيد الله وغير واحد عن نافع عن ابن عمر والزهري عن سالم عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان بلالا يؤذن بليل **قال** ابو عيسى لو كان حديث حماد صحيحا لم يكن لهذا الحديث معنى اذ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بلالا

کہا اُسنے کہا ابوہریرہ نے کہ نہ اذان دے واسطے نماز کے مگر وضو والا کہا ابو عیسیٰ نے یہ پہلی حدیث سے صحیح ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث کو ابن وہب نے مرفوع نہیں کیا۔ اور یہ حدیث ولید بن مسلم کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور زہری نے ابی ہریرہ سے نہیں سُنا ہے اور اہل علم نے بلا وضو اذان دینے میں اختلاف کیا ہے بعض بعض اہل علم نے تو اسکو مکروہ جانا ہے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام شافعی اور اسحاق اور بعض اہل علم نے اسمیں رخصت دی ہے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان اور ابن مبارک اور احمد **باب** اس بیان میں کہ امام تکبیر کے ساتھ زیادہ حقدار ہے **حدیث** کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے اسرائیل نے کہا خبر دی مجھے سماک بن حرب نے سنا اُنے جابر بن سمرہ سے کہ کہتا موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار ہی کرتا اور تکبیر نہ کہتا تا کہ جب دیکھتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ہیں تو نماز کے لئے تکبیر کہتا وقتیکہ آپ کو دیکھ لیتا اور کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے اور سماک کی حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی وجہ سے اور اسی طرح کہا ہے بعض اہل علم نے کہ موذن زیادہ مالک ہے اذان کا۔ اور امام زیادہ مالک ہے تکبیر کا

باب رات کو اذان دینے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن شہاب سے اُنے سالم سے اُنے اپنے باپ سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک بلال رات کو اذان دیتا ہے سو کھاؤ اور پیو تا کہ سنو تم اذان ابن ام مکتوم کی کہا ابو عیسیٰ نے اور اس باب میں تم ہے ابن مسعود اور عائشہ اور انیسہ اور انس اور ابی ذر اور سمرہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے اور اہل علم نے رات کو اذان دینے میں اختلاف کیا ہے سو کہا بعض اہل علم نے جب موذن رات کو اذان دے تو اسکو وہی کافی ہوجاتی ہے اور اعادہ نہ کرے اور یہ قول ہے امام مالک اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور کہا بعض اہل علم نے جب موذن رات کو اذان دے تو اعادہ کرے اور ساتھ اسکے کہتا ہے سفیان ثوری اور روایت کی ہے حماد بن سلمہ نے ایوب سے اُنے نافع سے اُنے ابن عمر سے کہ بلال نے رات کو اذان دی سو اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ندا دے کہ بندہ سو گیا ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہ ہے جو عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے اُنے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات کو اذان دیتا ہے سو کھاؤ اور پیو یہانتک کہ ابن ام مکتوم اذان دے اور روایت کی عبد العزیز بن ابی رواد نے نافع سے یہ کہ حضرت عمر کے موذن نے رات کو اذان دی سو اسکو حضرت عمرؓ نے اذان کے اعادہ کرنے کا حکم دیا اور یہ صحیح نہیں کیونکہ روایت نافع کی عمر سے منقطع ہے اور شاید حماد بن سلمہ نے اسی حدیث کا ارادہ کیا ہو اور صحیح روایت عبید اللہ بن عمر وغیرہ کی ہے جو بواسطہ نافع کے ابن عمر سے مروی ہے اور زہری نے بواسطہ سالم کے ابن عمر سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات کو اذان دیتا ہے کہا ابو عیسیٰ نے اگر حدیث حماد کی صحیح ہو تو اس حدیث کے کچھ معنے نہونگے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بلال رضؓ رات کو۔

[illegible]

يؤذن بليل فإنما أمرهم فيما يستقبل فقال إن بلالا يؤذن بليل ولو أنه أمره بإعادة الأذان حين أذن قبل الطلوع الفجر لم يقل إن بلالا يؤذن بليل قال علي بن المديني حديث حماد بن سلمة عن أيوب عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم هو غير محفوظ وأخطأ فيه حماد بن سلمة **باب** ما جاء في كراهية الخروج من المسجد بعد الأذان **حدثنا** هناد نا وكيع عن سفيان عن إبراهيم بن مهاجر عن أبي الشعثاء قال خرج رجل من المسجد بعد ما أذن فيه بالعصر فقال أبو هريرة أما هذا فقد عصى أبا القاسم صلى الله عليه وسلم **قال** أبو عيسى وفي الباب عن عثمان حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم أن لا يخرج أحد من المسجد بعد الأذان إلا من عذر أن يكون على غير وضوء أو أمر لا بد منه ويروى عن إبراهيم النخعي أنه قال يخرج ما لم يأخذ المؤذن في الإقامة **قال** أبو عيسى وهذا عندنا لمن له عذر في الخروج منه وأبو الشعثاء اسمه سليم بن الأسود وهو والد أشعث بن أبي الشعثاء وقد روى أشعث بن أبي الشعثاء هذا الحديث عن أبيه **باب** ما جاء في الأذان في السفر **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان عن خالد الحذاء عن أبي قلابة عن مالك بن الحويرث قال قدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا وابن عم لي فقال لنا إذا سافرتما فأذنا وأقيما وليؤمكما أكبركما **قال** أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل عليه عند أكثر أهل العلم اختاروا الأذان في السفر وقال بعضهم تجزئ الإقامة إنما الأذان على من يريد أن يجمع الناس والقول الأول أصح وبه يقول أحمد وإسحاق **باب** ما جاء في فضل الأذان **حدثنا** محمد بن حميد الرازي نا أبو تميلة نا أبو حمزة عن جابر عن مجاهد عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أذن سبع سنين محتسبا كتبت له براءة من النار **قال** أبو عيسى وفي الباب عن ابن مسعود وثوبان ومعاوية وأنس وأبي هريرة وأبي سعيد حديث ابن عباس حديث غريب وأبو تميلة اسمه يحيى بن واضح وأبو حمزة السكري اسمه محمد بن ميمون وجابر بن يزيد الجعفي ضعفوه تركه يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن مهدي

اذان دیتا ہی سو آنحضرت نے یہ حکم لوگون کو مستقبل کے واسطے دیا ہی کیونکہ آپ نے فرمایا ہی کہ بلال رات کو اذان دیتا ہی اگر آپ اُسکو اعادہ کا حکم دیتے جبکہ اُسنے قبل طلوع فجر کے اذان دیدی تو آپ یہ نہ فرماتے کہ بلال رات کو اذان دیتا ہی کہا علی بن مدینی نے حدیث حماد بن سلمہ کی جو ایوب سے اُنہے نافع سے اُنہے ابن عمر سے اُنہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی وہ غیر محفوظ ہی۔ اور اسمین حماد بن سلمہ نے خطا کیا ہی **باب** اس بیان مین کہ بعد اذان کے مسجد سے نکلنا مکروہ ہی **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُنہے ابراہیم بن مہاجر سے اُنہے ابی الشعثا سے کہا اُسنے ایک مرد مسجد سے باہر نکلا کہ اسمین عصر کی اذان ہو چکی تھی۔ تو ابو ہریرہ نے کہا بہر حال اُسنے تو ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہی **کہا** ابو عیسی نے اور اس باب مین عثمان سے بھی روایت ہی۔ حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہی اور اہل علم صحابہ اور من بعدہم کے نزدیک عمل اسی پر ہی کہ کوئی شخص مسجد سے بعد اذان کے نہ نکلے۔ مگر اس عذر سے کہ بے وضو ہو یا اور کوئی ضروری امر ہو۔ اور ابراہیم نخعی سے مروی ہی کہ کہا اُنے نکلنا مسجد سے جائز ہی جبتک کہ موذن تکبیر شروع نہ کرے کہا ابو عیسی نے اور یہ (یعنے مسجد سے نکلنا) ہمارے نزدیک اُسی شخص کے لیے جائز ہی جسکو نکلنے مین کوئی عذر ہو اور ابو الشعثا کا نام سلیم بن اسود ہی۔ اور یہ والد اشعث بن ابی الشعثا کا ہی۔ اور روایت کی ہی اشعث بن ابی الشعثا نے یہ حدیث اپنے باپ سے **باب** سفر مین اذان کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُنہے خالد حذا سے اُنہے ابی قلابہ سے اُنہے مالک بن حویرث سے کہا اُسنے مین اور میرے چچا کا بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو حکم آپ نے فرمایا کہ جب تم سفر کیا کرو تو اذانؑ دو اور تکبیر کہو اور بڑا تم مین سے امامت کرے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہی کہ اُنھون نے سفر مین اذان کو پسند کیا ہی۔ اور کہا بعض نے کہ تکبیر ہی کافی ہی۔ اذان تو اُس شخص پر ہی جو لوگون کو جمع کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ اور پہلا قول صحیح ہی۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہی امام احمد اور اسحاق **باب** اذان کی فضیلت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو تمیلہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو حمزہ نے جابر سے اُنہے مجاہد سے اُنہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ثواب کے واسطے سات برس اذان دے تو اُسکے لیے آگ سے خلاصی لکھی جاتی ہی کہا ابو عیسی نے اور اس باب مین روایت ہی ابن مسعود اور ثوبان اور معاویہ اور انس اور ابی ہریرہ اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم۔ حدیث ابن عباس کی غریب ہی اور ابو تمیلہ کا نام یحیی بن واضح ہی اور ابو حمزہ سکری کا نام محمد بن میمون ہی اور جابر بن یزید جعفی کو لوگون نے ضعیف کیا ہی۔ ترک کیا اُسکو یحیی بن سعید و عبد الرحمن بن مہدی نے

ف یعنے ایک شخص تم مین سے اذان دے اور باقی بھی تکبیر کہے یعنے اذان بعد تکبیر تنہا سے مختار [illegible] ہو کہ اذان فوت

قال ابو عیسی سمعت الجارود یقول سمعت وکیعا یقول لولا جابر الجعفی لکان اهل الکوفة بغیر حدیث ولولا حماد لکان اهل الکوفة بغیر فقه **باب** ما جاء ان الامام ضامن والمؤذن مؤتمن **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص وابو معویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللهم ارشد الائمة واغفر للمؤذنین **قال** ابو عیسی وفی الباب عن عائشة وسهل بن سعد وعقبة بن عامر حدیث ابی هریرة رواه سفیان الثوری وحفص بن غیاث وغیر واحد عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم وروی اسباط بن محمد عن الاعمش قال حدثت عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم وروی نافع بن سلیمن عن محمد بن ابی صالح عن ابیه عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم هذا الحدیث **قال** ابو عیسی وسمعت ابا زرعة یقول حدیث ابی صالح عن ابی هریرة اصح من حدیث ابی صالح عن عائشة **قال** ابو عیسی وسمعت محمدا یقول حدیث ابی صالح عن عائشة اصح وذکر عن علی بن المدینی انه لم یثبت حدیث ابی صالح عن ابی هریرة ولا حدیث ابی صالح عن عائشة فی هذا **باب** ما یقول اذا اذن المؤذن **حدثنا** اسحق بن موسی الانصاری نا معن نا مالك **ح** وثنا قتیبة عن مالك عن الزهری عن عطاء بن یزید اللیثی عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما یقول المؤذن وفی الباب عن ابی رافع وابی هریرة وام حبیبة وعبد الله بن عمرو وعبد الله بن ربیعة وعائشة ومعویة ومعاذ بن انس **قال** ابو عیسی حدیث ابی سعید حدیث حسن صحیح وهکذا روی معمر وغیر واحد عن الزهری مثل حدیث مالك وروی عبد الرحمن بن اسحاق عن الزهری هذا الحدیث عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم وروایة مالك اصح

کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے جارود سے کہ کہتا سنا میں نے وکیع سے کہ کہتا اگر جابر جعفی نہ ہوتا تو اہل کوفہ بغیر حدیث کے رہتے اور اگر حماد نہ ہوتا تو اہل کوفہ بغیر فقہ کے رہتے **باب** اس بیان میں کہ امام ضامن ہے[1] اور موذن امانت دار ہے حدیث کی ہم سے ہناد نے ابو الاحوص اور ابو معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے صالح سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ضامن ہے اور موذن امانت دار ہے یا اللہ ہدایت کر اماموں کو اور موذنوں پر بخشش کر کہا ابو عیسیٰ نے اور اس باب میں عائشہ اور سہل بن سعد اور عقبہ بن عامر سے روایت ہے ابو ہریرہ کی حدیث کو روایت کیا ہے سفیان ثوری اور حفص بن غیاث اور ما سوا انکے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا مجھے حدیث کی گئی ہے ابی صالح سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا ہے نافع بن سلیمان نے محمد سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ رضہ سے انہوں نے نبی صلعم سے اس حدیث کو۔ اور کہا ابو عیسیٰ نے اور سنا میں نے ابا زرعہ کو کہتا تھا حدیث ابی صالح کی عائشہ سے زیادہ صحیح ہے۔ اور ذکر کیا گیا ہے علی بن مدینی سے یہ کہ نہیں ثابت ہوئی حدیث ابی صالح کی ابوہریرہ سے اور نہیں ثابت ہوئی حدیث ابی صالح کی عائشہ سے اس باب میں **باب** جس وقت موذن اذان دے تو کیا کہا جاوے حدیث کی ہم سے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے **ح** اور حدیث کی ہم سے قتیبہ نے مالک سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عطاء بن یزید لیثی سے انہوں نے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ تم اذان کو سنو پس کہو تم جیسا کہ موذن کہتا ہے۔ اور اس باب میں ابی رافع اور ابوہریرہ اور ام حبیبہ اور عبد اللہ بن عمرو اور عبد اللہ بن ربیعہ اور عائشہ اور معاذ بن انس اور معاویہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حدیث حسن صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہے معمر اور کئی ایک نے زہری سے مثل حدیث مالک کے اور روایت کیا ہے عبد الرحمن بن اسحاق نے زہری سے اس حدیث کو سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت مالک کی اصح ہے

---

[1] یعنی [illegible] مقتدیوں کی نماز کا صحت کے [illegible] مقتدی [illegible] نہیں کہ جو کہ صاحب کشاف نے بیان کئے ہیں کہ الامام ضامن کے معنی صحت و فساد یعنی امام [illegible] نماز کا صحت اور فساد میں ضامن ہے [illegible] اگر امام کی نماز صحیح ہوگی تو مقتدیوں کی [illegible] نہیں کیونکہ ضمانت کے دو معنی [illegible] ہیں۔ اور مطابق محاورہ کے اسلئے کہ ضمانت ہمیشہ ایک طرف کی ثابت ہوا کرتی ہے مثلا واسطے قرضہ کا ضامن [illegible] اور [illegible] اور وہ معنی بیان کرنے جیسا کہ صاحب مجمع نے بیان کئے ہیں کہ امام ضامن متکفل ہے [illegible] صلوٰۃ المقتدین [illegible] القراءۃ [illegible] القیام [illegible] امام مقتدیوں کی نماز کا متکفل ہے [illegible] قرات کو [illegible] اٹھایا ہے یہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اگر یہ معنی ہوتے تو چاہیے کہ تمام افعال نماز کے ذمہ ہو جاتے اور مقتدیوں کو پرسش ہی نہ ہوتی جیسا کہ [illegible] کہ ضامن کو ہی پرسش ہوتی ہے اور ضمانت کرانے والے کو کوئی پوچھتا ہی نہیں۔ اور ان معنوں میں بعض افعال [illegible] مثلا قرات میں ضامن ہوا تو تمام قرات میں ہوتا۔ التحیات اور [illegible] کیوں خارج ہوئے۔ اور [illegible] کی [illegible] بلا دلیل [illegible] نہیں۔ اور زیادہ تحقیق اس مسئلہ کی تفسیر [illegible] صحیح [illegible] اسوا ان کے [illegible] الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح [illegible] سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں کلموں کے وقت لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہنا چاہیے ۔

باب ما جاء في كراهية ان يأخذ المؤذن على الأذان اجرا **حدثنا** هناد نا ابو زبيد عن اشعث عن الحسن عن عثمان بن ابي العاص قال ان من آخر ما عهد الي رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اتخذ مؤذنا لا يأخذ على اذانه اجرا **قال** ابو عيسى حديث عثمان حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم كرهوا ان يأخذ على الأذان اجرا واستحبوا للمؤذن ان يحتسب في اذانه **باب** ما يقول اذا اذن المؤذن من الدعاء **حدثنا** قتيبة نا الليث عن الحكيم بن عبد الله بن قيس عن عامر بن سعد عن سعد بن ابي وقاص عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال حين يسمع المؤذن حين يؤذن وانا اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله رضيت بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد رسولا غفر الله له ذنوبه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه الا من حديث الليث بن سعد عن حكيم بن عبد الله بن قيس **باب** منه ايضا **حدثنا** محمد بن سهل بن عسكر البغدادي وابراهيم بن يعقوب قالا نا علي بن عياش نا شعيب بن ابي حمزة نا محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال حين يسمع النداء اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوة القائمة آت محمدا الوسيلة والفضيلة وابعثه مقاما محمودا الذي وعدته الا حلت له الشفاعة يوم القيمة **قال** ابو عيسى حديث جابر حديث حسن غريب من حديث محمد بن المنكدر لا نعلم احدا رواه غير شعيب بن ابي حمزة **باب** ما جاء في ان الدعاء لا يرد بين الاذان والاقامة

باب کراہیت اسکی کہ موذن اذان کہنے پر اجرت لیوے **حدیث** کی ہے ہناد نے اُنسے ابو زبید نے اُنسے اشعث سے اُنسے حسن نے اُنسے عثمان بن ابی العاص سے کہا اُسنے تحقیق آخری عہد جو میرے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے یہ تھا کہ میں ایک ایسا موذن مقرر کروں جو اذان کہنے کی اجرت نہ لیوے کہا ابو عیسے نے حدیث عثمان کی حدیث حسن ہے اور اہل علم کا عمل اسی پر ہے کہ اذان کہنے پر اجرت مکروہ ہے اور مستحب ہے واسطے موذن کے یہ کہ ثواب سمجھے بیچ اذان اپنے کے **باب** کیا دعا مانگی جائے جب موذن اذان دے **حدیث** کی ہے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہے لیث نے حکیم بن عبد اللہ بن قیس سے اُنسے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جس شخص نے کہا جبکہ اُسنے موذن کو اذان دیتے ہوئے سنا وانا اشہد الخ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی لایق عبادت کے سواے اللہ کے جو اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں۔ اور محمد اسکا بندہ ہے اور رسول اسکا۔ میں اللہ کے رب ہونے پر راضی ہوں اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے رسول ہونے پر تو اللہ تعالی اُسکے گناہ بخشدیتا ہے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث لیث بن سعد سے جو راوی ہے حکیم بن عبد اللہ بن قیس سے **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہے محمد بن سہل بن عسکر بغدادی اور ابراہیم بن یعقوب نے کہا دونوں نے حدیث کی ہے علی بن عیاش نے کہا حدیث کی ہے شعیب بن ابی حمزہ نے کہا حدیث کی ہے محمد بن منکدر نے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جب اذان سنے اور یہ دعا پڑھے اے اللہ پوری پکار اور سدا رہنے والی نماز کے صاحب۔ دے تو محمد کو وسیلہ اور بزرگی۔ اور اُنکو سراہے مکان پر جسکا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے کھڑا کر۔ مگر کہ اُسکے واسطے قیامت کے روز میری شفاعت حلال ہو گئی۔ کہا ابو عیسے نے حدیث جابر کی حسن غریب ہے حدیث محمد بن منکدر سے۔ ہم نہیں جانتے کہ کسی نے سواے شعیب بن ابی حمزہ کے اسکو روایت کیا ہو۔ **باب** اس بیان میں کہ دعا اذان اور تکبیر کے درمیان رد نہیں ہوتی ہے

۱؎ آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص جب اذان سنے تو یہ دعا اللہم سے وعدتہ تک پڑھے تو اُس کو قیامت میں میری شفاعت ہو چکی یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُس کو بخشوا دینگے۔ پوری پکار یعنے تاثیر توحید میں پوری ہے سدا رہنی والی نماز یعنے قیامت تک۔ یہ حکم منسوخ نہ ہوگا۔ وسیلہ بہشت میں ایک عمدہ مقام ہے کہ وہ خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیواسطے ہے۔ مقام محمود یعنے سفارش کا رتبہ جب قیامت میں سب لوگ گرفتار ہونگے اور سب پیغمبر علیہم الصلوۃ والسلام دربار الٰہی میں حاضر ہونے سے لوگوں کو جواب دینگے کسی کی شفاعت نہ کر سکینگے۔ اس وقت ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت دیر تک خداے تعالے کے سامنے سجدے میں جا پڑینگے۔ پھر لوگوں کو بخشوا دینگے۔ اسکا نام مقام محمود ہے۔ اور مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد اذان کے اول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے پھر یہ دعا پڑھے جس میں وسیلہ کا ذکر ہے تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش اُس کے گناہ بخشوا دے۔ اور نیز اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب پیغمبران علیہم الصلوۃ والسلام سے ہمارے حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم افضل ہیں۔ اس واسطے کہ وہ عالی مقام یعنے وسیلہ سواے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کسی پیغمبر کو نہ ملیگا۔ ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ یہ لفظ جو لوگوں میں مشہور ہو رہا ہے + الدرجۃ الرفیعۃ
اس کی کوئی اصل نہیں ۱۲ +

حدثنا محمود نا وکیع وعبد الرزاق وابو احمد وابو نعیم قالوا نا سفیان عن زید العمی عن ابی ایاس معویۃ بن قرۃ عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء لا یرد بین الاذان والاقامۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث حسن وقد رواہ ابو اسحاق الہمدانی عن برید بن ابی مریم عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ھذا **باب** ما جاء کم فرض اللہ علی عبادہ من الصلوات **حدثنا** محمد بن یحیی نا عبد الرزاق انا معمر عن الزہری عن انس بن مالک قال فرضت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بہ الصلوۃ خمسین ثم نقصت حتی جعلت خمسا ثم نودی یا محمد انہ لا یبدل القول لدی وان لک بھذہ الخمس خمسین وفی الباب عن عبادۃ بن الصامت وطلحۃ بن عبید اللہ وابی قتادۃ وابی ذر ومالک بن صعصعۃ وابی سعید الخدری **قال** ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث حسن صحیح غریب **باب** فی فضل الصلوات الخمس **حدثنا** علی بن حجر نا اسمعیل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ کفارات لما بینہن ما لم یغش الکبائر وفی الباب عن جابر وانس وحنظلۃ الاسیدی **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی فضل الجماعۃ **حدثنا** ھناد نا عبدۃ عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الجماعۃ تفضل علی صلوۃ الرجل وحدہ بسبع وعشرین درجۃ وفی الباب عن عبد اللہ بن مسعود وابی بن کعب ومعاذ بن جبل وابی سعید وابی ہریرۃ وانس بن مالک **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وھکذا روی نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال تفضل صلوۃ الجمیع علی صلوۃ الرجل وحدہ بسبع وعشرین درجۃ وعامۃ من روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما قالوا خمس وعشرین الا ابن عمر فانہ قال بسبع وعشرین **حدثنا** اسحاق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان صلوۃ الرجل فی الجماعۃ تزید علی صلوتہ وحدہ بخمس وعشرین جزءا **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فیمن سمع النداء فلا یجیب

حدیث کی ہمسے محمود نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اور عبد الرزاق اور ابو احمد اور ابو نعیم نے کہا انھوں نے حدیث کی ہم سے سفیان نے اُنھوں نے زید عمی سے اُنھوں نے ابی ایاس سے بیٹے معاویہ بن قرہ سے اُنھوں نے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا اذان اور تکبیر کے درمیان رد نہیں ہوتی کہا ابو عیسیٰ نے انس کی حدیث حسن ہی۔ اور روایت کیا ہی اسکو ابو اسحاق ہمدانی نے یزید بن ابی مریم سے اُنھوں نے انس سے اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے **باب** اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُنھوں نے انس بن مالک سے کہا فرض کی گئیں اُس رات میں کہ جس رات آنحضرت کو معراج ہوئی تھی پچاس نمازیں پھر گھٹائی گئیں یہاں تک کہ پانچ رہ گئیں۔ پھر آواز دیا گیا یہ کہ اے محمد میرے پاس قول نہیں بدلتا۔ اور یہ واسطے تیرے بدلے ان پانچ کے پچاس نیکیاں ہیں۔ اور اس باب میں عبادہ بن صامت اور طلحہ بن عبید اللہ اور ابی قتادہ اور ابی ذر اور مالک بن صعصعہ اور ابی سعید خدری سے روایت ہی۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح غریب ہی **باب** بیچ فضیلت پانچ نمازوں کے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسماعیل بن جعفر نے اُنھوں نے علاء بن عبد الرحمان سے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازیں اور جمعہ جمعہ تک کفارہ ہی واسطے ان گناہوں کے جو درمیان اُنکے ہیں جب تک کہ نہ دلیری کرے کبیرے گناہوں کی۔ اور اس باب میں جابر اور انس اور حنظلہ اسیدی سے روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہی **باب** جماعت کی فضیلت میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمر نے اُنھوں نے نافع سے اُنھوں نے ابن عمر سے کہا اُنھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت سے نماز پڑھنی اکیلے مرد کے نماز پڑھنے سے ستائیس ۲۷ درجہ فضیلت رکھتی ہی اور عام لوگوں نے روایت کیا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ کہا اُنھوں نے پچیس ۲۵ درجہ مگر ابن عمر کہ وہ ستائیس ۲۷ درجہ کہتے ہیں **حدیث** کی ہمسے اسحٰق بن موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے اُنھوں نے ابن شہاب سے اُنھوں نے سعید بن مسیب سے اُنھوں نے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنی اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس ۲۵ درجہ فضیلت رکھتی ہی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** اس بیان میں کہ جسنے اذان کو سنا اور قبول نہیں کیا

حدثنا هناد نا وكيع عن جعفر بن برقان عن يزيد بن الاصم عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لقد هممت ان امر فتيتي ان يجمعوا حزم الحطب ثم امر بالصلوة فتقام ثم احرق على اقوام لا يشهدون الصلوة وفي الباب عن ابن مسعود وابي الدرداء وابن عباس ومعاذ بن انس وجابر **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح وقد روي عن غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم انهم قالوا من سمع النداء فلم يجب فلا صلوة له وقال بعض اهل العلم هذا على التغليظ والتشديد ولا رخصة لاحد في ترك الجماعة الا من عذر قال مجاهد وسئل ابن عباس عن رجل يصوم النهار ويقوم الليل لا يشهد جمعة ولا جماعة قال هو في النار **حدثنا** بذلك هناد نا المحاربي عن ليث عن مجاهد ومعنى الحديث ان لا يشهد الجماعة والجمعة رغبة عنها واستخفافا بحقها وتهاونا بها **باب** ما جاء في الرجل يصلي وحده ثم يدرك الجماعة **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا يعلى بن عطاء نا جابر بن يزيد بن الاسود عن ابيه قال شهدت مع النبي صلى الله عليه وسلم حجته فصليت معه صلوة الصبح في مسجد الخيف فلما قضى صلوته انحرف فاذا هو برجلين في اخرى القوم لم يصليا معه فقال علي بهما فجيء بهما ترعد فرائصهما فقال ما منعكما ان تصليا معنا فقالا يا رسول الله انا كنا قد صلينا في رحالنا قال فلا تفعلا اذا صليتما في رحالكما ثم اتيتما مسجد جماعة فصليا معهم فانها لكما نافلة وفي الباب عن محجن الديلي ويزيد بن عامر **قال** ابو عيسى حديث يزيد بن الاسود حديث حسن صحيح وهو قول غير واحد من اهل العلم وبه يقول سفيان الثوري والشافعي واحمد واسحاق قالوا اذا صلى الرجل وحده ثم ادرك الجماعة فانه يعيد الصلوات كلها في الجماعة واذا صلى الرجل المغرب وحده ثم ادرك الجماعة قالوا فانه يصليها معهم ويشفع بركعة والتي صلى وحده هي المكتوبة عندهم

حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے اُنھے جعفر بن برقان سے اُنھے یزید بن اصم سے اُنھے ابوہریرہ سے اُنھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا اُنھوں نے تحقیق ارادہ کیا میں نے اس بات کا کہ چند جوانوں کو حکم دیا جاوے کہ وہ لکڑیوں کا ایک انبار جمع کریں اور پھر حکم کیا جاوے ساتھ نماز کے اور تکبیر کہی جاوے پھر جلا دیے جاویں گھر ان لوگوں کے جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے۔ اور اس باب میں ابن مسعود اور ابی درداء اور ابن عباس اور معاذ بن انس اور جابر سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے ابوہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی ایک نے روایت کیا ہے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا اُنھوں نے جو شخص اذان کو سنے اور قبول نہ کرے پس نہیں نماز ہے اُسکی اور کہا بعض اہل علم نے کہ یہ قول تغلیظ اور تشدید کے لیے ہے اور بغیر عذر کے کسی کو جماعت کے ترک کرنے کی رخصت نہیں اور کہا مجاہد نے سوال کیے گئے ابن عباس ایسے مرد سے کہ دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے اور نہیں حاضر ہوتا جمعہ میں اور نہ جماعت میں پس فرمایا کہ وہ آگ میں ہے حدیث کی ہم سے ساتھ اسکے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے محاربی نے اُنھے لیث سے اُنھے مجاہد سے یہ کہ معنی حدیث کے یہ ہیں کہ نہیں حاضر ہوتا جماعت اور جمعہ میں روگرداں اُس سے اور خفیف جانتا ہے اُسکے حق کو اور سستی کرتا ہے ساتھ اُسکے **باب** اس بیان کہ ایک آدمی تنہا نماز پڑھ بیٹھا پھر اُسنے جماعت کو پایا۔ حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہشیم نے کہا حدیث کی ہم سے یعلی ابن عطاء نے کہا حدیث کی ہم سے جابر بن یزید بن اسود نے اپنے باپ سے کہا اُسنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج میں حاضر ہوا سو میں نے آپ کے ساتھ صبح کی نماز مسجد خیف میں پڑھی۔ پس جب نماز پڑھ چکے تو منہ پھیر بیٹھے اور دو مردوں کی طرف جو آخر قوم میں تھے متوجہ ہوئے اُنھوں نے آپکے ساتھ نماز نہ پڑھی تھی سو فرمایا آپ نے میرے پاس ان دونوں کو لاؤ۔ سو آپ کے پاس حاضر کیے گئے اس حالت میں کہ اُنکے کاندھے کانپتے تھے پس فرمایا آپنے کس چیز نے تمکو ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے منع کیا ہے سو کہا ان دونوں نے یا رسول اللہ ہم اپنے گھر میں نماز پڑھ چکے تھے فرمایا آپنے ایسا نہ کیا کرو جب تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو پھر مسجد جماعت میں آؤ تو اُنکے ساتھ نماز پڑھ لو۔ پس یہ نماز تمہارے واسطے نفل ہوگی۔ اور اس باب میں روایت ہے محجن اور یزید بن عامر سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث یزید بن اسود کی حسن صحیح ہے۔ اور یہ قول ہے کئی ایک اہل علم کا۔ اور ساتھ اسکے کہتا ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔ کہا اُنھوں نے اگر مرد تنہا نماز پڑھ بیٹھا پھر اُسنے جماعت کو پایا تو وہ تمام نمازوں کا جماعت میں اعادہ کرے۔ اور اگر کسی مرد نے فقط مغرب کی نماز پڑھی پھر اُسنے جماعت کو پایا (۱) کہا اُنھوں نے اُنکے ساتھ وہ نماز پڑھے اور ایک رکعت کا شفع کرے۔ اور جو پہلی نماز تنہا پڑھ چکا ہے وہ اُن کے نزدیک فرض ہوگی

---

(۱) مسئلہ یعنی جس قدر نمازیں اس نے تنہا پڑھی ہیں اور پھر ان میں سے جس کی جماعت ملے چاہیے کہ اُس کو جماعت سے پڑھے اور مغرب کو بھی جماعت سے پڑھے مگر اُنکے ساتھ ایک رکعت اور ملاوے تاکہ چار رکعت نفل ہو جاویں ۱۲

باب ما جاء في الجماعة في مسجد قد صلي فيه مرة **حدثنا** هناد نا عبدة عن سعيد بن ابي عروبة عن سليمن الناجي عن ابي المتوكل عن ابي سعيد قال جاء رجل وقد صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ايكم يتجر على هذا فقام الرجل وصلى معه وفي الباب عن ابي امامة وابي موسى والحكم بن عمير **قال** ابو عيسى وحديث ابي سعيد حديث حسن وهو قول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم من التابعين قالوا لا باس ان يصلي القوم جماعة في مسجد قد صلي فيه وبه يقول احمد واسحاق وقال اخرون من اهل العلم يصلون فرادى وبه يقول سفيان وابن المبارك ومالك والشافعي يختارون الصلوة فرادى **باب** ما جاء في فضل العشاء والفجر في جماعة **حدثنا** محمود بن غيلان نا بشر بن السري نا سفيان عن عثمان بن حكيم عن عبد الرحمن بن ابي عمرة عن عثمان بن عفان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شهد العشاء في جماعة كان له قيام نصف ليلة ومن صلى العشاء والفجر في جماعة كان له كقيام ليلة وفي الباب عن ابن عمر وابي هريرة وانس وعمارة بن ابي رويبة وجندب وابي بن كعب وابي موسى وبريدة **حدثنا** محمد بن بشار نا يزيد بن هارون نا داؤد بن ابي هند عن الحسن عن جندب بن سفيان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صلى الصبح فهو في ذمة الله فلا تحقروا الله في ذمته **قال** ابو عيسى حديث عثمان حديث حسن صحيح وقد روي هذا الحديث عن عبد الرحمن بن ابي عمرة عن عثمان موقوفا وروي من غير وجه عن عثمان مرفوعا **حدثنا** عباس العنبري نا يحيى بن كثير ابو غسان العنبري عن اسمعيل الكحال عن عبد الله بن اوس الخزاعي عن بريدة الاسلمي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بشر المشائين في الظلم الى المساجد بالنور التام يوم القيمة هذا حديث غريب **باب** ما جاء في فضل الصف الاول **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير صفوف الرجال اولها وشرها اخرها

باب اُس مسجد میں جماعت کرنے کے بیان میں جسمیں ایک مرتبہ نماز پڑہی گئی ہو **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے سعید بن ابی عروبہ سے اُنہوں نے سلیمان ناجی سے اُنہوں نے ابی المتوکل سے اُنہوں نے ابی سعید سے کہا اُنہوں نے ایک مرد آیا اُس حالت میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے سو فرمایا آپ نے کون شخص تم میں سے اسپر تجارت کرتا ہے ف۱ پھر ایک مرد کھڑا ہوا اور اُسکے ساتھ نماز پڑہی۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی امامہ اور ابی موسیٰ اور حکم بن عمیر سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے اور حدیث ابی سعید کی حسن ہے۔ اور یہی قول ہے کئی ایک اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ تابعین سے کہ انہوں نے کہا کچھ خوف نہیں کہ ایک قوم جماعت کے ساتھ اُس مسجد میں نماز پڑھے جسمیں نماز ہو چکی ہو اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام احمد اور اسحاق۔ اور کہا باقی اہل علم نے اکیلے اکیلے نماز پڑھیں۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان اور ابن مبارک اور مالک اور شافعی یہ لوگ اکیلے اکیلے نماز پڑھنے کو پسند کرتے ہیں **باب** عشاء اور فجر کو جماعت میں پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن سری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عثمان بن حکیم سے اُنہوں نے عبدالرحمن بن ابی عمرہ سے اُنہوں نے عثمان بن عفان سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عشا کو جماعت میں حاضر ہوا تو اُسکے واسطے ثواب آدہی رات کے قیام کا ہوگا۔ اور جس شخص نے عشا اور فجر کو جماعت میں پڑھا تو اُسکے واسطے ثواب مثل قیام ایک رات کے ہوگا ف۲ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور ابی ہریرہ اور انس اور عمارہ بن ابی رویبہ اور جندب اور ابی بن کعب اور ابی موسیٰ اور بریدہ سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے داؤد بن ابی ہند نے اُنہوں نے حسن سے اُنہوں نے جندب بن سفیان سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس شخص نے صبح کی نماز پڑہی تو وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہے تو نہ حقیر جانو اللہ کو اُسکی پناہ میں **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن صحیح ہے۔ اور یہ حدیث بواسطہ عبدالرحمن بن ابی عمرہ کے عثمان سے موقوف روایت کیگئی ہے۔ اور کئی وجہ سے عثمان سے مرفوع بھی روایت کیگئی ہے **حدیث** کی ہمسے عباس عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے یحیٰی بن کثیر ابو غسان عنبری نے اسمٰعیل کحال سے اُنہوں نے عبداللہ بن اوس خزاعی سے اُنہوں نے بریدہ اسلمی سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اندھیرے میں مسجدوں کی طرف چلنے والوں کو بشارت دے ساتھ نور پورے کے دن قیامت کے۔ یہ حدیث غریب ہے **باب** صف اول کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ف۳ بہتر صف مردوں کی پہلی اُنکی ہے اور بُری پچھلی اُنکی ہے۔

ف۱ یعنے جو شخص اللہ کی پناہ میں ہو تو تم اللہ تعالیٰ کو اُسکے پناہ دینے میں حقیر نہ جانو یعنے تم نہ جانو کہ [illegible] ۱۲ ف۲ یہ خطاب عام ہے ہر ایک کو [illegible] آنحضرت کو ہے۔ اور فضیلت عشا کی نماز کی اس حدیث سے ظاہر ہوئی ۱۲ ف۳ وجہ اسکی یہ ہے کہ مردوں کی صف [illegible] ظاہر ہے کہ مردوں کی [illegible] کی مردوں پر نظر پڑتی ہے جیسا کلام اللہ میں ہے ولقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المستأخرین [illegible] اسکو ثواب بھی زیادہ ہوگا ۱۲

وخير صفوف النساء آخرها وشرها اولها وفي الباب عن جابر وابن عباس وابي سعيد وابي وعائشة والعرباض بن سارية وانس **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يستغفر للصف الاول ثلثا وللثاني مرة وقال النبي صلى الله عليه وسلم لو ان الناس يعلمون ما في النداء والصف الاول ثم لم يجدوا الا ان يستهموا عليه لاستهموا عليه **حدثنا** بذلك اسحاق بن موسى الانصاري نا معن نا مالك ح وثنا قتيبة عن مالك عن سمي عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله

باب ما جاء في اقامة الصفوف **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن سماك بن حرب عن نعمان بن بشير قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسوي صفوفنا فخرج يوما فرأى رجلا خارجا صدره عن القوم فقال لتسون صفوفكم او ليخالفن الله بين وجوهكم[1] وفي الباب عن جابر بن سمرة والبراء وجابر بن عبد الله وانس وابي هريرة وعائشة **قال** ابو عيسى حديث النعمان بن بشير حديث حسن صحيح وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من تمام الصلوة اقامة الصف وروي عن عمر انه كان يوكل رجلا باقامة الصفوف ولا يكبر حتى يخبر ان الصفوف قد استوت وروي عن علي وعثمان انهما كانا يتعاهدان ذلك ويقولان استووا وكان علي يقول تقدم يا فلان تأخر يا فلان

باب ما جاء ليليني منكم اولو الاحلام والنهى **حدثنا** نصر بن علي الجهضمي ثنا يزيد بن زريع نا خالد الحذاء عن ابي معشر عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليليني منكم اولو الاحلام والنهى ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ولا تختلفوا فتختلف قلوبكم واياكم وهيشات الاسواق وفي الباب عن ابي بن كعب وابي مسعود وابي سعيد والبراء وانس **قال** ابو عيسى حديث ابن مسعود حديث حسن غريب وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يعجبه ان يليه المهاجرون والانصار ليحفظوا عنه

اور بہتر صف عورتوں کی آخر کی ہے اور بری پہلی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی اور عائشہ اور عرباض بن ساریہ اور انس سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ پہلی صف والوں کے واسطے تین مرتبہ بخشش مانگتے تھے اور دوسرے کے واسطے ایک مرتبہ۔ اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر لوگ جانتے جتنا ثواب اذان دینے اور صف اول میں ہے پھر نہ پاتے اس کے حاصل ہونے کا کوئی طریق سوائے قرعہ ڈالنے کے تو البتہ قرعہ ڈالتے **حدیث** کی ہم سے ساتھ اس کے اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے مالک سے ح اور حدیث کی ہم سے قتیبہ نے مالک سے اُنہوں نے سمی سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے

باب صفوں کے سیدھا کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے سماک بن حرب سے اُنہوں نے نعمان بن بشیر سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو سیدھا کرتے تھے سو ایک روز نکلے اور قوم میں سے ایک مرد کا سینہ آگے نکلا ہوا دیکھا تو فرمایا آپ نے اپنی صفوں کو سیدھا کرو یا اللہ تعالیٰ تمہارے منھوں میں مخالفت ڈالیگا۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر بن سمرہ اور براء اور جابر بن عبد اللہ اور انس اور ابو ہریرہ اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث نعمان بن بشیر کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کمال نماز سے ہے سیدھا کرنا صف کا۔ اور مروی ہے حضرت عمر رضی سے کہ اُنہوں نے ایک مرد کو صفوں کے سیدھا کرنے کے واسطے وکیل کیا تھا اور نہ تکبیر کہتے تا کہ خبر دیے جاتے کہ صفیں سیدھی ہو گئی ہیں۔ اور مروی ہے حضرت علی اور عثمان سے کہ وہ اس امر پر بہت تعہد کرتے تھے اور کہتے تھے کہ سیدھے ہو جاؤ۔ اور حضرت علی رضی کہتے تھے آگے ہو اے فلاں پیچھے ہو اے فلاں

باب اس بیان میں کہ تم میں سے صاحب عقل اور دانائی کے میرے قریب ہوں **حدیث** کی ہم سے نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہم سے خالد الحذاء نے ابی معشر سے اُنہوں نے ابراہیم سے اُنہوں نے علقمہ سے اُنہوں نے عبد اللہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے چاہیے کہ صاحب عقل اور دانائی کے تم میں سے میرے قریب ہوں پھر وہ لوگ جو اُنکے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو اُنکے قریب ہیں اور مختلف نہ ہو جاؤ نہیں تو تمہارے دل مختلف ہو جاوینگے اور بچو تم بازاروں کی پراگندہ آوازوں سے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی بن کعب اور ابن مسعود اور ابی سعید اور براء اور انس سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن غریب ہے۔ اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کو مہاجرین اور انصار کا قریب ہونا پسند آتا تھا۔ تاکہ آپ سے احکام یاد رکھیں

---

[1] یعنی یا تو صفیں درست کرو سیدھی ورنہ تمہارے منھوں میں مخالفت ڈالیگا۔ یعنی ایک کا منہ دوسرے سے جیسے بیگانگی پھر کر یا گردن کج ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی ہوا جاہلوں نے اس قسم کو نزدیک رکھا یا یہ معنی کہ اللہ تمہاری صورتیں بدل دیگا مثلاً کرے بندر وغیرہ کی ۱۲

وخالد الحذاء هو خالد بن مهران يكنى ابا المنازل سمعت محمد بن اسمعيل يقول عن خالد الحذاء ما حذا نعلا قط انما كان يجلس الى حذاء فنسب اليه وابو معشر اسمه زياد بن كليب **باب** ما جاء فى كراهية الصف بين السوارى **حدثنا** هناد نا وكيع عن سفيان عن يحيى بن هانى ابن عروة المرادى عن عبد الحميد بن محمود قال صلينا خلف امير من الامراء فاضطر الناس فصلينا بين الساريتين فلما صلينا قال انس بن مالك كنا نتقى هذا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وفى الباب عن قرة بن اياس المزنى **قال** ابو عيسى حديث انس حديث حسن صحيح وقد كره قوم من اهل العلم ان يصف بين السوارى وبه يقول احمد واسحق وقد رخص قوم من اهل العلم فى ذلك **باب** ما جاء فى الصلوة خلف الصف وحده **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن حصين عن هلال بن يساف قال اخذ زياد بن ابى الجعد بيدى ونحن بالرقة فقام بى على شيخ يقال له وابصة بن معبد من بنى اسد فقال زياد حدثنى هذا الشيخ ان رجلا صلى خلف الصف وحده والشيخ يسمع فامره رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يعيد الصلوة وفى الباب عن على بن شيبان وابن عباس **قال** ابو عيسى حديث وابصة حديث حسن وقد كره قوم من اهل العلم ان يصلى الرجل خلف الصف وحده وقالوا يعيد اذا صلى خلف الصف وحده وبه يقول احمد واسحاق وقد قال قوم من اهل العلم يجزيه اذا صلى خلف الصف وحده وهو قول سفيان الثورى وابن المبارك والشافعى وقد ذهب قوم من اهل الكوفة الى حديث وابصة بن معبد ايضا قالوا من صلى خلف الصف وحده يعيد منهم حماد بن ابى سليمن وابن ابى ليلى ووكيع وروى حديث حصين عن هلال بن يساف غير واحد مثل رواية ابى الاحوص عن زياد بن ابى الجعد عن وابصة وفى حديث حصين ما يدل على ان هلالا قد ادرك وابصة فاختلف اهل الحديث فى هذا فقال بعضهم حديث عمرو بن مرة عن هلال بن يساف عن عمرو بن راشد عن وابصة اصح وقال بعضهم حديث حصين عن هلال بن يساف عن زياد بن ابى الجعد عن وابصة بن معبد اصح **قال** ابو عيسى وهذا عندى اصح من حديث عمرو بن مرة

اور خالد حذاء وہ خالد بن مہران ہیں کنیت انکی ابو المنازل تھی سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ کہتا خالد حذاء نے کبھی جوتا نہیں سیا مگر وہ ایک موچی کے پاس بیٹھتا تھا۔ پس اُسکی طرف نسبت کیا گیا۔ اور ابو معشر کا نام زیاد بن کلیب ہے **باب** اس بیان میں کہ ستونوں کے درمیان صف بنانا مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے اُنہنے یحییٰ بن ہانی ابن عروہ مرادی سے اُنہنے عبد الحمید بن محمود سے کہا اُنہنے ہم نے امیروں میں سے ایک امیر کے پیچھے نماز پڑھنے کا ارادہ کیا سو لوگوں نے ہمکو بیقرار کیا۔ پس ہمنے درمیان دو ستونوں کے نماز پڑھی سو جب ہم نماز پڑھ چکے تو انس بن مالک نے کہا ہم اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بچتے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے قرہ بن ایاس مزنی سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے ستونوں کے درمیان صف باندھنے کو مکروہ جانا ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے احمد اور اسحٰق۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے اس باب میں رخصت دی ہے **باب** صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے حصین سے اُنہنے ہلال بن یساف سے کہا اُنہنے زیاد بن ابی الجعد نے میرا ہاتھ پکڑا اُس حالت میں کہ ہم رقہ (گاؤں) میں تھے اور مجھے ایک شیخ کے پاس کھڑا کیا جسکو وابصہ بن معبد جو بنی اسد سے تھا کہا جاتا تھا۔ پس کہا زیاد نے حدیث کی مجھ سے اس شیخ نے کہ ایک مرد نے صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھی اور وہ شخص سُن رہا تھا پس اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے اعادہ کرنے کا حکم دیا۔ اور اس باب میں روایت ہے علی بن شیبان اور ابن عباس سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث وابصہ کی حسن ہے۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے مکروہ جانا ہے کہ مرد تنہا صف کے پیچھے نماز پڑھے۔ اور کہا انھوں نے اعادہ کرے جب اکیلا صف کے پیچھے نماز پڑھ چکا اور ساتھ اسی کے کہتا ہے احمد اور اسحاق اور ایک قوم نے اہل علم سے کہا ہے کہ جب کوئی شخص اکیلا صف کے پیچھے نماز پڑھ چکا تو اُسکو کافی ہو جاویگی۔ اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا۔ اور ایک قوم اہل کوفہ سے حدیث وابصہ بن معبد کی طرف بھی گئی ہے کہا انھوں نے جو شخص صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھے اعادہ کرے۔ انہیں میں حماد بن ابی سلیمان اور ابن ابی لیلیٰ اور وکیع ہیں۔ اور کئی اور لوگوں نے روایت کی ہے حدیث حصین کی جو ہلال بن یساف سے ہے مثل روایت ابی الاحوص کے جو بواسطہ زیاد بن ابی الجعد کے وابصہ سے ہے۔ اور حدیث حصین میں وہ چیز ہے جو دلالت کرتی ہے کہ ہلال کی وابصہ سے ملاقات ہے۔ اور اختلاف کیا ہے اہل حدیث نے اسمیں۔ سو کہا بعض لوگوں نے حدیث عمرو بن مرہ کی جو ہلال بن یساف سے اُسنے عمرو بن راشد سے اُسنے وابصہ سے روایت کی ہے زیادہ صحیح ہے۔ اور کہا بعض نے حدیث حصین کی جو ہلال بن یساف سے اُسنے زیاد بن ابی الجعد سے اُسنے وابصہ بن معبد سے روایت کی ہے زیادہ صحیح ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور یہ میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے عمرو بن مرہ کی **حدیث** سے

لانه قد روی من غیر حدیث هلال بن یساف عن زیاد بن ابی الجعد عن وابصة بن معبد **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة عن زیاد بن ابی الجعد عن وابصة قال ونا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة عن هلال بن یساف عن عمرو بن راشد عن وابصة بن معبد ان رجلا صلی خلف الصف وحده فامره النبی صلی الله علیه وسلم ان یعید الصلوة **قال** ابو عیسی سمعت الجارود یقول سمعت وکیعا یقول اذا صلی الرجل وحده خلف الصف فانه یعید **باب** ماجاء فی الرجل یصلی ومعه رجل **حدثنا** قتیبة نا داود بن عبد الرحمن العطار عن عمرو بن دینار عن کریب مولی ابن عباس عن ابن عباس قال صلیت مع النبی صلی الله علیه وسلم ذات لیلة فقمت عن یساره فاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم برأسی من ورائی فجعلنی عن یمینه وفی الباب عن انس **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ومن بعدهم قالوا اذا کان الرجل مع الامام یقوم عن یمین الامام **باب** ماجاء فی الرجل یصلی مع الرجلین **حدثنا** بندار محمد بن بشار نا محمد بن ابی عدی قال انبانا اسمعیل بن مسلم عن الحسن عن سمرة بن جندب قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کنا ثلاثة ان یتقدمنا احدنا وفی الباب عن ابن مسعود وجابر **قال** ابو عیسی وحدیث سمرة حدیث غریب والعمل علی هذا عند اهل العلم قالوا اذا کانوا ثلاثة قام رجلان خلف الامام وروی عن ابن مسعود انه صلی بعلقمة والاسود فاقام احدهما عن یمینه والآخر عن یساره ورواه عن النبی صلی الله علیه وسلم وقد تکلم بعض الناس فی اسمعیل بن مسلم من قبل حفظه **باب** ماجاء فی الرجل یصلی ومعه رجال ونساء **حدثنا** اسحاق الانصاری نا معن نا مالک عن اسحاق بن عبد الله بن ابی طلحة عن انس بن مالک ان جدته ملیکة دعت رسول الله صلی الله علیه وسلم لطعام صنعته فاکل منه ثم قال قوموا فلنصل بکم قال انس فقمت الی حصیر لنا قد اسود من طول ما لبث فنضحته بالماء فقام علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم

کیونکہ روایت کی گئی ہے یہ حدیث سوائے حدیث ہلال بن یساف کے جنہوں نے روایت کی ہے زیاد بن ابی الجعد سے انہوں نے وابصہ بن معبد سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے زیاد بن ابی الجعد سے انہوں نے وابصہ سے کہا ترمذی نے اور حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے عمرو بن راشد سے انہوں نے وابصہ بن معبد سے کہ ایک مرد نے صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھی پس اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے اعادہ کرنے کا حکم دیا کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے کہ جب کوئی مرد اکیلا صف کے پیچھے نماز پڑھے تو وہ اعادہ کرے

باب اس بیان میں کہ ایک شخص نماز پڑھتا ہو اور اس کے ساتھ دوسرا مرد بھی ہو **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے داؤد بن عبد الرحمن عطار نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کریب سے جو ابن عباس کے غلام ہیں انہوں نے ابن عباس سے کہا انہوں نے میں نے ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی سو میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر کو پیچھے سے پکڑا اور اپنی داہنی طرف کیا۔ اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل نزدیک اہل علم کے صحابہ اور من بعدہم سے اسی پر ہے کہ کہا انہوں نے جب مرد امام کے ساتھ ہو تو امام کی داہنی طرف کھڑا ہو

باب اس بیان میں کہ ایک مرد ساتھ دو مردوں کے نماز پڑھے **حدیث** کی ہم سے بندار محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن ابی عدی نے کہا خبر دی ہم کو اسمٰعیل بن مسلم نے حسن سے انہوں نے سمرہ بن جندب سے کہا انہوں نے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ جب ہم تین ہوں تو ایک ہم میں سے آگے ہووے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور جابر سے کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث سمرہ کی غریب ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ کہا انہوں نے کہ جب تین آدمی ہوں تو دو مرد پیچھے امام کے کھڑے ہوں۔ اور ابن مسعود سے مروی ہے کہ انہوں نے علقمہ اور اسود کو نماز پڑھائی سو ایک ان دونوں میں سے انکے داہنی طرف کھڑا ہوا اور دوسرا انکے بائیں طرف۔ اور روایت کیا انہوں نے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور بعض لوگوں نے اسمٰعیل بن مسلم میں اسکے حافظہ کی جہت سے کلام کیا ہے

باب اس بیان میں کہ ایک مرد نماز پڑھتا ہو اور اسکے ساتھ مرد اور عورتیں ہوں **حدیث** کی ہم سے اسحاق انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ انکی دادی ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے واسطے جو انہوں نے تیار کیا تھا بلایا سو آپ نے اس سے کھایا پھر فرمایا کھڑے ہو جاؤ تاکہ ہم نماز پڑھائیں۔ کہا انہوں نے سو میں ایک بوریے کی طرف کھڑا ہوا جو بہت استعمال سے سیاہ ہو گیا تھا سو میں نے اسکو پانی سے صاف کیا تھا پھر اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔

وصففت عليه انا واليتيم وراءه والعجوز من ورائنا فصلى بنا ركعتين ثم انصرف **قال** ابو عيسى حديث انس حديث صحيح والعمل عليه عند اهل العلم قالوا اذا كان مع الامام رجل وامرأة قام الرجل عن يمين الامام والمرأة خلفهما وقد احتج بعض الناس بهذا الحديث في اجازة الصلوة اذا كان الرجل خلف الصف وحده وقالوا ان الصبي لم تكن له صلوة وكان انس خلف النبي صلى الله عليه وسلم وحده وليس الامر على ما ذهبوا اليه لان النبي صلى الله عليه وسلم اقامه مع اليتيم خلفه فلولا ان النبي صلى الله عليه وسلم جعل لليتيم صلوة لما اقام اليتيم معه ولاقامه عن يمينه وقد روي عن موسى بن انس انه صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم فاقامه عن يمينه وفي هذا الحديث دلالة انه انما صلى تطوعا اراد ادخال البركة عليهم **باب** من احق بالامامة **حدثنا** هناد نا ابو معوية عن الاعمش ح وثنا محمود بن غيلان نا ابو معوية وابن نمير عن الاعمش عن اسمعيل بن رجاء الزبيدي عن اوس بن ضمعج قال سمعت ابا مسعود الانصاري يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤم القوم اقرأهم لكتاب الله فان كانوا في القراءة سواء فاعلمهم بالسنة فان كانوا في السنة سواء فاقدمهم هجرة فان كانوا في الهجرة سواء فاكبرهم سنا ولا يؤم الرجل في سلطانه ولا يجلس على تكرمته في بيته الا باذنه قال محمود قال ابن نمير في حديثه اقدمهم سنا وفي الباب عن ابي سعيد وانس بن مالك ومالك بن الحويرث وعمرو بن سلمة **قال** ابو عيسى حديث ابي مسعود حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم قالوا احق الناس بالامامة اقرأهم لكتاب الله واعلمهم بالسنة وقالوا صاحب المنزل احق بالامامة وقال بعضهم اذا اذن صاحب المنزل لغيره فلا بأس ان يصلي به وكرهه بعضهم وقالوا السنة ان يصلي صاحب البيت قال احمد بن حنبل وقول النبي صلى الله عليه وسلم لا يؤم الرجل في سلطانه ولا يجلس على تكرمته في بيته الا باذنه

اور ساتھ میں تھا اور ایک یتیم نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور بڑھیا نے ہمارے پیچھے پھر آپ نے ہمکو دو رکعتیں پڑھائیں پھر فارغ ہوئے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح ہے۔ اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہا انھوں نے کہ جب امام کے ساتھ ایک مرد اور ایک عورت ہو تو مرد امام کے داہنی طرف کھڑا ہو اور عورت پیچھے ان دونوں کے۔ اور بعض لوگوں نے اس حدیث سے اس نماز کے جواز پر دلیل پکڑی ہے کہ جب ایک مرد اکیلا صف کے پیچھے کھڑا ہو۔ اور کہا انھوں نے کہ لڑکے کی نماز کا تو اعتبار ہی نہیں گویا انس ہی اکیلا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ گیا کہا ترمذی نے اور یہ اس طرح نہیں ہے جسطرف کہ یہ گئے ہیں۔ اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو یتیم کے ساتھ اپنے پیچھے کھڑا کیا ہے۔ پس اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم یتیم کی نماز کا کچھ اعتبار نہ کرتے تو یتیم کو اُس کے ساتھ نہ کھڑا کرتے البتہ اس کو اپنی داہنی طرف کھڑا کرتے۔ اور مروی ہے بواسطہ موسیٰ بن انس کے انس سے کہ اُنہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ پس آپ نے اُسکو اپنی داہنی طرف کھڑا کیا۔ اور اس حدیث میں دلالت ہے کہ آپ نے یہ نماز نفلی پڑھی ہے آپ کا ارادہ ان پر برکت داخل کرنے کا تھا۔ **باب کون شخص امامت کے ساتھ زیادہ حقدار ہے** **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے ح اور حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ اور ابن نمیر نے اعمش سے اُسنے اسماعیل بن رجاء زبیدی سے اُسنے اوس بن ضمعج سے کہا اُسنے سُنا میں نے ابا مسعود انصاری سے کہ کہتا تھا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم کی وہ شخص امامت کرائے جو کتاب اللہ کو زیادہ جانتا ہے۔ پس اگر قرأت میں برابر ہوں تو وہ شخص جو سنت کو زیادہ جانتا ہے۔ پس اگر سنت میں بھی برابر ہوں تو وہ شخص جس نے پہلے ہجرت کی ہے۔ پس اگر ہجرت میں بھی برابر ہوں تو وہ جسکی عمر بڑی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور انس بن مالک اور مالک بن حویرث اور عمرو بن سلمہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث ابی سعید کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہا انھوں نے زیادہ حقدار لوگوں کا ساتھ امامت کے وہ ہے جو کتاب اللہ کو زیادہ جانتا ہو اور اعلم بالسنۃ ہو۔ اور کہا انھوں نے صاحب گھر کا زیادہ حقدار ہے ساتھ امامت کے اور کہا بعض نے انہیں سے اگر صاحب گھر کا کسی غیر کو اذن دے تو کچھ خوف نہیں کہ وہ انکو نماز پڑھائے۔ اور بعض نے ان میں سے مکروہ جانا ہے اور کہا ہے۔ سنت یہ ہے کہ صاحب گھر کا نماز پڑھائے اور کہا امام احمد حنبل رحمہ اللہ نے اور قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ کوئی مرد اُس کی بادشاہی میں امامت نہ کرایا جاوے۔ اور اس کی گھر میں اُس کی عزت کی جگہ پر نہ بٹھلایا جاوے مگر ساتھ اُس کے اذن کے۔

فاذا اذن فارجوان الاذن فى الكل ولم يربه باسا اذا اذن له ان يصلى به **باب** ماجاء اذا ام احدكم الناس فليخفف **حدثنا** قتيبة نا المغيرة بن عبد الرحمن عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة ان النبى صلى الله عليه وسلم قال اذا ام احدكم الناس فليخفف فان فيهم الصغير والكبير والضعيف والمريض فاذا صلى وحده فليصل كيف شاء وفى الباب عن عدى بن حاتم وانس وجابر بن سمرة ومالك بن عبد الله وابى واقد وعثمان بن ابى العاص وابى مسعود وجابر بن عبد الله وابن عباس **قال** ابو عيسى حديث ابى هريرة حديث حسن صحيح وهو قول اكثر اهل العلم اختاروا ان لا يطيل الامام الصلوٰة مخافة المشقة على الضعيف والكبير والمريض وابو الزناد اسمه عبد الله بن ذكوان والاعرج هو عبد الرحمن بن هرمز المدينى يكنى ابا داؤد **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن قتادة عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم من اخف الناس صلوٰة فى تمام وهذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فى تحريم الصلوٰة وتحليلها **حدثنا** سفيان بن وكيع نا محمد بن فضيل عن ابى سفيان طريف السعدى عن ابى نضرة عن ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مفتاح الصلوٰة الطهور وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم لا صلوٰة لمن لم يقرأ بالحمد وسورة فى فريضة او غيرها وفى الباب عن على وعائشة وحديث على بن ابى طالب اجود اسنادا واصح من حديث ابى سعيد وقد كتبناه اول فى كتاب الوضوء والعمل عليه عند اهل العلم من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم وبه يقول سفيان الثورى وابن المبارك والشافعى واحمد واسحاق ان تحريم الصلوٰة التكبير ولا يكون الرجل داخلا فى الصلوٰة الا بالتكبير **قال** ابو عيسى سمعت ابا بكر محمد بن ابان يقول سمعت عبد الرحمن بن مهدى يقول لو افتتح الرجل الصلوٰة بتسعين اسما من اسماء الله تعالى ولم يكبر لم يجزه وان احدث قبل ان يسلم امرته ان يتوضأ ثم رجع الى مكانه

پس جب وہ اذن دے تو میں گمان کرتا ہوں کہ اذن کل میں ہے۔ اور امام احمد اسمیں کچھ خوف نہیں دیکھتا کہ جب اسکو نماز پڑھانے کا اذن دیوے۔ **باب** اس بیان میں کہ جب کوئی تم میں سے لوگوں کی امامت کرائے تو چاہیے کہ تخفیف کرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے مغیرہ بن عبد الرحمان نے ابی زناد سے انہوں نے اعرج سے اُنہوں نے ابو ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے آدمیوں کو نماز پڑھائے تو چاہیے کہ تخفیف کرے اسواسطے کہ آدمیوں میں چھوٹے اور بڑے اور ضعیف اور بیمار بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا نماز پڑھے تو جسطرح چاہے نماز پڑھے[1] اور اس باب میں روایت ہے عدی بن حاتم اور انس اور جابر بن سمرہ اور مالک بن عبد اللہ اور ابی واقد اور عثمان بن ابی العاص اور ابی مسعود اور جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور یہ قول ہے اہل علم کا کہ اختیار کیا اُنہوں نے کہ امام لمبی نماز نہ کرے واسطے خوف تکلیف کے ضعیف اور بوڑھے اور بیمار پر۔ اور ابی الزناد کا نام عبد اللہ بن ذکوان ہے اور اعرج وہ عبد الرحمن بن ہرمز مدینی ہے جسکی کنیت ابا داؤد ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُنہوں نے انس سے کہ کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے نماز میں اختصار اور اکمال کرنے میں زیادہ تھے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** نماز کی تحریم اور تحلیل کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے ابی سفیان طریف سعدی سے اُنہوں نے ابی نضرہ سے انہوں نے ابی سعید سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے کنجی نماز کی وضو ہے اور تحریم[2] اُسکی تکبیر ہے اور تحلیل اُسکی سلام ہے۔ اور نہیں نماز اُس شخص کی کہ جو الحمد اور سورۃ فرض اور غیر فرض میں نہ پڑھے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور عائشہ سے اور حدیث علی کی سند میں بہت عمدہ اور صحیح ہے ابی سعید کی حدیث سے۔ اور ہمنے اس حدیث کو پہلے کتاب الوضو میں لکھا ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک نبی صلعم کے صحابہ اور بعد ان کے اسی پر ہے اور یہی کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق کہ حرام کرنیوالی نماز کی تکبیر ہے اور آدمی نماز میں داخل نہیں ہوتا مگر ساتھ تکبیر کے کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے ابا بکر یعنی محمد بن ابان سے کہ کہتا تھا سنا میں نے عبد الرحمن بن مہدی سے کہ کہتا اگر کوئی مرد بالفرض اللہ تعالیٰ کے نوّے ناموں سے نماز کو شروع کرے اور تکبیر نہ کہے تو وہ اسکو کافی نہیں ہونے۔ اور اگر سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو گیا ہو تو میں اسکو امر کرتا ہوں کہ وضو کرے اور اپنے مکان کیطرف رجوع کرے

---

[1] یعنی جب اکیلا آدمی نماز پڑھتا ہو تو جسقدر چاہے نماز میں قرأت بھی کرے لیکن اگر جماعت کراتا ہو تو مقتدیوں کی ضرور رعایت کرنی چاہیے اسلئے کہ پیچھے ضعیف اور بوڑھے اور بیمار اور کام کاج والے ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور ما سقدر بھی نماز میں تخفیف نہ کرے کہ سنت کے خلاف ہو جائے یہ تخفیف اسقدر چاہیے کہ سنت ادا ہو جائے یعنی جسقدر آنحضرت سے قرأت نماز میں اکثر اوقات ثابت ہے اتنی قرأت پڑھے۔ اور جسقدر رکوع اور سجود اکثر اوقات میں آنحضرت سے ثابت ہیں اسقدر رکوع اور سجود کرے جیسا کہ دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت اختصار اور اکمال میں [illegible] مقتدیوں کی پوری رعایت کرتے تھے

[2] یعنی تکبیر سے تمام افعال جو نماز کے متعلق نہیں ہیں حرام ہو جاتے ہیں اور سلام پھیرنے سے تمام افعال غیر نماز کے حلال ہو جاتے ہیں یہی مذہب ہے جمہور علما کا اور حنفیہ میں امام ابو یوسف کا اور کہا امام ابو حنیفہ اور محمد نے جو لفظ تعظیم پر دلالت کرے اس سے نماز شروع کرنی جائز ہے ۱۲

وسلم انما الامر على وجهه وابو نضرة اسمه منذر بن مالك بن قطعة **باب** في نشر الاصابع عند التكبير **حدثنا** قتيبة وابو سعيد الاشج قالا نا يحيى بن يمان عن ابن ابي ذئب عن سعيد بن سمعان عن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كبر للصلوة نشر اصابعه **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة قد رواه غير واحد عن ابن ابي ذئب عن سعيد بن سمعان عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا دخل في الصلوة رفع يديه مدا وهو اصح من رواية يحيى بن اليمان واخطأ ابن يمان في هذا الحديث **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن انا عبيد الله بن عبد المجيد الحنفي نا ابن ابي ذئب عن سعيد بن سمعان قال سمعت ابا هريرة يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلوة رفع يديه مدا **قال** ابو عيسى قال عبد الله وهذا اصح من حديث يحيى بن يمان وحديث يحيى بن يمان خطأ **باب** في فضل التكبيرة الاولى **حدثنا** عقبة بن مكرم ونصر بن علي قالا نا مسلم بن قتيبة عن طعمة بن عمرو عن حبيب بن ابي ثابت عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى لله اربعين يوما في جماعة يدرك التكبيرة الاولى كتب له براءتان براءة من النار وبراءة من النفاق **قال** ابو عيسى وقد روى هذا الحديث عن انس موقوفا ولا اعلم احدا رفعه الا ما روى مسلم بن قتيبة عن طعمة بن عمرو وانما يروى هذا عن حبيب بن ابي حبيب البجلي عن انس بن مالك قوله **حدثنا** بذلك هناد نا وكيع عن خالد بن طهمان عن حبيب بن ابي حبيب البجلي عن انس قوله ولم يرفعه وروى اسمعيل بن عياش هذا الحديث عن عمارة بن غزية عن انس بن مالك عن عمر بن الخطاب عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا وهذا الحديث غير محفوظ وهو حديث مرسل عمارة بن غزية لم يدرك انس بن مالك **باب** ما يقول عند افتتاح الصلوة **حدثنا** محمد بن موسى البصري نا جعفر بن سليمن الضبعي عن علي بن علي الرفاعي عن ابي المتوكل عن ابي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلوة بالليل كبر

اور سلام پھیرے بیشک حکم اپنی اصلی حالت پر ہے اور ابو نضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے **باب** تکبیر کے وقت انگلیوں کے کھولنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور ابو سعید اشج نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے یحییٰ بن یمان نے ابن ابی ذئب سے اُنہے سعید بن سمعان سے اُنہے ابوہریرہ سے کہا اُنہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تو انگلیوں کو کھولتے تھے۔ کہا ابو عیسےٰ نے ابوہریرہ کی حدیث کو کئی اور لوگوں نے روایت کیا ہے ابن ابی ذئب سے اُنہے سعید بن سمعان سے اُنہے ابوہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں داخل ہوتے تو اٹھاتے ہاتھوں کو بحالیکہ دراز کرنیوالے ہوتے۔ اور یہ روایت صحیح ہے یحییٰ بن یمان کی روایت سے۔ اور ابن یمان نے اس حدیث میں خطا کی ہے **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے کہا خبر دی ہمکو عبیداللہ بن عبدالمجید حنفی نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی ذئب نے سعید بن سمعان سے کہا اُنہے سنا میں نے ابا ہریرہ سے کہ کہتا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیطرف کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے حالانکہ اُن کو دراز کرنیوالے ہوتے **کہا** ابو عیسےٰ نے کہا عبداللہ نے اور یہ روایت صحیح ہے یحییٰ بن یمان کی حدیث سے اور حدیث یحییٰ بن یمان کی خطا ہے **باب** تکبیر اولیٰ کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عقبہ بن مکرم اور نصر بن علی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے مسلم بن قتیبہ نے طعمہ بن عمرو سے اُنہے حبیب بن ابی ثابت سے اُنہے انس بن مالک سے کہا اُنہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چالیس روز اللہ کے واسطے جماعت میں تکبیر اولیٰ کو پا لیوے تو اللہ تعالیٰ اُسکے واسطے دو چیزوں سے خلاصی لکھتا ہے۔ ایک خلاصی آگ سے دوسری خلاصی نفاق سے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث انس سے موقوف بھی روایت کیگئی ہے۔ اور میں کسیکو جانتا نہیں کہ اسکو مرفوع کیا ہو مگر وہ روایت جو بواسطہ مسلم بن قتیبہ کے طعمہ بن عمرو سے مروی ہے اور سوائے اسکے نہیں کہ یہ حدیث بواسطہ حبیب بن ابی حبیب بجلی کے انس بن مالک سے قول اسکا مروی ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے خالد بن طہمان سے اُنہے حبیب بن حبیب بجلی سے اُنہے انس سے قول اسکا اور اُنہے اسکو مرفوع نہیں کیا۔ اور روایت کیا اسمٰعیل بن عیاش نے اس حدیث کو عمارہ بن غزیہ سے اُنہے انس بن مالک سے اُنہے عمر بن الخطاب رض سے اُنہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی۔ اور یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔ اور یہ حدیث عمارہ بن غزیہ کی مرسل ہے اُنہے انس بن مالک کو نہیں پایا **باب** نماز شروع کرنے کے وقت کیا کہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن موسیٰ بصری نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان ضبعی نے اُنہے علی بن علی رفاعی سے اُنہے ابی المتوکل سے اُس نے ابی سعید خدری سے کہا اُنہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کیطرف کھڑے ہوتے تکبیر کہتے

ثم يقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك ثم يقول الله اكبر كبيرا ثم يقول اعوذ بالله السميع العليم من الشيطن الرجيم من همزه ونفخه ونفثه وفي الباب عن علي وعبد الله بن مسعود وعائشة وجابر وجبير بن مطعم وابن عمر **قال ابو عيسى** وحديث ابي سعيد اشهر حديث في هذا الباب وقد اخذ قوم من اهل العلم بهذا الحديث واما اكثر اهل العلم فقالوا انما يروى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك وهكذا روي عن عمر بن الخطاب وعبد الله بن مسعود والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من التابعين وغيرهم وقد تكلم في اسناد حديث ابي سعيد كان يحيى بن سعيد كان يحيى بن سعيد يتكلم في علي بن علي وقال احمد لا يصح هذا الحديث **حدثنا** الحسن بن عرفة ويحيى بن موسى قالا نا ابو معوية عن حارثة بن ابي الرجال عن عمرة عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلوة قال سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك **قال ابو عيسى** هذا حديث لا نعرفه الا من هذا الوجه وحارثة قد تكلم فيه من قبل حفظه وابو الرجال اسمه محمد بن عبد الرحمن **باب ماجاء في ترك الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم** **حدثنا** احمد بن منيع نا اسمعيل بن ابراهيم نا سعيد الجريري عن قيس بن عباية عن ابن عبد الله بن مغفل قال سمعني ابي وانا في الصلوة اقول بسم الله الرحمن الرحيم فقال لي اي بني محدث اياك والحدث قال ولم ار احدا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ابغض اليه الحدث في الاسلام يعني منه وقال وقد صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ومع ابي بكر وعمر وعثمان فلم اسمع احدا منهم يقولها فلا تقلها اذا انت صليت فقل الحمد لله رب العلمين **قال ابو عيسى** حديث عبد الله بن مغفل حديث حسن والعمل عليه عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابو بكر وعمر وعثمان وعلي وغيرهم ومن بعدهم من التابعين

پھر کہتے سبحانک اللھم وبحمدک تبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک پھر کہتے اللہ اکبر کبیرا پھر کہتے اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم من ہمزہ ونفخہ ونفثہ اور اس باب میں روایت ہے علی اور عبد اللہ بن مسعود اور عائشہ اور جابر اور جبیر بن مطعم اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث ابی سعید کی اس باب میں تمام حدیثوں سے زیادہ مشہور ہے۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے ساتھ اسی حدیث کے تمسک کیا ہے اور اکثر اہل علم نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ یہ کہتے تھے سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک اور ایسا ہی عمر بن الخطاب اور عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک تابعین وغیرہ سے اسی پر ہے اور ابی سعید کی حدیث کی سند میں کلام کیا گیا ہے یحییٰ بن سعید علی بن علی کے حق میں کلام کرتا تھا اور کہا امام احمد نے یہ حدیث صحیح نہیں **حدیث** کی ہم سے حسن بن عرفہ اور یحییٰ بن موسیٰ نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے حارثہ بن ابی الرجال سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ سے کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے تو یہ کہتے تھے سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک کہا ابو عیسیٰ نے یہ ایسی حدیث ہے کہ ہم اسکو سوا اس وجہ کے اور کسی وجہ سے نہیں پہچانتے اور حارثہ کے حق میں اُسکے حافظہ کی جہت سے کلام کیا گیا ہے۔ اور ابو الرجال کا نام محمد بن عبد الرحمن ہے **باب** بیان میں ترک جہر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہم سے سعید جریری نے قیس بن عبایہ سے انہوں نے ابن عبد اللہ بن مغفل سے کہا انہوں نے مجھے میرے باپ نے سنا اس حالت میں کہ میں نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتا تھا۔ تو انہوں نے مجھے کہا اے میرے بیٹے بچ تو نئی باتوں سے اور میں نے کسی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے نہیں دیکھا کہ اُسکے نزدیک اسلام میں نئی بات نکالنے سے کوئی چیز زیادہ بری ہو اور کہا انہوں نے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور حضرت ابی بکر صدیق اور عمر اور عثمان کے ساتھ نماز پڑھی اور کسی کو یہ کہتے نہیں سُنا سو تو بھی مت کہہ جب تو نماز پڑھے تو کہہ الحمد للہ رب العالمین کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن مغفل کی حسن ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے اسی پر ہے۔ ان میں سے ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی وغیرہم ہیں اور پیچھے تابعین میں سے بھی کئی ہیں

حاشیہ یعنی پاکی ہے تیری اے اللہ میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور تیری حمد کرتا ہوں اور برکت والا ہے نام تیرا اور بلند ہے عزت تیری اور نہیں کوئی معبود سوا تیرے۔ یہ دعا پڑھ کر پھر اسکے بعد یہ کہتے۔ اللہ اکبر کبیرا یعنی اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے بڑائی والا اسکے بعد یہ کہتے میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے جو سننے والا ہے جاننے والا شیطان مردود سے اسکے وسوسے اور تکبر اور [illegible] اور بعض روایتوں میں [illegible] کی جگہ یہ دعا [illegible] اللھم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللھم نقنی من الخطایا کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اللھم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد اس روایت کی سند [illegible] روایت سے زیادہ قوی ہے۔ اور [illegible] کی روایت مسلم میں بھی آئی ہے مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے ۱۲ ••

وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك واحمد واسحاق لا يرون ان يجهر ببسم الله الرحمن الرحيم قالوا ويقولها في نفسه **باب** من رأى الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم **حدثنا** احمد بن عبدة نا المعتمر بن سليمان قال حدثني اسماعيل بن حماد عن ابي خالد عن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يفتتح صلوته ببسم الله الرحمن الرحيم **قال** ابو عيسى وليس اسناده بذلك وقد قال بهذا عدة من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابو هريرة وابن عمر وابن عباس وابن الزبير ومن بعدهم من التابعين رأوا الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم وبه يقول الشافعي واسماعيل بن حماد هو ابن ابي سليمان وابو خالد هو ابو خالد الوالبي واسمه هرمز وهو كوفي **باب** في افتتاح القراءة بالحمد لله رب العلمين **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن قتادة عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر وعمر وعثمان يفتتحون القراءة بالحمد لله رب العلمين **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم كانوا يستفتحون القراءة بالحمد لله رب العلمين قال الشافعي انما معنى هذا الحديث ان النبي صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر وعثمان كانوا يفتتحون القراءة بالحمد لله رب العلمين معناه انهم كانوا يبدءون بقراءة فاتحة الكتاب قبل السورة وليس معناه انهم كانوا لا يقرءون بسم الله الرحمن الرحيم وكان الشافعي يرى ان يبدأ ببسم الله الرحمن الرحيم وان يجهر بها اذا جهر بالقراءة **باب** ما جاء انه لا صلوة الا بفاتحة الكتاب **حدثنا** ابن ابي عمر وعلي بن حجر قالا نا سفيان عن الزهري عن محمود بن الربيع عن عبادة بن الصامت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب وفي الباب عن ابي هريرة وعائشة وانس وابي قتادة وعبد الله بن عمرو **قال** ابو عيسى حديث عبادة حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم عمر بن الخطاب وجابر بن عبد الله وعمران بن حصين وغيرهم قالوا لا تجزئ صلوة الا بقراءة فاتحة الكتاب

اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق یہ لوگ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پکار کر پڑھنا جائز نہیں کہتے[1] بلکہ کہتے ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو دل میں پڑھے **باب** جس شخص نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پکار کر پڑھنا جائز رکھا ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن عبدہ نے کہا حدیث کی ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا حدیث کی مجھ سے اسماعیل بن حماد نے ابی خالد سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے شروع کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے اسکی سند قوی نہیں ہے اور کہا ہے ساتھ اسکے بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے انہیں میں سے ابو ہریرہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابن زبیر ہیں اور پیچھے ان کے تابعین نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر پڑھنا جائز رکھا ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے شافعی۔ اور اسماعیل بن حماد اور وہ بیٹا ابی سلیمان کا ہے اور ابو خالد اور وہ ابو خالد والبی ہے اور نام اسکا ہرمز ہے اور وہ کوفی ہے **باب** بیان میں شروع کرنے قرأت کے ساتھ الحمد للہ رب العلمین کے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُنہوں نے انس سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان قرأت کو ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے شروع کرتے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین اور من بعدہم سے اسی پر ہے یہ لوگ قرأت کو ساتھ الحمد للہ رب العلمین کے شروع کرتے تھے کہا امام شافعی نے معنے اس حدیث کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان قرأت کو ساتھ الحمد للہ رب العلمین کے شروع کرتے تھے یہ ہیں کہ سورت کے پہلے ساتھ تلاوت فاتحۃ الکتاب کے شروع کرتے تھے اور اسکے یہ معنے نہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے ہی نہ تھے۔ اور امام شافعی کا مذہب تھا کہ ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے شروع کیا جاوے اور بسم اللہ کو پکار کر پڑھا جائے جب قرأت پکار کر پڑھی جائے **باب** اس بیان میں کہ نہیں نماز ہوتی مگر ساتھ فاتحۃ الکتاب کے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر اور علی بن حجر نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے سفیان نے زہری سے اُنہوں نے محمود بن ربیع سے اُنہوں نے عبادہ بن صامت سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے نہیں نماز ہوتی اُس شخص کی جو فاتحۃ الکتاب نہ پڑھے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عائشہ اور انس اور ابی قتادہ اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عبادہ کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے اسی پر ہے ان میں سے عمر ابن الخطاب اور جابر بن عبد اللہ اور عمران بن حصین وغیرہ ہیں۔ کہ کہا انہوں نے نہیں کافی ہوتی نماز مگر ساتھ پڑھنے فاتحۃ الکتاب کے

---

[1] اکثر روایات اسی پر دال ہیں کہ بسم اللہ کو پکار کر نہ پڑھنا چاہیے اور بعض سے اسکے برعکس ثابت ہوتا ہے غرضکہ دونوں طرح جائز ہیں مگر اولیٰ یہی ہے کہ بسم اللہ کو پکار کر نہ پڑھا جاوے چنانچہ امام بخاری کا مذہب بھی یہی ہے ۱۲

وبه يقول ابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق **باب ما جاء في التامين حدثنا** بندار نا يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن مهدي قالا نا سفيان عن سلمة بن كهيل عن حجر بن عنبس عن وائل بن حجر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم قرأ غير المغضوب عليهم ولا الضالين وقال آمين ومد بها صوته وفي الباب عن علي وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث وائل بن حجر حديث حسن وبه يقول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم يرون ان يرفع الرجل صوته بالتامين لا يخفيها وبه يقول الشافعي واحمد واسحاق وروى شعبة هذا الحديث عن سلمة بن كهيل عن حجر ابي العنبس عن علقمة بن وائل عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قرأ غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقال آمين وخفض بها صوته **قال** ابو عيسى سمعت محمدا يقول حديث سفيان اصح من حديث شعبة في هذا واخطأ شعبة في مواضع من هذا الحديث فقال عن حجر ابي العنبس وانما هو حجر بن العنبس ويكنى ابا السكن وزاد فيه عن علقمة بن وائل وليس فيه عن علقمة وانما هو حجر بن عنبس عن وائل بن حجر وقال وخفض بها صوته وانما هو ومد بها صوته **قال** ابو عيسى وسألت ابا زرعة عن هذا الحديث فقال حديث سفيان في هذا اصح قال وروى العلاء بن صالح الاسدي عن سلمة بن كهيل نحو رواية سفيان **قال** ابو عيسى نا ابو بكر محمد بن ابان نا عبد الله بن نمير عن العلاء بن صالح الاسدي عن سلمة بن كهيل عن حجر بن عنبس عن وائل بن حجر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث سفيان عن سلمة بن كهيل **باب ما جاء في فضل التامين حدثنا** ابو كريب محمد بن العلاء نا زيد بن حباب قال حدثني مالك بن انس نا الزهري عن سعيد بن المسيب وابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا امن الامام فامنوا فانه من وافق تامينه تامين الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه

اور ساتھ اسی کے کہتا ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** آمین کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے سفیان نے سلمہ بن کہیل سے اُنہوں نے حجر بن عنبس سے اُنہوں نے وائل بن حجر سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھا آپ نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین اور کہا آمین اور دراز کیا آپ نے ساتھ اُسکے آواز اپنی کو اور اس باب میں روایت ہے علی اور ابی ہریرہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث وائل بن حجر کی حسن ہے اور ساتھ اسی کے کہتے ہیں کئی ایک اہل علم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین اور من بعد ہم سے انکا مذہب ہے کہ آدمی آمین کے ساتھ اپنی آواز کو بلند کرے اور پوشیدہ نہ کرے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق۔ اور روایت کیا ہے شعبہ نے اس حدیث کو سلمہ بن کہیل سے اُنہوں نے حجر ابی العنبس سے اُنہوں نے علقمہ بن وائل سے اُنہوں نے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین اور کہا آمین اور پوشیدہ کیا ساتھ اُسکے آواز اپنی کو کہا ابو عیسیٰ نے کہ سنا میں نے محمد سے کہ کہتا حدیث سفیان کی صحیح تر ہے شعبہ کی حدیث سے جو اس باب میں مروی ہے اور شعبہ نے اس حدیث کے کئی جگہ میں خطا کیا ہے سو کہا اُسنے روایت ہے حجر ابی العنبس سے حالانکہ وہ حجر بن عنبس ہے اور کنیت اُسکی ابا السکن ہے اور زیادہ کیا اُسنے یہ کہ روایت ہے علقمہ بن وائل سے حالانکہ اسمیں علقمہ نہیں ہے یہ روایت تو بواسطہ حجر بن عنبس کے وائل بن حجر سے ہے اور کہا اُسنے پوشیدہ کیا آپ نے ساتھ اُسکے آواز اپنی کو حالانکہ اسمیں یہ ہے کہ دراز کیا آپ نے ساتھ اُسکے آواز اپنی کو کہا ابو عیسیٰ نے اور سوال کیا میں نے ابا زرعہ کو اس حدیث سے سو کہا اُسنے حدیث سفیان کی اس باب میں صحیح ہے کہا اُسنے روایت کی علاء بن صالح اسدی نے سلمہ بن کہیل سے مثل روایت سفیان کے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کی ہم سے ابو بکر محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن نمیر نے علاء بن صالح اسدی سے اُنہوں نے سلمہ بن کہیل سے اُنہوں نے حجر بن عنبس سے اُنہوں نے وائل بن حجر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل روایت سفیان کے جو سلمہ بن کہیل سے ہے **باب** آمین کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابو کریب یعنے محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن حباب نے کہا حدیث کی مجھے مالک بن انس نے کہا حدیث کی ہم سے زہری نے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جیسے فرشتے آمین کہتے ہیں اسواسطے کہ جسکا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق پڑیگا تو اُسکے گزشتہ گناہ بخشے جاوینگے[1]

---

[1] آمین کے معنی یہ ہیں کہ الٰہی ہماری دعا قبول ہو یعنے جس وقت فرشتے خدا کی [illegible] حضور دل سے آمین کہتے ہیں ویسے ہی تم بھی آمین کہو کہ جب تمہارا اور اُنکا آمین کہنا موافق پڑیگا تو گناہوں کی مغفرت ہوگی [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ گناہ صغیرہ سب بخشے جاوینگے [illegible] سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہ کبیرہ معاف نہیں ہوتے اسلیے [illegible] تمام گناہ معاف [illegible] گناہوں کا معاف ہونا [illegible] آمین کی سنت پر موقوف نہیں بلکہ فرشتوں کی آمین کے موافق ہونے پر موقوف ہے یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے [illegible]

قال ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی السکتتین **حدثنا** محمد بن المثنی نا عبد الاعلی عن سعید عن قتادة عن الحسن عن سمرة قال سکتتان حفظتهما عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فانکر ذلک عمران بن حصین قال حفظنا سکتة فکتبنا الی ابی بن کعب بالمدینة فکتب ابی ان حفظ سمرة قال سعید فقلنا لقتادة ما هاتان السکتتان قال اذا دخل فی صلوته واذا فرغ من القراءة ثم قال بعد ذلک واذا قرأ ولا الضالین قال وکان یعجبه اذا فرغ من القراءة ان یسکت حتی یتراد الیه نفسه قال وفی الباب عن ابی هریرة **قال** ابو عیسی حدیث سمرة حدیث حسن وهو قول غیر واحد من اهل العلم یستحبون للامام ان یسکت بعد ما یفتتح الصلوة وبعد الفراغ من القراءة وبه یقول احمد و اسحاق واصحابنا **باب** ما جاء فی وضع الیمین علی الشمال فی الصلوة **حدثنا** قتیبة نا ابو الاحوص عن سماک بن حرب عن قبیصة بن هلب عن ابیه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یؤمنا فیاخذ شماله بیمینه قال وفی الباب عن وائل بن حجر وغطیف بن الحارث وابن عباس وابن مسعود وسهل بن سعد **قال** ابو عیسی حدیث هلب حدیث حسن والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین ومن بعدهم یرون ان یضع الرجل یمینه علی شماله فی الصلوة ورای بعضهم ان یضعهما فوق السرة ورای بعضهم ان یضعهما تحت السرة وکل ذلک واسع عندهم واسم هلب یزید بن قنافة الطائی **باب** ما جاء فی التکبیر عند الرکوع والسجود **حدثنا** قتیبة نا ابو الاحوص عن ابی اسحاق عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة والاسود عن عبد الله بن مسعود قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یکبر فی کل خفض ورفع وقیام وقعود وابو بکر وعمر وفی الباب عن ابی هریرة وانس وابن عمر وابی مالک الاشعری وابی موسی وعمران بن حصین ووائل بن حجر وابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث عبد الله بن مسعود حدیث حسن صحیح والعمل علیه عند اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم منهم ابو بکر وعمر وعثمان وعلی وغیرهم ومن بعدهم من التابعین وعلیه عامة الفقهاء والعلماء **حدثنا** عبد الله بن منیر قال سمعت علی بن الحسن قال نا عبد الله بن المبارک عن ابن جریج عن الزهری عن ابی بکر بن عبد الرحمن عن ابی هریرة

کہا ابو عیسی نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے **باب** دونوں سکتوں کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الاعلی نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے کہا انہوں نے دو سکتے ہیں جنکو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد رکھتا ہوں پس عمران بن حصین نے انکا انکار کیا کہا کہ میں ایک سکتہ یاد رکھتا ہوں پھر ہم نے ابی بن کعب کی طرف مدینہ میں لکھا پس ابی نے میری طرف لکھا کہ سمرہ یاد رکھتا ہے کہا سعید نے سو ہم نے قتادہ سے کہا کہ وہ دو سکتے کونسے ہیں کہا انہوں نے ایک یہ کہ جب آدمی نماز میں داخل ہو اور دوسرا جب قراءت سے فارغ ہو پھر انہوں نے بعد اسکے کہا کہ جب ولا الضالین کہے کہا انہوں نے اور آپ کو پسند تھا کہ جب قراءت سے فارغ ہوں تو چپ کریں تا کہ آپ کی سانس آرام پکڑ جائے کہا اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا ابو عیسی نے حدیث سمرہ کی حسن ہے اور یہی قول ہے کئی ایک اہل علم کا کہ امام کے واسطے مستحب جانتے ہیں کہ بعد شروع کرنے نماز کے اور بعد فارغ ہونے کے قراءت سے چپ کرے اور ساتھ اسی کے کہتے ہیں امام احمد اور اسحاق اور ہمارے اصحاب **باب** بیان میں داہنا ہاتھ رکھنے کے بائیں پر نماز میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے انہوں نے قبیصہ بن ہلب سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کرتے تھے پس بائیں ہاتھ کو پکڑ کر داہنے پر رکھتے۔ کہا ترمذی نے اور اس باب میں روایت ہے وائل بن حجر اور غطیف بن حارث اور ابن عباس اور ابن مسعود اور سہل بن سعد سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسی نے ہلب کی حدیث حسن ہے۔ اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین اور جو ان کے بعد سے ہیں جائز رکھتے ہیں یہ کہ رکھے آدمی نماز میں داہنا ہاتھ بائیں پر۔ اور بعض کا یہ مذہب ہے کہ ناف کے اوپر باندھے۔ اور بعضے نیچے ناف کے باندھنا جائز رکھتے ہیں۔ اور یہ سب انکے نزدیک جائز ہے اور ہلب کا نام یزید بن قنافہ الطائی ہے **باب** رکوع اور سجود کے وقت تکبیر کہنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے انہوں نے عبد الرحمن بن اسود سے انہوں نے علقمہ اور اسود سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نیچے جانے اور اٹھنے کے وقت تکبیر کہتے تھے اور قیام اور قعود کے وقت بھی اور ابو بکر اور عمر بھی اور اس باب میں ابی ہریرہ اور انس اور ابن عمر اور ابی مالک اشعری اور ابی موسی اور عمران بن حصین اور وائل بن حجر اور ابن عباس سے روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے عبد اللہ بن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی صلعم کے صحابہ کے نزدیک عمل اسی پر ہے جیسے ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور سوا ان کے اور بعد کے تابعین اور عام فقہاء اور علماء بھی اسی پر ہیں **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن منیر نے کہا سنا میں نے علی بن حسن سے کہا خبر دی مجھے عبد اللہ بن مبارک نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابی بکر بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابی ہریرہ سے

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يكبر وهو يهوي **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم قالوا يكبر الرجل وهو يهوي للركوع والسجود **باب** رفع اليدين عند الركوع **حدثنا** قتيبة وابن ابي عمر قالا ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سالم عن ابيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلوة يرفع يديه حتى يحاذي منكبيه واذا ركع واذا رفع راسه من الركوع وزاد ابن ابي عمر في حديثه وكان لا يرفع بين السجدتين **قال** ابو عيسى ثنا الفضل بن الصباح البغدادي ثنا سفيان بن عيينة ثنا الزهري بهذا الاسناد نحو حديث ابن ابي عمر قال وفي الباب عن عمر وعلي ووائل بن حجر ومالك بن الحويرث وانس وابي هريرة و ابي حميد وابي اسيد وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة وابي قتادة وابي موسى الاشعري وجابر وعمير الليثي **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وبهذا يقول بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابن عمر وجابر بن عبد الله وابو هريرة وانس وابن عباس و عبد الله بن الزبير وغيرهم ومن التابعين الحسن البصري وعطاء وطاؤس ومجاهد ونافع وسالم بن عبد الله وسعيد بن جبير وغيرهم وبه يقول عبد الله بن المبارك والشافعي واحمد واسحاق وقال عبد الله بن المبارك قد ثبت حديث من يرفع وذكر حديث الزهري عن سالم عن ابيه ولم يثبت حديث ابن مسعود ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يرفع الا في اول مرة **حدثنا** بذلك احمد بن عبدة الآملي ثنا وهب بن زمعة عن سفيان بن عبد الملك عن عبد الله بن المبارك **حدثنا** هناد ثنا وكيع عن سفيان عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال عبد الله بن مسعود الا اصلي بكم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى فلم يرفع يديه الا في اول مرة قال وفي الباب عن البراء بن عازب **قال** ابو عيسى حديث ابن مسعود حديث حسن وبه يقول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وهو قول سفيان واهل الكوفة **باب** ما جاء في وضع اليدين على الركبتين في الركوع **حدثنا** احمد بن منيع ثنا ابو بكر بن عياش ثنا ابو حصين عن عن ابي عبد الرحمن السلمي قال قال لنا عمر بن الخطاب ان الركب سنت لكم فخذوا بالركب

یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نیچے جھکتے تھے تکبیر پڑھتے تھے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور ان کے بعد کے لوگوں کا، کہا انہوں نے تکبیر پڑھے مرد جس وقت کہ رکوع اور سجود میں جاوے **باب** رکوع کے وقت رفع یدین کرنے کے بیان میں حدیث کی ہم سے قتیبہ اور ابن ابی عمر نے ان دونوں نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھنے کے وقت دونوں ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اُٹھاتے تھے اور نیز وقت رکوع کے اور جب رکوع سے سر کو اُٹھاتے۔ اور اپنی حدیث میں ابن عمر نے کہا ہے کہ سجدتین کے وقت نہیں اُٹھاتے تھے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث کی ہم سے فضل بن الصباح بغدادی نے کہا اُنہوں نے حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا اُنہوں نے حدیث کی ہم سے زہری نے اُسی اسناد سے مثل حدیث ابن عمر کے **کہا** ابوعیسیٰ نے اور اس باب میں عمر اور علی اور وائل بن حجر اور مالک بن الحویرث اور انس اور ابوہریرہ اور ابی حمید اور ابی اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ابی قتادہ اور ابی موسیٰ اشعری اور جابر اور عمیر اللیثی سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض اہل علم کا یہی قول ہے جیسے ابن عمر اور جابر بن عبداللہ اور ابی ہریرہ اور انس اور ابن عباس اور عبداللہ بن زبیر وغیرہ اور تابعین سے حسن بصری اور عطاء اور طاؤس اور مجاہد اور نافع اور سالم بن عبداللہ اور سعید بن جبیر وغیرہ میں اور یہی قول ہے عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا عبداللہ بن مبارک نے جو رفع کی حدیث ہے ثابت ہے اور ذکر کی ہے اُنہوں نے حدیث زہری کی سالم سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اور ابن مسعود کی حدیث یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں اُٹھایا ہاتھوں کو مگر اول مرتبہ ثابت نہیں حدیث کی ہم سے احمد بن عبدہ آملی نے کہا اُنہوں نے حدیث کی ہم سے وہب بن زمعہ نے اُنہوں نے سفیان بن عبدالملک سے اُنہوں نے عبداللہ بن مبارک سے حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے اُنہوں نے سفیان سے اُنہوں نے عاصم بن کلیب سے اُنہوں نے عبدالرحمن بن اسود سے اُنہوں نے علقمہ سے کہا اُنہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود نے کیا تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھاؤں پس پڑھی نماز اور اول مرتبہ کے سوا اُنہوں نے اپنے ہاتھوں کو نہیں اُٹھایا۔ کہا اُنہوں نے اور اس باب میں براء بن عازب سے روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے ابن مسعود کی حدیث حسن ہے اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی ایک اہل علم کا یہی قول ہے اور نیز کئی ایک تابعین کا اور یہی قول ہے سفیان اور اہل کوفہ کا **باب** رکوع کے وقت گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کے بیان میں حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے کہا حدیث کی ہم سے ابوحصین نے اُنہوں نے ابی عبدالرحمن سلمی سے کہا اُنہوں نے کہا ہم سے عمر بن خطاب نے کہ گھٹنوں کا پکڑنا تمہارے لیے سنت ہے پس تم گھٹنوں کو پکڑو

قال وفی الباب عن سعد وانس وابی حمید وابی اسید وسہل بن سعد ومحمد بن مسلمۃ وابی مسعود **قال** ابو عیسیٰ حدیث عمر حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدہم لا اختلاف بینہم فی ذلک الا ما روی عن ابن مسعود وبعض اصحابہ انہم کانوا یطبقون والتطبیق منسوخ عند اہل العلم قال سعد بن ابی وقاص کنا نفعل ذلک فنہینا عنہ وامرنا ان نضع الاکف علی الرکب **حدثنا** قتیبۃ نا ابو عوانۃ عن ابی یعفور عن مصعب بن سعد عن ابیہ سعد بہذا **باب** ما جاء انہ یجافی یدیہ عن جنبیہ فی الرکوع **حدثنا** بندار نا ابو عامر العقدی نا فلیح بن سلیمان نا عباس بن سہل قال اجتمع ابو حمید وابو اسید وسہل بن سعد ومحمد بن مسلمۃ فذکروا صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو حمید انا اعلمکم بصلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکع فوضع یدیہ علی رکبتیہ کانہ قابض علیہما ووتر یدیہ فنحاہما عن جنبیہ قال وفی الباب عن انس **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی حمید حدیث حسن صحیح وہو الذی اختارہ اہل العلم ان یجافی الرجل یدیہ عن جنبیہ فی الرکوع والسجود **باب** ما جاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود **حدثنا** علی بن حجر نا عیسیٰ بن یونس عن ابن ابی ذئب عن اسحاق بن یزید الہذلی عن عون بن عبد اللہ بن عتبۃ عن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رکع احدکم فقال فی رکوعہ سبحان ربی العظیم ثلث مرات فقد تم رکوعہ وذلک ادناہ واذا سجد فقال فی سجودہ سبحان ربی الاعلی ثلث مرات فقد تم سجودہ وذلک ادناہ قال وفی الباب عن حذیفۃ وعقبۃ بن عامر **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن مسعود لیس اسنادہ بمتصل عون بن عبد اللہ بن عتبۃ لم یلق ابن مسعود والعمل علی ہذا عند اہل العلم یستحبون ان لا ینقص الرجل فی الرکوع والسجود من ثلث تسبیحات وروی عن ابن المبارک انہ قال استحب للامام ان یسبح خمس تسبیحات لکی یدرک من خلفہ ثلث تسبیحات وہکذا قال اسحاق بن ابراہیم **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داود قال انبانا شعبۃ عن الاعمش قال سمعت سعد بن عبیدۃ یحدث عن المستورد عن صلۃ بن زفر عن حذیفۃ انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان یقول فی رکوعہ سبحان ربی العظیم وفی سجودہ سبحان ربی الاعلی

کہا انہوں نے اور اس باب میں سعد اور انس اور ابی حمید اور ابی اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ابی مسعود سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عمر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عمل اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین اور جو ان کے بعد ہیں ان سب کا یہی ہے اور نہیں انکے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے مگر یہ کہ جو روایت کیا ہے ابن مسعود اور بعض اصحاب انکے کہ وہ تطبیق کرتے تھے اور اہل علم کے نزدیک تطبیق منسوخ ہے کہا سعد بن ابی وقاص نے ہم یہ کیا کرتے تھے پس ہم اس سے منع کیے گئے۔ اور اس بات کا حکم ہوا کہ اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔ حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے انہوں نے ابی یعفور سے انہوں نے مصعب بن سعد سے انہوں نے باپ اپنے سعد سے ساتھ اس کے **باب** رکوع میں ہاتھوں کو پسلیوں سے جدا رکھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے فلیح بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے عباس بن سہل نے کہا اکٹھے ہوئے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ پس انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا پس کہا ابو حمید نے میں تم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو اچھا جانتا ہوں یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا پس انہوں نے دونوں ہاتھ کو گھٹنوں پر رکھا گویا کہ آپ تھامنے والے تھے انکو اور ہاتھوں کو اور دور کیا اپنی پسلیوں سے کہا انہوں نے اور اس باب میں انس سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابی حمید کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم نے یہی بات اختیار کی ہے کہ رکوع اور سجدہ میں آدمی اپنے ہاتھوں کو پسلیوں سے جدا رکھے **باب** رکوع اور سجود میں تسبیح پڑھنے کے بیان میں حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو عیسیٰ بن یونس نے انہوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے اسحق بن یزید ہذلی سے انہوں نے عون بن عبد اللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ جب کوئی تم میں سے رکوع کرے پس تین مرتبہ اپنے رکوع میں سبحان ربی العظیم کہے پس تمام ہو چکا رکوع اسکا اور یہ ادنیٰ رکوع ہے اور جب سجدہ کرے پس تین مرتبہ اپنے سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کہے پس تمام ہو چکا سجدہ اسکا اور یہ ادنیٰ سجدہ ہے اور کہا انہوں نے اس باب میں حذیفہ اور عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن مسعود کی حدیث کی اسناد متصل نہیں ہے اور عون بن عبد اللہ بن عتبہ نے ابن مسعود سے ملاقات نہیں کی اور عمل اہل علم کا اسی پر ہے اور مستحب سمجھتے ہیں کہ آدمی رکوع اور سجود میں تین سے کم تسبیح نہ کہے اور ابن مبارک سے روایت ہے کہ مستحب ہے امام کے لیے کہ پانچ تسبیحیں کہے تاکہ مقتدی تین تسبیح کو پالیویں اور ایسا ہی اسحق بن ابراہیم نے کہا ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داود نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اعمش سے کہا انہوں نے سنا میں نے سعد بن عبیدہ کو کہ حدیث کرتا تھا مستورد سے وہ صلہ بن زفر سے وہ حذیفہ سے یہ کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پس تھے آپ کہ رکوع میں فرماتے تھے سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ

وما اتى على آية رحمة الا وقف فسأل وما اتى على آية عذاب الا وقف فتعوذ **قال** ابو عيسى وهذا حديث حسن صحيح وحدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي عن شعبة نحوه **باب** ما جاء في النهي عن القراءة في الركوع والسجود **حدثنا** اسحاق بن موسى الانصاري نا معن نا مالك ح وحدثنا قتيبة عن مالك عن نافع عن ابراهيم بن عبد الله بن حنين عن ابيه عن علي بن ابي طالب ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن لبس القسي والمعصفر وعن تختم الذهب وعن قراءة القرآن في الركوع وفي الباب عن ابن عباس **قال** ابو عيسى حديث علي حديث حسن صحيح وهو قول اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم كرهوا القراءة في الركوع والسجود **باب** ما جاء فيمن لا يقيم صلبه في الركوع والسجود **حدثنا** احمد بن منيع نا ابو معاوية عن الاعمش عن عمارة بن عمير عن ابي معمر عن ابي مسعود الانصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجزئ صلوة لا يقيم الرجل فيها يعني صلبه في الركوع وفي السجود قال وفي الباب عن علي بن شيبان وانس وابي هريرة ورفاعة الزرقي **قال** ابو عيسى حديث ابي مسعود حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم يرون ان يقيم الرجل صلبه في الركوع والسجود وقال الشافعي واحمد واسحاق من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود فصلوته فاسدة لحديث النبي صلى الله عليه وسلم لا تجزئ صلوة لا يقيم الرجل فيها صلبه في الركوع والسجود وابو معمر اسمه عبد الله بن سخبرة وابو مسعود الانصاري البدري اسمه عقبة بن عمرو **باب** ما يقول الرجل اذا رفع راسه من الركوع **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود الطيالسي نا عبد العزيز بن عبد الله بن ابي سلمة الماجشون نا عمي عن عبد الرحمن الاعرج عن عبيد الله بن ابي رافع عن علي بن ابي طالب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفع راسه من الركوع قال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد ملء السموات والارض وملء ما بينهما وملء ما شئت من شيء بعد قال وفي الباب عن ابن عمر وابن عباس وابن ابي اوفى وابي جحيفة وابي سعيد **قال** ابو عيسى حديث علي حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وبه يقول الشافعي قال يقول هذا في المكتوبة والتطوع وقال بعض اهل الكوفة يقول هذا في صلوة التطوع ولا يقولها في صلوة المكتوبة **باب** منه اخر

اور رحمت کے کسی ایسی آیت پر نہیں پہونچے مگر ٹھہرے ہوں اور سوال نہ کیا ہو اور عذاب کے کسی آیت پر مگر ٹھہرے ہوں اور پناہ نہ مانگی ہو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے شعبہ سے مثل اسکے **باب** رکوع اور سجود میں قرات پڑھنے کی ممانعت میں **حدیث** کی ہم سے اسحق بن موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے ح اور حدیث کی ہم سے قتیبہ نے مالک سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابراہیم بن عبداللہ بن حنین سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے علی بن ابی طالب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پہننا قسی اور معصفر اور سونے کی انگوٹھی سے اور رکوع میں قرآن کی قرات پڑھنے سے اور اس باب میں ابن عباس سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے علی کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور من بعدہم سے مکروہ جانتے ہیں قرات پڑھنا رکوع اور سجود میں **باب** جو رکوع اور سجود میں اپنی پیٹھ کو کھڑا نہیں کرتا **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے عمارہ بن عمیر سے انہوں نے ابی معمر سے انہوں نے ابی مسعود انصاری سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کافی ہوتی نماز اس شخص کی جو اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجود میں کھڑا نہیں کرتا کہا اس باب میں علی بن شیبان اور انس اور ابی ہریرہ اور رفاعہ زرقی سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی مسعود کی حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور من بعدہم سے ضروری سمجھتے ہیں یہ کہ آدمی رکوع اور سجود میں اپنی پیٹھ کو کھڑا کرے اور کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے جو کوئی رکوع اور سجود میں اپنی پیٹھ کو کھڑا نہیں کرتا پس نماز اسکی فاسد ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ جو کوئی رکوع اور سجدہ میں اپنی پیٹھ کو سیدھا نہیں کرتا پس نماز اسکی نہیں درست ہوتی اور ابو معمر کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے اور ابو مسعود انصاری البدری کا نام عقبہ بن عمرو ہے **باب** آدمی رکوع سے سر اٹھاتے وقت کیا کہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ ماجشون نے کہا حدیث کی ہم سے میرے چچا نے عبدالرحمن اعرج سے انہوں نے عبیداللہ بن ابی رافع سے انہوں نے علی بن ابی طالب سے کہا انہوں نے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اٹھاتے سر کو رکوع سے فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ملء السموات والارض وملء ما بینہما وملء ما شئت من شیء من بعد کہا انہوں نے اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور ابن ابی اوفی اور ابی جحیفہ اور ابی سعید سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے علی کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے بعض اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے اور یہی شافعی کہتا ہے کہ اسے فرضی اور نفل میں کہا جائے اور کہا بعض اہل کوفہ نے نفل کی نماز میں کہے اور فرضی نماز میں نہ کہے **باب** دوسرا اسی قسم سے

حدثنا الانصاری نا معن نا مالک عن سمی عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا ولک الحمد فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم ان یقول الامام سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ویقول من خلف الامام ربنا ولک الحمد وبہ یقول احمد وقال ابن سیرین وغیرہ یقول من خلف الامام سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد مثل ما یقول الامام وبہ یقول الشافعی واسحاق **باب** ما جاء فی وضع الرکبتین قبل الیدین فی السجود **حدثنا** سلمۃ بن شبیب وعبد اللہ بن منیر واحمد بن ابراھیم الدورقی والحسن بن علی الحلوانی وغیر واحد قالوا انا یزید بن ھارون نا شریک عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل بن حجر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد یضع رکبتیہ قبل یدیہ واذا نھض رفع یدیہ قبل رکبتیہ زاد الحسن بن علی فی حدیثہ قال یزید بن ھارون ولم یرو شریک عن عاصم بن کلیب الا ھذا الحدیث قال ھذا حدیث غریب حسن لا نعرف احدا رواہ غیر شریک والعمل علیہ عند اکثر اھل العلم یرون ان یضع الرجل رکبتیہ قبل یدیہ واذا نھض رفع یدیہ قبل رکبتیہ وروی ھمام عن عاصم ھذا مرسلا ولم یذکر فیہ وائل بن حجر **باب** آخر منہ **حدثنا** قتیبۃ نا عبد اللہ بن نافع عن محمد بن عبد اللہ بن الحسن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یعمد احدکم فیبرک فی صلوتہ برک الجمل **قال** ابو عیسی حدیث ابی ھریرۃ حدیث غریب لا نعرفہ من حدیث ابی الزناد الا من ھذا الوجہ وقد روی ھذا الحدیث عن عبد اللہ بن سعید المقبری عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعبد اللہ بن سعید المقبری ضعفہ یحیی بن سعید القطان وغیرہ **باب** ما جاء فی السجود علی الجبھۃ والانف **حدثنا** بندار نا ابو عامر نا فلیح بن سلیمان قال حدثنی عباس بن سھل عن ابی حمید الساعدی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سجد امکن انفہ وجبھتہ الارض ونحی یدیہ عن جنبیہ ووضع کفیہ حذو منکبیہ قال وفی الباب عن ابن عباس ووائل بن حجر وابی سعید **قال** ابو عیسی حدیث ابی حمید حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند اھل العلم ان یسجد الرجل علی جبھتہ وانفہ فان سجد علی جبھتہ دون انفہ فقال قوم من اھل العلم یجزیہ وقال غیرھم لا یجزیہ حتی یسجد علی الجبھۃ والانف

حدیث کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے انہوں نے سمی سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے پس تم ربنا ولک الحمد کہو پس جس شخص کا قول فرشتوں کے قول سے موافق ہوا اسکے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے بعض اہل علم کے نزدیک اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور من بعدہم سے کہ امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے جو شخص کہ پیچھے امام کے ہو ربنا ولک الحمد کہے اور یہی احمد کہتا ہے۔ کہا ابن سیرین وغیرہ نے کہے وہ شخص جو پیچھے امام کے ہو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد مثل اسکے کہ امام کہتا ہے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے شافعی اور اسحاق **حدیث** کی ہم سے سلمہ بن شبیب اور عبداللہ بن منیر اور احمد بن ابراہیم دورقی اور حسن بن علی حلوانی وغیر نے کہا انہوں نے حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے عاصم بن کلیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے وائل بن حجر سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جب سجدہ کرتے رکھتے گھٹنوں کو پہلے ہاتھوں کے اور جب اٹھتے اٹھاتے ہاتھوں کو پہلے گھٹنوں کے اور کہا حسن بن علی نے اپنی حدیث میں کہا یزید بن ہارون نے نہیں روایت کی شریک نے عاصم بن کلیب سے مگر یہی حدیث اور کہا انہوں نے یہ حدیث غریب حسن ہے نہیں پہچانتے ہم کسیکو جو روایت کیا ہو اسکو سوا شریک کے اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ رکھے آدمی گھٹنوں اپنے کو پہلے ہاتھوں کے اور جب اٹھے اٹھائے ہاتھوں اپنے کو پہلے گھٹنوں کے اور اسکو ہمام نے عاصم سے مرسل روایت کیا ہے اور اسمیں وائل بن حجر کا ذکر نہیں کیا **باب** دوسرا اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن نافع نے محمد بن عبداللہ بن حسن سے انہوں نے ابی الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا قصد کرتا ہے کوئی تمہارا کہ بیٹھے نماز اپنی میں مثل بیٹھنے اونٹ کے کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو ابی الزناد کی حدیث سے مگر اسی وجہ سے اور روایت کیا ہے یہ حدیث عبداللہ بن سعید مقبری نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبداللہ بن سعید مقبری کو ضعیف کیا ہے یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے **باب** ناک اور پیشانی پر سجدہ کرنیکے بیان میں حدیث کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے کہا حدیث کی ہمسے فلیح بن سلیمان نے کہا حدیث کی مجھسے عباس بن سہل نے ابی حمید ساعدی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے تو ناک اور پیشانی اپنی کو زمین پر زور سے رکھتے اور ہاتھوں اپنے کو پہلوؤں سے دور رکھتے اور ہتھیلیوں اپنی کو مقابلے کاندھوں کے اور اس باب میں ابن عباس اور وائل بن حجر اور ابی سعید سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابو حمید کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ سجدہ کرے آدمی اپنی پیشانی اور ناک پر پس اگر سجدہ کرے کوئی اپنی پیشانی پر سوا ناک کے تو کافی ہے بعض اہل علم کے نزدیک اور بعض کہتے ہیں کہ جائز نہیں جب تک ناک اور پیشانی پر سجدہ نہ کرے

باب ما جاء این یضع الرجل وجهه اذا سجد **حدثنا** قتیبة نا حفص بن غیاث عن الحجاج عن ابی اسحاق قال قلت للبراء بن عازب این کان النبی صلی اللہ علیه وسلم یضع وجهه اذا سجد فقال بین کفیه وفی الباب عن وائل بن حجر وابی حمید حدیث البراء حدیث حسن غریب وهو الذی اختاره بعض اهل العلم ان یکون یداه قریبا من اذنیه **باب** ما جاء فی السجود علی سبعة اعضاء **حدثنا** قتیبة نا بکر بن مضر عن ابن الهاد عن محمد بن ابراهیم عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن العباس بن عبد المطلب انه سمع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول اذا سجد العبد سجد معه سبعة آراب وجهه وکفاه ورکبتاه وقدماه قال وفی الباب عن ابن عباس وابی هریرة وجابر وابی سعید **قال** ابو عیسی حدیث العباس حدیث حسن صحیح وعلیه العمل عند اهل العلم **حدثنا** قتیبة نا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن طاؤس عن ابن عباس قال امر النبی صلی اللہ علیه وسلم ان یسجد علی سبعة اعضاء ولا یکف شعره ولا ثیابه **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی التجافی فی السجود **حدثنا** ابو کریب نا ابو خالد الاحمر عن داود بن قیس عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن اقرم الخزاعی عن ابیه قال کنت مع ابی بالقاع من نمرة فمرت رکبة فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قائم یصلی قال فکنت انظر الی عفرتی ابطیه اذا سجد ای بیاضه قال وفی الباب عن ابن عباس وابن بحینة وجابر واحمر بن جزء ومیمونة وابی حمید وابی اسید وابی مسعود وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة والبراء بن عازب وعدی بن عمیرة وعائشة **قال** ابو عیسی حدیث عبد اللہ بن اقرم حدیث حسن لا نعرفه الا من حدیث داود بن قیس ولا نعرف لعبد اللہ بن اقرم عن النبی صلی اللہ علیه وسلم غیر هذا الحدیث والعمل علیه عند اهل العلم واحمر بن جزء هذا رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم له حدیث واحد وعبد اللہ بن ارقم الزهری کاتب ابی بکر الصدیق وعبد اللہ بن اقرم الخزاعی انما یعرف له هذا الحدیث عن النبی صلی اللہ علیه وسلم **باب** ما جاء فی الاعتدال فی السجود **حدثنا** هناد نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال اذا سجد احدکم فلیعتدل ولا یفترش ذراعیه افتراش الکلب

باب اس بیان میں کہ آدمی سجدہ کے وقت منہ کو کہاں رکھے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے حجاج سے انہوں نے ابی اسحق سے کہا انہوں نے کہا میں نے براء بن عازب کو کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے تو اپنے منہ کو کہاں رکھتے تھے کہا انہوں نے درمیان ہاتھوں اپنے کے۔ اور اس باب میں وائل بن حجر اور ابی حمید سے روایت ہے اور حدیث براء کی حسن غریب ہے اور یہی بعض اہل علم نے پسند کیا ہے کہ ہوں ہاتھ اسکے قریب کانوں اپنے کے **باب** سات اعضا پر سجدہ کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن مضر نے ابن ہادی سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عامر بن سعید بن ابی وقاص سے انہوں نے عباس بن عبد المطلب سے کہ سنا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جب آدمی سجدہ کرتا ہے تو اسکے ساتھ سات اعضا سجدہ کرتے ہیں منہ اسکا اور دونوں ہاتھ اسکے اور دونوں گھٹنے اسکے اور دونوں قدم اسکے کہا اور اس باب میں ابن عباس اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابی سعید سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے **حدیث** کی ہمسے حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے کہا انہوں نے حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ سجدہ کیا جاوے سات اعضا پر اور کوئی شخص اپنے بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** سجدہ میں سٹ کر دور رکھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو خالد احمر نے انہوں نے داؤد بن قیس سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن اقرم خزاعی سے انہوں نے باپ اپنے سے کہا انہوں نے میں جنگل میں باپ کے ساتھ تھا تو ہم میں چند سوار گذرے پس دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے۔ کہا انہوں نے پس دیکھا میں نے سفیدی آنحضرت کی جب سجدہ کرتے اور دیکھی میں نے سفیدی انکی کہا انہوں نے اس باب میں ابن عباس اور ابن بحینہ اور جابر اور احمر بن جزء اور میمونہ اور ابی حمید اور ابی اسید اور ابی مسعود اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور براء بن عازب اور عدی بن عمیرہ اور عائشہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے عبد اللہ بن اقرم کی حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر داؤد بن قیس کی حدیث سے اور اس حدیث کے سوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عبد اللہ بن اقرم کی حدیث کوئی نہیں پہچانی گئی اور اہل علم کا عمل اسی پر ہے۔ اور احمر بن جزء اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور اسکی ایک ہی حدیث ہے اور عبد اللہ بن ارقم زہری کاتب ابو بکر صدیق کا ہے اور عبد اللہ بن اقرم خزاعی پہچانتے ہیں ہم واسطے اسکے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** سجود میں اعتدال کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے ابی سفیان سے انہوں نے جابر سے یہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی شخص سجدہ کرے پس چاہیے کہ اعتدال کرے اور نہ بچھا دے اپنے ہاتھ مثل بچھانے کتے کے

قال وفی الباب عن عبد الرحمن بن شبل والبراء وانس وابی حمید وعائشة **قال** ابو عیسی حدیث جابر حدیث حسن صحیح والعمل علیه عند
اهل العلم یختارون الاعتدال فی السجود ویکرهون الافتراش السبع **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد نا شعبة عن قتادة قال
سمعت انسا یقول ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اعتدلوا فی السجود ولا یبسطن احدکم ذراعیه فی الصلوٰة بسط الکلب **قال** ابو عیسی
هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی وضع الیدین ونصب القدمین فی السجود **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا المعلی بن اسد
نا وهیب عن محمد بن عجلان عن محمد بن ابراهیم عن عامر بن سعد عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم امر بوضع الیدین ونصب القدمین قال
عبد الله وقال المعلی نا حماد بن مسعدة عن محمد بن عجلان عن محمد بن ابراهیم عن عامر بن سعد ان النبی صلی الله علیه وسلم امر بوضع الیدین
فذکر نحوه ولم یذکر فیه عن ابیه **قال** ابو عیسی وروی یحیی بن سعید القطان وغیر واحد عن محمد بن عجلان عن محمد بن ابراهیم عن عامر بن سعد ان
النبی صلی الله علیه وسلم امر بوضع الیدین ونصب القدمین مرسل وهذا اصح من حدیث وهیب وهو الذی اجمع علیه اهل العلم واختاروه
باب ما جاء فی اقامة الصلب اذا رفع راسه من السجود والرکوع **حدثنا** احمد بن محمد بن موسی نا ابن المبارک نا شعبة عن الحکم عن
عبد الرحمن بن ابی لیلی عن البراء بن عازب قال کانت صلوٰة رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رکع واذا رفع راسه من الرکوع واذا سجد واذا رفع
راسه من السجود قریبا من السواء قال وفی الباب عن انس ثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن الحکم نحوه **قال** ابو عیسی حدیث البراء
حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی کراهیة ان یبادر الامام فی الرکوع والسجود **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفیان عن
ابی اسحاق عن عبد الله بن یزید قال ثنا البراء وهو غیر کذوب قال کنا اذا صلینا خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم فرفع راسه من الرکوع
لم یحن رجل منا ظهره حتی یسجد رسول الله صلی الله علیه وسلم فنسجد قال وفی الباب عن انس ومعاویة وابن مسعدة صاحب الجیوش وابی هریرة

کہا اور اس باب میں عبد الرحمن بن شبل اور براء اور انس اور ابی حمید اور عائشہ سے روایت ہے کہا ابو عیسی نے جابر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اہل علم کا
عمل اسی پر ہے سجود میں اعتدال کو پسند رکھتے ہیں اور مکروہ جانتے ہیں افتراش کو مثل افتراش کتے کے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے
کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے قتادہ سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے انس کو کہتا تھا یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے سجدہ میں اعتدال کو لازم کرو اور کوئی شخص اپنے بازوں کو مت بچھائے مثل بچھانے کتے کے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب**
سجود میں ہاتھوں کے رکھنے اور قدموں کے کھڑا کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہم سے معلی
بن اسد نے کہا حدیث کی ہم سے وہیب نے محمد بن عجلان سے اُنہوں نے محمد ابن ابراہیم سے اُنہوں نے عامر بن سعد سے اُنہوں نے باپ اپنے سے یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے حکم کیا ہاتھوں کے رکھنے اور قدموں کے کھڑا کرنے کا کہا عبد اللہ نے اور کہا معلی نے کہا اُنہوں نے حدیث کی ہم سے حماد بن مسعدہ نے اُنہوں نے
محمد بن عجلان سے اُنہوں نے محمد بن ابراہیم سے اُنہوں نے عامر بن سعد سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ رکھنے ہاتھوں کے اور مثل اُسکے
ذکر کیا اور نہ اُنہوں نے اپنے باپ سے ذکر نہیں کیا کہا ابو عیسی نے اور روایت کیا ہے یحیی بن سعید قطان اور کئی ایک نے محمد بن عجلان سے اُنہوں نے محمد بن ابراہیم
سے اُنہوں نے عامر بن سعد سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا قدموں کے کھڑا کرنے اور ہاتھوں کے رکھنے میں اور یہ حدیث مرسل ہے اور یہ حدیث
وہیب کی حدیث سے صحیح ہے اور یہ ایسی حدیث ہے کہ جس پر اہل علم کا اجماع ہے اور اسکو پسند کیا ہے **باب** بیچ کھڑا کرنے پیٹھ کے جب اُٹھائے سر رکوع
اور سجود سے **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد بن موسی نے کہا حدیث کی ہم سے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے حکم سے اُنہوں نے عبد الرحمن
بن ابی لیلی سے اُنہوں نے براء بن عازب سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ایسی تھی کہ جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر کو اُٹھاتے
اور جب سجدہ کرتے اور سجدہ سے سر کو اُٹھاتے تقریباً سب برابر ہوتے۔ کہا اُنہوں نے اور اس باب میں روایت ہے انس سے کہا اُنہوں نے حدیث کی ہم سے
محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے حکم سے مثل اسکے کہا ابو عیسی نے براء کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** بیچ
کراہیت اسکے کہ جلدی کی جاوے امام سے رکوع اور سجود میں **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث
کی ہم سے سفیان نے ابی اسحاق سے اُنہوں نے عبد اللہ بن یزید سے کہا اُنہوں نے حدیث کی ہم سے براء نے اور وہ کاذب نہیں ہیں کہا اُنہوں نے کہ جب ہم رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے پس جب آنحضرت اُٹھاتے سر رکوع سے تو کوئی مرد ہم سے پیٹھ اپنی کو ٹیڑھا نہ کرتا تا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سجدہ نہ کرتے پھر ہم سجدہ کرتے کہا اُنہوں نے اور اس باب میں انس اور معاویہ اور ابن مسعدہ صاحب الجیوش اور ابو ہریرہ سے روایت ہے

قال ابو عیسی حدیث البراء حدیث حسن صحیح وبه یقول اهل العلم ان من خلف الامام انما یتبعون الامام مما یصنع ولا یرکعون الا بعد رکوعه ولا یرفعون الا بعد رفعه ولا نعلم بینهم فی ذلک اختلافا **باب** ما جاء فی کراهیة الاقعاء بین السجدتین **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا عبید الله بن موسی نا اسرائیل عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی احب لک ما احب لنفسی واکره لک ما اکره لنفسی لا تقع بین السجدتین **قال** ابو عیسی هذا حدیث لا نعرفه من حدیث علی الا من حدیث ابی اسحاق عن الحارث عن علی وقد ضعف بعض اهل العلم الحارث الاعور والعمل علی هذا الحدیث عند اکثر اهل العلم یکرهون الاقعاء وفی الباب عن عائشة وانس وابی هریرة **باب** فی الرخصة فی الاقعاء **حدثنا** یحیی بن موسی نا عبد الرزاق نا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انه سمع طاؤسا یقول قلنا لابن عباس فی الاقعاء علی القدمین قال هی السنة فقلنا انا لنراه جفاء بالرجل قال بل هی سنة نبیکم **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا الحدیث من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم لا یرون بالاقعاء باسا وهو قول بعض اهل مکة من اهل الفقه والعلم واکثر اهل العلم یکرهون الاقعاء بین السجدتین **باب** ما یقول بین السجدتین **حدثنا** سلمة بن شبیب نا زید بن حباب عن کامل ابی العلاء عن حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقول بین السجدتین اللهم اغفر لی وارحمنی واجبرنی واهدنی وارزقنی **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا یزید بن هارون عن زید بن حباب عن کامل ابی العلاء نحوه **قال** ابو عیسی هذا حدیث غریب وهکذا روی عن علی وبه یقول الشافعی واحمد واسحاق یرون هذا جائزا فی المکتوبة والتطوع وروی بعضهم هذا الحدیث عن کامل ابی العلاء مرسلا **باب** ما جاء فی الاعتماد فی السجود **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابن عجلان عن سمی عن ابی صالح عن ابی هریرة قال

کہا ابو عیسیٰ نے براء کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اہل علم یہی کہتے ہیں کہ جو کوئی امام کے پیچھے ہو پس اطاعت کرے امام کی بیچ اسکے کہ وہ کرتا ہے اور رکوع نہ کرے مگر اسکے رکوع کے پیچھے اور سر نہ اٹھاوے مگر اسکے اُٹھنے کے پیچھے اور ہم کسی کا اختلاف انہیں نہیں دیکھتے **باب** سجدہ میں اقعاء کے مکروہ ہونے کے بیان میں حدیث کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمان نے کہا حدیث کی ہمسے عبیداللہ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے ابی اسحاق سے اُنہوں نے حارث سے اُنہوں نے علیؓ سے کہا اُنہوں نے فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی دوست رکھتا ہوں تیرے لیے وہ چیز جو اپنے نفس کے لیے دوست رکھتا ہوں اور بُرا سمجھتا ہوں تیرے لیے اُس چیز کو جو اپنے نفس کے لیے بُرا سمجھتا ہوں سجدوں میں اقعاء نہ کر کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم علی کی حدیث سے مگر ابی اسحاق کی حدیث سے اُنہوں نے حارث سے اُنہوں نے علی سے اور بعض اہل علم نے حارث اعور کو ضعیف کیا ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی حدیث پر ہے کہ اقعاء کو مکروہ جانتے ہیں اور اس باب میں عائشہ اور انس اور ابوہریرہ سے روایت ہے **باب** اقعاء کی رخصت کے بیان میں حدیث کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے ابن جریج نے کہا خبر دی مجھے ابو الزبیر نے یہ کہ سنا اُنہوں نے طاؤس سے جو کہتا تھا کہ کہا ہمنے ابن عباس کو بیچ اقعاء کے اوپر قدموں کے کہا اُنہوں نے یہ سنت ہے پس کہا ہمنے دیکھتے ہیں ہم اس سے تکلیف آدمیوں پر کہا اُنہوں نے بلکہ یہ سنت نبوی ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے اس حدیث کی طرف گئے ہیں کہ وہ اقعاء میں کچھ خطرہ نہیں جانتے اور یہی قول ہے اہل فقہ اور علم کا مکہ شریف سے اور اکثر اہل علم سجدوں میں اقعاء کو مکروہ سمجھتے ہیں **باب** درمیان دونوں سجدوں کے کیا کہے حدیث کی ہمسے سلمہ بن شبیب نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کامل ابو العلاء سے اُنہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دونوں سجدوں کے کہتے تھے اللھم اغفرلی وارحمنی واجبرنی واھدنی وارزقنی حدیث کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے زید بن حباب سے اُنہوں نے کامل ابی علاء سے مثل اُسکے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسی طرح روایت کی گئی ہے علی سے اور شافعی اور احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں وہ اسکو فرضی اور نفلی نمازوں میں جائز رکھتے ہیں اور روایت کیا ہے بعض نے ان میں سے اس حدیث کو کامل ابی العلاء سے مرسل **باب** سجدہ میں ٹیکہ لگانے کے بیان میں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن عجلان سے اُنہوں نے سمی سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے

شکا اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مشقة السجود علیہم اذا انفرجوا فقال استعینوا بالرکب **قال** ابو عیسی هذا حدیث لا نعرفه من حدیث ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا من هذا الوجه من حدیث اللیث عن ابن عجلان وقد روی هذا الحدیث سفیان بن عیینة وغیر واحد عن سمی عن النعمان بن ابی عیاش عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو هذا وکان روایة هؤلاء اصح من روایة اللیث **باب** کیف النهوض من السجود **حدثنا** علی بن حجر نا هشیم عن خالد الحذاء عن ابی قلابة عن مالک بن الحویرث اللیثی انه رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فکان اذا کان فی وتر من صلوته لم ینهض حتی یستوی جالسا **قال** ابو عیسی حدیث مالک بن الحویرث حدیث حسن صحیح والعمل علیه عند بعض اهل العلم وبه یقول اصحابنا **باب** ایضا **حدثنا** یحیی بن موسی نا ابو معاویة نا خالد بن ایاس ویقال خالد بن الیاس عن صالح مولی التوأمة عن ابی هریرة قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینهض فی الصلوة علی صدور قدمیه **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرة علیه العمل عند اهل العلم یختارون ان ینهض الرجل فی الصلوة علی صدور قدمیه وخالد بن ایاس ضعیف عند اهل الحدیث ویقال خالد بن الیاس وصالح مولی التوأمة هو صالح بن ابی صالح وابو صالح اسمه نبهان مدنی **باب** ما جاء فی التشهد **حدثنا** یعقوب بن ابراهیم الدورقی نا عبید اللہ الاشجعی عن سفیان الثوری عن ابی اسحاق عن الاسود بن یزید عن عبد اللہ بن مسعود قال علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قعدنا فی الرکعتین ان نقول التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایها النبی ورحمة اللہ وبرکاته السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشهد ان لا اله الا اللہ واشهد

کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکوہ کیا جو سجدہ کرنے کے وقت اُنکو تکلیف ہوتی ہے جب کشادہ کرتے ہیں فرمایا آپ نے مدد لو تم گھٹنے سے کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو ابی صالح کی حدیث سے ہم نہیں پہچانتے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی وجہ سے یعنے حدیث لیث سے جو راوی ہیں ابن عجلان سے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو سفیان بن عیینہ اور کئی ایک نے سمی سے اُسنے نعمان بن ابی عیاش سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور بیشک انکی روایت لیث کی روایت سے بہت صحیح ہے **باب** سجدہ سے کس طرح کھڑا ہوئے حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے خالد الحذاء سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے مالک بن حویرث لیثی سے یہ کہ اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا پس جب آنحضرت اپنی نماز سے طاق رکعت (یعنی پہلی یا تیسری) میں ہوتے تو نہ کھڑے ہوتے تاکہ برابر بیٹھ لیتے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث مالک بن حویرث کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے اور ساتھ اسی کے کہتے ہیں ہمارے اصحاب **باب** دوسرا اسی قسم سے حدیث کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن ایاس نے اور اسکو خالد بن الیاس بھی کہا جاتا تھا صالح سے جو توأمہ کا غلام ہے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اپنے پاؤں کے تلوؤں پر کھڑے ہوتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے ابی ہریرہ کی اس حدیث پر اہل علم کے نزدیک عمل ہے کہ پسند کرتے ہیں کہ آدمی نماز میں پاؤں کے تلوؤں پر کھڑا ہو اور خالد بن ایاس محدثین کے نزدیک ضعیف ہے اور اسکو خالد بن الیاس بھی کہا جاتا ہے اور صالح جو توأمہ کا غلام ہے وہ صالح بن ابی صالح ہے اور ابو صالح کا نام نبہان ہے جو مدنی ہے **باب** تشہد کے بیان میں حدیث کی ہمسے یعقوب بن ابراہیم دورقی نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ اشجعی نے سفیان ثوری سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے اسود بن یزید سے اُسنے عبداللہ بن مسعود سے کہا اُسنے سکھلایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ ہم دو رکعتوں میں بیٹھیں یہ کہیں التحیات للہ الخ یعنے سب زبان کی عبادتیں اور بدن کی عبادتیں اور مال کی عبادتیں صرف خدا ہی کے واسطے ہیں سلام ہو تجپر اے پیغمبر اور خدا کی رحمت اور برکت۔ سلام ہو ہمپر اور خدائے تعالے کے نیک بندوں پر گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ سوائے خدائے تعالے کے کوئی لائق پرستش کے نہیں اور

گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ

لہ صاحب زاد المعاد نے اسکو ترجیح دی ہے کہ پہلی اور تیسری رکعت میں بیٹھکر اُٹھنا چاہیے یعنے جلسۂ استراحت نہ کرنا چاہیے کیونکہ اکثر صحابہ کے حال سے یہی معلوم ہوتا ہے اور مالک بن حویرث کی روایت میں جو اس جلسہ کا بیان ہے وہ حالت بڑھاپے پر محمول ہے اور تحقیق اس مسئلہ کی فیض الباری ترجمہ صحیح بخاری میں مبسوط سے موجود ہے

ان محمدا عبده ورسوله قال وفي الباب عن ابن عمر وجابر وابي موسى وعائشة **قال** ابو عيسى حديث ابن مسعود قد روي عنه من غير وجه وهو اصح حديث عن النبي صلى الله عليه وسلم في التشهد والعمل عليه عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم من التابعين وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك واحمد واسحاق **باب** منه ايضا **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابي الزبير عن سعيد بن جبير وطاوس عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا التشهد كما يعلمنا القرآن فكان يقول التحيات المباركات الصلوات الطيبات لله سلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته سلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح غريب وقد روى عبد الرحمن بن حميد الرواسي هذا الحديث عن ابي الزبير نحو حديث الليث بن سعد وروى ايمن بن نابل المكي هذا الحديث عن ابي الزبير عن جابر وهو غير محفوظ وذهب الشافعي الى حديث ابن عباس في التشهد **باب** ما جاء انه يخفي التشهد **حدثنا** ابو سعيد الاشج نا يونس بن بكير عن محمد بن اسحاق عن عبد الرحمن بن الاسود عن ابيه عن ابن مسعود قال من السنة ان يخفي التشهد **قال** ابو عيسى حديث ابن مسعود حديث حسن غريب والعمل عليه عند اهل العلم

باب كيف الجلوس في التشهد **حدثنا** ابو كريب نا عبد الله بن ادريس عن عاصم بن كليب عن ابيه عن وائل بن حجر قال قدمت المدينة قلت لانظرن الى صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما جلس يعني للتشهد افترش رجله اليسرى ووضع يده اليسرى يعني على فخذه اليسرى ونصب رجله اليمنى

محمد بندہ خدا کا ہی اور رسول اسکا کہا ترمذی نے اور اس باب میں روایت ہی ابن عمر اور جابر اور ابی موسی اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسی نے **حدیث** ابن مسعود کی اس سے کئی وجہ سے مروی ہی اور یہ تمام حدیثوں سے صحیح ہی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد میں مروی ہیں اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک صحابہ اور بعد انکے تابعین سے اسی پر ہی اور یہ قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا **باب** دوسرا اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی الزبیر سے اُنہوں نے سعید بن جبیر اور طاؤس سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو تشہد سکھاتے تھے جیسا کہ ہمکو قرآن سکھلاتے تھے پس آپ یہ کہا کرتے تھے التحیات المبارکات یعنے سب تحفے برکتوں والے عبادتیں پاکیزہ واسطے اللہ کے ہیں سلام ہو تجھپر اے پیغمبر اور رحمت اللہ کی اور برکت اسکی سلام ہو ہمپر اور اللہ کے نیک بندوں پر گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی لائق پرستش کے سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ محمد رسول اللہ کا ہی کہا ابو عیسی نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح غریب ہی اور عبد الرحمان بن حمید نے اسی طرح یہ حدیث ابی الزبیر سے مثل حدیث لیث بن سعد کے روایت کی ہی اور ایمن بن نابل مکی نے بھی یہ حدیث ابی الزبیر سے اُنہوں نے جابر سے روایت کی ہی اور یہ محفوظ نہیں ہی اور امام شافعی تشہد میں حدیث ابن عباس کی طرف گئے ہیں **باب** اس باب میں کہ تشہد آہستہ پڑھا جاوے **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحق سے اُنہوں نے عبد الرحمان بن اسود سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابن مسعود سے کہا اُنہوں نے سنت یہ ہی کہ تشہد آہستہ پڑھا جاوے کہا ابو عیسی نے حدیث ابن مسعود کی حسن غریب ہی اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے

باب تشہد میں کیونکر بیٹھنا چاہیے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ادریس نے عاصم بن کلیب سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے وائل بن حجر سے کہا اُنہوں نے میں مدینہ میں آیا میری مرضی یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں پس جب آپ تشہد کے لیے بیٹھے تو آپ نے اپنا بائیں پاؤں کو بچھایا اور بائیں ہاتھ کو بائیں جوڑ پر رکھا اور داہنے پاؤں کو کھڑا کیا

---

[1] زبان کی عبادتیں تعریف الٰہی اور ذکر ہی اور بدن کی عبادتیں نماز حج روزہ وغیرہ اور مال کی عبادتیں زکوۃ اور صدقہ وغیرہ اور چونکہ تمام بادشاہوں کے لیے کوئی نہ کوئی تحفہ مقرر ہوتا ہی اسواسطے آپ نے فرمایا تمام تحفوں کے لائق وہی جناب باری ہی اسواسطے لفظ التحیات کا جمع سے تعبیر کیا گیا مشہور ہی کہ معراج کی رات میں جناب باری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ میرے واسطے کونسا تحفہ تم لائے ہو آپ نے جواب دیا التحیات للہ الخ پھر پروردگار نے بطور انعام فرمایا السلام علیک ایہا النبی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انعام میں تمام لوگوں کو شامل کر کے فرمایا السلام علینا الخ پھر جب فرشتوں نے یہ کلام سنا تو کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ

قصہ باعث شہرت اور عدم اصل کے تعویل سے نہیں لکھا گیا اور مولانا و بالفضل اولانا مولوی نذیر حسین صاحب محدث دہلوی نے فرمایا ہی کہ لفظ الطیبات پر یا تو وقف کرنا چاہیے یا اگلے فقرہ کو السلام سے ملا کر پڑھنا چاہیے ان دو وجہوں سے تیسری وجہ جو عوام میں مشہور ہی کہ آدھا فقرہ پڑھنا اور پھر السلام کو علیحدہ پڑھنا محدثین سے منقول نہیں ہی تشہد مختلف الفاظ سے آنحضرت سے مروی ہیں لیکن سب سے صحیح یہی تشہد ہی اسی کو امام ابو حنیفہ اور جمہور علما نے اختیار کیا ہے

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح والعمل علیه عند اکثر اهل العلم وهو قول سفیان الثوری وابن المبارک واهل الکوفة **باب** منه ایضا **حدثنا** بندار نا ابو عامر العقدی نا فلیح بن سلیمان المدنی نا عباس بن سهل الساعدی قال اجتمع ابو حمید وابو اسید وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة فذکروا صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ابو حمید انا اعلمکم بصلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم جلس یعنی للتشهد فافترش رجله الیسری واقبل بصدر الیمنی علی قبلته ووضع کفه الیمنی علی رکبته الیمنی وکفه الیسری علی رکبته الیسری واشار باصبعه یعنی السبابة **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح وبه یقول بعض اهل العلم وهو قول الشافعی واحمد واسحاق قالوا یقعد فی التشهد الاخر علی ورکه واحتجوا بحدیث ابی حمید وقالوا یقعد فی التشهد الاول علی رجله الیسری وینصب الیمنی **باب** ما جاء فی الاشارة **حدثنا** محمود بن غیلان ویحیی بن موسی قالا نا عبد الرزاق عن معمر عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا جلس فی الصلوة وضع یده الیمنی علی رکبته ورفع اصبعه التی تلی الابهام یدعو بها ویده الیسری علی رکبته باسطها علیه قال وفی الباب عن عبد الله بن الزبیر ونمیر الخزاعی وابی هریرة وابی حمید ووائل بن حجر **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عمر حدیث حسن غریب لا نعرفه من حدیث عبید الله بن عمر الا من هذا الوجه والعمل علیه عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین یختارون الاشارة فی التشهد وهو قول اصحابنا **باب** ما جاء فی التسلیم فی الصلوة **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفیان عن ابی اسحاق عن ابی الاحوص عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یسلم عن یمینه وعن یساره السلام علیکم ورحمة الله

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا۔ **باب** اور اسی قسم سے۔ حدیث کی ہم سے بُندار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہم سے فلیح بن سلیمان مدنی نے۔ کہا حدیث کی ہم سے عباس بن سہل ساعدی نے کہا اکٹھے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ جمع ہوئے اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا سو کہا ابو حمید نے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال تم سے زیادہ جانتا ہوں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے لیے بیٹھے اور اپنے بائیں پاؤں کو بچھایا اور داہنے پاؤں کو قبلہ کی طرف متوجہ کیا اور داہنے ہاتھ کو داہنے زانو پر رکھا اور بائیں ہاتھ کو بائیں زانو پر اور اپنی انگلی یعنے سبابہ سے اشارہ کیا کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتے ہیں بعض اہل علم۔ اور یہی قول ہے امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ انھوں نے آخر تشہد میں چوتڑوں پر بیٹھے۔ اور انھوں نے ساتھ حدیث ابو حمید کے حجت پکڑی ہے اور کہا انھوں نے تشہد اول میں بائیں پاؤں پر بیٹھے اور داہنے کو کھڑا کرے **باب** اشارہ کے بیان میں حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان اور یحییٰ بن موسیٰ نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے معمر سے انھوں نے عبید اللہ بن عمر سے انھوں نے نافع سے انھوں نے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بیٹھتے تو داہنے ہاتھ کو زانو پر رکھتے اور اس انگلی کو جو انگوٹھے کے متصل ہے اُٹھا کر اس سے اشارہ کرتے اور بایاں ہاتھ پھیلا زانو پر بچھایا ہوا ہوتا۔ کہا ترمذی نے اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن زبیر اور نمیر خزاعی اور ابی ہریرہ اور ابی حمید اور وائل بن حجر سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن غریب ہے ہم اس روایت کو سوائے روایت عبید اللہ بن عمر کے اور کسی وجہ سے نہیں پہچانتے۔ اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک صحابہ اور تابعین سے اسی پر ہے یہ لوگ تشہد میں اشارے کو اختیار کرتے ہیں اور یہ قول ہے ہمارے اصحاب کا **باب** نماز سے سلام پھیرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے بندار نے۔ کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابی اسحاق سے انھوں نے ابی الاحوص سے انھوں نے عبد اللہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داہنے اور بائیں طرف اس کلمہ سے سلام پھیرتے تھے

السلام علیکم ورحمة اللہ

ف طریق اشارے کا یہ ہے کہ خنصر اور بنصر کو اکٹھا کرے اور وسطی اور ابہام سے حلقہ کرے اور سبابہ سے اشارہ کرے اور یہی کلام امام محمد رحمہ اللہ نے موطا میں اختیار کیا ہے اور کہا ہے یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا اور تمام محدثین رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے اور یہی صحیح اور مختار ہے اختیار کیا ہے ۱۲

السلام عليكم ورحمة الله وفي الباب عن سعد بن ابي وقاص وابن عمر وجابر بن سمرة والبراء وعمار ووائل بن حجر وعدي بن عميرة وجابر بن عبد الله **قال** ابو عيسى حديث ابن مسعود حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك واحمد واسحاق **باب** منه ايضا **حدثنا** محمد بن يحيى النيسابوري نا عمرو بن ابي سلمة عن زهير بن محمد عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسلم في الصلوة تسليمة واحدة تلقاء وجهه ثم يميل الى الشق الايمن شيئا قال وفي الباب عن سهل بن سعد **قال** ابو عيسى وحديث عائشة لا نعرفه مرفوعا الا من هذا الوجه قال محمد بن اسمعيل زهير بن محمد اهل الشام يروون عنه مناكير ورواية اهل العراق اشبه قال محمد وقال احمد بن حنبل كأن زهير بن محمد الذي كان وقع عندهم ليس هو هذا الذي يروى منه بالعراق كانه رجل آخر قلبوا اسمه وقد قال به بعض اهل العلم في التسليم في الصلوة واصح الروايات عن النبي صلى الله عليه وسلم تسليمتان وعليه اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم ورأى قوم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وغيرهم تسليمة واحدة في المكتوبة قال الشافعي ان شاء سلم تسليمة واحدة وان شاء سلم تسليمتين **باب** ما جاء ان حذف السلام سنة **حدثنا** علي بن حجر نا عبد الله بن المبارك والهقل بن زياد عن الاوزاعي عن قرة بن عبد الرحمن عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال حذف السلام سنة قال علي بن حجر قال ابن المبارك يعني ان لا تمده مدا **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو الذي يستحبه اهل العلم وروي عن ابراهيم النخعي انه قال التكبير جزم والسلام جزم وهقل يقال كان كاتب الاوزاعي **باب** ما يقول اذا سلم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اور اس باب میں روایت ہے سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اور جابر بن سمرہ اور براء اور عمار اور وائل بن حجر اور عدی بن عمیرہ اور جابر بن عبد اللہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور من بعدہم سے اسی پر ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا **باب** دوسرا اسی قسم کا **حدیث** کی ہم سے محمد بن یحییٰ نیشاپوری نے کہا حدیث کی ہم سے عمرو بن ابی سلمہ نے زہیر بن محمد سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ایک طرف ہی سامنے منہ کے سلام پھیرتے۔ پھر تھوڑا سا داہنی کروٹ کی طرف جھک جاتے کہا ترمذی نے اور اس باب میں روایت ہے سہل بن سعد سے **کہا** ابو عیسیٰ نے ہم عائشہ کی روایت کا مرفوع ہونا نہیں پہچانتے۔ مگر اسی وجہ سے کہا محمد بن اسمعیل نے زہیر بن محمد سے اہل شام منکر روایتیں نقل کرتے ہیں اور روایت اہل عراق کی بہتر ہے کہا محمد نے کہ کہا احمد بن حنبل نے گویا زہیر بن محمد جس سے اہل شام روایت کرتے ہیں وہ نہیں جس سے عراق میں روایت کی جاتی ہے گویا یہ اور ہے انہوں نے اسکا نام بدل دیا ہے۔ اور بعض اہل علم نے نماز میں سلام پھیرنا اسی طور سے کہا ہے اور صحیح تر روایتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سلام کی ہیں۔ اور اسی پر اکثر اہل علم ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین اور من بعدہم سے اور ایک قوم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین وغیرہ سے فرضی نمازوں میں ایک طرف سلام پھیرنا ہی جائز رکھا ہے کہا امام شافعی رح نے اگر کوئی چاہے تو ایک سلام پھیرے اور اگر کوئی چاہے تو دو سلام پھیرے **باب** اس بیان میں کہ مختصر سلام پھیرنا سنت ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک اور ہقل بن زیاد نے اوزاعی سے انہوں نے قرہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ رض سے کہا انہوں نے مختصر کرنا سلام کا سنت ہے کہا علی بن حجر نے اور کہا ابن مبارک نے یعنی اسکو لمبا نہ کرے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی کو اہل علم مستحب جانتے ہیں اور ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ کہا انہوں نے تکبیر بھی جزم[1] ہے اور سلام بھی جزم ہے اور کہا گیا ہے کہ ہقل اوزاعی کا کاتب تھا **باب** جب سلام پھیرے تو کیا کہے

---

[1] جزم کے معنے قطع کرنے کے ہیں۔ مراد اس سے یہ ہے کہ تکبیر اور سلام کو لمبا نہ کرنا چاہیے یعنی اسکے آخر میں اعراب کر کے لمبا نہ کرنا چاہیے بلکہ ساکن کرنا چاہیے

حدثنا احمد بن منیع نا ابو معاویة عن عاصم الاحول عن عبد الله بن الحارث عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سلم لا يقعد الا مقدار ما يقول اللهم انت السلام ومنك السلام تباركت ذا الجلال والاكرام **حدثنا** هناد نا مروان بن معاوية وابو معاوية عن عاصم الاحول بهذا الاسناد نحوه وقال تباركت يا ذا الجلال والاكرام وفي الباب عن ثوبان وابن عمر وابن عباس وابي سعيد وابي هريرة والمغيرة بن شعبة **قال** ابو عيسى حديث عائشة حسن صحيح وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يقول بعد التسليم لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو على كل شيء قدير اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد وروي انه كان يقول سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين **حدثنا** احمد بن محمد بن موسى قال اخبرني ابن المبارك نا الاوزاعي نا شداد ابو عمار قال حدثني ابو اسماء الرحبي قال حدثني ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان ينصرف من صلوته استغفر ثلث مرات ثم قال انت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والاكرام قال هذا حديث صحيح وابو عمار اسمه شداد بن عبد الله **باب** ما جاء في الانصراف عن يمينه وعن يساره **حدثنا** قتيبة نا ابو الاحوص عن سماك بن حرب عن قبيصة بن هلب عن ابيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤمنا فينصرف على جانبيه جميعا على يمينه وعلى شماله وفي الباب عن عبد الله بن مسعود وانس وعبد الله بن عمرو وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث هلب حديث حسن والعمل عليه عند اهل العلم

حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے عاصم احول سے اُنہوں نے عبد اللہ بن حارث سے اُنہوں نے عائشہ سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو نہ بیٹھتے مگر مقدار اسکی کہ یہ کہتے اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت ذا الجلال والاکرام **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے مروان بن معاویہ اور ابو معاویہ نے عاصم احول سے ساتھ اسی سند کے مثل اسکے اور کہا اُنہوں نے تبارکت یا ذا الجلال والاکرام۔ کہا ترمذی نے اور اس باب میں روایت ہے ثوبان اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بعد سلام کے یہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ الخ یعنی نہیں کوئی لائق پرستش کے سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہیں واسطے اُسی کے بادشاہی ہے اور واسطے اسی کے حمد ہے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے الٰہی نہیں کوئی منع کرنے والا اُس چیز کو کہ تو دے اور نہیں کوئی دینے والا اُس چیز کو کہ تو منع کرے اور نہیں نفع دیتی صاحب کوشش کو عذاب[1] تیرے سے کوشش اور مروی ہے کہ یہ بھی کہتے تھے سبحان ربک رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد بن موسی نے کہا خبر دی مجھے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے اوزاعی نے کہا حدیث کی ہمسے شداد ابو عمار نے کہا حدیث کی مجھے ابو اسماء رحبی نے کہا حدیث کی مجھے ثوبان یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام نے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہونے کا ارادہ کرتے تو تین مرتبہ استغفار پڑھتے پھر یہ کہتے۔ انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذا الجلال والاکرام کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابو عمار کا نام شداد بن عبد اللہ ہے **باب** داہنی اور بائیں طرف پھرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُنہوں نے قبیصہ بن ہلب سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کراتے تو دونوں طرف یعنی داہنی اور بائیں[2] پھرتے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن مسعود اور انس اور عبد اللہ بن عمر اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ہلب کی حسن ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے

---

[1] یعنے اگر کوئی چاہے کہ میں کوشش کر کے تیرے عذاب سے بچ جاؤں تو بچ نہیں سکتا۔ یا یہ معنے ہوں کہ نہیں نفع دیتی صاحب دولت کو عذاب تیرے سے دولت یعنے کوئی شخص مال سے عذاب تیرے کو ٹال نہیں سکتا۔۔ [2] یعنے دونوں طرف پھرنا جائز ہے مگر اولیٰ یہ ہے کہ داہنی طرف منہ کر کے بیٹھیں۔ کیونکہ آنحضرت ہر ایک کام میں داہنی طرف کو بہت دوست رکھتے تھے۔ ہاں اگر یہ اعتقاد کرے کہ داہنی طرف منہ پھیرنا ضروری ہے تو گناہ ہے جیسا کہ ابن مسعود کا قول اسپر دال ہے لا یجعل احدکم للشیطان شیئا من صلوته یری ان حقا علیه ان لا ینصرف الا عن یمینه ۱۲

انه ينصرف على اي جانبيه شاء ان شاء عن يمينه وان شاء عن يساره وقد صح الامران عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم ويروى عن علي ابن ابي طالب انه قال ان كانت حاجته عن يمينه اخذ عن يمينه وان كانت حاجته
عن يساره اخذ عن يساره **باب** ماجاء في وصف الصلوة **حدثنا** علي بن حجر نا اسمعيل بن جعفر عن يحيى
بن علي بن يحيى بن خلاد بن رافع الزرقي عن جده عن رفاعة بن رافع ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما هو
جالس في المسجد يوما قال رفاعة ونحن معه اذ جاءه رجل كالبدوي فصلى فاخف صلوته ثم انصرف فسلم
على النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم وعليك فارجع فصل فانك لم تصل
فرجع فصلى ثم جاء فسلم عليه فقال وعليك فارجع فصل فانك لم تصل ففعل ذلك مرتين او ثلاثا كل ذلك ياتي
النبي صلى الله عليه وسلم فيسلم على النبي صلى الله عليه وسلم فيقول النبي صلى الله عليه وسلم
وعليك فارجع فصل فانك لم تصل فخاف الناس وكبر عليهم ان يكون من اخف صلوته لم يصل
فقال الرجل في اخر ذلك فارني وعلمني فانما انا بشر اصيب واخطي فقال اجل اذا قمت الى الصلوة فتوضأ
كما امرك الله به ثم تشهد فاقم ايضا فان كان معك قران فاقرأ والا فاحمد الله وكبره وهلله ثم اركع
فاطمئن راكعا ثم اعتدل قائما ثم اسجد فاعتدل ساجدا ثم اجلس فاطمئن جالسا ثم قم فاذا فعلت ذلك
فقد تمت صلوتك وان انتقصت منه شيئا انتقصت من صلوتك قال وكانت هذه اهون عليهم من الاولى انه
من انتقص من ذلك شيئا انتقص من صلوته ولم تذهب كلها قال وفي الباب عن ابي هريرة وعمار بن ياسر
قال ابو عيسى حديث رفاعة بن رافع حديث حسن وقد روي عن رفاعة هذا الحديث من غير وجه

کہ جس طرف کو چاہے پھرے اگر چاہے تو داہنی طرف اور اگر چاہے تو بائیں طرف اور یہ دونوں امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
صحیح ہیں۔ اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہا انہوں نے اگر اسکو داہنی طرف کوئی حاجت ہو تو داہنی طرف کو اختیار کرے
اور اگر اسکو حاجت بائیں طرف کی ہو تو بائیں طرف کو اختیار کرے **باب** نماز کے طریق کے بیان میں **حدیث** کی
بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسماعیل بن جعفر نے یحیی بن علی بن یحیی بن خلاد بن رافع زرقی سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے
رفاعہ بن رافع سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میں کہ ایک دن مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہا رفاعہ نے اور ہم بھی
آپ کے ساتھ تھے ناگاہ آپ کے پاس ایک مرد بدویوں کی طرح آیا سو اسنے نماز پڑھی اور بہت ہلکی پڑھی پھر سلام پھیرا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو سلام دیا پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیک السلام سو تو پلٹ جا اور نماز پڑھ اسواسطے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی پس پلٹ
گیا اور نماز پڑھی اور پھر آیا۔ آپ پر سلام دیا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ وعلیک السلام اور پلٹ جا اور نماز پڑھ اسواسطے کہ تو نے
نماز نہیں پڑھی۔ دو بار یا تین بار اسنے نماز پڑھی۔ ہر بار ہر مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپکو سلام دیتا اور آپ
اسکو فرماتے وعلیک اور پلٹ جا اور نماز پڑھ اسلیے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ پھر لوگوں نے مکروہ سمجھا اور انپر یہ بات گران
گذری کہ جس شخص نے ہلکی نماز پڑھی ہو اور اسکی نماز ہوئی نہ ہو۔ پس اس مرد نے پچھلی مرتبہ کہا پس آپ مجھے سکھلا دیجیے
اور دکھلا دیجیے کیونکہ میں آدمی ہوں۔ کبھی صواب کرتا ہوں کبھی خطا سو فرمایا آپ نے ہاں تو جب نماز کی طرف کھڑا ہو
تو وضو کر جیسے کہ اللہ تعالے نے تجھے حکم دیا ہے۔ پھر اذان دے اور تکبیر بھی کہہ پس اگر تجھے قرآن یاد ہو تو قرآن پڑھ
ورنہ اللہ تعالی کی حمد کر اور اسکی تکبیر اور تہلیل بیان کر پھر رکوع کر اور اطمینان سے رکوع کر پھر سیدھا ہو کر کھڑا ہو پھر سجدہ کر اور سجدہ میں
اعتدال کر پھر بیٹھ اور اطمینان سے بیٹھ پھر کھڑا ہو۔ پھر جب تو نے یہ کر لیا تو تیری نماز تمام ہو گئی اور اگر تو نے اس سے کسی چیز کا نقصان
کیا تو نے اپنی نماز کا نقصان کیا۔ کہا راوی نے اور یہ کلام انپر پہلے کلام سے آسان تھا کہ جس شخص نے ان ارکان سے کچھ نقصان کیا تو
اسنے اپنی نماز سے نقصان کیا اور کل نماز اسکی نہیں جاتی۔ کہا ترمذی نے اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عمار بن یاسر سے رضی اللہ
عنہما کہا ابو عیسی نے حدیث رفاعہ بن رافع کی حسن ہے اور یہ حدیث رفاعہ سے کئی وجہ سے بھی مروی ہے

حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد القطان نا عبيد الله بن عمر قال اخبرني سعيد بن ابي سعيد عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل المسجد فدخل رجل فصلى ثم جاء فسلم على النبي صلى الله عليه وسلم فرد عليه السلام فقال ارجع فصل فانك لم تصل فرجع الرجل فصلى كما كان صلى ثم جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فسلم عليه فرد عليه فقال له ارجع فصل فانك لم تصل حتى فعل ذلك ثلث مرات فقال له الرجل والذي بعثك بالحق ما احسن غير هذا فعلمني فقال اذا قمت الى الصلوة فكبر ثم اقراء بما تيسر معك من القران ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم ارفع حتى تعتدل قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تطمئن جالسا وافعل ذلك في صلوتك كلها **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وروى ابن نمير هذا الحديث عن عبيد الله بن عمر عن سعيد المقبري عن ابي هريرة ولم يذكر فيه عن ابيه عن ابي هريرة ورواية يحيى بن سعيد عن عبيد الله بن عمر اصح وسعيد المقبري قد سمع من ابي هريرة وروى عن ابيه عن ابي هريرة وابو سعيد المقبري اسمه كيسان وسعيد المقبري يكنى ابا سعد **حدثنا** محمد بن بشار ومحمد بن المثنى قالا نا يحيى بن سعيد القطان نا عبد الحميد بن جعفر نا محمد بن عمرو بن عطاء عن ابي حميد الساعدي قال سمعته وهو في عشرة من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم احدهم ابو قتادة بن ربعي يقول انا اعلمكم بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا ما كنت اقدمنا له صحبة ولا اكثرنا له اتيانا قال بلى قال فاعرض فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلوة اعتدل قائما ورفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه فاذا اراد ان يركع رفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه ثم قال الله اكبر وركع ثم اعتدل فلم يصوب راسه ولم يقنع ووضع يديه على ركبتيه ثم قال سمع الله لمن حمده

حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید قطان نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمر نے کہا خبر دی مجھے سعید بن ابی سعید نے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اور ایک مرد بھی داخل ہوا پس اُسنے نماز پڑھی پھر آیا اور اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کیا سو آپنے اُسکے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ پھر جا اور نماز پڑھ کہ تیری نماز نہیں ہوئی سو وہ لوٹ گیا اور نماز پڑھی جیسا کہ پہلی طرح پڑھی تھی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو سلام دیا پھر آپ نے اُسکے سلام کا جواب دیا اور فرمایا پھر جا اور نماز پڑھ کیونکہ تیری نماز نہیں ہوئی حتی کہ اُسنے تین دفعہ نماز پڑھی پھر اُسنے آنحضرت سے کہا قسم ہے اُس ذات کی جسنے آپکو ساتھ حق کے بھیجا ہے میں اس سے اچھی نہیں پڑھ سکتا سو آپ مجھے سکھلا دیجئے پس فرمایا آپنے جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ پھر قرآن پڑھ جو تجھے آسان معلوم ہوتا ہو پھر رکوع کر یہانتک کہ تجھے رکوع میں اطمینان ہو پھر سر اُٹھا تاکہ تو قیام میں سیدھا ہو جائے پھر سجدہ کر یہانتک کہ تجھے سجدہ میں اطمینان ہو پھر سر اُٹھا یہانتک کہ تو اطمینان سے بیٹھ جائے اور اسیطرح تمام نماز میں کر کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی ہے اس حدیث کو ابن نمیر نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے لیکن نہیں ذکر کیا اُسنے اپنی روایت میں یہ کہ روایت کی اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اور روایت یحیی بن سعید کی جو عبید اللہ بن عمر سے ہے بہت صحیح ہے اور سعید مقبری کا ابی ہریرہ سے سماع ہے اور روایت کی اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اور ابی سعید مقبری کا نام کیسان ہے اور سعید مقبری کی کنیت ابا سعد ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار اور محمد بن مثنی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید قطان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الحمید بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عمرو بن عطاء نے ابی حمید ساعدی سے کہا اُسنے سنا میں نے اس حدیث کو اس حالت میں کہ ابی حمید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دس اصحاب میں تھا ایک اُنکا ابو قتادہ بن ربعی ہے کہ کہتا تھا میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا زیادہ واقف ہوں تو کہا اُنہوں نے تو نے ہمسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ صحبت نہیں کی اور نہ تو آپ کے پاس ہمسے زیادہ آیا ہے کہا اُسنے ہاں کیوں نہیں۔ کہا اُنہوں نے پس بیان کر کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو سیدھے کھڑے ہوتے۔ اور دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے یہاں تک کہ اُن دونوں کو اپنے کاندھوں کے برابر کرتے پھر جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے یہاں تک کہ ان دونوں کو کاندھوں کے برابر کرتے پھر کہتے اللہ اکبر اور رکوع کرتے پھر برابر ہو جاتے سو نہ سر کو نیچا کرتے اور نہ اونچا کرتے اور دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے پھر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ

ورفع يديه واعتدل حتى يرجع كل عظم في موضعه معتدلا ثم هوى الى الارض ساجدا ثم قال الله اكبر ثم جافى عضديه عن ابطيه وفتخ اصابع رجليه ثم ثنى رجله اليسرى وقعد عليها ثم اعتدل حتى يرجع كل عظم في موضعه معتدلا ثم هوى ساجدا ثم قال الله اكبر ثم ثنى رجله وقعد واعتدل حتى يرجع كل عظم في موضعه ثم نهض ثم صنع في الركعة الثانية مثل ذلك حتى اذا قام من السجدتين كبر ورفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه كما صنع حين افتتح الصلاة ثم صنع كذلك حتى كانت الركعة التي تنقضي فيها صلاته اخر رجله اليسرى وقعد على شقه متوركا ثم سلم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح قال ومعنى قوله اذا قام من السجدتين رفع يديه يعني اذا قام من الركعتين **حدثنا** محمد بن بشار والحسن بن علي الحلواني وغير واحد قالوا انا ابو عاصم نا عبد الحميد بن جعفر نا محمد بن عمرو بن عطاء قال سمعت ابا حميد الساعدي في عشرة من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فيهم ابو قتادة بن ربعي فذكر نحو حديث يحيى بن سعيد بمعناه وزاد فيه ابو عاصم عن عبد الحميد بن جعفر هذا الحرف قالوا صدقت هكذا صلى النبي صلى الله عليه وسلم **باب ما جاء في القراءة في الصبح** **حدثنا** هناد نا وكيع عن مسعر وسفيان عن زياد بن علاقة عن عمه قطبة بن مالك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الفجر والنخل باسقات في الركعة الاولى قال وفي الباب عن عمرو بن حريث وجابر بن سمرة وعبد الله بن السائب وابي برزة وام سلمة **قال** ابو عيسى حديث قطبة بن مالك حديث حسن صحيح وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قرأ في الصبح بالواقعة وروي عنه انه كان يقرأ في الفجر من ستين آية الى مائة وروي عنه انه قرأ اذا الشمس كورت وروي عن عمر انه كتب الى ابي موسى ان اقرأ في الصبح بطوال المفصل **قال** ابو عيسى وعلى هذا العمل عند اهل العلم وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي **باب ما جاء في القراءة في الظهر والعصر**

اور دونون ہاتھون کو اُٹھاتے اور برابر ہو جاتے حتی کہ ہر ایک ہڈی اپنی جگہ پر حالت اعتدال مین لوٹ آتی پھر زمین کی طرف سجدہ کرنے کے لیے جاتے۔ پھر کہتے اللہ اکبر پھر دونون بازون کو اپنی بغلون مبارک سے دور رکھتے اور اپنے پانون کی انگلیون کو کشادہ کرتے پھر اپنے بائین پانون کو پیچ دیتے اور اُسپر بیٹھتے پھر برابر ہو جاتے پھر ایک ہڈی حالت اعتدال مین اپنی جگہ پر ہو جاتی پھر سجدہ کرنے کے لیے نیچے جاتے پھر کہتے اللہ اکبر پھر اپنے پانون کو پیچ دیتے اور اُسپر بیٹھتے اور برابر ہو جاتے حتی کہ ہر ایک ہڈی اپنی جگہ پر آ جاتی پھر کھڑے ہو جاتے۔ پھر دوسری رکعت مین بھی ایسا ہی کرتے حتی کہ جب دونون سجدون سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور دونون ہاتھ اُٹھاتے یہانتک کہ ان دونون کو کاندھون کے برابر کرتے جس طرح کہ جب نماز شروع کرتے ہی کیا تھا پھر ایسا ہی کیا کرتے رہے تا کہ جب وہ رکعت ہوئی جسمین نماز تمام ہو جاتی ہے تو آپ نے بائین پانون کو مؤخر کیا اور اپنی ایک طرف پر بطور تورک کے بیٹھے پھر سلام پھیرا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور معنی قول اُسکے کہ جب دونون سجدون سے کھڑے ہوتے تو دونون ہاتھون کو اُٹھاتے۔ یہ ہین کہ جب دونون رکعتون سے کھڑے ہوتے الخ حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے۔ اور حسن بن علی حلوانی اور کئی اور لوگون نے کہا۔ خبر دی ہمکو ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الحمید بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عمرو بن عطا نے کہا مینے سنا مین نے ابا حمید ساعدی سے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابیون مین تھا۔ اُنمین سے ابو قتادہ بن ربعی ہے۔ پس ذکر کیا اُسنے مثل حدیث یحییٰ بن سعید کے ساتھ اُسکے معنے کے اور زیادہ کیا اسمین ابو عاصم نے عبد الحمید بن جعفر سے اس حرف کو ذکر کہا اُنھون نے سچ کہا تو نے ایسا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے۔ **باب فجر کی قرأت کے بیان مین** حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے مسعر اور سفیان سے انھون نے زیاد بن علاقہ سے اُسنے اپنے چچا قطبہ بن مالک سے کہا اُسنے سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فجر کی نماز کی پہلی رکعت مین پڑھتے والنخل باسقات کہا ترمذی نے اور اس باب مین روایت ہے عمرو بن حریث اور جابر بن سمرہ اور عبد اللہ بن سائب اور ابی برزہ اور ام سلمہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث قطبہ بن مالک کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فجر کی نماز مین سورت واقعہ پڑھی ہے اور مروی ہے کہ آپ فجر کی نماز مین ساٹھ آیتون سے سو تک پڑھتے تھے۔ اور مروی ہے آپ سے کہ پڑھا آپ نے اذا الشمس کورت۔ اور مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ اُنہون نے ابی موسیٰ کی طرف لکھا کہ فجر کی نماز مین طوال مفصل پڑھا کر کہا ابو عیسیٰ نے اور اسی پر اہل علم کے نزدیک عمل ہے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی

باب ظہر اور عصر کی قرأت کے بیان مین

حدثنا احمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا حماد بن سلمة عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في الظهر والعصر بالسماء ذات البروج والسماء والطارق وشبههما قال وفي الباب عن خباب وابي سعيد وابي قتادة وزيد بن ثابت والبراء **قال** ابو عيسى حديث جابر بن سمرة حديث حسن صحيح وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قرأ في الظهر قدر تنزيل السجدة وروي عنه انه كان يقرأ في الركعة الاولى من الظهر قدر ثلثين اية وفي الركعة الثانية قدر خمسة عشر اية وروي عن عمر انه كتب الى ابي موسى ان اقرأ في الظهر باوساط المفصل ورأى بعض اهل العلم ان قراءة صلوة العصر كنحو القراءة في صلوة المغرب يقرأ بقصار المفصل وروي عن ابراهيم النخعي انه قال تعدل صلوة العصر بصلوة المغرب في القراءة وقال ابراهيم تضعف صلوة الظهر على صلوة العصر في القراءة اربع مرار **باب** في القراءة في المغرب **حدثنا** هناد نا عبدة عن محمد بن اسحاق عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس عن امه ام الفضل قالت خرج الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو عاصب راسه في مرضه فصلى المغرب فقرأ بالمرسلات فما صلاها بعد حتى لقي الله عز وجل وفي الباب عن جبير بن مطعم وابن عمر وابي ايوب وزيد بن ثابت قال حديث ام الفضل حديث حسن صحيح وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قرأ في المغرب بالاعراف في الركعتين كلتيهما وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قرأ في المغرب بالطور وروي عن عمر انه كتب الى ابي موسى ان اقرأ في المغرب بقصار المفصل وروي عن ابي بكر انه قرأ في المغرب بقصار المفصل قال والعمل على هذا عند اهل العلم وبه يقول ابن المبارك واحمد واسحاق وقال الشافعي ذكر عن مالك انه كره ان يقرأ في صلوة المغرب بالسور الطوال نحو الطور والمرسلات قال الشافعي لا اكره ذلك بل استحب ان يقرأ بهذه السور في صلوة المغرب **باب** ما جاء في القراءة في صلوة العشاء

حدثنا عبدة بن عبد الله الخزاعي نا زيد بن حباب نا ابن واقد عن عبد الله بن بريدة عن ابيه

حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں سورت والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق اور ان دونوں کے ہم مثل سورتیں پڑھا کرتے تھے کہا ترمذی نے اور اس باب میں روایت ہے خباب اور ابی سعید اور ابی قتادہ اور زید بن ثابت اور براء سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے ظہر کی نماز میں برابر تنزیل السجدہ کے پڑھا اور مروی ہے آپ سے کہ آپ ظہر کی پہلی رکعت میں بقدر تیس آیتوں کے پڑھا کرتے تھے۔ اور دوسری رکعت میں بقدر پندرہ آیتوں کے اور مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے ابی موسیٰ کی طرف لکھا کہ ظہر کی نماز میں اوساط مفصل پڑھا کرو اور بعض اہل علم نے کہا ہے کہ قرأت نماز عصر کی مثل قرأت نماز مغرب کے ہے کہ پڑھے اسمیں قصار مفصل۔ اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ کہا انہوں نے نماز عصر کی قرأت میں نماز مغرب کے برابر ہے۔ اور کہا ابراہیم نے ظہر کی نماز عصر کی نماز پر چار حصہ زیادہ ہے **باب** مغرب میں قرأت کا بیان **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے اپنی والدہ ام فضل سے کہ کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیماری میں اپنے سر مبارک پر پٹی باندھے ہوئے ہماری طرف نکلے۔ سو آپ نے مغرب کی نماز پڑھی اور اس میں سورت مرسلات پڑھی۔ پھر حضرت نے بعد اس کے کوئی نماز نہیں پڑھی تاکہ اللہ تعالے غالب اور بزرگ سے ملاقات کی۔ اور اس باب میں روایت ہے جبیر بن مطعم اور ابن عمر اور ابی ایوب اور زید بن ثابت سے رضی اللہ عنہم۔ کہا ترمذی نے حدیث ام الفضل کی حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے مغرب کی دونوں رکعتوں میں سورۂ اعراف پڑھی اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے مغرب میں سورۂ طور پڑھی اور مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے ابی موسیٰ کو لکھا کہ مغرب کی نماز میں قصار مفصل پڑھا کرو اور مروی ہے ابی بکر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے مغرب کی نماز میں سورتیں قصار مفصل پڑھی ہیں کہا ترمذی نے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے ابن مبارک اور احمد اور اسحاق اور کہا شافعی نے اور ذکر کیا گیا ہے امام مالک سے کہ وہ مغرب کی نماز میں لمبی سورتیں مثل طور اور مرسلات پڑھنے کو مکروہ جانتا تھا۔ کہا شافعی نے میں اسکو مکروہ نہیں جانتا بلکہ میں مستحب جانتا ہوں کہ مغرب کی نماز میں یہ سورتیں پڑھی جائیں **باب** عشا کی نماز میں قرأت کا بیان **حدیث** کی ہمسے عبدہ بن عبد اللہ خزاعی نے

کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا حدیث کی ہمسے ابن واقد نے عبد اللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے

قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في العشاء الآخرة بالشمس وضحاها ونحوها من السور وفي الباب عن البراء بن عازب **قال** ابو عيسى حديث بريدة حديث حسن وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قرأ في العشاء الآخرة بالتين والزيتون وروي عن عثمان ابن عفان انه كان يقرأ في العشاء بسور من اوساط المفصل نحو سورة المنافقين واشباهها وروي عن اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين انهم قرؤا باكثر من هذا واقل فكان الامر عندهم واسع في هذا واحسن شيء في ذلك ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قرأ بالشمس وضحاها والتين والزيتون **حدثنا** هناد نا ابو معوية عن يحيى بن سعيد الانصاري عن عدي بن ثابت عن البراء بن عازب ان النبي صلى الله عليه وسلم قرأ في العشاء الآخرة بالتين والزيتون وهذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في القراءة خلف الامام **حدثنا** هناد نا عبدة بن سليمان عن محمد بن اسحاق عن مكحول عن محمود بن الربيع عن عبادة بن الصامت قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبح فثقلت عليه القراءة فلما انصرف قال اني اراكم تقرؤن وراء امامكم قال قلنا يا رسول الله اي والله قال لا تفعلوا الا بام القرآن فانه لا صلوة لمن لم يقرأ بها قال وفي الباب عن ابي هريرة وعائشة وانس وابي قتادة وعبد الله بن عمرو **قال** ابو عيسى حديث عبادة حديث حسن وروى هذا الحديث الزهري عن محمود بن الربيع عن عبادة بن الصامت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب وهذا اصح والعمل على هذا الحديث في القراءة خلف الامام عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وهو قول مالك بن انس وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق يرون القراءة خلف الامام **باب** ما جاء في ترك القراءة خلف الامام اذا جهر الامام بالقراءة **حدثنا** الانصاري نا معن نا مالك عن ابن شهاب عن ابن اكيمة الليثي عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف من صلوة جهر فيها بالقراءة فقال هل قرأ معي احد منكم آنفا فقال رجل نعم يا رسول الله قال اني اقول ما لي انازع القرآن

کہ کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں والشمس وضحٰہا اور مثل اُسکے سورتیں پڑھا کرتے تھے اور اس باب میں روایت ہے براء ابن عازب سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث بریدہ کی حسن ہے۔ اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے عشاء کی نماز میں سورۃ والتین والزیتون پڑھی۔ اور مروی ہے حضرت عثمان بن عفانؓ سے کہ وہ عشاء کی نماز میں سورتیں اوساط مفصل مثل سورۃ منافقون کے اور مثل اُسکے پڑھا کرتے تھے۔ اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین سے کہ اُنھوں نے اس نماز میں اس سے زیادہ اور کم بھی قراءت پڑھی ہے گویا یہ حکم اُنکے نزدیک اس نماز میں فراخ ہے اور سب سے اچھی چیز اس میں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے یہ ہے کہ پڑھا آپ نے والشمس وضحٰہا والتین والزیتون **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے یحیی بن سعید انصاری سے اُسنے عدی بن ثابت سے اُسنے براء بن عازب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں سورۃ والتین والزیتون پڑھی اور یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** امام کے پیچھے قرأت پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے محمد بن اسحاق سے اُسنے مکحول سے اُسنے محمود بن ربیع سے اُسنے عبادہ بن صامتؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھی سو آپ پر قرأت بوجھل ہو گئی پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا آپ نے میں گمان کرتا ہوں کہ تم اپنے امام کے پیچھے قرأت پڑھتے ہو کہا راوی نے کہا ہمنے یا رسول اللہ ہاں قسم ہے اللہ کی فرمایا آپ نے نہ پڑھا کرو مگر الحمد اسلیے کہ نہیں ہوتی نماز اس شخص کی جو اُسکو نہ پڑھے کہا ترمذی نے اور اس باب میں روایت ہے ابوہریرہ اور عائشہ اور انس اور ابی قتادہ اور عبداللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبادہ بن صامت کی حدیث حسن ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو زہری نے محمود بن ربیع سے اُسنے عبادہ بن صامت سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے نہیں نماز اُس شخص کی جو نہ پڑھے فاتحۃ الکتاب اور یہ روایت بہت صحیح ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین سے امام کے پیچھے قرأت پڑھنے کے بارے میں عمل اسی پر ہے اور یہی قول ہے مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا یہ سب لوگ امام کے پیچھے قرأت ضروری جانتے ہیں **باب** امام کے پیچھے قرأت نہ پڑھنے کے بیان میں جبکہ امام قرأت پکار کر پڑھتا ہو حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابن شہاب سے اُسنے ابن اکیمۃ اللیثی سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے اس نماز سے جسمیں قرأت پکار کر پڑھی جاتی تھی سو فرمایا آپنے کیا تم میں سے کسی نے اب میرے ساتھ قرأت پڑھی ہے پس کہا ایک مرد نے ہاں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے میں کہتا ہوں کیا وجہ ہے کہ میرے ساتھ قرآن میں جھگڑا کیا جاتا ہے

فانتهى الناس عن القراءة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما جهر فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم من الصلوات بالقراءة حين معوا ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي الباب عن ابن مسعود وعمران بن حصين وجابر بن عبد الله قال ابو عيسى هذا حديث حسن وابن اكيمة الليثي اسمه عمارة ويقال عمرو بن اكيمة وروى بعض اصحاب الزهري هذا الحديث وذكروا هذا الحرف قال قال الزهري نتهى الناس عن القراءة حين سمعوا ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم وليس في هذا الحديث ما يدخل على من رأى القراءة خلف الامام لان ابا هريرة هو الذي روى عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا الحديث وروى ابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من صلى صلوة لم يقرأ فيها بام القران فهي خداج غير تمام فقال له حامل الحديث اني اكون احيانا وراء الامام قال اقرأ بها في نفسك وروى ابو عثمان النهدي عن ابي هريرة قال امرني النبي صلى الله عليه وسلم ان انادي ان لا صلوة الا بقراءة فاتحة الكتاب واختار اصحاب الحديث ان لا يقرأ الرجل اذا جهر الامام بالقراءة وقالوا يتبع سكتات الامام وقد اختلف اهل العلم في القراءة خلف الامام فرأى اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم القراءة خلف الامام وبه يقول مالك وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق وروى عن عبد الله بن المبارك انه قال انا اقرأ خلف الامام والناس يقرؤن الا قوم من الكوفيين وارى ان من لم يقرأ صلوته جائزة وشدد قوم من اهل العلم في ترك قراءة فاتحة الكتاب وان كان خلف الامام فقالوا لا تجزئ صلوة الا بقراءة فاتحة الكتاب وحده كان او خلف الامام وذهبوا الى ما روى عبادة بن الصامت عن النبي صلى الله عليه وسلم وقرأ عبادة بن الصامت بعد النبي صلى الله عليه وسلم خلف الامام وتأول قول النبي صلى الله عليه وسلم لا صلوة الا بقراءة فاتحة الكتاب

ا راوی نے پس لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرأت پڑھنے سے ان نمازوں میں جنمیں آنحضرت پکارکر پڑھتے تھے ہٹ گئے جب انھوں نے یہ بات آنحضرت سے سن لی اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور عمران بن حصین اور جابر بن عبداللہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ابن اکیمہ لیثی کا نام عمارہ ہے اور اسکو عمرو بن اکیمہ کہا جاتا ہے اور بعض اصحاب زہری نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور اس حرف کو ذکر کیا کہا بعض نے کہا زہری نے پس لوگ قرأت سے ہٹ گئے جبکہ انھوں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن لی اور اس حدیث میں کوئی ایسی بات نہیں جس سے اعتراض وارد ہو اس شخص پر جسنے امام کے پیچھے قرأت کو جائز رکھا ہے کیونکہ یہی ابوہریرہ ہیں جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کی ہے اور نیز روایت کی ہے ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ کہا آپ نے جسنے نماز پڑھی اور اسمیں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز ناقص ہے پوری نہیں پس ابوہریرہ کو ایک حامل حدیث (یعنی شاگرد) نے کہا میں تو کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں تو کہا ابوہریرہ نے اسکو اپنے دل میں پڑھ لے اور روایت کی ہے ابوعثمان نہدی نے ابی ہریرہ سے کہ کہا انھوں نے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا یہ کہ آواز دوں نہیں نماز ہوتی مگر ساتھ پڑھنے سورۂ فاتحہ کے اور اصحاب حدیث نے اختیار کیا ہے کہ آدمی قرأت نہ پڑھے جبکہ امام قرأت بلند آواز سے پڑھے اور کہا کہ امام کے سکتوں کی متابعت کرے (یعنی جب امام سکوت کرتا ہو تو قرأت پڑھے) اور اہل علم نے امام کے پیچھے قرأت پڑھنے میں اختلاف کیا ہے پس اکثر اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین اور جو ان کے بعد ہیں سے امام کے پیچھے قرأت پڑھنے کو جائز رکھا ہے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام مالک اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور عبداللہ بن مبارک سے مروی ہے کہ کہا انھوں نے میں امام کے پیچھے پڑھتا ہوں اور لوگ بھی مگر ایک قوم کوفیوں سے۔ اور میں بھی گمان کرتا ہوں کہ جو شخص نہ پڑھے اسکی نماز جائز ہو جاتی ہے۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے سورۂ فاتحہ کے نہ پڑھنے میں بہت تشدد کی ہے اگرچہ امام کے پیچھے ہو سو کہا انھوں نے نماز جائز ہی نہیں ہوتی مگر ساتھ سورۂ فاتحہ کے تنہا ہو یا امام کے پیچھے اور یہ لوگ عبادہ بن صامت کی روایت کی طرف گئے ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور عبادہ بن صامت نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امام کے پیچھے قرأت پڑھی ہے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول پر عمل کیا ہے کہ نماز نہیں ہوتی مگر ساتھ پڑھنے سورۂ فاتحہ کے

ف یعنی زہری کے بعض شاگردوں نے اسی روایت میں یہ لفظ ذکر کیا ہے کہ لوگ قرأت پڑھنے سے ہٹ گئے جبکہ انھوں نے آنحضرت سے یہ سن لیا کہ تم میرے ساتھ جھگڑا کیوں کرتے ہو مؤلف کہتا ہے کہ اس روایت سے اس شخص پر اعتراض وارد نہیں ہو سکتا جسنے امام کے پیچھے قرأت پڑھنے کو جائز رکھا ہے اسلیے کہ ابوہریرہ نے دونوں حدیثوں کو بیان کیا ہے اگر دونوں میں تعارض ہوتا تو کیوں بیان کرتا۔ اس سے ظاہر ہے تعارض کا رفع کرنا کہ واسطے اسی کے اپنے شاگرد سے کہدیا کہ اپنے دل میں پڑھا کر جبکہ اسنے اعتراض کیا کہ میں کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں

وبه يقول الشافعي واسحاق وغيرهما واما احمد بن حنبل فقال معنى قول النبي صلى الله عليه وسلم لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب اذا كان وحده واحتج بحديث جابر بن عبد الله حيث قال من صلى ركعة لم يقرأ فيها بام القران فلم يصل الا ان يكون وراء الامام قال احمد فهذا رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم تاول قول النبي صلى الله عليه وسلم لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب ان هذا اذا كان وحده واختار احمد مع هذا القراءة خلف الامام وان لا يترك الرجل فاتحة الكتاب وان كان خلف الامام **حدثنا** اسحاق بن موسى الانصاري نا معن نا مالك عن ابي نعيم وهب بن كيسان انه سمع جابر بن عبد الله يقول من صلى ركعة لم يقرأ فيها بام القران فلم يصل الا ان يكون وراء الامام هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء ما يقول عند دخول المسجد **حدثنا** علي بن حجر نا اسمعيل بن ابراهيم عن ليث عن عبد الله بن الحسن عن امه فاطمة بنت الحسين عن جدتها فاطمة الكبرى قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل المسجد صلى على محمد وسلم وقال رب اغفر لي ذنوبي وافتح لي ابواب رحمتك واذا خرج صلى على محمد وسلم وقال رب اغفر لي ذنوبي وافتح لي ابواب فضلك وقال علي بن حجر قال اسمعيل بن ابراهيم فلقيت عبد الله بن الحسن بمكة فسألته عن هذا الحديث فحدثني به قال كان اذا دخل قال رب افتح لي ابواب رحمتك واذا خرج قال رب افتح لي ابواب فضلك وفي الباب عن ابي حميد وابي اسيد وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث فاطمة حديث حسن وليس اسناده بمتصل وفاطمة ابنة الحسين لم تدرك فاطمة الكبرى انما عاشت فاطمة بعد النبي صلى الله عليه وسلم اشهرا **باب** ما جاء اذا دخل احدكم المسجد فليركع ركعتين **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا مالك بن انس عن عامر بن عبد الله بن الزبير عن عمرو بن سليم الزرقي عن ابي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاء احدكم المسجد فليركع ركعتين قبل ان يجلس قال وفي الباب عن جابر وابي امامة وابي هريرة وابي ذر وكعب بن مالك

اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام شافعی اور اسحاق وغیرہ۔ اور امام احمد حنبل نے کہا ہے کہ معنی قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ نہیں نماز اُس شخص کی جو سورت فاتحہ نہ پڑھے یہ ہیں کہ جبکہ وہ تنہا ہو یعنی اکیلے آدمی کے حق میں ہے۔ اور دلیل پکڑی امام احمد نے ساتھ حدیث جابر بن عبد اللہ کے کہا اُنہوں نے جس نے ایک رکعت پڑھی کہ اُس میں سورت فاتحہ نہیں پڑھی تو اُسکی نماز نہیں ہوئی مگر یہ کہ امام کے پیچھے ہو کہا امام احمد نے اس مرد نے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ہے تاویل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو کہ نہیں نماز اُس شخص کی جو سورت فاتحہ نہ پڑھے اس طرح تاویل کیا ہے کہ یہ اُس وقت ہے کہ آدمی تنہا نماز پڑھتا ہو اور امام احمد نے باوجود اسکے امام کے پیچھے قرأت پڑھنے کو پسند کیا ہے اور یہ کہ آدمی سورت فاتحہ ترک نہ کرے اگرچہ امام کے پیچھے ہو حدیث کی ہم سے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے ابی نعیم یعنی وہب بن کیسان سے کہ سنا اُنہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہتا جس شخص نے ایک رکعت پڑھی اُس میں اُس نے سورت فاتحہ نہیں پڑھی تو اُسکی نماز نہیں ہوئی مگر جب امام کے پیچھے ہو یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا کہے۔ **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن ابراہیم نے لیث سے انہوں نے عبد اللہ بن حسن سے انہوں نے اپنی اماں فاطمہ بنت حسین سے انہوں نے اپنی دادی فاطمہ کبریٰ سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو محمد یعنی اپنی ذات مبارک پر درود اور سلام بھیجتے اور کہتے اے رب میرے گناہ بخش اور مجھ پر دروازے اپنی رحمت کے کشادہ کر اور جب نکلتے تو بھی محمد یعنی اپنی ذات مبارک پر درود و سلام بھیجتے اور کہتے اے رب میرے میرے گناہ بخش اور مجھ پر دروازے اپنی رحمت کے کشادہ کر) اور کہا علی بن حجر نے کہا اسمعیل بن ابراہیم نے پس ملا میں عبد اللہ بن حسن کو مکے میں اور پوچھا اُن سے میں نے اس حدیث کی بابت سوال کیا تو اُنہوں نے مجھ سے حدیث بیان کی کہا اُنہوں نے جب آنحضرت داخل ہوتے تھے تو کہتے تھے اے رب میرے دروازے رحمت کے کشادہ کر اور جب نکلتے تو کہتے اے رب میرے مجھ پر دروازے اپنے فضل کے کشادہ کر۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی حمید اور ابی اسید اور ابی ہریرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث فاطمہ کی حسن ہے اور اسناد اسکی متصل نہیں کیونکہ فاطمہ بنت حسین نے فاطمہ کبریٰ کو نہیں پایا کیونکہ فاطمہ کبریٰ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند مہینے جیتی رہی ہیں **باب** اس بیان میں کہ جب کوئی تم میں سے مسجد میں داخل ہو تو دو رکعتیں پڑھے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے انہوں نے عمرو بن سلیم زرقی سے انہوں نے ابی قتادہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی تم میں سے مسجد میں آوے تو چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے کہا ترمذی نے اور اس باب میں روایت ہے جابر اور ابی امامہ اور ابی ہریرہ اور ابی ذر اور کعب بن مالک سے رضی اللہ عنہم

قال ابو عیسیٰ وحدیث ابی قتادۃ حدیث حسن صحیح وقد روی ھذا الحدیث محمد بن عجلان وغیر واحد عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر نحو روایۃ مالک بن انس وروی سھیل بن ابی صالح ھذا الحدیث عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر عن عمرو بن سلیم عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھذا حدیث غیر محفوظ والصحیح حدیث ابی قتادۃ والعمل علی ھذا الحدیث عند اصحابنا استحبوا اذا دخل الرجل المسجد ان لا یجلس حتی یصلی رکعتین الا ان یکون لہ عذر قال علی بن المدینی وحدیث سھیل بن ابی صالح خطاء اخبرنی بذلک اسحق بن ابراھیم عن علی بن المدینی **باب** ما جاء ان الارض کلھا مسجد الا المقبرۃ والحمام **حدثنا** ابن ابی عمر وابو عمار الحسین بن حریث قالا نا عبد العزیز بن محمد عن عمرو بن یحیی عن ابیہ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الارض کلھا مسجد الا المقبرۃ والحمام وفی الباب عن علی وعبد اللہ بن عمرو وابی ھریرۃ وجابر وابن عباس وحذیفۃ وانس وابی امامۃ وابی ذر قالوا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جعلت لی الارض کلھا مسجدا وطھورا **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی سعید قد روی عن عبد العزیز بن محمد روایتین منھم من ذکرہ عن ابی سعید ومنھم من لم یذکرہ وھذا حدیث فیہ اضطراب روی سفیان الثوری عن عمرو بن یحیی عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا ورواہ حماد بن سلمۃ عن عمرو بن یحیی عن ابیہ عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورواہ محمد بن اسحق عن عمرو بن یحیی عن ابیہ قال وکان عامۃ روایتہ عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر فیہ عن ابی سعید وکان روایۃ الثوری عن عمرو بن یحیی عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اثبت واصح **باب** ما جاء فی فضل بنیان المسجد **حدثنا** بندار نا ابو بکر الحنفی نا عبد الحمید بن جعفر عن ابیہ عن محمود بن لبید عن عثمان بن عفان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ مثلہ فی الجنۃ وفی الباب عن ابی بکر وعمر وعلی وعبد اللہ بن عمرو وانس وابن عباس وعائشۃ وام حبیبۃ وابی ذر وعمرو بن عبسۃ وواثلۃ بن الاسقع وابی ھریرۃ وجابر بن عبد اللہ

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو قتادہ کی حسن صحیح ہے اور اس حدیث کو محمد بن عجلان اور کئی اور لوگوں نے عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے مثل روایت مالک بن انس کے روایت کیا ہے اور روایت کیا ہے سہیل بن ابی صالح نے اس حدیث کو عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے اُنہوں نے عمرو بن سلیم سے اُنہوں نے جابر بن عبد اللہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ حدیث محفوظ نہیں ہے اور صحیح حدیث ابی قتادہ کی ہے اور عمل نزدیک ہمارے اصحاب کے اسی پر ہے اُنہوں نے مستحب جانا ہے کہ جب کوئی مرد مسجد میں داخل ہو تو نہ بیٹھے تاکہ دو رکعتیں پڑھ لے مگر یہ کہ اسکو عذر ہو کہا علی بن مدینی نے اور حدیث سہیل بن ابی صالح کی خطا ہے خبر دی ہے مجھے ساتھ اسکے اسحٰق بن ابراہیم نے علی بن مدینی سے **باب** اس بیان میں کہ تمام زمین مسجد ہے مگر مقبرہ اور حمام حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر اور ابو عمار الحسین بن حریث نے کہا ان دونوں نے حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے عمرو بن یحییٰ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی سعید خدری سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمام زمین مسجد ہے مگر مقبرہ[1] اور حمام اور اس باب میں علی اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابن عباس اور حذیفہ اور انس اور ابی امامہ اور ابی ذر سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنائی گئی ہے میرے واسطے تمام زمین مسجد اور طہارت کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی روایت کی گئی ہے عبد العزیز بن محمد سے دو روایتیں بعض نے اُن میں سے ذکر کیا ہے ابی سعید کو اور بعض نے اُن میں سے نہیں ذکر کیا اور اس حدیث میں اضطراب ہے روایت کیا سفیان ثوری نے عمرو بن یحییٰ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل طور روایت کیا اسکو حماد بن سلمہ نے عمرو بن یحییٰ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی سعید سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسکو محمد بن اسحاق نے عمرو بن یحییٰ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا اُنہوں نے اور عام روایت اسکی بواسطے ابی سعید کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور نہیں ذکر کیا گیا اس میں ابی سعید اور گویا کہ روایت ثوری کی جو عمرو بن یحییٰ سے ہے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے بہت ثابت اور صحیح ہے **باب** بیچ فضیلت بنانے مسجد کے حدیث کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو بکر حنفی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الحمید بن جعفر نے اپنے باپ سے اُنہوں نے محمود بن لبید سے اُنہوں نے عثمان بن عفان سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص اللہ کے واسطے مسجد بنائے اللہ اسکے واسطے مثل اسکے بیچ جنت کے بناتا ہے اور اس باب میں ابی بکر اور عمر اور علی اور عبد اللہ بن عمرو اور انس اور ابن عباس اور عائشہ اور ام حبیبہ اور ابی ذر اور عمرو بن عبسہ اور واثلہ بن اسقع اور ابی ہریرہ اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے

---

[1] یعنے تمام زمین پر نماز پڑھنی جائز ہے برخلاف اور نبیوں کے کہ انکے لیے خاص مسجد کے سوا اور کسی جگہ نماز پڑھنی جائز نہ تھی۔ پھر آنحضرت نے تمام زمین میں سے مقبرہ اور حمام کو مستثنیٰ کیا ہے وجہ اسکے تنجیس کی ظاہر ہے اور حمام کے ساتھ وہ زمین بھی خاص ہے جو بوجہ گندگی کے جیسی ہی ملحق ہیں

قال ابو عیسیٰ حدیث عثمان حدیث حسن صحیح وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من بنی للہ مسجدا صغیرا کان او کبیرا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ **حدثنا** بذلک قتیبۃ بن سعید نا نوح بن قیس عن عبد الرحمن مولی قیس عن زیاد النمیری عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا ومحمود بن لبید قد ادرک النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومحمود بن الربیع قد رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھما غلامان صغیران مدنیان **باب** ما جاء فی کراھیۃ ان یتخذ علی القبر مسجدا **حدثنا** قتیبۃ نا عبد الوارث بن سعید عن محمد بن جحادۃ عن ابی صالح عن ابن عباس قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور والمتخذین علیھا المساجد والسرج قال وفی الباب عن ابی ھریرۃ وعائشۃ **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن **باب** ما جاء فی النوم فی المسجد **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبد الرزاق نا معمر عن الزھری عن سالم عن ابن عمر قال کنا ننام علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد ونحن شباب **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقد رخص قوم من اھل العلم فی النوم فی المسجد قال ابن عباس لا یتخذہ مبیتا ومقیلا وذھب قوم من اھل العلم الی قول ابن عباس **باب** ما جاء فی کراھیۃ البیع والشراء وانشاد الضالۃ والشعر فی المسجد **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن ابن عجلان عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی عن تناشد الاشعار فی المسجد وعن البیع والشراء فیہ وان یتحلق الناس فیہ یوم الجمعۃ قبل الصلوۃ

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن صحیح ہے۔ اور تحقیق روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بنائے واسطے اللہ کے مسجد چھوٹی ہو یا بڑی بناتا ہے اللہ واسطے اُسکے گھر بیچ جنت کے حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے نوح بن قیس نے عبدالرحمن مولیٰ قیس سے اُسنے زیاد بن نمیری سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اسکے اور محمود بن لبید نے پایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور محمود بن ربیع نے دیکھا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور یہ دونوں لڑکے ہیں چھوٹے مدنی **باب** بیچ کراہیت مسجد کے جو قبر پر بنائی جاوے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالوارث بن سعید نے محمد بن جحادہ سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے سنا ابن عباس سے کہا اُسنے لعنت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی[1] زیارت کرنے والی عورتوں کو اور اُنکو جو قبروں پر مسجد بناتے ہیں اور چراغ جلا کر بیٹھتے ہیں کہا اُسنے اور اس باب میں ابی ہریرہ اور عائشہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے تھے ہم سوتے بیچ زمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد میں اور ہم جوان تھے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم نے ایک قوم سے مسجد کے سونے میں رخصت دی ہے۔ اور کہا ابن عباس نے نہ بنایا جاوے اُسکو جگہ سونے کی اور جگہ قیلولہ کی اور ایک قوم اہل علم سے ابن عباس کے قول کی تائید کرتے ہیں **باب** بیچ مکروہ ہونے خرید و فروخت کے اور تلاش گم شدہ شے اور شعر پڑھنے کے مسجد میں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے سنا اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ منع کیا آپ نے شعر پڑھنے سے بیچ مسجد کے اور خرید و فروخت کرنے سے بیچ مسجد کے اور جمعہ کے دن حلقہ بنانے سے آدمیوں کے مسجد میں قبل نماز جمعہ کے

---

[1] ابتدائے اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنے سے منع کر دیا تھا بعد اُسکے جب دین اسلام کی قدر دلوں میں بیٹھ گئی تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنت نہیتکم عن زیارۃ القبور فالا فزوروہا یعنی میں نے تمکو قبروں کی زیارت سے منع کر دیا تھا سو اب چاہیے کہ زیارت کرو بعض اکابر نے کہا ہے کہ اس رخصت میں جیسے مرد داخل ہیں ویسی ہی بیبیاں داخل ہیں [illegible] اور بعض نے کہا ہے کہ عورتوں کو رخصت نہیں ملی کیونکہ جزع فزع [illegible] کرتی ہیں اور قبروں میں نماز پڑھنی اسلیے منع ہے کہ عموماً یہ مکان پلیدی وغیرہ مخلوط ہوتا ہے اور بعض نے اس علت سے کہ تشبہ یہود کے ساتھ قبروں میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے اور چراغوں کا قبروں پر جلانا اسراف میں داخل ہے یا وہ گورستان کی تعظیم کرنے کے واسطے منع کیا ہوگا اسلئے مسجد میں مذموم شعر پڑھنے منع ہیں جیسا کہ آخر باب میں کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے اس حدیث کے اور حدیث سے مسجد میں شعر پڑھنے کے باب میں رخصت ہے چنانچہ سب صحاح میں ہے کہ آنحضرت حسان رضی اللہ عنہ کو منبر پر بٹھاتے تھے اور کہتے تھے کہ شعر پڑھ [illegible] القدس [illegible]

وفی الباب عن بریدۃ وجابر وانس **قال** ابو عیسیٰ حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص حدیث حسن و عمرو بن شعیب ابن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال محمد بن اسمٰعیل رأیت احمد واسحاق وذکر غیرھما یحتجون بحدیث عمرو بن شعیب قال محمد وقد سمع شعیب بن محمد من عبد اللہ بن عمرو **قال** ابو عیسیٰ ومن تکلم فی حدیث عمرو بن شعیب انما ضعفہ لانہ یحدث عن صحیفۃ جدہ کانھم راوا انہ لم یسمع ھذہ الاحادیث من جدہ قال علی بن عبد اللہ وذکر عن یحیی بن سعید انہ قال حدیث عمرو بن شعیب عندنا واہ وقد کرہ قوم من اھل العلم البیع والشراء فی المسجد وبہ یقول احمد واسحاق وقد روی عن بعض اھل العلم من التابعین رخصۃ فی البیع والشراء فی المسجد وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غیر حدیث رخصۃ فی انشاد الشعر فی المسجد۔ **باب** ماجاء فی المسجد الذی اسس علی التقوی حدثنا قتیبۃ نا حاتم بن اسمٰعیل عن انیس بن ابی یحیی عن ابیہ عن ابی سعید الخدری قال امتری رجل من بنی خدرۃ ورجل من بنی عمرو بن عوف فی المسجد الذی اسس علی التقوی فقال الخدری ھو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال الاخر ھو مسجد قبا فاتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک فقال ھو ھذا یعنی مسجدہ وفی ذلک خیر کثیر **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا ابو بکر عن علی بن عبد اللہ قال سألت یحیی بن سعید عن محمد بن ابی یحیی الاسلمی فقال لم یکن بہ باس واخوہ انیس بن ابی یحیی اثبت منہ **باب** ماجاء فی الصلوۃ فی مسجد قبا حدثنا محمد بن العلاء ابو کریب وسفیان بن وکیع قالا نا ابو اسامۃ عن عبد الحمید بن جعفر نا ابو الابرد مولی بنی خطمۃ انہ سمع اسید بن ظہیر الانصاری

اور اس باب میں بریدہ اور جابر اور انس سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص کی حدیث حسن ہے۔ اور عمرو بن شعیب وہ ابن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عاص ہے کہا محمد بن اسمٰعیل نے دیکھا میں نے احمد اور اسحاق کو اور ذکر کیا سوائے ان دونوں کے اور نے جو حجت پکڑتے تھے عمرو بن شعیب کی حدیث سے کہا محمد نے کہ سنا ہے شعیب بن محمد نے عبد اللہ بن عمر سے کہا ابو عیسیٰ نے اور جس شخص نے کلام کیا ہے بیچ حدیث عمرو بن شعیب کے وہ سوائے اسکے نہیں کہ ضعیف سمجھتا ہے اُسکو اسلیے کہ وہ اپنے دادے کے صحیفے سے بیان کرتا تھا۔ گویا کہ انھوں نے سمجھا ہے کہ اُسنے اس حدیث کو اپنے دادے سے نہیں سنا کہا علی بن عبد اللہ نے اور ذکر کیا گیا ہے یحییٰ بن سعید سے یہ کہ کہا اُسنے حدیث عمرو بن شعیب کی ہمارے نزدیک ضعیف ہے اور مکروہ سمجھا ہے ایک قوم نے اہل علم سے خرید و فروخت کرنے کو بیچ مسجد کے۔ اور یہی احمد اور اسحاق بھی کہتے ہیں۔ اور بعض اہل علم تابعین سے روایت کی گئی ہے رخصت بیچ خرید و فروخت کرنے کے مسجد میں۔ اور روایت کیا گیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ غیر حدیث کے رخصت بیچ پڑھنے شعروں کے مسجد میں **باب** بیچ بیان اس مسجد کے جو تقوے پر بنائی گئی ہے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انیس بن ابی یحیے سے اُسنے باپ اپنے سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے شک کیا ایک مرد نے بنی خدرہ سے اور ایک نے بنی عمرو بن عوف سے بیچ ایسی مسجد کے کہ بنائی گئی تھی اوپر تقوے کے پس کہا خدری نے وہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور کہا دوسرے نے وہ مسجد قبا ہے۔ اور اسی حالت میں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ پس فرمایا آپ نے وہ یہی ہے یعنے مسجد میری اور اسمیں بہت بھلائی ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے ابو بکر نے علی بن عبد اللہ سے کہا اُسنے پوچھا میں نے یحیے بن سعید سے اُسنے محمد بن یحیے اسلمی سے پس کہا اُسنے نہیں ہے اسمیں کچھ خوف اور بھائی اسکا انیس بن ابی یحیے بہت ثقہ ہے اس سے **باب** قبا کی مسجد میں نماز پڑھنے کے بیان میں حدیث کی ہم سے محمد بن علاء ابو کریب اور سفیان بن وکیع نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابو اسامہ نے عبد الحمید بن جعفر سے کہا حدیث کی ہم سے ابو الابرد مولے بنی خطمہ نے کہ سنا اُسنے اسید بن ظہیر انصاری سے

وكان من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الصلوة في مسجد قباء كعمرة وفي الباب عن سهل بن حنيف قال حديث اسيد حديث حسن غريب ولا نعرف لاسيد بن ظهير شيئا يصح غير هذا الحديث ولا نعرفه الا من حديث ابي اسامة عن عبد الحميد بن جعفر وابو الابرد اسمه زياد مديني **باب ما جاء في اي المساجد افضل** **حدثنا** الانصاري نا معن نا مالك **ح** وثنا قتيبة عن مالك عن زيد بن رباح وعبيد الله بن ابي عبد الله الاغر عن ابي عبد الله الاغر عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلوة في مسجدي هذا خير من الف صلوة فيما سواه الا المسجد الحرام **قال ابو عيسى** ولم يذكر قتيبة في حديثه عن عبيد الله وانما ذكر عن زيد بن رباح عن ابي عبد الله الاغر قال هذا حديث حسن صحيح وابو عبد الله الاغر اسمه سلمان وقد روي عن ابي هريرة من غير وجه عن النبي صلى الله عليه وسلم وفي الباب عن علي وميمونة وابي سعيد وجبير بن مطعم وعبد الله بن الزبير وابن عمر وابي ذر **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن عبد الملك بن عمير عن قزعة عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تشد الرحال الا الى ثلاثة مساجد مسجد الحرام ومسجدي هذا ومسجد الاقصى قال هذا حديث حسن صحيح **باب ما جاء في المشي الى المسجد** **حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب نا يزيد بن زريع نا معمر عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقيمت الصلوة فلا تاتوها وانتم تسعون ولكن ائتوها وانتم تمشون وعليكم السكينة فما ادركتم فصلوا

اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھا کہ حدیث بیان کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے کہ نماز بیچ مسجد قبا کے مثل عمرہ کے ہے اور اس باب میں سہل بن حنیف سے روایت ہے کہا اُسنے اسید کی حدیث حسن غریب ہے اور نہیں پہچانتے ہم اسید بن ظہیر سے کوئی چیز صحیح سوائے اس حدیث کے اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث ابی اسامہ سے جو عبد الحمید بن جعفر سے ہے۔ اور ابو ابرد کا نام زیاد مدینی ہے **باب اس بیان میں کہ کونسی مسجد افضل ہے** **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے **ح** اور حدیث کی ہم سے قتیبہ نے مالک سے اُسنے زید بن رباح اور عبید اللہ بن ابی عبد اللہ اغر سے اُسنے ابی عبد اللہ اغر سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز بیچ میری اس مسجد کے بہتر ہے ہزار نماز سے سوا اسکے اور مسجدوں سے مگر مسجد حرام **کہا** ابو عیسیٰ نے اور نہیں ذکر کیا قتیبہ نے بیچ حدیث اپنی کے عبید اللہ سے اور ذکر کیا ہے اُسنے زید بن رباح سے اُسنے ابی عبد اللہ اغر سے کہا اُسنے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عبد اللہ اغر کا نام سلمان ہے اور روایت کیا گیا ابی ہریرہ سے کئی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس باب میں علی اور میمونہ اور ابی سعید اور جبیر بن مطعم اور عبد اللہ بن زبیر اور ابن عمر اور ابی ذر سے روایت ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے قزعہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کجاوے نہ باندھے جاویں لیے سفر نہ کیا جاوے مگر تین مسجدوں کی طرف مسجد حرام اور مسجد میری اور مسجد اقصیٰ کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب مسجد کی طرف چلنے کے بیان میں** **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز کھڑی ہو جاوے تو اُسکی طرف دوڑتے ہوئے مت آؤ لیکن اس حالت میں آؤ کہ چلتے ہو اور لازم پکڑو آرام کو سو جتنی نماز تم امام کے ساتھ پاؤ پس اسکو پڑھو

۱؎ اکثر علماء اہل علم بوجہ اس حدیث شریف کے اولیاء اللہ اور بزرگوں کی قبروں پر جانا درست نہیں جانتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اس حدیث میں لفظ مسجد کا ذکر ہے یعنی عبادت کے واسطے سب مسجدیں برابر ہیں سوائے ان تین مسجدوں کے پس کسی مسجد کی طرف سوائے ان تین مسجدوں کے خاص عبادت کے واسطے سفر کرنا نہیں چاہیے اور مکانات کو تبرک جا کر جانا اس سے منع نہیں معلوم ہوتا ہے اللہ زیادہ کشف اس کی الفصل الباری ترجمہ صحیح بخاری میں چھپ گئی ہے ۱۲

[illegible]

وما فاتكم فاتموا وفي الباب عن ابي قتادة وابي بن كعب وابي سعيد وزيد بن ثابت وجابر وانس **قال** ابو عيسى اختلف اهل العلم في المشي
الى المسجد فمنهم من راى الاسراع اذا خاف فوت تكبيرة الاولى حتى ذكر عن بعضهم انه كان يهرول الى الصلوة ومنهم من كره الاسراع
واختار ان يمشي على تؤدة ووقار وبه يقول احمد واسحاق وقالا العمل على حديث ابي هريرة وقال اسحاق ان خاف فوت تكبيرة الاولى فلا باس ان يسرع
في المشي **حدثنا** الحسن بن علي الخلال نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث
ابي سلمة عن ابي هريرة بمعناه هكذا قال عبد الرزاق عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة وهذا اصح من حديث يزيد بن زريع **حدثنا** ابن ابي
عمر نا سفيان عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه **باب** ما جاء في القعود في المسجد وانتظار
الصلوة من الفضل **حدثنا** محمود بن غيلان نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا يزال احدكم في صلوة ما دام ينتظرها ولا تزال الملائكة تصلي على احدكم ما دام في المسجد اللهم اغفر له اللهم ارحمه ما لم يحدث
فقال رجل من حضرموت وما الحدث يا ابا هريرة فقال فساء او ضراط وفي الباب عن علي وابي سعيد وانس وعبد الله بن مسعود وسهل بن
سعد **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الصلوة على الخمرة **حدثنا** قتيبة نا ابو الاحوص عن
سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي على الخمرة وفي الباب عن ام حبيبة وابن عمر وام سليم
وعائشة وميمونة وام كلثوم بنت ابي سلمة بن عبد الاسد ولم تسمع من النبي صلى الله عليه وسلم **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث
حسن صحيح وبه يقول بعض اهل العلم وقال احمد واسحاق قد ثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم على الخمرة **قال** ابو عيسى والخمرة هو حصير صغير

اور جو تم سے فوت ہو جائے پس اسکو پورا کر لو اور اس باب میں روایت ہے ابی قتادہ اور ابی بن کعب اور ابی سعید اور زید بن ثابت اور جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے کہا ابو عیسیٰ نے اہل علم نے مسجد کی طرف چلنے میں اختلاف کیا ہے پس بعض نے انہیں سے جلد چلنے کو اختیار کیا ہے جبکہ تکبیر اولیٰ کے فوت ہونے کا خوف ہو حتی کہ ایک عالم کا ذکر کیا گیا ہے کہ وہ نماز کی طرف دوڑتا تھا اور بعض نے انہیں سے جلدی چلنے کو مکروہ جانا ہے اور مختار رکھا کہ اپنی ہیئت اور آرام پر چلے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام احمد اور اسحاق اور کہا کہ عمل حدیث ابو ہریرہ پر ہے اور کہا اسحاق نے اگر تکبیر اولیٰ کے فوت ہونے کا خوف کرے تو جلدی دوڑنے میں کچھ خوف نہیں ہے حدیث کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُنہنے سعید بن مسیب سے اُنہنے ابی ہریرہ سے اُنہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث ابی سلمہ کے جو ابو ہریرہ سے ہے اسی طرح کہا ہے عبد الرزاق نے سعید بن مسیب سے اُنہنے ابی ہریرہ سے اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث یزید بن زریع سے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُنہنے سعید بن مسیب سے اُنہنے ابی ہریرہ سے اُنہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** مسجد میں بیٹھنے اور نماز کی انتظاری کرنے کی فضیلت کے بیان میں حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے ہمام بن منبہ سے اُنہنے ابی ہریرہ سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک تمہارا نماز میں رہیگا جبتک اسکی انتظاری کرتا رہیگا اور ہمیشہ فرشتے ہر ایک تمہارے پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں جبتک وہ مسجد میں ہو اے اللہ بخش اسکو اے اللہ رحمت کر جبتک اسکو حدث نہو پس ایک مرد نے حضرموت والوں قبیلہ سے کہا ہے اے ابا ہریرہ حدث کیا چیز ہے کہا اُسنے گوز مارنا اور اس باب میں روایت ہے علی اور ابی سعید اور انس اور عبد اللہ بن مسعود اور سہل بن سعد سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہے **باب** بوریے پر نماز پڑھنے کے بیان میں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُنہنے عکرمہ سے اُنہنے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوریے پر نماز پڑھا کرتے تھے اور اس باب میں روایت ہے ام حبیبہ اور ابن عمر اور ام سلیم اور عائشہ اور میمونہ اور ام کلثوم بنت ابی سلمہ اور ابن عبد الاسد سے اور اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا نہیں ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے اور ساتھ اسیکے کہا ہے بعض اہل علم نے اور کہا امام احمد اور اسحاق نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بوریے پر پڑھنا ثابت ہوا ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور خمرہ چھوٹا بوریا ہے

ل معلوم ہوا کہ [illegible] دوڑ کے چلنا منع ہے [illegible] اور بعض [illegible] تکبیر [illegible] معلوم ہوتا ہے تکبیر اولیٰ کے واسطے بھی جلدی [illegible] نماز [illegible] جو شخص اپنے وضو کے ساتھ [illegible] جمعہ نماز کا [illegible] مسلم کی حدیث میں [illegible] نماز کا قصد کرتا ہے تو وہ نماز ہی میں ہوتا ہے [illegible]

باب ما جاء فی الصلوٰۃ علی الحصیر **حدثنا** نصر بن علی نا عیسی بن یونس عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی حصیر وفی الباب عن انس والمغیرۃ بن شعبۃ **قال** ابو عیسیٰ وحدیث ابی سعید حدیث حسن والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم الا ان قوما من اھل العلم اختاروا الصلوٰۃ علی الارض استحبابا **باب** ما جاء فی الصلوٰۃ علی البسط **حدثنا** ھناد نا وکیع عن شعبۃ عن ابی التیاح الضبعی قال سمعت انس بن مالک یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخالطنا حتی کان یقول لاخ لی صغیر یا ابا عمیر ما فعل النغیر قال ونضح بساط لنا فصلی علیہ وفی الباب عن ابن عباس **قال** ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم لم یروا بالصلوٰۃ علی البساط والطنفسۃ باسا وبہ یقول احمد واسحاق واسم ابی التیاح یزید بن حمید **باب** ما جاء فی الصلوٰۃ فی الحیطان **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد نا الحسن بن جعفر عن ابی الزبیر عن ابی الطفیل عن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یستحب الصلوٰۃ فی الحیطان قال ابو داؤد یعنی البساتین **قال** ابو عیسیٰ حدیث معاذ حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث الحسن بن ابی جعفر والحسن بن ابی جعفر قد ضعفہ یحیی بن سعید وغیرہ وابو الزبیر اسمہ محمد بن مسلم بن تدرس وابو الطفیل اسمہ عامر بن واثلۃ **باب** ما جاء فی سترۃ المصلی **حدثنا** قتیبۃ وھناد قالا نا ابو الاحوص عن سماک بن حرب عن موسی بن طلحۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع احدکم بین یدیہ مثل مؤخرۃ الرحل فلیصل ولا یبالی من مر من وراء ذلک وفی الباب عن ابی ھریرۃ وسھل بن ابی حثمۃ وابن عمر وسبرۃ بن معبد وابی جحیفۃ وعائشۃ

باب ٹاٹ پر نماز پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہم سے عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے اُنہوں نے ابی سفیان سے اُنہوں نے جابر سے اُنہوں نے ابی سعید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹاٹ پر نماز پڑھی ہے اور اس باب میں روایت ہے انس اور مغیرہ بن شعبہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے مگر یہ کہ ایک قوم نے اہل علم سے زمین پر بطور استحباب کے نماز پڑھنے کو پسند کیا ہے **باب** بساط پر نماز پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے شعبہ سے اُنہوں نے ابی التیاح ضبعی سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے انس بن مالک سے کہ کہتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ خلط ملط بہت رکھتے تھے حتی کہ میرے ایک چھوٹے بھائی کو کہا کرتے تھے یا ابا عمیر سلہ نغیر لال نے کیا کیا ہے کہا انس نے اور ہمارے واسطے بساط تھا اسکو چھڑکا گیا سو آپ نے اسپر نماز پڑھی اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور من بعدہم سے اسی پر ہے یہ لوگ بساط اور طنفسہ پر نماز پڑھنے کا کچھ خوف نہیں دیکھتے اور ساتھ اسیکے کہتا ہے امام احمد اور اسحاق اور نام ابی التیاح کا یزید بن حمید ہے **باب** باغوں میں نماز پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہم سے حسن بن ابی جعفر نے ابی الزبیر سے اُنہوں نے ابی الطفیل سے اُنہوں نے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باغوں میں نماز پڑھنے کو پسند کرتے تھے کہا ابو داؤد نے حیطان کے معنے باغوں کے ہیں **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث معاذ کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث حسن بن ابی جعفر سے اور حسن بن ابی جعفر کو یحییٰ بن سعید وغیرہ نے ضعیف کیا ہے اور ابو الزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے اور ابو الطفیل کا نام عامر بن واثلہ ہے **باب** نمازی کے سترہ کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ اور ہناد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُنہوں نے موسیٰ بن ابی طلحہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کسی نے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھی تو چاہیے کہ نماز پڑھے اور کچھ خیال نہ کرے کہ اسکی اُس طرف سے کون گذر گیا اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور سہل بن ابی حثمہ اور ابن عمر اور سبرہ بن معبد اور ابی جحیفہ اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم

سلہ ابو عمیر انس کا چھوٹا بھائی تھا اُسنے ایک چڑیا پالی تھی جسکو ہندی میں لال کہتے ہیں سو وہ لال مرگیا تھا تو وہ لڑکا اسکی یاد سے غمگین رہتا تھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت میں کیا کیا اخلاق تھے چھوٹے چھوٹے بچوں کی خاطرداری فرماتے تھے یہ تمام حدیث نہیں بلکہ حدیث کا ایک حصہ ہے اور طنفسہ ایک لفظ عام ہے کپڑا ہو یا بوریا وغیرہ عرض اسکا نصف گز ہوتا ہے سلہ یعنے اگر میدان میں نماز پڑھے تو ہاتھ کے برابر ایک لکڑی وغیرہ گاڑ لیوے پھر بیدھڑک نماز پڑھے جو چاہے آمدورفت کرے

قال ابو عيسى حديث طلحة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم قالوا سترة الامام سترة لمن خلفه **باب** ما جاء في كراهية المرور بين يدي المصلي **حدثنا** الانصاري نا معن نا مالك بن انس عن ابي النضر عن بسر بن سعيد ان زيد بن خالد الجهني ارسل الى ابي جهيم يسأله ماذا سمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم في المار بين يدي المصلي فقال ابو جهيم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه لكان ان يقف اربعين خير له من ان يمر بين يديه قال ابو النضر لا ادري قال اربعين يوما او اربعين شهرا او اربعين سنة وفي الباب عن ابي سعيد الخدري وابي هريرة وابن عمر وعبد الله بن عمرو **قال** ابو عيسى حديث ابي جهيم حديث حسن صحيح وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لان يقف احدكم مائة عام خير له من ان يمر بين يدي اخيه وهو يصلي والعمل عليه عند اهل العلم كرهوا المرور بين يدي المصلي ولم يروا ان ذلك يقطع صلوة الرجل **باب** ما جاء لا يقطع الصلوة شيء **حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب نا يزيد بن زريع نا معمر عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس قال كنت رديف الفضل على اتان فجئنا والنبي صلى الله عليه وسلم يصلي باصحابه بمنى قال فنزلنا عنها فوصلنا الصف فمرت بين ايديهم فلم تقطع صلوتهم وفي الباب عن عائشة والفضل بن عباس وابن عمر **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم من التابعين قالوا لا يقطع الصلوة شيء وبه يقول سفيان والشافعي **باب** ما جاء انه لا يقطع الصلوة الا الكلب والحمار والمرأة

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث طلحہ کی حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے۔ اور کہا انہوں نے امام کا سترہ اسکا بھی سترہ ہے جو اسکے پیچھے ہے **باب** نمازی کے آگے گذرنے کی کراہیت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے ابی النضر سے اُسنے بسر بن سعید سے یہ کہ زید بن خالد جہنی نے ابی جہیم کی طرف ایک آدمی بھیجا کہ اُس سے پوچھے کہ تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نمازی کے آگے گذرنے والے کے حق میں کیا سنا ہے پس کہا ابو جہیم نے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر نمازی کے آگے کا گذرنے والا جانتا کہ اسپر کتنا گناہ[1] ہے تو ضرور اسکو وہاں کا ٹھہرا ہونا چالیس (برس یا مہینے یا گھڑی) اسکے گذرنے سے بہتر معلوم ہوتا۔ کہا ابو النضر نے میں نہیں جانتا کہ فرمایا آپ نے چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس برس اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید خدری اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو جہیم کی حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ البتہ ٹھہرا ہونا ایک تمہارے کا سو سال بہتر ہے اسکے لیے اس سے کہ اپنے بھائی کے آگے سے گذرے اس حالت میں کہ وہ نماز پڑھتا ہو اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے انہوں نے نمازی کے آگے گذرنے کو مکروہ جانا ہے اور انکا یہ گمان نہیں کہ آدمی کی نماز اس سے ٹوٹ جاتی ہے **باب** اس بیان میں کہ نماز کو کوئی چیز قطع نہیں کرتی **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے میں فضل کے پیچھے گدھی پر سوار تھا پس ہم اُسوقت آئے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں اصحاب کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہا اُنہوں نے پس اُترے ہم اُس سے اور مل گئے صف سے پس گذر رہی وہ گدھی اُنکے آگے سے گذرنے کو پس نہ قطع کیا نماز کو اور اس باب میں عائشہ اور فضل بن عباس اور ابن عمر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے اور عمل اکثر اہل علم کا نبی صلعم کے صحابہ اور جو بعد انکے ہیں تابعین سے اسی پر ہے کہا انہوں نے کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی اور اسی طرح سفیان اور شافعی فرماتے ہیں **باب** اس بیان میں کہ کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی سوا اسکے کتے اور گدھے اور عورت کے

---

[1] نمازی کے آگے سے گذرنا اسوقت گناہ ہے جب اسکے آگے کوئی آڑ مثل دیوار نیزہ کے نہ ہو اگر آڑ ہو تو پھر گناہ نہیں ہے مثلاً نمازی کے آگے کوئی [illegible] تو گذرنا منع نہیں ہے۔

حدثنا احمد بن منيع نا هشيم نا يونس ومنصور بن زاذان عن حميد بن هلال عن عبد الله بن الصامت قال سمعت اباذر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى الرجل وليس بين يديه كآخرة الرحل او كواسطة الرحل قطع صلوته الكلب الاسود والمرأة والحمار فقلت لابي ذر ما بال الاسود من الاحمر من الابيض فقال يا ابن اخي سألتني كما سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الكلب الاسود شيطان وفي الباب عن ابي سعيد والحكم الغفاري وابي هريرة وانس **قال** ابو عيسى حديث ابي ذر حديث حسن صحيح وقد ذهب بعض اهل العلم اليه قالوا يقطع الصلوة الحمار والمرأة والكلب الاسود وقال احمد الذي لا اشك فيه ان الكلب الاسود يقطع الصلوة وفي نفسي من الحمار والمرأة شيء قال اسحق لا يقطعها شيء الا الكلب الاسود **باب** ما جاء في الصلوة في الثوب الواحد

حدثنا قتيبة نا الليث عن هشام بن عروة عن ابيه عن عمر بن ابي سلمة انه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في بيت ام سلمة مشتملا في ثوب واحد وفي الباب عن ابي هريرة وجابر وسلمة بن الاكوع وانس وعمرو بن ابي اسيد وابي سعيد وكيسان وابن عباس وعائشة وام هانئ وعمار بن ياسر وطلق بن علي وعبادة بن الصامت الانصاري **قال** ابو عيسى حديث عمر بن ابي سلمة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم من التابعين وغيرهم قالوا لا بأس بالصلوة في الثوب الواحد وقد قال بعض اهل العلم يصلي الرجل في ثوبين **باب** ما جاء في ابتداء القبلة

حدثنا هناد نا وكيع عن اسرائيل عن ابي اسحق عن البراء بن عازب قال لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة صلى نحو بيت المقدس ستة او سبعة عشر شهرا وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب ان يوجه الى الكعبة

حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے یونس اور منصور بن زاذان نے حمید بن ہلال سے اُنہوں نے عبد اللہ بن صامت سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے ابا ذر سے کہ کہتا تھا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ نماز پڑھے ہم میں سے کوئی شخص اور نہ ہو آگے اُسکے کوئی چیز مثل پچھلی لکڑی کجاوے کے یا وسط لکڑی کجاوے کے (سترہ اوٹ کی) تو توڑ دیتے ہیں اُسکی نماز کو کتا سیاہ اور عورت اور گدھا پس کہا میں نے ابا ذر سے کیوں ہے یہ حال سیاہ کتے کا سرخ اور سفید سے پس کہا اُنہوں نے اے میرے بھتیجے پوچھا تو نے مجھسے جیسا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا پس فرمایا آپ نے کتا سیاہ شیطان ہے اور اس باب میں ابی سعید اور حکم غفاری اور ابی ہریرہ اور انس سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابی ذر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض اہل علم اس طرف گئے ہیں کہ کہا اُنہوں نے توڑ دیتے ہیں نماز کو گدھا اور عورت اور کتا سیاہ۔ اور کہا احمد نے جسمیں مجھے شک نہیں وہ یہ ہے کہ کتا سیاہ نماز کو توڑ دیتا ہے اور گدھے اور عورت کی نسبت میرے دل میں کچھ کھٹکا سا ہے۔ کہا اسحٰق نے نہیں توڑتی اُسکو کوئی چیز مگر کتا سیاہ **باب** ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ہشام سے وہ ابن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے یہ کہ دیکھا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ام سلمہ کے گھر میں ایک کپڑے میں لپیٹے ہوئے نماز پڑھتے تھے اور اس باب میں ابو ہریرہ اور جابر اور سلمہ بن اکوع اور انس اور عمرو بن ابی اسید اور ابی سعید اور کیسان اور ابن عباس اور عائشہ اور ام ہانی اور عمار بن یاسر اور طلق بن علی اور عبادہ بن صامت انصاری سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے عمر بن سلمہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اکثر اہل علم کا صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین سے اسی پر ہے کہ کہا اُنہوں نے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے سے کچھ خوف نہیں ہے۔ اور کہا بعض اہل علم نے نماز پڑھے آدمی دو کپڑوں میں **باب** ابتداء قبلہ کے بیان میں **حدیث کی** ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اسرائیل سے اُنہوں نے ابی اسحٰق سے اُنہوں نے براء بن عازب سے کہا اُنہوں نے جس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینے میں آئے نماز پڑھی انہوں نے سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف اور تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے کہ منہ کریں طرف کعبے کے

؎۱ حق تو یہ ہے کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی خواہ کتا ہو یا عورت یا کوئی اور چیز مگر نماز میں خشوع اور خضوع کم ہو جاتا ہے اور خشوع و خضوع کے ٹوٹنے ہی پر شارع نے لفظ قطع کا اطلاق فرمایا ہے۔ ؎۲ یعنی اس طور سے کپڑا لپیٹے کہ ایک طرف ایک کاندھے پر ہو اور دوسرا دوسرے پر۔ یہ اس صورت میں ہے کہ کپڑا بڑا ہو اور اگر کپڑا چھوٹا ہو تو چاہیے کہ گرہ پر گرہ دیوے اور نماز پڑھے کذا استفدناہ من الاحادیث۔ ۱۲

فانزل الله تعالى قد نرى تقلب وجهك في السماء فلنولينك قبلة ترضها فول وجهك شطر المسجد الحرام فوجه الى الكعبة وكان يحب ذلك فصلى رجل معه العصر ثم مر على قوم من الانصار وهم ركوع في صلوة العصر نحو بيت المقدس فقال هو يشهد انه صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وانه قد وجه الى الكعبة قال فانحرفوا وهم ركوع وفي الباب عن ابن عمر وابن عباس وعمارة بن اوس وعمرو بن عوف المزني وانس **قال** ابو عيسى حديث البراء حديث حسن صحيح وقد روى سفيان الثوري عن ابي اسحق **حدثنا** هناد نا وكيع عن سفيان عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال كانوا ركوعا في صلوة الصبح **قال** ابو عيسى هذا حديث صحيح **باب** ما جاء ان ما بين المشرق والمغرب قبلة **حدثنا** محمد بن ابي معشر نا ابي عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين المشرق والمغرب قبلة **حدثنا** يحيى بن موسى نا محمد بن ابي معشر مثله **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة قد روي عنه من غير وجه وقد تكلم بعض اهل العلم في ابي معشر من قبل حفظه واسمه نجيح مولى بني هاشم قال محمد لا اروي عنه شيئا وقد روى عنه الناس قال محمد حديث عبد الله بن جعفر المخرمي عن عثمان بن محمد الاخنسي عن سعيد المقبري عن ابي هريرة اقوى واصح من حديث ابي معشر **حدثنا** الحسن بن بكر المروزي نا المعلى بن منصور نا عبد الله بن جعفر المخرمي عن عثمان بن محمد الاخنسي عن سعيد المقبري عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما بين المشرق والمغرب قبلة وانما قيل عبد الله بن جعفر المخرمي لانه من ولد المسور بن مخرمة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روي عن غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ما بين المشرق والمغرب قبلة منهم عمر بن الخطاب

پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تحقیق دیکھتے ہیں ہم پھرنا منہ تیرے کا بیچ آسمان کے پس البتہ پھیر دینگے ہم تجکو اس قبلہ کی طرف کہ جسکو تو پسند کرے۔ پس پھیر منہ اپنے کو طرف مسجد الحرام کے پس متوجہ ہوئے انحضرت طرف کعبے کے اور تھے دوست رکھتے اُسکو پس نماز پڑھی ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مرد نے عصر کی پھر گیا وہ ایک قوم انصار کے پاس اور وہ بیت المقدس کی طرف عصر کی نماز کے رکوع میں تھے۔ پس کہا اُسنے میں گواہی دیتا ہوں یہ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور آنحضرتؐ نے کعبہ کی طرف منہ کیا تھا۔ پس کہا اُسنے وہ لوگ رکوع کی حالت میں کعبہ کی طرف پھر گئے۔ اور اس باب میں ابن عمرؓ اور ابن عباس اور عمارہ بن اوس اور عمرو بن عوف المزنی اور انسؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے براء کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے تھے وہ لوگ رکوع میں صبح کی نماز میں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے

باب مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن ابی معشر نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ درمیان مشرق اور مغرب کے قبلہ ہے **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ابی معشر نے مثل اسکے کہا ابو عیسیٰ نے ابی ہریرہ کی حدیث کئی وجہ سے روایت کی گئی ہے اور بعض اہل علم نے ابی معشر کے حافظہ کی نسبت کلام کیا ہے اور نام اسکا نجیح مولی بنی ہاشم کا ہے کہا محمد نے میں اس سے کوئی روایت نہیں کرتا اور لوگ اس سے روایت کرتے ہیں کہا محمد نے حدیث عبد اللہ بن جعفر مخرمی کی جو اُسنے عثمان بن محمد اخنسی سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے روایت کی ہے بہت قوی اور صحیح ہے حدیث ابی معشر سے **حدیث** کی ہمسے حسن بن بکر مروزی نے کہا حدیث کی ہمسے معلی بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن جعفر مخرمی نے اُسنے عثمان بن محمد اخنسی سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے درمیان مشرق اور مغرب کے قبلہ ہے اور عبد اللہ بن جعفر مخرمی اسلیے کہا گیا ہے کہ وہ مسور بن مخرمہ کی اولاد میں سے ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی ایک نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ درمیان مشرق اور مغرب کے قبلہ ہے جن میں سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

وعلي بن ابي طالب وابن عباس وقال ابن عمر اذا جعلت المغرب عن يمينك والمشرق عن يسارك فما بينهما قبلة اذا استقبلت القبلة وقال ابن المبارك ما بين المشرق والمغرب قبلة هذا لاهل المشرق واختار عبدالله بن المبارك التياسر لاهل مرو **باب** ما جاء في الرجل يصلي لغير القبلة في الغيم **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع نا اشعث بن سعيد السمان عن عاصم بن عبيدالله عن عبدالله بن عامر بن ربيعة عن ابيه قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر في ليلة مظلمة فلم ندر اين القبلة فصلى كل رجل منا على حياله فلما اصبحنا ذكرنا ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فنزل فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ **قال** ابو عيسى هذا حديث ليس اسناده بذاك ولا نعرفه الا من حديث اشعث السمان و اشعث بن سعيد ابو الربيع السمان يضعف في الحديث وقد ذهب اكثر اهل العلم الى هذا قالوا اذا صلى في الغيم لغير القبلة ثم استبان له بعد ما صلى انه صلى لغير القبلة فان صلوته جائزة وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك واحمد واسحق **باب** ما جاء في كراهية ما يصلى اليه وفيه **حدثنا** محمود بن غيلان حدثنا المقرئ قال نا يحيى بن ايوب عن زيد بن جبيرة عن داؤد بن الحصين عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يصلى في سبعة مواطن في المزبلة والمجزرة والمقبرة وقارعة الطريق وفي الحمام ومعاطن الابل وفوق ظهر بيت الله **حدثنا** علي بن حجر نا سويد بن عبدالعزيز عن زيد بن جبيرة عن داؤد بن حصين عن نافع عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم معناه نحوه وفي الباب عن ابي مرثد وجابر وانس **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر اسناده ليس بذاك القوي وقد تكلم في زيد بن جبيرة من قبل حفظه وقد روى له الليث بن سعد

اور علی ابن ابی طالب اور ابن عباس ہیں۔ کہا ابن عمر نے جس وقت کہ کیا جاوے مغرب تیرے داہنی طرف اور مشرق بائیں طرف پس ان دونوں کے درمیان قبلہ ہے جبکہ تو قبلہ کی طرف سامنے ہو۔ اور کہا ابن مبارک نے درمیان مشرق اور مغرب کے قبلہ ہے۔ یہ اہل مشرق کے لیے ہے۔ اور اختیار کیا ہے عبداللہ بن مبارک نے بائیں طرف اہل مرو کے لیے **باب** اس مرد کے بیان میں جو ابر میں غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہو **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے اشعث بن سعید السمان نے عاصم بن عبیداللہ سے اُسنے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے اندھیری رات میں ہم تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا پس ہم قبلہ کو نہیں پہچانتے تھے۔ پس نماز پڑھی ہر ایک نے اپنے منہ کے سامنے۔ پس جس وقت صبح ہوئی تو ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر کیا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی جس طرف تم منہ کرو پس وہی طرف منہ اللہ کا ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد ایسی قوی نہیں ہے اور نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر اشعث سمان کی حدیث سے اور اشعث بن سعید ابو الربیع سمان حدیث میں ضعیف کیا گیا ہے اور گئے اکثر اہل علم اسی طرف کہ انھوں نے کہا ہے۔ جبکہ ابر میں غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھی جاوے اور نماز پڑھنے کے بعد پتہ لگ جاوے کہ غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھی گئی ہے تو نماز اُسکی جائز ہے۔ اور یہی کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق **باب** اس بیان میں کہ جسکی طرف نماز پڑھنی مکروہ ہے اور جس جگہ میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے مقری نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے یحییٰ بن ایوب نے زید بن جبیرہ سے اسنے داؤد بن حصین سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سات جگہ میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔ ایک جہاں پلیدی ڈالی جاوے۔ اور جہاں اونٹ وغیرہ ذبح کیے جاویں۔ اور قبروں میں۔ اور وسط راستہ میں اور حمام میں اور اونٹوں کے بٹھلانے کی جگہ میں۔ اور بیت اللہ کی چھت پر **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے سوید بن عبدالعزیز نے اُسنے زید بن جبیرہ سے اُسنے داؤد بن حصین سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اسی معنے کے اسی طرح اور اس باب میں ابی مرثد اور جابر اور انس سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث کی اسناد ایسی قوی نہیں۔ اور زید بن جبیرہ کے حافظہ کی نسبت کلام کیا گیا ہے اور اس حدیث کو لیث بن سعد نے

هذا الحديث عن عبيد الله بن عمر العمري عن نافع عن ابن عمر عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله وحديث ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم اشبه واصح من حديث الليث بن سعد وعبد الله بن عمر العمري ضعفه بعض اهل الحديث من قبل حفظه منهم يحيى بن سعيد القطان **باب** ما جاء في الصلوة في مرابض الغنم واعطان الابل **حدثنا** ابو كريب نا يحيى بن آدم عن ابي بكر بن عياش عن هشام عن ابن سيرين عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا في مرابض الغنم ولا تصلوا في معاطن الابل **حدثنا** ابو كريب نا يحيى بن آدم عن ابي بكر بن عياش عن ابي حصين عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله او بنحوه وفي الباب عن جابر بن سمرة والبراء وسبرة بن معبد الجهني و عبد الله بن مغفل وابن عمر وانس **قال** ابو عيسى وحديث ابي هريرة حديث حسن صحيح وعليه العمل عند اصحابنا وبه يقول احمد واسحاق وحديث ابي حصين عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم حديث غريب ورواه اسرائيل عن ابي حصين عن ابي صالح عن ابي هريرة موقوفا ولم يرفعه واسم ابي حصين عثمان بن عاصم الاسدي **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن شعبة عن ابي التياح الضبعي عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي في مرابض الغنم **قال** ابو عيسى هذا حديث صحيح وابو التياح اسمه يزيد بن حميد **باب** ما جاء في الصلوة على الدابة حيث ما توجهت به **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع ويحيى بن آدم قالا نا سفيان عن ابي الزبير عن جابر قال بعثني النبي صلى الله عليه وسلم في حاجة فجئت وهو يصلي على راحلته نحو المشرق والسجود اخفض من الركوع

عبد اللہ بن عمر عمری سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے روایت کیا ہے اور ابن عمر کی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت اچھی اور صحیح ہے لیث بن سعد کی حدیث سے اور عبد اللہ بن عمر العمری کو بعض اہل حدیث نے اُسکے حافظے کی کمی کی وجہ سے ضعیف بیان کیا ہے انہیں سے یحیی بن سعید قطان ہے **باب** بکری اور اونٹوں کے رہنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے ابی بکر بن عیاش سے اُسنے ہشام سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے رہنے کی جگہ میں نماز پڑھو اور مت نماز پڑھو اونٹوں کے رہنے کی جگہ میں **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے ابی بکر بن عیاش سے اُسنے ابی حصین سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے یا مانند اُسکے اور اس باب میں جابر بن سمرہ اور براء اور سبرہ بن معبد جہنی اور عبد اللہ بن مغفل اور ابن عمر اور انس سے روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک اسی پر عمل ہے اور اسی طرح کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور حدیث ابی حصین کی ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث غریب ہے۔ اور روایت کیا اسکو ابی حصین نے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے موقوف اور نہیں مرفوع کیا اسکو اور نام ابی حصین کا عثمان بن عاصم اسدی ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے شعبہ سے اُسنے ابی ضبعی سے اُسنے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے رہنے کی جگہ میں نماز پڑھتے تھے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث صحیح ہے اور ابو التیاح نام اُسکا یزید بن حمید ہے **باب** چارپایہ پر نماز پڑھنے کے بیان میں جدھر کو وہ منہ کرے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع اور یحیی بن آدم نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے سفیان نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے بھیجا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حاجت کو تب آیا میں حالانکہ وہ نماز پڑھتے تھے اپنی اونٹنی پر مشرق کی طرف اور سجدہ رکوع سے نیچے تھا

لہ اونٹوں کی جگہ میں نماز پڑھنے سے آپ نے نجاست کی وجہ سے منع نہیں کیا بلکہ اس وجہ سے کہ انکی جگہ میں نماز پڑھنے سے سبب خوف نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ احتمال ہوتا ہے کہ انکے کودنے سے آدمی کو ضرر پہنچتا ہے برخلاف بکریوں کے کہ انکے اڑنے بھڑنے سے لوگ بہت کم ضعیف [illegible] آدمی اسمیں [illegible] رہتا ہے ۱۲

وفی الباب عن انس وابن عمر وابی سعید وعامر بن ربیعة **قال** ابو عیسی حدیث جابر حدیث حسن صحیح وروی من غیر وجه عن جابر والعمل علیه عند عامة اهل العلم لا نعلم بینهم اختلافا لا یرون باسا ان یصلی الرجل علی راحلته تطوعا حیث ما کان وجهه الی القبلة او غیرها **باب** فی الصلوة الی الراحلة **حدثنا** سفیان بن وکیع نا ابو خالد الاحمر عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی الی بعیره او راحلته وکان یصلی علی راحلته حیث ما توجهت به **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وهو قول بعض اهل العلم لا یرون بالصلوة الی البعیر باسا ان یستتر به **باب** ما جاء اذا حضر العشاء واقیمت الصلوة فابدأوا بالعشاء **حدثنا** قتیبة نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن انس یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا حضر العشاء واقیمت الصلوة فابدأوا بالعشاء وفی الباب عن عائشة وابن عمر وسلمة بن الاکوع وام سلمة **قال** ابو عیسی حدیث انس حدیث حسن صحیح وعلیه العمل عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم منهم ابو بکر وعمر وابن عمر وبه یقول احمد واسحاق یقولان یبدأ بالعشاء وان فاتته الصلوة فی الجماعة سمعت الجارود یقول سمعت وکیعا یقول فی هذا الحدیث یبدأ بالعشاء اذا کان الطعام یخاف فساده والذی ذهب الیه بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم اشبه بالاتباع وانما ارادوا ان لا یقوم الرجل الی الصلوة وقلبه مشغول بسبب شیء وقد روی عن ابن عباس انه قال لا نقوم الی الصلوة وفی انفسنا شیء وروی عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال اذا وضع العشاء واقیمت الصلوة فابدأوا بالعشاء قال وتعشی ابن عمر وهو یسمع قراءة الامام

اور اس باب میں انس اور ابن عمر اور ابی سعید اور عامر بن ربیعہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ سے جابر سے روایت کی گئی ہے۔ اور عام اہل علم کا عمل اسی پر ہے ہم ان میں سے کسیکا اختلاف نہیں جانتے یہ لوگ کچھ خوف اسمیں نہیں جانتے کہ نفل نماز اپنی سواری پر پڑھ لی جاوے جس طرف کہ منہ اُسکا ہو خواہ قبلہ کی طرف یا غیر قبلہ کی طرف **باب** کجاوے کیطرف نماز پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو خالد احمر نے عبید اللہ بن عمر سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ اور کجاوے کی طرف نماز پڑھی ہے اور اپنی سواری پر نماز پڑھا کرتے تھے جس طرف کو منہ کیا کرتی تھی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا یہ لوگ اونٹ کی طرف نماز پڑھنے میں اس طور سے کہ اُسکو سترہ بنایا جاوے کچھ خوف نہیں دیکھتے **باب** اس بیان میں کہ جب کھانا حاضر ہو اور نماز کے لیے تکبیر ہوجائے تو ابتدا ساتھ کھانے کے کرو **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُنہوں نے انس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتے ہیں کہ فرمایا آپ نے جب کھانا حاضر ہو اور نماز کے لیے تکبیر ہو جائے تو ابتدا ساتھ کھانے کے کرو اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابن عمر اور سلمہ بن اکوع اور ام سلمہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے اور اسی پر بعض عالموں کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے عمل ہے انہیں سے حضرت ابو بکر اور عمر اور ابن عمر ہیں اور یہی کہتا ہے احمد اور اسحاق یہ دونوں کہتے ہیں کہ پہلے کھانا ہی شروع کرے اگرچہ اسکو جماعت سے نماز فوت ہو جائے۔ سنا میں نے جارود سے کہ کہتا سنا میں وکیع سے کہ کہتا اس حدیث میں کھانے کی ابتدا اُسوقت کرے جبکہ طعام کے خراب ہونے کا خوف ہو اور وہ حکم کہ جسکی طرف بعض علماء نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے گئے ہیں وہ تابعداری کے لائق زیادہ مناسب ہے اور اُنکا ارادہ یہ ہے کہ آدمی نماز کی طرف نہ کھڑا ہو اُس حالت میں کہ دل مشغول ہو بسبب کسی چیز کے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ کہا اُنہوں نے ہم نماز کی طرف نہیں کھڑے ہوتے اُس حالت میں کہ ہمارے دلوں میں کوئی چیز ہو اور بواسطہ ابن عمر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے جب کھانا رکھا جاوے اور نماز کے لیے تکبیر ہو جائے تو ابتدا ساتھ کھانے کے کرو۔ کہا راوی نے ابن عمر نے عشا کا کھانا اس حالت میں کھایا کہ امام کی قرات سنتا تھا

ف یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جب کھانا حاضر ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لو خراب یا عدم خراب کی تعیین کوئی نہیں بلکہ ظاہر حدیث تازہ کھانے پر دلالت کرتی ہے یہ اُس صورت میں ہے کہ کھانا کھانے کے بعد نماز کا وقت باقی رہے اگر یہ خوف ہو کہ کھانا کھانے کے بعد نماز کا وقت جاتا رہیگا تو پھر پہلے نماز پڑھ لے اگرچہ دل اُسکا کھانے کی طرف متوجہ رہے ۱۲

حدثنا بذلك هناد نا عبدة عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر **باب** ما جاء في الصلوة عند النعاس **حدثنا** هارون بن اسحاق الهمداني نا عبدة بن سليمان الكلابي عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نعس احدكم وهو يصلي فليرقد حتى يذهب عنه النوم فان احدكم اذا صلى وهو ينعس لعله يذهب ليستغفر فيسب نفسه وفي الباب عن انس وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح **باب** ما جاء من زار قوما فلا يصل بهم **حدثنا** هناد ومحمود بن غيلان قالا نا وكيع عن ابان بن يزيد العطار عن بديل بن ميسرة العقيلي عن ابي عطية رجل منهم قال كان مالك بن الحويرث ياتينا في مصلانا يتحدث فحضرت الصلوة يوما فقلنا له تقدم فقال ليتقدم بعضكم حتى احدثكم لم لا اتقدم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من زار قوما فلا يؤمهم وليؤمهم رجل منهم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم قالوا صاحب المنزل احق بالامامة من الزائر وقال بعض اهل العلم اذا اذن له فلا باس ان يصلي به وقال اسحاق بحديث مالك بن الحويرث وشدد في ان لا يصلي احد بصاحب المنزل وان اذن له صاحب المنزل قال وكذلك في المسجد لا يصلي بهم في المسجد اذا زارهم يقول ليصل بهم رجل منهم **باب** ما جاء في كراهية ان يخص الامام نفسه بالدعاء **حدثنا** علي بن حجر نا اسماعيل بن عياش قال حدثني حبيب بن صالح عن يزيد بن شريح عن ابي حي المؤذن الحمصي عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لامرئ ان ينظر في جوف بيت امرئ حتى يستاذن فان نظر فقد دخل ولا يؤم قوما فيخص نفسه بدعوة دونهم فان فعل فقد خانهم ولا يقوم الى الصلوة وهو حقن

حدیث کی ہمکو ساتھ اسکے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے عبید اللہ سے اُنسے نافع سے اُنسے ابن عمر سے **باب** نیند کے وقت نماز پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان کلابی نے ہشام بن عروہ سے اُنسے اپنے باپ سے اُنسے عائشہ سے کہا اُنسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ کوئی تم میں سے اونگھے اِس حالت میں کہ نماز پڑھتا ہو تو چاہیے کہ سو رہے یہاں تک کہ نیند جاتی رہے اسواسطے کہ جب کوئی تم میں سے نماز پڑھیگا اُس حالت میں کہ اونگھتا ہے تو (اُسکو معلوم نہ ہوگا) کہ شاید وہ مغفرت مانگنے کا قصد کرے سو[1] اپنی جان کو کوسنے لگے اور اِس باب میں روایت ہے انس اور ابی ہریرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں جو شخص کسی قوم کی زیارت کو جائے تو اُنکو نماز نہ پڑھائے **حدیث** کی ہمسے ہناد اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے ابان بن یزید عطار نے اُنسے بدیل بن میسرہ عقیلی سے اُنسے ابی عطیہ سے جو یہ مرد انھیں سے ہیں کہا اُنسے مالک بن حویرث ہماری نماز گاہ میں آکر ہمکو حدیثیں سناتا تھا سو ایک دن نماز حاضر ہوگئی تو ہمنے اُس سے کہا آپ آگے ہو لیجیے پس اُنہوں نے کہا چاہیے کہ تم میں سے کوئی آگے ہو تاکہ میں تمسے حدیث بیان کرونگا کہ میں آگے کیوں نہیں ہوا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے جو شخص کسی قوم کی زیارت کو جائے تو اُنکی امامت نہ کرائے اور چاہیے کہ کوئی مرد انھیں سے امامت کرائے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اکثر صحابہ وغیرہ کا اسی پر ہے کہا اُنھوں نے صاحب گھر کا امامت کے ساتھ زیادہ لائق ہے زیارت کرنے والے سے اور کہا بعض اہل علم نے کہ جب صاحب گھر کا اُسکو اذن دیدے تو پھر نماز پڑھانے میں کچھ خوف نہیں ہے اور کہا اسحق نے ساتھ حدیث مالک بن حویرث کے اور اُنہوں نے اِس باب میں سختی کی ہے کہ کوئی شخص صاحب منزل کو نماز نہ پڑھائے اگرچہ صاحب منزل اُسکو اذن دے کہا اُنہوں نے ایسا ہی حال ہے مسجد میں کہ مسجد میں بھی کوئی امامت نہ کرائے جبکہ کسی کی زیارت کو جائے کہ کوئی مرد انھیں سے نماز پڑھائے **باب** اس کراہت کے بیان میں کہ امام دعا کے ساتھ اپنے نفس کو خاص کرے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن عیاش نے کہا حدیث کی مجھے حبیب بن صالح نے یزید بن شریح سے اُنسے ابی حی موذن حمصی سے اُنسے ثوبان سے اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کسی مرد کو حلال نہیں کہ کسی مرد کے گھر کے اندر نظر کرے یہاں تک کہ اذن لیلے سو اگر اُسنے نظر کی تو وہ (گویا) داخل ہوگیا اور نہ کسی قوم کی امامت کرائے سو اُنکے سوائے دعا کے ساتھ اپنے نفس کو خاص کرے سو اگر اُسنے کیا تو اُسنے اُنکی خیانت کی اور نماز کی طرف نہ کھڑا ہو اُس حالت میں کہ پیشاب کو روکنے والا ہو

---

[1] یعنی سو رہنے کے بعد جب نیند جاتی رہے [illegible] تب نماز پڑھے نیند کی حالت میں [illegible]

او وفی الباب عن ابی هریرة و ابی امامة **قال** ابو عیسی حدیث ثوبان حدیث حسن وقد روی هذا الحدیث عن معاویة بن صالح عن السفر بن نسیر عن یزید بن شریح عن ابی امامة عن النبی صلی الله علیه وسلم وروی هذا الحدیث عن یزید بن شریح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم وکان حدیث یزید بن شریح عن ابی حی المؤذن عن ثوبان فی هذا اجود اسنادا واشهر

باب ما جاء من ام قوما وهم له کارهون **حدثنا** عبد الاعلی بن واصل الکوفی نا محمد بن قاسم الاسدی عن الفضل بن دلهم عن الحسن قال سمعت انس بن مالک قال لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلثة رجل ام قوما وهم له کارهون وامرأة باتت وزوجها علیها ساخط ورجل سمع حی علی الفلاح ثم لم یجب وفی الباب عن ابن عباس وطلحة وعبد الله بن عمرو وابی امامة **قال** ابو عیسی حدیث انس لا یصح لانه قد روی هذا عن الحسن عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسل **قال** ابو عیسی ومحمد بن القاسم تکلم فیه احمد بن حنبل وضعفه ولیس بالحافظ وقد کره قوم من اهل العلم ان یؤم الرجل قوما وهم له کارهون فاذا کان الامام غیر ظالم فانما الاثم علی من کرهه وقال احمد واسحاق فی هذا اذا کره واحد او اثنان او ثلاثة فلا باس ان یصلی بهم حتی یکرهه اکثر القوم **حدثنا** هناد نا جریر عن منصور عن هلال بن یساف عن زیاد بن ابی الجعد عن عمرو بن الحارث بن المصطلق قال کان یقال اشد الناس عذابا اثنان امرأة عصت زوجها وامام قوم وهم له کارهون قال جریر قال منصور فسألنا عن امر الامام فقیل لنا انما عنی بهذا الائمة الظلمة فاما من اقام السنة فانما الاثم علی من کرهه **حدثنا** محمد بن اسمعیل نا علی بن الحسن نا الحسین بن واقد قال نا ابو غالب قال سمعت ابا امامة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلثة لا تجاوز صلوتهم اذانهم

اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی امامہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ثوبان کی حسن ہے اور روایت کی گئی یہ حدیث معاویہ بن صالح سے اُنہوں نے سفر بن نسیر سے اُنہوں نے یزید بن شریح سے اُنہوں نے ابی امامہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے یہ حدیث یزید بن شریح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث یزید بن شریح کی جو ابی حی موذن سے اُنہوں نے ثوبان سے روایت کی ہے اس باب میں باعتبار سند کے سب سے اچھی اور مشہور ہے

باب اس بیان میں کہ کوئی شخص کسی قوم کی امامت کرائے اور وہ قوم اسکو برا جانتی ہو **حدیث** کی ہم سے عبدالاعلیٰ بن واصل کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن قاسم اسدی نے فضل بن دلہم سے اُنہوں نے حسن سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے انس بن مالک سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں کو لعنت کی ہے ایک وہ مرد جو کسی قوم کی امامت کرائے اور وہ قوم اسکو برا جانتی ہو دوسری وہ عورت جس نے رات گذاری اس حالت میں کہ خاوند اسکا اسپر غصے رہا تیسرا وہ مرد جس نے حی علی الفلاح سنا پھر اُسنے جواب نہیں دیا یعنے نماز کو نہیں آیا اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور طلحہ اور عبداللہ بن عمر اور ابی امامہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح نہیں کیونکہ یہ حدیث بواسطہ حسن کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل مروی ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے محمد بن قاسم میں امام احمد نے کلام کیا ہے اور اسکو ضعیف کیا ہے اور وہ حافظ نہیں۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے مکروہ جانا ہے کہ مرد کسی قوم کی امامت کرائے اس حالت میں کہ وہ قوم اسکو مکروہ جانتی ہے پس اگر امام ظالم نہ ہو پھر گناہ اس شخص پر ہے جو اسکو مکروہ جانے اور کہا امام احمد اور اسحاق نے اس باب میں کہ جب ایک یا دو یا تین برا جانیں تو اُنکی نماز پڑھانے میں کچھ خوف نہیں یہانتک کہ اسکو اکثر قوم برا جانے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے جریر نے منصور سے اُنہوں نے ہلال بن یساف سے اُنہوں نے زیاد بن ابی الجعد سے اُنہوں نے عمرو بن حارث سے اُنہوں نے مصطلق سے کہا اُنہوں نے یہ بات مشہور تھی کہ سخت تر عذاب میں دو آدمی ہیں ایک وہ عورت جسنے اپنے خاوند کی نافرمانی کی دوسرا وہ مرد جس نے کسی قوم کی امامت کرائی اور وہ اسکو برا جانتے ہوں کہا جریر نے کہا منصور نے پس ہم نے امام کے حکم کی بابت سوال کیا تو ہمکو کہا گیا کہ مراد اس سے ظالم امام ہیں اور جس شخص نے بطور سنت کے امامت کرائی تو گناہ اسپر ہے جو اسکو برا جانے **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسماعیل نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن حسن نے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن واقد نے کہا اُنہوں نے حدیث کی ہم سے ابو غالب نے کہا اُنہوں نے سنا میں نے ابا امامہ سے کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین آدمی ہیں کہ انکی نماز انکے کانوں سے تجاوز نہیں کرتی

العبد الآبق حتی یرجع وامرأة باتت وزوجها علیها ساخط وامام قوم وهم له کارهون **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه وابو غالب اسمه حزور **باب** ما جاء اذا صلی الامام قاعدا فصلوا قعودا **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابن شهاب عن انس بن مالك قال خر رسول الله صلی الله علیه وسلم عن فرس فجحش فصلی بنا قاعدا فصلینا معه قعودا ثم انصرف فقال انما الامام او قال انما جعل الامام لیؤتم به فاذا کبر فکبروا واذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا ولك الحمد واذا سجد فاسجدوا واذا صلی قاعدا فصلوا قعودا اجمعون وفی الباب عن عائشة وابی هریرة وجابر وابن عمر ومعاویة **قال** ابو عیسی حدیث انس ان النبی صلی الله علیه وسلم خر عن فرس فجحش حدیث حسن صحیح وقد ذهب بعض اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم الی هذا الحدیث منهم جابر بن عبد الله واسید بن حضیر وابو هریرة وغیرهم وبهذا الحدیث یقول احمد واسحاق وقال بعض اهل العلم اذا صلی الامام جالسا لم یصل من خلفه الا قیاما فان صلوا قعودا لم یجزهم وهو قول سفیان الثوری ومالك بن انس وابن المبارك والشافعی **باب** منه **حدثنا** محمود بن غیلان نا شبابة عن شعبة عن نعیم بن ابی هند عن ابی وائل عن مسروق عن عائشة قالت صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم خلف ابی بکر فی مرضه الذی مات فیه قاعدا **قال** ابو عیسی حدیث عائشة حدیث حسن صحیح غریب وقد روی عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال اذا صلی الامام جالسا فصلوا جلوسا وروی عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم خرج فی مرضه وابو بکر یصلی بالناس فصلی الی جنب ابی بکر والناس یأتمون بابی بکر وابو بکر یأتم بالنبی صلی الله علیه وسلم وروی عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی خلف ابی بکر قاعدا وروی عن انس بن مالك ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی خلف ابی بکر وهو قاعد

حدثنا بذلك عبد الله بن ابی زیاد نا شبابة بن سوار نا محمد بن طلحة عن حمید

ایک غلام بھاگا ہوا یہاں تک کہ لوٹ کر آوے دوسری وہ عورت جسنے رات گذاری اس حالت میں کہ خاوند اسکا اسپر ناراض تھا تیسرا اُس قوم کا امام جو کہ قوم اُسکو برا جانتی ہو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے اور ابو غالب کا نام حزور ہے **باب** اس بیان میں کہ جب امام بیٹھکر نماز پڑھے تو لوگ بھی بیٹھکر نماز پڑھیں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے انہوں نے انس بن مالک سے کہا انہوں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے اور زخمی ہو گئے سو آپ صلعم نے ہمکو نماز بیٹھکر پڑھائی۔ پس ہمنے بھی آپ کے ساتھ بیٹھکر پڑھی۔ پھر نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا بیشک امام یا فرمایا آپ نے بیشک امام اسی لیے مقرر ہوا ہے کہ اسکی پیروی کی جاوے سو جب تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب رکوع سے سر اُٹھاوے تو تم بھی اُٹھاؤ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا و لک الحمد کہو اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب بیٹھکر نماز پڑھے تو تم بھی سب کے سب بیٹھکر نماز پڑھو اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابوہریرہ اور جابر اور ابن عمر اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی جو یہ ہے کہ آنحضرت گھوڑے سے گر پڑے اور زخمی ہو گئے حسن صحیح ہے اور بعض علماء صحابہ اسی حدیث کیطرف گئے ہیں۔ انہیں میں سے جابر بن عبد اللہ اور اسید بن حضیر اور ابوہریرہ وغیرہ ہیں اور ساتھ اسی حدیث کے کہتا ہے امام احمد اور اسحاق کہا بعض اہل علم نے جب امام بیٹھکر نماز پڑھے تو اسکے پیچھے والے نہ نماز پڑھیں مگر کھڑے ہو کر پس اگر بیٹھکر پڑھیں تو انکو کافی نہیں ہوتی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی کا **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے شبابہ نے شعبہ سے اسنے نعیم بن ابی ہند سے کہتے ابی وائل سے اسنے مسروق سے اسنے عائشہ سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں حضرت ابوبکر کے پیچھے بیٹھکر نماز پڑھی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح غریب ہے اور بواسطہ حضرت عائشہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے کہ جب امام بیٹھکر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھکر پڑھو اور مروی ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیماری میں نکلے اس حالت میں کہ ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا رہا تھا سو آپ نے حضرت ابوبکر کے پہلو کی طرف نماز پڑھی اور لوگ حضرت ابوبکر کے ساتھ اقتدا کرتے تھے اور حضرت ابوبکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اقتدا کرتے تھے اور مروی ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کے پیچھے بیٹھکر نماز پڑھی اور مروی ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کے پیچھے بیٹھکر نماز پڑھی **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے عبد اللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے شبابہ بن سوار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن طلحہ نے حمید سے

ثابت عن انس قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه خلف ابي بكر قاعدا في ثوبه متوشحا به **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهكذا رواه يحيى بن ايوب عن حميد عن انس وقد رواه غير واحد عن حميد عن انس ولم يذكروا فيه عن ثابت ومن ذكر فيه عن ثابت فهو اصح **باب ما جاء في الامام ينهض في الركعتين ناسيا حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا ابن ابي ليلى عن الشعبي قال صلى بنا المغيرة بن شعبة فنهض في الركعتين فسبح به القوم وسبح بهم فلما قضى صلوته سلم ثم سجد سجدتي السهو وهو جالس ثم حدثهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل بهم مثل الذي فعل وفي الباب عن عقبة بن عامر وسعد وعبد الله ابن بحينة **قال** ابو عيسى حديث المغيرة بن شعبة قد روي من غير وجه عن المغيرة بن شعبة وقد تكلم بعض اهل العلم في ابن ابي ليلى من قبل حفظه قال احمد لا يحتج بحديث ابن ابي ليلى وقال محمد بن اسماعيل ابن ابي ليلى هو صدوق ولا اروي عنه لانه لا يدري صحيح حديثه من سقيمه وكل من كان مثل هذا فلا اروي عنه شيئا وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن المغيرة بن شعبة وروى سفيان عن جابر عن المغيرة بن شبيل عن قيس بن ابي حازم عن المغيرة بن شعبة وجابر الجعفي قد ضعفه بعض اهل العلم تركه يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن مهدي وغيرهما والعمل على هذا عند اهل العلم على ان الرجل اذا قام في الركعتين مضى في صلوته وسجد سجدتين منهم من راى قبل التسليم ومنهم من راى بعد التسليم ومن راى قبل التسليم فحديثه اصح لما روى الزهري ويحيى بن سعيد الانصاري عن عبد الرحمن الاعرج عن عبد الله بن بحينة **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا يزيد بن هارون عن المسعودي عن زياد بن علاقة قال صلى بنا المغيرة بن شعبة فلما صلى ركعتين قام ولم يجلس فسبح به من خلفه فاشار اليهم ان قوموا فلما فرغ من صلوته سلم وسجد سجدتي السهو وسلم وقال هكذا صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم[۱]

ثابت سے اُنہوں نے انس سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں ابوبکر کے پیچھے ایک کپڑے میں توشح کر کے نماز پڑھی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہے یحییٰ بن ایوب نے حمید سے اُنہوں نے انس سے اور روایت کیا اسکو کئی لوگوں نے حمید سے اُنہوں نے انس سے اور اسمیں ثابت کا ذکر نہیں کیا اور جسنے ثابت کا ذکر کیا ہے وہ روایت صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ امام دو رکعتوں میں بھول کر کھڑا ہو جاوے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی لیلی نے شعبی سے کہا اُنہوں نے ہمکو مغیرہ بن شعبہ نے نماز پڑھائی سو دو رکعتوں میں کھڑے ہو گئے لوگوں نے اُنکو تسبیح کہی اور اُنہوں نے لوگوں سے تسبیح کہی پس جب اپنی نماز پڑھ چکے سلام پھیرا پھر بیٹھکر دو سجدے سہو کے کیے پھر انکو حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ اسیطرح کیا ہے جیسا کہ میں نے کیا اور اس باب میں روایت ہے عقبہ بن عامر اور سعد اور عبد اللہ بن بحینہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی کئی وجہ سے مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے اور بعض اہل علم نے ابن ابی لیلی میں اُسکے حافظہ کی نسبت کلام کیا ہے کہا امام احمد نے ابن ابی لیلی کی حدیث سے حجت نہ پکڑی جاوے اور کہا محمد بن اسمعیل نے ابن ابی لیلی سچا آدمی ہے اور میں اس سے روایت نہیں کرتا کیونکہ وہ حدیث صحیح کو ضعیف سے معلوم نہیں کر سکتا اور جو شخص ایسا ہو میں اُس سے کبھی روایت نہیں کرتا اور یہ حدیث کئی وجہ سے مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے اور روایت کی ہے سفیان نے جابر سے اُنہوں نے مغیرہ بن شبیل سے اُنہوں نے قیس بن ابی حازم سے اُنہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے اور جابر جعفی سے اور ضعیف کیا ہے اسکو بعض اہل علم نے یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی وغیرہ نے اسکو چھوڑ دیا ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ جب آدمی دو رکعتوں میں کھڑا ہو جاوے تو اپنی نماز کو پورا کرے اور دو سجدے کرے بعض نے ان میں سے سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ کرنیکا اختیار کیا ہے اور بعض نے بعد سلام کے اور جس نے قبل سلام کے اختیار کیا ہے پس حدیث اُسکی بہت صحیح ہے اسواسطے کہ زہری اور یحییٰ بن سعید انصاری نے عبد الرحمن اعرج سے اُنہوں نے عبد اللہ بن بحینہ سے روایت کی ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے مسعودی سے اُنہوں نے زیاد بن علاقہ سے کہا اُنہوں نے ہمکو مغیرہ بن شعبہ نے نماز پڑھائی سو جب دو رکعتیں پڑھ چکے تو کھڑے ہو گئے اور نہ بیٹھے تو مقتدیوں نے اُنکو تسبیح کہی پس اُنہوں نے اُنکی طرف اشارت کی کہ کھڑے ہو جاؤ جبکہ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو سلام پھیرا اور دو سجدے سہو کیے اور سلام پھیرا اور کہا اسیطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے

---

[۱] التوشح هو المخالفة بين طرفيه على عاتقيه وهو الاشتمال على منكبيه كذا في النهاية يعنی توشح کہتے ہیں کپڑے کا ایک کونا داہنے کاندھے پر ڈالا جاوے اور دوسرا بائیں کاندھے پر ڈال لیں

قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن المغيرة بن شعبة عن النبي صلى الله عليه وسلم

باب ما جاء في مقدار القعود في الركعتين **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود هو الطيالسي نا شعبة نا سعد بن ابراهيم قال سمعت ابا عبيدة بن عبد الله بن مسعود يحدث عن ابيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس في الركعتين الاوليين كانه على الرضف قال شعبة ثم حرك سعد شفتيه بشيء فاقول فيقول حتى يقوم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن الا ان ابا عبيدة لم يسمع من ابيه والعمل على هذا عند اهل العلم يختارون ان لا يطيل الرجل القعود في الركعتين الاوليين لا يزيد على التشهد شيئا في الركعتين الاوليين وقالوا ان زاد على التشهد فعليه سجدتا السهو هكذا روي عن الشعبي وغيره

باب ما جاء في الاشارة في الصلوة **حدثنا** قتيبة نا الليث بن سعد عن بكير بن عبد الله بن الاشج عن نابل صاحب العباء عن ابن عمر عن صهيب قال مررت برسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي فسلمت عليه فرد الي اشارة وقال لا اعلم الا انه قال اشارة باصبعه وفي الباب عن بلال وابي هريرة وانس وعائشة **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع نا هشام ابن سعد عن نافع عن ابن عمر قال قلت لبلال كيف كان النبي صلى الله عليه وسلم يرد عليهم حين كانوا يسلمون عليه وهو في الصلوة قال كان يشير بيده **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وحديث صهيب حسن لا نعرفه الا من حديث الليث عن بكير وقد روي عن زيد بن اسلم عن ابن عمر قال قلت لبلال كيف كان النبي صلى الله عليه وسلم يرد عليهم حيث كانوا يسلمون في مسجد بني عمرو ابن عوف قال كان يرد اشارة وكلا الحديثين عندي صحيح

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ روایت کئی وجہ سے بواسطہ مغیرہ بن شعبہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

باب پہلی دو رکعتوں کے بیٹھنے کے اندازہ میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا حدیث کی ہمسے سعد بن ابراہیم نے کہا سنا میں نے ابا عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود سے کہ حدیث بیان کرتا تھا اپنے باپ سے کہا اُنہنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتوں میں بیٹھتے تھے گویا کہ گرم پتھر پر ہیں[1] کہا شعبہ نے پھر سعد نے اپنے دونوں لبوں کو ساتھ کسی کلمہ کے ہلایا پس میں نے کہا سو سعد نے کہا کہ کھڑے ہو جاتے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے مگر یہ کہ ابا عبیدہ نے اپنے باپ سے سنا نہیں ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے یہ لوگ پسند کرتے ہیں کہ آدمی دونوں رکعتوں پہلیوں میں طوالت نہ کرے اور دو رکعتوں پہلیوں میں تشہد پڑھکر کچھ زیادتی نہ کرے اور کہا انہوں نے اگر تشہد پڑھکر کچھ زیادتی کرے تو اُسپر دو سجدے سہو کے ہیں ایسا ہی شعبی وغیرہ سے مروی ہے

باب نماز میں اشارہ کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے بکیر بن عبد اللہ بن اشج سے اُسنے نابل سے جو صاحب چادر کا ہے اُسنے ابن عمر سے اُنہنے صہیب سے کہا اُنہنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس حالت میں کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے گذرا اور آپکو سلام دیا سو آپ نے مجھے اشارت سے جواب دیا اور کہا راوی نے میں نہیں جانتا مگر یہ کہ کہا صہیب نے اشارت ساتھ اپنی اونگلی کے اور اس باب میں روایت ہے بلال اور ابی ہریرہ اور انس اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہشام بن سعد نے نافع سے اُنہنے ابن عمر سے کہا اُنہنے میں نے بلال سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح جواب دیتے تھے جبکہ لوگ آپکو نماز کی حالت میں سلام دیتے تھے کہا اُسنے اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ کر دیتے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حدیث صہیب کی حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر لیث سے جو راوی ہے بکیر سے اور بواسطہ زید بن اسلم کے ابن عمر سے مروی ہے کہ کہا اُنہنے میں نے بلال سے کہا کہ کس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکو جواب دیتے تھے جبکہ وہ آپکو مسجد بنی عمرو بن عوف میں سلام دیتے تھے کہا اُسنے اشارے سے جواب دیتے تھے اور یہ دونوں حدیثیں میرے نزدیک صحیح ہیں

---

[1] گرم پتھر پر ہونے سے یہ مقصود ہے کہ جیسا آدمی جب کسی گرم شے پر ہوتا ہے تو ٹھہرتا ہی نہیں راوی کی یہ غرض ہے کہ جب آپ پہلے التحیات میں بیٹھتے تھے تو بہت تھوڑا ٹھہرتے تھے۔ شعبہ کہتا ہے پھر میرے استاذ سعد نے کچھ بات کی میں نے سمجھا کہ اُنہنے کہا کہ پھر کھڑے ہو جاتے تھے

لان قصة حديث صهيب غير قصة حديث بلال وان كان ابن عمر روى عنهما فاحتمل ان يكون سمع منهما جميعا **باب** ما جاء ان التسبيح للرجال والتصفيق للنساء **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم التسبيح للرجال والتصفيق للنساء وفي الباب عن علي وسهل بن سعد وجابر وابي سعيد وابن عمر قال كنت اذا استاذنت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يصلي سبح **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اهل العلم وبه يقول احمد واسحاق **باب** ما جاء في كراهية التثاوب في الصلوة **حدثنا** علي بن حجر انا اسماعيل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال التثاوب في الصلوة من الشيطان فاذا تثاوب احدكم فليكظم ما استطاع وفي الباب عن ابي سعيد الخدري وجد عدي بن ثابت **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح وقد كره قوم من اهل العلم التثاوب في الصلوة قال ابراهيم اني لارد التثاوب بالتنحنح **باب** ما جاء ان صلوة القاعد على النصف من صلوة القائم **حدثنا** علي بن حجر نا عيسى بن يونس نا الحسين المعلم عن عبد الله بن بريدة عن عمران بن حصين قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلوة الرجل وهو قاعد فقال من صلى قائما فهو افضل ومن صلاها قاعدا فله نصف اجر القائم ومن صلاها نائما فله نصف اجر القاعد وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وانس والسائب **قال** ابو عيسى حديث عمران بن حصين حديث حسن صحيح وقد روى هذا الحديث عن ابراهيم بن طهمان بهذا الاسناد الا انه يقول عن عمران بن حصين

کیونکہ صہیب کی حدیث کا وہ قصہ نہیں جو بلال کی حدیث کا قصہ ہے اگرچہ ابن عمر دونوں سے روایت کرتا ہے پس احتمال ہے کہ ابن عمر نے دونوں سے سنا ہو[1] ۔ **باب** اس بیان میں کہ تسبیح مردوں کے لیے ہے اور تالی عورتوں کے لیے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تسبیح مردوں کے لیے ہے اور تالی عورتوں کے لیے[2] اور اس باب میں روایت ہے علی اور سہل بن سعد اور جابر اور ابی سعید اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم کہا حضرت علی نے میں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہونے کے لیے اذن مانگتا تھا اس حالت میں کہ آپ نماز میں ہوتے تو آپ تسبیح کہتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے اور یہی کہتا ہے امام احمد اور اسحاق **باب** نماز میں جمائی کی کراہیت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو اسماعیل بن جعفر نے علاء بن عبد الرحمن سے کہ اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں جمائی لینا شیطان سے ہے[3] سو جب کوئی شخص تم میں سے جمائی لے تو چاہیے کہ حتی المقدور اسکو بند کرے اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید خدری اور عدی بن ثابت کے دادا سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے اور ایک قوم نے اہل علم سے نماز میں جمائی لینے کو مکروہ جانا ہے کہا ابراہیم نے میں جمائی کو کھانسی سے روکتا ہوں **باب** اس بیان میں کہ بیٹھنے والے کی نماز کھڑا ہونے والے کی نماز سے نصف حصہ ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے عیسیٰ بن یونس نے کہا حدیث کی ہم سے حسین معلم نے عبد اللہ ابن بریدہ سے اُنہوں نے عمران بن حصین سے کہا اُنہوں نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مرد کی بابت سوال کیا جو بیٹھکر نماز پڑھتا ہے سو فرمایا آپ نے جو شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھے وہ سب سے افضل ہے اور جو شخص بیٹھکر پڑھے اُسکے لیے کھڑا ہونے والے سے نصف اجر ہے اور جو شخص لیٹکر پڑھے پس اُسکے لیے بیٹھنے والے سے نصف اجر ہے اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو اور انس اور سائب سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمران بن حصین کی حسن صحیح ہے اور یہ حدیث ابراہیم بن طہمان سے بھی اسی اسناد سے مروی ہے مگر یہ کہ وہ عمران بن حصین سے اس طرح سے روایت کرتا ہے

---

[1] یعنے احتمال ہے کہ ابن عمر نے صہیب اور بلال دونوں سے سنا ہوگا ۔

[2] یعنے جب امام نماز میں بھول جائے تو مرد اسکو خبردار کرنے کے واسطے سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجائیں پس اسکو اپنے امر پر اطلاع ہو جائیگی ۔

[3] کیونکہ یہ جمائی سستی اور بہت کھانے اور غلبہ نیند سے ہوا کرتی ہے ابن حجر نے کہا ہے کہ نماز کی قید کچھ خصوصیت کے واسطے نہیں ہے تو ہر حالت میں مکروہ ہے اسکو حتی الطاقت روکنا چاہیے ۔

قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلوة المريض فقال صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلى جنب **حدثنا** بذلك هناد نا وكيع عن ابراهيم بن طهمان عن حسين المعلم بهذا الاسناد **قال** ابو عيسى لا نعلم احدا روى عن حسين المعلم نحو رواية ابراهيم بن طهمان وقد روى ابو اسامة وغير واحد عن حسين المعلم نحو رواية عيسى بن يونس ومعنى هذا الحديث عند بعض اهل العلم في صلوة التطوع **حدثنا** محمد بن بشار نا ابن ابي عدى عن اشعث بن عبد الملك عن الحسن قال ان شاء الرجل صلى صلوة التطوع قائما وجالسا ومضطجعا واختلف اهل العلم في صلوة المريض اذا لم يستطع ان يصلي جالسا فقال بعض اهل العلم انه يصلي على جنبه الايمن وقال بعضهم يصلي مستلقيا على قفاه ورجلاه الى القبلة وقال سفيان الثوري في هذا الحديث من صلى جالسا فله نصف اجر القائم قال هذا للصحيح ولمن ليس له عذر فاما من كان له عذر من مرض او غيره فصلى جالسا فله مثل اجر القائم وقد روى في بعض الحديث مثل قول سفيان الثوري **باب** في من يتطوع جالسا **حدثنا** الانصاري نا معن نا مالك بن انس عن ابن شهاب عن السائب بن يزيد عن المطلب بن ابي وداعة السهمي عن حفصة زوجة النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت ما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى في سبحته قاعدا حتى كان قبل وفاته صلى الله عليه وسلم بعام فانه كان يصلي في سبحته قاعدا ويقرأ بالسورة ويرتلها حتى تكون اطول من اطول منها وفي الباب عن ام سلمة وانس بن مالك **قال** ابو عيسى حديث حفصة حديث حسن صحيح

کہا انہوں نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیمار کی نماز کی نسبت سوال کیا پس فرمایا آپ نے نماز پڑھ کھڑا ہو کر سو اگر تو طاقت نہیں رکھتا تو بیٹھ کر سو اگر تو طاقت نہیں رکھتا تو پہلو پر **حدیث** کی ہم سے ساتھ اسکے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے حسین معلم سے ساتھ اس اسناد کے کہا ابوعیسیٰ نے ہم نہیں جانتے کہ کسی نے حسین معلم سے بمثل روایت ابراہیم بن طہمان کے روایت کی ہو اور ابواسامہ اور کئی اور لوگوں نے حسین معلم سے مثل روایت عیسیٰ بن یونس کی روایت کی ہے اور مراد اس حدیث سے بعض اہل علم کے نزدیک نفل نماز ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے اشعث بن عبد الملک سے انہوں نے حسین سے کہا انہوں نے اگر چاہے آدمی تو نفل نماز میں کھڑا ہو کر اور بیٹھ کر اور لیٹ کر پڑھے اور اہل علم نے اختلاف کیا ہے اس بیمار کے حق میں جو بیٹھ کر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا سو بعض اہل علم نے کہا ہے اپنی داہنی پہلو پر نماز پڑھے اور بعضوں نے کہا ہے چت پیٹھ پر لیٹ کر نماز پڑھے اس حالت میں کہ پاؤں اسکے قبلہ کی طرف ہوں اور کہا سفیان ثوری نے اس حدیث میں کہ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو پس اسکے لیے نصف اجر کھڑے ہونے والے سے ہے کہا یہ تندرست کے لیے ہے اور اسکے لیے کہ جسکو کوئی عذر نہ ہو اور جس شخص کو بیماری وغیرہ کا کوئی عذر ہو اور بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے تو اسکے واسطے کھڑے ہونے والے کے برابر اجر ہے۔ اور ایک حدیث میں مثل قول سفیان ثوری کے (بعض الفاظ) مروی ہیں **باب** اس بیان میں کہ جو شخص بیٹھ کر نفل پڑھتا ہے **حدیث** کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے ابن شہاب سے انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے مطلب بن ابی وداعہ سہمی سے انہوں نے حفصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے یہ کہ کہا انہوں نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے نہیں دیکھا تا کہ (جب) آپ کی وفات سے ایک سال باقی رہا تو نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے تھے اور سورت پڑھتے تھے اور آہستگی سے پڑھتے یہاں تک کہ وہ لمبی سورت سے بھی لمبی ہو جاتی اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہ اور انس بن مالک سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حفصہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے

ف یعنی پہلی روایت کے سوال میں کوئی قید مذکور نہیں اور اس روایت میں ہے کہ بیٹھ کر نماز کی بابت سوال کیا تو گویا احتمال ہے کہ عمران نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو مرتبہ سوال کیا ہو جیسا کہ جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بسبب مختلف ہونے عنوان کے ظاہر دال ہے پس پہلی حدیث عذر والے کے حق میں ہوگی اسواسطے اسکے لیے ادنیٰ حالت میں اجر کم ہو گیا بر خلاف دوسری روایت کے کہ اسمیں آپ نے ادنیٰ حالت میں بھی اجر کم ہونے کا ذکر نہیں فرمایا اور کیونکر اجر کم ہو سکتا ہے حالانکہ بیماری کوئی اختیاری امر نہیں۔

ف یعنی سورت کو اس قدر آہستہ اور ترتیل سے پڑھتے تھے کہ چھوٹی سورت بھی بسبب آہستہ پڑھنے کے لمبی سورت سے بھی لمبی ہو جاتی۔

وقد روی عن النبي صلی الله علیه وسلم انه کان یصلي من اللیل جالسا فاذا بقي من قراءته قدر ثلثین او اربعین آیة قام فقرأ ثم رکع ثم صنع في الرکعة الثانیة مثل ذلک وروی عنه انه کان یصلي قاعدا فاذا قرأ وهو قائم رکع وسجد وهو قائم واذا قرأ وهو قاعد رکع وسجد وهو قاعد قال احمد واسحاق والعمل علی کلا الحدیثین کانهما رأیا کلا الحدیثین صحیحا معمولا بهما **حدثنا** الانصاري نا معن نا مالک عن ابي النضر عن ابي سلمة عن عائشة ان النبي صلی الله علیه وسلم کان یصلي جالسا فیقرأ وهو جالس فاذا بقي من قراءته قدر ما یکون ثلثین او اربعین آیة قام فقرأ وهو قائم ثم رکع وسجد ثم صنع في الرکعة الثانیة مثل ذلک **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** احمد بن منیع نا هشیم انا خالد الحذاء عن عبد الله بن شقیق عن عائشة قال سألتها عن صلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم عن تطوعه قالت کان یصلي لیلا طویلا قائما ولیلا طویلا قاعدا فاذا قرأ وهو قائم رکع وسجد وهو قائم واذا قرأ وهو جالس رکع وسجد وهو جالس **حدثنا** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء ان النبي صلی الله علیه وسلم قال اني لاسمع بکاء الصبي في الصلوة فاخفف **حدثنا** قتیبة نا مروان بن معاویة الفزاري عن حمید عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال والله اني لاسمع بکاء الصبي وانا في الصلوة فاخفف مخافة ان تفتتن امه وفي الباب عن ابي قتادة وابي سعید وابي هریرة **قال** ابو عیسی حدیث انس حدیث حسن صحیح

اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرت رات میں بیٹھکر نماز پڑھتے تھے پس جب آپ کی قراءت سے تقریباً تیس یا چالیس آیتیں باقی ہوتیں تو کھڑے ہو جاتے پس پڑھتے پھر رکوع کرتے پھر دوسری رکعت میں ایسا ہی کرتے اور مروی ہے آنحضرت سے کہ آنحضرت بیٹھکر نماز پڑھتے پس جب قراءت پڑھتے اس حالت میں کہ کھڑے ہوئے ہوتے تو رکوع اور سجود بھی اسی حالت میں یعنی کھڑے ہوئے کرتے اور جب قراءت پڑھتے اس حالت میں کہ بیٹھے ہوئے ہوتے تو رکوع اور سجود بھی اسی حالت میں یعنی بیٹھے ہوئے کرتے کہا امام احمد اور اسحق نے اور عمل ان دونوں حدیثوں پر ہے گویا ان دونوں نے ان دونوں حدیثوں کو صحیح اور معمول بہا جانا ہے حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابی النضر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھکر نماز پڑھتے تھے پس قراءت پڑھتے تھے اس حالت میں کہ بیٹھے ہوئے ہوتے پس جب آپ کی قراءت سے تقریباً تیس یا چالیس آیتیں باقی ہوتیں تو کھڑے ہو کر قراءت پڑھتے پھر رکوع کرتے اور سجود کرتے پھر دوسری رکعت میں ایسا ہی کرتے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو خالد حذاء نے عبد اللہ بن شقیق سے انہوں نے عائشہ سے کہا عبد اللہ نے میں نے حضرت عائشہ سے آنحضرت کی نفل نماز کا حال پوچھا کہا حضرت عائشہ نے بہت رات کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہتے تھے اور بہت رات بیٹھکر پڑھتے پس جب قراءت پڑھتے اس حالت میں کہ کھڑے ہوئے ہوتے تو رکوع اور سجود بھی کھڑے ہوئے ہی کرتے اور جب قراءت پڑھتے اس حالت میں کہ بیٹھے ہوئے ہوتے تو رکوع اور سجود بھی بیٹھے ہوئے ہی کرتے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں البتہ نماز میں لڑکے کا رونا سنتا ہوں تو نماز میں تخفیف کرتا ہوں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے مروان بن معاویہ فزاری نے حمید سے انہوں نے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اللہ کی البتہ میں اس حالت میں کہ نماز میں ہوتا ہوں اور لڑکے کا رونا سنتا ہوں میں اپنی نماز میں تخفیف کرتا ہوں اس خوف سے کہ اسکی ماں فتنہ میں پڑ جائیگی اور اس باب میں روایت ہے ابی قتادہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسی نے حدیث انس کی حدیث حسن صحیح ہے

---

[1] حضرت کے وقت میں عورتیں بھی جماعت کی نماز میں حاضر ہوتی تھیں اور ظاہر ہے کہ عورت کو اولاد کی بہت محبت ہوتی ہے اگر لڑکا روئے تو نہایت شاق گزرتا ہے [illegible] آنحضرت نماز کو ہلکا کر دیتے تھے کہ [illegible] اپنی اولاد کا رونا سنکر بیقرار ہو کر کہیں نماز نہ توڑ دیں یا جماعت کا آنا چھوڑ دیں [illegible] ابن ابی شیبہ نے ابن ثابت سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے پہلی رکعت میں ساٹھ آیتیں پڑھیں تو ایک لڑکے کا رونا آپ نے سنا پس دوسری رکعت میں آپ نے تین آیتیں ہی پڑھیں [illegible] معلوم ہوا کہ امام کو مقتدیوں کی رعایت کرنا لازم ہے اور [illegible] نے دلیل پکڑی ہے کہ جب امام رکوع میں ہو اور معلوم کرے کہ کوئی شخص [illegible] داخل ہونے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا انتظار کرے تاکہ وہ بھی فضیلت رکعت پا لے [illegible] کے لیے مقتدیوں کی رعایت کے واسطے نماز میں اختصار کرنا جائز ہے تو [illegible] بطریق اولیٰ جائز ہوگا یہی قول ہے شعبی اور حسن [illegible] اور کہا امام ابو حنیفہ [illegible] ایسے آدمی پر شرک کا خوف کرتا ہوں اور کہا امام مالک نے کسی کا انتظار نہ کرے اسلیے کہ پیچھے لوگ اس کام سے تکلیف پاوینگے اور امام احمد اور اسحق نے کہا [illegible] انتظار کرے کہ پچھلے لوگوں پر مشقت [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible] واللہ اعلم بالصواب

باب ما جاء لا تقبل صلوة الحائض الا بخمار **حدثنا** هناد نا قبيصة عن حماد بن سلمة عن قتادة عن ابن سيرين عن صفية ابنة الحارث عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقبل صلوة الحائض الا بخمار وفي الباب عن عبد الله بن عمرو **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن والعمل عليه عند اهل العلم ان المرأة اذا ادركت فصلت وشيء من شعرها مكشوف لا تجوز صلاتها وهو قول الشافعي قال لا تجوز صلاة المرأة وشيء من جسدها مكشوف قال الشافعي وقد قيل ان كان ظهر قدميها مكشوفا فصلاتها جائزة **باب** ما جاء في كراهية السدل في الصلوة **حدثنا** هناد نا قبيصة عن حماد بن سلمة عن عسل بن سفيان عن عطاء عن ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن السدل في الصلوة وفي الباب عن ابي جحيفة **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة لا نعرفه من حديث عطاء عن ابي هريرة مرفوعا الا من حديث عسل بن سفيان وقد اختلف اهل العلم في السدل في الصلوة فكره بعضهم السدل في الصلوة وقالوا هكذا تصنع اليهود وقال بعضهم انما كره السدل في الصلوة اذا لم يكن عليه الا ثوب واحد فاما اذا سدل على القميص فلا باس وهو قول احمد وكره ابن المبارك السدل في الصلوة **باب** ما جاء في كراهية مسح الحصى في الصلوة **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمن المخزومي نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن ابي الاحوص عن ابي ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا قام احدكم الى الصلوة فلا يمسح الحصى فان الرحمة تواجهه **حدثنا** الحسين بن حريث نا الوليد بن مسلم عن الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير قال حدثني ابو سلمة بن عبد الرحمن عن معيقيب قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن مسح الحصى في الصلوة فقال ان كنت لا بد فاعلا فمرة واحدة

باب سوائے اوڑھنی پہننے کے بالغ عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے قبیصہ نے حماد بن سلمہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے صفیہ بنت حارث سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالغ عورت کی نماز سوائے اوڑھنی کے قبول نہیں ہوتی۔ اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ جب عورت بالغ ہو جائے اور نماز پڑھے اُس حالت میں کہ کوئی چیز اُسکے بالوں سے کھلی ہو تو اُسکی نماز جائز نہیں ہوتی اور یہی قول ہے امام شافعی کا کہ کہا امام شافعی نے نہیں درست ہوتی نماز عورت کی اُس حالت میں کہ کوئی چیز اُسکے جسم کی ننگی ہو کہا امام شافعی نے اگر اُسکے پاؤں کی پیٹھ ننگی ہو تو نماز اسکی جائز ہے **باب** نماز میں سدل لہ کی کراہیت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے قبیصہ نے حماد بن سلمہ سے اُسنے عسل بن سفیان سے اُسنے عطاء سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سدل کرنے سے منع کیا ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی جحیفہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے ہم ابی ہریرہ کی حدیث کو جو عطاء کے واسطہ سے ابو ہریرہ سے مرفوعاً مروی ہے نہیں پہچانتے مگر حدیث عسل بن سفیان سے اور اہل علم نے نماز میں سدل کرنے میں اختلاف کیا ہے پس بعض نے انہیں سے نماز میں سدل کرنے کو مکروہ جانا ہے اور کہا ہے کہ اسطرح یہود کرتے ہیں اور کہا بعض نے سدل نماز میں اُس وقت مکروہ ہے جب اُسپر سوائے ایک کپڑے کے کوئی اور کپڑا نہو پس اگر قمیص پر سدل کرے تو کچھ خوف نہیں اور یہ قول امام احمد کا ہے اور ابن مبارک نے نماز میں سدل کرنے کو مکروہ جانا ہے **باب** نماز میں کنکر کے صاف کرنے کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے ابو الاحوص سے اُسنے ابی ذر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب کوئی تم میں سے نماز کی طرف کھڑا ہو تو کنکر کو نہ صاف کرے کہ رحمت مقابل کر رہی عہ ہے **حدیث** کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے اُسنے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا اُسنے حدیث کی مجھسے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے معیقیب سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں کنکر صاف کرنے سے سوال کیا پس فرمایا آپ نے اگر تجھے ضرور ہی کرنا ہے تو ایک مرتبہ کر

لہ سدل یہ ہے کہ کپڑا ایسے طور سے پہنا جو تمام بدن پر آ جاوے اور ہاتھ اندر ہی رہیں پس ایسی حالت میں رکوع اور سجود کرے اور یہ سدل قمیص وغیرہ تمام کپڑوں میں ہو سکتا ہے اور بعض نے سدل کے یہ معنے بیان کیے ہیں کہ چادر کو سر پر رکھنا اور اُسکے دونوں کونوں کو داہنے بائیں ڈال دینا اس طور سے کہ کاندھوں پر نہ ہو وکذا فی مجمع البحار

عہ یعنے ایسی بڑی نعمت کے مقابلہ میں فعل حقیر کی طرف توجہ نہ ہونا چاہیے

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث صحیح وفی الباب عن علی بن ابی طالب وحذیفة وجابر بن عبد الله ومعیقیب **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی ذر حدیث حسن وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کره المسح فی الصلوة وقال ان کنت لابد فاعلا فمرة واحدة کانه روی عنه رخصة فی المرة الواحدة والعمل علی هذا عند اهل العلم **باب** ما جاء فی کراهیة النفخ فی الصلوة **حدثنا** احمد بن منیع نا عباد بن العوام نا میمون ابو حمزة عن ابی صالح مولی طلحة عن ام سلمة قالت رای النبی صلی الله علیه وسلم غلاما لنا یقال له افلح اذا سجد نفخ فقال یا افلح ترب وجهك قال احمد بن منیع کره عباد النفخ فی الصلوة وقال ان نفخ لم یقطع صلاته قال احمد بن منیع وبه ناخذ **قال** ابو عیسیٰ وروی بعضهم عن ابی حمزة هذا الحدیث وقال مولی لنا یقال له رباح **حدثنا** احمد بن عبدة الضبی نا حماد بن زید عن میمون ابی حمزة بهذا الاسناد نحوه وقال غلام لنا یقال له رباح **قال** ابو عیسیٰ وحدیث ام سلمة اسناده لیس بذاك ومیمون ابو حمزة قد ضعفه بعض اهل العلم واختلف اهل العلم فی النفخ فی الصلوة فقال بعضهم ان نفخ فی الصلوة استقبل الصلوة وهو قول سفیان الثوری واهل الکوفة وقال بعضهم یکره النفخ فی الصلوة وان نفخ فی صلوته لم تفسد صلوته وهو قول احمد واسحاق **باب** ما جاء فی النهی عن الاختصار فی الصلوة **حدثنا** ابو کریب نا ابو اسامة عن هشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی ان یصلی الرجل مختصرا وفی الباب عن ابن عمر **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح وقد کره قوم من اهل العلم الاختصار فی الصلوة والاختصار هو ان یضع الرجل یده علی خاصرته فی الصلوة وکره بعضهم ان یمشی الرجل مختصرا ویروی ان ابلیس اذا مشی یمشی مختصرا **باب** ما جاء فی کراهیة کف الشعر فی الصلوة **حدثنا** یحیی بن موسیٰ نا عبد الرزاق نا ابن جریج عن عمران بن موسیٰ عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابیه

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے علی بن ابی طالب اور حذیفہ اور جابر بن عبد اللہ اور معیقیب سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ذر کی حسن ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے نماز میں صاف کرنا مکروہ جانا ہے اور فرمایا ہے اگر تجھے ضروری کرنا ہو تو ایک مرتبہ کر گویا کہ آپ سے ایکبار صاف کرنے میں رخصت مروی ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے **باب** نماز میں پھونکنے کی کراہیت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن عوام نے کہا حدیث کی ہمسے میمون یعنی ابو حمزہ نے ابی صالح سے یعنے طلحہ کے غلام سے اُنہوں نے ام سلمہ سے کہا اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ایک لڑکے کو دیکھا اُسکا نام افلح تھا جب وہ سجدہ کرتا تو پھونکتا پس فرمایا آپ نے اے افلح خاک آلودہ ہو منہ تیرا کہا احمد بن منیع نے عباد نے نماز میں پھونکنا مکروہ سمجھا ہے اور کہا ہے کہ اگر کوئی شخص پھونکے تو اُسکی نماز قطع نہیں ہوتی کہا احمد بن منیع نے اور ساتھ اسی کے ہم تمسک کرتے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے اور بعض نے یہ حدیث ابی حمزہ سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ وہ ہمارا غلام تھا کہ جسکا نام رباح تھا **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے میمون یعنے ابی حمزہ سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اسکے اور کہا وہ ہمارا غلام تھا کہ جسکا نام رباح تھا کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ام سلمہ کی اسناد قوی نہیں اور میمون یعنے ابو حمزہ کو بعض اہل علم نے ضعیف کیا ہے اور اہل علم نے نماز کے اندر پھونکنے میں اختلاف کیا ہے پس کہا بعض نے اگر پھونکے نماز میں تو نئے سرے سے نماز شروع کرے اور یہ قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور کہا ہے بعض نے نماز میں پھونکنا مکروہ ہے اور اگر نماز کے اندر پھونکے تو نماز اسکی فاسد نہیں ہوتی اور یہ قول ہے امام احمد اور اسحاق کا ہے **باب** نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کے ممانعت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے ہشام بن حسان سے اُنہوں نے محمد بن سیرین سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص کمر پر ہاتھ رکھکر نماز پڑھے اور اس باب میں ابن عمر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے اور ایک قوم نے اہل علم سے نماز میں اختصار کرنا مکروہ جانا ہے اور اختصار یہ ہے کہ آدمی اپنی کمر پر نماز میں ہاتھ رکھے اور بعض نے کمر پر ہاتھ رکھکر چلنے کو بھی مکروہ جانا ہے اور مروی ہے کہ جب ابلیس چلتا ہے تو کمر پر ہاتھ رکھکر چلتا ہے **باب** نماز میں بالوں کے باندھنے کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے عمران بن موسیٰ سے اُنہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُنہوں نے اپنے باپ سے

---

[1] نماز میں پھونکنا ایسے طور سے کہ منہ سے ہوا نکل کر جس سے اُف اک کی آواز سنائی دے منع

عن ابی رافع انه مر بالحسن بن علی وهو یصلی وقد عقص ضفرته فی قفاه فحلها فالتفت الیه الحسن مغضبا فقال اقبل علی صلاتک ولا تغضب فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ذلک کفل الشیطان وفی الباب عن ام سلمة وعبد الله بن عباس **قال** ابو عیسی حدیث ابی رافع حدیث حسن والعمل علی هذا عند اهل العلم کرهوا ان یصلی الرجل وهو معقوص شعره وعمران بن موسی هو القرشی المکی وهو اخو ایوب بن موسی **باب** ما جاء فی التخشع فی الصلوة **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد الله بن المبارک نا اللیث بن سعد نا عبد ربه بن سعید عن عمران بن ابی انس عن عبد الله بن نافع بن العمیاء عن ربیعة بن الحارث عن الفضل بن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الصلوة مثنی مثنی تشهد فی کل رکعتین وتخشع وتضرع وتمسکن وتقنع یدیک یقول ترفعهما الی ربک مستقبلا ببطونهما وجهک وتقول یا رب یا رب ومن لم یفعل ذلک فهو کذا وکذا **قال** ابو عیسی قال غیر ابن المبارک فی هذا الحدیث ومن لم یفعل ذلک فهو خداج **قال** ابو عیسی سمعت محمد بن اسمعیل یقول روی شعبة هذا الحدیث عن عبد ربه بن سعید فاخطأ فی مواضع فقال عن انس بن ابی انس وهو عمران بن ابی انس وقال عن عبد الله بن الحارث وانما هو عبد الله بن نافع بن العمیاء عن ربیعة بن الحارث وقال شعبة عن عبد الله بن الحارث عن المطلب عن النبی صلی الله علیه وسلم وانما هو عن ربیعة بن الحارث بن عبد المطلب عن الفضل بن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال محمد وحدیث اللیث بن سعد اصح من حدیث شعبة **باب** ما جاء فی کراهیة التشبیک بین الاصابع فی الصلوة **حدثنا** قتیبة نا اللیث بن سعد عن ابن عجلان عن سعید المقبری عن رجل عن کعب بن عجرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا توضأ احدکم فاحسن وضوءه ثم خرج عامدا الی المسجد فلا یشبکن بین اصابعه فانه فی صلوة۔

اُسنے ابی رافع سے کہ وہ حسن بن علیؓ کے پاس گذرا اس حالت مین کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا اور اُنہوں نے اپنے بالون کو گدی کے اوپر باندھ رکھا تھا پس ابو رافع نے انکو کھولا سو اسکی طرف امام حسنؓ نے غصے سے نظر کی پس کہا ابو رافع نے اپنی نماز مین چلا جا اور غصے نہ ہو کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے یہ حصہ شیطان کا ہے اور اس باب مین روایت ہے ام سلمہ اور عبد اللہ بن عباسؓ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث رافع کی حسن ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے انھون نے مکروہ جانا ہے کہ آدمی نماز پڑھے اس حالت مین کہ اسکے بال باندھے ہوئے ہون اور عمران بن موسی وہ قرشی مکی ہے اور یہ بھائی ایوب بن موسی کا ہے **باب** نماز مین خشوع کے بیان مین حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد ربہ بن سعد نے عمران بن ابی انس سے اُنہوں نے عبد اللہ بن نافع بن عمیا سے اُنہوں نے ربیعہ بن حارث سے اُنہوں نے فضل بن عباس سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز دو دو رکعت ہے ہر دو رکعتون مین تشہد ہے اور خشوع اور عاجزی اور مسکینی اور اٹھانا دونون ہاتھون کا اپنے رب کی طرف اس حالت مین کہ ہوئے اُن ہاتھون کے اپنے منہ کی طرف ہون اور کہے تو اے رب میرے اے رب میرے اور جسنے اس طرح نہین کیا وہ ایسا ویسا ہے کہا ابو عیسی نے اور کہا غیر ابن مبارک نے اس حدیث مین جس شخص نے اسطرح نہین کیا تو وہ ناقص ہے کہا ابو عیسی نے مین نے محمد بن اسمعیل سے سنا ہے کہ کہا شعبہ نے یہ حدیث عبد ربہ بن سعید سے روایت کی ہے اور کئی جگہہ مین اُسنے خطا کیا ہے اُسنے روایت کی ہے انس بن انیس سے حالانکہ وہ عمران بن ابی انیس ہے اور اُسنے روایت کی ہے عبد اللہ بن حارث سے حالانکہ یہ روایت ہے بواسطہ عبد اللہ بن نافع بن عمیا ربیعہ بن حارث سے مروی ہے اور کہا ہے شعبہ نے یہ روایت عبد اللہ بن حارث سے ہے اُسنے روایت کی مطلب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حالانکہ یہ روایت ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب سے ہے اُسنے روایت کی فضل بن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا محمد نے اور حدیث لیث بن سعد کی شعبہ کی حدیث سے بہت صحیح ہے **باب** نماز مین درمیان انگلیون کے پنجہ ڈالنے کی کراہت کے بیان مین حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے ابن عجلان سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ایک مرد سے اُسنے کعب بن عجرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی تم مین سے وضو کرے اور اچھی طرح سے وضو کرے پھر مسجد کی طرف قصد کرکے نکلے تو چاہیے کہ اپنی انگلیون میں پنجہ نہ ڈالے اسلیے کہ وہ نماز مین ہے۔

قال ابو عیسیٰ حديث كعب بن عجرة رواه غير واحد عن ابن عجلان مثل حديث الليث وروى شريك عن محمد بن عجلان عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا الحديث وحديث شريك غير محفوظ **باب** ما جاء في طول القيام في الصلوة **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن ابي الزبير عن جابر قال قيل للنبي صلى الله عليه وسلم اي الصلوة افضل قال طول القنوت وفي الباب عن عبد الله بن حبشي وانس بن مالك **قال** ابو عيسى حديث جابر حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن جابر بن عبد الله **باب** ما جاء في كثرة الركوع والسجود **حدثنا** ابو عمار نا الوليد بن مسلم عن الاوزاعي قال حدثني الوليد بن هشام المعيطي قال حدثني معدان بن طلحة اليعمري قال لقيت ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت له دلني على عمل ينفعني الله به ويدخلني الجنة فسكت عني مليا ثم التفت الي فقال عليك بالسجود فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من عبد يسجد لله سجدة الا رفعه الله بها درجة وحط عنه بها خطيئة قال معدان فلقيت ابا الدرداء فسألته عما سألت عنه ثوبان فقال عليك بالسجود فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من عبد يسجد لله سجدة الا رفعه الله بها درجة وحط عنه بها خطيئة وفي الباب عن ابي هريرة وابي فاطمة **قال** ابو عيسى حديث ثوبان وابي الدرداء في كثرة الركوع والسجود حديث حسن صحيح وقد اختلف اهل العلم في هذا فقال بعضهم طول القيام في الصلوة افضل من كثرة الركوع والسجود وقال بعضهم كثرة الركوع والسجود افضل من طول القيام وقال احمد بن حنبل قد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا حديثان ولم يقض فيه بشيء وقال اسحاق اما بالنهار فكثرة الركوع والسجود

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کعب بن عجرہ کی روایت کیا ہے اسکو کئی اور لوگوں نے بھی ابن عجلان سے مثل حدیث لیث کے اور روایت کی ہے شریک نے محمد بن عجلان سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کی اور حدیث شریک کی محفوظ نہیں ہے **باب** نماز میں لمبا قیام کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے ابی الزبیر سے اُنہوں نے جابر سے کہا اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے۔ فرمایا آپ نے لمبا قیام کرنا۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن حبشی اور انس بن مالک سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن صحیح ہے اور کئی وجہ سے جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے **باب** بہت رکوع اور سجود کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابو عمار نے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے کہا اُنہوں نے حدیث کی مجھے ولید بن ہشام معیطی نے کہا حدیث کی مجھے معدان بن طلحہ یعمری نے کہا اُنہوں نے میں ثوبان یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سے ملا پس میں نے اُن سے کہا مجھے کوئی ایسا امر بتلا جس سے مجھے اللہ تعالے نفع دے اور جنت میں داخل کرے سو وہ میری طرف سے تھوڑی سی دیر چپ رہا پھر اُنہوں نے میری طرف توجہ کی اور کہنے لگا بہت سجدوں کو لازم پکڑ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جو بندہ اللہ تعالے کے واسطے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالے اُسکے واسطے ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اُسکے سبب اُسکے ایک گناہ اُس سے دور کرتا ہے کہا معدان نے پھر میں ابا الدرداء سے ملا پس اُن سے بھی وہی سوال کیا جسکی بابت ثوبان سے سوال کیا گیا تھا پس اُنہوں نے بھی کہا بہت سجدوں کو لازم پکڑ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے جو بندہ اللہ تعالے کے واسطے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالے اُسکے واسطے ایک درجہ بلند کرتا ہے اور سبب اُسکے ایک گناہ اُس سے دور کرتا ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی فاطمہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ثوبان اور ابی الدرداء کی جو کثرت رکوع اور سجود میں ہے حسن صحیح ہے اور اہل علم نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے سو بعض نے کہا ہے کہ نماز میں لمبا قیام کرنا کثرت رکوع اور سجود سے افضل ہے۔ اور کہا بعض نے رکوع اور سجود بہت کرنا لمبا قیام کرنے سے افضل ہے اور کہا احمد بن حنبل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں دونوں قسم کی حدیثیں مروی ہیں اور اسمیں کوئی فیصلہ نہیں ہوا اور کہا اسحاق نے بہرحال دن میں تو کثرت رکوع اور سجود کی افضل ہے

لہ یعنے اگر کسی آدمی نے کچھ وظیفہ مقرر کیا ہو کہ مثلاً میں ہر روز ایک پارہ کلام اللہ کا پڑھونگا تو اس صورت میں کثرت رکوع و سجود کی بہتر ہے [illegible] کیونکہ جلد میں اتنا کلام پڑھنا ہے جس قدر وظیفہ مقرر کیا ہے پڑھا۔ و قیام تو اسکا ہو تا ہی نہیں لیکن اس صورت میں اگر زیادہ رکوع و سجدے ہو جائیں تو زیادہ ثواب پاویگا۔

واما بالليل فطول القيام الا ان يكون الرجل له جزء بالليل ياتي عليه فكثرة الركوع والسجود في هذا احب الي لانه ياتي على جزئه وقد ربح كثرة الركوع والسجود **قال** ابو عيسى وانما قال اسحاق هذا لانه كذا وصف صلوة النبي صلى الله عليه وسلم بالليل ووصف طول القيام واما بالنهار فلم يوصف من صلاته من طول القيام ما وصف بالليل **باب** ما جاء في قتل الاسودين في الصلوة **حدثنا** علي بن حجر انا اسماعيل بن علية عن علي بن المبارك عن يحيى بن ابي كثير عن ضمضم بن جوس عن ابي هريرة قال امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتل الاسودين في الصلوة الحية والعقرب وفي الباب عن ابن عباس وابي رافع **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وبه يقول احمد واسحاق وكره بعض اهل العلم قتل الحية والعقرب في الصلوة قال ابراهيم ان في الصلوة لشغلا والقول الاول اصح **باب** ما جاء في سجدتي السهو قبل السلام **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن عبد الرحمن الاعرج عن عبد الله بن بحينة الاسدي حليف بني عبد المطلب ان النبي صلى الله عليه وسلم قام في صلوة الظهر وعليه جلوس فلما اتم صلوته سجد سجدتين يكبر في كل سجدة وهو جالس قبل ان يسلم وسجدهما الناس معه مكان ما نسي من الجلوس وفي الباب عن عبد الرحمن بن عوف **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الاعلى وابو داود قالا نا هشام عن يحيى بن ابي كثير عن محمد بن ابراهيم ان ابا هريرة والسائب القاري كانا يسجدان سجدتي السهو قبل التسليم **قال** ابو عيسى حديث ابن بحينة حديث حسن والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وهو قول الشافعي يرى سجود السهو كله قبل التسليم ويقول هذا الناسخ لغيره من الاحاديث ويذكر ان آخر فعل النبي صلى الله عليه وسلم كان على هذا وقال احمد واسحاق اذا قام الرجل في الركعتين فانه يسجد سجدتي السهو قبل السلام۔

اور رات میں لمبا قیام کرنا مگر یہ کہ رات میں کسی آدمی کا کوئی وظیفہ مقرر ہو جو اسکو وہ ادا کرتا ہو تو اس صورت میں میرے نزدیک کثرت رکوع اور سجود کی پسند ہے کیونکہ وہ اپنے وظیفہ کو ادا کرتا ہے اور کثرت رکوع اور سجود میں نفع پایا ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے اسحاق نے یہ بات اسیلیے کہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی ایسی وصف کی گئی ہے اور لمبا قیام کرنے کی وصف کی گئی ہے اور دن میں آپکی نماز میں لمبا قیام کرنے سے اسقدر صفت نہیں کی گئی جسقدر کہ رات میں کی گئی ہے **باب** نماز میں سانپ اور بچھو کے قتل کرنیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو اسماعیل بن علیہ نے علی بن مبارک سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ضمضم بن جوس سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قتل کرنے دو سیاہوں کے نماز میں یعنے سانپ اور بچھو اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور ابی رافع سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک صحابہ وغیرہ سے اسی پر ہے اور یہی کہتا ہے امام احمد اور اسحاق اور بعض اہل علم نے نماز میں سانپ اور بچھو کے قتل کرنے کو مکروہ سمجھا ہے کہا ابراہیم نے نماز میں البتہ شغل ہے اور پہلا قول سب کے نزدیک صحیح ہے **باب** سلام سے پہلے سجدہ سہو کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے عبدالرحمان اعرج سے اُسنے عبداللہ بن بحینہ اسدی سے جو بنی عبد المطلب کے ہم سوگند ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں کھڑے ہوے اور آپکو التحیات میں بیٹھنا تھا سو جب اپنی نماز پوری کر چکے تو دو سجدے کیے ہر ایک سجدے میں سلام پھیرنے سے پہلے تکبیر کہی اُس حالت میں کہ بیٹھے ہوئے تھے اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ وہ دونوں سجدے کیے بدلے اسکے کہ تشہد میں بیٹھنا بھول گئے تھے اور اس باب میں روایت ہے عبدالرحمن بن عوف سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الاعلی اور ابو داؤد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ہشام نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے محمد بن ابراہیم سے یہ کہ ابو ہریرہ اور سائب قاری دونوں سلام سے پہلے سجدے سہو کے کیا کرتے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن بحینہ کی حسن ہے اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ تمام سجدے سہو کے قبل سلام کے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ حدیث اور حدیثوں کو ناسخ ہے اور ذکر کرتے ہیں امام شافعی کہ آخر فعل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی پر رہا ہے اور کہا امام احمد اور اسحاق نے جب آدمی دو رکعتوں میں کھڑا ہو تو وہ سجدے سہو کے سلام پھیرنے سے پہلے کرے

علی حدیث ابن بحینة وعبد الله بن بحینة هو عبد الله بن مالك ابن بحینة مالك ابوه وبحینة امه هکذا اخبرنی اسحاق بن منصور عن علی بن عبد الله المدینی **قال ابو عیسیٰ** واختلف اهل العلم فی سجدتی السهو متی یسجدهما الرجل قبل السلام او بعد فرای بعضهم ان یسجدهما بعد السلام وهو قول سفیان الثوری واهل الکوفة وقال بعضهم یسجدهما قبل السلام وهو قول اکثر الفقهاء من اهل المدینة مثل یحییٰ بن سعید وربیعة وغیرهما وبه یقول الشافعی وقال بعضهم اذا کانت زیادة فی الصلوٰة فبعد السلام واذا کان نقصانا فقبل السلام وهو قول مالك بن انس وقال احمد ما روی عن النبی صلی الله علیه وسلم فی سجدتی السهو فیستعمل کل علی جهته یری اذا قام فی الرکعتین علی حدیث ابن بحینة فانه یسجدهما قبل السلام واذا صلی الظهر خمسا فانه یسجدهما بعد السلام واذا سلم فی الرکعتین من الظهر والعصر فانه یسجدهما بعد السلام وکل یستعمل علی جهته وکل سهو لیس فیه عن النبی صلی الله علیه وسلم ذکر فان سجدتی السهو فیه قبل السلام وقال اسحاق نحو قول احمد فی هذا کله الا انه قال کل سهو لیس فیه عن النبی صلی الله علیه وسلم ذکر فان کانت زیادة فی الصلوٰة یسجدهما بعد السلام وان کان نقصانا یسجدهما قبل السلام **باب** ما جاء فی سجدتی السهو بعد السلام والکلام **حدثنا** اسحاق بن منصور نا عبد الرحمن بن مهدی نا شعبة عن الحکم عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله بن مسعود ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی الظهر خمسا فقیل له ازید فی الصلوٰة ام نسیت فسجد سجدتین بعد ما سلم **قال ابو عیسیٰ** هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** هناد ومحمود بن غیلان قالا نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله ان النبی صلی الله علیه وسلم سجد سجدتی السهو بعد الکلام وفی الباب عن معاویة وعبد الله بن جعفر وابی هریرة **حدثنا** احمد بن منیع نا هشیم عن هشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم سجدهما بعد السلام

موافق حدیث ابن بحینہ کے۔ اور عبد اللہ بن بحینہ وہ عبد اللہ بن مالک ابن بحینہ ہے مالک اسکا باپ ہے اور بحینہ ماں اسکی۔ ایسی ہی خبر دی مجھے اسحاق بن منصور نے علی بن مدینی سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اہل علم نے سجدہ سہو میں اختلاف کیا ہے کہ کب آدمی سجدہ کرے قبل سلام کے یا بعد اسکے سو بعض کا مذہب ہے کہ بعد سلام کے سجدہ کرے اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔ اور کہا بعض نے قبل سلام کے سجدہ کرے اور یہ قول ہے اکثر فقہا اہل مدینہ کا مثل یحییٰ بن سعید اور ربیعہ وغیرہ کے اور یہی کہتے ہیں امام شافعی اور کہا بعض نے جب نماز میں کچھ زیادہ واقع ہو تو بعد سلام کے سجدہ کرے اور جب کوئی نقصان واقع ہو تو قبل سلام کے اور یہ قول ہے مالک بن انس کا اور کہا امام احمد نے جو روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سجدہ سہو میں مروی ہے پس ہر ایک اپنی جگہ پر استعمال کی جائے یعنی جب دو رکعتوں میں کھڑا ہو موافق حدیث ابن بحینہ کے تو وہ قبل سلام کے سجدے کرے اور جب ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھ لے تو وہ سجدے بعد سلام کے کرے اور جب ظہر اور عصر کی دو رکعتوں میں سلام پھیرے تو وہ سجدے بعد سلام کے کرے اور ہر ایک حدیث اپنی جگہ پر استعمال کرے اور جس سہو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمیں ذکر نہیں ہے تو سجدے سہو کے اسمیں قبل سلام کے ہیں اور کہا اسحاق نے اس تمام مسئلہ میں مثل قول امام احمد کے مگر یہ کہ کہا اسنے ہر سہو کہ جس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں پس اگر وہ سہو نماز میں کچھ زیادتی ہے تو وہ سجدے سہو کے بعد سلام کے کرے۔ اور اگر کچھ نقصان ہو تو وہ سجدے قبل سلام کے کرے **باب** اس بیان میں کہ سجدے سہو کے بعد سلام اور کلام کے ہیں **حدیث** بیان کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمان بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے حکم سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں پس آپ سے کسی نے کہا کیا نماز میں کچھ زیادتی ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں پھر آپ نے بعد سلام پھیرنے کے دو سجدے کیے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح۔ حدیث کی ہم سے ہناد اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد کلام کے دو سجدے کیے اور اس باب میں روایت ہے معاویہ اور عبد اللہ بن جعفر اور ابوہریرہ سے۔ حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے ہشام بن حسان سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں سجدے بعد سلام کے کیے

ف کلام سے وہ کلام [illegible] اور تنبیہ یہ ہے کہ مراد کلام سے وہ کلام ہے جو کہ کسی حاجت [illegible]

قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وقد رواه ایوب وغیر واحد عن ابن سیرین وحدیث ابن مسعود حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم قالوا اذا صلی الرجل الظهر خمسا فصلاته جائزة وسجد سجدتی السهو ان لم یجلس فی الرابعة وهو قول الشافعی واحمد واسحاق وقال بعضهم اذا صلی الظهر خمسا ولم یقعد فی الرابعة مقدار التشهد فسدت صلوته وهو قول سفیان الثوری وبعض اهل الکوفة **باب** ما جاء فی التشهد فی سجدتی السهو **حدثنا** محمد بن یحیی نا محمد بن عبد الله الانصاری قال اخبرنی اشعث عن ابن سیرین عن خالد الحذاء عن ابی قلابة عن ابی المهلب عن عمران بن حصین ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی بهم فسهی فسجد سجدتین ثم تشهد ثم سلم **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب وروی ابن سیرین عن ابی المهلب وهو عم ابی قلابة غیر هذا الحدیث وروی محمد هذا الحدیث عن خالد الحذاء عن ابی قلابة عن ابی المهلب وابو المهلب اسمه عبد الرحمن بن عمرو ویقال ایضا معاویة بن عمرو وقد روی عبد الوهاب الثقفی وهشیم وغیر واحد هذا الحدیث عن خالد الحذاء عن ابی قلابة بطوله وهو حدیث عمران بن حصین ان النبی صلی الله علیه وسلم فی ثلاث رکعات من العصر فقام رجل یقال له الخرباق واختلف اهل العلم فی التشهد فی سجدتی السهو فقال بعضهم یتشهد فیهما ویسلم وقال بعضهم لیس فیهما تشهد وتسلیم واذا سجدهما قبل التسلیم لم یتشهد وهو قول احمد واسحاق قالا اذا سجد سجدتی السهو قبل السلام لم یتشهد **باب** فیمن یشک فی الزیادة والنقصان **حدثنا** احمد بن منیع نا اسماعیل بن ابراهیم نا هشام الدستوائی عن یحیی بن ابی کثیر عن عیاض هو ابن هلال قال قلت لابی سعید احدنا یصلی فلا یدری کیف صلی فقال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی احدکم فلم یدر کیف صلی فلیسجد سجدتین وهو جالس وفی الباب عن عثمان وابن مسعود وعائشة وابی هریرة **قال** ابو عیسی حدیث ابی سعید حدیث حسن وقد روی هذا الحدیث عن ابی سعید من غیر هذا الوجه وروی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال اذا شک احدکم فی الواحدة والثنتین فلیجعلهما واحدة

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے اسکو ایوب اور کئی اور لوگوں نے ابن سیرین سے اور حدیث ابن مسعود کی حسن صحیح ہے اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہا انھوں نے جب کوئی مرد ظہر کی نماز پانچ رکعتیں پڑھے تو نماز اسکی جائز ہے اور سہو کے دو سجدے کرے اگرچہ چوتھی رکعت میں نہ بیٹھے اور یہ قول ہے امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض نے جب ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھے چوتھی رکعت میں مقدار تشہد کے نہ بیٹھے تو نماز اسکی فاسد ہو جاتی ہے اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا **باب** سہو کے سجدوں میں تشہد کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد اللہ انصاری نے کہا خبر دی مجھے اشعث نے ابن سیرین سے انھوں نے خالد حذاء سے انھوں نے ابی قلابہ سے انھوں نے ابی المہلب سے انھوں نے عمران بن حصین سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور بھول گئے پس سجدے سہو کے کیے پھر تشہد پڑھا پھر سلام پھیرا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کی ہے ابن سیرین نے ابی المہلب سے (اور یہ ابی قلابہ کا چچا ہے) سوا اس حدیث کے اور روایت کی ہے یہ حدیث محمد نے خالد الحذاء سے انھوں نے ابی قلابہ سے انھوں نے ابی المہلب سے اور ابو المہلب کا نام عبد الرحمن بن عمرو ہے اور اسکو معاویہ بن عمرو بھی کہا جاتا ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث عبد الوہاب ثقفی اور ہشیم اور کئی اور لوگوں نے خالد حذاء سے انھوں نے ابی قلابہ سے طوالت سے اور وہ حدیث عمران بن حصین کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی تیسری رکعت میں تھے اور ایک مرد کھڑا ہوا جسکا نام خرباق تھا اور اہل علم نے سہو کے سجدوں میں تشہد کا اختلاف کیا ہے پس کہا بعض نے انمیں تشہد پڑھے اور سلام پھیرے اور کہا بعض نے انمیں تشہد اور سلام نہیں ہے اور جب قبل سلام کے سجدے کرے تو تشہد نہ بیٹھے اور یہ قول امام احمد اور اسحق کا ہے کہا ان دونوں نے جب سلام سے پہلے سجدے سہو کے کرے تو تشہد کو نہ بیٹھے **باب** اس شخص کے بیان میں جسکو زیادتی اور نقصان میں شک ہو **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انھوں نے عیاض بن ہلال سے کہا انھوں نے میں نے ابی سعید سے کہا کوئی شخص ہم میں سے نماز پڑھتا ہے تو نہیں جانتا کس قدر اسنے نماز پڑھی ہے پس کہا انھوں نے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے اور نہ جانے کس قدر اسنے پڑھی ہے تو چاہیے کہ دو سجدے کرے اسی حالت میں کہ بیٹھا ہوا ہو اور اسی باب میں روایت ہے عثمان اور ابن مسعود اور عائشہ اور ابو ہریرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور یہ حدیث ابی سعید سے سوا اس وجہ کے بھی مروی ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ جب کوئی تم میں سے ایک اور دو میں شک کرے تو اسکو ایک ہی بنا دے

او اذا شك في الاثنتين او الثلاث فليجعلها اثنتين ويسجد في ذلك سجدتين قبل ان يسلم والعمل على هذا عند اصحابنا وقال بعض اهل العلم اذا شك في صلاته فلم يدر كم صلى فليعد **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان ياتي احدكم في صلوته فيلبس عليه حتى لا يدري كم صلى فاذا وجد ذلك احدكم فليسجد سجدتين وهو جالس **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن خالد بن عثمة نا ابراهيم بن سعد قال حدثني محمد بن اسحاق عن مكحول عن كريب عن ابن عباس عن عبد الرحمن بن عوف قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اذا سها احدكم في صلاته فلم يدر واحدة صلى او ثنتين فليبن على واحدة فان لم يدر ثنتين صلى او ثلاثا فليبن على ثنتين فان لم يدر ثلاثا صلى او اربعا فليبن على ثلاث وليسجد سجدتين قبل ان يسلم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روي هذا الحديث عن عبد الرحمن بن عوف من غير هذا الوجه رواه الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس عن عبد الرحمن بن عوف عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في الرجل يسلم في الركعتين من الظهر والعصر **حدثنا** الانصاري نا معن نا مالك عن ايوب بن ابي تميمة وهو السختياني عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم انصرف من اثنتين فقال له ذو اليدين اقصرت الصلوة ام نسيت يا رسول الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم اصدق ذو اليدين فقال الناس نعم فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى اثنتين اخريين ثم سلم ثم كبر فسجد مثل سجوده او اطول ثم كبر فرفع ثم سجد مثل سجوده او اطول وفي الباب عن عمران بن حصين وابن عمر وذي اليدين

اور جب دو اور تین میں شک کرے تو اسکو دو بنائے اور اس صورت میں سلام سے پہلے دو سجدے کرے اور عمل ہمارے اصحاب کے نزدیک اسی پر ہے اور کہا بعض اہل علم نے جب کوئی اپنی نماز میں شک کرے یعنی بھول جائے کہ کسقدر اسنے نماز پڑھی ہے تو چاہیے کہ اعادہ کرے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک شیطان ایک تمہارے کے پاس نماز کی حالت میں آتا ہے پس اسپر دھوکا ڈال دیتا ہے یہانتک کہ وہ نہیں جانتا کہ کس قدر نماز پڑھی ہے تو جسکو ایسا ہو گا پڑے تو چاہیے کہ وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن خالد بن عثمہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن سعد نے کہا حدیث کی مجھسے محمد بن اسحق نے مکحول سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے عبد الرحمن بن عوف سے کہا انہوں نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے اپنی نماز میں بھول جائے پس اسکو یاد نہو کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو تو ایک پر بنا کرے اور اگر نہ یاد ہو اسکو کہ دو رکعت پڑھی ہیں یا تین تو دو پر بنا کرے اور اگر اسکو یاد نہو کہ تین پڑھی ہیں یا چار تو تین پر بنا کرے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے سہو کے کرے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث عبد الرحمن بن عوف سے سوائے اسوجہ کے بھی روایت کی گئی ہے روایت کیا اسکو زہری نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے عبد الرحمن بن عوف سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** بیان میں کہ آدمی ظہر اور عصر کی دو رکعتوں میں سلام پھیر دے حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا ہمسے مالک نے انہوں نے ایوب بن ابی تمیمہ سے اور وہ سختیانی ہیں محمد بن سیرین سے انہوں نے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھکر پھر گئے تو انسے کہا ذو الیدین نے کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں یا رسول اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ذو الیدین سچ کہتا ہے سو کہا لوگوں نے ہاں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور دوسری دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا مثل اول سجدوں کے یا لمبا پھر آپ نے تکبیر کہی اور سجدہ سے سر اٹھایا پھر سجدہ کیا مثل اول سجدوں کے یا لمبا اور اس باب میں روایت ہے عمران بن حصین اور ابن عمر اور ذی الیدین سے

ف یعنی یقین پر بنا کرے خواہ ایک یا دو میں شک ہو یا دو اور تین میں یا تین اور چار میں اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ کا [illegible] مگر شروع [illegible] تحری کرے یعنی جانب [illegible] کا یقین [illegible] بنا کرے [illegible] امام ابو حنیفہ [illegible] مطابق [illegible] حدیث اس شخص کے حق میں ہے جسکو پہلی [illegible]

قال ابو عیسیٰ وحدیث ابی ھریرة حدیث حسن صحیح واختلف اهل العلم فی هذا الحدیث فقال بعض اهل الکوفة اذا تکلم فی الصلوة ناسیا او جاهلا او ما کان فانه یعید الصلاة واعتلوا بان هذا الحدیث کان قبل تحریم الکلام فی الصلوة واما الشافعی فرای هذا حدیثا صحیحا فقال به وقال هذا اصح من الحدیث الذی روی عن النبی صلی الله علیه وسلم فی الصائم اذا اکل ناسیا فانه لا یقضی وانما هو رزق رزقه الله قال الشافعی وفرقوا هؤلاء بین العمد والنسیان فی اکل الصائم لحدیث ابی هریرة قال احمد فی حدیث ابی هریرة ان تکلم الامام فی شئ من صلاته وهو یری انه قد اکملها ثم علم انه لم یکملها یتم صلوته ومن تکلم خلف الامام وهو یعلم ان علیه بقیة من الصلوة فعلیه ان یستقبلها واحتج بان الفرائض کانت تزاد وتنقص علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فانما تکلم ذو الیدین وهو علی یقین من صلاته انها تمت ولیس هکذا الیوم لیس لاحد ان یتکلم علی معنی ما تکلم ذو الیدین لان الفرائض الیوم لا یزاد فیها ولا ینقص قال احمد نحوا من هذا الکلام وقال اسحاق نحو قول احمد فی هذا الباب **باب** ما جاء فی الصلوة فی النعال **حدثنا** علی بن حجر نا اسمٰعیل بن ابراهیم عن سعید بن یزید ابی سلمة قال قلت لانس بن مالک اکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی فی نعلیه قال نعم وفی الباب عن عبد الله بن مسعود وعبد الله بن ابی حبیبة وعبد الله بن عمرو وعمرو بن حریث وشداد بن اوس واوس الثقفی وابی هریرة وعطاء رجل من بنی شیبة **قال** ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم **باب** ما جاء فی القنوت فی صلوة الفجر **حدثنا** قتیبة ومحمد بن المثنی قالا نا محمد بن جعفر عن شعبة عن عمرو بن مرة عن ابن ابی لیلی عن البراء بن عازب ان النبی صلی الله علیه وسلم

کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم نے اس حدیث میں اختلاف کیا ہے پس کہا بعض اہل کوفہ نے جب کوئی شخص نماز میں بھول کر یا جہالت سے یا جس طرح سے ہو کلام کرے تو وہ نماز کا اعادہ کرے اور علت انھوں نے یہ بیان کی ہے کہ یہ حدیث نماز میں کلام حرام ہونے سے پہلے کی ہے اور امام شافعی نے اس حدیث کو صحیح جانا ہے اور اسی کے ساتھ قائل ہوا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث بہت صحیح ہے اس حدیث سے جو روزہ دار کے حق میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص بھول کر کھالیوے تو وہ روزہ قضا نہ کرے اور بیشک وہ ایسا رزق ہے کہ اسکو اللہ تعالیٰ نے کھلایا ہے کہا امام شافعی نے اور ان لوگوں نے روزہ دار کے حق میں نسیان اور عمد میں ابو ہریرہ کی حدیث میں فرق کیا ہے کہا امام احمد نے ابی ہریرہ کی حدیث کے حق میں۔ اگر امام اپنی نماز کے کسی حصہ میں کلام کرے اس حالت میں کہ وہ جانتا ہو کہ اُسنے نماز کو پورا کر لیا ہے پھر اُسکو معلوم ہوا کہ میں نے ابھی نماز کو پورا نہیں کیا تو وہ اپنی نماز کو تمام کرے اور جو شخص امام کے پیچھے کلام کرے اُس حالت میں کہ جانتا ہو کہ ابھی کچھ نماز باقی رہتی ہے تو اُسکو لازم ہے کہ اُس نماز کو نئے سر سے شروع کرے اور اُسنے اس سے دلیل پکڑی ہے کہ فرائض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زیادہ اور کم ہوا کرتے تھے پس ذوالیدین نے تو اس وجہ سے کلام کیا ہے کہ اسکو اپنی نماز کا یقین تھا کہ تمام ہو گئی ہے۔ اور آج کے دن کسی کو جائز نہیں کہ ذوالیدین کی طرح کلام کرے کیونکہ فرائض آجکے دن نہ زیادہ ہوتے ہیں اور نہ کم۔ امام احمد نے اسی کے قریب کہا ہے اور کہا اسحاق نے اس مسئلہ میں مثل قول امام احمد کے

باب جوتوں میں نماز پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسماعیل بن ابراہیم نے سعید بن یزید ابی سلمہ سے کہا اُسنے میں نے انس بن مالک سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتیوں میں نماز پڑھا کرتے تھے کہا اُسنے ہاں۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن ابی حبیبہ اور عبد اللہ بن عمر اور عمرو بن حریث اور شداد بن اوس اور اوس ثقفی اور ابی ہریرہ اور عطاء سے جو ایک مرد ہے بنی شیبہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے **باب** فجر کی نماز میں قنوت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور محمد بن مثنی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے شعبہ سے اُسنے عمرو بن مرہ سے اُسنے ابن ابی لیلیٰ سے اُسنے براء بن عازب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

كان يقنت في صلوة الصبح والمغرب وفي الباب عن علي وانس وابي هريرة وابن عباس وخفاف بن ايماء بن رحضة الغفاري **قال**
ابو عيسى حديث البراء حديث حسن صحيح واختلف اهل العلم في القنوت في صلوة الفجر فراى بعض اهل العلم من اصحاب النبي
صلى الله عليه وسلم وغيرهم القنوت في صلوة الفجر وهو قول الشافعي وقال احمد واسحاق لا يقنت في الفجر الا عند نازلة تنزل بالمسلمين
فاذا نزلت نازلة فللامام ان يدعو لجيوش المسلمين **باب في ترك القنوت حدثنا** احمد بن منيع نا يزيد بن هارون عن ابي مالك
الاشجعي قال قلت لابي يا ابت انك قد صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر وعثمان وعلي بن ابي طالب ههنا بالكوفة نحوا
من خمس سنين اكانوا يقنتون قال اي بني محدث **حدثنا** صالح بن عبد الله نا ابو عوانة عن ابي مالك الاشجعي بهذا الاسناد نحوه
بمعناه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اكثر اهل العلم وقال سفيان الثوري ان قنت في الفجر فحسن وان لم يقنت فحسن واختار
ان لا يقنت ولم ير ابن المبارك القنوت في الفجر **قال** ابو عيسى وابو مالك الاشجعي اسمه سعد بن طارق بن اشيم **باب ما جاء في الرجل**
يعطس في الصلوة حدثنا قتيبة نا رفاعة بن يحيى بن عبد الله بن رفاعة بن رافع الزرقي عن عم ابيه معاذ بن رفاعة عن ابيه قال صليت خلف
رسول الله صلى الله عليه وسلم فعطست فقلت الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه مباركا عليه كما يحب ربنا ويرضى

صبح اور مغرب کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے اور اس باب میں روایت ہے علی اور انس اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور خفاف بن ایما بن رحضہ غفاری سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی حسن صحیح ہے اور اہل علم نے فجر کی نماز میں قنوت کے مسئلہ میں اختلاف کیا ہے۔ پس اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے یہ مذہب ہے کہ فجر کی نماز میں قنوت ثابت ہے اور یہ قول ہے امام شافعی کا اور کہا امام احمد اور اسحاق نے فجر کی نماز میں قنوت نہ پڑھی جائے مگر وقت نازل ہونے کسی حادثہ کے ساتھ مسلمانوں کے۔ پس جب کوئی حادثہ نازل ہو تو امام کو چاہیے کہ مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ مل کر دعا مانگے **باب** قنوت کے ترک کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے ابی مالک اشجعی سے کہا اُنہوں نے میں نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ تو نے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان کے پیچھے حضرت علی بن ابی طالب کے اس جگہ کوفہ میں تقریباً پانچ سال نماز پڑھی ہے۔ کیا یہ سب قنوت پڑھتے تھے کہا اُنہوں نے اے میرے بیٹے یہ بدعت ہے (یعنی ہمیشہ پڑھنا بلا کسی حادثہ کے) **حدیث** کی ہم سے صالح بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے ابی مالک اشجعی سے ساتھ اس اسناد کے مثل اس کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے اور کہا سفیان ثوری نے اگر فجر کی نماز میں قنوت پڑھے تو بہتر ہے اور اگر نہ پڑھے تو بھی بہتر ہے اور مختار اُن کے نزدیک یہ ہے کہ قنوت نہ پڑھے اور ابن مبارک فجر کی نماز میں قنوت جائز نہیں رکھتا کہا ابو عیسیٰ نے اور ابو مالک اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے **باب** نماز میں آدمی کے چھینک لینے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے رفاعہ بن یحییٰ بن عبد اللہ بن رفاعہ بن رافع زرقی نے اپنے باپ کے چچا معاذ بن رفاعہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا اُنہوں نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی پس میں نے چھینک لی اور کہا الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ مبارکاً علیہ کما یحب ربنا ویرضی

لہ وتروں کی تیسری رکعت میں قبل رکوع کے قنوت پڑھنا امام ابو حنیفہ کے نزدیک واجب ہے اور امام شافعی کے نزدیک نماز صبح کی دوسری رکعت میں بعد رکوع کے دعائے قنوت کا پڑھنا سنت ہے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] قنوت [illegible] [illegible] [illegible] جب وہ دور ہو جاتا تو قنوت بھی دور کر دیتے [illegible] ابن عباس [illegible] امام احمد نے روایت کی ہے [illegible]

فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف فقال من المتكلم في الصلوة فلم يتكلم احد ثم قالها الثانية من المتكلم في الصلوة فلم يتكلم احد ثم قالها الثالثة من المتكلم في الصلوة فقال رفاعة ابن رافع بن عفراء انا يا رسول الله قال كيف قلت قال قلت الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه مباركا عليه كما يحب ربنا ويرضى فقال النبي صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لقد ابتدرها بضعة وثلاثون ملكا ايهم يصعد بها وفي الباب عن انس ووائل بن حجر وعامر بن ربيعة **قال** ابو عيسى حديث رفاعة حديث حسن وكان هذا الحديث عند بعض اهل العلم انه في التطوع لان غير واحد من التابعين قالوا اذا عطس الرجل في الصلوة المكتوبة انما يحمد الله في نفسه ولم يوسعوا باكثر من ذلك **باب** في نسخ الكلام في الصلوة **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم انا اسمعيل بن ابي خالد عن الحارث بن شبيل عن ابي عمرو الشيباني عن زيد بن ارقم قال كنا نتكلم خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم في الصلوة يكلم الرجل منا صاحبه الى جنبه حتى نزلت وقوموا لله قانتين فامرنا بالسكوت ونهينا عن الكلام وفي الباب عن ابن مسعود ومعوية بن الحكم **قال** ابو عيسى حديث زيد بن ارقم حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اكثر اهل العلم قالوا اذا تكلم الرجل عامدا في الصلوة او ناسيا اعاد الصلوة وهو قول الثوري وابن المبارك وقال بعضهم اذا تكلم عامدا في الصلوة اعاد الصلوة وان كان ناسيا او جاهلا اجزاه وبه يقول الشافعي **باب** ما جاء في الصلوة عند التوبة **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن عثمان بن المغيرة عن علي بن ربيعة عن اسماء بن الحكم الفزاري قال سمعت عليا يقول اني كنت رجلا اذا سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا نفعني الله منه بما شاء ان ينفعني به واذا حدثني رجل من اصحابه استحلفته فاذا حلف لي صدقته وانه حدثني ابو بكر

سو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھکر فارغ ہو چکے تو فرمایا نماز میں کلام کرنے والا کون شخص تھا۔ پس کوئی نہ بولا۔ پھر آپ نے دوسری مرتبہ فرمایا نماز میں کلام کرنے والا کون شخص تھا تو بھی کوئی نہ بولا۔ پھر آپ نے تیسری بار فرمایا نماز میں کلام کرنے والا کون شخص تھا سو کہا رفاعہ بن رافع بن عفراء نے میں ہوں یا رسول اللہ۔ فرمایا آپ نے تو نے کس طرح کہا تھا کہا اُنہوں نے میں نے کہا الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ مبارکاً علیہ کما یحب ربنا ویرضی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ تیس اور چند فرشتوں نے اُسکے لینے میں جلدی کی ہے کہ کون سا اُنکو اوپر لے چڑھتا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور وائل بن حجر اور عامر بن ربیعہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث رفاعہ کی حسن ہے اور گویا یہ حدیث بعض اہل علم کے نزدیک نفلوں میں ہے کیونکہ کئی ایک تابعین نے کہا ہے کہ جب کوئی مرد نماز فرض میں چھینک لے تو فقط اپنے دل میں اللہ کی حمد ہی کرے اور انھوں نے اس سے زیادہ گنجائش نہیں دی **باب** نماز میں کلام کے منسوخ ہونیکے بیان میں **حدیث** کی ہے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو اسماعیل بن ابی خالد نے حارث بن شبیل سے اُنہے ابن عمرو شیبانی سے اُنہے زید بن ارقم سے کہا اُنہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں کلام کیا کرتے تھے ہم میں سے ایک آدمی اپنے صاحب کے ساتھ جو اُسکے پہلو کی طرف ہوتا کلام کر لیتا تا کہ یہ آیت نازل ہوئی وقوموا للہ الخ یعنے اللہ کے واسطے عاجزی سے کھڑے ہو۔ پس ہمکو چپ کرنے کا حکم دیا گیا اور کلام کرنے سے منع کیے گئے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور معاویہ بن حکم سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث زید بن ارقم کی حسن صحیح ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہا انھوں نے جب آدمی عمداً یا بھولکر نماز میں کلام کرے تو نماز کا اعادہ کرے اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا۔ اور کہا بعض نے کہ جب عمداً نماز میں کلام کرے تو نماز کا اعادہ کرے اور اگر بھولکر یا جہالت سے کرے تو اُسکو وہی نماز کافی ہو جاتی ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے شافعی **باب** توبہ کے وقت نماز کے بیان میں **حدیث** کی ہے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہے ابو عوانہ نے عثمان بن مغیرہ سے اُنے علی بن ربیعہ سے اُنے اسما بن حکم فزاری سے کہا اُنہے سنا میں نے علی سے کہ کہتا میں ایسا تھا کہ جب کوئی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا تو مجھے اللہ تعالے اُسکے ساتھ جس طرح اُسکی مرضی نفع دینے کی ہوتی نفع دیتا اور جب کوئی مرد آنحضرت کے اصحاب سے مجھے حدیث کرتا تو میں اُس سے قسم لے لیتا پس جب وہ قسم کر جاتا تو میں اُسکی تصدیق کر لیتا۔ اور مجھے حضرت ابو بکر نے حدیث کی ہے۔

وصدق ابو بكر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من رجل يذنب ذنبا ثم يقوم فيتطهر ثم يصلي ثم يستغفر الله الا غفر الله له ثم قرأ هذه الآية والذين اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذكروا الله الى آخر الآية وفي الباب عن ابن مسعود وابي الدرداء وانس وابي امامة ومعاذ وواثلة وابي اليسر واسمه كعب بن عمرو **قال** ابو عيسى حديث علي حديث حسن لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث عثمان بن المغيرة وروى عنه شعبة وغير واحد فرفعوه مثل حديث ابي عوانة ورواه سفيان الثوري ومسعر فاوقفاه ولم يرفعاه الى النبي صلى الله عليه وسلم وقد روي عن مسعر هذا الحديث مرفوعا ايضا **باب** ما جاء متى يؤمر الصبي بالصلوة **حدثنا** علي بن حجر انا حرملة بن عبد العزيز بن الربيع بن سبرة الجهني عن عمه عبد الملك بن الربيع بن سبرة عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم علموا الصبي الصلوة ابن سبع سنين واضربوه عليها ابن عشرة وفي الباب عن عبد الله بن عمرو **قال** ابو عيسى حديث سبرة بن معبد الجهني حديث حسن صحيح وعليه العمل عند بعض اهل العلم وبه يقول احمد واسحق وقالا ما ترك الغلام بعد عشر من الصلوة فانه يعيد **قال** ابو عيسى وسبرة هو ابن معبد الجهني ويقال هو ابن عوسجة **باب** ما جاء في الرجل يحدث بعد التشهد **حدثنا** احمد بن محمد انا ابن المبارك انا عبد الرحمن بن زياد بن انعم ان عبد الرحمن بن رافع وبكر بن سوادة اخبراه عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا احدث يعني الرجل وقد جلس في آخر صلوته قبل ان يسلم فقد جازت صلوته **قال** ابو عيسى هذا حديث ليس اسناده بالقوي وقد اضطربوا في اسناده وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا قالوا اذا جلس مقدار التشهد واحدث قبل ان يسلم فقد تمت صلوته وقال بعض اهل العلم اذا احدث قبل ان يتشهد او قبل ان يسلم اعاد الصلوة وهو قول الشافعي وقال احمد اذا لم يتشهد وسلم اجزأه

اور سچ کہا ابو بکر نے کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی شخص کوئی گناہ کرتا ہے پھر کھڑا ہوتا ہے اور پاک ہوتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے پھر اللہ تعالے سے بخشش مانگتا ہے تو اللہ تعالے اُسکے بخشش کرتا ہے پھر اُنہوں نے یہ آیت پڑھی والذین اذا فعلوا فاحشۃ یعنے جو لوگ جب کوئی بے حیائی کرتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں اللہ تعالے کو یاد کرتے ہیں الخ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابی الدرداء اور انس اور ابی امامہ اور معاذ اور واثلہ اور ابی الیسر سے اور نام اُنکا کعب بن عمرو ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث علی کی حسن ہے۔ ہم اسکو سوائے اس روایت کے جو عثمان بن مغیرہ سے ہے اور کسی وجہ سے نہیں پہچانتے۔ اور اس سے شعبہ نے کئی اور لوگوں نے بھی روایت کی ہے اور اُنہوں نے اسکو مثل حدیث ابی عوانہ کے مرفوع کیا ہے اور روایت کیا ہے اسکو سفیان ثوری اور مسعر نے اور اُسکو موقوف رکھا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع نہیں کیا اور مسعر سے یہ حدیث مرفوعاً بھی مروی ہے **باب** اس بیان میں کہ لڑکے کو نماز کے واسطے کب حکم کیا جاوے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو حرملہ بن عبد العزیز بن ربیع بن سبرہ جہنی نے اپنے چچا عبد الملک بن ربیع بن سبرہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے اپنے دادا سے کہا اُنہوں نے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات برس کے لڑکوں کو نماز کا حکم کرو اور دس برس کے لڑکوں کو اسپر مارو۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا ابو عیسی نے حدیث سبرہ بن معبد جہنی کی حسن صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے احمد اور اسحاق۔ اور کہا اُنہوں نے اگر لڑکا دس برس کے بعد کوئی نماز ترک کرے تو اُسکو اعادہ کرے کہا ابو عیسی نے اور سبرہ وہ معبد جہنی کا بیٹا ہے اور کہا گیا ہے وہ عوسجہ کا بیٹا ہے **باب** اس بیان میں کہ آدمی بعد تشہد کے بے وضو ہو جائے **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے ابن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمن بن زیاد بن انعم نے یہ کہ عبد الرحمن بن رافع اور بکر بن سوادہ نے اُسکو خبر دی ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا اُنہوں نے فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی شخص سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے اُس حالت میں کہ آخر نماز میں بیٹھا ہو تو اُسکی نماز جائز ہو جاتی ہے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث ایسی ہے کہ اسکی اسناد قوی نہیں اور لوگ اسکی اسناد میں مضطرب ہوئے ہیں اور بعض اہل علم اس طرف گئے ہیں کہ کہا اُنہوں نے کہ جب کوئی شخص بمقدار تشہد کے بیٹھ لے اور سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے تو اسکی نماز تمام ہو جاتی ہے اور کہا بعض اہل علم نے کہ جب کوئی شخص تشہد بیٹھنے سے پہلے اور سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے تو نماز کا اعادہ کرے اور یہ قول ہے امام شافعی کا۔ اور کہا امام احمد نے جب تشہد نہ پڑھے اور سلام پھیرے تو وہ نماز اسکو کافی ہو جاتی ہے

لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتحلیلها التسلیم والتشهد اهون قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اثنتین فمضی فی صلوته ولم یتشهد وقال اسحٰق بن ابراهیم اذا تشهد ولم یسلم اجزأه واحتج بحدیث ابن مسعود حین علمه النبی صلی اللہ علیہ وسلم التشهد فقال اذا فرغت من هذا فقد قضیت ما علیك **قال** ابو عیسیٰ وعبد الرحمٰن بن زیاد هو الافریقی وقد ضعفه بعض اهل الحدیث منهم یحیی بن سعید القطان واحمد بن حنبل **باب** ما جاء اذا كان المطر فالصلوة فی الرحال **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علی نا ابو داؤد الطیالسی نا زهیر بن معویة عن ابی الزبیر عن جابر قال كنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاصابنا مطر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من شاء فلیصل فی رحله وفی الباب عن ابن عمر وسمرة وابی الملیح عن ابیه وعبد الرحمٰن بن سمرة **قال** ابو عیسیٰ حدیث جابر حدیث حسن صحیح وقد رخص اهل العلم فی القعود عن الجماعة والجمعة فی المطر والطین وبه یقول احمد واسحٰق قال سمعت ابا زرعة یقول روی عفان بن مسلم عن عمرو بن علی حدیثا وقال ابو زرعة لم نر بالبصرة احفظ من هؤلاء الثلاثة علی بن المدینی وابن الشاذكونی وعمرو بن علی وابو الملیح بن اسامة اسمه عامر ویقال زید بن اسامة بن عمیر الهذلی **باب** ما جاء فی التسبیح فی ادبار الصلوة **حدثنا** اسحٰق بن ابراهیم بن حبیب بن الشهید وعلی بن حجر قالا نا عتاب بن بشیر عن خصیف عن مجاهد وعكرمة عن ابن عباس قال جاء الفقراء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الاغنیاء یصلون كما نصلی ویصومون كما نصوم ولهم اموال یعتقون ویتصدقون قال فاذا صلیتم فقولوا سبحان اللہ ثلاثا وثلاثین مرة والحمد للہ ثلاثا وثلاثین مرة واللہ اكبر اربعا وثلاثین مرة ولا اله الا اللہ عشر مرات فانكم تدركون به من سبقكم ولا یسبقكم من بعدكم

کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور حلال کرنے والا نماز کا سلام ہے۔ اور تشہد بہت آسان ہے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں میں کھڑے ہوگئے پھر اپنی نماز میں گذر گئے اور تشہد نہ بیٹھے اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے جب کسی نے تشہد پڑھا اور سلام نہ پھیرا تو اسکو کافی ہو جائیگی اور انہوں نے ابن مسعود کی حدیث سے حجت پکڑی ہے جبکہ اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تشہد سکھلایا۔ پس فرمایا آپ نے جب تو اس سے فارغ ہو چکا تو تو نے ادا کر دیا اس چیز کو جو تیرے اوپر لازم تھی **کہا** ابو عیسیٰ نے اور عبد الرحمان بن زیاد وہ افریقی ہے اور اسکو بعض اہل حدیث نے ضعیف کیا ہے انہیں سے یحییٰ بن سعید القطان اور احمد بن حنبل ہیں **باب** اس بیان میں کہ جب بارش ہو تو نماز گھروں میں ہے **حدیث** کی ہمسے ابو حفص بیٹے عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے زہیر بن معاویہ نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے کہا انہوں نے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے پس ہمکو بارش پہونچی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چاہے اپنی منزل میں نماز پڑھے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور سمرہ سے اور ابی الملیح کی اپنے باپ سے اور عبد الرحمان بن سمرہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم نے بارش اور کیچڑ میں جماعت اور جمعہ سے بیٹھنے کی رخصت دی ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام احمد اور اسحاق کہا انہوں نے سنا میں نے ابازرعہ سے کہتا تھا عفان بن مسلم نے عمرو بن علی سے روایت کی ہے۔ اور کہا ابو زرعہ نے میں نے بصرہ میں ان تین شخصوں سے کوئی زیادہ حافظ نہیں دیکھا علی بن مدینی اور ابن الشاذکونی اور عمرو بن علی۔ اور ابو الملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے۔ اور کہا گیا ہے زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی **باب** نماز کے پیچھے تسبیح کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید اور علی بن حجر نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے عتاب بن بشیر نے خصیف سے انہوں نے مجاہد اور عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا انہوں نے فقیر لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ دولتمند نماز پڑھتے ہیں جیسے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں جیسے کہ ہم روزے رکھتے ہیں۔ اور انکے پاس مال ہے (جس سے) وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں فرمایا آپ نے پس جب تم نماز پڑھو تو کہو سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار اور لا الہ الا اللہ دس مرتبہ پس اس سے پالوگے تم اسکو جو تم سے سبقت لیگیا ہے اور نہ سبقت لیجائیگا تم سے وہ شخص جو پیچھے تمہارے ہے۔

لہ مراد اسکی یہ ہے کہ تشہد فرض نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور تشہد نہ بیٹھے اگر فرض ہوتا تو کبھی ترک نہ کرتے سو ثابت ہوا کہ اگر تشہد نہ بیٹھے تو نماز ہو جائیگی اور اسحاق نے [illegible] کہ اگر تشہد بیٹھے اور سلام نہ پھیرے تو نماز ہو جائیگی [illegible] سو تشہد سکھلایا تو فرمایا کہ جب تو اس سے فارغ ہو چکا تو تو نے [illegible] معلوم ہوا کہ سلام فرض نہیں [illegible] بارش یا کیچڑ میں جمعہ اور جماعت میں حاضر نہ ہو تو جائز ہے [illegible] حدیث نقل کیگئی ہے [illegible] اس حدیث کا [illegible] پس اس حدیث کی فضیلت میں کچھ شک نہیں ہے اسکا [illegible] شخص کے اعمال [illegible] بیچ اس عمل کے [illegible] اسکے برابر ہو جاوے [illegible] خواہ اصحاب اموال سے ہو [illegible]

وفی الباب عن کعب بن عجرة وانس وعبد الله بن عمرو وزید بن ثابت وابی الدرداء وابن عمر وابی ذر قال ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن غریب وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال خصلتان لا یحصیهما رجل مسلم الا دخل الجنة یسبح الله فی دبر کل صلوۃ ثلاثا وثلاثین ویحمده ثلاثا وثلاثین ویکبره اربعا وثلاثین ویسبح الله عند منامه عشرا ویحمده عشرا ویکبره عشرا **باب** ماجاء فی الصلوۃ علی الدابة فی الطین والمطر حدثنا یحیی بن موسی نا شبابة بن سوار نا عمر بن الرماح عن کثیر بن زیاد عن عمرو بن عثمان بن یعلی بن مرة عن ابیه عن جده انهم کانوا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی سفر فانتهوا الی مضیق فحضرت الصلوۃ فمطروا السماء من فوقهم والبلة من اسفل منهم فاذن رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو علی راحلته واقام فتقدم علی راحلته فصلی بهم یومی ایماء یجعل السجود اخفض من الرکوع قال ابو عیسی هذا حدیث غریب تفرد به عمر بن الرماح البلخی لا یعرف الا من حدیثه وقد روی عنه غیر واحد من اهل العلم وکذا روی عن انس بن مالک انه صلی فی ماء وطین علی دابته والعمل علی هذا عند اهل العلم وبه یقول احمد واسحق **باب** ماجاء فی الاجتهاد فی الصلوۃ حدثنا قتیبة وبشر بن معاذ قالا نا ابو عوانة عن زیاد بن علاقة عن المغیرة بن شعبة قال صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی انتفخت قدماه فقیل له اتتکلف هذا وقد غفر لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر قال افلا اکون عبدا شکورا وفی الباب عن ابی هریرة وعائشة قال ابو عیسی حدیث المغیرة بن شعبة حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء ان اول ما یحاسب به العبد یوم القیمة الصلوۃ حدثنا علی بن نصر بن علی الجهضمی نا سهل بن حماد نا همام قال حدثنی قتادة عن الحسن عن حریث بن قبیصة قال قدمت المدینة فقلت اللهم یسر لی جلیسا صالحا قال فجلست الی ابی هریرة فقلت

اور اس باب میں روایت ہے کعب بن عجرہ اور انس اور عبد اللہ بن عمرو اور زید بن ثابت اور ابی الدرداء اور ابن عمر اور ابی ذر سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دو خصلتیں ہیں جو کوئی مرد مسلمان انکو شمار کریگا جنت میں داخل ہوگا۔ ہر نماز کے پیچھے تینتیس ۳۳ بار تسبیح کہے اور تینتیس ۳۳ بار اللہ کی حمد کرے اور چونتیس بار تکبیر کہے اور سونے کے وقت اسکی دس بار تسبیح کہے۔ اور دس بار حمد کرے اور دس بار تکبیر کہے **باب** کیچڑ اور بارش میں چارپایہ پر نماز پڑھنے کے بیان میں حدیث کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے شبابہ بن سوار نے کہا حدیث کی ہم سے عمر بن رماح نے کثیر بن زیاد سے اُنہوں نے عمرو بن عثمان بن یعلی بن مرہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے اپنے دادا سے کہ وہ لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے سو ایک تنگ جگہ پر پہونچے اور نماز کا وقت حاضر ہوا سو پانی برسا اور بادل اوپر سے تھا اور تری انکے نیچے تھی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر ہی اذان دی اور تکبیر کہی اور اپنی سواری پر ہی آگے ہوئے اور انکو نماز پڑھائی اشارہ سے کہ اشارہ کرتے تھے سجدہ کو رکوع سے نیچا کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے عمر بن رماح بلخی اس سے منفرد ہوا ہے اسکی وجہ سے یہ حدیث معلوم ہوئی ہے اور کئی ایک اہل علم نے بھی اس سے روایت کی ہے اور ایسا ہی انس بن مالک سے مروی ہے کہ آپ نے پانی اور کیچڑ میں چارپایہ پر نماز پڑھی۔ اور عمل اہل علم کا اسی پر ہے اور یہی کہتے ہیں امام احمد اور اسحاق **باب** نماز میں مشقت کھینچنے کے بیان میں حدیث کی ہم سے قتیبہ اور بشر بن معاذ نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے زیاد بن علاقہ سے اُنہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے کہا اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک سوج گئے پس آپ سے کسی نے کہا کیا آپ یہ تکلیف کھینچتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ بخشدیے ہیں فرمایا آپ نے کیا میں بندہ شکرگذار نہوں اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عائشہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن صحیح ہے **باب** قیامت کے روز سب چیزوں سے پہلے جسکا حساب کیا جائیگا وہ نماز ہے حدیث کی ہم سے علی بن نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہم سے سہل بن حماد نے کہا حدیث کی ہم سے ہمام نے کہا حدیث کی ہم سے قتادہ نے حسن سے اُنہوں نے حریث بن قبیصہ سے کہا اُنہوں نے میں مدینہ میں آیا پس میں نے کہا یا اللہ میرے لیے کوئی ہمنشین صالح آسان کر کہا اُنہوں نے پس میں ابی ہریرہ کے پاس بیٹھا پس میں نے کہا۔

سلہ عبادت میں تکلیف اٹھانا اسقدر جائز ہے کہ نفس پر تحمل نہ گزرے اور بیحد مشقت نہ ہو جیسا کہ آنحضرت نے زینب کو جانے سجود میں رسی لٹکانی بھولی تھی اور جب سست ہو جاتی تو اس سے ٹیک لیتی تب آنحضرت نے اسکو منع کیا اور آنحضرت کا اور جو کہ آپ کے پاؤں سوج گئے تھے تب بھی مشقت نہ گزرتی تھی کیونکہ آپ ذات الٰہی میں مستغرق تھے بلکہ آپ کو اس میں راحت تھی۔ اسواسطے آپ نے فرمایا کہ کیا میں مستقل کا شکر گزار نہ ہوں یعنی جبکہ اللہ نے میرے گناہ بخشدیے ایسی حالت میں اسکا شکریہ ادا کروں۔

انی سالت اللہ ان یرزقنی جلیسا صالحا فحدثنی بحدیث سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعل اللہ ان ینفعنی بہ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول ما یحاسب بہ العبد یوم القیمۃ من عملہ صلوتہ فان صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر فان انتقص من فریضتہ شیئا قال الرب تبارک وتعالی انظروا ہل لعبدی من تطوع فیکمل بہا ما انتقص من الفریضۃ ثم یکون سائر عملہ علی ذلک وفی الباب عن تمیم الداری **قال** ابوعیسی حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن غریب من ہذا الوجہ وقد روی ہذا الحدیث من غیر ہذا الوجہ عن ابی ہریرۃ وقد روی بعض اصحاب الحسن عن الحسن عن قبیصۃ بن حریث غیر ہذا الحدیث والمشہور ہو قبیصۃ بن حریث وروی عن انس بن حکیم عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ہذا **باب** ما جاء فی من صلی فی یوم ولیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ من السنۃ ما لہ من الفضل **حدثنا** محمد بن رافع نا اسحق بن سلیمان الرازی نا المغیرۃ بن زیاد عن عطاء عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثابر علی ثنتی عشرۃ رکعۃ من السنۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ اربع رکعات قبل الظہر ورکعتین بعدہا ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء ورکعتین قبل الفجر وفی الباب عن ام حبیبۃ وابی ہریرۃ وابی موسی وابن عمر **قال** ابوعیسی حدیث عائشۃ حدیث غریب من ہذا الوجہ ومغیرۃ بن زیاد قد تکلم فیہ بعض اہل العلم من قبل حفظہ **حدثنا** محمود بن غیلان نا مؤمل نا سفیان الثوری عن ابی اسحق عن المسیب بن رافع عن عنبسۃ بن ابی سفیان عن ام حبیبۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی فی یوم ولیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ بنی لہ بیت فی الجنۃ اربعا قبل الظہر ورکعتین بعدہا ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء ورکعتین قبل الفجر صلوۃ الغداۃ **قال** ابوعیسی حدیث عنبسۃ عن ام حبیبۃ فی ہذا الباب حدیث حسن صحیح وقد روی عن عنبسۃ من غیر وجہ

میں نے اللہ تعالے سے سوال کیا تھا کہ مجھے کوئی ہمنشین صالح نصیب کرے تو آپ مجھے کوئی ایسی حدیث روایت کریئے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہو شاید اللہ تعالے مجھے اس سے نفع دے سو فرمایا ابو ہریرہ نے سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے قیامت کے روز سب چیزوں سے پہلے جسکے ساتھ آدمی کا حساب ہوگا نماز اُسکی ہے اگر نماز اُسکی درست نکلی تو خلاصی اور نجات پاگیا اور اگر وہ خراب نکلی تو اُسنے نقصان اور ٹوٹا پایا پس اگر اُسکے فرضوں سے کوئی چیز کم ہوئی تو پروردگار تبارک وتعالے ارشاد فرمائیگا دیکھو کیا میرے بندے کے لیے کچھ نفل ہیں پس اُنسے جو چیز کہ فرضوں سے کم ہوگی کامل کیجائیگی پھر اُسکے تمام عملوں کا یہی حال ہوگا۔ اور اس باب میں تمیم داری سے روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابو ہریرہ کی اس وجہ سے حسن غریب ہے اور یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی ابو ہریرہ سے مروی ہے۔ اور سوا اس حدیث کے اور ایک حدیث بعض اصحاب حسن نے حسن سے روایت کی ہے اُنہوں نے قبیصہ بن حریث سے اور مشہور یہ قبیصہ بن حریث ہے اور مروی ہے انس بن حکیم سے بواسطہ ابو ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے

باب اس بیان میں کہ جس شخص نے دن اور رات میں بارہ رکعتیں سنتوں کی پڑھیں اُس کے واسطے کیا فضیلت ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن رافع نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن سلیمان رازی نے کہا حدیث کی ہمسے مغیرہ بن زیاد نے عطاء سے اُنہوں نے عائشہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بارہ رکعت سنت پر مداومت کرے تو اللہ تعالے اُسکے لیے گھر جنت میں تیار کرتا ہے۔ چار رکعتیں قبل ظہر کے اور دو رکعتیں بعد اُسکے اور دو رکعتیں بعد مغرب کے اور دو رکعتیں بعد عشاء کے اور دو رکعتیں قبل فجر کے۔ اور اس باب میں روایت ہے ام حبیبہ اور ابی ہریرہ اور ابی موسیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی اس وجہ سے حسن غریب ہے اور مغیرہ بن زیاد میں بعض اہل علم نے اُسکے حافظہ کی جہت سے کلام کیا ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے مؤمل نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے اُنہوں نے مسیب بن رافع سے اُنہوں نے عنبسہ بن ابی سفیان سے اُنہوں نے ام حبیبہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دن اور رات میں بارہ رکعتیں پڑھے تو اُسکے لیے جنت میں گھر تیار کیا جاتا ہے چار رکعتیں قبل ظہر کے اور دو رکعتیں بعد اُسکے اور دو رکعتیں بعد مغرب کے اور دو رکعتیں بعد عشاء کے اور دو رکعتیں قبل فجر کے یعنے قبل نماز صبح کے اور کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث عنبسہ کی ام حبیبہ سے اس باب میں حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیگئی ہے عنبسہ سے کئی وجہ سے

باب ماجاء فی رکعتی الفجر من الفضل **حدثنا** صالح بن عبد الله نا ابو عوانة عن قتادة عن زرارة بن اوفی عن سعید بن هشام عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیها وفی الباب عن علی وابن عمر وابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث عائشة حدیث حسن صحیح وقد روی احمد بن حنبل عن صالح بن عبد الله الترمذی حدیثا[1] **باب** ماجاء فی تخفیف رکعتی الفجر والقراءة فیها **حدثنا** محمود بن غیلان وابو عمار قالا نا ابو احمد الزبیری نا سفیان عن ابی اسحٰق عن مجاهد عن ابن عمر قال رمقت النبی صلی الله علیه وسلم شهرا فکان یقرأ فی الرکعتین قبل الفجر بقل یا ایها الکفرون وقل هو الله احد وفی الباب عن ابن مسعود وانس وابی هریرة وابن عباس وحفصة وعائشة **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن ولا نعرفه من حدیث الثوری عن ابی اسحٰق الا من حدیث ابی احمد والمعروف عند الناس حدیث اسرائیل عن ابی اسحٰق وقد روی عن ابی احمد عن اسرائیل هذا الحدیث ایضا وابو احمد الزبیری ثقة حافظ قال سمعت بندارا یقول ما رأیت احدا احسن حفظا من ابی احمد الزبیری واسمه محمد بن عبد الله بن الزبیر الاسدی الکوفی **باب** ماجاء فی الکلام بعد رکعتی الفجر **حدثنا** یوسف بن عیسی نا عبد الله بن ادریس قال سمعت مالک بن انس عن ابی النضر عن ابی سلمة عن عائشة قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا صلی رکعتی الفجر فان کانت له الی حاجة کلمنی والا خرج الی الصلوٰة **قال** ابو عیسی هذا الحدیث حسن صحیح وقد کره بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم الکلام بعد طلوع الفجر حتی یصلی صلوٰة الفجر الا ما کان من ذکر الله او ما لا بد منه وهو قول احمد واسحٰق **باب** ماجاء لا صلوٰة بعد طلوع الفجر الا رکعتین **حدثنا** احمد بن عبدة الضبی نا عبد العزیز بن محمد عن قدامة بن موسی عن محمد بن الحصین عن ابی علقمة عن یسار مولی ابن عمر عن ابن عمر

باب فجر کی دو رکعتوں کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے صالح بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے قتادہ نے اُنہوں نے زرارہ ابن اوفی سے سعد بن ہشام سے اُنہوں نے عائشہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں رکعتیں فجر کی بہتر ہیں دنیا سے اور جو کچھ اس میں ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور ابن عمر اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے۔ اور احمد بن حنبل نے صالح بن عبد اللہ ترمذی سے حدیث روایت کی ہے **باب** فجر کی دونوں رکعتوں کی تخفیف کے بیان میں اور اُن دونوں کی قرات کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان اور ابو عمار نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابی اسحاق سے اُنہوں نے مجاہد سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مہینہ تک انتظاری کی (یعنے خیال رکھا) سو آپ اُن دو رکعتوں میں جو قبل فجر کے ہیں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھا کرتے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور انس اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور حفصہ اور عائشہ سے رضی عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے اور نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق ثوری سے جو ابی اسحاق سے ہے مگر طریق ابی احمد سے اور معروف لوگوں کے نزدیک حدیث اسرائیل کی ہے جو ابی اسحاق سے ہے۔ اور یہ حدیث بھی بواسطہ ابی احمد کے اسرائیل سے مروی ہے۔ اور ابو احمد زبیری ثقہ اور حافظ ہیں کہا ترمذی نے سنا میں نے بندار سے کہتا میں نے کوئی شخص بہت اچھا حافظ میں ابی احمد زبیری سے نہیں دیکھا۔ اور نام اُنکا محمد بن عبد اللہ زبیری اسدی کوفی ہے **باب** فجر کی دو رکعتوں کے بعد کلام کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن ادریس نے کہا سنا میں نے مالک بن انس سے اُنہوں نے ابی النضر سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے عائشہ سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیتے سو اگر آپ کو میرے ساتھ کوئی حاجت ہوتی سو میرے ساتھ کلام کرتے ورنہ نماز کی طرف نکل جاتے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے بعد طلوع فجر کے کلام کرنے سے منع کیا ہے تا کہ نماز فجر کی پڑھ لے۔ مگر وہ کہ اللہ کا ذکر ہو یا کوئی ضروری امر ہو اور یہی قول ہے امام احمد اور اسحاق کا **باب** بعد طلوع فجر کے سوائے دو رکعتوں کے اور کوئی نماز نہیں ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے قدامہ بن موسیٰ سے اُنہوں نے محمد بن حصین سے اُنہوں نے ابی علقمہ سے اُنہوں نے یسار سے جو ابن عمر کا غلام ہے اُنہوں نے ابن عمر سے

---

[1] غرض مؤلف کی اس کلام سے یہ ہے کہ صالح بن عبد اللہ جو راوی اس حدیث کا ہے ثقہ ہے کیونکہ اس سے امام احمد نے روایت کی ہے

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا صلوة بعد الفجر الا سجدتين وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وحفصة **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر
حديث غريب لا نعرفه الا من حديث قدامة بن موسى وروى عنه غير واحد وهو ما اجمع عليه اهل العلم كرهوا ان يصلي الرجل بعد طلوع الفجر
الا ركعتي الفجر ومعنى هذا الحديث انما يقول لا صلوة بعد طلوع الفجر الا ركعتي الفجر **باب** ما جاء في الاضطجاع بعد ركعتي الفجر **حدثنا** بشر بن
معاذ العقدي نا عبد الواحد بن زياد نا الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم
ركعتي الفجر فليضطجع على يمينه وفي الباب عن عائشة **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وقد روي
عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا صلى ركعتي الفجر في بيته اضطجع على يمينه وقد راى بعض اهل العلم ان يفعل هذا استحبابا
باب ما جاء اذا اقيمت الصلوة فلا صلوة الا المكتوبة **حدثنا** احمد بن منيع نا روح بن عبادة نا زكريا بن اسحق نا عمرو بن دينار
قال سمعت عطاء بن يسار عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقيمت الصلوة فلا صلوة الا المكتوبة وفي الباب
عن ابن بحينة وعبد الله بن عمرو وعبد الله بن سرجس وابن عباس وانس **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن
وهكذا روى ايوب وورقاء بن عمر وزياد بن سعد واسمعيل بن مسلم ومحمد بن جحادة عن عمرو بن دينار عن عطاء بن يسار
عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى حماد بن زيد وسفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار ولم يرفعاه والحديث
المرفوع اصح عندنا وقد روي هذا الحديث عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير هذا الوجه

یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعد فجر کے کوئی نماز نہیں ہے مگر دو رکعتیں۔ اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمرو اور حفصہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر بطریق قدامہ بن موسیٰ سے اور کئی ایک لوگوں نے اُس سے روایت کی ہے اور اسپر اہل علم نے اجماع کیا ہے کہ انھوں نے مکروہ جانا ہے کہ آدمی بعد طلوع فجر کے سوائے دو رکعتوں کے کوئی اور نماز پڑھے۔ اور معنے حدیث کے یہ ہیں کہ بعد طلوع فجر کے سوائے دو رکعتوں کے اور کوئی نماز جائز نہیں **باب** بعد دو رکعتوں کے لیٹنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بشر بن معاذ عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالواحد زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں سے فجر کی دو رکعتیں (یعنے سنتیں) پڑھ لے تو چاہیے کہ اپنی داہنی کروٹ لیٹ جائے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور مروی ہے حضرت عائشہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر میں فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیتے تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے۔ اور بعض اہل علم کا مذہب ہے کہ اس طور سے لیٹنا استحبابا کرنا چاہیے **باب** اس بیان میں کہ جب نماز کھڑی ہو جائے تو کوئی نماز درست نہیں مگر فرض **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے کہا حدیث کی ہمسے زکریا بن اسحاق نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن دینار نے کہا سنا میں نے عطاء بن یسار سے اُنہوں نے روایت کی ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کھڑی ہو جائے تو کوئی نماز درست نہیں مگر فرض۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن بحینہ اور عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن سرجس اور ابن عباس اور انس سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے اور ایسا ہی روایت کی ہے ایوب اور ورقاء بن عمر اور زیاد بن سعد اور اسماعیل بن مسلم اور محمد بن جحادہ نے عطاء بن یسار سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی ہے حماد بن زید اور سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اور ان دونوں نے اُسکو مرفوع نہیں کیا۔ اور حدیث مرفوع ہمارے نزدیک بہت صحیح ہے اور یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

---

[1] مقصود اس سے یہ ہے کہ جب تکبیر ہو جائے تو اُس وقت میں سوا اُس نماز فرض کے اور کوئی نماز یعنے سنتیں فجر وغیرہ جائز نہیں ہیں اگر کوئی بعد تکبیر کے دو رکعتیں سنتیں پڑھیگا بر ما تقدم کا [illegible] اور کہا اس نے صبح کی نماز فرض ہی چاہیے لعنت ہے جیسا کہ بخاری کی روایت میں ہے پھر عمرو بن [illegible] سند حسن سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپ نے اذا اقیمت الصلوة فلا صلوة الا المکتوبة قیل یا رسول اللہ ولا رکعتی الفجر قال ولا رکعتی الفجر یعنے جب تکبیر ہو چکے سوائے فرض نماز کے اور کوئی نماز جائز نہیں کسی نے کہا یا رسول اللہ بعد فجر کی سنتیں بھی جائز نہیں فرمایا آپ نے فجر کی سنتیں بھی جائز نہیں اور بیہقی کہتے ہیں کہ یہ ولا رکعتی الفجر کی زیادتی کی کچھ اصل نہیں پھر جس نے کہا سنتیں فجر کی حدیث اذا اقیمت الصلوة سے مستثنیٰ ہیں اسکا کچھ اصل نہیں [illegible] شیخ الاسلام [illegible] الشوکانی نے

رواه عياش بن عباس القتباني المصري عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم اذا اقيمت الصلوة ان لا يصلي الرجل الا المكتوبة وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحق **باب** ما جاء فيمن تفوته الركعتان قبل الفجر يصليهما بعد صلوة الصبح **حدثنا** محمد بن عمرو السواق نا عبد العزيز بن محمد عن سعد بن سعيد عن محمد بن ابراهيم عن جده قيس قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقيمت الصلوة فصليت معه الصبح ثم انصرف النبي صلى الله عليه وسلم فوجدني اصلي فقال مهلا يا قيس اصلوتان معا قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لم اكن ركعت ركعتي الفجر قال فلا اذن **قال** ابو عيسى حديث محمد بن ابراهيم لا نعرفه مثل هذا الا من حديث سعد بن سعيد وقال سفيان بن عيينة سمع عطاء بن ابي رباح عن سعد بن سعيد هذا الحديث وانما يروى هذا الحديث مرسلا وقد قال قوم من اهل مكة بهذا الحديث لم يروا باسا ان يصلي الرجل الركعتين بعد المكتوبة قبل ان تطلع الشمس **قال** ابو عيسى وسعد بن سعيد هو اخو يحيى بن سعيد الانصاري وقيس هو جد يحيى بن سعيد ويقال هو قيس بن عمرو ويقال هو قيس بن قهد واسناد هذا الحديث ليس بمتصل محمد بن ابراهيم التيمي لم يسمع من قيس وروى بعضهم هذا الحديث عن سعد بن سعيد عن محمد بن ابراهيم ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج فرأى قيسا **باب** ما جاء في اعادتهما بعد طلوع الشمس **حدثنا** عقبة بن مكرم العمي البصري نا عمرو بن عاصم نا همام عن قتادة عن النضر بن انس عن بشير بن نهيك عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يصل ركعتي الفجر فليصلهما بعد ما تطلع الشمس **قال** ابو عيسى هذا حديث لا نعرفه الا من هذا الوجه وقد روي عن ابن عمر انه فعله والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وبه يقول سفيان الثوري والشافعي واحمد واسحق وابن المبارك قال ولا نعلم احدا روى هذا الحديث عن همام بهذا الاسناد نحو هذا الا عمرو بن عاصم الكلابي والمعروف من حديث قتادة عن النضر بن انس عن بشير بن نهيك عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من

روایت کیا اسکو عیاش بن عباس قتبانی مصری نے ابی سلمہ سے اُنہنے ابی ہریرہ سے اُنہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عمل اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسی پر ہے کہ جب نماز کھڑی ہو جائے آدمی سوائے فرضی نماز کے اور کوئی نماز نہ پڑھے۔ اور یہی کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** اس شخص کے بیان میں کہ جسکو نماز فجر کے پہلے کی دو رکعتیں فوت ہو جائیں تو انکو بعد نماز صبح کے پڑھے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عمرو سواق نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سعد بن سعید سے اُنہنے محمد بن ابراہیم سے اُنہنے اپنے دادا قیس سے کہا اُنہنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور نماز کے لیے تکبیر ہو گئی سو میں نے آپ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھ لی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہو گئے تو مجھے دیکھا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں پس فرمایا دور ہو اے قیس کیا دو نمازیں اکٹھی پڑھتا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے دو رکعتیں فجر کی پڑھی تھیں فرمایا آپ نے پس اس وقت حرج نہیں **کہا** ابو عیسیٰ نے ہم محمد بن ابراہیم کی حدیث کو نہیں پہچانتے مثل اسکے مگر طریق سعد بن سعید سے اور کہا سفیان بن عیینہ نے سنا ہے اس حدیث کو عطاء بن ابی رباح نے سعد بن سعید سے۔ اور یہ حدیث مرسل روایت کرتا ہے۔ اور ایک قوم نے اہل مکہ سے ساتھ اس حدیث کے عمل کیا ہے اُنہوں نے کچھ خوف نہیں دیکھا کہ آدمی دو رکعتیں بعد فرضوں کے قبل طلوع آفتاب کے پڑھے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور سعد بن سعید وہ بھائی یحییٰ بن سعید انصاری کا ہے۔ اور قیس وہ یحییٰ بن سعید کا دادا ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ قیس بن عمرو ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ قیس بن قہد ہے اور اسناد اس حدیث کی متصل نہیں ہے کیونکہ محمد بن ابراہیم تیمی نے قیس سے سُنا نہیں ہے اور بعض نے یہ حدیث سعد بن سعید سے روایت کی ہے اُنہنے محمد بن ابراہیم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے پس قیس کو دیکھا **باب** بعد طلوع آفتاب کے ان سنتوں کے پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عقبہ بن مکرم عمی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے قتادہ سے اُنہنے نضر بن انس سے اُنہنے بشیر بن نہیک سے اُنہنے ابی ہریرہ سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے دو رکعتیں فجر کی نہیں پڑھیں چاہیے کہ انکو بعد طلوع آفتاب کے پڑھے **کہا** ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی وجہ سے۔ اور ابن عمر سے مروی ہے کہ اُنہنے یہ فعل کیا ہے۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے۔ اور یہی کہتا ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور ابن مبارک کہا ترمذی نے اور کسی نے اس حدیث کو مثل اسکے اسناد سے سوائے عمرو بن عاصم کلابی کے روایت نہیں کیا اور معروف حدیث قتادہ سے اور روایت کی اُسنے نضر بن انس سے اُسنے بشیر بن نہیک سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح سے کہ فرمایا آپ نے جس شخص نے

سلہ اس حدیث کو ... اور بیہقی نے بھی بسند متصل کے لایا ہے پس ثابت ہوا کہ یہ روایت دوسرے باب کی روایت سے قوی ہو

احدكم ركعة من صلوة الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرك الصبح **باب** ما جاء في الاربع قبل الظهر **حدثنا** بندار نا ابو عامر نا سفيان عن ابی اسحق عن عاصم بن ضمرة عن علی قال كان النبی صلی الله علیه وسلم يصلی قبل الظهر اربعا وبعدها ركعتين وفی الباب عن عائشة وام حبيبة **قال** ابو عیسی حديث علی حديث حسن **حدثنا** ابو بكر العطار قال قال علی بن عبد الله عن يحيى بن سعيد عن سفيان قال كنا نعرف فضل حديث عاصم بن ضمرة علی حديث الحارث والعمل علی هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ومن بعدهم يختارون ان يصلی الرجل قبل الظهر اربع ركعات وهو قول سفيان الثوری وابن المبارك واسحق وقال بعض اهل العلم صلوة الليل والنهار مثنی مثنی يرون الفصل بين كل ركعتين وبه يقول الشافعی واحمد **باب** ما جاء فی الركعتين بعد الظهر **حدثنا** احمد بن منيع نا اسمعيل بن ابراهيم عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال صليت مع النبی صلی الله علیه وسلم ركعتين قبل الظهر وركعتين بعدها قال وفی الباب عن علی وعائشة **قال** ابو عیسی حديث ابن عمر حديث حسن صحيح **باب** اخر **حدثنا** عبد الوارث بن عبيد الله العتكی المروزی نا عبد الله بن المبارك عن خالد الحذاء عن عبد الله بن شقيق عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم كان اذا لم يصل اربعا قبل الظهر صلاهن بعده **قال** ابو عیسی هذا حديث حسن غريب انما نعرفه من حديث ابن المبارك من هذا الوجه ورواه قيس بن الربيع عن شعبة عن خالد الحذاء نحو هذا ولا نعلم احدا رواه عن شعبة غير قيس بن الربيع وقد روی عن عبد الرحمن بن ابی ليلی عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو هذا **حدثنا** علی بن حجر نا يزيد بن هارون عن محمد بن عبد الله الشعيثی عن ابيه عن عنبسة بن ابی سفيان عن ام حبيبة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی قبل الظهر اربعا وبعدها اربعا حرمه الله تعالی علی النار **قال** ابو عیسی هذا حديث حسن غريب وقد روی من غير هذا الوجه **حدثنا** ابو بكر محمد بن اسحق البغدادی نا عبد الله بن يوسف التنيسی الشامی نا الهيثم بن حميد

ایک رکعت صبح کی نماز سے قبل طلوع آفتاب کے پائی تو اُسنے صبح کو پالیا **باب** قبل ظہر کے چار رکعت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے عاصم بن ضمرہ سے اُسنے علی سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل نماز ظہر کے چار رکعت پڑھتے تھے اور بعد اُسکے دو رکعت۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ام حبیبہ سے کہا ابو عیسے نے حدیث علی کی حسن ہے **حدیث** کی ہمسے ابو بکر عطار نے کہا اُسنے کہا علی بن عبد اللہ نے یحیی بن سعید سے اُنھوں نے سفیان سے کہا اُنھوں نے ہم عاصم بن ضمرہ کی حدیث کی فضیلت حارث کی حدیث پر پہچانتے تھے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور من بعدہم سے اسی پر ہے یہ لوگ پسند کرتے ہیں کہ آدمی قبل ظہر کے چار رکعتیں پڑھے۔ اور یہ قول سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق کا ہے۔ اور کہا بعض اہل علم نے رات اور دن کی نماز دو دو رکعت ہے اور ہر دو رکعتوں میں فصل کرنا دیکھتے ہیں اور یہی کہتا ہے شافعی اور احمد **باب** بعد ظہر کے دو رکعت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُنسے نافع سے اُنسے ابن عمر سے کہا اُنھوں نے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبل ظہر اور بعد اُسکے بھی دو رکعتیں پڑھی ہیں اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور عائشہ سے۔ کہا ابو عیسے نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے **باب** دوسرا اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے عبد الوارث بن عبید اللہ عتکی مروزی نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے خالد حذاء سے اُنسے عبد اللہ بن شقیق سے اُنسے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ظہر سے قبل چار رکعتیں نہ پڑھتے تو انکو بعد ظہر کے پڑھ لیتے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسکو اسی وجہ سے طریق ابن مبارک سے پہچانتے ہیں۔ اور روایت کیا اسکو قیس بن ربیع نے شعبہ سے اُنسے خالد حذاء سے مثل اسکے اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے سوائے قیس بن ربیع کے شعبہ سے اسکو روایت کیا ہو۔ اور روایت کیگئی ہے یہ عبد الرحمان بن ابی لیلے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے محمد بن عبد اللہ شعیثی سے اُس نے اپنے باپ سے اس نے عنبسہ بن ابی سفیان سے اُس نے ام حبیبہ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پڑھے قبل ظہر کے چار رکعتیں اور بعد اس کے بھی چار تو اُسکو اللہ تعالے آگ پر حرام کرتا ہے۔ کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور غیر اس وجہ سے بھی مروی ہے۔ **حدیث** کی ہم سے ابو بکر بیٹے محمد بن اسحاق بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی شامی نے کہا حدیث کی ہم سے ہیثم بن حمید نے

قال اخبرنی العلاء بن الحارث عن القاسم ابی عبد الرحمٰن عن عنبسة بن ابی سفیان قال سمعت اختی ام حبیبة زوج النبی صلی الله علیه وسلم تقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من حافظ علی اربع رکعات قبل الظهر واربع بعدها حرمه الله علی النار **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه والقاسم هو ابن عبد الرحمٰن یکنی ابا عبد الرحمٰن وهو مولی عبد الرحمٰن بن خالد بن یزید بن معٰویة وهو ثقة شامی وهو صاحب ابی امامة **باب** ما جاء فی الاربع قبل العصر **حدثنا** بندار نا محمد بن بشار نا ابو عامر نا سفیان عن ابی اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علی قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی قبل العصر اربع رکعات یفصل بینهن بالتسلیم علی الملٰئکة المقربین ومن تبعهم من المسلمین والمؤمنین وفی الباب عن ابن عمر وعبد الله بن عمرو **قال** ابو عیسیٰ حدیث علی حدیث حسن واختار اسحٰق بن ابراهیم ان لا یفصل فی الاربع قبل العصر واحتج بهذا الحدیث وقال ومعنی قوله انه یفصل بینهن بالتسلیم یعنی التشهد وری الشافعی واحمد صلوٰة اللیل والنهار مثنی مثنی یختاران الفصل **حدثنا** یحیی بن موسی واحمد بن ابراهیم ومحمود بن غیلان وغیر واحد قالوا نا ابو داؤد الطیالسی نا محمد بن مسلم بن مهران سمع جده عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال رحم الله امرأ صلی قبل العصر اربعا **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب **باب** ما جاء فی الرکعتین بعد المغرب والقراءة فیهما **حدثنا** محمد بن المثنی نا بدل بن المحبر نا عبد الملک بن معدان بن عاصم بن بهدلة عن ابی وائل عن عبد الله بن مسعود انه قال ما احصی ما سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ فی الرکعتین بعد المغرب وفی الرکعتین قبل صلوٰة الفجر بقل یا ایها الکافرون وقل هو الله احد وفی الباب عن ابن عمر **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن مسعود حدیث غریب من حدیث ابن مسعود لا نعرفه الا من حدیث عبد الملک بن معدان عن عاصم **باب** ما جاء انه یصلیهما فی البیت **حدثنا** احمد بن منیع نا اسمٰعیل بن ابراهیم

کہا خبر دی مجھ کو علاء بن حارث نے قاسم ابن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عنبسہ بن ابی سفیان سے کہا انہوں نے سنا میں نے اپنی بہن ام حبیبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص محافظت کرے چار رکعتوں پر جو قبل ظہر کے ہیں اور چار رکعتوں پر جو بعد اسکے ہیں تو اسکو اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کر دیتا ہے۔ کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور قاسم وہ ابن عبدالرحمٰن ہیں جنکی کنیت ابا عبدالرحمٰن ہے اور وہ غلام عبدالرحمان بن خالد بن یزید بن معاویہ کا ہے۔ اور وہ ثقہ ہے شام کا رہنے والا ہے اور وہ ابی امامہ کا مصاحب ہے **باب** قبل عصر کے چار رکعتوں کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے بندار محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابی اسحاق سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے علی سے کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل عصر کے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے فصل کرتے تھے درمیان انکے ساتھ سلام کے اوپر فرشتوں مقربین کے اور اوپر ان کے جو انکے تابع ہیں مسلمانوں اور مومنوں سے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو سے۔ کہا ابو عیسےٰ نے حدیث علی کی حسن ہے اور اسحاق بن ابراہیم نے اختیار کیا ہے کہ ان چار رکعتوں میں جو قبل عصر کے ہیں فصل نہ کیا جاوے اور انہوں نے اس حدیث سے حجت پکڑی ہے اور کہا انہوں نے مراد اس قول سے کہ درمیان انکے ساتھ سلام کے فصل کیا جاوے[1] تشہد ہے اور امام شافعی اور احمد کا مذہب ہے کہ نماز رات اور دن کی دو دو رکعت ہے یہ دونوں فصل کو پسند کرتے ہیں **حدیث** کی ہم سے یحییٰ بن موسےٰ اور احمد بن ابراہیم اور محمود بن غیلان اور کئی اور لوگوں نے کہا انہوں نے حدیث کی ہم سے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن مسلم بن مہران نے سنا انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے رحمت کرے اللہ تعالیٰ اس مرد پر جو قبل عصر کے چار رکعتیں پڑھے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** مغرب کے بعد دو رکعتوں کے بیان میں اور انہیں قراءت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے بدل بن محبر نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالملک بن معدان نے عاصم بن بہدلہ سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے یہ کہ کہا انہوں نے میں شمار نہیں کر سکتا کہ جس قدر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ پڑھتے تھے بعد مغرب کے دو رکعتوں میں اور قبل نماز فجر کے دو رکعتوں میں ساتھ قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد کے اور اس باب میں ابن عمر سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابن مسعود کی غریب ہے اس طریق سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبدالملک بن معدان سے جو مروی ہے عاصم سے **باب** اس بیان میں کہ ان دو رکعتوں کو گھر میں پڑھے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے

---

[1] یعنی معلوم ہے مراد تشہد ہے اور تشہد کو سلام مراد لیں اگر غور سے احادیث بخاری دیکھی جاوے تو حق یہی معلوم ہوتا ہے کہ نوافل ساعات دن جو چار رکعتیں پڑھے ہوں سنتوں سے یا نفلوں سے، انہیں سلام کے ساتھ فصل کرنا اولیٰ ہے جیسا کہ امام شافعی اور احمد کا مذہب ہے کہ ہر دو رکعت میں سلام پھیرنا بہتر ہے

عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین بعد المغرب وفی الباب عن رافع بن خدیج وکعب بن عجرۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح **حدثنا** الحسن بن علی الحلوانی نا عبد الرزاق نا معمر عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال حفظت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر رکعات کان یصلیها باللیل والنهار رکعتین قبل الظهر ورکعتین بعدها ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء الآخرۃ قال وحدثتنی حفصة انه کان یصلی قبل الفجر رکعتین هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** الحسن بن علی نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهری عن سالم عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثله **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی فضل التطوع ست رکعات بعد المغرب **حدثنا** ابو کریب یعنی محمد بن العلاء الهمدانی الکوفی نا زید بن الحباب نا عمر بن ابی خثعم عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی بعد المغرب ست رکعات لم یتکلم فیما بینهن بسوء عدلن له بعبادۃ ثنتی عشرۃ سنة **قال** ابو عیسیٰ وقد روی عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی بعد المغرب عشرین رکعة بنی اللہ له بیتا فی الجنة **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی هریرۃ حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث زید بن الحباب عن عمر بن ابی خثعم قال وسمعت محمد بن اسمعیل یقول عمر بن عبد اللہ بن ابی خثعم منکر الحدیث وضعفه جدا **باب** ماجاء فی الرکعتین بعد العشاء **حدثنا** ابو سلمة یحیی بن خلف نا بشر بن المفضل عن خالد الحذاء عن عبد اللہ بن شقیق قال سالت عائشة عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت کان یصلی قبل الظهر رکعتین وبعدها رکعتین وبعد المغرب ثنتین وبعد العشاء رکعتین وقبل الفجر ثنتین وفی الباب عن علی وابن عمر **قال** ابو عیسیٰ حدیث عبد اللہ بن شقیق عن عائشة حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء ان صلوۃ اللیل مثنی مثنی **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال صلوۃ اللیل مثنی مثنی فاذا خفت الصبح فاوتر بواحدۃ واجعل اخر صلوتك وترا

اُنہنے ایوب سے اُنہنے نافع سے اُنہنے ابن عمر سے کہا اُنہنے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں بعد مغرب کے آپ کے گھر میں پڑھی ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے رافع بن خدیج اور کعب بن عجرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے حدیث کی ہم سے حسن بن علی حلوانی نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے ایوب سے اُنہنے نافع سے اُنہنے ابن عمر سے کہا اُنہنے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعتیں یاد رکھیں کہ آپ اُنکو رات دن میں پڑھا کرتے تھے دو رکعتیں قبل ظہر کے اور دو رکعتیں بعد اُسکے اور دو رکعتیں بعد مغرب کے اور دو رکعتیں بعد عشا کے کہا اُنہنے اور حدیث کی مجھ سے حفصہ نے کہ آپ قبل فجر کے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ حدیث کی ہم سے حسن بن علی نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے زہری سے اُنہنے سالم سے اُنہنے ابن عمر سے اُنہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** نفل کی فضیلت کے بیان میں جو بعد مغرب کے چھ رکعتیں ہیں حدیث کی ہم سے ابو کریب یعنی محمد بن علاء ہمدانی کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن حباب نے کہا حدیث کی ہم سے عمر بن ابی خثعم نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُنہنے ابی سلمہ سے اُنہنے ابوہریرہ سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بعد مغرب کے چھ رکعات پڑھے اور بیچ میں کوئی بری بات نہ کرے وہ رکعتیں اُسکے لیے بارہ برس کی عبادت کے برابر ہوتی ہیں۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہوا بواسطہ حضرت عائشہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو شخص بعد مغرب کے بیس رکعتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسکے لیے جنت میں گھر تیار کرتا ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق زید بن حباب سے جو راوی ہے عمر بن ابی خثعم سے کہا ترمذی نے اور سنا میں نے محمد بن اسمعیل سے کہ کہتا عمر بن عبداللہ بن ابی خثعم منکر الحدیث ہے اور اُسنے اسکو بہت ضعیف کہا ہے **باب** بعد عشاء کے دو رکعتوں کے بیان میں حدیث کی ہم سے ابو سلمہ یعنی یحییٰ بن خلف نے کہا حدیث کی ہم سے بشر بن مفضل نے خالد حذاء سے اُنہنے عبداللہ بن شقیق سے کہا اُنہنے میں نے حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال پوچھا تو کہا اُنہنے آنحضرت قبل ظہر کے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور بعد اُسکے دو رکعتیں اور بعد مغرب کے دو اور بعد عشاء کے دو رکعت اور قبل فجر کے دو۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور ابن عمر سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن شقیق کی عائشہ سے حسن ہے صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے نافع سے اُنہنے ابن عمر سے اُنہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے رات کی نماز دو دو رکعت ہے جب صبح کا خوف کرے تو ایک رکعت وتر پڑھ لے اور آخر نماز اپنی وتر کر

ف۔ اس روایت سے [illegible] رات کی نماز [illegible] رکعات کی [illegible] واجب ہو گا اور [illegible] عائشہ سے [illegible]
[illegible] وتر پڑھے [illegible] رات [illegible] نماز [illegible] رکعتیں [illegible]

وفی الباب عن عمرو بن عبسۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند اہل العلم ان صلوٰۃ اللیل مثنی
مثنی وہو قول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحٰق **باب** ما جاء فی فضل صلوٰۃ اللیل **حدثنا** قتیبۃ نا ابو عوانۃ
عن ابی بشر عن حمید بن عبد الرحمٰن الحمیری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد شہر رمضان شہر اللہ
المحرم وافضل الصلوٰۃ بعد الفریضۃ صلوٰۃ اللیل وفی الباب عن جابر وبلال وابی امامۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی ہریرۃ حدیث
حسن وابو بشر اسمہ جعفر بن ایاس وہو جعفر بن ابی وحشیۃ **باب** ما جاء فی وصف صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل **حدثنا**
اسحٰق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی سلمۃ انہ اخبرہ انہ سأل عائشۃ کیف کانت صلوٰۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فقالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ یصلی
اربعا لا تسئل عن حسنہن وطولہن ثم یصلی اربعا فلا تسئل عن حسنہن وطولہن ثم یصلی ثلثا فقالت عائشۃ فقلت یا رسول اللہ اتنام
قبل ان توتر فقال یا عائشۃ ان عینی تنامان ولا ینام قلبی **قال** ابو عیسیٰ ہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** اسحٰق بن موسی الانصاری
نا معن بن عیسیٰ نا مالک عن ابن شہاب عن عروۃ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی من اللیل احدی عشرۃ رکعۃ
یوتر منہا بواحدۃ فاذا فرغ منہا اضطجع علی شقہ الایمن نا قتیبۃ عن مالک عن ابن شہاب نحوہ **قال** ابو عیسیٰ ہذا حدیث حسن صحیح
باب منہ **حدثنا** ابو کریب نا وکیع عن شعبۃ عن ابی جمرۃ عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل
ثلث عشرۃ رکعۃ **قال** ابو عیسیٰ ہذا حدیث حسن صحیح **باب** منہ **حدثنا** ہناد نا ابو الاحوص عن الاعمش عن ابراہیم عن الاسود
عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل تسع رکعات وفی الباب عن ابی ہریرۃ وزید بن خالد والفضل بن عباس

اور اس باب میں عمرو بن عبسہ سے روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہی اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہی کہ
نماز رات کی دو دو رکعت ہی اور یہی قول سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہی **باب** رات کی
نماز کی فضیلت کے بیان میں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے ابی بشر سے اُنھنے حمید بن عبد الرحمان حمیری
سے اُنھنے ابی ہریرہ سے کہا اُنھنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب روزوں سے افضل روزہ بعد رمضان کے مہینہ اللہ کا ہی جو
محرم ہی اور سب نمازوں سے افضل نماز بعد فرضوں کے نماز رات کی ہی۔ اور اس باب میں روایت ہی جابر اور بلال
اور ابی امامہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی اور ابو بشر نام اسکا جعفر بن ایاس ہی اور یہ جعفر بن ابی وحشیہ ہی
باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے وصف کے بیان میں حدیث کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث
کی ہمسے معن نے مالک سے اُنھنے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُنھنے ابی سلمہ سے یہ کہ اُنھنے اُنکو خبر دی ہی کہ اُنھنے حضرت عائشہ سے
سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رمضان میں کس طرح تھی پس کہا اُنھنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان وغیرہ
میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے سو تو اُنکے حسن اور لنبائی سے سوال مت کر پھر چار پڑھتے سو تو اُنکے
حسن اور لنبائی سے سوال مت کر پھر تین پڑھتے تھے سو کہا عائشہ نے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو رہتے ہو
پس فرمایا آپ نے اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ **حدیث**
کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن بن عیسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابن شہاب سے اُنھنے عروہ سے
اُنھنے عائشہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں گیارہ رکعت پڑھتے تھے ساتھ ایک کے اُنمیں سے وتر کرتے تھے پس جب
اُسسے فارغ ہو جاتے تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے۔ حدیث کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے اُنھنے ابن شہاب سے مثل اُسکے
کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** اسی قسم سے حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے شعبہ
سے اُنھنے ابی جمرہ سے اُنھنے ابن عباس سے کہا اُنھنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعت پڑھتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے
یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** اسی قسم سے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے اعمش سے اُنھنے ابراہیم سے اُنھنے اسود سے
اُنھنے عائشہ سے کہا اُنھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات میں نو رکعت پڑھا کرتے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہی ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور فضل بن عباس سے

قال ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن غريب من هذا الوجه ورواه سفيان الثوري عن الاعمش نحو هذا حدثنا بذلك محمود بن غيلان نا يحيى بن آدم عن سفيان عن الاعمش قال ابو عيسى واكثر ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في صلوة الليل ثلاث عشرة ركعة مع الوتر واقل ما وصف من صلوته من الليل تسع ركعات حدثنا قتيبة نا ابو عوانة عن قتادة عن زرارة بن اوفى عن سعد بن هشام عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا لم يصل من الليل منعه من ذلك النوم او غلبته عيناه صلى من النهار ثنتي عشرة ركعة قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح حدثنا عباس هو ابن عبد العظيم العنبري نا عتاب بن المثنى عن بهز بن حكيم قال كان زرارة بن اوفى قاضي البصرة وكان يؤم في بني قشير فقرأ يوما في صلوة الصبح فاذا نقر في الناقور فذلك يومئذ يوم عسير خر ميتا وكنت فيمن احتمله الى داره قال ابو عيسى وسعد بن هشام هو ابن عامر الانصاري وهشام بن عامر هو من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم **باب** في نزول الرب تبارك وتعالى الى السماء الدنيا كل ليلة حدثنا قتيبة نا يعقوب بن عبد الرحمن الاسكندراني عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ينزل الله تبارك وتعالى الى السماء الدنيا كل ليلة حين يمضي ثلث الليل الاول فيقول انا الملك من ذا الذي يدعوني فاستجيب له من ذا الذي يسألني فاعطيه من ذا الذي يستغفرني فاغفر له فلا يزال كذلك حتى يضيء الفجر وفي الباب عن علي بن ابي طالب وابي سعيد ورفاعة الجهني وجبير بن مطعم وابن مسعود وابي الدرداء وعثمان بن ابي العاص قال ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح وقد روي هذا الحديث من اوجه كثيرة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ينزل الله تبارك وتعالى حين يبقى ثلث الليل الآخر وهذا اصح الروايات

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی اس وجہ سے حسن غریب ہی اور روایت کیا اسکو سفیان ثوری نے اعمش سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے سفیان سے اُنھنے اعمش سے کہا ابو عیسیٰ نے اور زیادہ سے زیادہ نوافل رات کی نماز کے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں تیرہ رکعت ہیں مع وتروں کے اور کم سے کم نوافل جو آنحضرت کی رات کی نماز کے بیان کیے گئے نو رکعت ہیں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُنھنے زرارہ بن اوفیٰ سے اُنھنے سعد بن ہشام سے اُنھنے عائشہ سے کہتی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ رات کی نماز نہ پڑھتے منع کرتی اُس سے آپ کو نیند یا آپ کی آنکھیں مبارک آپ پر غالب ہو جاتیں تو دن کو بارہ رکعت پڑھتے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ **حدیث** کی ہمسے عباس نے جو عبد العزیز عنبری کا بیٹا ہی کہا حدیث کی ہمسے عتاب بن مثنیٰ نے بہز بن حکیم سے کہا اُنھنے زرارہ بن اوفیٰ بصرہ کا قاضی تھا سو وہ بنی قشیر کی امامت کرتا تھا پس اُنھنے ایک دن صبح کی نماز میں یہ آیت پڑھی فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر تو فوت ہو کر گر پڑا اور میں اُن شخصوں میں تھا جو اسکو اُٹھا کر اُسکے گھر کی طرف لائے کہا ابو عیسیٰ نے اور سعد بن ہشام وہ ابن عامر انصاری ہی اور ہشام بن عامر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ہی **باب** اس بیان میں کہ پروردگار تبارک وتعالےٰ ہر رات میں آسمان دنیا کی طرف نازل ہوتا ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب بن عبد الرحمن اسکندرانی نے سہیل بن صالح سے اُنھنے اپنے باپ سے اُنھنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالےٰ ہر ایک رات میں آسمان دنیا کی طرف جبکہ پہلی رات سے تہائی گذر جاتی ہی نازل ہوتا ہی اور فرماتا ہی میں ہوں بادشاہ کون ہی وہ شخص جو مجھسے دعا مانگے تو میں اُسکی دعا قبول کروں۔ کون ہی وہ شخص جو مجھسے سوال کرے تو میں اُسکو دوں۔ کون ہی جو مجھسے بخشش مانگے تو میں اُسے بخشش کروں۔ پس اللہ تعالیٰ اسی طرح سے فرماتا رہتا ہی یہاں تک کہ فجر روشن ہو جاتی ہی۔ اور اس باب میں روایت ہی علی بن ابی طالب اور ابی سعید اور رفاعہ جہنی اور جبیر بن مطعم اور ابن مسعود اور ابی الدرداء اور عثمان بن ابی العاص سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہی اور یہ روایت کئی وجہ سے بواسطہ ابو ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ فرمایا آپ نے اللہ تبارک وتعالےٰ جبکہ رات کی آخر کی تہائی باقی رہتی ہی نازل ہوتا ہی اور یہ سب سے صحیح روایت ہی۔

---

[1] مولف کی غرض اس کلام سے یہ ہی کہ آنحضرت کی نماز جو مختلف تعداد سے منقول ہی اسمیں کچھ تنافی نہیں کیونکہ کبھی آپ نے تیرہ رکعت نماز پڑھی ہی کبھی گیارہ کبھی نو۔ تیرہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھی نو سے کم نہیں ۱۲ منہ [2] یہ روایت مولف کی زرارہ بن اوفیٰ کی فضیلت بیان کرنیکے واسطے ذکر کی جو راوی ہی پہلی حدیث کا ۱۲

باب ماجاء في القراءة بالليل **حدثنا** محمود بن غيلان نا يحيى بن اسحٰق نا حماد بن سلمة عن ثابت البناني عن عبد الله بن رباح الانصاري عن ابي قتادة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لابي بكر مررت بك وانت تقرأ وانت تخفض من صوتك فقال اني اسمعت من ناجيت قال ارفع قليلا وقال لعمر مررت بك وانت ترفع صوتك فقال اني اوقظ الوسنان واطرد الشيطان قال اخفض قليلا وفي الباب عن عائشة وام هانی وانس وام سلمة وابن عباس **حدثنا** قتيبة نا الليث عن معوية بن صالح عن عبد الله بن ابي قيس قال سألت عائشة كيف كان قراءة النبي صلى الله عليه وسلم بالليل فقالت كل ذلك قد كان يفعل ربما اسر بالقراءة وربما جهر فقلت الحمد لله الذي جعل في الامر سعة **قال** ابو عيسى هذا حديث صحيح غريب **قال** ابو عيسى حديث ابي قتادة حديث غريب وانما اسنده يحيى بن اسحٰق عن حماد بن سلمة واكثر الناس انما رووا هذا الحديث عن ثابت عن عبد الله بن رباح مرسلا **حدثنا** ابو بكر محمد بن نافع البصري نا عبد الصمد بن عبد الوارث عن اسمعيل بن مسلم العبدي عن ابي المتوكل الناجي عن عائشة قالت قام النبي صلى الله عليه وسلم باية من القران ليلة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **باب** ماجاء في فضل صلوة التطوع في البيت **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا عبد الله بن سعيد بن ابي هند عن سالم ابي النضر عن بسر بن سعيد عن زيد بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال افضل صلوتكم في بيوتكم الا المكتوبة وفي الباب عن عمر بن الخطاب وجابر بن عبد الله وابي سعيد وابي هريرة وابن عمر وعائشة وعبد الله بن سعد وزيد بن خالد الجهني **قال** ابو عيسى حديث زيد بن ثابت حديث حسن

باب رات کی قرات کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن اسحاق نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی سے اُنہنے عبداللہ بن رباح انصاری سے اُنہنے ابی قتادہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق سے فرمایا میں تیرے پاس گیا اور تو پڑھ رہا تھا اس حالت میں کہ تو اپنی آواز کو پست کرتا تھا سو کہا حضرت ابوبکر نے میں سناتا ہوں اُسکو جس سے باتیں کرتا ہوں فرمایا آپ نے تھوڑی سی آواز بلند کر اور فرمایا آپ نے حضرت عمر سے میں تیرے پاس گیا اور تو پڑھ رہا تھا اس حالت میں کہ تو اپنی آواز کو بلند کرتا تھا پس کہا حضرت عمر نے میں سونے والوں کو جگاتا ہوں اور شیطان کو بھگاتا ہوں۔ فرمایا آپ نے تھوڑی سی آواز پست کر اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ام ہانی اور انس اور ام سلمہ اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے معاویہ بن صالح سے اُنہنے عبداللہ بن ابی قیس سے کہا اُنہنے میں نے حضرت عائشہ سے سوال کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی قرات کس طرح تھی۔ پس فرمایا حضرت عائشہ نے ہر طرح پڑھتے تھے کبھی وقت آہستہ قرات پڑھتے تھے اور کبھی وقت اونچی۔ عبداللہ بن ابی قیس کہتا ہے پس میں نے کہا تمام حمد ہے واسطے اُس ذات کے جس نے دین میں آسانی کی ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح غریب ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی قتادہ کی غریب ہے اور کسی نے اسکو سوا یحیی بن اسحاق کے جو راوی ہے حماد بن سلمہ سے مسند نہیں کیا۔ اور اکثر لوگوں نے اس حدیث کو بواسطہ ثابت کے عبداللہ بن رباح سے مرسل روایت کیا ہے **حدیث** کی ہمسے ابوبکر بیٹے محمد بن نافع بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالصمد بن عبدالوارث نے اسماعیل بن مسلم عبدی سے اُنہنے ابی المتوکل ناجی سے اُنہنے عائشہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات میں ساتھ قرآن کی ایک آیت کے کھڑے ہوئے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے **باب** گھر میں نفلی نماز پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند نے سالم ابی النضر سے اُنہنے بسر بن سعید سے اُنہنے زید بن ثابت سے اُنہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے افضل نماز تمہاری تمہارے گھروں میں ہے مگر فرض۔ اور اس باب میں روایت ہے عمر بن خطاب اور جابر بن عبداللہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور عائشہ اور عبداللہ بن سعد اور زید بن خالد جہنی سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے۔

---

[1] آنحضرت [illegible] حضرت ابوبکر [illegible] آنحضرت نے ابوبکر صدیق سے فرمایا کہ میں تیرے پاس [illegible] قرآن مجید [illegible] باتیں کرتا [illegible] حضرت عمر [illegible] شیطان کو بھگاتا ہوں [illegible] مولف نے [illegible] آنحضرت کی قرات کا حال [illegible]

وقد اختلفوا فی روایة هذا الحدیث فرواه موسی بن عقبة وابراهیم بن ابی النضر مرفوعا واوقفه بعضهم ورواه مالک عن ابی النضر ولم یرفعه والحدیث المرفوع اصح **حدثنا** اسحٰق بن منصور نا عبدالله بن نمیر عن عبیدالله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال صلوا فی بیوتکم ولا تتخذوها قبورا **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح **ابواب الوتر** **باب** ماجاء فی فضل الوتر **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث بن سعد عن یزید بن ابی حبیب عن عبدالله بن راشد الزوفی عن عبدالله بن ابی مرة الزوفی عن خارجة بن حذافة انه قال خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ان الله امدکم بصلوة هی خیر لکم من حمر النعم الوتر جعله الله لکم فیما بین صلوة العشاء الی ان یطلع الفجر وفی الباب عن ابی هریرة وعبدالله بن عمرو وبریدة وابی بصرة صاحب النبی صلی الله علیه وسلم **قال** ابو عیسیٰ حدیث خارجة بن حذافة حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث یزید بن ابی حبیب وقد وهم بعض المحدثین فی هذا الحدیث فقال عبدالله بن راشد الزرقی وهو وهم **باب** ما جاء ان الوتر لیس بحتم **حدثنا** ابو کریب نا ابو بکر بن عیاش نا ابو اسحٰق عن عاصم بن ضمرة عن علی قال الوتر لیس بحتم کصلوتکم المکتوبة ولکن سن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله وتر یحب الوتر فاوتروا یا اهل القرآن وفی الباب عن ابن عمر وابن مسعود وابن عباس **قال** ابو عیسیٰ حدیث علی حدیث حسن وروی سفیان الثوری وغیره عن ابی اسحٰق عن عاصم بن ضمرة عن علی قال الوتر لیس بحتم کهیئة الصلوٰة المکتوبة ولکن سنة سنها رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثنا بندار نا عبدالرحمٰن بن مهدی عن سفیان وهذا اصح من حدیث ابی بکر بن عیاش وقد روی منصور بن المعتمر عن ابی اسحٰق نحو روایة ابی بکر بن عیاش **باب** ما جاء فی کراهیة النوم قبل الوتر **حدثنا** ابو کریب نا زکریا بن ابی زائدة عن اسرائیل عن عیسیٰ بن ابی عزة عن الشعبی عن ابی ثور الازدی عن ابی هریرة قال امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اوتر قبل ان انام

اور لوگوں نے اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے سو موسیٰ بن عقبہ اور ابراہیم بن ابی النضر نے تو اسکو مرفوع روایت کیا ہے اور بعضوں نے اسکو وقف کیا ہے اور روایت کیا اسکو مالک نے ابی النضر سے اور مرفوع نہیں کیا۔ اور حدیث مرفوع سب سے صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن نمیر نے عبیداللہ بن عمر سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اپنے گھروں میں نماز پڑھو۔ اور ان کو قبریں نہ بناؤ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ابواب الوتر** **باب** نماز وتر کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے اُنہوں نے عبداللہ بن راشد زوفی سے اُنہوں نے عبداللہ بن ابی مرہ زوفی سے اُنہوں نے خارجہ بن حذافہ سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے تم کو ساتھ ایک نماز ایسی کے مدد دی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے وہ نماز وتر ہے اللہ تعالیٰ نے اسکو تمہارے لیے درمیان نماز عشاء کے تا بر آمدن صبح تک مقرر کیا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو اور بریدہ اور ابی بصرہ سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صاحب ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث خارجہ بن حذافہ کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یزید بن ابی حبیب سے اور بعض محدثین نے اس حدیث میں وہم کیا ہے اور کہا ہے عبداللہ بن راشد زرقی اور یہ وہم ہے **باب** اس بیان میں کہ وتر واجب نہیں ہے **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے ابو بکر بن عیاش نے کہا حدیث کی ہم سے ابو اسحٰق نے عاصم بن ضمرہ سے اُنہوں نے علی سے کہا اُنہوں نے وتر واجب نہیں ہے مثل نماز تمہاری فرضی کے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی ہے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ وتر ہے یعنے اکیلا ہے دوست رکھتا ہے وتر کو پس اے قرآن والو وتر پڑھو۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور ابن مسعود اور ابن عباس سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے اور روایت کی ہے سفیان ثوری وغیرہ نے ابی اسحاق سے اُنہوں نے عاصم بن ضمرہ سے اُنہوں نے حضرت علی سے کہ کہا اُنہوں نے وتر واجب نہیں مثل نماز تمہاری فرضی کے لیکن ایسی سنت ہے کہ اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا ہے **حدیث** کی ہم کو ساتھ اسکے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمان بن مہدی نے سفیان سے۔ اور یہ حدیث ابی بکر بن عیاش کی حدیث سے صحیح ہے۔ اور روایت کی منصور بن معتمر نے ابی اسحاق سے مثل روایت ابی بکر بن عیاش کے **باب** اس بیان میں کہ وتر سے پہلے سونا مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے زکریا بن ابی زائدہ نے اسرائیل سے اُنہوں نے عیسیٰ بن ابی عزہ سے اُنہوں نے شعبی سے اُنہوں نے ابی ثور ازدی سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ سونے سے پہلے وتر پڑھوں

سلہ یہ الفاظ تفسیر ہے الفاظ کے ہیں یعنے اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو اور اپنے گھروں کو قبروں کی طرح جو نماز سے خالی ہیں نہ بناؤ کیونکہ قبروں میں نماز نہیں پڑھتے ایسے ہی تم بھی گھروں میں نماز نہ پڑھو

قال عيسى بن أبي عزة وكان الشعبي يوتر أول الليل ثم ينام وفي الباب عن أبي ذر **قال** أبو عيسى حديث أبي هريرة حديث حسن غريب من هذا الوجه وأبو ثور الأزدي اسمه حبيب بن أبي مليكة وقد اختار قوم من أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم أن لا ينام الرجل حتى يوتر وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال من خشي منكم أن لا يستيقظ من آخر الليل فليوتر من أوله ومن طمع منكم أن يقوم من آخر الليل فليوتر من آخر الليل فإن قراءة القرآن في آخر الليل محضورة وهي أفضل **حدثنا** بذلك هناد قال نا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في الوتر من أول الليل وآخره **حدثنا** أحمد بن منيع نا أبو بكر بن عياش نا أبو حصين عن يحيى بن وثاب عن مسروق أنه سأل عائشة عن وتر النبي صلى الله عليه وسلم فقالت من كل الليل قد أوتر أوله وأوسطه وآخره فانتهى وتره حين مات في وجه السحر **قال** أبو عيسى أبو حصين اسمه عثمان بن عاصم الأسدي وفي الباب عن علي وجابر وأبي مسعود الأنصاري و أبي قتادة **قال** أبو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح وهو الذي اختاره بعض أهل العلم الوتر من آخر الليل **باب** ما جاء في الوتر بسبع **حدثنا** هناد نا أبو معاوية عن الأعمش عن عمرو بن مرة عن يحيى بن الجزار عن أم سلمة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يوتر بثلاث عشرة فلما كبر وضعف أوتر بسبع وفي الباب عن عائشة **قال** أبو عيسى حديث أم سلمة حديث حسن وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم الوتر بثلاث عشرة وإحدى عشرة وتسع وسبع وخمس وثلاث وواحدة قال إسحق بن إبراهيم معنى ما روي أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يوتر بثلاث عشرة قال إنما معناه أنه كان يصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة مع الوتر فنسبت صلوة الليل إلى الوتر وروي في ذلك حديثا عن عائشة واحتج بما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أوتروا يا أهل القرآن قال إنما عني به قيام الليل يقول إنما قيام الليل على أصحاب القرآن **باب** ما جاء في الوتر بخمس **حدثنا** إسحق بن منصور نا عبد الله بن نمير نا هشام بن عروة عن أبيه

کہا عیسی بن ابی عزہ نے اور شعبی اول رات کو وتر پڑھتا پھر سو رہتا اور اس باب میں روایت ہے ابی ذر سے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابی ہریرہ کی اس وجہ سے حسن غریب ہے اور ابو ثور ازدی کا نام حبیب بن ابی ملیکہ ہے اور ایک قوم نے اہل علم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور ان بعد والوں سے اختیار کیا ہے کہ آدمی سوئے نہیں جب تک وتر پڑھ لے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس شخص کو تم میں سے یہ خوف ہو کہ وہ آخر رات کو نہیں جاگ سکیگا تو چاہیے کہ وہ اول رات کو وتر پڑھ لے اور جسکو آخر رات میں کھڑا ہونے کی امید ہو تو چاہیے کہ وہ آخر رات کو وتر پڑھے اسلیے کہ آخر رات میں قرآن پڑھنے سے فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ افضل ہے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُنہنے ابی سفیان سے اُنہنے جابر سے اُنہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** نماز وتر کی اول رات اور آخر رات پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے کہا حدیث کی ہمسے ابو حصین نے یحیی بن وثاب سے اُنہنے مسروق سے پوچھا اُنہنے حضرت عائشہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وتروں کی بابت سوال کیا پس کہا اُنہنے ہر ایک حصہ رات میں آپ نے وتر پڑھے ہیں اول میں اور بیچ میں آخر میں اور جب فوت ہوئے ہیں تو آپ کے وتر سحری کے وقت مقرر ہوئے ہیں کہا ابو عیسی نے ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور جابر اور ابی مسعود انصاری اور ابی قتادہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسی نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے اور اسی کو بعض اہل علم نے اختیار کیا ہے کہ وتر آخر رات میں ہے **باب** اس بیان میں کہ وتر سات رکعت ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُنہنے عمرو بن مرہ سے اُنہنے یحیی بن جزار سے اُنہنے ام سلمہ سے کہا اُنہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت وتر پڑھا کرتے تھے پس جب بڑے ہوئے اور ضعیف ہو گئے تو سات رکعت وتر پڑھی۔ اور اس باب میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث ام سلمہ کی حسن ہے۔ اور مروی ہے آنحضرت سے کہ وتر تیرہ رکعت ہے اور گیارہ اور نو اور سات اور پانچ اور تین اور ایک کہا اسحاق بن ابراہیم نے معنے اس روایت کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت وتر پڑھتے تھے یہ ہیں کہ رات کی نماز تیرہ رکعت مع وتروں کے پڑھتے تھے سو نماز رات کی وتروں کی طرف نسبت کی گئی ہے۔ اور اُنہنے اسمیں حدیث عائشہ کی روایت کی ہے اور دلیل پکڑی اُنہنے ساتھ اس روایت کے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے اے قرآن والو وتر پڑھا کرو کہا اُنہنے مراد اس سے آنحضرت کی رات کا قیام ہے کیونکہ قیام رات کا قرآن والوں پر ہے **باب** نماز وتر کی پانچ رکعت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے اسحق بن منصور نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن نمیر نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے

عن عائشة قالت كانت صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم من الليل ثلث عشرة ركعة يوتر من ذلك بخمس لا يجلس في شيء منهن
الا في اخرهن فاذا اذن المؤذن قام فصلى ركعتين خفيفتين من قبل الفجر **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن
صحيح وقد راى بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم الوتر بخمس وقالوا لا يجلس في شيء منهن الا في اخرهن
باب ما جاء في الوتر بثلاث **حدثنا** هناد نا ابو بكر بن عياش عن ابي اسحاق عن الحارث عن علي قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يوتر بثلاث يقرأ فيهن بتسع سور من المفصل يقرأ في كل ركعة بثلاث سور اخرهن قل هو الله احد وفي الباب عن عمران بن حصين
وعائشة وابن عباس وابي ايوب وعبد الرحمن بن ابزى عن ابي بن كعب ويروى ايضا عن عبد الرحمن بن ابزى عن النبي صلى الله عليه
وسلم هكذا روى بعضهم فلم يذكر فيه عن ابي وذكر بعضهم عن عبد الرحمن بن ابزى عن ابي **قال** ابو عيسى وقد ذهب قوم من اهل العلم
من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم الى هذا وراوا ان يوتر الرجل بثلاث قال سفيان ان شئت اوترت بخمس وان شئت
اوترت بثلاث وان شئت اوترت بركعة قال سفيان والذي استحب ان يوتر بثلاث ركعات وهو قول ابن المبارك واهل الكوفة
حدثنا سعيد بن يعقوب الطالقاني نا حماد بن زيد عن هشام عن محمد بن سيرين قال كانوا يوترون بخمس وبثلاث وبركعة ويرون
كل ذلك حسنا **باب** ما جاء في الوتر بركعة **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن انس بن سيرين قال سألت ابن عمر فقلت اطيل في ركعتي
الفجر فقال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل مثنى مثنى ويوتر بركعة وكان يصلي الركعتين والاذان في اذنه وفي الباب
عن عائشة وجابر والفضل بن عباس وابي ايوب وابن عباس **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على
هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين راوا ان يفصل الرجل بين الركعتين والثالثة

اُسنے عائشہ سے کہا اُنّے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز تیرہ رکعت تھی انمین پانچ رکعت وتر کرتے تھے انمین سے کسی رکعت مین نہ بیٹھتے
تھے مگر آخر رکعت مین پس جب موذن اذان دیتا تو کھڑے ہوتے اور ہلکی دو رکعتین پڑھتے اور اس باب مین روایت ہو ابی ایوب سے کہا ابو عیسیٰ نے
اور حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہو اور بعض اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے مذہب ہی کہ وتر پانچ رکعت مین اور کہا انھون نے انمین سے
کسی رکعت مین نہ بیٹھے مگر اُنکی آخر رکعت مین **باب** نماز وتر کی تین رکعت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر
بن عیاش نے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے حضرت علی سے کہا اُسنے رسول اللہ صلعم تین رکعت وتر پڑھتے تھے انمین مفصلات سے
نو سورتین پڑھتے تھے ہر ایک رکعت مین تین سورتین پڑھتے تھے آخر اُنکے قل ہو اللہ احد ہی اور اس باب مین روایت ہو عمران بن حصین اور عائشہ اور
ابن عباس اور ابی ایوب اور عبد الرحمان بن ابزی سے جو راوی ہین ابی بن کعب سے اور نیز عبد الرحمن بن ابزی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی ہو۔ اور ایسا ہی روایت کی ہی بعض نے اور اُسنے اسمین ابی کا ذکر نہین کیا۔ اور مذکور کیا ہو بعض نے روایت ہو عبد الرحمن بن ابزیٰ[1] سے اُسنے
روایت کی ابی سے کہا ابو عیسیٰ نے اور ایک قوم اہل علم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے معروف گئی ہو اور کہا انھون نے کہ آدمی تین
رکعت وتر پڑھے۔ کہا سفیان نے اگر تیری مرضی ہو تو پانچ رکعت وتر پڑھ اور اگر تیری مرضی ہو تو تین رکعت وتر پڑھ اور اگر تیری مرضی ہو تو ایک رکعت
وتر پڑھ کہا سفیان نے اور مین درست یہ رکھتا ہون کہ وتر تین رکعت پڑھے جائین اور یہی قول ہی ابن مبارک اور اہل کوفہ کا **حدیث** کی ہمسے
سعید بن یعقوب طالقانی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ہشام سے اُسنے محمد بن سیرین سے کہا اُسنے صحابہ کا مذہب تھا کہ نماز وتر پانچ رکعت
اور تین رکعت اور ایک رکعت ہی ادا جانتے تھے کہ ہر طرح سے پڑھنا بہتر ہی **باب** نماز وتر کے ایک رکعت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے
قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے انس بن سیرین سے کہا اُسنے مین نے ابن عمر سے سوال کیا سو کہا مین نے کہ فجر کی دو رکعتون (یعنی سنتون)
مین لمبائی کرون پس کہا اُنّے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز دو دو رکعت پڑھتے تھے اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے اور دو رکعتین پڑھتے تھے
حالانکہ اذان آپ کے کان[2] مبارک مین ہوتی تھی اور اس باب مین روایت ہو عائشہ اور جابر اور فضل بن عباس اور ابی ایوب اور ابن عباس سے
کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہو اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک صحابہ و تابعین سے اسیپر ہی کہا اُنھون نے آدمی دو رکعتون اور تیسری کے بیچ مین

---

[1] یعنی یہ روایت کبھی تو عبد الرحمان بن ابزیٰ سے بواسطہ آنحضرت سے منقول ہی اور کبھی ابی سے [illegible]
[2] انس بن سیرین نے پہلے ابن عمر سے سوال کیا کہ کیا مین فجر کی سنتون مین قرأت لمبی پڑھا کرون انھون نے جواب دیا کہ آنحضرت سنتین اتنی ہلکی پڑھتے تھے کہ گویا اذان آپکے کانون مبارک مین ہو رہی ہے یعنی اذان ختم ہو سکنے کے بعد جب تکبیر شروع کرتے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ابھی اذان ہی ہو رہی ہی یعنی بہت جلدی ختم کر لیتے تھے اور باقی روایت جو ابن عمر نے بیان کی ہی وہ سوال سے زائد ہی اس سے ثابت ہوا کہ سوال سے زیادہ جواب دینا جائز ہی

يوتر بركعة وبه يقول مالك والشافعي واحمد واسحٰق **باب ما جاء ما يقرأ في الوتر حدثنا** علي بن حجر نا شريك عن ابي اسحٰق عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الوتر بسبح اسم ربك الاعلى وقل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد في ركعة ركعة وفي الباب عن علي وعائشة وعبد الرحمٰن بن ابزى عن ابي بن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم **قال** ابو عيسى وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قرأ في الوتر في الركعة الثالثة **بالمعوذتين** وقل هو الله احد والذي اختاره اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم ان يقرأ بسبح اسم ربك الاعلى وقل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد يقرأ في كل ركعة من ذلك بسورة **حدثنا** اسحٰق بن ابراهيم بن حبيب بن الشهيد البصري نا محمد بن سلمة الحراني عن خصيف عن عبد العزيز بن جريج قال سألت عائشة بأي شيء كان يوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت كان يقرأ في الاولى بسبح اسم ربك الاعلى وفي الثانية بقل يا ايها الكافرون وفي الثالثة بقل هو الله احد والمعوذتين **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب وعبد العزيز هذا والد ابن جريج صاحب عطاء وابن جريج اسمه عبد الملك بن عبد العزيز بن جريج وقد روى هذا الحديث يحيى بن سعيد الانصاري عن عمرة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب ما جاء في القنوت في الوتر حدثنا** قتيبة نا ابو الاحوص عن ابي اسحٰق عن بريد بن ابي مريم عن ابي الحوراء قال قال الحسن بن علي علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم كلمات اقولهن في الوتر اللهم اهدني فيمن هديت وعافني فيمن عافيت وتولني فيمن توليت وبارك لي فيما اعطيت وقني شر ما قضيت فانك تقضي ولا يقضى عليك وانه لا يذل من واليت تباركت ربنا وتعاليت وفي الباب عن علي **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث ابي الحوراء السعدي واسمه ربيعة بن شيبان ولا نعرف عن النبي صلى الله عليه وسلم في القنوت شيئا احسن من هذا واختلف اهل العلم في القنوت في الوتر فرأى عبد الله بن مسعود القنوت في الوتر في السنة كلها واختار القنوت قبل الركوع وهو قول بعض اهل العلم وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك واسحٰق واهل الكوفة

وتر میں ایک رکعت پڑھنے سے فصل کرتے تھے۔ اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق **باب** اس بیان میں کہ وتروں میں کیا قرأت پڑھی جائے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے ابی اسحٰق سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز وتر میں پڑھتے تھے سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد ہر ایک رکعت میں تینوں میں سے ایک سورت پڑھتے تھے اور اس باب میں علی اور عائشہ اور عبد الرحمٰن بن ابزیٰ سے انہوں نے ابی بن کعب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور تحقیق روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے وتر کی تیسری رکعت میں سورہ معوذتین اور قل ہو اللہ احد پڑھی۔ مختار اکثر اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور جو اُنکے بعد ہیں یہ ہے کہ ہر رکعت میں ایک ایک سورت پڑھے سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد سے ایک سورت پڑھے **حدیث** بیان کی ہم سے اسحٰق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید بصری نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن سلمہ حرانی نے خصیف سے انہوں نے عبد العزیز بن جریج سے کہا انہوں نے میں نے حضرت عائشہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ کونسی سورت کے وتر پڑھتے تھے کہا انہوں نے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھتے تھے اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد اور معوذتین **کہا ابو عیسیٰ** نے اور یہ حدیث حسن غریب ہے اور یہ عبد العزیز والد ہیں ابن جریج کا جو شاگرد عطا کا ہے اور ابن جریج کا نام عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج ہے۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو یحییٰ بن سعید انصاری نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** وتروں میں قنوت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے ابی اسحٰق سے انہوں نے برید بن ابی مریم سے انہوں نے ابی الحوراء سے کہا انہوں نے کہ حسن بن علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کلمے سکھلائے ہیں جنکو میں وتروں میں پڑھا کروں۔ اللھم اھدنی فیمن ھدیت اخیر تک۔ یا اللہ ہدایت کر مجھے اُن شخصوں میں جنکو تو نے ہدایت کیا ہے اور معاف کر مجھے انہیں میں جنکو تو نے معاف کیا ہے اور دوست کر مجھے اُن شخصوں میں جنکو تو نے دوست رکھا ہے اور برکت دے مجھے اُس چیز میں جو کچھ تو نے دیا ہے اور نگاہ رکھ مجھے برائی اُس چیز سے جو تو نے حکم کیا ہے کیونکہ تو حکم کرسکتا ہے اور تجھ پر کسی کا حکم نہیں چل سکتا اور نہیں ذلیل ہو سکتا وہ شخص جسکو تو دوست رکھے تو برکت والا ہے اے رب ہمارے اور بلند ہے عظمت تیری اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے یعنی حدیث ابی الحوراء سعدی سے اور نام اُسکا ربیعہ بن شیبان ہے اور نہیں پہچانتے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت میں کوئی دعا جو اس سے بہتر ہو اور اہل علم نے وتروں میں قنوت پڑھنے میں اختلاف کیا ہے سو عبد اللہ بن مسعود کا مذہب ہے کہ وتروں میں قنوت پڑھنی تمام برس میں اور چاہیے پڑھنا رکوع سے پہلے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحٰق اور اہل کوفہ

؎ [illegible] ایک رکعت پڑھے [illegible] پانچ یا سات [illegible]

۱۲۸/۱: [illegible]

وقد روی عن علی بن ابی طالب انه کان لا یقنت الا فی النصف الاخر من رمضان وکان یقنت بعد الرکوع وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا وبه یقول الشافعی واحمد **باب** ما جاء فی الرجل ینام عن الوتر او ینسی **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع نا عبدالرحمن بن زید بن اسلم عن ابیه عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نام عن الوتر او نسیه فلیصل اذا ذکر واذا استیقظ **حدثنا** قتیبة نا عبدالله بن زید بن اسلم عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من نام عن وتره فلیصل اذا اصبح وهذا اصح من الحدیث الاول سمعت ابا داود السجزی یعنی سلیمان بن الاشعث یقول سألت احمد بن حنبل عن عبدالرحمن بن زید بن اسلم فقال اخوه عبدالله لا بأس به وسمعت محمدا یذکر عن علی بن عبدالله انه ضعف عبدالرحمن بن زید بن اسلم وقال عبدالله بن زید بن اسلم ثقة وقد ذهب بعض اهل الکوفة الی هذا الحدیث وقالوا یوتر الرجل اذا ذکر وان کان بعد ما طلعت الشمس وبه یقول سفیان الثوری **باب** ما جاء فی مبادرة الصبح بالوتر **حدثنا** احمد بن منیع نا یحیی بن زکریا بن ابی زائدة نا عبیدالله عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال بادروا الصبح بالوتر **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا عبدالرزاق نا معمر عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اوتروا قبل ان تصبحوا **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبدالرزاق نا ابن جریج عن سلیمان بن موسی عن نافع عن ابن عمر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا طلع الفجر فقد ذهب کل صلوٰة اللیل والوتر فاوتروا قبل طلوع الفجر **قال** ابو عیسی وسلیمان بن موسی قد تفرد به علی هذا اللفظ وروی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لا وتر بعد صلوٰة الصبح وهو قول غیر واحد من اهل العلم وبه یقول الشافعی واحمد واسحق لا یرون الوتر بعد صلوٰة الصبح

اور علی بن ابی طالب سے مروی ہے کہ وہ رمضان کے نصف آخر میں ہی قنوت پڑھا کرتے تھے اور بعد رکوع کے قنوت پڑھتے تھے اور بعض اہل علم طرف اسکے گئے ہیں اور یہی کہتا ہے امام شافعی اور امام احمد **باب** اس بیان میں کہ کوئی آدمی وتر پڑھنے سے سو جائے یا بھول جائے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمان بن زید بن اسلم نے، اپنے باپ سے اُنہوں نے عطاء بن یسار سے اُنہوں نے ابی سعید خدری سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص وتروں سے سو جائے یا اُنکو بھول جائے تو چاہیے کہ پڑھے جب یاد کرے اور جب جاگے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن زید بن اسلم نے اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اپنے وتروں سے سو جائے تو چاہیے کہ پڑھے جب صبح کرے۔ اور یہ حدیث پہلی حدیث سے صحیح ہے۔ سنا میں نے ابا داؤد سجزی سے یعنے سلیمان بن اشعث سے کہتا تھا میں نے احمد بن حنبل سے عبدالرحمن بن زید بن اسلم کی بابت کا سوال کیا تو اُنہوں نے کہا بھائی اُسکا عبداللہ جو ہے اُسکا کچھ خوف نہیں ہے۔ اور سنا میں نے محمد سے کہ ذکر کرتا تھا علی بن عبداللہ سے کہ اُنہوں نے عبدالرحمن بن زید بن اسلم کو ضعیف کہا ہے اور کہا عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہے۔ اور بعض اہل علم اس حدیث کی طرف گئے ہیں اور کہا انھوں نے وتر پڑھے آدمی جب یاد کرے اگرچہ بعد طلوع آفتاب کے یاد کرے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری **باب** صبح سے وتروں کی جلدی کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ بن عبداللہ نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح سے وتروں کی جلدی کرنی چاہیے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے یحیی بن ابی کثیر سے اُنہوں نے ابی نضرہ سے اُنہوں نے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کرنے سے پہلے وتر پڑھو **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے ابن جریج نے سلیمان بن موسی سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے جب فجر کا طلوع ہوتا ہے تو رات کی تمام نماز جاتی رہتی ہے اور وتر بھی۔ سو وتر طلوع فجر سے پہلے پڑھو **کہا** ابو عیسی نے اور سلیمان بن موسی اس لفظ سے متفرد ہوا ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بعد نماز صبح کے وتر نہیں ہیں۔ اور یہ قول کئی ایک اہل علم کا ہے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحق یہ لوگ بعد نماز صبح کے وتر جائز نہیں رکھتے

سلہ غرض اس کلام سے امام احمد بن حنبل سے یہ ہے کہ عبدالرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں اور بھائی انکا جو عبداللہ بن زید ہیں، سو وہ ثقہ ہیں اُنکا کچھ خوف نہیں۔ یہ مسئلہ چونکہ وتر نماز شب میں افضل ہوا اسلیے حضرت نے فرمایا کہ مقدور تاخیر وتر میں نہ کرو کہ صبح ہو جاسکے ۱۲

باب ما جاء لا وتران فی لیلة **حدثنا** هناد نا ملازم بن عمرو قال حدثنی عبد الله بن بدر عن قیس بن طلق بن علی عن ابیه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا وتران فی لیلة **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب واختلف اهل العلم فی الذی یوتر من اول اللیل ثم یقوم من آخره فرأی بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ومن بعدهم نقض الوتر وقالوا یضیف الیها رکعة ویصلی ما بدا له ثم یوتر فی آخر صلوته لانه لا وتران فی لیلة وهو الذی ذهب الیه اسحق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم اذا اوتر من اول اللیل ثم نام ثم قام من آخره انه یصلی ما بدا له ولا ینقض وتره ویدع وتره علی ما کان هو قول سفیان الثوری ومالک بن انس واحمد وابن المبارک وهذا اصح لانه قد روی من غیر وجه ان النبی صلی الله علیه وسلم قد صلی بعد الوتر **حدثنا** محمد بن بشار نا حماد بن مسعدة عن میمون بن موسی المرئی عن الحسن عن امه عن ام سلمة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یصلی بعد الوتر رکعتین وقد روی نحو هذا عن ابی امامة وعائشة وغیر واحد عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** ما جاء فی الوتر علی الراحلة **حدثنا** قتیبة نا مالک بن انس عن ابی بکر بن عمر بن عبد الرحمن عن سعید بن یسار قال کنت مع ابن عمر فی سفر فتخلفت عنه فقال این کنت فقلت اوترت فقال الیس لک فی رسول الله اسوة حسنة رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یوتر علی راحلته وفی الباب عن ابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقد ذهب بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم الی هذا ورأوا ان یوتر الرجل علی راحلته وبه یقول الشافعی واحمد واسحق وقال بعض اهل العلم لا یوتر الرجل علی الراحلة فاذا اراد ان یوتر نزل فاوتر علی الارض وهو قول بعض اهل الکوفة **باب** ما جاء فی صلوة الضحی **حدثنا** ابو کریب محمد بن العلاء نا یونس بن بکیر عن محمد بن اسحق حدثنی موسی بن فلان بن انس عن عمه ثمامة بن انس بن مالک عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی صلوة الضحی ثنتی عشرة رکعة بنی الله له قصرا فی الجنة من ذهب وفی الباب عن ام هانی وابی هریرة ونعیم بن همار وابی ذر وعائشة وابی امامة وعتبة بن عبد السلمی وابن ابی اوفی وابی سعید وزید بن ارقم وابن عباس

باب اس بیان میں کہ دو وتر ایک رات میں نہیں ہیں **حدیث** کی ہے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ملازم بن عمرو نے کہا حدیث کی مجھ سے عبد اللہ بن بدر نے قیس بن طلق بن علی سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور اختلاف کیا اہل علم نے اس شخص کے حق میں جو اول رات میں وتر پڑھے پھر آخر رات میں کھڑا ہو پس بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور ان کے بعد والوں نے گمان کیا ہے کہ وتر کو توڑ دے اور کہا انہوں نے کہ اس کی طرف ایک رکعت ملائے اور نماز پڑھے جو اسکے لیے ظاہر ہو پھر آخر نماز وتر پڑھے کیونکہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں اور اسی طرف اسحق گئے ہیں۔ اور کہا بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے کہ جب اول رات میں وتر پڑھ چکا پھر سو گیا پھر آخر رات کو کھڑا ہوا تو نماز پڑھے جسقدر اسکو ظاہر ہو (یعنی جسقدر اسکی خواہش ہو) اور وتر کو نہ توڑے اور وتر کو اسی حالت پر رہنے دے جس طرح کر چکا ہے۔ اور یہ قول سفیان ثوری اور مالک بن انس اور احمد اور ابن مبارک کا ہے اور یہ صحیح ہے کیونکہ کئی طرق سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد وتر کے نماز (نفلوں کی) پڑھی ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن مسعدہ نے میمون بن موسی مرائی سے انہوں نے حسن سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد وتر دو رکعت پڑھتے تھے اور مروی ہے بواسطہ ابی امامہ اور عائشہ اور کئی اور لوگوں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** سواری پر وتر پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے ابی بکر بن عمر بن عبد الرحمن سے انہوں نے سعید بن یسار سے کہا انہوں نے میں ابن عمر کے ساتھ سفر میں تھا پس میں ان سے پیچھے رہ گیا تو انہوں نے کہا تم کہاں تھے سو میں نے کہا میں وتر پڑھتا تھا پس کہا انہوں نے کیا تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں اچھا طریق معلوم نہیں ہوتا میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا ہے کہ سواری پر وتر پڑھتے تھے اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس سے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسی طرف گئے ہیں کہا انہوں نے کہ آدمی اپنی سواری پر وتر پڑھے اور یہی کہا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق نے اور کہا بعض اہل علم نے کہ آدمی سواری پر وتر نہ پڑھے پس جب سواری پر وتر پڑھنے کا ارادہ کرے تو اتر پڑے اور زمین پر پڑھے اور یہی قول ہے بعض اہل کوفہ کا **باب** ضحی کی نماز کے بیان میں **حدیث** کی ہے ابو کریب بیٹے محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہم سے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے کہا حدیث کی مجھ سے موسی بن فلان بن انس نے اپنے چچا ثمامہ بن انس بن مالک سے انہوں نے انس بن مالک سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ضحی کی بارہ رکعت نماز پڑھے تو اللہ تعالی اس کے لیے جنت میں سونے کا محل تیار کرتا ہے اور اس باب میں روایت ہے ام ہانی اور ابی ہریرہ اور نعیم بن ہمار اور ابی ذر اور عائشہ اور ابی امامہ اور عتبہ بن عبد سلمی اور ابن ابی اوفی اور ابی سعید اور زید بن ارقم اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم

ف [illegible]

قال ابو عیسی حدیث انس حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه **حدثنا** ابو موسی محمد بن المثنی نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال ما اخبرنی احد انه رای رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی الضحی الا ام هانی فانها حدثت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل بیتها یوم فتح مکة فاغتسل فسبح ثمان رکعات ما رایته صلی صلوة قط اخف منها غیر انه کان یتم الرکوع والسجود **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وکان احمد رای اصح شئ فی هذا الباب حدیث ام هانی واختلفوا فی نعیم فقال بعضهم نعیم بن خمار وقال بعضهم ابن همار ویقال ابن هبار ویقال ابن همام والصحیح ابن همار وابو نعیم وهم فیه فقال ابن خمار وخطأ فیه ثم ترك فقال نعیم عن النبی صلی الله علیه وسلم اخبرنی بذلك عبد بن حمید عن ابی نعیم **حدثنا** ابو جعفر السمنانی نا محمد بن الحسین نا ابو مسهر نا اسمعیل بن عیاش عن بحیر بن سعد عن خالد بن معدان عن جبیر بن نفیر عن ابی الدرداء وابی ذر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الله تبارك وتعالی انه قال ابن ادم ارکع لی اربع رکعات من اول النهار اکفك اخره **قال** ابو عیسی هذا حدیث غریب وروی وکیع والنضر بن شمیل وغیر واحد من الائمة هذا الحدیث عن نهاس بن قهم ولا نعرفه الا من حدیثه **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی البصری نا یزید بن زریع عن نهاس بن قهم عن شداد ابی عمار عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حافظ علی شفعة الضحی غفر له ذنوبه وان کانت مثل زبد البحر **حدثنا** زیاد بن ایوب البغدادی نا محمد بن ربیعة عن فضیل بن مرزوق عن عطیة العوفی عن ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی الضحی حتی نقول لا یدعها ویدعها حتی نقول لا یصلی **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب **باب ما جاء فی الصلوة عند الزوال** **حدثنا** ابو موسی محمد بن المثنی نا ابو داود الطیالسی نا محمد بن مسلم بن ابی الوضاح هو ابو سعید المؤدب عن عبد الکریم الجزری عن مجاهد عن عبد الله بن السائب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی وجہ سے **حدیث** کی ہم سے ابو موسیٰ بیٹے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے عمرو بن مرہ سے اُسنے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہا اُسنے مجھکو سوائے ام ہانی کے کسی نے خبر نہیں دی کہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضحی کی نماز پڑھتے دیکھا ہو ام ہانی نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں فتح مکہ کے دن داخل ہوئے اور غسل کیا پھر آٹھ رکعتیں پڑھیں میں نے کبھی آپکو اس سے ہلکی نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر یہ کہ رکوع اور سجود کو پورا کرتے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور گویا کہ امام احمد نے کہا ہے کہ صحیح تر روایت جو اس باب میں مروی ہے روایت ام ہانی کی ہے۔ اور انہوں نے نعیم میں اختلاف کیا ہے سو کہا بعض نے نعیم بن خمار ہے اور کہا بعض نے نعیم بن ہمار ہے اور کہا گیا ہے ابن ہبار اور کہا گیا ابن ہمام ہے اور صحیح ابن ہمار ہے اور ابو نعیم نے اسمیں وہم کیا ہے اور کہا ہے ابن خمار ہے۔ اور اُسنے اسمیں خطا کیا ہے پھر ترک کیا اور کہا روایت کی نعیم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی مجھے ساتھ اسکے عبد بن حمید نے ابی نعیم سے **حدیث** کی ہم سے ابو جعفر سمنانی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن حسین نے کہا حدیث کی ہم سے ابو مسہر نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے بحیر بن سعد سے اُسنے خالد بن معدان سے اُسنے جبیر بن نفیر سے اُسنے ابی الدرداء اور ابی ذر سے اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے کہ فرمایا اللہ نے اے بیٹے آدم کے میرے واسطے اول دن میں چار رکعتیں پڑھ میں تجھے آخر دن میں کافی ہونگا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کیا وکیع اور نضر بن شمیل اور کئی اور لوگوں نے حدیث کے اماموں سے اس حدیث کو نہاس بن قہم سے اور نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اُنکی روایت سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبدالاعلی بصری نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن زریع نے نہاس بن قہم سے اُسنے شداد ابی عمار سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ضحی کے شفعے پر محافظت کرے تو اُسکے گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ مثل جھاگ دریا کے ہوں **حدیث** کی ہم سے زیاد بن ایوب بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن ربیعہ نے فضیل بن مرزوق سے اُسنے عطیہ عوفی سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحی کی نماز یہاں تک پڑھتے تھے کہ ہم کہتے تھے نہیں چھوڑینگے اور چھوڑ دیتے تھے حتی کہ ہم کہتے تھے کہ اب نہیں پڑھینگے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** زوال کے وقت نماز کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابو موسیٰ بیٹے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن مسلم بن ابی وضاح نے جو ابو سعید مؤدب ہیں عبدالکریم جزری سے اُسنے مجاہد سے اُسنے عبداللہ بن سائب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

له یعنے اول تو ابو نعیم سے روایت کرتا تھا [illegible] پھر جب اسکو یقین نہ ہوا [illegible] نعیم سے روایت کرنے لگا ۱۲ سله یا آنحضرت [illegible] جب کسی شغل کو شروع کرتے تو لوگوں کو یہ گمان ہوتا تھا کہ آپ اسکو چھوڑینگے نہیں [illegible] بہت مدت تک اُسے کرتے رہتے۔ اور جب کسی عمل کو ترک کر دیتے [illegible] آپ یہ گمان ہوتا تھا کہ اب اسکو شروع ہی نہیں کرینگے اسی طرح اور روایت سے آپ کا حال معلوم ہوتا ہے ۱۲

كان يصلي اربعا بعد ان تزول الشمس قبل الظهر فقال انها ساعة تفتح فيها ابواب السماء فاحب ان يصعد لي فيها عمل صالح وفي الباب عن علي وابي ايوب **قال** ابو عيسى حديث عبد الله بن السائب حديث حسن غريب وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يصلي اربع ركعات بعد الزوال لا يسلم الا في آخرهن **باب** ما جاء في صلوة الحاجة **حدثنا** علي بن عيسى بن يزيد البغدادي نا عبد الله بن بكر السهمي ونا عبد الله بن منير عن عبد الله بن بكر عن فائد بن عبد الرحمن عن عبد الله بن ابي اوفى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كانت له الى الله حاجة او الى احد من بني آدم فليتوضأ وليحسن الوضوء ثم ليصل ركعتين ثم ليثن على الله وليصل على النبي صلى الله عليه وسلم ثم ليقل لا اله الا الله الحكيم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين اسألك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والغنيمة من كل بر والسلامة من كل اثم لا تدع لي ذنبا الا غفرته ولا هما الا فرجته ولا حاجة هي لك رضا الا قضيتها يا ارحم الراحمين **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب وفي اسناده مقال فائد بن عبد الرحمن يضعف في الحديث وفائد هو ابو الورقاء **باب** ما جاء في صلوة الاستخارة **حدثنا** قتيبة نا عبد الرحمن بن ابي الموالي عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا الاستخارة في الامور كما يعلمنا السورة من القرآن يقول اذا هم احدكم بالامر فليركع ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل اللهم اني استخيرك بعلمك واستقدرك بقدرتك واسئلك من فضلك العظيم فانك تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغيوب اللهم ان كنت تعلم ان هذا الامر خير لي في ديني ومعيشتي وعاقبة امري او قال في عاجل امري وآجله فيسره لي ثم بارك لي فيه وان كنت تعلم ان هذا الامر شر لي في ديني ومعيشتي وعاقبة امري او قال في عاجل امري وآجله فاصرفه عني واصرفني عنه واقدر لي الخير حيث كان ثم ارضني به قال ويسمي حاجته وفي الباب عن عبد الله بن مسعود

قبل ظہر کے بعد ڈھلنے آفتاب کے چار رکعت پڑھتے تھے اور فرمایا آپ نے یہ ایسی گھڑی ہے کہ اس میں دروازے آسمان کے کھولے جاتے ہیں اور میں دوست رکھتا ہوں کہ اس گھڑی میں میرے عمل صالح اوپر چڑھیں اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور ابی ایوب سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن سائب کی حسن غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ چار رکعتیں بعد زوال کے پڑھتے تھے نہ سلام پھیرتے تھے مگر آخر رکعت میں **باب** نماز حاجت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے علی بن عیسیٰ بن یزید بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن بکر سہمی نے اور حدیث کی ہم سے عبداللہ بن منیر نے عبداللہ بن بکر سے اُنہوں نے فائد بن عبدالرحمن سے اُنہوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی حاجت ہو یا کسی آدمی کی طرف تو چاہیے کہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں نماز پڑھے پھر اللہ کی ثنا کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے تو پھر یہ دعا پڑھے لا الٰہ الا اللہ الحلیم نہیں کوئی لائق عبادت کے مگر اللہ جو حکمت والا ہے عزت والا جو رب عرش بڑے کا ہے سب حمد واسطے اللہ کے جو پروردگار ہے جہانوں کا سوال کرتا ہوں تجھ سے نجات رحمت تیری سے اور سبب مغفرت تیری سے اور سوال کرتا ہوں غنیمت کا ہر نیکی سے اور سلامتی کا ہر گناہ سے مت چھوڑ کوئی گناہ میرا مگر بخش اسکو اور نہ کوئی غم مگر کہ دور کر اسکو اور نہ کوئی حاجت کہ جس میں تیری رضا ہو مگر پورا کر اسکو اے رحمت کرنے والے رحمت کرنے والوں کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد میں گفتگو ہے۔ فائد بن عبدالرحمن حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے اور فائد وہ ابوالورقاء ہے **باب** نماز استخارہ کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمن بن ابی الموالی نے محمد بن منکدر سے اُنہوں نے جابر بن عبداللہ سے کہا اُنہوں نے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام کاموں میں استخارہ سکھلاتے تھے جیسا کہ قرآن کی سورت سکھلاتے تھے فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعتیں فرض کے سوا پڑھے یعنی نفل پھر یہ دعا پڑھے اللھم سے آخر تک یعنی الٰہی میں تجھ سے خیریت مانگتا ہوں تیرے علم کے وسیلے سے اور تجھ سے قدرت مانگتا ہوں تیری قدرت کے وسیلے سے اور سوال کرتا ہوں تیرے فضل بڑے کا کہ تو قادر ہے مجھے قدرت نہیں اور تو جانتا ہے میں نہیں جانتا۔ اور تو سب چیزوں کا دانا ہے الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام بہتر ہے میرے واسطے میرے دین اور دنیا اور میرے انجام کار میں یا یوں فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت میں تو اسکو میرے واسطے مقدر کر اور اسکو میرے واسطے آسان کر پھر اس میں میرے واسطے برکت دے۔ الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام میرے حق میں برا ہے میرے دین اور دنیا میں۔ اور انجام کار میں یا یوں فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت میں تو اسکو ہٹا دے مجھ سے اور ہٹا دے مجھکو اس سے اور مقدر کر دے میرے واسطے بہتر جہاں کہیں کہ ہو پھر مجھکو اس سے راضی کر کہا آپ نے اور اپنی حاجت کا نام لے اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن مسعود

سلہ یعنی جب کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو سنت ہے کہ دو رکعت [illegible] پڑھ کر یہ دعا پڑھے تو اس کے واسطے چند روز تک یہ عمل کرنے سے اُسکے دل میں اُسکے کرنے یا نہ کرنے کی بابت کوئی بات [illegible] اور مشہور ہے [illegible] سات روز تک [illegible] یہ عمل درست تو ہے مگر اسکی اصل شارع سے منقول نہیں اور اگر سات روز پر کوئی عمل کرے تو بھی کچھ حرج نہیں بلکہ مناسب ہے کہ چند روز [illegible]

وابی ایوب **قال** ابو عیسی حدیث جابر حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفه الا من حدیث عبد الرحمن بن ابی الموال وهو شیخ مدینی ثقة روی عنه سفیان حدیثا وقد روی عن عبد الرحمن غیر واحد من الائمة **باب** ما جاء فی صلوة التسبیح **حدثنا** ابو کریب محمد بن العلاء نا زید بن حباب العکلی نا موسی بن عبیدة قال حدثنی سعید بن ابی سعید مولی ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابی رافع قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم للعباس یا عم الا اصلک الا احبوک الا انفعک قال بلی یا رسول الله قال یا عم صل اربع رکعات تقرأ فی کل رکعة بفاتحة الکتاب وسورة فاذا انقضت القراءة فقل الله اکبر والحمد لله وسبحان الله خمس عشرة مرة قبل ان ترکع ثم ارکع فقلها عشرا ثم ارفع راسک فقلها عشرا ثم اسجد فقلها عشرا ثم ارفع راسک فقلها عشرا ثم اسجد فقلها عشرا ثم ارفع راسک فقلها عشرا قبل ان تقوم فتلک خمس وسبعون فی کل رکعة وهی ثلث مائة فی اربع رکعات ولو کانت ذنوبک مثل رمل عالج غفرها الله لک قال یا رسول الله ومن یستطیع ان یقولها فی یوم قال ان لم تستطع ان تقولها فی یوم فقلها فی جمعة فان لم تستطع ان تقولها فی جمعة فقلها فی شهر فلم یزل یقول له حتی قال فقلها فی سنة **قال** ابو عیسی هذا حدیث غریب من حدیث ابی رافع **حدثنا** احمد بن محمد بن موسی نا عبد الله بن المبارک نا عکرمة بن عمار قال حدثنی اسحق بن عبد الله بن ابی طلحة عن انس بن مالک ان ام سلیم غدت علی النبی صلی الله علیه وسلم فقالت علمنی کلمات اقولهن فی صلوتی فقال کبری الله عشرا وسبحی الله عشرا واحمدیه عشرا ثم سلی ما شئت یقول نعم نعم وفی الباب عن ابن عباس وعبد الله بن عمرو والفضل بن عباس وابی رافع **قال** ابو عیسی حدیث انس حدیث حسن غریب وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم غیر حدیث فی صلوة التسبیح ولا یصح منه کبیر شیء وقد روی ابن المبارک وغیر واحد من اهل العلم صلوة التسبیح وذکروا الفضل فیه **حدثنا** احمد بن عبدة الضبی نا ابو وهب **قال** سالت عبد الله بن المبارک عن الصلوة التی یسبح فیها قال یکبر ثم یقول سبحانک اللهم وبحمدک

اور ابی ایوب سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبد الرحمن بن ابی موالی سے اور یہ شیخ ہے مدینہ کا رہنے والا ثقہ ہے اور اس سے سفیان نے حدیث روایت کی ہے اور عبد الرحمن سے کئی ایک اماموں نے روایت کی ہے **باب** نماز تسبیح کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابو کریب یعنی محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن حباب عکلی نے کہا حدیث کی ہم سے موسیٰ بن عبیدہ نے کہا حدیث کی ہم سے سعید بن ابی سعید نے جو ابی بکر بن ابی محمد بن عمرو بن حزم کا غلام ہے انہوں نے ابی رافع سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ سے اے میرے چچا کیا میں تیرے ساتھ صلہ نہ کروں۔ کیا میں تجھے کچھ تحفہ نہ دوں کیا میں تجھے کچھ نفع نہ پہنچاؤں۔ کہا حضرت عباسؓ نے کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا آپ نے اے میرے چچا چار رکعت نماز پڑھ ہر ایک رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور سورت پڑھ۔ پس جب تو قرأت پوری کرلے تو رکوع کرنے سے پہلے پندرہ مرتبہ یہ کلمے پڑھ اللہ اکبر اور الحمد للہ اور سبحان اللہ پھر رکوع کر پھر انکو دس مرتبہ کہہ پھر اپنے سر کو رکوع سے اٹھا۔ پھر وہی دس بار کہہ پھر سجدہ کر اور انکو دس بار کہہ پھر اپنے سر کو اٹھا اور دس بار کہہ پھر سجدہ کر اور دس بار کہہ پھر اپنے سر کو اٹھا اور دس بار کھڑے ہونے سے پہلے کہہ لیں یہ پچھتر بار ہر ایک رکعت میں ہو جاوینگے۔ اور چاروں رکعت میں تین سو بار ہونگے۔ اگرچہ گناہ تیرے مثل ٹیلے ریگ کے ہوں تو انکو اللہ تعالیٰ تجھے معاف کردیگا۔ کہا حضرت عباسؓ نے یا رسول اللہ اور جو شخص ہر ایک دن میں اس نماز کے پڑھنے کی طاقت نہ رکھے فرمایا آپ نے اگر ہر ایک دن میں اسکے پڑھنے کی طاقت نہ رکھے تو چاہیے کہ ہر ایک جمعہ میں پڑھے اور اگر جمعہ میں بھی پڑھنے کی طاقت نہ رکھے تو چاہیے کہ مہینے میں ایک بار سو حضرت عباس آنحضرتؐ سے اسکے بارے میں گفتگو کرتے رہے تا کہ آپ نے فرمایا سو اسکو سال میں ایک بار کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے بطریق ابی رافع سے **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد بن موسیٰ نے۔ کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے عکرمہ بن عمار نے کہا حدیث کی مجھ سے اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے انس بن مالک سے کہ ام سلیم (والدہ انس) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی پس کہنے لگی مجھے کچھ کلمے سکھاؤ کہ میں انکو اپنی نماز میں پڑھا کروں۔ پس فرمایا آپ نے اللہ اکبر دس بار کہا اور سبحان اللہ دس بار اور الحمد للہ دس بار۔ پس سوال کر جو تیری مرضی ہو اللہ تعالیٰ اسکے جواب میں ہاں ہاں فرماتا ہے (یعنی میں نے قبول کیا) اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو اور فضل بن عباس اور ابی رافع سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن غریب ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے حدیث مذکور کے نماز تسبیح کے بارہ میں روایت ہوئی ہے اور کوئی بڑی چیز آپ سے صحیح نہیں ہوئی۔ اور ابن مبارک اور کئی ایک اور لوگوں نے اہل علم سے نماز تسبیح میں روایت کی ہے اور انہوں نے اسکی فضیلت بھی ذکر کی ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہم سے ابو وہب نے کہا انہوں نے میں نے عبد اللہ بن مبارک سے اس نماز سے سوال کیا جس میں تسبیح پڑھی جاتی ہیں کہا تکبیر کہے پھر کہے سبحانک اللہم وبحمدک

وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك ثم يقول خمس عشرة مرة سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ثم يتعوذ ويقر بسم الله الرحمن الرحيم وفاتحة الكتاب وسورة ثم يقول عشر مرات سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ثم يركع فيقولها عشرا ثم يرفع رأسه فيقولها عشرا ثم يسجد فيقولها عشرا ثم يرفع رأسه فيقولها عشرا ثم يسجد الثانية فيقولها عشرا يصلي اربع ركعات على هذا فذلك خمس وسبعون تسبيحة في كل ركعة يبدأ في كل ركعة بخمس عشرة تسبيحة ثم يقرأ ثم يسبح عشرا فان صلى ليلا فاحب الي ان يسلم في كل ركعتين وان صلى نهارا فان شاء سلم وان شاء لم يسلم قال ابو وهب واخبرني عبد العزيز وهو ابن ابي رزمة عن عبد الله انه قال يبدأ في الركوع بسبحان ربي العظيم وفي السجود بسبحان ربي الاعلى ثلثا ثم يسبح التسبيحات قال احمد بن عبدة نا وهب بن زمعة قال اخبرني عبد العزيز وهو ابن ابي رزمة قال قلت لعبد الله بن المبارك ان سها فيها يسبح في سجدتي السهو عشرا عشرا قال لا انما هي ثلثمائة تسبيحة

باب ما جاء في صفة الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم

حدثنا محمود بن غيلان قال حدثني ابو اسامة عن مسعر والاجلح ومالك بن مغول عن الحكم بن عتيبة عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن كعب بن عجرة قال قلنا يا رسول الله هذا السلام عليك قد علمنا فكيف الصلوة عليك قال قولوا اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كما صليت على ابراهيم انك حميد مجيد وبارك على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ابراهيم انك حميد مجيد قال محمود قال ابو اسامة وزادني زائدة عن الاعمش عن الحكم عن عبد الرحمن بن ابي ليلى قال ونحن نقول وعلينا معهم وفي الباب عن علي وابي حميد وابي مسعود وطلحة وابي سعيد وبريدة وزيد بن خارجة ويقال ابن جارية وابي هريرة **قال ابو عيسى** حديث كعب بن عجرة حديث حسن صحيح وعبد الرحمن بن ابي ليلى كنيته ابو عيسى وابو ليلى اسمه يسار

وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک پھر پندرہ بار پڑھے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پھر اعوذ پڑھے اور پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور الحمد اور سورت پھر دس بار پڑھے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پھر رکوع کرے اور اسکو دس بار کہے پھر اپنے سر کو اٹھائے اور اسکو دس بار کہے پھر سجدہ کرے اور اسکو دس بار کہے۔ پھر اپنے سر کو اٹھائے اور اسکو دس بار کہے پھر دوسرا سجدہ کرے اور اسکو دس بار کہے اسی طرح چار رکعتیں پڑھیں۔ سو یہ پچھتر تسبیحیں ہر ایک رکعت میں ہو جائینگی۔ ہر ایک رکعت کو پندرہ تسبیحوں سے شروع کرے پھر قرأت پڑھے پھر دس بار تسبیح پڑھے۔ پس اگر رات کو نماز پڑھے تو میں دوست رکھتا ہوں کہ ہر دو رکعتوں میں سلام پھیرے اور اگر دن کو نماز پڑھے پس اگر چاہے تو سلام پھیرے اور اگر چاہے نہ پھیرے کہا ابو وہب نے اور خبر دی مجھے عبد العزیز نے جو بیٹا ابی رزمہ کا ہے عبد اللہ سے کہ کہا اُنہوں نے چاہیے کہ شروع کرے رکوع میں ساتھ سبحان ربی العظیم کے اور سجدہ میں ساتھ سبحان ربی الاعلیٰ کے تین تین بار پھر تسبیحوں کو پڑھے۔ کہا احمد بن عبدہ نے حدیث کی ہم سے وہب بن زمعہ نے کہا خبر دی مجھے عبد العزیز نے جو بیٹا ابی رزمہ کا ہے۔ کہا اُنہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن مبارک سے کہ اگر اس نماز میں سہو ہو جائے تو کیا سہو کے سجدوں میں دس دس بار تسبیح کہے کہا اُنہوں نے نہیں ہے تو یہ تین سو تسبیح ہیں۔

باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے طریق کے بیان میں

حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی مجھے ابو اسامہ نے مسعر اور اجلح اور مالک بن مغول سے اُنہوں نے حکم بن عتیبہ سے اُنہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے اُنہوں نے کعب بن عجرہ سے کہا اُنہوں نے کہا ہم نے یا رسول اللہ سلام کا طریق جو آپ پر ہے ہم نے معلوم کر لیا ہے۔ سو درود آپ پر کیونکر بھیجنا چاہیے۔ فرمایا آپ نے کہو اللھم صل علی محمد الخ یعنی الٰہی اپنی رحمت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر بیشک تو سب خوبیوں والا بزرگی والا ہے۔ اور برکت نازل کر محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ برکت نازل کی تو نے ابراہیم پر بیشک تو سب خوبیوں والا بزرگی والا ہے کہا محمود نے کہا ابو اسامہ نے۔ اور زیادہ ہوا ہے روایت زائدہ میں جو اعمش سے ہے اُنہوں نے روایت کی حکم سے اُنہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہا اُنہوں نے اور ہم کہتے ہیں علینا معہم یعنی ہم پر بھی اُنکے ساتھ رحمت بھیج اور اس باب میں روایت ہے علی اور ابی حمید اور ابی مسعود اور طلحہ اور ابی سعید اور بریدہ اور زید بن خارجہ اور اُسکو زید بن جاریہ بھی کہا جاتا ہے اور ابی ہریرہ سے بھی مروی ہے **کہا ابو عیسیٰ** نے حدیث کعب بن عجرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کی کنیت ابو عیسیٰ ہے اور ابو لیلیٰ کا نام یسار ہے۔

۱؎ معلوم ہو کہ [illegible] عبد اللہ بن مبارک قرأت سے پہلے پندرہ مرتبہ تسبیح کہتے تھے پھر بعد قرأت کے دس [illegible] حضرت عباس [illegible] پس مناسب [illegible] حدیث [illegible] حضرت عباس کی حدیث [illegible] [illegible] اس حدیث کی تصحیح میں اختلاف ہے [illegible] موضوعات میں داخل کیا ہے [illegible] **۲؎** [illegible] سلام کا طریق تو تحیات میں معلوم ہو گیا ہے۔ اور درود کا معلوم نہیں ہوا سو درود کیسے پڑھیں۔ فرمایا آپ نے کہ کہو اللھم صل علی محمد آخر تک ۱۲

باب ما جاء في فضل الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن خالد بن عثمة قال نا موسى بن يعقوب الزمعي حدثني عبد الله بن كيسان ان عبد الله بن شداد اخبره عن عبد الله بن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اولى الناس بي يوم القيمة اكثرهم علي صلوة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من صلى علي صلوة صلى الله عليه عشرا وكتب له عشر حسنات **حدثنا** علي بن حجر نا اسمعيل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى علي صلوة صلى الله عليه عشرا وفي الباب عن عبد الرحمن بن عوف وعامر بن ربيعة وعمار وابي طلحة وانس وابي بن كعب **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح وروي عن سفيان الثوري وغير واحد من اهل العلم قالوا صلوة الرب الرحمة وصلوة الملائكة الاستغفار **حدثنا** ابو داود سليمان بن سلم البلخي المصاحفي نا النضر بن شميل عن ابي قرة الاسدي عن سعيد بن المسيب عن عمر بن الخطاب قال ان الدعاء موقوف بين السماء والارض لا يصعد منه شيء حتى تصلي على نبيك صلى الله عليه وسلم **قال** ابو عيسى والعلاء بن عبد الرحمن هو ابن يعقوب هو مولى الحرقة والعلاء هو من التابعين سمع من انس بن مالك وغيره عبد الرحمن بن يعقوب والد العلاء هو من التابعين سمع من ابي هريرة وابي سعيد الخدري ويعقوب هو من كبار التابعين قد ادرك عمر بن الخطاب وروى عنه **حدثنا** عباس بن عبد العظيم العنبري نا عبد الرحمن بن مهدي عن مالك بن انس عن العلاء بن عبد الرحمن بن يعقوب عن ابيه عن جده قال قال عمر بن الخطاب لا يبع في سوقنا الا من قد تفقه في الدين هذا حديث حسن غريب **ابواب الجمعة**

باب فضل يوم الجمعة **حدثنا** قتيبة نا المغيرة بن عبد الرحمن عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة

باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن خالد بن عثمہ نے کہا حدیث کی ہم سے موسیٰ بن یعقوب زمعی نے کہا حدیث کی مجھ سے عبداللہ بن کیسان نے یہ کہ عبداللہ بن شداد نے انکو خبر دی ہے عبداللہ بن مسعود سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب تر لوگوں سے میرے ساتھ قیامت کے دن وہ شخص ہے جو مجھ پر بہت درود بھیجنے والا ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص درود بھیجتا ہے مجھ پر ایک بار تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے اور دس نیکیاں اسکے واسطے لکھتا ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے علاء بن عبدالرحمٰن سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے اور اس باب میں روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف اور عامر بن ربیعہ اور عمار اور ابی طلحہ اور انس اور ابی بن کعب سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے سفیان ثوری اور کئی اہل علم سے کہ کہا انہوں نے صلوٰۃ رب کی رحمت ہے اور صلوٰۃ فرشتوں کی استغفار ہے **حدیث** کی ہم سے ابو داؤد اور سلیمان بن سلم بلخی مصاحفی نے کہا حدیث کی ہم سے نضر بن شمیل نے ابی قرہ اسدی سے اُنہوں نے سعید بن مسیب سے اُنہوں نے عمر بن الخطاب سے کہا اُنہوں نے دعا درمیان آسمان اور زمین کے ٹھہری رہتی ہے اس سے کچھ بھی اوپر نہیں چڑھتی یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے **کہا** ابو عیسیٰ نے۔ اور علاء بن عبدالرحمٰن وہ ابن یعقوب ہیں وہ حرقہ کا غلام ہیں اور علاء تابعین سے ہیں۔ اسکو انس بن مالک وغیرہ سے سماع ہے اور عبدالرحمٰن بن یعقوب جو والد علاء کا ہے وہ تابعین سے ہے اسکا سماع ہے ابو ہریرہ اور ابی سعید خدری سے ہے۔ اور یعقوب وہ جلیل القدر تابعین سے ہیں اُنہوں نے حضرت عمر بن خطاب سے ملاقات کی ہے اور اس سے روایت بھی کی ہے **حدیث** کی ہم سے عباس بن عبدالعظیم عنبری نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے مالک بن انس سے اُنہوں نے علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے اپنے دادا سے کہا اُنہوں نے فرمایا حضرت عمر بن خطاب نے ہمارے بازار میں کوئی شخص خرید و فروخت نہ کرے مگر وہ جو دین میں سمجھ رکھتا ہو یہ حدیث حسن غریب ہے **ابواب الجمعہ باب** جمعہ کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے۔ کہا حدیث کی ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے ابی الزناد سے اُنہوں نے اعرج سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے

ف یعنی صلوٰۃ کو جب رب کی طرف منسوب کرتے ہیں جیسے صلوٰۃ اللہ علیک تو مراد اس سے رحمت ہوتی ہے یعنی اللہ کی رحمت ہو اور جب صلوٰۃ کو فرشتوں کی طرف منسوب کرتے ہیں تو مراد اس سے استغفار ہے یعنی فرشتے تمہارے سبب بخشش مانگتے ہیں ہوں گے۔ یہ حدیث مؤلف نے اس غرض واسطے بیان کی ہے کہ یعقوب جلیل القدر تابعین ہیں اُنہوں نے حضرت عمر سے روایت کی ہے جو اوپر گزرا یہ روایت ہے۔

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خير يوم طلعت فيه الشمس يوم الجمعة فيه خلق ادم وفيه ادخل الجنة وفيه اخرج منها ولا تقوم الساعة الا في يوم الجمعة وفي الباب عن ابي لبابة وسلمان وابي ذر وسعد بن عبادة واوس بن اوس **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح **باب** في الساعة التي ترجى في يوم الجمعة **حدثنا** عبد الله بن الصباح الهاشمي البصري نا عبد الله بن عبد المجيد الحنفي نا محمد بن ابي حميد نا موسى بن وردان عن انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال التمسوا الساعة التي ترجى في يوم الجمعة بعد العصر الى غيبوبة الشمس **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب من هذا الوجه وقد روي هذا الحديث عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير هذا الوجه ومحمد بن ابي حميد يضعف ضعفه بعض اهل العلم من قبل حفظه ويقال له حماد بن ابي حميد ويقال هو ابو ابراهيم الانصاري هو منكر الحديث ورأى بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان الساعة التي ترجى بعد العصر الى ان تغرب الشمس وبه يقول احمد واسحق وقال احمد اكثر الحديث في الساعة التي ترجى فيها اجابة الدعوة انها بعد صلوة العصر وترجى بعد زوال الشمس **حدثنا** زياد بن ايوب البغدادي نا ابو عامر العقدي نا كثير بن عبد الله بن عمرو بن عوف المزني عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم

اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بہتر ان دنوں کا کہ جن میں آفتاب نے طلوع کیا ہے دن جمعہ کا ہے اسی میں حضرت آدمؑ پیدا کیے گئے اور اسی میں جنت میں داخل کیے گئے اور اسی میں وہاں سے نکالے گئے اور قیامت بھی دن جمعہ ہی میں ہوگی۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی لبابہ اور سلمان اور ابی ذر اور سعد بن عبادہ اور اوس بن اوس سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے **باب** اس ساعت کے بیان میں کہ جس کی جمعہ کے دن انتظاری کی جاتی ہے **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن صباح ہاشمی بصری نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن عبد المجید حنفی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن ابی حمید نے کہا حدیث کی ہم سے موسیٰ بن وردان نے انس بن مالک سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے تلاش کرو اس ساعت کی کہ جس کی دن جمعہ میں انتظاری کی جاتی ہے بعد عصر کے آفتاب کے غائب ہونے تک کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث اس وجہ سے غریب ہے۔ اور یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی بواسطہ انس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور محمد بن ابی حمید ضعیف ہے بعض اہل علم نے اُس کو حافظہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے اور اس کو حماد بن ابی حمید بھی کہا جاتا ہے۔ اور کہا گیا ہے وہ ابو ابراہیم انصاری ہے وہ منکر الحدیث ہے اور بعض اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے یہ مذہب ہے کہ وہ ساعت جس کی بعد عصر کے انتظاری کی جاتی ہے آفتاب کے غائب ہونے تک ہے۔ اور یہی کہتا ہے احمد و اسحاق اور کہا امام احمد نے اکثر حدیثیں اس ساعت میں کہ جس میں دعا مقبول ہونے کی امید کی جاتی ہے اس پر دال ہیں کہ وہ ساعت بعد نماز عصر کے ہے اور انتظاری کی جاوے اس کی بعد زوال آفتاب کے **حدیث** کی ہم سے زیاد بن ایوب بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہم سے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے اپنے باپ سے اُنہوں نے اپنے دادا سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

[1] بخاری کی روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت نے ساعت کی بابت [illegible] ہاتھ سے اشارہ کیا جیسا کہ لوگ کسی تھوڑی چیز کے بیان کرنے کو [illegible] کیا کرتے ہیں۔ غرض یہ کہ وہ ساعت بہت تھوڑی ہے۔ اور اس کی تعیین میں علماء نے اختلاف کیا ہے کہ آیا وہ ساعت اب تک بھی باقی ہے یا اٹھائی گئی ہے۔ ابن عبد البر وغیرہ نے ان دونوں قولوں کو نقل کیا ہے۔ اور جنہوں نے کہا ہے کہ باقی ہے وہ بھی آپس میں مختلف ہوئے ہیں کہ آیا جمعہ میں کوئی خاص وقت معین ہے یا غیر معین ہے۔ سو بعضوں نے کہا ہے کہ غیر معین ہے [illegible] اور جنہوں نے کہا ہے کہ جمعہ میں وہ وقت معین ہے [illegible] ابن حجر نے اس باب میں ۴۵ قول نقل کیے ہیں [illegible] [illegible] ابو داؤد اور نسائی [illegible] [illegible] [illegible] قتادہ المعاد مختصراً ۔

قال ان فی الجمعة ساعة لا یسأل الله العبد فیها شیئا الا اٰتاه الله ایاه قالوا یا رسول الله ایة ساعة هی قال حین تقام الصلوٰة الی الانصراف منها وفی الباب عن ابی موسی وابی ذر وسلمان وعبد الله بن سلام وابی لبابة وسعد بن عبادة **قال ابو عیسیٰ** حدیث عمرو بن عوف حدیث حسن غریب **حدثنا** اسحٰق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک بن انس عن یزید بن عبد الله بن الهاد عن محمد بن ابراهیم عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر یوم طلعت فیه الشمس یوم الجمعة فیه خلق اٰدم وفیه ادخل الجنة وفیه اهبط منها وفیه ساعة لا یوافقها عبد مسلم یصلی فیسأل الله فیها شیئا الا اعطاه ایاه قال ابو هریرة فلقیت عبد الله بن سلام فذکرت له هذا الحدیث فقال انا اعلم بتلک الساعة فقلت اخبرنی بها ولا تضنن بها علی قال هی بعد العصر الی ان تغرب الشمس قلت فکیف تکون بعد العصر وقد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یوافقها عبد مسلم وهو یصلی وتلک الساعة لا یصلی فیها فقال عبد الله بن سلام الیس قد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من جلس مجلسا ینتظر الصلوٰة فهو فی الصلوٰة قلت بلی قال فهو ذاک وفی الحدیث قصة طویلة **قال ابو عیسیٰ** وهذا حدیث صحیح قال ومعنی قوله اخبرنی بها ولا تضنن بها علی یقول لا تبخل بها علی والضنین البخیل والظنین المتهم **باب** ما جاء فی الاغتسال یوم الجمعة **حدثنا** احمد بن منیع نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن سالم عن ابیه انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول من اتی الجمعة فلیغتسل

وفی الباب عن ابی سعید وعمر وجابر والبراء وعائشة وابی الدرداء

کہ فرمایا آپ نے بیشک جمعہ میں ایک ساعت ہے کہ آدمی جس کسی چیز کا اس میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرے اللہ تعالیٰ اسکو وہ چیز دیتا ہے کہا لوگوں نے یا رسول اللہ وہ کونسی ساعت ہے فرمایا آپ نے نماز کے قائم ہونے سے پھر اس سے فارغ ہونے تک۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی موسیٰ اور ابی ذر اور سلمان اور عبد اللہ بن سلام اور ابی لبابہ اور سعد بن ابی عبادہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمرو بن عوف کی حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے مالک بن انس سے اُنہوں نے یزید بن عبد اللہ بن الہاد سے اُنہوں نے محمد بن ابراہیم سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر اُن دنوں کا کہ جن میں آفتاب نے طلوع کیا ہے دن جمعہ کا ہے اسی میں حضرت آدم پیدا کیے گئے اور اسی میں جنت میں داخل کیے گئے اور اسی میں جنت سے زمین پر اُتارے گئے اور اس دن میں ایک ساعت ہے کہ نہیں موافق ہوتا اسکو آدمی مسلمان اس حالت میں کہ نماز پڑھتا ہو پس اللہ تعالیٰ سے اسمیں کسی چیز کا سوال کرے مگر وہ چیز اسکو دیتا ہے کہا ابو ہریرہ نے پھر ملا میں عبد اللہ بن سلام سے تو اس سے آگے یہ حدیث بیان کی تو اُنہوں نے کہا میں اس ساعت کو جانتا ہوں۔ سو میں نے کہا مجھے بھی اُسکی خبر دے اور اس کا مجھ سے بخل نہ کر کہا اُنہوں نے وہ ساعت بعد عصر کے ہے آفتاب کے غائب ہونے تک میں نے کہا وہ بعد عصر کے کیونکر ہو سکتی ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں موافق ہوتا اُسکو بندہ مسلمان اس حالت میں کہ نماز پڑھتا ہو اور اُس وقت میں (یعنی بعد عصر کے) نماز پڑھی نہیں جاتی پس کہا عبد اللہ بن سلام نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ جو شخص بیٹھا ہوا نماز کی انتظاری کرتا ہے وہ نماز ہی میں ہوتا ہے میں نے کہا کیوں نہیں کہا عبد اللہ بن سلام نے سو وہ یہی ہے اور اس حدیث میں لمبا قصہ ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے کہا ترمذی نے اور معنی قولہ اخبرنی بہا ولا تضنن بہا علی کے یہ ہیں کہ مجھ سے اسکا بخل نہ کر اور ضنین بضاد کے معنی بخیل کے ہیں اور ظنین بظاء کے معنے متہم کے ہیں **باب** جمعہ کے دن غسل کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے اپنے باپ سے یہ کہ سُنا اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو شخص جمعہ کو آئے تو چاہیے کہ غسل کرے[ل] اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور عمر اور جابر اور براء اور عائشہ رض اور ابی درداء سے

[ل] ظاہر اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ غسل اس دن کا سنت ہے۔ اور ابو ہریرہ اور عمار بن یاسر اور مالک [illegible] ایک روایت کی طرف گئے ہیں جیسا کہ ظاہر [illegible] حدیث کا ہے وجوب کی طرف اور جمہور کے نزدیک [illegible] مذہب امام مالک کا اور ایک روایت میں امام احمد کا سنت ہے [illegible] حدیث سمرہ بن جندب کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] غسل کیا تو غسل افضل ہے [illegible] کرنا چاہیے یا اسکو تسلیم پر محمول کرنا چاہیے اور حدیث ابن عباس کی صاف دلالت کرتی ہے [illegible] سوال ہوا انہوں نے جواب دیا کہ واجب نہیں لیکن [illegible] جو کوئی غسل کرے [illegible] پھر انہوں نے اسکی شروعیت کی وجہ بیان کی کہ لوگ [illegible] محنت اور مشقت کرتے تھے اور [illegible] کپڑے پہنتے تھے [illegible] پسینہ آتا تھا۔ اور [illegible] تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] اور ابن عباس نے کہا [illegible] بھی [illegible] ہو گئے [illegible] غسل کی بابت [illegible] سے وضو کرے [illegible] قول میں بعض تو نفی کے قائل ہیں اور بعض ثبوت کے۔ اور بعض نے کہا [illegible] جس کے بدن سے بو آتی ہو اسکو غسل کرنا چاہیے اور جس کے بدن سے بو نہ آتی ہو اسکو غسل کرنا مستحب ہے۔

قال ابوعیسیٰ حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وروی عن الزهری عن عبداللہ بن عبداللہ بن عمر عن ابیه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم هذا الحدیث ایضا **حدثنا** بذلك قتیبة نا اللیث بن سعد عن ابن شهاب عن عبداللہ بن عبداللہ بن عمر عن عبداللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیه وسلم مثله وقال محمد وحدیث الزهری عن سالم عن ابیه وحدیث عبداللہ بن عبداللہ عن ابیه کلا الحدیثین صحیح وقال بعض اصحاب الزهری عن الزهری قال حدثنی آل عبداللہ بن عمر عن ابن عمر بینا عمر بن الخطاب یخطب یوم الجمعة اذ دخل رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال ایة ساعة هذه فقال ما هذه فقال ما هو الا ان سمعت النداء وما زدت علی ان توضأت قال والوضوء ایضا وقد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم امر بالغسل **حدثنا** بذلك محمد بن ابان نا عبدالرزاق عن معمر عن الزهری ح وثنا عبداللہ بن عبدالرحمن نا عبداللہ بن صالح عن اللیث عن یونس عن الزهری بهذا الحدیث وروی مالك هذا الحدیث عن الزهری عن سالم قال بینا عمر یخطب یوم الجمعة فذکر الحدیث **قال** ابوعیسی سألت محمدا عن هذا فقال الصحیح حدیث الزهری عن سالم عن ابیه قال محمد وقد روی عن مالك ایضا عن الزهری عن سالم عن ابیه نحو هذا الحدیث **باب فی فضل الغسل یوم الجمعة**

حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع عن سفیان وابو جناب یحیی بن ابی حیة عن عبداللہ بن عیسی عن یحیی بن الحارث عن ابی الاشعث الصنعانی عن اوس بن اوس قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من اغتسل یوم الجمعة وغسل وبکر وابتکر ودنا واستمع وانصت کان له بکل خطوة یخطوها اجر سنة صیامها وقیامها قال محمود فی هذا الحدیث قال وکیع اغتسل هو وغسل امرأته ویروی عن ابن المبارك انه قال فی هذا الحدیث من غسل واغتسل یعنی غسل راسه واغتسل وفی الباب عن ابی بکر وعمران بن حصین وسلمان وابی ذر وابی سعید وابن عمر وابی ایوب **قال** ابوعیسی حدیث اوس بن اوس حدیث حسن وابو الاشعث الصنعانی اسمه شرحبیل بن آدة **باب فی الوضوء یوم الجمعة** **حدثنا** ابوموسی محمد بن المثنی نا سعید بن سفیان الجحدری نا شعبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من توضأ یوم الجمعة

کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے زہری سے اُنہوں نے روایت کی عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بھی **حدیث** کی ہم سے ساتھ اسکے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث بن سعد نے ابن شہاب سے اُنہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور کہا محمد نے اور حدیث زہری کی جو بواسطہ سالم کے اپنے باپ سے ہے اور حدیث عبداللہ بن عبداللہ کی جو اپنے باپ سے ہے یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ اور کہا بعض اصحاب زہری نے زہری سے کہا اُنہوں نے حدیث کی مجھ سے آل عبداللہ بن عمر نے ابن عمر سے اس وقت میں کہ عمر بن خطاب جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے ناگاہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے داخل ہوا پس کہا حضرت عمر نے یہ کونسا وقت ہے پس کہا اُسنے سوا اسکے نہیں کہ میں نے اذان سُنی اور میں وضو پر زیادتی نہیں کر سکا کہا حضرت عمر نے کیا تو نے فقط وضو ہی پر اقتصار کیا ہے حالانکہ تو جانتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کا حکم فرمایا ہے **حدیث** کی ہم سے ساتھ اسکے محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرزاق نے معمر سے اُنہوں نے زہری سے ح اور حدیث کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے لیث سے اُنہوں نے یونس سے اُنہوں نے زہری سے ساتھ اس حدیث کے اور روایت کی مالک نے یہ حدیث زہری سے اُنہوں نے سالم سے کہ اُنہوں نے کہا اس وقت میں کہ حضرت عمر جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے پس اُنہوں نے آخر تک حدیث ذکر کی کہا ابوعیسیٰ نے میں نے محمد سے اس حدیث کی بابت سوال کیا پس کہا صحیح حدیث زہری کی ہے جو سالم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا محمد نے اور نیز مروی ہے مالک سے اُنہوں نے روایت کی زہری سے اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے اپنے باپ سے مانند اس حدیث کے **باب** جمعہ کے دن غسل کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان اور ابوجناب یعنی یحییٰ بن ابی حیہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن عیسیٰ سے اُنہوں نے یحییٰ بن حارث سے اُنہوں نے ابی الاشعث صنعانی سے اُنہوں نے اوس بن اوس سے کہا اُنہوں نے مجھ سے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا اور غسل کرایا اور جلدی کی اور خطبہ کو پایا اور امام کے قریب ہوا اور خطبہ کو سُنا اور خاموش رہا اس کے لیے ہر ایک قدم کے عوض جو چلا ہے ایک سال کے روزہ اور نماز کا ثواب ہے کہا محمود نے اس حدیث کی تفسیر میں کہا وکیع نے کہ خود نہایا اور عورت کو نہلایا اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ کہا اُنہوں نے اس حدیث کی تفسیر میں کہ من غسل واغتسل یعنی اپنے سر کو دھویا اور نہایا اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر اور عمران بن حصین اور سلمان اور ابی ذر اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابی ایوب سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث اوس بن اوس کی حسن ہے اور ابوالاشعث صنعانی کا نام شرحبیل بن آدہ ہے **باب** جمعہ کے دن وضو کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابوموسیٰ یعنی محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے سعید بن سفیان جحدری نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے قتادہ سے اُنہوں نے حسن سے اُنہوں نے سمرہ بن جندب سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس نے جمعہ کے دن وضو کیا

فیہا ونعمت ومن اغتسل فالغسل افضل وفی الباب عن ابی ہریرۃ وانس وعائشۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث سمرۃ حدیث حسن وقد روٰی بعض اصحاب قتادۃ ہذا الحدیث عن قتادۃ عن الحسن عن سمرۃ ورواہ بعضہم عن قتادۃ عن الحسن عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسل والعمل علی ہذا عند اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدہم اختاروا الغسل یوم الجمعۃ ورأوا ان یجزی الوضوء من الغسل یوم الجمعۃ قال الشافعی ومما یدل علی ان امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالغسل یوم الجمعۃ انہ علی الاختیار لا علی الوجوب حدیث عمر حیث قال لعثمان والوضوء ایضا وقد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بالغسل یوم الجمعۃ فلو علما ان امرہ علی الوجوب لا علی الاختیار لم یترک عمر عثمان حتی یردہ ویقول لہ ارجع فاغتسل ولما خفی علی عثمان ذلک مع علمہ ولکن دل فی ہذا الحدیث ان الغسل یوم الجمعۃ فیہ افضل من غیر وجوب یجب علی المرء فی ذلک **حدثنا** ہناد نا ابو معٰویۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم اتی الجمعۃ فدنا واستمع وانصت غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ وزیادۃ ثلٰثۃ ایام ومن مس الحصی فقد لغا **قال** ابو عیسیٰ ہذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی التبکیر الی الجمعۃ **حدثنا** اسحٰق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک عن سمی عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اغتسل یوم الجمعۃ غسل الجنابۃ ثم راح فکانما قرب بدنۃ ومن راح فی الساعۃ الثانیۃ فکانما قرب بقرۃ ومن راح فی الساعۃ الثالثۃ فکانما قرب کبشا اقرن ومن راح فی الساعۃ الرابعۃ فکانما قرب دجاجۃ ومن راح فی الساعۃ الخامسۃ فکانما قرب بیضۃ فاذا خرج الامام حضرت الملائکۃ یستمعون الذکر وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو وسمرۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی ترک الجمعۃ من غیر عذر **حدثنا** علی بن خشرم نا عیسیٰ بن یونس عن محمد بن عمرو

تو اسنے اچھا کیا اور جسنے غسل کیا پس غسل افضل ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور انس اور عائشہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سمرہ کی حسن ہے۔ اور روایت کی ہے یہ حدیث بعض اصحاب قتادہ نے قتادہ سے اُس نے حسن سے اُسنے سمرہ سے اور روایت کیا اس کو بعض نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور عمل ہے اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور جو ان کے بعد ہیں سے اُس پر کہ اُنھوں نے جمعہ کے دن غسل کو پسند کیا ہے۔ اور کہا انھوں نے فقط وضو ہی جمعہ کے دن غسل سے کافی ہو جاتا ہے کہا شافعی نے اور وہ روایت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمیں حکم ساتھ غسل کے دن جمعہ کے کیا ہے دلالت کرتی ہے اس پر کہ وہ حکم اختیار پر ہے وجوب پر نہیں ہے وہ حدیث عمر فاروق کی ہے کہ اُنھوں نے حضرت عثمان سے کہا کہ کیا تو نے فقط وضو پر ہی اقتصار کیا حالانکہ تو جانتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن غسل کا امر کیا ہے۔ پس اگر یہ دونوں جانتے کہ آنحضرت کا یہ حکم وجوب کے لیے ہے نہ واسطے اختیار کے تو کبھی حضرت عمر حضرت عثمان کو نہ چھوڑتے تاکہ انکو واپس کرتے اور کہتے واپس جا اور غسل کر اور حضرت عثمان پر بھی باوجود علم کے کبھی پوشیدہ نہ رہتا ولیکن اس حدیث میں دلالت ہے اس بات پر کہ جمعہ کے دن غسل کرنا افضل ہے واجب نہیں جو آدمی پر اسیطرح واجب ہو **حدیث کی** ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر جمعہ کو آیا اور امام کے قریب ہوا اور خطبہ کو سنا اور خاموش رہا تو اُسکے گناہ جو درمیان اُس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے ہیں بخشے جاتے ہیں اور ثواب تین دن کا زیادہ ملتا ہے اور جسنے کنکری کو چھوا تو اُسنے لغو کیا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جمعہ کی طرف جلدی جانے کے بیان میں حدیث کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے سمی سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہایا جمعہ کے دن جیسا کہ ناپاکی کیواسطے نہاتے ہیں پھر دوپہر ڈھلے مسجد میں آیا تو گویا اُسنے اونٹ قربانی کی۔ اور جو دوسری گھڑی میں آیا تو گویا اُسنے گائے قربانی کی اور جو تیسری گھڑی میں آیا تو گویا اُسنے سینگ والا دنبہ قربانی کیا۔ اور جو چوتھی گھڑی میں آیا تو گویا اُسنے مرغی قربانی کی۔ اور جو پانچویں گھڑی میں آیا تو گویا اُسنے انڈا خدا کی راہ میں دیا۔ پھر جب امام خطبہ پڑھنے کیواسطے نکلا تو فرشتے خطبہ سننے کیواسطے حاضر ہو جاتے ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو اور سمرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے **باب** سوائے عذر کے جمعہ کے ترک کر دینے کے بیان میں حدیث کی ہمسے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے محمد بن عمرو

لہ فرشتے جمعہ کے دن دروازہ پر لکھتے جاتے ہیں کہ کون آگے آیا اور کون پیچھے اور جیسے کیفیت مسجد میں جانے میں مسلمانوں کو لازم ہے کہ جمعہ کے دن [illegible] حاضر ہوں [illegible]

لہ انصت خطبہ [illegible] ہے امام شافعی [illegible] کا [illegible] ساعات [illegible] [illegible] بخاری [illegible]

عن عبيدة بن سفيان عن ابی الجعد يعنی الضمری وكانت له صحبة فيما زعم محمد بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من ترك الجمعة ثلث مرات تهاونا بها طبع الله علی قلبه وفی الباب عن ابن عمر وابن عباس وسمرة **قال** ابو عيسی حديث ابی الجعد حديث حسن قال وسألت محمدا عن اسم ابی الجعد الضمری فلم يعرف اسمه وقال لا اعرف له عن النبی صلی الله عليه وسلم الا هذا الحديث **قال** ابو عيسی ولا نعرف هذا الحديث الا من حديث محمد بن عمرو **باب** ما جاء من كم يؤتی الجمعة **حدثنا** عبد بن حميد ومحمد بن مدويه قالا نا الفضل بن دكين نا اسرائيل عن ثوير عن رجل من اهل قباء عن ابيه وكان من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم قال امرنا النبی صلی الله عليه وسلم ان نشهد الجمعة من قباء **قال** ابو عيسی هذا حديث لا نعرفه الا من هذا الوجه ولا يصح فی هذا الباب عن النبی صلی الله عليه وسلم شیء وقد روی عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال الجمعة علی من اواه الليل الی اهله وهذا حديث اسناده ضعيف انما يروی من حديث معارك بن عباد عن عبد الله بن سعيد المقبری وضعف يحيی بن سعيد القطان عبد الله بن سعيد المقبری فی الحديث واختلف اهل العلم علی من تجب عليه الجمعة فقال بعضهم تجب الجمعة علی من اواه الليل الی منزله وقال بعضهم لا تجب الجمعة الا علی من سمع النداء وهو قول الشافعی واحمد واسحق سمعت احمد بن الحسن يقول كنا عند احمد بن حنبل فذكروا علی من تجب الجمعة فلم يذكر احمد فيه عن النبی صلی الله عليه وسلم شيئا قال احمد بن الحسن فقلت لاحمد بن حنبل فيه عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال احمد بن حنبل عن النبی صلی الله عليه وسلم قلت نعم **حدثنا** الحجاج بن نصير نا معارك بن عباد عن عبد الله بن سعيد المقبری عن ابيه عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال الجمعة علی من اواه الليل الی اهله فغضب علی احمد وقال استغفر ربك استغفر ربك وانما فعل به احمد بن حنبل هذا لانه لم يعد هذا الحديث شيئا وضعفه لحال اسناده **باب** ما جاء فی وقت الجمعة **حدثنا** احمد بن منيع نا سريج بن النعمان نا فليح بن سليمان عن عثمان بن عبد الرحمن التيمی عن انس بن مالك ان النبی صلی الله عليه وسلم كان يصلی الجمعة حين تميل الشمس **حدثنا** يحيی بن موسی نا ابو داود الطيالسی نا فليح بن سليمان عن عثمان بن عبد الرحمن التيمی عن انس نحوه وفی الباب عن سلمة بن الاكوع وجابر و

اُنسے عبیدہ بن سفیان سے اُنسے ابی الجعد ضمری سے۔ اور اُنکو آنحضرت سے صحبت تھی جیسا محمد بن عمرو نے کہا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص تین جمعے سستی سے ترک کرے تو اللہ تعالیٰ اُسکے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور ابن عباس اور سمرہ سے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابی الجعد کی حسن ہے کہا ترمذی نے اور میں نے محمد سے نام ابی الجعد ضمری کی بابت سوال کیا پس اُنہوں نے اُسکے نام کو نہ پہچانا۔ اور کہا محمد نے میں اُسکی حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں پہچانتا مگر یہی حدیث کہا ابو عیسےٰ نے اور نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر طریق محمد بن عمرو سے **باب** کتنی مسافت سے جمعہ کیلیے آیا جاوے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید اور محمد بن مدویہ نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے فضل بن دکین نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے ثویر سے اُنسے ایک مرد قبا کے رہنے والے سے اُنسے اُنکے باپ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھا کہا اُنہوں نے ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ قبا سے جمعہ کے لیے حاضر ہوا کریں کہا ابو عیسےٰ نے اور نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر اسی وجہ سے۔ اور اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت صحیح نہیں ہوئی۔ اور بواسطہ ابو ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے جمعہ اُس شخص پر ہے جو رات کو اپنے گھر کی طرف آجاوے اور حدیث ایسی ہے کہ اسناد اسکی ضعیف ہے کیونکہ یہ مروی ہے طریق معارک بن عباد سے اُنکے روایت کی عبد اللہ بن سعید مقبری سے اور یحییٰ بن سعید القطان نے عبد اللہ بن سعید المقبری کو حدیث میں ضعیف کیا ہے اور اہل علم نے اختلاف کیا ہے کہ کس پر جمعہ واجب ہے پس بعض نے کہا ہے جمعہ اسپر ہے جو رات کو اپنے گھر کی طرف آجاوے اور کہا بعض نے نہیں واجب ہوتا جمعہ مگر اسپر جو اذان کو سنے۔ اور یہ قول ہے امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا میں نے احمد بن حسن سے سنا ہے کہتا تھا ہم احمد بن حنبل کے پاس بیٹھے تھے پس لوگوں نے ذکر کیا کہ جمعہ کس شخص پر واجب ہے سو احمد بن حنبل نے اس مسئلہ میں کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر نہ کی۔ کہا احمد بن حسن نے پھر میں نے احمد بن حنبل سے کہا اسمیں بواسطہ ابو ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہا احمد بن حنبل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے کہا ہاں (وہ یہ ہے) **حدیث** کی ہمسے حجاج بن نصیر نے کہا حدیث کی ہمسے معارک بن عباد نے عبد اللہ بن سعید مقبری سے اُنسے اُنکے باپ سے اُنسے ابی ہریرہ سے کہ اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے جمعہ اسپر ہے جو رات کو اپنے گھر کی طرف آجاوے پس امام احمد مجھپر بہت غصہ ہوا اور کہنے لگا اپنے رب سے بخشش مانگ اپنے رب سے بخشش مانگ۔ امام احمد بن حنبل نے یہ گفتگو اسواسطے کی ہے کہ اس حدیث کو اُنہوں نے کچھ شمار نہیں کیا اور اسناد کیوجہ سے اسکو ضعیف کہا ہے **باب** جمعہ کے وقت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے سریج بن نعمان نے کہا حدیث کی ہمسے فلیح بن سلیمان نے عثمان بن عبد الرحمن تیمی سے اُنسے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اُسوقت پڑھتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے فلیح بن سلیمان نے عثمان بن عبد الرحمن تیمی سے اُنسے انس سے مثل اسکے اور اس باب میں روایت ہے سلمہ بن اکوع اور جابر اور

الزبير بن العوام **قال** ابو عيسى حديث انس حديث حسن صحيح وهو الذى اجمع عليه اكثر اهل العلم ان وقت الجمعة اذا زالت الشمس كوقت الظهر وهو قول الشافعى واحمد واسحٰق ورأى بعضهم ان صلوة الجمعة اذا صليت قبل الزوال انها تجوز ايضا وقال احمد ومن صلاها قبل الزوال فانه لم ير عليه اعادة **باب** ما جاء فى الخطبة على المنبر **حدثنا** ابو حفص عمرو بن على الفلاس نا عثمان بن عمر ويحيى بن كثير ابو غسان العنبرى قالا ثنا معاذ بن العلاء عن نافع عن ابن عمر ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يخطب الى جذع فلما اتخذ المنبر حن الجذع حتى اتاه فالتزمه فسكن وفى الباب عن انس وجابر وسهل بن سعد وابى بن كعب وابن عباس وام سلمة **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن غريب صحيح ومعاذ بن العلاء هو بصرى اخو ابى عمرو بن العلاء **باب** ما جاء فى الجلوس بين الخطبتين **حدثنا** حميد بن مسعدة البصرى نا خالد بن الحارث نا عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يخطب يوم الجمعة ثم يجلس ثم يقوم فيخطب قال مثل ما يفعلون اليوم وفى الباب عن ابن عباس وجابر بن عبد الله وجابر بن سمرة **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وهو الذى راه اهل العلم ان يفصل بين الخطبتين بجلوس **باب** ما جاء فى قصر الخطبة **حدثنا** قتيبة وهناد قالا نا ابو الاحوص عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال كنت اصلى مع النبى صلى الله عليه وسلم فكانت صلوته قصدا وخطبته قصدا وفى الباب عن عمار بن ياسر وابن ابى اوفى **قال** ابو عيسى حديث جابر بن سمرة حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فى القراءة على المنبر **حدثنا** قتيبة نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن عطاء عن صفوان بن يعلى بن امية عن ابيه قال سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقرأ على المنبر ونادوا يا مالك وفى الباب عن ابى هريرة وجابر بن سمرة

زبیر بن عوام سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے اور یہ مسئلہ ایسا ہے کہ اسی پر اکثر اہل علم نے اجماع کیا ہے کہ وقت جمعہ کا اسوقت ہے کہ جب آفتاب ڈھل جائے مثل وقت ظہر کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض نے کہا ہے نماز جمعہ کی اگر دوپہر ڈھلنے سے پہلے پڑھی جائے تو بھی جائز ہے اور کہا امام احمد نے جو کوئی اس نماز کو قبل زوال کے پڑھے تو اس پر اعادہ نہیں ہے **باب** منبر پر خطبہ پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابو حفص یعنی عمرو بن علی فلاس نے کہا حدیث کی ہم سے عثمان بن عمر اور یحییٰ بن کثیر ابو غسان عنبری نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے معاذ بن علاء نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک تنہ کھجور کی طرف خطبہ پڑھتے تھے پس جب آپ نے منبر بنا لیا تو وہ تنہ کھجور کا چلایا یہاں تک کہ آپ اسکے پاس آئے اور اس سے معانقہ کیا پس اس نے آرام کیا۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور جابر اور سہل بن سعد اور ابی بن کعب اور ابن عباس اور ام سلمہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن غریب صحیح ہے۔ اور معاذ بن علاء وہ بصری ہیں ابی عمرو بن علاء کا بھائی ہے **باب** درمیان دونوں خطبوں کے بیٹھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے حمید بن مسعدہ بصری نے کہا حدیث کی ہم سے خالد بن حارث نے کہا حدیث کی ہم سے عبیداللہ بن عمر نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھتے پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑھتے کہا انہوں نے جیسا کہ تم آج کے دن کرتے ہو۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور جابر بن عبداللہ اور جابر بن سمرہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے اور اسی طرح اہل علم کا مذہب ہے کہ درمیان دونوں خطبوں کے ساتھ بیٹھنے کے فاصلہ کیا جائے **باب** چھوٹا خطبہ پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ اور ہناد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابوالاحوص نے سماک بن حرب سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے کہا انہوں نے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتا تھا سو آپ کی نماز بھی متوسط تھی اور خطبہ بھی متوسط۔ اور اس باب میں روایت ہے عمار بن یاسر اور ابن ابی اوفیٰ سے رضی اللہ عنہما کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن صحیح ہے **باب** منبر پر قرأت پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطا سے انہوں نے صفوان بن یعلیٰ بن امیہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا انہوں نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منبر پر یہ آیت پڑھتے ونادوا یا مالک اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور جابر بن سمرہ سے

ف جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جمعہ کا وقت بعد زوال کے شروع ہوتا ہے اور امام احمد نے فرمایا کہ زوال سے پہلے بھی جمعہ پڑھنا درست ہے دلیل کی حضرت ابوبکر و عمر و عثمان کے فعل سے [illegible] یصلون الجمعۃ قبل الزوال کہ یہ لوگ جمعہ زوال سے پہلے پڑھ لیتے تھے یہ قول عبداللہ بن سیدان سے مروی ہے کہ ان لوگوں نے بالاتفاق ضعیف کیا ہے اور دوسرا [illegible] روایت عبداللہ بن سلمہ کی ہے کہ عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ [illegible] لوگوں کو چاشت کے وقت نماز جمعہ پڑھائی اور کہا کہ تمہیں گرمی کا خوف کیا ہوں۔ جواب اسکا یہ ہے کہ اگرچہ عبداللہ بزرگ آدمی ہیں لیکن بسبب بڑھاپے کے اخیر عمر میں متغیر ہو گیا تھا جیسے ہی شعبہ نے کہا ہے۔ اور [illegible] اسکا یہ ہے کہ جمعہ عید المسلمین ہے جمعہ کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے عید بنایا ہے جب یہ دن عید ہوا تو عید کے وقت میں نماز پڑھنی اس دن میں درست ہوگی۔ جواب اسکا یہ [illegible] نہیں آتا کہ تمام احکام عید یہی شامل ہو ورنہ اس میں روزہ رکھنا بھی عید کی طرح منع ہوگا کذا فی [illegible]

قال ابو عیسیٰ حدیث یعلی بن امیة حدیث حسن غریب صحیح وهو حدیث ابن عیینة وقد اختار قوم من اهل العلم ان یقرا الامام فی الخطبة ایات من القران قال الشافعی واذا خطب الامام فلم یقرا فی خطبته شیئا من القران اعاد الخطبة **باب** فی استقبال الامام اذا خطب **حدثنا** عباد بن یعقوب الکوفی نا محمد بن الفضل بن عطیة عن منصور عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله بن مسعود قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استوی علی المنبر استقبلناه بوجوهنا وفی الباب عن ابن عمر وحدیث منصور لا نعرفه الا من حدیث محمد بن الفضل بن عطیة ومحمد بن الفضل بن عطیة ضعیف ذاهب الحدیث عند اصحابنا والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم یستحبون استقبال الامام اذا خطب وهو قول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحق **قال** ابو عیسیٰ ولا یصح فی هذا الباب عن النبی صلی الله علیه وسلم شیء **باب** فی الرکعتین اذا جاء الرجل والامام یخطب **حدثنا** قتیبة نا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن جابر بن عبد الله قال بینا النبی صلی الله علیه وسلم یخطب یوم الجمعة اذ جاء رجل فقال النبی صلی الله علیه وسلم اصلیت قال لا قال قم فارکع **قال** ابو عیسیٰ وهذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن محمد بن عجلان عن عیاض بن عبد الله بن ابی سرح ان ابا سعید الخدری دخل یوم الجمعة ومروان یخطب فقام یصلی فجاء الحرس لیجلسوه فابی حتی صلی فلما انصرف اتیناه فقلنا رحمک الله ان کادوا لیقعوا بک فقال ما کنت لاترکهما بعد شیء رایته من رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم ذکر ان رجلا جاء یوم الجمعة فی هیئة بذة والنبی صلی الله علیه وسلم یخطب یوم الجمعة فامره فصلی رکعتین والنبی صلی الله علیه وسلم یخطب قال ابن ابی عمر کان ابن عیینة یصلی رکعتین اذا جاء والامام یخطب ویامر به وکان ابو عبد الرحمن المقرئ یراه

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث یعلیٰ بن امیہ کی حسن غریب صحیح ہے اور یہ حدیث ابن عیینہ کی ہے۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے پسند کیا ہے کہ امام خطبہ میں چند آیتیں قرآن سے پڑھے کہا امام شافعی نے جب امام خطبہ پڑھے اور خطبہ میں کوئی آیت قرآن سے نہ پڑھے تو خطبہ کا اعادہ کرے **باب** امام کی طرف متوجہ ہونے کے بیان میں جب وہ خطبہ پڑھے **حدیث** کی ہم سے عباد بن یعقوب کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن فضل بن عطیہ نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر برابر بیٹھ جاتے تو ہم اپنے منہ آپ کی طرف کرتے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر سے۔ اور حدیث منصور کی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق محمد بن فضل بن عطیہ سے اور محمد بن فضل بن عطیہ ضعیف ہیں نزدیک ہمارے اصحاب کے حافظ نہیں ہیں۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسی مسئلہ پر ہے کہ یہ لوگ امام کی طرف منہ کرنے کو جب وہ خطبہ پڑھے مستحب جانتے ہیں۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا ابو عیسیٰ نے اور اس باب میں کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح نہیں ہوئی **باب** اُن دو رکعتوں کے بیان میں کہ جب آدمی آئے اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے ایک بار نبی صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک مرد آیا پس اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے نماز پڑھ لی ہے کہا اس نے نہیں فرمایا آپ نے کھڑا ہو اور نماز پڑھ کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے محمد بن عجلان سے انہوں نے عیاض بن عبداللہ بن ابی سرح سے یہ کہ ابا سعید خدری جمعہ کے دن (مسجد میں) داخل ہوئے اس حالت میں کہ مروان خطبہ پڑھ رہا تھا سو وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ پس کوتوال آیا تاکہ اسکو بٹھلائے پس اس نے انکار کیا تا کہ اس نے نماز پڑھ لی پس جب وہ نماز سے فارغ ہو چکا (تو) ہم انکے پاس آئے اور کہا ہم نے اللہ آپ پر رحمت کرے یہ لوگ (کوتوال) تیرے پر گرنے کو قریب تھے پس کہا اس نے میں ان دونوں رکعتوں کو چھوڑنے والا نہیں تھا بعد اسکے کہ میں نے انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا ہے۔ پھر ابا سعید نے ذکر کیا کہ جمعہ کے دن ایک مرد پراگندہ ہیئت میں آیا اس حالت میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے۔ پس آپ نے اسکو حکم دیا تو اس نے دو رکعتیں پڑھیں اس حال میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے۔ کہا ابن ابی عمر نے ابن عیینہ دو رکعتیں پڑھتا جب آتا اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہوتا اور اسکا حکم بھی کرتا اور ابو عبدالرحمن مقری بھی اسکو

ا؎ خلاصہ اس بات کا یہ ہے کہ تحیۃ المسجد کی نماز ایسی موکدہ ہے کہ باوجودیکہ خطبہ کا سننا ضروری ہے مگر اسکو بھی پڑھ لینا چاہیے اور خطبہ میں کلام کرنا اگرچہ منع ہے مگر امام کو جائز ہے کہ اگر کوئی بے ضرورت بیٹھے تو کلام کرے اور [illegible] ان دو رکعتوں کے بیان کرنے کی یہاں غرض نہیں جو لوگ پہلے جمعہ کے پڑھتے ہیں کیونکہ انکا بیان عنقریب ابواب الصلوٰۃ قبل الجمعۃ وبعدہا میں آئیگا

قال ابو عیسی وسمعت ابن ابی عمر یقول قال ابن عیینة کان محمد بن عجلان ثقة ماموناً فی الحدیث وفی الباب عن جابر وابی ہریرة وسهل بن سعد **قال** ابو عیسی حدیث ابی سعید الخدری حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم وبه یقول الشافعی واحمد واسحق وقال بعضهم اذا دخل والامام یخطب فانه یجلس ولا یصلی وهو قول سفیان الثوری واهل الکوفة والقول الاول اصح **حدثنا** قتیبة نا العلاء بن خالد القرشی قال رایت الحسن البصری دخل المسجد یوم الجمعة والامام یخطب فصلی رکعتین ثم جلس انما فعله الحسن اتباعا للحدیث وهو روی عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم هذا الحدیث **باب** ما جاء فی کراهیة الکلام والامام یخطب **حدثنا** قتیبة نا اللیث بن سعد عن عقیل عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من قال یوم الجمعة والامام یخطب انصت فقد لغا وفی الباب عن ابن ابی اوفی وجابر بن عبد الله **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح والعمل علیه عند اهل العلم کرهوا للرجل ان یتکلم والامام یخطب فقالوا ان تکلم غیره فلا ینکر علیه الا بالاشارة واختلفوا فی رد السلام وتشمیت العاطس فرخص بعض اهل العلم فی رد السلام وتشمیت العاطس والامام یخطب وهو قول احمد واسحق وکره بعض اهل العلم من التابعین وغیرهم ذلک وهو قول الشافعی **باب** فی کراهیة التخطی یوم الجمعة **حدثنا** ابو کریب نا رشید بن سعد عن زبان بن فائد عن سهل بن معاذ بن انس الجهنی عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من تخطی رقاب الناس یوم الجمعة اتخذ جسرا الی جهنم وفی الباب عن جابر **قال** ابو عیسی حدیث سهل بن معاذ بن انس الجهنی حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث رشدین بن سعد والعمل علیه عند اهل العلم کرهوا ان یتخطی الرجل یوم الجمعة رقاب الناس وشددوا فی ذلک وقد تکلم بعض اهل العلم فی رشید بن سعد و

کہا ابو عیسیٰ نے اور سنا میں نے ابن ابی عمر سے کہ کہا ابن عیینہ نے کہ محمد بن عجلان حدیث میں ثقہ اور مامون تھا۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور ابی ہریرہ اور سہل بن سعد سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید خدری کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے۔ اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق۔ اور کہا بعض نے جب کوئی آدمی داخل ہو اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو وہ بیٹھے اور نماز نہ پڑھے۔ اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور پہلا قول صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے علاء بن خالد قرشی نے کہا دیکھا میں نے حسن بصری کو کہ جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا تھا سو اُنہوں نے دو رکعتیں پڑھیں پھر بیٹھ گیا حسن نے یہ فعل تو فقط واسطے اتباع حدیث کے کیا ہے اور انہوں نے روایت کی ہے یہ حدیث جابر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** بیان میں مکروہ ہونے کلام کے اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث بن سعد نے عقیل سے اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے سعید بن مسیب سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کہا دوسرے آدمی کو ج اُس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو کہ چپ کر تو اُس نے لغو[1] کہا اور اس باب میں روایت ہے ابن ابی اوفی اور جابر بن عبد اللہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ انہوں نے آدمی کے کلام کرنے کو مکروہ جانا ہے اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو اور کہا انہوں نے اگر کوئی غیر شخص کلام کرتا ہو تو اسکو سوائے اشارہ کے منع نہ کرے اور اختلاف کیا انہوں نے سلام کے جواب دینے میں اور چھینک کے جواب دینے میں پس بعض اہل علم نے رخصت دی سلام کے جواب دینے میں اور چھینک کے جواب دینے میں اُس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو۔ اور یہ قول ہے امام احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم نے تابعین وغیرہ سے اس امر کو مکروہ جانا ہے اور یہ قول ہے شافعی کا **باب** جمعے کے دن لوگوں کی گردنیں روندنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے رشدین بن سعد نے زبان بن فائد سے اُنہوں نے سہل بن معاذ بن انس جہنی سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے جمعے کے دن لوگوں کی گردنیں روندیں تو اُس نے دوزخ کی طرف پل بنایا۔ اور اس باب میں جابر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سہل بن معاذ بن انس جہنی کی غریب ہے کیونکہ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق رشدین بن سعد سے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ مکروہ جانا انہوں نے یہ کہ آدمی جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں روندے اور انہوں نے اس مسئلہ میں تشدد کیا ہے اور بعض اہل علم نے رشدین بن سعد میں کلام کیا ہے اور اسکو

---

[1] یعنے اگر کوئی شخص دوسرے آدمی کو دیکھے کہ وہ باتوں میں مشغول ہے تو اسکو تاکید چپ رہنے کی بھی نہ کرے کہ احتمال ہے کہ وہ اسکے کہنے کو نہ مانے اور اس سے جھگڑا شروع کرے پھر دونوں میں رسوائی ہو جائے یک شدہ شر لہٰذا آنحضرت نے اس احتمال کے رفع کرنے کے واسطے بالکل ہی منع فرمایا کہ کوئی کسی کو کسی بات سے بھی منع نہ کرے ۱۲

ضعفه من قبل حفظه **باب** ما جاء في كراهية الاحتباء والامام يخطب **حدثنا** محمد بن حميد الرازي والعباس بن محمد الد
قالا نا ابو عبد الرحمن المقرئ عن سعيد بن ابي ايوب قال حدثني ابو مرحوم عن سهل بن معاذ عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم
نهى عن الحبوة يوم الجمعة والامام يخطب **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن وابو مرحوم اسمه عبد الرحيم بن ميمون وقد كره
قوم من اهل العلم الحبوة يوم الجمعة والامام يخطب ورخص في ذلك بعضهم منهم عبد الله بن عمرو وغيره وبه يقول احمد واسحق
لا يريان بالحبوة والامام يخطب باسا **باب** ما جاء في كراهية رفع الايدي على المنبر **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا
حصين قال سمعت عمارة بن رويبة وبشر بن مروان يخطب فرفع يديه في الدعاء فقال عمارة قبح الله هاتين اليديتين القصيرتين
لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وما يزيد على ان يقول هكذا واشار هشيم بالسبابة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن
صحيح **باب** ما جاء في اذان الجمعة **حدثنا** احمد بن منيع نا حماد بن خالد الخياط عن ابن ابي ذئب عن الزهري عن السائب
بن يزيد قال كان الاذان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر اذا خرج الامام واذا اقيمت الصلوة فلما كان عثمان
زاد النداء الثالث على الزوراء **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الكلام بعد نزول الامام من المنبر
حدثنا محمد بن بشار نا ابو داود الطيالسي نا جرير بن حازم عن ثابت عن انس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
يكلم بالحاجة اذا نزل عن المنبر **قال** ابو عيسى هذا حديث لا نعرفه الا من حديث جرير بن حازم سمعت محمدا يقول وهم
جرير بن حازم في هذا الحديث والصحيح ما روي عن ثابت عن انس قال اقيمت الصلوة فاخذ رجل بيد النبي صلى الله عليه وسلم
فما زال يكلمه حتى نعس بعض القوم قال محمد والحديث هو هذا وجرير بن حازم ربما يهم في الشيء وهو صدوق قال محمد وهم جرير بن
حازم في حديث ثابت عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اقيمت الصلوة فلا تقوموا حتى

حافظہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے **باب** بیان میں مکروہ ہونے احتبا کے اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو **حدیث** کی ہم سے محمد بن حمید رازی اور عباس بن
محمد دوری نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابو عبد الرحمن مقری نے سعید بن ابی ایوب سے کہا حدیث کی مجھ سے ابو مرحوم نے سہل بن معاذ سے اُنھوں نے اپنے باپ سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن احتبا بیٹھنے سے منع کیا ہے اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو مرحوم نام اسکا
عبد الرحیم بن میمون ہے اور ایک قوم نے اہل علم سے احتبا بیٹھنا جمعہ کے دن مکروہ جانا ہے اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو اور بعض نے اسمیں رخصت دی ہے انہیں سے
عبد اللہ بن عمرو وغیرہ ہیں اور یہی کہتے ہیں امام احمد و اسحاق کہ دونوں احتبا بیٹھنے کو اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو کچھ خوف نہیں جانتے **باب** منبر پر ہاتھ اٹھانے
کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے اُنھے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے اُنھے کہا حدیث کی ہم سے حصین نے کہا سنا میں نے عمارہ بن رویبہ سے اس حالت
میں کہ بشر بن مروان خطبہ پڑھ رہا تھا پس اُسنے دعا میں دونوں ہاتھ اٹھائے پس کہا عمارہ نے اللہ تعالیٰ ان دونوں چھوٹے ہاتھوں کو خوار کرے البتہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے حالانکہ وہ اس طرح اشارت کرنے سے زیادہ نہ کرتے تھے اور ہشیم نے انگلی سبابہ سے اشارت کی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جمعہ
کی اذان کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن خالد خیاط نے ابن ابی ذئب سے اُنھوں نے زہری سے اُنھے سائب بن یزید سے کہا اُنھوں نے
اذان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں اس وقت ہوتی تھی جب امام نکلتا تھا نماز کے لیے تکبیر ہوتی جب حضرت عثمان کا زمانہ ہوا تو اُنھوں نے
تیسری اذان زوراء پر زیادہ کر دی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** کلام کرنے کے بیان میں بعد اترنے امام کے منبر سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے
کہا حدیث کی ہم سے ابو داود طیالسی نے کہا حدیث کی ہم سے جریر بن حازم نے ثابت سے اُنھوں نے انس بن مالک سے کہا اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حاجت کے لیے کلام کرتے
جب منبر سے اترتے کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر روایت جریر بن حازم سے سنا میں نے محمد سے کہتا جریر بن حازم نے اس حدیث میں وہم کیا ہے اور
صحیح وہ ہے جو مروی ہے بواسطہ ثابت کے انس سے کہا اُنھوں نے نماز کے لیے تکبیر ہو گئی پس ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑا اور بات ہی کیے آپ سے کلام کرتا رہا
یہاں تک کہ بعض آدمی سو گئے کہا محمد نے وہ حدیث یہی ہے اور جریر بن حازم اکثر اوقات کسی چیز میں وہم کرتا ہے اور وہ سچا ہے کہا محمد نے وہم کیا ہے جریر بن حازم نے حدیث ثابت
میں جو بواسطہ انس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے فرمایا آپ نے جب نماز کے لیے تکبیر ہو جائے تو کھڑے نہ ہوا کرو جب تک

سلہ احتبا بیٹھنا یہ ہے کہ [illegible]
[illegible]

تروني قال محمد ويروى عن حماد بن زيد قال كنا عند ثابت البناني فحدث حجاج الصواف عن يحيى بن ابي كثير عن عبد الله بن ابي قتادة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اقيمت الصلوة فلا تقوموا حتى تروني فوهم جرير فظن ان ثابتا حدثهم عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** الحسن بن علي الخلال نا عبد الرزاق نا معمر عن ثابت عن انس قال لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ما تقام الصلوة يكلمه الرجل يقوم بينه وبين القبلة فما زال يكلمه فلقد رأيت بعضهم ينعس من طول قيام النبي صلى الله عليه وسلم **قال** ابو عيسى وهذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في القراءة في صلوة الجمعة **حدثنا** قتيبة نا حاتم بن اسمعيل عن جعفر بن محمد عن ابيه عن عبيد الله بن ابي رافع مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال استخلف مروان ابا هريرة على المدينة وخرج الى مكة فصلى بنا ابو هريرة الجمعة فقرء سورة الجمعة وفي السجدة الثانية اذا جاءك المنافقون قال عبيد الله فادركت ابا هريرة فقلت له تقرأ بسورتين كان علي يقرأ بهما بالكوفة فقال ابو هريرة اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ بهما وفي الباب عن ابن عباس والنعمان بن بشير وابي عتبة الخولاني **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يقرأ في صلوة الجمعة بسبح اسم ربك الاعلى وهل اتاك حديث الغاشية **باب** ما جاء في ما يقرأ في صلوة الصبح يوم الجمعة **حدثنا** علي بن حجر نا شريك عن مخول بن راشد عن مسلم البطين عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ يوم الجمعة في صلوة الفجر تنزيل السجدة وهل اتى على الانسان وفي الباب عن سعد وابن مسعود وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح وقد روى سفيان الثوري وغير واحد عن مخول **باب** في الصلوة قبل الجمعة وبعدها **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن الزهري عن سالم عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يصلي بعد الجمعة ركعتين وفي الباب عن جابر

کہ مجھے دیکھ لو۔ کہا محمد نے اور مروی ہے حماد بن زید سے کہا اُنہوں نے ہم ثابت بنانی کے پاس تھے سو حدیث بیان کی حجاج صواف نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُنہوں نے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب نماز کے لیے تکبیر ہو جائے تو کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ لو پس جریر نے وہم کیا اور گمان کیا اُنہوں نے کہ ثابت نے حدیث کی ہے انس سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے ثابت سے اُنہوں نے انس سے کہا اُنہوں نے البتہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے بعد اس کے کہ نماز کے لیے تکبیر ہو چکی کہ ایک مرد آپ سے کلام کر رہا تھا اور وہ درمیان آپ کے اور قبلہ کے کھڑا ہوا تھا پس بہت دیر تک وہ آپ سے کلام کرتا رہا اور البتہ دیکھا میں نے بعض لوگوں کو کہ بسبب بہت دیر تک کھڑے رہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو گئے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** نماز جمعہ کی قرأت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے جعفر بن محمد سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عبید اللہ بن ابی رافع سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے کہا اُنہوں نے مروان نے ابو ہریرہ کو مدینہ پر اپنا خلیفہ بنایا اور آپ مکہ کی طرف گیا پس ہمکو ابو ہریرہ نے جمعہ کی نماز پڑھائی سو اُنہوں نے سورت جمعہ پڑھی اور دوسری رکعت میں اذا جاءک المنافقون۔ کہا عبید اللہ نے پھر میں نے ابو ہریرہ سے ملاقات کی اور اس سے کہا آپ وہ دو سورتیں پڑھتے ہیں جنکو حضرت علی کوفہ میں پڑھا کرتے تھے کہا ابو ہریرہ نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ دو سورتیں پڑھتے تھے اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور نعمان ابن بشیر اور ابی عتبہ خولانی سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نماز جمعہ میں سورہ پڑھتے تھے سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ **باب** اس بیان میں کہ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں کیا قرأت پڑھی جائے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے مخول بن راشد سے اُنہوں نے مسلم بطین سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن صبح کی نماز میں تنزیل السجدہ اور ہل اتی علی الانسان پڑھتے تھے اور اس باب میں روایت ہے سعد اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے اور روایت کی ہے سفیان ثوری اور کئی لوگوں نے مخول سے **باب** قبل جمعہ کے اور بعد جمعہ کے نماز پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ بعد جمعہ کے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور اس باب میں روایت ہے جابر سے

ف مؤلف کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ قبل جمعہ کے سنتیں مؤکدہ آنحضرت سے ثابت نہیں [illegible]

[illegible]

قال ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وقد روي عن نافع عن ابن عمر ايضا والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وبه يقول الشافعي واحمد حدثنا قتيبة نا الليث عن نافع عن ابن عمر انه كان اذا صلى الجمعة انصرف فصلى سجدتين في بيته ثم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع ذلك قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان منكم مصليا بعد الجمعة فليصل اربعا هذا حديث حسن صحيح حدثنا الحسن بن علي نا علي بن المديني عن سفيان بن عيينة قال كنا نعد سهيل بن ابي صالح ثبتا في الحديث قال ابو عيسى هذا حديث حسن والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وروي عن عبد الله بن مسعود انه كان يصلي قبل الجمعة اربعا وبعدها اربعا وروي عن علي بن ابي طالب انه امر ان يصلي بعد الجمعة ركعتين ثم اربعا وذهب سفيان الثوري وابن المبارك الى قول ابن مسعود قال اسحق ان صلى في المسجد يوم الجمعة صلى اربعا وان صلى في بيته صلى ركعتين واحتج بان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي بعد الجمعة ركعتين في بيته وبحديث النبي صلى الله عليه وسلم من كان منكم مصليا بعد الجمعة فليصل اربعا قال ابو عيسى ابن عمر هو الذي روى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يصلي بعد الجمعة ركعتين في بيته وابن عمر بعد النبي صلى الله عليه وسلم صلى في المسجد بعد الجمعة ركعتين وصلى بعد الركعتين اربعا حدثنا بذلك ابن ابي عمر نا سفيان عن ابن جريج عن عطاء قال رأيت ابن عمر صلى بعد الجمعة ركعتين ثم صلى بعد ذلك اربعا حدثنا سعيد بن عبد الرحمن المخزومي نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار قال ما رأيت احدا انص للحديث من الزهري وما رأيت احدا الدراهم اهون عنده منه ان كانت الدراهم عنده بمنزلة البعر قال ابو عيسى سمعت ابن ابي عمر يقول سمعت سفيان بن عيينة يقول كان عمرو بن دينار اسن من الزهري **باب** فيمن يدرك من الجمعة ركعة حدثنا نصر بن علي وسعيد بن عبد الرحمن وغير واحد قالوا نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ادرك من الصلوة ركعة فقد ادرك الصلوة

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی بواسطہ نافع کے ابن عمر سے بھی اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے اور یہی کہا ہے شافعی اور احمد نے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہ جب وہ نماز جمعہ کی پڑھ لیتا تو واپس ہوتا اور اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتا پھر کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے سہیل بن ابی صالح سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص تم میں سے بعد جمعہ کے نماز پڑھے تو چاہیے کہ چار رکعتیں پڑھے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے حدیث کی ہم سے حسن بن علی نے کہا حدیث کی ہم سے علی بن مدینی نے سفیان بن عیینہ سے کہا اُنہوں نے ہم سہیل بن ابی صالح کی حدیث قوی شمار کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور بعض اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے اور مروی ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ وہ جمعہ سے پہلے اور بعد اس کے چار رکعتیں پڑھتا تھا اور مروی ہے علی بن ابی طالب سے کہا اُنہوں نے حکم دیا ہے کہ بعد جمعہ کے دو رکعتیں پڑھی جائیں پھر چار اور سفیان ثوری اور ابن مبارک ابن مسعود کے قول کی طرف گئے ہیں کہا اسحاق نے اگر جمعہ کے دن مسجد میں نماز پڑھے تو چار رکعت پڑھے اور اگر گھر میں نماز پڑھے تو دو رکعت پڑھے اور اس سے اُنہوں نے دلیل پکڑی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد جمعہ کے اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے اور اس حدیث سے کہ جو شخص تم میں سے بعد جمعہ کے نماز پڑھے تو چاہیے کہ چار رکعت پڑھے کہا ابو عیسیٰ نے اور وہ ابن عمر کہ جنہوں نے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرت بعد جمعہ کے دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھتے تھے اور ابن عمر نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جمعہ کے مسجد میں دو رکعتیں پڑھی ہیں اور بعد دو رکعتوں کے چار حدیث کی ہم سے ساتھ اسکے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابن جریج سے اُنہوں نے عطا سے کہا اُنہوں نے دیکھا میں نے ابن عمر کو کہ نماز پڑھی اُنہوں نے بعد جمعہ کے دو رکعتیں پھر نماز پڑھی اُنہوں نے بعد اسکے چار رکعتیں حدیث کی ہم سے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے کہا اُنہوں نے میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جو زہری سے زیادہ حدیث پہچانتا ہو اور میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ روپیہ اسکے نزدیک اُس سے زیادہ بے قدر ہو بیشک روپیہ اسکے نزدیک مینگنی کی قدر رکھتا تھا کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے ابن ابی عمر سے سنا ہے کہ کہتا سنا میں نے سفیان بن عیینہ سے کہ کہتا عمرو بن دینار زہری سے بڑی عمر کا تھا **باب** اس شخص کے بیان میں جو جمعہ سے ایک رکعت پائے حدیث کی ہم سے نصر بن علی اور سعید بن عبد الرحمن اور کئی ایک نے کہا اُنہوں نے حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے جو شخص ایک رکعت نماز سے پائے تو اُس نے نماز کو پا لیا

لہ مولف کی غرض اس سے یہ ہے کہ اسحاق نے جو وجہ تطبیق کی بیان کی ہے کہ اگر گھر میں نماز پڑھے تو دو رکعت پڑھے اور مسجد میں نماز پڑھے تو چار رکعتیں پڑھے ٹھیک نہیں کیونکہ ابن عمر جو اس سنت کے بھی راوی ہیں کہ آنحضرت بعد جمعہ کے اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے وہ خود بعد جمعہ کے مسجد میں دو رکعتیں پڑھتا تھا اور بعد اسکے چار یعنی چھ رکعتیں

قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم قالوا من ادرک رکعة من الجمعة صلی الیها اخری ومن ادرکهم جلوسا صلی اربعا وبه یقول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحق **باب** فی القائلة یوم الجمعة **حدثنا** علی بن حجر نا عبد العزیز بن ابی حازم وعبد الله بن جعفر عن ابی حازم عن سهل بن سعد قال ما کنا نتغدی فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا نقیل الا بعد الجمعة وفی الباب عن انس بن مالک **قال** ابو عیسی حدیث سهل بن سعد حدیث حسن صحیح **باب** فی من ینعس یوم الجمعة انه یتحول من مجلسه **حدثنا** ابو سعید الاشج نا عبدة بن سلیمان وابو خالد الاحمر عن محمد بن اسحق عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا نعس احدکم یوم الجمعة فلیتحول عن مجلسه ذلک **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی السفر یوم الجمعة **حدثنا** احمد بن منیع نا ابو معویة عن الحجاج عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس قال بعث النبی صلی الله علیه وسلم عبد الله بن رواحة فی سریة فوافق ذلک یوم الجمعة فغدا اصحابه فقال اتخلف فاصلی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم الحقهم فلما صلی مع النبی صلی الله علیه وسلم راٰه فقال له ما منعک ان تغدو مع اصحابک قال اردت ان اصلی معک ثم الحقهم فقال لو انفقت ما فی الارض ما ادرکت فضل غدوتهم **قال** ابو عیسی هذا حدیث لا نعرفه الا من هذا الوجه قال علی بن المدینی قال یحیی بن سعید قال شعبة لم یسمع الحکم من مقسم الا خمسة احادیث وعدها شعبة ولیس هذا الحدیث فی ما عدها شعبة وکان هذا الحدیث لم یسمعه الحکم من مقسم وقد اختلف اهل العلم فی السفر یوم الجمعة فلم یر بعضهم باسا بان یخرج یوم الجمعة فی السفر ما لم تحضر الصلوٰة وقال بعضهم اذا اصبح فلا یخرج حتی یصلی الجمعة **باب** فی السواک والطیب یوم الجمعة **حدثنا** علی بن الحسن الکوفی نا ابو یحیی اسمعیل بن ابراهیم التیمی عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حقا

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ رضی اللہ عنہم سے اسی پر ہے کہا ان لوگوں نے جو شخص ایک رکعت جمعہ سے پاوے تو اُسکے ساتھ اور ایک رکعت پڑھے اور جو کوئی اُنہیں التحیات میں ملے تو چار رکعت پڑھے اور یہی کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** جمعہ کے دن قیلولہ کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن ابی حازم اور عبد اللہ بن جعفر نے ابی حازم سے اُنہوں نے سہل بن سعد سے کہا اُنہوں نے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کھانا اور قیلولہ بعد جمعہ کے کرتے تھے اور اس باب میں روایت ہے انس بن مالک سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سہل بن سعد کی حسن ہے **باب** جو شخص جمعہ کے وقت اونگھے تو چاہیے کہ اپنی جگہ سے اور جگہ پر بیٹھے **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان اور ابو خالد احمر نے محمد بن اسحاق سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب کوئی تم میں سے جمعہ کے دن اونگھے تو چاہیے کہ اس جگہ سے اور جگہ پر بیٹھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جمعہ کے دن سفر کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے حجاج سے اُنہوں نے حکم سے اُنہوں نے مقسم سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن رواحہ کو ایک لشکر میں بھیجا پس اتفاقاً وہ دن جمعہ کا تھا سو اُسکے ساتھی صبح کو روانہ ہو گئے اور اُنہوں نے کہا میں پیچھے رہتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں پھر اُنکو لیجاؤنگا پس جب اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے اُنکو دیکھا اور فرمایا کس چیز نے تجھے اپنے ساتھیوں کے ساتھ صبح کے وقت جانے سے منع کیا ہے کہا اُنہوں نے میں نے ارادہ کیا تھا کہ آپ کے ساتھ نماز پڑھ کر پھر اُنسے جا ملوں فرمایا آپ نے اگر تو خرچ کرے جو کچھ زمین پر ہے تو اُنکی صبح کی فضیلت کو نہ پا سکیگا کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی وجہ سے۔ کہا علی بن مدینی نے کہا یحیی بن سعید نے کہا شعبہ نے حکم نے مقسم سے سوائے پانچ حدیثوں کے اور کوئی حدیث نہیں سنی اور شعبہ نے ان حدیثوں کو شمار کیا ہے اور یہ حدیث اُن حدیثوں میں نہیں ہے جنکو شعبہ نے شمار کیا ہے اور گویا یہ حدیث حکم نے مقسم سے نہیں سنی اور اہل علم نے جمعہ کے دن سفر کرنے میں اختلاف کیا ہے سو بعض نے جمعہ کے دن سفر نکلنے میں کچھ خوف نہیں کیا جبتک کہ نماز کا وقت حاضر ہو اور کہا بعض نے جب صبح ہو جائے تو نہ چلے تا کہ جمعہ پڑھ لے **باب** جمعہ کے مسواک کرنے اور خوشبو کے لگانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے علی بن حسن کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو یحیی یعنے اسماعیل بن ابراہیم تیمی نے یزید بن ابی زیاد سے اُنہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اُنہوں نے براء بن عازب سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ہے

على المسلمين ان يغتسلوا يوم الجمعة وليمس احدهم من طيب اهله فان لم يجد فالماء له طيب وفي الباب عن ابي سعيد وشيخ من الانصار قال حدثنا احمد بن منيع نا هشيم عن يزيد بن ابي زياد نحوه بمعناه **قال** ابو عيسى حديث البراء حسن ورواية هشيم احسن من رواية اسمعيل بن ابراهيم التيمي واسمعيل بن ابراهيم التيمي يضعف في الحديث **ابواب العيدين باب** في المشي يوم العيد **حدثنا** اسمعيل بن موسى نا شريك عن ابي اسحق عن الحارث عن علي قال من السنة ان تخرج الى العيد ماشيا وان تاكل شيئا قبل ان تخرج **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن والعمل على هذا الحديث عند اكثر اهل العلم يستحبون ان يخرج الرجل الى العيد ماشيا وان لا يركب الا من عذر **باب** في صلوة العيدين قبل الخطبة **حدثنا** محمد بن المثنى نا ابو اسامة عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم وابو بكر وعمر يصلون في العيدين قبل الخطبة ثم يخطبون وفي الباب عن جابر وابن عباس **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان صلوة العيدين قبل الخطبة ويقال ان اول من خطب قبل الصلوة مروان بن الحكم **باب** ان صلوة العيدين بغير اذان ولا اقامة **حدثنا** قتيبة نا ابو الاحوص عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم العيدين غير مرة ولا مرتين بغير اذان ولا اقامة وفي الباب عن جابر بن عبد الله وابن عباس **قال** ابو عيسى وحديث جابر بن سمرة حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم انه لا يؤذن لصلوة العيدين ولا لشيء من النوافل **باب** القراءة في العيدين **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن ابراهيم بن محمد بن المنتشر عن ابيه عن حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في العيدين وفي الجمعة بسبح اسم ربك الاعلى وهل اتاك حديث الغاشية وربما اجتمعا في يوم واحد فيقرأ بهما وفي الباب عن ابي واقد وسمرة بن جندب وابن عباس

مسلمانوں پر جمعہ کے دن غسل کریں اور ہر ایک اپنے گھر کی خوشبو میں سے خوشبو ملے سو اگر نہ پاوے تو پانی ہی اسکے لیے خوشبو ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور ایک شیخ سے انصار سے کہا ترمذی نے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے یزید بن ابی زیاد سے مثل اسکے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے اور روایت ہشیم کی احسن ہے روایت اسماعیل بن ابراہیم تیمی سے اور اسماعیل بن ابراہیم تیمی حدیث میں ضعیف کیا گیا ہے **ابواب العیدین۔ باب** عیدین کی طرف پیادہ چلنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے اسماعیل بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ابی اسحاق سے اُنے حارث سے اُنے علی سے کہا اُنے سنت ہے یہ کہ تو عید کی طرف پیادہ جاوے اور نکلنے سے پہلے کچھ کھاوے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر ہے لوگ مستحب جانتے ہیں کہ آدمی عید کی طرف پیادہ جاوے اور بلا عذر سوار نہ ہووے **باب** خطبہ سے پہلے نماز عیدین پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے عبید اللہ سے اُنے نافع سے اُنے ابن عمر سے کہا اُنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور عمر دونوں عیدوں میں نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے پھر خطبہ پڑھتے تھے اور اس باب میں روایت ہے جابر اور ابن عباس سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسی پر ہے کہ نماز دونوں عیدوں کی خطبہ سے پہلے ہے اور کہا گیا ہے کہ پہلے پہل جس شخص نے نماز سے پہلے خطبہ پڑھا ہے وہ مروان بن حکم ہے **باب** اس بیان میں کہ نماز عیدین کی بغیر اذان اور تکبیر کے ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُنے جابر بن سمرہ سے کہا اُنے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت مرتبہ نماز دونوں عیدوں کی پڑھی ہے بغیر اذان اور تکبیر کے۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس سے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور حدیث جابر بن سمرہ کی حسن صحیح ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسی پر ہے کہ دونوں عیدوں کی نماز کے لیے اذان نہ دی جاوے اور نہ کسی نفل کے واسطے **باب** دونوں عیدوں میں قرأت کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے اُنے اپنے باپ سے اُنے حبیب بن سالم سے اُنے نعمان بن بشیر سے کہا اُنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں عیدوں اور جمعہ میں یہ سورتیں پڑھتے تھے سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ اور کبھی وہ دونوں (یعنے عید اور جمعہ) ایک دن میں جمع ہو جاتے تو ان دونوں میں یہی سورتیں پڑھتے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی واقد اور سمرہ بن جندب اور ابن عباس سے [illegible]

قال ابو عیسی حدیث النعمان بن بشیر حدیث حسن صحیح وهکذا روی سفیان الثوری ومسعر عن ابراهیم بن محمد بن المنتشر مثل حدیث ابی عوانة واما ابن عیینة فیختلف علیه فی الروایة فیروی عنه عن ابراهیم بن محمد بن المنتشر عن ابیه عن حبیب بن سالم عن ابیه عن النعمان بن بشیر ولا یعرف لحبیب بن سالم روایة عن ابیه وحبیب بن سالم هو مولی النعمان بن بشیر وروی عن النعمان بن بشیر احادیث وقد روی عن ابن عیینة عن ابراهیم بن محمد بن المنتشر نحو روایة هؤلاء وروی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یقرأ فی صلوة العیدین بقاف واقتربت الساعة وبه یقول الشافعی **حدثنا** اسحق بن موسی الانصاری نا معن بن عیسی نا مالك عن ضمرة بن سعید المازنی عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة ان عمر بن الخطاب سأل ابا واقد اللیثی ما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ به فی الفطر والاضحی قال کان یقرأ بقاف والقرآن المجید واقتربت الساعة وانشق القمر **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** هناد نا ابن عیینة عن ضمرة بن سعید بهذا الاسناد نحوه **قال** ابو عیسی وابو واقد اللیثی اسمه الحارث بن عوف **باب** فی التکبیر فی العیدین **حدثنا** مسلم بن عمرو ابو عمرو الحذاء المدینی نا عبد الله بن نافع عن کثیر بن عبد الله عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم کبر فی العیدین فی الاول سبعا قبل القراءة وفی الآخرة خمسا قبل القراءة وفی الباب عن عائشة وابن عمر وعبد الله بن عمرو **قال** ابو عیسی حدیث جد کثیر حدیث حسن وهو احسن شئ روی فی هذا الباب عن النبی صلی الله علیه وسلم واسمه عمرو بن عوف المزنی والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وهکذا روی عن ابی هریرة انه صلی بالمدینة نحو هذه الصلوة وهو قول اهل المدینة وبه یقول مالك بن انس والشافعی واحمد واسحق وروی عن ابن مسعود انه قال فی التکبیر فی العیدین تسع تکبیرات فی الرکعة الاولی خمس تکبیرات قبل القراءة وفی الرکعة الثانیة یبدأ بالقراءة ثم یکبر اربعا مع تکبیرة الرکوع وقد روی عن غیر واحد من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم نحو هذا

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث نعمان بن بشیر کی حسن صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کی سفیان ثوری اور مسعر نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے مثل حدیث ابی عوانہ کے اور ابن عیینہ پر تو روایت[1] میں اختلاف کیا گیا ہے پس روایت کرتا ہے اس سے ابراہیم بن منتشر اپنے باپ سے وہ حبیب بن سالم سے وہ اپنے باپ سے وہ نعمان بن بشیر سے۔ اور نہیں پہچانی گئی کوئی روایت حبیب بن سالم کی اپنے باپ سے۔ اور حبیب بن سالم وہ نعمان بن بشیر کا غلام ہے اور نعمان بن بشیر کی کئی حدیثیں مروی ہیں۔ اور مروی ہے ابن عیینہ سے اُنہے روایت کی ابراہیم بن محمد بن منتشر سے مثل روایت انکے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دونوں عیدوں میں سورۂ قاف اور اقتربت الساعۃ پڑھتے تھے۔ اور یہی کہتا ہے شافعی **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن بن عیسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ضمرہ بن سعید مازنی سے اُنہے عبید اللہ بن عبد اللہ عتبہ سے یہ کہ عمر بن خطاب نے ابا واقد لیثی سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر اور اضحیٰ میں کیا قرات پڑھتے تھے کہا ابو واقد نے کہ پڑھتے تھے قاف والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ وانشق القمر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابن عیینہ نے ضمرہ بن سعید سے ساتھ اس اسناد کے مثل اُسکے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے **باب** عیدوں میں تکبیر کا بیان **حدیث** کی ہمسے مسلم بن عمرو ابو عمرو الحذاء مدینی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نافع نے کثیر بن عبد اللہ سے اُنہے اپنے باپ سے اُنہے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو عیدوں میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں قرات سے پہلے کہیں اور دوسری میں پانچ قرات سے پہلے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے کثیر کے دادا کی حدیث حسن ہے اور یہ حدیث سب سے اچھی ہے جو اس باب میں مروی ہیں اور نام اُسکا عمرو بن عوف مزنی ہے اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسی پر ہے اور ایسا ہی ابوہریرہ سے مروی ہے کہ اُنہے مدینہ میں اسی طرح نماز پڑھی۔ اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتا ہے مالک انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ کہا اُنہے دونوں عیدوں کی تکبیروں کے باب میں کل نو تکبیریں ہیں پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں قرأت سے پہلے اور دوسری رکعت میں قرأت پہلے پڑھے پھر چار تکبیریں مع تکبیر رکوع کے کہے۔ اور مروی ہے کئی ایک لوگوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے مثل اسکے

---

[1] اختلاف کا یہ کہ اس میں لفظ ابیہ ہے درمیان حبیب بن سالم اور نعمان بن بشیر کے

وهو قول اهل الكوفة وبه يقول سفيان الثوري **باب** لا صلوة قبل العيدين ولا بعدها **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد الطيالسي انبانا شعبة عن عدي بن ثابت قال سمعت سعيد بن جبير يحدث عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج يوم الفطر فصلى ركعتين ثم لم يصل قبلها ولا بعدها وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وابي سعيد **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح والعمل عليه عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وبه يقول الشافعي واحمد واسحق وقد رأى طائفة من اهل العلم الصلوة بعد صلوة العيدين وقبلها من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم والقول الاول اصح **حدثنا** الحسين بن حريث ابو عمار نا وكيع عن ابان بن عبد الله البجلي عن ابي بكر بن حفص وهو ابن عمر بن سعد بن ابي وقاص عن ابن عمر انه خرج يوم عيد ولم يصل قبلها ولا بعدها وذكر ان النبي صلى الله عليه وسلم فعله **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** في خروج النساء في العيدين **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا منصور وهو ابن زاذان عن ابن سيرين عن ام عطية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج الابكار والعواتق وذوات الخدور والحيض في العيدين فاما الحيض فيعتزلن المصلى ويشهدن دعوة المسلمين قالت احداهن يا رسول الله ان لم يكن لها جلباب قال فلتعرها اختها من جلبابها **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم عن هشام بن حسان عن حفصة ابنة سيرين عن ام عطية بنحوه وفي الباب عن ابن عباس وجابر **قال** ابو عيسى حديث ام عطية حديث حسن صحيح وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا الحديث ورخص للنساء في الخروج الى العيدين وكرهه بعضهم وروي عن ابن المبارك انه قال اكره اليوم الخروج للنساء في العيدين فان ابت المرأة الا ان تخرج فليأذن لها زوجها ان تخرج في اطمارها ولا تتزين فان ابت ان تخرج كذلك فللزوج ان يمنعها عن الخروج ويروى عن عائشة قالت لو رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد كما منعت نساء بني اسرائيل ويروى عن سفيان الثوري انه

اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا اور یہی کہتا ہے سفیان ثوری **باب** قبل عید کے اور بعد اسکے نماز درست نہیں ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابوداؤد طیالسی نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے عدی بن ثابت سے کہا انہوں نے سنا میں نے سعید بن جبیر سے کہ حدیث بیان کرتا تھا ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر کے دن نکلے پس دو رکعتیں پڑھیں پھر پہلے اس سے اور بعد اسکے نماز نہ پڑھی اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمرو اور ابی سعید سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے بعض اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اور یہی کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق اور ایک قوم نے اہل علم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے بعد دونوں عیدوں کے اور پہلے ان کے نماز پڑھنے کو جائز رکھا ہے اور پہلا قول صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے حسین بن حریث بیٹے ابو عمار نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے ابان بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے ابی بکر بن حفص سے اور وہ بیٹے ہیں عمر بن سعد بن ابی وقاص کے روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ وہ عید کے دن نکلے اور نہ پڑھی انہوں نے پہلے عید کے اور بعد اسکے نماز اور ذکر کیا انہوں نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** عیدین میں عورتوں کے نکلنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے کہا حدیث کی ہم سے منصور نے جو بیٹے ہیں زاذان کے وہ ابن سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکالتے تھے کنواریوں اور پردے والیوں اور حیض والیوں کو عیدین میں اور بہرحال حیض والیاں کہ جگہ نماز سے الگ رہتی تھیں اور مسلمانوں کی دعا میں حاضر ہوتی تھیں ایک نے ان میں سے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو فرمایا آپ نے چاہیے کہ اسکی بہن اسکو عاریت دے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے ہشام بن حسان سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے مثل اسکے اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور جابر سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ام عطیہ کی حسن صحیح ہے اور [illegible] اور مروی ہے ابن مبارک سے کہا انہوں نے میں مکروہ سمجھتا ہوں آج کل عورتوں کو عیدین میں نکلنا پس اگر انکار کرے عورت مگر نکلنے (یعنی نکلنے پر اصرار کرے) تو چاہیے کہ خاوند اسکا اسکو پرانے کپڑوں میں نکلنے کی اجازت دے اور زینت نہ کرے پس اگر اسی طرح نکلنے سے انکار کرے پس خاوند کو جائز ہے کہ نکلنے سے منع کرے اور مروی ہے عائشہ سے کہا انہوں نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے جو کچھ نئی باتیں پیدا کیں عورتوں نے تو منع کر دیتے انکو مسجد سے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتیں منع کی گئیں اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہ انہوں نے

ف [illegible]

كره اليوم الخروج النساء الى العيد **باب** ما جاء في خروج النبي صلى الله عليه وسلم الى العيد في طريق ورجوعه من طريق آخر **حدثنا** عبد الاعلى بن واصل بن عبد الاعلى الكوفي وابو زرعة قالا نا محمد بن الصلت عن فليح بن سليمان عن سعيد بن الحارث عن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خرج يوم العيد في طريق رجع في غيره وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وابي رافع **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن غريب وروى ابو تميلة ويونس بن محمد هذا الحديث عن فليح بن سليمان عن سعيد بن الحارث عن جابر بن عبد الله وقد استحب بعض اهل العلم للامام اذا خرج في طريق ان يرجع في غيره اتباعا لهذا الحديث وهو قول الشافعي وحديث جابر كانه اصح **باب** في الاكل يوم الفطر قبل الخروج **حدثنا** الحسن بن الصباح البزار نا عبد الصمد بن عبد الوارث عن ثواب بن عتبة عن عبد الله بن بريدة عن ابيه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم ولا يطعم يوم الاضحى حتى يصلي وفي الباب عن علي وانس **قال** ابو عيسى حديث بريدة بن حصيب الاسلمي حديث غريب وقال محمد لا اعرف لثواب بن عتبة غير هذا الحديث وقد استحب قوم من اهل العلم ان لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم شيئا ويستحب له ان يفطر على تمر ولا يطعم يوم الاضحى حتى يرجع **حدثنا** قتيبة نا هشيم عن محمد بن اسحق عن حفص بن عبد الله بن انس عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يفطر على تمرات يوم الفطر قبل ان يخرج الى المصلى **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح غريب **ابواب السفر باب** التقصير في السفر **حدثنا** عبد الوهاب بن عبد الحكم الوراق البغدادي نا يحيى بن سليم عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال سافرت مع النبي صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر وعثمان فكانوا يصلون الظهر والعصر ركعتين ركعتين لا يصلون قبلها ولا بعدها وقال عبد الله لو كنت مصليا قبلها او بعدها لاتممتها وفي الباب عن عمر وعلي وابن عباس وانس وعمران بن حصين وعائشة **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث يحيى بن سليم مثل هذا وقال محمد بن اسمعيل وقد روي هذا الحديث عن عبيد الله بن عمر عن رجل من آل سراقة

آج کے دن عورتوں کے عید کی طرف نکلنے کو مکروہ جانا ہے **باب** بیان میں نکلنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عید کی طرف ایک راستے سے اور واپس ہونے کے دوسرے راستے سے **حدیث** کی ہم سے عبد الاعلی بن واصل بن عبد الاعلی کوفی اور ابو زرعہ نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے محمد بن صلت نے فلیح بن سلیمان سے اُنہوں نے سعید بن حارث سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن جب ایک رستہ میں نکلتے تو دوسرے راستے سے واپس آتے اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو اور ابی رافع سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث ابو تمیلہ اور یونس بن محمد نے فلیح بن سلیمان سے اُنہوں نے سعید بن حارث سے اُنہوں نے جابر بن عبد اللہ سے ۔ اور بعض اہل علم نے امام کے واسطے مستحب جانا ہے کہ جب ایک راستہ میں نکلے تو دوسرے راستے سے واپس ہووے بموجب اتباع اس حدیث کے ۔ اور یہی قول ہے شافعی کا اور حدیث جابر کی گویا صحیح ہے **باب** عید فطر کے دن نکلنے سے پہلے کھانا چاہیے **حدیث** کی ہم سے حسن بن صباح بزار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے ثواب بن عتبہ سے اُنہوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر کے دن نہیں نکلتے تھے تاکہ کھانا کھالیتے ۔ اور عید اضحی کے دن کھانا نہیں کھاتے تھے تاکہ نماز پڑھ لیتے ۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور انس سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث بریدہ بن حصیب اسلمی کی غریب ہے اور کہا محمد نے میں ثواب بن عتبہ کے واسطے سوا اس حدیث کے اور کوئی حدیث نہیں پہچانتا ۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے مستحب جانا ہے کہ کوئی شخص عید فطر کے دن نہ نکلے تاکہ کچھ کھانا کھالے اور مستحب ہے کہ کھجور پر افطار کرے ۔ اور عید اضحی کے دن نہ کھانا کھائے تاکہ واپس ہووے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے محمد بن اسحق سے اُنہوں نے حفص بن عبد اللہ بن انس سے اُنہوں نے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر کے دن مصلیٰ کی طرف نکلنے سے پہلے کھجوروں پر افطار کرتے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ابواب السفر باب** سفر میں قصر کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے عبد الوہاب بن عبد الحکم وراق بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سلیم نے عبید اللہ سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا سفر کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان کے ساتھ سفر کیا ہے سو وہ ظہر اور عصر کی نماز دو دو رکعت پڑھتے تھے اُنکے پہلے اور اُنکے بعد نماز نہ پڑھتے تھے اور کہا عبد اللہ نے اگر مجھے پہلے اور بعد اُنکے نماز پڑھنی ہوتی تو اسی کو پورا پڑھتا ۔ اور اس باب میں روایت ہے عمر اور علی اور ابن عباس اور انس اور عمران بن حصین اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یحییٰ بن سلیم سے مثل اسکے اور کہا محمد بن اسمعیل نے اور مروی ہے یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سے اُنہوں نے روایت کی ایک مرد سے جو آل سراقہ سے

عن ابن عمر **قال** ابو عیسیٰ وقد روی عن عطیة العوفی عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتطوع فی السفر قبل الصلوة وبعدها وقد صح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه کان یقصر فی السفر وابو بکر وعمر وعثمان صدرا من خلافته والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرهم وقد روی عن عائشة انها کانت تتم الصلوة فی السفر والعمل علی ما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابه وهو قول الشافعی واحمد واسحٰق الا ان الشافعی یقول التقصیر رخصة له فی السفر فان اتم الصلوة اجزأ عنه **حدثنا** احمد بن منیع نا هشیم نا علی بن زید بن جدعان عن ابی نضرة قال سئل عمران بن حصین عن صلوة المسافر فقال حججت مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فصلی رکعتین وحججت مع ابی بکر فصلی رکعتین ومع عمر فصلی رکعتین ومع عثمان ست سنین من خلافته او ثمان سنین فصلی رکعتین **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبة نا سفیان بن عیینة عن محمد بن المنکدر وابراهیم بن میسرة انهما سمعا انس بن مالک قال صلینا مع النبی صلی اللہ علیه وسلم الظهر بالمدینة اربعا وبذی الحلیفة العصر رکعتین هذا حدیث صحیح **حدثنا** قتیبة نا هشیم عن منصور بن زاذان عن ابن سیرین عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیه وسلم خرج من المدینة الی مکة لا یخاف الا رب العالمین فصلی رکعتین **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث صحیح **باب** ما جاء فی کم تقصر الصلوة **حدثنا** احمد بن منیع نا هشیم نا یحیی بن ابی اسحٰق الحضرمی نا انس بن مالک قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیه وسلم من المدینة الی مکة فصلی رکعتین قال قلت لانس کم اقام رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بمکة قال عشرا وفی الباب عن ابن عباس وجابر **قال** ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث حسن صحیح وقد روی عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیه وسلم انه اقام فی بعض اسفاره تسع عشرة یصلی رکعتین قال ابن عباس فنحن اذا اقمنا ما بیننا وبین تسع عشرة صلینا رکعتین وان زدنا علی ذلک اتممنا الصلوة

ہو اُنسے ابن عمر سے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے عطیہ عوفی سے بواسطہ ابن عمرؓ کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نماز سے پہلے اور بعد اسکے نفل پڑھتے تھے۔ اور صحیح ہو چکا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ سفر میں قصر کرتے تھے اور حضرت عثمانؓ بھی ابتدائے زمانہ اپنی خلافت سے۔ اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسی پر ہے۔ اور مروی ہے حضرت عائشہ سے کہ وہ سفر میں نماز پوری پڑھتی تھیں۔ اور عمل اسی پر ہے جو مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے اصحاب سے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔ مگر یہ کہ امام شافعی کہتے ہیں قصر کرنا سفر میں رخصت ہے پس اگر نماز پوری پڑھے تو اُس سے کافی ہو جاتی ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن زید بن جدعان نے ابی نضرہ سے کہا اُنسے عمران بن حصین مسافر کی نماز کی بابت سوال کیے گئے پس کہا اُنھوں نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ حج کیا سو اُنھوں نے بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ اور حضرت عمرؓ کے ساتھ بھی حج کیا پس اُنھوں نے بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ اور حضرت عثمانؓ کے ساتھ چھ یا آٹھ سال اُنکی خلافت سے حج کیا پس اُنھوں نے بھی دو رکعتیں پڑھیں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے محمد بن منکدر سے اور ابراہیم بن میسرہ سے یہ کہ اُنھوں نے سُنا انس بن مالک سے کہا اُنہوں نے پڑھی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز مدینہ میں چار رکعتیں پڑھیں۔ اور ذی الحلیفہ میں عصر دو رکعتیں پڑھیں یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے منصور بن زاذان سے اُنہوں نے ابن سیرین سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے مکہ کی طرف نکلے سوائے پروردگار عالمین کے کسی کا خوف نہ کرتے تھے پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے

باب اس بیان میں کہ کتنے روز نماز قصر کیجائے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن ابی اسحٰق حضرمی نے کہا حدیث کی ہمسے انس بن مالک نے کہا اُنہوں نے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکہ کی طرف نکلے پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں کہا یحییٰ نے میں نے انس سے کہا کس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں اقامت فرمائی کہا اُنہوں نے دس دن۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور جابر سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے بواسطہ ابن عباس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرت نے بعض سفروں میں اُنیس روز قیام کیا اُس حالت میں کہ دو رکعتیں پڑھتے تھے کہا ابن عباسؓ نے پس اگر ہم اُنیس دن کے درمیان اقامت کرینگے تو دو رکعتیں پڑھینگے اور اگر زیادہ کی رہینگے تو نماز پوری پڑھینگے۔

لہ یعنے مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعتیں پڑھیں پھر ہم سفر کو چلے جب ذی الحلیفہ میں پہونچے جو مدینہ سے قریب تین میل ہے تو عصر کی نماز کا وقت ہو گیا وہاں عصر کی نماز دو رکعت قصر کر کے پڑھی۔ اور سفر میں سنت پڑھنی منع نہیں [illegible] اور عبد اللہ بن عمر سے جو سنتیں پڑھنے والوں کو منع کیا [illegible] نوافل [illegible] سفر میں قصر کرنا ہی چاہیے ۲؎ [illegible] نے پہلے ذکر کیا ہے کہ نماز کا قصر [illegible] سفر کے واسطے خاص حکم [illegible]

وروی عن علی انه قال من اقام عشرة ایام اتم الصلوٰة وروی عن ابن عمر انه قال من اقام خمسة عشر یوما اتم الصلوٰة وروی عن ثنتی عشرة وروی عن سعید بن المسیب انه قال اذا اقام اربعا صلی اربعا وروی ذلك عنه قتادة وعطاء الخراسانی وروی عنه داؤد بن ابی هند خلاف هذا واختلف اهل العلم بعد فی ذلك فاما سفیان الثوری واهل الکوفة فذهبوا الی توقیت خمس عشرة وقالوا اذا اجمع علی اقامة خمس عشرة اتم الصلوٰة وقال الاوزاعی اذا اجمع علی اقامة ثنتی عشرة اتم الصلوٰة وقال مالك والشافعی واحمد اذا اجمع علی اقامة اربع اتم الصلوٰة واما اسحٰق فرای اقوی المذاهب فیه حدیث ابن عباس قال لانه روی عن النبی صلی الله علیه وسلم ثم تاوله بعد النبی صلی الله علیه وسلم اذا اجمع علی اقامة تسع عشرة اتم الصلوٰة ثم اجمع اهل العلم علی ان للمسافر ان یقصر ما لم یجمع اقامة وان اتی علیه سنون **حدثنا** هناد نا ابو معاویة عن عاصم الاحول عن عکرمة عن ابن عباس قال سافر رسول الله صلی الله علیه وسلم سفرا فصلی تسعة عشر یوما رکعتین رکعتین قال ابن عباس فنحن نصلی فیما بیننا وبین تسع عشرة رکعتین رکعتین فاذا اقمنا اکثر من ذلك صلینا اربعا **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب صحیح **باب** ماجاء فی التطوع فی السفر **حدثنا** قتیبة نا اللیث بن سعد عن صفوان بن سلیم عن ابی بسرة الغفاری عن البراء بن عازب قال صحبت رسول الله صلی الله علیه وسلم ثمانیة عشر سفرا فما رایته ترك الرکعتین اذا زاغت الشمس قبل الظهر وفی الباب عن ابن عمر **قال** ابو عیسیٰ حدیث البراء حدیث غریب قال وسالت محمدا عنه فلم یعرفه الا من حدیث اللیث بن سعد ولم یعرف اسم ابی بسرة الغفاری ورآه حسنا وروی عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم کان لا یتطوع فی السفر قبل الصلوٰة ولا بعدها وروی عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یتطوع فی السفر ثم اختلف اهل العلم بعد النبی صلی الله علیه وسلم فرای بعض اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ان یتطوع الرجل فی السفر وبه یقول احمد واسحٰق ولم یر طائفة من اهل العلم ان یصلی قبلها ولا بعدها ومعنی من لم یتطوع فی السفر قبول الرخصة ومن تطوع فله فی ذلك فضل کثیر وهو قول اکثر اهل العلم یختارون التطوع فی السفر

اور مروی ہی حضرت علیؓ سے کہ فرمایا انھوں نے جو کوئی دس روز اقامت کرے تو نماز کو پوری کرے اور مروی ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا اُنھے جو شخص کہ پندرہ دن اقامت کرے نماز کو پوری کرے اور بارہ دن بھی اُن سے مروی ہیں اور مروی ہی سعید بن مسیب سے کہ کہا اُنھے جب چار روز اقامت کرے تو چار رکعت پڑھے اور روایت کیا ہی اس سے قتادہ اور عطار خراسانی نے۔ اور داؤد بن ابی ہند نے اسکے خلاف روایت کیا ہی اور اہل علم نے پیچھے اسکے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہی۔ پس سفیان ثوری اور اہل کوفہ تو پندرہ دن کی طرف گئے ہیں اور کہا انھوں نے جب پندرہ روز اقامت پوری کرے تو نماز کو تمام کرے اور کہا اوزاعی نے جب بارہ دن پورے ٹھہرے تو نماز کو تمام کرے۔ اور کہا مالک اور شافعی اور احمد نے جب چار روز پورے ٹھہرے تو نماز کو تمام کرے۔ اور بہرحال اسحق تو قوی تر مذہب اس مسئلہ میں حدیث ابن عباس کی جانتا ہی کہا اُنھے اسلیے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی اور بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن عباس نے اسپر حمل کرکے کہا ہی کہ جب انیس دن کے ٹھہرنے کا قصد کرے تو نماز تمام کرے پھر اہل علم نے اس بات پر اجماع کیا ہی کہ مسافر کے لیے جائز ہی کہ جبتک نیت اقامت نکرے قصر کرتا رہے اگرچہ اسپر کئی برس گزر جاویں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے عاصم الاحول سے اُنھے عکرمہ سے اُنھے ابن عباس سے کہا اُنھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا پس آپ انیس روز دو دو رکعت پڑھتے رہے کہا ابن عباس نے پس ہم بھی انیس روز کے درمیان دو دو رکعتیں پڑھینگے پس اگر اس سے زیادہ اقامت کرینگے تو چار رکعتیں پڑھینگے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہی **باب** سفر میں نفل پڑھنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے صفوان بن سلیم سے اُنھے ابی بسرہ غفاری سے اُنھے براء بن عازب سے کہا اُنھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھارہ سفر کیے ہیں سو میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے دو رکعتیں ترک کی ہوں ڈھلنے آفتاب کے قبل ظہر کے چھوڑا ہو اور اس باب میں روایت ہی ابن عمرؓ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی غریب ہی کہا ترمذی نے میں نے محمد سے اس حدیث کی بابت سوال کیا تو نہ پہچانا اُنھے اس حدیث کو مگر طریق لیث بن سعد سے اور نام ابی بسرہ کا بھی اُنھے نہ پہچانا اور اسکو حسن جانا۔ اور مروی ہی ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نماز سے پہلے اور پیچھے نفل نہ پڑھتے تھے اور مروی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سفر میں نفل پڑھتے تھے پھر اہل علم نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمیں اختلاف کیا ہی سو بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب ہی کہ آدمی سفر میں نفل پڑھے اور یہی کہتا ہی احمد و اسحاق۔ اور ایک جماعت نے اہل علم سے نماز سے پہلے اور پیچھے نفل پڑھنے کو درست نہیں رکھا۔ اور مراد اس سے کہ جسنے سفر میں نفل نہیں پڑھی ہی یہ ہی کہ اُنھے رخصت کو قبول کر لیا اور جو کوئی نفل پڑھے تو اسکے واسطے بہت ثواب ہی اور یہ قول ہی اکثر اہل علم کا کہ سفر میں نفل پڑھنے کو پسند کرتے ہیں

حدثنا علی بن حجر نا حفص بن غیاث عن حجاج عن عطیة عن ابن عمر قال صلیت مع النبی صلی الله علیه وسلم الظهر فی السفر رکعتین وبعدها رکعتین **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن وقد رواه ابن ابی لیلی عن عطیة ونافع عن ابن عمر **حدثنا** محمد بن عبید المحاربی نا علی بن هاشم عن ابن ابی لیلی عن عطیة ونافع عن ابن عمر قال صلیت مع النبی صلی الله علیه وسلم فی الحضر والسفر فصلیت معه فی الحضر الظهر اربعا وبعدها رکعتین وصلیت معه فی السفر الظهر رکعتین وبعدها رکعتین والعصر رکعتین ولم یصل بعدها شیئا والمغرب فی الحضر والسفر سواء ثلث رکعات لا ینقص فی حضر ولا سفر وهی وتر النهار وبعدها رکعتان **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن سمعت محمدا یقول ما روی ابن ابی لیلی حدیثا اعجب الی من هذا **باب** ما جاء فی الجمع بین الصلوتین **حدثنا** قتیبة نا اللیث بن سعد عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الطفیل عن معاذ بن جبل ان النبی صلی الله علیه وسلم کان فی غزوة تبوك اذا ارتحل قبل زیغ الشمس اخر الظهر الی ان یجمعها الی العصر فیصلیهما جمیعا واذا ارتحل بعد زیغ الشمس عجل العصر الی الظهر وصلی الظهر والعصر جمیعا ثم سار وکان اذا ارتحل قبل المغرب اخر المغرب حتی یصلیها مع العشاء واذا ارتحل بعد المغرب عجل العشاء فصلاها مع المغرب وفی الباب عن علی وابن عمر وانس وعبد الله بن عمرو وعائشة وابن عباس واسامة بن زید وجابر **قال** ابو عیسیٰ وروی علی بن المدینی عن احمد بن حنبل عن قتیبة هذا الحدیث وحدیث معاذ حدیث حسن غریب تفرد به قتیبة لا نعرف احدا رواه عن اللیث غیره وحدیث اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الطفیل عن معاذ حدیث غریب والمعروف عند اهل العلم حدیث معاذ من حدیث ابی الزبیر عن ابی الطفیل عن معاذ ان النبی صلی الله علیه وسلم جمع فی غزوة تبوك بین الظهر والعصر وبین المغرب والعشاء رواه قرة بن خالد وسفیان الثوری ومالك وغیر واحد عن ابی الزبیر المکی وبهذا الحدیث یقول الشافعی واحمد واسحق یقولان لا باس ان یجمع بین الصلوتین فی السفر فی وقت احدهما

حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے حجاج سے اُنہوں نے عطیہ سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز دو رکعت پڑھی اور بعد اُسکے دو رکعتیں پڑھیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی اور روایت کیا اسکو ابن ابی لیلیٰ نے عطیہ اور نافع سے انہوں نے ابن عمر سے **حدیث** کی ہمسے محمد ابن عبید محاربی نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن ہاشم نے ابن ابی لیلیٰ سے اُنہوں نے عطیہ اور نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضر اور سفر میں نماز پڑھی ہی سو میں نے آپ کے ساتھ حضر میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھی ہیں اور بعد اُسکے دو۔ اور آپ کے ساتھ سفر میں ظہر کی دو رکعتیں پڑھی ہیں اور بعد اُسکے دو اور عصر کی دو رکعتیں۔ اور بعد اُسکے آپ نے کوئی نماز نہیں پڑھی اور مغرب حضر اور سفر میں برابر ہی تین رکعات۔ حضر اور سفر میں کم نہیں ہوتی اور یہ وتر دن کی ہی اور بعد اُسکے دو رکعتیں پڑھی ہیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی میں نے محمد سے سنا ہی کہتا میرے نزدیک ابن ابی لیلیٰ نے اس حدیث سے کوئی حدیث عمدہ تر روایت نہیں کی **باب** درمیان دو نمازوں کے جمع کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے اُنہوں نے ابی الطفیل سے اُنہوں نے معاذ بن جبل سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک میں تھے جب آفتاب ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کو موخر کرتے یہاں تک کہ اُسکو عصر تک موخر کرتے پھر اُن دونوں کو جمع کر کے پڑھتے۔ اور جب بعد ڈھلنے آفتاب کے کوچ کرتے تو عصر کو ظہر کی جلدی کرتے اور ظہر اور عصر کو جمع کر کے پڑھتے پھر سیر کرتے۔ اور جب مغرب سے پہلے کوچ کرتے تو مغرب کو موخر کرتے یہاں تک کہ اسکو عشا کے ساتھ پڑھتے اور جب بعد مغرب کے کوچ کرتے تو عشا کی جلدی کرتے اور اسکو مغرب کے ساتھ پڑھتے اور اس باب میں روایت ہی حضرت علی رض اور ابن عمر اور انس اور عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ اور ابن عباس اور اسامہ بن زید اور جابر سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی ہی یہ حدیث علی بن مدینی نے احمد بن حنبل سے اُنہوں نے قتیبہ سے اور حدیث معاذ کی حسن غریب ہی قتیبہ اس سے منفرد ہوا ہی ہم نہیں جانتے کہ سوائے اُسکے اور کسی نے لیث سے روایت کی ہو اور حدیث لیث کی جو یزید بن ابی حبیب سے ہی اُنہوں نے روایت کی ہی ابی الطفیل سے اُنہوں نے معاذ سے غریب ہی اور معروف اہل علم کے نزدیک حدیث معاذ کی ہی جو طریق ابی الزبیر سے بواسطہ ابی الطفیل کے معاذ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ تبوک میں ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو جمع کیا۔ روایت کیا اسکو قرہ بن خالد اور سفیان ثوری اور مالک اور کئی اور لوگوں نے ابی الزبیر مکی سے اور ساتھ اسی حدیث کے کہتا ہی شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ سفر میں دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنے میں کچھ خوف نہیں

حدثنا هناد نا عبدة عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر انه استغيث على بعض اهله فجدّ به السير واخر المغرب حتى غاب الشفق ثم نزل فجمع بينهما ثم اخبرهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك اذا جد به السير **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في صلوٰة الاستسقاء **حدثنا** يحيى بن موسى نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن عباد بن تميم عن عمه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج بالناس يستسقي فصلى بهم ركعتين جهر بالقراءة فيهما وحول رداءه ورفع يديه واستسقى واستقبل القبلة وفي الباب عن ابن عباس وابي هريرة وانس وابي اللحم **قال** ابو عيسى حديث عبد الله بن زيد حديث حسن صحيح وعلى هذا العمل عند اهل العلم وبه يقول الشافعي واحمد واسحق واسم عم عباد بن تميم هو عبد الله بن زيد بن عاصم المازني **حدثنا** قتيبة نا الليث عن خالد بن يزيد عن سعيد بن ابي هلال عن يزيد بن عبد الله عن عمير مولى ابي اللحم عن ابي اللحم انه راى رسول الله صلى الله عليه وسلم عند احجار الزيت يستسقي وهو مقنع بكفيه يدعو **قال** ابو عيسى كذا قال قتيبة في هذا الحديث عن ابي اللحم ولا نعرف له عن النبي صلى الله عليه وسلم الا هذا الحديث الواحد وعمير مولى ابي اللحم قد روى عن النبي صلى الله عليه وسلم احاديث وله صحبة **حدثنا** قتيبة نا حاتم بن اسمعيل عن هشام بن اسحق وهو ابن عبد الله بن كنانة عن ابيه قال ارسلني الوليد بن عقبة وهو امير المدينة الى ابن عباس اسأله عن استسقاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتيته فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج متبذلا متواضعا متضرعا حتى اتى المصلى فلم يخطب خطبتكم هذه ولكن لم يزل في الدعاء والتضرع والتكبير وصلى ركعتين كما كان يصلي في العيد **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان عن هشام بن اسحق بن عبد الله بن كنانة عن ابيه فذكر نحوه وزاد فيه متخشعا **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول الشافعي قال يصلي صلوٰة الاستسقاء نحو صلوٰة العيدين يكبر

حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ وہ اپنی ایک بیوی کے لیے اعانت طلب کیا گیا تو انہوں نے سیر میں کوشش کی اور مغرب کو موخر کیا یہاں تک کہ سرخی غائب ہو گئی پھر سواری سے اترا اور دو نمازوں کو جمع کیا پھر عبد اللہ بن عمر نے لوگوں کو خبر دی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے جب کہ انکو سیر میں جلدی ہوتی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** نماز استسقا کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے زہری سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے اپنے چچا سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ نماز استسقا پڑھنے کے لیے نکلے سو آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں ان دونوں میں قرأت اونچی پڑھی اور اپنی چادر کو پھیرا۔ اور ہاتھوں کو بلند کیا اور مینہ طلب کیا اور قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور ابی ہریرہ اور انس اور آبی اللحم سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن زید کی حسن صحیح ہے اور اسی پر ہے اہل علم کے نزدیک عمل اور یہی کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق۔ اور نام عباد بن تمیم کے چچا کا عبد اللہ بن زید بن عاصم مازنی ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے لیث سے انہوں نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے یزید بن عبد اللہ سے انہوں نے عمیر سے جو آبی اللحم کا غلام ہے انہوں نے آبی اللحم سے یہ کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار الزیت (نام جگہ کا ہے مدینہ کے قریب) کے پاس دیکھا اس حالت میں کہ ہاتھوں مبارک کو کھڑا کر کے دعا مانگ رہے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے ایسا ہی کہا قتیبہ نے اس حدیث میں یہ روایت ہے آبی اللحم سے اور سوائے اس حدیث ایک کے کوئی اور حدیث انکی آنحضرت سے معروف نہیں۔ اور عمیر جو آبی اللحم کا غلام ہے انہوں نے کئی حدیثیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں اور انکو آنحضرت سے صحبت ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے حاتم بن اسمعیل نے ہشام بن اسحاق سے اور وہ عبد اللہ بن کنانہ کے بیٹے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے کہا انہوں نے مجھے ولید بن عقبہ نے جو مدینہ کا حاکم تھا ابن عباس کی طرف بھیجا کہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال پوچھوں سو میں نے اس سے ملاقات کی (اور پوچھا) پس کہا انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جریدہ حالت میں تواضع اور عاجزی کرتے ہوئے نکلے تا کہ مصلے پاس آئے اور تمہارے اس خطبہ کی طرح خطبہ نہیں پڑھا لیکن بہت دیر تک دعا اور عاجزی اور تکبیر میں رہے اور دو رکعتیں پڑھیں جیسا کہ عید کے لیے پڑھتے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام بن اسحاق بن عبد اللہ بن کنانہ سے انہوں نے اپنے باپ سے پھر بیان کیے مثل اسکے اور متخشعا کا لفظ زیادہ ذکر کیا یعنی خشوع کرتے ہوئے نکلے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی ہے قول شافعی کا کہ نماز استسقا کی نماز عیدین کی طرح پڑھے

لہ عبد اللہ بن عمر کی بیوی صفیہ بنت ابی عبید اسکو بیماری کی خبر راستہ میں پہونچی تو انہوں نے سیر میں جلدی کی اور دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھا جیسا کہ متن میں مذکور ہے ۱۲ - ۲ شرح ملتقط

في الركعة الاولى سبعا وفي الثانية خمسا واحتج بحديث ابن عباس **قال** ابو عيسى وروي عن مالك بن انس انه قال لا يكبر في صلوة الاستسقاء ما يكبر في صلوة العيدين **باب** في صلوة الكسوف **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن سفيان عن حبيب بن ابي ثابت عن طاؤس عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه صلى في كسوف فقرأ ثم ركع ثم قرأ ثم ركع ثم قرأ ثم ركع ثم سجد سجدتين والاخرى مثلها وفي الباب عن علي وعائشة وعبد الله بن عمرو والنعمان بن بشير والمغيرة بن شعبة وابي مسعود وابي بكرة وسمرة وابن مسعود واسماء ابنة ابي بكر وابن عمر وقبيصة الهلالي وجابر بن عبد الله وابي موسى وعبد الرحمن بن سمرة وابي بن كعب **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح وقد روي عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه صلى في كسوف اربع ركعات في اربع سجدات وبه يقول الشافعي واحمد واسحق قال واختلف اهل العلم في القراءة في صلوة الكسوف فرأى بعض اهل العلم ان يسر بالقراءة فيها بالنهار ورأى بعضهم ان يجهر بالقراءة فيها كنحو صلوة العيدين والجمعة وبه يقول مالك واحمد واسحق يرون الجهر فيها قال الشافعي لا يجهر فيها وقد صح عن النبي صلى الله عليه وسلم كلتا الروايتين صح عنه انه صلى اربع ركعات في اربع سجدات وصح عنه انه صلى ست ركعات في اربع سجدات وهذا عند اهل العلم جائز على قدر الكسوف ان تطاول الكسوف فصلى ست ركعات في اربع سجدات فهو جائز وان صلى اربع ركعات في اربع سجدات واطال القراءة فهو جائز ويرى اصحابنا ان يصلي صلوة الكسوف في جماعة في كسوف الشمس والقمر **حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب نا يزيد بن زريع نا معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة انها قالت خسف الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس فاطال القراءة ثم ركع فاطال الركوع ثم رفع رأسه فاطال القراءة وهي دون الاولى ثم ركع فاطال الركوع وهو دون الاول ثم رفع رأسه فسجد ثم فعل ذلك في الركعة الثانية

پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہے اور دوسری میں پانچ۔ اور دلیل پکڑی شافعی نے ساتھ حدیث ابن عباس کے کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے مالک بن انس سے کہ کہا انہوں نے نماز استسقا میں تکبیریں کہے جیسا کہ عیدین کی نماز میں تکبیر کہتا ہے **باب** نماز کسوف کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے سفیان سے، انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے اُنہوں نے طاؤس سے، انہوں نے ابن عباس سے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے گہن میں نماز پڑھی سو آپ نے قرأت پڑھی پھر رکوع کیا پھر قرأت پڑھی پھر رکوع کیا پھر قرأت پڑھی۔ پھر رکوع کیا پھر دو سجدے کیے، اور دوسری رکعت مثل اس کے[1]۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمرو اور نعمان بن بشیر اور مغیرہ بن شعبہ اور ابی مسعود اور ابی بکرہ اور سمرہ اور ابن مسعود اور اسماء بنت ابی بکر اور ابن عمر اور قبیصہ ہلالی اور جابر بن عبد اللہ اور ابی موسیٰ اور عبد الرحمن بن سمرہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے بواسطہ ابن عباس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نماز پڑھی آپ نے گہن میں چار رکوع چار سجدوں میں اور ساتھ اسی کے کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور اہل علم نے نماز گہن کی قرأت میں اختلاف کیا ہے سو بعض اہل علم کا مذہب ہے کہ قرأت اس میں دن میں آہستہ پڑھے اور بعض کا مذہب ہے کہ اس میں قرأت پکار کر پڑھے مثل نماز عیدین اور جمعہ کے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے مالک اور احمد اور اسحاق انکا مذہب اس میں قرأت اونچی پڑھنے کا ہے۔ کہا شافعی نے قرأت اس میں اونچی نہ پڑھے۔ اور نبی صلعم سے دونوں روایتیں ثابت ہیں ایک تو یہ ہے کہ آپ نے چار رکوع چار سجدوں میں کیے دوسرے یہ ثابت ہے کہ آپ نے چھ رکوع چار سجدوں میں کیے۔ اور یہ اہل علم کے نزدیک جائز ہے موافق قدر گہن کے اگر گہن دیر تک رہے اور چھ رکوع چار سجدوں میں کرے تو جائز ہے۔ اور اگر چار رکوع چار سجدوں میں کرے اور قرأت کو لمبی کرے تو یہی جائز ہے اور ہمارے اصحاب کا مذہب ہے کہ نماز گہن آفتاب اور چاند کی جماعت سے پڑھے **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے زہری سے انہوں نے عروہ سے اُنہوں نے عائشہ سے کہ کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آفتاب کو گہن لگا سو رسول اللہ صلعم نے لوگوں کو نماز پڑھائی پس قرأت کو لمبی کیا پھر رکوع کیا اور رکوع کو لمبا کیا پھر سر مبارک کو اٹھایا اور قرأت کو لمبی کیا اور یہ قرأت پہلی قرأت سے کم تھی پھر رکوع کیا اور رکوع کو لمبا کیا اور یہ رکوع پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر مبارک کو اٹھایا اور سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا

[illegible] سے وہ مخصوص ہیں۔ جو خوبی میں ثابت ہیں [illegible] کر لئے ہیں اور استسقا میں طرح پر آنحضرت سے مروی ہے ایک مخصوص دعا ہے اللہ تعالیٰ سے طلب باران [illegible] ہو اور جماعت [illegible] یہ کہ نماز کے بعد خطبہ بھی ہو اور دعا بھی مستحب ہے کہ جنگل میں جا کر عیدین کی طرح [illegible] کہ خطبہ پڑھ کے دعا مانگی اور یہی مذہب ہے امام مالک اور ابو یوسف اور محمد کا۔ اور محمد سے [illegible] اس کی جگہ دعا اور استغفار پڑھنا ہے جمہور کے نزدیک جنگل میں جا کر نماز پڑھنی سنت ہے برخلاف امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے اور متاخرین حنفیہ کا فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے۔ یہ دو رکعت مشروع ہیں۔ [illegible] کہ استسقا آنحضرت سے جب طرح پر ثابت ہے۔ والتوضیح فی عون الباری ترجمۃ صحیح البخاری ۱۲ [2] نماز گہن کی آنحضرت سے مختلف طور سے ہے کبھی تو آپ نے ایک رکعت میں چار رکوع [illegible] دو سجدے کیے [illegible] اور دو سجدے سے [illegible] القیاس اور طرح سے بھی مروی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ مختلف وقت میں آپ نے [illegible] سمجھا [illegible] اور گہن بہت [illegible] تو چھ رکوع ایک رکعت میں کیے [illegible] مگر متاخرین محققین نے کہا ہے کہ آنحضرت کے زمانے میں ایک ہی بار شمس لگا ہے اور یہ روایات صحیح نہیں ہیں چنانچہ عون الباری میں یہ مسئلہ توضیح سے لکھا گیا ہے اور چاند کے گہن میں جماعت سے نماز پڑھنی آنحضرت سے ثابت نہیں ہوئی مگر احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اسکا حال بھی آفتاب کی طرح ہے ۱۲

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح وبهذا الحدیث یقول الشافعی واحمد واسحق یرون صلوة الکسوف اربع رکعات فی اربع سجدات قال الشافعی یقرأ فی الرکعة الاولیٰ بام القرآن ونحوا من سورة البقرة سرا ان کان بالنهار ثم رکع رکوعا طویلا نحوا من قراءته ثم رفع رأسه بتکبیر وثبت قائما کما هو وقرأ ایضا بام القرآن ونحوا من آل عمران ثم رکع رکوعا طویلا نحوا من قراءته ثم رفع رأسه ثم قال سمع الله لمن حمده ثم سجد سجدتین تامتین ویقیم فی کل سجدة نحوا مما اقام فی رکوعه ثم قام فقرأ بام القرآن ونحوا من سورة النساء ثم رکع رکوعا طویلا نحوا من قراءته ثم رفع رأسه بتکبیر وثبت قائما ثم قرأ نحوا من سورة المائدة ثم رکع رکوعا طویلا نحوا من قراءته ثم رفع رأسه فقال سمع الله لمن حمده ثم سجد سجدتین ثم تشهد وسلم **باب** کیف القراءة فی الکسوف **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن الاسود بن قیس عن ثعلبة بن عباد عن سمرة بن جندب قال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی کسوف لا نسمع له صوتا وفی الباب عن عائشة **قال** ابو عیسیٰ حدیث سمرة بن جندب حدیث حسن صحیح غریب وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا وهو قول الشافعی **حدثنا** ابو بکر محمد بن ابان نا ابراهیم بن صدقة عن سفیان بن حسین عن الزهری عن عروة عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی صلوة الکسوف وجهر بالقراءة فیها **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح وروی ابو اسحق الفزاری عن سفیان بن حسین نحوه وبهذا الحدیث یقول مالک واحمد واسحق **باب** ما جاء فی صلوة الخوف **حدثنا** محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نا یزید بن زریع نا معمر عن الزهری عن سالم عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی صلوة الخوف باحدی الطائفتین رکعة والطائفة الاخری مواجهة العدو ثم انصرفوا فقاموا فی مقام اولئک وجاء اولئک فصلی بهم رکعة اخری ثم سلم علیهم فقام هؤلاء فقضوا رکعتهم وقام هؤلاء فقضوا رکعتهم وفی الباب عن جابر وحذیفة وزید بن ثابت وابن عباس وابی هریرة وابن مسعود وسهل بن ابی حثمة وابی عیاش الزرقی واسمه زید بن صامت وابی بکرة **قال** ابو عیسیٰ وقد ذهب مالک بن انس فی صلوة الخوف الی حدیث سهل بن ابی حثمة وهو قول الشافعی وقال احمد قد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی حدیث کے کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ نماز گہن کی چار رکوع ہیں چار سجدوں میں۔ کہا شافعی نے پہلی رکعت میں الحمد اور سورۂ بقرہ جیسے پڑھے اگر دن ہو۔ پھر اسی قرأت کے برابر رکوع لمبا کرے پھر سر کو تکبیر کے ساتھ اٹھائے اور کھڑا ہو کر ٹھہرا رہے جیسا کہ ہے اور پھر الحمد اور سورۂ آل عمران پڑھے پھر اسی قرأت کے برابر رکوع لمبا کرے پھر سر کو اٹھائے اور کہے سمع اللہ لمن حمدہ۔ پھر پورے دو سجدے کرے اور ہر ایک سجدے میں اتنا ٹھہرے جتنا کہ رکوع میں ٹھہرا ہے پھر کھڑا ہو اور الحمد اور سورۂ نساء پڑھے پھر اسی قرأت کے برابر رکوع لمبا کرے۔ پھر سر کو تکبیر کے ساتھ اٹھائے اور کھڑا ہو کر ٹھہرا رہے پھر سورۂ مائدہ پڑھے۔ پھر اسی قرأت کے برابر رکوع لمبا کرے پھر سر اٹھائے اور کہے سمع اللہ لمن حمدہ پھر دو سجدے کرے پھر تشہد پڑھے اور سلام پھیرے **باب** گہن میں قرأت کس طرح ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے اسود بن قیس سے انہوں نے ثعلبہ بن عباد سے انہوں نے سمرہ بن جندب سے کہ پڑھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گہن کی نماز پڑھائی ہم آپ کی آواز نہیں سنتے تھے اور اس باب میں روایت ہے عائشہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سمرہ بن جندب کی حسن ہے صحیح غریب ہے اور بعض اہل علم اسی طرف گئے ہیں۔ اور یہ قول شافعی کا ہے **حدیث** کی ہم سے ابو بکر محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہم سے ابراہیم بن صدقہ نے سفیان بن حسین سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گہن کی نماز پڑھی اور اس میں قرأت اونچی پڑھی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے ابو اسحاق فزاری نے سفیان بن حسین سے مثل اس کے اور ساتھ اسی حدیث کے کہتا ہے مالک اور احمد اور اسحاق **باب** نماز خوف کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد الملک بن ابی شوارب نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف کی ساتھ ایک دونوں گروہوں کے ایک رکعت پڑھی اور گروہ دوسرا سامنے دشمن کے تھا پھر وہ لوگ پھر گئے اور ان لوگوں کی جگہ جا کھڑے ہوئے اور وہ لوگ آئے پس آپ نے ان کے ساتھ دوسری رکعت پڑھی۔ پھر آپ نے ان پر سلام پھیرا پھر یہ لوگ کھڑے ہوئے اور اپنی رکعت کو پوری کیا اور وہ لوگ بھی کھڑے ہو گئے اور اپنی رکعت پوری کیا اور اس باب میں روایت ہے جابر اور حذیفہ اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور سہل بن ابی حثمہ اور ابی عیاش زرقی اور نام انکا زید بن صامت ہے اور ابی بکرہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے اور مالک بن انس نماز خوف میں سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کی طرف گئے ہیں اور یہی کہا شافعی نے اور کہا احمد نے نماز خوف نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طرح مروی ہے

ف مترجم نے نحو من آل عمران کا ترجمہ ایسا ہی کیا ہے لیکن چاہیے تھا کہ کتنا دو مثل دور آل عمران کے پڑھے) ایسا ہی سورۂ بقرہ وغیرہ میں مطلب یہ ہے کہ بمقدار ان سورتوں کے پڑھے نہ یہ کہ خاص انہیں سورتوں کو پڑھے ۱۲ ع

صلوۃ الخوف علی اوجه وما اعلم فی هذا الباب الا حدیثا صحیحا واختار حدیث سهل بن ابی حثمة وهکذا قال اسحق بن ابراهیم قال ثبتت الروایات عن النبی صلی الله علیه وسلم فی صلوۃ الخوف ورای ان کل ما روی عن النبی صلی الله علیه وسلم فی صلوۃ الخوف فهو جائز وهذا علی قدر الخوف قال اسحق وانا نختار حدیث سهل بن ابی حثمة علی غیره من الروایات وحدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقد رواه موسی بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه **حدثنا** محمد بن بشار عن یحیی بن سعید القطان نا یحیی بن سعید الانصاری عن القاسم بن محمد عن صالح بن خوات بن جبیر عن سهل بن ابی حثمة انه قال فی صلوۃ الخوف قال یقوم الامام مستقبل القبلة وتقوم طائفة منهم معه وطائفة قبل العدو ووجوههم الی العدو فیرکع بهم رکعة ویرکعون لانفسهم رکعة ویسجدون لانفسهم سجدتین فی مکانهم ثم یذهبون الی مقام اولئک ویجیء اولئک فیرکع بهم رکعة ویسجد بهم سجدتین فهی له ثنتان ولهم واحدة ثم یرکعون رکعة ویسجدون سجدتین قال محمد بن بشار سالت یحیی بن سعید عن هذا الحدیث فحدثنی عن شعبة عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیه عن صالح بن الخوات عن سهل بن ابی حثمة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث یحیی بن سعید الانصاری وقال لی اکتبه الی جنبه ولست احفظ الحدیث ولکنه مثل حدیث یحیی بن سعید الانصاری **قال** ابو عیسی وهذا حدیث حسن صحیح لم یرفعه یحیی بن سعید الانصاری عن القاسم بن محمد وهکذا رواه اصحاب یحیی بن سعید الانصاری موقوفا ورفعه شعبة عن عبد الرحمن بن القاسم بن محمد وروی مالک بن انس عن یزید بن رومان عن صالح بن خوات عن من صلی مع النبی صلی الله علیه وسلم صلوۃ الخوف فذکر نحوه **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وبه یقول مالک والشافعی واحمد واسحق وروی عن غیر واحد ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی باحدی الطائفتین رکعة رکعة فکانت للنبی صلی الله علیه وسلم رکعتان ولهم رکعة رکعة **باب** ما جاء فی سجود القران **حدثنا** سفیان بن وکیع نا عبد الله بن وهب عن عمرو بن الحارث عن سعید بن ابی هلال عن عمر الدمشقی عن ام الدرداء عن ابی الدرداء قال سجدت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم احدی عشرة سجدة منها التی فی النجم وفی الباب عن علی وابن عباس وابی هریرة وابن مسعود وزید بن ثابت

اور میں اس باب میں تمام حدیثوں کو صحیح ہی جانتا ہوں اور میں حدیث سہل بن ابی حثمہ کی اختیار کرتا ہوں اور ایسا ہی کہا ہے اسحاق بن ابراہیم نے کہا اُسنے ہم نبی صلعم سے نماز خوف کے بارے میں کی روایات ثابت کرتے ہیں اور کہا اُنھے اور جو روایت کی نبی صلعم سے نماز خوف میں مروی ہے سو وہ جائز ہے اور یہ خوف کے اندازے پر ہے کہا اسحاق نے ہم سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کو اور روایتوں پر اختیار نہیں کرتے۔ اور حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اسکو موسی بن عقبہ نے نافع سے اُنھوں نے ابن عمر سے اُنھوں نے نبی صلعم سے مثل اسکے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے یحیی بن سعید قطان نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید انصاری نے قاسم بن محمد سے اُنھوں نے صالح بن خوات بن جبیر سے اُنھوں نے سہل بن ابی حثمہ سے یہ کہ کہا اُنھوں نے نماز خوف میں امام قبلہ کے سامنے کھڑا ہو اور ایک جماعت انھیں سے اسکے ساتھ کھڑی ہو اور ایک جماعت سامنے دشمن کے منہ اُنکے دشمن کیطرف ہوں پس امام اُنکے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور یہ لوگ خود ایک رکوع اور دو سجدے اسی مکان میں کرلیں پھر اُنکی جگہ چلے جائیں اور وہ جماعت آوے پس امام اُنکے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور دو سجدے سو وہ نماز امام کے واسطے دو رکعت ہو جائیگی اور اُنکے لیے ایک رکعت پھر وہ لوگ ایک رکوع اور دو سجدے کرلیں کہا محمد بن بشار نے میں نے یحیی بن سعید سے اس حدیث کی بابت سوال کیا پس اُنھوں نے مجھے شعبہ سے روایت کی اُنھوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے صالح بن خوات سے اُنھوں نے سہل بن ابی حثمہ سے اُنھوں نے نبی صلعم سے مثل حدیث یحیی بن سعید الانصاری کے اور مجھے اُنھوں نے کہا اسکو اسکے ساتھ لکھ دے اور میں اس حدیث کو یاد نہیں رکھتا لیکن وہ حدیث مثل یحیی بن سعید الانصاری کے ہے کہا ابو عیسی نے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اسکو یحیی بن سعید انصاری نے قاسم بن محمد سے مرفوع نہیں کیا۔ اور ایسا ہی یحیی بن سعید انصاری کے ساتھیوں نے اسکو موقوف روایت کیا ہے۔ اور مرفوع کیا ہے اسکو شعبہ نے عبدالرحمن بن قاسم بن محمد سے اور روایت کی ہے مالک بن انس نے یزید بن رومان سے اُنھوں نے صالح بن خوات سے اُنھوں نے اس شخص سے کہ جسنے نبی صلعم کے ساتھ نماز خوف کی پڑھی ہے پس اُنھوں نے اُسکے مثل ذکر کیا کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتا ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور کئی ایک سے مروی ہے کہ نبی صلعم نے ساتھ ایک کے دونوں گروہوں سے ایک ایک رکعت پڑھی پس وہ نماز نبی صلعم کے لیے دو رکعت ہو گئی اور اُنکے لیے ایک ایک رکعت **باب** سجود قرآن کے بیان میں **حدیث** بیان کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن وہب نے عمرو بن حارث سے اُنھوں نے سعید بن ابی ہلال سے اُنھوں نے عمر دمشقی سے اُنھوں نے ام الدرداء سے اُنھوں نے ابی الدرداء سے کہا اُنھوں نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیارہ سجدے کیے ہیں ایک اُن میں سے وہ ہے جو سورۂ نجم میں ہے اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور زید بن ثابت

معنی یہ ہیں کہ اس حدیث کو بعینہ اس لفظ سے یاد نہیں رکھتا ہوں لیکن یہ مثل حدیث یحیی بن سعید کے ہے ۱۲

وعمرو بن

وعمرو بن العاص **قال** ابو عيسى حديث ابي الدرداء حديث غريب لا نعرفه الا من حديث سعيد بن ابي هلال عن عمر الدمشقي **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا عبد الله بن صالح نا الليث بن سعد عن خالد بن يزيد عن سعيد بن ابي هلال عن عمر وهو ابن حيان الدمشقي قال سمعت مخبرا يخبر عن ام الدرداء عن ابي الدرداء قال سجدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم احدى عشرة سجدة منها التي في النجم وهذا اصح من حديث سفيان بن وكيع عن عبد الله بن وهب **باب** في خروج النساء الى المساجد **حدثنا** نصر بن علي نا عيسى بن يونس عن الاعمش عن مجاهد قال كنا عند ابن عمر فقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ائذنوا للنساء بالليل الى المساجد فقال ابنه والله لا تأذن لهن يتخذنه دغلا فقال فعل الله بك وفعل اقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وتقول لا تأذن وفي الباب عن ابي هريرة وزينب امرأة عبد الله بن مسعود وزيد بن مسعود وزيد بن خالد **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح **باب** في كراهية البزاق في المسجد **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن سفيان عن منصور عن ربعي بن حراش عن طارق بن عبد الله المحاربي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كنت في الصلوة فلا تبزق عن يمينك ولكن خلفك او تلقاء شمالك او تحت قدمك اليسرى وفي الباب عن ابي سعيد وابن عمر وانس وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث طارق حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم وسمعت الجارود يقول سمعت وكيعا يقول لم يكذب ربعي بن حراش في الاسلام كذبة وقال عبد الرحمن بن مهدي اثبت اهل الكوفة منصور بن المعتمر **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن قتادة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البزاق في المسجد خطيئة وكفارتها دفنها **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** في السجدة في اذا السماء انشقت واقرأ باسم ربك الذي خلق **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا سفيان بن عيينة عن ايوب بن موسى عن عطاء بن ميناء عن ابي هريرة قال سجدنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في اقرأ باسم ربك واذا السماء انشقت **حدثنا** قتيبة نا سفيان عن يحيى بن سعيد عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عمر بن عبد العزيز عن ابي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام

اور عمرو بن العاص سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی الدرداء کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر روایت سعید بن ابی ہلال سے جو راوی ہیں عمر دمشقی سے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے خالد بن یزید سے اُنے سعید بن ابی ہلال سے اُنے عمرو سے جو بیٹا حیان دمشقی کا ہی کہا اُسنے میں نے ایک مخبر سے جو خبر دیتا تھا ام الدرداء سے اُسنے روایت کی ابی الدرداء سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیارہ سجدے کیے ہیں ایک انمین سے وہ ہی جو سورہ نجم میں ہی اور یہ صحیح ہی حدیث سفیان بن وکیع سے جو روایت کی اُسنے عبد اللہ بن وہب سے **باب** مسجدون کی طرف عورتون کے نکلنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے اُنے مجاہد سے کہا اُسنے ہم ابن عمر کے پاس تھے پس کہا اُسنے فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون کو رات میں مسجدون کی طرف نکلنے کا اذن دو پس کہا اُنکے بیٹے نے قسم ہی اللہ کی ہم انکو اذن نہیں دینگے وہ تو ایک حیلہ کر لینگی پس کہا عبد اللہ نے اللہ تعالیٰ تجھے خوار کرے میں کہتا ہوں فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تو کہتا ہی ہم[1] اذن نہیں دینگے۔ اور اس باب میں روایت ہی ابی ہریرہ اور زینب سے جو عبد اللہ بن مسعود کی بیوی ہیں اور عبد اللہ بن مسعود اور زید بن خالد سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہی **باب** مسجد میں تھوکنے کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے سفیان سے اُنے منصور سے اُنے ربعی بن حراش سے اُنے طارق بن عبد اللہ محاربی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو نماز میں ہو تو اپنی داہنی طرف نہ تھوک لیکن اپنے پیچھے یا بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے۔ اور اس باب میں روایت ہی ابی سعید اور ابن عمر اور انس اور ابو ہریرہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث طارق کی حسن صحیح ہی اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہی اور سنا میں نے جارود سے کہتا سنا میں نے وکیع سے کہتا ربعی بن حراش نے حالت اسلام میں کوئی جھوٹ نہیں بولا۔ اور کہا عبد الرحمان بن مہدی نے اہل کوفہ سے قوی تر منصور بن معتمر ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں تھوکنا گناہ ہی اور کفارہ اُسکا دفن کرنا اُسکا ہی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک الذی خلق کے سجدہ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ایوب بن موسیٰ سے اُنے عطاء بن میناء سے اُنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے سجدہ کیا ہمنے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقرا باسم ربک اور اذا السماء انشقت میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اُنے یحییٰ بن ابی سعید سے اُنے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اُنے عمر بن عبد العزیز سے اُنے ابی بکر بن عبد الرحمان بن حارث بن ہشام نے

---

[1] یعنے میں آنحضرت کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو اُسکے خلاف کہتا ہے سو اسکا فساد ظاہر ہے اور عورتون کو مسجد کی طرف نماز کے واسطے جانا جائز ہے بشرطیکہ فتنہ سے امن ہو جیسا کہ حدیث حضرت عائشہ رضی کی دلیل ہو کہ اگر آنحضرت اس صورت کا حال دیکھتے کہ عورتون نے جو جو یہ باتیں نکالی ہیں تو البتہ انکو مسجد کی طرف آنے سے منع کر دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتیں منع کی گئی ہیں۔

عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله وفی الحدیث اربعة من التابعین بعضهم عن بعض **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرة
حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم یرون السجود فی اذا السماء انشقت واقرأ باسم ربك **باب** ما جاء فی السجدة
فی النجم **حدثنا** هارون بن عبد الله البزاز نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا ابی عن ایوب عن عکرمة عن ابن عباس قال سجد رسول الله
صلی الله علیه وسلم فیها یعنی النجم والمسلمون والمشرکون والجن والانس وفی الباب عن ابن مسعود وابی هریرة **قال** ابو عیسی حدیث
ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم یرون السجود فی سورة النجم وقال بعض اهل العلم من اصحاب
النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم لیس فی المفصل سجدة وهو قول مالك بن انس والقول الاول اصح وبه یقول الثوری
وابن المبارك والشافعی واحمد واسحق **باب** ما جاء من لم یسجد فیه **حدثنا** یحیی بن موسی نا وکیع عن ابن ابی ذئب عن
یزید بن عبد الله بن قسیط عن عطاء بن یسار عن زید بن ثابت قال قرأت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم النجم فلم یسجد فیها
قال ابو عیسی حدیث زید بن ثابت حدیث حسن صحیح وتاول بعض اهل العلم هذا الحدیث فقال انما ترك النبی صلی الله علیه وسلم
السجود لان زید بن ثابت حین قرأ فلم یسجد لم یسجد النبی صلی الله علیه وسلم وقالوا السجدة واجبة علی من سمعها ولم یرخصوا فی ترکها
وقالوا ان سمع الرجل وهو علی غیر وضوء فاذا توضأ سجد وهو قول سفیان واهل الکوفة وبه یقول اسحق وقال بعض اهل العلم انما السجدة
علی من اراد ان یسجد فیها والتمس فضلها ورخصوا فی ترکها قالوا ان اراد ذلك واحتجوا بالحدیث المرفوع حدیث زید بن ثابت قال
قرأت علی النبی صلی الله علیه وسلم النجم فلم یسجد فقالوا لو کانت السجدة واجبة لم یترك النبی صلی الله علیه وسلم زیدا حتی کان
یسجد ویسجد النبی صلی الله علیه وسلم واحتجوا بحدیث عمر انه قرأ سجدة علی المنبر فنزل فسجد ثم قرأها فی الجمعة الثانیة فتهیأ
الناس للسجود فقال انها لم تکتب علینا الا ان نشاء فلم یسجد ولم یسجدوا وذهب بعض اهل العلم الی هذا وهو قول الشافعی واحمد

اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے اور اس حدیث میں چار تابعی ہیں بعض بعض سے روایت کرتے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی
حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ سورت اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک میں سجدہ ہے **باب** سورۂ نجم کے سجدے کے بیان میں **حدیث**
کی ہم سے ہارون بن عبد اللہ بزاز نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے ابی ایوب سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اُس میں (یعنی نجم میں) اور مسلمانوں اور مشرکوں اور جنوں اور آدمیوں نے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے کہا ابو عیسیٰ
نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ سورۂ نجم میں سجدہ ہے۔ اور کہا بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ
سے مفصل میں کوئی سجدہ نہیں ہے اور یہ قول مالک بن انس کا ہے اور پہلا قول صحیح ہے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق
رضی اللہ عنہم اجمعین **باب** جسنے اُس میں سجدہ نہیں کیا **حدیث** کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے ابن ابی ذئب سے اُنہوں نے یزید بن عبد اللہ
بن قسیط سے اُنہوں نے عطاء بن یسار سے اُنہوں نے زید بن ثابت سے کہا اُنہوں نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۂ نجم پڑھی پس آپ نے اُس میں سجدہ نہ کیا
کہا ابو عیسیٰ نے حدیث زید بن ثابت کی حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم نے اس حدیث کی تاویل کی ہے اور کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ تو اس لیے ترک کیا ہے
کہ زید بن ثابت نے جبکہ پڑھا تھا تو سجدہ نہیں کیا تھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سجدہ نہیں کیا اور کہا انہوں نے سجدہ واجب ہے اُس پر جو اُسکو سنے اور اسکے ترک
کرنے میں انہوں نے رخصت نہیں دی اور کہا انہوں نے اگر آدمی اس حالت میں سُنے کہ بے وضو ہو تو جس وقت وضو کرے سجدہ کرے اور یہ قول ہے سفیان ثوری
اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتا ہے اسحاق اور کہا بعض اہل علم نے سجدہ اُسی شخص پر ہے جو سجدہ کرنے کا ارادہ کرے اور اُسکی فضیلت کو چاہے اور انہوں نے اُسکے ترک
کرنے میں رخصت دی ہے کہا انہوں نے اگر اسکی مرضی ہو (تو سجدہ کرے) اور دلیل حدیث مرفوع زید بن ثابت کی ہے کہا انہوں نے پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۂ نجم
پڑھی تو آپ نے اُس میں سجدہ نہ کیا پس کہا انہوں نے اگر سجدہ واجب ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی زید کو نہ چھوڑتے تا کہ وہ سجدہ کرتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی سجدہ کرتے
اور نیز دلیل کی حدیث حضرت عمرؓ کی ہے کہ انہوں نے منبر پر آیت سجدہ پڑھی پھر اُترے سجدہ کیا پھر دوسرے جمعہ میں بھی اسکو پڑھا اور لوگ سجدہ کرنے کے واسطے
تیار ہوئے پس فرمایا آپ نے یہ سجدہ ہم پر واجب نہیں کیا گیا اگر ہماری مرضی ہو۔ پس انہوں نے سجدہ نہ کیا۔ اور اہل علم اسکی طرف گئے ہیں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا

۱؎ غرض [illegible] واجب نہیں ہوتا احتمال ہو کر
حضرت نے [illegible] ثابت نہیں [illegible] جائے گا

باب ما جاء في السجدة في ص **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن ايوب عن عكرمة عن ابن عباس قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسجد في ص قال ابن عباس وليست من عزائم السجود **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح واختلف اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في هذا فرأى بعض اهل العلم ان يسجد فيها وهو قول سفيان وابن المبارك والشافعي واحمد واسحق وقال بعضهم انها توبة نبي ولم يروا السجود فيها **باب** في السجدة في الحج **حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة عن مشرح بن هاعان عن عقبة بن عامر قال قلت يا رسول الله فضلت سورة الحج بان فيها سجدتين قال نعم ومن لم يسجدهما فلا يقرأهما **قال** ابو عيسى هذا حديث ليس اسناده بالقوي واختلف اهل العلم في هذا فروي عن عمر بن الخطاب وابن عمر انهما قالا فضلت سورة الحج بان فيها سجدتين وبه يقول ابن المبارك والشافعي واحمد واسحق ورأى بعضهم فيها سجدة وهو قول سفيان الثوري ومالك واهل الكوفة **باب** ما جاء ما يقول في سجود القرآن **حدثنا** قتيبة نا محمد بن يزيد بن خنيس نا الحسن بن محمد بن عبيد الله بن ابي يزيد قال قال لي ابن جريج يا حسن اخبرني عبد الله بن ابي يزيد عن ابن عباس قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اني رأيتني الليلة وانا نائم كأني اصلي خلف شجرة فسجدت فسجدت الشجرة لسجودي فسمعتها وهي تقول اللهم اكتب لي بها عندك اجرا وضع عني بها وزرا واجعلها لي عندك ذخرا وتقبلها مني كما تقبلتها من عبدك داود قال الحسن قال لي ابن جريج قال لي جدك قال ابن عباس فقرأ النبي صلى الله عليه وسلم سجدة ثم سجد فقال ابن عباس فسمعته وهو يقول مثل ما اخبره الرجل عن قول الشجرة وفي الباب عن ابي سعيد **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب من حديث ابن عباس لا نعرفه الا من هذا الوجه **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الوهاب الثقفي نا خالد الحذاء عن ابي العالية عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في سجود القرآن بالليل سجد وجهي للذي خلقه وشق سمعه وبصره بحوله وقوته **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح

باب سورہ ص کے سجدہ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ایوب سے اُنھوں نے عکرمہ سے اُنھوں نے ابن عباس سے کہا اُنھنے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سورہ ص میں سجدہ کرتے تھے۔ کہا ابن عباس نے اور یہ سجدہ ضروری سجدوں سے نہیں۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسمیں اختلاف کیا ہے پس بعض اہل علم کا مذہب ہے کہ اسمیں سجدہ کرے اور یہی قول ہے سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور کہا بعض نے یہ ایک نبی کی توبہ ہے اور اُنھوں نے اسمیں سجدہ نہیں دیکھا **باب** سورہ حج کے سجدوں کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے مشرح بن ہاعان سے اُنھوں نے عقبہ بن عامر سے کہا اُنھنے میں نے کہا یا رسول اللہ یہ سورہ حج اسلیے فضیلت دیگئی ہے کہ اسمیں دو سجدے ہیں فرمایا آپ نے ہاں۔ اور جو شخص اُن دونوں کو نہ کرے تو چاہیے کہ اُنکو پڑھے ہی نہیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ایسی ہے کہ سند اسکی قوی نہیں اور اہل علم نے اسمیں اختلاف کیا ہے پس عمر بن الخطاب اور ابن عمر سے مروی ہے کہ کہا اُنھوں نے سورہ حج اسلیے فضیلت دیگئی ہے کہ اسمیں دو سجدے ہیں۔ اور یہی کہتا ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔ اور بعض نے گمان کیا ہے کہ اسمیں ایک سجدہ ہے اور یہ قول سفیان ثوری اور مالک اور اہل کوفہ کا ہے **باب** اس بیان میں کہ قرآن کے سجدہ میں کیا پڑھے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یزید بن خنیس نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن محمد بن عبید اللہ بن ابی یزید نے کہا اُنھنے مجھے ابن جریج نے کہا اے حسن مجھے عبید اللہ بن ابی یزید نے ابن عباس سے خبر دی ہے کہ کہا اُنھنے ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو کہا اُسنے یا رسول اللہ میں نے آج رات میں دیکھا ہے جس حالت میں کہ سوتا تھا گویا کہ میں ایک درخت کے نیچے نماز پڑھتا ہوں پس میں نے سجدہ کیا سو درخت نے بھی میرے سجدہ کرنے کے واسطے سجدہ کیا پس میں نے سُنا کہ وہ یہ کہتا تھا اللھم اکتب لی الخ اے اللہ میرے لیے سبب اس سجدہ کے اپنے پاس ثواب لکھ اور بسبب اسکے مجھسے گناہ دور کر اور اسکو میرے لیے اپنے پاس ذخیرہ بنا اور مجھسے اسکو قبول کر جیسا کہ تو نے اپنے بندے داؤد سے قبول کیا ہے کہا حسن نے مجھے ابن جریج نے کہا کہ تیرے دادا نے مجھسے کہا ہے کہ ابن عباس نے کہا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ پڑھی پھر سجدہ کیا پھر کہا ابن عباس نے سُنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ کہتے تھے مثل اسکے کہ خبر دی تھی مرد نے قول درخت سے اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث جو ابن عباس سے ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے کہا حدیث کی ہمسے خالد حذاء نے ابی العالیہ سے اُنھنے عائشہ سے کہا اُنھنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو قرآن کے سجدہ میں کہتے تھے سجد وجہی الخ یعنی سجدہ کیا ہے میرے منہ نے اُس ذات کے واسطے جسنے اُسکو پیدا کیا اور اُسنے کان اور آنکھ کو چیرا اپنی طاقت اور قوت سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

۱؎ یہ ابو داؤد نسائی کی روایت میں ہے کہ [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حضرت داؤد [illegible] یہ حضرت داؤد نے اپنی توبہ کے واسطے کیا تھا پس سجدہ نہیں ہے وہ قرآن کے متعلق ہو ۱۲

باب ما ذکر فیمن فاتہ حزبہ من اللیل فقضاہ بالنہار **حدثنا** قتیبۃ نا ابو صفوان عن یونس عن ابن شہاب ان السائب ابن یزید وعبید اللہ اخبراہ عن عبد الرحمن بن عبد القاری قال سمعت عمر بن الخطاب یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن حزبہ او عن شیء منہ فقرأہ ما بین صلوۃ الفجر وصلوۃ الظہر کتب لہ کانما قرأہ من اللیل **قال** ابو عیسی ہذا حدیث حسن صحیح وابو صفوان اسمہ عبد اللہ بن سعید المکی وروی عنہ الحمیدی وکبار الناس **باب** ما جاء من التشدید فی الذی یرفع راسہ قبل الامام **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن محمد بن زیاد وہو ابو الحارث البصری ثقۃ عن ابی ہریرۃ قال قال محمد صلی اللہ علیہ وسلم اما یخشی الذی یرفع راسہ قبل الامام ان یحول اللہ راسہ راس حمار قال قتیبۃ قال حماد قال لی محمد بن زیاد انما قال اما یخشی **قال** ابو عیسی ہذا حدیث حسن صحیح ومحمد بن زیاد ہو بصری ثقۃ یکنی ابا الحارث **باب** ما جاء فی الذی یصلی الفریضۃ ثم یؤم الناس بعد ذلک **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن جابر بن عبد اللہ ان معاذ بن جبل کان یصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المغرب ثم یرجع الی قومہ فیؤمہم **قال** ابو عیسی ہذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند اصحابنا الشافعی واحمد واسحق قالوا اذا ام الرجل القوم فی المکتوبۃ وقد کان صلاہا قبل ذلک ان صلوۃ من ائتم بہ جائزۃ واحتجوا بحدیث جابر فی قصۃ معاذ وہو حدیث صحیح وقد روی من غیر وجہ عن جابر وروی عن ابی الدرداء انہ سئل عن رجل دخل المسجد والقوم فی صلوۃ العصر وہو یحسب انہا صلوۃ الظہر فائتم بہ قال صلوتہ جائزۃ وقد قال قوم من اہل الکوفۃ اذا ائتم قوم بامام وہو یصلی العصر وہم یحسبون انہا الظہر فصلی بہم واقتدوا بہ فان صلوۃ المقتدی فاسدۃ اذا اختلف نیۃ الامام والماموم

باب اس بیان میں کہ جسکو رات کا وظیفہ فوت ہو جائے اور دن میں اسکو قضا کرے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو صفوان نے یونس سے اُنھوں نے ابن شہاب سے کہ سائب بن یزید اور عبید اللہ نے اُسکو خبر دی ہے عبد الرحمان بن عبد القاری سے کہا اُنھوں نے سنا میں نے عمر بن خطاب سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی اپنے تمام وظیفے یا کچھ حصہ وظیفے سے سو جائے پھر اسکو درمیان نماز فجر اور ظہر کے پڑھ لے تو اُسکے واسطے لکھا جاتا ہے گویا کہ رات میں پڑھا ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو صفوان کا نام عبد اللہ بن سعید مکی ہے اور اُس سے حمیدی اور بڑے بڑے لوگوں نے روایت کی ہے **باب** اُس شخص کی تشدید کے بیان میں کہ جو اپنا سر امام سے پہلے اُٹھائے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے محمد بن زیاد سے اور یہ ابو الحارث بصری ثقہ ہیں اُنھوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں ڈرتا وہ شخص کہ جو اپنے سر کو امام سے پہلے اٹھاتا ہے اس کا کہ اللہ اُسکے سر کو گدھے کا سر بنا دے۔ کہا قتیبہ نے کہا حماد نے کہ کہا مجھے محمد بن زیاد نے کہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے ہیں کیا نہیں ڈرتا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن زیاد وہ بصری ہیں ثقہ ہیں کنیت اُنکی ابو الحارث ہے **باب** اس بیان میں کہ جسنے فرضوں کی نماز پڑھ لی پھر بعد اسکے لوگوں کی امامت کرائی **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُنھوں نے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ معاذ بن جبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب کی پڑھتا تھا پھر اپنی قوم کی طرف آتا اور اُنکی امامت کراتا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل ہمارے اصحاب کے نزدیک جو شافعی اور احمد اور اسحاق ہیں اسی پر ہے کہا انھوں نے جب کوئی مرد کسی قوم کی فرضوں میں امامت کرائے اس حالت میں کہ اپنی نماز پہلے پڑھ چکا ہو تو نماز اُسکی جو اُسکے ساتھ اقتدا کرے جائز ہے اور دلیل پکڑی انھوں نے ساتھ حدیث جابر کے جو قصہ معاذ میں ہے اور یہ حدیث صحیح ہے اور یہ حدیث کئی وجہ سے جابر سے مروی ہے۔ اور ابی الدرداء سے مروی ہے کہ وہ اُنکی بابت سوال کیا گیا کہ ایک مرد مسجد میں داخل ہوا اس حالت میں کہ لوگ نماز عصر میں ہیں اور وہ شخص گمان کرتا ہے کہ یہ نماز ظہر کی ہے پس اس نے اقتدا کی کہا ابی الدرداء نے نماز اُسکی جائز ہے۔ اور ایک قوم نے اہل کوفہ سے کہا ہے کہ جب کسی قوم نے امام کے ساتھ اقتدا کی۔ اس حالت میں کہ وہ امام نماز عصر کی پڑھ رہا تھا۔ اور وہ لوگ گمان کرتے تھے کہ یہ نماز ظہر کی ہے پس اُسنے اُسکو پڑھائی اور اُنھوں نے اسکے ساتھ اقتدا کیا پس نماز مقتدی کی فاسد ہے جبکہ نیت امام اور مقتدی کی مختلف ہو۔

سلہ کہا ابن حجر نے احتمال ہے کہ یہ محمول ہو [illegible] اس صورت میں یہ مسخ خاص ہو [illegible] جو کہ وہ مسخ عام ہو جیسا کہ احادیث سے ثابت ہو مسخ کئے ہیں یا شکل سے دوسری شکل میں [illegible] مسخ کی [illegible] [illegible] اس امت میں [illegible] مسخ نہیں ہوگا [illegible] کسی زمانہ کی [illegible] نہیں ہوگی [illegible] حقیقت پر محمول کیا جاوے [illegible] مسخ خاص کا ہونا [illegible] جیسا کہ اسکی تائید ثابت کرتی ہے کہ ایک محدث دمشق شہر میں حدیث پڑھنے کے لیے ایک استاد مشہور کے [illegible] حدیث پڑھی مگر [illegible] پردے کے پیچھے [illegible] استاد نے اپنے چہرہ پر [illegible] کیا جب بہت مدت گزری اس استاد کے پاس رہا اور استاد نے معلوم کیا [illegible] حدیث کی [illegible] استاد نے کہا اے میرے بیٹے خوف کر اس بات سے [illegible] میں نے جب یہ حدیث دیکھی [illegible] غلطی سے اپنا سر امام سے پہلے اٹھایا اور اللہ تعالیٰ نے میرا منہ گدھے کا کر دیا [illegible] امامت کے [illegible] شخص بے وقت [illegible] امام سے پہلے سر اٹھانا

باب ما ذكر من الرخصة في السجود على الثوب في الحر والبرد **حدثنا** احمد بن محمد نا عبد الله بن المبارك نا خالد بن عبد الرحمن قال حدثني غالب القطان عن بكر بن عبد الله المزني عن انس بن مالك قال كنا اذا صلينا خلف النبي صلى الله عليه وسلم بالظهائر سجدنا على ثيابنا اتقاء الحر **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن جابر بن عبد الله وابن عباس وقد روى هذا الحديث وكيع عن خالد بن عبد الرحمن **باب** ما ذكر مما يستحب من الجلوس في المسجد بعد صلوة الصبح حتى تطلع الشمس **حدثنا** قتيبة نا ابو الاحوص عن سماك عن جابر بن سمرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا صلى الفجر قعد في مصلاه حتى تطلع الشمس **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عبد الله بن معوية الجمحي البصري نا عبد العزيز بن مسلم نا ابو ظلال عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى الفجر في جماعة ثم قعد يذكر الله حتى تطلع الشمس ثم صلى ركعتين كانت له كاجر حجة وعمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تامة تامة تامة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب وسألت محمد بن اسمعيل عن ابي ظلال فقال هو مقارب الحديث قال محمد واسمه هلال **باب** ما ذكر في الالتفات في الصلوة **حدثنا** محمود بن غيلان وغير واحد قالوا نا الفضل بن موسى عن عبد الله بن سعيد بن ابي هند عن ثور بن زيد عن عكرمة عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يلحظ في الصلوة يمينا وشمالا ولا يلوي عنقه خلف ظهره **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب وقد خالف وكيع الفضل بن موسى في روايته **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع عن عبد الله بن سعيد بن ابي هند عن بعض اصحاب عكرمة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يلحظ في الصلوة فذكر نحوه وفي الباب عن انس وعائشة **حدثنا** مسلم بن حاتم البصري ابو حاتم نا محمد بن عبد الله الانصاري عن ابيه عن علي بن زيد عن سعيد بن المسيب عن انس قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بني اياك والالتفات في الصلوة فان الالتفات في الصلوة هلكة فان كان لا بد ففي التطوع لا في الفريضة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن **حدثنا** صالح بن عبد الله

باب گرمی اور سردی[1] میں کپڑے پر سجدہ کرنے کی رخصت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن عبدالرحمان نے کہا حدیث کی مجھے غالب قطان نے بکر بن عبداللہ مزنی سے اُنہوں نے انس بن مالک سے کہا اُنہوں نے جب ہم سخت گرمی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو اپنے کپڑوں پر گرمی کے بچاؤ کے واسطے سجدہ کرتے تھے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے جابر بن عبداللہ اور ابن عباس سے اور روایت کیا اس حدیث کو وکیع نے خالد بن عبدالرحمان سے **باب** اس بیان میں کہ نماز صبح کے بعد مسجد میں بیٹھنا مستحب ہے یہاں تک کہ آفتاب طلوع کرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابوالاحوص نے سماک سے اُنہوں نے جابر بن سمرہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو اپنے مصلے میں بیٹھے رہتے یہاں تک کہ آفتاب طلوع کرتا کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن معاویہ جمحی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے ابوظلال نے انس سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی پھر بیٹھا اللہ کی یاد کرتا رہا یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا پھر اُسنے دو رکعتیں پڑھیں تو اُسکے لیے ثواب مثل ثواب حج اور عمرہ کے ہے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے پورے پورے حج کا کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور میں نے محمد بن اسماعیل سے ابی ظلال کی بابت پوچھا تو کہا اُنہوں نے وہ حدیث میں ثقہ ہے اور کہا محمد نے اور نام اسکا ہلال ہے **باب** نماز میں التفات کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان اور کئی ایک لوگوں نے کہا اُنہوں نے کہ حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے عبداللہ بن ابی سعید بن ابی ہند سے اُنہوں نے ثور بن زید سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں داہنی بائیں گوشہ آنکھ کا پھیرتے تھے اور گردن مبارک کو پیچھے پیٹھ کے نہیں پھیرتے تھے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور وکیع نے فضل بن موسیٰ کی اس روایت میں مخالفت کی ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند سے اُنہوں نے عکرمہ کے ساتھیوں سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں گوشہ آنکھ کا پھیرتے تھے پھر اسی طرح ذکر کیا اور اس باب میں روایت ہے انس اور عائشہ سے **حدیث** کی ہمسے مسلم بن حاتم بصری ابوحاتم نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبداللہ انصاری نے اپنے باپ سے اُنہوں نے علی بن زید سے اُنہوں نے سعید بن مسیب سے اُنہوں نے انس سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے میرے نماز میں التفات کرنے سے پرہیز کر کیونکہ نماز میں التفات کرنی ہلاکت ہے پس اگر تجھے ضروری ہو تو نفلوں میں التفات کر نہ فرضوں میں کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے صالح بن عبداللہ

---

[1] سردی کا ذکر حدیث میں نہیں ہے مگر مؤلف نے گرمی پر ہی قیاس کیا ہے

نا ابو الاحوص عن اشعث بن ابی الشعثاء عن ابیه عن مسروق عن عائشة قالت سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الالتفات فی الصلوٰة قال هو اختلاس یختلسه الشیطٰن من صلوٰة الرجل قال ابو عیسٰی هذا حدیث حسن غریب **باب** ما ذکر فی الرجل یدرك الامام ساجدا کیف یصنع **حدثنا** هشام بن یونس الکوفی نا المحاربی عن الحجاج بن ارطاة عن ابی اسحٰق عن هبیرة عن علی وعن عمرو بن مرة عن ابن ابی لیلی عن معاذ بن جبل قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اتی احدکم الصلوٰة والامام علی حال فلیصنع کما یصنع الامام **قال** ابو عیسٰی هذا حدیث غریب لا نعلم احدا اسنده الا ما روی من هذا الوجه والعمل علی هذا عند اهل العلم قالوا اذا جاء الرجل والامام ساجد فلیسجد ولا تجزئه تلك الرکعة اذا فاته الرکوع مع الامام واختار عبد الله بن المبارك ان یسجد مع الامام وذکر عن بعضهم فقال لعله لا یرفع رأسه من تلك السجدة حتی یغفر له **باب** کراهیة ان ینتظر الناس الامام وهم قیام عند افتتاح الصلوٰة **حدثنا** احمد بن محمد نا عبد الله بن المبارك نا معمر عن یحیی بن ابی کثیر عن عبد الله بن ابی قتادة عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اقیمت الصلوٰة فلا تقوموا حتی ترونی خرجت وفی الباب عن انس وحدیث انس غیر محفوظ **قال** ابو عیسٰی حدیث ابی قتادة حدیث حسن صحیح وقد کره قوم من اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم ان ینتظر الناس الامام وهم قیام وقال بعضهم اذا کان الامام فی المسجد واقیمت الصلوٰة فانما یقومون اذا قال المؤذن قد قامت الصلوٰة قد قامت الصلوٰة وهو قول ابن المبارك **باب** ما ذکر فی الثناء علی الله والصلوٰة علی النبی صلی الله علیه وسلم قبل الدعاء **حدثنا** محمود بن غیلان نا یحیی بن آدم نا ابو بکر بن عیاش عن عاصم عن زر بن حبیش عن عبد الله قال کنت اصلی والنبی صلی الله علیه وسلم وابو بکر وعمر معه فلما جلست بدأت بالثناء علی الله ثم الصلوٰة علی النبی صلی الله علیه وسلم ثم دعوت لنفسی فقال النبی صلی الله علیه وسلم سل تعطه سل تعطه وفی الباب عن فضالة بن عبید **قال** ابو عیسٰی حدیث عبد الله

حدیث کی ہمسے ابوالاحوص نے اشعث بن ابی الشعثاء سے اُنہنے اپنے باپ سے اُنہنے مسروق سے اُنہنے عائشہ سے کہا اُنہنے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں التفات[1] کرنے کی بابت سوال کیا فرمایا آپ نے یہ ایک جھپٹ ہے کہ شیطان آدمی کی نماز سے جھپٹ لیجاتا ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** اس بیان میں کہ آدمی امام کو سجدہ کی حالت میں پاوے تو کیا کرے **حدیث** کی ہمسے ہشام بن یونس کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے محاربی نے حجاج بن ارطاۃ سے اُنہنے ابی اسحاق سے اُنہنے ہبیرہ سے اُنہنے علی سے اور روایت ہے عمرو بن مرہ سے اُنہنے روایت کی ابن ابی لیلیٰ سے اُنہنے معاذ بن جبل سے کہا اُن دونوں نے (یعنے علی اور معاذ بن جبل نے) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم سے نماز کو آوے اُس حالت میں کہ امام کسی حال پر ہو تو چاہیے کرے جیسا کہ امام کرتا ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اسکو مسند کیا ہو مگر اسی وجہ سے جو روایت کی گئی ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہا انھوں نے جب کوئی آوے ایسی حالت میں کہ امام سجدہ میں ہو تو چاہیے کہ سجدہ کرے اور یہ رکعت اُسکے لیے نہیں گنی جاوے گی۔ جبکہ رکوع اسکا امام کے ساتھ فوت ہوگیا ہو اور عبداللہ ابن مبارک نے امام کے ساتھ سجدہ کرنے کو پسند کیا ہے اور اُنہنے بعض لوگوں سے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ شاید کہ وہ اس سجدہ سے سر نہ اٹھالے تا کہ اُسکے لیے بخشش ہو جاوے **باب** اس کراہیت کے بیان میں کہ لوگ نماز کے شروع کرنے کے وقت کھڑے ہو کر امام کی انتظاری کریں **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُنہنے عبداللہ بن ابی قتادہ سے اُنہنے اپنے باپ سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز کے لیے تکبیر ہوجاوے تو کھڑے مت ہو تا کہ مجھے دیکھ لو کہ میں نکلا ہوں۔ اور اس باب میں روایت ہے انس سے اور حدیث انس کی محفوظ نہیں ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی قتادہ کی حسن صحیح ہے اور مکروہ رکھا ہے ایک قوم نے اہل علم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہم سے مکروہ جانا ہے کہ لوگ کھڑے ہو کر امام کی انتظاری کریں اور کہا بعض نے جب امام مسجد میں ہو اور نماز کے لیے تکبیر ہوجاوے تو لوگ اُس وقت کھڑے ہوں جبکہ موذن قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ کہے اور یہ قول ہے ابن مبارک کا **باب** بیان میں اللہ تعالیٰ کی ستائش اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے قبل دعا کے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے عاصم سے اُنہنے زر بن حبیش سے اُنہنے عبداللہ سے کہا اُنہنے میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر بھی میرے ساتھ تھے۔ پس جب تحیات میں بیٹھا تو پہلے اللہ تعالیٰ کی ثنا کی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا پھر میں اپنے واسطے دعا کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کر قبول کیا جاویگا سوال کر قبول کیا جاویگا۔ اور اس باب میں روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ کی

---

[1] التفات کے معنی ادھر اُدھر جھانکنے کے ہیں اور یہ تین قسم پر ہے [illegible]

[illegible]

حديث حسن صحيح وروى احمد بن حنبل عن يحيى بن آدم هذا الحديث مختصرا **باب** ما ذكر في تطييب المساجد **حدثنا** محمد بن حاتم البغدادي نا عامر بن صالح الزبيري نا هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت امر النبي صلى الله عليه وسلم ببناء المساجد في الدور وان تنظف وتطيب **حدثنا** هناد نا عبدة ووكيع عن هشام بن عروة عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم امر فذكر نحوه وهذا اصح من الحديث الاول **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن هشام بن عروة عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم امر فذكر نحوه وقال سفيان ببناء المساجد في الدور يعني القبائل **باب** ما جاء ان صلوة الليل والنهار مثنى مثنى **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا شعبة عن يعلى بن عطاء عن علي الازدي عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال صلوة الليل والنهار مثنى مثنى **قال** ابو عيسى اختلف اصحاب شعبة في حديث ابن عمر فرفعه بعضهم ووقفه بعضهم وروي عن عبد الله العمري عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا والصحيح ما روي عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال صلوة الليل مثنى مثنى وروى الثقات عن عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يذكروا فيه صلوة النهار وقد روي عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر انه كان يصلي بالليل مثنى مثنى وبالنهار اربعا وقد اختلف اهل العلم في ذلك فرأى بعضهم ان صلوة الليل والنهار مثنى مثنى وهو قول الشافعي واحمد وقال بعضهم صلوة الليل مثنى مثنى ورأوا صلوة التطوع بالنهار اربعا مثل الاربع قبل الظهر وغيرها من صلوة التطوع وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك واسحق **باب** كيف كان يتطوع النبي صلى الله عليه وسلم بالنهار **حدثنا** محمود بن غيلان نا وهب بن جرير نا شعبة عن ابي اسحق عن عاصم بن ضمرة قال سألنا عليا عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم من النهار فقال انكم لا تطيقون ذلك فقلنا من اطاق ذلك منا فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كانت الشمس من ههنا كهيئتها من ههنا عند العصر صلى ركعتين واذا كانت الشمس من ههنا كهيئتها من ههنا عند الظهر صلى اربعا ويصلي قبل الظهر اربعا وبعدها ركعتين وقبل العصر اربعا يفصل بين كل ركعتين بالتسليم

حسن صحیح ہے۔ اور احمد حنبل نے یہ حدیث یحیی بن آدم سے مختصر روایت کی ہے **باب** مسجدوں کے پاک اور صاف رکھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن حاتم بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے عامر بن صالح زبیری نے کہا حدیث کی ہم سے ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ سے کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں مسجد بنانے کا حکم کیا ہے اور یہ کہ پاک اور صاف رکھی جاویں **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ اور وکیع نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے پس اسیطرح ذکر کیا اور یہ حدیث پہلی حدیث سے صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے پس انہوں نے اسیطرح ذکر کیا اور کہا سفیان نے گھروں میں مسجد بنانے کی مراد اس سے قبائل ہیں **باب** اس بیان میں کہ نمازیں رات اور دن کی دو دو رکعت ہیں **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے یعلی بن عطا سے انہوں نے علی ازدی سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نمازیں رات اور دن کی دو دو رکعت ہیں کہا ابو عیسی نے شعبہ کے ساتھیوں نے ابن عمر کی حدیث میں اختلاف کیا ہے بعض نے اسکو مرفوع کیا ہے اور بعض نے موقوف اور مروی ہے عبد اللہ عمری سے انہوں نے روایت کی نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے ابن عمر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے نمازیں رات کی دو دو رکعت ہیں اور روایت کی کئی ثقہ نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انہوں نے دن کی نماز کا ذکر نہیں کیا اور مروی ہے عبید اللہ سے انہوں نے روایت کی نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ وہ رات میں دو دو رکعت نماز پڑھتا تھا اور دن میں چار اور اہل علم نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے سو بعض کا یہ مذہب ہے کہ نمازیں رات اور دن کی دو دو رکعت ہیں اور یہ قول ہے امام شافعی اور احمد کا اور کہا بعض نے نمازیں رات کی دو دو رکعت ہیں اور کہا انہوں نے کہ نماز نفل دن میں چار رکعت ہے مثل چار رکعت کے جو قبل ظہر کے ہیں اور مثل غیر اسکے نماز نفل ہے اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق کا **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم دن میں کسطرح نفل پڑھتے تھے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے ابی اسحاق سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے کہا پوچھا ہم نے حضرت علی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن کی نماز کا حال پوچھا پس فرمایا حضرت علی نے تم یہ طاقت نہیں رکھتے پس کہا ہم نے کون شخص ہم میں سے وہ طاقت رکھتا ہے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آفتاب مشرق سے مثل ہیئت اپنی کے سمت مغرب کے عصر کے وقت پہنچتا تو دو رکعتیں (اشراق) کی پڑھتے اور جب آفتاب مشرق سے مثل ہیئت اپنی کے مغرب سے ظہر کے وقت پر پہونچتا تو چار رکعت (ضحی) پڑھتے اور پہلے ظہر سے چار رکعت پڑھتے اور بعد اسکے دو رکعت اور پہلے عصر کے چار ہر دو رکعتوں میں فاصلہ کرتے ساتھ سلام کے

سلہ مراد اس سے محلہ اور قبیلہ ہے [illegible] ہر محلہ میں مسجد بنانا [illegible] اگر مسجد میں [illegible] کسی قدر کے [illegible] مسجد میں [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible] آسانی کے واسطے محلوں میں مسجد بنانا [illegible] مسجد کو پاک اور صاف رکھنا [illegible]

على الملائكة المقربين والنبيين والمرسلين ومن تبعهم من المؤمنين والمسلمين **حدثنا** محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابي اسحق عن عاصم بن ضمرة عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن وقال اسحق بن ابراهيم احسن شيء روي في تطوع النبي صلى الله عليه وسلم بالنهار هذا وروي عن ابن المبارك انه كان يضعف هذا الحديث وانما ضعفه عندنا والله اعلم لانه لا يروى مثل هذا عن النبي صلى الله عليه وسلم الا من هذا الوجه عن عاصم بن ضمرة عن علي وعاصم بن ضمرة هو ثقة عند بعض اهل الحديث قال علي بن المديني قال يحيى بن سعيد القطان قال سفيان كنا نعرف فضل حديث عاصم بن ضمرة على حديث الحارث **باب** في كراهية الصلوة في لحف النساء **حدثنا** محمد بن عبد الاعلى نا خالد بن الحارث عن اشعث وهو ابن عبد الملك عن محمد بن سيرين عن عبد الله بن شقيق عن عائشة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلي في لحف نسائه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روي في ذلك رخصة عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ما يجوز من المشي والعمل في صلوة التطوع **حدثنا** ابو سلمة يحيى بن خلف نا بشر بن المفضل عن برد بن سنان عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت جئت ورسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في البيت والباب عليه مغلق فمشى حتى فتح لي ثم رجع الى مكانه ووصفت الباب في القبلة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب **باب** ما ذكر في قراءة سورتين في ركعتين **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود قال انبانا شعبة عن الاعمش قال سمعت ابا وائل قال سأل رجل عبد الله بن مسعود عن هذا الحرف غير آسن او ياسن قال كل القرآن قرأت غير هذا قال نعم قال ان قوما يقرؤنه ينثرونه نثر الدقل لا يجاوز تراقيهم اني لاعرف السور النظائر التي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرن بينهن قال فامرنا علقمة فسأله فقال عشرون سورة من المفصل كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرن بين كل سورتين في كل ركعة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في فضل المشي في المسجد وما يكتب له من الاجر في خطاه

فرشتوں مقربین پر اور نبیوں اور رسولوں پر اور انپر جو اُنکے پیچھے چلے ہیں مومنوں اور مسلمانوں سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے ابی اسحاق سے اُنھوں نے عاصم بن ضمرہ سے اُنھوں نے علی سے اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔ اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے بہت عمدہ تر تمام حدیثوں سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دن کے نفلوں کی بابت مروی ہیں یہ حدیث ہے اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ وہ اس حدیث کو ضعیف جانتا تھا اور وجہ ضعف کی ہمارے نزدیک واللہ اعلم یہ ہے کہ مثل اسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث مروی نہیں مگر اسی وجہ سے جو بواسطہ عاصم بن ضمرہ کے علی سے ہے۔ اور عاصم بن ضمرہ بعض اہل حدیث کے نزدیک ثقہ ہے کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید قطان نے کہا سفیان نے ہم فضیلت حدیث عاصم بن ضمرہ کی حارث کی حدیث پر پہچانتے ہیں **باب** عورتوں کے لحاف میں نماز کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد الاعلی نے کہا حدیث کی ہم سے خالد بن حارث نے اشعث سے اور وہ بیٹا عبد الملک کا ہے اُنھوں نے محمد بن سیرین سے اُنھوں نے عبد اللہ بن شقیق سے اُنھوں نے عائشہ سے کہا اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے لحاف میں نماز نہیں پڑھتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔ اور اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت بھی مروی ہے **باب** اس بیان میں کہ جائز ہے چلنا اور کام کرنا نفل نماز میں **حدیث** کی ہم سے ابو سلمہ یعنی یحییٰ بن خلف نے کہا حدیث کی ہم سے بشر بن مفضل نے برد بن سنان سے اُنھوں نے زہری سے اُنھوں نے عروہ سے اُنھوں نے عائشہ سے کہا اُنھوں نے میں آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں نماز پڑھ رہے تھے اور دروازہ بند کیا ہوا تھا پس آپ چلے تاکہ دروازہ میرے واسطے کھول دیا پھر اپنی جگہ کی طرف چلے گئے اور بیان کیا حضرت عائشہ نے کہ دروازہ قبلہ کی جانب تھا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** ایک رکعت میں دو سورتوں کے پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داود نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اعمش سے کہا سنا میں نے ابا وائل سے کہا اُنھوں نے ایک مرد نے عبد اللہ بن مسعود سے اس حرف کی بابت سوال کیا غیر آسن او یاسن کہا اُنھوں نے تو نے تمام قرآن پڑھ لیا ہے سواے اسکے کہا اُنھوں نے ہاں کہا اُنھوں نے ایک قوم پڑھتی ہے اسکو اُس حالت میں کہ اہتمام کرتی ہے اہتمام کرنا ردی کھجوروں کا کہ اُنکی ہنسلی سے نیچے نہیں اُترتا میں پہچانتا ہوں اُن برابر برابر سورتوں کو جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے تھے کہا ابو وائل نے سو ہمنے علقمہ سے ارکہا پس اُنھوں نے عبد اللہ سے سوال کیا کہا عبد اللہ نے بیس سورتیں ہیں مفصل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو دو سورتوں کو ایک رکعت میں جمع کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مسجد کی طرف چلنے کی فضیلت کے بیان میں اور اس بیان میں کہ جو کچھ ثواب اُسکے قدموں میں لکھا گیا ہے

[illegible] یعنی جو لفظ آیا ہے غیر آسن ہے یا غیر یاسن ابن مسعود نے کہا کیا تجھے یہی لفظ باقی رہتا ہے اور تمام قرآن تو نے پڑھ لیا ہے اُسنے جواب دیا کہ ہاں تمام قرآن پڑھ لیا ہوا

حدثنا محمود بن غيلان نا ابوداؤد قال انبانا شعبة عن الاعمش سمع ذكوان عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال اذا توضأ الرجل فاحسن الوضوء ثم خرج الی الصلوة لا يخرجه او قال لا ينهزه الا اياها لم يخط خطوة الا رفعه الله بها درجة او حط عنه بها خطيئة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما ذكر فی الصلوة بعد المغرب انه فی البيت افضل **حدثنا** محمد بن بشار نا ابراهيم بن ابی الوزير نا محمد بن موسى عن شعبة بن اسحق بن كعب بن عجرة عن ابيه عن جده قال صلی النبی صلی الله عليه وسلم فی مسجد بنی عبد الاشهل المغرب فقام ناس يتنفلون فقال النبی صلی الله عليه وسلم عليكم بهذه الصلوة فی البيوت **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه والصحيح ما روی عن ابن عمر قال كان النبی صلی الله عليه وسلم يصلی الركعتين بعد المغرب فی بيته وقد روی عن حذيفة ان النبی صلی الله عليه وسلم صلی المغرب فما زال يصلی فی المسجد حتى صلی العشاء الاخرة ففی هذا الحديث دلالة ان النبی صلی الله عليه وسلم صلی الركعتين بعد المغرب فی المسجد **باب** فی الاغتسال عند ما يسلم الرجل **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفيان عن الاغر بن الصباح عن خليفة بن حصين عن قيس بن عاصم انه اسلم فامره النبی صلی الله عليه وسلم ان يغتسل بماء وسدر وفی الباب عن ابی هريرة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن لا نعرفه الا من هذا الوجه والعمل عليه عند اهل العلم يستحبون للرجل اذا اسلم ان يغتسل ويغسل ثيابه **باب** ما ذكر من التسمية فی دخول الخلاء **حدثنا** محمد بن حميد الرازی نا الحكم بن بشير بن سلمان نا خلاد الصفار عن الحكم بن عبد الله النصری عن ابی اسحق عن ابی جحيفة عن علی بن ابی طالب ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال ستر ما بين اعين الجن وعورات بنی ادم اذا دخل احدهم الخلاء ان يقول بسم الله **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه واسناده ليس بذاك وقد روی عن انس عن النبی صلی الله عليه وسلم شيئا فی هذا **باب** ما ذكر من سيماء هذه الامة من اثار السجود والطهور يوم القيمة **حدثنا** ابو الوليد الدمشقی نا الوليد بن مسلم قال قال صفوان بن عمرو واخبرنی

حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے اعمش سے کہ سنا انہوں نے ذکوان سے انہوں نے روایت کی ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب کسی آدمی نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر نماز کی طرف نکلا نہیں نکالا اسکو یا فرمایا آپ نے نہیں حرکت دی اسکو اٹھنے اور کسی واسطے مگر اُسی نماز نے تو جو کوئی قدم اٹھاویگا تو اللہ تعالیٰ اُسکے سبب سے ایک درجہ بلند کریگا اور ایک گناہ دور کریگا کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب اس بیان میں کہ جو نماز مغرب کے پیچھے کی نمازوں ذکر کیا ہے کہ وہ گھر میں افضل ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن ابی وزیر نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن موسیٰ نے شعبہ بن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد اشہل کی مسجد میں مغرب کی نماز پڑھی پھر آدمی کھڑے ہوکر نفل پڑھنے لگے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تم اس نماز کو گھر میں پڑھا کرو **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور صحیح وہ ہے جو ابن عمر سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد مغرب کے دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھا کرتے تھے اور حذیفہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز پڑھی پھر بہت دیر تک مسجد میں نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ نے عشاء کی نماز پڑھی پس اس حدیث میں دلالت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دو رکعتوں کو کہ بعد مغرب کے ہیں مسجد میں پڑھا ہے

باب بیان غسل کرنے کا وقت مسلمان ہونے کسی کے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اغر بن صباح سے انہوں نے خلیفہ بن حصین سے انہوں نے قیس بن عاصم سے یہ کہ وہ اسلام لائے پس حکم کیا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ پانی اور بیری کے پتوں کے نہانے کا اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسپر ہے کہ مستحب ہے واسطے اس مرد کے جو اسلام لاوے یہ کہ نہاوے اور کپڑوں کو دھووے

باب پاخانہ میں داخل ہونے کے وقت بسم اللہ پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث کی ہمسے حکم بن بشیر بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے خلاد صفار نے حکم بن عبداللہ نصری سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی جحیفہ سے انہوں نے علی بن ابی طالب سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پردہ درمیان جنوں کی آنکھوں کے اور شرمگاہ بنی آدم کے جبکہ تم میں سے کوئی پاخانہ میں داخل ہو یہ ہے کہ بسم اللہ پڑھے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور سند اسکی قوی نہیں اور مروی ہے بواسطہ انس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ اور بھی اس باب میں

باب قیامت کے دن اس امت کی علامت کے بیان میں سجدہ اور طہارت کی نشانیوں سے **حدیث** کی ہمسے ابوالولید دمشقی نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے کہا انہوں نے کہا صفوان بن عمرو نے خبر دی

يزيد بن خمير عن عبد الله بن بسر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال امتي يوم القيمة غر من السجود محجلون من الوضوء **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه من حديث عبد الله بن بسر **باب** ما يستحب من التيمن في الطهور **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن اشعث بن ابي الشعثاء عن ابيه عن مسروق عن عائشة قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يحب التيمن في طهوره اذا تطهر وفي ترجله اذا ترجل وفي انتعاله اذا انتعل وابو الشعثاء اسمه سليم بن اسود المحاربي **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ذكر قدر ما يجزئ من الماء في الوضوء **حدثنا** هناد نا وكيع عن شريك عن عبد الله بن عيسى عن ابن جبر عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يجزئ في الوضوء رطلان من ماء **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث شريك على هذا اللفظ وروى شعبة عن عبد الله بن عبد الله بن جبر عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يتوضأ بالمكوك ويغتسل بخمسة مكاكي **باب** ما ذكر في نضح بول الغلام الرضيع **حدثنا** بندار نا معاذ بن هشام قال حدثني ابي عن قتادة عن ابي حرب بن ابي الاسود عن ابيه عن علي بن ابي طالب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في بول الغلام الرضيع ينضح بول الغلام ويغسل بول الجارية قال قتادة وهذا ما لم يطعما فاذا طعما غسلا جميعا **قال** ابو عيسى هذا الحديث حسن رفع هشام الدستوائي هذا الحديث عن قتادة ووقفه سعيد بن ابي عروبة عن قتادة ولم يرفعه **باب** ما ذكر في الرخصة للجنب في الاكل والنوم اذا توضأ **حدثنا** هناد نا قبيصة عن حماد بن سلمة عن عطاء الخراساني عن يحيى بن يعمر عن عمار ان النبي صلى الله عليه وسلم رخص للجنب اذا اراد ان ياكل او يشرب او ينام ان يتوضأ وضوءه للصلوة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما ذكر في فضل الصلوة **حدثنا** عبد الله بن ابي زياد نا عبيد الله بن موسى نا غالب ابو بشر عن ايوب بن عائذ الطائي عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن كعب بن عجرة قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اعيذك يا كعب بن عجرة من امراء يكونون من بعدي فمن غشي ابوابهم فصدقهم في كذبهم واعانهم على ظلمهم فليس مني ولست منه

یزید بن خمیر سے عبد اللہ بن بسر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے امت میری قیامت کے دن سفید منہ ہوگی سجود سے اور سفید ہاتھ پاؤں ہوگی وضو سے[1] کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس وجہ سے یعنی طریق عبد اللہ بن بسر سے **باب** اس بیان میں کہ مستحب ہے طہارت میں داہنی طرف سے شروع ہونا **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے اشعث بن ابی الشعثاء سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہ سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے داہنی طرف سے شروع ہونے کو اپنی طہارت میں جب طہارت کرتے اور کنگھی کرنے میں جب کنگھی کرتے اور جوتا پہننے میں جب جوتا پہنتے اور ابو الشعثاء کا نام سلیم بن اسود محاربی ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** کس قدر پانی وضو میں کافی ہو سکتا ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے شریک سے انہوں نے عبد اللہ بن عیسیٰ سے انہوں نے ابن جبر سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو میں دو رطل پانی کے کافی ہوتے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر طریق شریک سے ان لفظوں سے اور روایت کی شعبہ نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبر سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ ایک مد کے وضو کرتے تھے اور ساتھ پانچ مد کے غسل کرتے تھے **باب** لڑکے شیر خوار کے پیشاب پر پانی چھڑکنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھ سے میرے باپ نے قتادہ سے انہوں نے ابی حرب بن ابی الاسود سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے علی بن ابی طالب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے لڑکے شیر خوار کے پیشاب کے باب میں کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جاوے اور لڑکی کا پیشاب دھویا جائے۔ کہا قتادہ نے یہ حکم جب تک ہے کہ کھانا نہ کھائیں پس جب کھانا کھالیں تو دونوں کا پیشاب دھویا جاوے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے ہشام دستوائی نے اس حدیث کو قتادہ سے مرفوع کیا ہے اور بواسطہ سعید بن ابی عروبہ کے قتادہ سے موقوف کیا ہے اور مرفوع نہیں کیا **باب** جنبی جبکہ وضو کرلے تو اس کو کھانے اور سونے میں رخصت ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے قبیصہ نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے عطاء خراسانی سے انہوں نے یحییٰ بن یعمر سے انہوں نے عمار سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی کو رخصت دی ہے جبکہ ارادہ کرے کھانے پینے یا سونے کا کہ وضو کرے نماز کی طرح وضو کرے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** نماز کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن زیاد نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے غالب یعنی ابو بشر نے ایوب بن عائذ طائی سے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ دیتا ہوں میں تجھے اے کعب بن عجرہ ان امیروں سے جو میرے بعد ہوں گے سو جو کوئی ان کے دروازے پر جائیگا اور ان کے جھوٹ میں ان کو سچ جانیگا اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کریگا تو وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں

---

[1] محجل اس گھوڑے کو کہتے ہیں جس کے اگلے پچھلے پاؤں اور منہ سفید ہو آنحضرت کی امت کی بھی ہاتھ اور پاؤں اور منہ بسبب وضو کے قیامت کے روز سفید ہونگے یہی علامت پہچانے جانیکی ہوگی

ولا یرد علی الحوض ومن غشی ابوابهم او لم یغش ولم یصدقهم فی کذبهم ولم یعنهم علی ظلمهم فهو منی وانا منه وسیرد علی الحوض یا کعب بن عجرة الصلوٰة برهان والصوم جنة حصینة والصدقة تطفی النار یا کعب بن عجرة انه لا یربو لحم نبت من سحت الا کانت النار اولی به **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه وسألت محمدا عن هذا الحدیث فلم یعرفه الا من حدیث عبید الله بن موسی واستغربه جدا وقال محمد حدثنا ابن نمیر عن عبید الله بن موسی عن غالب بهذا **باب منه حدثنا** موسی بن عبد الرحمن الکوفی نا زید بن الحباب نا معاویة بن صالح قال حدثنی سلیم بن عامر قال سمعت ابا امامة یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یخطب فی حجة الوداع فقال اتقوا الله ربکم وصلوا خمسکم وصوموا شهرکم وادوا زکوٰة اموالکم واطیعوا ذا امرکم تدخلوا جنة ربکم قال قلت لابی امامة منذ کم سمعت هذا الحدیث قال سمعت وانا ابن ثلثین سنة **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح اخر ابواب الصلوٰة **ابواب الزکوٰة** عن رسول الله صلی الله علیه وسلم **باب** ما جاء عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی منع الزکوٰة من التشدید **حدثنا** هناد بن السری نا ابو معاویة عن الاعمش عن معرور بن سوید عن ابی ذر قال جئت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو جالس فی ظل الکعبة قال فرانی مقبلا فقال هم الاخسرون ورب الکعبة یوم القیمة قال فقلت ما لی لعله انزل فی شیء قال قلت من هم فداک ابی وامی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هم الاکثرون الا من قال هکذا وهکذا وهکذا فحثی بین یدیه وعن یمینه وعن شماله ثم قال والذی نفسی بیده لا یموت رجل فیدع ابلا او بقرا لم یؤد زکوتها الا جاءته یوم القیمة اعظم ما کانت واسمنه تطاه باخفافها وتنطحه بقرونها کلما نفدت اخراها عادت علیه اولاها حتی یقضی بین الناس

اور نہ وہ میرے حوض پر آئیگا۔ اور جو کوئی انکے دروازے پر جائیگا یا فرمایا نہ جائیگا اور انکے جھوٹ میں انکو سچا نہ جانیگا اور انکے ظلم پر انکی مدد نہ کریگا سو وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ میرے حوض پر آئیگا اے کعب بن عجرہ نماز دلیل اسلام کی ہے اور روزہ ڈھال ہے گناہ سے مضبوط اور صدقہ گناہ کو بجھاتا ہے جیسا کہ پانی آگ کو بجھاتا ہے اے کعب بن عجرہ نہیں بڑھتا کوئی گوشت کہ اگتا ہو حرام سے مگر کہ آگ اسکے حق میں بہت لائق ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے۔ اور میں نے محمد سے اس حدیث کی بابت سوال کیا تو نہ پہچانا انہوں نے اسکو مگر طریق عبید اللہ بن موسیٰ سے اور اسکو بہت غریب جانا۔ اور کہا محمد نے حدیث کی ہم سے ابن نمیر نے عبید اللہ بن موسیٰ سے انہوں نے غالب سے ساتھ اسکے **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہم سے موسیٰ بن عبد الرحمن کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن حباب نے کہا حدیث کی ہم سے معاویہ بن صالح نے کہا حدیث کی ہم سے سلیم بن عامر نے کہا سنا میں نے ابو امامہ سے کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حالت میں کہ حجۃ الوداع میں خطبہ پڑھتے تھے پس فرمایا آپ نے ڈرو اللہ سے جو رب تمہارا ہے اور اپنی پانچوں نمازیں پڑھو۔ اور اپنے ایک ماہ کے روزے رکھو اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو اور فرمانبرداری کرو (حاکم کی) جب حکم کوئی امر کرے اپنے رب کے جنت میں داخل ہوگے کہا راوی نے میں نے ابی امامہ سے کہا کس وقت سے تو نے یہ حدیث سنی ہے کہا انہوں نے سنی میں نے اس حالت میں کہ میں تیس برس کا تھا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ ہیں اخیر ابواب نماز کا **ابواب زکوٰۃ** جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** بیان میں تشدید کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ کے منع کرنے میں وارد ہوئی ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد بن سری نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے معرور بن سوید سے انہوں نے ابی ذر سے کہا انہوں نے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس حالت میں کہ آپ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہا ابو ذر نے سو مجھے آنحضرت نے آتے ہوئے دیکھا پس فرمایا وہ ٹوٹے والے ہیں قیامت کے روز قسم ہے رب کعبہ کی کہا ابو ذر نے میں نے کہا مجھے کیا ہے شاید کوئی حکم میرے حق میں نازل ہوا ہے کہا ابو ذر نے میں نے کہا کون ہیں وہ لوگ میرے ماں اور باپ آپ پر قربان ہوں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لوگ مال جمع کرنے والے ہیں مگر جس کسی نے کر دیا اس طرح اس طرح اور اس طرح سو آپنے آگے اور داہنے اور بائیں چلو کیا پھر فرمایا آپ نے قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے قبضہ میں میری جان ہے کوئی آدمی نہیں مرتا ہے اور اونٹ اور گائے ایسی چھوڑ جاتا ہو کہ انکی زکوٰۃ نہ دی ہو مگر وہ آئینگی قیامت کے روز پہلی حالت سے بزرگ اور فربہ ہو کر انکے پاس اسکو اپنے پاؤں سے روندینگی اور سینگوں سے ماریں گی جس وقت اخیر کی ختم ہو جاوینگی تو پہلی اس پر لوٹ آئینگی یہاں تک کہ لوگوں میں فیصلہ ہو جائیگا

ف یعنی مال جمع کرنے والے قیامت کے روز ٹوٹے میں ہیں مگر جنہوں نے وہ مال [illegible] اور دینی امور میں خرچ کیا [illegible] زکوٰۃ [illegible] ادا کی [illegible] قیامت کے روز وہ اونٹ اور گائے پہلی حالت سے زیادہ فربہ [illegible] جب تمام ایک دفعہ روند چکینگے تو پھر پہلا اسکو روندنا شروع کریگا تا کہ ختم ہونگے اسی طرح اور یہ ساتھ تمام خلقت کے حساب وکتاب ہو جانے تک ہوتا رہے گا ۱۲

وفی الباب عن ابی ہریرۃ مثلہ عن علی بن ابی طالب قال لعن مانع الصدقۃ وقبیصۃ بن ھلب عن ابیہ وجابر بن عبداللہ وعبد اللہ بن مسعود **قال** ابوعیسی حدیث ابی ذر حدیث حسن صحیح واسم ابی ذر جندب بن السکن ویقال ابن جنادۃ **حدثنا** عبداللہ بن منیر عن عبید اللہ بن موسی عن سفیان الثوری عن حکیم بن الدیلم عن الضحاک بن مزاحم قال الاکثرون اصحاب عشرۃ **باب** ماجاء اذا ادیت الزکوۃ فقد قضیت ما علیک **حدثنا** عمر بن حفص الشیبانی نا عبداللہ بن وہب نا عمرو بن الحارث عن دراج عن ابن حجیرۃ عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ادیت زکوۃ مالک فقد قضیت ما علیک **قال** ابوعیسی ہذا حدیث حسن غریب وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غیر وجہ انہ ذکر الزکوۃ فقال رجل یا رسول اللہ ہل علی غیرہا فقال لا الا ان تطوع وابن حجیرۃ ہو عبدالرحمن بن حجیرۃ البصری **حدثنا** محمد بن اسمعیل نا علی بن عبد الحمید الکوفی نا سلیمان بن المغیرۃ عن ثابت عن انس قال کنا نتمنی ان یبتدی الاعرابی العاقل فیسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن عندہ فبینا نحن کذلک اذ اتاہ اعرابی فجثی بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد ان رسولک اتانا فزعم لنا انک تزعم ان اللہ ارسلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال فبالذی رفع السماء وبسط الارض ونصب الجبال آللہ ارسلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال فان رسولک زعم لنا انک تزعم ان علینا خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال فبالذی ارسلک آللہ امرک بہذا قال نعم قال فان رسولک زعم لنا انک تزعم ان علینا صوم شہر فی السنۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق قال فبالذی ارسلک آللہ امرک بہذا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال فان رسولک زعم لنا انک تزعم ان علینا فی اموالنا الزکوۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق قال فبالذی ارسلک آللہ امرک بہذا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ سے مثل اس کی اور علی بن ابی طالب سے ہے کہ کہا آپ نے لعنت ہے صدقہ کے منع کرنے والے کو اور روایت ہے قبیصہ بن ھلب سے اپنے باپ سے اور روایت ہے جابر بن عبداللہ سے اور عبداللہ بن مسعود سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ذر کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور نام ابی ذر کا جندب بن السکن ہے اور کہا گیا ہے ابن جنادہ **حدیث** کی ہم سے عبداللہ بن منیر نے عبداللہ بن موسیٰ سے اُنہوں نے سفیان ثوری سے اُنہوں نے حکیم بن دیلم سے اُنہوں نے ضحاک بن مزاحم سے کہا اُنہوں نے بہت مال جمع کرنے والے وہ ہیں جو دس ہزار کے مالک ہیں **باب** اس بیان میں کہ جب تو نے زکوٰۃ ادا کر دی تو تو نے اپنا فرض کو ادا کر دیا **حدیث** کی ہم سے عمر بن حفص شیبانی نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا حدیث کی ہم سے عمرو بن حارث نے دراج سے اُنہوں نے ابن حجیرہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو تو نے اپنا فرض ادا کر دیا **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور کئی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے زکوٰۃ کا ذکر کیا پس ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ کیا مجھ پر سوائے اسکے کچھ اور بھی ہے فرمایا آپ نے کہ نہیں مگر یہ کہ تو نفل صدقہ ادا کرے اور ابن حجیرہ وہ عبدالرحمن بن حجیرہ بصری ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہم سے علی بن عبدالحمید کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے اُنہوں نے انس سے کہا اُنہوں نے ہم خواہش کرتے تھے کہ کوئی اعرابی عاقل ظاہر آوے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرے اس حالت میں کہ ہم آپ کے پاس ہوں پس اُس وقت میں کہ ہم اسطرح تھے کہ ایک اعرابی آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوزانو بیٹھ گیا پس کہا اُس نے اے محمد آپ کا قاصد ہمارے پاس آیا اور ہم سے کہنے لگا کہ آپ کہتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے پس قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے آسمان کو بلند کیا اور زمین کو بچھایا اور پہاڑوں کو گاڑا ہے کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے رسول کر کے بھیجا ہے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے آپ کے قاصد نے کہا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ ہم پر دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے پس قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے آپ کو رسول کیا ہے کیا تجھے اللہ نے یہ حکم دیا ہے فرمایا آپ نے ہاں کہا اعرابی نے آپ کا قاصد ہم کو کہتا ہے کہ ہم پر برس میں ایک ماہ کے روزے ہیں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا اُس نے کہا اعرابی نے پس قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے آپ کو بھیجا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے تجھے یہ حکم دیا ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں۔ کہا اعرابی نے آپ کا قاصد ہم کو کہتا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ ہم پر ہمارے مالوں میں زکوٰۃ ہے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا اُس نے کہا اعرابی نے پس قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے آپ کو بھیجا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ

انعم قال ان رسولك زعم لنا انك تزعم ان علينا الحج الى البيت الله من استطاع اليه سبيلا فقال النبي صلى الله عليه وسلم نعم قال فبالذى ارسلك الله امرك بهذا قال نعم فقال والذى بعثك بالحق لا ادع منهن شيئا ولا اجاوزهن ثم وثب فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان صدق الاعرابي دخل الجنة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روى من غير هذا الوجه عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم سمعت محمد بن اسمعيل يقول قال بعض اهل الحديث فقه هذا الحديث ان القراءة على العالم والعرض عليه جائز مثل السماع واحتج بان الاعرابي عرض على النبي صلى الله عليه وسلم فاقربه النبي صلى الله عليه وسلم

باب ماجاء فى زكوة الذهب والورق

حدثنا محمد بن عبد الملك بن ابى الشوارب نا ابو عوانة عن ابى اسحق عن عاصم بن ضمرة عن على قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد عفوت عن صدقة الخيل والرقيق فهاتوا صدقة الورقة من كل اربعين درهما درهم وليس الى فى تسعين ومائة شئ فاذا بلغت مائتين ففيها خمسة دراهم وفى الباب عن ابى بكر الصديق وعمرو بن حزم **قال** ابو عيسى روى هذا الحديث الاعمش وابو عوانة وغيرهما عن ابى اسحق عن عاصم بن ضمرة عن على وروى سفيان الثورى وابن عيينة وغير واحد عن ابى اسحق عن الحارث عن على قال وسألت محمد بن اسمعيل عن هذا الحديث فقال كلاهما عندى صحيح عن ابى اسحق يحتمل ان يكون عنهما جميعا

باب ماجاء فى زكوة الابل والغنم

حدثنا زياد بن ايوب البغدادى وابراهيم بن عبد الله الهروى ومحمد بن كامل المروزى المعنى واحد قالوا نا عباد بن العوام عن سفيان بن حسين عن الزهرى عن سالم بن عبد الله عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب كتاب الصدقة فلم يخرجه الى عماله حتى قبض فقرنه بسيفه فلما قبض عمل به ابو بكر حتى قبض وعمر حتى قبض وكان فيه فى خمس من الابل شاة وفى عشر شاتان وفى خمس عشرة ثلث شياه وفى عشرين اربع شياه وفى خمس وعشرين بنت مخاض الى خمس وثلاثين فاذا زادت

ہاں۔ کہا اعرابی نے آپ کا قاصد یہ کہتا ہے کہ فرمایا آپ نے ہر خانہ کعبہ کا حج ہے اس شخص پر جو اسکی طرف طاقت رکھتا ہو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے پس قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے آپ کو بھیجا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے فرمایا آپ نے ہاں پھر کہا اعرابی نے قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے آپ کو ساتھ حق کے بھیجا ہے میں اس میں کوئی چیز نہیں چھوڑونگا اور نہ اس سے تجاوز کرونگا پھر وہ کھڑا ہوا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر سچ کہا اعرابی نے تو جنت میں داخل ہوگا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے اور غیر اس وجہ سے بھی بواسطہ انس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے سنا میں نے محمد بن اسمعیل سے کہتا بعض اہل حدیث نے کہا ہے کہ فقہ اس حدیث کی یہ ہے کہ عالم پر پڑھنا اور پیش کرنا جائز ہے مثل سماع کے اور دلیل لی گئی ہے کہ اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے ساتھ اقرار کیا

باب سونے اور چاندی کی زکوۃ کے بیان میں

حدیث کی ہم سے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے ابی اسحاق سے اُنے عاصم بن ضمرہ سے اُنے علیؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے گھوڑے اور غلام کا صدقہ معاف کردیا ہے سو چاندی کا صدقہ ادا کرو ہر چالیس درم سے ایک درم۔ اور ایک سو نوے میں کچھ صدقہ نہیں ہے سو جب وہ دو سو کو پہنچیں تو اس میں پانچ درم ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر صدیق اور عمرو بن حزم سے کہا ابو عیسیٰ نے روایت کیا اس حدیث کو اعمش اور ابو عوانہ وغیرہ نے ابی اسحاق سے اُنے عاصم بن ضمرہ سے اُنے علیؓ سے۔ اور روایت کیا سفیان ثوری اور ابن عیینہ وغیرہ نے ابی اسحاق سے اُنے حارث سے اُنے علیؓ سے کہا ترمذی نے اور میں نے محمد بن اسمعیل سے اس حدیث کی بابت سوال کیا تو اُنے کہا دونوں طریق میرے نزدیک صحیح ہیں کیونکہ احتمال ہے کہ دونوں (یعنی حارث اور عاصم) سے مروی ہو

باب اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ کے بیان میں

حدیث کی ہم سے زیاد بن ایوب بغدادی نے اور ابراہیم بن عبد اللہ ہروی اور محمد بن کامل مروزی نے انکے الفاظ میں فرق ہے معنی واحد ہیں کہا انہوں نے حدیث کی ہم سے عباد بن عوام نے سفیان بن حسین سے اُنے زہری سے اُنے سالم بن عبد اللہ سے اُنے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کتاب صدقہ کے باب میں لکھی اور اُسکو اپنے عاملوں کی طرف بھیجنے نپائے تھے کہ فوت ہوگئے تو آپ نے اُسکو اپنی تلوار کے ساتھ ملا رکھا تھا سو جب فوت ہوگئے تو حضرت ابو بکرؓ نے اُسکے موافق عمل کیا تا کہ وہ بھی فوت ہوگئے اور عمرؓ نے بھی عمل کیا تا کہ وہ بھی فوت ہوگئے اور اس میں لکھا تھا کہ پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے اور دس میں دو بکریاں ہیں اور پندرہ میں تین بکریاں اور بیس میں چار بکریاں اور پچیس میں بنت مخاض پینتیس تک پس جب اس سے زیادہ ہوجائیں

سلہ فقہ اس حدیث کی یہ ہے یعنی اس حدیث سے یہ مسئلہ نکلتا ہے کہ اگر شاگرد استاد کے آگے پڑھ کر سنائے تو جائز ہے [illegible] آپ کے [illegible] اقرار کر لیے [illegible] اس حدیث سے صراحت کی جو فرض ہیں [illegible] بیان کر [illegible] نہیں [illegible] کہا ہو تو جنت میں داخل ہوگا [illegible] قول مبارک سے [illegible] سلہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گھوڑے [illegible] صدقہ نہیں [illegible] چاندی پر قیاس کیا ہے [illegible] جب نہیں [illegible] جائیں

ففیها بنت لبون الی خمس واربعین فاذا زادت ففیها حقة الی ستین فاذا زادت ففیها جذعة الی خمس وسبعین فاذا زادت ففیها ابنتا لبون الی تسعین فاذا زادت ففیها حقتان الی عشرین ومائة ففی کل خمسین حقة وفی کل اربعین ابنة لبون وفی الشاة فی کل اربعین شاة شاة الی عشرین ومائة فاذا زادت فشاتان الی مائتین فاذا زادت فثلث شیاه الی ثلثمائة شاة فاذا زادت علی ثلثمائة شاة ففی کل مائة شاة شاة ثم لیس فیها شیء حتی تبلغ مائة ولا یجمع بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع مخافة الصدقة وما کان من خلیطین فانهما یتراجعان بالسویة ولا یؤخذ فی الصدقة هرمة ولا ذات عیب وقال الزهری اذا جاء المصدق قسم الشاة اثلاثا ثلث خیار وثلث اوساط وثلث شرار واخذ المصدق من الوسط ولم یذکر الزهری البقر وفی الباب عن ابی بکر الصدیق وبهز بن حکیم عن ابیه عن جده وابی ذر وانس **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن والعمل علی هذا الحدیث عند عامة الفقهاء وقد روی یونس بن یزید وغیر واحد عن الزهری عن سالم هذا الحدیث ولم یرفعوه وانما رفعه سفیان بن حسین **باب** ما جاء فی زکوة البقر **حدثنا** محمد بن عبید المحاربی وابو سعید الاشج قالا نا عبد السلام بن حرب عن خصیف عن ابی عبیدة عن عبد الله بن مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم قال فی ثلثین من البقر تبیع او تبیعة وفی کل اربعین مسنة وفی الباب عن معاذ بن جبل **قال** ابو عیسی هکذا روی عبد السلام بن حرب عن خصیف وعبد السلام ثقة حافظ وروی شریک هذا الحدیث عن خصیف عن ابی عبیدة عن ابیه عن عبد الله وابو عبیدة بن عبد الله لم یسمع من ابیه **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبد الرزاق نا سفیان عن الاعمش عن ابی وائل عن مسروق

تو اس میں بنت لبون ہے پینتالیس تک پس جب اس سے زیادہ ہو جاویں تو ان میں حقہ ہے ساٹھ تک۔ اور جب اس سے زیادہ ہو جاویں تو ان میں جذعہ ہے پچھتر تک اور جب اس سے بڑھ جاویں تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ اور جب اس سے بڑھ جاویں تو ان میں دو حقے ہیں ایک سو بیس تک۔ اور جب ایک سو بیس سے بڑھ جاویں تو ہر پچاس میں ایک حقہ ہے اور ہر چالیس میں بنت لبون اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک اور جب اس سے بڑھیں تو دو بکریاں ہیں دو سو تک اور جب اس سے بڑھیں تو تین بکریاں ہیں تین سو بکری تک اور جب تین سو بکری سے ایک بکری بھی بڑھے گی تو ہر ایک سیکڑے میں ایک بکری ہے پھر نہیں کچھ صدقہ نہیں تا کہ سو ہو جاویں اور نہ اور خوف صدقہ سے متفرقین کو جمع نہ کیا جائے اور نہ مجتمعین میں تفریق کی جائے اور جو کچھ کہ دو شریکوں کا ہو وہ ایک دوسرے پر ساتھ برابری کے رجوع کریں اور نہ لیا جائے صدقہ میں بوڑھا اور عیب دار۔ اور کہا زہری نے جب صدقہ لینے والا آوے تو بکریاں تین حصے کیا جاویں ایک تہائی عمدہ قسم کی۔ دوسری تہائی اوسط قسم کی تیسری تہائی ناقص قسم کی اور صدقہ لینے والا اوسط قسم سے لے اور زہری نے گائے کا حال ذکر نہیں کیا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر صدیق اور بہز بن حکیم سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتا ہے اور ابی ذر اور انس سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے اور عامہ فقہا کے نزدیک عمل اسی پر ہے اور روایت کی یہ حدیث یونس بن یزید نے اور کئی ایک نے زہری سے اُنہوں نے سالم سے اور اُنہوں نے اسکو مرفوع نہیں کیا اور مرفوع تو اسکو فقط سفیان بن حسین نے کیا ہے **باب** گائے کی زکوٰۃ کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبید محاربی اور ابو سعید اشج نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے عبد السلام بن حرب نے خصیف سے اُنہوں نے ابی عبیدہ سے اُنہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے تیس گائے میں ایک بچھڑا یا بچھڑی ہے اور ہر چالیس میں مسنہ ہے اور اس باب میں روایت ہے معاذ بن جبل سے **کہا** ابو عیسیٰ نے ایسی ہی روایت کی ہے عبد السلام بن حرب نے خصیف سے اور عبد السلام ثقہ حافظ ہیں اور روایت کی یہ حدیث شریک نے خصیف سے اُنہوں نے ابی عبیدہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عبد اللہ سے اور ابو عبیدہ بن عبد اللہ نے اپنے باپ سے نہیں سنا **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابی وائل سے اُنہوں نے مسروق سے

ف۱ یعنی اگر ایک سو بیس سے [illegible]

عن معاذ بن جبل قال بعثني النبي صلى الله عليه وسلم الى اليمن فامرني ان اخذ من كل ثلثين بقرة تبيعا او تبيعة ومن كل اربعين مسنة ومن كل حالم دينارا او عدله معافر **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن وروى بعضهم هذا الحديث عن سفيان عن الاعمش عن ابي وائل عن مسروق ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث معاذا الى اليمن فامره ان ياخذ وهذا اصح **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة قال سالت ابا عبيدة هل تذكر من عبد الله شيئا قال لا

باب ما جاء في كراهية اخذ خيار المال في الصدقة **حدثنا** ابو كريب نا وكيع نا زكريا بن اسحق المكي نا يحيى بن عبد الله بن صيفي عن ابي معبد عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث معاذا الى اليمن فقال انك تاتي قوما اهل كتاب فادعهم الى شهادة ان لا اله الا الله واني رسول الله فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله افترض عليهم خمس صلوات في اليوم والليلة فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله افترض عليهم صدقة اموالهم تؤخذ من اغنيائهم وترد على فقرائهم فان هم اطاعوا لذلك فاياك وكرائم اموالهم واتق دعوة المظلوم فانها ليس بينها وبين الله حجاب وفي الباب عن الصنابحي **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح وابو معبد مولى ابن عباس اسمه نافذ

باب ما جاء في صدقة الزرع والثمر والحبوب **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن يحيى المازني عن ابيه عن ابي سعيد الخدري قال ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس فيما دون خمس ذود صدقة وليس فيما دون خمس اواق صدقة وليس فيما دون خمسة اوسق صدقة وفي الباب عن ابي هريرة وابن عمر وجابر وعبد الله بن عمرو **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان وشعبة ومالك بن انس عن عمرو بن يحيى عن ابيه عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث عبد العزيز عن عمرو بن يحيى **قال** ابو عيسى حديث ابي سعيد حديث حسن صحيح

اُنسے معاذ بن جبل سے کہا اُنہنے بھیجا مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف اور حکم کیا مجھے کہ لوں ہر تیس گائے سے ایک بچھڑا یا بچھڑی[1] اور ہر چالیس سے ایک مسنہ اور ہر ایک بالغ سے ایک دینار یا برابر اُسکے کپڑے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث سفیان سے اُنہنے اعمش سے اُنہنے ابی وائل سے اُنہنے مسروق سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجا اور اُنکو صدقہ لینے کا حکم دیا اور یہ صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے شعبہ سے اُنہنے عمرو بن مرہ سے کہا اُنہنے سوال کیا میں نے ابا عبیدہ سے کیا تم عبداللہ سے کوئی حدیث یاد رکھتا ہے کہا اُنہنے نہیں

باب صدقہ میں عمدہ مال لینا مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے زکریا بن اسحاق مکی نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی نے ابی معبد سے اُنہنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجا پس فرمایا آپ نے تو ایسی قوم کے پاس جاتا ہے جو اہل کتاب ہیں تو اُنکو کلمہ شہادت کی طرف بلا نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور میں رسول اللہ کا ہوں پس اگر وہ اس امر کی اطاعت کریں تو اُنکو خبر دے کہ اُنپر اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں دن اور رات میں فرض کی ہیں پس اگر وہ اُسکی بھی اطاعت کریں تو اُنکو خبر دے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنپر صدقہ اُنکے مالوں کا فرض کیا ہے اُنکے دولتمندوں سے لیا جاوے اور اُنکے فقیروں پر رد کیا جاوے پس اگر وہ اُسکی بھی اطاعت کریں تو تو عمدہ مال لینے سے بچیو اور مظلوم کی بددعا سے ڈریو کیونکہ درمیان اُسکے اور اللہ تعالیٰ کے پردہ نہیں ہے یعنی جلدی قبول ہوتی ہے اور اس باب میں روایت ہے صنابحی سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور ابو معبد ابن عباس کا غلام ہے نام اُسکا نافذ ہے

باب زراعت اور میوے اور دانوں کے صدقہ کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے عمرو بن یحییٰ مازنی سے اُنہنے اپنے باپ سے اُنہنے ابی سعید خدری سے کہا اُنہنے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نہیں ہے پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ اور نہیں پانچ اوقیہ[2] سے کم چاندی میں زکوٰۃ اور نہیں پانچ وسق سے کم جو اناج ہے میں زکوٰۃ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابن عمر اور جابر اور عبداللہ بن عمرو سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان اور شعبہ اور مالک بن انس نے عمرو بن یحییٰ سے اُنہنے اپنے باپ سے اُنہنے ابی سعید خدری سے اُنہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث عبدالعزیز کے جو عمرو بن یحییٰ سے ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن صحیح ہے۔

---

[1] بچھڑی بچھڑا وہ ہے جو ایک سال کا ہو اور مسنہ وہ ہے جو دو برس کا ہو [illegible] ہر ایک بالغ [illegible] سے سال میں ایک دینار لیا جاوے یا اُسکی قیمت کے برابر کپڑے وغیرہ [illegible]

[2] اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے [illegible] اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے [illegible] حدیث میں [illegible] امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک [illegible] اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک [illegible] زکوٰۃ [illegible] دسواں حصہ ۔

وقد روي من غير وجه عنه والعمل على هذا عند اهل العلم ان ليس فيما دون خمسة اوسق صدقة والوسق ستون صاعا وخمسة اوسق ثلثمائة صاع وصاع النبي صلى الله عليه وسلم خمسة ارطال وثلث وصاع اهل الكوفة ثمانية ارطال وليس فيما دون خمسة اواق صدقة والوقية اربعون درهما وخمس اواق مائتا درهم وليس فيما دون خمس ذود يعني ليس فيما دون خمس من الابل صدقة فاذا بلغت خمسا وعشرين من الابل ففيها بنت مخاض وفيما دون خمس وعشرين من الابل في كل خمس من الابل شاة **باب** ماجاء ليس في الخيل والرقيق صدقة **حدثنا** محمد بن العلاء ابو كريب ومحمود بن غيلان قالا نا وكيع عن سفيان وشعبة عن عبد الله بن دينار عن سليمان بن يسار عن عراك بن مالك عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس على المسلم في فرسه ولا عبده صدقة وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وعلي **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اهل العلم انه ليس في الخيل السائمة صدقة ولا في الرقيق اذا كانوا للخدمة صدقة الا ان يكونوا للتجارة فاذا كانوا للتجارة ففي اثمانهم الزكوة اذا حال عليها الحول **باب** ماجاء في زكوة العسل **حدثنا** محمد بن يحيى النيسابوري نا عمرو بن ابي سلمة التنيسي عن صدقة بن عبد الله عن موسى بن يسار عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في العسل في كل عشرة ازق زق وفي الباب عن ابي هريرة وابي سيارة المتعي وعبد الله بن عمرو **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر في اسناده مقال ولا يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب كبير شيء والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم وبه يقول احمد واسحق وقال بعض اهل العلم ليس في العسل شيء **باب** ماجاء لا زكوة على المال المستفاد حتى يحول عليه الحول **حدثنا** يحيى بن موسى نا هارون بن صالح الطلحي نا عبد الرحمن بن زيد بن اسلم عن ابيه عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من استفاد مالا فلا زكوة عليه حتى يحول عليه الحول وفي الباب عن سری بنت نبهان **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الوهاب الثقفي نا ايوب عن نافع عن ابن عمر قال من استفاد مالا فلا زكوة فيه حتى يحول عليه الحول عند ربه

اور اس سے کئی وجہ سے مروی ہے اور عمل ہے اہل علم کے نزدیک اسپر کہ نہیں ہے پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ اور وسق ساٹھ صاع کا ہے اور پانچ وسق تین سو صاع ہوتے ہیں اور صاع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچ رطل اور تہائی رطل کا ہے اور صاع اہل کوفہ کا آٹھ رطل کا ہے اور پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ اور اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے اور پانچ اوقیہ دو سو درم کے اور نہیں ہے پانچ ذود سے کم میں یعنے پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے پس جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو ان میں بنت مخاض ہے اور کم میں پچیس اونٹوں سے پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے **باب** اس بیان میں کہ گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن علاء یعنے ابو کریب اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان اور شعبہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن دینار سے اُنہوں نے سلیمان بن یسار سے اُنہوں نے عراک بن مالک سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے مسلمان پر اُسکے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمرو اور علی سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور عمل ہے اہل علم کے نزدیک اسپر کہ گھوڑے چرنے والے میں زکوٰۃ نہیں ہے اور نہ غلام میں زکوٰۃ ہے جبکہ خدمت کے لیے ہوں مگر جو تجارت کے لیے ہوں پس جب تجارت کے لیے ہوں تو انکی قیمت میں زکوٰۃ ہے جب اُنپر سال گذر جائے **باب** شہد کی زکوٰۃ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحییٰ نیشاپوری نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن ابی سلمہ تنیسی نے صدقہ بن عبداللہ سے اُنہوں نے موسیٰ بن یسار سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد کے حق میں کہ دس مشکوں میں ایک مشک ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی سیارہ متعی اور عبداللہ بن عمرو سے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث کی سند میں گفتگو ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کوئی عمدہ روایت صحیح نہیں ہوئی اور اکثر اہل علم کی رائے اسی پر ہے اور یہی کہتا ہے احمد اور اسحاق۔ اور کہا بعض اہل علم نے شہد میں کچھ زکوٰۃ نہیں ہے **باب** اس بیان میں کہ حاصل کردہ مال پر زکوٰۃ نہیں تا وقتیکہ اسپر سال گذر نہ لے **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ہارون بن صالح نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن زید بن اسلم نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مال حاصل کرے تو اسپر زکوٰۃ نہیں تاوقتیکہ اسپر ایک سال گذر جاوے اور اس باب میں روایت ہے سری بنت نبہان سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالوہاب ثقفی نے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے جو شخص مال حاصل کرے تو اسپر زکوٰۃ نہیں تاوقتیکہ اسپر ایک سال اُسکے مالک کے پاس گذر جائے۔

وهذا اصح من حديث عبد الرحمن بن زيد بن اسلم قال ابو عيسى ورواه ايوب وعبيد الله وغير واحد عن نافع عن ابن عمر موقوفا وعبد الرحمن بن زيد بن اسلم ضعيف في الحديث ضعفه احمد بن حنبل وعلي بن المديني وغيرهما من اهل الحديث وهو كثير الغلط وقد روي عن غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان لا زكوة في المال المستفاد حتى يحول عليه الحول وبه يقول مالك بن انس والشافعي واحمد بن حنبل واسحق وقال بعض اهل العلم اذا كان عنده مال تجب فيه الزكوة ففيه الزكوة وان لم يكن عنده سوى المال المستفاد مال تجب فيه الزكوة لم تجب عليه في المال المستفاد زكوة حتى يحول عليه الحول فان استفاد مالا قبل ان يحول عليه الحول فانه يزكي المال المستفاد مع ماله الذي وجبت فيه الزكوة وبه يقول سفيان الثوري واهل الكوفة **باب** ما جاء ليس على المسلمين جزية **حدثنا** يحيى بن اكثم نا جرير عن قابوس بن ابي ظبيان عن ابيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلح قبلتان في ارض واحدة وليس على المسلمين جزية **حدثنا** ابو كريب نا جرير عن قابوس بهذا الاسناد نحوه وفي الباب عن سعيد بن زيد وجد حرب بن عبيد الله الثقفي **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس قد روي عن قابوس بن ابي ظبيان عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا والعمل على هذا عند عامة اهل العلم ان النصراني اذا اسلم وضعت عنه جزية رقبته وقول النبي صلى الله عليه وسلم ليس على المسلمين جزية عشور انما يعني به جزية الرقبة وفي الحديث ما يفسر هذا حيث قال انما العشور على اليهود والنصارى وليس على المسلمين عشور **باب** ما جاء في زكوة الحلي **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن ابي وائل عن عمرو بن الحارث بن المصطلق عن ابن اخي زينب امرأة عبد الله عن زينب امرأة عبد الله قالت خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا معشر النساء تصدقن ولو من حليكن فانكن اكثر اهل جهنم يوم القيمة

اور یہ حدیث صحیح ہے۔ عبدالرحمن بن زید بن اسلم کی حدیث سے کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کیا اسکو ایوب اور عبید اللہ اور کئی ایک نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے موقوف اور عبدالرحمن بن زید بن اسلم حدیث میں ضعیف ہے۔ اور احمد بن حنبل اور علی بن مدینی وغیرہ نے اہل حدیث سے اسکو ضعیف کہا ہے۔ اور بہت غلطی کرنے والا ہے۔ اور کئی ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے مروی ہے کہ مال حاصل شدہ میں زکوۃ نہیں تاکہ اسپر ایک سال کامل گذرے۔ اور یہی کہتا ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحاق اور کہا بعض اہل علم نے جبکہ پاس کسی شخص کے ایسا مال ہو کہ جسمیں زکوۃ واجب ہے تو اس مال حاصل شدہ میں بھی زکوۃ ہے اور اگر اُسکے پاس سوائے مال حاصل شدہ کے کوئی ایسا مال نہو کہ جسمیں زکوۃ واجب ہے تو اس مال حاصل شدہ میں بھی زکوۃ واجب نہیں۔ تاکہ اُسپر ایک سال گذر جائے۔ پس اگر اُسنے ایک سال گذرنے سے پہلے کچھ مال حاصل کیا ہو تو چاہیے کہ مال حاصل شدہ کو ساتھ اُس مال کے کہ جسمیں زکوۃ واجب ہو چکی ہے پاک کرے۔ اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ **باب** اس بیان میں کہ مسلمانوں پر جزیہ نہیں **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن اکثم نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے قابوس بن ابی ظبیان سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قبلے ایک زمین میں بہتر نہیں اور نہ مسلمانوں پر جزیہ ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے قابوس سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اسکے اور اس باب میں روایت ہے سعید بن زید اور حرب بن عبید اللہ ثقفی کے دادا سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی مروی ہے قابوس بن ابی ظبیان سے اُنہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور عامہ اہل علم کے نزدیک عمل اسپر ہے کہ عیسائی جب وقت اسلام لاوے تو اسکی گردن کا جزیہ اس سے معاف کیا جاوے۔ اور قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مسلمانوں پر جزیہ عشور کا نہیں ہے مراد اس سے جزیہ گردن کا ہے اور حدیث میں وہ الفاظ ہیں جو اسکی تفسیر کرتے ہیں کیونکہ فرمایا آپ نے عشور کہ فقط یہود اور نصاریٰ پر ہے مسلمانوں پر عشور نہیں **باب** زیور کی زکوۃ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُنہوں نے ابی وائل سے اُنہوں نے عمرو بن حارث بن مصطلق سے اُنہوں نے زینب کے بھتیجے سے جو عبد اللہ کی بیوی سے اُنہوں نے زینب عبد اللہ کی بیوی سے کہا اُنہوں نے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا اور فرمایا اے گروہ عورتوں کے صدقہ کرو اگرچہ اپنے زیوروں سے ہو کیونکہ تم قیامت کے دن دوزخ میں بہت جانے والی ہو۔

---

[۱] مال حاصل شدہ وہ ہے کہ درمیان سال کے حاصل ہو جیسے میراث وغیرہ سے ہو یا پہلے مال کے منافع میں سے ہو۔ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ وہ پہلے مال سے زائد نہیں ہے لہٰذا اسکے واسطے نیا سال شمار چاہیے کہ زکوٰۃ واجب ہو۔ اور امام اعظم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ اسی مال میں جو پہلے مال سے ملحق ہو جاتا ہے اور وہ مال حاصل شدہ کو جو پہلے مال کا ملحق ہوا۔ پس ضرورت نہیں تجدید حول کی اول مال سے ملحق ہو کر۔

حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داؤد عن شعبة عن الاعمش قال سمعت ابا وائل يحدث عن عمرو بن الحارث بن اخي زينب امرأة عبد الله عن زينب امرأة عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وهذا اصح من حديث ابي معاوية وابو معاوية وهم في حديثه فقال عمرو بن الحارث عن ابن اخي زينب والصحيح انما هو عمرو بن الحارث بن اخي زينب وقد روي عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم انه راى في الحلي زكوة وفي اسناده مقال واختلف اهل العلم في ذلك فراى بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين في الحلي زكوة ما كان منه ذهب وفضة وبه يقول سفيان الثوري وعبد الله بن المبارك وقال بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابن عمر وعائشة وجابر بن عبد الله وانس بن مالك ليس في الحلي زكوة وهكذا روي عن بعض فقهاء التابعين وبه يقول مالك بن انس والشافعي واحمد واسحق **حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان امرأتين اتتا رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي ايديهما سواران من ذهب فقال لهما اتؤديان زكوته فقالتا لا فقال لهما رسول الله صلى الله عليه وسلم اتحبان ان يسوركما الله بسوارين من نار قالتا لا قال فاديا زكوته **قال** ابو عيسى هذا حديث قد رواه المثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب نحو هذا والمثنى بن الصباح وابن لهيعة يضعفان في الحديث ولا يصح في هذا عن النبي صلى الله عليه وسلم شيء **باب** ما جاء في زكوة الخضراوات **حدثنا** علي بن خشرم نا عيسى بن يونس عن الحسين عن محمد بن عبد الرحمن بن عبيد عن عيسى بن طلحة عن معاذ انه كتب الى النبي صلى الله عليه وسلم يسأله عن الخضراوات وهي البقول فقال ليس فيها شيء **قال** ابو عيسى اسناد هذا الحديث ليس بصحيح وليس يصح في هذا الباب عن النبي صلى الله عليه وسلم شيء وانما يروى هذا عن موسى بن طلحة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا

حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے شعبہ سے اُنہوں نے اعمش سے کہا اُنہوں نے میں نے سنا ابو وائل سے کہ حدیث کرتا تھا عمرو بن حارث سے جو بھتیجا زینب کا ہے جو عبد اللہ کی بیوی ہیں اُنہوں نے زینب عبد اللہ کی بیوی سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور یہ صحیح ہے ابی معاویہ کی حدیث سے اور ابو معاویہ نے اپنی حدیث میں وہم کیا ہے کہا اُنہوں نے عمرو بن الحارث عن ابن اخی زینب اور صحیح یہ ہے عمرو بن الحارث بن اخی زینب اور مروی ہے عمرو بن شعیب سے اُنہوں نے روایت کی ہے اپنے باپ سے اُنہوں نے اپنے دادا سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا آپ نے زیور میں زکوۃ ہے اور اسکی سند میں کلام ہے اور اہل علم نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے سو بعض اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین سے یہ مذہب ہے کہ اس زیور میں زکوۃ ہے جو سونا چاندی سے ہو اور یہی کہتا ہے سفیان ثوری اور عبد اللہ بن مبارک۔ اور کہا بعض اصحاب نے انہیں سے ابن عمر اور عائشہ اور جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک ہیں کہ زیور میں زکوۃ نہیں اور اسی طرح بعض فقہائے تابعین سے مروی ہے اور یہی کہتا ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق **حدیث کی** ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے عمرو بن شعیب سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے اپنے دادا سے اُنہوں نے دو عورتوں سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور اُن دونوں کے ہاتھ میں سونے کے کنگن تھے۔ پس آپ نے اُن دونوں سے فرمایا کیا اُنکی زکوۃ ادا کرتی ہو سو کہا اُن دونوں نے کہ نہیں پھر اُن دونوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم پسند کرتی ہو یہ بات کہ تمکو اللہ تعالے آگ کے کنگن پہنا دے۔ کہا اُن دونوں نے نہیں فرمایا آپ نے پس اُنکی زکوۃ ادا کیا کرو **کہا** ابو عیسی نے اس حدیث کو مثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے بھی مثل اُسکے روایت کی ہے اور مثنی ابن صباح اور ابن لہیعہ یہ دونوں حدیث میں ضعیف ہیں اور اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت صحیح ثابت نہیں ہوئی **باب** ترکاریوں؎ کی زکوۃ کے بیان میں **حدیث کی** ہمسے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے حسین سے اُنہوں نے محمد بن عبد الرحمن بن عبید سے اُنہوں نے عیسی بن طلحہ سے اُنہوں نے معاذ سے کہ اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لکھا کہ سبزیوں میں کیا حکم ہے اور سبزی ترکاریاں کو بولتے ہیں۔ پس فرمایا آپ نے انمیں کچھ زکوۃ نہیں **کہا** ابو عیسی نے اس حدیث کی سند صحیح نہیں۔ اور اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت صحیح ثابت نہیں ہوئی اور یہ حدیث بواسطہ موسی بن طلحہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل مروی ہے۔

؎ یہی مذہب ہے امام ابو یوسف اور محمد کا کہ ترکاریوں میں زکوۃ نہیں ہے اور امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ ہر ایک قسم ترکاری میں زکوۃ ہے دلیل اسکی یہ حدیث ہے ما اخرجت الارض ففیہ العشر یعنی جو چیز زمین نکالے اسمیں دسواں حصہ ہے۔ جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث عام ہے تخصیص اسکی اس حدیث سے ہوگئی ہے ۱۲

والعمل على هذا عند اهل العلم انه ليس في الخضراوات صدقة **قال** ابو عيسى والحسن هو ابن عمارة وهو ضعيف عند اهل الحديث ضعفه شعبة وغيره وتركه عبد الله بن المبارك **باب** ما جاء في الصدقة فيما يسقى بالانهار وغيرها **حدثنا** ابو موسى الانصارى نا عاصم بن عبد العزيز المدينى نا الحارث بن عبد الرحمن بن ابى ذباب عن سليمان بن يسار وبسر بن سعيد عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما سقت السماء والعيون العشر وفيما سقى بالنضح نصف العشر وفى الباب عن انس بن مالك وابن عمر وجابر **قال** ابو عيسى وقد روى هذا الحديث عن بكير بن عبد الله بن الاشج وعن سليمان بن يسار وبسر بن سعيد عن النبى صلى الله عليه وسلم مرسلا وكان هذا الحديث اصح وقد صح حديث ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم فى هذا الباب وعليه العمل عند عامة الفقهاء **حدثنا** احمد بن الحسن نا سعيد بن ابى مريم نا ابن وهب قال حدثنى يونس عن ابن شهاب عن سالم عن ابيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه عين فيما سقت السماء والعيون او كان عثريا العشور وفيما سقى بالنضح نصف العشر **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فى زكوة مال اليتيم **حدثنا** محمد بن اسمعيل نا ابراهيم بن موسى نا الوليد بن مسلم عن المثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبى صلى الله عليه وسلم خطب الناس فقال الا من ولى يتيما له مال فليتجر فيه ولا يتركه حتى تاكله الصدقة **قال** ابو عيسى انما روى هذا الحديث من هذا الوجه وفى اسناده مقال لان المثنى بن الصباح يضعف فى الحديث وروى بعضهم هذا الحديث عن عمرو بن شعيب ان عمر بن الخطاب فذكر هذا الحديث وقد اختلف اهل العلم فى هذا الباب فرأى غير واحد من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم فى مال اليتيم زكوة منهم عمر وعلى وعائشة وابن عمر وبه يقول مالك والشافعى واحمد واسحق وقالت طائفة من اهل العلم ليس فى مال اليتيم زكوة وبه يقول سفيان الثورى وعبد الله بن المبارك وعمرو بن شعيب هو ابن محمد بن عبد الله بن عمرو بن العاص وشعيب قد سمع من جده عبد الله بن عمرو وقد تكلم يحيى بن سعيد فى حديث عمرو بن شعيب

اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہی کہ ترکاریوں میں زکوٰۃ نہیں ہی کہا ابو عیسیٰ نے اور حسن وہ ابن عمارہ ہی اور اہل حدیث کے نزدیک وہ ضعیف ہی شعبہ وغیرہ نے اسکو ضعیف کیا ہی۔ اور چھوڑ دیا اسکو عبد اللہ بن مبارک نے **باب** اس چیز کی زکوٰۃ کے بیان میں جو نہروں وغیرہ سے پلائی جاتی ہیں **حدیث** کی ہمسے ابو موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے عاصم بن عبد العزیز مدینی نے کہا حدیث کی ہمسے حارث بن عبد الرحمٰن بن ابی ذباب نے سلیمان بن یسار اور بسر بن سعید سے اُنہنے ابی ہریرہ سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز میں کہ جسکو بارش اور چشموں سے پانی ملے اسمیں دسواں حصہ ہی۔ اور فرمایا اسمیں جو ڈولوں (یا کنوئین) سے پانی جانے اسمیں بیسواں حصہ ہی۔ اور اس باب میں روایت ہی انس بن مالک اور ابن عمر اور جابر سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہی یہ حدیث بواسطہ بکیر بن عبد اللہ بن اشج اور سلیمان بن یسار اور بسر بن سعید کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل۔ گویا یہ حدیث صحیح ہی اور حدیث ابن عمر کی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں ہی وہ صحیح ہی اور عام فقہاء کے نزدیک عمل اسی پر ہی **حدیث** کی ہمسے احمد بن حسن نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی مریم نے کہا حدیث کی ہمسے ابن وہب نے کہا حدیث کی ہمسے یونس نے ابن شہاب سے اُنہنے سالم سے اُنہنے اپنے باپ سے اُنہنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مقرر کیا آپ نے اُس زمین میں کہ جسکو بارش اور چشموں سے پانی ملے یا سیرابی ہو دسواں حصہ۔ اور اس زمین میں جو ڈولوں سے پلائی جائے بیسواں حصہ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** یتیم کے مال کی زکوٰۃ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے مثنیٰ بن صباح سے اُنہنے عمرو بن شعیب سے اُنہنے اپنے باپ سے اُنہنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ سنایا خبردار کہ جو کوئی ایسے یتیم کا والی ہو کہ جسکے پاس مال ہی تو چاہیے کہ اسمیں تجارت کرے اور اسکو چھوڑ نہ دے کہ اُسکو زکوٰۃ ہی کھا جاوے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث فقط اسی وجہ سے مروی ہی اور اسکی سند میں کلام ہی کہ مثنیٰ بن صباح حدیث میں ضعیف کیا گیا ہی۔ اور بعض نے اس حدیث کو عمرو بن شعیب سے روایت کی ہی کہ عمر بن خطاب نے ذکر کیا اس حدیث کو اور اہل علم نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہی پس کئی ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا مذہب ہی کہ یتیم کے مال میں زکوٰۃ ہی انہیں سے عمر اور علی اور عائشہ اور ابن عمر ہیں اور اسی کو کہتا ہی مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔ اور کہا ایک گروہ نے اہل علم سے کہ یتیم کے مال میں زکوٰۃ نہیں ہی۔ اور اسی کے ساتھ قائل ہوا ہی سفیان ثوری اور عبد اللہ بن مبارک اور عمرو بن شعیب جو بیٹا ہی محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عاص کا حالانکہ شعیب نے اپنے دادا عبد اللہ بن عمرو سے سنا ہی۔ اور یحییٰ بن سعید نے عمرو بن شعیب کی حدیث میں کلام کیا ہی

وقال هو عندنا واه ومن ضعفه فانما ضعفه من قبل انه يحدث من صحيفة جده عبد الله بن عمرو واما اكثر اهل الحديث فيحتجون بحديث عمرو بن شعيب ويثبتونه منهم احمد واسحق وغيرهما **باب** ما جاء ان العجماء جرحها جبار وفي الركاز الخمس **حدثنا** قتيبة نا الليث بن سعد عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب وابي سلمة عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال العجماء جرحها جبار والمعدن جبار والبئر جبار وفي الركاز الخمس وفي الباب عن انس بن مالك وعبد الله بن عمرو وعبادة بن الصامت وعمرو بن عوف المزني وجابر **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الخرص **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد الطيالسي نا شعبة قال اخبرني خبيب بن عبد الرحمن قال سمعت عبد الرحمن بن مسعود بن دينار يقول جاء سهل بن ابي حثمة الى مجلسنا فحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول اذا خرصتم فخذوا ودعوا الثلث فان لم تدعوا الثلث فدعوا الربع وفي الباب عن عائشة وعتاب بن اسيد وابن عباس **قال** ابو عيسى والعمل على حديث سهل بن ابي حثمة عند اكثر اهل العلم في الخرص وبحديث سهل بن ابي حثمة يقول اسحق واحمد والخرص اذا ادركت الثمار من الرطب والعنب مما فيه الزكوة بعث السلطان خارصا فخرص عليهم والخرص ان ينظر من يبصر ذلك فيقول يخرج من هذا من الزبيب كذا ومن التمر كذا وكذا فيحصى عليهم وينظر مبلغ العشر من ذلك فيثبت عليهم ثم يخلي بينهم وبين الثمار فيصنعون ما احبوا فاذا ادركت الثمار اخذ منهم العشر هكذا فسره بعض اهل العلم وبهذا يقول مالك والشافعي واحمد واسحق **حدثنا** ابو عمرو مسلم بن عمرو الحذاء المديني نا عبد الله بن نافع عن محمد بن صالح التمار عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن عتاب بن اسيد ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يبعث على الناس من يخرص عليهم كرومهم وثمارهم وبهذا الاسناد ان النبي صلى الله عليه وسلم قال في زكوة الكروم انها تخرص كما يخرص النخل ثم تؤدى زكوته زبيبا كما تؤدى زكوة النخل تمرا

اور کہا کہ یہ حدیث ہمارے نزدیک واہی ہے اور جنہوں نے اسکو ضعیف کیا ہے اسی سبب سے ضعیف کیا ہے کہ وہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو کی کتاب سے حدیث کرتا ہے اور اکثر اہل حدیث عمرو بن شعیب کی حدیث سے حجت پکڑتے ہیں اور اسکو ثابت رکھتے ہیں انہیں سے احمد اور اسحاق وغیرہ ہیں **باب** اس بیان میں کہ جانور کے مارنے میں بدلا نہیں ہے اور دفینہ جاہلیت میں خمس یعنی پانچواں حصہ ہے **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث بن سعد نے ابن شہاب سے اُنہوں نے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جانور کے مارنے میں بدلا نہیں اور کان میں بدلا نہیں اور کنوئیں میں بدلا نہیں اور دفینہ جاہلیت میں پانچواں حصہ ہے اور اس باب میں روایت ہے انس بن مالک اور عبداللہ بن عمرو اور عبادہ بن صامت اور عمرو بن عوف مزنی اور جابر سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** درخت پر تخمینہ کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے کہا خبر دی مجھ کو حبیب بن عبدالرحمن نے کہا سنا میں نے عبدالرحمن بن مسعود بن دینار سے کہتا تھا سہل بن ابی حثمہ ہماری مجلس کی طرف آیا اور اُس نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کسی چیز کا تخمینہ کیا کرو تو لے لو اور تہائی کو (زکوٰۃ سے) چھوڑ دیا کرو۔ پس اگر تہائی نہ چھوڑو تو چوتھائی تو چھوڑ دو اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور عتاب بن اسید اور ابن عباس سے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور اکثر اہل علم کے نزدیک تخمینہ کے باب میں عمل سہل بن ابی حثمہ کی حدیث پر ہے اور حدیث بیان کرتا ہے سہل بن ابی حثمہ کی اسحاق اور احمد تخمینہ اس وقت ہو کہ جب میوہ کھجور اور انگور سے یعنی اُن چیزوں سے کہ جن میں زکوٰۃ واجب ہے پکنے کے قریب ہو تو بھیجے سلطان کسی تخمینہ کرنے والے کو کہ بھیجے وہ انپر تخمینہ کرے اور تخمینہ یہ ہے کہ جو کوئی اس امر کی بصارت رکھتا ہو دیکھ کر کہدے کہ اس منقی سے اس قدر نکلے گا اور کھجوروں سے اس قدر اور اس قدر سو انپر تخمینہ لگا دے اور دیکھے کہ اس سے عشر کس قدر ہوتا ہے تو انپر عشر ثابت کرے پھر انکا اور میوہ کا راستہ چھوڑ دے پس وہ کریں جو چاہیں پھر جب میوہ پختہ ہو جائے تو انپر عشر لیوے ایسا ہی بعض اہل علم نے اسکی تفسیر کی ہے اور یہی کہتا ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **حدیث** کی ہم سے ابو عمرو یعنی مسلم بن عمرو حذاء مدینی نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن نافع نے محمد بن صالح تمار سے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے سعید بن مسیب سے اُنہوں نے عتاب بن اسید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف بھیجتے تھے اس شخص کو جو انپر انکے انگوروں کی اور میووں کی جانچ کرے۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کی زکوٰۃ کے بارے میں فرمایا ہے کہ اسکی جانچ کی جاوے جیسا کھجوروں کی جانچ کی جاتی ہے پھر اسکی زکوٰۃ اس وقت ادا کیجائے کہ منقی ہو جائے جیسا کہ کھجوروں کی زکوٰۃ حالت تمر میں ادا کی جاتی ہے۔

سلہ یعنی جانور کسی کا مارا [illegible] مالک کے کسی کو روندوالے یا زخمی کرے تو اُسکے مالک پر تاوان نہیں اور اگر [illegible] کان کھودنے میں گر [illegible] کو بیان گر پڑے [illegible]
[illegible]

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب وقد روی ابن جریج هذا الحدیث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة وسألت محمدا عن هذا فقال حدیث ابن جریج غیر محفوظ وحدیث سعید بن المسیب عن عتاب بن اسید اصح **باب** ماجاء فی العامل علی الصدقة بالحق **حدثنا** احمد بن منیع نا یزید بن هارون نا یزید بن عیاض عن عاصم بن عمر بن قتادة ح وحدثنا محمد بن اسمعیل نا احمد بن خالد عن محمد بن اسحٰق عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود بن لبید عن رافع بن خدیج قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول العامل علی الصدقة بالحق کالغازی فی سبیل الله حتی یرجع الی بیته **قال** ابو عیسیٰ حدیث رافع بن خدیج حدیث حسن ویزید بن عیاض ضعیف عند اهل الحدیث وحدیث محمد بن اسحٰق اصح **باب** فی المعتدی فی الصدقة **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن سعد بن سنان عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المعتدی فی الصدقة کمانعها قال وفی الباب عن ابن عمر وام سلمة وابی هریرة **قال** ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث غریب من هذا الوجه وقد تکلم احمد بن حنبل فی سعد بن سنان وهکذا یقول اللیث بن سعد عن یزید بن ابی حبیب عن سعد بن سنان عن انس بن مالک **قال** ابو عیسیٰ سمعت محمدا یقول والصحیح سنان بن سعد وقوله المعتدی فی الصدقة کمانعها یقول علی المعتدی من الاثم کما علی المانع اذا منع **باب** ماجاء فی رضی المصدق **حدثنا** علی بن حجر نا محمد بن یزید عن مجالد عن الشعبی عن جریر قال قال النبی صلی الله علیه وسلم اذا اتاکم المصدق فلا یفارقنکم الا عن رضی **حدثنا** ابو عمار نا سفیان عن داؤد عن الشعبی عن جریر عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحوه **قال** ابو عیسیٰ حدیث داؤد عن الشعبی اصح من حدیث مجالد وقد ضعف مجالد بعض اهل العلم وهو کثیر الغلط **باب** ماجاء ان الصدقة تؤخذ من الاغنیاء فترد علی الفقراء **حدثنا** علی بن سعید الکندی نا حفص بن غیاث عن اشعث عن عون بن ابی جحیفة عن ابیه

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور روایت کی ہے یہ حدیث ابن جریج نے ابن شہاب سے اُنہوں نے عروہ سے اُنہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا میں نے اسکی بابت محمد (یعنے محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) سے پوچھا تو کہا اُنہوں نے حدیث ابن جریج کی محفوظ نہیں ہے۔ اور حدیث سعید بن مسیب کی جو عتاب بن اسید سے ہے وہ صحیح ہے **باب** اس شخص کی فضیلت کے بیان میں جو صدقے کا کام ساتھ حق کے کرے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن عیاض نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے **ح** اور حدیث کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہم سے احمد بن خالد نے محمد بن اسحاق سے اُنہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُنہوں نے محمود بن لبید سے اُنہوں نے رافع بن خدیج سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے وہ شخص کہ صدقے پر ساتھ حق کے کام کرے مثل غازی کے ہے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں یہاں تک کہ اپنے گھر کی طرف رجوع کرے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث رافع بن خدیج کی حسن ہے اور یزید بن عیاض اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہے اور حدیث محمد بن اسحاق کی صحیح تر ہے **باب** اس شخص کے بیان میں جو صدقہ میں تجاوز کرے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اُنہوں نے سعد بن سنان سے اُنہوں نے انس بن مالک سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص صدقے میں تجاوز کرے مثل منع کرنے والے کے ہے۔ کہا راوی نے اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور ام سلمہ اور ابی ہریرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی اس وجہ سے غریب ہے اور احمد بن حنبل نے سعد بن سنان کے حق میں کلام کیا ہے اور ایسا ہی کہتا ہے لیث بن سعد یزید بن ابی حبیب سے وہ سعد بن سنان سے وہ انس بن مالک سے کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے محمد سے کہتا اور صحیح سنان بن سعد ہے۔ اور قول آنحضرت کا کہ تجاوز کرنے والا صدقہ میں مثل منع کرنے والے کے ہے کہتا ہے کہ تجاوز کرنے والے پر گناہ ہے جیسے کہ منع کرنے والے پر گناہ ہے جب وہ منع کرے **باب** صدقہ لینے والے کی رضا کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن یزید نے مجالد سے اُنہوں نے شعبی سے اُنہوں نے جریر سے کہا اُنہوں نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تمہارے پاس صدقہ لینے والا آوے تو چاہیے کہ نہ جدا ہووے مگر رضامندی سے **حدیث** کی ہم سے ابو عمار نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے داؤد سے اُنہوں نے شعبی سے اُنہوں نے جریر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث داؤد کی جو شعبی سے ہے مجالد کی حدیث سے صحیح تر ہے اور مجالد کو بعض اہل علم نے ضعیف کہا ہے اور بہت غلطی کرتا ہے **باب** اس بیان میں کہ زکوٰۃ غنیوں سے لیجاوے اور فقیروں کو دی جاوے **حدیث** کی ہم سے علی بن سعید کندی نے کہا حدیث کی ہم سے حفص بن غیاث نے اشعث سے اُنہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے

قال قدم علینا مصدق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ الصدقۃ من اغنیائنا فجعلها فی فقرائنا وکنت غلاما یتیما فاعطانی منها قلوصا وفی الباب عن ابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث ابی جحیفۃ حدیث حسن غریب **باب** من تحل لہ الزکوۃ **حدثنا** قتیبۃ وعلی بن حجر قال قتیبۃ حدثنا شریک وقال علی انا شریک المعنی واحد عن حکیم بن جبیر عن محمد بن عبد الرحمن بن یزید عن ابیہ عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سال الناس ولہ ما یغنیہ جاء یوم القیمۃ ومسئلتہ فی وجہہ خموش او خدوش او کدوح قیل یا رسول اللہ ما یغنیہ قال خمسون درهما او قیمتها من الذهب وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو **قال** ابو عیسی حدیث ابن مسعود حدیث حسن وقد تکلم شعبۃ فی حکیم بن جبیر من اجل هذا الحدیث **حدثنا** محمود بن غیلان نا یحیی بن ادم نا سفیان عن حکیم بن جبیر بهذا الحدیث فقال لہ عبد اللہ بن عثمان صاحب شعبۃ لو غیر حکیم حدث بهذا فقال لہ سفیان وما لحکیم لا یحدث عنہ شعبۃ قال نعم قال سفیان سمعت زبیدا یحدث بهذا عن محمد بن عبد الرحمن بن یزید والعمل علی هذا عند بعض اصحابنا وبہ یقول الثوری وعبد اللہ بن المبارک واحمد واسحق قالوا اذا کان عند الرجل خمسون درهما لم تحل لہ الصدقۃ ولم یذهب بعض اهل العلم الی حدیث حکیم بن جبیر ووسعوا فی هذا وقالوا اذا کان عندہ خمسون درهما او اکثر وهو محتاج لہ ان یاخذ من الزکوۃ وهو قول الشافعی وغیرہ من اهل الفقہ والعلم **باب** ما جاء ما یحل لہ الصدقۃ **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو داود الطیالسی انا سفیان ح ونا محمود بن غیلان نا عبد الرزاق نا سفیان عن سعد بن ابراهیم عن ریحان بن یزید عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحل الصدقۃ لغنی ولا لذی مرۃ سوی وفی الباب عن ابی هریرۃ وحبشی بن جنادۃ وقبیصۃ بن المخارق

کہا آئے ہمارے پاس نبی صلعم کے زکوۃ لینے والے اور لیا اُنھوں نے ہمارے غنیوں سے زکوۃ لی اور ہمارے فقیروں کو دی اور میں اسوقت یتیم لڑکا تھا مجھے بھی اُنھنے اُس سے ایک اونٹنی دی اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی جحیفہ کی حسن غریب ہے **باب** اُس شخص کے بیان میں کہ جسکو زکوۃ لینی حلال ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور علی بن حجر نے کہا قتیبہ نے حدیث کی ہمسے شریک نے اور کہا علی نے خبر دی ہمکو شریک نے معنے دونوں کے ایک ہیں حکیم بن جبیر سے اُنھنے محمد بن عبدالرحمن بن یزید سے اُنھنے اپنے باپ سے اُنھنے عبداللہ بن مسعود سے کہا اُنھنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سوال کرے آدمیوں سے اس حالت میں کہ اُسکے پاس اسقدر ہو کہ اسکو غنی کرے تو وہ قیامت کے دن آئیگا اس حالت میں کہ سوال اسکا اسکے منھ میں زخم ہوگا[1]۔ کسی نے کہا اور کسقدر اسکو غنی کرتا ہے۔ فرمایا آپ نے پچاس درم یا قیمت اسکی سونے سے اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے اور شعبہ نے حکیم بن جبیر کے حق میں اسی حدیث کے سبب سے کلام کیا ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے حکیم بن جبیر سے ساتھ اس حدیث کے۔ پس سفیان کو عبداللہ بن عثمان نے کہا جو شعبہ کا ساتھی ہے کہ کاش کہ حکیم کے سوا کوئی اور یہ حدیث روایت کرتا۔ پس عبداللہ بن عثمان کو سفیان نے کہا اور حکیم کو کیا ہو گیا ہے کہ اُس سے شعبہ روایت نہیں کرتا کہا اُنھنے ہاں۔ کہا سفیان نے سنا میں نے زبید سے کہ حدیث کرتا تھا ساتھ اسکے محمد بن عبدالرحمن بن یزید سے اور ہمارے بعض اصحاب کے نزدیک عمل اسی پر ہے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے ثوری اور عبداللہ بن مبارک اور احمد اور اسحاق کہ کہا اُنھوں نے جب کسی مرد کے پاس پچاس درم ہوں تو اُسکے لیے زکوۃ لینی حلال نہیں اور بعض اہل علم حکیم بن جبیر کی حدیث کی طرف نہیں گئے اور اُنھوں نے اسمیں فراخی کی ہے اور کہا ہے کہ جب اسکے پاس پچاس درم یا زیادہ ہوں اور اسکو اُنکی حاجت ہو تو اُسکے لیے زکوۃ سے لینا جائز ہے۔ اور یہ قول ہے شافعی وغیرہ اہل فقہ اور علم سے **باب** اُس شخص کے بیان میں کہ جسکو زکوۃ لینی حلال نہیں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ح اور حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے سعد بن ابراہیم سے اُنھنے ریحان بن یزید سے اُنھنے عبداللہ بن عمرو سے اُنھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہیں حلال زکوۃ لینی غنی کو اور نہ قوی تندرست کو۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے اور حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق سے۔

---

[1] خموش و خدوش و کدوح سب کے معنی ایک ہی ہیں مطلب یہ ہے کہ جو شخص پچاس یا پچاس درم کا مال رکھتے ہوئے لوگوں سے سوال کرے تو قیامت کے دن اسکا منہ اس سوال کے سبب سے زخمی ہوگا

قال ابو عيسى حديث عبد الله بن عمرو حديث حسن وقد روى شعبة عن سعد بن ابراهيم هذا الحديث بهذا الاسناد ولم يرفعه وقد روي في غير هذا الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم لا تحل المسئلة لغني ولا لذي مرة سوي واذا كان الرجل قويا محتاجا ولم يكن عنده شيء فتصدق عليه اجزأ عن المتصدق عند اهل العلم ووجه هذا الحديث عند بعض اهل العلم على المسئلة **حدثنا** علي بن سعيد الكندي نا عبد الرحيم بن سليمان عن مجالد عن عامر عن حبشي بن جنادة السلولي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع وهو واقف بعرفة اتاه اعرابي فاخذ بطرف ردائه فسأله اياه فاعطاه وذهب فعند ذلك حرمت المسألة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المسألة لا تحل لغني ولا لذي مرة سوي الا لذي فقر مدقع او غرم مفظع ومن سال الناس ليثري به ماله كان خموشا في وجهه يوم القيمة ورضفا ياكله من جهنم فمن شاء فليقل ومن شاء فليكثر **حدثنا** محمود بن غيلان نا يحيى بن ادم عن عبد الرحيم بن سليمان نحوه **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب من هذا الوجه **باب** من تحل له الصدقة من الغارمين وغيرهم **حدثنا** قتيبة نا الليث عن بكير بن عبد الله بن الاشج عن عياض بن عبد الله عن ابي سعيد الخدري قال اصيب رجل في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثمار ابتاعها فكثر دينه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تصدقوا عليه فتصدق الناس عليه فلم يبلغ ذلك وفاء دينه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لغرمائه خذوا ما وجدتم وليس لكم الا ذلك وفي الباب عن عائشة وجويرية وانس **قال** ابو عيسى حديث ابي سعيد حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في كراهية الصدقة للنبي صلى الله عليه وسلم واهل ومواليه **حدثنا** بندار نا مكي بن ابراهيم ويوسف بن سعيد الضبعي قالا نا بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتي بشيء سال اصدقة هي ام هدية فان قالوا صدقة لم ياكل وان قالوا هدية اكل وفي الباب عن سلمان وابي هريرة وانس والحسن بن علي وابي عميرة جد معرف بن واصل واسمه رشيد بن مالك

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے اور روایت کی ہے شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے یہ حدیث ساتھ اسی اسناد کے اور اسکو مرفوع نہیں کیا اور غیر اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ نہیں حلال سوال کرنا غنی کو اور نہ قوی تندرست کو اور جب کوئی مرد قوی محتاج ہو اور اسکے پاس کوئی چیز نہ ہو پھر صدقہ کیا جاوے تو اہل علم کے نزدیک صدقہ دینے والے کیطرف سے ادا ہو جائیگا اور وجہ اس حدیث کی نزدیک بعض اہل علم کے یہ ہے کہ نہیں حلال صدقہ غنی کو یا سوال کرنا **حدیث** کی ہم سے علی بن سعید کندی نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحیم بن سلیمان نے مجالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے حبشی بن جنادہ سلولی سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں اس حالت میں کہ آپ عرفہ میں کھڑے ہوئے تھے کہ آپکے پاس ایک اعرابی آیا اور اسنے آپ کی چادر مبارک کا ایک دامن پکڑ لیا اور اسنے آپ سے مانگی سو آپ نے اسکو دیدی اور وہ چلا گیا پس اس وقت میں سوال کرنا حرام ہوا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوال کرنا نہیں حلال غنی کو اور نہ قوی تندرست کو مگر اس فقیر کو جو نہایت ذلت کو پہونچا ہو یا بہت مقروض حاجت والے کو اور جو اسواسطے لوگوں سے سوال کرے کہ اپنا مال زیادہ کرے تو وہ سوال قیامت کے دن اسکے منہ میں زخم اور جلتا ہوا پتھر ہوگا دوزخ سے اسکو کھائیگا سو جو شخص چاہے تو کم کرے اور جو کوئی چاہے پس زیادہ کرے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن آدم نے عبدالرحیم بن سلیمان سے مثل اسکے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث اس وجہ سے غریب ہے **باب** اس شخص کے بیان میں کہ جسکو زکوٰۃ لینی حلال ہے قرضداروں وغیرہ سے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے بکیر بن عبداللہ بن اشج سے انہوں نے عیاض بن عبداللہ سے انہوں نے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص بسبب خریدنے میووں کے مصیبت زدہ ہوا۔ اور اسکا قرض بہت ہوگیا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسپر صدقہ کرو سو لوگوں نے اسپر صدقہ کیا۔ پس وہ صدقہ اسکے قرض کے ادا کرنے کو نہ پہونچ سکا پس رسول اللہ صلعم نے فرمایا اسکے قرضخواہوں کو لے لو جو کچھ پاتے ہو اور تمہارے واسطے سواے اسکے اور کچھ نہیں ہے اور اس باب میں روایت ہے عائشہ جویریہ و انس سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ صدقہ لینا نبی صلعم کو اور آپ کے اہل بیت اور غلاموں کو مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے مکی بن ابراہیم اور یوسف بن سعید ضبعی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ جب کوئی چیز آپ کے پاس آتی تو سوال کرتے کہ کیا صدقہ ہے یا ہدیہ ہے سو اگر لوگ کہتے کہ یہ صدقہ ہے تو نہ کھاتے اور اگر کہتے کہ ہدیہ ہے تو کھا لیتے۔ اور اس باب میں روایت ہے سلمان اور ابی ہریرہ اور انس اور حسن بن علی اور ابی عمیرہ سے جو دادا معرف بن واصل کا ہے اور نام اسکا رشید بن مالک ہے

وميمون ومهران وابن عباس وعبد الله بن عمرو وابي رافع وعبد الرحمن بن علقمة وقد روى هذا الحديث ايضا عن عبد الرحمن
بن علقمة عن عبد الرحمن بن ابي عقيل عن النبي صلى الله عليه وسلم وجد بهز بن حكيم اسمه معوية بن حيدة القشيري **قال**
ابو عيسى حديث بهز بن حكيم حديث حسن غريب **حدثنا** محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن الحكم عن ابن ابي رافع
عن ابي رافع ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث رجلا من بني مخزوم على الصدقة فقال لابي رافع اصحبني كيما تصيب منها
فقال لا حتى آتي رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسأله فانطلق الى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله فقال ان الصدقة لا تحل لنا
وان موالي القوم من انفسهم قال هذا حديث حسن صحيح وابو رافع مولى النبي صلى الله عليه وسلم اسمه اسلم وابن رافع هو عبيد الله بن
ابي رافع كاتب علي بن ابي طالب **باب** ما جاء في الصدقة على ذي القرابة **حدثنا** قتيبة نا سفيان بن عيينة عن عاصم عن حفصة
بنت سيرين عن الرباب عن عمها سلمان بن عامر يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا افطر احدكم فليفطر على تمر فانه بركة فان لم يجد
تمرا فالماء فانه طهور وقال الصدقة على المسكين صدقة وهي على ذي الرحم ثنتان صدقة وصلة وفي الباب عن زينب امرأة عبد الله
بن مسعود وجابر وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث سلمان بن عامر حديث حسن والرباب هي ام الرائح ابنة صليع وهكذا
روى سفيان الثوري عن عاصم عن حفصة بنت سيرين عن الرباب عن عمها سلمان بن عامر عن النبي صلى الله عليه وسلم
نحو هذا الحديث وروى شعبة عن عاصم عن حفصة بنت سيرين عن سلمان بن عامر ولم يذكر فيه عن الرباب وحديث
سفيان الثوري وابن عيينة اصح وهكذا روى ابن عون وهشام بن حسان عن حفصة بنت سيرين عن الرباب عن سلمان
بن عامر **باب** ما جاء ان في المال حقا سوى الزكوة **حدثنا** محمد بن مدوية نا الاسود بن عامر عن شريك عن ابي حمزة
عن الشعبي عن فاطمة ابنة قيس قالت سألت او سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الزكوة فقال ان في المال لحقا
سوى الزكوة ثم تلا هذه الاية التي في البقرة ليس البر ان تولوا وجوهكم الاية

اور میمون سے اور مہران سے اور ابن عباس سے اور عبداللہ بن عمرو سے اور ابی رافع اور عبدالرحمن بن علقمہ سے رضی اللہ عنہم اور مروی ہے یہ حدیث عبدالرحمن بن علقمہ
سے بھی انہوں نے روایت کی عبدالرحمن بن ابی عقیل سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث بہز
بن حکیم کی حسن ہے غریب ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے حکم سے انہوں نے ابن ابی رافع سے انہوں نے ابی رافع
سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو جو قبیلہ بنی مخزوم سے تھا صدقے پر بھیجا تھا سو اس نے ابی رافع سے کہا تو میرے ساتھ چل تاکہ تو صدقے سے کچھ حاصل کرے
کہا انہوں نے نہیں تاکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر دریافت کر لوں سو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا اور آپ سے انہوں نے پوچھا پس فرمایا آپ نے صدقہ ہم کو
حلال نہیں اور غلام کسی قوم کا انہیں سے ہوتے ہیں (یعنی ہمارا مولا ہے) اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو رافع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے نام اس کا اسلم ہے اور ابن ابی رافع
وہ عبیداللہ بن ابی رافع ہیں جو کاتب ہیں علی بن ابی طالب کے **باب** قرابت والوں پر صدقہ کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان
بن عیینہ نے عاصم سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے اپنے چچا سے جو سلمان بن عامر ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ فرمایا آپ نے
جب کوئی تم میں سے افطار کرے تو چاہیے کہ کھجور سے افطار کرے کیونکہ وہ برکت ہے پس اگر کھجور نہ پائے تو پانی کیونکہ وہ پاک ہے اور فرمایا آپ نے صدقہ مسکین پر
تو صدقہ ہی ہے اور ذی قرابت پر صدقہ اور صلہ بھی ہے اور اس باب میں روایت ہے زینب عبداللہ بن مسعود کی بیوی سے اور جابر اور ابی ہریرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث
سلمان بن عامر کی حسن ہے اور رباب بیٹی ام الرائح بنت صلیع کی ہیں اور ایسی ہی روایت کی ہے سفیان ثوری نے عاصم سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے
اپنے چچا سے جو سلمان بن عامر ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کے اور روایت کی شعبہ نے عاصم سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے سلمان
بن عامر سے اور اس میں حفصہ نے رباب کا ذکر نہیں کیا اور روایت سفیان ثوری اور ابن عیینہ کی صحیح تر ہے اور ایسی ہی روایت کی ہے ابن عون اور ہشام بن حسان نے
حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے **باب** اس بیان میں کہ مال میں سوائے زکوٰۃ کے اور بھی حق ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن مدویہ نے
کہا حدیث کی ہم سے اسود بن عامر نے شریک سے انہوں نے ابی حمزہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے فاطمہ بنت قیس سے کہا انہوں نے میں نے یا کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ
کی بابت سوال کیا پس فرمایا آپ نے بیشک مال میں سوائے زکوٰۃ کے اور بھی حق ہے پھر آپ نے یہ آیت واسطے اپنی تصدیق کے پڑھی لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْہَکُمْ الآیۃ۔

[illegible] ۱۲ + + +

حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا محمد بن الطفيل عن شريك عن ابي حمزة عن عامر عن فاطمة بنت قيس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان في المال حقا سوى الزكوة **قال** ابو عيسى هذا حديث اسناده ليس بذاك وابو حمزة ميمون الاعور يضعف وروى بيان واسمعيل بن سالم عن الشعبي هذا الحديث قوله وهذا اصح **باب** ما جاء في فضل الصدقة **حدثنا** قتيبة نا الليث بن سعد عن سعيد المقبري عن سعيد بن يسار انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تصدق احد بصدقة من طيب ولا يقبل الله الا الطيب الا اخذها الرحمن بيمينه وان كانت تمرة تربو في كف الرحمن حتى تكون اعظم من الجبل كما يربي احدكم فلوه او فصيله وفي الباب عن عائشة وعدي بن حاتم وانس وعبد الله بن ابي اوفى وحارثة بن وهب وعبد الرحمن بن عوف وبريدة **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن اسمعيل نا موسى بن اسمعيل نا صدقة بن موسى عن ثابت عن انس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم اي الصوم افضل بعد رمضان قال شعبان لتعظيم رمضان قال فاي الصدقة افضل قال صدقة في رمضان **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب وصدقة بن موسى ليس عندهم بذاك القوي **حدثنا** عقبة بن مكرم البصري نا عبد الله بن عيسى الخزاز عن يونس بن عبيد عن الحسن عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الصدقة لتطفئ غضب الرب وتدفع ميتة السوء قال هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **حدثنا** ابو كريب محمد بن العلاء نا وكيع نا عباد بن منصور نا القاسم بن محمد قال سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يقبل الصدقة ويأخذها بيمينه فيربيها لاحدكم كما يربي احدكم مهره حتى ان اللقمة لتصير مثل احد وتصديق ذلك في كتاب الله عز وجل وهو الذي يقبل التوبة عن عباده ويأخذ الصدقات ويمحق الله الربوا ويربي الصدقات قال هذا حديث صحيح وقد روي عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا

حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن طفیل نے شریک سے انہوں نے ابی حمزہ سے انہوں نے عامر سے انہوں نے فاطمہ بنت قیس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بیشک مال میں سوائے زکوۃ کے اور بھی حق ہے کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد ٹھیک نہیں ہے اور ابو حمزہ میمون اعور ضعیف کیا گیا ہے اور روایت کی بیان اور اسمعیل بن سالم نے شعبی سے یہ حدیث قول انکا اور یہ صحیح ہے **باب** صدقہ کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث بن سعد نے سعید مقبری سے انہوں نے سعید بن یسار سے کہ سنا انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی حلال روزی سے صدقہ کرتا ہے اور اللہ قبول بھی نہیں کرتا سوائے حلال کے تو اسکو اللہ تعالیٰ اپنے داہنے ہاتھ سے پکڑتا ہے اگرچہ ایک ہی کھجور ہو پھر وہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں بڑھتی ہے تاکہ وہ پہاڑ سے بڑا ہو جاتا ہے جیسے کہ تم اپنے بچھیرے کو یا بچھڑے کو پالتے ہو۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور عدی بن حاتم اور انس اور عبد اللہ بن ابی اوفی اور حارثہ بن وہب اور عبد الرحمن بن عوف اور بریدہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہم سے صدقہ بن موسیٰ نے ثابت سے انہوں نے انس سے کہا انہوں نے پوچھا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا روزہ افضل ہے بعد رمضان کے فرمایا آپ نے شعبان بسبب تعظیم رمضان کے کہا انہوں نے پس کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا آپ نے رمضان میں صدقہ کرنا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور صدقہ بن موسیٰ محدثین کے نزدیک قوی نہیں **حدیث** کی ہم سے عقبہ بن مکرم بصری نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن عیسیٰ خزاز نے یونس بن عبید سے انہوں نے حسن سے انہوں نے انس بن مالک سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک صدقہ اللہ تعالیٰ کا غصہ دور کرتا ہے اور بری حالت کی موت کو دفع کرتا ہے کہا مولف نے یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے ابو کریب یعنی محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے عباد بن منصور نے کہا حدیث کی ہم سے قاسم بن محمد نے کہا سنا میں نے ابو ہریرہ سے کہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ صدقہ کو قبول کرتا ہے اور اسکو داہنے ہاتھ سے پکڑتا ہے پس اسکو تمہارے لیے پالتا ہے جیسے کہ تم بچھیرے کو پالتے ہو یہاں تک کہ ایک لقمہ بھی مثل پہاڑ احد کے ہو جاتا ہے۔ اور تصدیق اسکی کتاب اللہ عز وجل میں ہے وھو الذی یقبل التوبۃ الخ اور وہ اللہ وہی ہے کہ قبول کرتا ہے توبہ کو اپنے بندوں سے اور قبول کرتا ہے خیراتوں کو اور مٹاتا ہے اللہ سود کو اور بڑھاتا ہے خیراتوں کو کہا مولف نے یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے بواسطہ عائشہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے

سلہ یعنی اگر حلال مال تھوڑا بھی راہ خدا میں دے تو اسکا ثواب بے حساب ہے اس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ حرام مال سے اگر کوئی روپیہ خرچ کرے تو خدا اسکو ہرگز قبول نہیں کرتا دوسرے یہ کہ حلال مال سے ایک کوڑی بھی بڑھ کر روپیہ کے برابر ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ تیسرے یہ کہ مسلمان خرچنے میں حلال مال کا خیال رکھیں خصوصاً بہت کا خیال نہ کریں ۱۲

وقد قال غير واحد من اهل العلم في هذا الحديث وما يشبه هذا من الروايات من الصفات ونزول الرب تبارك وتعالى كل ليلة الى السماء الدنيا قالوا قد تثبت الروايات في هذا ويؤمن بها ولا يتوهم ولا يقال كيف هكذا روى عن مالك بن انس وسفيان بن عيينة وعبد الله بن المبارك انهم قالوا في هذه الاحاديث امروها بلا كيف وهكذا قول اهل العلم من اهل السنة والجماعة واما الجهمية فانكرت هذه الروايات وقالوا هذا تشبيه وقد ذكر الله تبارك وتعالى في غير موضع من كتابه اليد والسمع والبصر فتاولت الجهمية هذه الآيات وفسروها على غير ما فسر اهل العلم وقالوا ان الله لم يخلق آدم بيده وقالوا انما اليد قوة وقال اسحق بن ابراهيم انما يكون التشبيه اذا قال يد كيد او مثل يد او سمع كسمع او مثل سمع فاذا قال سمع كسمع او مثل سمع فهذا التشبيه واما اذا قال كما قال الله يد وسمع وبصر ولا يقول كيف ولا يقول مثل سمع ولا كسمع فهذا لا يكون تشبيها وهو كما قال الله تبارك وتعالى في كتابه ليس كمثله شيء وهو السميع البصير **باب** ما جاء في حق السائل **حدثنا** قتيبة نا الليث عن سعيد بن ابي هند عن عبد الرحمن بن بجيد عن جدته ام بجيد وكانت ممن بايع النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ان المسكين ليقوم على بابي فما اجد له شيئا اعطيه اياه فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لم تجدي له شيئا تعطيه اياه الا ظلفا محرقا فادفعيه اليه في يده وفي الباب عن علي وحسين بن علي وابي هريرة وابي امامة **قال** ابو عيسى حديث ام بجيد حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في اعطاء المؤلفة قلوبهم **حدثنا** الحسن بن علي الخلال نا يحيى بن آدم عن ابن المبارك عن يونس عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن صفوان بن امية

اور کہا ہے کئی ایک اہل علم نے اس حدیث میں اور جو روایت کہ اس کے مشابہ ہے صفات سے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزول سے ہر ایک رات میں آسمان دنیا کی طرف کہا انھوں نے یہ روایتیں اس مسئلہ میں ثابت کرتے ہیں اور اسکے ساتھ ایمان لاتے ہیں اور توہم نہ کیا جاوے اور نہ کہا جاوے کہ کس طرح ہے مروی ہے مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ اور عبداللہ بن مبارک سے کہ کہا انھوں نے جاری رکھو انکو بلا کیفیت بس اسی طرح ہے قول اہل علم کا سنت وجماعت سے اور جہمیہ نے تو ان روایتوں کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ تشبیہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کئی جگہ ہاتھ اور کان اور آنکھ کا ذکر کیا ہے پس جہمیہ نے تو ان روایتوں کی تاویل کی ہے اور تفسیر کیا انھوں نے اسکو سوائے اس تفسیر کے جو اہل علم نے کی ہے اور کہا انھوں نے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ مبارک سے پیدا نہیں کیا۔ اور کہا انھوں نے کہ معنی ہاتھ کے قوت کے ہیں۔ اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے تشبیہ تو اسوقت ہوتی ہے جب یوں کہا جائے ہاتھ مثل ہاتھ کے یا مانند ہاتھ کے یا کان مثل کان کے یا مانند کان کے پس جب کہے کان مثل کان کے یا مانند کان کے یہ تشبیہ ہے۔ اور اگر کہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے ہاتھ اور کان اور آنکھ اور نہ کہے کہ وہ کس طرح ہے اور نہ کہے مثل کان کے اور نہ مانند کان کے تو یہ تشبیہ نہیں ہوتی وہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے لیس کمثلہ شیء الخ یعنے نہیں ہے مانند اسکے کوئی شے اور وہ سننے والا ہے دیکھنے والا **باب** سوالی کے حق کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے سعید بن ابی ہند سے انھوں نے عبدالرحمن بن بجید سے انھوں نے اپنی دادی ام بجید سے اور یہ ان لوگوں سے تھی کہ جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت کی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کبھی فقیر میرے دروازہ پر آ کھڑا ہوتا ہے کہ میں کوئی چیز (گھر میں) نہیں پاتی کہ اسکو دوں پس فرمایا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تو کوئی ایسی چیز نہ پائے کہ اسکو دے مگر جلا ہوا کھر تو وہی اسکے ہاتھ میں دیدے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور حسین بن علی اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ رضی اللہ عنہم سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ام بجید کی حسن صحیح ہے **باب** مولفۃ القلوب کے دینے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے حسن بن ابی علی خلال نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن آدم نے ابن مبارک سے انھوں نے یونس سے انھوں نے زہری سے انھوں نے سعید بن مسیب سے انھوں نے صفوان بن امیہ سے

ف یعنی اہل سنت اور جماعت کا یہ مذہب ہے کہ [illegible] صفات [illegible] منقول ہیں کہ وہ آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے [illegible] ہاتھ اور کان وغیرہ یہ ثابت ہیں ان کی تاویل کی ضرورت نہیں [illegible] الفاظ [illegible] اصلی معنے پر محمول نہیں [illegible] تاویل [illegible] ان سے مراد قوت ہے کیونکہ [illegible] تشبیہ [illegible] مولف کی غرض [illegible] تشبیہ نہیں کیونکہ اسحاق بن ابراہیم نے ذکر کیا ہے کہ تشبیہ [illegible] ہاتھ مثل ہاتھ کے یا مانند ہاتھ کے [illegible] الفاظ [illegible] ان میں تشبیہ لازم نہیں آتی [illegible] معانی بلا کیفیت ثابت ہیں پس تشبیہ میں [illegible] ایک چیز کی دوسری کے ساتھ [illegible] صفات رب سے تشبیہ دیا جانا [illegible] ہاتھ اور کان وغیرہ صفات [illegible] بلا کیفیت [illegible] واللہ اعلم بالصواب

قال اعطانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین وانہ لابغض الخلق الی فما زال یعطینی حتی انہ لاحب الخلق الی **قال** ابو عیسیٰ حدثنی الحسن بن علی بھذا او شبھہ وفی الباب عن ابی سعید **قال** ابو عیسیٰ حدیث صفوان رواہ معمر وغیرہ عن الزھری عن سعید بن المسیب ان صفوان بن امیۃ قال اعطانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان ھذا الحدیث اصح واشبہ انما ھو سعید بن المسیب ان صفوان بن امیۃ وقد اختلف اھل العلم فی اعطاء المؤلفۃ قلوبھم فرای اکثر اھل العلم ان لا یعطوا وقالوا انما کانوا قوما علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یتالفھم علی الاسلام حتی اسلموا ولم یروا ان یعطوا الیوم من الزکوۃ علی مثل ھذا المعنی وھو قول سفیان الثوری واھل الکوفۃ وغیرھم وبہ یقول احمد واسحٰق وقال بعضھم من کان الیوم علی مثل حال ھؤلاء ورای الامام ان یتالفھم علی الاسلام فاعطاھم جاز ذلک وھو قول الشافعی **باب** ماجاء فی المتصدق یرث صدقتہ **حدثنا** علی بن حجر نا علی بن مسھر عن عبد اللہ بن عطاء عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال کنت جالسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اتتہ امرأۃ فقالت یا رسول اللہ انی کنت تصدقت علی امی بجاریۃ وانھا ماتت قال وجب اجرک وردھا علیک المیراث قالت یا رسول اللہ کان علیھا صوم شھر افاصوم عنھا قال صومی عنھا قالت یا رسول اللہ انھا لم تحج قط افاحج عنھا قال نعم حجی عنھا **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح لا نعرف من حدیث بریدۃ الا من ھذا الوجہ وعبد اللہ بن عطاء ثقۃ عند اھل الحدیث والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم ان الرجل اذا تصدق بصدقۃ ثم ورثھا حلت لہ وقال بعضھم انما الصدقۃ شیء جعلھا للہ فاذا ورثھا فیجب ان یصرفھا فی مثلہ وروی سفیان الثوری وزھیر بن معویۃ ھذا الحدیث عن عبد اللہ بن عطاء **باب** ماجاء فی کراھیۃ العود فی الصدقۃ

کہ کہا اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حنین کے دن کچھ مال دیا۔ اور آنحضرت میرے نزدیک تمام خلقت سے بُرے تھے سو برابر مجھے کچھ نہ کچھ دیتے رہے یہاں تک کہ وہ سب خلقت سے میرے نزدیک محبوب ہو گئے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کی مجھ سے حسن بن علی نے ساتھ اسکے یا مثل اُسکے اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث صفوان کی روایت کیا اسکو معمر وغیرہ نے زہری سے اُنھوں نے سعید بن مسیب سے کہ صفوان بن امیہ نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیا۔ گویا یہ حدیث بہت صحیح اور عمدہ ہے کیونکہ صحیح یہی ہے سعید بن المسیب ابن صفوان بن امیہ۔ اور اہل علم نے مؤلفۃ القلوب دینے میں اختلاف کیا ہے سو اکثر اہل علم کا یہ مذہب ہے کہ انکو کچھ نہ دیا جاوے اور کہا انھوں نے یہ قوم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھی آنحضرت اسلام پر اُنکی محبت کرتے تھے تاکہ وہ مسلمان ہو گئی۔ اور انھوں نے آج کے دن مال زکوٰۃ سے ان معنی پر دینے کو جائز رکھا۔ اور یہ قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ وغیرہ کا ہے۔ اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق۔ اور کہا بعض نے جو کوئی آج کے دن بھی اسی طرح پر ہو۔ اور امام اُنکی تالیف قلوب کو اسلام پر مناسب سمجھے اور انکو کچھ دے تو جائز ہے اور یہی قول ہے امام شافعی کا **باب** اس بیان میں کہ صدقہ دینے والا اپنے صدقہ کا وارث ہو سکتا ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے علی بن مسہر نے عبد اللہ بن عطا سے اُنھوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے اُنھوں نے اپنے باپ سے کہا اُنھوں نے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے پاس ایک عورت آئی پس کہا اُسنے یا رسول اللہ میں نے اپنی ماں پر ایک لونڈی صدقہ کی تھی اور میری ماں مر گئی تھی فرمایا آپ نے تیرا اجر واجب ہو چکا اور میراث نے تجھے وہ لونڈی واپس دی کہا اُس عورت نے یا رسول اللہ میری ماں پر ایک مہینے کے روزے تھے کیا میں اُسکی طرف سے روزہ رکھوں فرمایا آپ نے اُسکی طرف سے روزے رکھ کہا اُس عورت نے یا رسول اللہ اُسنے کبھی حج نہیں کیا تھا کیا میں اُسکی طرف سے حج کروں فرمایا آپ نے ہاں اُسکی طرف سے حج کر کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانی ہم نے حدیث بریدہ سے مگر اسی وجہ سے اور عبد اللہ بن عطا اہل حدیث کے نزدیک ثقہ ہیں اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ جب کوئی مرد کچھ صدقہ کرے پھر اُسکا وارث ہو تو اسکو حلال ہے اور کہا بعض نے صدقہ تو ایسی چیز ہے کہ اُسنے اُسکو اللہ تعالیٰ کے واسطے کیا ہے سو جب وارث ہو تو اُسکے مثل میں خرچ کرے اور روایت کی سفیان ثوری اور زہیر بن معاویہ نے اس حدیث کو عبد اللہ بن عطا سے **باب** اس بیان میں کہ صدقہ میں رجوع کرنا مکروہ ہے

---

[1] یعنی یہ روایت بہت صحیح ہے [illegible] سعید بن المسیب عن صفوان بن امیہ یعنی سعید بن مسیب [illegible] [2] مؤلفۃ القلوب [illegible]

[illegible] آنحضرت [illegible] روزے رکھے اور حج کرے تو جائز ہے

حدثنا هارون بن اسحٰق الهمداني نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر عن عمر انه حمل على فرس في سبيل الله ثم راها تباع فاراد ان يشتريها فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تعد في صدقتك **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم **باب** ما جاء في الصدقة عن الميت **حدثنا** احمد بن منيع نا روح بن عبادة نا زكريا بن اسحٰق قال حدثني عمرو بن دينار عن عكرمة عن ابن عباس ان رجلا قال يا رسول الله ان امي توفيت افينفعها ان تصدقت عنها قال نعم قال فان لي مخرفا فاشهدك اني قد تصدقت به عنها **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن وبه يقول اهل العلم يقولون ليس شيء يصل الى الميت الا الصدقة والدعاء وقد روى بعضهم هذا الحديث عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا ومعنى قوله ان لي مخرفا يعني بستانا **باب** ما جاء في نفقة المرأة من بيت زوجها **حدثنا** هناد نا اسمعيل بن عياش نا شرحبيل بن مسلم الخولاني عن ابي امامة الباهلي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في خطبته عام حجة الوداع لا تنفق امرأة شيئا من بيت زوجها الا باذن زوجها قيل يا رسول الله ولا الطعام قال ذلك افضل اموالنا وفي الباب عن سعد بن ابي وقاص واسماء ابنة ابي بكر وابي هريرة وعبد الله بن عمرو وعائشة **قال** ابو عيسى حديث ابي امامة حديث حسن **حدثنا** محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت ابا وائل يحدث عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اذا تصدقت المرأة من بيت زوجها كان لها به اجر وللزوج مثل ذلك وللخازن مثل ذلك ولا ينقص كل واحد منهم من اجر صاحبه شيئا له بما كسب ولها بما انفقت **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن **حدثنا** محمود بن غيلان نا المؤمل عن سفيان عن منصور عن ابي وائل عن مسروق عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اعطت المرأة من بيت زوجها بطيب نفس غير مفسدة كان لها مثل اجره لها ما نوت حسنا

حدیث کی ہم سے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرزاق نے معمر سے اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے ابن عمر سے اُنہوں نے عمر سے یہ کہ حضرت عمرؓ نے ایک گھوڑا راہ خدا میں خیرات کر دیا پھر دیکھا حضرت عمرؓ نے کہ وہ گھوڑا بازار میں فروخت ہو رہا ہے تو اسکے خریدنے کا ارادہ کیا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صدقہ میں رجوع نہ کرو یعنی خرید نہ کرو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے **باب** میت کی طرف سے صدقہ کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث کی ہم سے زکریا بن اسحاق نے کہا حدیث کی مجھ سے عمرو بن دینار نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ میری ماں مرگئی ہے کیا اسکو نفع دیتا ہے اگر میں اُسکی طرف سے صدقہ کروں فرمایا آپ نے ہاں کہا اُس مرد نے میرا ایک باغ ہے پس میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اُسکو اُسکی طرف سے صدقہ کر دیا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ساتھ اسی کے کہتے ہیں اہل علم کہ کوئی چیز میت کی طرف نہیں پہونچتی مگر صدقہ اور دعا۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل۔ اور معنی مخرف کے باغ کے ہیں **باب** بیان میں خرچ کرنے بیوی کے اپنے خاوند کے گھر سے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے کہا حدیث کی ہم سے شرحبیل بن مسلم خولانی نے ابی امامہ باہلی سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے خطبہ سال حجۃ الوداع میں۔ چاہیے کہ کوئی عورت کچھ چیز اپنے خاوند کے گھر سے بغیر خاوند کے اذن کے خرچ نہ کرے کسی نے کہا یا رسول اللہ طعام بھی خرچ نہ کرے فرمایا آپ نے یہی تو ہمارے مالوں سے عمدہ مال ہے اور اس باب میں روایت ہے سعد بن ابی وقاص اور اسماء بنت ابی بکر اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی امامہ کی حسن ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے شعبہ سے اُنہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا سنا میں نے ابا وائل سے کہ حدیث کرتا تھا عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جب صدقہ دے عورت اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ کرے تو اسکو اُسکے بدلے میں ثواب ہے اور خاوند کے واسطے بھی اتنا ہی ہے اور خزانچی کے واسطے بھی اُتنا ہی ہے اور کوئی شخص اُن میں سے اپنے صاحب کا اجر کم نہیں کرتا۔ خاوند کے لیے ہے اسواسطے کہ اُسنے کمایا ہے اور عورت کے لیے اسواسطے کہ اُسنے خرچ کیا ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے مومل نے سفیان سے اُنہوں نے منصور سے اُنہوں نے ابی وائل سے اُنہوں نے مسروق سے اُنہوں نے عائشہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورت اپنے خاوند کے گھر سے بلا خوشی نفس بدون نقصان کے کچھ مال کسی کو اللہ کی راہ میں دے تو اُسکے لیے ثواب مرد کے برابر ہوتا ہے۔ عورت کو اسلیے کہ نیت اچھی کی ہے

[illegible] عن عائشة قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا اعطت المرأة من بيت زوجها غير مفسدة [illegible]

وللخازن مثل ذلك **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو اصح من حديث عمرو بن مرة عن ابي وائل عمرو بن مرة لا يذكر في حديثه عن مسروق **باب** ما جاء في صدقة الفطر **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان عن زيد بن اسلم عن عياض بن عبد الله عن ابي سعيد الخدري قال كنا نخرج زكوة الفطر اذ كان فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم صاعا من طعام او صاعا من شعير او صاعا من تمر او صاعا من زبيب او صاعا من اقط فلم نزل نخرجه حتى قدم معوية المدينة فتكلم فكان فيما كلم به الناس اني لارى مدين من سمراء الشام تعدل صاعا من تمر قال فاخذ الناس بذلك قال ابو سعيد فلا ازال اخرجه كما كنت اخرجه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم يرون من كل شيء صاعا وهو قول الشافعي واحمد واسحق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم من كل شيء صاع الا من البر فانه يجزئ نصف صاع وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك واهل الكوفة يرون نصف صاع من بر **حدثنا** عقبة بن مكرم البصري نا سالم بن نوح عن ابن جريج عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث مناديا في فجاج مكة الا ان صدقة الفطر واجبة على كل مسلم ذكر او انثى حر او عبد صغير او كبير مدان من قمح او سواه صاع من طعام **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب حسن **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم صدقة الفطر على الذكر والانثى والحر والمملوك صاعا من تمر او صاعا من شعير قال فعدل الناس الى نصف صاع من بر **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن ابي سعيد وابن عباس وجد الحارث بن عبد الرحمن بن ابي ذباب وثعلبة بن ابي صعير وعبد الله بن عمرو **حدثنا** اسحق بن موسى الانصاري نا معن نا مالك

اور خزانچی کے واسطے بھی مثل اسکے ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ حدیث عمرو بن مرہ کی حدیث سے جو ابی وائل سے ہے زیادہ صحیح ہے اور عمرو بن مرہ نے اپنی حدیث میں مسروق کا ذکر نہیں کیا **باب** صدقہ فطر کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے اُنہوں نے زید بن اسلم سے اُنہوں نے عیاض بن عبداللہ سے اُنہوں نے ابی سعید خدری سے کہا اُنہوں نے نکالتے تھے ہم زکوٰۃ عید فطر کی اُس وقت میں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تھے ایک صاع طعام سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجوروں سے یا ایک صاع منقے سے یا ایک صاع پنیر سے پس ہمیشہ ہی ہم نکالتے رہے تا کہ معاویہ مدینے میں آیا تو اُسنے خطبہ پڑھا اور اُسنے خطبہ میں یہ بات لوگوں سے سنائی کہ میں جانتا ہوں کہ دو مد شام کی گیہوں کے کھجوروں کی ایک صاع کے برابر ہوتی ہیں کہا راوی نے پھر لوگوں نے ساتھ اُسکے تمسک کر لیا کہا ابوسعید نے میں تو ہمیشہ اسی طرح نکالتا ہونگا جیسا کہ پہلے نکالتا تھا **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک اسپر ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہر ایک چیز سے ایک صاع ہے۔ اور یہی قول ہے امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور کہا بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے کہ ہر ایک چیز سے ایک صاع ہے مگر گیہوں سے اس سے نصف صاع کافی ہوجاتی ہے۔ اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا۔ اور اہل کوفہ بھی نصف صاع گیہوں جائز رکھتے ہیں **حدیث** کی ہم سے عقبہ بن مکرم بصری نے کہا حدیث کی ہم سے سالم بن نوح نے ابن جریج سے اُنہوں نے عمرو بن شعیب سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو مکہ کی گلیوں میں آواز دینے کے لیے بھیجا کہ خبردار صدقہ فطر کا واجب ہے ہر ایک مسلمان پر مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام لڑکا ہو یا بڑا دو مد گیہوں سے اور سوائے اُسکے ایک صاع طعام سے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب حسن ہے **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُس نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے ایوب سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے فرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کا مرد اور عورت اور آزاد اور غلام پر ایک صاع کھجوروں سے اور ایک صاع جو سے کہا راوی نے لوگ گیہوں کی نصف صاع کی طرف پھر گئے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور ابن عباس اور جد حارث بن عبدالرحمٰن بن ابی ذباب سے اور ثعلبہ بن ابی صعیر اور عبداللہ بن عمرو سے **حدیث** کی ہم سے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے مالک سے

---

[1] صدقہ فطر میں کئی طرح کا اختلاف ہے ایک تو امام شافعیؒ کے نزدیک فرض ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک واجب۔ ثانیاً امام شافعیؒ کے نزدیک ہر ایک مسلمان پر واجب ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس شخص پر واجب ہے جو مالک نصاب ہو گرچہ اسپر سال نہ گذرا ہو۔ ثالثاً امام شافعیؒ کے نزدیک ہر ایک چیز سے ایک صاع واجب ہے اور امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ گیہوں اور اسکے ستو کے سوا اور سب چیزوں سے صاع ہے اور ان دونوں میں نصف صاع۔ رابعاً صاع ابوحنیفہؒ کے نزدیک آٹھ رطل عراقی کا ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک ۵⅓ یعنی پانچ اور تہائی رطل [illegible] چار مد کا ہوتا ہے ۱۲

عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فرض زكوة الفطر من رمضان صاعا من تمر او صاعا من شعير على كل حر وعبد ذكر او انثى من المسلمين **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح رواه مالك عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث ايوب وزاد فيه من المسلمين ورواه غير واحد عن نافع ولم يذكروا فيه من المسلمين واختلف اهل العلم في هذا فقال بعضهم اذا كان للرجل عبيد غير مسلمين لم يؤد عنهم صدقة الفطر وهو قول مالك والشافعي واحمد وقال بعضهم يؤدي عنهم وان كانوا غير مسلمين وهو قول الثوري وابن المبارك واسحق **باب** ما جاء في تقديمها قبل الصلوة **حدثنا** مسلم بن عمرو بن مسلم ابو عمرو الحذاء المديني قال حدثني عبد الله بن نافع عن ابن ابي الزناد عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يامر باخراج الزكوة قبل الغدو للصلوة يوم الفطر **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب صحيح وهو الذي يستحبه اهل العلم ان يخرج الرجل صدقة الفطر قبل الغدو الى الصلوة **باب** ما جاء في تعجيل الزكوة **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا سعيد بن منصور نا اسمعيل بن زكريا عن الحجاج بن دينار عن الحكم بن عتيبة عن حجية بن عدي عن علي ان العباس سال رسول الله صلى الله عليه وسلم في تعجيل الصدقة قبل ان تحل فرخص له في ذلك **حدثنا** القاسم بن دينار الكوفي نا اسحق بن منصور عن اسرائيل عن الحجاج بن دينار عن الحكم بن جحل عن حجر العدوي عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لعمر انا قد اخذنا زكوة العباس عام الاول للعام وفي الباب عن ابن عباس لا اعرف حديث تعجيل الزكوة من حديث اسرائيل عن الحجاج بن دينار الا من هذا الوجه وحديث اسمعيل بن زكريا عن الحجاج عندي اصح من حديث اسرائيل عن الحجاج بن دينار وقد روي هذا الحديث عن الحكم بن عتيبة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسل وقد اختلف اهل العلم في تعجيل الزكوة قبل محلها فراى طائفة من اهل العلم ان لا يعجلها وبه يقول سفيان الثوري قال احب الي ان لا يعجلها وقال اكثر اهل العلم ان عجلها قبل محلها اجزأت عنه وبه يقول الشافعي واحمد واسحق

اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کی زکوۃ فطر کی رمضان سے ایک صاع کھجوروں سے یا ایک صاع جَو سے ہر ایک آزاد اور غلام پر۔ مرد ہو یا عورت مسلمانوں سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمرؓ کی حسن صحیح ہے روایت کیا اسکو امام مالکؒ نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمرؓ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث ایوب کے اور من المسلمین کا لفظ اُنہوں نے زیادہ کیا ہے۔ اور روایت کیا اسکو کئی ایک نے نافع سے اور اُنہوں نے لفظ من المسلمین کا ذکر نہیں کیا اور اہل علم نے اسمیں اختلاف کیا ہے بعض نے کہا کہ جب کسی آدمی کے غلام کافر ہوں تو اُنسے صدقہ فطر کا ادا نہ کیا جاوے اور یہ قول ہے امام مالک اور شافعی اور احمد کا۔ اور کہا بعضوں نے اُنسے بھی ادا کیا جاوے اگرچہ مسلمان نہوں۔ اور یہ قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق کا **باب** اس بیان میں کہ صدقہ فطر نماز سے پہلے دینا چاہیے **حدیث** کی ہمسے مسلم بن عمرو بن مسلم یعنی ابو عمرو حذاء مدینی نے کہا حدیث کی مجھے عبداللہ بن نافع نے ابن ابی زناد سے اُنہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن عید کے نماز کی طرف جانے سے پہلے زکوۃ کے نکالنے کا حکم کرتے تھے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اور یہی اہل علم کے نزدیک مستحب ہے کہ ہر ایک مرد صدقہ فطر کا نماز کیطرف جانے سے پہلے ادا کرے **باب** زکوۃ کے جلدی ادا کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن زکریا نے حجاج بن دینار سے اُنہوں نے حکم بن عتیبہ سے اُنہوں نے حجیہ بن عدی سے اُنہوں نے علیؓ سے یہ کہ حضرت عباسؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سال گزرنے سے پہلے جلدی صدقہ ادا کرنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے انکو اسمیں رخصت دی **حدیث** کی ہمسے قاسم بن دینار کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اسرائیل سے اُنہوں نے حجاج بن دینار سے اُنہوں نے حکم بن حجل سے اُنہوں نے حجر عدوی سے اُنہوں نے علیؓ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے حضرت عمرؓ سے ہمنے دوسرے سال کی زکوۃ عباسؓ کی پہلے سال میں ہی لے لی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباسؓ سے میں نہیں جانتا حدیث جلدی زکوۃ ادا کرنے کی جو بواسطہ اسرائیل کے حجاج بن دینار سے ہے مگر اسی وجہ سے۔ اور حدیث اسمٰعیل بن زکریا کی جو حجاج سے ہے میرے نزدیک بہت صحیح ہے اس حدیث سے جو بواسطہ اسرائیل کے حجاج بن دینار سے ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ حکم بن عتیبہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل۔ اور اہل علم نے اپنے وقت سے پہلے زکوۃ کے ادا کرنے میں اختلاف کیا ہے ایک جماعت کا اہل علم سے یہ مذہب ہے کہ جلدی ادا نہ کرے اور سفیان ثوری اسی کے قائل ہیں کہا سفیان نے میں پسند رکھتا ہوں کہ وقت سے پہلے ادا نہ کیا جاوے۔ اور اکثر اہل علم نے کہا ہے اگر وقت سے پہلے ادا کرے تو اس سے ادا ہو جاتی ہے اور سب اسی کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق

باب ما جاء في النهي عن المسألة **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن بيان ابن بشر عن قيس بن ابي حازم عن ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لان يغدو احدكم فيحتطب على ظهره فيتصدق منه ويستغني به عن الناس خير له من ان يسأل رجلا اعطاه او منعه عن ذلك فان اليد العليا خير من اليد السفلى وابدأ بمن تعول وفي الباب عن حكيم بن حزام وابي سعيد الخدري والزبير بن العوام وعطية السعدي وعبد الله بن مسعود ومسعود بن عمرو وابن عباس وثوبان وزياد بن الحارث الصدائي وانس وحبشي بن جنادة وقبيصة بن مخارق وسمرة وابن عمر **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح غريب يستغرب من حديث بيان عن قيس **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن عبد الملك بن عمير عن زيد بن عقبة عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المسألة كد يكد بها الرجل وجهه الا ان يسأل الرجل سلطانا او في امر لا بد منه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح

ابواب الصوم

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في فضل شهر رمضان بسم الله الرحمن الرحيم **حدثنا** ابو كريب محمد بن العلاء بن كريب نا ابو بكر بن عياش عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان اول ليلة من شهر رمضان صفدت الشياطين ومردة الجن وغلقت ابواب النيران

باب سوال کرنے کی ممانعت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابوالاحوص نے بیان بن بشر سے اُنہے قیس بن حازم سے اُنہے ابی ہریرہ سے کہا اُنہے سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے البتہ صبح سے جانے کوئی تم میں سے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیاں اُٹھالے پس اس سے صدقہ کرے اور بسبب اُسکے لوگوں سے مستغنی ہو بہتر ہے واسطے اُسکے اس بات سے کہ سوال کرے کسی آدمی سے کہ اُسکو دے یا نہ دے اُسکو کیونکہ اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے اور اول اپنے اہل و عیال سے دینا شروع کرے اور اس باب میں روایت ہے حکیم بن حزام اور ابی سعید خدری اور زبیر بن عوام اور عطیہ سعدی اور عبداللہ بن مسعود اور مسعود بن عمرو اور ابن عباس اور ثوبان اور زیاد بن حارث صدائی اور انس اور حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق اور سمرہ اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح غریب ہے غرابت اسکی بواسطہ بیان کے ہے جو راوی ہے قیس سے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبدالملک بن عمیر سے اُنہے زید بن عقبہ سے اُنہے سمرہ بن جندب سے کہا اُنہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنا زخم ہے زخم لگاتا ہے آدمی ساتھ اُسکے منہ اپنے کو مگر یہ کہ سوال کرے آدمی بادشاہ کو ایسے امر میں کہ جس سے چارہ نہیں کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابواب الصوم

بیان میں روزہ رکھنے کے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے **باب** بیچ بیان فضیلت مہینے رمضان کے بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** بیان کی ہمسے ابوکریب یعنے محمد بن علاء بن ابی کریب نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو ابوبکر بن عیاش نے اُنہے روایت کی ہے اعمش سے اُنہے ابی صالح سے اُنہے روایت کی ابوہریرہ رضہ سے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مہینے رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو قید کیے جاتے ہیں شیطان اور سرکش جنوں کے اور بند کیے جاتے ہیں دروازے دوزخ کے

---

[1] یعنے اول اپنے اہل و عیال کا دینا فرض ہے اور غیروں کا دینا نفل اور فرض نفل سے مقدم ہے ۱۲ [2] صوم کے معنی لغت میں مطلق بند رہنے کے اور شرع میں کہتے ہیں مطلق منہ بند رکھنے کو کھانے اور پینے اور جماع کرنے سے اور داخل کرنے سے کسی چیز کے اندر بدن کے کہ اُسکو حکم غذا کا ہو فجر سے غروب آفتاب تک ساتھ نیت کے اور روزہ رکھنے والا بھی ہو یعنے مسلمان بھی ہو اور حیض و نفاس سے پاک ہو اور فائدے اُسکے دو ہیں ایک یہ کہ اس سے سب اعضا سُست ہو جاتے ہیں پس خواہش گناہ کی کم ہو جاتی ہے دوسرا یہ کہ دل کدورتوں سے پاک و صاف ہو جاتا ہے ۱۲ لمعات اور مرقات [3] یعنے اسواسطے کہ وسوسہ نہ ڈالیں روزہ داروں کے دلوں میں اور نشانی اُسکی یہ ہے کہ اکثر گنہگار رمضان میں گناہوں سے پرہیز کرتے ہیں اور بعضوں میں جو اسکے برخلاف پایا جاتا ہے وہ بسبب عادت قدیمہ کے ہے جو پہلے شیطان کے بنانے سے نفس میں جمی ہوئی ہے اور مستوجب ہو وہ ہوا اور [4] یعنے عبادت میں بہت کوشش کرے کیونکہ جیسا وقت ہو کر دیا جاتا ہے ثواب بہت تھوڑے سے عمل پر ۱۲

فلم يغلق منها باب وفتحت ابواب الجنة فلم يغلق منها باب وينادي مناد يا باغي الخير اقبل ويا باغي الشر اقصر ولله عتقاء من النار وذلك كل ليلة وفي الباب عن عبد الرحمن بن عوف وابن مسعود وسلمان **حدثنا** هناد نا عبدة والمحاربي عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام رمضان وقامه ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه هذا حديث صحيح **قال** ابو عيسى وحديث ابي هريرة الذي رواه ابو بكر بن عياش حديث غريب لا نعرفه من رواية ابي بكر بن عياش عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة الا من حديث ابي بكر وسألت محمد بن اسمعيل عن هذا الحديث فقال نا الحسن بن الربيع نا ابو الاحوص عن الاعمش عن مجاهد قوله قال اذا كان اول ليلة من شهر رمضان فذكر الحديث قال محمد وهذا اصح عندي من حديث ابي بكر بن عياش **باب** ما جاء لا تقدموا الشهر بصوم **حدثنا** ابو كريب نا عبدة بن سليمان عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تقدموا الشهر بيوم ولا بيومين الا ان يوافق ذلك صوما كان يصومه احدكم صوموا لرؤيته وافطروا لرؤيته فان غم عليكم فعدوا ثلثين ثم افطروا وفي الباب عن بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم اخبرنا منصور بن المعتمر عن ربعي بن حراش عن بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح

سو نہیں کھولا جاتا ہے اُس سے کوئی دروازہ اور دروازے جاتے ہیں دروازے بہشت کے سو نہیں بند کیا جاتا اُس سے کوئی دروازہ اور پکارتا ہے پکارنے والا یعنی فرشتہ کہ اے طلب کرنے والے نیکی کے متوجہ ہو طرف اللہ کے اور اے شتاب کرنے والے برائی کے بند رہ برائی سے اور واسطے اللہ کے ہیں آزاد کیے ہوئے آگ سے یعنی اللہ تعالیٰ اس مہینے کی برکت سے بہت بندوں کو آگ سے آزاد کر دیتا ہے) اور یہ پکارنا ہر شب ہوتا ہے اور اس باب میں عبدالرحمن بن عوف اور ابن مسعود اور سلمان سے بھی روایت آئی ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ہناد نے اُنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ اور محاربی نے اُنھوں نے روایت کی محمد بن عمرو سے اُنہوں نے روایت کی ابی سلمہ سے اُنہوں نے روایت کی ابوہریرہ سے اُنے کہا کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو رمضان کے روزے رکھے گا اور اس میں جاگے گا اور نماز پڑھیگا ایمان سے اور واسطے چاہنے ثواب کے تو اُسکے پہلے گناہ بخشے جاوینگے اور جو کوئی شب قدر میں جاگیگا یعنی نماز پڑھیگا ایمان سے اور واسطے طلب ثواب کے تو اُسکے گناہ بخشے جاوینگے یہ حدیث صحیح ہے **کہا** ابو عیسیٰ یعنی امام ترمذی نے اور ابوہریرہؓ کی حدیث جو ابو بکر بن عیاش نے روایت کی ہے وہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو روایت سے ابی بکر بن عیاش کے اُنے اعمش سے اُنے ابی صالح سے اُنے ابی ہریرہ سے اس حدیث سے مثل ابی بکر سے یعنی ابو بکر کے سوائے اُسکے کسی نے یہ حدیث روایت نہیں کی اور میں نے محمد بن اسمٰعیل یعنی امام بخاری سے اس حدیث کا حال پوچھا سو اُنے کہا کہ خبر دی ہمکو حسن بن ربیع نے اُنے کہا خبر دی ہمکو ابو الاحوص نے اُنے روایت کی ہے اعمش سے اُنے روایت کی ہے مجاہد سے قول اُسکا اُنے کہا کہ جب مہینے رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے پھر ساری حدیث ذکر کی امام بخاری نے کہا کہ یہ زیادہ تر صحیح ہے نزدیک میرے ابو بکر بن عیاش کی حدیث سے **باب** رمضان سے پہلے کوئی روزہ نہ رکھو یعنی تاکہ مشابہ فرض کا نہ ہو یا نفل بعد فرض کا نہ جاویں **حدیث** بیان کی ہم سے ابو کریب نے اُنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ بن سلیمان نے اُنے روایت کی محمد بن عمرو سے اُنے ابی سلمہ سے اُنے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ رمضان سے پہلے ایک دن یا دو دن کا روزہ نہ رکھو مگر کہ موافق پڑے روزہ اس روزے سے جو کسی کے روزہ رکھنے کی عادت ہو روزہ رکھو بعد دیکھنے چاند کے اور افطار کرو یعنی عید کرو بعد دیکھنے چاند کے پس اگر ابر ہو تو تیس دن گن کر روزے رکھو پھر روزہ کھولو اور اس باب میں حضرتؐ کے بعض اصحاب سے روایت ہے خبر دی ہمکو منصور بن معتمر نے اُنے ربعی بن حراش سے روایت کی ہے اُنے حضرتؐ کے بعض اصحاب سے روایت کی ہے وہ حضرتؐ سے روایت کرتے ہیں مثل اس حدیث کے امام ترمذی نے کہا کہ حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے

۱ه یعنی یہ جانتا ہو فرضیت کو اور اعتقاد رکھتا ہو فرضیت رمضان کا اور واسطے طلب ثواب کے یعنی نہ لوگوں کے ڈر سے ہو اور نہ کسی کے دکھانے سنانے کے سبب ہو ۲ه یعنی زیادہ تر صحیح یہ بات ہے کہ یہ مجاہد کا قول ہے حدیث نہیں ۳ه یعنی عادت اسکی تھی کہ شنبہ یا جمعرات کو روزہ نفل رکھا کرتا تھا اور اتفاقاً پہلے رمضان کی وہی دن واقع ہو تو اسکو منع نہیں اس دن کا روزہ رکھنا اور اس سے معلوم ہوا کہ جسکو عادت نہ ہو وہ روزہ نہ رکھے بعضے کہتے ہیں یہ نہی تنزیہی ہے ۱۲

والعمل على هذا عند اهل العلم كرهوا ان يتعجل الرجل بصيام قبل دخول شهر رمضان لمعنى رمضان وان كان رجل يصوم صوما فوافق صيامه ذلك فلا باس به عندهم **حدثنا** هناد نا وكيع عن علي بن المبارك عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقدموا شهر رمضان بصيام قبله يوما او يومين الا ان يكون رجل كان يصوم صوما فليصمه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في كراهية صوم يوم الشك **حدثنا** ابو سعيد عبد الله بن سعيد الاشج نا ابو خالد الاحمر عن عمرو بن قيس عن ابي اسحق عن صلة بن زفر قال كنا عند عمار بن ياسر فاتي بشاة مصلية فقال كلوا فتنحى بعض القوم فقال اني صائم فقال عمار من صام اليوم الذي يشك فيه فقد عصى ابا القاسم وفي الباب عن ابي هريرة وانس **قال** ابو عيسى حديث عمار حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم من التابعين وبه يقول سفيان الثوري ومالك بن انس وعبد الله بن المبارك والشافعي واحمد واسحق كرهوا ان يصوم الرجل اليوم الذي يشك فيه وراى اكثرهم ان صامه وكان من شهر رمضان ان يقضي يوما مكانه **باب** ما جاء في احصاء هلال شعبان لرمضان **حدثنا** مسلم بن حجاج نا يحيى نا ابو معوية عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احصوا هلال شعبان لرمضان **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة لا نعرفه مثل هذا الا من حديث ابي معوية

اور اسی پر عمل ہو نزدیک اہل علم کے مکروہ رکھا ہے انھوں نے یہ کہ جلدی کرے کوئی مرد ساتھ روزہ کے پہلے داخل ہونے سے مہینے رمضان کے واسطے تعظیم رمضان کے اور اگر کسی شخص سے روزہ رکھنے کی عادت ہو سو اسکا روزہ اس دن کے موافق پڑ جاوے تو اسکا کچھ ڈر نہیں ہے نزدیک انکے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے انھوں نے علی بن مبارک سے روایت کی ہو انھوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی ہو انھوں نے ابی سلمہ سے روایت کی ہو انھوں نے ابوہریرہ سے روایت کی ہو کہ حضرت ص نے فرمایا کہ نہ پیشوائی کرو مہینے رمضان کی ساتھ ایک دن یا دو دن کا روزہ رکھکر مگر وہ مرد جو اپنی عادت سے روزہ رکھا کیا کرتا ہو سو روزہ رکھے اسکا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہو **باب** شک کے دن روزہ رکھنا منع ہو **حدیث** بیان کی ہم سے ابو سعید عبد اللہ بن سعید اشج نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو خالد احمر نے انھوں نے روایت کی ہو عمرو بن قیس سے انھوں نے ابی اسحاق سے انھوں نے صلہ بن زفر سے انھوں نے کہا کہ ہم عمار بن یاسر کے پاس تھے سو بکری بھنی ہوئی انکے پاس لائی گئی سو انھوں نے کہا کہ کھاؤ سو قوم سے ایک آدمی کنارے رہا سو عمار بن یاسر نے کہا کہ جو شخص روزہ رکھے اسدن جو شک کیا جاتا ہے بیشک تحقیق نافرمانی کی اسنے ابو القاسم کی یعنے حضرت ص کی اور اس باب میں ابوہریرہ اور انس سے بھی روایت ہو کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمار کی حسن صحیح ہو اور عمل اسپر ہو نزدیک اکثر اہل علم کے حضرت ص کے اصحاب سے اور جو انکے پیچھے ہیں تابعین سے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور امام مالک بن انس اور عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق مکروہ رکھا ہو انھوں نے یہ کہ روزہ رکھے مرد اسدن جو شک کیا جاتا ہے اور اکثر علما کا یہ قول ہو کہ اگر کوئی اسدن روزہ رکھے اور بعد کو معلوم ہو جاوے کہ وہ دن رمضان کا تھا تو چاہیے کہ ایک دن قضا روزہ رکھے **باب** شعبان کے مہینے کے دن گنتے رہنا تاکہ رمضان کا آنا معلوم ہو **حدیث** بیان کی ہم سے مسلم بن حجاج نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے انھوں نے روایت کی ہو محمد بن عمرو سے انھوں نے ابی سلمہ سے انھوں نے ابوہریرہ سے انھوں نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گنو مہینا شعبان کا واسطے رمضان کے کہا ابو عیسیٰ نے کہ حدیث ابوہریرہ کی اس طور سے ہم نہیں پہچانتے مگر حدیث ابو معاویہ سے

؎ مراد اس سے شک کا روزہ نہیں بلکہ مراد اس سے وہ روزہ ہو جو شخص رمضان کی تعظیم اور پیشوائی کے لیے رکھا جاوے سو معلوم ہوا کہ یہ روزہ درست نہیں ہو ۱۲ ؎ اس سے بھی معلوم ہوا کہ آخر شعبان سے شخص رمضان کی پیشوائی کیلئے دو روزے رکھنا درست نہیں ۱۲ ؎ شعبان کی تیسویں شب کو جو سبب ابر وغیرہ کے چاند نمود نہ ہو تو اسکو شک کا دن کہتے ہیں اسلیے کہ احتمال ہو کہ رمضان کا دن ہو خواہ یہ بھی احتمال ہو کہ رمضان کا دن نہ ہو اور اگر چاند نظر نہ آوے اور کوئی مانع نہ ہو تو شک کا نہیں ہیں شک کے دن روزہ رکھنا ساتھ نیت رمضان کے اور دوسرے واجب کے مکروہ ہو مگر نفل روزہ رکھنا اسدن مکروہ نہیں یہ قول امام ابو حنیفہ رح کا ہو اور یہی مذہب امام شافعی اور مالک وغیرہ کا مگر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہو کہ ہر قسم کا روزہ منع ہو خواہ فرض ہو خواہ نفل ہو ۱۲ ؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعبان کے مہینے کے دن گنتے رہنا مستحب ہو ۱۲

والصحیح ما روی عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تقدموا شهر رمضان بیوم ولا یومین وهکذا روی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن ابی هریرة نحو حدیث محمد بن عمرو اللیثی **باب** ما جاء ان الصوم لرویة الهلال والافطار له **حدثنا** قتیبة نا ابو الاحوص عن سماك بن حرب عن عکرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تصوموا قبل رمضان صوموا لرویته وافطروا لرویته فان حالت دونه غیابة فاکملوا ثلاثین یوما وفی الباب عن ابی هریرة وابی بکرة وابن عمر **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وقد روی عنه من غیر وجه **باب** ما جاء ان الشهر یکون تسعا وعشرین **حدثنا** احمد بن منیع نا یحیی بن زکریا بن زائدة قال اخبرنی عیسی بن دینار عن ابیه عن عمرو بن الحارث بن ابی ضرار عن ابن مسعود قال ما صمت مع النبی صلی الله علیه وسلم تسعا وعشرین اکثر مما صمنا ثلثین وفی الباب عن عمر وابی هریرة وعائشة وسعد بن ابی وقاص وابن عباس وابن عمر وانس وجابر وام سلمة وابی بکرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال الشهر یکون تسعا وعشرین **حدثنا** علی بن حجر نا اسمعیل بن جعفر عن حمید عن انس انه قال آلی رسول الله صلی الله علیه وسلم من نسائه شهرا فاقام فی مشربة تسعا وعشرین یوما قالوا یا رسول الله انك آلیت شهرا فقال الشهر تسع وعشرون **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی الصوم بالشهادة **حدثنا** محمد بن اسمعیل نا محمد بن الصباح نا الولید بن ابی ثور عن سماك عن عکرمة عن ابن عباس قال جاء اعرابی الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال انی رایت الهلال

اور صحیح وہ ہی جو روایت کی گئی ہی محمد بن عمرو سے اُنہوں نے روایت کی ہی ابو سلمہ سے اُنہوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ پیشوائی کرو مہینے رمضان کی کہ ایک دن یا دو دن کا روزہ رکھو اور اسیطرح روایت کی گئی ہی یحییٰ بن ابی کثیر سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے مثل حدیث محمد بن عمرو لیثی کے **باب** روزہ رکھنا بعد چاند دیکھنے کے ہی اور روزہ کھولنا بھی بعد چاند دیکھنے کے ہی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو الاحوص نے اُنہوں نے روایت کی ہی سماک بن حرب سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس رضؓ سے اُنہوں نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان سے پہلے کوئی روزہ نہ رکھو روزہ رکھو بعد دیکھنے چاند کے اور روزہ کھولو بعد دیکھنے چاند کے یعنے عید کرو بعد دیکھنے چاند کے اور اگر اُسکے درمیان کوئی بدلی حائل ہو تو تیس دن پورے کرو۔ اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ابی بکرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہی۔ **کہا ابو عیسےٰ** نے کہ یہ حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہی اور روایت کی گئی ہی اُن سے کئی طرح پر۔ **باب** مہینا کبھی اُنتیس دن کا ہوتا ہی۔ **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے اُنہوں نے کہا خبر دی مجھکو عیسےٰ بن دینار نے اُنہوں نے روایت کی ہی اپنے باپ سے اُنہوں نے عمرو بن حارث بن ابی ضرار سے اُنہوں نے ابن مسعود رضؓ سے اُنہوں نے کہا کہ جو روزے میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُنتیس دن رکھے وہ زیادہ ہیں اُس سے جو میں نے تیس دن رکھے ہیں اور اس باب میں عمر اور ابو ہریرہ اور عائشہ اور سعد بن ابی وقاص اور ابن عباس اور ابن عمر اور انس اور جابر اور ام سلمہ اور ابی بکرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینا اُنتیس دن کا ہوتا ہی۔ **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن جعفر نے اُنہوں نے روایت کی ہی حمید سے اُنہوں نے انس رضؓ سے اُنہوں نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی اپنی بی بیوں سے جدا رہنے کی ایک مہینا سو آپ بالاخانے میں اُنتیس دن ٹھہرے یعنے اُنتیس دن کے بعد آپ بی بیوں کے پاس گئے لوگوں نے عرض کی کہ یا حضرتؐ آپ نے مہینے کی قسم کھائی تھی یعنے ابھی ایک دن باقی ہی آپ نے فرمایا مہینا اُنتیس دن کا ہوتا ہی۔ **کہا ابو عیسےٰ** نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ **باب** گواہی سے روزہ رکھنے کا بیان۔ **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن صباح نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو ولید بن ابی ثور نے اُنہوں نے روایت کی ہی سماک سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس رضؓ سے اُنہوں نے کہا کہ ایک جنگلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو اُس سے کہا کہ میں نے چاند دیکھا ہے

۱؎ یعنے شعبان کے تیس دن پورے کرو اور اسی طرح اگر عید کا چاند بھی بسبب بدلی وغیرہ کے نظر نہ آوے تو رمضان کے تیس دن پورے کرو۔ ۱۲ ۲؎ یعنے قسم کھائی کہ میں اپنی بی بیوں کے پاس ایک مہینا نہیں جاؤنگا اور یہ قسم آپ نے اسواسطے کھائی کہ ازواج مطہرات آپ سے خرچ زیادہ چاہتی تھیں آپ کو تنگ کیا کریں۔ ۱۲ منہ۔ ۳؎ اس سے معلوم ہوا کہ کبھی مہینا اُنتیس دن کا بھی ہوتا ہی ۱۲

فقال اتشهد ان لا اله الا الله اتشهد ان محمدا رسول الله قال نعم قال يا بلال اذن في الناس ان يصوموا غدا **حدثنا** ابو كريب نا حسين الجعفي عن زائدة عن سماك بن حرب نحوه **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس فيه اختلاف وروى سفيان الثوري وغيره عن سماك بن حرب عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا واكثر اصحاب سماك رووا عن سماك عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا والعمل على هذا الحديث عند اكثر اهل العلم قالوا تقبل شهادة رجل واحد في الصيام وبه يقول ابن المبارك والشافعي واحمد وقال اسحق لا يصام الا بشهادة رجلين ولم يختلف اهل العلم في الافطار انه لا يقبل فيه الا شهادة رجلين **باب** ما جاء شهرا عيد لا ينقصان **حدثنا** يحيى بن خلف البصري نا بشر بن المفضل عن خالد الحذاء عن عبد الرحمن بن ابي بكرة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا عيد لا ينقصان رمضان وذو الحجة **قال** ابو عيسى حديث ابي بكرة حديث حسن وقد روي هذا الحديث عن عبد الرحمن بن ابي بكرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا قال احمد معنى هذا الحديث شهرا عيد لا ينقصان يقول لا ينقصان معا في سنة واحدة شهر رمضان وذو الحجة ان نقص احدهما تم الآخر وقال اسحق معناه لا ينقصان يقول وان كان تسعا وعشرين فهو تمام غير نقصان وعلى مذهب اسحق يكون ينقص الشهران معا في سنة واحدة **باب** ما جاء لكل اهل بلد رؤيتهم **حدثنا** علي بن حجر نا اسمعيل بن جعفر نا محمد بن ابي حرملة اخبرني كريب ان ام الفضل بنت الحارث بعثته الى معوية بالشام قال فقدمت الشام فقضيت حاجتها

سو حضرت نے فرمایا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے اس کی کہ سوائے خدا کے کوئی لائق عبادت کے نہیں اور گواہی دیتا ہے اس کی کہ محمد رسول اللہ ہیں اُسنے کہا ہاں حضرت نے فرمایا کہ اے بلال لوگوں میں پکار دے کہ کل روزہ رکھیں **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حسین جعفی نے اُسنے روایت کی زائدہ سے اُسنے سماک بن حرب سے مثل اُسکے کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابن عباس کی اس حدیث میں اختلاف ہے اور سفیان ثوری وغیرہ نے سماک بن حرب روایت کی اُسنے عکرمہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور اکثر اصحاب سماک نے عکرمہ سے مرسل روایت کی ہے اور عمل اسی حدیث پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہیں قبول کی جاویگی گواہی ایک مرد کی روزے کے چاند میں۔ اور یہی قول ہے ابن مبارک اور امام شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ نہ روزہ رکھا جاوے مگر ساتھ گواہی دو مردوں کے اور نہیں اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ چاند عید کے کہ نہیں قبول کی جاویگی بیچ اسکے مگر گواہی دو مردوں کی **باب** اس بیان میں کہ دو مہینے عید کے نہیں ناقص ہوتے **حدیث** بیان کی ہم سے یحییٰ بن خلف بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے اُسنے روایت کی ہے خالد حذاء سے اُسنے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو مہینے عید کے نہیں ناقص ہوتے رمضان اور ذوالحجہ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی بکرہ کی حسن ہے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل امام احمد نے کہا کہ معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ یہ دونوں مہینے اکٹھے ایک برس میں ناقص نہیں ہوتے رمضان اور ذوالحجہ یعنی انتیس انتیس دن کے نہیں ہوتے اگر ایک انتیس کا ہوگا تو دوسرا تیس کا کا ہوگا اور اسحاق نے کہا کہ معنی اُسکے یہ ہیں کہ اگر ایک انتیس دن کا ہو پس وہ تمام ہے ناقص نہیں یعنی ثواب اسکا پورا ہی ملتا ہے کم نہیں ہوتا اور اسحاق کے مذہب میں دونوں مہینے ایک سال میں اکٹھے ناقص ہو جاتے ہیں **باب** ہر شہر والوں کے لیے اپنا چاند دیکھنا ہے **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن حجر نے کہا اُسنے حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن جعفر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد ابن ابی حرملہ نے اُسنے کہا خبر دی مجھکو کریب نے کہ ام الفضل حارث کی بیٹی نے اُسکو معاویہ کی طرف شام میں بھیجا اُس نے کہا سو میں شام میں پہونچا اور اُنکی حاجت کو پورا کیا

ف۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گواہی مستور الحال کی جبکہ فسق معلوم نہو مقبول ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رمضان کے چاند میں ایک کی گواہی مقبول ہے یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور امام شافعی اور مالک کہتے ہیں کہ دو گواہ کا ہونا شرط ہے اور عید کے چاند کے واسطے اگر ابر وغیرہ ہو تو دو گواہ کا ہونا شرط ہے اور اگر مطلع صاف ہو تو جماعت کثیر کا دیکھنا شرط ہے جس سے ظن غالب حاصل ہو جاوے ۱۲ ف۲ اسکا معنے یا تو یہ ہے کہ یہ دونوں مہینے ایک سال میں انتیس انتیس دن کے نہیں ہوتے ہیں اگر ایک ناقص رہیگا تو دوسرا کامل ہوگا یا یہ معنے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ناقص نہیں ہوتے تھے اور یا یہ کہ باعتبار حکم اور ثواب کے ناقص نہیں ہوتے اگر گنتی میں ایک ناقص ہو اور ایک کامل ہو یا دونوں انتیس دن کے ہوں تو ثواب پورے تیس کا ہوتا ہے ۱۲ ف۳ یعنی ایک شہر والوں کا چاند دیکھنا اور دوسرے شہر والوں کے واسطے کافی نہیں ہے ۱۲

واستهل علي هلال رمضان وانا بالشام فراينا الهلال ليلة الجمعة ثم قدمت المدينة في اخر الشهر فسالني ابن عباس ثم ذكر الهلال فقال متى رايتم الهلال فقلت رايناه ليلة الجمعة فقال انت رايته ليلة الجمعة فقلت راه الناس وصاموا وصام معاوية فقال لكن رايناه ليلة السبت فلا نزال نصوم حتى نكمل ثلثين يوما او نراه فقلت الا تكتفي برؤية معاوية وصيامه قال لا هكذا امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح غريب والعمل على هذا الحديث عند اهل العلم ان لكل اهل بلد رؤيتهم **باب** ما جاء ما يستحب عليه الافطار **حدثنا** محمد بن عمر بن علي المقدمي نا سعيد بن عامر نا شعبة عن عبد العزيز بن صهيب عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وجد تمرا فليفطر عليه ومن لا فليفطر على ماء فان الماء طهور وفي الباب عن سلمان بن عامر **قال** ابو عيسى حديث انس لا نعلم احدا رواه عن شعبة مثل هذا غير سعيد بن عامر وهو حديث غير محفوظ ولا نعلم له اصلا من حديث عبد العزيز بن صهيب عن انس وقد روى اصحاب شعبة هذا الحديث عن شعبة عن عاصم الاحول عن حفصة ابنة سيرين عن الرباب عن سلمان بن عامر عن النبي صلى الله عليه وسلم وهذا اصح من حديث سعيد بن عامر وهكذا رووا عن شعبة عن عاصم عن حفصة ابنة سيرين عن سلمان بن عامر ولم يذكر فيه شعبة عن الرباب والصحيح ما روى سفيان الثوري وابن عيينة وغير واحد عن عاصم الاحول عن حفصة بنت سيرين عن الرباب عن سلمان بن عامر وابن عون يقول عن ام الرائح بنت صليع عن سلمان بن عامر والرباب هي ام الرائح **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن عاصم الاحول

اور پکارا گیا اوپر میرے چاند رمضان کا اور حالانکہ میں ابھی شام ہی میں تھا سو ہم نے جمعرات کو چاند دیکھا پھر میں مدینے میں آیا رمضان کے آخر میں سو ابن عباس نے مجھ سے پوچھا پھر چاند کا ذکر کیا اور کہا کہ تم نے چاند کو کب دیکھا تھا میں نے کہا کہ ہم نے جمعرات کو دیکھا سو کہا کہ تو نے خود بھی جمعرات کو دیکھا تھا۔ میں نے کہا کہ نہیں بلکہ لوگوں نے دیکھا تھا سو لوگوں نے روزہ رکھا اور معاویہ نے بھی روزہ رکھا ابن عباسؓ نے کہا کہ لیکن ہم نے تو ہفتے کی رات کو دیکھا تھا سو ہم ہمیشہ روزہ رکھینگے یہاں تک کہ تیس دن پورے کریں یا چاند دیکھیں سو میں نے کہا کہ کیا ہم معاویہؓ کے دیکھنے اور روزہ رکھنے پر کفایت نہ کریں ابن عباسؓ نے کہا نہیں کیونکہ آنحضرت نے ہمکو اسیطرح حکم کیا ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح غریب ہے اور عمل اسی حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے ہر شہر والوں کے لیے چاند دیکھنا ضرور ہے۔ دوسرے کی روایت کافی نہیں۔ **باب** کس چیز سے روزہ کھولنا مستحب ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عمر بن علی مقدمی نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو سعید بن عامر نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے انھوں نے روایت کی ہے عبدالعزیز بن صہیب سے انھوں نے روایت کی ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کھجور پاوے تو چاہیے کہ روزہ کھولے اسپر اور جو کوئی کھجور نہ پاوے تو چاہیے کہ روزہ کھولے پانی پر بیشک تحقیق پانی پاک کرنے والا ہے۔ اور اس باب میں سلمان بن عامر سے بھی روایت آچکی ہے کہا ابو عیسیٰ نے ہم نہیں جانتے کہ انس کی اس حدیث کو اسیطرح شعبہ سے سعید کے سوا کسی نے روایت کیا ہو۔ اور یہ حدیث محفوظ نہیں ہے ہم اسکی کچھ اصل نہیں جانتے حدیث عبدالعزیز بن صہیب کے انس سے اور مقرر شعبہ کے اصحاب نے یہ حدیث شعبہ سے روایت کی ہے انھوں نے عاصم احول سے انھوں نے حفصہ بنت سیرین سے انھوں نے رباب سے انھوں نے سلمان بن عامر سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور یہ حدیث زیادہ تر صحیح ہے سعید بن عامر کی حدیث سے اور اسیطرح روایت کی ہے انھوں نے شعبہ سے انھوں نے عاصم سے انھوں نے حفصہ بنت سیرین سے انھوں نے سلمان بن عامر سے۔ اور نہیں ذکر کیا اسمیں شعبہ نے واسطہ رباب کا۔ اور صحیح وہی ہے جو روایت کی ہے سفیان اور ابن عیینہ وغیرہ نے عاصم احول سے انھوں نے حفصہ بنت سیرین سے انھوں نے رباب سے انھوں نے سلمان بن عامر سے اور ابن عون کہتا ہے ام رائح بنت صلیع سے انھوں نے سلمان بن عامر سے اور ام الرائح رباب ہی کا نام ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے انھوں نے عاصم احول سے

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اختلاف مطالع کا اعتبار ہے یہی مذہب امام شافعی رح کا ہے اور خیر الدین ۱۲ [2] اگر کسی شہر میں سے بعض لوگ چاند دیکھ لیں تو اس شہر کے سب لوگوں پر روزہ رکھنا واجب ہوتا ہے اس میں کسی امام کا خلاف نہیں مگر ایک شہر والوں کا چاند دیکھنا دوسرے شہر والوں کے لیے مختلف فیہ ہے۔ امام ابو حنیفہ رح کہتے ہیں کہ ایک شہر والوں کا چاند دیکھنا دوسرے شہر کے لیے حجت ہے خواہ شہر دور ہو یا قریب ہو یا بعید ہو اور امام شافعی رح کہتے ہیں کہ نزدیک شہر کے واسطے حجت ہے دور کے واسطے حجت نہیں ۱۲

ح وثنا هناد نا ابو معوية عن عاصم الاحول عن حفصة بنة سيرين عن الرباب عن سلمان بن عامر الضبي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا افطر احدكم فليفطر على تمر فان لم يجد فليفطر على ماء فانه طهور **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا جعفر بن سليمان عن ثابت عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفطر قبل ان يصلي على رطبات فان لم تكن رطبات فتميرات فان لم تكن تميرات حسا حسوات من ماء **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب **باب** ما جاء ان الفطر يوم تفطرون والاضحى يوم تضحون **حدثنا** محمد بن اسمعيل نا ابراهيم بن المنذر نا اسحق بن جعفر بن محمد قال حدثني عبد الله بن جعفر عن عثمان بن محمد عن المقبري عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الصوم يوم تصومون والفطر يوم تفطرون والاضحى يوم تضحون **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب حسن وفسر بعض اهل العلم هذا الحديث فقال انما معنى هذا الصوم والفطر مع الجماعة وعظم الناس **باب** ما جاء اذا اقبل الليل وادبر النهار فقد افطر الصائم **حدثنا** هارون بن اسحق الهمداني نا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عاصم بن عمر عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقبل الليل وادبر النهار وغابت الشمس فقد افطرت وفي الباب عن ابن ابي اوفى وابي سعيد **قال** ابو عيسى حديث عمر حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في تعجيل الافطار **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن ابي حازم

ح اور نیز حدیث بیان کی ہمسے ہناد نے اُنّے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اُنّے روایت کی ہو عاصم احول سے اُنّے حفصہ بنت سیرین سے اُنّے رباب سے اُنّے سلمان بن عامر ضبی سے اُنّے روایت کی ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ جب کوئی روزہ افطار کرے تو چاہیے کہ افطار کرے کھجور پر سو اگر کھجور نہ پاوے تو چاہیے کہ روزہ کھولے پانی پر پس تحقیق وہ پاک کرنیوالا ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہو **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن رافع نے کہا اُنّے خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اُنّے کہا خبر دی ہمکو جعفر بن سلیمان نے اُنّے روایت کی ہو ثابت سے اُنّے روایت کی ہو انس رض سے اُنّے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کھولتے پہلے نماز مغرب کے چند تازی کھجوروں سے اور اگر تازہ نہوتیں تو روزہ کھولتے خشک کھجوروں سے اور اگر خشک کھجوریں بھی نہوتیں تو پیتے چند چلو پانی کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہو **باب** اس بیان میں کہ عید فطر وہ دن ہو جسمیں کہ تم روزہ کھولتے ہو اور عید اضحی وہ دن ہو جسمیں کہ تم قربانی کرتے ہو **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے اُنّے کہا خبر دی ہمکو ابراہیم بن منذر نے اُنّے کہا خبر دی ہمکو اسحق بن جعفر بن محمد نے اُنّے کہا حدیث بیان کی مجھسے عبد اللہ بن جعفر نے اُنّے روایت کی ہو عثمان بن محمد سے اُنّے مقبری سے اُنّے روایت کی ہو ابو ہریرہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صوم وہ دن ہو کہ روزہ رکھتے ہو تم اُسمیں اور فطر وہ دن ہو کہ اُسمیں تم روزہ کھولتے ہو اور اضحی وہ دن ہو کہ اُسمیں تم قربانی کرتے ہو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہو۔ اور تفسیر کیا بعض اہل علم نے اس حدیث کی یوں کہا سوا اسکے کوئی نہیں معنے اسکے یہ ہیں کہ روزہ اور افطار ساتھ جماعت کے اور سب لوگوں کے مقبول ہوتا ہو **باب** جب آوے رات اور جاوے دن پس تحقیق روزہ کھولے روزہ دار **حدیث** بیان کی ہمسے ہارون بن اسحق ہمدانی نے اُنّے کہا خبر دی ہمکو عبدہ نے اُنّے روایت کی ہو ہشام بن عروہ سے اُنّے اپنے باپ سے اُنّے عاصم بن عمر سے اُنّے روایت کی ہو عمر بن خطاب رض سے کہا اُنّے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب آوے رات اور جاوے دن اور ڈوب جاوے سورج تو روزہ کھولا تو نے یعنے تب روزہ کھولنے کا وقت ہوجاتا ہو۔ اور اس باب میں ابن ابی اوفے اور ابی سعید رض سے بھی روایت ہو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث عمر کی حسن صحیح ہو **باب** روزہ جلدی کھولنا چاہیے **حدیث** بیان کی ہمسے بندار نے اُنّے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمان بن مہدی نے اُنّے روایت کی ہو سفیان سے اُنّے ابی حازم سے

سلہ اسکو تحویل کی ح کہتے ہیں یعنے ایک اسناد سے دوسری اسناد کی طرف پھر جانا اور عطف اسکا محمود پر ہے ۱۲ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کہ تازی کھجور سے روزہ کھولے اور اگر وہ میسر نہوں تو خشک سے کھولے اگر وہ بھی میسر نہوں تو پانی سے کھولے اور شاید شیرینی سے بھی معدہ کو تقویت ہوتی ہوگی ۱۲ سلہ یعنے جب لوگ روزہ رکھیں تو تم بھی روزہ رکھو اور جب لوگ افطار کریں تو تم بھی افطار کرو اور کہا ہمیں سب اہل علم کی موافقت ہو اسلئے ایسا نہ کرو کہ لوگ افطار کریں اور تم روزہ رکھو یا برعکس ۱۲ سلہ [illegible] نہیں ہوگا یعنے حکماً روزہ مکمل ہوچکا اگرچہ کھاوے پیوے نہیں اور بعضین نے کہا کہ داخل ہوا وقت افطار میں اور یہی حکم ہو کہ کہا جاوے کہ چاہیے کہ افطار کرے ۱۲ ع

ح واخبرنا ابو مصعب قراءة عن مالك بن انس عن ابی حازم عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر وفي الباب عن ابی هريرة وابن عباس وعائشة وانس بن مالك **قال** ابو عيسى حديث سهل بن سعد حديث حسن صحيح وهو الذي اختاره اهل العلم من اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم وغيرهم استحبوا تعجيل الفطر وبه يقول الشافعي واحمد واسحق **حدثنا** اسحق بن موسى الانصاري نا الوليد بن مسلم عن الاوزاعي عن قرة عن الزهري عن ابی سلمة عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله عز وجل احب عبادي الي اعجلهم فطرا **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا ابو عاصم وابو المغيرة عن الاوزاعي نحوه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب **حدثنا** هناد نا ابو معوية عن الاعمش عن عمارة بن عمير عن ابی عطية قال دخلت انا ومسروق على عائشة فقلنا يا ام المؤمنين رجلان من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم احدهما يعجل الفطر ويعجل الصلوة والاخر يؤخر الافطار ويؤخر الصلوة قالت ايهما يعجل الافطار ويعجل الصلوة قلنا عبد الله بن مسعود قالت هكذا صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم والاخر ابو موسى **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وابو عطية اسمه مالك بن ابی عامر الهمداني ويقال مالك بن عامر الهمداني وهو اصح **باب** ما جاء في تاخير السحور **حدثنا** يحيى بن موسى نا ابو داؤد الطيالسي نا هشام الدستوائي عن قتادة عن انس عن زيد بن ثابت قال تسحرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قمنا الى الصلوة قال قلت كم كان قدر ذلك قال قدر خمسين اية **حدثنا** هناد نا وكيع عن هشام بنحوه الا انه قال قدر قراءة خمسين اية وفي الباب عن حذيفة **قال** ابو عيسى حديث زيد بن ثابت حديث حسن صحيح وبه يقول الشافعي واحمد واسحق استحبوا تاخير السحور

ہم کو خبر دی ابو مصعب نے انہوں نے قراءۃً روایت کی ہے مالک بن انس سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمیشہ رہیں گے لوگ ساتھ بھلائی کے جب تک جلدی کریں گے روزہ کھولنے میں[1] اور اس باب میں ابو ہریرہ اور ابن عباس اور عائشہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سہل بن سعد کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے مستحب رکھا ہے انہوں نے جلدی کھولنا روزہ کا اور یہی قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق۔ **حدیث** بیان کی ہم سے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے انہوں نے خبر دی ہم کو ولید بن مسلم نے انہوں نے روایت کی اوزاعی سے انہوں نے قرہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے روایت کی ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرمایا اللہ نے کہ سب بندوں میں بہت پیارا میرے نزدیک وہ شخص ہے [illegible] روزہ کھولنے میں۔ **حدیث** کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمن نے [illegible] ابو عاصم اور ابو مغیرہ نے اوزاعی سے مثل اُس کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ **حدیث** بیان کی ہم سے ہناد نے [illegible] ابو معاویہ نے [illegible] اعمش سے انہوں نے عمارہ بن عمیر سے انہوں نے روایت کی ابی عطیہ سے [illegible] عائشہ کے پاس سو کہا ہم نے اے ماں مسلمانوں کی [illegible] اصحاب سے دو شخص ہیں انہیں سے ایک تو روزہ جلدی کھولتا ہے [illegible] اور دوسرا دیر سے روزہ کھولتا ہے [illegible] جلدی روزہ کھولتا ہے [illegible] کہا ہم نے عبداللہ بن مسعود ہیں کہا انہوں نے یونہی کیا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اور دوسرے ابو موسیٰ تھے[2] کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عطیہ کا نام مالک بن ابی عامر ہمدانی ہے [illegible] اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

باب [illegible]

[illegible] **حدیث** [illegible] سحری کھائی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ [illegible] کتنی دیر تھی [illegible] انہوں نے بقدر پچاس آیت کے۔ **حدیث** بیان کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے ہشام سے مثل اس کے مگر اس میں یہ کہا کہ بقدر پڑھنے پچاس آیتوں کے اور اس باب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قائل ہیں امام شافعی اور احمد اور اسحاق یہ لوگ مستحب کہتے ہیں سحری میں دیر کرنے کو

---

[1] بہت پیارا اس لیے ہوتا ہے کہ [illegible] سنت کی [illegible] [2] عبداللہ بن مسعود بڑے عالم اور فقیہ تھے انہوں نے سنت پر عمل کیا اور ابو موسیٰ نے [illegible] معلوم ہوا کہ جلدی روزہ کھولنے میں بڑا ثواب ہے۔ ع

باب ما جاء في بيان الفجر **حدثنا** هناد نا ملازم بن عمرو حدثني عبد الله بن النعمان عن قيس بن طلق بن علي قال حدثني أبي طلق بن علي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كلوا واشربوا ولا يهيدنكم الساطع المصعد فكلوا واشربوا حتى يعترض لكم الأحمر وفي الباب عن عدي بن حاتم وأبي ذر وسمرة **قال** أبو عيسى حديث طلق بن علي حديث حسن غريب من هذا الوجه والعمل على هذا عند أهل العلم أنه لا يحرم على الصائم الأكل والشرب حتى يكون الفجر الأحمر المعترض وبه يقول عامة أهل العلم **حدثنا** هناد ويوسف بن عيسى قالا نا وكيع عن أبي هلال عن سوادة بن حنظلة عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمنعنكم من سحوركم أذان بلال ولا الفجر المستطيل ولكن الفجر المستطير في الأفق **قال** أبو عيسى هذا حديث حسن **باب** ما جاء في التشديد في الغيبة للصائم **حدثنا** أبو موسى محمد بن المثنى نا عثمان بن عمر قال نا ابن أبي ذئب عن سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة بأن يدع طعامه وشرابه وفي الباب عن أنس **قال** أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في فضل السحور **حدثنا** قتيبة نا أبو عوانة عن قتادة وعبد العزيز بن صهيب عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم قال تسحروا فإن في السحور بركة وفي الباب عن أبي هريرة وعبد الله بن مسعود وجابر بن عبد الله وابن عباس وعمرو بن العاص والعرباض بن سارية وعتبة بن عبد وأبي الدرداء **قال** أبو عيسى حديث أنس حديث حسن صحيح وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم

باب فجر کے بیان میں یعنے صبح صادق کب ہوتی ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو ملازم بن عمرو نے انہوں نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبداللہ بن نعمان نے قیس بن طلق بن علی سے انہوں نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابی طلق بن علی نے کہ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھاؤ اور پیو اور نہ روکے تمکو سحری کھانے سے صبح کاذب اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ظاہر ہووے واسطے تمہارے صبح سرخ یعنے صبح صادق۔ اور اس باب میں عدی بن حاتم اور ابی ذر اور سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث طلق بن علی کی حسن غریب ہے اس وجہ سے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہ نہیں حرام ہوتا ہے روزہ دار پر کھانا اور پینا یہاں تک کہ ظاہر ہووے صبح سرخ چوڑی اور یہی اسی کے قائل ہیں اکثر اہل علم **حدیث** بیان کی ہم سے ہناد اور یوسف بن عیسیٰ نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے ابی ہلال سے انہوں نے روایت کی ہے سوادہ بن حنظلہ سے انہوں نے سمرہ بن جندب سے انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ روکے تمکو سحری کھانے سے اذان بلال کی اور نہ فجر لمبی[1] ولیکن فجر پھیلنے والی بیچ کنارے آسمان کے یعنے صبح صادق کے بعد کھانا پینا درست نہیں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **باب** روزہ دار کو غیبت کرنے میں بڑا گناہ ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو عثمان بن عمر نے کہا اور حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے سعید مقبری سے انہوں نے روایت کی ہے اپنے باپ سے انہوں نے روایت کی ہے ابو ہریرہ سے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص باطل[2] بولنا اور برا کام کرنا نہ چھوڑے یعنے روزے میں تو اللہ کو کچھ حاجت نہیں ایسی کہ چھوڑے کھانا پینا اور پینا اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** سحری کھانے کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے قتادہ اور عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے روایت کی ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو اس لیے کہ مقرر سحری کھانے میں برکت ہے اور اس باب میں ابو ہریرہ اور عبداللہ بن مسعود اور جابر بن عبداللہ اور ابن عباس اور عمرو بن عاص اور عرباض بن ساریہ اور عتبہ اور ابی الدرداء سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس رض کی حسن صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

سلہ مراد اس سے صبح صادق ہے اور قید سرخ کی واسطے غالب کے ہے ورنہ اول طلوع میں سرخی نہیں ہوتی ۱۲ سلہ مراد اس سے صبح کاذب ہے کہ وہ بھی لمبی ہوتی ہے [illegible] ۱۲

[2] باطل بولنا وہ کلام جسکے بولنے میں گناہ لازم آوے یعنے کفر کی باتیں کرنی اور جھوٹی گواہی دینی [illegible] غیبت کرنی [illegible] اور بہتان کرنا اور لعنت کرنا بس حاصل یہ ہے کہ جو شخص روزے میں باطل بولنا نہ چھوڑے خدا تعالیٰ اُسکے روزے کو قبول نہیں کرتا [illegible] ہے کہ روزہ میں [illegible] ایک عوام کا وہ یہ ہے کہ باز رہے کھانے اور پینے اور جماع سے اور ایک خواص کا وہ یہ ہے کہ باز رکھے نفس کو حرام و مکروہ سے بلکہ مباح سے بھی جو کہ نفس کے متعلق ہے اور ایک اخص الخواص کا ہے وہ یہ ہے کہ سوائے حق کے کسی چیز کی طرف التفات نہ کرے ۱۲

انه قال فصل ما بين صيامنا وصيام اهل الكتب اكلة السحر حدثنا بذلك قتيبة نا الليث عن موسى بن علي عن ابيه عن ابي قيس مولى عمرو بن العاص عن عمرو بن العاص عن النبي صلى الله عليه وسلم بذلك وهذا حديث حسن صحيح واهل مصر يقولون موسى بن علي واهل العراق يقولون موسى بن عُلَي وهو موسى بن علي بن رباح اللخمي **باب** ما جاء في كراهية الصوم في السفر **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج الى مكة عام الفتح فصام حتى بلغ كراع الغميم وصام الناس معه فقيل له ان الناس قد شق عليهم الصيام وان الناس ينظرون فيما فعلت فدعا بقدح من ماء بعد العصر فشرب والناس ينظرون اليه فافطر بعضهم وصام بعضهم فبلغه ان ناسا صاموا فقال اولئك العصاة وفي الباب عن كعب بن عاصم وابن عباس وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث جابر حديث حسن صحيح وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ليس من البر الصيام في السفر واختلف اهل العلم في الصوم في السفر فرأى بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان الفطر في السفر افضل حتى رأى بعضهم عليه الاعادة اذا صام في السفر واختار احمد واسحق الفطر وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان وجد قوة فصام فحسن وهو افضل وان افطر فحسن وهو قول سفيان الثوري ومالك بن انس وعبد الله بن المبارك وقال الشافعي انما معنى قول النبي صلى الله عليه وسلم ليس من البر الصيام في السفر وقوله حين بلغه ان ناسا صاموا فقال اولئك العصاة فوجه هذا اذا لم يحتمل قلبه قبول رخصة الله تعالى

کہ آپ نے فرمایا فرق درمیان روزے ہمارے کے اور روزے اہل کتاب کے لیے یعنی یہود و نصاریٰ کے کھانا سحری کا ہے حدیث بیان کی ہم کو ساتھ اسکے قتیبہ نے کہا اُنے خبر دی ہم کو لیث نے موسیٰ بن علی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی قیس سے مولیٰ عمرو بن عاص سے اُنہوں نے روایت کی عمرو بن عاص سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اسکے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اہل مصر موسیٰ بن علی کہتے ہیں یعنے ساتھ زیر لام کے اور اہل عراق موسیٰ بن عُلیٰ کہتے ہیں یعنے ساتھ زبر لام کے اور وہ موسیٰ بن علی بن رباح لخمی ہیں **باب** بیچ بیان اس کے کہ سفر میں روزہ رکھنا مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہے قتیبہ نے کہا اُنے حدیث بیان کی ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے جعفر بن محمد سے اُنہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اُنہوں نے جابر بن عبداللہ سے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ کی طرف گئے سو آپ چلے یہاں تک کہ پہونچے کراع غمیم میں (ایک جگہ کا نام ہے درمیان مکے اور مدینے کے) سو اور لوگوں نے آپکے ساتھ روزہ رکھا سو کسی نے آنحضرت سے عرض کیا کہ لوگوں پر روزہ مشکل پڑ گیا ہے اور لوگ دیکھتے ہیں آپکو جو آپ کرتے ہیں سو آپ نے ایک پیالہ پانی کا منگایا بعد نماز عصر کے سو آپ نے پانی پیا اور لوگ آپ کی طرف دیکھتے تھے سو بعضوں نے روزہ کھولا اور بعضوں نے نہ کھولا سو آپ کو خبر ہوئی کہ بعضوں نے روزہ نہیں کھولا سو فرمایا کہ یہی ہیں گنہگار اور اس باب میں کعب بن عاصم اور ابن عباس اور ابوہریرہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا بہتر نہیں اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ روزہ رکھنے کے سفر میں سو بعض اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے یہ مذہب ہے کہ سفر میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے یہاں تک کہ بعضے کہتے ہیں کہ اگر سفر میں روزہ رکھے تو اسکا دوہرانا واجب ہے یعنے سفر میں روزہ رکھنا اُنکے نزدیک درست نہیں اور امام احمد اور اسحق کے نزدیک مختار یہ ہے کہ سفر میں روزہ نہ رکھے اور کہا بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ اگر طاقت ہو تو روزہ رکھے وہ افضل ہے اور اگر نہ رکھے تو بھی درست ہے اور یہی قول سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک کا ہے اور امام شافعی کہتے ہیں کہ معنے اس حدیث کے کہ سفر میں روزہ رکھنا بہتر نہیں (اور وہ جو حدیث میں ہے کہ) یہی گنہگار ہیں یہ ہے کہ جب دل اسکا اللہ کی رخصت کے قبول کرنے

---

[1] یعنی یہ سب مطلقاً گنہگار [illegible] سے مسئلے میں کیا [illegible] اگر [illegible] بالاتفاق سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں جائز ہیں خلاف ظاہریہ کا ہے ناجائز کا نہیں اگر تکلیف ہوتی ہو تو روزہ رکھنا اچھا نہیں اور اگر مشقت ہوتی ہو تو روزہ نہ رکھنا افضل ہے اور بغیر طاقت اور سفر معصیت برابر ہیں نزدیک امام ابوحنیفہ کے [illegible] اور امام شافعی کے نزدیک سفر معصیت میں روزہ ترک کرنا جائز نہیں اور امام ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی اور ثوری وغیرہ کہتے ہیں کہ اگر طاقت ہو تو سفر میں روزہ افضل ہے واسطے جلد بری ہونے ذمہ کے اور واسطے آسان ہونے کے موافقت سے مسلمانوں کے اور مشکل ہونے قضا کے بعد رمضان کے اور امام احمد اور اسحاق اور سعید بن مسیب اور اوزاعی کے نزدیک سفر میں روزہ نہ رکھنا مطلق افضل ہے اور بعضے علماء کہتے ہیں کہ جو آسان ہو وہ افضل ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ دونوں برابر ہیں اسکو اختیار ہے جو چاہے کرے۔ لمعات

فاما من رای الفطر مباحا وصام وقوی علی ذلک فهو احب الیّ **باب** ما جاء فی الرخصة فی الصوم فی السفر **حدثنا** هارون بن اسحٰق الهمدانی نا عبدة بن سلیمان عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة ان حمزة بن عمرو الاسلمی سال رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الصوم فی السفر وکان یسرد الصوم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان شئت فصم وان شئت فافطر وفی الباب عن انس بن مالک وابی سعید وعبد الله بن مسعود وعبد الله بن عمرو وابی الدرداء وحمزة بن عمرو الاسلمی قال ابو عیسٰی حدیث عائشة ان حمزة بن عمرو الاسلمی سال رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی نا بشر بن المفضل عن سعید بن یزید ابی مسلمة عن ابی نضرة عن ابی سعید قال کنا نسافر مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی شهر رمضان فما یعاب علی الصائم صومه ولا علی المفطر فطره **حدثنا** نصر بن علی نا یزید بن زریع نا الجریری ح ونا سفیان بن وکیع نا عبد الاعلی عن الجریری عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری قال کنا نسافر مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فمنا الصائم ومنا المفطر فلا یجد المفطر علی الصائم ولا الصائم علی المفطر وکانوا یرون انه من وجد قوة فصام فحسن ومن وجد ضعفا فافطر فحسن **قال** ابو عیسٰی هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی الرخصة للمحارب فی الافطار **حدثنا** قتیبة نا ابن لهیعة عن یزید بن ابی حبیب عن معمر بن ابی حیية عن ابن المسیب انه ساله عن الصوم فی السفر فحدث ان عمر بن الخطاب قال غزونا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی رمضان غزوتین یوم بدر والفتح فافطرنا فیهما وفی الباب عن ابی سعید **قال** ابو عیسٰی حدیث عمر لا نعرفه الا من هذا الوجه وقد روی عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم انه امر بالفطر فی غزوة غزاها

اور روزہ کھولنے کو درست جانے اور اسکو عزیمت روزہ رکھنا بہتر نہیں لیکن جو شخص روزہ نہ رکھنے کو مباح جانے اور روزہ رکھے اور اسپر قدرت رکھتا ہو تو وہ بہت پیارا ہے طرف میری **باب** سفر میں روزہ رکھنا درست ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہارون بن اسحٰق ہمدانی نے اُسنے کہا خبر دی اسکو عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتا ہے اپنے باپ سے وہ روایت کرتا ہے عائشہ رض سے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے سفر میں روزے کا حکم پوچھا اور وہ متواتر روزے رکھا کرتا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر چاہے تو روزہ رکھ اور اگر چاہے تو نہ رکھ۔ اور اس باب میں انس بن مالک اور ابی سعید اور عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عمرو اور ابی الدرداء اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث عائشہ رض کی کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے سعید بن یزید ابی مسلمہ سے اُسنے روایت کی ہے ابی نضرہ سے اُسنے روایت کی ہے ابو سعید سے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے مہینے میں سفر کرتے تھے سو نہ عیب کیا جاتا تھا روزہ دار پر روزہ اسکا اور نہ روزہ کھولنے والے پر کھولنا اسکا **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو جریری نے ح اور خبر دی ہمکو سفیان بن وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدالاعلیٰ نے اُسنے کہا روایت کی ہے جریری سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے کہا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے سو بعضے ہم میں سے روزہ دار ہوتے تھے اور بعضے روزہ افطار کرنے والے ہوتے تھے سو نہ غصہ کرتا تھا روزہ دار افطار کرنے والے پر اور نہ افطار کرنے والا روزہ دار پر اور اصحاب دیکھتے تھے کہ جو شخص طاقت رکھتا ہو اور روزہ رکھے تو بہت اچھا کیا اُسنے اور جو کوئی ضعیف ہو پس روزہ نہ رکھے تو بہت اچھا کیا اُسنے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** لڑنے والے کو روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے روایت کی ہے معمر بن ابی حیبہ سے اُسنے ابن مسیب سے کہ اُس نے اُس سے سفر میں روزے کا حکم پوچھا سو ابن مسیب نے حدیث بیان کی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان شریف میں دو جنگ کیے ایک جنگ بدر کے دن اور ایک فتح مکہ کے دن سو ہمنے دونوں میں روزہ کھولڈالا اور اس باب میں ابو سعید رض سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے کہ ہم عمر رضی اللہ تعالے عنہ کی حدیث کو نہیں پہچانتے مگر اسی وجہ سے۔ اور تحقیق روایت کی گئی ہے ابو سعید رض سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ حکم کیا آپ نے ساتھ روزہ کھولنے کے ایک جنگ میں جسکو آپ نے کیا تھا

وقد روي عن عمر بن الخطاب نحو هذا انه رخص في الافطار عند لقاء العدو وبه يقول بعض اهل العلم **باب** ما جاء في الرخصة في الافطار للحبلى والمرضع **حدثنا** ابو كريب ويوسف بن عيسى قالا نا وكيع نا ابو هلال عن عبد الله بن سوادة عن انس بن مالك رجل من بني عبد الله بن كعب قال اغارت علينا خيل رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجدته يتغدى فقال ادن فكل فقلت اني صائم فقال ادن احدثك عن الصوم او الصيام ان الله وضع عن المسافر شطر الصلوة وعن الحامل او المرضع الصوم او الصيام والله لقد قالهما النبي صلى الله عليه وسلم كليهما او احدهما فيا لهف نفسي ان لا اكون طعمت من طعام النبي صلى الله عليه وسلم وفي الباب عن ابي امية **قال ابو عيسى** حديث انس بن مالك الكعبي حديث حسن ولا نعرف لانس بن مالك هذا عن النبي صلى الله عليه وسلم غير هذا الحديث الواحد والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وقال بعض اهل العلم الحامل والمرضع يفطران ويقضيان ويطعمان وبه يقول سفيان ومالك والشافعي واحمد وقال بعضهم يفطران ويطعمان ولا قضاء عليهما وان شاءتا قضتا ولا اطعام عليهما وبه يقول اسحق **باب** ما جاء في الصوم عن الميت **حدثنا** ابو سعيد الاشج نا ابو خالد الاحمر عن الاعمش عن سلمة بن كهيل ومسلم البطين عن سعيد بن جبير وعطاء ومجاهد عن ابن عباس قال جاءت امراة الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت ان اختي ماتت وعليها صوم شهرين متتابعين قال ارأيت لو كان على اختك دين اكنت تقضينه قالت نعم قال فحق الله احق

اور تحقیق روایت کی گئی ہے حضرت عمر بن خطاب سے مثل اسکے کہ اُنہوں نے رخصت دی روزہ کھولنے کے وقت ملنے دشمن کے یعنے لڑائی میں۔ اور ساتھ اسی کے قائل ہیں بعض اہل علم **باب** حمل والی عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ کھولنے کی اجازت ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب اور یوسف بن عیسے نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو ہلال نے عبد اللہ بن سوادہ سے اُنہنے روایت کی ہے انس بن مالک سے جو ایک مرد ہیں قبیلے سے بنی عبد اللہ بن کعب کے اُنہنے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر نے ہمپر لوٹ کی سو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا یعنے فریاد کرنے کو سو میں نے آپکو کھانا کھاتے پایا سو آپ نے فرمایا نزدیک آ اور کھا سو میں نے کہا کہ میں روزہ دار ہوں سو فرمایا کہ نزدیک آ میں تجکو روزے کی حدیث سناتا ہوں مقرر اللہ تعالیٰ نے موقوف کر دی ہے مسافر سے آدھی نماز اور معاف کیا ہے حمل والی عورت اور دودھ پلانے والی عورت سے روزہ قسم ہے خدا کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں لفظ فرمائے ہیں یا ایک لفظ یعنے صوم اور صیام پس ای افسوس جان میری پر کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طعام سے کھانا نہ کھایا اور اس باب میں ابی امیہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث انس بن مالک کعبی کی حسن ہے اور نہیں جانتے ہم واسطے انس بن مالک کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے اس ایک حدیث کے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور بعض اہل علم نے کہا کہ حمل والی اور دودھ پلانے والی روزہ افطار کریں[2] اور قضا کریں اور کھانا کھلاویں یعنے روزہ افطار کرنے کے بدلے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں سفیان اور مالک اور شافعی اور احمد اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ دونوں نہ افطار کریں اور اُسکے بدلے کھانا کھلا دیں اور اُنپر قضا واجب نہیں۔ اور اگر چاہیں[3] تو قضا کریں اور نہیں واجب ہے اُنپر کھانا کھلانا اور ساتھ اسی کے قائل ہیں اسحق **باب** مردے کیطرف سے روزہ رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو خالد احمر نے اعمش سے اُسنے روایت کی ہے سلمہ بن کہیل سے اور مسلم بطین سے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر سے اور عطا اور مجاہد سے اُنھوں نے روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اُسنے کہا کہ ایک عورت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی سو اُسنے کہا کہ میری بہن مر گئی اور اُسپر روزے ہیں دو مہینے کے پے درپے حضرت نے فرمایا کہ بھلا تمہارا تو کیا اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو تو اُسکو ادا کرتی یا نہیں اُس نے کہا ہاں ادا کرتی حضرت نے فرمایا سو خدا کا حق[4] زیادہ تر لائق ہے

---

[1] یہ لوگ مسلمان تھے صحابہ نے بیخبری سے انکو لوٹ لیا وہ حضرت کے پاس فریاد کو آئے۔ [2] یعنے ہر روزے کے بدلے ایک روزہ قضا رکھیں اور ایک مسکین کو کھانا کھلاویں۔ [3] یعنے افطار کے بدلے ایک چیز واجب ہوتی ہے خواہ کھانا کھلا دے خواہ قضا رکھے۔ [4] ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ میت کی طرف سے روزے کی قضا واجب ہے یہ قول ایک جماعت کا ہے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں امام احمد رح اور اسحق رح اور ایک قول شافعی رح کا اور امام نووی نے اسکی تصحیح کی ہے اور بعضے شافعیہ کہتے ہیں کہ روزے اور کھانا کھلانے میں اختیار ہے اور جمہور کا یہ مذہب ہے کہ میت کی طرف سے ولی روزہ نہ رکھے یہ قول ہے امام ابو حنیفہ رح اور مالک رح کا وہ اسکی تاویل کرتے ہیں کہ مراد روزے سے کھلانا ہے مگر یہ تاویل ظاہر حدیث کے مخالف ہے ۱۲ واللہ اعلم

وفی الباب عن بریدۃ وابن عمرو عائشۃ رض **قال** ابوعیسٰی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابوکریب نا ابوخالد الاحمر عن الاعمش بھذا الاسناد نحوہ قال محمد وقد روی غیر ابی خالد عن الاعمش مثل روایۃ ابی خالد **قال** ابوعیسٰی وروی ابومعویۃ وغیر واحد ھذا الحدیث عن الاعمش عن مسلم البطین عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکروا فیہ عن سلمۃ بن کھیل ولا عن عطاء ولا عن مجاھد **باب** ما جاء فی الکفارۃ

حدثنا قتیبۃ نا عبثر عن اشعث عن محمد عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات وعلیہ صیام شھر فلیطعم عنہ مکان کل یوم مسکینا **قال** ابوعیسٰی حدیث ابن عمر لا نعرفہ مرفوعا الا من ھذا الوجہ والصحیح عن ابن عمر موقوف قولہ واختلف اھل العلم فی ھذا فقال بعضھم یصام عن المیت وبہ یقول احمد واسحٰق قالا اذا کان علی المیت نذر صیام یصام عنہ واذا کان علیہ قضاء رمضان اطعم عنہ وقال مالک وسفیان والشافعی لا یصوم احد عن احد واشعث ھو ابن سوار ومحمد ھو محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی **باب** ما جاء فی الصائم یذرعہ القیء

حدثنا محمد بن عبید المحاربی نا عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم عن ابیہ عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث لا یفطرن الصائم الحجامۃ والقیء والاحتلام **قال** ابوعیسٰی حدیث ابی سعید الخدری غیر محفوظ وقد روی عبداللہ بن زید بن اسلم وعبدالعزیز بن محمد وغیر واحد ھذا الحدیث عن زید بن اسلم مرسلا ولم یذکروا فیہ عن ابی سعید وعبدالرحمٰن بن زید بن اسلم یضعف فی الحدیث سمعت اباداؤد السجزی یقول سالت احمد بن حنبل عن عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم فقال اخوہ عبداللہ بن زید لا باس بہ وسمعت محمدا یذکر عن علی بن عبداللہ بن زید بن اسلم ثقۃ وعبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف

اور اس باب میں بریدہ اور ابن عمر اور عائشہ رض سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ابوکریب نے اُنے کہا خبر دی ہم کو ابوخالد احمر نے اعمش سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اُسکے۔ امام بخاری نے کہا تحقیق روایت کی ہے ابی خالد کے غیر نے اعمش سے مثل روایت ابی خالد کے کہا ابوعیسیٰ نے ابومعاویہ وغیرہ نے اس حدیث کو اعمش سے روایت کیا ہے انہوں نے مسلم بطین سے انہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ذکر کیا اُنھوں نے اس میں واسطہ سلمہ بن کہیل کا اور نہ عطاء کا اور نہ مجاہد کا **باب** کفارہ کے بیان میں **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُنے کہا خبر دی ہم کو عبثر نے اشعث نے روایت کی ہے محمد سے اُنے نافع سے اُنے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مر جاوے اور اسپر مہینہ بھر روزے رمضان کے ہیں چاہیے کہ کھلایا جاوے اسکی طرف سے بدلے ہر دن کے ایک مسکین کہا ابوعیسیٰ نے کہ ہم ابن عمر کی حدیث کو نہیں پہچانتے مرفوع مگر اسی وجہ سے اور صحیح ابن عمر سے موقوف ہے قول اسکا اور اہل علم کو اس میں اختلاف ہے سو بعضے کہتے ہیں کہ میت کیطرف سے روزہ رکھا جاوے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ جب مردے پر روزہ نذر کا ہو تو اسکی طرف سے روزہ رکھا جاوے اور اگر اسپر رمضان کی قضا ہو تو اسکی طرف سے کھانا کھلایا جاوے اور مالک اور سفیان اور شافعی کہتے ہیں کہ کوئی کسی کی طرف سے روزہ نہ رکھے۔ اور اشعث وہ بیٹا سوار کا ہے اور محمد وہ ابن عبدالرحمان بن ابی لیلے ہیں **باب** جب روزے دار پر قے غلبہ کرے تو اسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن عبید محاربی نے اُنے کہا خبر دی ہم کو عبدالرحمان بن زید بن اسلم نے اپنے باپ سے اُنے روایت کی ہے عطاء بن یسار سے اُنے ابی سعید خدری سے کہا انھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں نہیں توڑتیں روزہ روزہ دار کا سینگی اور قے جو آپ سے آوے اور احتلام کہا ابوعیسیٰ نے کہ ابوسعید کی یہ حدیث محفوظ نہیں اور تحقیق روایت کی عبداللہ بن زید بن اسلم اور عبدالعزیز بن محمد وغیرہ نے یہ حدیث زید بن اسلم سے مرسل اور نہیں ذکر کیا انھوں نے اس میں واسطہ ابوسعید کا اور عبدالرحمان بن زید بن اسلم ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں میں نے ابا داؤد سنجری سے سنا کہتا تھا میں نے احمد بن حنبل سے عبدالرحمان بن زید بن اسلم کا حال پوچھا سو اُنے کہا کہ اُسکے بھائی عبداللہ بن زید کا کچھ ڈر نہیں اور میں نے محمد یعنے بخاری سے سنا ذکر کرتے تھے علی بن عبداللہ سے کہ عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہے اور عبدالرحمان بن زید بن اسلم ضعیف ہے۔

---

[1] امام شافعی رح کے نزدیک کل مال سے لیا جاوے خواہ مردے نے وصیت کی ہو خواہ نہ کی ہو اور ابوحنیفہ کے نزدیک اگر وصیت کی ہو تو تہائی مال سے لیا جاوے ۱۲ منہ اور ہر روزے کے بدلے دو دو سیر گیہوں دے یا چار چار سیر جو یا قیمت اُنکی اور اسی قدر دیا جاوے بدلے ہر نماز کے واسطے یہ مذہب امام ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی کا ہے اور یہی مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] سے اور ایک جماعت اصحاب سے کہ وہ سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن عمر اور زید بن ارقم اور ام سلمہ ہیں اور امام احمد اور ایک جماعت علماء کا یہ مذہب ہے کہ سینگی لگانے والا اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور جمہور کہتے ہیں کہ روزہ اس سے نہیں ٹوٹتا بسبب افطار کے ہو جاتا ہے لگوانے والا بسبب ضعف کے اور لگانے والا اس سبب سے کہ نہیں محفوظ رہ سکتا ہے اس سے کہ کچھ جاوے منہ میں کوئی چیز اُسکے سینگی کے سبب سے

قال محمد ولا اروی عنه شیئا **باب** ما جاء فی من استقاء عمدا **حدثنا** علی بن حجر نا عیسیٰ بن یونس عن ہشام بن حسان عن ابن سیرین عن ابی ہریرة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال من ذرعه القیء فلیس علیه قضاء ومن استقاء عمدا فلیقض وفی الباب عن ابی الدرداء وثوبان وفضالة بن عبید **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی ہریرة حدیث حسن غریب لا نعرفه من حدیث ہشام عن ابن سیرین عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم الا من حدیث عیسیٰ بن یونس وقال محمد لا اراه محفوظا **قال** ابو عیسیٰ وقد روی ہذا الحدیث من غیر وجه عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم ولا یصح اسناده وقد روی عن ابی الدرداء وثوبان وفضالة بن عبید ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قاء فافطر وانما معنی ہذا الحدیث ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان صائما متطوعا فقاء فضعف فافطر لذلک ہکذا روی فی بعض الحدیث مفسرا والعمل عند اہل العلم علی حدیث ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم ان الصائم اذا ذرعه القیء فلا قضاء علیه واذا استقاء عمدا فلیقض وبه یقول الشافعی وسفیان الثوری واحمد واسحق **باب** ما جاء فی الصائم یاکل ویشرب ناسیا **حدثنا** ابو سعید الاشج نا ابو خالد الاحمر عن حجاج عن قتادة عن ابن سیرین عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من اکل وشرب ناسیا فلا یفطر فانما ہو رزق رزقه اللہ **حدثنا** ابو سعید نا ابو اسامة عن عوف عن ابن سیرین وخلاس عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم مثله او نحوه وفی الباب عن ابی سعید وام اسحق الغنویة **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی ہریرة حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند اکثر اہل العلم وبه یقول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحق وقال مالک بن انس اذا اکل فی رمضان ناسیا فعلیه القضاء والاول اصح **باب** ما جاء فی الافطار متعمدا **حدثنا** بندار نا یحیی بن سعید وعبد الرحمن بن مہدی قالا نا سفیان عن حبیب بن ابی ثابت نا ابو المطوس عن ابیه عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم

امام بخاری نے کہا کہ نہیں اس سے کچھ روایت کرتا **باب** جو شخص جان بوجھ کر قے کر ڈالے یعنی قے غلبہ کرے یا قصداً قے کرے اسکا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو عیسیٰ بن یونس نے ہشام بن حسان سے انہوں نے روایت کی ہے ابن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو قے غلبہ کرے یعنی آپ سے آجاوے تو اسپر قضا نہیں اور جو شخص قے لاوے قصداً تو چاہیے کہ قضا کرے اور اس باب میں ابی الدرداء اور ثوبان اور فضالہ بن عبید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابو ہریرہ کی حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو حدیث سے ہشام کے ابن سیرین سے ابی ہریرہ رضی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر حدیث سے عیسیٰ بن یونس کے امام بخاری نے کہا میں اسکو محفوظ نہیں جانتا ہوں کہا ابو عیسیٰ نے تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث کئی وجہ سے ابو ہریرہ سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں صحیح ہے اسناد اسکی اور روایت کی گئی ہے ابی الدرداء اور ثوبان اور فضالہ بن عبید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی پس روزہ افطار کیا اور سوائے اسکے نہیں کہ معنی اس حدیث کا یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزہ دار تھے نفلی روزہ سے سو آپ نے قے کی پس ضعیف ہوگئے سو افطار کیا واسطے اسکے اسی طرح روایت کی گئی ہے بعض حدیثوں میں مفسر طور سے عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے ابو ہریرہ کی حدیث پر جو نبی صلعم سے روایت ہے کہ جب روزہ دار کو قے غلبہ کرے تو اسپر قضا نہیں اور جب عمداً قے کرے تو چاہیے کہ روزہ قضا کرے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں شافعی اور سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق **باب** روزہ دار بھول کر کچھ پیوے اور کھا لیوے تو اسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سعید اشج نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو خالد احمر نے حجاج سے انہوں نے روایت کی قتادہ سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ابی ہریرہ رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کھا لیوے اور پی لیوے بھول کر تو روزہ نہیں توڑتا پس سوائے اسکے نہیں کہ وہ رزق ہے جو خدا نے اسکو دیا **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سعید نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو اسامہ نے عوف سے انہوں نے روایت کی ہے ابن سیرین اور خلاس سے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ سے انہوں نے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اس باب میں ابی سعید اور ام اسحاق غنویہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے اور عمل اسپر نزدیک اکثر اہل علم کے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور مالک بن انس کہتے ہیں کہ اگر رمضان میں بھول کر کھا لیوے تو اسپر قضا ہے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے **باب** جان بوجھ کر روزہ کھولنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے بندار نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے ان دونوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو المطوس نے باپ اپنے سے انہوں نے روایت کی ہے ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من افطر يوما من رمضان من غير رخصة ولا مرض لم يقض عنه صوم الدهر كله وان صامه قال ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث لا نعرفه الا من هذا الوجه وسمعت محمدا يقول ابو المطوس اسمه يزيد بن المطوس ولا اعرف له غير هذا الحديث **باب** ما جاء في كفارة الفطر في رمضان **حدثنا** نصر بن علي الجهضمي وابو عمار المعنى واحد واللفظ لفظ ابي عمار قالا انا سفيان بن عيينة عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن ابي هريرة قال اتاه رجل فقال يا رسول الله هلكت قال وما اهلكك قال وقعت على امراتي في رمضان قال هل تستطيع ان تعتق رقبة قال لا قال فهل تستطيع ان تصوم شهرين متتابعين قال لا قال فهل تستطيع ان تطعم ستين مسكينا قال لا قال اجلس فجلس فاتي النبي صلى الله عليه وسلم بعرق فيه تمر والعرق المكتل الضخم قال فتصدق به فقال ما بين لابتيها احد افقر منا قال فضحك النبي صلى الله عليه وسلم حتى بدت انيابه قال خذه فاطعمه اهلك وفي الباب عن ابن عمر وعائشة وعبد الله بن عمرو **قال ابو عيسى** حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا الحديث عند اهل العلم في من افطر في رمضان متعمدا من جماع واما من افطر متعمدا من اكل او شرب فان اهل العلم قد اختلفوا في ذلك فقال بعضهم عليه القضاء والكفارة وشبهوا الاكل والشرب بالجماع وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك واسحق وقال بعضهم عليه القضاء ولا كفارة عليه لانه انما ذكر عن النبي صلى الله عليه وسلم الكفارة في الجماع ولم يذكر عنه في الاكل والشرب وقالوا لا يشبه الاكل والشرب الجماع وهو قول الشافعي واحمد وقال الشافعي وقول النبي صلى الله عليه وسلم للرجل الذي افطر فتصدق عليه خذه فاطعمه اهلك يحتمل

کہ جو شخص روزہ توڑے قصداً ایک دن بھی رمضان سے بدون رخصت کے اور بدون مرض کے نہیں ادا ہوتا اس سے روزہ رکھنا تمام عمر کا اگرچہ روزے رکھے تمام عمر کہا ابو عیسیٰ نے کہ ہم یہ حدیث ابی ہریرہ کی نہیں پہچانتے مگر اسی وجہ سے اور میں نے محمد سے سنا کہتا تھا کہ ابو المطوس کا نام یزید بن مطوس ہے میں نہیں جانتا واسطے اُسکے سوائے اس حدیث کے **باب** رمضان میں روزہ توڑنے کے کفارہ کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی جہضمی اور ابو عمار نے معنی ایک ہے اور لفظ ابی عمارہ کا ہے اُن دونوں نے کہا کہ خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُنہوں نے روایت کی حمید بن عبدالرحمان سے اُنہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد حضرت کے پاس آیا سو عرض کی کہ یا حضرت میں ہلاک ہوا یعنی سبب گناہ کرنے کے فرمایا کس چیز نے تجکو ہلاک کیا کہا کہ گرا میں اپنی عورت پر اور جماع کیا رمضان میں فرمایا کیا طاقت رکھتا ہے تو کہ بردہ آزاد کرے اُسنے کہا نہیں فرمایا پس کیا تو طاقت رکھتا ہے کہ روزے رکھے دو مہینے پے در پے اُسنے کہا کہ نہیں فرمایا پس کیا طاقت رکھتا ہے تو کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاوے اُسنے کہا کہ نہیں فرمایا کہ بیٹھ جا سو بیٹھ گیا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تھیلا لایا گیا کہ اسمیں کھجوریں تھیں اور عرق بڑے تھیلے کو کہتے ہیں سو فرمایا پس صدقہ کر اسکو سو اُسنے کہا کہ نہیں درمیان دونوں پتھریلی زمینوں مدینے کے کوئی زیادہ محتاج ہمسے سو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے یہانتک کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہوئیں فرمایا اسکو لیجا اور اپنے گھر والوں کو کھلا اور اس باب میں ابن عمر اور عائشہ اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے **کہا ابو عیسیٰ نے** یہ حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے اُس شخص کے حق میں جو روزہ توڑے رمضان کا قصداً جماع سے اور جو شخص کہ روزہ توڑے جانکر کھانے یا پینے سے تو اہل علم کو اسمیں اختلاف ہے سو بعضے کہتے ہیں کہ اُسپر قضا اور کفارہ دونوں ہیں اور تشبیہ کیا ہے اُنہوں نے کھانے اور پینے کو ساتھ جماع کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق کا اور بعضے کہتے ہیں کہ اُسپر قضا ہے اور کفارہ نہیں اسواسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف جماع میں کفارہ منقول ہے کھانے اور پینے میں آپ سے کفارہ منقول نہیں کہتے ہیں کہ کھانا پینا جماع کی مانند نہیں یہ قول شافعی اور احمد کا ہے شافعی نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا واسطے اُس شخص کے جسنے روزہ توڑا تھا اور اُسپر صدقہ کیا گیا کہ اسکو لیجا اور اپنے گھر والوں کو کھلا کئی معنے کا احتمال ہے

؎ بدون رخصت کے یعنی بدون رخصت شرعی کے کہ سفر وغیرہ ہے اور مراد یہ ہے کہ ثواب روزے فرض کا اس درجہ تک [illegible] نفل سے ادا ہو نہیں سکتا اگرچہ تمام عمر روزہ رکھے اور ابن حجر نے کہا کہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر روزہ رمضان کا نہ رکھے اور پھر اُسکے بدلے تمام عمر روزہ رکھے تو کفایت نہیں کرتا [illegible] اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہی مذہب ہے اور اکثر علماء رحمہم اللہ کا یہ مذہب ہے کہ کفایت کرتا ہے ایک دن بدلے ایک دن کے [illegible] تو دو مہینے کے روزے کفایت کرینگے

هذا معانی یحتمل ان یکون الکفارة علی من قدر علیها وهذا الرجل لم یقدر علی الکفارة فلما اعطاه النبی صلی الله علیه وسلم شیئا وملکه قال الرجل ما احد افقر الیه منا فقال النبی صلی الله علیه وسلم خذه فاطعمه اهلک لان الکفارة انما یکون بعد الفضل عن قوته واختار الشافعی لمن کان علی مثل هذا الحال ان یاکله ویکون الکفارة علیه دینا فمتی ما ملک یوما کفر

باب ما جاء فی السواک للصائم **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفیان عن عاصم بن عبید الله عن عبید الله بن عامر بن ربیعة عن ابیه قال رایت النبی صلی الله علیه وسلم ما لا احصی یتسوک وهو صائم وفی الباب عن عائشة **قال** ابو عیسی حدیث عامر بن ربیعة حدیث حسن والعمل علی هذا عند اهل العلم لا یرون بالسواک للصائم باسا الا ان بعض اهل العلم کرهوا السواک للصائم بالعود الرطب وکرهوا له السواک آخر النهار ولم یر الشافعی بالسواک باسا اول النهار وآخره وکره احمد واسحق السواک آخر النهار

باب ما جاء فی الکحل للصائم **حدثنا** عبد الاعلی بن واصل نا الحسن بن عطیة نا ابو عاتکة عن انس بن مالک قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم قال اشتکت عینی افاکتحل وانا صائم قال نعم وفی الباب عن ابی رافع **قال** ابو عیسی حدیث انس حدیث اسناده لیس بالقوی ولا یصح عن النبی صلی الله علیه وسلم فی هذا الباب شیء وابو عاتکة یضعف واختلف اهل العلم فی الکحل للصائم

کہ کفارہ اسپر واجب ہو جو اسکی قدرت رکھے اور یہ مرد کفارہ پر قادر نہیں تھا سو جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کوئی چیز دی اور اسکی ملک کر دی تو اسنے کہا کہ ہمسے زیادہ کوئی محتاج نہیں سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو لیجا اور اپنے اہل کو کھلا اسواسطے کہ کفارہ تو جب واجب اسوقت ہوتا ہے جب رزق قوت سے زیادہ ہو اور اختیار کیا ہے شافعی نے واسطے اس شخص کے جو اس حال پر ہو کہ اسکو کھالیوے اور کفارہ اسکے ذمہ پر قرض رہیگا سو جب مالک ہو تو کفارہ ادا کرے

باب روزہ دار کو مسواک کرنی جائز ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا انہنے خبر دی ہمکو عبد الرحمان بن مہدی نے انہنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے عاصم سے انہنے روایت کی ہے اپنے باپ عبید اللہ بن عامر بن ربیعہ سے انہنے روایت کی ہے اپنے باپ سے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اسقدر کہ نہیں گن سکتا مسواک کرتے تھے اور وہ ہوتے روزہ سے اور اس باب میں عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ عامر بن ربیعہ کی یہ حدیث حسن ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہ روزہ دار کو مسواک سے کچھ گناہ نہیں مگر بعض اہل علم کہتے ہیں کہ روزہ دار کو تر لکڑی سے مسواک کرنی مکروہ ہے اور دوپہر سے پیچھے مسواک کرنی بھی مکروہ ہے اور امام شافعی کہتے ہیں کہ مسواک سے کچھ ڈر نہیں نہ دوپہر سے پہلے اور نہ پیچھے اور مکروہ رکھا ہے احمد اور اسحاق نے مسواک کو پیچھے دوپہر کے

باب روزہ دار کو آنکھ میں سرمہ لگانا جائز ہے **حدیث** بیان کی ہمسے عبد الاعلی بن واصل نے انہنے کہا خبر دی ہمکو حسن بن عطیہ نے انہنے کہا خبر دی ہمکو ابو عاتکہ نے انس بن مالک سے انہنے کہا کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ میری آنکھیں دکھتی ہیں کیا میں سرمہ لگاؤں اور میں روزہ دار ہوں حضرت نے فرمایا کہ ہاں لگالے سرمہ اور اس باب میں ابی رافع سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی اسناد قوی نہیں اور اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز ثابت نہیں اور ابو عاتکہ راوی ضعیف ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے روزے دار کو سرمہ لگانے میں

۱؎ جو شخص رمضان میں قصداً روزہ توڑ ڈالے خواہ جماع سے خواہ کھانے پینے سے تو اسپر کفارہ دینا لازم ہے بترتیب مذکور کہ بردہ آزاد کرے یہ میسر نہو تو دو مہینے کے روزے رکھے پے در پے یہ بھی نہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاوے [illegible] اور آنحضرت نے جو اس شخص کو اجازت دی تو اسمیں علما کو اختلاف ہے کہ اسکے ذمہ سے کفارہ [illegible] درست نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ کفارہ اسکے ذمہ پر رہا اسواسطے کہ کفارہ بالفعل واجب اسوقت ہے جب قوت اہل سے زیادہ بچے [illegible] اور جب مقدور ہو ادا کرے جیسا کہ متن میں مذکور ہے پس حضرت نے اسکو اجازت دی کہ بالفعل اسکو مقدور نہیں تھا جب مقدور ہوگا ادا کریگا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حکم [illegible] واللہ اعلم بالصواب ۲؎ یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت نے اسکو بالفعل کفارہ ادا کرنا اسواسطے نہ فرمایا ہو کہ اسوقت اسکا نفقہ قوت سے زیادہ نہ تھا [illegible] اور یہ احتمال ہے کہ یہ حکم اسی شخص کے ساتھ خاص ہو اور احتمال ہے کہ یہ حکم منسوخ ہو [illegible] ان احتمالات اور حدیث صحیح کے اس شخص کے قصے سے [illegible] نہیں ۳؎ یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ روزہ دار کو مسواک کرنی درست ہے ہر وقت اور ہر طرح کی مسواک اور بہت حدیثیں اسطرح کی آئی ہیں اور علما کو اسمیں اختلاف ہے [illegible] دوپہر سے پہلے ہو یا پیچھے اور خواہ مسواک تر ہو یا خشک اور ابو یوسف کہتے ہیں کہ تر لکڑی سے مسواک کرنی مکروہ ہے ۴؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ دار کو سرمہ لگانا درست ہے اور یہی مذہب ہے اکثر علما کا اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور شافعی کا رحمہم اللہ اور سرمہ لگانا [illegible] ظاہر ہوا اور بعضے مکروہ کہتے ہیں جیسا کہ متن میں مذکور ہے اور امام مالک کے دو قول ہیں

فكرهه بعضهم وهو قول سفيان وابن المبارك واحمد واسحق ورخص بعض اهل العلم في الكحل للصائم وهو قول الشافعي **باب** ماجاء في القبلة للصائم **حدثنا** هناد وقتيبة قالا نا ابو الاحوص عن زياد بن علاقة عن عمرو بن ميمون عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقبل في شهر الصوم وفي الباب عن عمر بن الخطاب وحفصة وابي سعيد وام سلمة وابن عباس وانس وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح واختلف اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في القبلة للصائم فرخص بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم في القبلة للشيخ ولم يرخصوا للشاب مخافة ان لا يسلم له صومه والمباشرة عندهم اشد وقد قال بعض اهل العلم القبلة تنقص الاجر ولا تفطر الصائم وراوا ان للصائم اذا ملك نفسه ان يقبل واذا لم يامن على نفسه ترك القبلة ليسلم له صومه وهو قول سفيان الثوري والشافعي **باب** ماجاء في مباشرة الصائم **حدثنا** ابن ابي عمر نا وكيع نا اسرائيل عن ابي اسحق عن ابي ميسرة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يباشرني وهو صائم وكان املككم لاربه **حدثنا** هناد نا ابو معوية عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة والاسود عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل ويباشر وهو صائم وكان املككم لاربه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وابو ميسرة اسمه عمرو بن شرحبيل ومعنى لاربه يعني لنفسه **باب** ماجاء لا صيام لمن لم يعزم من الليل **حدثنا** اسحق بن منصور نا ابن ابي مريم نا يحيى بن ايوب عن عبد الله بن ابي بكر عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن ابيه عن حفصة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من لم يجمع الصيام قبل الفجر فلا صيام له **قال** ابو عيسى حديث حفصة حديث لا نعرفه مرفوعا الا من هذا الوجه وقد روي عن نافع عن ابن عمر قوله وهو اصح وانما معنى هذا عند بعض اهل العلم لا صيام لمن لم يجمع الصيام قبل طلوع الفجر في رمضان او في قضاء رمضان او في صيام نذر اذا لم ينوه من الليل لم يجزه واما صيام التطوع فمباح له ان ينويه بعد ما اصبح وهو قول الشافعي واحمد واسحق

سو بعضے اسکو مکروہ کہتے ہیں یہ قول سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحق کا ہے اور بعض اہل علم نے روزہ دار کو سرمہ لگانے کی اجازت دی ہے یہ قول شافعی کا ہے **باب** روزہ دار کو بوسہ لینے کا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد اور قتیبہ نے ان دونوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو الاحوص نے زیاد بن علاقہ سے انہوں نے روایت کی عمرو بن میمون سے انہوں نے روایت کی عائشہؓ سے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بوسہ لیتے بیبیوں کا رمضان میں یعنی روزے سے اور اس باب میں عمر بن خطابؓ و حفصہؓ و ابی سعیدؓ و ام سلمہؓ و ابن عباسؓ اور انسؓ و ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ عائشہؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ روزہ دار کو بوسہ لینا درست ہے یا نہیں سو بعض اصحاب نے اجازت دی ہے کہ بڈھے مرد کو بوسہ لینا درست ہے اور انہوں نے جوان کو اجازت نہیں دی اس خوف سے کہ اسکا روزہ سلامت نہ رہے[1] اور مباشرت انکے نزدیک زیادہ سخت ہے بوسے سے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ بوسے سے ثواب کم ہو جاتا ہے لیکن روزہ کو نہیں توڑتا اور کہتے ہیں کہ اگر روزہ دار اپنی جان پر قابو رکھتا ہو تو بوسہ لینا درست ہے اور اپنی جان پر قابو نہ رکھتا ہو تو بوسہ کو ترک کرے تاکہ روزہ اسکا سلامت رہے یہ قول سفیان ثوری اور شافعی کا ہے **باب** روزہ دار کو مباشرت کرنیکا کیا حکم ہے یعنی مرد کو اپنی عورت کے بدن سے بدن لگانا درست ہے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو اسرائیل نے ابی اسحق سے انہوں نے روایت کی ابو میسرہ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے کہا کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مباشرت کرتے مجھسے اور آپ روزہ سے ہوتے اور تھے حضرت بہت قادر تھے واسطے حاجت اپنی کے یعنی شہوت کے یا ان میں تھے جلد سے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے روایت کی ابراہیم سے انہوں نے علقمہ اور اسود سے انہوں نے روایت کی ہے عائشہؓ سے انہوں نے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے اور بدن سے بدن لگاتے اور ہوتے روزے سے اور تھے زیادہ قابو رکھنے والے تم سے واسطے نفس اپنے کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو میسرہ کا نام عمرو بن شرحبیل ہے اور معنی لاربہ کا یہ ہیں کہ واسطے نفس اپنے کے یعنی اپنے نفس پر زیادہ قابو رکھتے تھے[2] **باب** جو رات کو روزہ کی نیت نہ کرے اسکا روزہ درست نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے اسحق بن منصور نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن ایوب نے عبد اللہ بن ابی بکر سے انہوں نے روایت کی ہے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حفصہؓ سے انہوں نے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ جو کوئی فجر سے پہلے روزہ کی نیت نہ کرے اسکا روزہ درست نہیں کہا ابو عیسیٰ نے حفصہ کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی طریق سے اور روایت کی گئی ہے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے قول انکا اور یہی زیادہ تر صحیح ہے یعنی اسکا موقوف ہونا زیادہ صحیح ہے اور سوا اسکے نہیں کہ معنی اسکا نزدیک اہل علم کے یہ ہے کہ جو کوئی فجر سے پہلے روزہ کی نیت نہ کرے تو روزہ اسکا درست نہیں خواہ روزہ رمضان کا ہو خواہ قضاء رمضان کا خواہ نذر کا جب رات سے نیت نہ کرے تو وہ روزہ اسکے لیے کافی نہیں اور اگر نفل روزہ ہو تو فجر سے پیچھے بھی نیت کر لی درست ہے اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا

---

[1] امام ابو حنیفہ اور اکثر علما کا یہ مذہب ہے کہ اگر جماع اور انزال سے امن ہو تو روزہ دار کو بوسہ لینا درست ہے ورنہ نہیں اور یہ مذہب ہے شافعی کا اس سے باز رہنا افضل ہے اور شافعی کہتے ہیں کہ اگر اس سے شہوت کو جوش ہو اور جان قرار نہ رہے تو بوسہ لینا درست نہیں اور مباشرت فاحشہ مکروہ ہے نزدیک سب کے ۱۲

[2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگرچہ اس سے روزہ نہیں جاتا اور مباشرت درست ہے مگر بہتر نہیں ۱۲

باب ما جاء في افطار الصائم المتطوع **حدثنا** قتيبة نا ابو الاحوص عن سماك بن حرب عن ابن ام هانى عن ام هانى قالت كنت قاعدة عند النبي صلى الله عليه وسلم فاتى بشراب فشرب منه ثم ناولني فشربت منه فقلت انى اذنبت فاستغفر لي قال وما ذاك قالت كنت صائمة فافطرت فقال امن قضاء كنت تقضينه قالت لا قال فلا يضرك وفي الباب عن ابي سعيد وعائشة حديث ام هانى في اسناده مقال والعمل عليه عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان الصائم المتطوع اذا افطر فلا قضاء عليه الا ان يحب ان يقضيه وهو قول سفيان الثوري واحمد واسحق والشافعي **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد نا شعبة قال كنت اسمع سماك بن حرب يقول احد بني ام هانى حدثني فلقيت انا افضلهم وكان اسمه جعدة وكانت ام هانى جدته فحدثني عن جدته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل عليها فدعى بشراب فشرب ثم ناولها فشربت فقالت يا رسول الله اما اني كنت صائمة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصائم المتطوع امين نفسه ان شاء صام وان شاء افطر قال شعبة قلت له انت سمعت هذا من ام هانى قال لا اخبرني ابو صالح واهلنا عن ام هانى وروى حماد بن سلمة هذا الحديث عن سماك فقال عن هارون ابن بنت ام هانى عن ام هانى ورواية شعبة احسن هكذا حدثنا محمود بن غيلان عن ابي داؤد فقال امين نفسه وحدثنا غير محمود عن ابي داؤد فقال امير نفسه او امين نفسه على الشك وهكذا روى من غير وجه عن شعبة امير او امين نفسه على الشك **حدثنا** هناد نا وكيع عن طلحة بن يحيى عن عمته عائشة بنت طلحة عن عائشة ام المؤمنين قالت دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فقال هل عندكم شيء قالت قلت لا قال فانى صائم

باب نفل روزہ دار کو روزہ توڑ ڈالنا درست ہے **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو ابو الاحوص نے اُنہوں نے سماک بن حرب سے اُنہوں نے ابن ام ہانی سے اُنہوں نے ام ہانی سے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی تھی سو آپ کے پاس شربت لایا گیا سو آپ نے اُس سے پیا پھر مجھ کو دیا سو اس سے میں نے پیا سو میں نے عرض کی کہ حضرت میں نے گناہ کیا سو آپ میرے واسطے بخشش مانگیے آپ نے فرمایا وہ کیا ہے میں نے کہا میں روزہ دار تھی سو میں نے روزہ توڑ ڈالا حضرت نے فرمایا کیا قضا کا روزہ تھا جسکو تو قضا کرتی تھی اُنہوں نے کہا نہیں فرمایا سو تجھ کو کچھ ضرر نہیں دیگا اور اس باب میں ابی سعید اور عائشہ رض سے بھی روایت ہے۔ اور ام ہانی کی حدیث کی اسناد میں کلام ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ اگر نفل روزہ دار روزہ توڑ ڈالے تو اُس پر قضا نہیں مگر یہ کہ پسند رکھے اُسکے قضا کرنے کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق اور شافعی کا **حدیث** بیان کی ہم سے محمود بن غیلان نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو ابو داؤد نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے اُنہوں نے کہا میں سنتا تھا اور سماک بن حرب کہتا تھا کہ ام ہانی کی اولاد سے کسی نے مجھ کو حدیث بیان کی سو میں اُنکے افضل کو ملا اور نام انکا جعدہ تھا اور ام ہانی اسکی دادی تھی سو اُسنے مجھ کو اپنی دادی سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُن پاس آئے سو آپ نے شربت منگایا اور پیا پھر اُس کو دیا سو اُسنے پیا پھر اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ خبردار ہو کہ تحقیق میں روزے دار تھی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نفل روزے دار اپنی جان کا امین اور مختار ہے اگر چاہے تو روزہ رکھے اور اگر چاہے تو توڑ ڈالے شعبہ کہتا ہے کہ میں نے اُس سے کہا کہ کیا تو نے ام ہانی سے یہ حدیث سنی ہے اُسنے کہا نہیں خبر دی مجھ کو ابو صالح نے اور ہمارے گھر والوں نے ام ہانی سے۔ اور روایت کی ہے حماد بن سلمہ نے یہ حدیث سماک سے اور اُسنے روایت کی ہارون سے جو نواسہ ہے ام ہانی کا اُسنے ام ہانی سے اور روایت شعبہ کی اچھی ہے اسی طرح حدیث بیان کی ہم سے محمود بن غیلان نے ابی داؤد سے سو کہا کہ اپنے نفس کا امین ہے اور حدیث بیان کی ہم سے محمود کے غیر نے ابی داؤد سے سو کہا کہ اپنے نفس کا امیر اور مختار ہے یا امین ہے ساتھ شک کے اور اسی طرح روایت کی گئی ہے کئی طرح پر شعبہ سے ساتھ شک کے **حدیث** بیان کی ہم سے ہناد نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو وکیع نے طلحہ بن یحیٰی سے اُنہوں نے روایت کی اپنی پھوپھی سے اُنہوں نے عائشہ بنت طلحہ سے اُنہوں نے عائشہ ام المومنین سے کہا اُنہوں نے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے پس فرمایا آپ نے کیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے کہا عائشہ نے میں نے کہا کہ نہیں فرمایا آپ نے کہ میں روزہ دار ہوں

---

[1] اور امام مالک کے نزدیک کل روزوں میں نیت فرض ہے خواہ وہ فرض ہو یا نفل اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک کسی روزے میں فرض نہیں خواہ فرض ہو یا نفل ۱۲

حدثنا محمود بن غیلان نا بشر بن السری عن سفیان عن طلحة بن یحیی عن عائشة بنت طلحة عن عائشة ام المؤمنین قالت ان کان النبی صلی اللہ علیه وسلم یاتینی فیقول اعندک غداء فاقول لا فیقول انی صائم قالت فاتانی یوما فقلت یا رسول اللہ انه قد اهدیت لنا هدیة قال وما هی قلت حیس قال اما انی اصبحت صائما قالت ثم اکل **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن **باب** ما جاء فی ایجاب القضاء علیه **حدثنا** احمد بن منیع نا کثیر بن هشام نا جعفر بن برقان عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت کنت انا وحفصة صائمتین فعرض لنا طعام اشتهیناه فاکلنا منه فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فبدرتنی الیه حفصة وکانت ابنة ابیها فقالت یا رسول اللہ انا کنا صائمتین فعرض لنا طعام اشتهیناه فاکلنا منه قال اقضیا یوما آخر مکانه **قال** ابو عیسی وروی صالح بن ابی الاخضر ومحمد بن ابی حفصة هذا الحدیث عن الزهری عن عروة عن عائشة مثل هذا وروی مالک بن انس ومعمر وعبید اللہ بن عمر وزیاد بن سعد وغیر واحد من الحفاظ عن الزهری عن عائشة مرسلا ولم یذکروا فیه عن عروة وهذا اصح لانه روی عن ابن جریج قال سألت الزهری فقلت احدثک عروة عن عائشة قال لم اسمع من عروة فی هذا شیئا ولکن سمعت فی خلافة سلیمن بن عبد الملک من ناس عن بعض من سأل عائشة عن هذا الحدیث **حدثنا** بهذا علی بن عیسی بن یزید البغدادی نا روح بن عبادة عن ابن جریج فذکر الحدیث وقد ذهب قوم من اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم وغیرهم الی هذا الحدیث فرأوا علیه القضاء اذا افطر وهو قول مالک بن انس

حدیث بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن سری نے سفیان سے انہوں نے طلحہ بن یحیٰ سے انہوں نے عائشہ بنت طلحہ سے انہوں نے حضرت عائشہ ام المومنین سے انہوں نے کہا کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس آتے تھے پس پوچھتے کہ کیا تیرے پاس کچھ کھانا ہے سو میں کہتی کہ نہیں۔ سو فرماتے کہ میں روزہ دار ہوں یعنے میں نے نیت روزہ کی کر لی کہا کہ پھر ایک روز میرے پاس آئے میں نے عرض کی کہ یا حضرت ہمکو کچھ ہدیہ بھیجا گیا ہے فرمایا وہ کیا ہے میں نے کہا حیس (ایک قسم کا کھانا ہے) جو بطور حلوے کے جو گھی اور پنیر وغیرہ سے بنایا جاتا ہے فرمایا خبردار رہو کہ میں صبح کو روزہ دار تھا کہا عائشہ نے پھر آپ نے اس سے کھایا **کہا** ابو عیسےٰ نے کہ یہ حدیث حسن ہے **باب** اگر نفل روزہ توڑے تو اسکی قضا واجب ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو کثیر بن ہشام نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو جعفر بن برقان نے زہری سے انہوں نے روایت کی ہے عروہ سے انہوں نے روایت کی ہے عائشہؓ سے انہوں نے کہا کہ میں اور حفصہ دونوں روزہ دار تھیں سو ہمارے سامنے کھانا لایا گیا جسکی ہمنے خواہش کی سو ہمنے اس سے کھایا سو حضرت تشریف لائے سو حفصہ نے آپ کی طرف مجھسے جلدی کی یعنے مجھ سے پہلے حضرتؐ سے کہدیا۔ اور تھی بیٹی اپنے باپ کی یعنی اپنے باپ کی طرح تھی سو اُنہوں نے کہا کہ یا حضرت ہم روزہ دار تھیں سو سامنے رکھا گیا ہمارے کھانا جسکی ہم خواہش رکھتی تھیں سو ہمنے اس سے کھایا فرمایا آپ نے کہ تم اسکے بدلے ایکدن قضا کرو کہا ابو عیسےٰ نے روایت کی ہے صالح بن ابی اخضر اور محمد بن ابی حفصہ نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے مثل اسکے اور روایت کی ہے مالک بن انس اور معمر اور عبید اللہ بن عمر اور زیاد بن سعد وغیرہ بہت حافظوں نے زہری سے انہوں نے روایت کی ہے عائشہؓ سے مرسل اور نہیں ذکر کیا انہوں نے اسمیں واسطہ عروہ کا اور یہ زیادہ صحیح ہے اسلیے کہ ابن جریج سے روایت ہے کہ میں نے زہری سے پوچھا کہ کیا تجھکو عروہ نے عائشہ سے حدیث بیان کی ہے انہوں نے کہا میں نے عروہ سے اس باب میں کوئی چیز نہیں سنی لیکن میں نے سلیمان بن عبد الملک کی خلافت میں بعض لوگوں سے سنا وہ روایت کرتے تھے اس شخص سے جسنے عائشہؓ سے یہ حدیث پوچھی **حدیث** بیان کی ہمسے ساتھ اسکے علی بن عیسیٰ بن یزید بغدادی نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو روح بن عبادہ نے ابن جریج سے پس ذکر کی ساری حدیث اور تحقیق گئی ہے ایک قوم اہل علم کی حضرت کے اصحاب وغیرہ سے طرف اس حدیث کے سو کہتے ہیں کہ اگر کوئی نفل روزہ توڑے تو اسپر قضا آتی ہے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ افطار کرنا روزہ نفل کا جائز ہے۔ اور یہی مذہب ہے اکثر علما رحمہم اللہ کا سوا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالے کہتے ہیں کہ واجب ہے پورا کرنا اسکا اور نہیں جائز ہے توڑنا اسکا مگر بعذر ضیافت کے اور واجب ہے قضا اسکی اگر افطار کرے پس اس حدیث میں تاویل کرتے ہیں کہ افطار بسبب کسی عذر کے تھا مگر قول امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو ترجیح ہے۔ چنانچہ ترمذی نے عدم افطار روزہ نفل کے واسطے باب باندھا ہے۔ واللہ اعلم

باب ما جاء فی وصال شعبان برمضان **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مھدی عن سفیان عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن ابی سلمة عن ام سلمة قالت ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شھرین متتابعین الا شعبان و رمضان وفی الباب عن عائشة **قال** ابو عیسیٰ حدیث ام سلمة حدیث حسن وقد روی ھذا الحدیث ایضا عن ابی سلمة عن عائشة انھا قالت ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی شھر اکثر صیاما منہ فی شعبان کان یصومہ الا قلیلا بل کان یصومہ کلہ **حدثنا** بذلک ھناد نا عبدة عن محمد بن عمرو نا ابو سلمة عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلک وروی سالم ابو النضر وغیر واحد ھذا الحدیث عن ابی سلمة عن عائشة نحو روایة محمد بن عمرو وروی عن ابن المبارک انہ قال فی ھذا الحدیث وھو جائز فی کلام العرب اذا صام اکثر الشھر ان یقال لہ صائم الشھر کلہ ویقال قام فلان لیلہ اجمع ولعلہ تعشی واشتغل ببعض امرہ کان ابن المبارک قد رای کلا الحدیثین متفقین یقول انما معنی ھذا الحدیث انہ کان یصوم اکثر الشھر **باب** ما جاء فی کراھیة الصوم فی النصف الباقی من شعبان لحال رمضان **حدثنا** قتیبة نا عبد العزیز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیہ عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بقی نصف من شعبان فلا تصوموا **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی ھریرة حدیث حسن صحیح لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ علی ھذا اللفظ ومعنی ھذا الحدیث عند بعض اھل العلم ان یکون الرجل مفطرا فاذا بقی شیء من شعبان اخذ فی الصوم لحال شھر رمضان وقد روی عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما یشبہ قولہ وھذا حیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

باب شعبان کے مہینے کو رمضان کے ساتھ ملانے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے بندار نے اُنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمن بن مہدی نے سفیان سے اُنے روایت کی ہو منصور سے اُنے سالم بن ابی الجعد سے اُنے ابی سلمہ سے اُنے ام سلمہ سے اُنے کہا کہ میں نے حضرت کو نہیں دیکھا کہ روزے رکھے ہوں دو مہینے کے پَے در پَے مگر شعبان اور رمضان کے اور اس باب میں عائشہ رض سے بھی روایت ہو کہا ابو عیسیٰ نے ام سلمہ کی حدیث حسن ہو اور نیز روایت کی گئی ہو یہ حدیث ابی سلمہ سے اُنے روایت کی ہو عائشہ رض سے اُنے کہا کہ نہیں دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی مہینے میں کہ بہت روزہ رکھتے ہوں وہ بہ نسبت شعبان کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں روزے کم نہ رکھتے تھے بلکہ تمام شعبان روزے رکھتے تھے **حدیث** بیان کی ہمکو ساتھ اسکے ہناد نے اُنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ نے محمد بن عمرو سے اُنے کہا خبر دی ہمکو ابو سلمہ نے عائشہ رض سے اُنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اسکے اور روایت کی ہو سالم ابو نضر اور کئی ایک لوگوں نے یہ حدیث ابی سلمہ سے اُنے روایت کی ہو عائشہ رض سے مثل روایت محمد بن عمرو کے اور روایت کی گئی ہو ابن مبارک سے کہ اُنے اس حدیث کی تفسیر میں کہا۔ اور یہ بات جائز ہو عرب کے کلام میں کہ جب کوئی مہینے سے اکثر دن روزے رکھے تو جائز ہو کہ کہا جاوے کہ اُنے تمام مہینے روزے رکھے اور کہا جاتا ہو کہ فلان آدمی تمام رات کھڑا رہا اور امید ہو کہ اُنے رات کا کھانا کھایا ہوگا اور بعض کام میں مشغول ہوا ہوگا گویا ابن مبارک کہتا ہو کہ دونوں حدیثیں موافق ہیں مخالف نہیں کہتا ہو معنی اس حدیث کا یہ ہو کہ اکثر مہینے روزے رکھتے تھے **باب** رمضان کی پیشوائی کے واسطے شعبان کے پچھلے نصف میں روزہ رکھنا مکروہ ہو **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُنے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمن سے اُنے روایت کی ہو اپنے باپ سے اُنے ابو ہریرہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شعبان سے نصف مہینا باقی رہے تو پھر کوئی روزہ نہ رکھو کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ رض کی حدیث حسن صحیح ہو نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اس طریق سے اسی لفظ پر اور معنی اس حدیث کا نزدیک بعض اہل علم کے یہ ہو کہ آدمی اول شعبان سے کوئی روزہ نہ رکھے پھر جب شعبان سے کچھ دن باقی رہیں تو رمضان کی پیشوائی کے واسطے روزہ رکھنا شروع کرے پس ایسا ہی اور تحقیق روایت کی گئی ہو ابی ہریرہ رض سے اُنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز جو مشابہ ہو قول اس بعض کو اور یہ حدیث ہو جسجگہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۱؎ یعنی شعبان میں اتنے روزے رکھتے کہ [illegible] معلوم ہوتا کہ سب ہی روزے رکھتے ہیں۔ ۲؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعبان کے مہینے کو رمضان کے ساتھ ملانا جائز ہو بشرطیکہ جسے شعبان میں روزہ رکھنے کی عادت ہو اور جو شخص رمضان کی تعظیم اور خیر خواہی کے واسطے روزہ رکھے تو اسکو درست نہیں ہے۔ ۳؎ یعنے ایک حدیث میں لفظ کل کا آیا ہو اور دوسری میں لفظ اکثر کا [illegible] دونوں حدیثوں میں تطبیق حاصل ہوئی۔

لا تقدموا شهر رمضان بصيام الا ان يوافق ذلك صوما كان يصومه احدكم وقد دل فى هذا الحديث انما الكراهية على من يتعمد الصيام لحال رمضان **باب ما جاء فى ليلة النصف من شعبان** **حدثنا** احمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا الحجاج بن ارطاة عن يحيى بن ابى كثير عن عروة عن عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة فخرجت فاذا هو بالبقيع فقال ان كنت تخافين ان يحيف الله عليك ورسوله قلت يا رسول الله ظننت انك اتيت بعض نسائك فقال ان الله تبارك وتعالى ينزل ليلة النصف من شعبان الى السماء الدنيا فيغفر لاكثر من عدد شعر غنم كلب وفى الباب عن ابى بكر الصديق **قال** ابو عيسى حديث عائشة لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث الحجاج وسمعت محمدا يقول يضعف هذا الحديث وقال يحيى بن ابى كثير لم يسمع من عروة قال محمد والحجاج لم يسمع من يحيى بن ابى كثير **باب ما جاء فى الصوم المحرم** **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن ابى بشر عن حميد بن عبد الرحمن الحميدى عن ابى هريرة **قال** قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الصيام بعد صيام شهر رمضان شهر الله المحرم **قال** ابو عيسى حديث ابى هريرة حديث حسن **حدثنا** على بن حجر قال نا على بن مسهر عن عبد الرحمن بن اسحق عن نعمان بن سعد عن على قال ساله رجل فقال اى شهر تامرنى ان اصوم بعد شهر رمضان فقال له ما سمعت احدا يسال عن هذا الا رجلا سمعته يسال رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا قاعد عنده فقال يا رسول الله اى شهر تامرنى ان اصوم بعد شهر رمضان قال ان كنت صائما بعد شهر رمضان فصم المحرم فانه شهر الله فيه يوم تاب الله فيه على قوم ويتوب فيه على قوم آخرين **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب

کہ نہ پیشوائی کرو مہینے رمضان کی ساتھ روزے کے مگر یہ کہ موافق پڑ جاوے یہ روزہ اس روزے کے جسکو کوئی ہمیشہ رکھتا تھا۔ اور تحقیق اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ یہ کراہت صرف اس شخص کے واسطے ہے جو رمضان کی پیشوائی کے واسطے قصداً روزہ رکھے **باب** مہینے شعبان کی پندرھویں رات کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو حجاج بن ارطاۃ نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُنسے عروہ سے اُنسے عائشہ رضہ سے اُنسے کہا کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گم کیا سو میں نکلی سو اچانک آپ بقیع (مدینے کے قبرستان کا نام ہے) میں تھے سو فرمایا کیا تو نے خوف کیا تھا کہ خدا اور اسکا رسول تجھ پر ظلم کرے میں نے عرض کی کہ یا حضرت میں نے گمان کیا تھا کہ آپ اپنی کسی اور بیوی کے پاس چلے گئے ہیں سو فرمایا کہ خدا بابرکت اور بلند نزول فرماتا ہے شعبان کی پندرھویں رات میں طرف آسمان دنیا کے پس بخشتا ہے لوگوں کو زیادہ تر گنتی بالوں بکریوں کلب کی سے۔ اور اس باب میں ابو بکر صدیق سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ عائشہ کی حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی طریق سے یعنی حجاج کی حدیث سے اور میں نے بخاری سے سنا کہتے تھے کہ حجاج ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں اور کہا کہ یحییٰ بن ابی کثیر نے عروہ سے نہیں سنا اور بخاری نے کہا کہ حجاج نے یحییٰ بن ابی کثیر سے نہیں سُنا **باب** مہینے محرم کے روزے کے بیان میں **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے ابی بشر سے اُنسے حمید بن عبدالرحمن حمیدی سے اُنسے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت افضل روزے بعد روزے رمضان کے روزہ مہینا اللہ کا ہے کہ محرم ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو علی بن مسہر نے عبدالرحمن بن اسحاق سے اُنسے روایت کی ہے نعمان بن سعد سے اُنسے علی مرتضیٰ سے کہ کسی مرد نے اس سے پوچھا کہ کون مہینا ہے کہ آپ مجھے حکم کرتے ہیں کہ میں اسمیں روزہ رکھوں بعد مہینے رمضان کے سو علی نے کہا کہ میں نے کسی کو نہیں سنا کہ اُسنے اس سے سوال کیا ہو مگر ایک مرد کو سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتا تھا اور میں آپ کے پاس بیٹھا تھا سو اُسنے کہا کہ یا حضرت آپ مجھکو کس مہینے کا حکم کرتے ہیں کہ میں اسمیں روزے رکھوں بعد مہینے رمضان کے۔ فرمایا اگر تو روزہ رکھنے والا ہو بعد مہینے رمضان کے تو محرم کا روزہ رکھ کہ وہ اللہ کا مہینا ہے اسمیں ایک دن ہے جسمیں اللہ نے توبہ قبول کی ایک قوم کی اور توبہ قبول کریگا اسمیں ایک اور قوم کی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے

---

[۱] اس سے معلوم ہوا کہ شعبان کی پندرھویں رات کی بڑی فضیلت ہے کہ اسمیں بیشمار آدمی بخشے جاتے ہیں۔ لیکن چراغ جلانے یا آتشبازی چھوڑنی حرام ہے [۲] بنی کلب کی ملک عرب میں ایک قبیلا تھا ہے کہ بکریوں کی کثرت اور زیادتی میں باعتبار اور قبیلے کے شہرت رکھتا ہے [۳] ایک قوم سے مراد بنی اسرائیل ہیں کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے کہ خداوند تعالےٰ نے فرعون کے عذاب سے اسکو نجات دی واللہ اعلم

باب ما جاء في صوم يوم الجمعة **حدثنا** القاسم بن دينار نا عبيد الله بن موسى وطلق بن غنام عن شيبان عن عاصم عن زر عن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم من غرة كل شهر ثلثة ايام وقل ما كان يفطر يوم الجمعة وفي الباب عن ابن عمر وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث عبد الله حديث حسن غريب وقد استحب قوم من اهل العلم صيام يوم الجمعة وانما يكره ان يصوم يوم الجمعة لا يصوم قبله ولا بعده قال وروى شعبة عن عاصم هذا الحديث ولم يرفعه **باب** ما جاء في كراهية صوم يوم الجمعة وحده **حدثنا** هناد نا ابو معوية عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصوم احدكم يوم الجمعة الا ان يصوم قبله او يصوم بعده وفي الباب عن علي وجابر وجنادة الازدي وجويرية وانس وعبد الله بن عمرو **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم يكرهون ان يختص يوم الجمعة بصيام لا يصوم قبله ولا بعده وبه يقول احمد واسحق **باب** ما جاء في صوم يوم السبت **حدثنا** حميد بن مسعدة نا سفيان بن حبيب عن ثور بن يزيد عن خالد بن معدان عن عبد الله بن بسر عن اخته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تصوموا يوم السبت الا فيما افترض عليكم فان لم يجد احدكم الا لحاء عنبة او عود شجرة فليمضغه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن ومعنى الكراهية في هذا ان يختص الرجل يوم السبت بصيام لان اليهود يعظمون يوم السبت **باب** ما جاء في صوم يوم الاثنين والخميس **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علي الفلاس نا عبد الله بن داود

باب جمعہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے قاسم بن دینار نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو عبید اللہ بن موسیٰ نے اور طلق بن غنام نے شیبان سے انہوں نے روایت کی عاصم سے انہوں نے زر سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے یعنی ہر مہینے کے اول میں تین دن اور کم تھے کہ افطار کرتے دن جمعہ کے اور اس باب میں ابن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حدیث حسن ہے غریب ہے اور اہل علم کی ایک جماعت کے نزدیک جمعہ کے دن روزہ رکھنا مستحب ہے اور مکروہ تو اس صورت میں ہے کہ روزہ رکھے دن جمعہ کے اور نہ روزہ رکھے پہلے اس سے اور نہ پیچھے اس سے کہا اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے عاصم سے اور نہیں مرفوع کیا اس کو **باب** تنہا جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے روایت کی ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ روزہ رکھے[1] ایک تمہارا دن جمعہ کے مگر اس طرح کہ روزہ رکھے پہلے اس سے یا پیچھے اس سے اور اس باب میں علی اور جابر اور جنادہ ازدی اور جویریہ اور انس اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے مکروہ رکھتے ہیں یہ کہ خاص کرے کوئی شخص دن جمعہ کا ساتھ روزے کے کہ نہ روزہ رکھے پہلے اس سے اور نہ پیچھے اس سے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا **باب** شنبہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے حمید بن مسعدہ نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو سفیان بن حبیب نے ثور بن یزید سے انہوں نے روایت کی خالد بن معدان سے انہوں نے عبد اللہ بن بسر سے انہوں نے روایت کی اپنی بہن سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ روزہ رکھو دن شنبہ کے مگر اس صورت میں کہ فرض کیا جاوے تم پر پس اگر نہ پاوے کوئی تمہارا مگر چھلکا انگور کا یا لکڑی درخت کی پس چاہیے کہ چباوے[2] اسکو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور وجہ کراہیت کی اسمیں یہ ہے کہ خاص کرے آدمی دن شنبے کو ساتھ روزے کے اس واسطے کہ یہود شنبے کے دن کی تعظیم کرتے ہیں **باب** پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے ابو حفص عمرو بن علی فلاس نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو عبد اللہ بن داؤد نے

---

[1] جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع [illegible] کہ آدمی کو ضعف لاحق ہو جاوے جو جمعہ کے عبادت سے مانع ہو [illegible] بعضے کہتے ہیں کہ علت نہی کی تشبہ ہے [illegible] دن کو خاص [illegible] جیسے یہود نے شنبے کو خاص کیا ہے [illegible] یہ نہی صرف اس صورت میں ہے جب کہ تنہا روزہ رکھے [illegible] مطلق روزہ رکھنا منع نہیں [illegible] اور جمعہ کے تنہا روزہ رکھنے کی تصریح [illegible]
[2] یعنے اگر شنبے کا روزہ رکھا ہو تو افطار کرے [illegible] انگور کے پوست یا لکڑی سے [illegible] واللہ اعلم

عن ثور بن يزيد عن خالد بن معدان عن ربيعة الجرشي عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يتحرى صوم
الاثنين والخميس وفي الباب عن حفصة وابي قتادة واسامة بن زيد قال ابوعيسى حديث عائشة حديث حسن
غريب من هذا الوجه **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو احمد ومعوية بن هشام قالا نا سفيان عن منصور عن خيثمة
عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم من الشهر السبت والاحد والاثنين ومن الشهر الآخر
الثلثاء والاربعاء والخميس **قال** ابوعيسى هذا حديث حسن وروى عبد الرحمن بن مهدي هذا الحديث عن سفيان
ولم يرفعه **حدثنا** محمد بن يحيى نا ابوعاصم عن محمد بن رفاعة عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تعرض الاعمال يوم الاثنين والخميس فاحب ان يعرض عملي وانا صائم **قال** ابوعيسى
حديث ابي هريرة في هذا الباب حديث حسن غريب **باب** ما جاء في صوم الاربعاء والخميس **حدثنا** الحسين
بن محمد الجريري ومحمد بن مدوية قالا نا عبيد الله بن موسى نا هارون بن سلمان عن عبيد الله بن مسلم القرشي عن ابيه قال
سالت او سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن صيام الدهر فقال ان لاهلك عليك حقا ثم قال صم رمضان والذي يليه وكل اربعاء
وخميس فاذا انت قد صمت الدهر وافطرت وفي الباب عن عائشة **قال** ابوعيسى حديث مسلم القرشي حديث غريب وروى
بعضهم عن هارون بن سلمان عن مسلم بن عبيد الله عن ابيه **باب** ما جاء في فضل صوم يوم عرفة **حدثنا** قتيبة واحمد
بن عبدة الضبي قالا نا حماد بن زيد عن غيلان بن جرير عن عبد الله بن معبد الزماني عن ابي قتادة ان النبي صلى الله عليه
وسلم قال صيام يوم عرفة اني احتسب على الله ان يكفر السنة التي بعده والسنة التي قبله وفي الباب عن ابي سعيد

ثور بن یزید سے اُنہوں نے روایت کی خالد بن معدان سے اُنہوں نے ربیعہ جرشی سے اُنہوں نے عائشہؓ سے اُنہوں نے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قصد کرتے روزے
پیر اور جمعرات کا اور اس باب میں حفصہؓ اور ابی قتادہ اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث عائشہؓ کی حسن غریب ہے اس طریق
سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو احمد اور معاویہ بن ہشام نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے
منصور سے اُنہوں نے روایت کی ہے خیثمہ سے اُنہوں نے عائشہؓ سے اُنہوں نے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے کسی مہینے میں ہفتے اور اتوار
اور پیر کو اور کسی مہینے میں منگل اور بدھ اور جمعرات کو کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور عبدالرحمان بن مہدی نے یہ حدیث سفیان سے روایت
کی ہے اور اُسکو مرفوع نہیں کیا **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو عاصم نے محمد بن رفاعہ سے اُنہوں نے سہیل بن ابی صالح سے
اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے روایت کی ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرض کیے جاتے ہیں عمل یعنی درگاہ رب العزت میں دن
پیر اور جمعرات کے سو میں دوست رکھتا ہوں یہ کہ عرض کیے جاویں عمل میرے اور میں روزے سے ہوں کہا ابو عیسےٰ نے کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث اس
باب میں حسن غریب ہے **باب** بدھ اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے حسین بن محمد جریری نے اور محمد بن مدویہ نے اُنہوں
نے کہا خبر دی ہمکو عبید اللہ بن موسیٰ نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو ہارون بن سلمان نے عبید اللہ بن مسلم قرشی سے اُنہوں نے روایت کی ہے اپنے باپ سے
اُنہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا حضرتؐ سے پوچھے گئے تمام عمر روزہ رکھنے سے سو فرمایا کہ تیرے اہل کا بھی تجھ پر حق ہے پھر فرمایا روزے
رکھ رمضان کے اور اُس مہینے کے جو اُسکے ساتھ متصل ہے یعنی شوال کے چھ روزے اور ہر بدھ اور جمعرات کو پس اُسوقت تو نے روزے رکھے ہمیشہ اور اس باب
میں عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے مسلم قرشی کی یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کی ہے بعض نے ہارون بن سلمان سے اُنہوں نے مسلم بن عبید اللہ سے
اُنہوں نے اپنے باپ سے **باب** عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ اور احمد بن عبدہ ضبی نے اُن دونوں نے کہا
خبر دی ہمکو حماد بن زید نے غیلان بن جریر سے اُنہوں نے روایت کی ہے عبد اللہ بن معبد زمانی سے اُنہوں نے روایت کی ہے ابی قتادہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ عرفے کے دن روزہ رکھنا امید رکھتا ہوں خدا سے کہ اُتار دے گناہ اُس برس کے جو اُس کے پیچھے ہے[1] اور اُس برس کے جو اُس سے پہلے ہے اور اس

باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے

---

[1] اگر کوئی کہے کہ پچھلے سال کے گناہ کس طرح معاف کیے جاویں گے حالانکہ ابھی اُس پر کوئی گناہ نہیں سو جواب اسکا یہ ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ اُسکو گناہ سے محفوظ رکھیگا یا اُسکو اسقدر ثواب ملیگا کہ اگر گناہ ہوں تو بخشے جاوینگے

قال ابو عیسیٰ حدیث ابی قتادة حدیث حسن وقد استحب اهل العلم صیام یوم عرفة الا بعرفة **باب** ما جاء فی کراهیة
صوم یوم عرفة بعرفة **حدثنا** احمد بن منیع نا اسمٰعیل بن علیة نا ایوب عن عکرمة عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه
وسلم افطر بعرفة وارسلت الیه ام الفضل بلبن فشرب وفی الباب عن ابی هریرة وابن عمر وام الفضل **قال** ابو عیسیٰ
حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وقد روی عن ابن عمر قال حججت مع النبی صلی الله علیه وسلم فلم یصمه یعنی یوم عرفة
ومع ابی بکر فلم یصمه ومع عمر فلم یصمه والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم یستحبون الافطار بعرفة لیتقوی به الرجل
علی الدعاء وقد صام بعض اهل العلم یوم عرفة بعرفة **حدثنا** احمد بن منیع وعلی بن حجر قالا نا سفیان بن عیینة واسمٰعیل
بن ابراهیم عن ابن ابی نجیح عن ابیه قال سئل ابن عمر عن صوم یوم عرفة قال حججت مع النبی صلی الله علیه وسلم فلم یصمه
ومع ابی بکر فلم یصمه ومع عثمان فلم یصمه وانا لا اصومه ولا امر به ولا انهی عنه **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن
وابو نجیح اسمه یسار وقد سمع من ابن عمر وقد روی هذا الحدیث ایضا عن ابن ابی نجیح عن ابیه عن رجل عن ابن عمر **باب**
ما جاء فی الحث علی صوم یوم عاشوراء **حدثنا** قتیبة واحمد بن عبدة الضبی قالا نا حماد بن زید عن غیلان بن جریر عن
عبد الله بن معبد الزمانی عن ابی قتادة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال صیام یوم عاشوراء انی احتسب علی الله
ان یکفر السنة التی قبله وفی الباب عن علی ومحمد بن صیفی وسلمة بن الاکوع وهند بن اسماء وابن عباس والربیع بنت معوذ
بن عفراء وعبد الرحمٰن بن سلمة الخزاعی عن عمه وعبد الله بن الزبیر ذکروا عن النبی صلی الله علیه وسلم انه حث علی صیام
یوم عاشوراء **قال** ابو عیسیٰ لا نعلم فی شیء من الروایات انه قال صیام یوم عاشوراء کفارة سنة الا فی حدیث ابی قتادة
وبحدیث ابی قتادة یقول احمد واسحٰق **باب** ما جاء فی الرخصة فی ترک صوم یوم عاشوراء

کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابو قتادہ کی یہ حدیث حسن ہے اور اہل علم کہتے ہیں کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنا مستحب ہے مگر عرفات میں اس دن روزہ رکھنا منع ہے **باب** عرفہ کے دن
عرفات میں روزہ رکھنا مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن منیع نے ان کو خبر دی ہم کو اسمٰعیل بن علیہ نے ان کو خبر دی ہم کو ایوب نے عکرمہ سے انہوں نے روایت
کی ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن روزہ افطار کیا اور ام الفضل نے آپ کے پاس دودھ بھیجا سو آپؐ نے پیا اور اس باب میں ابو ہریرہؓ اور ابن
عمرؓ اور ام الفضل سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا سو
آپ نے عرفہ کے دن روزہ نہ رکھا اور حج کیا ساتھ ابو بکرؓ کے سو انہوں نے بھی اس دن روزہ نہ رکھا اور حج کیا ساتھ عمرؓ کے سو انہوں نے بھی اس دن روزہ نہ رکھا اور عمل اسی پر ہے
نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہیں کہ عرفہ میں روزہ افطار کرنا مستحب ہے تاکہ قوت حاصل کرے مرد ساتھ اس کے دعا پر اور بعض اہل علم نے عرفہ کے دن عرفات میں روزہ رکھا ہے **حدیث**
بیان کی ہم سے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے ان دونوں نے کہا خبر دی ہم کو سفیان بن عیینہ نے اور اسمٰعیل بن ابراہیم نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے کہا انہوں نے
کہ سوال کیے گئے ابن عمرؓ روزہ رکھنے سے دن عرفہ کے تو کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا سو آپؐ نے اس کا روزہ نہیں رکھا اور ساتھ ابی بکر رضی اللہ عنہ کے
سو انہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سو انہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا اور میں نہ روزہ رکھتا ہوں اور نہ اس کا حکم کرتا ہوں اور نہ اس سے
منع کرتا ہوں **کہا ابو عیسیٰ** نے یہ حدیث حسن ہے اور ابی نجیح کا نام یسار ہے اور انہوں نے سنا ہے ابن عمرؓ سے اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث ابن ابی نجیح سے انہوں نے روایت کی ہے
اپنے باپ سے انہوں نے ایک مرد سے انہوں نے ابن عمرؓ سے **باب** عاشورے کے دن روزہ رکھنے کی ترغیب دینا **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ اور احمد بن عبدہ ضبی نے ان دونوں
نے کہا خبر دی ہم کو حماد بن زید نے غیلان بن جریر سے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن معبد زمانی سے انہوں نے ابی قتادہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عاشورے کے دن کا
روزہ رکھنا امید رکھتا ہوں خدا سے کہ کفارہ ہو جائے گناہ اس سال کے جو اس سے پہلے ہے اور اس باب میں علیؓ اور محمد بن صیفی اور سلمہ بن اکوعؓ اور ہند بن اسماء اور ابن عباسؓ اور ربیع
بنت معوذ بن عفراء اور عبدالرحمٰن بن سلمہ خزاعی اپنے چچا سے اور عبداللہ بن زبیر سے بھی روایت ہے ذکر کیا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے عاشورے کے روزے
کی ترغیب دی کہا ابو عیسیٰ نے ہم نہیں پہچانتے بیچ کسی چیز کے روایتوں سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عاشورے کا روزہ ایک سال کے گناہ کا کفارہ ہے مگر قتادہ
کی حدیث میں اور ساتھ اسی حدیث کے قائل ہیں احمد اور اسحاق **باب** عاشورے کے دن روزہ ترک کرنا جائز ہے

---

[1] اور یہ کہ بسبب ضعف کے دعوں کے اشغال میں قصور واقع ہوگا [2] محمد سے مروی ہے کہا ہے کہ رمضان کے فرض ہونے سے پہلے عاشورے کا روزہ فرض تھا سو جب روزہ
رمضان کا فرض ہوا تو عاشورے کی فرضیت منسوخ ہو گئی پس جو نفل روزہ جو چاہے رکھے جو چاہے ترک کرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اور علماء رحمہم اللہ کا ۱۲

حدثنا هارون بن اسحٰق الهمدانی نا عبدة بن سليمن عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كان عاشوراء يوم تصومه قريش فی الجاهلية وكان رسول الله صلی الله عليه وسلم يصومه فلما قدم المدينة صامه وامر الناس بصيامه فلما افترض رمضان كان رمضان هو الفريضة وترك عاشوراء فمن شاء صامه ومن شاء تركه وفی الباب عن ابن مسعود وقيس بن سعد وجابر بن سمرة وابن عمر ومعوية **قال** ابو عيسٰی والعمل علی هذا عند اهل العلم علی حديث عائشة وهو حديث صحيح لا يرون صيام عاشوراء واجبا الا من رغب فی صيامه لما ذكر فيه من الفضل **باب** ما جاء فی عاشوراء ای يوم هو **حدثنا** هناد وابو كريب قالا نا وكيع عن حاجب بن عمر عن الحكم بن الاعرج قال انتهيت الی ابن عباس وهو متوسد رداءه فی زمزم فقلت اخبرنی عن يوم عاشوراء ای يوم اصومه فقال اذا رايت هلال المحرم فاعدد ثم اصبح من يوم التاسع صائما قال قلت اهكذا كان يصومه محمد صلی الله عليه وسلم قال نعم **حدثنا** قتيبة نا عبد الوارث بن يونس عن الحسن عن ابن عباس قال امر رسول الله صلی الله عليه وسلم بصوم عاشوراء يوم العاشر **قال** ابو عيسٰی حديث ابن عباس حديث حسن صحيح وقد اختلف اهل العلم فی يوم عاشوراء فقال بعضهم يوم التاسع وقال بعضهم يوم العاشر وروی عن ابن عباس انه قال صوموا التاسع والعاشر وخالفوا اليهود وبهذا الحديث يقول الشافعی واحمد واسحٰق **باب** ما جاء فی صيام العشر **حدثنا** هناد نا ابو معوية عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت ما رايت النبی صلی الله عليه وسلم صائما فی العشر قط **قال** ابو عيسٰی هكذا روی غير واحد عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة وروی الثوری وغيره هذا الحديث عن منصور عن ابراهيم ان النبی صلی الله عليه وسلم لم ير صائما فی العشر وروی ابو الاحوص

حدیث بیان کی ہم سے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے روایت کی وہ اپنے باپ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے کہا کہ تھا عاشورہ ایک دن کہ روزہ رکھا کرتے تھے اس دن قریش جاہلیت میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دن روزہ رکھتے تھے سو جب آپ مدینے میں تشریف لائے تو عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور لوگوں کو اسکے رکھنے کا حکم دیا پس جب فرض کیا گیا رمضان تھا رمضان وہی فرض اور چھوڑ دیا گیا روزہ عاشورے کا سو جو شخص چاہے اسکا روزہ رکھے اور جو چاہے ترک کرے اور اس باب میں ابن مسعود اور قیس بن سعد اور جابر بن سمرہ اور ابن عمر اور معاویہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے کہ عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور وہ حدیث صحیح ہے کہتے ہیں کہ عاشورے کا روزہ واجب نہیں مگر جو رغبت کرے اسکے روزے میں واسطے اسکے جو ذکر گیا ہے اس میں فضیلت سے **باب** عاشورے کا بیان اور عاشورہ کس دن ہے

حدیث بیان کی ہم سے ہناد اور ابو کریب نے ان دونوں نے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے حاجب بن عمر سے انہوں نے روایت کی حکم بن اعرج سے انہوں نے کہا کہ میں ابن عباس کے پاس گیا اور وہ تکیہ لگائے ہوئے تھے چادر اپنی سے زمزم میں سو میں نے کہا کہ آپ مجھکو عاشورے کے دن سے خبر دو کہ وہ کون دن ہے کہ میں روزہ رکھوں سو کہا کہ جب محرم کا چاند دیکھتا ہوں تو دن گنتا ہوں پھر صبح کرتا ہوں نویں دن روزے سے پھر کہا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسدن اسی طرح روزہ رکھتے تھے انہے کہا ہاں **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو عبد الوارث بن یونس نے حسن سے انہوں نے روایت کی وہ ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن روزے کا حکم کیا یعنی دسویں دن کو کہا ابو عیسےٰ نے ابن عباسؓ کی یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کو عاشورے کے دن میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ نانواں دن ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ دسواں دن ہے۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ روزہ رکھو نانویں کو اور دسویں کو مخالفت کرو یہود سے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** عشرہ ذی الحجہ کے روزے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے ہناد نے انہے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے روایت کی وہ ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ذی الحجہ کے مہینے میں کبھی روزہ دار نہیں دیکھا کہا ابو عیسےٰ نے اسی طرح روایت کی ہے بہت لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہؓ سے اور روایت کی ہے ثوری وغیرہ نے یہ حدیث منصور سے انہوں نے ابراہیم سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں دیکھے گئے روزے سے عشرہ ذی الحجہ میں اور روایت کی ہے ابو الاحوص نے

---

[1] یعنی جب رمضان کا روزہ فرض ہوا تو رمضان کے سوا کوئی روزہ فرض نہ رہا اور عاشورے کی فرضیت منسوخ ہو گئی۔ [2] محرم کے روزے میں بہتر یہی ہے کہ دسویں کو روزہ رکھے اور ایک دن اس سے پہلے اور ایک دن اس سے پیچھے اور دوسرا یہ کہ نویں اور دسویں کو روزہ رکھے اور تیسرا یہ کہ فقط دسویں کو روزہ رکھے۔

عن منصور عن ابراهيم عن عائشة ولم يذكر فيه عن الاسود وقد اختلفوا على منصور في الحديث ورواية الاعمش اصح واوصل اسنادا قال سمعت ابابكر محمد بن ابان يقول سمعت وكيعا يقول الاعمش احفظ لاسناد ابراهيم من منصور **باب** ما جاء في العمل في ايام العشر **حدثنا** هناد نا ابو معوية عن الاعمش عن مسلم وهو ابن ابي عمران البطين عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ايام العمل الصالح فيهن احب الى الله من هذه الايام العشر فقالوا يا رسول الله ولا الجهاد في سبيل الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا الجهاد في سبيل الله الا رجل خرج بنفسه وماله فلم يرجع من ذلك بشيء وفي الباب عن ابن عمر وابي هريرة وعبد الله بن عمرو وجابر **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن غريب صحيح **حدثنا** ابو بكر بن نافع البصري نا مسعود بن واصل عن نهاس بن قهم عن قتادة عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من ايام احب الى الله ان يتعبد له فيها من عشر ذي الحجة يعدل صيام كل يوم منها صيام سنة وقيام كل ليلة منها بقيام ليلة القدر **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث مسعود بن واصل عن النهاس وسالت محمدا عن هذا الحديث فلم يعرفه من غير هذا الوجه مثل هذا وقال قد روي عن قتادة عن سعيد بن المسيب عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسل شيء من هذا **باب** ما جاء في صيام ستة ايام من شوال **حدثنا** احمد بن منيع نا ابو معوية نا سعد بن سعيد عن عمر بن ثابت عن ابي ايوب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام رمضان ثم اتبعه بست من شوال فذلك صيام الدهر وفي الباب عن جابر وابي هريرة وثوبان **قال** ابو عيسى حديث ابي ايوب حديث حسن صحيح

منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عائشہ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں واسطہ اسود کا اور اختلاف کیا ہے راویوں نے اس حدیث میں منصور پر اور اعمش کی روایت زیادہ صحیح ہے اور موصول زیادہ ہے باعتبار اسناد کے اور کہا ترمذی نے سنا میں نے ابابکر محمد بن ابان سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتا تھا کہ اعمش زیادہ تر یاد رکھنے والا ہے اسناد ابراہیم کی منصور سے **باب** عشرہ ذی الحجہ میں عمل کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے روایت کی مسلم سے اور وہ ابی عمران بطین کا بیٹا ہے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں کہ عمل نیک اس میں خدا کے نزدیک بہت پیارا ہو عشرہ ذی الحجہ کے دنوں سے سو لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا خدا کی راہ میں لڑنا بھی انکے برابر نہیں فرمایا خدا کی راہ میں لڑنا بھی انکے برابر نہیں مگر وہ مرد جو نکلا ساتھ جان اپنی کے اور مال اپنے کے سو ان میں سے کسی چیز کے ساتھ نہ پھرا یعنی خدا کی راہ میں شہید ہو گیا۔ اور اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث حسن غریب صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ابوبکر بن نافع بصری نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو مسعود بن واصل نے نہاس بن قہم سے انہوں نے روایت کی ہے قتادہ سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن ایسے نہیں جن میں عبادت کرنی اللہ کو بہت پیاری ہو عشرہ ذی الحجہ سے کہ ہر دن کا روزہ انمیں برابر ہے ساتھ روزے ایک سال کے اور ہر رات کی عبادت انکی برابر ہے ساتھ عبادت شب قدر کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر حدیث سے مسعود بن واصل کے نہاس سے اور میں نے بخاری سے یہ حدیث پوچھی تو وہ اسکو نہیں پہچانتا تھا سوائے اس وجہ کے مثل اسکے اور کہا کہ تحقیق روایت کی گئی ہے قتادہ سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل کوئی چیز اس سے **باب** شوال کے مہینے سے چھ روزے رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو ابو معاویہ نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو سعد بن سعید نے انہوں نے روایت کی ہے عمر بن ثابت سے انہوں نے ابی ایوب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے پیچھے چھ روزے رکھے شوال کے مہینے سے پس یہ برابر ہے ہمیشہ روزہ رکھنے کے اور اس باب میں جابر اور ابی ہریرہ اور ثوبان سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابی ایوب کی حدیث حسن صحیح ہے

ف بہت حدیثوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ ان دنوں میں روزہ رکھنے کی بڑی فضیلت ہے اور حضرت کا روزہ رکھنا بھی انمیں ثابت ہو چکا ہے پس عائشہؓ کی حدیث اسکے مخالف نہیں ہے شاید عائشہؓ نے یہ حدیث بیان کی ہو اور شاید کہ آنحضرت کے ان روزوں پر اطلاع نہیں ہوئی یا کوئی مانع ہو گا اور اگر کوئی تعارض کرے کہ تین سال کے افضل [illegible] روزہ [illegible] دن تین ہو گئے اور اگر کوئی سب دنوں سے افضل دن کا روزہ ہے تو [illegible] فضیلت بڑی ہے تو جواب نہیں ہو گا اور مختار یہ ہے کہ ذی الحجہ کے دس دن افضل ہیں کہ انہیں عرفہ کا دن ہے اور عشرہ رمضان کا افضل ہے کہ اس میں شب قدر ہے [illegible] مہینے سال کے دنوں سے اور یہ ثواب اس واسطے ہے کہ ہر نیکی کا بدلہ دس نیکیاں ہیں سو مہینا رمضان کا قائم مقام دس مہینوں کا ہوا اور چھ دن قائم مقام دو مہینے کے ہوئے ۱۲ واسطہ مسلم

وقد استحب قوم صيام ستة من شوال لهذا الحديث وقال ابن المبارك هو حسن مثل صيام ثلاثة ايام من كل شهر قال ابن المبارك ويروى في بعض الحديث ويلحق هذا الصيام برمضان واختار ابن المبارك ان يكون ستة ايام من اول الشهر وقد روي عن ابن المبارك انه قال ان صام ستة ايام من شوال متفرقا فهو جائز **قال** ابو عيسى وقد روى عبد العزيز بن محمد عن صفوان بن سليم وسعد بن سعيد هذا الحديث عن عمر بن ثابت عن ابي ايوب عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا وروى شعبة عن ورقاء بن عمر عن سعد بن سعيد هذا الحديث وسعد بن سعيد هو اخو يحيى بن سعيد الانصاري وقد تكلم بعض اهل الحديث في سعد بن سعيد من قبل حفظه. **باب** ما جاء في صوم ثلثة من كل شهر **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن سماك بن حرب عن ابي الربيع عن ابي هريرة قال عهد الي رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة ان لا انام الا على وتر وصوم ثلثة ايام من كل شهر وان اصلي الضحى **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد انبانا شعبة عن الاعمش قال سمعت يحيى بن بسام يحدث عن موسى بن طلحة قال سمعت ابا ذر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابا ذر اذا صمت من الشهر ثلثة ايام فصم ثلث عشرة واربع عشرة وخمس عشرة وفي الباب عن ابي قتادة وعبد الله بن عمرو وقرة بن اياس المزني وعبد الله بن مسعود وابي عقرب وابن عباس وعائشة وقتادة بن ملحان وعثمان بن ابي العاص وجرير **قال** ابو عيسى حديث ابي ذر حديث حسن وقد روي في بعض الحديث ان من صام ثلثة ايام من كل شهر كان كمن صام الدهر **حدثنا** هناد نا ابو معوية عن عاصم الاحول عن ابي عثمان عن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام من كل شهر ثلثة ايام فذلك صيام الدهر فانزل الله تبارك وتعالى تصديق ذلك في كتابه من جاء بالحسنة فله عشر امثالها اليوم بعشرة ايام **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن **قال** ابو عيسى وقد روى شعبة هذا الحديث عن ابي شمر وابي التياح عن ابي عثمان وقال عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم

اور ایک جماعت کہتی ہے کہ شوال کے چھ روزے رکھنے مستحب ہیں واسطے اس حدیث کے اور ابن مبارک نے کہا کہ وہ بہتر ہیں مثل روزہ تین دنوں کے ہر مہینے سے اور ابن مبارک نے کہا کہ بعض حدیثوں میں یہ مروی ہے کہ یہ روزے رمضان کے ساتھ ملحق ہیں اور اختیار کیا ہے ابن مبارک نے کہ چھ روزے مہینے کے اول میں رکھے جاویں اور ابن مبارک سے یہ بھی مروی ہے کہ اگر شوال سے چھ روزے متفرق رکھے تو بھی جائز ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور تحقیق روایت کی ہے عبد العزیز بن محمد نے صفوان بن سلیم اور سعد بن سعید سے یہ حدیث عمر بن ثابت سے اُنہوں نے روایت کی ہے ابی ایوب سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث اور روایت کی ہے شعبہ نے ورقاء بن عمر سے اُنہوں نے سعد بن سعید سے یہ حدیث اور سعد بن سعید بھائی ہیں یحییٰ بن سعید انصاری کے اور بعض اہل حدیث نے سعد بن سعید میں کلام کیا ہے اُن کے حفظ کی وجہ یعنی اُنکی یادداشت کمی کے سبب۔ **باب** ہر مہینے سے تین روزے رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو ابو عوانہ نے سماک بن حرب سے اُنہوں نے روایت کی ہے ابی ربیع سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عہد لیا تھا تین کاموں کا ایک یہ کہ نہ سویا کروں میں مگر وتر پڑھ کے[1] دوسرا یہ کہ روزے تین دن کے ہر مہینہ میں رکھوں تیسرا یہ کہ نماز پڑھوں چاشت کی **حدیث** بیان کی ہم سے محمود بن غیلان نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو ابو داود نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے اعمش سے، اُنہوں نے کہا سنا میں نے یحییٰ بن بسام سے حدیث بیان کرتا تھا موسیٰ بن طلحہ سے اُنہوں نے کہا سنا میں نے ابا ذر سے کہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ذر جب تو روزہ رکھا چاہتا ہے تو مہینے سے تین دن پس روزہ رکھ تیرھویں اور چودھویں اور پندرھویں کو اور اس باب میں ابی قتادہ اور عبد اللہ بن عمرو اور قرہ بن ایاس مزنی اور عبد اللہ بن مسعود اور ابی عقرب اور ابن عباس اور عائشہ اور قتادہ بن ملحان اور عثمان بن ابی العاص اور جریر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابو ذر کی حدیث حسن ہے اور بعض حدیثوں میں یہ مروی ہے کہ جو روزہ رکھے تین دن ہر مہینے سے ہوگا مانند اُس شخص کے جو روزہ رکھے ہمیشہ **حدیث** بیان کی ہم سے ہناد نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو ابو معاویہ نے عاصم احول سے اُنہوں نے روایت کی ہے ابی عثمان سے اُنہوں نے ابی ذر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی روزہ رکھے تین دن ہر مہینے سے تو یہ برابر ہے ہمیشہ روزہ رکھنے کے سو خدا تبارک و تعالیٰ نے اُتاری تصدیق اُسکی اپنی کتاب میں کہ جو کوئی ایک نیکی لاوے، تو اسکو اُسکے بدلے دس گنا ثواب ملیگا ایک دن برابر دس دن کے ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور تحقیق روایت کی ہے یہ حدیث شعبہ نے اُنہوں نے روایت کی ابی شمر اور ابی التیاح سے اُنہوں نے ابی عثمان سے اور کہا ابو ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

[1] جس شخص کو پچھلی رات مر جانے کی امید نہ ہو سو مستحب ہے کہ وتر رکھے سوتے وقت [illegible] [illegible]

حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داؤد نا شعبة عن يزيد الرشك قال سمعت معاذة قالت قلت لعائشة اكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم ثلثة ايام من كل شهر قالت نعم قلت من ايه كان يصوم قالت كان لا يبالي من ايه صام **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح قال ويزيد الرشك هو يزيد الضبعي وهو يزيد القاسم هو القسام والرشك هو القسام في لغة اهل البصرة **باب** ما جاء في فضل الصوم **حدثنا** عمران بن موسى القزاز البصري نا عبد الوارث بن سعد نا علي بن زيد عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ربكم يقول كل حسنة بعشر امثالها الى سبع مائة ضعف والصوم لي وانا اجزي به والصوم جنة من النار ولخلوف فم الصائم اطيب عند الله من ريح المسك وان جهل على احدكم جاهل وهو صائم فليقل اني صائم وفي الباب عن معاذ بن جبل وسهل بن سعد وكعب بن عجرة وسلامة بن قيصر وبشير بن الخصاصية واسم بشير زحم بن معبد والخصاصية هي امه **قال** ابو عيسى وحديث ابي هريرة حديث حسن غريب من هذا الوجه **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر العقدي عن هشام بن سعد عن ابي حازم عن سهل بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في الجنة باب يدعى الريان يدعى له الصائمون فمن كان من الصائمين دخله ومن دخله لم يظمأ ابدا **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح غريب **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للصائم فرحتان فرحة حين يفطر وفرحة حين يلقى ربه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في صوم الدهر **حدثنا** قتيبة واحمد بن عبدة الضبي قالا نا حماد بن زيد عن غيلان بن جرير عن عبد الله بن معبد عن ابي قتادة قال قيل يا رسول الله كيف بمن صام الدهر قال لا صام ولا افطر او لم يصم ولم يفطر

حدیث بیان کی ہم سے محمود بن غیلان نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو ابو داؤد نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے یزید رشک سے اُنہوں نے کہا سُنا میں نے معاذہ سے اُنہوں نے کہا کہ میں نے عائشہؓ سے کہا کیا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تین دن ہر مہینے سے اُنہوں نے کہا ہاں میں نے کہا کس دن سے روزہ رکھتے تھے اُنہوں نے کہا نہ پروا کرتے تھے کہ کس دن سے روزہ رکھیں[1] کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کہا کہ یزید رشک وہ یزید ضبعی ہیں اور وہ یزید قاسم ہیں اور قسام ہیں اور اہل بصرہ کی لغت میں رشک قسام کو کہتے ہیں **باب** روزہ کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے عمران بن موسیٰ قزاز بصری نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو عبد الوارث بن سعید نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو علی بن زید نے سعید بن مسیب سے اُنہوں نے روایت کی ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق رب تمہارا فرماتا ہے کہ ہر نیکی کے بدلے دس گنا ثواب لکھا جاتا ہے سات سو تک اور روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اُس کا بدلا دونگا[2] اور روزہ ڈھال ہے گناہ سے اور البتہ بو منہ روزہ دار کی خوش تر ہے نزدیک اللہ کے بو مشک سے اور اگر جہالت کرے ایک تمہارے پر کوئی جاہل یعنی بُرا کہے گالی دیوے تو چاہیے کہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں اور اس باب میں معاذ بن جبل اور سہل بن سعد اور کعب بن عجرہ اور سلامہ بن قیصر اور بشیر بن خصاصیہ سے بھی روایت ہے اور نام بشیر کا زحم بن معبد ہے اور خصاصیہ اُنکی ماں ہیں کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو ابو عامر عقدی نے ہشام بن سعد سے اُنہوں نے روایت کی ابی حازم سے اُنہوں نے سہل بن سعد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت میں ایک دروازہ ہے کہا جاتا ہے اُسکو ریان اُسکے لیے روزہ داروں کو بلایا جاویگا سو جو کوئی روزہ داروں سے ہوگا وہ اُس میں داخل ہوگا اور جو اُس میں داخل ہوگا وہ کبھی پیاسا نہو گا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُنہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی نزدیک افطار کرنے روزہ کے اور ایک خوشی وقت ملاقات رب اپنے کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ہمیشہ روزہ رکھنے کے بیان میں **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ اور احمد بن عبدہ ضبی نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو حماد بن زید نے غیلان بن جریر سے اُنہوں نے روایت کی عبد اللہ بن معبد سے اُنہوں نے ابی قتادہ سے اُنہوں نے کہا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا حضرت کیسا ہے وہ شخص جو ہمیشہ روزہ رکھے فرمایا نہ اُسنے روزہ رکھا اور نہ[3] افطار کیا۔

---

[1] یعنی کوئی دن مقرر نہ تھے جب چاہتے روزہ رکھ لیتے [2] [illegible] میں خود ہی دیتا ہوں یعنی ثواب اسکا بے نہایت ہے واللہ اعلم اسکا سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا اور فضیلت روزہ کی [illegible] سبب اسکے ہے کہ [illegible] اور عبادتوں کے روزہ میں ریا نہیں [illegible] روزہ میں نفس کشی ہے اور بھوک اور پیاس سے صبر کرنا ہے [illegible] [3] [illegible] واللہ اعلم بالصواب

وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وعبد الله بن الشخير وعمران بن حصين وابي موسى **قال** ابو عيسى حديث ابي قتادة حديث حسن وقد كره قوم من اهل العلم صيام الدهر وقالوا انما يكون صيام الدهر اذا لم يفطر يوم الفطر ويوم الاضحى وايام التشريق فمن افطر في هذه الايام فقد خرج من حد الكراهية ولا يكون قد صام الدهر كله هكذا روي عن مالك بن انس وهو قول الشافعي وقال احمد واسحق نحوا من هذا وقالا لا يجب ان يفطر اياما غير هذه الخمسة الايام التي نهى عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الفطر ويوم الاضحى وايام التشريق **باب** ما جاء في سرد الصوم **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن ايوب عن عبد الله بن شقيق قال سالت عائشة عن صيام النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان يصوم حتى نقول قد صام ويفطر حتى نقول قد افطر وما صام رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا كاملا الا رمضان وفي الباب عن انس وابن عباس **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح **حدثنا** علي بن حجر نا اسمعيل بن جعفر عن حميد عن انس بن مالك انه سئل عن صوم النبي صلى الله عليه وسلم قال كان يصوم من الشهر حتى يرى انه لا يريد ان يفطر منه ويفطر حتى يرى انه لا يريد ان يصوم منه شيئا فكنت لا تشاء ان تراه من الليل مصليا الا رايته مصليا ولا نائما الا رايته نائما **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** هناد نا وكيع عن مسعر وسفيان عن حبيب بن ابي ثابت عن ابي العباس عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الصوم صوم اخي داؤد كان يصوم يوما ويفطر يوما ولا يفر اذا لاقى **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وابو العباس هو الشاعر الاعمى واسمه السائب بن فروخ وقال بعض اهل العلم افضل الصيام ان يصوم يوما ويفطر يوما ويقال هذا هو اشد الصيام **باب** ما جاء في كراهية الصوم يوم الفطر ويوم النحر **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن يحيى عن ابيه عن ابي سعيد الخدري

اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور عبد اللہ بن شخیر اور عمران بن حصین اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے قتادہ کی یہ حدیث حسن ہے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ہمیشہ روزہ رکھنا مکروہ ہے اور کہتے ہیں کہ سوا اسکے نہیں ہمیشہ کا روزہ اسوقت لازم ہوتا ہے جبکہ عید فطر اور قربانی کے دن اور تشریق کے دنوں میں مت روزہ نہ کھولے سو جو شخص کہ ان دنوں میں روزہ افطار کرے پس تحقیق وہ نکلا حد کراہت سے اور اُسنے ہمیشہ روزہ نہیں رکھا یہی مروی ہے مالک بن انس سے اور یہی قول ہے امام شافعی کا۔ اور احمد اور اسحاق نے کہا ہے مثل اُسکے اور کہا دونوں نے کہ ان دنوں کے سوا اور دنوں میں روزہ کھولنا واجب نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے منع فرمایا ہے روزہ۔ پانچ دن ہیں عید فطر کا دن اور عید قربان کا دن اور تشریق کے دن **باب** پے در پے روزہ رکھنے کے بیان میں **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن شقیق سے اُسنے کہا میں نے عائشہ رضہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ پوچھا اُسنے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے یہاں تک کہ کہتے ہم کہ نہ افطار کرینگے اور افطار کرتے یہاں تک کہ کہتے ہم کہ نہ روزہ رکھینگے اور نہیں روزہ رکھا حضرتؐ نے پورا مہینہ کبھی مگر رمضان میں۔ اور اس باب میں انس اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ عائشہ رضہ کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسمعیل بن جعفر نے حمید سے اُسنے روایت کی ہے انس بن مالک سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ سے پوچھے گئے اُنھوں نے کہا کہ تھے حضرتؐ روزے رکھتے مہینے سے یہاں تک کہ گمان کیا جاتا تھا کہ آپ افطار کا ارادہ نہیں کرینگے اور افطار کرتے تھے یہاں تک گمان کیا جاتا تھا کہ آپ نہیں ارادہ رکھتے ہیں کہ روزہ رکھیں اس سے کچھ پس چاہتا تھا تو یہ کہ دیکھے تو اُنکو رات سے نماز پڑھنے والا مگر کہ دیکھے تو اُنکو نماز پڑھنے والا اور نہ دیکھے تو اُنکو سونے والا مگر کہ دیکھے تو اُنکو سونے والا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے مسعر اور سفیان سے اُسنے روایت کی حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے ابی العباس سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین روزہ روزہ بھائی داؤد کا ہے کہ روزہ رکھتے تھے ایک دن اور افطار کرتے تھے ایک دن اور نہ بھاگتے جب ملتے دشمن سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو العباس شاعر اعمیٰ ہے اور نام اُسکا سائب بن فروخ ہے اور بعض اہل علم نے کہا کہ افضل روزہ یہ ہے کہ روزہ رکھے ایک دن اور افطار کرے ایک دن اور کہا جاتا ہے کہ یہ بہت سخت روزہ ہے **باب** عید فطر کے دن اور قربانی کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز بن محمد نے عمرو بن یحییٰ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی سعید خدری سے۔

قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صيامين صيام يوم الاضحى ويوم الفطر وفي الباب عن عمر وعلي وعائشة وابي هريرة وعقبة بن عامر وانس قال ابوعيسى حديث ابي سعيد حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اهل العلم قال ابوعيسى وعمرو بن يحيى هو ابن عمارة بن ابي الحسن المازني المدني وهو ثقة روى عنه سفيان الثوري وشعبة ومالك بن انس **حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب نا يزيد بن زريع نا معمر عن الزهري عن ابي عبيد مولى عبد الرحمن بن عوف قال شهدت عمر بن الخطاب في يوم نحر بدأ بالصلوة قبل الخطبة ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن صوم هذين اليومين اما يوم الفطر ففطركم من صومكم وعيد للمسلمين واما يوم الاضحى فكلوا من لحم نسككم **قال** ابوعيسى هذا حديث صحيح وابو عبيد مولى عبد الرحمن بن عوف اسمه سعد ويقال له مولى عبد الرحمن بن ازهر ايضا وعبد الرحمن بن ازهر هو ابن عم عبد الرحمن بن عوف

باب ماجاء في كراهية صوم ايام التشريق **حدثنا** هناد نا وكيع عن موسى بن علي عن ابيه عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم عرفة ويوم النحر وايام التشريق عيدنا اهل الاسلام وهي ايام اكل وشرب وفي الباب عن علي وسعد وابي هريرة وجابر ونبيشة وبشر بن سحيم وعبد الله بن حذافة وانس وحمزة بن عمرو الاسلمي وكعب بن مالك وعائشة وعمرو بن العاص وعبد الله بن عمرو **قال** ابوعيسى وحديث عقبة بن عامر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم يكرهون صيام ايام التشريق الا ان قوما من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم رخصوا للمتمتع اذا لم يجد هديا ولم يصم في العشر ان يصوم ايام التشريق وبه يقول مالك بن انس والشافعي واحمد واسحق **قال** ابوعيسى واهل العراق يقولون موسى بن علي بن رباح واهل مصر يقولون موسى بن علي وقال سمعت قتيبة يقول سمعت الليث بن سعد يقول قال موسى بن علي لا اجعل احدا في حل صغر اسم ابي

باب ماجاء في كراهية الحجامة للصائم **حدثنا** محمد بن رافع النيسابوري ومحمود بن غيلان ويحيى بن موسى

سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو روزوں سے [illegible] روزہ رکھنے سے دن عید فطر کے دن [illegible] اس باب میں روایت ہے عمر اور علی اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور عقبہ بن عامر اور انس سے بھی روایت ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوسعید کی حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہا ابوعیسیٰ نے اور عمرو بن یحییٰ وہ بیٹے ہیں عمارہ بن ابی الحسن مازنی مدنی کے اور ثقہ ہیں روایت کی ان سے سفیان ثوری اور شعبہ اور مالک بن انس نے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے اُنہوں نے یزید بن زریع سے اُنہوں نے معمر سے اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے روایت کی ابی عبید مولیٰ عبد الرحمن بن عوف سے کہا میں حاضر تھا قربانی کے دن عمر بن خطاب کے پاس شروع کی اُنہوں نے نماز خطبہ سے پہلے پھر کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منع فرماتے تھے روزہ سے ان دونوں دنوں کے لیکن عید فطر کا دن تو [illegible] افطار ہے تمہارے روزوں کا اور عید ہے واسطے مسلمانوں کے اور لیکن قربانی کا دن پس کھاؤ گوشت اپنی قربانیوں کا **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عبید مولیٰ عبد الرحمن بن عوف کا نام سعد ہے اور کہا جاتا ہے اُسکو مولیٰ عبد الرحمن ابن ازہر بھی اور عبد الرحمن بن ازہر عبد الرحمن بن عوف کے چچا کا بیٹا ہیں

باب ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی کراہیت کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے ہناد نے اُنہوں نے وکیع سے اُنہوں نے موسیٰ بن علی سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عقبہ بن عامر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفہ کا دن اور قربانی کا دن اور تشریق کے دن ہم اہل اسلام کی عید ہیں اور یہ دن کھانے پینے کے ہیں اور اس باب میں علی اور سعد اور ابی ہریرہ اور جابر اور نبیشہ اور بشر بن سحیم اور عبد اللہ بن حذافہ اور انس اور حمزہ بن عمرو اسلمی اور کعب بن مالک اور عائشہ اور عمرو بن عاص اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عقبہ بن عامر کی حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ تشریق کے دنوں میں روزہ رکھنا مکروہ ہے مگر ایک قوم نے نبی صلعم کے اصحاب اور ان کے سوا کی متمتع کو جب ہدی نہ پاوے اور دس روز عشرہ میں بھی نہ رکھے تو رخصت دی ہے کہ ایام تشریق میں روزہ رکھے اور اسی کے قائل ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحق **کہا** ابوعیسیٰ نے کہ عراق والے موسیٰ بن علی بن رباح کہتے ہیں یعنی عین کو زبر لام کے اور مصر والے موسیٰ بن علی کہتے ہیں یعنی عین کو زبر لام کے اور کہا سنا میں نے قتیبہ سے کہتے تھے سنا میں نے لیث بن سعد سے کہ موسیٰ بن علی نے کہا کہ میں کسی کو حلال نہیں کرتا کہ میرے باپ کے نام کو مصغر کرے

باب روزہ دار کو سینگی کھچوانا مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن رافع نیشاپوری اور محمود بن غیلان اور یحییٰ بن موسیٰ نے

---

۱ تشریق کے دن [illegible] تشریق کے دن اسلئے کہتے ہیں [illegible] قربانی کا گوشت [illegible] میں سکھاتے ہیں۔

قالوا انا عبد الرزاق عن معمر عن يحيى بن ابي كثير عن ابراهيم بن عبد الله بن قارظ عن السائب بن يزيد عن رافع بن خديج عن النبي صلى الله عليه وسلم قال افطر الحاجم والمحجوم وفي الباب عن سعد وعلي وشداد بن اوس وثوبان واسامة بن زيد وعائشة ومعقل بن يسار ويقال معقل بن سنان وابي هريرة وابن عباس وابي موسى وبلال **قال** ابو عيسى حديث رافع بن خديج حديث حسن صحيح وذكر عن احمد بن حنبل انه قال اصح شيء في هذا الباب حديث رافع بن خديج وذكر عن علي بن عبد الله انه قال اصح شيء في هذا الباب حديث ثوبان وشداد بن اوس لان يحيى بن ابي كثير روى عن ابي قلابة الحديثين جميعا حديث ثوبان وحديث شداد بن اوس وقد كره قوم من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم الحجامة للصائم حتى ان بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم احتجم بالليل منهم ابو موسى الاشعري وابن عمر وبهذا يقول ابن المبارك **قال** ابو عيسى سمعت اسحق بن منصور يقول قال عبد الرحمن بن مهدي من احتجم وهو صائم فعليه القضاء قال اسحق بن منصور وهكذا قال احمد بن حنبل واسحق بن ابراهيم **قال** ابو عيسى واخبرني الحسن بن محمد الزعفراني قال قال الشافعي قد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه احتجم وهو صائم وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال افطر الحاجم والمحجوم ولا اعلم واحدا من هذين الحديثين ثابتا ولو توقى رجل الحجامة وهو صائم كان احب الي ولو احتجم صائم لم ار ذلك ان يفطره **قال** ابو عيسى هكذا كان قول الشافعي ببغداد واما بمصر فمال الى الرخصة ولم ير بالحجامة باسا واحتج ان النبي صلى الله عليه وسلم احتجم في حجة الوداع وهو محرم صائم

انھوں نے کہا خبر دی ہم کو عبدالرزاق نے انھوں نے معمر سے انھوں نے روایت کی یحییٰ بن ابی کثیر سے انھوں نے ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ سے انھوں نے سائب بن یزید سے انھوں نے رافع بن خدیج سے انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ توڑ ڈالا سینگی کھینچنے والے نے اور کھنچوانے والے نے اور اس باب میں سعد اور علی اور شداد بن اوس اور ثوبان اور اسامہ بن زید اور عائشہ اور معقل بن یسار سے (اور کہا جاتا ہے معقل بن سنان) اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی موسیٰ اور بلال سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ رافع بن خدیج کی حدیث حسن صحیح ہے اور احمد بن حنبل سے منقول ہے کہ اصح چیز اس باب میں رافع بن خدیج کی حدیث ہے اور علی بن عبداللہ سے مذکور ہے کہ اصح چیز اس باب میں ثوبان کی حدیث ہے اور شداد بن اوس کی اس واسطے کہ یحییٰ بن ابی کثیر نے روایت کی ہے ابی قلابہ سے دونوں حدیثیں ایک ہی جگہ حدیث ثوبان کی اور حدیث شداد بن اوس کی اور ایک جماعت اہل علم کی اصحاب وغیرہ سے کہتی ہے کہ روزہ دار کو سینگی لگوانی مکروہ ہے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب رات میں سینگی لگواتے تھے انھیں میں سے ہیں ابو موسیٰ اشعری اور ابن عمر اور ساتھ اسی کے قائل ہیں ابن مبارک کہا ابو عیسیٰ نے میں نے اسحٰق بن منصور سے سنا کہتا تھا کہ عبدالرحمان بن مہدی نے کہا جو کوئی سینگی لگوائے اور وہ روزہ دار ہو تو اُس پر قضا ہے اسحٰق بن منصور نے کہا اسی طرح کہا ہے احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم نے کہا ابو عیسیٰ نے اور خبر دی مجھ کو حسن بن محمد زعفرانی نے کہا کہ امام شافعی نے کہا کہ روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے سینگی لگوائی اور وہ روزہ دار تھے اور روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ روزہ توڑ ڈالا سینگی کھینچنے والے اور کھنچوانے والے نے اور میں ان دونوں حدیثوں سے کسی کو ثابت نہیں جانتا اور اگر روزہ دار آدمی سینگی لگوانے سے بچے تو وہ میرے نزدیک بہت پیارا ہے اور اگر سینگی لگوائے اور وہ روزہ دار ہو تو میں نہیں دیکھتا کہ یہ روزے کو توڑ ڈالے یعنی اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا کہا ابو عیسیٰ نے کہ شافعی رہ کا قول بغداد میں اسی طرح تھا کہ سینگی سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور لیکن جب مصر میں آئے تو رخصت کی جانب میل کی اور کہا کہ سینگی سے کچھ ڈر نہیں اور حجت پکڑی ساتھ اس کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں سینگی لگوائی اور آپ محرم اور روزہ دار تھے۔

۱؎ ایک جماعت عالموں کی اس حدیث کی طرف گئی ہے کہتے ہیں کہ دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور یہ قول ہے امام احمد اور اسحٰق رحمہما اللہ کا اور بعضے کہتے ہیں کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا مگر مکروہ ہے یہ قول مسروق اور حسن اور ابن سیرین رحمہ اللہ کا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ حدیث زجر اور تشدید پر محمول ہے اور اکثر امام کہتے ہیں کہ سینگی میں کچھ ڈر نہیں ہے یہ قول امام شافعی اور مالک اور اصحاب ابی حنیفہ رحمہم اللہ کا ہے دلیل اُن کی وہ حدیث ہے جو ابن عباس سے بروایت صحیح مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور آپ محرم اور روزہ دار تھے ۱۲ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

باب ما جاء من الرخصة فی ذلک **حدثنا** بشر بن ھلال البصری نا عبد الوارث بن سعید نا ایوب عن عکرمة عن ابن عباس قال احتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم صائم **قال** ابو عیسی ھذا حدیث صحیح ھکذا روی وھیب نحو روایة عبد الوارث وروی اسمعیل بن ابراھیم عن ایوب عن عکرمة مرسلا ولم یذکر فیہ عن ابن عباس **حدثنا** ابو موسی محمد بن المثنی نا محمد بن عبد اللہ الانصاری عن حبیب بن الشھید عن میمون بن مھران عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو صائم **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ **حدثنا** احمد بن منیع نا عبد اللہ بن ادریس عن یزید بن ابی زیاد عن مقسم عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم فیما بین مکة والمدینة وھو محرم صائم وفی الباب عن ابی سعید وجابر وانس **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وقد ذھب بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم الی ھذا الحدیث ولم یروا بالحجامة للصائم باسا وھو قول سفیان الثوری ومالک بن انس والشافعی **باب** ما جاء فی کراھیة الوصال فی الصیام **حدثنا** نصر بن علی الجھضمی نا بشر بن المفضل وخالد بن الحارث عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تواصلوا قالوا فانک تواصل یا رسول اللہ قال انی لست کاحدکم ان ربی یطعمنی ویسقینی وفی الباب عن علی وابی ھریرة وعائشة وابن عمر وجابر وابی سعید وبشیر بن الخصاصیة **قال** ابو عیسی حدیث انس حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم کرھوا الوصال فی الصیام وروی عن عبد اللہ بن الزبیر انہ کان یواصل الایام ولا یفطر **باب** ما جاء فی الجنب یدرکہ الفجر وھو یرید الصوم **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابن شھاب عن ابی بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ھشام قال اخبرتنی عائشة وام سلمة زوجا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدرکہ الفجر

باب روزہ میں سینگی لگوانی جائز ہے **حدیث** بیان کی ہمسے بشر بن ہلال نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو عبد الوارث بن سعید نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو ایوب نے عکرمہ سے اُنہوں نے روایت کی ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور آپ محرم اور روزہ دار تھے کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث صحیح ہے اسی طرح روایت کی ہے وہیب نے مثل عبد الوارث کے اور روایت کی ہے اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُنہوں نے عکرمہ سے مرسل اور نہیں ذکر کیا اس میں واسطہ ابن عباس کا **حدیث** بیان کی ہمسے ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن عبد اللہ انصاری نے حبیب بن شہید سے اُنہوں نے میمون بن مہران سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور آپ روزہ دار تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن ادریس نے یزید بن ابی زیاد سے اُنہوں نے روایت کی مقسم سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے اور مدینے کے درمیان سینگی لگوائی اور آپ محرم اور روزہ دار تھے اور اس باب میں ابو سعید اور جابر اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہم سے اسی حدیث کی طرف گئے ہیں روزہ دار کو سینگی لگوانے میں کچھ ڈر نہیں جانتے اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور مالک بن انس اور شافعی کا **باب** [illegible] **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل اور خالد بن حارث نے سعید بن ابی عروبہ سے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلے کا روزہ نہ رکھو اصحاب نے عرض کی کہ آپ سلے کا روزہ رکھتے ہیں یا رسول اللہ فرمایا میں نہیں ہوں مثل ایک تمہارے کے مقرر رب میرا کھلاتا ہے مجھکو اور پلاتا ہے اور اس باب میں علی اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابن عمر اور جابر اور ابی سعید اور بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے انس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ روزہ میں وصال کرنا مکروہ ہے اور روایت ہے عبد اللہ بن زبیر سے کہ وہ کئی دن روزے میں وصال کرتے تھے اور افطار نہیں کرتے تھے **باب** اگر کسی کو نہانے کی حاجت ہو اور اُسکو فجر ہو جاوے اور وہ روزہ رکھنا چاہتا ہو تو کیا کرے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو لیث نے ابن شہاب سے اُنہوں نے روایت کی ابی بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو عائشہ اور ام سلمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں نے کہ تھے حضرت پاتی اُنکو فجر

ف۱ وصال اُسکو کہتے ہیں کہ دو روزے یا زیادہ ملا کے رکھے یعنی بیچ میں افطار نہ کرے اور اُسکو صوم دہر بھی کہتے ہیں ایسے روزہ کی رخصت نہیں ۱۲

وهو جنب من اهله ثم يغتسل فيصوم **قال** ابو عيسى حديث عائشة وام سلمة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول سفيان الثوري والشافعي واحمد واسحق وقد قال قوم من التابعين اذا اصبح جنبا يقضي ذلك اليوم والقول الاول اصح **باب** ما جاء في اجابة الصائم الدعوة **حدثنا** ازهر بن مروان البصري نا محمد بن سواء نا سعيد بن ابي عروبة عن ايوب عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا دعي احدكم الى طعام فليجب فان كان صائما فليصل يعني الدعاء **حدثنا** نصر بن علي نا سفيان بن عيينة عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا دعي احدكم وهو صائم فليقل اني صائم **قال** ابو عيسى فكلا الحديثين في هذا الباب عن ابي هريرة حسن صحيح **باب** ما جاء في كراهية صوم المرأة الا باذن زوجها **حدثنا** قتيبة ونصر بن علي قالا نا سفيان بن عيينة عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تصوم المرأة وزوجها شاهد يوما من غير شهر رمضان الا باذنه وفي الباب عن ابن عباس وابي سعيد **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح وقد روى هذا الحديث عن ابي الزناد عن موسى بن ابي عثمان عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في تاخير قضاء رمضان **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن اسمعيل السدي عن عبد الله البهي عن عائشة قالت ما كنت اقضي ما يكون علي من رمضان الا في شعبان حتى توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد رواه يحيى بن سعيد الانصاري عن ابي سلمة عن عائشة نحو هذا

باب ما جاء في فضل الصائم اذا اكل عنده

اور آپ کو نہانے کی حاجت ہوتی اپنے اہل کی وجہ سے پھر غسل کرتے اور روزہ رکھتے کہا ابو عیسیٰ نے کہ عائشہ اور ام سلمہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور تحقیق کہا ہے ایک جماعت نے تابعین سے کہ جب جنابت کی حالت میں صبح ہو جاوے تو یہ دن قضا کرے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے **باب** روزہ دار کو دعوت قبول کرنے کا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ازہر بن مروان بصری نے اُنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن سواء نے اُنے کہا خبر دی ہمکو سعید بن ابی عروبہ نے ایوب سے اُنے روایت کی ہے محمد بن سیرین سے اُنے ابی ہریرہ رضہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بلایا جاوے ایک تمہارا طرف طعام کے پس چاہیے کہ قبول کرے سو اگر ہووے روزہ دار تو نماز پڑھے یعنے دعا کرے واسطے اہل دعوت کے مغفرت اور برکت کے **حدیث** بیان کی ہم سے نصر بن علی نے اُنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ابی زناد سے اُنے روایت کی اعرج سے اُنے ابی ہریرہ رضہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بلایا جاوے ایک تمہارا طرف کھانے کے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہیے کہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں کہا ابو عیسیٰ نے دونوں حدیثیں اس باب میں ابی ہریرہ سے حسن صحیح ہیں **باب** عورتوں کو نفلی روزہ رکھنا منع ہے بغیر اذن خاوند اپنے کے **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ اور نصر بن علی نے ان دونوں نے کہا کہ خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ابی زناد سے اُنے روایت کی اعرج سے اُنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ روزہ رکھے عورت ایک دن اور خاوند اسکا موجود ہو مگر اذن اُسکے سے سوا مہینے رمضان کے اور اس باب میں ابن عباس اور ابی سعید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابی ہریرہ رضہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث ابی زناد سے اُنے موسیٰ بن ابی عثمان سے اُنے اپنے باپ سے اُنے ابی ہریرہ سے اُنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** روزہ رمضان کی قضا میں تاخیر کرنا درست ہے **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُنے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے اسماعیل سدی سے اُنے روایت کی عبد اللہ بہی سے اُنے روایت کی عائشہ سے کہ نہ قضا کرتی تھی میں وہ روزے جو ہوتے تھے رمضان سے مگر شعبان میں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا ہے اسکو یحییٰ بن سعید انصاری نے اُنے ابی سلمہ سے اُنے عائشہ سے مثل اُسکے

باب روزہ دار کی فضیلت دیتے ہیں جب کھایا جاوے نزدیک اسکے

سلہ آپ کو نہانے کی حاجت ہوتی بسبب جماع کے کیونکہ پیغمبر ہوں سے [illegible] بسبب احتلام کے ہو باوجود اسکے روزہ رکھتے ہیں معلوم ہوا کہ جنابت کی حالت میں [illegible] نیت کرنی اور صبح کو نہانا [illegible] جائز ہے [illegible] جو اختیاری ہو اس میں روزہ درست ہو تو احتلام میں بطریق اولیٰ ہوگا بلکہ روزے کی حالت میں احتلام ہو جاوے [illegible] نہیں اور [illegible] اسواسطے کہ پیغمبروں کو احتلام نہیں ہوتا ہے سلہ اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا ۱۲ سلہ اسواسطے کہ خدا نے قرآن میں فرمایا کہ مباشرت کرو عورتوں سے اور طلب کرو جو لکھ دیا ہے اللہ نے واسطے تمہارے فجر تک پس جب فجر تک صحبت کر لی اور کھانا پینا جائز ہے تو ضرور ہے کہ غسل بعد صبح کے واقع ہو ۱۲ سکہ واجب ہے افطار کرانا روزہ نفلی کا اگر تشویش میں پڑے دعوت کرنے والا اور نہ کھانے کے سبب سے دشمنی حاصل ہو اور [illegible]

[illegible]

حدثنا علی بن حجر نا شریک عن حبیب بن زید عن لیلی عن مولاتہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصائم اذا اکل عندہ المفاطر صلت علیہ الملائکۃ **قال** ابو عیسی وروی شعبۃ ہذا الحدیث عن حبیب بن زید عن جدتہ ام عمارۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داود انا شعبۃ عن حبیب بن زید قال سمعت مولاۃ لنا یقال لہا لیلی تحدث عن ام عمارۃ ابنۃ کعب الانصاریۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا فقدمت الیہ طعاما فقال کلی فقالت انی صائمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصائم تصلی علیہ الملائکۃ اذا اکل عندہ حتی یفرغوا وربما قال حتی یشبعوا **قال** ابو عیسی ہذا حدیث حسن صحیح وہو اصح من حدیث شریک **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن حبیب بن زید عن مولاۃ لہم یقال لہا لیلی عن ام عمارۃ بنت کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ولم یذکر فیہ حتی یفرغوا او یشبعوا **قال** ابو عیسی ام عمارۃ ہی جدۃ حبیب بن زید الانصاری **باب ما جاء فی قضاء الحائض الصیام دون الصلوۃ**

حدثنا علی بن حجر نا علی بن مسہر عن عبیدۃ عن ابراہیم عن الاسود عن عائشۃ قالت کنا نحیض عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم نطہر فیامرنا بقضاء الصیام ولا یامرنا بقضاء الصلوۃ **قال** ابو عیسی ہذا حدیث حسن وقد روی عن معاذۃ عن عائشۃ ایضا والعمل علی ہذا عند اہل العلم لا نعلم بینہم اختلافا ان الحائض تقضی الصیام ولا تقضی الصلوۃ **قال** ابو عیسی عبیدۃ ہو ابن معتب الضبی الکوفی ویکنی ابا عبد الکریم **باب ما جاء فی کراہیۃ مبالغۃ الاستنشاق للصائم** **حدثنا** عبد الوہاب الوراق وابو عمار قالا نا یحیی بن سلیم قال حدثنی اسمعیل بن کثیر قال سمعت عاصم بن لقیط بن صبرۃ عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ اخبرنی عن الوضوء قال اسبغ الوضوء وخلل بین الاصابع وبالغ فی الاستنشاق الا ان تکون صائما

حدیث بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُنے کہا خبر دی ہمکو شریک نے حبیب بن زید سے اُنے روایت کی لیلی سے اُنے اپنی آزاد شدہ باندی سے اُنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا روزہ دار جب کھاویں نزدیک اُسکے روزہ افطار کرنے والے تو رحمت بھیجتے ہیں اُسپر فرشتے **کہا** ابو عیسی نے اور روایت کی ہے شعبہ نے یہ حدیث حبیب بن زید سے اُنے اپنی دادی ام عمارہ سے رضی اللہ عنہا اُنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد نے اُنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے حبیب بن زید سے کہ میں نے اپنی لونڈی سے سنا کہا جاتا تھا اُسکو لیلی وہ حدیث بیان کرتی تھی ام عمارہ بنت کعب انصاری سے وہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسپر داخل ہوئے سو وہ حضرت پاس کھانا لائی سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو فرمایا کہ کھاؤ سو اُنے کہا کہ میں روزے سے ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر روزہ دار پر رحمت بھیجتے ہیں فرشتے جب کھایا جاوے نزدیک اُسکے یہاں تک کہ فارغ ہوں کھانے والے اور کبھی کہا یہاں تک کہ سیر ہو جاویں **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور وہ زیادہ صحیح ہے شریک کی حدیث سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن جعفر نے اُنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے حبیب بن زید سے اُنے اپنی باندی سے جو کہا جاتا تھا اُسکو لیلی اُسنے روایت کی ام عمارہ بیٹی کعب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور نہیں ذکر کیا اُسمیں یہاں تک کہ فارغ ہوں کھانے والے یا سیر ہوں **کہا** ابو عیسی نے اور ام عمارہ دادی ہیں حبیب بن زید انصاری کی **باب** حیض والی عورت روزے کی قضا کرے اور نماز کو قضا نہ کرے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُنے کہا خبر دی ہمکو علی بن مسہر نے عبیدہ سے اُنے روایت کی ابراہیم سے اُنے اسود سے اُنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُنے کہا کہ ہم حیض میں ہوتیں نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر حیض سے جب پاک ہوتیں تو حضرت ہمکو حکم کرتے ساتھ قضا روزے کے اور نہ حکم کرتے ہمکو ساتھ قضا نماز کے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے معاذہ سے اُنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے نہیں جانتے ہم درمیان اُنکے اختلاف یعنی حیض والی قضا کرے روزہ اور نہ قضا کرے نماز **کہا** ابو عیسی نے اور عبیدہ وہ ابن معتب ضبی کوفی ہیں اور کنیت کیا جاتا ہے ابو عبد الکریم **باب** روزہ دار کو ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے عبد الوہاب وراق اور ابو عمارہ نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن سلیم نے اُنے کہا حدیث بیان کی مجھسے اسمٰعیل بن کثیر نے اُنے کہا سنا میں نے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے اُنے روایت کی اپنے باپ سے اُنے کہا میں نے عرض کی یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھکو وضو سے فرمایا کہ کامل کرو وضو کو اور خلال کرو درمیان انگلیوں کے اور مبالغہ کرو ناک میں پانی ڈالنے میں مگر کہ ہو تو روزہ سے

---

[1] یعنی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت پر نماز کی قضا واجب نہیں اور اسپر سب کا اجماع ہے [2] یعنی اُسکے سب مستحبات اور آداب کو بجالاوے + + + +

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح وقد کره اهل العلم السعوط للصائم ورأوا ان ذلك یفطره وفی الحدیث ما یقوی قولهم **باب** ما جاء فیمن نزل بقوم فلا یصوم الا باذنهم **حدثنا** بشر بن معاذ العقدی البصری نا ایوب بن واقد الکوفی عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نزل علی قوم فلا یصومن تطوعا الا باذنهم **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث منکر لا نعرف احدا من الثقات روی هذا الحدیث عن هشام بن عروة وقد روی موسیٰ بن داود عن ابی بکر المدنی عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوا من هذا وهذا حدیث ضعیف ایضا ابو بکر ضعیف عند اهل الحدیث وابو بکر المدنی الذی روی عن جابر بن عبد الله اسمه الفضل بن مبشر وهو اوثق من هذا واقدم **باب** ما جاء فی الاعتکاف **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة وعروة عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی قبضه الله قال وفی الباب عن ابی بن کعب وابی لیلی وابی سعید وانس وابن عمر **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی هریرة وعائشة حدیث حسن صحیح **حدثنا** هناد نا ابو معویة عن یحیی بن سعید عن عمرة عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی الفجر ثم دخل فی معتکفه **قال** ابو عیسیٰ وقد روی هذا الحدیث عن یحیی بن سعید عن عمرة عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسل ورواه مالك وغیر واحد عن یحیی بن سعید مرسلا ورواه الاوزاعی وسفیان الثوری عن یحیی بن سعید عن عمرة عن عائشة والعمل علی هذا الحدیث عند بعض اهل العلم یقولون اذا اراد الرجل ان یعتکف صلی الفجر ثم دخل فی معتکفه وهو قول احمد بن حنبل واسحق بن ابراهیم وقال بعضهم

کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اہل علم کہتے ہیں کہ روزہ دار کو نسوار لینی منع ہے اور کہتے ہیں کہ نسوار روزہ کو توڑ ڈالتی ہے اور اس حدیث میں وہ چیز ہے جو اُنکے قول کو قوی کرتی ہے **باب** جب کوئی شخص کسی قوم کے پاس جاوے یعنی اُنکا مہمان ہووے تو روزہ نہ رکھے مگر اُنکے اذن سے **حدیث** بیان کی ہم سے بشر بن معاذ عقدی بصری نے اُنہ نے کہا خبر دی ہمکو ایوب بن واقد کوفی نے ہشام بن عروہ سے اُنہ نے روایت کی اپنے باپ سے اُنہ نے عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم پر اترے تو روزہ نفلی نہ رکھے مگر اذن سے اُنکے کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتا میں کسی ثقہ کو کہ اس حدیث کی روایت کی ہو ہشام بن عروہ سے اور تحقیق روایت کی ہے موسیٰ بن داؤد نے ابی بکر مدنی سے اُنہ نے ہشام بن عروہ سے اُنہ نے اپنے باپ سے اُنہ نے عائشہ رض سے اُنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور یہ حدیث بھی ضعیف ہے اور ابو بکر ضعیف ہیں نزدیک اہل حدیث کے اور ابو بکر مدنی جنہ نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے اُسکا نام فضل بن مبشر ہے اور وہ ثقہ ہے اُس سے اور مقدم ہے اُس سے **باب** اعتکاف کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے محمود بن غیلان نے اُنہ نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اُنہ نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُنہ نے روایت کی سعید بن مسیب سے اُنہ نے ابی ہریرہ اور عروہ سے انہوں نے عائشہ سے کہ فرماتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے آخر دہے میں رمضان کے یہانتک کہ قبض کی اللہ نے روح آپ کی اور اس باب میں ابی بن کعب اور ابی لیلیٰ اور ابی سعید اور انس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابو ہریرہ اور عائشہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ہناد نے اُنہ نے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے یحییٰ بن سعید سے اُنہ نے روایت کی ہے عمرہ سے اُنہ نے عائشہ رض سے کہتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ ارادہ کرتے اعتکاف کرنے کا تو نماز پڑھتے فجر کی پھر داخل ہوتے بیچ جگہ اعتکاف اپنی کے کہا ابو عیسیٰ نے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے اُنہ نے عمرہ سے اُنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور روایت کیا ہے اُسکو امام مالک وغیرہ نے یحییٰ بن سعید سے مرسل اور روایت کیا ہے اُسکو اوزاعی اور سفیان ثوری نے یحییٰ بن سعید سے اُنہ نے عمرہ سے اُنہ نے عائشہ سے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ جب ارادہ کرے کوئی اعتکاف کرنے کا تو نماز پڑھے فجر کی پھر اعتکاف کی جگہ میں داخل ہووے۔ اور یہی قول ہے احمد بن حنبل اور اسحٰق بن ابراہیم کا اور بعضے کہتے ہیں

---

[1] اعتکاف کے معنے لغت میں ٹھیرنا ایک جگہ۔ اور شرع میں ٹھیرنا بیچ مسجد جماعت کے ساتھ نیت اعتکاف کے۔ اور حنفیہ کے نزدیک رمضان کے آخر دہے میں اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ ہے کہ حضرت نے ہمیشگی کی اور کثرت اعتکاف نفلی کے معنے ہیں کہ اگر تمام روز اعتکاف کی نیت کرے تو درست ہے اور اقل مدت میں اختلاف ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک ساعت ہو دن سے جو بارات سے اور یہی ظاہر روایت ہے۔ اور صاحب کے نزدیک بھی۔ اور امام ابو یوسف کے نزدیک اکثر دن یعنی آدھے دن سے زیادہ ہو ع

اذا اراد ان يعتكف فلتغب له الشمس من الليلة التي يريد ان يعتكف فيها من الغد وقد قعد في معتكفه وهو قول سفيان الثوري ومالك بن انس **باب** ما جاء في ليلة القدر **حدثنا** هارون بن اسحق الهمداني نا عبدة بن سليمان عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجاور في العشر الاواخر من رمضان ويقول تحروا ليلة القدر في العشر الاواخر من رمضان وفي الباب عن عمر وابي بن كعب وجابر بن سمرة وجابر بن عبد الله وابن عمر والفلتان بن عاصم وانس وابي سعيد وعبد الله بن انيس وابي بكرة وابن عباس وبلال وعبادة بن الصامت **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح وقولها يجاور تعني يعتكف واكثر الروايات عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال التمسوها في العشر الاواخر في كل وتر وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم في ليلة القدر انها ليلة احدى وعشرين وليلة ثلث وعشرين وخمس وعشرين وسبع وعشرين وتسع وعشرين واخر ليلة من رمضان قال الشافعي كان هذا عندي والله اعلم ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يجيب على نحو ما يسال عنه يقال له نلتمسها في ليلة كذا فيقول التمسوها في ليلة كذا قال الشافعي واقوى الروايات عندي فيها ليلة احدى وعشرين **قال** ابو عيسى وقد روي عن ابي بن كعب انه كان يحلف انها ليلة سبع وعشرين ويقول اخبرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بعلامتها فعددنا وحفظنا وروي عن ابي قلابة انه قال ليلة القدر تنتقل في العشر الاواخر اخبرنا بذلك عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمر عن ايوب عن ابي قلابة بهذا **حدثنا** واصل بن عبد الاعلى الكوفي نا ابو بكر بن عياش عن عاصم عن زر قال قلت لابي بن كعب

اور جب ارادہ کرے اعتکاف کا تو چاہیے کہ غروب ہووے واسطے اسکے سورج اس رات سے کہ جسمیں اعتکاف کا ارادہ [illegible] صبح کو سے اور حالانکہ وہ بیٹھ چکا ہو اپنے اعتکاف کی جگہ میں یہ قول سفیان ثوری اور مالک بن انس کا ہے **باب** شب قدر کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ہارون بن اسحق ہمدانی نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے روایت کی ہے عائشہؓ سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے آخر دہے میں رمضان کے۔ اور فرماتے تلاش کرو شب قدر کو آخر دہے میں رمضان کے اور اس باب میں عمر اور ابی بن کعب اور جابر بن سمرہ اور جابر بن عبد اللہ اور ابن عمر اور فلتان بن عاصم اور انس اور ابی سعید اور عبد اللہ بن انیس اور ابی بکرہ اور ابن عباس اور بلال اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ عائشہ کی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یجاور کے معنی اعتکاف کے ہیں اور اکثر روایتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ تلاش کرو شب قدر کو آخر دہے میں ہر طاق راتوں میں۔ اور روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر میں کہ وہ اکیسویں رات ہے اور تئیسویں رات ہے اور پچیسویں رات ہے اور ستائیسویں رات ہے اور انتیسویں رات ہے اور پچھلی رات رمضان کی ہے۔ امام شافعی نے کہا کہ میرے نزدیک سبب اسکا یہ ہے۔ اور خدا خوب جانتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیتے تھے جواب حسب شکل اُسکے جو سوال کیا جاتا تھا آپ سے کہا جاتا تھا واسطے آپ کے کہ ہم تلاش کرتے ہیں اُسکو فلانی رات میں سو فرماتے تلاش کرو اُسکو فلانی رات میں اور شافعی نے کہا کہ بہت قوی روایتوں سے نزدیک میرے اکیسویں رات ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور تحقیق روایت کی گئی ہے ابی بن کعب سے کہ وہ قسم کھاتا تھا کہ شب قدر ستائیسویں رات ہے۔ اور کہتا تھا کہ خبر دی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ نشانیوں اُسکی کے پھر ہمنے اُسکو گنا اور یاد رکھا۔ اور روایت کی گئی ہے ابی قلابہ سے کہ شب قدر پھرتی ہے آخر دہے میں خبر دی ہمکو ساتھ اسکے عبد بن حمید نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے معمر سے اُنہوں نے روایت کی ہے ایوب سے اُنہوں نے ابی قلابہ سے ساتھ اُسکے **حدیث** بیان کی ہمسے واصل بن عبد الاعلیٰ کوفی نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو بکر بن عیاش نے عاصم سے اُنہوں نے روایت کی ہے زر سے کہا میں نے ابی بن کعب سے کہ

سلہ دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے اوزاعی اور ثوری نے کہ ابتدا اعتکاف کی اول دن سے ہے اور [illegible] نزدیک [illegible] سے [illegible] اعتکاف ایک مہینے یا عشرہ اخیرہ کا ارادہ ہو [illegible] بعد غروب آفتاب کے۔ لیکن یہ حدیث عام [illegible] شب قدر خاص اس رات کے واسطے مقرر ہوئی ہے اسواسطے کہ جب حضرتؐ کو معلوم ہوا کہ اگلی امتوں کی عمریں بہت تھیں [illegible] گے پس دی اللہ تعالیٰ نے اُنکو شب قدر کہ اُسمیں عبادت کرنی بہتر ہے ہزار مہینے سے یعنی تراسی برس اور چار مہینے سے اور اُسمیں [illegible] آسمان دنیا پر غروب آفتاب سے تا طلوع صبح صادق تک اور اُسمیں فرشتے اُترتے ہیں [illegible] اور اُسکو لیلۃ القدر اسواسطے کہتے ہیں کہ اُسمیں رزق اور [illegible]

انی علمت ابا المنذر انها لیلة سبع وعشرین قال بلی اخبرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انها لیلة صبیحتها تطلع الشمس
لیس لها شعاع فعددنا وحفظنا واللہ لقد علم ابن مسعود انها فی رمضان وانها لیلة سبع وعشرین ولکن کرہ ان یخبرکم
فتتکلوا **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** حمید بن مسعدة نا یزید بن زریع نا عیینة بن عبد الرحمن
قال حدثنی ابی قال ذکرت لیلة القدر عند ابی بکرة فقال ما انا بملتمسها لشیء سمعته من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا فی
العشر الاواخر فانی سمعته یقول التمسوها فی تسع یبقین او سبع یبقین او خمس یبقین او ثلث او اخر لیلة قال وکان ابو بکرة یصلی
فی العشرین من رمضان کصلوته فی سائر السنة فاذا دخل العشر اجتهد **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح **باب**
منه **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن ابی اسحق عن هبیرة بن یریم عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوقظ
اهله فی العشر الاواخر من رمضان **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبة نا عبد الرحمن بن زیاد عن الحسن
بن عبید اللہ عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجتهد فی العشر الاواخر ما لا یجتهد
فی غیرها **قال** ابو عیسی ھذا حدیث غریب حسن صحیح **باب** ما جاء فی الصوم فی الشتاء **حدثنا** محمد بن بشار نا
یحیی بن سعید نا سفیان عن ابی اسحق عن نمیر بن غریب عن عامر بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الغنیمة
الباردة الصوم فی الشتاء **قال** ابو عیسی ھذا حدیث مرسل عامر بن مسعود لم یدرک النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وهو والد ابراهیم بن عامر القرشی الذی روی عنه شعبة والثوری **باب** ما جاء علی الذین یطیقونه
حدثنا قتیبة نا بکر بن مضر عن عمرو بن الحارث عن بکیر عن یزید مولی سلمة بن الاکوع

کہ تمنے کہان سے معلوم کیا اے ابو المنذر کہ شب قدر ستائیسوین رات ہی اُسنے کہا ہان خبر دی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ رات ہی کہ اُسکی
صبح کو آفتاب طلوع کرتا ہی نہین روشنی ہوتی واسطے اُسکے سو گنتے تھے ہم اور یاد رکھا قسم ہی خدا کی کہ البتہ جان لیا ہی ابن مسعود نے کہ وہ رمضان مین ہی
اور ستائیسوین رات ہی۔ اور لیکن مکروہ جانا اُسنے کہ خبر کرے تمکو سو تم بھروسا کر دیتے اور راتون مین کوشش نہ کرو کہا ابو عیسی نے یہ حدیث
حسن صحیح ہی **حدیث** بیان کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عیینہ بن عبد الرحمن نے
اُسنے کہا حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ نے کہ مین نے ابو بکرہ پاس شب قدر کا ذکر کیا سو اُسنے کہا کہ مین اُسکو تلاش کرنے والا نہین ہون
واسطے ایک چیز کے جسکو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مگر آخر دہے مین پس تحقیق مین نے آپ سے سنا ہی۔ فرماتے تھے تلاش
کرو اسکو بیچ نو راتون کے کہ باقی رہین یا سات راتون کے کہ باقی رہین یا پانچ راتون کے کہ باقی رہین یا تین کے یا پچھلی رات رمضان کے کہا
اور تھا ابو بکرہ نماز پڑھتا بیس راتون مین رمضان کے مثل نماز اپنی کے تمام سال مین سو جب عشرہ اخیر داخل ہوتا تو عبادت مین کوشش کرتا
کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** ہی اسی سے یعنی اعتکاف سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی
ہمکو وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے ہبیرہ بن یریم سے اُسنے علی سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جگاتے اہل
اپنے کو آخر دہے مین رمضان کے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمان بن
زیاد نے حسن بن عبید اللہ سے اُسنے روایت کی ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ رضہ سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوشش
کرتے رمضان کے اخیر عشرے مین اسقدر کہ نہ کوشش کرتے بیچ غیر اسکے کے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب حسن صحیح ہی **باب** جاڑے
مین روزہ رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے ابی اسحق
سے اُسنے روایت کی نمیر بن غریب سے اُسنے عامر بن مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ مفت کی لوٹ جاڑے مین
روزہ رکھنا ہی[1] کہا ابو عیسی نے یہ حدیث مرسل ہی عامر بن مسعود نے نہین پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ ابراہیم بن عامر قرشی کا باپ ہی جس سے
شعبہ اور ثوری نے روایت کی ہی **باب** آیت علی الذین یطیقونہ کے بیان مین **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو
بکر بن مضر نے عمرو بن حارث سے اُسنے روایت کی ہی بکیر سے اُسنے یزید مولے سلمہ بن اکوع سے

---

[1] حضرت نے جو فرمایا مفت کی لوٹ یعنے جاڑے مین روزہ کا مفت ثواب ملتا ہی کیونکہ اُسمین گرمی اور پیاس کی تکلیف ہوتی نہین اور دن بھی چھوٹا ہوتا ہی بہت آرام سے کٹ جاتا ہی

عن سلمة بن الاكوع قال لما نزلت وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين كان من اراد منا ان يفطر ويفتدي حتى نزلت الاية التي بعدها فنسختها **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح غريب ويزيد هو ابن ابي عبيد مولى سلمة بن الاكوع **باب** ما جاء في من اكل ثم خرج يريد سفرا **حدثنا** قتيبة قال نا عبد الله بن جعفر عن زيد بن اسلم عن محمد بن المنكدر عن محمد بن كعب انه قال اتيت انس بن مالك في رمضان وهو يريد سفرا وقد رحلت له راحلته ولبس ثياب السفر فدعى بطعام فاكل فقلت له سنة فقال سنة ثم ركب **حدثنا** محمد بن اسمعيل نا سعيد بن ابي مريم نا محمد بن جعفر قال حدثني زيد بن اسلم قال حدثني محمد بن المنكدر عن محمد بن كعب قال اتيت انس بن مالك في رمضان فذكر نحوه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن ومحمد بن جعفر هو ابن ابي كثير مديني ثقة وهو اخو اسمعيل بن جعفر وعبد الله بن جعفر هو ابن نجيح والد علي بن المديني وكان يحيى بن معين يضعفه وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا الحديث وقال للمسافر ان يفطر في بيته قبل ان يخرج وليس له ان يقصر الصلوة حتى يخرج من جدار المدينة او القرية وهو قول اسحق بن ابراهيم **باب** ما جاء في تحفة الصائم **حدثنا** احمد بن منيع نا ابو معوية عن سعد بن طريف عن عمير بن مامون عن الحسن بن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحفة الصائم الدهن والمجمر **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب ليس اسناده بذلك لا نعرفه الا من حديث سعد بن طريف وسعد يضعف ويقال عمير بن مامون ايضا **باب** ما جاء في الفطر والاضحى متى يكون **حدثنا** يحيى بن موسى نا يحيى بن اليمان عن معمر عن محمد بن المنكدر عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الفطر يوم يفطر الناس والاضحى يوم يضحي الناس **قال** ابو عيسى سألت محمدا قلت له محمد بن المنكدر سمع من عائشة قال نعم يقول في حديثه سمعت عائشة

اُسنے سلمہ بن اکوع سے اُنے کہا کہ جب اتری یہ آیت وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین۔ یعنی اور اُن لوگون پر جو طاقت رکھتے ہین روزہ کی بدلا ہی کھانا ایک فقیر کا تھا جائز واسطے اس شخص کے جو ارادہ کرے ہمسے یہ کہ افطار کرے روزہ اور بدلا دیوے یہانتک کہ اتری[1] وہ آیت جو اُسکے پیچھے ہی سو اُسنے اُسکو منسوخ کر دیا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح غریب ہی اور یزید وہ ابن ابی عبید ہی مولے سلمہ بن اکوع کا **باب** جو شخص[2] کھانا کھاوے اور پھر سفر کے ارادہ سے نکلے تو اسکا کیا حکم ہی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن جعفر نے زید بن اسلم سے اُسنے روایت کی محمد بن منکدر سے اُسنے محمد بن کعب سے اُسنے کہا کہ مین انس بن مالک پاس آیا بیچ رمضان کے اور وہ ارادہ رکھتے تھے سفر کا اور طیار کی گئی تھی واسطے اُنکے سواری اُنکی اور پہنے تھے اُنے کپڑے سفر کے سو اُنے کھانا منگایا اور کھایا سو مین نے اُسکو کہا کیا یہ سنت ہی اُنے کہا سنت ہی پھر سوار ہوے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے اُنے کہا خبر دی ہمکو سعید بن ابی مریم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن جعفر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زید بن اسلم نے اُسنے کہا حدیث کی مجھکو محمد بن منکدر نے محمد بن کعب سے اُسنے کہا کہ مین انس بن مالک پاس آیا رمضان مین پس ذکر کیا مثل اس حدیث کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی۔ اور محمد بن جعفر وہ ابن ابی کثیر مدینی ثقہ ہی اور وہ اسماعیل بن جعفر کا بھائی ہی۔ اور عبد اللہ بن جعفر وہ ابن نجیح ہی والد علی بن مدینی کا۔ اور تھا یحییٰ بن معین ضعیف کہتا اُسکو اور تحقیق گئے ہین بعض اہل علم طرف اس حدیث کے کہتے ہین کہ مسافر کو جائز ہی کہ افطار کرے اپنے گھر مین پہلے اس سے کہ سفر کو نکلے لیکن اُسکو گھر مین نماز کا قصر کرنا درست نہین یہانتک کہ نکلے دیوارون سے اپنے شہر کے یا گاؤن کے اور یہ قول ہی اسحاق بن ابراہیم کا **باب** روزہ دار کے تحفہ کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے سعد بن طریف سے اُسنے روایت کی عمیر بن مامون سے اُسنے حسن بن علی رض سے کہ کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا روزہ دار کا تحفہ تیل اور عود ہی کہ آگ پر رکھنے سے بہت خوشبو دیتا ہی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہی اسناد اسکی صحیح نہین۔ نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث سے سعد بن طریف کے اور سعد ضعیف کیا جاتا ہی اور اسکو عمیر بن ماموم بھی کہا جاتا ہی **باب** عید و قربانی کب ہوتا ہی **حدیث** بیان کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن یمان نے معمر سے اُسنے روایت کی ہی محمد بن منکدر سے اُسنے عائشہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ فطر وہ دن ہی کہ جسمین لوگ روزہ افطار کرین۔ اور قربانی وہ دن ہی کہ جسمین لوگ قربانی کرین کہا ابو عیسیٰ نے کہ مین نے محمد سے پوچھا کہ محمد بن منکدر نے عائشہ رض سے سنا ہی اُسنے کہا ہان۔ کہتا تھا ایک حدیث مین کہ مین نے عائشہ رض سے سُنا

---

[1] مراد اس سے وہ آیت ہی جو بعد اسکے ہی یعنے فمن شہد منکم الشہر [2] یعنے جو شخص روزہ مین سفر کا ارادہ دن کو کرے تو جائز ہی کہ گھر سے افطار کرکے سفر کرے ۱۲ + + +

قال ابو عیسی وهذا حدیث حسن غریب صحیح من هذا الوجه **باب** ما جاء فی الاعتکاف اذا خرج منه **حدثنا** محمد بن بشار
نا ابن ابی عدی انبانا حمید الطویل عن انس بن مالک قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یعتکف فی العشر الاواخر من رمضان
فلم یعتکف عاما فلما کان فی العام المقبل اعتکف عشرین **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب صحیح من حدیث انس
واختلف اهل العلم فی المعتکف اذا قطع اعتکافه قبل ان یتمه علی ما نوی فقال بعض اهل العلم اذا نقض اعتکافه وجب علیه
القضاء واحتجوا بالحدیث ان النبی صلی الله علیه وسلم خرج من اعتکافه فاعتکف عشرا من شوال وهو قول مالک
وقال بعضهم ان لم یکن علیه نذر اعتکاف او شیء اوجبه علی نفسه وکان متطوعا فخرج فلیس علیه شیء ان یقضی الا
ان یحب ذلک اختیارا منه ولا یجب ذلک علیه وهو قول الشافعی قال الشافعی فکل عمل لک ان لا تدخل فیه فاذا دخلت
فیه فخرجت منه فلیس علیک ان تقضی الا الحج والعمرة وفی الباب عن ابی هریرة **باب** المعتکف یخرج لحاجته ام لا **حدثنا**
ابو مصعب المدنی قراءة عن مالک بن انس عن ابن شهاب عن عروة وعمرة عن عائشة انها قالت کان رسول الله صلی الله
علیه وسلم اذا اعتکف ادنی الی راسه فارجله وکان لا یدخل البیت الا لحاجة الانسان **قال** ابو عیسی هذا
حدیث حسن صحیح هکذا رواه غیر واحد عن مالک بن انس عن ابن شهاب عن عروة عن عمرة عن عائشة والصحیح
عن عروة وعمرة عن عائشة هکذا روی اللیث بن سعد عن ابن شهاب عن عروة وعمرة عن عائشة

کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اس طریق سے **باب** جب اعتکاف سے نکلے تو کیا کرے **حدیث** بیان
کی ہم سے محمد بن بشار نے ابن ابی عدی سے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک سے کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف
کرتے اخیر دہے میں رمضان کے سو آپ نے ایک سال اعتکاف نہ کیا سو جب کہ سال آئندہ ہوا تو اعتکاف کیا آپ نے بیس دن
کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے انس کی حدیث سے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ اعتکاف کرنے والے کے جب قطع کرے
اعتکاف اپنے کو پہلے اس سے کہ تمام کرے جس قدر کی نیت کی تھی سو بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب کوئی اپنے اعتکاف کو
توڑے تو اس پر قضا واجب ہے اور دلیل پکڑی ہے انہوں نے ساتھ اس حدیث کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اعتکاف اپنے سے سو اعتکاف کیا آپ
نے دس دن شوال سے اور یہ قول ہے مالک کا اور بعض کہتے ہیں کہ اگر نہ ہووے اس پر نذر اعتکاف کی یا کوئی چیز جو واجب کیا ہو اسکو نفس
اپنے پر اور ہو اعتکاف نفلی اور نکل آوے تو نہیں ہے اس پر کوئی چیز یہ کہ قضا کرے مگر یہ کہ دوست رکھے اسکو اپنے اختیار سے اور نہیں واجب
ہے اس پر یہ قول شافعی کا ہے اور کہا شافعی نے کہ ہر عمل کہ جائز ہے تجھ کو یہ کہ نہ داخل ہووے تو بیچ اسکے سو جب داخل ہووے
تو بیچ اسکے پھر خارج ہووے اس سے تو نہیں ہے تجھ پر قضا کرنا مگر حج اور عمرہ اور اس باب میں ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے **باب**
اعتکاف کرنے والا اپنی حاجت کے واسطے باہر نکلے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہم سے ابو مصعب مدنی نے قراءۃً مالک بن انس سے
انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے انہوں نے عروہ اور عمرہ سے انہوں نے عائشہ رض سے کہ کہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف
کرتے نزدیک کرتے طرف میرے سر اپنا (اور وہ ہوتے مسجد میں) پس کنگھی کر دیتی میں انکے اور نہ داخل ہوتے تھے گھر میں مگر واسطے حاجت
انسانی کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے مالک بن انس سے انہوں نے ابن شہاب سے
انہوں نے عروہ سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ رض سے اور صحیح عروہ اور عمرہ سے دونوں روایت کرتے ہیں عائشہ رض سے اور اسی طرح
روایت کی لیث بن سعد نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ اور عمرہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے

سلہ یعنے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض بیبیوں سے اعتکاف قضا کیا حالانکہ ابھی شروع نہیں کیا تھا تو اس سے معلوم ہوا کہ قضا کرنا
اعتکاف کا بعد شروع کے بطریق اولیٰ واجب ہوگا وفیہ لطائف غیر خفیۃ سلہ یعنے اگر نفل حج یا عمرہ کا احرام باندھے پھر اسکو توڑ ڈالے تو اسکی قضا
واجب ہے سلہ یعنے انہوں نے مالک سے یہ حدیث قراءۃً پڑھی اور انکو سنائی سلہ یعنے ایک روایت میں عروۃ عن عمرۃ عن عائشہ ہے
اور ایک روایت میں عروۃ وعمرۃ عن عائشہ ہے اگرچہ مطلب ایک ہی ہے مگر ان دونوں روایتوں میں سے عروۃ وعمرۃ عن عائشہ صحیح ہے واللہ اعلم
بالصواب والیہ المرجع والمآب

حدثنا بذلك قتيبة عن الليث والعمل على هذا عند اهل العلم اذا اعتكف الرجل ان لا يخرج من اعتكافه الا لحاجة الانسان واجمعوا على هذا انه يخرج لقضاء حاجته للغائط والبول ثم اختلف اهل العلم في عيادة المريض وشهود الجمعة والجنازة للمعتكف فراى بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان يعود المريض ويشيع الجنازة ويشهد الجمعة اذا اشترط ذلك وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك وقال بعضهم ليس له ان يفعل شيئا من هذا وراوا للمعتكف اذا كان في مصر يجمع فيه ان لا يعتكف الا في المسجد الجامع لانهم كرهوا له الخروج من معتكفه الى الجمعة ولم يروا له ان يترك الجمعة فقالوا لا يعتكف الا في المسجد الجامع حتى لا يحتاج الى ان يخرج من معتكفه لغير قضاء حاجة الانسان لان خروجه لغير قضاء حاجة الانسان قطع عندهم للاعتكاف وهو قول مالك والشافعي وقال احمد لا يعود المريض ولا يتبع الجنازة على حديث عائشة وقال اسحق ان اشترط ذلك فله ان يتبع الجنازة ويعود المريض **باب** ما جاء في قيام شهر رمضان **حدثنا** هناد نا محمد بن الفضل عن داود بن ابي هند عن الوليد بن عبد الرحمن الجرشي عن جبير بن نفير عن ابي ذر قال صمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يصل بنا حتى بقي سبع من الشهر فقام بنا حتى ذهب ثلث الليل ثم لم يقم بنا في السادسة وقام بنا في الخامسة حتى ذهب شطر الليل فقلنا يا رسول الله لو نفلتنا بقية ليلتنا هذه فقال انه من قام مع الامام حتى ينصرف كتب له قيام ليلة ثم لم يصل بنا حتى بقي ثلث من الشهر وصلى بنا في الثالثة ودعا اهله ونساءه فقام بنا حتى تخوفنا الفلاح قلت له وما الفلاح قال السحور **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح واختلف اهل العلم في قيام رمضان

حدیث بیان کی ہمکو ساتھ اسکے قتیبہ نے لیث سے اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے کہ جب اعتکاف کرے کوئی مرد تو نہ نکلے اعتکاف اپنے سے مگر واسطے حاجت انسانی کے اور اجماع کیا ہی سب علما نے اسپر کہ جائز ہی اسکو نکلنا واسطے قضاے حاجت پاخانہ کے اور بول کے پھر اختلاف کیا ہی اہل علم نے بیچ عیادت بیمار کے اور حاضر ہونے نماز جمعہ اور جنازہ کے واسطے اعتکاف والے کے سو بعض اہل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں جائز ہی یہ کہ عیادت کرے بیمار کی اور حاضر ہووے جمعہ اور جنازے میں جب کہ شرط کی ہو اسنے اور یہ قول سفیان ثوری اور ابن مبارک کا ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ نہیں جائز ہی اسکو یہ کہ کرے کوئی چیز اس سے اور کہتے ہیں کہ اعتکاف والا اگر ایسے شہر میں ہی جسمیں جمعہ پڑھا جاتا ہو تو نہ اعتکاف کرے مگر جمعہ مسجد میں اسواسطے کہ وہ کہتے ہیں کہ اسکو اپنی اعتکاف کی جگہ سے جمعہ کی طرف نکلنا درست نہیں اور کہتے ہیں کہ اسکو جمعہ کا ترک کرنا درست نہیں پس کہتے ہیں کہ نہ اعتکاف کرے مگر جامع مسجد میں تاکہ نہ محتاج ہووے طرف اسکے کہ نکلے اپنی اعتکاف کی جگہ سے سواے قضا، حاجت انسانی کے اسواسطے کہ نکلنا اسکا واسطے غیر قضاء حاجت انسانی کے توڑ دیتا ہی اسکے اعتکاف کو نزدیک انکے اور یہ قول مالک اور شافعی کا ہی اور احمد نے کہا کہ نہ عیادت کرے بیمار کی اور نہ جاوے ساتھ جنازے کے بنابر حدیث عائشہؓ کے اور اسحاق نے کہا کہ اگر یہ شرط کی ہو یعنے پہلے سے نیت کر لی ہو تو جائز ہی کہ واسطے اسکے یہ کہ ساتھ جاوے جنازے کے اور عیادت کرے بیمار کی **باب** رمضان کے مہینے میں کھڑے ہونے کا بیان یعنے رمضان کی راتوں میں تراویح پڑھنے کی کیا فضیلت ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن فضل نے داؤد بن ابی ہند سے اسنے روایت کی ولید بن عبد الرحمن جرشی سے اسنے جبیر بن نفیر سے اسنے ابی ذر سے اسنے کہا کہ ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزہ رکھا سو نہ نماز پڑھائی ہمکو آپ نے یہانتک کہ باقی رہے سات دن مہینے سے سو کھڑے ہوے آپ ساتھ ہمارے یہانتک کہ گذری تہائی رات کی پھر نہ کھڑے ہوے ساتھ ہمارے چھٹی رات میں اور کھڑے ہوے ساتھ ہمارے پانچویں رات میں یہانتک کہ گذری آدھی رات سو ہمنے کہا یا رسول اللہ اگر نفل پڑھاویں آپ ہمکو باقی ہماری اس رات میں تو بہت بہتر ہو سو فرمایا کہ جو کھڑا ہووے ساتھ امام کے یہانتک کہ پھرے تو لکھا جاتا ہی واسطے اسکے قیام تمام رات کا پھر نہ نماز پڑھائی ہمکو آپ نے یہانتک کہ باقی رہے تین دن مہینے سے اور نماز پڑھائی ہمکو تیسری رات میں یعنے ستائیسویں میں اور بلایا اپنی اہل کو اور عورتوں کو سو کھڑے ہوے ساتھ ہمارے یہانتک کہ ڈرے ہم فلاح سے میں نے کہا فلاح کیا چیز ہی اسنے کہا سحری کھانا کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اختلاف کیا ہی اہل علم نے بیچ قیام رمضان شریف کے۔

لہ یعنی اول وقت نیت اعتکاف کے یہ شرط کرلی ہو تو درست ہی [illegible]

[illegible]

فرأى بعضهم أن يصلي إحدى وأربعين ركعة مع الوتر وهو قول أهل المدينة والعمل على هذا عندهم بالمدينة وأكثر أهل العلم على ما روي عن علي وعمر وغيرهما من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عشرين ركعة وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي وقال الشافعي وهكذا أدركت ببلدنا بمكة يصلون عشرين ركعة وقال أحمد روي في هذا ألوان لم يقض فيه بشيء وقال إسحق بل نختار إحدى وأربعين ركعة على ما روي عن أبي بن كعب واختار ابن المبارك وأحمد وإسحق الصلوة مع الإمام في شهر رمضان واختار الشافعي أن يصلي الرجل وحده إذا كان قاريا **باب** ما جاء في فضل من فطر صائما **حدثنا** هناد نا عبد الرحيم عبد الرحمن بن سليمان عن عبد الملك بن أبي سليمان عن عطاء عن زيد بن خالد الجهني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فطر صائما كان له مثل أجره غير أنه لا ينقص من أجر الصائم شيئا **قال** أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** الترغيب في قيام شهر رمضان وما جاء فيه من الفضل **حدثنا** عبد بن حميد نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرغب في قيام رمضان من غير أن يأمرهم بعزيمة ويقول من قام رمضان إيمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه فتوفي رسول الله صلى الله عليه وسلم والأمر على ذلك ثم كان الأمر كذلك في خلافة أبي بكر وصدرا من خلافة عمر بن الخطاب على ذلك وفي الباب عن عائشة هذا حديث صحيح وقد روي هذا الحديث أيضا عن الزهري عن عروة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم **آخر أبواب الصوم وأول أبواب الحج** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في حرمة مكة **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا الليث بن سعد عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبي شريح العدوي

سو بعضے کہتے ہیں اکتالیس رکعتیں پڑھے ساتھ وتر کے اور وہ قول اہل مدینہ کا ہے اور عمل اسیپر ہے نزدیک اُنکے مدینے میں اور اکثر اہل علم اسیپر ہیں جو روایت کی گئی ہے علی اور عمرو غیرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے بیس رکعتیں اور وہ قول سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا ہے اور کہا شافعی نے اور اسی طرح پایا میں نے اپنے شہر مکہ میں کہ پڑھتے ہیں بیس رکعتیں اور احمد نے کہا کہ روایت کی گئی ہے اس میں کئی طرح سے نہیں فیصلہ کیا گیا ہے بیچ اسکے ساتھ کسی چیز کے اور اسحاق نے کہا بلکہ اختیار کرتے ہیں ہم اکتالیس رکعتیں بنا بر اُسکے کہ روایت کی گئی ہے ابی بن کعب سے اور اختیار کیا ہے ابن مبارک اور احمد اور اسحاق نے نماز پڑھنی ساتھ امام کے بیچ مہینے رمضان کے اور اختیار کیا ہے امام شافعی نے یہ کہ نماز پڑھے مرد اکیلا جب کہ ہو قاری

باب جو کوئی روزہ دار کا روزہ کھلوا دے تو اسکی کیا فضیلت ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحیم بن سلیمان نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے اُسنے روایت کی ہے عطا سے اُسنے زید بن خالد جہنی سے اُسنے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی روزہ کھلوا دے روزہ دار کا تو ہوگا واسطے اُسکے مثل اجر اُسکے کے لیکن نہ کم کیا جاویگا اجر روزہ دار کے سے کوئی چیز کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب یعنے رمضان کے قیام میں رغبت دلانے کا بیان اور اُسکی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے عبد بن حمید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے روایت کی ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ رضہ سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے بیچ کھڑے ہونے رمضان کے یعنے تراویح کے سوا اسکے کہ حکم کریں اُسکو ساتھ وجوب کے اور فرماتے کہ جو کوئی کھڑا ہوا رمضان میں ایمان سے اور واسطے طلب ثواب کے تو معاف ہونگے جو کہ پہلے کیے ہوں گناہوں سے سو فوت کیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امر اسی پر تھا پھر تھا امر اسی طرح بیچ خلافت ابی بکر کے اور ابتدا سے خلافت میں عمر بن خطاب کے اسی پر اور اس باب میں عائشہ رضہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ اور تحقیق روایت کی گئی ہے نیز یہ حدیث زہری سے اُسنے روایت کی عروہ سے اُسنے عائشہ رضہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **انتہا بابوں روزے کی اور ابتدا بابوں حج کی** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب حرمت مکے کا بیان یعنے حرام ہے لوگوں پر ہتک اُسکی اور واجب ہے اُنپر تعظیم اُسکی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث بن سعد نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُسنے روایت کی ابی شریح عدوی سے

سلہ زید بن خالد جہنی مدنی صحابی مشہور ہیں آپ کی وفات کوفہ میں سنہ ۶۸ھ یا سنہ ۷۸ھ میں ہوئی عمر آپ کی ۸۵ برس کی تھی ۱۲ تقریب سلہ قیام رمضان میں یعنے رمضان کے دنوں میں تراویح پڑھے اور قرآن کی تلاوت کرے اور ذکر و فکر کرے ۱۲

انه قال لعمرو بن سعيد وهو يبعث البعوث الى مكة ائذن لى ايها الامير احدثك قولا قام به رسول الله صلى الله
عليه وسلم الغد من يوم الفتح سمعته اذناى ووعاه قلبى وابصرته عيناى حين تكلم به انه حمد الله واثنى عليه ثم
قال ان مكة حرمها الله تعالى ولم يحرمها الناس ولا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر ان يسفك بها دما او يعضد بها
شجرة فان احد ترخص لقتال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها فقولوا له ان الله اذن لرسوله صلى الله عليه وسلم
ولم ياذن لك وانما اذن لى فيها ساعة من نهار وقد عادت حرمتها اليوم كحرمتها بالامس وليبلغ الشاهد الغائب فقيل لابى شريح
ما قال لك عمرو بن سعيد قال انا اعلم منك بذلك يا ابا شريح ان الحرم لا يعيذ عاصيا ولا فارا بدم ولا فارا بخربة قال
ابو عيسى ويروى بخزبة وفى الباب عن ابى هريرة وابن عباس قال ابو عيسى حديث ابى شريح حديث حسن صحيح
وابو شريح الخزاعى اسمه خويلد بن عمرو وهو العدوى وهو الكعبى ومعنى قوله ولا فارا بخربة يعنى جناية يقول من جنى جناية
او اصاب دما ثم لجأ الى الحرم فانه يقام عليه الحد **باب ما جاء فى ثواب الحج والعمرة** حدثنا قتيبة بن سعيد وابو سعيد
الاشج قالا انا ابو خالد الاحمر عن عمرو بن قيس عن عاصم عن شقيق عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم تابعوا بين الحج والعمرة فانهما ينفيان الفقر والذنوب كما ينفى الكير خبث الحديد والذهب والفضة وليس
للحجة المبرورة ثواب الا الجنة وفى الباب عن عمر وعامر بن ربيعة وابى هريرة وعبد الله بن حبشى وام سلمة وجابر
قال ابو عيسى حديث ابن مسعود حديث حسن صحيح غريب من حديث عبد الله بن مسعود حدثنا
ابن ابى عمر نا سفيان بن عيينة عن منصور عن ابى حازم عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

انہوں نے کہا واسطے عمرو ابن سعید کے اور وہ بھیجتا تھا لشکر طرف مکہ کے اجازت دے واسطے میرے اے امیر تا بیان کروں میں واسطے تیرے
ایک بات کہ خطبہ فرمایا تھا اُسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لگے دن فتح مکہ کے سُنا اُسکو کانوں میرے نے اور یاد رکھا اُسکو دل میرے نے
اور دیکھا تھا اُسکو آنکھوں میری نے جب کہ فرمایا سو تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اُسپر پھر فرمایا کہ تحقیق مکہ کو بزرگی دی ہے اللہ تعالیٰ نے اور نہیں بزرگی
دی اُسکو لوگوں نے پس نہیں حلال واسطے اُس شخص کے کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے یہ کہ خونریزی کرے اُسمیں اور نہیں
حلال کہ کاٹے اُسمیں درخت پس اگر کوئی رخصت ڈھونڈے بسبب لڑنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسمیں تو کہو اُسکو کہ تحقیق اذن دیا اللہ نے واسطے
رسول اپنے کے اور نہیں اذن دیا تمکو اور سوا اسکے نہیں کہ اذن دیا واسطے میرے اُسمیں ایک ساعت دن میں سے اور تحقیق پلٹ آئی عظمت اُسکی آج کے دن
بعد فتح مکہ کے مانند عظمت اُسکے کل گذشتہ روز کے یعنی سوائے ساعت مذکورہ کے اور چاہیے کہ پہونچا دے حاضر غائب کو پس کہا
لوگوں نے ابی شریح سے کہ کیا جواب دیا تجھکو عمرو بن سعید نے کہا ابو شریح نے کہا عمرو نے میں خوب جانتا ہوں اُسکو یعنی اس حدیث کو تجھ سے اے
ابو شریح تحقیق حرم نہیں بچاتا ہے گنہگار کو اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ خون کے اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ تقصیر کے کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی گئی
ہے بخزبہ ساتھ زاء کے اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابی شریح کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو شریح
خزاعی کا نام خویلد بن عمرو عدوی کعبی ہے اور معنی قول اُنکے ولا فارا بخربۃ یعنی جنایت ہے یعنی قصور کہتا ہے کہ جو کوئی قصور کرے یا خون کرے پھر حرم کی طرف آوے
تو اُسپر حد قائم کیجاوے گی **باب** بیچ ثواب حج اور عمرہ کے وہ جو آیا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اور ابو سعید اشج نے اُن دونوں نے کہا
خبر دی ہمکو ابو خالد احمر نے عمرو بن قیس سے اُنہوں نے روایت کی عاصم سے اُنہے شقیق سے اُنہے عبداللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ پے در پے کرو حج اور عمرے کو پس تحقیق یہ دونوں بیچ بہت دور کرتے ہیں فقر کو اور گناہوں کو جیسے دور کرتی ہے دھونکنی میل لوہے کا اور
سونے کا اور چاندی کا اور نہیں ہے واسطے حج مقبول کے ثواب مگر بہشت اور اس باب میں عمر اور عامر بن ربیعہ اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن حبشی اور ام سلمہ اور
جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث سے عبداللہ بن مسعود کے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر
نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے منصور سے اُنہے روایت کی ابی حازم سے اُنہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[illegible]

من حج فلم يرفث ولم يفسق غفر له ما تقدم من ذنبه **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح وابو حازم كوفي وهو الاشجعي واسمه سلمان مولى عزة الاشجعية **باب** ما جاء من التغليظ في ترك الحج **حدثنا** محمد بن يحيى القطعي البصري نا مسلم بن ابراهيم نا هلال بن عبد الله مولى ربيعة بن عمرو بن مسلم الباهلي نا ابو اسحق الهمداني عن الحارث عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ملك زادا وراحلة تبلغه الى بيت الله ولم يحج فلا عليه ان يموت يهوديا او نصرانيا وذلك ان الله يقول في كتابه ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وفي اسناده مقال وهلال بن عبد الله مجهول والحارث يضعف في الحديث **باب** ما جاء في ايجاب الحج بالزاد والراحلة **حدثنا** يوسف بن عيسى نا وكيع نا ابراهيم بن يزيد عن محمد بن عباد بن جعفر عن ابن عمر قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما يوجب الحج قال الزاد والراحلة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن والعمل عليه عند اهل العلم ان الرجل اذا ملك زادا وراحلة وجب عليه الحج وابراهيم بن يزيد هو الخوزي المكي وقد تكلم فيه بعض اهل العلم من قبل حفظه **باب** ما جاء كم فرض الحج **حدثنا** ابو سعيد الاشج نا منصور بن وردان الكوفي عن علي بن عبد الاعلى عن ابيه عن ابي البختري عن علي بن ابي طالب قال لما نزلت ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا قالوا يا رسول الله افي كل عام

کہ جو شخص حج کرے واسطے اللہ کے پس صحبت نہ کرے اپنی عورت سے اور نہ گناہ کرے تو اسکے اگلے گناہ بخشے جاتے ہیں امام ترمذی نے کہا کہ ابوہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو حازم کوفی وہ اشجعی ہیں اور نام اسکا سلمان مولی عزہ اشجعیہ ہے **باب** حج ترک کرنے کا بڑا گناہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن یحیی قطعی بصری نے اُنے کہا خبر دی ہمکو مسلم بن ابراہیم نے اُنے کہا خبر دی ہمکو ہلال بن عبد اللہ مولی ربیعہ بن عمرو بن مسلم باہلی نے اُنے کہا خبر دی ہمکو ابو اسحاق ہمدانی نے حارث سے اُنے روایت کی علی رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جو شخص مالک ہو توشہ اور سواری کا جو پہونچا دے اُسکو طرف بیت اللہ کے یعنی مکے کے اور حج نہ کیا پس نہیں فرق اُسپر اس میں کہ مرے یہودی ہو کر یا نصرانی ہو کر اور یہ اسواسطے ہے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے اپنی کتاب میں۔ اور واسطے اللہ کے واجب ہے لوگوں پر حج خانہ کعبہ کا اُسپر کہ طاقت رکھے طرف اسکی راہ کے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی طریق سے اور اسکی اسناد میں کلام ہے اور ہلال بن عبد اللہ مجہول ہے اور حارث ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں **باب** توشے اور سواری سے حج واجب ہو جاتا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسی نے اُنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُنے کہا خبر دی ہمکو ابراہیم بن یزید نے محمد بن عباد بن جعفر سے اُنے روایت کی ابن عمر سے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو آپ نے فرمایا توشہ اور سواری کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہ جب کوئی مرد مالک ہووے خرچ راہ اور سواری کا تو اسپر حج واجب ہو جاتا ہے اور ابراہیم بن یزید وہ خوزی مکی ہے اور تحقیق کلام کی ہے اُنمیں بعض اہل علم نے اُنکے حفظ کی وجہ سے **باب** عمر بھر میں حج کتنی بار فرض ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُنے کہا خبر دی ہمکو منصور بن وردان کوفی نے علی بن عبد الاعلی سے اُنے روایت کی اپنے باپ سے اُنے ابی البختری سے اُنے علی بن ابی طالب سے انھوں نے کہا کہ جب اُتری یہ آیت اور واسطے اللہ کے ہے لوگوں پر حج بیت اللہ کا جو طاقت رکھے طرف اسکی راہ کے تو لوگوں نے عرض کی کہ کیا حج ہر سال کے حج فرض ہے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

سلہ یعنی وہ یہود و نصاریٰ کی برابر ہے کفران نعمت میں اور یہ اسواسطے ہے کہ یہود و نصاری استطاعت حج کے معتقد نہیں ہیں ۲ سکہ یعنی جبکہ ظاہر ہو کہ شرط وجوب زاد و راحلہ ہے۔ اور وعید اس عبادت کو ترک کرنے پر اور مالک ہو توشہ کا یعنی اتنا خرچ ہو کہ راہ میں جاتے آتے کفایت کرے اور اپنے اہل و عیال کو بھی اسقدر دے کہ بیچ مدت غیبت کے کافی ہو جس شخص کے پاس اتنا خرچ ہو اور سواری بھی ہو اور پھر وہ حج نہ کرے تو وہ مرے گا یہودی ہو کر یا نصرانی ہو کر ۳ سکہ فرض حج کے یہ ہیں۔ احرام و وقوف عرفات میں اور طواف زیارت اور اسکو طواف افاضہ اور طواف رکن بھی کہتے ہیں ۴ سکہ واجبات حج کے یہ ہیں۔ وقوف مزدلفہ۔ اور سعی صفا و مروہ کی اور رمی جمار اور طواف الصدر کہ اسکو طواف وداع بھی کہتے ہیں۔ آفاقی یعنی غیر مکی کے لیے اور حلق اور قصر اسکے وغیرہ وغیرہ عہ ابو حازم کوفی ثقہ ہیں تیسرے درجہ میں انکا شمار ہے سلمان والی [illegible] کے سرے پر وفات ہوئی ۱۰۰ عسہ ابراہیم بن یزید مکی ابو اسماعیل مولی بنی امیہ کے متروک الحدیث ہیں ساتویں درجہ میں انکا شمار ہے۔ وفات ۱۵۱ ہجری میں ہوئی

فسكت فقالوا يا رسول الله افي كل عام قال لا ولو قلت نعم لوجبت فانزل الله تعالى يا ايها الذين آمنوا لا تسألوا عن اشياء ان تبد لكم تسؤكم وفي الباب عن ابن عباس وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث علي حديث حسن غريب من هذا الوجه واسم ابي البختري سعيد بن ابي عمران وهو سعيد بن فيروز **باب** ما جاء كم حج النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** عبد الله بن ابي زياد نا زيد بن حباب عن سفيان عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم حج ثلث حجج حجتين قبل ان يهاجر وحجة بعد ما هاجر معها عمرة فساق ثلثة وستين بدنة وجاء علي من اليمن ببقيتها فيها جمل لابي جهل في انفه برة من فضة فنحرها فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم من كل بدنة ببضعة فطبخت فشرب من مرقها **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب من حديث سفيان لا نعرفه الا من حديث زيد بن حباب ورايت عبد الله بن عبد الرحمن روى هذا الحديث في كتبه عن عبد الله بن ابي زياد وسالت محمدا عن هذا فلم يعرفه من حديث الثوري عن جعفر عن ابيه عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم ورايته لا يعد هذا الحديث محفوظا وقال انما يروى عن الثوري عن ابي اسحق عن مجاهد مرسل **حدثنا** اسحق بن منصور نا حبان بن هلال نا همام نا قتادة قال قلت لانس بن مالك كم حج النبي صلى الله عليه وسلم قال حجة واحدة واعتمر اربع عمر عمرة في ذي القعدة وعمرة الحديبية وعمرة مع حجته وعمرة الجعرانة اذ قسم غنيمة حنين **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وحبان بن هلال ابو حبيب البصري هو جليل ثقة وثقه يحيى بن سعيد القطان

باب ما جاء كم اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** قتيبة نا داود بن عبد الرحمن العطار عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتمر اربع عمر

سو آپ چپ رہے پھر لوگوں نے کہا کیا ہر سال میں حج فرض ہے یا رسول اللہ فرمایا نہیں۔ اور اگر میں کہتا ہاں یعنی حج ہر سال فرض ہے تو البتہ واجب ہو جاتا یعنی ہر سال میں حج کرنا فرض ہوتا۔ سو اتاری اللہ نے یہ آیت کہ اے ایمان والو مت پوچھو بہت چیزیں کہ اگر کھولی جاویں تم پر تو بری لگیں یعنی انکی حقیقت مت پوچھو۔ اور اس باب میں ابن عباس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ علی کی حدیث حسن ہے غریب ہے اس طریق سے اور ابی البختری کا نام سعید بن ابی عمران ہے اور وہ سعید بن فیروز ہیں۔ **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کیے **حدیث** بیان کی ہم سے عبداللہ بن ابی زیاد نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو زید بن حباب نے سفیان سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے روایت کی جابر بن عبداللہ سے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حج کیے دو حج پہلے ہجرت سے اور ایک حج پیچھے ہجرت کے کہ ساتھ اسکے عمرہ تھا سو آپ لے گئے تریسٹھ اونٹ ہدی کے اور لائے حضرت علی باقی اونٹ یمن سے۔ ان میں ایک اونٹ تھا واسطے ابی جہل کے بیچ ناک اسکی کے نکیل تھی چاندی سے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی قربانی کی پھر حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اونٹ سے ساتھ ایک ٹکڑے گوشت کے سو پکایا گیا اور پیا آپ نے شوربا اسکا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حدیث سے سفیان کی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث زید بن حباب سے۔ اور میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن کو دیکھا کہ انہوں نے یہ حدیث روایت کی اپنی کتاب میں عبداللہ بن ابی زیاد سے اور پوچھا میں نے محمد کو اس سے تو نہ پہچانا حدیث ثوری سے انہوں نے روایت کی جعفر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میں نے انکو دیکھا کہ وہ اس حدیث کو محفوظ نہیں جانتا تھا اور کہا سوا اسکے نہیں کہ روایت کی جاتی ہے ثوری سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے مجاہد سے مرسل **حدیث** بیان کی ہم سے اسحاق بن منصور نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو حبان بن ہلال نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو ہمام نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو قتادہ نے کہا میں نے انس بن مالک سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کیے ہیں انہوں نے کہا ایک حج کیا اور عمرے کیے چار ایک عمرہ ذی القعدہ میں اور ایک عمرہ حدیبیہ کا اور ایک عمرہ ساتھ حج اپنے کے اور ایک عمرہ جعرانہ کا جب تقسیم کی لوٹ حنین کی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حبان بیٹے ہلال ابو حبیب بصری ہیں بڑے ثقہ ہیں ثقہ کہا انکو یحییٰ بن سعید قطان نے **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے ہیں **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو داود بن عبدالرحمٰن عطار نے عمرو بن دینار سے انہوں نے روایت کی عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے

ف۱ لہٰذا یہیں سے معلوم ہوا کہ تمام عمر میں حج ایک بار فرض ہے [illegible] اور [illegible] اور بہت سے علماء [illegible] مدینہ

ف۲ اور دو کے ہونے کو اس حدیث میں لفظ وارد ہوا [illegible]

عمرة الحديبية وعمرة الثانية من قابل عمرة القصاص فی ذی القعدة وعمرة الثالثة من الجعرانة والرابعة التی مع حجته وفی الباب عن انس وعبد الله بن عمرو وابن عمر **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس حدیث غریب وروی ابن عیینة هذا الحدیث عن عمرو بن دینار عن عکرمة ان النبی صلی الله علیه وسلم اعتمر اربع عمر ولم یذکر فیه عن ابن عباس **حدثنا** بذلک سعید بن عبد الرحمن المخزومی نا سفیان بن عیینة عن عمرو بن دینار عن عکرمة عن النبی صلی الله علیه وسلم فذکر نحوه **باب** ما جاء فی ای موضع احرم النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جابر بن عبد الله قال لما اراد النبی صلی الله علیه وسلم الحج اذن فی الناس فاجتمعوا فلما اتی البیداء احرم وفی الباب عن ابن عمر وانس ومسور بن مخرمة **قال** ابو عیسیٰ حدیث جابر حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبة بن سعید نا حاتم بن اسمعیل عن موسیٰ بن عقبة عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابن عمر قال البیداء التی تکذبون فیها علی رسول الله صلی الله علیه وسلم والله ما اهل رسول الله صلی الله علیه وسلم الا من عند المسجد من عند الشجرة **قال** ابو عیسیٰ وهذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء متی احرم النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** قتیبة بن سعید نا عبد السلام بن حرب عن خصیف عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم اهل فی دبر الصلوة **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث غریب لا نعرف احدا رواه

اول عمرہ حدیبیہ کا اور دوسرا عمرہ دوسرے سال یعنی عمرہ قصاص کا ذی القعدہ میں ہوا اور تیسرا عمرہ جعرانہ کا اور چوتھا عمرہ ساتھ حج کے اور اس باب میں انس اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث غریب ہے اور ابن عیینہ نے یہ حدیث روایت کی عمرو بن دینار سے انہنے عکرمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کیے چار اور اسمیں ابن عباس سے ذکر نہیں کیا **حدیث** بیان کی ہمسے ساتھ اسکے سعید بن عبدالرحمن مخزومی نے انہنے کہا خبردی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے انہنے عکرمہ سے انہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس ذکر کیا مثل اسکے **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ میں احرام باندھا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے انہنے کہا خبردی ہمکو سفیان بن عیینہ نے جعفر بن محمد سے انہنے روایت کی اپنے باپ سے انہنے جابر بن عبداللہ سے کہ جب ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا تو خبر کی لوگوں میں یعنی منادی ندا کرنے والے نے پس جمع ہوئے آدمی بہت یہانتک کہ جب آئے حضرت میدان بیدا میں کہ نام ہے ایک جگہ کا درمیان مکے اور مدینے کے، تو احرام باندھا آپ نے یعنی احرام کی نیت کی اور لبیک کہی اور اس باب میں ابن عمر اور انس اور مسور بن مخرمہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ جابر کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے انہنے کہا خبردی ہمکو حاتم بن اسمعیل نے موسیٰ بن عقبہ سے انہنے روایت کی سالم بن عبداللہ بن عمر سے انہنے ابن عمر سے کہ بیدا وہ میدان ہے جس میں تم رسول اللہ صلعم پر جھوٹ بولتے تھے قسم ہے اللہ کی نہیں احرام باندھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر نزدیک مسجد کے نزدیک درخت کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کب احرام باندھا **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے انہنے کہا خبردی ہمکو عبدالسلام بن حرب نے انہنے روایت کی خصیف سے انہنے سعید بن جبیر سے انہنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا پیچھے نماز کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو اسے

---

[1] حدیبیہ نام ایک گاؤں کا ہے قریب مکے کے [illegible] حدیث چھٹے سال [illegible] عمرہ کی نیت سے [illegible] بیس حدیبیہ میں پہونچے تو قریش [illegible] آپ کو [illegible] اور وعدہ کیا کہ آیندہ سال آئیں پس حضرت صلح کر کے پھر گئے پس حقیقت میں یہ عمرہ [illegible] لیکن بسبب [illegible] کے پہلا عمرہ گنا جاتا ہے [illegible] دوسرے سال [illegible] اس عمرے کی قضا کو [illegible] اور وہاں تین دن رہ کر پھر چلے آئے یہ دوسرا عمرہ ہوا [illegible] عمرة القضاء [illegible] تیسرا عمرہ جعرانہ کا [illegible] ایک جگہ کا نام ہے [illegible]

[illegible] حج کے ساتھ [illegible] چوتھا عمرہ [illegible]

[illegible] احرام باندھا اور [illegible] مختلف [illegible] لبیک کہی اور ایک میں ہے کہ آپ نے بیدا میں [illegible] لبیک کہی [illegible] اول روایت پر عمل کیا [illegible] اور امام ابو حنیفہ اور مالک [illegible] دوسری روایت پر عمل کیا [illegible] بعد پڑھنے دو رکعت احرام کے نیت احرام کی کرے [illegible] لبیک [illegible]

[illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب جگہوں میں لبیک کہی سو راوی نے جہاں لبیک کہتے سنا سمجھا کہ یہیں سے لبیک کہنی شروع کی [illegible]

غير عبد السلام بن حرب وهو الذي يستحبه اهل العلم ان يحرم الرجل في دبر الصلوة **باب ما جاء في افراد الحج** **حدثنا** ابو مصعب قراءة عن مالك بن انس عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم افرد الحج وفي الباب عن جابر وابن عمر **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وروي عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم افرد الحج وافرد ابو بكر وعمر وعثمان **حدثنا** بذلك قتيبة نا عبد الله بن نافع الصائغ عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر بهذا **قال** ابو عيسى وقال الثوري ان افردت الحج فحسن وان قرنت فحسن وان تمتعت فحسن وقال الشافعي مثله وقال احب الينا الافراد ثم التمتع ثم القران **باب ما جاء في الجمع بين الحج والعمرة** **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن حميد عن انس قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لبيك بعمرة وحجة وفي الباب عن عمر وعمران بن حصين **قال** ابو عيسى حديث انس حديث حسن صحيح وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا واختاره من اهل الكوفة وغيرهم **باب ما جاء في التمتع** **حدثنا** قتيبة بن سعيد عن مالك بن انس عن ابن شهاب عن محمد بن عبد الله بن حارث بن نوفل انه سمع سعد بن ابي وقاص والضحاك بن قيس وهما يذكران التمتع بالعمرة الى الحج فقال الضحاك بن قيس لا يصنع ذلك الا من جهل امر الله تعالى فقال سعد بئس ما قلت يا ابن اخي فقال الضحاك فان عمر بن الخطاب قد نهى عن ذلك فقال سعد قد صنعها رسول الله صلى الله عليه وسلم وصنعناها معه هذا حديث صحيح **حدثنا** عبد الله بن حميد اخبرني يعقوب بن ابراهيم بن سعد نا ابي عن صالح بن كيسان

سوائے عبد السلام بن حرب کے اور یہی ہے وہ چیز جسکو اہل علم مستحب کہتے ہیں کہ احرام باندھے آدمی پیچھے نماز کے **باب** مفرد حج کرنے کے بیان میں **حدیث** بیان کی ہم سے ابو مصعب نے قراءۃً مالک بن انس سے اُنہوں نے روایت کی عبد الرحمن بن قاسم سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عائشہؓ سے کہ حضرت ﷺ نے مفرد حج کیا۔ اور اس باب میں جابر اور ابن عمر سے بھی روایت آئی ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ عائشہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض علماء کے اور روایت کی گئی ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مفرد حج کیا ہے۔ اور افراد کیا ہے ابو بکر اور عمر اور عثمان نے **حدیث** بیان کی ہم سے ساتھ اسکے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن نافع صائغ نے عبید اللہ بن عمر سے اُنہوں نے روایت کی نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے ساتھ اسکے کہا ابو عیسیٰ نے اور کہا ثوری نے کہ اگر مفرد کرے تو حج کو تو بہتر ہے اور اگر قران کرے تو وہ بھی بہتر ہے اور اگر تمتع کرے تو وہ بھی بہتر ہے اور امام شافعی نے کہا مثل اسکے اور کہا زیادہ تر پیارا طرف ہمارے افراد ہے پھر تمتع پھر قران **باب** حج اور عمرہ کو جمع کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے حمید سے اُنہوں نے روایت کی انس سے کہ میں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے لبیک بعمرۃ وحجۃ یعنی حاضر ہوں تیری خدمت میں ساتھ عمرہ اور حج کے اور اس باب میں عمر اور عمران بن حصین سے بھی روایت آئی ہے کہا ابو عیسیٰ نے انس کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم کا یہی مذہب ہے۔ اور اختیار کیا ہے اسکو اہل کوفہ وغیرہ نے **باب** تمتع کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے مالک بن انسؓ سے اُنہوں نے روایت کی ابن شہاب سے اُنہوں نے محمد بن عبد اللہ بن حارث ابن نوفل سے کہ اُنہوں نے سنا سعد بن ابی وقاص سے اور ضحاک بن قیس سے اور وہ دونوں ذکر کرتے تھے تمتع کرنے کا ساتھ حج اور عمرہ کے سو ضحاک بن قیس نے کہا کہ نہیں کرتا مگر جو بے خبر ہو اللہ کے حکم سے سو سعد نے کہا بُری ہے وہ چیز جو کہی تو نے اے میرے بھائی کے بیٹے سو ضحاک نے کہا کہ تحقیق عمر بن خطاب نے منع کیا ہے اس سے سو سعد نے کہا کہ تحقیق کیا ہے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کیا ہے ہم نے اسکو ساتھ آپ کے یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہم سے عبد اللہ بن حمید نے اُنہوں نے کہا خبر دی مجھکو یعقوب بن ابراہیم نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو ہمارے باپ نے صالح بن کیسان سے

ف جاننا چاہیے کہ حج کرنے والے تین طور کے ہیں ایک تو مفرد۔ اور مفرد وہ ہے کہ صرف حج کا احرام باندھے۔ دوسرا قارن۔ قارن وہ ہے کہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھے۔ اور تیسرا متمتع ہے۔ اور متمتع وہ ہے کہ اول عمرہ کا احرام باندھے [illegible] کی میقات سے حج کے مہینوں میں اور فارغ عمرہ سے ہو جاوے۔ پھر اگر ہدی کو ساتھ لایا ہے تو احرام باندھے رہے اور اگر ہدی نہیں لایا ہے تو احرام سے حلال ہو جاوے اور مکہ میں ٹھہرا رہے جب ایام حج کے آویں تو حرام الحرام سے باندھے [illegible] حج کرے۔ اور علماء میں اختلاف ہے کہ تینوں قسموں سے افضل کون ہے۔ سو امام شافعی اور امام مالک اور بہت لوگ کہتے ہیں کہ افضل افراد ہے پھر تمتع پھر قران۔ اور امام احمد وغیرہ کہتے ہیں کہ افضل تمتع ہے۔ اور امام ابو حنیفہ وغیرہ کہتے ہیں کہ افضل قران ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ افضل افراد ہے پھر تمتع پھر قران۔ اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ حضرت مفرد تھے یا متمتع تھے یا قارن تھے۔ صحیح یہ ہے کہ پہلے مفرد تھے پھر اس میں عمرہ کا احرام باندھا۔ پس قارن ہوئے۔ اور وجہ تطبیق کی ہر تینوں میں یہ ہے کہ جنہے افراد نقل کیا وہ اصل ہے اور جنہے قران نقل کیا [illegible] اور جنہے تمتع نقل کیا تو مراد اس سے تمتع لغوی رکھا ہے۔ فافہم۔ کذا قالہ النووی ۱۲

عن ابن شهاب ان سالم بن عبد الله حدثه انه سمع رجلا من اهل الشام وهو يسال عبد الله بن عمر عن التمتع بالعمرة الى الحج فقال عبد الله بن عمر هي حلال فقال الشامي ان اباك قد نهى عنها فقال عبد الله بن عمر ارايت ان كان ابي نهى عنها وصنعها رسول الله صلى الله عليه وسلم اامر ابي يتبع ام امر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الرجل بل امر رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابو موسى محمد بن المثنى نا عبد الله بن ادريس عن ليث عن طاؤس عن ابن عباس قال تمتع رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر وعمر وعثمان واول من نهى عنه معوية وفي الباب عن علي وعثمان وجابر وسعد واسماء ابنة ابي بكر وابن عمر **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن واختار قوم من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم التمتع بالعمرة والتمتع ان يدخل الرجل بعمرة في اشهر الحج ثم يقيم حتى يحج فهو متمتع وعليه دم ما استيسر من الهدي فمن لم يجد صيام ثلثة ايام في الحج وسبعة اذا رجع الى اهله ويستحب للمتمتع اذا صام ثلثة ايام في الحج ان يصوم في العشر ويكون اخرها يوم عرفة فان لم يصم في العشر صام ايام التشريق في قول بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابن عمر وعائشة وبه يقول مالك والشافعي واحمد واسحق وقال بعضهم لا يصوم ايام التشريق وهو قول اهل الكوفة **قال** ابو عيسى واهل الحديث يختارون التمتع بالعمرة في الحج وهو قول الشافعي واحمد واسحق **باب ما جاء في التلبية**

حدثنا احمد بن منيع نا اسمعيل بن ابراهيم عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال كان تلبية النبي صلى الله عليه وسلم لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك

اُنھنے روایت کی ابن شہاب سے کہ تحقیق سالم بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اُس سے کہ اُنھنے سنا ایک مرد کو اہل شام سے کہ وہ پوچھتا تھا عبد اللہ بن عمر کو تمتع کرنے سے ساتھ عمرے کے طرف حج کے سو عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ وہ درست ہے سو اُس شامی نے کہا کہ تحقیق باپ تیرے نے منع کیا ہے اس سے سو عبد اللہ بن عمر بولے کہ بھلا بتلا تو کہ اگر باپ میرے نے منع کیا ہو اُس سے اور کیا ہو اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حکم باپ میرے کا مانا جاویگا یا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سو اس مرد نے کہا کہ بلکہ حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مانا جاویگا سو عبد اللہ نے کہا کہ تحقیق کیا ہے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو موسی محمد بن مثنی نے اُنھنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن ادریس نے لیث سے اُنھنے روایت کی طاؤس سے اُنھنے ابن عباس رض سے اُنھنے کہا کہ تمتع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابو بکر اور عمر اور عثمان نے اور اول جسنے اُس سے منع کیا ہے معاویہ ہے۔ اور اس باب میں علی اور عثمان اور جابر اور سعد اور اسماء بنت ابی بکر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے اور ابن عباس کی حدیث حسن ہے اور اختیار کیا ہے ایک قوم اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہم سے تمتع کرنا ساتھ عمرے کے اور تمتع یہ ہے کہ داخل ہووے مرد ساتھ عمرہ کے حج کے مہینوں میں پھر ٹھہرا رہے یہاں تک کہ حج کرے پس وہ تمتع کرنے والا ہے اور اسپر خون ہے جو میسر ہووے ہدی سے[1] پس جو شخص کہ نہ پاوے ہدی کو پس روزے رکھے تین دن کے حج کے دنوں میں سے اور سات روزے جب پھر جاوے طرف گھر اپنے کے اور مستحب ہے واسطے تمتع کرنے والے کے کہ جب روزہ رکھے تین دن حج میں یہ کہ روزے رکھے دہے میں اور ہووے آخر اسکا دن عرفے کا پس اگر نہ روزہ رکھے دہے میں تو روزے رکھے تشریق کے دنوں میں یہ قول بعض اہل علم کا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے انھیں میں سے ہے ابن عمر اور عائشہ اور ساتھ اسی کے قائل ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور بعضے کہتے ہیں کہ نہ روزہ رکھے تشریق کے دنوں میں اور وہ قول اہل کوفہ کا ہے **باب** تلبیہ کا بیان یعنے لبیک کہنا **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنھنے کہا حدیث کی ہمکو اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُنھنے روایت کی نافع سے اُنھنے ابن عمر سے اُنھنے کہا کہ تھا تلبیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک یعنی حاضر ہوں خدمت تیری میں یا الٰہی حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں خدمت تیری میں نہیں کوئی شریک تیرا حاضر ہوں تیری خدمت میں تحقیق سب تعریف اور نعمت واسطے تیرے ہے اور بادشاہت نہیں کوئی شریک واسطے تیرے

---

[1] واجب ہے متمتع کو یہ کہ قربانی کرے دسویں دن نحر کے بعد رمی جمار کے واسطے شکر گزاری اس نعمت کے کہ توفیق دی سے عمرہ اور حج کی ہوئی پس جو شخص کہ نہ پاوے پس واجب ہے کہ روزے رکھے تین روزے حج کے یعنی حج کے مہینوں میں بعد احرام کے پہلے دن نحر کے اور افضل یہ ہے کہ ساتویں آٹھویں نویں کو رکھے اور ساتوں جب [illegible] یعنی فارغ ہو [illegible]

حدثنا قتيبة نا الليث عن نافع عن ابن عمر انه اهل فانطلق يهل يقول لبيك اللهم لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك قال وكان عبد الله بن عمر يقول هذه تلبية رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان يزيد من عنده في اثر تلبية رسول الله صلى الله عليه وسلم لبيك لبيك وسعديك والخير في يديك لبيك والرغبى اليك والعمل هذا حديث صحيح **قال** ابو عيسى وفي الباب عن ابن مسعود وجابر وعائشة وابن عباس وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول سفيان الثوري والشافعي واحمد واسحق وقال الشافعي فان زاد زائد في التلبية شيئا من تعظيم الله فلا باس ان شاء الله واحب الي ان يقتصر على تلبية رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال الشافعي وانما قلنا لا باس بزيادة تعظيم الله فيها لما جاء عن ابن عمر وهو حفظ التلبية عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم زاد ابن عمر في تلبيته من قبله لبيك والرغبى اليك والعمل **باب** ما جاء في فضل التلبية والنحر **حدثنا** محمد بن رافع نا ابن ابي فديك وثنا اسحق بن منصور نا ابن ابي فديك عن الضحاك بن عثمان عن محمد بن المنكدر عن عبد الرحمن بن يربوع عن ابي بكر الصديق ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل اي الحج افضل قال العج والثج **حدثنا** هناد نا اسمعيل بن عياش عن عمارة بن غزية عن ابي حازم عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يلبي الا لبى من عن يمينه وشماله من حجر او شجر او مدر حتى تنقطع الارض من ههنا وههنا **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفراني وعبد الرحمن بن الاسود ابو عمرو البصري قالا نا عبيدة بن حميد عن عمارة بن غزية عن ابي حازم عن سهل بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم

تلبیہ

حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو لیث نے نافع سے اُنہے ابن عمر سے کہ اُنہے احرام باندھا سو چلا احرام باندھے کہتا تھا حاضر ہوں تیری خدمت میں یا الٰہی حاضر ہوں تیری خدمت میں نہیں کوئی شریک واسطے تیرے حاضر ہوں تیری خدمت میں تحقیق سب تعریف اور نعمت واسطے تیرے ہے اور بادشاہت اور نہیں کوئی شریک واسطے تیرے کہا کہ تھے عبد اللہ بن عمر کہتے کہ یہ تلبیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور رہتے زیادہ کرتے نزدیک اپنے سے پیچھے تلبیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لبیک الخ یعنی یہ کہ حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور نیکبختی حاصل کرتا ہوں تیری خدمت میں اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے اور رغبت اور تجھ سے ہے اور عمل تیرے ہی سے ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے کہا ابو عیسی نے اور اس باب میں ابن مسعود اور جابر اور عائشہ اور ابن عباس اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے کہ ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہ قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہے شافعی نے کہا کہ اگر کوئی تلبیہ میں کوئی چیز زیادہ کرے اللہ کی تعظیم سے تو کچھ ڈر نہیں اگر چاہے اللہ تعالی اور بہت پیارا طرف میرے یہ ہے کہ قصر کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلبیہ پر اور کہا شافعی نے کہ سوا اسکے نہیں کہ کہا ہمنے نہیں کوئی ڈر ساتھ زیادہ کرنے تعظیم اللہ کے بیچ اُسکے واسطے اُسکے جو آیا ہے ابن عمر سے اور اُنہے یاد رکھا ہے تلبیہ حضرت کا پھر زیادہ کیا ابن عمر نے اُس تلبیہ میں اپنی طرف سے لبیک والرغبی الیک والعمل **باب** تلبیہ کہنے اور قربانی کرنے کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن رافع نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو ابن ابی فدیک نے اور حدیث بیان کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو ابن ابی فدیک نے ضحاک بن عثمان سے اُنہے روایت کی محمد بن منکدر سے اُنہے عبد الرحمان بن یربوع سے اُنہے ابی بکر صدیق رضہ سے کہ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کونسا حج افضل ہے یعنی کونسی چیز حج میں بہت ثواب کی ہیں بعد ارکان حج کے فرمایا بلند آواز کرنا ساتھ کہنے لبیک کے اور بہانا خون قربانی کا یا ہدی کا **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو اسماعیل بن عیاش نے اُنہے عمارہ بن غزیہ سے اُنہے روایت کی ابی حازم سے اُنہے سہل بن سعد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں کوئی مسلمان کہ لبیک کہتا ہو مگر کہ لبیک کہتے ہیں جو ہیں داہنی طرف اور بائیں طرف اُسکے قسم پتھر یا ڈھیلے یا درخت یہاں تک کہ تمام ہووے زمین اِس طرف سے اور اس طرف سے یعنی داہنی اور بائیں طرف سے **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی اور عبد الرحمن بن اسود ابو عمرو بصری نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو عبیدہ بن حمید نے عمارہ بن غزیہ سے اُس نے روایت کی ابی حازم سے اُس نے سہل بن سعد سے اُنہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

[1] پکار کر لبیک کہنی مرد کو مستحب ہے لیکن اتنا نہ چلاوے کہ نفس کو رنج ہو اور عورت چپکی کہے اسطرح کہ آپ ہی سُنے ۱۲ ع

نحو حديث اسمٰعيل بن عياش وفي الباب عن ابن عمر وجابر **قال** ابو عيسى حديث ابي بكر حديث غريب لا نعرفه الا من حديث ابن ابي فديك عن الضحاك بن عثمان ومحمد بن المنكدر لم يسمع من عبد الرحمن بن يربوع وقد روى محمد بن المنكدر عن سعيد بن عبد الرحمن بن يربوع عن ابيه غير هذا الحديث وروى ابو نعيم الطحان ضرار بن صرد هذا الحديث عن ابن ابي فديك عن الضحاك بن عثمان عن محمد بن المنكدر عن سعيد بن عبد الرحمن بن يربوع عن ابيه عن ابي بكر عن النبي صلى الله عليه وسلم واخطأ فيه ضرار **قال** ابو عيسى سمعت احمد بن الحسن يقول قال احمد بن حنبل من قال في هذا الحديث عن محمد بن المنكدر عن ابن عبد الرحمن بن يربوع عن ابيه فقد اخطأ قال وسمعت محمدا يقول وذكرت له حديث ضرار بن صرد عن ابن ابي فديك فقال هو خطأ فقلت قد رواه غيره عن ابن ابي فديك ايضا مثل روايته فقال لا شيء انما رووه عن ابن ابي فديك ولم يذكروا فيه عن سعيد بن عبد الرحمن ورايته يضعف ضرار بن صرد والعج هو رفع الصوت بالتلبية والثج هو نحر البدن **باب ما جاء في رفع الصوت بالتلبية** **حدثنا** احمد بن منيع نا سفيان بن عيينة عن عبد الله بن ابي بكر عن عبد الملك بن ابي بكر بن عبد الرحمن عن خلاد بن السائب عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتاني جبرئيل فامرني ان آمر اصحابي ان يرفعوا اصواتهم بالاهلال او بالتلبية **قال** ابو عيسى حديث خلاد عن ابيه حديث حسن صحيح وروى بعضهم هذا الحديث عن خلاد بن السائب عن زيد بن خالد عن النبي صلى الله عليه وسلم ولا يصح والصحيح هو خلاد بن السائب عن ابيه وهو خلاد بن السائب بن خلاد بن سويد الانصاري وفي الباب عن زيد بن خالد وابي هريرة وابن عباس **باب ما جاء في الاغتسال عند الاحرام** **حدثنا** عبد الله بن ابي زياد نا عبد الله بن يعقوب المدني عن ابن ابي الزناد عن ابيه عن خارجة بن زيد بن ثابت

مثل حدیث اسمٰعیل بن عیاش کے اور اس باب میں ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ ابی بکر کی حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حدیث ابن ابی فدیک سے اُنھوں نے روایت کی ضحاک بن عثمان سے اور محمد بن منکدر نے نہیں سنا عبد الرحمان بن یربوع سے اور تحقیق روایت کی ہے محمد بن منکدر نے سعید بن عبد الرحمان بن یربوع سے اُنھوں نے اپنے باپ سے سوا اس حدیث کے اور روایت کی ہے ابو نعیم طحان ضرار بن صرد نے یہ حدیث ابن ابی فدیک سے اُنھوں نے ضحاک بن عثمان سے اُنھوں نے محمد بن منکدر سے اُنھوں نے سعید بن عبد الرحمن بن یربوع سے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے ابی بکر صدیقؓ سے اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور غلطی کی ہے اس میں ضرار نے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتا تھا کہ کہا احمد بن حنبل نے کہ جو کوئی کہے اس حدیث میں محمد بن منکدر سے وہ ابن عبد الرحمان بن یربوع سے وہ اپنے باپ سے تو اُس نے خطا کی یعنی یہ راوی اس حدیث کے اسناد میں غلطی پر ہیں کہا ابو عیسیٰ نے کہ میں نے بخاری سے سنا کہتے تھے کہ ذکر کیا میں نے اُن سے یہ حدیث ضرار بن صرد کی ابن ابی فدیک سے سو اُنھوں نے کہا کہ یہ غلط ہے سو میں نے کہا کہ تحقیق روایت کی ہے غیر اُنکے نے ابن ابی فدیک سے بھی مثل انکی روایت کی سو اُنھوں نے کہا کہ کچھ چیز نہیں یعنی اُسکا کچھ اعتبار نہیں سوا اسکے نہیں کہ روایت کیا ہے لوگوں نے اسکو ابن ابی فدیک سے اور نہیں ذکر کیا اُنھوں نے اس میں واسطہ سعید بن عبد الرحمن کا اور دیکھا میں نے اُنکو کہ ضعیف کہتا تھا ضرار بن صرد کو اور عج وہ بلند کرنا آواز کا ہے ساتھ لبیک کہنے کے اور ثج وہ اونٹوں کی قربانی کرنا ہے **باب** بلند آواز کرنا ساتھ لبیک کہنے کے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عبد اللہ بن ابی بکر سے اُنھوں نے روایت کی عبد الملک بن ابی بکر بن عبد الرحمان سے اُنھوں نے خلاد بن سائب سے اُنھوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئے میرے پاس جبرئیل سو حکم کیا مجھکو کہ حکم کروں یاروں اپنے کو یہ کہ بلند کریں آوازیں اپنی ساتھ اہلال کے یا کہا کہ لبیک کہنے کے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ خلاد کی حدیث اپنے باپ سے حسن صحیح ہے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث خلاد بن سائب سے اُنھوں نے زید بن خالد سے اُنھوں نے نبی صلعم سے اور نہیں صحیح ہے اور صحیح وہ خلاد بن سائب ہے اپنے باپ سے اور وہ خلاد بن سائب بن خلاد بن سوید انصاری ہے اور اس باب میں زید بن خالد اور ابو ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **باب** احرام باندھنے کے وقت نہانے کا بیان **حدیث** بیان کی عبد اللہ بن ابی زیاد نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن یعقوب مدنی نے ابن ابی زناد سے اُنھوں نے روایت کی اپنے باپ سے اُنھوں نے خارجہ بن زید بن ثابت سے

سلہ امام شافعی کہتے ہیں کہ پکار کر لبیک کہنی سنت ہے اور نہیں ہے شرط واسطے صحت حج کے اور وہ جب ہی اگر ترک کرے تو اُسکے بدلے دم لازم نہیں اسکا لیکن فضیلت فوت ہوئی اور [illegible] کہتے ہیں کہ واجب ہے اسکے بدلے قربانی آوا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ شرط ہے واسطے صحت محرم ہونے کے اور اہل [illegible] کہتے ہیں کہ واجب نہیں لیکن ترک سے قربانی دینا لازم آتا ہے اور امام شافعی اور مالک کہتے ہیں کہ صرف دل میں نیت کرنے سے حج منعقد ہو جاتا ہے اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ نہیں منعقد ہوتا مگر ساتھ ذکر لبیک کے ساتھ نیت کے [illegible] احرام کہتے ہیں [illegible]

عن ابیہ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم تجرد لاھلالہ واغتسل **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن غریب وقد استحب بعض اھل العلم الاغتسال عند الاحرام وھو قول الشافعی **باب** ماجاء فی مواقیت الاحرام لاھل الافاق **حدثنا** احمد بن منیع نا اسمعیل بن ابراھیم عن ایوب عن نافع عن ابن عمر ان رجلا قال من این نھل یا رسول اللہ فقال یھل اھل المدینۃ من ذی الحلیفۃ واھل الشام من الجحفۃ واھل نجد من قرن قال واھل الیمن من یلملم وفی الباب عن ابن عباس وجابر بن عبد اللہ وعبد اللہ بن عمرو **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم **حدثنا** ابو کریب نا وکیع عن سفیان عن یزید بن ابی زیاد عن محمد بن علی عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت لاھل المشرق العقیق **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن **باب** ماجاء فی مالا یجوز للمحرم لبسہ **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن نافع عن ابن عمر انہ قال قام رجل فقال یا رسول اللہ ماذا تامرنا ان نلبس من الثیاب فی الحرم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلبس القمیص ولا السراویلات ولا البرانس ولا العمائم ولا الخفاف الا ان یکون احد لیست لہ نعلان فلیلبس الخفین ما اسفل من الکعبین ولا تلبسوا شیئا من الثیاب مسہ الزعفران ولا الورس ولا تنتقب المرأۃ الحرام ولا تلبس القفازین **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند اھل العلم **باب** ماجاء فی السراویل والخفین للمحرم اذا لم یجد الازار والنعلین **حدثنا** احمد بن عبدۃ الضبی البصری نا یزید بن زریع نا ایوب نا عمرو بن دینار عن جابر بن زید عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المحرم اذا لم یجد الازار فلیلبس السراویل واذا لم یجد النعلین فلیلبس الخفین

اُنہوں نے اپنے باپ سے کہ اُنہوں نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو الگ ہوئے واسطے احرام باندھنے کے اور غسل کیا کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور تحقیق بعض اہل علم کہتے ہیں کہ احرام کے وقت غسل کرنا مستحب ہے اور یہی قول شافعی کا ہے **باب** احرام باندھنے کی جگہوں کا بیان واسطے غیر ملک والوں کے **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن منیع نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو اسمٰعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُنہوں نے روایت کی ہے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہ تحقیق ایک مرد نے کہا کہ کس جگہ سے احرام باندھیں ہم یا رسول اللہ سو فرمایا کہ احرام باندھیں مدینہ والے ذوالحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے کہا اور احرام باندھیں یمن والے یلملم سے اور اس باب میں ابن عباس سے اور جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے **حدیث** بیان کی ہم سے ابو کریب نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو وکیع نے سفیان سے اُنہوں نے روایت کی یزید بن ابی زیاد سے اُنہوں نے محمد بن علی سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معین کی جگہ احرام باندھنے کی واسطے اہل مشرق کے عقیق کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن ہے **باب** محرم کو احرام کی حالت میں کیا کپڑا پہننا جائز نہیں **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو لیث نے نافع سے اُنہوں نے روایت کی ابن عمر سے کہ اُنہوں نے کہا کہ ایک مرد کھڑا ہوا سو اُس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا حکم کرتے ہو آپ ہم کو یہ کہ پہنیں ہم کپڑوں میں بیچ احرام کے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ پہنو کرتہ اور نہ پاجامہ اور نہ بارانیاں اور نہ باندھو پگڑیاں اور نہ پہنو موزے مگر یہ کہ نہ ہوویں واسطے کسی کے پاپوش تو چاہیے کہ پہنے موزے بعد دونوں ٹخنوں سے نیچے ہوں اور نہ پہنو کپڑوں میں سے اُس چیز کو کہ لگی ہو اُسکو زعفران اور نہ وہ کپڑا کہ لگی ہو اُسکو ورس اور نقاب نہ ڈالے عورت احرام والی اور نہ پہنے دستانے کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا **باب** احرام والا جب نہ پاوے تہبند اور پاپوش تو پہنے پاجامہ اور موزے **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی بصری نے اُنہوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو یزید بن زریع نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو ایوب نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو عمرو بن دینار نے جابر بن زید سے اُنہوں نے روایت کی ابن عباس سے کہ کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ محرم اگر نہ پاوے تہبند تو چاہیے کہ پہنے پاجامہ اور جب نہ پاوے پاپوش تو چاہیے کہ پہنے موزے

له پھٹے ہوئے کپڑے سے [illegible]

[illegible]

حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن عمرو نحوه وفي الباب عن ابن عمر وجابر **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم قالوا اذا لم يجد المحرم الازار لبس السراويل واذا لم يجد النعلين لبس الخفين وهو قول احمد وقال بعضهم على حديث ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم اذا لم يجد النعلين فليلبس الخفين فليقطعهما اسفل من الكعبين وهو قول سفيان الثوري والشافعي **باب** ما جاء في الذي يحرم وعليه قميص او جبة **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا عبد الله بن ادريس عن عبد الملك بن ابي سليمان عن عطاء عن يعلى بن امية قال رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم اعرابيا قد احرم وعليه جبة فامره ان ينزعها **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن عمرو بن دينار عن عطاء عن صفوان بن يعلى عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه **قال** ابو عيسى وهذا اصح وفي الحديث قصة وهكذا روى قتادة والحجاج بن ارطاة وغير واحد عن عطاء عن يعلى بن امية والصحيح ما روى عمرو بن دينار وابن جريج عن عطاء عن صفوان بن يعلى عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء ما يقتل المحرم من الدواب **حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب نا يزيد بن زريع نا معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس فواسق يقتلن في الحرم الفارة والعقرب والغراب والحديا والكلب العقور وفي الباب عن ابن مسعود وابن عمر وابي هريرة وابي سعيد وابن عباس **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا يزيد بن ابي زياد عن ابن ابي نعيم عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يقتل المحرم السبع العادي والكلب العقور والفارة والعقرب والحداة والغراب **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن والعمل على هذا عند اهل العلم قالوا المحرم يقتل السبع العادي والكلب وهو قول سفيان الثوري والشافعي

حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے عمرو سے مثل اسکے۔ اور اس باب میں ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ اگر نہ پاوے تہبند محرم تو پہنے پائجامہ اور جب نہ پاوے پاپوشین تو پہنے موزے اور یہ قول احمد کا ہے۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ بنا بر حدیث ابن عمر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب نہ پاوے پاپوشین تو چاہیے کہ پہنے موزے اور چاہیے کہ کاٹ ڈالے انکو دونوں ٹخنوں کے نیچے یہ قول سفیان ثوری اور شافعی کا ہے **باب** اگر کوئی شخص احرام باندھے اور اسکے تن پر کرتا یا جبہ ہو تو اسکو اتار ڈالے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن ادریس نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے اُنے روایت کی عطا سے اُنے یعلی بن امیہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد جنگلی کو دیکھا کہ احرام باندھے ہے اور اسپر جبہ تھا سو آپنے حکم کیا اسکو کہ اتار ڈالے اسکو **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے عمرو بن دینار سے اُنے روایت کی عطا سے اُنے صفوان بن یعلی سے اُنے اپنے باپ سے اُنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے ساتھ معنی اُسکے کے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث زیادہ تر صحیح ہے اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور ایسا ہی روایت کی ہے قتادہ اور حجاج بن ارطاۃ وغیرہ کئی اور لوگوں نے عطا سے اُنے روایت کی ہے یعلی بن امیہ سے اور صحیح وہ ہے جو روایت کی ہے عمرو بن دینار اور ابن جریج نے عطا سے اُنے روایت کی صفوان بن یعلی سے اُنے اپنے باپ سے اُنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** اُس چیز کا بیان جو قتل کرے اُسکو محرم چار پایوں سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی شوارب نے اُنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے اُنے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُنے روایت کی عروہ سے اُنے عائشہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ جانور موذی مارے جاویں حرم میں چوہا اور بچھو اور کوا اور چیل اور کتا کٹ کھنا اور اس باب میں ابن مسعود اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے کہ عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے اُنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ابی زیاد نے ابن ابی نعم سے اُنے روایت کی ابی سعید رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قتل کرے محرم درندے حملہ کرنے والے کو اور کتے کٹ کھنے اور چوہے اور بچھو اور چیل اور کوے کو کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ قتل کرے محرم درندے حملہ کرنے والے کو اور کتے کو اور یہ قول سفیان ثوری اور شافعی کا ہے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر احرام میں بھول کر کرتہ پہنے سے کچھ خلل نہیں آتا۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو چیزیں کہ احرام میں حرام ہیں اگر قصداً ان کا مرتکب ہوگا تو واجب ہوگا اس پر فدیہ بالاتفاق اور اگر بھول کر مرتکب ہوگا جیسے کہ اس شخص جنگلی نے کیا تھا تو کچھ لازم نہ آویگا اس پر فدیہ نزدیک امام شافعی اور احمد و اسحق کے اور واجب ہے نزدیک ابو حنیفہ اور مالک کے

وقال الشافعي كل سبع عدو على الناس او على دوابهم فللمحرم قتله **باب** ما جاء في الحجامة للمحرم **حدثنا** قتيبة نا سفيان بن عيينة
عن عمرو بن دينار عن طاؤس وعطاء عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم احتجم وهو محرم وفي الباب عن انس وعبد الله
بن بحينة وجابر **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح وقد رخص قوم من اهل العلم في الحجامة للمحرم وقالوا
لا يحلق شعرا وقال مالك لا يحتجم المحرم الا من ضرورة وقال سفيان الثوري والشافعي لا باس ان يحتجم المحرم ولا ينزع شعرا
باب ما جاء في كراهية تزويج المحرم **حدثنا** احمد بن منيع نا اسمعيل بن علية نا ايوب عن نافع عن نبيه بن وهب قال اراد ابن معمر
ان ينكح ابنه فبعثني الى ابان بن عثمان وهو امير الموسم فاتيته فقلت ان اخاك يريد ان ينكح ابنه فاحب ان يشهدك ذلك فقال لا اراه
الا اعرابيا جافيا ان المحرم لا ينكح ولا ينكح او كما قال ثم حدث عن عثمان مثله يرفعه وفي الباب عن ابي رافع وميمونة **قال**
ابو عيسى حديث عثمان حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم عمر بن الخطاب وعلي
ابن ابي طالب وابن عمر وهو قول بعض فقهاء التابعين وبه يقول مالك والشافعي واحمد واسحق لا يرون ان يتزوج المحرم
وقالوا ان نكح فنكاحه باطل **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن مطر الوراق عن ربيعة بن ابي عبد الرحمن عن سليمان بن
يسار عن ابي رافع قال تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم ميمونة وهو حلال وبنى بها وهو حلال وكنت انا الرسول فيما بينهما **قال**
ابو عيسى هذا حديث حسن ولا نعلم احدا اسنده غير حماد بن زيد عن مطر الوراق عن ربيعة وروى مالك بن انس عن ربيعة
عن سليمان بن يسار ان النبي صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهو حلال رواه مالك مرسلا ورواه ايضا سليمان
بن بلال عن ربيعة مرسلا **قال** ابو عيسى وروي عن يزيد بن الاصم عن ميمونة قالت تزوجني رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور شافعی نے کہا کہ ہر درندہ جو ایذا دیوے لوگوں کو یا اُنکے چارپایوں کو تو جائز ہے واسطے محرم کے قتل کرنا اُسکا **باب** محرم کو سینگی لگوانا جائز ہے
حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُنہنے روایت کی طاؤس اور عطا سے اُنہنے ابن عباس
سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی کھنچوائی اور آپ احرام میں تھے اور اس باب میں انس اور عبد اللہ بن بحینہ اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے
ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایک جماعت اہل علم کہتے ہیں کہ محرم کو سینگی لگوانی جائز ہے اور کہتے ہیں کہ بال نہ منڈاوے اور مالک کہتے ہیں
کہ سینگی نہ لگوائے محرم مگر ضرورت سے اور سفیان ثوری اور شافعی نے کہا کہ نہیں ڈر ہے کہ سینگی کھنچوائے محرم اور نہ توڑے بال **باب** محرم کو احرام
کی حالت میں نکاح کرنا منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن علیہ نے اُنے کہا خبر دی ہمکو ایوب نے نافع
سے اُنہنے روایت کی نبیہ بن وہب سے اُنے کہا کہ ارادہ کیا ابن معمر نے یہ کہ نکاح کرے بیٹے اپنے کا سو بھیجا مجھکو طرف ابان بن عثمان کے اور وہ
امیر حاجیوں کا تھا سو میں اُسکے پاس آیا اور کہا کہ تحقیق بھائی تیرا ارادہ کرتا ہے یہ کہ نکاح کرے بیٹے اپنے کا سو دوست رکھتا ہے کہ تجھکو گواہ کرے سو اُنے
کہا کہ میں نہیں دیکھتا اُسکو مگر جنگلی ظالم تحقیق محرم نہ خود نکاح کرے نہ کسی کا نکاح کرائے یا اسیطرح کہا پھر یہ حدیث بیان کی عثمان سے مثل اُسکے کہ مرفوع
کرتا تھا اُسکو۔ اور اس باب میں ابی رافع اور میمونہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے عثمان کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اصحاب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اُنہیں سے ہیں عمر بن خطاب اور علی بن ابی طالب اور ابن عمر اور یہ قول بعض فقہا اور تابعین کا ہے۔ اور یہی ہے اسی کے قائل
ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ نہیں جائز ہے یہ کہ نکاح کرے محرم اور کہتے ہیں کہ اگر نکاح کرے تو نکاح اُسکا باطل ہے **حدیث** بیان کی
ہمسے قتیبہ نے اُنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے مطر وراق سے اُنہنے روایت کی ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے اُنہنے سلیمان بن یسار سے اُنہنے ابی رافع سے
اُنے کہا کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے اور آپ حلال تھے محرم نہ تھے اور بنا کی ساتھ اُنکے اور آپ محرم نہ تھے اور میں اُنکے درمیان قاصد
تھا یعنی پیغام پہونچانے والا کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم کسی کو کہ مسند کیا ہو سواے حماد بن زید کے مطر وراق سے اُنہنے ربیعہ سے اور
روایت کی مالک بن انس نے ربیعہ سے اُنہنے سلیمان بن یسار سے کہ نبی صلعم نے نکاح کیا میمونہ سے اس حال میں کہ وہ احرام میں نہ تھے اور روایت کیا ہے اسکو مالک نے
مرسل۔ اور روایت کیا ہے اسکو سلیمان بن بلال نے بھی ربیعہ سے مرسل کہا ابو عیسےٰ نے اور روایت کی گئی ہے یزید بن اصم سے اُنہنے روایت کی میمونہ سے کہ نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ف شیر و چیتا اور بھیڑیا وغیرہ سب اسمیں داخل ہیں ۱۲ ف جائز ہے جمہور علما کے نزدیک سینگی لگوانی بشرطیکہ بال نہ ٹوٹیں ۱۲ ف امام شافعی اور جمہور علما کہتے ہیں کہ محرم کو احرام کی
حالت میں نکاح کرنا اور نکاح کر دینا کسی کا درست نہیں اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ درست ہے اُنکے نزدیک یہی تحقیق ہے ۱۲ ح

وهو حلال وروى بعضهم عن يزيد بن الاصم ان النبي صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهو حلال **قال** ابو عيسى ويزيد بن الاصم هو ابن اخت ميمونة **باب** ما جاء في الرخصة في ذلك **حدثنا** حميد بن مسعدة نا سفيان بن حبيب عن هشام بن حسان عن عكرمة عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهو محرم وفي الباب عن عائشة **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وبه يقول سفيان الثوري واهل الكوفة **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن ايوب عن عكرمة عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهو محرم **حدثنا** قتيبة نا داؤد بن عبد الرحمن العطار عن عمرو بن دينار قال سمعت ابا الشعثاء يحدث عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهو محرم **قال** ابو عيسى هذا حديث صحيح وابو الشعثاء اسمه جابر بن زيد واختلفوا في تزويج النبي صلى الله عليه وسلم ميمونة لان النبي صلى الله عليه وسلم تزوجها في طريق مكة فقال بعضهم تزوجها حلالا وظهر امر تزويجها وهو محرم ثم بنى بها وهو حلال بسرف في طريق مكة وماتت ميمونة بسرف حيث بنى بها رسول الله صلى الله عليه وسلم ودفنت بسرف **حدثنا** اسحق بن منصور نا وهب بن جرير نا ابي قال سمعت ابا فزارة يحدث عن يزيد بن الاصم عن ميمونة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوجها وهو حلال وبنى بها وهو حلال وماتت بسرف ودفناها في الظلة التي بنى بها فيها **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب وروى غير واحد هذا الحديث عن يزيد بن الاصم مرسلا ان النبي صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهو حلال **باب** ما جاء في اكل الصيد للمحرم **حدثنا** قتيبة نا يعقوب بن عبد الرحمن عن عمرو بن ابي عمرو عن المطلب عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال صيد البر لكم حلال وانتم حرم ما لم تصيدوه او يصاد لكم وفي الباب عن ابي قتادة وطلحة **قال** ابو عيسى حديث جابر حديث مفسر والمطلب لا نعرف له سماعا من جابر والعمل على هذا عند بعض اهل العلم لا يرون باكل الصيد للمحرم باسا اذا لم يصطده

الظلة

آپ احرام میں نہ تھے اور روایت کی بعض نے یزید بن اصم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا بی بی میمونہ سے اور آپ حلال تھے کہا ابوعیسیٰ نے یزید بن اصم میمونہ کا بھانجا تھا **باب** محرم کو نکاح کرنا درست ہے **حدیث** بیان کی ہم سے حمید بن مسعدہ نے اُنے کہا خبر دی ہم کو سفیان بن حبیب نے ہشام بن حسان سے اُنے روایت کی عکرمہ سے اُنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور آپ احرام میں تھے اور اس باب میں عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے کہ ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُنے کہا خبر دی ہم کو حماد بن زید نے ایوب سے اُنے روایت کی عکرمہ سے اُنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور آپ احرام میں تھے **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُنے کہا خبر دی ہم کو داؤد بن عبد الرحمن عطار نے عمرو بن دینار سے اُنے کہا سنا میں نے ابو الشعثاء سے کہ حدیث بیان کرتا تھا ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور آپ احرام کی حالت میں تھے کہا ابوعیسیٰ نے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور ابو الشعثاء کا نام جابر بن زید ہے اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ نکاح کرنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میمونہ کو اس واسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اُن سے بیچ راہ مکہ کے سو بعضے کہتے ہیں کہ آپ نے نکاح کیا اُن سے اور آپ حلال تھے اور ظاہر ہوا امر نکاح کرنے اُنکے کا اور آپ احرام میں تھے پھر بنا کی اُن سے اور آپ حلال تھے مقام سرف میں مکہ کی راہ میں اور انتقال کیا میمونہ نے سرف میں جہاں کہ بنا کی تھی ساتھ اُنکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دفن کی گئیں سرف میں **حدیث** بیان کی ہم سے اسحق بن منصور نے اُنے کہا خبر دی ہم کو وہب بن جریر نے اُنے کہا خبر دی ہم کو باپ میرے نے اُنے کہا سنا میں نے ابا فزارہ سے کہ حدیث بیان کرتا تھا یزید بن اصم سے کہ انہوں نے روایت کی میمونہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اُن سے اور آپ حلال تھے اور بنا کی اُن سے اور آپ حلال تھے اور انتقال کیا اُنے سرف میں اور دفن کیا اُنکو اوسی ظلہ میں جس میں بنا کی تھی ساتھ اُنکے کہا ابوعیسیٰ نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بہت لوگوں نے یہ حدیث یزید بن اصم سے مرسل کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور آپ احرام میں نہ تھے **باب** محرم کو احرام میں شکار کا کھانا درست ہے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُنے کہا خبر دی ہم کو یعقوب بن عبد الرحمن نے عمرو بن ابی عمرو سے اُنے روایت کی مطلب سے اُنے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شکار جنگل کا واسطے تمہارے حلال ہے اور حالانکہ تم احرام میں ہو جب تک کہ تم نے شکار کیا ہو اُسکو یا شکار کیا گیا ہو واسطے تمہارے اور اس باب میں ابی قتادہ اور طلحہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے کہ جابر کی حدیث مفسر ہے اور مطلب نہیں سمجھا جاتا ہے اطلاع اُسکے سماع کی جابر سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ محرم کو شکار کھانا درست ہے جب تک کہ اُسنے خود شکار نہ کیا ہو —

ف اس باب میں دونوں طرح کی حدیثیں ہیں لیکن حرمت کو ترجیح ہے [illegible] ۱۲

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی حالت احرام میں شکار کرے یا اوسکے لیے کیا جاوے تو اوسکا کھانا درست نہیں یہ قول امام مالک و شافعی کا ہے ۱۲ اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ اگر محرم کے حکم سے شکار کیا جاوے تو درست نہیں اور اگر بغیر حکم [illegible] واسطے کیا جاوے تو درست ہے ۱۲

ويصيد من اجله قال الشافعي هذا احسن حديث روي في هذا الباب واقيس والعمل على هذا وهو قول احمد واسحق **حدثنا** قتيبة عن مالك بن انس عن ابي النضر عن نافع مولى ابي قتادة عن ابي قتادة انه كان مع النبي صلى الله عليه وسلم حتى اذا كان ببعض طريق مكة تخلف مع اصحاب له محرمين وهو غير محرم فراى حمارا وحشيا فاستوى على فرسه فسال اصحابه ان يناولوه سوطه فابوا فسالهم رمحه فابوا عليه فاخذه ثم شد على الحمار فقتله فاكل منه بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وابى بعضهم فادركوا النبي صلى الله عليه وسلم فسالوه عن ذلك فقال انما هي طعمة اطعمكموها الله **حدثنا** قتيبة عن مالك عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي قتادة في حمار الوحش مثل حديث ابي النضر غير ان في حديث زيد بن اسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هل معكم من لحمه شيء **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في كراهية لحم الصيد للمحرم **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله ان ابن عباس اخبره ان الصعب بن جثامة اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر به بالابواء او بودان فاهدى له حمارا وحشيا فرده عليه فلما راى رسول الله صلى الله عليه وسلم في وجهه الكراهية قال انه ليس بنا رد عليك ولكنا حرم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد ذهب قوم من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم الى هذا الحديث وكرهوا اكل الصيد للمحرم وقال الشافعي انما وجه هذا الحديث عندنا انما رده عليه لما ظن انه صيد من اجله وتركه على التنزه وقد روى بعض اصحاب الزهري عن الزهري هذا الحديث وقال اهدى له لحم حمار وحش وهو غير محفوظ وفي الباب عن علي وزيد بن ارقم **باب** ما جاء في صيد البحر للمحرم **حدثنا** ابو كريب نا وكيع عن حماد بن سلمة عن ابي المهزم عن ابي هريرة قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حج او عمرة فاستقبلنا رجل من جراد فجعلنا نضربه بسياطنا وعصينا

یا اسکے واسطے شکار کیا گیا ہو شافعی نے کہا یہ بہت عمدہ حدیث ہے جو اس باب میں مروی ہوئی اور قریب ہے ساتھ قیاس کے اور عمل اسی پر ہے اور یہی قول احمد و اسحاق کا ہے **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے مالک بن انس سے انہوں نے روایت کی ابی النضر سے انہوں نے نافع مولی ابی قتادہ سے انہوں نے ابی قتادہ سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے یعنی سفر میں یہاں تک کہ جب پہنچے بعض راہوں میں مکے کے تو پیچھے رہ گئے ساتھ اپنے یاروں کے جو احرام باندھے تھے اور وہ محرم نہیں تھے سو دیکھا انہوں نے گورخر پس سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر یعنی سوار ہوئے پس مانگا اپنے یاروں سے یہ کہ دیویں انکو کوڑا انکا پس نہ دیا انہوں نے کوڑا پس مانگا انہوں نے ان سے نیزہ پس نہ دیا انہوں نے پھر لیا برچھا خود اور پھر گھوڑے سے اتر کر پس حملہ کیا گورخر پر پس مارا اسکو پس کھایا اس سے انکے بعض یاروں نے اور انکار کیا بعض نے سو جب ملے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو پوچھا آپ سے یعنی حکم اسکا کہ آیا کھانا اسکا جائز اور درست ہے یا نہیں سو فرمایا کہ وہ کھانا ہے کہ کھلایا تمکو اللہ نے **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے مالک سے انہوں نے روایت کی زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابی قتادہ سے بیچ گورخر کے مثل حدیث ابی النضر کے مگر تحقیق زید بن اسلم کی حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ فرمایا آپ نے کیا ہے تمہارے پاس اسکے گوشت سے کچھ کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** محرم کو شکار کا گوشت کھانا مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو لیث نے ابن شہاب سے انہوں نے روایت کی عبید اللہ بن عبداللہ سے کہ ابن عباس نے انکو خبر دی کہ صعب بن جثامہ نے خبر دی انکو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ساتھ انکے ابواء یا ودان میں سو تحفہ بھیجا انہوں نے حضرت کو گورخر پس پھیر دیا حضرت نے انپر پس جبکہ دیکھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دلگیری انکے چہرہ میں یعنی ناخوشی بسبب نہ قبول کرنے کے تو فرمایا کہ تحقیق ہم نے نہیں پھیر دیا اسکو تمپر مگر اس لیے کہ ہم احرام باندھے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق گئی ہے ایک جماعت اہل علم کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے طرف اس حدیث کے کہتے ہیں کہ محرم کو شکار کھانا مکروہ ہے اور شافعی نے کہا کہ سوا اسکے نہیں کہ وجہ اس حدیث کی نزدیک ہمارے یہی ہے کہ سوا اسکے نہیں رد کیا آپ نے واسطے انکے کہ گمان کیا کہ وہ شکار کیا گیا ہے واسطے آپ کے پس چھوڑ دیا اسکو احتیاطاً اور تحقیق روایت کی ہے بعض اصحاب زہری نے زہری سے یہ حدیث اور کہا کہ تحفہ بھیجا گیا واسطے آپ کے گوشت گورخر کا اور وہ محفوظ نہیں اور اس باب میں علی اور زید بن ارقم سے بھی روایت ہے **باب** محرم کو دریا کا شکار کرنا درست ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے روایت کی ابی مہزم سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی سے کہ نکلے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ حج کے یا عمرہ کے سو آگے سے ملی ہمکو ایک جماعت ٹڈی کی سو شروع کیا ہم نے مارنا اسکو ساتھ کوڑے اور عصا کے

ف ابواء اور ودان نام ہیں دو جگہوں کا درمیان مکے اور مدینے کے اس حدیث سے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ محرم کو مطلق شکار کا گوشت کھانا حرام ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ زندہ گورخر بھیجا تھا کہ وہ درست نہیں ہے

فقال النبي صلى الله عليه وسلم كلوه فانه من صيد البحر **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث ابي المهزم
عن ابي هريرة وابو المهزم اسمه يزيد بن سفيان وقد تكلم فيه شعبة وقد رخص قوم من اهل العلم للمحرم ان يصيد الجراد فيأكل
ورأى بعضهم ان عليه صدقة اذا اصطاده واكله **باب** ما جاء في الضبع يصيدها المحرم **حدثنا** احمد بن منيع نا اسمعيل بن
ابراهيم نا ابن جريج عن عبد الله بن عبيد بن عمير عن ابن ابي عمار قال قلت لجابر بن عبد الله الضبع اصيد هي قال نعم قال قلت آكلها
قال نعم قال قلت أقاله رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقال علي قال يحيى بن
سعيد وروى جرير بن حازم هذا الحديث فقال عن جابر عن عمر وحديث ابن جريج اصح وهو قول احمد واسحق والعمل على هذا الحديث
عند بعض اهل العلم في المحرم اذا اصاب ضبعا ان عليه الجزاء **باب** ما جاء في الاغتسال لدخول مكة **حدثنا** يحيى بن موسى
اخبرني هارون بن صالح نا عبد الرحمن بن زيد بن اسلم عن ابيه عن ابن عمر قال اغتسل النبي صلى الله عليه وسلم لدخول مكة
بفخ **قال** ابو عيسى هذا حديث غير محفوظ والصحيح ما روى نافع عن ابن عمر انه كان يغتسل لدخول مكة وبه يقول الشافعي
يستحب الاغتسال لدخول مكة وعبد الرحمن بن زيد بن اسلم ضعيف في الحديث ضعفه احمد بن حنبل وعلي بن المديني وغيرهما
ولا نعرف هذا مرفوعا الا من حديثه **باب** ما جاء في دخول النبي صلى الله عليه وسلم مكة من اعلاها وخروجه من
اسفلها **حدثنا** ابو موسى محمد بن المثنى نا سفيان بن عيينة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت لما جاء النبي
صلى الله عليه وسلم الى مكة دخلها من اعلاها وخرج من اسفلها وفي الباب عن ابن عمر **قال** ابو عيسى حديث
عائشة حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في دخول النبي صلى الله عليه وسلم مكة نهارا **حدثنا** يوسف بن عيسى نا
وكيع نا العمري عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة نهارا **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن

۱ یصیب

پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھاؤ اسکو کہ تحقیق وہ دریا کے شکار سے ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث ابی المہزم سے
اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اور ابو المہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور تحقیق کلام کی اُنمیں شعبہ نے اور تحقیق اجازت دی ہے ایک قوم نے اہل علم سے واسطے محرم
کے یہ کہ شکار کرے ٹڈی کو اور کھاوے۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر شکار کرے اسکو یا کھاوے اسکو تو اسپر صدقہ ہے **باب** اگر محرم بجو کو شکار کرے تو درست
ہے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن ابراہیم نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے عبد اللہ بن عبید بن
عمیر سے اُنہوں نے روایت کی ابن ابی عمار سے کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا حال جانور بجو کا کیا شکار ہے وہ پس کہا اُنہوں نے ہاں میں نے کہا
کہ کھاؤں میں اسکو اُسنے کہا ہاں میں نے کہا کیا فرمایا ہے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہوں نے کہا ہاں **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے
اور کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے روایت کی ہے جریر بن حازم نے یہ حدیث سو اُسنے کہا جابر سے اُنہوں نے عمر سے اور حدیث ابن جریج کی اصح ہے اور یہی
ہے قول احمد اور اسحاق کا اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہ محرم جب بجو کو شکار کرے تو اسپر بدلا ہے **باب** مکے میں داخل ہونے کے
واسطے غسل کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے اُنہوں نے کہا خبر دی مجھکو ہارون بن صالح نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمن بن زید بن
اسلم نے اپنے باپ سے اُنہوں نے روایت کی ابن عمر سے کہ حضرت نے غسل کیا واسطے داخل ہونے مکے کے فخ میں **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث محفوظ نہیں ہے اور
صحیح وہ ہے جو روایت کی گئی ہے نافع سے اُنہوں نے روایت کی ہے ابن عمر سے کہ وہ تھے غسل کرتے واسطے داخل ہونے مکے کے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں شافعی کہتے
ہیں کہ مستحب ہے غسل کرنا واسطے داخل ہونے مکے کے اور عبد الرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہے بیچ حدیث کے ضعیف کہا ہے اسکو احمد بن حنبل نے اور علی
ابن مدینی وغیرہ نے اور نہیں جانتے ہم اسکو مرفوع مگر اسی کی حدیث سے **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مکے میں بلندی کی طرف سے داخل ہونا اور نشیب
کی طرف سے نکلنا **حدیث** بیان کی ہمسے ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے روایت کی اپنے
باپ سے اُنہوں نے عائشہ سے اُنہوں نے کہا کہ جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف مکے کے تو داخل ہوئے اُسمیں بلندی کی طرف سے اور نکلے نیچے کی طرف سے اور اس
باب میں ابن عمر سے بھی روایت آئی ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مکے میں دن کو داخل ہونے **حدیث**
بیان کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے وکیع سے اُنہوں نے عمری سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکے میں دن کو **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن ہے

---

[۱] امام شافعی کے نزدیک بجو کا گوشت کھانا درست ہے بوجہ اس حدیث کے اور امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک درست نہیں اُنکے نزدیک اگر محرم بجو کا شکار کرے تو اُسکے [illegible]

له [illegible] مکے کی بلندی [illegible] طرف [illegible] اور نشیب دوسری جانب میں ہے [illegible] قریب [illegible]

باب ماجاء فی کراهیة رفع الید عند رؤیة البیت **حدثنا** یوسف بن عیسی نا وکیع نا شعبة عن ابی قزعة الباهلی عن المهاجر المکی قال سئل جابر بن عبد الله ایرفع الرجل یدیه اذا رای البیت فقال حججنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فکنا نفعله **قال** ابو عیسی رفع الید عند رؤیة البیت انما نعرفه من حدیث شعبة عن ابی قزعة واسم ابی قزعة سوید بن حجیر **باب** ماجاء کیف الطواف **حدثنا** محمود بن غیلان نا یحیی بن آدم نا سفیان عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جابر قال لما قدم النبی صلی الله علیه وسلم مکة دخل المسجد فاستلم الحجر ثم مضی علی یمینه فرمل ثلثا ومشی اربعا ثم اتی المقام فقال واتخذوا من مقام ابرهیم مصلی فصلی رکعتین والمقام بینه وبین البیت ثم اتی الحجر بعد الرکعتین فاستلمه ثم خرج الی الصفا اظنه قال ان الصفا والمروة من شعائر الله وفی الباب عن ابن عمر **قال** ابو عیسی حدیث جابر حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم **باب** ماجاء فی الرمل من الحجر الی الحجر **حدثنا** علی بن خشرم نا عبد الله بن وهب عن مالک بن انس عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم رمل من الحجر الی الحجر ثلثا ومشی اربعا وفی الباب عن ابن عمر **قال** ابو عیسی حدیث جابر حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم قال الشافعی اذا ترک الرمل عمدا فقد اساء ولا شیء علیه واذا لم یرمل فی الاشواط الثلثة لم یرمل فیما بقی وقال بعض اهل العلم لیس علی اهل مکة رمل ولا علی من احرم منها **باب** ماجاء فی استلام الحجر والرکن الیمانی دون ما سواهما **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبد الرزاق نا سفیان ومعمر عن ابن خثیم عن ابی الطفیل قال کنا مع ابن عباس ومعویة لا یمر برکن

باب خانہ کعبہ کے دیکھنے کے وقت ہاتھ اٹھانا منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابو قزعہ باہلی سے اُسنے روایت کی مہاجر مکی سے اُسنے کہا کہ سوال کیے گئے جابر بن عبد اللہ کہ اٹھاوے مرد ہاتھ اپنا جبکہ دیکھے خانہ کعبہ کو سو اُسنے کہا کہ حج کیا ہمنے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کیا ہم کرتے اسکو کہا ابو عیسی نے کہ اٹھانا ہاتھ کا وقت دیکھنے خانہ کعبہ کے سوا اسکے نہیں کہ پہچانتے ہیں ہم اسکو حدیث شعبہ سے اُسنے ابی قزعہ سے اور نام ابی قزعہ کا سوید بن حجیر ہے **باب** خانہ کعبہ کا طواف کس طرح کرنا چاہیے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن آدم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے جعفر بن محمد سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے جابر سے کہ جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے مسجد میں سو بوسہ دیا حجر اسود کو پھر چلے داہنے ہاتھ کی طرف تین بار جلدی چلے ہاتھ ہلا کر جیسے کہ پہلوان چلتے ہیں تین بار ایسے چلے موافق معمولی چال اپنی کے چار بار پھر آئے مقام ابراہیم پر پھر پڑھی یہ آیت اور پکڑو تم مقام ابراہیم کو یعنی گرد اسکی کو جاے نماز پھر پڑھی دو رکعتیں اور مقام آپ کے اور خانہ کعبہ کے درمیان تھا پھر آئے طرف حجر اسود کے بعد دو رکعتوں کے پس بوسہ دیا اسکو پھر نکلے باب الصفا سے طرف پہاڑ صفا کے گمان کرتا ہوں کہ آپ نے یہ آیت پڑھی کہ تحقیق صفا اور مروہ نشانیوں اللہ کی سے ہیں یعنی اللہ کے دین کی نشانیاں ہیں اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے کہ جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے **باب** حجر اسود سے حجر اسود تک جلدی چلنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن خشرم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن وہب نے مالک بن انس سے اُسنے روایت کی جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جلدی چلے حجر اسود سے حجر اسود تک تین بار اور معمولی چال چلے چار بار اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے شافعی نے کہا کہ اگر جان بوجھ کر پہلے تین پھیروں میں جلدی نہ چلے تو گنہگار ہوتا ہے اور نہیں ہے اسپر کوئی چیز اور جب نہ جلدی چلے پہلے تین پھیروں میں تو نہ رمل کرے بیچ اسکے جو باقی ہو اور بعضے کہتے ہیں اہل علم سے کہ نہیں ہے مکہ والوں پر جلدی چلنا اور نہ اسپر جو مکے سے احرام باندھے **باب** بیچ چومنے حجر اسود کے اور رکن یمانی کے نہ غیر اُنکے کے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے اور معمر نے ابن خثیم سے اُسنے روایت کی ابی طفیل سے اُسنے کہا تھے ہم ساتھ ابن عباس اور معاویہ کے نہیں گزرتا تھا معاویہ کسی رکن کے

---

[1] یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کا کہ ہاتھ نہ اٹھاوے کعبہ کو دیکھ کر اور امام احمد کے نزدیک ہاتھ اٹھاوے اور سفیان ثوری کا بھی یہی قول ہے اور ہاتھ اٹھانا ہی مستحب ہے

خانہ کعبہ کا طواف معروف ہے کہ سات بار گرد اس کے پھرتے ہیں جس میں ابتداء کے تین میں جلدی چلتے ہیں مونڈھے ہلا کر جیسے پہلوان چلتے ہیں اور چار پھیرے اپنی معمولی چال چلتے ہیں اور جلدی چلنے کا سبب یہ تھا کہ جب حضرت عمرۃ القضا کو آئے تو مشرکوں نے کہا کہ انکو مدینے کی تپ نے ضعیف اور سست کر دیا ہے تب آپ نے مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ اس طرح چلیں تاکہ قوت ظاہر ہو پھر بعد اس کے وہ سبب نہ رہا مگر یہ حکم باقی رہا

[2] یعنی خانہ کعبہ کے گرد دورہ کر کے ایک بار حجر اسود تک پھرنے کو شوط کہتے ہیں یعنی ایک پھیرا اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے اول تین پھیروں میں جلدی چلے اور چار پھیروں میں معمولی چال چلے، یہ طواف ہے

الا استلمه فقال له ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن يستلم الا الحجر الاسود والركن اليماني فقال معوية ليس شيء من البيت مهجورا وفي الباب عن ابن عمر قال ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم ان لا يستلم الا الحجر الاسود والركن اليماني **باب** ما جاء ان النبي صلى الله عليه وسلم طاف مضطبعا **حدثنا** محمود بن غيلان نا قبيصة عن سفيان عن ابن جريج عن عبد الحميد عن ابن يعلى عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم طاف بالبيت مضطبعا وعليه برد **قال** ابو عيسى هذا حديث الثوري عن ابن جريج لا نعرفه الا من حديثه وهو حديث حسن صحيح وعبد الحميد هو ابن جبير بن شيبة عن ابن يعلى عن ابيه وهو يعلى بن امية **باب** ما جاء في تقبيل الحجر **حدثنا** هناد نا ابو معوية عن الاعمش عن ابراهيم عن عابس بن ربيعة قال رأيت عمر بن الخطاب يقبل الحجر ويقول اني اقبلك واعلم انك حجر ولولا اني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبلك لم اقبلك وفي الباب عن ابي بكر وابن عمر **قال** ابو عيسى حديث عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم يستحبون تقبيل الحجر فان لم يمكنه ان يصل اليه استلمه بيده وقبل يده وان لم يصل اليه استقبله اذا حاذى به وكبر وهو قول الشافعي **باب** ما جاء انه يبدأ بالصفا قبل المروة **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم حين قدم مكة فطاف بالبيت سبعا واتى المقام فقرأ واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى فصلى خلف المقام ثم اتى الحجر فاستلمه ثم قال نبدأ بما بدأ الله به فبدأ بالصفا وقرأ

مگر بوسہ لیتا تھا اسکو پس کہا اسکو ابن عباس نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ تھے بوسہ دیتے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو سو معاویہ نے کہا کہ نہیں ہے کوئی چیز خانہ کعبہ سے چھوڑ دی گئی اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے یہ کہ نہ بوسہ دیا جاوے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا اس حال میں کہ آپ اضطباع کیے ہوئے تھے **حدیث** بیان کی ہم سے محمود بن غیلان نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو قبیصہ نے سفیان سے اُنہے روایت کی ابن جریج سے اُنہے عبد الحمید سے اُنہے ابن یعلی سے اُنہے اپنے باپ سے اُنہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ طواف کیا آپ نے گرد خانہ کعبہ کے اُس حال میں کہ آپ اضطباع[2] کیے تھے اور آپ پر چادر تھی کہا ابو عیسیٰ نے کہ حدیث ثوری کی ابن جریج سے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اُسی کی حدیث سے اور وہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عبد الحمید وہ ابن جبیر بن شیبہ ہیں اُنہے ابن یعلی سے اُنہے اپنے باپ سے اور وہ یعلی بن امیہ ہیں **باب** حجر اسود کو بوسہ دینے میں **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے ہمسے ابو معاویہ نے اُنہے اعمش سے اُنہے ابراہیم سے اُنہے عابس بن ربیعہ سے اُنہے کہا دیکھا میں نے عمر بن خطاب کو کہ بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو اور کہتے تھے میں بوسہ دیتا ہوں تجھکو اور میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے اور اگر نہ دیکھا ہوتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ بوسہ دیتے تھے تجھکو تو نہ بوسہ دیتا میں تجھکو اور اس باب میں ابی بکر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عمر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر ہے عمل نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ حجر اسود کو بوسہ دینا مستحب ہے اور اگر نہ ممکن ہو وے اسکو کہ پہنچے پاس اُسکے تو چھوے اُسکو ساتھ ہاتھ اپنے کے اور چومے ہاتھ اپنے کو اور اگر ہاتھ بھی اُسکی طرف نہ پہونچے تو اُسکے سامنے ہو وے جبکہ اُسکے مقابل ہو اور تکبیر کہے اور یہی ہے قول شافعی کا **باب** اسکے بیان میں کہ ابتدا صفا سے کرے پہلے مروہ کے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے جعفر بن محمد سے اُنہے روایت کی اپنے باپ سے اُنہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں آئے تو طواف کیا خانہ کعبہ کا سات بار پھر آئے مقام ابراہیم پاس پس پڑھی یہ آیت اور پکڑو تم مقام ابراہیم کو جائے نماز پس نماز پڑھی پیچھے مقام کے پھر آئے حجر اسود پاس پس بوسہ دیا اسکو پھر فرمایا شروع کرتے ہیں ہم ساتھ اُسکے جو شروع کیا ساتھ اُسکے اللہ نے سو ابتدا کیا ساتھ پہاڑ صفا کے اور پڑھی یہ آیت

---

[1] خانہ کعبہ کے چار رکن یعنے چار کونے ہیں ایک تو وہ ہے کہ اسمیں حجر اسود ہے اور وہ مشرق سامنے اُسکے ہے رکن یمانی حقیقت میں یمانی یہی ہے رکن ہے لیکن تغلیبا دونوں کو رکن یمانی کہتے ہیں اور دو رکن اور ہیں ایک رکن عراقی اور دوسرا شامی گر دونوں کو شامی کہتے ہیں اور جسمیں حجر اسود ہے وہ پورب کی طرف ہے اور رکن یمانی دکن کی طرف ہے اور رکن شامی مغرب کی طرف ہے اور رکن عراقی شمال کی جانب ہے [2] اضطباع کہتے ہیں اسکو کہ چادر داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے پر ڈال لیتے ہیں وہ بھی اظہار قوت کے لیے تھا اور یہ بھی مسنون ہے [3] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض روایتوں میں حجر اسود کو بوسہ دینا آیا ہے اور بعض میں ہاتھ لگا کر چومنا اور بعض میں اشارہ کرنا آیا ہے سو بعض ائمہ کہتے ہیں جہاں کسی طرح ممکن ہو بوسہ دیا اور کسی میں ہاتھ لگا کر چوما اور کسی میں لکڑی سے اشارہ کیا اور اسکو چوما اور یا کسی شوط کے بعد بوسہ دیا اور کسی کے بعد ہاتھ لگا کر چوما اور کسی کے بعد لکڑی سے اشارہ کیا اور اسکو چوما ۱۲ مولانا محمد اسحاق رحمۃ اللہ

ان الصفا والمروة من شعائر الله **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم انه يبدأ بالصفا قبل المروة فان بدأ بالمروة قبل الصفا لم يجزه وبدأ بالصفا واختلف اهل العلم في من طاف بالبيت ولم يطف بين الصفا والمروة حتى رجع فقال بعض اهل العلم ان لم يطف بين الصفا والمروة حتى خرج من مكة فان ذكر وهو قريب منها رجع فطاف بين الصفا والمروة وان لم يذكر حتى اتى بلاده اجزاه وعليه دم وهو قول سفيان الثوري وقال بعضهم ان ترك الطواف بين الصفا والمروة حتى رجع الى بلاده فانه لا يجزيه وهو قول الشافعي قال الطواف بين الصفا والمروة واجب لا يجوز الحج الا به **باب** ما جاء في السعي بين الصفا والمروة **حدثنا** قتيبة نا ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن طاؤس عن ابن عباس قال انما سعى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالبيت وبين الصفا والمروة ليرى المشركين قوته قال وفي الباب عن عائشة وابن عمر وجابر **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح وهو الذي يستحبه اهل العلم ان يسعى بين الصفا والمروة فان لم يسع ومشى بين الصفا والمروة رأوه جائزا **حدثنا** يوسف بن عيسى نا ابن فضيل عن عطاء بن السائب عن كثير بن جمهان قال رأيت ابن عمر يمشي في السعي فقلت له اتمشي في السعي بين الصفا والمروة فقال لئن سعيت فقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسعى ولئن مشيت فقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي وانا شيخ كبير **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روى سعيد بن جبير عن ابن عمر نحو هذا **باب** ما جاء في الطواف راكبا **حدثنا** بشر بن هلال الصواف نا عبد الوارث وعبد الوهاب الثقفي عن خالد الحذاء عن عكرمة عن ابن عباس قال طاف النبي صلى الله عليه وسلم على راحلته

کہ تحقیق صفا اور مروہ نشانیاں اللہ کی سے ہیں کہا ابو عیسی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے کہ شروع کرے ساتھ صفا کے پہلے مروہ سے پس اگر شروع کرے ساتھ مروہ کے پہلے صفا سے تو نہیں جائز ہی اسکو اور ابتدا کرے ساتھ صفا کے اور اختلاف کیا ہی اہل علم نے اُس شخص میں جو طواف کرے خانہ کعبہ کا اور نہ دوڑے درمیان صفا و مروہ کے یہان تک کہ پھر آوے سو بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر نہ طواف کرے درمیان صفا اور مروہ کے یہان تک کہ نکلے مکہ سے پس اگر یاد کرے اور وہ قریب ہو مکہ سے تو پھر آوے اور صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرے۔ اور اگر نہ یاد کرے یہان تک کہ آوے اپنے شہروں میں تو کفایت کرتا ہی اسکو اور اُسپر خون دینا واجب ہی۔ اور یہ قول سفیان ثوری کا ہی۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر طواف ترک کرے درمیان صفا اور مروہ کے یہان تک کہ پھر آوے طرف شہروں اپنے کے تو وہ اسکو کفایت نہیں کرتا اور یہ قول شافعی کا ہی۔ کہتے ہیں درمیان صفا اور مروہ کے طواف کرنا واجب ہی بدون اسکے حج درست نہیں **باب** صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی طاؤس سے اُسنے ابن عباس سے کہ سوائے اسکے نہیں کہ سعی کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ خانہ کعبہ کے اور درمیان صفا اور مروہ کے تاکہ دکھاویں مشرکین کو قوت اپنی کہا اور اس باب میں عائشہ رض اور ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسی نے کہ ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہی۔ اور اہل علم کہتے ہیں کہ مستحب ہی کہ سعی کرے درمیان صفا اور مروہ کے پس اگر نہ دوڑے اور موافق چال اپنی کے چلے درمیان صفا اور مروہ کے تو کہتے ہیں کہ جائز ہی **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن فضیل نے عطا بن سائب سے اُسنے کثیر بن جمہان سے اُسنے کہا کہ دیکھا میں نے ابن عمر کو کہ چلتے تھے مطابق چال اپنی کے درمیان صفا اور مروہ کے سو میں نے اُسکو کہا کہ تو چلتا ہی اپنی چال معمولی سے سو اُسنے کہا کہ اگر میں دوڑوں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی کہ آپ دوڑتے تھے اور اگر چلوں چال اپنی سے تو تحقیق دیکھا ہی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ چلتے تھے اپنی چال سے اور میں بوڑھا ہوں کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کی ہی سعید بن جبیر نے ابن عمر سے مثل اُسکے **باب** سوار ہو کر طواف کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے بشر بن ہلال صواف نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الوارث نے اور عبد الوہاب ثقفی نے خالد حذاء سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ طواف کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر

سلہ طیبی نے کہا صفا سے ابتدا کرنی شرط ہے نزدیک جمہور کے اور بعضے کہتے ہیں کہ ترتیب واجب نہیں بلکہ سنت ہے کہ تارک پر دم دینا لازم ہے۔ سلہ یعنی میں نے دوڑنا اسواسطے ترک کیا ہے کہ مجھکو عذر ہے کہ میں بوڑھا ہوں حاصل سلہ۔ امام مالک اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ اگر بغیر عذر کے سوار ہو کر طواف کیا بغیر کسی عذر کے تو کفایت کرتی ہی اسکو اور اسپر کوئی دم واجب نہیں اور اگر کوئی عذر ہو تو اسپر دم کا کر اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ اگر لوٹ آیا ہو تو وہ طواف جبر کرے اور کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سوار ہونا لوگوں کی وجہ سے تھا تاکہ نظر آئیں

فاذا انتهى الى الركن اشار اليه وفى الباب عن جابر وابى الطفيل وام سلمة **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح وقد كره قوم من اهل العلم ان يطوف الرجل بالبيت وبين الصفا والمروة راكبا الا من عذر وهو قول الشافعى **باب** ماجاء فى فضل الطواف **حدثنا** سفيان بن وكيع نا يحيى بن اليمان عن شريك عن ابى اسحق عن عبد الله بن سعيد بن جبير عن ابيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من طاف بالبيت خمسين مرة خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه قال وفى الباب عن انس وابن عمر **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث غريب سألت محمدا عن هذا الحديث فقال انما يروى هذا عن ابن عباس قوله **حدثنا** ابن ابى عمر نا سفيان بن عيينة عن ايوب قال كانوا يعدون عبد الله بن سعيد بن جبير افضل من ابيه وله اخ يقال له عبد الملك بن سعيد بن جبير وقد روى عنه ايضا **باب** ماجاء فى الصلوة بعد العصر وبعد المغرب فى الطواف لمن يطوف **حدثنا** ابو عمار وعلى بن خشرم قالا نا سفيان بن عيينة عن ابى الزبير عن عبد الله بن باباه عن جبير بن مطعم ان النبى صلى الله عليه وسلم قال يا بنى عبد مناف لا تمنعوا احدا طاف بهذا البيت وصلى اية ساعة شاء من ليل او نهار وفى الباب عن ابن عباس وابى ذر **قال** ابو عيسى حديث جبير بن مطعم حديث حسن صحيح وقد رواه عبد الله بن ابى نجيح عن عبد الله بن باباه ايضا وقد اختلف اهل العلم فى الصلوة بعد العصر وبعد الصبح بمكة فقال بعضهم لا بأس بالصلوة والطواف بعد العصر وبعد الصبح وهو قول الشافعى واحمد واسحق واحتجوا بحديث النبى صلى الله عليه وسلم وقال بعضهم اذا طاف بعد العصر لم يصل حتى تغرب الشمس وكذلك ان طاف بعد صلوة الصبح ايضا لم يصل حتى تطلع الشمس

تو جب پہونچتے طرف رکن کے تو اشارہ کرتے طرف اسکے۔ اور اس باب میں جابر اور ابی طفیل اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور ایک جماعت اہل علم کہتے ہیں کہ مکروہ ہے یہ کہ طواف کرے گرد خانہ کعبہ کے اور درمیان صفا اور مروہ کے سوار ہو کر مگر عذر سے اور یہ قول شافعی کا ہے **باب** طواف کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے سفیان بن وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن یمان نے شریک سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے اُسنے عبد اللہ بن سعید بن جبیر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس رضہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو طواف کرے ساتھ خانہ کعبہ کے پچاس بار تو نکلتا ہے گناہوں اپنے سے مثل اُس دن کے کہ جنا اُسکو ماں اُسکی نے کہا راوی نے اور اس باب میں انس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس رضہ کی حدیث غریب ہے میں نے محمد بخاری سے اس حدیث کا حال پوچھا سو اُسنے کہا سوا اسکے نہیں کہ روایت کیا جاتا ہے ابن عباس سے قول اُسکا **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ایوب سے کہ کہا تھے گنتے عبد اللہ بن سعید بن جبیر کو افضل اپنے باپ سے اور اسکا بھائی ہے کہا جاتا ہے اسکو عبد الملک بن سعید بن جبیر اور تحقیق روایت کی گئی ہے اُس سے بھی **باب** عصر اور مغرب کے بعد طواف میں نماز پڑھنے کا بیان واسطے اُسکے جو طواف کرے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو عمار اور علی بن خشرم نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ابی زبیر سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن باباہ سے اُسنے جبیر بن مطعم سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بنی عبد مناف نہ منع کرو کسی کو[1] طواف کرے ساتھ اس گھر کے اور نماز پڑھے جس گھڑی کہ چاہے رات سے یا دن سے اور اس باب میں ابن عباس اور ابی ذر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ جبیر بن مطعم کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا اُسکو عبد اللہ بن ابی نجیح نے عبد اللہ بن باباہ سے بھی اور تحقیق اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ نماز پڑھنے کے بعد عصر اور صبح کے مکہ میں۔ سو بعضے کہتے ہیں کہ نہیں کوئی ڈر ساتھ نماز پڑھنے کے اور طواف کرنے کے بعد عصر اور صبح کے اور یہ قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہے اور دلیل پکڑی ہے اُنھوں نے ساتھ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جو مذکور ہوئی اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر طواف کرے بعد عصر کے تو نہ نماز پڑھے یہاں تک کہ غروب ہو وے آفتاب۔ اور اسی طرح اگر طواف کرے بعد نماز صبح کے بھی تو نہ نماز پڑھے یہاں تک کہ نکلے آفتاب

---

[1] مظہر نے کہا کہ اس حدیث میں دلیل ہے کہ بہتر افضل نماز اوقات مکروہ میں مکہ میں منع نہیں بلکہ ہر وقت اُسکی فضیلت حاصل کریں یہ قول شافعی کا ہے اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ مکہ کا حکم بھی سب شہروں کی طرح ہے کراہت میں پس اوقات مکروہ میں مکہ میں بھی نفلی نماز درست نہیں۔

واحتجوا بحديث عمر انه طاف بعد صلوة الصبح فلم يصل خرج من مكة حتى نزل بذي طوى فصلى بعد ما طلعت الشمس وهو قول سفيان الثوري ومالك بن انس **باب** ما جاء ما يقرأ في ركعتي الطواف **حدثنا** ابو مصعب قراءة عن عبد العزيز بن عمران عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ في ركعتي الطواف بسورتي الاخلاص قل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد **حدثنا** هناد نا وكيع عن سفيان عن جعفر بن محمد عن ابيه انه كان يستحب ان يقرأ في ركعتي الطواف بقل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد **قال** ابو عيسى وهذا اصح من حديث عبد العزيز بن عمران وحديث جعفر بن محمد عن ابيه في هذا اصح من حديث جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم وعبد العزيز بن عمران ضعيف في الحديث **باب** ما جاء في كراهية الطواف عريانا **حدثنا** علي بن خشرم نا سفيان بن عيينة عن ابي اسحق عن زيد بن اثيع قال سألت عليا باي شيء بعثت قال باربع لا يدخل الجنة الا نفس مسلمة ولا يطوف بالبيت عريان ولا يجتمع المسلمون والمشركون بعد عامهم هذا ومن كان بينه وبين النبي صلى الله عليه وسلم عهد فعهده الى مدته ومن لا مدة له فاربعة اشهر وفي الباب عن ابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث علي حديث حسن **حدثنا** ابن ابي عمر ونصر بن علي قالا نا سفيان عن ابي اسحق نحوه وقالا زيد بن يثيع وهذا اصح **قال** ابو عيسى وشعبة وهم فيه فقال زيد بن اثيل **باب** ما جاء في دخول الكعبة **حدثنا** ابن ابي عمر نا وكيع عن اسمعيل بن عبد الملك عن ابن ابي مليكة عن عائشة قالت خرج النبي صلى الله عليه وسلم من عندي وهو قرير العين طيب النفس فرجع الي وهو حزين فقلت له فقال اني دخلت الكعبة

اور دلیل پکڑی ہے انھوں نے ساتھ حدیث عمرؓ کے کہ اُنھوں نے طواف کیا بعد نماز صبح کے سو نہ نماز پڑھی اور نکلے مکہ سے یہاں تک کہ اترے ذی طوی میں سو نماز پڑھی بعد نکلنے آفتاب کے اور یہ قول سفیان ثوری اور مالک بن انس کا ہے **باب** طواف کی دو رکعتوں میں کیا سورت پڑھی جاوے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو مصعب نے قراءۃ عبد العزیز بن عمران سے اُنھوں نے روایت کی جعفر بن محمد سے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھیں بیچ دو رکعتوں طواف کے دو سورتیں قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے سفیان سے اُنھوں نے روایت کی جعفر بن محمد سے اُنھوں نے اپنے باپ سے کہ تحقیق وہ مستحب سمجھتے تھے یہ کہ پڑھا جاوے بیچ دو رکعتوں طواف کے ساتھ قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکفرون کے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث بہت صحیح ہے حدیث عبد العزیز بن عمران سے اور حدیث جعفر بن محمد کی اپنے باپ سے اس باب میں بہت صحیح ہے حدیث جعفر بن محمد سے اُنھوں نے روایت کی اپنے باپ سے اُنھوں نے جابر سے اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبد العزیز بن عمران ضعیف ہے حدیث میں **باب** ننگے ہوکر خانہ کعبہ کو طواف کرنا منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن خشرم نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ابی اسحاق سے اُنھوں نے روایت کی زید بن اثیع سے اُنھوں نے کہا کہ میں نے علیؓ سے سوال کیا کہ آپ کس چیز کے بھیجے گئے تھے تو اُنھوں نے کہا ساتھ چار چیزوں کے یہ کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں مگر مسلمان اور نہ گھومے گرد کعبہ کے ننگا آدمی[1] اور نہ جمع ہوں مسلمان اور مشرکین پیچھے اس سال کے اور وہ شخص کہ ہووے درمیان اُسکے اور درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد تو عہد اُسکا اُسکی مدت تک ہے۔ اور جسکی کوئی مدت مقرر نہیں تو اُسکے واسطے چار[2] مہینے ہیں۔ اور اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے کہ علی رضہ کی حدیث حسن ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر اور نصر بن علی نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے ابی اسحاق سے مثل اُسکے اور کہا اُن دونوں نے زید بن یثیع اور یہ بہت صحیح ہے **کہا** ابو عیسی نے کہ شعبہ نے وہم کیا ہے اسمیں سو کہا زید بن اثیل **باب** کعبہ میں داخل ہونے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اسماعیل بن عبد الملک سے اُنھوں نے روایت کی ابن ابی ملیکہ سے اُنھوں نے عائشہؓ سے اُنھوں نے کہا نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک میرے سے اور وہ ٹھنڈی آنکھ اور خوش جی سے تھے پھر آئے طرف میرے اور آپ غمناک تھے سو میں نے اُسکا سبب پوچھا سو فرمایا کہ میں داخل ہوا کعبہ میں

---

[1] یعنی منع کیا اسکو آپ نے اسواسطے کہ جاہلیت کے زمانہ میں مشرکین ننگے ہوکر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جن کپڑوں سے ہم گناہ کرتے تھے اسکو پہنکر طواف کرنا بے ادبی ہے ہم ان کپڑوں میں کیوں طواف کریں پھر منع ہوا [2] یعنی اسکو چار مہینے کی مہلت ہے خواہ مسلمان ہو جاوے یا لڑائی کا سامان کرے یا جزیہ دینا قبول کرے ۱۲

وددت انی لم اکن فعلت انی اخاف ان اکون اتعبت امتی من بعدی **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی الصلوٰة فی الکعبة **حدثنا** قتیبة نا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن ابن عمر عن بلال ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی فی جوف الکعبة قال ابن عباس لم یصل ولکنه کبر وفی الباب عن اسامة بن زید والفضل بن عباس وعثمان بن طلحة وشیبة بن عثمان **قال** ابو عیسیٰ حدیث بلال حدیث حسن صحیح والعمل علیه عند اکثر اهل العلم لا یرون بالصلوٰة فی الکعبة بأسا وقال مالک بن انس لا بأس بالصلوٰة النافلة فی الکعبة وکره ان یصلی المکتوبة فی الکعبة وقال الشافعی لا بأس ان یصلی المکتوبة والتطوع فی الکعبة لان حکم النافلة والمکتوبة فی الطهارة والقبلة سواء **باب** ما جاء فی کسر الکعبة **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داود عن شعبة عن ابی اسحٰق عن الاسود بن یزید ان ابن الزبیر قال له حدثنی بما کانت تفضی الیک ام المؤمنین یعنی عائشة فقال حدثتنی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لها لولا ان قومک حدیث عهد بالجاهلیة لهدمت الکعبة وجعلت لها بابین فلما ملک ابن الزبیر هدمها وجعل لها بابین **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی الصلوٰة فی الحجر **حدثنا** قتیبة نا عبد العزیز بن محمد عن علقمة بن ابی علقمة عن ابیه عن عائشة قالت کنت احب ان ادخل البیت فاصلی فیه فاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم بیدی فادخلنی الحجر وقال صلی فی الحجر ان اردت دخول البیت فانما هو قطعة من البیت

اور دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ نہ کرتا میں جو کیا میں نے ڈرتا ہوں کہ تعب میں ڈالوں امت اپنی کو پیچھے اپنے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمسکو حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی ابن عمر رض سے اُسنے روایت کی بلال سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی بیچ جوف کعبہ کے ابن عباس رض نے کہا کہ آپ نے نماز نہیں پڑھی لیکن آپ نے تکبیر کہی۔ اور اس باب میں اسامہ بن زید اور فضل بن عباس رض اور عثمان بن طلحہ رض اور شیبہ بن عثمان رض سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ بلال رض کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہیں کہ کعبے میں نماز پڑھنے کا کچھ ڈر نہیں اور مالک بن انس رض نے کہا کہ نہیں کوئی ڈر ساتھ نماز نفل کے بیچ کعبے کے اور کہا کہ فرض نماز پڑھنی کعبے میں مکروہ ہے۔ اور امام شافعی رح کہتے ہیں کہ نہیں کوئی ڈر یہ کہ پڑھے نماز فرض اور نفل کعبے میں۔ اسواسطے کہ حکم نفل اور فرض کا بیچ طہارت اور قبلے کے برابر ہے **باب** کعبے کے توڑنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد نے شعبہ سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے اُسنے اسود بن یزید سے کہ ابن زبیر نے کہا اُسکو کہ حدیث بیان کر مجھسے ساتھ اسکے کہ حدیث بیان کرتی تھی طرف تیرے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رض سو اُسنے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے اُسنے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُسکو کہ اگر نہوتی قوم تیری قریب زمانہ ساتھ جاہلیت کے تو البتہ توڑتا میں کعبے کو اور کرتا میں واسطے اُسکے دو دروازے سو جب حاکم ہوے ابن زبیر توڑ ڈالا اُسکو اور کیے واسطے اُسکے دو دروازے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** حطیم میں نماز پڑھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز بن محمد نے علقمہ بن ابی علقمہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رض سے اُسنے کہا کہ تھی میں دوست رکھتی یہ کہ داخل ہوں خانہ کعبہ میں اور نماز پڑھوں میں بیچ اُسکے سو پکڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میرا اور داخل کیا مجھکو حطیم میں اور فرمایا کہ نماز پڑھ حطیم میں اگر ارادہ کرے تو داخل ہونے کعبے کا سو اُسکے نہیں کہ وہ ایک ٹکڑا ہے کعبے سے

---

[۱] سب اہل حدیث کا اتفاق ہے کہ بلال کی حدیث مقدم ہے ابن عباس کی حدیث پر اسلیے کہ وہ مثبت ہے اور وہ ساتھ اسکے زیادتی ہے پس لا جب ہے ترجیح اسکی ۱۲ طیبی

[۲] یعنے ابھی تازہ مسلمان ہوے ہیں سو اُنہیں خوب نہیں بھاتا اگر میں کعبے کو توڑوں تو وہ خلاف کریں گے اور کہینگے کہ کیسا پیغمبر ہے کہ کعبے کو توڑتا ہے ولیکن عبد اللہ بن زبیر نے بموجب اس حدیث کے جو آپ سے سنی کعبے کو ڈھاکر بناء ابراہیم پر بنا لیا سو حجاج نے پھر ڈھاکر اسی طرح بنایا [۳] حطیم ایک مکان کا نام ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بنایا تھا تو کعبے میں داخل تھا جب قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے کعبہ بنایا تو اس میں چند گز مکان کو کعبے سے [illegible] کر دیا کعبے کا ایوان اُسی طرح ہے وہ دیوار سے گھیرا ہوا ہے *

ولكن قومك استقصروه حين بنوا الكعبة فاخرجوه من البيت **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وعلقمة
بن ابي علقمة هو علقمة بن بلال **باب** ما جاء في فضل الحجر الاسود والركن والمقام **حدثنا** قتيبة نا جرير عن عطاء
بن السائب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نزل الحجر الاسود من الجنة وهو
اشد بياضا من اللبن فسودته خطايا بني آدم وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث
ابن عباس حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة نا يزيد بن زريع عن رجاء ابي يحيى قال سمعت مسافعا الحاجب يقول
سمعت عبد الله بن عمرو يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الركن والمقام ياقوتتان من ياقوت الجنة
طمس الله نورهما ولو لم يطمس نورهما لاضاءتا ما بين المشرق والمغرب **قال** ابو عيسى هذا يروى عن عبد الله بن عمرو موقوفا
قوله وفيه عن انس ايضا وهو حديث غريب **باب** ما جاء في الخروج الى منى والمقام بها **حدثنا** ابو سعيد الاشج
نا عبد الله بن الاجلح عن اسمعيل بن مسلم عن عطاء عن ابن عباس قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى الظهر
والعصر والمغرب والعشاء والفجر ثم غدا الى عرفات **قال** ابو عيسى واسمعيل بن مسلم قد تكلم فيه **حدثنا** ابو سعيد الاشج
نا عبد الله بن الاجلح عن الاعمش عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى بمنى الظهر والفجر ثم
غدا الى عرفات وفي الباب عن عبد الله بن الزبير وانس **قال** ابو عيسى حديث مقسم عن ابن عباس قال علي بن المديني
قال يحيى قال شعبة لم يسمع الحكم من مقسم الا خمسة اشياء وعدها وليس هذا الحديث فيما عد شعبة **باب** ما جاء
ان منى مناخ من سبق **حدثنا** يوسف بن عيسى ومحمد بن ابان قالا

ولیکن تیری قوم نے چھوڑا اسکو جبکہ بنایا کعبے کو سو نکالا اسکو کعبے سے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علقمہ بن ابی علقمہ وہی علقمہ بن بلال ہیں **باب**
حجر اسود اور رکن اور مقام کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو جریر نے عطا ابن سائب سے اُنہنے روایت کی سعید بن
جبیر سے اُنہنے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُترا حجر اسود بہشت سے اور وہ تھا زیادہ سفید دودھ سے پس[2] سیاہ کر دیا اسکو گناہوں
بنی آدم نے۔ اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی
ہمسے قتیبہ نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے رجاء سے اُنہنے روایت کی ابی یحییٰ سے اُنہنے کہا سنا میں نے مسافع حاجب سے کہتا تھا سنا میں نے
عبد اللہ بن عمرو سے کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق حجر اسود اور مقام[1] ابراہیم دو یاقوت ہیں یاقوتوں بہشت
سے دور کیا اللہ تعالیٰ نے نور اُن دونوں کا اور اگر نہ دور کرتا نور اُنکا تو البتہ روشن کر دیتے اُس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے
کہ مروی ہے ابن عمرو سے قول اُنکا موقوف اور اُسمیں انسؓ سے بھی روایت آئی ہے اور یہ حدیث غریب ہے **باب** منا کی طرف نکلنے اور اسمیں مقام کرنا
حدیث بیان کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن اجلح نے اسمٰعیل بن مسلم نے اُنہنے روایت کی عطا سے اُنہنے ابن
عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نماز پڑھائی منا میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر کی پھر صبح کو گئے طرف عرفات کے **کہا**
ابو عیسیٰ نے کہ اسمٰعیل بن مسلم میں کلام کیا گیا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن اجلح نے اعمش سے
اُنہنے روایت کی حکم سے اُنہنے مقسم سے اُنہنے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی منا میں ظہر اور فجر کی پھر اول گئے
طرف عرفات کے اور اس باب میں عبد اللہ بن زبیر اور انسؓ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ حدیث مقسم کی ابن عباس سے
کہا علی بن مدینی نے کہ کہا یحییٰ نے کہ کہا شعبہ نے کہ حکم نے نہیں سنا مقسم سے مگر پانچ[3] چیزیں اور گنا انکو اور نہیں ہے یہ حدیث بیچ اُسکے
جو گنا شعبہ نے **باب** منا جگہ اُس شخص کی ہے جو پہلا پہونچے[4] **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے اور محمد بن ابان نے اُنھوں نے کہا

---

[1] مقام ابراہیم اُس پتھر کا نام ہے جسمیں کہ حضرت ابراہیم کے قدم کا نشان ہے۔ [2] یعنے کافروں نے جو اسکو ہاتھ لگائے تو اُنکے گناہوں کی تاثیر سے سیاہ ہو گیا پس جب پتھروں کا یہ اثر ہوا تو کیا حال ہے اُنکے دلوں کا بسبب کرنے گناہوں کے۔ [3] شاید [illegible] کی ہے کہ ایمان [illegible] ہو۔ [4] یعنے خصوصیت اسمیں ساتھ سبقت کے ہے نہ ساتھ مکان بنانے کے یعنے منا میں جگہ ہر کسی شخص کے لیے اُسمیں خصوصیت نہیں بلکہ جو کوئی منا میں کسی جگہ آگے پہونچے وہی اُسکا مستحق ہے اور نیز اگر اسمیں کوئی مکان بنایا جاوے تو اُسمیں سایہ میں بہت ہو جاوینگی پس مکان تنگ ہو جاویگا اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک حرم کی زمین کل وقف ہے کسی کو جائز نہیں کہ اسکا مالک بنے۔

نا وكيع عن اسرائيل عن ابراهيم بن مهاجر عن يوسف بن ماهك عن امه مسيكة عن عائشة قالت قلنا يا رسول الله الا نبني لك بناء يظلك بمنى قال لا منى مناخ من سبق **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن **باب** ما جاء في تقصير الصلوٰة بمنى **حدثنا** قتيبة نا ابو الاحوص عن ابي اسحٰق عن حارثة بن وهب قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم بمنى امن ما كان الناس واكثره ركعتين وفي الباب عن ابن مسعود وابن عمر وانس **قال** ابو عيسى حديث حارثة بن وهب حديث حسن صحيح وروى عن ابن مسعود انه قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم بمنى ركعتين ومع ابي بكر ومع عمر ومع عثمان ركعتين صدرا من امارته وقد اختلف اهل العلم في تقصير الصلوٰة بمنى لاهل مكة فقال بعض اهل العلم ليس لاهل مكة ان يقصروا الصلوٰة بمنى الا من كان بمنى مسافرا وهو قول ابن جريج وسفيان الثوري ويحيى بن سعيد القطان والشافعي واحمد واسحٰق وقال بعضهم لا باس لاهل مكة ان يقصروا الصلوٰة بمنى وهو قول الاوزاعي ومالك وسفيان بن عيينة وعبد الرحمٰن بن مهدي **باب** ما جاء في الوقوف بعرفات والدعاء فيها **حدثنا** قتيبة نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن عمرو بن عبد الله بن صفوان عن يزيد بن شيبان قال اتانا ابن مربع الانصاري ونحن وقوف بالموقف مكانا يباعده عمرو فقال اني رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم اليكم يقول كونوا على مشاعركم فانكم على ارث من ارث ابرهيم وفي الباب عن علي وعائشة وجبير بن مطعم والشريد بن سويد الثقفي **قال** ابو عيسى حديث ابن مربع حديث حسن لا نعرفه الا من حديث ابن عيينة عن عمرو بن دينار وابن مربع اسمه يزيد بن مربع الانصاري وانما يعرف له هذا الحديث الواحد

حدثنا محمد بن عبد الاعلى الصنعاني البصري نا محمد بن عبد الرحمٰن الطفاوي

خبر دی ہمکو وکیع نے اسرائیل سے اُسنے روایت کی ابرہیم بن مہاجر سے اُسنے یوسف بن ماہک سے اُسنے اپنی ماں مسیکہ سے کہ عائشہ نے کہا کہ ہمنے کہا یا رسول اللہ کیا نہ بناویں ہم واسطے آپ کے ایک مکان جو سایہ کرے آپ کو منا میں فرمایا نہیں منا جگہ اونٹ بٹھانے اُس شخص کی ہے جو پہلے پہونچے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **باب** منا میں نماز کا قصر کرنا درست ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی حارثہ بن وہب سے اُسنے کہا کہ نماز پڑھی میں نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منا میں دو رکعتیں اور لوگ بہت امن میں تھے۔ اور اس باب میں ابن مسعود اور ابن عمر اور انس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حارثہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منا میں دو رکعتیں اور ساتھ ابی بکر و عمر اور عثمان کے دو رکعتیں ابتداء خلافت اُنکی سے اور تحقیق اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ قصر کرنے نماز کے منا میں واسطے رہنے والوں مکہ کے سو بعضے اہل علم کہتے ہیں کہ نہیں درست ہے واسطے اہل مکہ کے یہ کہ قصر کریں نماز کو منا میں مگر جو ہووے منا میں مسافر اور یہ قول ابن جریج اور سفیان ثوری اور یحیی بن سعید قطان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نہیں ڈر ہے واسطے اہل مکہ کے یہ کہ قصر کریں نماز کو منا میں اور یہ قول اوزاعی اور مالک اور سفیان بن عیینہ اور عبد الرحمٰن بن مہدی کا ہے **باب** عرفات میں ٹھہرے ہونے اور اُسمیں دعا کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی عمرو بن عبد اللہ بن صفوان سے اُسنے یزید بن شیبان سے کہ آیا ہمارے پاس ابن مربع انصاری اور ہم عرفات میں ٹھہرے تھے ایک مکان میں جسکو دور بیان کرتا تھا عمرو جگہ ٹھہرنے امام کے سے سو اُسنے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں طرف تمہارے فرماتے ہیں حضرت کہ واسطے تمہارے یہی ٹھہر رہو اوپر جگہ عبادت اپنی کے پس تحقیق تم ہو اوپر میراث کے بیچ میراث کے میراث باپ اپنے کے کہ ابراہیم ہیں اور اس باب میں علی اور عائشہ اور جبیر بن مطعم اور شرید بن سوید ثقفی سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے مربع کی حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث ابن عیینہ سے اُسنے عمرو بن دینار سے اور ابن مربع کا نام یزید بن مربع انصاری ہے اور نہیں پہچانی جاتی ہے واسطے اُسکے مگر صرف ایک حدیث **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن عبد الرحمٰن طفاوی نے

سلہ یہ آیت لیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ الا مین اگرچہ قصر کا حکم تقیید ہو ساتھ حالت خوف کے لیکن یہ قید باقی نہیں بلکہ حالت امن میں بھی نماز قصر کرنا درست ہے ۱۲ سلہ عاس یعنی دور تھے مرقوم جبیل الا کے نزدیک ایک موقف تھا عرفات میں کہ وہاں ٹھہرتے تھے اور موقف یزید بن شیبان کا بہت دور تھا موقف آنحضرت سے کہ موقف امام ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حوالہ کیا کہ یہی بات کی دہ خواست کرتے تھے کہ تب سے غریب ٹھہرے ہوں سو انہوں نے کہلا بھیجا کہ اپنے موقف ہی پر ٹھہرے رہو کہ وہ سب موقف ہے دوری اور نزدیکی میں امام کچھ فرق نہیں

نا هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كانت قريش ومن كان على دينها وهم الحمس يقفون بالمزدلفة يقولون نحن قطين الله وكان من سواهم يقفون بعرفة فانزل الله عز وجل ثم افيضوا من حيث افاض الناس **قال ابو عيسى** هذا حديث حسن صحيح ومعنى هذا الحديث ان اهل مكة كانوا لا يخرجون من الحرم وعرفات خارج عن الحرم فاهل مكة كانوا يقفون بالمزدلفة ويقولون نحن قطين الله يعني سكان الله ومن سوى اهل مكة كانوا يقفون بعرفات فانزل الله تعالى ثم افيضوا من حيث افاض الناس والحمس هم اهل الحرم **باب ما جاء ان عرفة كلها موقف** **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو احمد الزبيري نا سفيان عن عبد الرحمن بن الحارث بن عياش بن ابي ربيعة عن زيد بن علي عن ابيه عن عبيد الله بن ابي رافع عن علي بن ابي طالب قال وقف رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرفة فقال هذه عرفة وهو الموقف وعرفة كلها موقف ثم افاض حين غربت الشمس واردف اسامة بن زيد وجعل يشير بيده على هيئته والناس يضربون يمينا وشمالا لا يلتفت اليهم ويقول يا ايها الناس عليكم السكينة ثم اتى جمعا فصلى بهم الصلوتين جميعا فلما اصبح اتى قزح ووقف عليه وقال هذا قزح وهو الموقف وجمع كلها موقف ثم افاض حتى انتهى الى وادي محسر فقرع ناقته فخبت حتى جاوز الوادي فوقف واردف الفضل ثم اتى الجمرة فرماها ثم اتى المنحر فقال هذا المنحر ومنى كلها منحر واستفتته جارية شابة من خثعم فقالت ان ابي شيخ كبير قد ادركته فريضة الله في الحج افيجزي ان احج عنه قال حجي عن ابيك قال ولوى عنق الفضل فقال العباس يا رسول الله لم لويت عنق ابن عمك

اُنسے کہا خبردی ہمکو ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اُنہوں نے روایت کی عائشہؓ سے اُنہوں نے کہا کہ قریش اور جو کہ تھا اُنکے دین پر اور وہ حمس تھے کھڑے ہوتے تھے مزدلفہ میں اور کہتے تھے کہ ہم اللہ کے گھر میں رہنے والے ہیں اور سوا اُنکے اور سب ٹھہرتے تھے میدان عرفہ میں سو اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت پھر پھرو اُس جگہ سے جہاں سے پھرتے ہیں لوگ **کہا ابو عیسیٰ** نے یہ حدیث حسن ہے صحیح اور معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ مکہ والے نہ نکلتے تھے حرم سے اور عرفات خارج ہے حرم سے سو مکہ والے تھے کھڑے ہوتے تھے مزدلفہ میں اور کہتے تھے کہ ہم اللہ کے گھر کے رہنے والے ہیں اور اہل مکہ کے سوا اور سب لوگ تھے ٹھہرتے تھے میدان عرفات میں سو اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت پھر پھرو اُس جگہ سے کہ پھرتے ہیں لوگ اور حمس وہ اہل حرم تھے **باب** عرفات تمام جگہ وقوف کی ہے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنسے کہا خبردی ہمکو ابو احمد زبیری نے اُنسے کہا خبردی ہمکو سفیان نے عبدالرحمن بن حارث بن عیاش بن ابی ربیعہ سے اُنہوں نے روایت کی زید بن علی سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عبید اللہ بن ابی رافع سے اُنہوں نے علی بن ابی طالب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے عرفات میں اور فرمایا میدان عرفات کا یہی ہے اور یہی ہے جگہ ٹھہرنے کی اور عرفات تمام جگہ ٹھہرنے کی ہے پھر آپ پھرے جبکہ غروب ہوا آفتاب اور اپنے پیچھے سوار کیا اسامہ کو اور اشارہ کرنے لگے ہاتھ اپنے سے اپنی ہیئت پر اور آدمی مارتے تھے داہنے اور بائیں اونٹوں کو اور التفات نہ کرتے تھے آپ طرف اُنکے اور فرماتے تھے اے لوگو لازم ہے تم کو وقار پھر آئے مزدلفہ میں سو پڑھائیں آپ نے لوگوں کو دو نمازیں اکٹھی یعنی دونوں کو جمع کیا ایک وقت میں سو جب صبح کی آپ نے تو آئے قزح میں اور فرمایا کہ یہ قزح ہے اور یہی ہے جگہ ٹھہرنے کی اور مزدلفہ تمام جگہ ٹھہرنے کی ہے پھر پھرے یہاں تک کہ پہنچے وادی محسر میں پس ہانک دی اونٹنی اپنی کو تھوڑی سی سو تیز چلی یہاں تک کہ آگے بڑھے وادی سے سو وہاں کھڑے ہوئے اور پیچھے سوار کیا آپ نے ابن فضل کو یہاں تک کہ آئے جمرہ کے پاس پس پھینکی اُسپر کنکریاں پھر آئے طرف جگہ قربانی کرنے کے سو فرمایا کہ یہی جگہ قربانی کی ہے اور منا تمام جگہ قربانی کی ہے اور مسئلہ پوچھا آپ سے ایک لڑکی جوان نے خثعم سے سو اُسنے عرض کی کہ تحقیق باپ میرا بڈھا ہے پایا اُسکو اللہ کے فرض نے بیچ حج کے یعنی نہیں ٹھہر سکتا سواری پر پس کیا کفایت کرتا ہے اگر حج کروں میں طرف اُسکے سے فرمایا حج کر باپ اپنے کی طرف سے اور کہا کہ پھیر دی آپ نے گردن فضل کی سو عباسؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ کس واسطے پھیری آپ نے گردن بیٹے چچا اپنے کی

---

[1] یعنی اطمینان سے چلیے۔ [2] یعنی دونوں کو ساتھ ساتھ ادا کیا۔ [3] قزح ایک پہاڑ ہے مزدلفہ میں امام اُسکے پاس کھڑا ہوتا ہے۔ [4] محسر ایک جگہ کا نام ہے درمیان مزدلفہ اور منا کے اور سبب آپکے جلدی چلنے کا یہ تھا کہ [illegible] وہاں سے جلدی گذرتے واسطے عبرت کے اور [illegible] اصحاب فیل ہلاک ہوئے تھے وہاں سے جلدی گذرے [illegible] جلدی گذرنا وہاں سے [5] حاصل یہ ہے کہ اُس عورت کا باپ [illegible] اُسکو [illegible] بدون حج کئے [illegible] اور اگر کرنے والا [illegible] ہے بعد موت کے بھی اگر وصیت کرے [illegible] اور اگر [illegible] بعد موت کے [illegible] درست ہے

قال رأيت شابا وشابة فلم آمن الشيطان عليهما فأتاه رجل فقال يا رسول الله اني افضت قبل ان احلق قال احلق او قصر ولا حرج قال فجاء آخر فقال يا رسول الله اني ذبحت قبل ان ارمي قال ارم ولا حرج قال ثم اتى البيت فطاف به ثم اتى زمزم فقال يا بني عبد المطلب لولا ان يغلبكم عليه الناس لنزعت وفي الباب عن جابر **قال** ابو عيسى حديث علي حديث حسن صحيح لا نعرفه من حديث علي الا من هذا الوجه من حديث عبد الرحمن بن الحارث بن عياش وقد رواه غير واحد عن الثوري مثل هذا والعمل على هذا عند اهل العلم رأوا ان يجمع بين الظهر والعصر بعرفة في وقت الظهر وقال بعض اهل العلم اذا صلى الرجل في رحله ولم يشهد الصلوة مع الامام ان شاء جمع هو بين الصلوتين مثل ما صنع الامام وزيد بن علي هو ابن حسين بن علي بن ابي طالب **باب** ما جاء في الافاضة من عرفات **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع وبشر بن السري وابو نعيم قالوا نا سفيان بن عيينة عن ابي الزبير عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم اسرع في وادي محسر وزاد فيه بشر وافاض من جمع وعليه السكينة وامرهم بالسكينة وزاد فيه ابو نعيم وامرهم ان يرموا بمثل حصى الخذف وقال لعلي لا اراكم بعد عامي هذا وفي الباب عن اسامة بن زيد **قال** ابو عيسى حديث جابر حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الجمع بين المغرب والعشاء بالمزدلفة **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد القطان نا سفيان الثوري عن ابي اسحق عن عبد الله بن مالك ان ابن عمر صلى بجمع فجمع بين الصلوتين باقامة وقال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل مثل هذا في هذا المكان **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن اسمعيل بن ابي خالد عن ابي اسحق عن سعيد بن جبير عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله قال محمد بن بشار قال يحيى والصواب حديث سفيان وفي الباب عن علي وابي ايوب وعبد الله بن مسعود وجابر واسامة بن زيد **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر برواية سفيان اصح من رواية اسمعيل بن ابي خالد وحديث سفيان

فرمایا دیکھا میں نے جوان مرد اور جوان عورت کو سو نہ بے خوف ہوا میں شیطان سے اوپر ان کے سو آپ پاس ایک مرد آیا سو اُسنے عرض کی یارسول اللہ طواف زیارت کیا میں نے خانہ کعبہ کا پہلے سر منڈانے سے فرمایا اب سر منڈا اور نہیں کچھ گناہ یا بال کترا اور نہیں کچھ گناہ اور کہا کہ ایک مرد اور آیا سو اُسنے عرض کی کہ یارسول اللہ قربانی کی میں نے پہلے کنکریاں مارنے کے مناروں پر فرمایا آپ نے پھینک کنکریاں اور نہیں ہے کچھ گناہ پھر آئے خانہ کعبہ میں پس طواف کیا گرد اسکے پھر آئے کنوے زمزم پر سو فرمایا کہ اے بنی عبد المطلب اگر نہ ہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کرینگے لوگ تمپر پانی پلانے کے تو البتہ کھینچتا میں پانی ساتھ تمہارے اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے علی کی حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے حدیث عبد الرحمن بن حارث بن عیاش سے اور تحقیق روایت کی ہے بہت لوگوں نے یہ حدیث ثوری سے مثل اسکے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ جمع کیا جاوے درمیان ظہر اور عصر کے عرفات میں بیچ وقت ظہر کے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب نماز پڑھے مرد اپنی جگہ میں اور نہ حاضر ہووے ساتھ نماز امام کے اگر چاہے تو جمع کرے درمیان دو نمازوں کے مثل اسکے کہ کیا ہے امام نے اور زید بن علی وہی ابن حسین بن علی بن ابی طالب ہیں **باب** عرفات سے پھرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اور بشر بن سری اور ابو نعیم نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ابی زبیر سے اُسنے روایت کی جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جلدی چلے وادی محسر میں اور زیادہ کیا بیچ اُسکے بشر نے کہ پھرے مزدلفہ سے اور اوپر تھی تسکین چلنے میں اور حکم کیا لوگوں کو ساتھ آہستہ چلنے کے اور زیادہ کیا بیچ اُسکے ابو نعیم نے اور حکم کیا انکو کہ ماریں ساتھ مانند کنکریوں خذف کے یعنی چنے کے برابر اور فرمایا حضرت نے اصحاب کو شاید کہ میں نہ دیکھوں تمکو پیچھے اس سال کے اور اس باب میں اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے جابر کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نماز کو جمع کرکے پڑھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید قطان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ثوری نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن مالک سے کہ ابن عمر نے نماز پڑھی مزدلفہ میں سو جمع کیا درمیان دو نمازوں کے ساتھ ایک اقامت کے اور کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا مثل اسکے اس مکان میں **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور کہا محمد بن بشار نے کہ کہا یحییٰ نے کہ صواب حدیث سفیان کی ہے اور اس باب میں علی اور ابی ایوب اور عبد اللہ بن مسعود اور جابر اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی روایت سفیان سے بہت صحیح ہے روایت اسمٰعیل بن ابی خالد سے اور سفیان کی حدیث

[illegible]

لحدیث حسن صحیح قال وروی اسرائیل هذا الحدیث عن ابی اسحق عن عبد الله وخالد ابنی مالک عن ابن عمر وحدیث سعید بن جبیر عن ابن عمر هو حدیث حسن صحیح ایضا رواه سلمة بن کهیل عن سعید بن جبیر واما ابو اسحق فانما روی عن عبد الله وخالد ابنی مالک عن ابن عمر والعمل علی هذا عند اهل العلم انه لا یصلی صلوة المغرب دون جمع فاذا اتی جمعا وهو المزدلفة جمع بین الصلوتین باقامة واحدة ولم یتطوع فیما بینهما وهو الذی اختاره بعض اهل العلم وذهبوا الیه وهو قول سفیان الثوری قال سفیان وان شاء صلی المغرب ثم تعشی ووضع ثیابه ثم اقام فصلی العشاء وقال بعض اهل العلم یجمع بین المغرب والعشاء بالمزدلفة باذان واقامتین یوذن لصلوة المغرب ویقیم ویصلی المغرب ثم یقیم ویصلی العشاء وهو قول الشافعی **باب** ما جاء من ادرک الامام بجمع فقد ادرک الحج **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید وعبد الرحمن بن مهدی قالا نا سفیان عن بکیر بن عطاء عن عبد الرحمن بن یعمر ان ناسا من اهل نجد اتوا رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو بعرفة فسألوه فامر منادیا فنادی الحج عرفة من جاء لیلة جمع قبل طلوع الفجر فقد ادرک الحج ایام منی ثلثة فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیه ومن تاخر فلا اثم علیه قال محمد وزاد یحیی واردف رجلا فنادی به **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن سفیان الثوری عن بکیر بن عطاء عن عبد الرحمن بن یعمر عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه بمعناه قال وقال ابن ابی عمر قال سفیان بن عیینة وهذا اجود حدیث رواه سفیان الثوری **قال** ابو عیسی والعمل علی حدیث عبد الرحمن بن یعمر عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم انه من لم یقف بعرفات قبل طلوع الفجر فقد فاته الحج ولا یجزی عنه ان جاء بعد طلوع الفجر ویجعلها عمرة وعلیه الحج من قابل وهو قول الثوری والشافعی واحمد واسحق وقد روی شعبة عن بکیر بن عطاء نحو حدیث الثوری قال وسمعت الجارود یقول سمعت وکیعا یقول وروی

حسن صحیح ہے اور روایت کی اسرائیل نے یہ حدیث ابی اسحق سے انہوں نے عبد اللہ اور خالد بیٹوں مالک سے انہوں نے ابن عمر سے اور حدیث سعید بن جبیر کی ابن عمر سے حسن صحیح ہے اور بھی روایت کی یہ سلمہ بن کہیل نے سعید بن جبیر سے اور لیکن ابو اسحق سو انہوں نے نہیں روایت کی مگر انہوں نے عبد اللہ اور خالد بیٹوں مالک سے ابن عمر سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ نہ پڑھے نماز مغرب کی سوا مزدلفہ کے سو جب آوے مزدلفہ میں ہو تو جمع کرے درمیان دو نمازوں کے ساتھ ایک تکبیر کے اور نفل نہ پڑھے درمیان ان دونوں کے اور یہی ہے جسکو اختیار کیا ہے بعض اہل علم نے اور گئے ہیں طرف اسکے اور یہ قول سفیان ثوری کا ہے سفیان نے کہا اور اگر چاہے تو پڑھے مغرب پھر کھانا کھاوے اور رکھے کپڑے اپنے پھر تکبیر کہے پس پڑھے نماز عشا کی اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جمع کرے درمیان مغرب اور عشا کے بیچ مزدلفہ کے ساتھ ایک اذان اور دو تکبیروں کے اذان کہے واسطے مغرب کے اور تکبیر کہے اور پڑھے مغرب پھر تکبیر کہے اور پڑھے نماز عشا کی اور یہ قول شافعی کا ہے **باب**

جسنے پایا امام کو مزدلفہ میں تو اسنے پایا حج کو **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے ان دونوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے بکیر بن عطا سے انہوں نے روایت کی عبد الرحمن بن یعمر سے کہ چند آدمی اہل نجد سے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ عرفات میں تھے سو انہوں نے آپ سے پوچھا سو حکم کیا حضرت نے پکارنے والے کو سو اسنے پکارا کہ حج عرفہ میں ہے جو آوے رات مزدلفہ میں پہلے پھٹنے فجر کے تو پایا اسنے حج کو دن منا کے تین ہیں یعنی گیارھویں بارھویں تیرھویں پس جو شخص کہ جلدی کرے بیچ دو دن کے پس نہیں ہے گناہ اسپر اور جو شخص کہ تاخیر کرے پس نہیں گناہ اسپر کہا محمد نے اور زیادہ کیا یحییٰ نے اور پیچھے سوار کیا اپنے ایک مرد کو پس پکارا ساتھ اسکے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے سفیان ثوری سے انہوں نے روایت کی بکیر بن عطا سے انہوں نے عبد الرحمن بن یعمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اسی کے معنی میں کہا اور کہا ابن ابی عمر نے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے کہ یہ بہت کھری حدیث ہے جو سفیان ثوری نے روایت کی ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور عمل عبد الرحمن بن یعمر کی حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہم سے کہ جو کوئی نہ ٹھہرے عرفات میں پہلے طلوع فجر کے تو تحقیق فوت ہوا اس سے حج اور نہیں کفایت کرتا اس سے اگر آوے بعد طلوع فجر کے اور کرے اسکو عمرہ یعنی عمرہ کرکے احرام سے نکل آوے اور اسپر حج ہے آیندہ سال کو یہ قول ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحق کا ہے اور تحقیق روایت کی ہے شعبہ نے بکیر بن عطا سے مثل حدیث ثوری کے کہا ابو عیسیٰ نے کہ سنا میں نے جارود سے کہتا تھا سنا میں نے وکیع سے کہ روایت کی

سلہ یعنی بڑا رکن حج کا وقوف عرفہ ہے [illegible] جسنے پایا وقوف عرفہ کا [illegible] رات میں [illegible] پہلے طلوع ہونے فجر کے تو پایا اسنے حج [illegible]
سے پہلے [illegible] تو اسکا حج فوت ہوا ۱۲ سلہ [illegible] تشریق [illegible] منیٰ میں رہتے ہیں [illegible]

هذا الحديث فقال هذا الحديث ام المناسك **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن داؤد بن ابي هند واسمعيل بن ابي خالد وزكريا بن ابي زائدة عن الشعبي عن عروة بن مضرس بن اوس بن حارثة بن لام الطائي قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمزدلفة حين خرج الى الصلوة فقلت يا رسول الله اني جئت من جبلي طي اكللت راحلتي واتعبت نفسي والله ما تركت من جبل الا وقفت عليه فهل لي من حج فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شهد صلوتنا هذه ووقف معنا حتى يدفع وقد وقف بعرفة قبل ذلك ليلا او نهارا فقد تم حجه وقضى تفثه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في تقديم الضعفة من جمع بليل **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن ايوب عن عكرمة عن ابن عباس قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثقل من جمع بليل وفي الباب عن عائشة وام حبيبة واسماء والفضل **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثقل من جمع بليل حديث صحيح روي عنه من غير وجه وروى شعبة هذا الحديث عن مشاش عن عطاء عن ابن عباس عن الفضل بن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قدم ضعفة اهله من جمع بليل وهذا الحديث خطاء اخطا فيه مشاش وزاد فيه عن الفضل بن عباس وروى ابن جريج وغيره هذا الحديث عن عطاء عن ابن عباس ولم يذكروا فيه عن الفضل بن عباس **حدثنا** ابو كريب نا وكيع عن المسعودي عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قدم ضعفة اهله وقال لا ترموا الجمرة حتى تطلع الشمس **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح والعمل على هذا الحديث عند اهل العلم لم يروا باسا ان يتقدم الضعفة من المزدلفة بليل يصيرون الى منى وقال اكثر اهل العلم بحديث النبي صلى الله عليه وسلم انهم لا يرمون حتى تطلع الشمس ورخص بعض اهل العلم في ان يرموا بليل والعمل على حديث النبي صلى الله عليه وسلم وهو قول الثوري والشافعي **باب حدثنا** علي بن خشرم نا عيسى بن يونس عن ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يرمي يوم النحر ضحى واما بعد ذلك فبعد زوال الشمس

یہ حدیث پس کہا کہ یہ حدیث ام ہے احکام حج کی **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے داؤد بن ابی ہند سے اور اسمعیل بن ابی خالد اور زکریا بن ابی زائدہ سے اُنے روایت کی شعبی سے اُنے عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام الطائی سے کہا کہ آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مزدلفہ میں جب کہ نکلے طرف نماز کی سو میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں آیا ہوں دو پہاڑوں طے سے تھکایا میں نے سواری اپنی کو اور تکلیف میں ڈالا جان اپنی کو قسم خدا کی نہیں چھوڑا میں نے کوئی پہاڑ مگر کہ ٹھہرا ہوں میں اوپر اُسکے پس کیا ہے واسطے میرے حج یعنی میرا حج ہوا یا نہیں سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو حاضر ہوا ہماری نماز میں اور ٹھہرا ساتھ ہمارے یہانتک کہ پھرے اور تحقیق ٹھہرا ہو عرفات میں پہلے اُس سے دن کو یا رات کو پس تحقیق تمام کیا اُسنے حج اپنا اور دور کی میل اپنی **کہا ابو عیسیٰ** نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ضعیفوں اور لڑکوں کو مزدلفہ سے رات میں منیٰ کی طرف آگے بھیجنا **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے ایوب سے اُنے روایت کی عکرمہ سے اُنے ابن عباسؓ سے کہ آگے بھیجا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اسباب کے مزدلفہ سے رات کو اور اس باب میں عائشہ اور ام حبیبہ اور اسما اور فضل سے بھی روایت ہے **کہا ابو عیسیٰ** نے ابن عباسؓ کی حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو آگے بھیجا بیچ اسباب کے مزدلفہ سے رات کو یہ حدیث صحیح ہے روایت کی گئی ہے اُس سے کئی وجہ سے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث مشاش سے اُنے عطا سے اُس نے ابن عباس سے اُنے فضل بن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بھیجا ضعیفوں اہل اپنے کو مزدلفہ سے رات کو اور یہ حدیث خطا ہے خطا کی اسمیں مشاش نے اور زیادہ کیا اسمیں واسطہ فضل بن عباس کا اور روایت کی ابن جریج وغیرہ نے یہ حدیث عطا سے اُنے ابن عباسؓ سے اور نہیں ذکر کیا اسمیں واسطہ فضل بن عباس کا **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے اُنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے مسعودی سے اُنے روایت کی حکم سے اُنے مقسم سے اُنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بھیجا ضعیفوں اہل اپنے کو اور فرمایا نہ پھینکنا تم کنکریاں مناسب یعنی جمرہ عقبہ پر یہانتک کہ نکلے آفتاب **کہا ابو عیسیٰ** نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ کوئی ڈر نہیں یہ کہ آگے بھیجے ضعیفوں اہل اپنے کو مزدلفہ سے بیچ رات کے پھر جاویں طرف منیٰ کے اور اکثر اہل علم کہتے ہیں ساتھ حدیث نبی صلعم کے کہ تحقیق وہ کنکریاں ماریں یہانتک کہ نکلے سورج اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جائز ہے کہ کنکریاں ماریں بیچ رات کے اور عمل اوپر حدیث حضرت کے ہے اور یہی ہے قول ثوری اور شافعی کا **باب حدیث** بیان کی ہمسے علی بن خشرم نے اُنے کہا خبر دی ہمکو عیسیٰ بن یونس نے ابن جریج سے اُنے روایت کی ابو الزبیر سے اُنے جابر سے کہا کہ تھے نبی صلعم مارا کرتے کنکریاں دن قربانی کے وقت چاشت کے اور لیکن بعد اُس دن کے پس پیچھے ڈھلنے آفتاب کے

[illegible]

قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم انه لا يرمى بعد يوم النحر الا بعد الزوال

باب ما جاء ان الافاضة من جمع قبل طلوع الشمس **حدثنا** قتيبة نا ابو خالد الاحمر عن الاعمش عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم افاض قبل طلوع الشمس وفي الباب عن عمر **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح وانما كان اهل الجاهلية ينتظرون حتى تطلع الشمس ثم يفيضون **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود قال انبانا شعبة عن ابي اسحق قال سمعت عمرو بن ميمون يقول كنا وقوفا بجمع فقال عمر بن الخطاب ان المشركين كانوا لا يفيضون حتى تطلع الشمس فكانوا يقولون اشرق ثبير وان رسول الله صلى الله عليه وسلم خالفهم فافاض عمر قبل طلوع الشمس **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح

باب ما جاء ان الجمار التي ترمى مثل حصى الخذف **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد القطان نا ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يرمي الجمار بمثل حصى الخذف وفي الباب عن سليمن بن عمرو بن الاحوص عن امه وهي ام جندب الازدية وابن عباس والفضل بن عباس وعبد الرحمن بن عثمان التيمي وعبد الرحمن بن معاذ **قال** ابو عيسى هذا حديث صحيح وهو الذي اختاره اهل العلم ان تكون الجمار التي ترمى بها مثل حصى الخذف

باب ما جاء في الرمي بعد زوال الشمس **حدثنا** احمد بن عبدة الضبي البصري نا زياد بن عبد الله عن الحجاج عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرمي الجمار اذا زالت الشمس **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن

باب ما جاء في رمي الجمار راكبا **حدثنا** احمد بن منيع نا يحيى بن زكريا بن ابي زائدة نا الحجاج عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم رمى الجمرة يوم النحر راكبا وفي الباب عن جابر وقدامة بن عبد الله وام سليمن بن عمرو بن الاحوص **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن والعمل عليه عند بعض اهل العلم واختار بعضهم ان يمشي الى الجمار ووجه الحديث عندنا انه ركب في بعض الايام ليقتدى به في فعله وكلا الحديثين مستعمل عند اهل العلم

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ نہ کنکری کرے پیچھے دن قربانی کے مگر بعد زوال کے **باب** مزدلفہ سے منا کی طرف پھرنا پہلے طلوع آفتاب سے **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو ابو خالد احمر نے اعمش سے اُنہوں نے روایت کی حکم سے اُنہوں نے مقسم سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہ تحقیق پھرے حضرت مزدلفہ سے پہلے نکلنے آفتاب کے اور اس باب میں عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور سوا اسکے نہیں کہ اہل جاہلیت انتظار کرتے تھے یہاں تک کہ نکلے سورج پھر پھرتے **حدیث** بیان کی ہم سے محمود بن غیلان نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو ابو داؤد نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے ابی اسحاق سے اُنہوں نے کہا سنا میں نے عمرو بن میمون سے کہتا تھا کہ تھے ہم ٹھہرے ہوئے بیچ مزدلفہ کے سو عمر بن خطاب نے کہا کہ تحقیق مشرکین نہ پھرتے تھے مزدلفہ سے یہاں تک کہ نکلے سورج سو کہا کرتے تھے کہ روشن ہو اے ثبیر اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفت کی انکی سو پھرے عمر پہلے نکلنے سورج کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جو کنکریاں کہ ماری جاویں مثل کنکریوں خذف کے ہوں یعنی چھوٹی چھوٹی **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو یحییٰ بن سعید قطان نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو ابن جریج نے ابی زبیر سے اُنہوں نے روایت کی جابر سے اُنہوں نے کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مارتے تھے کنکریاں ساتھ مثل کنکریوں خذف کے اور اس باب میں سلیمان بن عمرو بن احوص سے وہ اپنی ماں سے جو ام جندب ازدیہ ہے اور ابن عباس اور فضل بن عباس اور عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی اور عبدالرحمٰن بن معاذ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اہل علم نے یہ کہ ہوں وہ کنکریاں جو پھینکی جاتی ہیں ساتھ انکے مثل کنکریوں خذف کے **باب** سورج ڈھلنے کے بعد کنکریاں مارنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی بصری نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو زیاد بن عبد اللہ نے حجاج سے اُنہوں نے روایت کی حکم سے اُنہوں نے مقسم سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھینکتے کنکریاں جبکہ ڈھلتا آفتاب یعنی بعد زوال کے کنکریاں مارتے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **باب** سوار ہو کر کنکریاں مارنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن منیع نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو حجاج نے حکم سے اُنہوں نے روایت کی مقسم سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ پر روز قربانی کے سوار ہو کر اور اس باب میں جابر اور قدامہ بن عبد اللہ اور ام سلیمان بن عمرو بن احوص سے ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور اختیار کیا ہے بعض نے کہ پیادہ کنکریاں مارے اور وجہ اس حدیث کی نزدیک ہمارے یہ ہے کہ آپ بعض دنوں میں سوار ہوئے تھے تاکہ پیروی کی جاوے ساتھ آپ کے فعل میں اور دونوں حدیثیں معمول بہ ہیں نزدیک اہل علم کے

حدثنا یوسف بن عیسی نا ابن نمیر عن عبید الله عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا رمی الجمار مشی الیه ذاهبا وراجعا **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وقد رواه بعضهم عن عبید الله ولم یرفعه والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم وقال بعضهم یرکب یوم النحر ویمشی فی الایام التی بعد یوم النحر **قال** ابو عیسی وکان من قال هذا انما اراد اتباع النبی صلی الله علیه وسلم فی فعله لانه انما روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه رکب یوم النحر حیث ذهب یرمی الجمار ولا یرمی یوم النحر الا جمرة العقبة **باب** کیف ترمی الجمار **حدثنا** یوسف بن عیسی نا وکیع نا المسعودی عن جامع بن شداد ابی صخرة عن عبد الرحمن بن یزید قال لما اتی عبد الله جمرة العقبة استبطن الوادی واستقبل الکعبة وجعل یرمی الجمرة علی حاجبه الایمن ثم رمی بسبع حصیات یکبر مع کل حصاة ثم قال والله الذی لا اله غیره من ههنا رمی الذی انزلت علیه سورة البقرة **حدثنا** هناد نا وکیع عن المسعودی بهذا الاسناد نحوه قال وفی الباب عن الفضل بن عباس وابن عباس وابن عمر وجابر **قال** ابو عیسی حدیث ابن مسعود حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم یختارون ان یرمی الرجل فی بطن الوادی بسبع حصیات ویکبر مع کل حصاة وقد رخص بعض اهل العلم ان لم یمکنه ان یرمی من بطن الوادی رمی من حیث قدر علیه وان لم یکن فی بطن الوادی **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی وعلی بن خشرم قالا نا عیسی بن یونس عن عبید الله بن ابی زیاد عن القاسم بن محمد عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال انما جعل رمی الجمار والسعی بین الصفا والمروة لاقامة ذکر الله **قال** ابو عیسی هذا حدیث

حدیث بیان کی یوسف بن عیسیٰ نے اُنے کہا خبر دی ہمکو ابن نمیر نے عبید اللہ سے اُنے روایت کی نافع سے اُنے حضرت ابن عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب مارتے کنکریاں تو پیادہ پا چلتے طرف اُسکے جاتے وقت اور آتے وقت **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو بعض نے عبید اللہ سے اور نہیں مرفوع کیا اسکو اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور بعضے کہتے ہیں کہ سوار ہووے دن قربانی کے اور پیادہ چلے بیچ اُن دنوں کے جو پیچھے دن قربانی کے ہیں **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ گویا جس نے یہ کہا ہے تو اُس نے صرف ارادہ کیا ہے اتباع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کے فعل میں اسواسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپ قربانی کے دن سوار ہوئے جبکہ گئے کنکریاں مارنے کو اور نہ کنکریاں ماریں دن قربانی کے مگر جمرہ عقبہ کو **باب** کس طرح پھینکنی چاہییں کنکریاں **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے اُنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُنے کہا خبر دی ہمکو مسعودی نے جامع بن شداد ابی صخرہ سے اُنے روایت کی عبد الرحمان بن یزید سے اُنے کہا کہ جب آئے عبد اللہ بن عمر جمرۂ عقبہ پاس تو کھڑے ہوئے درمیان وادی کے اور منہ کیا طرف قبلے کے اور کنکریاں مارنے لگے جمرہ عقبہ کو اوپر طرف داہنی کے پھر پھینکیں سات کنکریاں اللہ اکبر کہتے تھے ساتھ ہر کنکری کے پھر کہا قسم ہے اُس اللہ کی جسکے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں اسی جگہ سے رمی کی ہے اُس شخص نے جسپر اُتری سورۂ بقرہ **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے مسعودی سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اُسکے کہا اور اس باب میں فضل بن عباس اور ابن عباس اور ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اختیار کرتے ہیں یہ کہ رمی کرے آدمی درمیان وادی کے ساتھ سات کنکریوں کے اور اللہ اکبر کہے ساتھ ہر کنکری کے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر نہ ممکن ہو اسکو یہ کہ رمی کرے بیچ میدان میں سے تو جائز ہے یہ کہ رمی کرے جس جگہ سے کہ قادر ہو اسپر اگرچہ نہ ہووے بیچ میدان کے **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی جہضمی اور علی بن خشرم نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو عیسیٰ بن یونس نے عبید اللہ بن ابی زیاد سے اُنے روایت کی قاسم بن محمد سے اُنے عائشہؓ سے اُنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا سوا اسکے نہیں کہ کیا گیا ہے پھینکنا کنکریوں کا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے واسطے قائم کرنے ذکر اللہ کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث

---

۱ جمار اصل میں سنگریزوں کو کہتے ہیں اور جمار جمع ہے [illegible] اُن سنگ بندوں کا بھی [illegible] ہیں اور جن مقاموں پر کہ وہ سنگریزے مارے جاتے ہیں انکو جمرات کہتے ہیں بسبب پھینکنے جمار کے [illegible] جمرات تین ہیں جمرہ اولیٰ جمرہ وسطیٰ جمرہ عقبہ عید کے دن فقط جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارتے ہیں اور گیارھویں اور بارھویں اور تیرھویں کو تینوں پر مارتے ہیں اور کنکریاں مارنی واجب ہیں ۲ اور طور کنکریاں پھینکنے کا مختلف لکھا ہے لیکن زیادہ ترجیح یہ ہے کہ انگلی شہادت اور انگوٹھے کی سرے سے پکڑ کر [illegible] پھینکنا [illegible] ۳ بطن وادی میں کھڑا ہونا افضل ہے واجب نہیں اسلئے ہر جگہ سے رمی کرنا درست ہے۔ [illegible] قول ابی حنیفہ اور امام علی کا ۴ اور جمرہ اولی اور وسطیٰ کے نزدیک ٹھہرنا اور اللہ اکبر کہنا اور سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا سنت ہے [illegible] سورۂ بقرہ [illegible] ہے

حسن صحیح **باب** ما جاء فی کراهیة طرد الناس عند رمی الجمار **حدثنا** احمد بن منیع نا مروان بن معاویة عن ایمن بن نابل عن قدامة
بن عبد الله قال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم یرمی الجمار علی ناقته لیس ضرب ولا طرد ولا الیک الیک وفی الباب عن عبد الله
بن حنظلة **قال** ابو عیسی حدیث قدامة بن عبد الله حدیث حسن صحیح وانما یعرف هذا الحدیث من هذا الوجه
وهو حدیث حسن صحیح وایمن بن نابل هو ثقة عند اهل الحدیث **باب** ما جاء فی الاشتراک فی البدنة والبقرة **حدثنا**
قتیبة نا مالک بن انس عن ابی الزبیر عن جابر قال نحرنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم عام الحدیبیة البقرة عن سبعة
والبدنة عن سبعة وفی الباب عن ابن عمر وابی هریرة وعائشة وابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث جابر حدیث حسن
صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم یرون الجزور عن سبعة والبقرة عن
سبعة وهو قول سفیان الثوری والشافعی واحمد وروی عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم ان البقرة عن سبعة
والجزور عن عشرة وهو قول اسحق واحتج بهذا الحدیث وحدیث ابن عباس انما نعرفه من وجه واحد **حدثنا** الحسین بن
حریث وغیر واحد قالوا نا الفضل بن موسی عن حسین بن واقد عن علباء بن احمر عن عکرمة عن ابن عباس قال کنا مع النبی
صلی الله علیه وسلم فی سفر فحضر الاضحی فاشترکنا فی البقرة سبعة وفی الجزور عشرة **قال** ابو عیسی هذا حدیث
حسن غریب وهو حدیث حسین بن واقد **باب** ما جاء فی اشعار البدن **حدثنا** ابو کریب نا وکیع عن هشام
الدستوائی عن قتادة عن ابی حسان الاعرج عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قلد نعلین واشعر الهدی
فی الشق الایمن بذی الحلیفة واماط عنه الدم وفی الباب عن المسور بن مخرمة **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس
حدیث حسن صحیح وابو حسان الاعرج اسمه مسلم والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم

حسن صحیح ہے **باب** کنکریاں مارنے کے وقت لوگوں کو ہانکنا منع ہے **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن منیع نے اُنہوں نے خبر دی ہم کو مروان بن معاویہ نے ایمن
ابن نابل سے اُنہوں نے روایت کی قدامہ بن عبد اللہ سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پھینکتے تھے کنکریاں یعنی جمرہ عقبہ پر اونٹنی پر سوار نہ تھا اس جگہ مارنا
نہ ہانکنا اور نہ یہ کہنا کہ ایک طرف ہو ایک طرف ہو اور اس باب میں عبد اللہ بن حنظلہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے قدامہ بن عبد اللہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور
سوا اس سند کے نہیں پہچانی جاتی ہے یہ حدیث اسی وجہ سے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایمن بن نابل وہ ثقہ ہیں نزدیک اہل حدیث کے **باب** اونٹ اور گائے
میں شریک ہونے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو مالک بن انس نے ابی زبیر سے اُنہوں نے روایت کی جابر سے اُنہوں نے کہا کہ نحر کی
ہم نے ساتھ رسول اللہ صلعم کے سال حدیبیہ کے گائے سات آدمی سے اور اونٹ سات آدمی سے اور اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابن
عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے
ہیں کہ اونٹ سات آدمی کی طرف سے جائز ہے اور گائے بھی سات آدمی سے جائز ہے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد کا اور روایت کی گئی ہے ابن
عباس سے اُنہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ گائے سات آدمی سے درست ہے اور اونٹ دس آدمی سے درست ہے اور یہ قول اسحاق کا ہے اور دلیل پکڑی
اُنہوں نے ساتھ اس حدیث کے اور ابن عباس کی حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی وجہ سے **حدیث** بیان کی ہم سے حسین بن حریث وغیرہ کئی لوگوں نے اُنہوں نے کہا
خبر دی ہم کو فضل بن موسیٰ نے حسین بن واقد سے اُنہوں نے روایت کی علباء بن احمر سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہا تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ
ایک سفر کے سو حاضر ہوئی عید قربانی کی سو شریک ہوئے ہم بیچ گائے کے سات آدمی اور بیچ اونٹ کے دس آدمی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور وہ
حدیث حسین بن واقد کی ہے **باب** اونٹ کے اشعار کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے ابو کریب نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو وکیع نے ہشام دستوائی
سے اُنہوں نے روایت کی قتادہ سے اُنہوں نے ابی حسان اعرج سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہار ڈالا گلے میں اونٹنی کے دو جوتوں کا اور اشعار کیا
ہدی کی کوہان کے داہنی طرف میں بیچ ذوالحلیفہ کے اور پونچھ ڈالا خون اُسکا اور اس باب میں مسور بن مخرمہ سے بھی روایت ہے **کہا**
ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو حسان اعرج کا نام مسلم ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ

[illegible] اور ابو حنیفہ اور اکثر اہل علم کے کہ جائز ہے شریک ہونا سات آدمی کو [illegible]
[illegible]
[illegible]

یرون الاشعار وھو قول الثوری والشافعی واحمد واسحٰق قال سمعت یوسف بن عیسیٰ یقول سمعت وکیعا یقول حین روی ھذا الحدیث فقال لا تنظروا الی قول اھل الرای فی ھذا فان الاشعار سنۃ وقولھم بدعۃ قال وسمعت ابا السائب یقول کنا عند وکیع فقال الرجل ممن ینظر فی الرای اشعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویقول ابو حنیفۃ ھو مثلۃ قال الرجل فانہ قد روی عن ابراھیم النخعی انہ قال الاشعار مثلۃ قال فرایت وکیعا غضب غضبا شدیدا وقال اقول لک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتقول قال ابراھیم ما احقک بان تحبس ثم لا تخرج حتی تنزع عن قولک ھذا **باب** **حدثنا** قتیبۃ وابو سعید الاشج قالا ثنا ابن الیمان عن سفیان عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشتری ھدیہ من قدید **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب لا نعرفہ من حدیث الثوری الا من حدیث یحیی بن الیمان وروی عن نافع ان ابن عمر اشتری من قدید **قال** ابو عیسیٰ وھذا اصح **باب** ما جاء فی تقلید الھدی للمقیم **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ انھا قالت فتلت قلائد ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم لم یحرم ولم یترک شیئا من الثیاب **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم قالوا اذا قلد الرجل الھدی وھو یرید الحج لم یحرم علیہ شیء من الثیاب والطیب حتی یحرم وقال بعض اھل العلم اذا قلد الرجل الھدی فقد وجب علیہ ما وجب علی المحرم **باب** ما جاء فی تقلید الغنم **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مھدی عن سفیان عن منصور عن ابراھیم عن الاسود عن عائشۃ قالت کنت افتل قلائد ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلھا غنما ثم لا یحرم **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند

اشعار کرنا سنت ہے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا سنا میں نے یوسف بن عیسیٰ سے کہتا تھا کہ سنا میں نے وکیع سے کہتا تھا جب کہ روایت کی اُنھے یہ حدیث پس کہا کہ نہ دیکھو طرف قول اہل رائے کے بیچ اس مسئلے کے کہ تحقیق ہدی کو زخمی کرنا سنت ہے اور قول اُنکا بدعت ہے کہا اور سنا میں نے ابا سائب سے کہتا تھا کہ تھے ہم نزدیک وکیع کے پس اُسنے اہل رائے میں سے ایک مرد کو کہا کہ اشعار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ وہ مثلہ ہے اس مرد نے کہا کہ تحقیق اُسنے روایت کی ہے ابراہیم نخعی سے اُسنے کہا کہ اشعار مثلہ ہے کہا کہ پس دیکھا میں نے وکیع کو غصے ہوئے سخت غصے ہونا اور کہا کہ کہتا ہوں واسطے تیرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تو کہتا ہے کہا ابراہیم نے کہا کیا لائق ہے تو ساتھ اسکے کہ قید کیا جاوے تو پھر نہ نکالا جاوے یہانتک کہ باز آوے تو اپنے قول سے **باب**۔ **حدیث** بیان کی ہمسے ساتھ اسکے قتیبہ و ابوسعید اشج نے اُنھوں نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابن یمان نے سفیان سے اُسنے روایت کی عبید اللہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خریدی ہدی اپنی قدید سے[1] **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو حدیث ثوری سے مگر حدیث یحییٰ بن یمان سے اور روایت کی گئی نافع سے کہ ابن عمر نے خریدی ہدی اپنی قدید سے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ یہ زیادہ تر صحیح ہے **باب** مقیم کو ہدی کے گلے میں ہار ڈالنا درست ہے یعنی اگرچہ احرام نہ باندھے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے عبد الرحمن بن قاسم سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رض سے کہا کہ بٹی میں نے ہار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے پھر ڈالے اُنکے گلے میں پھر نہ احرام باندھا آپ نے اور نہ چھوڑی کوئی چیز کپڑوں سے[2] **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ جب ہار ڈالے مرد ہدی کو اور وہ ارادہ رکھتا ہے حج کا تو نہیں حرام ہوتی اسپر کوئی چیز کپڑوں اور خوشبو سے یہانتک کہ احرام باندھے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب ہار ڈالے مرد ہدی کو تو تحقیق واجب ہو جاتی ہے اسپر وہ چیز جو واجب ہوتی ہے اوپر محرم کے **باب** بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمن بن مہدی نے سفیان سے اُسنے روایت کی منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ رض سے کہا کہ تھی میں بٹتی ہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدیوں کا کہ وہ سب بکریاں تھیں پھر نہ احرام باندھتے آپ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک

---

[1] قدید ایک جگہ کا نام ہے درمیان مکے اور مدینے کے ۱۲ [2] جب نویں سال حج فرض ہوا تو حضرت نے ابوبکر صدیق کو امیر حاجیوں کا کر کے بھیجا اور اپنی طرف سے ہدی [illegible] ہوئی حضرت پر کوئی چیز کہ تھی حلال کی گئی واسطے اُنکے یعنی حضرت پر احکام احرام کے جاری ہوئے اور ابن عباس کہتے ہیں کہ جو کوئی ہدی بھیجے [illegible] پس جبکہ [illegible] حرام ہیں اور رجوع کیا وے سو جب عائشہ نے [illegible] قول سنا تو یہ حدیث بیان کر کے [illegible] اتفاق ہے اسپر کہ اشعار یعنی زخمی کرنا [illegible] اور تقلید یعنی اُنکے گلے میں ہار ڈالنا سنت ہے [illegible] امام مالک [illegible]

بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم يرون تقليد الغنم **باب** ما جاء اذا عطب الهدى ما يصنع به **حدثنا** هارون بن اسحق الهمداني نا عبدة بن سليمن عن هشام بن عروة عن ابيه عن ناجية الخزاعي قال قلت يا رسول الله كيف اصنع بما عطب من الهدى قال انحرها ثم اغمس نعلها في دمها ثم خل بين الناس وبينها فيأكلوها وفي الباب عن ذويب ابي قبيصة الخزاعي **قال** ابو عيسى حديث ناجية حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم قالوا في هدي التطوع اذا عطب لا يأكل هو ولا احد من اهل رفقته ويخلى بينه وبين الناس يأكلونه وقد اجزأ عنه وهو قول الشافعي واحمد واسحق وقالوا ان اكل منه شيئا غرم مقدار ما اكل منه وقال بعض اهل العلم اذا اكل من هدي التطوع شيئا فقد ضمن **باب** ما جاء في ركوب البدنة **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن قتادة عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يسوق بدنة فقال له اركبها فقال يا رسول الله انها بدنة فقال له في الثالثة او في الرابعة اركبها ويحك او ويلك وفي الباب عن علي وابي هريرة وجابر **قال** ابو عيسى حديث انس حديث صحيح وحسن . وقد رخص قوم من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في ركوب البدنة اذا احتاج الى ظهرها وهو قول الشافعي واحمد واسحق وقال بعضهم لا يركب ما لم يضطر اليه **باب** ما جاء باي جانب الرأس يبدأ في الحلق **حدثنا** ابو عمار نا سفيان بن عيينة عن هشام بن حسان عن ابن سيرين عن انس بن مالك قال لما رمى رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمرة نحر نسكه ثم ناول الحالق شقه الايمن فحلقه فاعطاه ابا طلحة ثم ناوله شقه الايسر فحلقه فقال اقسمه بين الناس **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن هشام نحوه

بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ بکریون کے گلے مین ہار ڈالنا مستحب ہے **باب** جب ہدی قریب مرنے کے پہونچے تو اسکو کیا کیا جاوے **حدیث** بیان کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے اُنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے اُنہنے روایت کی اپنے باپ سے اُنہنے ناجیہ خزاعی سے کہا کہا مین نے یا رسول اللہ کسطرح کرون مین ساتھ اُس جانور کے کہ قریب مرنے کے پہونچے جانورون ہدی مین سے فرمایا کہ ذبح کر ڈال پھر رنگ۔ پاپوش اُسکے خون مین یعنی جو پاپوشین کہ اُسکے گلے مین ہار ڈالی تھین اُنکو خون مین رنگ کر اُسکے گردن پر چھاپا لگا پھر چھوڑ دے درمیان لوگون کے اور درمیان ہدی کے یعنی منع نکر اُسکے کھانے سے پس کھاوین وہ اُس سے اور اس باب مین ذویب ابی قبیصہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے کہ ناجیہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسیر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہین بیچ ہدی نفلی کے کہ جب قریب مرنے کے ہو پہنچے تو نہ کھاوے وہ اور نہ کوئی اُسکے رفیقون سے اور چھوڑ دیوے درمیان اُسکے اور درمیان لوگون کے کہ کھاوین وہ اُسکو اور تحقیق کفایت کرتا ہے وہ اُسکو اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہین کہ اگر کھاوے اُسے کوئی چیز تو جرمانہ دیوے مقدار اُسکے کہ کھایا ہوگے اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ جب کھاوے ہدی نفلی سے کوئی چیز تو ضامن ہوتا ہے **باب** ہدی پر سوار ہونے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُنے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے قتادہ سے اُنہنے روایت کی انس بن مالک سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ ہانکتا ہے اونٹ پس فرمایا سوار ہو اُسپر سو اُسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ تحقیق یہ ہدی ہے پس فرمایا اُسکو تیسری بار مین یا چوتھی بار مین کہ سوار ہو اُسپر خرابی ہو تجھکو یعنی مین کہتا ہون اور تو عذر کرتا ہے اور اس باب مین علی اور ابی ہریرہ اور جابر سے روایت ہے کہا ابو عیسی نے انس کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق اجازت دی ہے ایک جماعت اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے بیچ سوار ہونے ہدی کے جب کہ محتاج ہو طرف سواری اُسکے کے اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض نے کہ سوار ہووے اسپر جبتک کہ نہ بیقرار ہو طرف اُسکے **باب** سر کے بال منڈانے کس طرف سے شروع کیے جاوین **حدیث** بیان کی ہمسے ابو عمار نے اُنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ہشام بن حسان سے اُنہنے روایت کی ابن سیرین سے اُنہنے انس بن مالک سے کہا کہ جب رمی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کو تو ذبح کی ہدی اپنی پھر مونڈنے والے کے آگے اپنے داہنے طرف کے سر کو کیا پس مونڈا اُسنے سر حضرت کا اور دیے بال منڈے ہوئے ابو طلحہ کو پھر آگے کی اُسکے بائین طرف سر اپنے کو سو مونڈا اُسکو اور دیے بال منڈے ہوئے ابو طلحہ کو اور فرمایا کہ تقسیم کر اُنکو درمیان لوگون کے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ہشام

سلہ پس کھاوین اس سے فقیر و غنیا لکھا ۱۲ اسلئے اغنیا پر حرام ہے اور نہ ساتھیوں کے واسطے بھی اسکو کھانا درست نہیں بلکہ جنگلی تھا اس سے فائدہ اٹھاوین بادیہ نشین اور قافلے پیچھے سے آوین تو کھاوین

ش ۲ سلہ اکثر علما کہتے ہین کہ سوار ہونا ہدی پر درست ہے یہ قول شافعی اور احمد اور مالک کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ بلا ضرورت بھی درست ہے اور حنفیہ کہتے ہین کہ اگر ضرورت ہو تو درست ہے ورنہ نہیں ۱۲ ع ع

هذا حديث حسن **باب ما جاء فی الحلق والتقصير** **حدثنا** قتيبة نا الليث عن نافع عن ابن عمر قال حلق رسول الله صلى الله عليه وسلم وحلق طائفة من اصحابه وقصر بعضهم قال ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رحم الله المحلقين مرة او مرتين ثم قال والمقصرين وفی الباب عن ابن عباس وابن ام الحصين ومارب وابی سعيد وابی مريم وحبشی بن جنادة وابی هريرة قال هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم يختارون للرجل ان يحلق راسه وان قصر يرون ان ذلك يجزئ عنه وهو قول سفيان الثوری والشافعی واحمد واسحق **باب ما جاء فی كراهية الحلق للنساء** **حدثنا** محمد بن موسى الجرشی البصری نا ابو داود الطيالسی نا همام عن قتادة عن خلاس بن عمرو عن علی قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تحلق المراة راسها **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو داود عن همام عن خلاس نحوه ولم يذكر فيه عن علی **قال** ابو عيسى حديث علی فيه اضطراب وروی هذا الحديث عن حماد بن سلمة عن قتادة عن عائشة ان النبی صلى الله عليه وسلم نهى ان تحلق المراة راسها والعمل على هذا عند اهل العلم لا يرون على المراة حلقا ويرون ان عليها التقصير **باب ما جاء فی من حلق قبل ان يذبح او نحر قبل ان يرمی** **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمن المخزومی وابن ابی عمر قالا نا سفيان بن عيينة عن الزهری عن عيسى بن طلحة عن عبد الله بن عمرو ان رجلا سال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حلقت قبل ان اذبح فقال اذبح ولا حرج وساله آخر فقال نحرت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج وفی الباب عن علی وجابر وابن عباس وابن عمر واسامة بن شريك **قال** ابو عيسى حديث عبد الله بن عمرو حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم وهو قول احمد واسحق وقال بعض اهل العلم اذا قدم نسكا قبل نسك فعليه دم **باب ما جاء فی الطيب عند الاحلال قبل الزيارة** **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا منصور بن زاذان عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة

مثل اُسکے یہ حدیث حسن ہے **باب** بال منڈانے اور کتروانے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے نافع سے اُسنے روایت کی ابن عمرؓ سے کہا کہ بال منڈائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بال منڈائے ایک جماعت نے آپ کے اصحاب سے اور کتروائے بعض نے ابن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحم کرے اللہ سر منڈانے والوں[1] پر ایک بار فرمایا یا دو بار پھر فرمایا اور کتروانے والوں پر بھی رحم کرے اور اس باب میں ابن عباس اور ابن ام الحصین اور مارب اور ابی سعید اور ابی مریم اور حبشی بن جنادہ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسیپر ہے نزدیک اہل علم کے اختیار کرتے ہیں واسطے مرد کے یہ کہ منڈاوے سر اپنے کو اور اگر کتروا لے تو کہتے ہیں کہ بھی اُس سے کفایت کرتا ہے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** عورتوں کو بال منڈانے منع ہیں **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن موسیٰ جرشی بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد طیالسی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہمام نے قتادہ سے اُسنے روایت کی خلاس بن عمرو سے اُسنے علیؓ سے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ منڈاوے[2] عورت سر اپنا **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد نے ہمام سے اُسنے خلاس سے مثل اُسکے اور نہیں ذکر کیا اسمیں واسطہ علی کا کہا ابو عیسیٰ نے علی کی حدیث میں اضطراب ہے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث حماد بن سلمہ سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اُس سے کہ منڈاوے عورت سر اپنا اور عمل اسیپر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ عورت پر حلق نہیں اور کہتے ہیں کہ اسپر بال کترانا ہے **باب** جو شخص کہ سر منڈاوے پہلے ذبح کرنے کے یا قربانی کرے پہلے کنکریاں مارنے کے تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہم سے سعید بن عبد الرحمان مخزومی اور ابن ابی عمر نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے روایت کی عیسیٰ بن طلحہ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہ تحقیق ایک مرد نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سر منڈایا میں نے پہلے ذبح کرنے کے فرمایا کہ ذبح کر لے اب اور نہیں ہے کچھ گناہ اور پوچھا آپ کو ایک اور شخص نے سوا اُسکے کہا کہ قربانی کی میں نے پہلے کنکریاں مارنے کے فرمایا اب پھینک کنکریاں اور نہیں ہے کچھ گناہ اور اس باب میں علی اور جابر اور ابن عباس اور ابن عمر اور اسامہ بن شریک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عبد اللہ بن عمرو کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسیپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحق کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر مقدم کرے کسی حکم کو کسی حکم سے تو اسپر دم ہے **باب** احرام سے حلال ہونے کے وقت خوشبو لگانی پہلے طواف زیارت کے درست ہے **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو منصور بن زاذان نے عبد الرحمن بن قاسم سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہؓ سے

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ بال منڈانے افضل ہیں بال کترانے سے کہ اُنکے واسطے کئی بار دعا کی اور بال کتروانے کے واسطے ایک بار دعا کی ۱۲ [2] یعنی جب حرم سے نکلے تو سر منڈانا اسکا مطلق [illegible]

[illegible]

قالت طيبت رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل ان يحرم ويوم النحر قبل ان يطوف بالبيت بطيب فيه مسك وفي الباب عن ابن عباس **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم يرون ان المحرم اذا رمى جمرة العقبة يوم النحر وذبح وحلق او قصر فقد حل له كل شيء حرم عليه الا النساء وهو قول الشافعي واحمد واسحق وقد روي عن عمر بن الخطاب انه قال حل له كل شيء الا النساء والطيب وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول اهل الكوفة • **باب** ما جاء متى يقطع التلبية في الحج **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد القطان عن ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس عن الفضل بن عباس قال اردفني رسول الله صلى الله عليه وسلم من جمع الى منى فلم يزل يلبي حتى رمى جمرة العقبة وفي الباب عن علي وابن مسعود وابن عباس **قال** ابو عيسى حديث الفضل حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان الحاج لا يقطع التلبية حتى يرمي الجمرة وهو قول الشافعي واحمد واسحق **باب** ما جاء متى يقطع التلبية في العمرة **حدثنا** هناد نا هشيم عن ابن ابي ليلى عن عطاء عن ابن عباس قال يرفع الحديث انه كان يمسك عن التلبية في العمرة اذا استلم الحجر وفي الباب عن عبد الله بن عمرو **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث صحيح والعمل عليه عند اكثر اهل العلم قالوا لا يقطع المعتمر التلبية حتى يستلم الحجر وقال بعضهم اذا انتهى الى بيوت مكة قطع التلبية والعمل على حديث النبي صلى الله عليه وسلم وبه يقول سفيان والشافعي واحمد واسحق **باب** ما جاء في طواف الزيارة بالليل **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن ابي الزبير عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم اخر طواف الزيارة الى الليل **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن وقد رخص بعض اهل العلم في ان يؤخر طواف الزيارة الى الليل

کہا خوشبو لگائی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے اس سے کہ احرام باندھیں اور دن نحر کے پہلے اس سے کہ طواف فرض کریں گرد خانہ کعبہ کے ساتھ خوشبو کے کہ اس میں مشک تھا اور اس باب میں ابن عباس سے بھی حدیث ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ عائشہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ تحقیق محرم جب کنکریاں مارے جمرہ عقبہ کو دن نحر کے اور قربانی ذبح کرے اور سر منڈائے یا بال کتروائے تو تحقیق حلال ہو جاتی واسطے اُسکے ہر چیز کہ احرام میں حرام ہوئی تھی اُس پر مگر عورتیں حلال نہیں ہوتیں اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور تحقیق روایت کی گئی ہے عمر بن خطابؓ سے کہ کہا حلال ہو جاتی ہے واسطے اُسکے ہر چیز مگر عورتیں اور خوشبو اور تحقیق گئے ہیں بعض اہل علم طرف اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا **باب** حج میں لبیک کہنی کب قطع کرے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید قطان نے ابن جریج سے اُنہنے روایت کی عطاء سے اُنہنے ابن عباس سے اُنہنے فضل بن عباس سے کہا کہ پیچھے سوار کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے منیٰ تک پس ہمیشہ کہتے رہے حضرت لبیک یہاں تک کہ رمی کی جمرہ عقبہ پر اور اس باب میں علی اور ابن مسعود اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے فضل کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ حج کرنے والا قطع کرے لبیک کہنی یہاں تک کہ رمی کرے جمرہ عقبہ کو اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** عمرہ میں لبیک کہنی کب موقوف کرے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے ابن ابی لیلیٰ سے اُنہنے روایت کی عطاء سے اُنہنے ابن عباسؓ سے کہا مرفوع کرتے تھے حدیث کو کہ تحقیق تھے وہ بند رہتے لبیک کہنے سے عمرہ میں جبکہ بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ نہ موقوف کرے عمرہ کرنے والا لبیک کہنی یہاں تک کہ بوسہ دے حجر اسود کو اور بعضے کہتے ہیں کہ جب پہونچے طرف گھروں مکہ کے تو موقوف کرے لبیک کہنی اور عمل اوپر حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** رات کو طواف زیارت کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمن بن مہدی نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے ابی زبیر سے اُنہنے روایت کی ابن عباس اور عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کیا طواف زیارت کو رات تک **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور تحقیق اجازت دی ہے بعض اہل علم نے اسمیں کہ تاخیر کرے طواف زیارت کو رات تک۔

سلہ جاننا چاہیے کہ دن عید کے کہ روز دسویں ہے چار کام کرتے ہیں جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارتے اور [illegible] بعد اس کے سب کچھ حلال ہو جاتا ہے مگر عورتیں حلال نہیں ہوتیں جب تک کہ [illegible] وہ طواف زیارت کر [illegible] پس بعد اس کے عورت بھی حلال ہو جاتی ہے عائشہ کہتی ہیں کہ [illegible] تب بھی میں نے آپ کو خوشبو لگائی پہلے طواف زیارت سے ۔ سلہ [illegible] حلال نہیں عمل جب طواف [illegible]

واستحب بعضهم ان يزور يوم النحر ووسع بعضهم ان يؤخر ولو الى آخر ايام التشريق **باب** ما جاء في نزول الابطح **حدثنا** اسحق بن منصور قال ثنا عبد الرزاق نا عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم وابو بكر وعمر وعثمان ينزلون الابطح وفي الباب عن عائشة وابي رافع وابن عباس **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح غريب انما نعرفه من حديث عبد الرزاق عن عبيد الله بن عمر وقد استحب بعض اهل العلم نزول الابطح من غير ان يروا ذلك واجبا الا من احب ذلك قال الشافعي ونزول الابطح ليس من النسك في شيء انما هو منزل نزله رسول الله صلى الله عليه وسلم **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن عمرو بن دينار عن عطاء عن ابن عباس قال ليس التحصيب بشيء انما هو منزل نزله رسول الله صلى الله عليه وسلم **قال** ابو عيسى التحصيب نزول الابطح **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** محمد بن عبد الاعلى نا يزيد بن زريع نا حبيب المعلم عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت انما نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم الابطح لانه كان اسمح لخروجه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن هشام بن عروة نحوه **باب** ما جاء في حج الصبي **حدثنا** محمد بن طريف الكوفي نا ابو معاوية عن محمد بن سوقة عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال رفعت امرأة صبيا لها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ألهذا حج قال نعم ولك اجر وفي الباب عن ابن عباس حديث جابر حديث غريب **حدثنا** قتيبة نا قزعة بن سويد الباهلي عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وقد روي عن محمد بن المنكدر عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا حاتم بن اسماعيل عن محمد بن يوسف عن السائب بن يزيد قال حج بي ابي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع وانا ابن سبع سنين **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد اجمع اهل العلم ان الصبي اذا حج قبل ان يدرك فعليه الحج اذا ادرك لا تجزئ عنه تلك الحجة عن حجة الاسلام وكذلك المملوك اذا حج في رقه ثم اعتق فعليه الحج

اور بعضے کہتے ہیں مستحب ہے یہ کہ طواف زیارت کرے دسویں دن نحر کے اور بعض نے عام اجازت دی ہے کہ تاخیر کرے اگرچہ ہو آخر دن تک **باب** ابطح میں اترنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے اسحٰق بن منصور نے انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو عبید اللہ بن عمر نے انہوں نے نافع سے روایت کی ابن عمر سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اترتے ابطح میں اور اس باب میں عائشہ اور ابی رافع اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث حسن صحیح غریب ہے سوا اس کے نہیں کہ پہچانتے ہیں ہم اسکو حدیث عبد الرزاق سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ابطح میں اترنا مستحب ہے واجب نہیں لیکن جو دوست رکھے اسکو اور امام شافعی کہتے ہیں ابطح کا اترنا حج کے احکام سے کچھ نہیں یعنی واجب نہیں وہ ایک جگہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نزول فرمایا **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو سفیان نے عمرو بن دینار سے روایت کی عطا سے ابن عباس سے کہا تحصیب میں اترنا کوئی چیز نہیں یعنی نہ واجب ہے نہ سنت نہ مستحب سوا اس کے نہیں کہ وہ ایک منزل ہے کہ حضرت وہاں اترے کہا ابو عیسیٰ نے تحصیب کہتے ہیں اترنا ابطح میں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن عبد الاعلیٰ نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو یزید بن زریع نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو حبیب معلم نے ہشام بن عروہ سے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ سے کہا سوا اس کے نہیں کہ اترے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابطح میں اسواسطے کہ وہ نہایت آسان تھا واسطے نکلنے حضرت کے یعنی جب نکلے مدینہ کو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو سفیان نے ہشام بن عروہ سے مثل اس کے **باب** نابالغ لڑکے کے حج کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن طریف کوفی نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو ابو معاویہ نے محمد بن سوقہ سے انہوں نے روایت کی محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہا اٹھایا ایک عورت نے لڑکا اپنا طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کی یا رسول اللہ کیا اس کے واسطے حج ہے فرمایا ہاں اور واسطے تیرے بھی ثواب ہے اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے جابر کی حدیث غریب ہے **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو قزعہ بن سوید باہلی نے محمد بن منکدر سے انہوں نے روایت کی جابر بن عبد اللہ سے مثل اس کے اور مروی ہے محمد بن منکدر سے انہوں نے حضرت سے مرسل **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو حاتم بن اسمٰعیل نے محمد بن یوسف سے انہوں نے روایت کی سائب بن یزید سے کہا کہ حج کرایا مجھکو باپ نے میرے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع میں اور میں اس وقت سات برس کا تھا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اجماع ہے سب اہل علم کا اس پر کہ نابالغ لڑکا اگر حج کرے پھر بالغ ہو جائے تو اس پر واجب ہے حج یعنی کفایت نہیں کرتا اس سے حج حجۃ الاسلام سے یعنی حج فرضی سے جو بعد بالغ ہونے کے ہے اور ایسا ہی غلام جب حج کرے حالت غلامی میں پھر آزاد ہو جائے تو اس پر حج واجب ہے

[illegible]

بچہ کا اگر حج کے بالغ ہو جاتا تو پھر رہ گیا ہے اسی طرح غلام کا حال ہے اور یہی حال [illegible]

اذا وجد الی ذلک سبیلا ولا یجزئ عنه ما حج فی حال رقه وهو قول الثوری والشافعی واحمد واسحاق **حدثنا** محمد بن اسمعیل الواسطی قال سمعت ابن نمیر عن اشعث بن سوار عن ابی الزبیر عن جابر قال کنا اذا حججنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فکنا نلبی عن النساء ونرمی عن الصبیان **قال** ابو عیسی هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه وقد اجمع اهل العلم ان المرأة لا یلبی عنها غیرها بل هی تلبی ویکره لها رفع الصوت بالتلبیة **باب** ما جاء فی الحج عن الشیخ الکبیر والمیت **حدثنا** احمد بن منیع قال ثنا روح بن عبادة نا ابن جریج قال اخبرنی ابن شهاب قال حدثنی سلیمان بن یسار عن عبد الله بن عباس عن الفضل بن عباس ان امرأة من خثعم قالت یا رسول الله ان ابی ادرکته فریضة الله فی الحج وهو شیخ کبیر لا یستطیع ان یستوی علی ظهر البعیر قال حجی عنه وفی الباب عن علی و بریدة وحصین بن عوف وابی رزین العقیلی وسودة وابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث الفضل بن عباس حدیث حسن صحیح وروی عن ابن عباس ایضا عن سنان بن عبد الله الجهنی عن عمته عن النبی صلی الله علیه وسلم وروی عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم فسالت محمدا عن هذه الروایات فقال اصح شیء فی هذا ما روی ابن عباس عن الفضل بن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال محمد ویحتمل ان یکون ابن عباس سمعه من الفضل وغیره عن النبی صلی الله علیه وسلم ثم روی هذا وارسله ولم یذکر الذی سمعه منه **قال** ابو عیسی وقد صح عن النبی صلی الله علیه وسلم فی هذا الباب غیر حدیث والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وبه یقول الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق یرون ان یحج عن المیت وقال مالک اذا اوصی ان یحج عنه حج عنه وقد رخص بعضهم ان یحج عن الحی اذا کان کبیرا وبحال لا یقدر ان یحج وهو قول ابن المبارک والشافعی **باب** منه **حدثنا** یوسف بن عیسی نا وکیع عن شعبة عن النعمان بن سالم عن عمرو بن اوس عن ابی رزین العقیلی انه اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ان ابی شیخ کبیر لا یستطیع الحج ولا العمرة ولا الظعن قال حج عن ابیک

جب کہ پاوے طرف اسکے راہ اور نہیں کفایت کرتا اس سے وہ حج کہ کیا تھا حالت غلامی میں اور یہی ہے قول ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن اسمعیل واسطی نے کہا سنا میں نے ابن نمیر سے انہوں نے روایت کی اشعث بن سوار سے انہوں نے ابی زبیر سے انہوں نے جابر سے کہا کہ تھے ہم جب حج کرتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھے ہم لبیک کہتے عورتوں کی طرف سے اور تھے ہم رمی کرتے لڑکوں کی طرف سے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور تحقیق اجماع کیا ہے اہل علم نے اس پر کہ عورت نہ لبیک کہے اسکی طرف سے غیر اسکا بلکہ وہ لبیک کہے آپ اور مکروہ ہے اسکے بلند کرنا آواز کا ساتھ لبیک کہنے کے **باب** بوڑھے اور میت کی طرف سے حج کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو ابن شہاب نے انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن یسار نے عبد اللہ بن عباس سے انہوں نے روایت کی فضل بن عباس سے کہا کہ تحقیق ایک عورت نے خثعم میں سے کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میرا پایا اسکو فرض اللہ نے بیچ امر حج کے اور وہ بڑا بوڑھا ہے نہیں طاقت رکھتا یہ کہ ٹھیرے اوپر پیٹھ اونٹ کے فرمایا حج کر اسکی طرف سے اور اس باب میں علی اور بریدہ اور حصین بن عوف اور ابی رزین عقیلی اور سودہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث فضل بن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور نیز ابن عباس سے بھی مروی ہے انہوں نے سنان بن عبد اللہ جہنی سے روایت کی انہوں نے پھوپھی سے اور روایت کی گئی ہے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس پوچھا میں نے بخاری کو ان روایات سے سو انہوں نے کہا نہایت صحیح چیز اس باب میں وہ ہے جو ابن عباس نے فضل بن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہا محمد نے احتمال ہے کہ ابن عباس نے اسکو فضل وغیرہ سے سنا ہو پھر اسکو مرسل روایت کیا ہو اور اپنے استاد کا ذکر نہ کیا ہو کہا ابو عیسی نے تحقیق صحیح ہو چکی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کئی حدیثیں اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہم سے اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں میت کی طرف سے حج کرنا درست ہے اور مالک نے کہا اگر مرنے نے حج کرنے کی وصیت کی ہو تو حج کیا جاوے اسکی طرف سے اور بعضوں نے رخصت دی ہے زندہ کی طرف سے حج کرنے کی جب وہ بہت بڑا اور بوڑھا ہو ایسے حال میں کہ نہ قدرت رکھتا ہو حج کی اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی کا **باب** یہ بھی پہلے باب سے متعلق ہے **حدیث** بیان کی ہم سے یوسف بن عیسی نے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے روایت کی نعمان بن سالم سے انہوں نے عمرو بن اوس سے انہوں نے ابی رزین عقیلی سے کہ وہ آئے نبی صلعم کے پاس سو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ میرا باپ بڑا بوڑھا ہے نہیں طاقت رکھتا حج کی نہ عمرہ کی اور نہ سواری پر بیٹھنے کی فرمایا حج کر

باپکی

واعتمر **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وانما ذکرت العمرة عن النبی صلی الله علیه وسلم فی هذا الحدیث ان یعتمر الرجل عن غیره وابو رزین العقیلی اسمه لقیط بن عامر **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی نا عبد الرزاق عن سفیان الثوری عن عبد الله بن عطاء عن عبد الله بن بریدة عن ابیه قال جاءت امراة الی النبی صلی الله علیه وسلم فقالت ان امی ماتت ولم تحج افاحج عنها قال حجی عنها **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی العمرة اواجبة هی ام لا **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی الصنعانی نا عمر بن علی عن الحجاج عن محمد بن المنکدر عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم سئل عن العمرة اواجبة هی قال لا وان یعتمروا هو افضل **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وهو قول بعض اهل العلم قالوا العمرة لیست بواجبة وکان یقال هما حجان الحج الاکبر یوم النحر والحج الاصغر العمرة وقال الشافعی العمرة سنة لا نعلم احدا رخص فی ترکها ولیس فیها شیء ثابت بانها تطوع وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم وهو ضعیف لا تقوم بمثله الحجة وقد بلغنا عن ابن عباس انه کان یوجبها **باب** منه **حدثنا** احمد بن عبدة الضبی نا زیاد بن عبد الله عن یزید بن ابی زیاد عن مجاهد عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال دخلت العمرة فی الحج الی یوم القیامة وفی الباب عن سراقة بن مالک بن جعشم وجابر بن عبد الله **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن ومعنی هذا الحدیث ان لا باس بالعمرة فی اشهر الحج وهکذا قال الشافعی واحمد واسحاق ومعنی هذا الحدیث ان اهل الجاهلیة کانوا لا یعتمرون فی اشهر الحج فلما جاء الاسلام رخص النبی صلی الله علیه وسلم فی ذلک فقال دخلت العمرة فی الحج الی یوم القیامة یعنی لا باس بالعمرة فی اشهر الحج واشهر الحج شوال وذو القعدة وعشر من ذی الحجة لا ینبغی للرجل ان یهل بالحج الا فی اشهر الحج واشهر الحرم رجب وذو القعدة وذو الحجة والمحرم هکذا روی غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم **باب** ما جاء فی ذکر فضل العمرة **حدثنا** ابو کریب نا وکیع عن سفیان عن سمی عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم العمرة الی العمرة تکفر ما بینهما والحج المبرور لیس له جزاء الا الجنة **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح

طرف سے اور عمرہ کرے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سوا اسکے نہیں کہ ذکر کیا گیا ہے عمرہ نبی سے صرف اس حدیث میں کہ عمرہ کرے آدمی غیر کی طرف سے اور ابو رزین کا نام لقیط بن عامر ہے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن عبد الاعلیٰ نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے سفیان ثوری سے انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن عطاء سے انہوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ آئی ایک عورت پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو اس نے کہا کہ میری ماں مر گئی اور حج نہ کیا اس نے کیا حج کروں میں اسکی طرف سے فرمایا حج کر اسکی طرف سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** عمرہ واجب ہے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو عمر بن علی نے حجاج سے انہوں نے روایت کی محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے عمرہ سے کہ کیا واجب ہے وہ فرمایا نہیں اور عمرہ کرنا افضل ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی ہے قول بعض اہل علم کا کہتے ہیں عمرہ واجب نہیں اور کہا جاتا کہ دو حج ہیں حج اکبر دن نحر کا ہے اور حج اصغر یعنے چھوٹا حج عمرہ ہے اور امام شافعی نے کہا کہ عمرہ سنت ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ اسکے ترک کی اجازت دی ہو اور نہیں ہے اسکا کوئی چیز ثابت کہ وہ نفل ہے کہا اور تحقیق روایت کیگئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ ضعیف ہے نہیں قائم ہوتی ساتھ مثل اسکے حجت اور تحقیق پہنچا ہے ہمکو ابن عباس سے کہ وہ اسکو واجب کہتے تھے **باب** یہ باب پہلے باب سے متعلق ہے **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے زیاد بن عبد اللہ نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے روایت کی مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہوا عمرہ حج میں قیامت کے دن تک اور اس باب میں سراقہ بن مالک بن جعشم اور جابر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے اور معنی اس حدیث کا یہ ہے کہ نہیں کوئی ڈر ساتھ عمرہ کرنے کے بیچ مہینوں حج کے اور اسیطرح کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے اور معنی اس حدیث کے یہ ہے کہ جاہلیت کے لوگ عمرہ کرتے نہ تھے بیچ مہینوں حج کے پس جب اسلام آیا تو اجازت دی حضرت نے بیچ اسکے اور فرمایا کہ داخل ہوا عمرہ بیچ حج کے قیامت تک یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنیکا کچھ ڈر نہیں اور حج کے مہینے یہ ہیں شوال اور ذیقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے نہیں درست واسطے کسی مرد کے یہ کہ احرام باندھے ساتھ حج کے مگر بیچ مہینوں حج کے اور مہینے حرام کے یہ ہیں رجب اور ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور اسیطرح روایت کیا ہے بہت اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے **باب** عمرہ کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے سفیان سے انہوں نے روایت کی سمی سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہوتا ہے گناہوں کا جو بیچ میں انکے ہیں یعنی صغیرہ گناہ اور حج مقبول اسکی جزا نہیں ہے مگر بہشت کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

[illegible] رسالہ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی [illegible] غیر کی طرف سے اور اسیطرح مرد اور عورت کی طرف سے [illegible]
[illegible] امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہا رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ عمرہ سنت ہے یعنی واجب نہیں اسلئے کہ [illegible] اسکے ترک کی اجازت نہیں دی

باب ما جاء في العمرة من التنعيم **حدثنا** يحيى بن موسى وابن أبي عمر قالا نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن عمرو بن أوس عن عبد الرحمن بن أبي بكر أن النبي صلى الله عليه وسلم أمر عبد الرحمن بن أبي بكر أن يعمر عائشة من التنعيم **قال** أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في العمرة من الجعرانة **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن ابن جريج عن مزاحم عن عبد العزيز بن عبد الله عن محرش الكعبي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج من الجعرانة ليلا معتمرا فدخل مكة ليلا فقضى عمرته ثم خرج من ليلته فأصبح بالجعرانة كبائت فلما زالت الشمس من الغد خرج في بطن سرف حتى جاء مع الطريق طريق جمع ببطن سرف فمن أجل ذلك خفيت عمرته على الناس **قال** أبو عيسى هذا حديث حسن غريب ولا نعرف لمحرش الكعبي عن النبي صلى الله عليه وسلم غير هذا الحديث **باب** ما جاء في عمرة رجب **حدثنا** أبو كريب نا يحيى بن آدم عن أبي بكر بن عياش عن الأعمش عن حبيب بن أبي ثابت عن عروة قال سئل ابن عمر في أي شهر اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال في رجب فقالت عائشة ما اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا وهو معه تعني ابن عمر وما اعتمر في شهر رجب قط **قال** أبو عيسى هذا حديث غريب سمعت محمدا يقول حبيب بن أبي ثابت لم يسمع من عروة بن الزبير **حدثنا** أحمد بن منيع نا الحسن بن موسى نا شيبان عن منصور عن مجاهد عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم اعتمر أربعا إحداهن في رجب **قال** أبو عيسى هذا حديث غريب حسن صحيح **باب** ما جاء في عمرة ذي القعدة **حدثنا** عباس بن محمد الدوري نا إسحاق بن منصور السلولي الكوفي عن إسرائيل عن أبي إسحاق عن البراء أن النبي صلى الله عليه وسلم اعتمر في ذي القعدة **قال** أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن ابن عباس **باب** ما جاء في عمرة رمضان **حدثنا** نصر بن علي نا أبو أحمد الزبيري نا إسرائيل عن أبي إسحاق عن الأسود بن يزيد عن ابن أم معقل عن أم معقل عن النبي صلى الله عليه وسلم قال عمرة في رمضان تعدل حجة وفي الباب عن ابن عباس وجابر وأبي هريرة وأنس ووهب بن خنبش

باب تنعیم سے عمرہ کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ اور ابن ابی عمر نے ان دونوں نے کہا خبر دی ہم کو سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے روایت کی عمرو بن اوس سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی بکر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عبدالرحمن بن ابی بکر کو یہ کہ عمرہ کرا دے عائشہ کو تنعیم سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جعرانہ سے عمرہ کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو یحییٰ بن سعید نے ابن جریج سے انہوں نے روایت کی مزاحم بن ابی مزاحم سے انہوں نے عبدالعزیز بن عبداللہ سے انہوں نے محرش کعبی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جعرانہ سے ایک رات کو عمرے کا احرام باندھ کر سو داخل ہوئے مکہ میں رات کو سو تمام کیا عمرہ اپنا پھر نکلے اسی رات سے یعنی مکہ سے پس صبح کی آپ نے جعرانہ میں مثل رات کاٹنے والے اس جگہ کے پس جب ڈھل گیا سورج دوسرے روز سے تو نکلے میدان سرف میں یہاں تک کہ آئے ساتھ راہ مزدلفہ کے بیچ میدان سرف کے پس اسی سبب سے پوشیدہ رہا عمرہ آپ کا لوگوں پر کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور نہیں جانتے ہم واسطے محرش کعبی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے اس حدیث کے **باب** رجب میں عمرہ کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو یحییٰ بن آدم نے ابی بکر بن عیاش سے انہوں نے روایت کی اعمش سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے عروہ سے کہا کہ سوال کیے گئے ابن عمر کہ کس مہینے میں عمرہ کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو کہا کہ رجب میں تو حضرت عائشہ نے کہا کہ نہیں عمرہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر کہ وہ ساتھ آپ کے تھا یعنی ابن عمر اور نہیں عمرہ کیا آپ نے مہینے رجب میں کبھی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے میں نے سنا بخاری سے کہتے تھے حبیب بن ابی ثابت نے نہیں سنا عروہ بن زبیر سے **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو حسن بن موسیٰ نے کہا خبر دی ہم کو شیبان نے منصور سے انہوں نے روایت کی مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا چار بار ایک ان کا رجب میں ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **باب** ذیقعدہ میں عمرہ کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے عباس بن محمد دوری نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو اسحاق بن منصور سلولی کوفی نے اسرائیل سے انہوں نے روایت کی ابی اسحاق سے انہوں نے براء سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینے ذیقعدہ میں عمرہ کیا

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے **باب** رمضان میں عمرہ کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے نصر بن علی نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو ابو احمد زبیری نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو اسرائیل نے ابی اسحاق سے انہوں نے روایت کی اسود بن یزید سے انہوں نے ابن ام معقل سے انہوں نے ام معقل سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تحقیق عمرہ کرنا رمضان میں برابر ہے ایک حج کے۔ اور اس باب میں ابن عباس اور جابر اور ابی ہریرہ اور انس اور وہب بن خنبش سے ہے۔

ف۔ آٹھویں سال ہجری میں بعد فتح مکہ کے [illegible] حنین [illegible] جعرانہ میں [illegible]

قال ابو عیسی ویقال هرم بن خنبش قال بیان وجابر عن الشعبی عن وهب بن خنبش وقال داود الاودی عن الشعبی عن هرم بن خنبش ووهب اصح وحدیث ام معقل حدیث حسن غریب من هذا الوجه وقال احمد واسحاق قد ثبت عن النبی صلی الله علیه وسلم ان عمرة فی رمضان تعدل حجة قال اسحاق معنی هذا الحدیث مثل ما روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال من قرأ قل هو الله احد فقد قرأ ثلث القرآن **باب ما جاء فی الذی یهل بالحج فیکسر او یعرج حدثنا** اسحاق بن منصور نا روح بن عبادة نا الحجاج الصواف نا یحیی بن ابی کثیر عن عکرمة قال حدثنی الحجاج بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کسر او عرج فقد حل وعلیه حجة اخری فذکرت ذلک لابی هریرة وابن عباس فقالا صدق **حدثنا** اسحاق بن منصور نا محمد بن عبد الله الانصاری عن الحجاج مثله قال وسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن وهکذا رواه غیر واحد عن الحجاج الصواف نحو هذا الحدیث وروی معمر ومعاویة بن سلام هذا الحدیث عن یحیی بن ابی کثیر عن عکرمة عن عبد الله بن رافع عن الحجاج بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم هذا الحدیث وحجاج الصواف لم یذکر فی حدیثه عبد الله بن رافع وحجاج ثقة حافظ عند اهل الحدیث وسمعت محمدا یقول روایة معمر ومعاویة بن سلام اصح **حدثنا** عبد بن حمید نا عبد الرزاق نا معمر عن یحیی بن ابی کثیر عن عکرمة عن عبد الله بن رافع عن الحجاج بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه **باب ما جاء فی الاشتراط فی الحج حدثنا** زیاد بن ایوب البغدادی نا عباد بن العوام عن هلال بن خباب عن عکرمة عن ابن عباس ان ضباعة بنت الزبیر اتت النبی صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله انی ارید الحج افاشترط قال نعم قالت کیف

کہا ابو عیسیٰ نے اور کہا جاتا ہے ہرم بن خنبش بیان اور جابر نے کہا شعبی سے انہوں نے وہب بن خنبش سے اور کہا داؤد نے اودی سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ہرم بن خنبش سے اور زیادہ تر صحیح وہب بن خنبش ہے اور ام معقل کی حدیث غریب ہے اس وجہ سے اور احمد و اسحاق نے کہا کہ تحقیق ثابت ہوا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق عمرہ کرنا رمضان میں برابر ہوتا ہے حج کے۔ اسحاق نے کہا معنی اس حدیث کا مثل اسکے ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جس نے پڑھی قل ہو اللہ احد تو گویا اسنے تہائی قرآن کی یعنی تہائی قرآن کے برابر اسکا ثواب ہوتا ہے **باب** اگر کوئی شخص حج کا احرام باندھے سو اسکی ٹوٹ جاوے ہڈی یا لنگڑا ہو جاوے پاؤں اسکا یا لنگڑا ہو جاوے تو اسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہم سے اسحاق بن منصور نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو روح بن عبادہ نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو حجاج صواف نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن ابی کثیر نے عکرمہ سے انہوں نے کہا حدیث کی ہمکو حجاج بن عمرو نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ٹوٹ جاوے یعنی پاؤں اسکا یا لنگڑا ہو جاوے تو تحقیق وہ حلال ہو گیا یعنی جائز ہے اسکو یہ کہ ترک کرے احرام کو اور لازم ہے اس پر دوسرا حج یعنی دوسرے سال میں سو ذکر کی میں نے یہ حدیث واسطے ابی ہریرہ اور ابن عباس کے سو انہوں نے کہا کہ سچ کہا اسنے **حدیث** بیان کی ہم سے اسحاق بن منصور نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن عبد اللہ نے حجاج سے مثل اسکے کہا اور میں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی طرح روایت کی بہت لوگوں نے حجاج صواف سے مثل اس حدیث کے اور روایت کی معمر و معاویہ بن سلام نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن رافع سے انہوں نے حجاج بن عمرو سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث اور حجاج صواف نے نہیں ذکر کیا اپنی حدیث میں واسطہ عبد اللہ بن رافع کا اور حجاج ثقہ اور حافظ ہیں نزدیک اہل حدیث کے اور سنا میں نے محمد سے کہتا تھا کہ روایت معمر اور معاویہ بن سلام کی اصح ہے **حدیث** بیان کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن رافع سے انہوں نے حجاج بن عمرو سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** حج میں شرط کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے زیاد بن ایوب بغدادی نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو عباد بن عوام نے ہلال بن خباب سے انہوں نے روایت کی عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ تحقیق ضباعہ بنت زبیر آئیں پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں ارادہ رکھتی ہوں حج کا اور میں بیمار ہوں سو کیا پس شرط کروں میں فرمایا ہاں شرط کر لے انہوں نے کہا کس طرح

سہ اگر کوئی شخص احرام باندھ کر چلا اور بسبب بیماری وغیرہ کے وہاں تک نہ پہونچ سکا تو اسکو محصر کہتے ہیں لیکن وہ کیا کرے اسکا حکم یہ ہے کہ بھیجے ایک بکری کہ ذبح کی جاوے حرم میں وقت معین میں اور احرام سے نکلے بعد اسکے پھر قضا کرے اور یہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے اور تینوں امام کہتے ہیں کہ [illegible] بسبب مرض کے [illegible] پس لیکن کے نزدیک وہ رہتا ہے احرام پر مگر عذر [illegible] اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ احصار بغیر دشمن کے بھی ہوتا ہے [illegible] مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے قابل حجت کے نہیں [illegible] تینوں امام کہتے ہیں معارض یعنی [illegible] بسبب مرض کے نہیں ہو تو وہ دلیل پکڑتے ہیں ساتھ اس حدیث کے کہ اگر بسبب مرض کے حلال ہونا احرام سے ممکن ہوتا تو حکم کرتے حضرت اسکو ساتھ شرط کرنے کے [illegible]

سہ قولہ بیمار ہوں یہ شرط کرے اگر گمان ہو [illegible] فقط بخیال امام [illegible] الفتاوی

اقول قال قولی لبیک اللھم لبیک محلی من الارض حیث تحبسنی وفی الباب عن جابر واسماء وعائشۃ **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم یرون الاشتراط فی الحج ویقولون ان اشترط فعرض له مرض او عذر فله ان یحل ویخرج من احرامه وھو قول الشافعی واحمد واسحاق ولم یر بعض اھل العلم الاشتراط فی الحج وقالوا ان اشترط فلیس له ان یخرج من احرامه ویرونه کمن لم یشترط **باب** منه **حدثنا** احمد بن منیع نا عبد الله بن المبارک نا اخبرنی معمر عن الزھری عن سالم عن ابیه انه کان ینکر الاشتراط فی الحج ویقول الیس حسبکم سنة نبیکم **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی المرأة تحیض بعد الافاضة **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیه عن عائشة قالت ذکرت لرسول الله صلی الله علیه وسلم ان صفیة بنت حیی حاضت فی ایام منی فقال احابستنا ھی قالوا انھا قد افاضت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فلا اذًا وفی الباب عن ابن عُمر وابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث عائشة حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم ان المرأة اذا طافت طواف الافاضة ثم حاضت فانھا تنفر ولیس علیھا شیئ وھو قول الثوری والشافعی واحمد واسحاق **حدثنا** ابو عمار نا عیسی بن یونس عن عبید الله عن نافع عن ابن عمر قال من حج البیت فلیکن اخر عھده بالبیت الا الحُیّض ورخص لھن رسول الله صلی الله علیه وسلم **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح والعمل علیه عند اھل العلم **باب** ما جاء ما تقضی الحائض من المناسک **حدثنا** علی بن حجر نا شریک عن جابر وھو ابن یزید الجعفی عن عبد الرحمن بن الاسود عن ابیه عن عائشة قالت حضت فامرنی النبی صلی الله علیه وسلم ان اقضی المناسک کلھا الا الطواف بالبیت **قال** ابو عیسی والعمل علی ھذا الحدیث عند اھل العلم ان الحائض تقضی المناسک کلھا ما خلا الطواف بالبیت وقد روی ھذا الحدیث

ہوں میں فرمایا۔ تو یوں کہو حاضر ہوں تیری خدمت میں یا الٰہی حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اور مکان میرے کھلنے کا احرام سے وہ جگہ ہے جہاں روکے تو مجھکو اور اس باب میں جابر اور اسماء اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل ہے اسی پر نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں حج میں شرط کرنی جائز ہے اور کہتے ہیں کہ اگر شرط کر لی ہو پس عارض ہوئی واسطے اسکے بیماری یا کوئی عذر تو جائز ہے اسکو یہ کہ نکلے بیچ احرام سے اور حلال ہو جاوے اور یہی قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ حج میں شرط کرنی درست نہیں کہتے ہیں کہ اگر شرط کرے تو نہیں جائز ہے اسکو یہ کہ نکلے احرام اپنے سے اور برابر جانتے ہیں اسکو شخص ایسے کے جو شرط نہ کرے **باب** یہ باب ہے متعلق اسی کے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنّے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے اُنّے کہا خبر دی مجھکو معمر نے زہری سے اُنّے روایت کی سالم سے اُنّے اپنے باپ سے کہ تحقیق وہ تھے انکار کرتے شرط کو بیچ حج کے اور کہتے تھے کہ نہیں کافی تمکو سنت نبی تمہارے کی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض ہو جاوے تو کیا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُنّے کہا خبر دی ہمکو لیث نے عبد الرحمن بن قاسم سے اُنّے روایت کی اپنے باپ سے اُنّے عائشہ رض سے کہا ذکر کیا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق صفیہ حائض ہوئی بیچ دنوں منیٰ کے پس فرمایا آنحضرت نے کیا روکنے والی ہے ہمکو یعنی کوچ کرنے سے مدینہ کو لوگوں نے کہا کہ اسنے طواف زیارت کر لیا ہے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اب نہیں ہے کوئی ضرورت ٹھیرنے کی اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عائشہ رض کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ اگر کوئی عورت طواف زیارت کرے پھر حائض ہو جاوے تو پھر جاوے طرف وطن اپنے کے اور نہیں ہے اسپر کوئی چیز اور یہی ہے قول ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** بیان کی ہمسے ابو عمار نے اُنّے کہا خبر دی ہمکو عیسیٰ بن یونس نے عبید اللہ سے اُنّے روایت کی نافع سے اُنّے ابن عمر سے کہا جو کوئی حج کرے خانہ کعبہ کا تو چاہیے کہ ہو آخر وقت اسکا ساتھ خانہ کعبہ کے مگر حیض والی عورتیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے اجازت دی ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے **باب** کیا چیز ادا کرے حیض والی عورت احکام حج سے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُنّے کہا خبر دی ہمکو شریک نے جابر سے اور وہ ابن یزید جعفی ہیں اُنّے روایت کی عبد الرحمن بن اسود سے اُنّے اپنے باپ سے اُنّے عائشہ سے کہ مجھکو حیض ہوا سو حکم کیا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ ادا کروں میں احکام حج کے تمام مگر طواف خانہ کعبہ کا کہا ابو عیسیٰ نے کہ عمل اس حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ حیض والی عورت افعال حج کے سب ادا کرے سوائے طواف خانہ کعبہ کے کہ اسکا کرنا حائض کو درست نہیں اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث

ہ اس طواف کو طواف وداع بھی کہتے ہیں اور طواف الصدر بھی کہتے ہیں یہ طواف بھی واجب ہے مگر عورت کو بعد طواف زیارت کے اگر حیض آ جاوے تو اسکو اس طواف کا

عن عائشة من غير هذا الوجه ايضا **حدثنا** زياد بن ايوب نا مروان بن شجاع الجزري عن خصيف عن عكرمة ومجاهد وعطاء عن
ابن عباس رفع الحديث الى النبي صلى الله عليه وسلم ان النفساء والحائض تغتسل وتحرم وتقضي المناسك كلها غير ان لا تطوف
بالبيت حتى تطهر هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **باب** ما جاء من حج او اعتمر فليكن آخر عهده بالبيت **حدثنا**
نصر بن عبد الرحمن الكوفي نا المحاربي عن الحجاج بن ارطاة عن عبد الملك بن المغيرة عن عبد الرحمن بن البيلماني عن عمرو بن اوس عن
الحارث بن عبد الله بن اوس قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من حج هذا البيت او اعتمر فليكن آخر عهده بالبيت فقال
له عمر خررت من يديك سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم تخبرنا به وفي الباب عن ابن عباس **قال ابو عيسى**
حديث الحارث بن عبد الله بن اوس حديث غريب وهكذا روى غير واحد عن الحجاج بن ارطاة مثل هذا وقد خولف الحجاج
في بعض هذا الاسناد **باب** ما جاء ان القارن يطوف طوافا واحدا **حدثنا** ابن ابي عمر نا ابو معاوية عن الحجاج عن ابي الزبير عن جابر
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرن الحج والعمرة فطاف لهما طوافا واحدا وفي الباب عن ابن عمر وابن عباس **قال ابو عيسى**
حديث جابر حديث حسن والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم قالوا القارن يطوف
طوافا واحدا وهو قول الشافعي واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم يطوف طوافين ويسعى
سعيين وهو قول الثوري واهل الكوفة **حدثنا** خلاد بن اسلم البغدادي نا عبد العزيز بن محمد عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احرم بالحج والعمرة اجزأه طواف واحد وسعي واحد عنهما حتى يحل منهما جميعا **قال**
ابو عيسى هذا حديث غريب صحيح تفرد به الدراوردي على ذلك اللفظ وقد رواه غير واحد عن عبيد الله بن عمر ولم يرفعوه وهو اصح

عائشہ سے غیر اس وجہ سے بھی **حدیث** بیان کی ہمسے زیاد بن ایوب نے کہا خبر دی ہمکو مروان بن شجاع جزری نے خصیف سے اُنہوں نے روایت کی
عکرمہ سے اور مجاہد اور عطاء سے اُنھوں نے ابن عباس سے مرفوع کیا اُنہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق نفاس والی عورت اور حیض والی
عورت غسل کرے اور احرام باندھے اور افعال حج کے سب ادا کرے مگر یہ کہ نہ طواف کرے ساتھ خانہ کعبہ کے یہاں تک کہ پاک ہووے حیض سے یہ حدیث
حسن غریب ہے اسوجہ سے **باب** جو شخص کہ حج کرے یا عمرہ کرے تو چاہیے کہ ہووے آخر وقت اسکا ساتھ خانہ کعبہ کے **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن
عبد الرحمن کوفی نے محاربی سے اُنہوں نے حجاج بن ارطاۃ سے اُنہوں نے روایت کی عبد الملک بن مغیرہ سے اُنہوں نے عبد الرحمن بن سلیمانی سے اُنہوں نے عمرو
بن اوس سے اُنہوں نے حارث بن عبد اللہ بن اوس سے کہا کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو کوئی حج کرے اس گھر کا یا عمرہ کرے
تو چاہیے کہ ہووے آخر وقت اسکا ساتھ خانہ کعبہ کے سو عمر نے اُسکو کہا کہ گر پڑا تو ہاتھوں اپنے سے سنا تو نے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں خبر کی تو نے
ہمکو ساتھ اسکے اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ حارث بن عبد اللہ بن اوس کی حدیث غریب ہے اور ویسی ہی روایت کی کئی
لوگوں نے حجاج بن ارطاۃ سے مثل اسکے اور تحقیق مخالفت کیا گیا ہے حجاج بیچ بعض اس اسناد کے **باب** قارن فقط ایک طواف کرے **حدیث**
بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے حجاج سے اُنہوں نے روایت کی ابی زبیر سے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کیا ساتھ
حج اور عمرہ کے سو طواف کیا واسطے اُن دونوں کے فقط ایک طواف اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے جابر کی حدیث
حسن ہے اور عمل اسیپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہم سے کہتے ہیں کہ قارن صرف ایک طواف کرے اور یہی ہے قول شافعی
و احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہم سے کہتے ہیں کہ دو طواف کرے اور دوبار سعی کرے درمیان صفا مروہ
کے اور یہی ہے قول ثوری اور کوفہ والوں کا **حدیث** بیان کی ہمسے خلاد بن اسلم بغدادی نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز بن محمد نے عبید اللہ
بن عمر سے اُنہوں نے روایت کی نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی احرام باندھے ساتھ حج اور عمرہ کے یعنی ایک احرام سے دونوں کا
تو کفایت کرتا ہے اسکو طواف ایک اور سعی ایک دونوں کی طرف سے یہاں تک کہ حلال ہووے دونوں سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اکیلا
ہوا ہے ساتھ اسکے دراوردی اس لفظ پر اور تحقیق روایت کیا ہے بہت لوگوں نے عبید اللہ بن عمر سے اور نہیں مرفوع کیا اسکو اور یہ زیادہ صحیح ہے

لہ قارن اسکو کہتے ہیں کہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھے اور ایک احرام سے دونوں کو ادا کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قارن کو صرف ایک ہی طواف کافی ہے یعنی دن نحر کا کہ وہ طواف زیارت ہے عمرہ کے لیے علیحدہ طواف کرنا اسکو ضرور نہیں یہ مذہب شافعی کا ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ قارن دو طواف کرے [illegible] لیکن داخل ہو کر مکہ میں اور دو سعی طواف بعد وقوف عرفہ کے اسلیے کہ ثابت ہو چکا کہ حضرت قارن تھے اور [illegible] ہوئے تو طواف کیا اور سعی طواف بعد وقوف عرفات کے لیا آلہ اس صورت میں دوبار سعی کرنی لازم تھی حالانکہ وہ ثابت نہیں ہے ++

باب ما جاء ان يمكث المهاجر بمكة بعد الصدر ثلاثا **حدثنا** احمد بن منيع نا سفيان بن عيينة عن عبد الرحمن بن حميد سمعت السائب بن يزيد عن العلاء بن الحضرمي يعني مرفوعا قال يمكث المهاجر بعد قضاء نسكه بمكة ثلاثا **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير هذا الوجه بهذا الاسناد مرفوعا **باب** ما جاء ما يقول عند القفول من الحج والعمرة **حدثنا** علي بن حجر نا اسماعيل بن ابراهيم عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا قفل من غزوة او حج او عمرة فعلا فدفدا من الارض او شرفا كبر ثلاثا ثم قال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير آئبون تائبون عابدون سائحون لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده وفي الباب عن البراء وانس وجابر **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في المحرم يموت في احرامه **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عُيينة عن عمرو بن دينار عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فرأى رجلا سقط عن بعيره فوقص فمات وهو محرم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبيه ولا تخمروا رأسه فانه يبعث يوم القيامة يُهِلّ او يلبي **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول سفيان الثوري والشافعي واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم اذا مات المحرم انقطع احرامه ويصنع به ما يصنع بغير المحرم **باب** ما جاء في المحرم يشتكي عينه فيضمدها بالصبر **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عُيينة عن ايوب بن موسى عن نُبيه بن وهب ان عُمر بن عبيد الله بن معمر اشتكى عينيه وهو محرم فسأل ابان بن عثمان فقال اضمدهما بالصبر فاني سمعت عثمان بن عفان يذكره عن رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اضمدهما بالصبر **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح

باب ہجرت کرنے والا بعد طواف وداع کے مکے میں تین دن ٹھیرے **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو سفیان بن عیینہ نے عبد الرحمن بن حمید سے انہوں نے کہا سنا میں نے سائب بن یزید سے انہوں نے روایت کی علاء بن حضرمی سے یعنی مرفوع کی ہے کہ فرمایا کہ ٹھیرے ہجرت کرنے والا پیچھے ادا کرنے حج اپنے کے مکے میں تین دن کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے سوا اس وجہ کے ساتھ اسی اسناد کے مرفوع

باب جب حج اور عمرے سے پھرے یعنی پھرنے کے وقت کیا دعا پڑھے **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے انہوں نے روایت کی نافع سے انہوں نے ابن عمر رض سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پھرتے جنگ سے یا حج سے یا عمرہ سے اور چڑھتے بلند مکان پر یا بلند جگہ میں زمین سے تو تکبیر کہتے تین بار پھر فرماتے نہیں کوئی معبود برحق سوا خدا کے یکتا ہے نہیں کوئی شریک اسکا اسی کے لیے ہے بادشاہت اور اسی کے لیے ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم پھرنے والے ہیں یعنی طرف وطن اپنے کے توبہ کرنے والے ہیں گناہوں سے عبادت کرنے والے ہیں یعنی اللہ سے رجوع کرنے والے ہیں سیر سے واسطے رب اپنے کے تعریف کرنے والے ہیں سچ کیا اللہ نے اپنا وعدہ یعنی ظاہر کیا دین کا اور مدد کی بندے کی اور شکست دی کفار کے گروہوں کو تنہا اور اس باب میں براء و انس و جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے

باب اگر کوئی محرم احرام کی حالت میں مرجاوے تو اسکو حج کا ثواب ہے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے روایت کی سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض سے کہا کہ تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک سفر کے سو دیکھا آپ نے ایک مرد کو کہ گرا اونٹ اپنے سے سو گردن توڑی اسکی اونٹ نے اور وہ احرام سے تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غسل دو اسکو ساتھ پانی اور بیر کے پتوں کے اور کفن دو اسکو دونوں کپڑوں اسکے میں اور نہ ڈھانکو سر اسکے کو تحقیق وہ اٹھایا جاویگا دن قیامت کے احرام سے یا لبیک کہتا ہوا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب مر جاوے محرم تو ٹوٹ جاتا ہے احرام اسکا[1] اور کیا جاوے ساتھ اسکے جو کیا جاتا ہے ساتھ غیر محرم کے

باب اگر محرم کی آنکھ دکھتی ہو تو لیپ کرے ساتھ صبر کے یعنی ایلوے کے **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو سفیان بن عیینہ نے ایوب بن موسیٰ سے انہوں نے روایت کی نبیہ بن وہب سے کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کی دکھنے آئیں آنکھیں اسکی اور وہ احرام میں تھا سو پوچھا انہوں نے ابان بن عثمان کو سو انہوں نے کہا کہ لیپ کر انکو ساتھ ایلوے کے کہ تحقیق میں نے سنا ہے عثمان بن عفان سے ذکر کرتے تھے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے لیپ کر اسکو ساتھ صبر کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

---

[1] یہ قول امام ابو حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کا ہے ۱۲ نو

والعمل على هذا عند اهل العلم لا يرون باسا ان يتداوى المحرم بدواء ما لم يكن فيه طيب **باب** ما جاء في المحرم يحلق راسه في احرامه
ما عليه **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن ايوب وابن ابي نجيح وحميد الاعرج وعبد الكريم عن مجاهد عن عبد الرحمن
بن ابي ليلى عن كعب بن عجرة ان النبي صلى الله عليه وسلم مر به وهو بالحديبية قبل ان يدخل مكة وهو محرم وهو يوقد تحت
قدر والقمل يتهافت على وجهه فقال اتؤذيك هوامك هذه فقال نعم فقال احلق واطعم فرقا بين ستة مساكين والفرق ثلثة آصع او صم
ثلثة ايام او انسك نسيكة قال ابن ابي نجيح او اذبح شاة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم
من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان المحرم اذا حلق او لبس من الثياب ما لا ينبغي له ان يلبس في احرامه او تطيب فعليه
الكفارة بمثل ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في الرخصة للرعاة ان يرموا يوما ويدعوا يوما **حدثنا**
ابن ابي عمر نا سفيان عن عبد الله بن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن ابي البداح بن عدي عن ابيه ان النبي صلى الله عليه
وسلم رخص للرعاء ان يرموا يوما ويدعوا يوما **قال** ابو عيسى هكذا روى ابن عيينة وروى مالك بن انس عن عبد الله بن
ابي بكر عن ابيه عن ابي البداح بن عاصم بن عدي عن ابيه ورواية مالك اصح وقد رخص قوم من اهل العلم للرعاة ان يرموا
يوما ويدعوا يوما وهو قول الشافعي **حدثنا** الحسن بن علي الخلال نا عبد الرزاق نا مالك بن انس قال حدثني عبد الله بن ابي بكر
عن ابيه عن ابي البداح بن عاصم بن عدي عن ابيه قال رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم لرعاء الابل في البيتوتة ان يرموا يوم النحر

اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ کوئی ڈر نہیں یہ کہ دوا کرے محرم ساتھ ایسی دوا کے کہ نہیں خوشبو ہو **باب** اگر محرم احرام کی حالت
میں اپنے سر کو منڈالے تو اسپر کیا جزا ہے ہم سے **حدیث** بیان کی ہے ابن ابی عمر نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ایوب سے اور ابن
ابی نجیح اور حمید اعرج اور عبد الکریم سے انھوں نے روایت کی مجاہد سے انہے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہے کعب بن عجرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
گذرے ساتھ اُسکے اور وہ حدیبیہ میں تھا پہلے داخل ہونے مکے کے اور وہ احرام سے تھا اور جلاتا تھا آگ نیچے ہانڈی کے اور جوئیں جھڑتی تھیں
اسکے منہ پر سو حضرت نے فرمایا کیا ایذا دیتی ہیں تجھکو جوئیں تیرے کہا ہاں فرمایا پس منڈا ڈال۔ اپنا سر اور کھلا فرق کو درمیان چھ مسکینوں کے
اور فرق تین صاع کا ہوتا ہے یا روزے رکھ تین دن یا ذبح کر جانور لائق ذبح کرنے کے ابن ابی نجیح نے کہا یا ذبح کر بکری کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث
حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہم سے کہ محرم جب منڈا لے سر یا پہنے کپڑوں سے
چیز جو نہیں لائق ہے یہ کہ پہنے احرام میں یا خوشبو لگا دے تو اسپر کفارہ ہے مثل اس چیز کے کہ روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب**
چرانے والوں کو اجازت ہے کہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن چھوڑ دیں ہم سے **حدیث** بیان کی ہے ابن ابی عمر نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے
عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اُنہے اپنے باپ سے اُنہے ابی البداح بن عدی سے اُنہے اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی
واسطے چرانے والوں کے یہ کہ کنکر ماریں ایک دن اور چھوڑ دیں ایک دن کہا ابو عیسیٰ نے اسی طرح روایت کی ہے ابن عیینہ نے اور روایت کی
مالک بن انس نے عبد اللہ بن ابی بکر سے اُنہے روایت کی اپنے باپ سے اُنہے ابی البداح بن عاصم بن عدی سے اُنہے اپنے باپ سے اور روایت مالک کی زیادہ
صحیح ہے اور تحقیق اجازت دی ہے ایک قوم اہل علم نے واسطے چرانے والوں کے یہ کہ کنکریاں ماریں ایک دن اور ترک کریں ایک دن اور یہی ہے قول
شافعی کا **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو مالک بن انس نے اُنہے کہا
حدیث بیان کی مجھسے عبد اللہ بن ابی بکر نے اپنے باپ سے اُنہے ابی البداح بن عاصم بن عدی سے اُنہے اپنے باپ سے کہا کہ اجازت دی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے چرانے والے اونٹوں کے یہ کہ کنکریاں ماریں یعنی جمرہ عقبہ کو دن نحر کے یعنی پہلے دن نحر کے

---

[1] حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص احرام کی حالت میں اپنا سر منڈوے تو اسکا کفارہ یہ ہے کہ چھ مسکینوں کو کھلاوے یا دو دو سیر گیہوں ہر مسکین کو دیوے یا تین روزے رکھے یا جانور ذبح کرے ۱۲

[2] مراد یہ ہے کہ اجازت دی چرانے والوں کو یہ کہ منیٰ میں نہ رہیں ایام تشریق کی راتوں میں اسلیے کہ وہ مشغول ہوتے ہیں چرانے میں اور یہ اجازت دی کہ کنکریاں ماریں دن عید کے جمرہ عقبہ پر فقط پھر نہ ماریں عید کے دوسرے دن بلکہ ماریں تیسرے دن دو دن کا ملا کر اور نہیں جائز ہے نزدیک امام مالک کے تعجیل رمی کی دوسرے دن عید کے یعنی تیسرے دن کے بدلے ہاں اگر دوسرے دن میں ماریں تو درست نہیں اور تاخیر درست ہے ۱۲ طیبی

يجمعوا رمي يومين بعد يوم النحر فيرمونه في احدهما قال مالك ظننت انه قال في الاول منهما ثم يرمون يوم النفر وهذا حديث حسن صحيح وهو اصح من حديث ابن عيينة عن عبد الله بن ابي بكر **باب حدثنا** عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث قال حدثني ابي نا سليم بن حيان قال سمعت مروان الاصفر عن انس بن مالك ان عليا قدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم من اليمن فقال بما اهللت قال اهللت بما اهل به رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لولا ان معي هديا لاحللت **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **باب حدثنا** عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث نا ابي عن ابيه عن محمد بن اسحاق عن ابي اسحاق عن الحارث عن علي قال سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن يوم الحج الاكبر فقال يوم النحر **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن ابي اسحاق عن الحارث عن علي قال يوم الحج الاكبر يوم النحر ولم يرفعه وهذا اصح من الحديث الاول ورواية ابن عيينة موقوفا اصح من رواية محمد بن اسحاق مرفوعا **قال** ابو عيسى هكذا روى غير واحد من الحفاظ عن ابي اسحاق عن الحارث عن علي موقوفا **باب حدثنا** قتيبة نا جرير عن عطاء بن السائب عن ابن عبيد بن عمير عن ابيه ان ابن عمر كان يزاحم على الركنين فقلت يا ابا عبد الرحمن انك تزاحم على الركنين زحاما ما رايت احدا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يزاحم عليه فقال ان افعل فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان مسحهما كفارة للخطايا وسمعته يقول من طاف بهذا البيت اسبوعا فاحصاه كان كعتق رقبة وسمعته يقول لا يضع قدما ولا يرفع اخرى الا حط الله عنه بها خطيئة وكتب له بها حسنة **قال** ابو عیسى وروى حماد بن زيد عن عطاء بن السائب عن ابن عبيد بن عمير

پھر جمع کریں مارنا دو دن کا پیچھے دن نحر کے یعنی گیارھویں بارھویں دونوں دن کی کنکریاں ایک دن میں ان دونوں میں سے کہا مالک نے گمان کرتا ہوں میں کہ انہوں نے کہا پہلے دن کے دونوں سے پھر کنکریاں ماریں دن کوچ کے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث ابن عیینہ سے جو انہوں نے روایت کی عبداللہ بن ابی بکر سے **باب** یہ باب بھی پہلے باب سے متعلق ہے **حدیث** بیان کی ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے انہوں نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے باپ میرے نے کہا خبر دی ہم کو سلیم بن حیان نے سنا میں نے مروان اصفر سے انہوں نے روایت کی انس بن مالک سے کہ تحقیق علی رضی یمن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو حضرت نے فرمایا کس چیز کے احرام باندھا تو نے انہوں نے کہا احرام باندھا میں نے ساتھ اس کے جس کا احرام باندھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو حلال ہوتا میں احرام سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس وجہ سے **باب** **حدیث** بیان کی ہم سے عبدالوارث بن عبدالصمد بن عبدالوارث نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو باپ میرے نے انہوں نے روایت کی محمد بن اسحاق سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی رضی سے کہا کہ میں نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دن حج اکبر سے یعنی حج اکبر کون دن ہے فرمایا کہ دن نحر کا **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو سفیان بن عیینہ نے ابی اسحاق سے انہوں نے روایت کی حارث سے انہوں نے علی رضی سے کہا کہ حج اکبر کا دن دن نحر ہے اور نہیں مرفوع کیا اس کو اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے اور ابن عیینہ کی حدیث موقوف ہی زیادہ صحیح ہے محمد ابن اسحاق کی مرفوع حدیث سے کہا ابو عیسیٰ نے اسی طرح روایت کی بہت حفاظ نے ابی اسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی رضی سے موقوف **باب** **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو جریر نے عطاء بن سائب سے انہوں نے روایت کی ابن عبید بن عمیر سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ ابن عمر تھے غلبہ کرتے لوگوں پر اوپر ہاتھ لگانے کو دونوں رکنوں یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کے سبب کہا میں نے اے ابو عبد الرحمن غلبہ کرتے ہو دونوں رکنوں پر کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو اصحاب نبی صلعم سے کہ غلبہ کرتا ہو اس پر یعنی دونوں رکنوں پر کہا ابن عمر نے اگر میں ایسا کروں تو کیا عجب ہے اس لیے کہ تحقیق سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق ہاتھ لگانا ان دونوں رکنوں کا کفارہ ہے گناہوں کا ہے اور سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو کوئی طواف کرے خانہ کعبہ کا سات بار اور محافظت کرے اس کی یعنی واجبات اور سنن ادا کرے تو ہو گا ثواب اس کا مانند ثواب آزاد کرنے بردہ کے اور سنا میں نے حضرت سے کہ فرماتے تھے کہ نہیں رکھتا کوئی قدم اور نہیں اٹھاتا دوسرا یعنی طواف میں مگر دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے اس کا ایک گناہ اور لکھتا ہے اس کے لیے بسبب اس کے ایک نیکی کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی حماد بن زید نے عطاء بن سائب سے انہوں نے ابن عبید بن عمیر

ف یعنی اس واسطے کہ بعضی احکام حج کے واقع ہوئے ہیں جیسے کہ [illegible] زیارت وغیرہ کرنا ہے [illegible] کے واسطے وہاں پہنچے لیکن [illegible] اور سات بار یعنی [illegible]

عن ابن عمر نحوه ولم يذكر فيه عن ابيه وهذا حديث حسن **باب** حدثنا قتيبة نا جرير عن عطاء بن السائب عن طاؤس عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الطواف حول البيت مثل الصلوة الا انكم تتكلمون فيه فمن تكلم فيه فلا يتكلمن الا بخير **قال** ابو عيسى وقد روى عن ابن طاؤس وغيره عن طاؤس عن ابن عباس موقوفا ولا نعرفه مرفوعا الا من حديث عطاء بن السائب والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم يستحبون ان لا يتكلم الرجل في الطواف الا لحاجة او يذكر الله تعالى او من العلم **باب** حدثنا قتيبة نا جرير عن ابن خثيم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في الحجر والله ليبعثنه الله يوم القيمة له عينان يبصر بهما ولسان ينطق به يشهد على من استلمه بحق **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن **حدثنا** هناد نا وكيع عن حماد بن سلمة عن فرقد السبخي عن سعيد بن جبير عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يدهن بالزيت وهو محرم غير المقتت **قال** ابو عيسى مقتت مطيب هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث فرقد السبخي عن سعيد بن جبير وقد تكلم يحيى بن سعيد في فرقد السبخي وروى عنه الناس **باب حدثنا** ابو كريب نا خلاد بن يزيد الجعفي نا زهير بن معاوية عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة انها كانت تحمل من ماء زمزم وتخبر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يحمله **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه **باب** حدثنا احمد بن منيع ومحمد بن الوزير الواسطي المعنى واحد قالا نا اسحق بن يوسف الازرق عن سفيان عن عبد العزيز بن رفيع قال قلت لانس حدثني بشيء عقلته عن رسول الله صلى الله عليه وسلم اين صلى الظهر يوم التروية قال بمنى قال قلت واين صلى العصر يوم النفر قال بالابطح ثم قال افعل كما يفعل امراؤك **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح يستغرب من حديث اسحاق الازرق عن الثوري

اخر ابواب الحج ابواب الجنائز عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

اُسنے ابن عمر سے مثل اسکے اور نہیں ذکر کیا اسمیں واسطہ باپ کا اور یہ حدیث حسن ہے **باب**۔ حدیث بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہم کو جریر نے عطا بن سائب سے اُسنے روایت کی طاؤس سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طواف گرد خانہ کعبہ کے مانند نماز کے ہے مگر تحقیق تم باتیں کرتے ہو بیچ اسکے سو جو کوئی بولے اسمیں تو نہ بولے مگر بات نیکی کی **کہا ابو عیسیٰ** نے اور تحقیق روایت کی گئی ہے ابن طاؤس وغیرہ سے اُنہوں نے طاؤس سے اُنہوں نے ابن عباس سے موقوف اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر حدیث عطا بن سائب سے اور عمل اسی پر ہے اکثر اہل علم کے نزدیک مستحب کہتے ہیں یہ کہ نہ بات کرے مرد بیچ طواف کے مگر واسطے حاجت کے یا ذکر کرے اللہ تعالیٰ کا یا علم کا **باب**۔ **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہم کو جریر نے اُنہوں نے روایت کی ابن خثیم سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ حق حجر اسود کے قسم ہے اللہ کی البتہ اُٹھاویگا اسکو اللہ تعالیٰ دن قیامت کے واسطے اسکے ہونگی دو آنکھیں دیکھیگا ساتھ اُنکے اور ہوگی زبان بولیگا ساتھ اسکے گواہی دیگا اس شخص کے لیے جو بوسہ دیگا اسکو ساتھ حق کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہم کو وکیع نے حماد بن سلمہ سے اُسنے روایت کی فرقد سبخی سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عمر سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم استعمال کرتے تیل زیتون غیر خوشبودار کا احرام میں **کہا ابو عیسیٰ** نے کہ مقتت کا معنی خوشبودار ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث فرقد سبخی سے اُسنے سعید بن جبیر سے اور فرقد سبخی میں یحییٰ بن سعید نے کلام کیا ہے اور تحقیق روایت کی ہے اُن سے لوگوں نے **باب**۔ **حدیث** بیان کی ہم سے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہم کو خلاد بن یزید جعفی نے اُسنے کہا خبر دی ہم کو زہیر بن معاویہ نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عائشہ سے کہ تحقیق تھیں وہ اُٹھا لیتیں پانی زمزم کا اور خبر دیتیں تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھا لیتے تھے اسکو **کہا ابو عیسیٰ** نے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے **باب**۔ **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن منیع اور محمد بن وزیر واسطی نے ایک ہی معنی ہے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو اسحاق بن یوسف ازرق نے سفیان سے اُسنے روایت کی عبد العزیز بن رفیع سے اُسنے کہا میں نے انس سے کہا حدیث بیان کر مجھکو ساتھ ایسی چیز کے کہ سمجھا ہے تو نے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہاں پڑھی آپنے نماز ظہر کی دن ترویہ کے کہا اُنہوں نے بیچ منیٰ کے کہا عبد العزیز نے میں نے کہا اور کہاں پڑھی نماز عصر کی دن کوچ کے اُنہوں نے کہا ابطح میدان میں پھر کہا کرو تم جیسے کہ کرتے ہیں امیر تمہارے کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب کیجاتی ہے حدیث اسحق ازرق کی ثوری سے **اخیر باب حج کا اور ابتدا باب جنازوں کی** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

[1] یعنی جسنے ساتھ ایمان اور صدق کے اور واسطے چاہنے ثواب کے بوسہ دیا ہوگا اسکے حق میں گواہی دیگا کہ اسنے مجھے بوسہ دیا تھا اور یہ حدیث محمول ہے اوپر حقیقت کے [illegible] قادر ہے اوپر پیدا کرنے بینائی کے اور گویائی کے جمادات میں۔ [2] یعنی محرم کو فقط تیل کا لگانا درست ہے اور اگر خوشبودار تیل لگاوے تو اسپر دم ہے۔ ق ف۔

باب ما جاء من ثواب المرض **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصيب المؤمن شوكة فما فوقها الا رفعه الله بها درجة وحط عنه بها خطيئة وفي الباب عن سعد بن ابي وقاص وابي عبيدة بن الجراح وابي هريرة وابي امامة وابي سعيد وانس وعبد الله بن عمرو واسد بن كرز وجابر وعبد الرحمن بن ازهر وابي موسى **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح **حدثنا** سفيان بن وكيع نا ابي عن اسامة بن زيد عن محمد بن عمرو بن عطاء عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من شيء يصيب المؤمن من نصب ولا حزن ولا وصب حتى الهم يهمه الا يكفر الله به عنه سيئاته **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب في هذا الباب قال وسمعت الجارود يقول سمعت وكيعا يقول انه لم يسمع في الهم انه يكون كفارة الا في هذا الحديث وقد روى بعضهم هذا الحديث عن عطاء بن يسار عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في عيادة المريض **حدثنا** حميد بن مسعدة نا يزيد بن زريع نا خالد الحذاء عن ابي قلابة عن ابي اسماء الرحبي عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان المسلم اذا عاد اخاه المسلم لم يزل في خرفة الجنة وفي الباب عن علي وابي موسى والبراء وابي هريرة وانس وجابر **قال** ابو عيسى حديث ثوبان حديث حسن وروى ابو غفار وعاصم الاحول هذا الحديث عن ابي قلابة عن ابي الاشعث عن ابي اسماء عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وقال سمعت محمدا يقول من روى هذا الحديث عن ابي الاشعث عن ابي اسماء فهو اصح قال محمد واحاديث ابي قلابة انما هي عن ابي اسماء الا هذا الحديث وهو عندي عن ابي الاشعث عن ابي اسماء **حدثنا** محمد بن الوزير الواسطي نا يزيد بن هارون عن عاصم الاحول عن ابي قلابة عن ابي الاشعث عن ابي اسماء عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وزاد فيه قيل ما خرفة الجنة قال جناها

باب بیماری کے ثواب کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے ہناد نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے اُنہوں نے روایت کی ابراہیم سے اُنہوں نے اسود سے اُنہوں نے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں پہنچتا مسلمان کو کوئی کانٹا اور دو چند کہ زیادہ ہو اس سے مگر کہ بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب اُسکے ایک درجہ اُسکا اور اُتار دیتا ہے اس کے سبب اُسکے ایک گناہ اور اس باب میں سعد بن ابی وقاص اور ابی عبیدہ بن جراح اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ اور ابی سعید اور انس اور عبد اللہ بن عمرو اور اسد بن کرز اور جابر اور عبد الرحمن بن ازہر اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عائشہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہم سے سفیان بن وکیع نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو باپ میرے نے اسامہ بن زید سے اُنہوں نے روایت کی محمد بن عمرو بن عطا سے اُنہوں نے عطا بن یسار سے اُنہوں نے ابی سعید خدری سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی چیز کہ پہنچے مسلمان کو رنج سے اور نہ غم سے اور نہ بیماری سے اور نہ مرض سے کہ اُسکو رنج میں ڈالے مگر کہ اُتارتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب اُسکے گناہوں اُسکے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس باب میں۔ کہا اور سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتا تھا کہ تحقیق اُنہوں نے نہیں سنا غم میں کہ وہ ہوتا ہے کفارہ مگر اسی حدیث سے اور تحقیق روایت کی ہے بعض نے یہ حدیث عطا بن یسار سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** بیمار کی خبر لینے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے حمید بن مسعدہ نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو خالد حذاء نے ابی قلابہ سے اُنہوں نے روایت کی ابی اسماء رحبی سے اُنہوں نے ثوبان سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق مسلمان جب بیمار پرسی کرتا ہے اپنے بھائی مسلمان کی تو ہمیشہ رہتا ہے بیچ میوہ چننے بہشت کے[1] اور اس باب میں علی اور ابی موسیٰ اور براء اور ابی ہریرہ اور انس اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ثوبان کی حدیث حسن ہے اور روایت کی ابو غفار اور عاصم احول نے یہ حدیث ابی قلابہ سے اُنہوں نے ابی اشعث سے اُنہوں نے ابی اسماء سے اُنہوں نے ثوبان سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور کہا اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے جنہوں نے روایت کی یہ حدیث ابی اشعث سے ابی اسماء سے پس وہ زیادہ تر صحیح ہے اور امام بخاری نے کہا کہ ابی قلابہ کی حدیثیں فقط ابی اسماء کے طریق سے مروی ہیں مگر یہ حدیث وہ میرے نزدیک مروی ہے ابی اشعث سے اُنہوں نے روایت کی ابی اسماء سے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن وزیر واسطی نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے عاصم احول سے اُنہوں نے روایت کی ابی قلابہ سے اُنہوں نے ابی اشعث سے اُنہوں نے ابی اسماء سے اُنہوں نے ثوبان سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور زیادہ کیا اس میں کہ کہا گیا اور کیا ہے خرفہ جنت کا فرمایا میوہ کہ اُتارا جاتا ہے اُسکا۔

۱؎ یہ سب ان الفاظ کے قریب قریب ہیں اور فرق درمیان غم اور ہم کے یہ ہے کہ ہم وہ رنج ہے جو آئندہ کسی امر کے پیش آنے سے ہوتا ہے اور غم امر گذشتہ میں ہوتا ہے ۱۲

[1] یعنے بسبب کثرت عیادت مریض کے لائق جنت اور میوہ خوری کے ہو گیا ۱۲

حدثنا احمد بن عبدة الضبي نا حماد بن زيد عن ايوب عن ابي قلابة عن ابي اسماء عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث خالد ولم يذكر فيه عن ابي الاشعث وروى بعضهم هذا الحديث عن حماد بن زيد ولم يرفعه حدثنا احمد بن منيع نا الحسين بن محمد نا اسرائيل عن ثوير عن ابيه قال اخذ علي بيدي فقال انطلق بنا الى الحسن نعوده فوجدنا عنده ابا موسى فقال علي اعائدا جئت يا ابا موسى ام زائرا فقال لا بل عائدا فقال علي سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من مسلم يعود مسلما غدوة الا صلى عليه سبعون الف ملك حتى يمسي ولا عاده عشية الا صلى عليه سبعون الف ملك حتى يصبح وكان له خريف في الجنة **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب حسن وقد روي عن علي هذا الحديث من غير وجه ومنهم من وقفه ولم يرفعه وابو فاختة سعيد بن علاقة **باب** ما جاء في النهي عن التمني للموت **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابي اسحاق عن حارثة بن مضرب قال دخلت على خباب وقد اكتوى في بطنه فقال ما اعلم احدا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم لقي من البلاء ما لقيت لقد كنت وما اجد درهما على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي ناحية بيتي اربعون الفا ولولا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهانا او نهى ان يتمنى الموت لتمنيت وفي الباب عن ابي هريرة وانس وجابر **قال** ابو عيسى حديث خباب حديث حسن صحيح وقد روي عن انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لا يتمنين احدكم الموت لضر نزل به وليقل اللهم احيني ما كانت الحيوة خيرا لي وتوفني اذا كانت الوفاة خيرا لي **حدثنا** بذلك علي بن حجر نا اسماعيل بن ابراهيم نا عبد العزيز بن صهيب عن انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم بذلك **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في التعوذ للمريض **حدثنا** بشر بن هلال الصواف البصري نا عبد الوارث بن سعيد عن عبد العزيز بن صهيب عن ابي نضرة عن ابي سعيد ان جبرائيل اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا محمد اشتكيت قال نعم قال بسم الله ارقيك من كل شيء يؤذيك من شر كل نفس وعين حاسدة بسم الله

حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے روایت کی ابی قلابہ سے انہوں نے ابی اسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث خالد کے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے واسطہ ابی اشعث کا اور روایت کی بعض نے یہ حدیث حماد بن زید سے اور نہیں مرفوع کیا اسکو **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو حسین بن محمد نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو اسرائیل نے ثویر سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ پکڑا علی رضی نے ہاتھ میرا اور کہا کہ چل ساتھ ہمارے طرف حسن کے کہ خبر لیں انکی سو پایا ہم نے نزدیک انکے ابو موسیٰ کو سو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کیا پوچھنے آئے ہو تم اے ابا موسیٰ یا زیارت کرنے کو تو انہوں نے کہا نہیں بلکہ خبر پوچھنے کو سو علی رضی نے کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں کوئی مسلمان کہ بیمار پرسی کرے کسی مسلمان کی پہلے دو پہر کے مگر رحمت بھیجتے ہیں اسپر ستر ہزار فرشتے یہاں تک کہ شام کرے اور نہیں عیادت کرتا اسکی پچھلے دو پہر کے مگر رحمت بھیجتے ہیں اسپر ستر ہزار فرشتے یہاں تک کہ صبح کرے وہ اور ہوتا ہے واسطے اسکے میوہ چنا ہوا بہشت میں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث علی سے کئی وجہ پر اور بعض نے ان میں سے موقوف بیان کیا ہے اسکو اور نہیں مرفوع کیا اور نام ابی فاختہ کا سعید بن علاقہ ہے **باب** موت مانگنی اور آرزو کرنی منع ہے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن جعفر نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی اسحاق سے انہوں نے روایت کی حارثہ بن مضرب سے انہوں نے کہا کہ داخل ہوا میں خباب پر اور تحقیق داغ لیا تھا انہوں نے اپنے پیٹ میں اور کہا نہیں جانتا میں کسی کو نبی صلعم کے اصحاب سے کہ ملا ہو بلا کو جو کہ ملا میں اور نہیں پاتا تھا میں ایک درہم بھی زمانے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اب بیچ کونے گھر میرے کے چالیس ہزار درہم ہیں اور اگر نہ منع کیا ہوتا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کرنے سے موت کے تو البتہ آرزو کرتا میں موت کی اور اس باب میں ابی ہریرہ اور انس اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ حدیث خباب کی حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے انس بن مالک سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی واسطے دکھ کے جو اترے ساتھ اسکے اور چاہیے کہ کہے الٰہی زندہ رکھ مجھکو جب تک کہ ہو زندگی بہتر واسطے میرے اور مار ڈال مجھکو جبکہ ہو مرنا بہتر واسطے میرے یعنی جینے سے **حدیث** بیان کی ہم سے ساتھ اسکے علی بن حجر نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن ابراہیم نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز بن صہیب نے انس بن مالک سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اسکے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** بیمار کو دم کرنے کے بیان میں **حدیث** بیان کی ہم سے بشر بن ہلال صواف نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو عبد الوارث بن سعید نے انہوں نے روایت کی عبد العزیز بن صہیب سے انہوں نے ابی نضرہ سے انہوں نے ابی سعید سے کہ جبرئیل آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اے محمد کیا بیمار ہو تم تو حضرت نے فرمایا کہ ہاں کہا جبرئیل نے ساتھ نام خدا کے دم کرتا ہوں میں تجھے ہر چیز سے کہ ایذا دے تجھکو اور برائی ہر نفس اور نظر حسد کرنے والے کی ساتھ نام اللہ

ارقيك والله يشفيك **حدثنا** قتيبة نا عبد الوارث بن سعيد عن عبد العزيز بن صهيب قال دخلت انا وثابت البناني على انس بن مالك فقال ثابت يا ابا حمزة اشتكيت فقال انس افلا ارقيك برقية رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بلى قال اللهم رب الناس مذهب الباس اشف انت الشافي لا شافي الا انت شفاء لا يغادر سقما وفي الباب عن انس وعائشة **قال** ابو عيسى حديث ابي سعيد حديث حسن صحيح قال وسالت ابا زرعة عن هذا الحديث فقلت له رواية عبد العزيز عن ابي نضرة عن ابي سعيد اصح او حديث عبد العزيز عن انس قال كلاهما صحيح نا عبد الصمد بن عبد الوارث عن ابيه عن عبد العزيز بن صهيب عن ابي نضرة عن ابي سعيد وعن عبد العزيز بن صهيب عن انس **باب** ما جاء في الحث على الوصية **حدثنا** اسحاق بن منصور نا عبد الله بن نمير نا عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما حق امرئ مسلم يبيت ليلتين وله شيء يوصي فيه الا ووصيته مكتوبة عنده وفي الباب عن ابن ابي اوفى **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الوصية بالثلث والربع **حدثنا** قتيبة نا جرير عن عطاء بن السائب عن ابي عبد الرحمن السلمي عن سعد بن مالك قال عادني رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا مريض فقال اوصيت قلت نعم قال بكم قلت بمالي كله في سبيل الله قال فما تركت لولدك قال هم اغنياء بخير فقال اوص بالعشر قال فما زلت اناقصه حتى قال اوص بالثلث والثلث كبير قال ابو عبد الرحمن فنحن نستحب ان ينقص من الثلث لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم والثلث كثير وفي الباب عن ابن عباس **قال** ابو عيسى حديث سعد حديث حسن صحيح وقد روي عنه من غير وجه وقد روي عنه كبير ويروى كثير والعمل على هذا عند اهل العلم لا يرون ان يوصي الرجل باكثر من الثلث ويستحبون ان ينقص من الثلث وقال سفيان الثوري كانوا يستحبون في الوصية الخمس دون الربع

منتر پڑھتا ہوں تجھ پر اللہ شفا دے تجھ کو **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو عبدالوارث بن سعید نے عبدالعزیز بن صہیب سے کہا [illegible] اور ثابت بنانی انس کے پاس اور ثابت نے کہا کہ اے ابا حمزہ بیمار ہوں میں سو انس نے کہا کیا نہ افسوں پڑھوں میں تجھ پر ساتھ افسوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ہاں پھر کہا الٰہی اے رب آدمیوں کے بیماری دور کرنے والے شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے نہیں کوئی شفا دینے والا مگر تو وہ شفا کہ نہ چھوڑے کسی بیماری کو اور اس باب میں انس اور عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابو سعید کی حدیث حسن صحیح ہے کہا اور سوال کیا میں نے ابا زرعہ کو اس حدیث سے پس کہا میں نے واسطے انکے روایت عبدالعزیز کی ابی نضرہ سے ابی سعید سے بہت صحیح ہے یا حدیث عبدالعزیز کی انس سے تو انہوں نے کہا کہ دونوں صحیح ہیں خبر دی ہم کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے ابی نضرہ سے انہوں نے ابی سعید سے اور عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس سے **باب** وصیت کرنے پر رغبت دلانے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے اسحاق بن منصور نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو عبداللہ بن نمیر نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو عبیداللہ بن عمر نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں لائق[1] کسی مرد مسلمان کو کہ گذارے دو راتیں اور اس کے پاس ایک چیز ہو کہ صلاحیت وصیت کی رکھتی ہو مگر یہ کہ وصیت اسکی لکھی ہوئی ہو نزدیک اسکے۔ اور اس باب میں ابن ابی اوفیٰ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** تہائی اور چوتھائی مال کے ساتھ وصیت کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو جریر نے عطاء بن سائب سے انہوں نے روایت کی ابی عبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے سعد بن مالک سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری خبر پوچھنے کو آئے اور میں بیمار تھا سو آپ نے فرمایا کیا وصیت کا ارادہ کیا تو نے میں نے کہا ہاں فرمایا ساتھ کتنے مال کے میں نے کہا میں نے اپنے کل مال کی وصیت کرنے کا ارادہ کیا ہے راہ خدا میں کہا پس کیا چھوڑا ہے تو نے واسطے اولاد اپنی کے انہوں نے کہا وہ غنی ہیں ساتھ مال کے فرمایا وصیت کر تو ساتھ دسویں حصے کے کہا پس ہمیشہ کمتا رہا میں چیز کو کہ فرماتے رہے حضرت یہاں تک کہ فرمایا آپ نے کہ وصیت کر تو ساتھ تہائی کے اور تہائی بھی بہت ہے **کہا** ابو عبدالرحمٰن نے کہ ہم مستحب جانتے ہیں یہ کہ کم کیا جاوے تہائی سے بھی واسطے فرمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تہائی بھی بہت ہے اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے سعد کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور تحقیق مروی ہے [illegible] اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ تہائی سے زیادہ وصیت کرنی درست نہیں [illegible] مستحب ہے [illegible] تہائی سے اور سفیان ثوری نے کہا کہ تھے وہ

وصیت میں جو کہ تہائی سے پانچواں حصہ مستحب

---

[1] یعنی اگر کسی چیز میں وصیت کرنی ہو تو [illegible] وصیت لکھ کر اپنے پاس رکھے +

او الربع دون الثلث ومن اوصى بالثلث فلم يترك شيئا ولا يجوز له الا الثلث **باب** ما جاء في تلقين المريض عند الموت والدعاء له عنده **حدثنا** ابو سلمة يحيى بن خلف البصري نا بشر بن المفضل عن عمارة بن غزية عن يحيى بن عمارة عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لقنوا موتاكم لا اله الا الله وفي الباب عن ابي هريرة وام سلمة وعائشة وجابر وسعدى المرية وهي امرأة طلحة بن عبيد الله **قال** ابو عيسى حديث ابي سعيد حديث غريب حسن صحيح **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن شقيق عن ام سلمة قالت قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حضرتم المريض او الميت فقولوا خيرا فان الملائكة يؤمنون على ما تقولون قالت فلما مات ابو سلمة اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله ان ابا سلمة مات قال فقولي اللهم اغفر لي وله واعقبني منه عقبى حسنة قالت فقلت فاعقبني الله منه من هو خير منه رسول الله صلى الله عليه وسلم **قال** ابو عيسى شقيق هو ابن سلمة ابو وائل الاسدي **قال** ابو عيسى حديث ام سلمة حديث حسن صحيح وقد كان يستحب ان يلقن المريض عند الموت قول لا اله الا الله وقال بعض اهل العلم اذا قال ذلك مرة فما لم يتكلم بعد ذلك فلا ينبغي ان يلقن ولا يكثر عليه في هذا وروي عن ابن المبارك انه لما حضرته الوفاة جعل رجل يلقنه لا اله الا الله واكثر عليه فقال له عبد الله اذا قلت مرة فانا على ذلك ما لم اتكلم بكلام وانما معنى قول عبد الله انما اراد ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم من كان اخر قوله لا اله الا الله دخل الجنة **باب** ما جاء في التشديد عند الموت **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن الهاد عن موسى بن سرجس عن القاسم بن محمد عن عائشة انها قالت رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بالموت وعنده قدح فيه ماء وهو يدخل يده في القدح ثم يمسح وجهه بالماء ثم يقول اللهم اعني على غمرات الموت وسكرات الموت

اور تہائی سے پر تہائی مستحب ہے اور جسنے وصیت کی ساتھ تہائی کے تو چھوڑی اُسنے کوئی چیز اور نہیں جائز تھا واسطے اسکے مگر ثلث **باب** بیمار کو مرنے کے وقت تلقین کرنے اور اسکے واسطے دعا کرنے کے بیان میں **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سلمہ یحییٰ بن خلف بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے عمارہ بن غزیہ سے اُسنے روایت کی یحییٰ بن عمارہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ تلقین کرو اُن شخصوں کو کہ قریب مرنے کے ہیں کلمہ لا الٰہ الا اللہ اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ام سلمہ اور عائشہ اور جابر اور سعدی مریہ کی روایت ہے اور وہ عورت ہے طلحہ بن عبید اللہ کی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے شقیق سے اُسنے ام سلمہ سے کہ ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت حاضر ہو تم پاس مریض یا قریب المرگ کے پس کہو اچھی بات کیونکہ فرشتے کہتے ہیں آمین اُس چیز پر کہ تم کہتے ہو اُسنے کہا سو جب مرے ابو سلمہ تو آئی میں پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ میرا خاوند مر گیا فرمایا آپ نے پس کہہ تو الٰہی بخش دے مجھکو اور اُسکو اور بدلا دے مجھکو بدلا اچھا پھر ام سلمہ نے کہا سو میں نے یہ دعا پڑھی سو بدلا دیا مجھکو اللہ نے اُسکی طرف سے وہ شخص کہ بہتر ہے اُس سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا ابو عیسیٰ نے شقیق وہ ابن سلمہ ابو وائل اسدی ہے کہا ابو عیسیٰ نے ام سلمہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق تھا مستحب کہا جاتا یہ کہ تلقین کیا جاوے بیمار کو وقت مرنے کے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب کہے بیمار اسکو ایک بار پس جبتک کہ نہ کلام کرے پیچھے اسکے اور تو نہیں لائق ہے یہ کہ تلقین کیا جاوے دوسری بار اور نہ زیادتی کی جاوے اسپر تلقین میں اور ابن مبارک سے مروی ہے کہ جب حاضر ہوئی اُسکو موت تو ایک مرد اُسکو تلقین کرنے لگا کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا اور بہت بار تلقین کی سو عبد اللہ نے اُسکو کہا کہ جب میں ایک بار کہوں تو میں اوپر اُسکے ہوں جبتک کہ میں اور کوئی کلام نہ کروں اور سوا اسکے نہیں معنی قول عبد اللہ کا یہ کہ اُسنے ارادہ کی وہ حدیث جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جسکا آخری کلام ہووے لا الٰہ الا اللہ تو داخل ہوگا وہ بہشت میں **باب** جان کندنی کی سختی اور موت کی شدت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے ابن الہاد سے اُسنے روایت کی موسیٰ بن سرجس سے اُسنے قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہ سے کہ میں نے حضرت کو دیکھا اور وہ تھے حالت نزع میں اور نزدیک آپکے پیالہ تھا کہ اس میں پانی تھا اور ڈالتے تھے اپنا ہاتھ پیالہ میں پھر پھیرتے تھے اپنے منہ پر پھر فرماتے یا الٰہی مدد کر میری اوپر سختی موت کے اور [illegible]

---

[1] تلقین کرنے سے یہ مطلب ہے کہ اُسکے پاس پڑھتا رہے اس کلمہ کا ورد قریب المرگ کے تاکہ وہ بھی سنکر کہے اور حکم اُسکو پڑھنے کا نہ کرے [illegible] جمہور علماء کے نزدیک یہ تلقین مستحب ہے ۱۲ [illegible]

قال ابو عيسى هذا حديث غريب **حدثنا** الحسن بن الصباح البزار نا مبشر بن اسمعيل الحلبي عن عبد الرحمن بن العلاء عن ابيه عن ابن عمر عن عائشة قالت ما اغبط احدا بهون موت بعد الذي رايت من شدة موت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وسالت ابا زرعة عن هذا الحديث وقلت له من عبد الرحمن بن العلاء فقال هو ابن العلاء بن اللجلاج وانما اعرفه من هذا الوجه **باب** **حدثنا** ابن بشار نا يحيى بن سعيد عن المثنى بن سعيد عن قتادة عن عبد الله بن بريدة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المؤمن يموت بعرق الجبين وفي الباب عن ابن مسعود **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن وقال بعض اهل الحديث لا نعرف لقتادة سماعا من عبد الله بن بريدة **باب** **حدثنا** عبد الله بن ابي زياد وهارون بن عبد الله البزاز البغدادي قالا نا سيار بن حاتم نا جعفر بن سليمان عن ثابت عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل على شاب وهو بالموت فقال كيف تجدك قال والله يا رسول الله اني ارجو الله واني اخاف ذنوبي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يجتمعان في قلب عبد في مثل هذا الموطن الا اعطاه الله ما يرجو وآمنه مما يخاف **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب وقد روى بعضهم هذا الحديث عن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا **باب** ما جاء في كراهية النعي **حدثنا** احمد بن منيع نا عبد القدوس بن بكر بن خنيس نا حبيب بن سليم العبسي عن بلال بن يحيى العبسي عن حذيفة قال اذا مت فلا تؤذنوا بي احدا اني اخاف ان يكون نعيا اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن النعي هذا حديث حسن **حدثنا** محمد بن حميد الرازي نا حكام بن سلم وهارون بن المغيرة عن عنبسة عن ابي حمزة عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اياكم والنعي فان النعي من عمل الجاهلية قال عبد الله والنعي اذان بالميت وفي الباب عن حذيفة

موت کی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے **حدیث** بیان کی ہم سے حسن بن صباح بزار نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو مبشر بن اسمٰعیل حلبی نے عبدالرحمٰن بن علاء سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے عائشہ رض سے کہا کہ نہیں آرزو کرتی میں کسی کو ساتھ آسانی موت کے بعد اسکے کہ دیکھی میں نے سختی وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اور سوال کیا میں نے ابو زرعہ کو اس حدیث سے کہ عبدالرحمٰن بن علاء کون ہے کہا وہ بیٹا علاء بن لجلاج کا ہے اور سوا اسکے نہیں کہ پہچانتے ہیں ہم اسکو اسی وجہ سے **باب** **حدیث** بیان کی ہم سے ابن بشار نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید نے مثنیٰ بن سعید سے انہوں نے روایت کی قتادہ سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ مومن مرتا ہے ساتھ پسینے پیشانی کے اور اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔ اور بعض اہل حدیث کہتے ہیں کہ نہیں پہچانتے ہم واسطے قتادہ کے سماع عبداللہ بن بریدہ سے **حدیث** بیان کی ہم سے عبداللہ بن ابی زیاد اور ہارون بن عبداللہ بزاز بغدادی نے ان دونوں نے کہا خبر دی ہمکو سیار بن حاتم نے جعفر بن سلیمان سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے ایک جوان پر اور وہ قریب المرگ تھا پس فرمایا حضرت نے کس طرح پاتا ہے تو اپنے کو یعنی کس طرح پاتا ہے اپنے کو بابت امید کے یا اسکے خوف سے ترسناک ہوئے تو اسنے کہا قسم ہے خدا کی یا رسول اللہ تحقیق میں امید رکھتا ہوں اللہ سے یعنی اسکی رحمت کا امیدوار ہوں اور باوجود اسکے تحقیق میں ڈرتا ہوں گناہوں اپنے سے سو حضرت نے فرمایا کہ نہیں جمع ہوتی خوف اور امید بندے کے دل میں مانند اس وقت کے مگر کہ دیتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ وہ چیز کہ امید رکھتا ہے یعنی رحمت جنت وغیرہ اور امن میں رکھتا ہے اسکو اس چیز سے کہ ڈرتا ہے یعنی عذاب سے کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق روایت کی بعض نے یہ حدیث ثابت سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل **باب** موت کی خبر دینی مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو عبدالقدوس بن بکر بن خنیس نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو حبیب بن سالم نے بلال بن یحییٰ عبسی سے انہوں نے روایت کی حذیفہ سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو نہ خبر دو کسی کو ساتھ میرے پس تحقیق میں خوف کرتا ہوں یہ کہ ہووے یہ نعی اور تحقیق میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کرتے تھے نعی یعنی موت کی خبر دینے سے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن حمید رازی نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو حکام بن سلم اور ہارون بن مغیرہ نے عنبسہ سے انہوں نے روایت کی ابی حمزہ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچو تم موت کی خبر دینے سے کہ موت کی خبر دینی عمل جاہلیت سے ہے کہا عبداللہ نے کہ نعی کا معنی بلانا ہے ساتھ میت کے اور اس باب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے

ف یعنی اول میں آرزو کرتی تھی کہ موت آسان ہووے سو بعد دیکھنے شدت موت حضرت کے میں نے حضرت کی موت کی سختی دیکھی تو وہ آرزو جاتی رہی اور معلوم ہوا کہ سختی موت [illegible] اور آسانی موت میں [illegible] اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ کنایہ ہے جان کندنی کی شدت سے کہ اسکے سبب سے گناہ جھڑتے ہیں اور درجے بلند ہوتے ہیں۔ بعضے کہتے ہیں کہ موت کے وقت پسینا آنا علامت خیر کی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مومن پر موت کی شدت نہیں ہوتی [illegible] اور مراد اس سے وقت سکرات موت کا ہے [illegible] مومن کے گناہ جھڑ جاتے ہیں [illegible]

حدثنا سعيد بن عبد الرحمن المخزومي نا عبد الله بن الوليد العدني عن سفيان الثوري عن ابي حمزة عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله نحوه ولم يرفعه ولم يذكر فيه والنعي اذان بالميت وهذا اصح من حديث عنبسة عن ابي حمزة وابو حمزة هو ميمون الاعور وليس هو بالقوي عند اهل الحديث **قال** ابو عيسى حديث عبد الله حديث غريب وقد كره بعض اهل العلم النعي والنعي عندهم ان ينادى في الناس بان فلانا مات ليشهدوا جنازته وقال بعض اهل العلم لا باس بان يعلم الرجل قرابته واخوته وروي عن ابراهيم انه قال لا باس بان يعلم الرجل قرابته **باب** ما جاء ان الصبر في الصدمة الاولى **حدثنا** قتيبة نا الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن سعد بن سنان عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الصبر في الصدمة الاولى **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب من هذا الوجه **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر عن شعبة عن ثابت البناني عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الصبر عند الصدمة الاولى **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في تقبيل الميت **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن عاصم بن عبيد الله عن القاسم بن محمد عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قبّل عثمان بن مظعون وهو ميت وهو يبكي او قال عيناه تذرفان وفي الباب عن ابن عباس وجابر وعائشة قالوا ان ابا بكر قبّل النبي صلى الله عليه وسلم وهو ميت **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في غسل الميت **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا خالد ومنصور وهشام فاما خالد وهشام فقالا عن محمد وحفصة وقال منصور عن محمد عن ام عطية قالت توفيت احدى بنات النبي صلى الله عليه وسلم فقال اغسلنها وترا ثلثا او خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن واغسلنها بماء وسدر واجعلن في الآخرة كافورا او شيئا من كافور فاذا فرغتن فآذنني فلما فرغنا آذناه فالقى الينا حقوه فقال اشعرنها به قال هشيم وفي حديث

حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عبدالرحمن مخزومی نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو عبداللہ بن ولید عدنی نے سفیان ثوری سے اُنہے روایت کی ابی حمزہ سے اُنہے ابراہیم سے اُنہے علقمہ سے اُنہے عبداللہ سے مثل اُسکے اور نہیں مرفوع کیا اُسکو اور نہیں ذکر کیا بیچ اُسکے یہ کہ نعی پکارنا ہے ساتھ میت کے اور یہ بہت صحیح ہے حدیث عنبسہ سے جو ابی حمزہ سے روایت کی ہے اور ابو حمزہ وہ میمون اعور ہے اور نہیں ہے وہ قوی نزدیک اہل حدیث کے **کہا** ابو عیسیٰ نے عبداللہ کی حدیث غریب ہے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نعی مکروہ ہے اور نعی اُنکے نزدیک یہ ہے کہ پکارا جاوے لوگوں میں بلند آواز سے کہ فلاں شخص مر گیا ہے تاکہ حاضر ہوویں اُسکے جنازے میں اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نہیں کوئی ڈر ساتھ اُسکے کہ خبر کرے مرد اپنے قرابت والوں کو اور اپنے بھائیوں کو اور ابراہیم سے مروی ہے کہ کہا کہ نہیں ڈر ساتھ اسکے کہ خبر کرے مرد اپنے قرابت والوں کو **باب** نہیں ہے صبر کامل مگر نزدیک صدمہ پہلے کے **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اُنہے روایت کی سعد بن سنان سے اُنہے انس سے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ صبر ہے نزدیک صدمہ پہلے کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمکو محمد بن جعفر نے شعبہ سے اُنہے ثابت بنانی سے اُنہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ صبر وقت پہلے صدمہ کے ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مردے کے بوسہ لینے اور چومنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو عبدالرحمن بن مہدی نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے عاصم بن عبیداللہ سے اُنہے روایت کی قاسم بن محمد سے اُنہے عائشہؓ سے کہ نبی صلعم نے چوما عثمان بن مظعون کو اس حالت میں کہ وہ مردہ تھا اور آپ روتے تھے یا کہا کہ آپ کے آنسو جاری تھے اور اس باب میں ابن عباس اور جابر اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا انھوں نے کہ تحقیق ابو بکر صدیقؓ نے چوما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں کہ آپ مردہ تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** میت کے غسل دینے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن منیع نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو خالد اور منصور اور ہشام نے ولیکن خالد اور ہشام نے تو روایت کی محمد سے اُنہے حفصہ سے اور منصور نے روایت کی محمد سے اُنہے ام عطیہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک بیٹی کا انتقال ہوا سو حضرتؐ نے ہمکو فرمایا کہ نہلاؤ اُسکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اس سے اگر دیکھو تم مناسب یعنی اگر احتیاج ہو اور نہلاؤ اُسکو ساتھ پانی اور بیری کی پتیوں کے اور ڈالو اخیر بار میں کافور یا فرمایا کہ کوئی چیز کافور سے سو جبکہ فارغ ہو تم تو خبر کرو مجکو سو جب کہ ہم فارغ ہوئیں تو خبر کی ہمنے آپ کو سو ڈالا آپ نے طرف ہماری تہبند اپنا سو فرمایا کہ بدن سے لگاؤ اسکو یعنی تہبند کو ہشیم نے کہا اور بیچ حدیث

ف۱ یہ لفظ آخر کا اسمیں تردید ہے راوی کے واسطے ہے تحقیق کے واسطے نہیں ہے ۲ اگر پاک ہو جاوے پہلے غسل میں تو مستحب ہے تین بار نہلانا اور مکروہ ہے ایک بار پر کفایت کرنا اور اگر پاک نہ ہو دو بار تو تین بار مستحب ہے اور سات با احتیاط ہے کہ اصل مقصود پاک کرنا ہے مگر مستحب ہے کہ طاق ہوں اور اگر زیادہ کی حاجت ہو تو پانچ بار غسل دیوے اور زیادہ حاجت ہو تو سات

بارہ ۱۲ سنہ ماجرین سے پہلے انتقال مومنین میں عثمان ہی کا ہوا ہے حضرت نے کی قبر پر پتھر کا نشان کے لیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے مسلمان کو بوسہ دینا اور اس پر رونا اور آنسو بہانا جائز ہے یعنی بلا بین بیرونی آہ کے کی بعض کسرہ وماس
مثلاً یہ امر ہے ساہ و ستھرائی خوب حاصل ہوتی ہے ۲ سکہ یعنی پانی میں کافور ملا کر جس سے نہلا دے جیسے کہ جمہور کہتے ہیں اور کوئی کہتے ہیں کہ کافور خوشبو میں ڈالے یعنی بعد خشک ہونے بدن کے لگا دے ۲۲

غير هؤلاء ولا ادري ولعل هشاما منهم قالت وضفرنا شعرها ثلثة قرون قال هشيم اظنه قال فالقيناه خلفها قال هشيم فحدثنا خالد من بين القوم عن حفصة ومحمد عن ام عطية قالت وقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ابدأن بميامنها ومواضع الوضوء وفي الباب عن ام سليم **قال** ابو عيسى حديث ام عطية حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم وقد روي عن ابراهيم النخعي انه قال غسل الميت كالغسل من الجنابة وقال مالك بن انس ليس لغسل الميت عندنا حد مؤقت وليس لذلك صفة معلومة ولكن يُطَهَّر قال الشافعي انما قال مالك قولا مجملا يغسل وينقى واذا انقي الميت بماء القراح او ماء غيره اجزأ ذلك من غسله ولكن احب الي ان يغسل ثلثا فصاعدا لا يقصر عن ثلث لما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اغسلنها ثلثا او خمسا وان انقوا في اقل من ثلث مرات اجزأ ولا نرى ان قول النبي صلى الله عليه وسلم انما هو على معنى الانقاء ثلثا او خمسا ولم يؤقت وكذلك قال الفقهاء وهم اعلم بمعاني الحديث وقال احمد واسحاق وتكون الغسلات بماء وسدر ويكون في الآخرة شيء من الكافور

باب ما جاء في المسك للميت **حدثنا** سفيان بن وكيع نا ابي عن شعبة عن خُلَيد بن جعفر عن ابي نضرة عن ابي سعيد الخدري ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن المسك فقال هو اَطيبُ طيبكم **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود وشبابة قالا نا شعبة عن خليد بن جعفر نحوه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم وهو قول احمد واسحاق وقد كره بعض اهل العلم المسك للميت وقد رواه المستمر بن الريان ايضا عن ابي نضرة عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال علي قال يحيى بن سعيد المستمر بن الريان ثقة وخليد بن جعفر ثقة

باب ما جاء في الغسل من غسل الميت

غیر ان لوگوں کے اور شاید کہ ہشام بھی انھیں میں سے ہو کہا ام عطیہ نے کہا پس گوندھیں ہم نے بال ان کے تین چوٹیاں اور ہشیم نے کہا گمان کرتا ہوں میں کہ انھوں نے کہا پھر ڈال دئیے انکو انکے پیچھے ہشیم نے کہا پس حدیث بیان کی ہم سے خالد نے قوم میں سے حفصہ کے اور محمد سے انھوں نے روایت کی ام عطیہ سے کہا کہ فرمایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شروع کرو غسل دینا اسکی داہنی طرفوں سے اور وضو کی جگہوں سے اور اس باب میں ام سلیم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ ام عطیہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ مردے کا غسل دینا غسل جنابت کی طرح ہے اور مالک بن انس نے کہا کہ نہیں واسطے غسل میت کے نزدیک ہمارے کوئی حد معین اور نہیں اسکے واسطے کوئی صفت معلوم لیکن پاک کیا جاوے جہاں تک کہ حاجت ہو امام شافعی نے کہا کہ مالک نے یہ قول محض مجمل کہا ہے کہ غسل دیا جاوے اور پاک کیا جاوے اور جب پاک کی جاوے میت ساتھ پانی خالص اور پانی غیر کے تو کفایت کرتا ہے غسل اسکے سے ولیکن بہت پسند نزدیک میرے یہ ہے کہ غسل دیا جاوے تین بار پس زیادہ نہ کم کیا جاوے تین بار سے واسطے اسکے جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہلاؤ اسکو تین بار یا پانچ بار اور اگر تین بار سے کم میں صاف پاک ہو جاوے تو یہ بھی کفایت کرتا ہے اور نہیں دیکھتا میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول صرف معنے انقا میں ہے تین بار ہو یا پانچ بار ہو اور کوئی حد مقرر نہیں کیا اور اسی طرح کہا ہے فقہا نے اور وہ زیادہ تر جاننے والے ہیں ساتھ معانی حدیث کے اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ ہوں کل باریاں غسل کی ساتھ پانی اور بیری کے پتوں کے اور ہو پچھلی بار کوئی چیز کافور سے

باب مردے کو مشک لگانے کا بیان[1] **حدیث** بیان کی ہم سے سفیان بن وکیع نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہمکو باپ میرے نے شعبہ سے اُنھوں نے روایت کی خلید بن جعفر سے اُنھوں نے ابی نضرہ سے اُنھوں نے ابی سعید خدری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے مشک لگانے سے پس فرمایا کہ وہ زیادہ تر خوشبو دار ہے تمہاری خوشبو سے **حدیث** بیان کی ہم سے محمود بن غیلان نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد اور شبابہ نے ان دونوں نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے خلید بن جعفر سے مثل اسکے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ مردے کو مشک لگانی مکروہ ہے اور تحقیق روایت کیا ہے اسکو مستمر بن ریان نے بھی ابی نضرہ سے اُنھوں نے ابی سعید سے اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ کہا علی نے یحییٰ بن سعید سے کہ کہا کہ مستمر بن ریان ثقہ ہے اور خلید بن جعفر بھی ثقہ ہے

باب مردے کے غسل دینے سے نہانے کا بیان[2]

---

[1] مشک اور کافور لگانے کا یہ فائدہ ہے کہ اس سے مردہ جلدی نہیں بگڑتا اور موذی جانور دفع ہوتے ہیں اس سے جانور موذی ۱۲

[2] جو شخص کہ مردے کو غسل دے اور اسکو نہلا دیوے تو اسپر نہانا جمہور علماء کے نزدیک واجب نہیں لیکن امام شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ مستحب ہے کہ جب نہلانے والا مردے کو غسل دے چکے تو بعد اسکے خود بھی نہا دے اور بعضے کہتے ہیں کہ غسل دینے والے پر نہانا واجب ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وضو واجب ہے ۱۲

حدثنا محمد بن عبد الملك بن ابی الشوارب نا عبد العزیز بن المختار عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من غسله الغسل ومن حمله الوضوء یعنی المیت وفی الباب عن علی وعائشة **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن وقد روی عن ابی هریرة موقوفا وقد اختلف اهل العلم فی الذی یغسل المیت فقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم اذا غسل میتا فعلیه الغسل وقال بعضهم علیه الوضوء وقال مالك بن انس استحب الغسل من غسل المیت ولا اری ذلك واجبا وهكذا قال الشافعی وقال احمد من غسل میتا ارجو ان لا یجب علیه الغسل واما الوضوء فاقل ما قیل فیه وقال اسحاق لا بد من الوضوء وقد روی عن عبد الله بن المبارك انه قال لا یغتسل ولا یتوضأ من غسل ولا یتوضأ من غسل المیت **باب** ما جاء ما یستحب من الاکفان **حدثنا** قتیبة نا بشر بن المفضل عن عبد الله بن عثمان بن خثیم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم البسوا من ثیابکم البیاض فانها من خیر ثیابکم وکفنوا فیها موتاکم وفی الباب عن سمرة وابن عمر وعائشة **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وهو الذی یستحبه اهل العلم وقال ابن المبارك احب الی ان یکفن فی ثیابه التی کان یصلی فیها وقال احمد واسحاق احب الثیاب الینا ان یکفن فیها البیاض ویستحب حسن الکفن **باب حدثنا** محمد بن بشار نا عمر بن یونس نا عکرمة بن عمار عن هشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن ابی قتادة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا ولی احدکم اخاه فلیحسن کفنه وفیه عن جابر **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب وقال ابن المبارك قال سلام بن ابی مطیع فی قوله ولیحسن احدکم کفن اخیه قال هو الصفا ولیس بالمرتفع **باب** ما جاء فی کم کفن النبی صلی الله علیه وسلم

حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبدالملک بن ابی شوارب نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو عبدالعزیز بن مختار نے سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے کے نہلانے سے نہانا آتا ہے اور اسکے اٹھانے سے وضو آتا ہے اور اس باب میں علی اور عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہے اور ابو ہریرہ سے موقوف بھی مروی ہے اور اہل علم کو مردے کے غسل دینے والے میں اختلاف ہے کہ نہاوے یا نہیں سو بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ جب کوئی میت کو غسل دیوے تو اس پر غسل ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اس پر وضو ہے اور مالک بن انس کہتے ہیں کہ مردے کے غسل دینے سے نہانا مستحب ہے اور میں اسکو واجب نہیں جانتا اور یہی طرح کہا شافعی اور احمد نے کہ جو کوئی میت کو غسل دے امید کرتا ہوں میں یہ کہ نہ واجب ہو اس پر غسل اور لیکن وضو لیں اقل اس چیز کا جو کہا گیا ہے بیچ اسکے اور اسحاق نے کہا کہ وضو کرنا ضرور ہے اور عبداللہ بن مبارک سے مروی ہے کہ نہ نہاوے اور نہ وضو کرے نہلانے میت کے سے **باب** بیچ اس چیز کہ مستحب ہے کفن سے **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو بشر بن مفضل نے عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے انہوں نے روایت کی سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہنو تم سفید کپڑے اسواسطے کہ وہ بہتر ہیں کپڑوں تمہارے میں اور کفناؤ سفید کپڑوں میں اپنے مردوں کو اور اس باب میں ابن عمر اور سمرہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی کو مستحب کہتے ہیں اہل علم اور ابن مبارک نے کہا کہ بہت پسند طرف میرے یہ ہے کہ کفن دیا جاوے بیچ ان کپڑوں کے کہ تھا نماز پڑھتا بیچ انکے اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ بہت پسند کپڑوں سے نزدیک ہمارے کفن دینے کے لیے سفید کپڑے ہیں اور مستحب ہے بہتر کفن **باب** **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو عمر بن یونس نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو عکرمہ بن عمار نے ہشام بن حسان سے انہوں نے روایت کی محمد بن سیرین سے انہوں نے ابی قتادہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب متولی ہو ایک تمہارا بھائی اپنے کا تو چاہیے کہ اچھا دے کفن اسکو اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابن مبارک نے کہا کہ سلام ابن ابی مطیع نے کہا بیچ تفسیر قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور چاہیے کہ اچھا دے ایک تمہارا کفن بھائی اپنے کو کہا کہ مراد اس سے صفا اور پاکیزہ کپڑا ہے اور نہیں مراد وہ کپڑا جو زیادہ ہو قیمت میں **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کتنے کپڑوں میں دفن کیے گئے

---

[1] ابن ماجہ نے کہا ہے افضل سفید کپڑا ہے اور بعضا اللہ نہیں چادریں اور کتان کی واسطے کفن کے اور عورت کو ریشمی اور زعفرانی اور سرخ کپڑے میں کفن دینا جائز ہے کہ ان کا پہننا زندگی میں جائز تھا ۔ [2] ابن عدی کی روایت میں ہے کہ اچھا دو کفن اپنے مردوں کو کہ وہ ملاقات کرتے ہیں آپس میں قبروں میں اور بیچ کفن اچھا یہ ہے کہ ایسا ہو لطیف سفید ہو [illegible]

[illegible]

حدثنا قتیبة نا حفص بن غیاث عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت کفن النبی صلی الله علیه وسلم فی ثلثة اثواب بیض یمانیة لیس فیها قمیص ولا عمامة قال فذکروا لعائشة قولهم فی ثوبین وبرد حبرة فقالت قد اتی بالبرد ولکنهم ردوه ولم یکفنوه فیه **قال ابو عیسی** هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابن ابی عمر نا بشر بن السری عن زائدة عن عبد الله بن محمد بن عقیل عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کفن حمزة بن عبد المطلب فی نمرة فی ثوب واحد وفی الباب عن علی وابن عباس وعبد الله بن مُغَفَّل وابن عمر **قال ابو عیسی** حدیث عائشة حدیث حسن صحیح وقد روی فی کفن النبی صلی الله علیه وسلم روایات مختلفة وحدیث عائشة اصح الاحادیث التی رویت فی کفن النبی صلی الله علیه وسلم والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وقال سفیان الثوری یکفن الرجل فی ثلثة اثواب ان شئت فی قمیص ولفافتین وان شئت فی ثلث لفائف ویجزی ثوب واحد ان لم یجدوا ثوبین والثوبان یجزیان والثلثة لمن وجدها احب الیهم وهو قول الشافعی واحمد واسحاق قالوا تکفن المرأة فی خمسة اثواب **باب** ما جاء فی الطعام یصنع لاهل المیت **حدثنا** احمد بن منیع وعلی بن حجر قالا نا سفیان بن عیینة عن جعفر بن خالد عن ابیه عن عبد الله بن جعفر قال لما جاء نعی جعفر قال النبی صلی الله علیه وسلم اصنعوا لاهل جعفر طعاما فانه قد جاءهم ما یشغلهم **قال ابو عیسی** هذا حدیث حسن وقد کان بعض اهل العلم یستحب ان یوجه الی اهل المیت بشیء لشغلهم بالمصیبة

حدیث بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُنہے کہا خبر دی ہم کو حفص بن غیاث نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اُنہوں نے عائشہ رضی سے کہا کفن دیے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ تین کپڑوں سفید یمانیہ کے نہ تھا اُنمیں کرتا اور نہ پگڑی کہا پس ذکر کیا لوگوں نے واسطے عائشہ کے قول اُنکا کہ کفن دیئے گئے آپ بیچ دو کپڑوں کے اور ایک چادر حبرہ کے پس عائشہ رضی نے کہا کہ لائے گئے ساتھ چادر کے ولیکن اصحاب نے پھیر دیا اسکو اور نہ کفنایا آپ کو اُس میں۔ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی عمر نے اُنہے کہا خبر دی ہم کو بشر بن سری نے زائدہ سے اُنہے روایت کی عبداللہ بن محمد بن عقیل سے اُنہے روایت کی جابر بن عبداللہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلعم نے حمزہ بن عبدالمطلب کو کفن دیا ایک کملی میں اور اس باب میں علی اور ابن عباس اور عبداللہ بن مغفل اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے عائشہ رضی کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کفن میں روایتیں مختلف اور عائشہ رضی کی حدیث زیادہ تر صحیح ہے سب روایتوں میں سے جو حضرت کے کفن میں مروی کی گئیں ہیں اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور سفیان ثوری نے کہا کہ کفن دیا جاوے مرد بیچ تین کپڑوں کے اگر چاہے تو کفن دے بیچ کرتے اور دو لفافوں کے اور اگر چاہے تو کفن دے بیچ تین لفافوں کے اور کفایت کرتا ہے ایک کپڑا بھی اگر نہ پاویں دو کپڑے اور دو کپڑے بھی کفایت کرتے ہیں اور اگر تین کپڑے پاویں تو زیادہ پیارے ہیں طرف اُنکے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ کفن دی جاوے عورت پانچ کپڑوں میں **باب** میت والوں کے واسطے کھانا تیار کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے ان دونوں نے کہا خبر دی ہم کو سفیان بن عیینہ نے جعفر بن خالد سے اُنہے روایت کی اپنے باپ سے اُنہے عبداللہ بن جعفر سے کہا کہ جب آئی خبر جعفر کے مرنے کی تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اپنے اہل بیت کو کہ تیار کرو واسطے لوگوں جعفر کے کھانا پس تحقیق آئی اُنکے پاس وہ چیز کہ باز رکھتی ہے اُنکو کھانا پکانے سے یعنی خبر جعفر کے مرنے کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔ اور تحقیق تھے بعض اہل علم مستحب رکھتے یہ کہ بھیجی جاوے طرف اہل میت کے کوئی چیز واسطے مشغول ہونے اُنکے کے ساتھ مصیبت کے

---

[1] معنے اسکا یہ ہے کہ حضرت کے کفن میں کرتا اور عمامہ بالکل نہ تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ کرتا اور عمامہ تین کپڑوں کے سوا تھے تو گویا پانچ کپڑوں کے تھے مگر صحیح معنی اول ہیں اور اسی مسئلہ میں علما کو اختلاف ہے امام شافعی اور مالک اور احمد کہتے ہیں کہ مستحب ہے کہ کفن تین لفافے ہوں نہ کرتا اور پگڑی اُن میں نہ ہو اور حنفیہ کہتے ہیں کہ تین کپڑے ہوں ازار یعنی لنگی اور قمیص یعنی کفنی اور لفافہ یعنی پوٹ کی چادر ہیں وہ اس حدیث میں مخالف کرتے ہیں کہ ... قمیص ... [2] اس حدیث میں دلیل ہے کہ مستحب ہے ہمسایوں اور ناطے داروں کو کھانا پکا کر اہل میت کے لیے بھیجیں ایک رات اور دن اور بعضے کہتے ہیں کہ تین دن تک بھی کھانا بھیجنا درست ہے کہ تین دن تعزیت کے ہیں اور اہل مصیبت کے غیر بھی اس کھانے کو کھا دیں یا نہیں علماء کہتے ہیں کہ جو تجہیز و تکفین میں مشغول ہو اسکو کھانا درست ہے اور اہل میت کو کھلانے کی تاکید کرے تاکہ وہ ضعف کے سبب بھوکے نہ رہیں اور نوحہ کرنے والی عورتوں کے لئے کھانا بھیجنا حرام ہے اور مال میت سے کھانا تیار کرنا واسطے آنے والوں کے مجمع شدہ کے بدعت ہے اور اگر یتیم یا غائب کا مال ہو تو وہ کھانا بالاتفاق حرام ہے۔

وهو قول الشافعي وجعفر بن خالد هو ابن سارة وهو ثقة روى عنه ابن جريج **باب** ما جاء في النهي عن ضرب الخدود وشق الجيوب عند المصيبة **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن سفيان قال حدثني زبيد الايامي عن ابراهيم عن مسروق عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس منا من شق الجيوب وضرب الخدود ودعا بدعوة الجاهلية **قال ابو عيسى** هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في كراهية النوح **حدثنا** احمد بن منيع نا قران بن تمام ومروان بن معاوية ويزيد بن هارون عن سعيد بن عبيد الطائي عن علي بن ربيعة الاسدي قال مات رجل من الانصار يقال له قرظة بن كعب فنيح عليه فجاء المغيرة بن شعبة فصعد المنبر فحمد الله واثنى عليه وقال ما بال النوح في الاسلام اما اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من نيح عليه عذب بما نيح عليه وفي الباب عن عمر وعلي وابي موسى وقيس بن عاصم وابي هريرة وجنادة بن مالك وانس وام عطية وسمرة وابي مالك الاشعري **قال** ابو عيسى حديث المغيرة بن شعبة حديث غريب حسن صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود نا شعبة والمسعودي عن علقمة بن مرثد عن ابي الربيع عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اربع في امتي من امر الجاهلية لن يدعهن الناس النياحة والطعن في الافتاب والعدوى اجرب بعير فاجرب مائة بعير من اجرب البعير الاول والانواء مطرنا بنوء كذا وكذا **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن **باب** ما جاء في كراهية البكاء على الميت **حدثنا** عبد الله بن ابي زياد نا يعقوب بن ابراهيم بن سعد نا ابي عن صالح بن كيسان عن الزهري عن سالم بن عبد الله عن ابيه قال قال عمر بن الخطاب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الميت يعذب ببكاء اهله عليه وفي الباب عن ابن عمر وعمران بن حصين **قال** ابو عيسى حديث عمر حديث حسن صحيح وقد كره قوم من اهل العلم البكاء على الميت قالوا الميت يعذب ببكاء اهله عليه

الاحساب

اور یہی ہے قول شافعی کا اور جعفر بن خالد وہ ابن سارہ ہیں اور وہ ثقہ ہیں روایت کی اُن سے ابن جریج نے **باب** مصیبت کے وقت رخسارے پیٹنے اور گریبان پھاڑنا منع ہے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو یحییٰ بن سعید نے سفیان سے اُنہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زبید ایامی نے ابراہیم سے اُنہوں نے روایت کی مسروق سے اُنہوں نے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے یعنی ہمارے طریقہ پر وہ شخص کہ پھاڑے گریبان اور پیٹے رخسارے اور پکارے پکارنا جاہلیت کا یعنی مرنے کے وقت نوحہ اور واویلا کرے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** میت پر نوحہ کرنا منع ہے **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن منیع نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو قران بن تمام اور مروان بن معاویہ نے اور یزید بن ہارون نے سعید بن عبید طائی سے اُنہوں نے روایت کی علی بن ربیعہ اسدی سے کہا کہ مر گیا ایک مرد انصار سے کہ کہا جاتا تھا اُس کو قرظہ بن کعب پس نوحہ کیا گیا اوپر اُس کے سو مغیرہ بن شعبہ آئے اور منبر پر چڑھ گئے پس حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اُس پر اور کہا کیا حال ہے نوحہ کرنے کا بیچ اسلام کے خبردار رہو تحقیق میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جس پر نوحہ کیا جاوے وہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب اُس چیز کے کہ نوحہ کیا جاتا ہے اُس پر اور اس باب میں عمر اور علی اور ابی موسیٰ اور قیس بن عاصم اور ابی ہریرہ اور جنادہ بن مالک اور انس اور ام عطیہ اور سمرہ اور ابی مالک اشعری سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے مغیرہ بن شعبہ کی حدیث حسن غریب صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہم سے محمود بن غیلان نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو ابو داؤد نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ اور مسعودی نے علقمہ بن مرثد سے اُنہوں نے روایت کی ابی الربیع سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں ہیں میری اُمت میں احکام جاہلیت کے کہ نہیں چھوڑیں گے اُن کو لوگ ایک تو نوحہ کرنا اور طعن کرنا اور بیماری کا لگ جانا ایک سے دوسرے کو لگنا خارش ہوئی ایک اونٹ کو پس خارش ہوئی سو اونٹ کو پس کس نے خارش لگائی پہلے اونٹ کو اور بارش طلب کرنا ستاروں سے کہنا کہ مینہ برسایا گیا ہم پر ساتھ فلاں ستاروں ایسے ویسے کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **باب** مردے پر رونا منع ہے **حدیث** بیان کی ہم سے عبد اللہ بن ابی زیاد نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے صالح بن کیسان سے اُنہوں نے روایت کی زہری سے اُنہوں نے سالم بن عبد اللہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ عمر بن خطاب نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے گھر والوں کے اُس کے اُس پر اور اس باب میں ابن عمر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عمر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ مردہ پر رونا مکروہ ہے اور کہتے ہیں کہ مردہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے گھر والوں کے اوپر اُس کے

سلہ نوحہ کہتے ہیں رونے کو میت پر ساتھ آواز کے مثل اہل جاہلیت کے کہ اہل جاہلیت کرتے تھے اور اسی طرح حرام ہے رونا اور پیٹنا رخساروں کا اور پھاڑنا گریبانوں کا اور بکھیرنا بالوں کا اور منڈانا بالوں کا اور خاک کا ڈالنا اور مٹی سر پر ڈالنی وغیرہ سب حرام ہے اور خلاف اس میں کسی کا اختلاف نہیں ۱۲ ✦ ✦ ✦

وذهبوا الى هذا الحديث وقال ابن المبارك ارجو ان كان ينهاهم في حيوته ان لا يكون عليه من ذلك شيء **حدثنا** علي بن حجر محمد بن عمار قال حدثني اسيد بن ابي اسيد عن موسى بن ابي موسى الاشعري اخبره عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من ميت يموت فيقوم باكيهم فيقول واجبلاه واسيداه او نحو ذلك الا وكل به ملكان يلهزانه اهكذا كنت **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب **باب** ما جاء في الرخصة في البكاء على الميت **حدثنا** قتيبة نا مالك ونا اسحاق بن موسى الانصاري نا معن نا مالك عن عبد الله بن ابي بكر وهو ابن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن عمرة انها اخبرته انها سمعت عائشة وذكر لها ان ابن عمر يقول ان الميت ليعذب ببكاء الحي فقالت عائشة غفر الله لابي عبد الرحمن اما انه لم يكذب ولكنه نسي او اخطأ انما مر رسول الله صلى الله عليه وسلم على يهودية يبكى عليها فقال انهم ليبكون عليها وانها لتعذب في قبرها **قال** ابو عيسى هذا حديث صحيح **حدثنا** قتيبة نا عباد بن عباد المهلبي عن محمد بن عمرو عن يحيى بن عبد الرحمن عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اَلميت يعذب ببكاء اهله عليه فقالت عائشة يرحمه الله لم يكذب ولكنه وهم انما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لرجل مات يهوديا ان الميت ليعذب وان اهله ليبكون عليه وفي الباب عن ابن عباس وقرظة بن كعب وابي هريرة وابن مسعود واسامة بن زيد **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن عائشة وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا وتاولوا هذه الآية ولا تزر وازرة وزر اخرى وهو قول الشافعي **حدثنا** علي بن خشرم نا عيسى بن يونس عن ابن ابي ليلى عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال اَخَذَ النبي صلى الله عليه وسلم بيد عبد الرحمن بن عوف فانطلق به الى ابنه ابراهيم فوجده يجود بنفسه فاخذه النبي صلى الله عليه وسلم فوضعه في حجره فبكى فقال له عبد الرحمن اتبكي اولم تكن نهيت

اور گئے ہیں طرف اس حدیث کے اور ابن مبارک نے کہا کہ اگر منع کیا کرتا تھا انکو زندگی اپنی میں تو امید کرتا ہوں میں کہ نہو گا اسپر اس سے کچھ گناہ[1] **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن عمار نے انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہمسے اسید بن ابی اسید نے موسیٰ بن ابی موسیٰ اشعری سے انہوں نے خبر دی اپنے باپ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں کوئی میت کہ مرے پس کھڑا ہووے رونیوالا انمیں سے اور کہے کہ اے پہاڑ اور اے سردار اور مانند اسکے مگر کہ مقرر کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ میت کے دو فرشتے کہ گھونسے مارتے ہیں اُسکے سینے میں اور کہتے ہیں کہ کیا ایسا ہی تھا تو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** مردے پر رونے کی اجازت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو مالک نے اور حدیث بیان کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو معن نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو مالک نے عبد اللہ بن ابی بکر سے اور وہی محمد بن عمرو بن حزم ہیں انہوں نے روایت کی باپ سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ سے ذکر کیا گیا واسطے انکے کہ ابن عمر کہتے ہیں کہ مردہ البتہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے زندہ کے سو عائشہ رض نے کہا کہ اللہ بخشے ابو عبد الرحمن کو کہ انہوں نے جھوٹ نہیں کہا ولیکن وہ بھول گیا یا چوک گیا سوا اسکے نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک یہودی عورت پر کہ رویا جاتا تھا اوپر اسکے سو فرمایا کہ اہل اسکے روتے ہیں اسپر اور تحقیق وہ عذاب کی جاتی ہے اپنی قبر میں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو عباد بن عباد مہلبی نے محمد بن عمرو سے اور یحییٰ بن عبد الرحمن سے انہوں نے روایت کی ابن عمر رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے گھر والوں اسکے کے عائشہ رض نے کہا کہ رحم کرے اللہ اسپر کہ انہوں نے نہیں جھوٹ کہا لیکن وہم کیا سوا اسکے نہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایک مردے کے کہ مرا تھا یہودی کہ تحقیق مردہ البتہ عذاب کیا جاتا ہے اور اسکے گھر والے روتے ہیں اسپر اور اس باب میں ابن عباس اور قرظہ بن کعب اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عائشہ سے کئی طور پر مروی ہے اور بعض اہل علم کا مذہب یہی ہے اور دلیل پکڑی ہے انھوں نے ساتھ آیت ولا تزر وازرة وزر اخرى کے یعنی نہیں اٹھاتا کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا اور یہی ہے قول شافعی کا **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن خشرم نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو عیسیٰ بن یونس نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے روایت کی عطاء سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ پکڑا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ عبد الرحمن بن عوف کا سو لیگئے انکو طرف بیٹے اپنے ابراہیم کے پس پایا انکو حالت نزع میں پس لیا انکو نبی صلعم نے اور رکھا انکو اپنی گود میں اور روئے سو عبد الرحمن نے کہا کہ کیا آپ روتے ہیں کیا نہیں منع

---

[1] علماء کو اس مسئلے میں اختلاف ہے [illegible]

عن البكاء فقال لا ولكن نهيت عن صوتين احمقين فاجرين صوت عند مصيبة خمش وجوه وشق جيوب ورنة شيطان وفي الحديث كلام اكثر من هذا **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن **باب** ما جاء في المشي امام الجنازة **حدثنا** قتيبة بن سعيد واحمد بن منيع واسحاق بن منصور ومحمود بن غيلان قالوا نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سالم عن ابيه قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر يمشون امام الجنازة **حدثنا** الحسن بن علي الخلال نا عمرو بن عاصم نا همام عن منصور وبكر الكوفي وزياد وسفيان كلهم يذكر انه سمع عن الزهري عن سالم بن عبد الله عن ابيه قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر يمشون امام الجنازة **حدثنا** عبد بن حميد نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري قال كان النبي صلى الله عليه وسلم وابو بكر وعمر يمشون امام الجنازة قال الزهري واخبرني سالم ان اباه كان يمشي امام الجنازة وفي الباب عن انس **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر هكذا رواه ابن جريج وزياد بن سعد وغير واحد عن الزهري عن سالم عن ابيه نحو حديث ابن عيينة وروى معمر ويونس بن يزيد ومالك وغيرهم من الحفاظ عن الزهري ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يمشي امام الجنازة واهل الحديث كلهم يرون ان الحديث المرسل في ذلك اصح **قال** ابو عيسى وسمعت يحيى بن موسى يقول سمعت عبد الرزاق يقول قال ابن المبارك حديث الزهري في هذا مرسل اصح من حديث ابن عيينة قال ابن المبارك واری ابن جريج اخذه عن ابن عيينة **قال** ابو عيسى وروى همام بن يحيى هذا الحديث عن زياد وهو ابن سعد ومنصور وبكر وسفيان عن الزهري عن سالم عن ابيه وانما هو سفيان بن عيينة روى عنه همام واختلف اهل العلم في المشي امام الجنازة فراى بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان المشي امام الجنازة افضل وهو قول الشافعي واحمد

کی پکار وکے سے فرمایا نہیں ولیکن منع کیا ہوں میں نے دو آوازوں احمقوں فاجروں سے ایک آواز وقت مصیبت کے ہے اور چہیلنا منہ کا اور پھاڑنا گریبان کا اور ایک آواز شیطان کی ہے یعنے رونا ساتھ دراز کرنے آواز کے اور اس حدیث میں کلام ہے اکثر اس سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **باب** جنازہ کے آگے چلنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید اور احمد بن منیع اور اسحاق بن منصور اور محمود بن غیلان نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُنھے روایت کی سالم سے اُنھے اپنے باپ سے کہا کہ دیکھا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کو کہ چلتے تھے آگے جنازہ کے **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو عمرو بن عاصم نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو ہمام نے منصور سے اور ابو بکر کوفی اور زیاد اور سفیان سے سب کہتے تھے کہ انہنے زہری سے سُنا انہنے سالم بن عبد اللہ سے سُنا اُنہنے اپنے باپ سے سُنا کہا کہ دیکھا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کو کہ چلتے تھے آگے جنازے کے۔ **حدیث** بیان کی ہمسے عبد بن حمید نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر چلتے آگے جنازے کے کہا زہری نے اور خبر دی ہمکو سالم نے کہ اُسکا باپ تھا چلتا آگے جنازے کے اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابن عمر کی حدیث اسی طرح روایت کی ابن جریج اور زیاد بن سعد وغیرہ کئی لوگوں نے زہری سے اُنہنے سالم سے اُنہنے اپنے باپ سے مثل حدیث ابن عیینہ کے اور روایت کی معمر اور یونس بن یزید اور مالک وغیرہ نے حفاظ سے انہوں نے روایت کی زہری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے آگے جنازے کے اور سب اہل حدیث کہتے ہیں کہ حدیث مرسل اس باب میں زیادہ تر صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور سُنا میں نے یحییٰ بن موسیٰ سے کہتا تھا کہ سُنا میں نے عبد الرزاق سے کہتا تھا کہ کہا ابن مبارک نے کہ زہری کی حدیث مرسل اس میں زیادہ تر صحیح ہے حدیث ابن عیینہ سے ابن مبارک نے کہا کہ گمان کرتا ہوں میں کہ ابن جریج نے لیا ہے اُسکو ابن عیینہ سے کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی ہمام بن یحییٰ نے یہ حدیث زیاد بن سعد سے اور منصور اور بکر اور سفیان سے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے باپ سے اور سوا اسکے نہیں کہ وہ سفیان بن عیینہ ہیں روایت کی اُنسے ہمام نے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ چلنے کے آگے جنازے کے سو بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ جنازے کے آگے چلنا افضل ہے اور یہ قول شافعی اور احمد کا ہے

ف علما کو اسمیں اختلاف ہے کہ جنازے کے آگے چلنا افضل ہے یا پیچھے چلنا افضل ہے سو امام ابو حنیفہ اور اوزاعی کہتے ہیں کہ جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہے اور ثوری اور ایک جماعت کہتے ہیں کہ آگے پیچھے چلنا برابر ہے اور امام شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ جنازے کے آگے چلنا افضل ہے اور ابو حنیفہ سے یہی روایت ہے کہ جنازے کے آگے چلنا بھی جائز ہے اور داہنے بائیں چلنا بھی درست ہے اور محدثین اس باب میں دونوں قسم کی لائے ہیں مگر جنازے کے پیچھے چلنے کو ترجیح ہے۔ + + + +

حدثنا محمد بن المثنى نا محمد بن بكر نا يونس بن يزيد عن الزهري عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي امام الجنازة وابو بكر وعمر وعثمان وسألت محمدا عن هذا الحديث فقال هذا حديث خطأ فيه محمد بن بكر وانما يروى هذا الحديث عن يونس عن الزهري ان النبي صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر كانوا يمشون امام الجنازة قال الزهري واخبرني سالم ان اباه كان يمشي امام الجنازة قال محمد وهذا اصح **باب** ما جاء في المشي خلف الجنازة **حدثنا** محمود بن غيلان نا وهب بن جرير عن شعبة عن يحيى امام بني تيم الله عن ابي ماجد عن عبد الله بن مسعود قال سألنا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المشي خلف الجنازة فقال ما دون الخبب فان كان خيرا عجلتموه وان كان شرا فلا يبعد الا اهل النار الجنازة متبوعة ولا تتبع ليس منها من تقدمها **قال** ابو عيسى هذا حديث لا نعرفه من حديث ابن مسعود الا من هذا الوجه وسمعت محمد بن اسماعيل يضعف حديث ابي ماجد هذا وقال محمد قال الحميدي قال ابن عيينة قيل ليحيى من ابو ماجد هذا فقال طائر طار فحدثنا وقد ذهب بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم الى هذا رأوا ان المشي خلفها افضل وبه يقول الثوري واسحاق وابو ماجد رجل مجهول وله حديثان عن ابن مسعود ويحيى امام بني تيم الله ثقة يكنى ابا الحارث ويقال له يحيى الجابر ويقال له يحيى المجبر ايضا وهو كوفي روى له شعبة وسفيان الثوري وابو الاحوص وسفيان بن عيينة **باب** ما جاء في كراهية الركوب خلف الجنازة **حدثنا** علي بن حجر نا عيسى بن يونس عن ابي بكر بن ابي مريم عن راشد بن سعد عن ثوبان قال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في جنازة فرأى ناسا ركبانا فقال الا تستحيون ان ملائكة الله على اقدامهم وانتم على ظهور الدواب وفي الباب عن المغيرة بن شعبة وجابر بن سمرة **قال** ابو عيسى حديث ثوبان قد روي عنه موقوفا **باب** ما جاء في الرخصة في ذلك **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود نا شعبة عن سماك بن حرب قال سمعت جابر بن سمرة يقول كنا مع النبي صلى الله

حدیث بیان کی ہمسے محمد بن مثنیٰ نے اُنّے کہا خبر دی ہمکو محمد بن بکر نے اُنّے کہا خبر دی ہمکو یونس بن یزید نے زہری سے اُنّے انس بن مالک سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے آگے جنازہ کے اور ابو بکر اور عمر اور عثمان بھی آگے چلتے تھے اور پوچھا میں نے بخاری کو اس حدیث سے سو اُنّے کہا کہ یہ حدیث ہے خطا کی اُسمیں محمد بن بکر نے اور سوا اسکے نہیں کہ روایت کی جاتی ہے یہ حدیث یونس سے اُنّے زہری سے کہ تحقیق کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر تھے چلتے آگے جنازے کے زہری نے کہا اور خبر دی مجھکو سالم نے کہ تحقیق باپ اُسکا تھا چلتا آگے جنازہ کے بخاری نے کہا اور یہ زیادہ صحیح ہے **باب** جنازے کے پیچھے چلنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا اُنّے خبر دی ہمکو وہب بن جریر نے شعبہ سے اُنّے روایت کی یحییٰ امام بنی تیم اللہ سے اُنّے ابی ماجد سے اُنّے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ سوال کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چلنے سے پیچھے جنازہ کے کہا کہ جلدی کرو بس اگر وہ بھلا ہے تو جلدی پہنچا دو اُسکو طرف اُسکے اور اگر بُرا ہو تو نہیں دور کیا جاتا مگر اہل آگ کا اور جنازہ تابع کیا گیا ہے کہ لوگ اسکے پیچھے چلیں اور نہیں تابع کرے وہ لوگوں کے پیچھے رہے نہیں ہوتا ساتھ اُسکے وہ شخص کہ آگے بڑھ گیا اُس سے کہا ابو عیسیٰ نے نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو حدیث ابن مسعود سے مگر اسی وجہ سے اور سنا میں نے بخاری سے کہ ضعیف کہتا تھا اس حدیث ابی ماجد کو اور بخاری نے کہا کہ حمیدی نے کہا کہ ابن عیینہ نے کہا کہ کہا گیا ہے واسطے یحییٰ کے کہ یہ ابو ماجد کون ہے اُنّے کہا ایک پرندہ ہے کہ اُڑا اور حدیث بیان کی ہمکو اور بعض اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے یہی مذہب ہے کہ کہتے ہیں کہ جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہے اور اسی کے قائل ہیں ثوری اور اسحاق اور ابو ماجد مجہول مرد ہے یعنی اُسکا حال معلوم نہیں ہے اور واسطے اُسکے دو حدیثیں ہیں ابن مسعود سے اور یحییٰ امام بنی تیم اللہ کا ثقہ ہے کنیت اُسکی ابو حارث ہے اور کہا جاتا ہے اُسکو یحییٰ جابر اور یحییٰ مجبر اور وہ کوفی ہے روایت کی واسطے اُسکے شعبہ اور سفیان ثوری اور ابو الاحوص اور سفیان بن عیینہ نے **باب** جنازہ کے پیچھے سوار ہو کر چلنا منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُنّے کہا خبر دی ہمکو عیسیٰ بن یونس نے ابو بکر بن ابی مریم سے اُنّے روایت کی راشد بن سعد سے اُنّے ثوبان سے کہا کہ نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک جنازہ کے سو دیکھا آپنے کئی لوگوں کو سوار سو فرمایا کیا نہیں حیا کرتے بیشک فرشتے خدا کے اپنے قدموں پر چلتے ہیں اور تم ہو پیٹھ پر جانوروں کے ہو اور اس باب میں مغیرہ بن شعبہ اور جابر بن سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ثوبان سے موقوف مروی ہے **باب** جنازہ میں سوار ہو کر جانا درست ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُنّے کہا خبر دی ہمکو ابو داود نے اُنّے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے سماک بن حرب سے اُنّے کہا سنا میں نے جابر بن سمرہ سے کہتا تھا کہ تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ

ف یہ حدیث محمول ہے اسپر کہ حضرت ساتھ جنازہ کے وقت سوار نہ ہوئے اور فرمایا کہ فرشتے پیادہ چلتے ہیں سوار ہونا مناسب نہیں اور پھر لوٹتے وقت سوار ہوئے [illegible]

عليه وسلم في جنازة ابن الدحداح وهو على فرس له يسعى ونحن حوله وهو يتوقص به **حدثنا** عبد الله بن الصباح الهاشمي نا ابو قتيبة عن الجراح عن سماك عن جابر بن سمرة ان النبي صلى الله عليه وسلم اتبع جنازة ابن الدحداح ماشيا ورجع على فرس **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الاسراع بالجنازة **حدثنا** احمد بن منيع نا ابن عيينة عن الزهري سمع سعيد بن المسيب عن ابي هريرة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال اسرعوا بالجنازة فان تك خيرا تقدموها اليه وان تك شرا تضعوه عن رقابكم وفي الباب عن ابي بكرة **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في قتلى احد وذكر حمزة **حدثنا** قتيبة نا ابو صفوان عن اسامة بن زيد عن ابن شهاب عن انس بن مالك قال اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم على حمزة يوم احد فوقف عليه فرآه قد مثل به فقال لولا ان تجد صفية في نفسها لتركته حتى تاكله العافية حتى يحشر يوم القيمة من بطونها قال ثم دعا بنمرة فكفنه فيها فكانت اذا مدت على راسه بدت رجلاه واذا مدت على رجليه بدا راسه قال فكثر القتلى وقلت الثياب قال فكفن الرجل والرجلان والثلثة في الثوب الواحد ثم يدفنون في قبر واحد قال فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يسال عنهم ايهم اكثر قرانا فيقدمه الى القبلة قال فدفنهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يصل عليهم **قال** ابو عيسى حديث انس حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث انس الا من هذا الوجه **باب آخر حدثنا** علي بن حجر نا علي بن مسهر عن مسلم الاعور عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعود المريض ويشهد الجنازة ويركب الحمار ويجيب دعوة العبد وكان يوم بني قريظة على حمار مخطوم بحبل من ليف عليه اكاف ليف **قال** ابو عيسى هذا حديث لا نعرفه الا من حديث مسلم عن انس ومسلم الاعور يضعف وهو مسلم بن كيسان الملائي

علیہ وسلم کے بیچ جنازہ ابن الدحداح کے اور حضرت اپنے گھوڑے پر سوار تھے کہ جلدی چلتا تھا اور ہم آپ کے گرد تھے اور وہ پاس پاس قدم رکھتا تھا آپ کے **حدیث** بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صباح ہاشمی نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو قتیبہ نے جراح سے انہوں نے روایت کی سماک سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گئے ساتھ جنازہ ابن دحداح کے پیادہ اور پھرے اوپر گھوڑے کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جنازے کو جلدی لیجانے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو ابن عیینہ نے زہری سے انہوں نے سنا سعید بن مسیب سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ پہنچاتا تھا اسکو طرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ آپ نے فرمایا جلدی چلو ساتھ جنازے کے پس اگر وہ جنازہ نیک ہے پس بھلائی ہے یعنی بھلائی ہے اسکے لیے پہنچاؤ اسکو طرف بھلائی کے اور اگر ہو وہ جنازہ برا تو رکھو تم اسکو اپنی گردنوں سے اور اس باب میں ابی بکرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** احد کے شہیدوں اور حمزہ کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو صفوان نے اسامہ بن زید سے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمزہ پر دن جنگ احد کے سو کھڑے ہوئے انپر سو دیکھا اسکو کہ اسکا ناک کان کاٹا گیا ہے سو فرمایا کہ اگر غم ناک نہ ہوتی صفیہ اپنے جی میں تو میں اسکو چھوڑ دیتا یعنی دفن نہ کرتا یہاں تک کہ کھا جاتے اسکو جانور اور اٹھایا جاتا دن قیامت کے پیٹوں سے انکے پھر منگائی آپنے ایک کملی سو کفنایا اسکو بیچ اسکے پس تھی وہ جبکہ کھینچی جاتی تھی اوپر سر انکے کے تو کھل جاتے تھے پاؤں انکے اور جب کھینچی جاتی تھی اوپر پاؤں انکے کے کھل جاتا تھا سر انکا کہا کہ پس بہت ہو گئے شہید اور کم ہوئے کپڑے کہا پس کفنایا گیا ایک مرد اور دو مرد اور تین مرد ایک کپڑے میں پھر دفن کیے جاتے تھے ایک قبر میں سو رسول صلی اللہ علیہ وسلم پوچھنے لگے ان سے کہ ان میں سے زیادہ قرآن کس کو یاد ہے پس آگے کرتے تھے اسکو طرف قبلہ کے کہا پس دفن کیا انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ نماز پڑھی انپر کہا ابو عیسیٰ نے انس کی حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے **باب** یہ باب بھی اسی باب سے متعلق ہے **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو علی بن مسہر نے مسلم اعور سے انہوں نے روایت کی انس بن مالک سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پرسی کرتے بیمار کی اور حاضر ہوتے جنازہ میں اور سوار ہوتے گدھے پر اور سنتے بلانا غلام کا اور تھے دن جنگ بنی قریظہ کے سوار اوپر گدھے کے کہ لگام دیا گیا تھا ساتھ رسی کے چھال کھجور سے اور اسپر زین تھی چھال کھجور کی کہا ابو عیسیٰ نے نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر حدیث مسلم سے انہوں نے روایت کی انس سے اور مسلم اعور ضعیف کیا جاتا ہے اور وہ مسلم بن کیسان ملائی ہے۔

---

۱ حاصل یہ ہے کہ معمول چال سے زیادہ جلنے ہو [illegible] اگر میت نیک ہو تو اسکو آخرت کے ثواب کی طرف جلدی پہنچاؤ اور اگر برا ہو تو [illegible] جلدی [illegible]

۲ کفن کرنے کی وہاں قلت تھی ضرورت کے واسطے ایک ایک کپڑے میں دو دو دفن کیے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید [illegible]

باب **حدثنا** ابو كريب نا ابو معاوية عن عبد الرحمن بن ابی بکر عن ابن ابی ملیکة عن عائشة قالت لما قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم اختلفوا فی دفنه فقال ابو بکر سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم شیئا ما نسیته **قال** ما قبض الله نبیا الا فی الموضع الذی یحب ان یدفن فیه ادفنوه فی موضع فراشه **قال** ابو عیسی هذا حدیث غریب و عبد الرحمن بن ابی بکر الملیکی یضعف من قبل حفظه وقد روی هذا الحدیث من غیر وجه رواه ابن عباس عن ابی بکر الصدیق عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب آخر** **حدثنا** ابو کریب نا معاویة بن هشام عن عمران بن انس المکی عن عطاء عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساویهم **قال** ابو عیسی هذا حدیث غریب قال سمعت محمدا یقول عمران بن انس المکی منکر الحدیث وروی بعضهم عن عطاء عن عائشة وعمران بن ابی انس مصری اثبت واقدم من عمران بن انس المکی **باب** ما جاء فی الجلوس قبل ان توضع **حدثنا** محمد بن بشار نا صفوان بن عیسی عن بشر بن رافع عن عبد الله بن سلیمان بن جنادة بن ابی امیة عن ابیه عن جده عن عبادة بن الصامت قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اتبع الجنازة لم یقعد حتی توضع فی اللحد فعرض له حبر فقال هکذا نصنع یا محمد فجلس رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال خالفوهم **قال** ابو عیسی هذا حدیث غریب وبشر بن رافع لیس بالقوی فی الحدیث **باب** فضل المصیبة اذا احتسب **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد الله بن المبارک عن حماد بن سلمة عن ابی سنان قال دفنت ابنی سنانا وابو طلحة الخولانی جالس علی شفیر القبر فلما اردت الخروج اخذ بیدی فقال الا ابشرک یا ابا سنان قلت بلی قال حدثنی الضحاک بن عبد الرحمن بن عرزب عن ابی موسی الاشعری

باب۔ **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے انہون نے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے عبد الرحمن بن ابی بکر سے انہون نے ابن ابی ملیکہ سے انہون نے عائشہ سے کہا کہ جب وفات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اختلاف کیا اصحاب نے بیچ دفن انکے کے سو ابو بکر رض نے کہا کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک چیز کہ نہیں بھولا مین اسکو فرمایا کہ نہیں وفات کیا گیا کوئی نبی مگر اسی جگہ مین کہ دوست رکھتا تھا یہ کہ دفن کیا جاوے بیچ اسکے سو دفن کیا آپ کو اصحاب نے آپ کے سونے کی جگہ مین کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہو اور عبد الرحمن بن ابی بکر ملیکی ضعیف ہو حافظ کی وجہ سے اور روایت کی گئی ہو یہ حدیث کئی وجہ سے اور روایت کیا ہو اسکو ابن عباس نے ابی بکر صدیق رض سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** یہ اور باب ہو۔ **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے انہون نے کہا خبر دی ہمکو معاویہ بن ہشام نے عمران بن انس مکی سے انہون نے روایت کی عطاء سے انہون نے ابن عمر رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یاد کرو نیکیاں مردون اپنے کی اور بند رہو ذکر کرنے برائیون انکے سے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہو کہا سنا مین نے بخاری سے کہتا تھا کہ عمران بن انس مکی منکر الحدیث ہو اور روایت کی بعض نے عطاء سے انہون نے عائشہ رض سے اور عمران بن ابی انس مصری اثبت اور اقدم ہو عمران بن انس مکی سے **باب** زمین پر جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے انہون نے کہا خبر دی ہمکو صفوان بن عیسی نے بشر بن رافع سے انہون نے روایت کی عبد اللہ بن سلیمان بن جنادہ بن ابی امیہ سے انہون نے روایت کی اپنے باپ سے انہون نے اپنے دادا سے انہون نے عبادہ بن صامت سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ جاتے ساتھ جنازہ کے نہ بیٹھتے یہان تک کہ رکھا جاتا قبر مین پس سامنے آیا حضرت کے ایک یہودی عالم سو انہنے کہا کہ ہم بھی اسی طرح کرتے ہین اے محمد یعنی کھڑے رہتے ہین یہان تک کہ رکھا جاتا ہو مردہ قبر مین پس بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بعد اسکے دفن تک کھڑے رہنا چھوڑ دیا اور فرمایا مخالفت کرو یہودیون کی کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہو اور بشر بن رافع حدیث مین قوی نہین **باب** مصیبت کی فضیلت جبکہ ثواب چاہنے کے واسطے صبر کرے **حدیث** بیان کی ہمسے سوید بن نصر نے انہون نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے حماد بن سلمہ سے انہون نے روایت کی ابی سنان سے کہا کہ دفن کیا مین نے بیٹے اپنے سنان کو اور ابو طلحہ خولانی بیٹھنے والے تھے اوپر کنارے قبر کے سو جب ارادہ کیا مین نے باہر نکلنے کا تو پکڑا ہاتھ میرا پس کہا کہ کیا نہ خوشخبری دون مین تجکو اے ابا سنان مین نے کہا کیون نہین کہا حدیث بیان کی مجھسے ضحاک بن عبد الرحمن بن عرزب نے ابی موسی اشعری سے

اہل شافعی کہتے ہین کہ منسوخ ہو اور امام ابو حنیفہ کہتے ہین کہ نہیں ہے اس واسطے کہ عالم یمن کے ذکر کے وقت رحمت اترتی ہو [illegible] مردہ جب تک لحد مین نہ رکھا جاوے کھڑا رہنا واجب ہو

اور مجمع البحار مین ہے کہا کہ مردے کی غیبت بہت بری ہو بہ نسبت زندہ کے کہ زندہ سے مجبولی الجملہ عمل ہو دنیا مین بخلاف میت کے کہ اس سے کچھ امید عمل نہین اور کتاب ازہار مین لکھا ہی

کہ اگر غسل دینے والا میت کی کوئی چیز اچھی دیکھے مانند روشنی چہرہ وغیرہ کے تو خبر دیوے [illegible] اور اگر کچھ بری دیکھے یا اسکا [illegible] ظاہر ہو جائے یا صورت بدل جائے تو حرام ہے ذکر کرنا اسکا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مات ولد العبد قال اللہ لملائکتہ قبضتم ولد عبدی فیقولون نعم فیقول قبضتم
فؤادہ فیقولون نعم فیقول ماذا قال عبدی فیقولون حمدک واسترجع فیقول اللہ ابنوا لعبدی بیتا فی الجنۃ وسموہ بیت الحمد
قال ابو عیسی ھذا حدیث حسن غریب **باب** ما جاء فی التکبیر علی الجنازۃ حدثنا احمد بن منیع نا اسمعیل بن ابراھیم نا معمر عن
زھری عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی النجاشی فکبر اربعا وفی الباب عن ابن عباس وابن ابی اوفی
جابر وانس ویزید بن ثابت قال ابو عیسی ویزید بن ثابت ھو اخو زید بن ثابت ھو اکبر منہ شھد بدرا وزید لم یشھد بدرا قال
بو عیسی حدیث ابی ھریرۃ ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
غیرھم یرون التکبیر علی الجنازۃ اربع تکبیرات وھو قول سفیان الثوری ومالک بن انس وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق
حدثنا محمد بن المثنی نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال کان زید بن ارقم یکبر علی جنائزنا اربعا
وانہ کبر علی جنازۃ خمسا فسألناہ عن ذلک فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبرھا قال ابو عیسی حدیث زید بن ارقم
حدیث حسن صحیح وقد ذھب بعض اھل العلم الی ھذا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم رأوا التکبیر علی الجنازۃ خمسا
وقال احمد واسحاق اذا کبر الامام علی الجنازۃ خمسا فانہ یتبع الامام **باب** ما یقول فی الصلوۃ علی المیت حدثنا علی بن حجر
ثنا ھقل بن زیاد نا الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابو ابراھیم الاشھلی عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا صلی علی الجنازۃ قال اللھم اغفر لحینا ومیتنا وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا قال یحیی وحدثنی

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبکہ مرتا ہو فرزند کسی بندے کا یعنی مومن کا تو فرماتا ہو اللہ تعالیٰ فرشتوں اپنے کو یعنی ملک الموت اور تابعداروں
اُسکے کو کہ قبض کی تمنے روح فرزند بندے میرے کی پس کہتے ہیں کہ ہاں پھر فرماتا ہو اللہ تعالیٰ قبض کیا تمنے میوہ دل اُسکے کا پس کہتے ہیں کہ ہاں پھر فرماتا ہو
اللہ تعالیٰ کہ کیا کہا بندے میرے نے کہتے ہیں حمد کی تیری اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پس فرماتا ہو اللہ تعالیٰ کہ بناؤ میرے بندے کے لئے ایک
گھر بیچ بہشت میں اور نام رکھو اُسکا بیت الحمد کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہو **باب** جنازے کی نماز میں تکبیر کہنے کا بیان **حدیث** بیان کی
ہمسے احمد بن منیع نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن ابراہیم نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُنسے روایت کی سعید بن مسیب سے اُنسے ابی ہریرہ
سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اوپر نجاشی (بادشاہ حبشی) کے سو تکبیر کہی آپ نے چار بار اور اس باب میں ابن عباس اور
ابن ابی اوفیٰ اور جابر اور انس اور یزید بن ثابت سے بھی روایت ہو کہا ابو عیسیٰ نے کہ یزید بن ثابت زید بن ثابت کا بھائی ہو اور بڑا ہو اُن سے
حاضر ہوا بدر میں اور زید نہیں حاضر ہوا **کہا** ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی یہ حدیث حسن صحیح ہو اور عمل اسپر ہو نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ نماز جنازے کی چار تکبیریں ہیں اور یہی ہو قول سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن
مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن مثنیٰ نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو محمد بن جعفر نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے
عمرو بن مرہ سے اُنسے روایت کی عبد الرحمان بن ابی لیلیٰ سے کہا کہ تھے زید بن ارقم تکبیر کہتے اوپر جنازوں ہمارے کے چار بار اور اُنھوں نے تکبیر
کہی ایک جنازے پر پانچ بار سو پوچھا ہمنے اُنکو اس سے سو اُنھنے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے اسی طرح کہا ابو عیسیٰ نے کہ
زید بن ارقم کی حدیث حسن صحیح ہو اور بعض اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے یہی مذہب ہو کہتے ہیں کہ جنازے پر پانچ تکبیریں
کہی جاویں اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ اگر امام جنازے پر پانچ تکبیریں کہے تو امام کی تابعداری کیجاوے **باب** جنازے کی نماز میں کیا
پڑھا جاوے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُنسے کہا حدیث بیان کی ہمسے ہقل بن زیاد نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو اوزاعی نے یحییٰ بن ابی کثیر
سے اُنسے کہا حدیث بیان کی مجھکو ابو ابراہیم اشہلی نے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ نماز پڑھتے تھے اوپر جنازہ کے تو یہ دعا پڑھتے کہ
الٰہی بخش واسطے زندوں ہمارے کے اور مردوں ہمارے کے اور حاضر ہمارے کے اور غائب ہمارے کے اور چھوٹوں ہمارے کے اور بڑوں
ہمارے کے اور عورتوں ہماری کے یحییٰ نے کہا اور حدیث کی ہمکو
ہمارے کے اور مردوں ہمارے کے اور

ملہ اور میوہ دل کا نام اسواسطے رکھا کہ وہ نتیجہ ہوتے ہیں صادر تسلیم کے کہ مصیبت جن کی غنی ہو۔ ملہ اکثر علما کا یہ مذہب ہو کہ جنازہ کی نماز میں چار تکبیریں کہے اور ایک جماعت صحابہ [illegible]
سے دیکھو ہمیں منقول ہیں جیسا کہ ترمذی نے ذکر کیا لیکن حنفیہ کہتے ہیں کہ آخر امر چار پر قرار پایا تھا اور کہتے ہیں کہ چار سے زیادہ تکبیریں منسوخ ہیں بلکہ اگر کوئی امام [illegible]

[illegible]

ابو سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو ذلك وزاد فیه اللهم من احییته منا فاحیه علی الاسلام ومن توفیته منا فتوفه علی الایمان قال وفی الباب عن عبد الرحمن بن عوف وعائشة وابی قتادة وعوف بن مالك **قال** ابو عیسی حدیث والد ابی ابراهیم حدیث حسن صحیح وروی هشام الدستوائی وعلی بن المبارك هذا الحدیث عن یحیی بن ابی كثیر عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا وروی عكرمة بن عمار عن یحیی بن ابی كثیر عن ابی سلمة عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم وحدیث عكرمة بن عمار غیر محفوظ وعكرمة ربما یهم فی حدیث یحیی وروی عن یحیی بن ابی كثیر عن عبد الله بن ابی قتادة عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم **قال** ابو عیسی وسمعت محمدا یقول اصح الروایات فی هذا الحدیث یحیی بن ابی كثیر عن ابی ابراهیم الاشهلی عن ابیه قال وسالته عن اسم ابی ابراهیم الاشهلی فلم یعرفه **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا معاویة بن صالح عن عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر عن ابیه عن عوف بن مالك قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی علی میت ففهمت من صلوته علیه اللهم اغفر له وارحمه واغسله بالبرد كما یغسل الثوب **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وقال محمد بن اسمعیل اصح شیء فی هذا الباب هذا الحدیث **باب** ما جاء فی القراءة علی الجنازة بفاتحة الكتاب **حدثنا** احمد بن منیع نا زید بن حباب نا ابراهیم بن عثمان عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قرأ علی الجنازة بفاتحة الكتاب وفی الباب عن ام شریك **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث لیس اسناده بذلك القوی ابراهیم بن عثمان هو ابو شیبة الواسطی منكر الحدیث والصحیح عن ابن عباس قوله من السنة القراءة علی الجنازة بفاتحة الكتاب **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفین عن سعد بن ابراهیم عن طلحة بن عبد الله بن عوف ان ابن عباس صلی علی جنازة فقرأ بفاتحة الكتاب فقلت له فقال انه من السنة او من تمام السنة **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح

ابو سلمہ بن عبد الرحمان نے ابی ہریرہ سے اُنہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور زیادہ کیا اُنہیں یا الٰہی جسکو کہ زندہ رکھے تو ہم میں سے تو زندہ رکھ اُسکو اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم میں سے تو مار اُسکو ایمان پر اور اس باب میں عبد الرحمان بن عوف اور عائشہ اور ابو قتادہ اور جابر اور عوف بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث والد ابی ابراہیم کی حسن صحیح ہے اور روایت کی ہشام دستوائی اور علی بن مبارک نے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے اُنہنے ابی سلمہ بن عبد الرحمان سے اُنہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور روایت کی عکرمہ بن عمار نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُنہنے ابی سلمہ سے اُنہنے عائشہ سے اُنہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور حدیث عکرمہ بن عمار کی محفوظ نہیں اور عکرمہ اکثر اوقات وہم کرتا ہے یحییٰ کی حدیث میں اور روایت کی گئی یحییٰ بن ابی کثیر سے اُنہنے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے اُنہنے اپنے باپ سے اُنہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابو عیسیٰ نے اور سُنا میں نے بخاری سے کہتا تھا کہ سب روایتوں میں زیادہ تر صحیح یحییٰ بن ابی کثیر کی حدیث ہے جو ابی ابراہیم اشہلی سے روایت کی ہے اُنہنے اپنے باپ سے کہا اور میں نے پوچھا اُسکو نام ابی ابراہیم اشہلی سے سو وہ نہیں جانتا تھا اُسکو **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمان بن مہدی نے اُنہنے کہا خبر دی ہم کو معاویہ بن صالح نے عبد الرحمان بن جبیر بن نفیر سے اُنہنے اپنے باپ سے روایت کی اُنہنے عوف بن مالک سے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نماز پڑھتے تھے ایک میت پر پس سمجھا میں نے نماز آپکی سے اے اللہ بخشدے اُسکو اور رحم کر اُسپر اور دھو ڈال اُسکو ساتھ اولے کے جیسے کہ دھویا جاتا ہے کپڑا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کہا محمد بن اسمٰعیل نے سب سے زیادہ صحیح چیز اس باب میں یہ حدیث ہے **باب** جنازے کی نماز میں سورۂ الحمد پڑھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو زید بن حباب نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو ابراہیم بن عثمان نے حکم سے اُنہنے روایت کی مقسم سے اُنہنے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی جنازے پر سورۂ فاتحہ اور اس باب میں ام شریک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث کی اسناد قوی نہیں اور ابراہیم بن عثمان وہ ابو شیبہ واسطی منکر الحدیث ہے اور صحیح ابن عباس سے قول اُنکا ہے اور وہ یہ ہے کہ جنازے کی نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنی سنت ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمان بن مہدی نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے سعد بن ابراہیم سے اُنہنے روایت کی طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے کہ ابن عباسؓ نے نماز پڑھی ایک جنازہ پر سو اُسمیں سورۂ فاتحہ پڑھی پس میں نے اُنکو کہا کہ مسئلہ کیا حکم ہے پس فرمایا اُنہنے کہ یہ سنت ہے یا کہا تمام سنت سے ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سلہ یعنی [illegible] اسکی اور [illegible] اور پاک کر اُسکو گناہوں سے [illegible] ۱۲

والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم يختارون ان يقرأ بفاتحة الكتاب بعد التكبيرة الاولى وهو قول الشافعي واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم لا يقرأ في الصلوة على الجنازة انما هو الثناء على الله والصلوة على نبيه صلى الله عليه وسلم والدعاء للميت وهو قول الثوري وغيره من اهل الكوفة **باب** كيف الصلوة على الميت والشفاعة له **حدثنا** ابو كريب نا عبد الله بن المبارك ويونس بن بكير عن محمد بن اسحاق عن يزيد بن ابي حبيب عن مرثد بن عبد الله اليزني قال كان مالك بن هبيرة اذا صلى على جنازة فتقال الناس عليها جزأهم ثلاثة اجزاء ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى عليه ثلثة صفوف فقد اوجب وفي الباب عن عائشة وام حبيبة وابي هريرة وميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم **قال** ابو عيسى حديث مالك بن هبيرة حديث حسن هكذا رواه غير واحد عن محمد بن اسحاق وروى ابراهيم بن سعد عن محمد بن اسحاق هذا الحديث وادخل بين مرثد ومالك بن هبيرة رجلا ورواية هؤلاء اصح عندنا **حدثنا** ابن ابي عمر نا عبد الوهاب الثقفي عن ايوب وثنا احمد بن منيع وعلي بن حجر قالا نا اسمعيل بن ابراهيم عن ايوب عن ابي قلابة عن عبد الله بن يزيد رضيع كان لعائشة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يموت احد من المسلمين فيصلي عليه امة من المسلمين يبلغون ان يكونوا مائة فيشفعوا له الا شفعوا فيه وقال علي في حديثه مائة فما فوقها **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح وقد اوقفه بعضهم ولم يرفعه **باب** ما جاء في كراهية الصلوة على الجنازة عند طلوع الشمس وعند غروبها **حدثنا** هناد نا وكيع عن موسى بن علي بن رباح عن ابيه عن عقبة بن عامر الجهني قال ثلث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهانا ان نصلي فيهن او نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة حتى ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل وحين تضيف الغروب حتى تغرب **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا

اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اختیار کرتے ہیں پڑھی جاوے سورہ فاتحہ بعد تکبیر اولی کے اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جنازے کی نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جاوے سوا اسکے نہیں کہ فقط ثنا ہے اللہ پر اور درود ہے آپکے رسول پر اور دعا ہے واسطے میت کے اور یہ قول ثوری وغیرہ اہل کوفہ کا ہے **باب** جنازے کی نماز کیونکر اور میت کے واسطے شفاعت کرنی کسطرح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک اور یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے اُسنے روایت کی یزید بن ابی حبیب سے اُسنے مرثد بن عبد اللہ سے کہا کہ تھے مالک بن ہبیرہ جب کہ نماز پڑھتے کسی جنازے پر پس کم ہوتے آدمی اُسپر تو بانٹتے انکو تین صفوں پر یعنی انکی تین صفیں بناتے پھر کہتے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسپر نماز پڑھیں تین صفیں پس تحقیق واجب کرتا ہے اللہ تعالی واسطے اُسکے بہشت اور مغفرت اور اس باب میں عائشہ رض اور ام حبیبہ اور ابی ہریرہ رض اور میمونہ زوجہ نبی صلعم سے روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے کہ مالک بن ہبیرہ کی حدیث حسن ہے اسی طرح روایت کی ہے اُسکو بہت لوگوں نے محمد بن اسحاق سے اور روایت کی ابراہیم بن سعد نے محمد بن اسحاق سے یہ حدیث اور داخل کیا درمیان مرثد اور مالک بن ہبیرہ کے ایک مرد اور روایت انکی زیادہ ترجیح ہے نزدیک ہمارے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الوہاب ثقفی نے ایوب سے اور حدیث بیان کی ہمسے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے روایت کی ابی قلابہ سے اُسنے عبد اللہ بن یزید سے جو رضیع تھا واسطے عائشہ رض کے اُسنے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں مرتا کوئی مسلمانوں سے پس نماز پڑھے اسپر ایک جماعت مسلمانوں کی کہ پہنچے سو کو پس شفاعت کریں واسطے اُسکے مگر کہ قبول ہوتی ہے شفاعت انکی میت کے حق میں اور کہا علی نے اپنی حدیث میں کہ سو یا زیادہ اس سے **کہا** ابو عیسی نے عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض نے اُسکو موقوف کیا ہے مرفوع نہیں کیا **باب** سورج نکلنے اور ڈوبنے کے وقت جنازہ کی نماز پڑھنی منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے موسی بن علی بن رباح سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عقبہ بن عامر جہنی سے کہا تین گھڑیاں ہیں کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے ہمکو نماز پڑھیں ہم بیچ انکے یا دفن کریں بیچ انکے مردوں اپنے کو ایک جب کہ نکلے آفتاب ظاہر ہو کر یہانتک کہ بلند ہووے۔ دوسرے جب کہ ٹھیک دوپہر کے وقت ٹھہرا ہو۔ تیسرے جب کہ میل کرے واسطے غروب کے یہانتک کہ ڈوب جاوے۔ **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے

[illegible]

عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم يكرهون الصلوة على الجنازة في هذه الساعات وقال ابن المبارك معنى هذا الحديث ان نقبر فيهن موتانا يعني الصلوة على الجنازة وكره الصلوة على الجنازة عند طلوع الشمس وعند غروبها واذا انتصف النهار حتى تزول الشمس وهو قول احمد واسحاق وقال الشافعي لا باس ان يصلى على الجنازة في الساعات التي يكره فيهن الصلوة **باب** في الصلوة على الاطفال **حدثنا** بشر بن ادم ابن بنت ازهر السمان نا اسمعيل بن سعيد بن عبيد الله نا ابي عن زياد بن جبير بن حية عن ابيه عن المغيرة بن شعبة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الراكب خلف الجنازة والماشي حيث شاء منها والطفل يصلى عليه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وروى اسرائيل وغير واحد عن سعيد بن عبيد الله والعمل عليه عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم قالوا يصلى على الطفل وان لم يستهل بعد ان يعلم انه خلق وهو قول احمد واسحاق **باب** ماجاء في ترك الصلوة على الطفل حتى يستهل **حدثنا** ابو عمار الحسين بن حريث نا محمد بن يزيد عن اسمعيل بن مسلم عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الطفل لا يصلى عليه ولا يرث ولا يورث حتى يستهل **قال** ابو عيسى هذا حديث قد اضطرب الناس فيه فرواه بعضهم عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم مرفوعا وروى اشعث بن سوار وغير واحد عن ابي الزبير عن جابر موقوفا وكان هذا اصح من الحديث المرفوع وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا وقالوا لا يصلى على الطفل حتى يستهل وهو قول الثوري والشافعي **باب** ماجاء في الصلوة على الميت في المسجد

نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ ان ساعتوں میں جنازے کی نماز پڑھنی مکروہ ہے۔ اور ابن مبارک نے کہا کہ معنے اس حدیث کا کہ دفن کریں ہم بیچ انکے مردوں اپنے کو مراد اس سے جنازے کی نماز ہے اور مکروہ رکھا ہے اُنہنے نماز جنازہ کو دو وقت نکلنے آفتاب کے اور وقت غروب ہونے اُسکے کے اور جبکہ عین دوپہر ہو یہانتک کہ ڈھل جاوے سورج اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور شافعی نے کہا کہ جن وقتوں میں فرض پڑھنی درست نہیں اُن میں جنازے کی نماز پڑھنی درست ہے **باب** چھوٹے لڑکوں پر نماز جنازہ پڑھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے بشر بن آدم ابن بنت ازہر سمان نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن سعید بن عبید اللہ نے اُنہنے کہا خبر دی مجکو میرے باپ نے زیاد بن جبیر بن حیہ سے اُنہنے روایت کی اپنے باپ سے اُنہنے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار جنازے کے پیچھے اور پیادہ چلے جس جگہ کہ چاہے اُس سے یعنی خواہ اُسکے آگے چلے خواہ پیچھے چلے خواہ داہنے خواہ بائیں اور لڑکے نابالغ پر نماز پڑھی جاوے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی اسرائیل وغیرہ نے سعید بن عبید اللہ سے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ چھوٹے بچے کا جنازہ پڑھا جاوے اگرچہ اُسنے آواز بھی نہ کی[1] ہو بعد اُسکے کہ معلوم ہو کہ وہ پیدا ہو چکا ہے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا **باب** چھوٹے بچے پر نماز جنازہ نہ پڑھنا یہانتک کہ آواز کرے یا حرکت کرے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو عمار حسین بن حریث نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یزید نے اسمٰعیل بن مسلم سے اُنہنے روایت کی ابی زبیر سے اُنہنے جابر رضی سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچا بچہ[2] نہ جنازہ پڑھا جاوے اُسکا اور نہ وہ کسی کا وارث ہوتا ہے۔ اور نہ کوئی اُسکا وارث ہوتا ہے یہانتک کہ آواز کرے یا حرکت کرے کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث میں لوگوں نے اضطراب کیا ہے۔ پس روایت کیا ہے اُسکو بعض نے ابی زبیر سے اُنہنے جابر رضی سے اُنہنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرفوع اور روایت کی اشعث بن سوار وغیرہ نے ابی زبیر سے اُنہنے جابر سے موقوف اور گویا کہ یہ زیادہ تر صحیح ہے مرفوع حدیث سے اور بعض اہل علم کا یہی مذہب ہے کہتے ہیں کہ چھوٹے بچے کا جنازہ نہ پڑھا جاوے یہانتک کہ آواز کرے اور یہی ہے قول ثوری اور شافعی کا

باب مسجد میں جنازہ پڑھنے کا بیان

---

[1] یعنے جبکہ چار مہینے دس دن کے بعد پیدا ہو تو امام احمد کے نزدیک اُسپر نماز پڑھی جاوے اگرچہ نکلنے کے وقت آواز وغیرہ بھی معلوم نہو اور کوئی علامت زندگی کی نہ پائی جاوے ۱۲

[2] کچا بچہ جو گر پڑے تو امام شافعی اور ابو حنیفہ رحمہما اللہ کہتے ہیں کہ اُسکا جنازہ پڑھنا درست نہیں یہانتک کہ پیدا ہونے کے وقت آواز کرے یا حرکت کرے جس سے کہ اسکی زندگی معلوم ہو اور معتبر یہی ہے کہ ماں کے پیٹ سے اکثر زندہ نکلے یعنی یہانتک کہ اگر ماں کے پیٹ سے اکثر باہر آوے اور حرکت کرتا ہو تو اسکا جنازہ پڑھا جاوے اور اگر تھوڑا حرکت کرتا باہر آوے اور بہت بے حرکت باہر آوے تو اسکا جنازہ درست نہیں ۱۲

حدثنا علی بن حجر نا عبد العزیز بن محمد عن عبد الواحد بن حمزة عن عباد بن عبد الله بن الزبیر عن عائشة قالت صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی سهیل بن البیضاء فی المسجد قال ابو عیسی هذا حدیث حسن والعمل علیه عند بعض اهل العلم قال الشافعی قال مالك لا یصلی علی المیت فی المسجد وقال الشافعی یصلی علی المیت فی المسجد واحتج بهذا الحدیث **باب** ما جاء این یقوم الامام من الرجل والمرأة حدثنا عبد الله بن منیر عن سعید بن عامر عن همام عن ابی غالب قال صلیت مع انس بن مالك علی جنازة رجل فقام حیال راسه ثم جاؤا بجنازة امرأة من قریش فقالوا یا ابا حمزة صل علیها فقام حیال وسط السریر فقال له العلاء بن زیاد هكذا رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم قام علی الجنازة مقامك منها ومن الرجل مقامك منه قال نعم فلما فرغ قال احفظوا وفی الباب عن سمرة قال ابو عیسی حدیث انس حدیث حسن وقد روی غیر واحد عن همام مثل هذا وروی وكیع هذا الحدیث عن همام فوهم فیه فقال عن غالب عن انس والصحیح عن ابی غالب وقد روی هذا الحدیث عبد الوارث بن سعید وغیر واحد عن ابی غالب مثل روایة همام واختلفوا فی اسم ابی غالب هذا فقال بعضهم اسمه نافع ویقال رافع وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا وهو قول احمد واسحاق حدثنا علی بن حجر نا ابن المبارك والفضل بن موسی عن الحسین المعلم عن عبد الله بن بریدة عن سمرة بن جندب ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی علی امرأة فقام وسطها قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وقد روی شعبة عن الحسین المعلم **باب** ما جاء فی ترك الصلوة علی الشهید حدثنا قتیبة بن سعید نا اللیث عن ابن شهاب عن عبد الرحمن بن كعب بن مالك ان جابر بن عبد الله اخبره ان النبی صلی الله علیه وسلم كان یجمع بین الرجلین من قتلی احد

حدیث بیان کی ہمسے علی بن حجر نے انہے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے عبد الواحد بن حمزہ سے انہوں نے روایت کی عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے انہوں نے عائشہ سے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء پر مسجد میں کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے شافعی نے کہا کہ مالک نے کہا کہ مسجد میں جنازہ نہ پڑھا جاوے اور دلیل پکڑی ہے انہوں نے ساتھ اس حدیث کے **باب** جنازہ کی نماز میں امام مرد اور عورت سے کس جگہ کھڑا ہووے حدیث بیان کی ہمسے عبد اللہ بن منیر نے سعید بن عامر سے انہوں نے روایت کی ہمام سے انہوں نے ابی غالب سے کہا کہ نماز پڑھی میں نے ساتھ انس بن مالک کے ایک مرد کے جنازے پر سو کھڑے ہوئے مقابل سر اسکے کے پھر لائے گئے لوگ جنازہ ایک عورت کا قریش میں سے پس کہا انہوں نے اے ابا حمزہ (کنیت ہے انس کی) نماز پڑھو اس جنازے پر پس کھڑے ہوئے مقابل درمیان تخت کے پس کہا واسطے انکے علاء بن زیاد نے کہ اسی طرح دیکھا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوتے جنازہ پر یعنی عورت کے جنازے پر بیچ جگہ کھڑے ہونے تیرے کے اس عورت سے اور کھڑے ہوتے مرد سے جگہ کھڑے ہونے تیرے کے مرد سے یعنی کیا تو نے دیکھا ہے حضرت کو کہ مرد کے سر کے برابر کھڑے ہوتے اور عورت کے سر کے برابر کھڑے ہوتے کہا ہاں سو جب فارغ ہوئے تو کہا کہ یاد رکھو اور اس باب میں روایت ہے سمرہ سے کہا ابو عیسی نے انس کی حدیث حسن ہے اور روایت کی بہت لوگوں نے ہمام سے مثل اسکے اور روایت کی وکیع نے یہ حدیث ہمام سے پس وہم کیا اسمیں سو کہا غالب سے انہوں نے انس سے اور صحیح ابی غالب سے ہے اور روایت کی عبد الوارث بن سعید وغیرہ نے یہ حدیث ابی غالب سے مثل روایت ہمام کے اور ابی غالب کے نام میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ نام اسکا نافع ہے اور کہا جاتا ہے رافع اور گئے ہیں بعض اہل علم طرف اسکے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا حدیث بیان کی ہمسے علی بن حجر نے انہے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے اور فضل بن موسی نے حسین معلم سے انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن بریدہ سے انہوں نے سمرہ بن جندب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ایک عورت پر پس کھڑے ہوئے حضرت بیچ میں اسکے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی شعبہ نے حسین معلم سے **باب** شہید کا جنازہ نہ پڑھا جاوے حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو لیث نے ابن شہاب سے انہوں نے روایت کی عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے کہ جابر بن عبد اللہ نے خبر دی اسکو کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے تھے دو شخصوں کو شہیدوں احد سے

---

[1] امام شافعی کے نزدیک مسجد میں جنازہ پڑھنا درست ہے اور امام ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک مسجد میں جنازہ پڑھنا درست نہیں لیکن یہ حدیث صحیح ہے اور انکی کوئی دلیل صحیح نہیں ۱۲

[2] امام شافعی کہتے ہیں کہ عورت کے کولہوں کے برابر کھڑا ہووے جنازہ پڑھنے کے واسطے اور مرد کے سر کے برابر کھڑا ہووے اور سند انکی یہ حدیث ہے اور حدیث سمرہ کی اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ بیچ سینہ کے سامنے کھڑا ہو خواہ جنازہ مرد کا ہو خواہ عورت کا اور ابو حنیفہ اور ابو یوسف سے شمنی نے روایت کی ہے کہ امام عورت کے وسط کے برابر کھڑا ہووے ۱۲ ع م

فی الثوب الواحد ثم یقول ایہما اکثر حفظا للقرآن فاذا اشیر له الی احدهما قدمه فی اللحد فقال انا شهید علی هؤلاء یوم القیامة وامر بدفنهم فی دمائهم ولم یصل علیهم ولم یغسلوا وفی الباب عن انس بن مالک **قال** ابو عیسی حدیث جابر حدیث حسن صحیح وقد روی هذا الحدیث عن الزهری عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم وروی عن الزهری عن عبد الله ابن ثعلبة بن ابی صُعیر عن النبی صلی الله علیه وسلم ومنهم من ذکره عن جابر وقد اختلف اهل العلم فی الصلوة علی الشهید فقال بعضهم لا یصلی علی الشهید وهو قول اهل المدینة وبه یقول الشافعی واحمد وقال بعضهم یُصَلّی علی الشهید واحتجوا بحدیث النبی صلی الله علیه وسلم انه صلی علی حمزة وهو قول الثوری واهل الکوفة وبه یقول اسحاق **باب** ما جاء فی الصلوة علی القبر **حدثنا** احمد بن منیع نا هشیم اخبرنا الشیبانی نا الشعبی قال اخبرنی من رَاَی النبی صلی الله علیه وسلم وَرَاَی قبرا منتبذا فصف اصحابه فصلی علیه فقیل له من اخبرک فقال ابن عباس وفی الباب عن انس وبریدة ویزید بن ثابت وابی هریرة وعامر بن ربیعة وابی قتادة وسهل بن حُنیف **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وهو قول الشافعی واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم لا یصلی علی القبر وهو قول مالک بن انس وقال ابن المبارک اذا دفن المیت ولم یصل علیه صُلّیَ علی القبر ورای ابن المبارک الصلوة علی القبر وقال احمد واسحاق یصلی علی القبر الی شهر وقالا اکثر ما سمعنا عن ابن المسیب ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی علی قبر ام سعد بن عبادة بعد شهر **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن سعید بن المسیب ان ام سعد ماتت والنبی صلی الله علیه وسلم غائب فلما قدم صلی علیها

بیچ ایک کپڑے کے پھر فرماتے کہ کس کو ان میں سے زیادہ قرآن یاد ہے پس جب اشارہ کیا جاتا واسطے آپکے طرف ایک کے ان دونوں میں سے تو آگے کرتے اسکو قبر میں یعنی جانب قبلے کے گویا وہ امام ہوتا بسبب قاری ہونے کے اور فرماتے کہ میں گواہی دونگا انپر دن قیامت کے کہ یہ راہ خدا میں مارے گئے اور حکم فرمایا ساتھ دفن کرنیکے انکے خون سمیت اور نہ نماز پڑھی انپر اور نہ نہلائے گئے اور اس باب میں انس بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث زہری سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی گئی ہے زہری سے انہوں نے عبد اللہ بن ثعلبہ بن ابی صعیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بعض نے اسکو جابر سے ذکر کیا ہے اور اہل علم کو شہید کے جنازہ پڑھنے میں اختلاف ہے سو بعضے کہتے ہیں کہ شہید کا جنازہ نہ پڑھا جاوے یہ قول اہل مدینہ کا ہے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور بعض کہتے ہیں کہ شہید کا جنازہ پڑھا جاوے اور دلیل پکڑی ہے انہوں نے ساتھ حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ نے حمزہ کا جنازہ پڑھا یہ قول ثوری اور کوفہ والوں کا ہے اور اسحاق کا ہے **باب** دفن کے بعد قبر پر جنازہ پڑھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے شیبانی سے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو شعبی نے انہوں نے کہا خبر دی مجھکو جسنے نبی صلعم کو دیکھا اور ایک اکیلی قبر کو دیکھا پس صف باندھی آپ نے اپنے اصحاب کی پس نماز پڑھی اسپر سو کہا گیا واسطے اسکے کسنے خبر دی تجکو اسنے کہا ابن عباس نے اور اس باب میں انس اور بریدہ اور یزید بن ثابت اور ابی ہریرہ اور عامر بن ربیعہ اور ابی قتادہ اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا عمل اسی پر ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ قبر پر جنازہ پڑھنا درست نہیں اور یہی ہے قول مالک بن انس کا اور ابن مبارک نے کہا کہ اگر بدون جنازہ کے مردہ دفن کیا گیا ہو تو قبر پر نماز پڑھی جاوے ابن مبارک نے کہا کہ قبر پر جنازہ پڑھنا درست ہے اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ ایک مہینہ تک قبر پر جنازہ پڑھنا درست ہے بعد اسکے درست نہیں اور کہتے ہیں کہ ہمنے ابن مسیب سے بہت سنا ہے کہ نبی صلعم نے نماز پڑھی اوپر قبر ام سعد بن عبادہ کے بعد ایک مہینے کے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن سعید نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے روایت کی قتادہ سے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہ ام سعد مر گئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم غائب تھے یعنی کہیں سفر کو گئے تھے سو جب آپ تشریف لائے تو نماز پڑھی اسپر یعنی اسکی قبر پر

؎ مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق ایک روایت میں کہتے ہیں کہ شہید کا جنازہ پڑھنا درست نہیں انکی دلیل حدیث باب کی ہے اور امام ابو حنیفہ اور اوزاعی اور ثوری اور صاحبین اور احمد اور اسحاق ایک روایت میں کہتے ہیں کہ شہید کا جنازہ پڑھنا درست ہے اور یہی ہے قول اہل حجاز کا اور انکی دلیل حدیث ہے کہ حضرت نے احد والوں پر نماز پڑھی [illegible]

؎ اس میں علماء کو اختلاف ہے جمہور علماء کہتے ہیں کہ قبر پر جنازہ پڑھنا درست ہے خواہ پہلے پڑھ چکے ہوں یا نہ پڑھ چکے ہوں اور امام ابو حنیفہ اور مالک اور نخعی کہتے ہیں کہ اگر پڑھ چکے ہوں تو درست نہیں ورنہ درست ہے لیکن ابو حنیفہ نے یہ کہا کہ اگر پھٹ گیا ہو نہ تو درست ہو ورنہ نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ بعضوں کا جامد تمادہ کو درست نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ تین دن تک درست ہے پھر درست نہیں اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ آنحضرت کا قبر پر جنازہ پڑھنا [illegible]

وقد مضى لذلك شهر **باب** ما جاء في صلوة النبي صلى الله عليه وسلم على النجاشي **حدثنا** ابو سلمة يحيى بن خلف وحميد بن مسعدة قالا نا بشر بن المفضل نا يونس بن عبيد عن محمد بن سيرين عن ابي المهلب عن عمران بن حصين قال قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اخاكم النجاشي قد مات فقوموا فصلوا عليه قال فقمنا فصففنا كما يصف على الميت وصلينا عليه كما يصلى على الميت وفي الباب عن ابي هريرة وجابر بن عبد الله وابي سعيد وحذيفة بن اسيد وجرير بن عبد الله **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وقد رواه ابو قلابة عن عمه ابي المهلب عن عمران بن حصين وابو المهلب اسمه عبد الرحمن بن عمرو ويقال له معاوية بن عمرو **باب** ما جاء في فضل الصلوة على الجنازة **حدثنا** ابو كريب نا عبدة بن سليمان عن محمد بن عمرو نا ابو سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى على جنازة فله قيراط ومن تبعها حتى يقضى دفنها فله قيراطان احدهما او اصغرهما مثل احد فذكرت ذلك لابن عمر فارسل الى عائشة فسألها عن ذلك فقالت صدق ابو هريرة فقال ابن عمر لقد فرطنا في قراريط كثيرة قال وفي الباب عن البراء وعبد الله بن مغفل وعبد الله بن مسعود وابي سعيد وابي بن كعب وابن عمر وثوبان **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح وقد روي عنه من غير وجه **باب آخر حدثنا** محمد بن بشار نا روح بن عبادة نا عباد بن منصور قال سمعت ابا المهزم يقول صحبت ابا هريرة عشر سنين فسمعته يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اتبع جنازة وحملها ثلث مرات فقد قضى ما عليه من حقها **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب ورواه بعضهم بهذا الاسناد ولم يرفعه وابو المهزم اسمه يزيد بن سفيان وضعفه شعبة **باب** ما جاء في القيام للجنازة

اور اسکو ایک مہینہ گذر رہا تھا **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نجاشی پر نماز پڑھنے میں **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سلمہ یحییٰ بن خلف اور حمید بن مسعدہ نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو یونس بن عبید نے محمد بن سیرین سے اُنہے روایت کی ابی مہلب سے اُنہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو فرمایا کہ تمہارا بھائی نجاشی مرگیا پس کھڑے ہو اور نماز پڑھو اسپر کہا سو ہم کھڑے ہوئے سو ہمنے صف باندھی جیسے کہ صف باندھی جاتی ہی میت پر اور نماز پڑھی ہمنے اسپر جیسے کہ نماز پڑھی جاتی ہی میت پر اور اس باب میں ابی ہریرہ اور جابر بن عبد اللہ اور ابی سعید اور حذیفہ بن اسید اور جریر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اس طریق سے اور تحقیق روایت کیا ہی اسکو ابو قلابہ نے اپنے چچا ابی مہلب سے اُنہے عمران بن حصین سے اور ابو مہلب کا نام عبد الرحمان بن عمرو ہی اور اسکو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں **باب** نماز جنازہ کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو عبدہ بن سلیمان نے محمد بن عمرو سے کہا خبر دی ہمکو ابو سلمہ نے ابو ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھے جنازہ پر تو اسکو ایک قیراط کے برابر ثواب ملتا ہی اور جو شخص کہ جنازہ کے ساتھ جاوے یہانتک کہ تمام ہو دفن اسکا تو اسکو دو قیراط کے برابر ثواب ملتا ہی ایک اُنمیں سے یا فرمایا چھوٹا قیراط ان میں سے مانند پہاڑ احد کے ہی سو ذکر کیا میں نے واسطے ابن عمر رض کے تو اُنہے کسی کو عائشہ رض کے پاس بھیجا اور اُنسے یہ حدیث پوچھی سو اُنہے کہا کہ ابو ہریرہ رض نے سچ کہا تو ابن عمر نے کہا البتہ قصور کیا ہمنے بیچ بہت قیراطوں کے کہا اور اس باب میں براء اور عبد اللہ بن مغفل اور عبد اللہ بن مسعود اور ابی سعید اور ابی بن کعب اور ابن عمر اور ثوبان سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور اُنسے کئی وجہ پر مروی ہی **باب** یہ دوسرا باب ہی **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو روح بن عبادہ نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو عباد بن منصور نے اُنہے کہا سنا میں نے ابا مہزم سے کہتا تھا کہ صحبت رکھی میں نے ابو ہریرہ سے دس سال پس سنا میں نے اُنکو کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو شخص کہ جاوے ساتھ جنازہ کے اور اٹھاوے اسکو تین بار تو تحقیق ادا کیا اُسنے جو اُسپر حق اُسکا تھا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہی اور بعض نے اسکو اسی اسناد سے روایت کیا ہی اور نہیں مرفوع کیا اسکو اور ابو المہزم کا نام یزید بن سفیان ہی اور ضعیف کہا ہی اسکو شعبہ نے **باب** جنازہ کے واسطے کھڑے ہونے کا بیان

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غائب کا جنازہ پڑھنا درست ہی اور یہی قول ہی امام شافعی رحمۃ اللہ کا اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ غائب کا جنازہ درست نہیں اُنکے نزدیک یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہی [illegible] قیراط کہتے ہیں [illegible] اور یہاں قیراط سے مراد حصہ عظیم ہی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگوں میں مردے کو جنازہ پڑھنے کے بعد [illegible] رخصت کے واسطے لینا ضروری [illegible] ضروری نہیں ہاں اگر قبر پر جا کر دفن کرکے رخصت [illegible] تو دو قیراط کے برابر ثواب پائیگا اور اگر صرف نماز جنازہ پڑھ کے بعد ہی چلا جاویگا تو ایک قیراط ۱۲

حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن ابيه عن عامر بن ربيعة عن النبي صلى الله عليه وسلم ح وحدثنا قتيبة
نا الليث عن نافع عن ابن عمر عن عامر بن ربيعة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا رأيتم الجنازة فقوموا لها حتى تخلفكم او
توضع وفي الباب عن ابي سعيد وجابر وسهل بن حنيف وقيس بن سعد وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث عامر بن ربيعة
حديث حسن صحيح **حدثنا** نصر بن علي الجهضمي والحسن بن علي الحلواني قالا نا وهب بن جرير نا هشام الدستوائي عن يحيى بن
ابي كثير عن ابي سلمة عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم الجنازة فقوموا فمن تبعها فلا يقعدن حتى توضع
قال ابو عيسى حديث ابي سعيد في هذا الباب حديث حسن صحيح وهو قول احمد واسحاق قالا من تبع جنازة فلا يقعدن حتى توضع عن اعناق الرجال
وقد روي عن بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم انهم كانوا يتقدمون الجنازة ويقعدون قبل ان تنتهي اليهم الجنازة وهو قول
الشافعي **باب** في الرخصة في ترك القيام لها **حدثنا** قتيبة نا الليث بن سعد عن يحيى بن سعيد عن واقد وهو ابن عمرو بن سعد بن معاذ عن نافع
بن جبير عن مسعود بن الحكم عن علي بن ابي طالب انه ذكر القيام في الجنائز حتى توضع فقال علي قام رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قعد وفي الباب
عن الحسن بن علي وابن عباس **قال** ابو عيسى حديث علي حديث حسن صحيح وفيه رواية اربعة من التابعين بعضهم عن بعض والعمل على هذا عند
بعض اهل العلم قال الشافعي وهذا اصح شيء في هذا الباب وهذا الحديث ناسخ للحديث الاول اذا رأيتم الجنازة فقوموا وقال احمد ان شاء قام وان شاء
لم يقم واحتج بان النبي صلى الله عليه وسلم قد روي عنه انه قام ثم قعد وهكذا قال اسحاق بن ابراهيم ومعنى قول علي قام النبي صلى الله عليه وسلم
في الجنازة ثم قعد يقول كان النبي صلى الله عليه وسلم يقوم اذا رأى الجنازة ثم ترك ذلك بعد فكان لا يقوم اذا رأى الجنازة

حدیث بیان کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو لیث نے ابن شہاب سے انہوں نے روایت کی سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے
عامر بن ربیعہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خبر دی ہمکو قتیبہ نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو لیث نے نافع سے انہوں نے روایت کی
ابن عمر سے انہوں نے عامر بن ربیعہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دیکھو تم جنازہ کو تو کھڑے ہو جاؤ واسطے اسکے یہاں تک کہ
پیچھے چھوڑ دے تمکو اور یا زمین پر رکھا جاوے اور اس باب میں ابی سعید اور جابر اور سہل بن حنیف اور قیس بن سعد اور ابی ہریرہ سے بھی روایت
ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ عامر بن ربیعہ کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہم سے نصر بن علی جہضمی اور حسن بن علی حلوانی نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو
وہب بن جریر نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے روایت کی ابی سلمہ سے انہوں نے ابی سعید خدری سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دیکھو تم جنازہ کو تو کھڑے ہو جاؤ سو جو شخص کہ جاوے ساتھ اسکے تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ رکھا جاوے کہا ابو عیسیٰ نے
ابو سعید کی حدیث اس باب میں حسن صحیح ہے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں کہ جو شخص کہ جاوے ساتھ جنازہ کے تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ رکھا جاوے آدمیوں کی
گردنوں سے اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے روایت ہے کہ وہ جنازہ سے آگے بڑھ جاتے تھے اور بیٹھتے تھے پہلے
اس سے کہ پہنچے انکے پاس جنازہ اور یہ قول شافعی کا ہے **باب** جنازہ کے واسطے نہ اٹھنے کی اجازت کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے
انہوں نے کہا خبر دی ہمکو لیث بن سعد نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے روایت کی واقد سے وہی ابن عمرو سعد بن معاذ ہیں انہوں نے نافع بن جبیر سے انہوں نے مسعود بن
حکم سے انہوں نے علی بن ابی طالب سے کہ تحقیق ذکر کیا گیا کھڑا ہونا واسطے جنازہ کے یہاں تک کہ رکھا جاوے سو علی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے
کھڑے ہوتے پھر بعد اسکے کھڑا ہونا ترک کیا اور اس باب میں حسن بن علی اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے علی کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس میں
چار تابعین سے روایت ہے بعض بعض سے روایت کرتے ہیں اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے امام شافعی نے کہا کہ یہ زیادہ صحیح چیز ہے اس باب میں اور یہ
حدیث ناسخ ہے واسطے پہلی حدیث کے کہ جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور احمد نے کہا کہ اختیار ہے خواہ کھڑا ہووے اور خواہ کھڑا نہ ہووے اور دلیل
پکڑی ہے انہوں نے ساتھ اسکے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہوتے پھر بیٹھے اور اسی طرح کہا اسحاق بن ابراہیم نے اور معنی قول حضرت علیؓ کا کہ کھڑے ہوتے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ میں پھر بیٹھ گئے یہ ہے کہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دیکھتے جنازہ کو تو کھڑے ہوتے پھر چھوڑ دیا آپ نے کھڑا ہونا پیچھا اسکے پس نہ اٹھتے جب دیکھتے جنازہ کو

۱؎ کھڑے ہو جانا جنازہ کے واسطے تکریم میت اور تعظیم بیان ہوئی ہے یا بسبب ہول موت کے یہ شان ہوئی ہے کہ آدمی غافل بے پروا نہ ہو [illegible] مگر [illegible] جنگ . کیا ہو [illegible]
تک [illegible] بیٹھے اور بیٹھے گئے ہیں کہ اختیار ہے خواہ بیٹھے خواہ کھڑا رہے اور بیٹھے دونوں کو مستحب کہتے ہیں اور جمہور علماء کے نزدیک یہ حدیث [illegible] منسوخ ہیں یعنی پہلا حکم [illegible] منسوخ ہوا [illegible] جنازہ کے
واسطے کھڑا ہونا ضروری نہیں [illegible] ۲؎ یعنی حدیث کا دو طرح سے معنی ہو سکتا ہے [illegible] امام احمد نے اختیار کیا اور [illegible] ترمذی نے بیان کیا ۱۲ [illegible]

باب ما جاء في قول النبي صلى الله عليه وسلم اللحد لنا والشق لغيرنا **حدثنا** أبو كريب ونصر بن عبد الرحمن الكوفي ويوسف بن موسى القطان البغدادي قالوا نا حكام بن سلم عن علي بن عبد الأعلى عن أبيه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اللحد لنا والشق لغيرنا وفي الباب عن جرير بن عبد الله وعائشة وابن عمر وجابر قال أبو عيسى حديث ابن عباس حديث غريب من هذا الوجه **باب** ما جاء ما يقول إذا أدخل الميت قبره **حدثنا** أبو سعيد الأشج نا أبو خالد الأحمر نا الحجاج عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم إذا أدخل الميت القبر قال وقال أبو خالد إذا وضع الميت في لحده قال مرة بسم الله وبالله وعلى ملة رسول الله وقال مرة بسم الله وبالله وعلى سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم **قال** أبو عيسى هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روي هذا الحديث من غير هذا الوجه أيضا عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم رواه أبو الصديق الناجي عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد روي عن أبي الصديق عن ابن عمر موقوفا أيضا **باب** ما جاء في الثوب الواحد يلقى تحت الميت في القبر **حدثنا** زيد بن أخزم الطائي نا عثمان بن فرقد قال سمعت جعفر بن محمد عن أبيه قال الذي ألحد قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم أبو طلحة والذي ألقى القطيفة تحته شقران مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال جعفر وأخبرني ابن أبي رافع قال سمعت شقران يقول أنا والله طرحت القطيفة تحت رسول الله صلى الله عليه وسلم في القبر قال وفي الباب عن ابن عباس **قال** أبو عيسى حديث شقران حديث حسن غريب وروى علي بن المديني عن عثمان بن فرقد هذا الحديث **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن شعبة عن أبي جمرة عن ابن عباس قال جعل في قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم قطيفة حمراء **قال** أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روى عن أبي جمرة القصاب واسمه عمران بن أبي عطاء وروى عن أبي جمرة الضبعي واسمه

باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ لحد ہمارے واسطے ہے اور شق واسطے غیر ہمارے کے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب اور نصر بن عبد الرحمن کوفی نے اور یوسف بن موسیٰ قطان نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو حکام بن سلم نے علی بن عبد الاعلی سے انھوں نے روایت کی اپنے باپ سے انھوں نے سعید بن جبیر سے انھوں نے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لحد ہمارے واسطے ہے اور شق واسطے غیر ہمارے کے اور اس باب میں جریر بن عبد اللہ اور عائشہ اور ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث غریب ہے اس وجہ سے **باب** جب میت قبر میں داخل کی جاوے تو اسوقت کیا کہا جاوے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سعید اشج نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو خالد احمر نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو حجاج نے نافع سے انھوں نے روایت کی ابن عمر سے کہ جبکہ داخل کیجاتی ہے میت قبر میں اور راوی ابو خالد نے کہا جبکہ رکھی جاتی ہے میت اپنی قبر میں تو فرماتے حضرت کہ رکھتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے اور ساتھ حکم اللہ کے اور اوپر شریعت رسول خدا کے اور ایک بار کہا اوپر طریقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی ابن عمر سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا ہے اسکو ابو صدیق ناجی نے ابن عمر سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تحقیق روایت کی گئی ہے ابی صدیق سے انھوں نے ابن عمر سے موقوف بھی **باب** قبر میں میت کے تلے ایک کپڑے کا بچھانا **حدیث** بیان کی ہمسے زید بن اخزم طائی نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو عثمان بن فرقد نے انھوں نے کہا سنا میں نے جعفر بن محمد سے انھوں نے روایت کی اپنے باپ سے کہ جسنے لحد میں رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ ابو طلحہ ہیں اور جسنے کملی ڈالی تھی حضرت کے نیچے وہ شقران ہیں جو غلام آزاد کیا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہا جعفر نے اور خبر دی مجکو ابن ابی رافع نے کہا سنا میں نے شقران سے کہتے تھے کہ قسم ہے خدا کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے کملی ڈالی تھی قبر میں اور اس باب میں ابن عباس رضہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے شقران کی حدیث حسن غریب ہے اور روایت کی علی بن مدینی نے عثمان بن فرقد سے یہ حدیث **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید نے شعبہ سے انھوں نے روایت کی ابی جمرہ سے انھوں نے ابن عباس رضہ سے کہا کہ ڈالی گئی بیچ قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کملی سرخ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی شعبہ نے ابی جمرہ قصاب سے اور نام اسکا عمران بن ابی عطاء ہے انھوں نے ابی جمرہ ضبعی سے اور نام اسکا

---

[1] لحد کہتے ہیں اسکو کہ قبر میں نیچے کی طرف کاواک کرتے ہیں جسکو ہمارے یہاں بغلی قبر کہتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مستحب ہے لحد کرنا اور اگر زمین نرم ہو اور خوف ڈھ جانیکا ہو تو شق کرے اور اگر خود غیر جیسا بھی شق درست ہے گو حق لحد ہو

[2] شقران حضرت کے غلام نے ایک کملی کو بدون کے صحابہ کے قبر میں رکھدیا تھا اور کہا شقران نے کہ مکروہ جانا میں نے یہ کہ استعمال کرے اسکو کوئی بعد کے اور بعضے عالم کہتے ہیں یہ حضرت کا خاصہ تھا دوسرے کو جائز نہیں اور بعض نے کہا کہ علی اور ابن عباس شقران سے اس باب میں [illegible] ابن عبد البر نے کتاب استیعاب میں لکھا ہے کہ وہ کملی نکال لی قبر میں سے پہلے ڈالنے مٹی کے اور علماء کہتے ہیں کہ میت کے نیچے کپڑا بچھانا مکروہ ہے کیونکہ وہ اسراف میں داخل ہے ۱۲ منہ +

نصر بن عمران وكلاهما من أصحاب ابن عباس وقد روي عن ابن عباس أنه كره أن يلقى تحت الميت في القبر شيء وإلى هذا ذهب بعض
أهل العلم وقال محمد بن بشار في موضع آخر حدثنا محمد بن جعفر ويحيى عن شعبة عن أبي جمرة عن ابن عباس وهذا أصح **باب ما جاء**
في تسوية القبر حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن حبيب بن أبي ثابت عن أبي وائل أن عليا قال لأبي الهياج
الأسدي أبعثك على ما بعثني النبي صلى الله عليه وسلم أن لا تدع قبرا مشرفا إلا سويته ولا تمثالا إلا طمسته وفي الباب عن جابر
قال أبو عيسى حديث علي حديث حسن والعمل على هذا عند بعض أهل العلم يكرهون أن يرفع القبر فوق الأرض قال الشافعي أكره
أن يرفع القبر إلا بقدر ما يعرف أنه قبر لكيلا يوطأ ولا يجلس عليه **باب** ما جاء في كراهية الوطء على القبور والجلوس عليها **حدثنا**
هناد نا ابن المبارك عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر عن بسر بن عبيد الله عن أبي إدريس الخولاني عن واثلة بن الأسقع عن أبي مرثد الغنوي
قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تجلسوا على القبور ولا تصلوا إليها وفي الباب عن أبي هريرة وعمرو بن حزم وبشير ابن الخصاصية
حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي عن عبد الله بن المبارك بهذا الإسناد نحوه **حدثنا** علي بن حجر وأبو عمار قالا نا
الوليد بن مسلم عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر عن بسر بن عبيد الله عن واثلة بن الأسقع عن أبي مرثد عن النبي صلى الله عليه وسلم
نحوه وليس فيه عن أبي إدريس وهذا الصحيح **قال** أبو عيسى قال محمد حديث ابن المبارك خطأ أخطأ فيه ابن المبارك وزاد فيه عن أبي إدريس
الخولاني وإنما هو بسر بن عبيد الله عن واثلة بن الأسقع هكذا روى غير واحد عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر وليس فيه عن أبي إدريس الخولاني

نصر بن عمران ہے اور دونوں ابن عباس کے یاروں میں سے ہیں اور تحقیق روایت کی گئی ہے ابن عباس سے کہ مکروہ جانا انہوں نے یہ کہ ڈالے تلے میت کے بیچ
قبر کے کوئی چیز اور طرف اسی کے گئے ہیں بعض اہل علم اور کہا محمد بن بشار نے دوسری جگہ میں **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن جعفر اور یحییٰ نے شعبہ سے
انہوں نے ابی جمرہ سے انہوں نے ابن عباس سے اور یہ زیادہ صحیح ہے **باب** قبر کے برابر کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا
خبر دی ہمکو عبد الرحمان بن مہدی نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے روایت کی ابی وائل سے کہ تحقیق علی
نے ابی ہیاج اسدی سے کہا کہ کیا نہ بھیجوں میں تجکو اوپر اس کام کے کہ بھیجا مجکو اوپر اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام یہ ہے کہ نہ چھوڑ
تو کسی تصویر کو مگر مٹا دے اسکو اور نہ کسی قبر بلند کو مگر کہ برابر کر دے اسکو اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے علی کی حدیث
حسن ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ قبر کو زمین سے اونچی کرنے مکروہ ہے اور شافعی نے کہا کہ مکروہ ہے یہ کہ بلند کی جاوے قبر
مگر اسقدر کہ پہچانی جاوے کہ وہ قبر ہے تاکہ نہ روندی جاوے اور نہ بیٹھا جاوے اوپر اسکے **باب** قبروں کو روندنا اور انپر بیٹھنا منع ہے **حدیث**
بیان کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے عبد الرحمان بن یزید بن جابر سے انہوں نے روایت کی بسر بن عبید اللہ سے انہوں نے ابی
ادریس خولانی سے انہوں نے واثلہ بن اسقع سے انہوں نے ابی مرثد غنوی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بیٹھو اوپر قبروں کے اور نہ نماز پڑھو طرف
قبروں کے اور اس باب میں ابی ہریرہ اور عمرو بن حزم اور بشیر بن خصاصیہ سے بھی روایت ہے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا
خبر دی ہمکو عبد الرحمان بن مہدی نے عبد اللہ بن مبارک سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن حجر اور ابو عمار نے ان دونوں
نے کہا خبر دی ہمکو ولید بن مسلم نے عبد الرحمان بن یزید بن جابر سے انہوں نے روایت کی بسر بن عبید اللہ سے انہوں نے واثلہ بن الاسقع سے انہوں نے ابی
مرثد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور نہیں ہے اسمیں واسطہ ابی ادریس کا اور یہ زیادہ صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ بخاری نے کہا
کہ ابن مبارک کی حدیث خطا ہے خطا کی اسمیں ابن مبارک نے اور زیادہ کیا اسمیں واسطہ ابی ادریس کا اور سوائے اسکے نہیں کہ وہ بسر بن عبید اللہ ہے واثلہ
بن اسقع سے اسی طرح روایت کی بہت لوگوں نے عبد الرحمان بن یزید بن جابر سے اور نہیں اسمیں واسطہ ابی ادریس خولانی کا

۱؎ علماء نے لکھا ہے کہ تصویر کھینچنی حرام ہے اور مٹانا اسکا واجب ہے اور نہیں جائز ہے چھوڑ دینا اسکے اور برابر کر دے یعنی پست کر دے ایسی کہ قریب زمین کے ہو جائے اسقدر کہ نشان
اسکی باقی رہے کہ مقدار اسکی بقدر بالشت کے ہے جو کہ سنت ہے اور علماء کہتے ہیں مستحب یہ ہے کہ بلند ہو قبر بقدر بالشت کے اور مکروہ ہے دوبارہ کرنا اسپر مٹی اور مستحب جو
[illegible] ۲؎ علماء نے کہا ہے کہ مکروہ ہے بیٹھنا قبر پر اور روندنا اسکو مگر جب کہ کھودنے کی ضرورت ہو تو روندنا درست ہے اور مستحب ہے کہ ننگے پاؤں قبروں میں جاوے
اور اسی طرح مکروہ ہے سونا نزدیک قبر کے اور تکیہ لگانا اور استنجا کرنا نزدیک اسکے نہایت مکروہ ہے اور نماز پڑھنی طرف اسکے اگر لئے تعظیم قبر یا قبر والے کے پڑھتا ہے تو حرام
ہے [illegible] اور یہی حکم ہے جنازہ کا اگر سامنے رکھا ہو بلکہ کراہت اسمیں زیادہ ہے اور اسمیں اہل مکہ بھی گرفتار ہیں ۱۲ + + ...

وبسر بن عبید الله قد سمع من واثلة بن الاسقع **باب** ما جاء فی کراهیة تجصیص القبور والکتابة علیها **حدثنا** عبد الرحمن بن الاسود ابو عمرو البصری نا محمد بن ربیعة عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان تجصص القبور وان یکتب علیها وان یبنی علیها وان توطأ **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن جابر وقد رخص بعض اهل العلم منهم الحسن البصری فی تطیین القبور وقال الشافعی لا باس ان تطین القبور **باب** ما یقول الرجل اذا دخل المقابر **حدثنا** ابو کریب نا محمد بن الصلت عن ابی کدینة عن قابوس بن ابی ظبیان عن ابیه عن ابن عباس قال مر رسول الله صلی الله علیه وسلم بقبور المدینة فاقبل علیهم بوجهه فقال السلام علیکم یا اهل القبور یغفر الله لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر وفی الباب عن بریدة وعائشة حدیث ابن عباس حدیث حسن غریب وابو کدینة اسمه یحیی بن المهلب وابو ظبیان اسمه حصین بن جندب **باب** ما جاء فی الرخصة فی زیارة القبور **حدثنا** محمد بن بشار ومحمود بن غیلان والحسن بن علی الخلال قالوا نا ابو عاصم النبیل نا سفین عن علقمة بن مرثد عن سلیمن بن بریدة عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قد کنت نهیتکم عن زیارة القبور فقد اذن لمحمد فی زیارة قبر امه فزوروها فانها تذکر الآخرة وفی الباب عن ابی سعید وابن مسعود

اور بسر بن عبید اللہ نے سنا ہو واثلہ بن اسقع سے **باب** قبر کا گچ کرنا اور اسپر لکھنا مکروہ ہو **حدیث** بیان کی ہمسے عبد الرحمن بن اسود نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو محمد بن ربیعہ نے ابن جریج سے اُنسے روایت کی ابی زبیر سے اُنسے جابر سے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گچ کرنے قبر کے سے اور لکھنے سے قبر پر اور عمارت بنانے سے قبر پر اور روندنے سے قبر کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہو اور تحقیق روایت کی گئی ہو کئی وجہ پر جابر سے اور تحقیق اجازت دی ہو بعض اہل علم نے بیچ لیپ دینے قبر کے مٹی سے یہ قول حسن بصری کا ہو۔ اور شافعی نے کہا کہ نہیں ڈر یہ کہ مٹی سے لیپی جاوے قبر **باب** جب آدمی قبروں پر جاوے تو کیا کہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو محمد بن صلت نے ابی کدینہ سے اُنسے روایت کی قابوس بن ابی ظبیان سے اُنسے روایت کی ابن عباس رض سے کہا کہ گذرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیچ قبروں مدینہ کے سو متوجہ ہوئے اُنپر ساتھ منھ اپنے کے پس کہا کہ سلام ہو تمہارے قبروں والوں بخشے اللہ ہمکو اور تمکو تم پہلے پہنچے ہوئے ہو اور ہم پیچھے سے آنے ہیں اور اس باب میں بریدہ اور عائشہ رض سے بھی روایت ہو ابن عباس رض کی حدیث حسن غریب ہو اور ابو کدینہ کا نام یحیی بن مہلب ہو اور ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہو **باب** قبروں کی زیارت کرنی جائز ہو **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار اور محمود بن غیلان اور حسن بن علی خلال نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو عاصم نبیل نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے علقمہ بن مرثد سے اُنسے روایت کی سلیمان بن بریدہ سے اُنسے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق میں منع کیا کرتا تھا تمکو زیارت کرنے سے قبروں کے پس تحقیق اجازت دی گئی محمد کو بیچ زیارت کرنے قبر ماں اپنے کے پس زیارت کرو تم قبروں کی کہ البتہ وہ زیارت کرنا یاد دلاتا ہو آخرت کو اور اس باب میں ابی سعید اور ابن مسعود

---

[1] ازہار میں لکھا ہو کہ قبر کو گچ کرنا مکروہ ہو اور عمارت بنانی درست نہیں اور واجب ہو ڈھا دینا اسکا اگرچہ مسجد ہو اور خواہ قبر کی چنائی میں گچ کرے خواہ اسکے اوپر رہے اور تورپشتی نے کہا کہ بنا دونوں کو شامل ہو یعنی خواہ قبر کا پتھر وغیرہ سے عمارت کرے خواہ خیمہ وغیرہ کھڑا کرے دونوں منع ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہو کہ غم کے مارے قبر پر نہ بیٹھے جیسے بیان کئے آدمی قبروں پر مقیم ہو بیٹھتے ہیں ۱۲

[2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہو جب کوئی میت پر سلام کرے تو اپنا منھ میت کے سامنے کرے اور دعا کرنے میں اسیطرح رہے اور اسی پر عمل ہو اکثر مسلمین کا ۱۲ ع

[3] سب اہل علم کا اجماع ہو اسپر کہ مردوں کو قبروں کی زیارت کرنی درست ہو اور عورتوں کو منع ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو منع فرمایا ہو بعض اہل علم کہتے ہیں کہ عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنی پہلے منع تھی اب درست ہو کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے عام اجازت دی اور اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ عورتوں کو اب بھی قبروں کی زیارت کرنی منع ہو اور عموم اجازت کا انکو شامل نہیں ۱۲ + + +

وأنس وأبي هريرة وأم سلمة **قال** أبو عيسى حديث بريدة حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم لا يرون بزيارة القبور بأسا وهو قول ابن المبارك والشافعي وأحمد وإسحاق **باب** ما جاء في كراهية زيارة القبور للنساء **حدثنا** قتيبة نا أبو عوانة عن عمر بن أبي سلمة عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن زوارات القبور وفي الباب عن ابن عباس وحسان بن ثابت **قال** أبو عيسى وهذا حديث حسن صحيح وقد رأى بعض أهل العلم أن هذا كان قبل أن يُرخّص النبي صلى الله عليه وسلم في زيارة القبور فلما رُخّص دخل في رخصته الرجال والنساء وقال بعضهم إنما كره زيارة القبور للنساء لقلة صبرهن وكثرة جزعهن **باب** ما جاء في زيارة القبور للنساء **حدثنا** الحسين بن حُريث نا عيسى بن يونس عن ابن جُريج عن عبد الله بن أبي مُليكة قال توفي عبد الرحمن بن أبي بكر بالحبشي قال فحمل إلى مكة فدفن فيها فلما قدمت عائشة أتت قبر عبد الرحمن بن أبي بكر فقالت ؎ وكنا كندماني جذيمة حقبة ÷ من الدهر حتى قيل لن يتصدعا ÷ فلما تفرّقنا كأني ومالكا ÷ لطول اجتماع لم نبت ليلة معا ÷ ثم قالت والله لو حضرتك ما دُفنت إلا حيث مُتّ ولو شهدتك ما زُرتك **باب** ما جاء في الدفن بالليل **حدثنا** أبو كريب ومحمد بن عمرو السواق قالا نا يحيى بن اليمان عن المنهال بن خليفة عن الحجاج بن أرطاة عن عطاء عن ابن عباس

اور انس اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث بریدہ کی حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ قبروں کی زیارت میں کچھ ڈر نہیں اور یہی ہے قول ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنی منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے عمرو بن ابی سلمہ سے اُنہے روایت کی اپنے باپ سے اُنہے ابی ہریرہ رض سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی عورتوں بہت زیارت کرنے والیوں قبروں کو اور اس باب میں ابن عباس اور حسان بن ثابت سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ یہ حکم لعنت کا تھا پہلے اس سے کہ اجازت دیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیچ زیارت کرنے قبروں کے پس جبکہ اجازت دی آپ نے تو داخل ہوئے بیچ اجازت کے مرد اور عورت اور بعض نے کہا کہ عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنی اسواسطے منع ہے کہ اُن کو صبر کم ہے اور جزع فزع بہت کرتی ہیں **باب** عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنی جائز ہے **حدیث** بیان کی ہمسے حسین بن حریث نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو عیسیٰ بن یونس نے ابن جریج سے اُنہے روایت کی عبد اللہ ابن ابی ملیکہ سے کہا کہ وفات کیا گیا عبد الرحمن ابن ابی بکر حبشی میں (ایک جگہ کا نام ہے پاس مکہ کے) پس اٹھایا گیا طرف مکہ کے پس دفن کیا گیا بیچ اُسکے پس جب عائشہ رض مکہ میں آئیں تو عبد الرحمن ابن ابی بکر رض کی قبر پاس گئیں اور کہا اور تھے ہم مانند دو ہمنشینوں جذیمہ کے بہت زمانہ اکٹھے یہانتک کہ کہا گیا کہ وہ دونوں کبھی جدا نہیں ہونگے سو جب جدا ہوئے ہم تو گویا کہ میں اور مالک باوجود اس درازی صحبت قدیمہ کے نہ اکٹھے رہے ایک رات بھر عائشہ رض نے کہا قسم ہے خدا کی اگر حاضر ہوتی میں تیرے پاس وقت مرنے تیرے کے تو نہ دفن کیا جاتا تو مگر جس جگہ کہ مرا تھا اور اگر حاضر ہوتی میں تیرے پاس وقت مرنے تیرے کے نہ زیارت کرتی میں تیری یعنی دوبارہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے زیارت کرنے والیوں پر لعنت کی ہے **باب** رات میں دفن کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب اور محمد بن عمرو سواق نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن یمان نے منہال بن خلیفہ سے اُنہے روایت کی حجاج بن ارطاۃ سے اُنہے عطاء سے اُنہے ابن عباس رض سے

؎ یہ دو بیت متمم نے اپنے بھائی مالک کے فراق میں کہے تھے جبکہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اُنکو امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مار ڈالا تھا مضمون اُن بیتوں کے یہ ہیں متمم کہتا ہے کہ ہم تھے مانند دو ہمنشینوں جذیمہ کے مدت دراز زمانہ سے اور جذیمہ ایک بادشاہ کا نام ہے کہ ملک عراق میں اُسکا حکم تھا اور اُسکے دو وزیر تھے مالک اور عقیل کہ چالیس برس تک دونوں اُسکے ہمراز اور ندیم اُسکے رہے اور اُن دونوں نے مارا اُسکے قتل کا قصہ بھی عجیب ہے پس متمم اپنے بھائی کے مرثیہ میں کہتا ہے کہ میں اور تو دونوں آپسمیں محبت رکھنے والے تھے اور مدت دراز تک مانند دو ہمنشینوں جذیمہ کے کہ وہ بھی ایک مدت دراز تک اسی طرح ہمنشینی رکھتے تھے کہ لوگ بسبب جمع ہونے اُنکے مدت دراز تک کہتے تھے کہ کبھی جدا نہونگے پھر متمم کہتا ہے کہ جب ہم جدا ہونے لیتے میں اور مالک میرا بھائی بسبب مرنے مالک کے تو گویا میں اور مالک باوجود جمع ہونے کے ایک مدت دراز تک ایک رات بھی اکٹھے نہ رہے تھے اور نہ مدت دراز آئی بود یا خواب ہے کہ گویا کہ وہ مدت دراز ہمنشینی کی ایک آن کی طرح گذر گئی پس عائشہ رض نے یہ دو بیت حسب حال اپنے بھائی کے فراق میں پڑھے اور نہ زیارت کرتی میں تیری دوبارہ اسلیے کہ حضرت صلعم نے زیارت کرنے والیوں کو لعنت کی ہے ولیکن ازبسکہ تجھے مرتے ہوئے نہ دیکھا تھا اس لیے تیری قبر کی زیارت کی کہ قائم مقام ملاقات کے ہووے ۱۲

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل قبرا لیلا فاسرج له سراج فاخذه من قبل القبلة وقال رحمك اللہ ان كنت لاواها تلاء للقران وكبر عليه اربعا وفی الباب عن جابر ویزید بن ثابت وهو اخو زید بن ثابت اكبر منه **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا وقالوا یدخل المیت القبر من قبل القبلة وقال بعضهم یسل سلا ورخص اكثر اهل العلم فی الدفن باللیل **باب** ما جاء فی الثناء الحسن علی المیت **حدثنا** احمد بن منیع نا یزید بن هارون نا حمید عن انس بن مالك قال مر علی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بجنازة فاثنوا علیها خیرا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وجبت ثم قال انتم شهداء اللہ فی الارض قال وفی الباب عن عمر وكعب بن عجرة وابی هریرة **قال** ابو عیسی حدیث انس حدیث حسن صحیح **حدثنا** یحیی بن موسی وهارون بن عبد اللہ البزاز قالا نا ابو داود الطیالسی نا داود بن ابی الفرات نا عبد اللہ بن بریدة عن ابی الاسود الدیلی قال قدمت المدینة فجلست الی عمر بن الخطاب فمروا بجنازة فاثنوا علیها خیرا فقال عمر وجبت فقلت لعمر وما وجبت قال اقول كما قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال ما من مسلم یشهد له ثلاثة الا وجبت له الجنة قال قلنا واثنان قال واثنان قال ولم نسال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عن الواحد **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وابو الاسود الدیلی اسمه ظالم بن عمرو بن سفیان **باب** ما جاء فی ثواب من قدم ولدا **حدثنا** قتیبة عن مالك بن انس ح ونا الانصاری نا معن نا مالك بن انس عن ابن شهاب عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر میں رات کو داخل ہوئے سو آپ کے لیے چراغ جلایا گیا سو پکڑا آپ نے میت کو قبلہ کی طرف سے اور فرمایا کہ رحمت کرے تجکو اللہ تحقیق تھا تو بہت رونے والا بہت پڑھنے والا قرآن کا اور تکبیر کہی آپ نے اُس پر چار بار اور اس باب میں جابر اور یزید بن ثابت سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس رض کی حدیث حسن ہے اور تحقیق گئے ہیں بعض اہل علم طرف اس کے اور کہتے ہیں کہ داخل کی جاوے میت قبر میں قبلہ کی طرف سے اور بعضے کہتے ہیں کہ نکالی جاوے نکالنا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ رات کو دفن کرنا جائز ہے **باب** میت پر نیکی کی تعریف کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو حمید نے انس رض سے کہ ایک جنازہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر گذرا سو تعریف کی لوگوں نے اُسپر بھلائی کی سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واجب ہوئی پھر فرمایا کہ تم گواہ ہو اللہ کی زمین میں اور اس باب میں عمر رض کعب بن عجرہ اور ابی ہریرہ رض سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ انس کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ اور ہارون بن عبد اللہ بزار نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد طیالسی نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو داؤد بن ابی فرات نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن بریدہ نے ابی اسود دیلی سے کہا کہ میں مدینہ میں آیا اور عمر فاروق رض پاس بیٹھا سو اصحاب ایک جنازہ پر گذرے سو تعریف کی اُسپر بھلائی کی سو عمر رض نے کہا کہ واجب ہوئی یعنے بہشت ہوئی سو میں نے عمر رض سے کہا کہ کیا چیز واجب ہوئی اُنسے کہا میں نے کہا جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ نہیں کوئی مسلمان کہ گواہی دیں واسطے اُسکے تین آدمی مگر کہ واجب ہو جاتی ہے واسطے اُسکے بہشت کہا کہ ہمنے کہا کہ اگر دو آدمی گواہی دیں فرمایا اور دو بھی کہا اور نہیں پوچھا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو الاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے **باب** جسکا کوئی فرزند مرجاوے اُسکا کیا ثواب ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے مالک بن انس سے ح اور حدیث بیان کی ہمسے انصاری نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو معن نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو مالک بن انس نے ابن شہاب سے اُنسے روایت کی زہری سے اُنسے ابی ہریرہ رض

ف۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا درست ہے اور سراج کا قول مردود ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ میت کو قبر میں قبلہ کی طرف سے داخل کیا جاوے یہ قول حنفیہ کا ہے اور شافعیہ کہتے ہیں کہ جنازہ قبر کے پائنتی رکھا جاوے اور میت کو سر کی طرف سے نکال کر قبر میں داخل کیا جاوے کہ حضرت کو اسی طرح داخل کیا گیا تھا اور حنفیہ کہتے ہیں کہ وہاں جگہ تنگ تھی اسواسطے پائنتی رکھا گیا تھا ۱۲ مترجم ف۲ یعنے ثابت ہوئی واسطے اُسکے جنت بر تقدیر صحیح ہونے اُس چیز کے کہ تعریف کی اُسپر یا اگر مراد حالت [illegible] اور بعض کہتے ہیں کہ یہ حکم عام نہیں ہے بلکہ امید ہے جنت کی اور بعض نے کہا کہ یہ تعریف کسی کے لیے جنت کو واجب نہیں کرتی بلکہ یہ علامت ہے جنت کی اور مراد تعریف کرنا [illegible] نیک بختوں کا ہے کہ جو عدول اللسان کہے کہتے ہیں اور اگر کوئی فاسق کسی سبب سے اہل فسق کی تعریف کرے یا کسی نیک بخت کی بُرائی بیان کرے تو اُسکا کچھ اعتبار نہیں [illegible] کے لیے اوقات ایسا ہی ہوتا ہے کہ جیسا ہوتا ہے اُسی طرح اللہ تعالےٰ لوگوں سے کہلواتا ہے یہ معنی نہیں کہ وہ مستحق دوزخ ہو لوگوں کے کہنے سے جنتی ہو جاتا ہے یا بالعکس کیا تجکو معلوم نہیں کہ کسی کو قطعی جنتی اور دوزخی کہنا جائز نہیں اگرچہ اُسکے لیے گواہی دے ایک جماعت کثیرہ ۱۲ مترجم + +

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یموت لاحد من المسلمین ثلاثة من الولد فتمسه النار الا تحلة القسم وفی الباب عن عمر ومعاذ وکعب بن مالک وعتبة بن عبد وام سلیم وجابر وانس وابی ذر وابن مسعود وابی ثعلبة الاشجعی وابن عباس وعقبة بن عامر وابی سعید وقرة بن ایاس المزنی وابو ثعلبة له عن النبی صلی الله علیه وسلم حدیث واحد هذا الحدیث ولیس هو بالخشنی **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی نا اسحاق بن یوسف نا العوام بن حوشب عن ابی محمد مولی عمر بن الخطاب عن ابی عبیدة بن عبد الله بن مسعود عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قدم ثلثة لم یبلغوا الحنث کانوا له حصنا حصینا قال ابو ذر قدمت اثنین قال واثنین فقال ابی بن کعب سید القراء قدمت واحدا قال وواحد ولکن انما ذلک عند الصدمة الاولی **قال** ابو عیسی هذا حدیث غریب وابو عبیدة لم یسمع من ابیه **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی وابو الخطاب زیاد بن یحیی البصری قالا نا عبد ربه بن بارق الحنفی قال سمعت جدی ابا امی سماک بن الولید الحنفی یحدث انه سمع ابن عباس یحدث انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من کان له فرطان من امتی ادخله الله بهما الجنة فقالت له عائشة فمن کان له فرط من امتک قال ومن کان له فرط یا موفقة قالت فمن لم یکن له فرط من امتک قال فانا فرط امتی لن یصابوا بمثلی **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث عبد ربه بن بارق وقد روی عنه غیر واحد من الائمة **حدثنا** احمد بن سعید المرابطی نا حبان بن هلال نا عبد ربه بن بارق فذکر نحوه وسماک بن الولید الحنفی هو ابو زمیل الحنفی

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں مرتے ہیں فرزند کسی کے مسلمانوں سے پھر لگے اُسکو آگ مگر واسطے کھولنے قسم ؎۱ کے اور اس باب میں عمر اور معاذ اور کعب بن مالک اور عتبہ بن عبد اور ام سلیم اور جابر اور انس اور ابی ذر اور ابن مسعود اور ابی ثعلبہ اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر اور ابی سعید اور قرہ بن ایاس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو اسحاق بن یوسف نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو عوام بن حوشب نے ابی محمد سے جو مولی ہیں عمر کا اُنسے روایت کی ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ آگے بھیج چکا ہو تین فرزند جو نہ پہنچے ہوں جوانی کو تو ہونگے وہ اُسکے واسطے قلعہ مضبوط ابو ذر نے کہا کہ میں دو فرزند آگے بھیج چکا ہوں فرمایا اور دو بھی تیرے لئے قلعہ ہونگے سو ابی ابن کعب نے کہا کہ میں ایک فرزند آگے بھیج چکا ہوں فرمایا اور ایک کا بھی یہی حکم ہے مگر یہ ثواب فقط نزدیک پہلے صدمہ ؎۲ کے ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو عبیدہ نے اپنے باپ سے نہیں سُنا **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی اور ابو خطاب زیاد بن یحییٰ نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو عبد ربہ نے اُنسے کہا سنا میں نے اپنے دادا سماک بن ولید سے حدیث بیان کرتا تھا کہ اُنسے ابن عباس سے سُنا کہ اُنسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ فرماتے تھے کہ وہ شخص کہ مرگئے ہوں واسطے اُسکے دو ؎۳ فرزند پہلے بالغ ہونے کے امت میری سے داخل کریگا اُنکو اللہ بسبب اُن دونوں کے بہشت میں پھر عائشہ رض نے کہا سو جو شخص کہ مرگیا ہو واسطے اُسکے ایک فرزند آپکی اُمت سے پس فرمایا اور جو شخص کہ مرگیا ہو واسطے اُسکے ایک فرزند تو اُس کا بھی یہی حکم ہے اے توفیق ؎۴ دی گئی پھر عائشہ رض نے کہا اور جو شخص کہ نہ مرا ہو واسطے اُسکے ایک فرزند بھی آپکی اُمت سے تو اُسکا کیا حال ہے سو فرمایا کہ میں ہوں میر منزل اپنی اُمت کا نہیں مصیبت پہنچائے گئے مانند مصیبت میرے کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث عبد اللہ بن بارق سے اور تحقیق روایت کی اُس سے بہت اماموں نے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن سعید مرابطی نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو حبان بن ہلال نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو عبد ربہ بن بارق نے پس ذکر کیا مثل اُس کے اور سماک بن ولید حنفی وہ ابو زمیل حنفی ہے۔

؎۱ یعنی قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں کوئی مگر داخل ہوگا دوزخ میں اگرچہ پل پر آن ہی کر مانند بجلی اور ہوا کے یعنی جسکے تین فرزند مرجاویں وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا مگر اسی قدر کہ یہ قسم سچ ہو جاوے یعنے فقط پل صراط سے گذر ہی ہو ویگا اس قسم کے سچ ہونے کے لیے عذاب سے نہیں ہوگا ۱۲

؎۲ یعنے یہ ثواب صرف اُسی وقت ملتا ہے کہ ابتدائے مصیبت میں صبر کرے اور جزع و واقعہ خیر کو تو آپ ہی صبر آجاتا ہے ۱۲ ؎۳ فرط اُسکو کہتے ہیں کہ قافلے سے آگے جاکر منزل پر قافلے کے لیے سامان پانی وغیرہ کا تیار کرتا ہے اور مراد یہاں لفظ فرط سے فرزند ہے کہ نابالغ مرجاوے کہ وہ پہلے جاکے سامان باپ کے لیے جنت کی نعمتوں کی تیاری کرتا ہے یعنے شفاعت کرکے اُن کو جنت میں لے جاوے گا اور میں میر منزل ہوں اپنی اُمت کا پہلے اُن سے جاتا ہوں اور شفاعت کرکے اُن کو جنت میں لیجاؤنگا کہ جب بقدر مصیبت کے ہوتا ہے اور میرا انتقال بڑی مصیبت ہے اُنکے حق میں ایسے برابر کوئی مصیبت نہیں ہوسکتی ۱۲ ؎۴ یعنی توفیق دیگئی اچھی باتوں کی اور اچھی باتیں پوچھنے کی ۱۲۔

باب ما جاء في الشهداء من هم **حدثنا** الانصاري نا معن نا مالك ح وثنا قتيبة عن مالك عن سمي عن ابي صالح عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الشهداء خمس المطعون والمبطون والغرق وصاحب الهدم والشهيد في سبيل الله وفي الباب عن انس وصفوان بن امية وجابر بن عتيك وخالد بن عرفطة وسليمان بن صرد وابي موسى وعائشة **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح **حدثنا** عبيد بن اسباط بن محمد القرشي الكوفي نا ابي نا ابو سنان الشيباني عن ابي اسحاق السبيعي قال قال سليمان بن صرد لخالد بن عرفطة او خالد لسليمان اما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قتله بطنه لم يعذب في قبره فقال احدهما لصاحبه نعم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب في هذا الباب وقد روي من غير هذا الوجه

باب ما جاء في كراهية الفرار من الطاعون **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن عامر بن سعد عن اسامة بن زيد ان النبي صلى الله عليه وسلم ذكر الطاعون فقال بقية رجز او عذاب ارسل على طائفة من بني اسرائيل فاذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا منها واذا وقع بارض ولستم بها فلا تهبطوا عليها وفي الباب عن سعد وخزيمة بن ثابت وعبد الرحمن بن عوف وجابر وعائشة **قال** ابو عيسى حديث اسامة بن زيد حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في من احب لقاء الله احب الله لقاءه **حدثنا** احمد بن المقدام ابو الاشعث العجلي نا المعتمر بن سليمان قال سمعت ابي يحدث عن قتادة عن انس عن عبادة بن الصامت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه وفي الباب عن ابي موسى وابي هريرة وعائشة **قال** ابو عيسى حديث عبادة بن الصامت حديث حسن صحيح

باب شہید کون لوگ ہیں **حدیث** بیان کی ہمسے انصاری نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو معن نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو مالک نے ح اور خبر دی ہمکو قتیبہ نے مالک سے اُنہے روایت کی سُمی سے اُنہے ابی صالح سے اُنہے ابی ہریرہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید[1] پانچ قسم کے ہیں ایک وہ جو وبا میں مرے دوسرا وہ جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دستوں اور استسقاء وغیرہ سے تیسرا وہ جو ڈوب کر مرے بدون اختیار کے چوتھا وہ جو دیوار یا چھت سے گر کر مرے پانچواں وہ جو راہ خدا میں شہید ہوا اور اس باب میں انس اور صفوان بن امیہ اور جابر بن عتیک اور خالد بن عرفطہ اور سلیمان بن صرد اور ابی موسیٰ اور عائشہ رض سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے عبید بن اسباط نے اُنہے کہا خبر دی مجھکو باپ میرے نے اُنہے کہا خبر دی مجھکو ابو سنان شیبانی نے ابی اسحٰق سے کہا کہ کہا سلیمان بن صرد نے واسطے خالد بن عرفطہ کے یا خالد نے سلیمان سے کہا کہ کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سُنا کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص کہ قتل کرے اُسکو پیٹ اُسکا نہ عذاب کیا جاوے گا وہ اپنی قبر میں سو ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ہاں بیشک میں نے حضرت سے یہ حدیث سُنی ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اس باب میں اور تحقیق روایت کی گئی سوا اس وجہ کے بھی

باب وبا سے بھاگنا منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُنہے روایت کی عامر بن سعد سے اُنہے اسامہ بن زید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا وبا کو پس فرمایا کہ بقیہ رجز یا عذاب کا ہے جو بھیجا گیا تھا ایک جماعت پر بنی اسرائیل سے سو جب کسی زمین میں وبا پڑے اور ہو تم بیچ اُسکے تو نہ نکلو بھاگ کر اُس سے اور جب کسی زمین میں وبا پڑے اور تم اُس میں نہ ہو تو نہ جاؤ وہاں اور اس باب میں سعد اور خزیمہ بن ثابت اور عبد الرحمان بن عوف اور جابر اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اسامہ کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** جو شخص کہ دوست رکھے اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اللہ اُسکی ملاقات کو **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن مقدام نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو معتمر بن سلیمان نے اُنہے کہا سُنا میں نے اپنے باپ سے کہ حدیث بیان کرتا تھا قتادہ سے اُنہے روایت کی انس سے اُنہے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ دوست رکھے اللہ کی ملاقات کو دوست[2] رکھتا ہے اللہ اُسکی ملاقات کو اور جو شخص کہ ناخوش رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو تو ناخوش رکھتا ہے اللہ اُسکی ملاقات کو اور اس باب میں ابی موسیٰ اور ابی ہریرہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عبادہ کی حدیث حسن صحیح ہے

---

[1] شہید ستر قسم کے ہیں جیسا ذکر اور جگہ ہو چکا ہے مگر اصل شہید وہی ہے جو راہ خدا میں مارا گیا شہید ہوا باقی حکماً شہید ہیں یعنی ان کو بھی شہید کا سا ثواب ملتا ہے۔ [2] یعنی جس نے دوست رکھا مرنے کو طرف آخرت کے اور طلب کرنے کو اس چیز کے کہ جو اللہ کے پاس ہے اور مائل ہوا طرف دنیا کے اور خوش اور راضی ہوا ساتھ زندگی دنیا کے اور ترک کیا اسکو تو دوست رکھا اللہ نے ملاقات اسکی کو اور جب دنیا کو دوست رکھا تو موت خدا کی ملاقات کو ناخوش رکھا پس ناخوش رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی ملاقات کو ۱۲

حدثنا حميد بن مسعدة نا خالد بن الحارث نا سعيد بن ابي عروبة ح ونا محمد بن بشار نا محمد بن بكر عن سعيد بن ابي عروبة
عن قتادة عن زرارة بن ابي اوفى عن سعد بن هشام عن عائشة انها ذكرت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اَحَبَّ
لقاء الله اَحَبَّ الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه قالت فقلت يا رسول الله كلنا يكره الموت قال ليس كذلك ولكن المؤمن اذا
بشر برحمة الله ورضوانه وجنته احب لقاء الله واحب الله لقاءه وان الكافر اذا بُشِّرَ بعذاب الله وسخطه كره لقاء الله وكره الله لقاءه
قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فيمن يَقتُل نفسه لم يُصَلَّ عليه **حدثنا** يوسف بن عيسى نا وكيع نا اسرائيل
وشريك عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة ان رجلا قتل نفسه فلم يصل عليه النبي صلى الله عليه وسلم **قال** ابو عيسى هذا
حديث حسن وقد اختلف اهل العلم في هذا فقال بعضهم يصلى على كل من صلى للقبلة وعلى قاتل النفس وهو قول سفيان
الثوري واسحاق وقال احمد لا يصلي الامام على قاتل النفس ويصلي عليه غير الامام **باب** ما جاء في المديون **حدثنا** محمود بن
غيلان نا ابو داود نا شعبة عن عثمان بن عبد الله بن موهب قال سمعت عبد الله بن ابي قتادة يحدث عن ابيه ان النبي صلى
الله عليه وسلم اتي برجل ليصلي عليه فقال النبي صلى الله عليه وسلم صلوا على صاحبكم فان عليه دينا قال ابو قتادة
هو علي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بالوفاء فقال بالوفاء فصلى عليه وفي الباب عن جابر وسلمة بن الاكوع واسماء
بنت يزيد **قال** ابو عيسى حديث ابي قتادة حديث حسن صحيح **حدثنا** ابو الفضل مكتوم بن العباس قال ثني عبد الله بن
صالح ثني ليث ثني عقيل عن ابن شهاب اخبرني ابو سلمة بن عبد الرحمن عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان

حدیث بیان کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو خالد بن حارث نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو سعید بن ابی عروبہ نے ح اور خبر دی ہمکو محمد بن بشار نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن ابی بکر نے سعید بن ابی عروبہ سے اُنہنے روایت کی قتادہ سے اُنہے زرارہ بن ابی اوفیٰ سے اُنہنے سعد بن ہشام سے اُنہنے عائشہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ دوست رکہے اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہی اللہ اُسکی ملاقات کو اور جو کوئی ناخوش رکھتا ہی اللہ کی ملاقات کو تو ناخوش رکھتا ہی اللہ اُسکی ملاقات کو سو مینے کہا کہ یا رسول اللہ ہم سب ناخوش رہتے ہیں موت سے فرمایا یہ مطلب نہیں لیکن مطلب یہ ہی کہ مومن جبکہ خوشخبری دیا جاتا ہی ساتھ رحمت اللہ کے اور رضامندی اُسکے اور بہشت اُسکی کے تو دوست رکھتا ہی اللہ کی ملاقات کو اور دوست رکھتا ہی اللہ اُسکی ملاقات کو اور کافر جبکہ خوشخبری دیا جاتا ہی ساتھ عذاب اللہ کے اور غصے اُسکے کے تو ناخوش رکھتا ہی اللہ کی ملاقات کو اور ناخوش رکھتا ہی اللہ اُسکی ملاقات کو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ **باب** جو شخص اپنی جان کو مار ڈالے اُسکا جنازہ نہ پڑہا جاوے **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو اسرائیل اور شریک نے سماک بن حرب سے اُنہنے روایت کی جابر بن سمرہ سے کہ ایک مرد نے قتل کیا اپنی جان کو سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکا جنازہ نہ پڑہا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی اور اہل علم کو اس مسئلہ میں اختلاف ہی بعضے کہتے ہیں کہ جو کوئی قبلہ کی طرف نماز پڑہے اُسکا جنازہ پڑہا جاوے اور جو اپنے تئیں آپ مار ڈالے اُسکا بھی جنازہ پڑہا جاوے اور یہی قول سفیان ثوری اور اسحاق کا ہی اور احمد نے کہا کہ نہ نماز پڑہے امام اوپر قاتل نفس کے اور نماز پڑہے اوسپر غیر امام کا **باب** قرضدار کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو ابو داود نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے عثمان بن عبد اللہ سے اُنہنے کہا کہ سُنا مینے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے کہ حدیث بیان کرتا تہا اپنے باپ سے کہ لوگ ایک آدمی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تاکہ آپ اوسپر نماز پڑہیں سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز پڑہو تم اپنے ساتھی پر اسلئے کہ اوسپر قرض ہی ابو قتادہ نے کہا کہ اُسکا قرض مجپر ہی فرمایا کہ اسطرح کہ تو اسکو ادا کرے اُنہنے کہا ہاں سو نماز پڑہی حضرت نے اُسپر اور اس باب میں جابر اور سلمہ بن اکوع اور اسماء بنت یزید سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے ابی قتادہ کی حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ابو الفضل مکتوم بن عباس رہ نے اُنہنے کہا اور حدیث بیان کی مجہسے عبد اللہ بن صالح نے اُنہنے کہا حدیث بیان کی مجہسے لیث نے اُنہنے کہا حدیث کی مجھکو عقیل نے ابن شہاب سے اُنہنے کہا خبر دی مجکو ابو سلمہ بن عبد الرحمان نے ابی ہریرہ سے کہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ف ۱ یعنی جس [illegible]

[illegible]

يؤتى بالرجل المتوفى عليه الدين فيقول هل ترك لدينه من قضاء فان حدث انه ترك وفاء صلى عليه والا قال للمسلمين صلوا على صاحبكم فلما فتح الله
عليه الفتوح قام فقال انا اولى بالمؤمنين من انفسهم فمن توفي من المؤمنين وترك دينا فعلي قضاؤه ومن ترك مالا فهو لورثته **قال** ابو عيسى هذا
حديث حسن صحيح وقد رواه يحيى بن بكير وغير واحد عن الليث بن سعد **باب** ما جاء في عذاب القبر **حدثنا** ابو سلمة يحيى بن خلف البصري
نا بشر بن المفضل عن عبد الرحمن بن اسحاق عن سعيد بن ابي سعيد المقبري عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قبر
الميت او قال احدكم اتاه ملكان اسودان ازرقان يقال لاحدهما المنكر وللآخر النكير فيقولان ما كنت تقول في هذا الرجل فيقول ما كان
يقول هو عبد الله ورسوله اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله فيقولان قد كنا نعلم انك تقول هذا ثم يفسح له في قبره
سبعون ذراعا في سبعين ثم ينور له فيه ثم يقال له نم فيقول ارجع الى اهلي فاخبرهم فيقولان نم كنومة العروس الذي لا يوقظه الا احب اهله
اليه حتى يبعثه الله من مضجعه ذلك وان كان منافقا قال سمعت الناس يقولون فقلت مثله لا ادري فيقولان قد كنا نعلم انك تقول ذلك
فيقال للارض التئمي عليه فتلتئم عليه فتختلف فيها اضلاعه فلا يزال فيها معذبا حتى يبعثه الله من مضجعه ذلك وفي الباب عن علي
وزيد بن ثابت وابن عباس والبراء بن عازب وابي ايوب وانس وجابر وعائشة وابي سعيد كلهم رووا عن النبي صلى الله عليه وسلم
في عذاب القبر **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن غريب **حدثنا** هناد نا عبدة عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مات الميت عرض عليه مقعده فان كان من اهل الجنة فمن اهل الجنة وان كان من اهل النار
فمن اهل النار ثم يقال هذا مقعدك حتى يبعثك الله يوم القيامة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في اجر من عزى مصابا

لائے جاتے ساتھ مرے آدمی کے کہ ہوتا اسپر قرض پس فرماتے کیا چھوڑا ہے اسنے واسطے ادائے قرض اپنے کے کوئی چیز اگر اس سے قرض ادا ہو سکے بیان کیے
جاتے کہ وہ چھوڑ گیا ہے مال اسقدر کہ قرض ادا ہو جاویگا تو نماز پڑھتے اسپر اور اگر نہیں تو مسلمانوں کو فرماتے کہ نماز پڑھو اپنے ساتھی پر پھر جب کھولدیں اللہ نے اوپر آپکے فتوحات تو
کھڑے ہوئے منبر پر پس فرمایا میں زیادہ لائق ہوں ساتھ مسلمانوں کے جانوں انکی سے سو جو شخص کہ مرے مومنین سے اور چھوڑے قرض تو مجھپر ہے ادا کرنا اسکا اور جو کوئی چھوڑ جاوے
مال پس واسطے وارثوں اسکے کے ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی یحییٰ بن بکیر اور بہتوں نے لیث بن سعد سے **باب** قبر کے عذاب کا بیان **حدیث** بیان کی ہے ابو سلمہ یحییٰ بن
خلف بصری نے اسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے عبد الرحمن بن اسحق سے انہوں نے روایت کی ابی سعید بن ابی سعید سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دفن
کیجاتی ہے میت یا فرمایا ایک تمہارا تو آتے ہیں اسکے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ کیری آنکھوں والے کہا جاتا ہے واسطے ایک کے منکر اور دوسرے کے نکیر پس کہتے ہیں وہ دونوں کیا کہتا تھا تو بیچ حق اس
مرد کے پس کہتا ہے وہ کہ جو کہتا تھا کہ وہ بندہ اللہ کا ہے اور اسکا رسول ہے گواہی دیتا ہوں اس کی کہ نہیں کوئی معبود برحق سوائے خدا کے اور تحقیق محمد بندہ اسکا ہے اور اسکا رسول
ہے پس کہتے ہیں وہ فرشتے کہ ہم جانتے تھے کہ تو یہ بات کہتا تھا پھر فراخ کیجاتی ہے اسکی قبر ستر گز ستر گز میں پھر روشنی کیجاتی ہے واسطے اسکے بیچ قبر کے پھر کہا جاتا ہے اسکو
کہ سو رہ پس کہتا ہے کہ میں پھر جاؤں طرف گھر والوں اپنے کے پس خبر دوں انکو پس کہتے ہیں وہ دونوں کہ سو رہ مانند سونے دلہن کے کہ نہیں جگاتا اسکو مگر جو زیادہ
تر پیارا ہو طرف اسکے اہل اسکے سے یہاں تک کہ اٹھاوے اسکو اللہ اس لیٹنے کی جگہ سے ۔ اور اگر ہو منافق تو کہتا ہے کہ سنا میں نے لوگوں سے کہتے تھے مثل
اسکے پس کہا میں نے مثل اسکے میں کچھ نہیں جانتا پس کہتے ہیں وہ دونوں فرشتے کہ تحقیق ہم جانتے تھے کہ تو یہی کہتا تھا پس کہا جاتا ہے واسطے زمین کے کہ مل جا اسپر
پس مل جاتی ہے اسپر پس مختلف ہو جاتی ہیں پسلیاں اسکی سو عذاب کیا جاتا ہے اسمیں یہاں تک کہ اٹھاوے اسکو اللہ اسکے لیٹنے کی جگہ سے اور اس باب میں
علی اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور براء بن عازب اور ابی ایوب اور انس اور جابر اور عائشہ اور ابی سعید سے بھی روایت ہے وہ سب ثابت کرتے ہیں نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے بیچ عذاب قبر کے کہا ابو عیسیٰ نے ابی ہریرہ کی حدیث حسن غریب ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ہناد نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ نے عبید اللہ سے انہوں نے
روایت کی نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو سامنے کیا جاتا ہے اسپر ٹھکانا اسکا پس اگر ہو وہ بہشت والوں
سے تو بہشتیوں کے ٹھکانے اور اگر ہو وہ دوزخیوں سے تو دوزخیوں کے ٹھکانے سے پھر کہا جاتا ہے کہ یہ ہے ٹھکانا تیرا یہاں تک کہ اٹھاوے تجھکو اللہ دن
قیامت کے **باب** جو شخص کہ تسلی دے مصیبت زدہ کو تو اسکا کیا ثواب ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حدثنا يوسف بن عيسى نا علي بن عاصم نا والله محمد بن سوقة عن ابراهيم عن الاسود عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من عزّى مصابا فله مثل اجره **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه مرفوعا الا من حديث علي بن عاصم وروى بعضهم عن محمد بن سوقة بهذا الاسناد مثله موقوفا ولم يرفعه ويقال اكثر ما ابتلي به علي بن عاصم بهذا الحديث نقموا عليه **باب** ما جاء في من يموت يوم الجمعة **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي وابو عامر العقدي قالا نا هشام بن سعد عن سعيد بن ابي هلال عن ربيعة بن سيف عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يموت يوم الجمعة او ليلة الجمعة الا وقاه الله فتنة القبر **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب وليس اسناده بمتصل ربيعة بن سيف انما يروي عن ابي عبد الرحمن الحبلي عن عبد الله بن عمرو ولا نعرف لربيعة بن سيف سماعا من عبد الله بن عمرو **باب** ما جاء في تعجيل الجنازة **حدثنا** قتيبة نا عبد الله بن وهب عن سعيد بن عبد الله الجهني عن محمد بن عمر بن علي بن ابي طالب عن ابيه عن علي بن ابي طالب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له يا علي ثلاث لا تؤخرها الصلوة اذا آنت والجنازة اذا حضرت والايم اذا وجدت لها كفوا **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب وما ارى اسناده متصلا **باب** آخر في فضل التعزية **حدثنا** محمد بن حاتم المؤدب نا يونس بن محمد حدثتنا ام الاسود عن منية ابنة عبيد بن ابي برزة عن جدها ابي برزة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عزّى ثكلى كسي بردا في الجنة **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب وليس اسناده بالقوي **باب** ما جاء في رفع اليدين على الجنازة **حدثنا** القاسم بن دينار الكوفي نا اسماعيل بن ابان الوراق عن يحيى بن يعلى الاسلمي عن ابي فروة يزيد بن سنان عن زيد بن ابي انيسة عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر على جنازة فرفع يديه في اول تكبيرة ووضع اليمنى على اليسرى **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه واختلف اهل العلم في هذا فراى اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان يرفع الرجل يديه في كلّ

حدیث بیان کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو علی بن عاصم نے اُنہنے کہا قسم ہے اللہ کی خبر دی ہمکو محمد بن سوقہ نے، ابراہیم سے اُنہنے، روایت کی اسود سے اُنہنے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ تسلی دے مصیبت زدہ کو تو واسطے اُسکے ہے مانند ثواب اُسکے کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مرفوع مگر حدیث علی بن عاصم سے اور روایت کی بعض نے محمد بن سوقہ سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اُسکی موقوف اور نہیں مرفوع کیا اُسکو اور کہا جاتا ہے کہ اکثر مبتلا ساتھ اس حدیث کے علی بن عاصم کا ہے عیب کیا ہے لوگوں نے انہیں **باب** جو شخص کہ جمعہ کے دن مرے تو اسکا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمٰن بن مہدی نے اور ابو عامر عقدی نے ان دونوں نے کہا حدیث کی ہمکو ہشام بن سعد نے سعید بن ابی ہلال سے اُنہنے، روایت کی ربیعہ بن سیف سے اُنہنے عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں کوئی مسلمان کہ مرے دن جمعہ کے یا جمعرات کو مگر کہ نگاہ رکھتا ہے اُسکو اللہ فتنہ سے قبر کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اسکی اسناد متصل نہیں کہ ربیعہ عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتا ہے اور ربیعہ کا سماع اُن سے ثابت نہیں **باب** جنازہ میں جلدی کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن وہب نے سعید بن عبد اللہ سے اُنہنے روایت کی محمد بن عمر سے اُنہنے اپنے باپ سے اُنہنے علی رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی تین چیزیں ہیں کہ نہ تاخیر کر اُنکو ایک تو نماز جبکہ آوے وقت اُسکا دوسرا جنازہ جبکہ حاضر ہو تیسرے بے شوہر عورت جبکہ پاوے تو واسطے اُسکے کفو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد متصل نہیں **باب** تعزیت کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن حاتم نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو یونس بن محمد نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمکو ام اسود نے منیہ بنت عبید سے اُنہنے روایت کی اپنے دادے ابی برزہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ تسلی دے اُس عورت کو کہ مر گیا ہو بیٹا اُسکا تو پہنایا جاویگا لباس خوب بہشت میں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اسکی اسناد قوی نہیں **باب** جنازہ پر ہاتھ اٹھانے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قاسم بن دینار کوفی نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن ابان نے یحییٰ بن یعلی سے اُنہنے روایت کی ابی فروہ یزید بن سنان سے اُنہنے زید بن ابی انیسہ سے اُنہنے زہری سے اُنہنے سعید بن مسیب سے اُنہنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی ایک جنازہ پر سو اٹھائے ہاتھ اپنے پہلی تکبیر میں[ف] اور رکھا داہنا ہاتھ اوپر بائیں ہاتھ پر کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی وجہ سے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ اسکے پس اکثر اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ جنازہ کی نماز میں آدمی ہر ایک تکبیر میں ہاتھ اُٹھاوے

[ف] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنازہ کی نماز میں سوا پہلی تکبیر کے ہاتھ نہ اٹھاوے

التكبير على الجنازة وهو قول ابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم لا يرفع يديه الا في اول مرة وهو قول الثوري واهل الكوفة وذكر عن ابن المبارك انه قال في صلوة على الجنازة لا يقبض بيمينه على شماله ورأى بعض اهل العلم ان يقبض بيمينه على شماله كما يفعل في الصلوة **قال** ابو عيسى يقبض احب الي **باب ما جاء** ان نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو اسامة عن زكريا بن ابي زائدة عن سعد بن ابراهيم عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا ابراهيم بن سعد عن ابيه عن عمر بن ابي سلمة عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن وهو اصح من الاول **ابواب النكاح** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **حدثنا** سفيان بن وكيع نا حفص بن غياث عن الحجاج عن مكحول عن ابي الشمال عن ابي ايوب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اربع من سنن المرسلين الحياء والتعطر والسواك والنكاح وفي الباب عن عثمان وثوبان وابن مسعود وعائشة وعبد الله بن عمرو وجابر وعكاف حديث ابي ايوب حديث حسن غريب **حدثنا** محمود بن خداش نا عباد بن العوام عن الحجاج عن مكحول عن ابي الشمال عن ابي ايوب عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث حفص وروى هذا الحديث هشيم ومحمد بن يزيد الواسطي وابو معاوية وغير واحد عن الحجاج عن مكحول عن ابي ايوب ولم يذكروا فيه عن ابي الشمال

تکبیر کے اوپر جنازہ کے اور یہی ہے قول ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ سوا پہلی بار کے ہاتھ نہ اٹھاوے اور یہ قول ثوری اور اہل کوفہ کا ہے اور ابن مبارک سے مروی ہے کہ جنازہ کی نماز میں داہنے ہاتھ سے بایاں ہاتھ نہ پکڑے یعنی بلکہ دونوں ہاتھ لٹکے چھوڑ دیوے جسکو ارسال کہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ اپنے داہنے ہاتھ سے بایاں ہاتھ پکڑے جیسے کیا جاتا ہے نماز میں یعنی ہاتھ باندھ کر رکھے کہا ابو عیسیٰ نے ہاتھ باندھنا میرے نزدیک بہت پسند ہے **باب** نفس مومن کا معلق رہتا ہے بسبب قرض کے یہانتک کہ ادا کیا جاوے اُس سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُنے کہا خبر دی ہمکو ابو اسامہ نے زکریا سے اُنے روایت کی سعد بن ابراہیم سے اُنے ابی سلمہ سے اُنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روح مومن کی لٹکائی جاتی ہے بسبب قرض کے یہانتک کہ ادا کیا جاوے قرض اُسکا **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمٰن بن مہدی نے اُنے کہا خبر دی ہمکو ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے اُنے روایت کی عمرو بن ابی سلمہ سے اُنے اپنے باپ سے اُنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روح مومن کی لٹکائی جاتی ہے بدلے اپنے قرض کے یہانتک کہ ادا کیا جاوے اُسکی طرف سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور زیادہ تر صحیح ہے پہلی حدیث سے **ابواب النکاح** یہ باب ہیں نکاح کے بیان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **حدیث** بیان کی ہمسے سفیان بن وکیع نے اُنے کہا خبر دی ہمکو حفص بن غیاث نے حجاج سے اُنے روایت کی مکحول سے اُنے ابی شمال سے اُنے ابی ایوب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں ہیں کہ وہ پیغمبروں کی سنتوں سے ہیں۔ ایک حیا کرنا دوسرا خوشبو لگانا تیسرا مسواک کرنا چوتھا نکاح کرنا اور اس باب میں ثوبان اور عثمان اور ابن مسعود اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمرو اور جابر اور عکاف سے بھی روایت ہے ابو ایوب کی حدیث حسن ہے غریب ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن خداش نے اُنے کہا خبر دی ہمکو عباد بن عوام نے حجاج سے اُنے روایت کی مکحول سے اُنے ابی شمال سے اُنے ابی ایوب سے اُنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث حفص کی اور روایت کی ہشیم اور محمد بن یزید واسطی اور ابو معاویہ وغیرہ نے یہ حدیث حجاج سے اُنے ابی ایوب سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے بیچ میں واسطہ ابی شمال کا

ف یعنے اُسے معلق رکھتے ہیں یہاں تک کہ وہ بہشت میں داخل ہو [illegible] نیکوکاروں کے زمرے میں داخل ہو **ف** نکاح کے معنی ہیں لغت میں ضم اور جمع [illegible] اور [illegible] کا اطلاق عقد نکاح پر [illegible] لفظ نکاح کا [illegible] جماع ہو یا عقد ہو اور حنفیہ کے نزدیک نکاح کرنا واجب ہے وقت توقان کے یعنی غلبہ شہوت کے اور اگر یقین زنا کا ہو تو نکاح کرنا فرض ہے مگر یہ فرض اور واجب اُسی وقت ہے کہ مالک ہو نفقہ اور مہر کا ورنہ نکاح کے ترک کرنے میں گناہ نہیں اور سنت مؤکدہ ہے حالت اعتدال میں اور اگر نیت منع نفس اور بچے کی ہو تو ثواب ہے اور نکاح منعقد ہوتا ہے ساتھ لفظ نکاح کے اور تزویج کے اور اُن الفاظ کے ساتھ جو موضوع ہیں واسطے تملیک عین کے فی الحال مثل بیع اور شراء اور ہبہ اور صدقہ اور تملیک کے نہ ساتھ اجارہ اور اعارہ اور اباحت اور وصیت کے اور فائدہ نکاح کے پانچ ہیں کم ہونا شہوت کا اور بند و بست ہونا گھر کا اور کثرت کنبے کی اور مجاہدہ نفس کا بسبب خبرگیری اہل و عیال کے اور پیدا ہونا فرزند صالح کا [illegible] اور پسندیدہ خصلتیں عورت کی آٹھ ہیں دین اور خلق نیک اور حسن اور کمی مہر کی اور جننا اولاد کا اور باکرہ ہونا اور صاحب نسب ہونا اور قریب کے ملنے سے نہ ہونا [illegible]

وحدیث حفص بن غیاث وعباد بن العوام اصح **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو احمد نا سفیان عن الاعمش عن عمارة بن عمیر عن عبد الرحمن بن یزید عن عبد اللہ بن مسعود قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن شباب لا نقدر علی شیء فقال یا معشر الشباب علیکم بالباءة فانه اغض للبصر واحصن للفرج فمن لم یستطع منکم الباءة فعلیه بالصوم فان الصوم له وجاء وهذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا عبد اللہ بن نمیر نا الاعمش عن عمارة نحوه وقد روی غیر واحد عن الاعمش بهذا الاسناد مثل هذا وروی ابو معاویة والمحاربی عن الاعمش عن ابراهیم عن علقمة عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیه وسلم نحوه **باب** ماجاء فی النهی عن التبتل **حدثنا** الحسن بن علی الخلال وغیر واحد قالوا نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهری عن سعید بن المسیب عن سعد بن ابی وقاص قال رد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علی عثمان بن مظعون التبتل ولو اذن له لاختصینا هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابو هشام الرفاعی وزید بن اخزم واسحاق بن ابراهیم البصری قالوا نا معاذ بن هشام عن ابیه عن قتادة عن الحسن عن سمرة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم نهی عن التبتل وزاد زید بن اخزم فی حدیثه وقرأ قتادة ولقد ارسلنا رسلا من قبلک وجعلنا لهم ازواجا وذریة وفی الباب عن سعد وانس بن مالک وعائشة وابن عباس حدیث سمرة حدیث حسن غریب وروی الاشعث بن عبد الملک هذا الحدیث عن الحسن عن سعد بن هشام عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم نحوه ویقال کلا الحدیثین صحیح **باب** ماجاء فی من ترضون دینه فزوجوه **حدثنا**

اور حدیث حفص بن غیاث اور عباد بن عوام کی اصح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو ابو احمد نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے اعمش سے اُنسے روایت کی عمارہ بن عمیر سے اُنسے عبد الرحمان بن یزید سے اُنسے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ نکلے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم تھے جوان[1] نہ طاقت رکھتے تھے کسی چیز کی مال سے سو فرمایا کہ اے گروہ جوانوں کے جو کوئی طاقت رکھے تم میں سے اسباب جماع کی یعنی نفقہ اور مہر کی تو چاہیے کہ نکاح کرے پس تحقیق نکاح کرنا پست رکھتا ہے نظر کو کہ بیگانی عورت پر نہیں پڑتی اور بہت محفوظ رکھتا ہے ستر کو یعنی حرام کاری سے اور جو شخص کہ طاقت نہ رکھے تم میں سے اسباب جماع کی تو اُسکو چاہیئے روزے رکھنے پس تحقیق روزہ رکھنا اُسکے لیے خصی کرنا ہے یعنی جیسے فوطے کوٹنے سے شہوت جاتی رہتی ہے اُسی طرح روزہ رکھنے سے بھی جاتی رہتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن نمیر نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو اعمش نے عمارہ سے مثل اسکے اور تحقیق روایت کی بہت لوگوں نے اعمش سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اُسکی اور روایت کی ابو معاویہ اور محاربی نے اعمش سے اُنسے ابراہیم سے اُنسے علقمہ سے اُنسے عبد اللہ سے اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکی **باب** نکاح کا ترک کرنا اور عورتوں سے انقطاع کرنا منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی خلال وغیرہ نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُنسے روایت کی سعید بن مسیب سے اُنسے سعد بن ابی وقاص سے کہ رد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون پہ نکاح کے ترک کرنے کو اور اگر اذن دیتے انکو تو البتہ خصی ہوتے ہم[2] یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو ہشام رفاعی اور زید بن اخزم اور اسحاق بن ابراہیم بصری نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو معاذ بن ہشام نے اپنے باپ سے اُنسے روایت کی قتادہ سے اُنسے حسن سے اُنسے سمرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے نکاح کے ترک کرنے سے اور زید بن اخزم نے اپنی حدیث میں یہ لفظ زیادہ کیا ہے اور پڑھی قتادہ نے یہ آیت اور البتہ بھیجے ہمنے رسول پہلے تیرے سے اور کیں ہمنے واسطے اُنکے بی بیاں اور اولاد[3] اس باب میں سعد اور انس بن مالک اور عائشہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور سمرہ کی حدیث حسن غریب ہے اور روایت کی اشعث نے یہ حدیث حسن سے اُنسے سعد بن ہشام سے اُنسے عائشہ سے اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکی اور کہا جاتا ہے کہ ہر دونوں حدیثیں صحیح ہیں **باب** جو شخص کہ راضی ہو تم دین اُسکے سے پس نکاح کرو اُس سے **حدیث** بیان کی ہمسے

---

[1] بالغ ہونے کے بعد تیس برس تک جوان کہلاتا ہے اور حد جوانی کی نزدیک امام شافعی رح کے تیس برس کی عمر تک ہے اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک چالیس برس تک ہے ۱۲

[2] یعنی اگر حضرت ترک نکاح کی اجازت دیتے تو ہم انہیں یہاں تک مبالغہ کرتے کہ ہم سب خصی ہو جاتے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خصی ہونے کو جائز سمجھتے تھے مگر واقع میں یہ گمان انکا صحیح نہ تھا اسلیے کہ مرد کو خصی ہونا حرام ہے اور اسی طرح ہر جانور غیر ماکول اللحم کو خصی کرنا بھی درست نہیں اور ماکول اللحم جانور کو چھوٹی عمر میں خصی کرنا درست ہے بوجہ بڑی عمر میں ہلاکت کے اور امام شافعی کے نزدیک بغیر نکاح ہونے کے رہنا افضل ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک نکاح کرنا افضل ہے ہمراہ نووی وغیرہ

[3] یعنے نکاح کرنا پہلے پیغمبروں کی سنت ہے پس اسکو ترک کرنا لائق نہیں ۱۲

قتیبة نا عبد الحمید بن سلیمان عن ابن عجلان عن ابن وثیمة النصری عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا خطب الیکم من ترضون دینه وخلقه فزوجوه الا تفعلوه تکن فتنة فی الارض وفساد عریض وفی الباب عن ابی حاتم المزنی وعائشة حدیث ابی هریرة قد خولف عبد الحمید بن سلیمان فی هذا الحدیث ورواه اللیث بن سعد عن ابن عجلان عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا وقال محمد وحدیث اللیث اشبه ولم یعد حدیث عبد الحمید محفوظا **حدثنا** محمد بن عمرو السواق نا حاتم بن اسماعیل عن عبد الله بن مسلم بن هرمز عن محمد وسعید ابنی عبید عن ابی حاتم المزنی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا جاءکم من ترضون دینه وخلقه فانکحوه الا تفعلوا تکن فتنة فی الارض وفساد الا تفعلوا تکن فتنة فی الارض وفساد قالوا یا رسول الله وان کان فیه قال اذا جاءکم من ترضون دینه وخلقه فانکحوه ثلث مرات هذا حدیث حسن غریب وابو حاتم المزنی له صحبة ولا نعرف له عن النبی صلی الله علیه وسلم غیر هذا الحدیث **باب ما جاء فی من ینکح علی ثلث خصال** **حدثنا** احمد بن محمد بن موسی نا اسحاق بن یوسف الازرق نا عبد الملک عن عطاء عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان المراة تنکح علی دینها ومالها وجمالها فعلیک بذات الدین تربت یداک وفی الباب عن عوف بن مالک وعائشة وعبد الله بن عمرو وابی سعید حدیث جابر حدیث حسن صحیح **باب ما جاء فی النظر الی المخطوبة** **حدثنا** احمد بن منیع نا ابن ابی زائدة ثنی عاصم بن سلیمان عن بکر بن عبد الله المزنی عن

قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الحمید بن سلیمان نے ابن عجلان سے اُسنے روایت کی ابی وثیمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت کہ پیغام بھیجے نکاح کا طرف تمھاری وہ شخص کہ راضی ہو تم دین اُسکے سے اور خلق اُسکے سے پس نکاح کر دو اُس سے اور اگر نہ کرو گے تم نکاح تو ہوگا فتنہ زمین میں اور فساد بڑا اور اس باب میں ابی حاتم مزنی اور عائشہ سے بھی روایت ہے اور ابوہریرہ کی حدیث میں عبد الحمید بن سلیمان مخالفت کیا گیا ہے پس روایت کیا اسکو لیث نے مرسل امام بخاری نے کہا کہ لیث کی حدیث عمدہ ہے اور عبد الحمید کی حدیث محفوظ نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عمرو نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حاتم بن اسمعیل نے عبد اللہ بن مسلم سے اُسنے روایت کی محمد و سعید عبید کے دونوں بیٹوں سے اُسنے ابی حاتم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آوے تمھارے پاس وہ شخص کہ راضی ہو تم دین اُسکے سے اور خلق اُسکے سے یعنے نکاح کرنا چاہے تو نکاح کر دو اُس سے اگر نہ کرو گے تم نکاح تو ہوگا فتنہ زمین میں اور فساد اگر نہ کرو گے تم نکاح تو ہوگا فتنہ زمین میں اور فساد لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اگرچہ ہووے بیچ اُسکے کوئی چیز قلت مال سے یا عدم کفو سے فرمایا جبکہ آوے تمہارے پاس وہ شخص کہ راضی ہو تم دین اُسکے سے اور خلق اُسکے سے تو نکاح کر دو اُس سے تین بار فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو حاتم کے واسطے تھوڑی سے صحبت ہے اور نہیں پہچانتے ہم واسطے اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے اس حدیث کے **باب** تین خصلتوں پر نکاح کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن محمد بن موسیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسحاق بن یوسف نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الملک نے عطاء سے اُسنے روایت کی جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ تحقیق نکاح کی جاتی ہے عورت دین اپنے پر اور مال اپنے پر اور جمال اپنے پر پس نکاح کر تو دین والی سے خاک آلودہ ہوں دونوں ہاتھ تیرے اور اس باب میں عوف بن مالک اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی سعید سے بھی روایت ہے اور جابر کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** مخطوبہ کی طرف نظر کرنے کا بیان یعنی جس عورت کے واسطے نکاح کا پیغام دیا ہو اسکو دیکھنا **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن ابی زائدہ نے اُسنے کہا حدیث کی مجھکو عاصم بن سلیمان نے بکر بن عبد اللہ سے

---

[1] یہ مطلب ہے کہ اولیاء عورتوں کو جب کوئی نکاح کا پیغام بھیجے اور نکاح طلب کرے تمہاری بیٹی یا بہن وغیرہ یا مانند اُسکے سے اور وہ شخص دیندار و خوش خلق ہو تو اُس سے نکاح کر دو اور اگر ایسے شخص سے نکاح نہ کرو گے بلکہ مال و جاہ پر نظر کرو گے جیسے دنیادار کرتے ہیں تو اکثر عورتیں بیٹھی رہیں گی بغیر خاوند کے اور اکثر مرد بغیر بیویوں کے پس زنا ہوگا کثرت سے اور دق ہوں گی عار اور غیرت اولیاء کو پس ہلاک کریں گے اُسکو کہ عار دلا دیگا پس فتنہ ہوگا قتل اور جنگ جدال اور طیبی نے کہا کہ اس حدیث میں دلیل ہے واسطے امام مالک کے وہ کہتے ہیں کہ نہ رعایت کریں کفو کی مگر دین کی فقط اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ رعایت کریں چار چیزوں کی دین اور حریت اور نسب اور حرفہ یعنی کسب اور اگر راضی ہو عورت اور ولی اُنکا غیر کفو سے تو نکاح صحیح ہو جاویگا ۱۲ [2] یعنی لوگوں کی عادت ہے کہ عورتوں کے نکاح کرنے میں رغبت کرتے ہیں مال اور جمال اور نسب کی پس دیندار کو لازم ہے کہ عورت دیندار کا طالب ہو اور یہی اولیٰ ہے کہ

مال کے سبب سے [illegible]

المغيرة بن شعبة انه خطب امرأة فقال النبی صلی الله عليه وسلم انظر اليها فانه احرى ان يؤدم بينكما وفی الباب عن محمد بن مسلمة وجابر وانس وابی حميد وابی هريرة هذا حديث حسن وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا الحديث وقالوا لا بأس ان ينظر اليها ما لم ير منها محرما وهو قول احمد واسحاق ومعنى قوله احرى ان يؤدم بينكما قال احرى ان تدوم المودة بينكما **باب** ما جاء فی اعلان النكاح **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا ابو بلج عن محمد بن حاطب الجمحی قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم فصل ما بين الحلال والحرام الدف والصوت وفی الباب عن عائشة وجابر والربيع بنت معوذ حديث محمد بن حاطب حديث حسن وابو بلج اسمه يحيى بن ابی سليم ويقال ابن سليم ايضا ومحمد بن حاطب قد رأى النبی صلی الله عليه وسلم وهو غلام صغير **حدثنا** احمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا عيسى بن ميمون عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اعلنوا هذا النكاح واجعلوه فی المساجد واضربوا عليه بالدفوف هذا حديث حسن غريب فی هذا الباب وعيسى بن ميمون الانصاری يضعف فی الحديث وعيسى بن ميمون الذی يروی عن ابن ابی نجيح التفسير هو ثقة **حدثنا** حميد بن مسعدة البصری نا بشر بن المفضل نا خالد بن ذكوان عن الربيع بنت معوذ قالت جاء رسول الله صلی الله عليه وسلم فدخل علی غداة بنی بی فجلس علی فراشی كمجلسك منی وجويريات لنا يضربن بدفهن ويندبن من قتل من آبائی يوم بدر الى ان قالت احداهن وفينا نبی يعلم ما فی غد فقال لها اسكتی عن هذه وقولی التی كنت تقولين قبلها هذا حديث حسن صحيح **باب** ما يقال للمتزوج **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابی صالح عن ابيه عن ابی هريرة ان النبی صلی الله عليه وسلم كان اذا رفأ الانسان اذا تزوج قال بارك الله وبارك عليك

اُسنے روایت کی مغیرہ بن شعبہ سے کہ اُنہے نکاح کا پیغام بھیجا ایک عورت کو یعنی منگنی کے لیے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھ تو طرف اُس عورت کے پس دیکھنا زیادہ تر لائق ہے ساتھ اسکے کہ الفت ڈالی جاوے درمیان تمہارے اور اس باب میں محمد بن مسلمہ اور جابر اور انس اور ابی حمید اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے اور گئے ہیں بعض اہل علم طرف اس حدیث کے کہتے ہیں کہ نکاح سے پہلے عورت کے دیکھنے میں کچھ ڈر نہیں جبتک کہ نہ دیکھے اس سے حرام جگہ کو اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور معنی اسکے یہ ہیں کہ دیکھنا زیادہ تر لائق ہے ساتھ اسکے کہ ہمیشہ رہے الفت درمیان تمہارے **باب** نکاح کے ظاہر کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو ابو بلج نے محمد بن حاطب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرق درمیان حلال اور حرام کے دف بجانی اور آواز کرنا ہے اور اس باب میں عائشہ اور جابر اور ربیع بنت معوذ سے بھی روایت ہے اور حدیث محمد بن حاطب کی حدیث حسن ہے اور محمد بن حاطب نے حضرت کو چھوٹی عمر میں دیکھا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو عیسی بن میمون نے قاسم بن محمد سے اُنہے روایت کی عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظاہر کیا کرو تم اس نکاح کو اور کیا کرو اسکو مسجدوں میں اور بجایا کرو وقت نکاح کے دف یہ حدیث حسن غریب ہے اس باب میں اور عیسی بن میمون ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں اور عیسی بن میمون جو ابی نجیح سے روایت کرتا ہے وہ ثقہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو خالد بن ذکوان نے ربیع سے کہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس دن میں داخل ہوئی تھی گھر میں اُسوقت کہ لائی گئی میں خاوند کے گھر میں پھر بیٹھے میرے بچھونے پر مانند بیٹھنے تیرے کے نسبت میرے یعنی جیسے تو میرے بچھونے پر بیٹھا ہے اسی طرح بیٹھے تھے یہ بات اُسنے خالد سے کہی اور ہماری قوم کی چھوکریاں دف بجاتی تھیں اور بیان کرتی تھیں خوبیاں اور شجاعت اُنکی جو مارے گئے تھے ہمارے باپوں میں سے دن جنگ بدر کے یہاں تک کہ اُنمیں سے ایک نے کہا اور بیچ ہمارے نبی ہیں کہ جانتے ہیں اس چیز کو جو ہونے والی ہے کل کو پس فرمایا حضرت نے کہ چپ رہ اس بات سے اور کہہ وہ چیز کہ تھی تو کہتی پہلے اس سے اور یہ حدیث حسن ہے **باب** نکاح کرنے والے مرد کو کیا کہنا چاہیے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ رض سے کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ دعا دیتے کسی کو جبکہ نکاح کرتا تو فرماتے کہ برکت کرے اللہ واسطے تیرے اور برکت کرے اوپر تیرے

ل مراد آواز کہنا ہے گانا [illegible] مشہور کرنا نکاح کا لوگوں میں اور [illegible] نہیں کرنا [illegible] دف کے نکاح ہوتا ہی نہیں اسلیے کہ مجلس جو دو گواہوں کے سامنے بھی ہو جاتا ہے [illegible] ظاہر رہے [illegible] مشہور [illegible] مکان میں نکاح ہو [illegible] معلوم ہو جاتا ہے [illegible] ساتھ [illegible]

[illegible]

وجمع بينكما في خير وفي الباب عن عقيل بن ابي طالب حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فيما يقول اذا دخل على اهله **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عُيَينة عن منصور عن سالم بن ابي الجعد عن كريب عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو أَنَّ احَدَكُم اذا اتى اهله قال بسم الله اللهم جَنِّبنا الشيطان وجَنِّبِ الشيطان ما رزقتنا فان قضى الله بينهما ولد لم يضرّه الشيطان هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الاوقات التي يستحب فيها النكاح **حدثنا** بندار نا يحيى بن سعيد نا سفيان عن اسماعيل بن اُمية عن عبد الله بن عروة عن عروة عن عائشة قالت تزوّجني رسول الله صلى الله عليه وسلم في شوال وبنى بي في شوال وكانت عائشة تستحب ان يبنى بنسائها في شوال هذا حديث حسن صحيح لا نعرفه الا من حديث الثوري عن اسماعيل **باب** ما جاء في الوليمة **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن ثابت عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى على عبد الرحمن بن عوف اثر صفرة فقال ما هذا فقال اني تزوجت امرأة على وزن نواة من ذهب فقال بارك الله لك اَولِم ولو بشاة وفي الباب عن ابن مسعود وعائشة وجابر وزهير بن عثمان حديث انس حديث حسن صحيح وقال احمد بن حنبل وزن نواة من ذهب وزن ثلثة دراهم وثلث وقال اسحاق هو وزن خمسة دراهم **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن وائل بن داود عن ابيه نوف عن الزهري عن انس بن مالك

اور جمع رکھے درمیان تمہارے بیچ بہتری کے اور اس باب میں عقیل بن ابیطالب سے بھی حدیث آئی ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** جب کوئی مرد اپنی بی بی سے صحبت کرے تو کیا کہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے منصور سے اُنے روایت کی سالم بن ابی جعد سے اُنے کریب سے اُنے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی مسلمان جب ارادہ کرے صحبت کا اپنی بیوی سے تو یہ دعا پڑھے شروع اللہ کے نام سے الٰہی بچا رکھ ہمکو شیطان سے اور بچا شیطان سے ہماری اولاد کو سو اگر البتہ جورو اور خاوند کے درمیان کوئی لڑکا قسمت میں ہوگا تو اسکو شیطان ہرگز ضرر نہ پہنچا سکیگا یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اُن دنوں کا بیان جن میں مستحب ہے نکاح کرنا **حدیث** بیان کی ہمسے بندار نے اُنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید نے اُنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے اسمٰعیل بن امیہ سے اُنے روایت کی عبد اللہ بن عروہ سے اُنے عروہ سے اُنے عائشہ سے کہا کہ نکاح کیا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مہینے شوال کے اور گھر میں لائے مجکو بیچ مہینے شوال کے اور تھیں عائشہ رض کہ مستحب رکھتی تھیں یہ کہ رخصت ہو کر لائی جاویں عورتیں انکی بیچ مہینے شوال کے یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث ثوری سے اُنے اسمٰعیل سے **باب** ولیمہ کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے ثابت سے اُنے روایت کی انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا عبد الرحمان بن عوف پر نشان زردی کا یعنے انکے بدن کو یا کپڑے کو زعفران لگی تھی تب فرمایا کیا ہے یہ سو عبد الرحمان نے کہا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے اور مہر ہم وزن نواۃ کے سونے سے سو حضرت نے فرمایا کہ برکت کرے اللہ واسطے تیرے ولیمہ کر یعنے کھانا پکا کر کھلا لوگوں کو اگرچہ ایک بکری ہو۔ اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور جابر اور زہیر سے بھی روایت ہے۔ اور انس کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور احمد بن حنبل نے کہا کہ وزن نواۃ کا سونے سے وزن تین درہم اور ثلث کا ہے اور اسحاق نے کہا کہ وہ وزن پانچ درہم کا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے وائل ابن داؤد سے اُنے روایت کی اپنے باپ نوف سے اُنے زہری سے اُنے انس بن مالک رض سے

---

[1] یعنے صحبت ہو چکی [illegible] سامان اولاد بہت ہوا اور جمع رکھے کہ [illegible] سلوک کرتے رہو اور محبت اور عافیت [illegible] [2] اس سے معلوم ہوں کہ [illegible] کے واسطے [illegible] نکاح [illegible] [3] ولیمہ اس کھانا کو کہتے ہیں کہ نکاح میں کھلایا جاتا ہے [illegible] یہ کھانا اس وقت جمع ہونے [illegible] کھلایا جاتا ہے [4] اسکو ولیمہ کہتے ہیں [illegible] اکثر علما اس پر ہیں کہ ولیمہ سنت ہے [illegible] واجب کہتے ہیں [illegible] ولیمہ کا وقت [illegible] بعد خلوت کے [illegible] وقت عقد کے بھی [illegible] مختلف ہے کہ کرنا سنت ہے [illegible] دو دن سے زیادہ کرنا مکروہ ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اولم علی صفیۃ بنت حُیَیٍّ بسویق وتمر هذا حدیث حسن غریب **حدثنا** محمد بن یحیی نا الحمیدی عن سفیان نحو هذا وقد روی غیر واحد هذا الحدیث عن ابن عیینۃ عن الزهری عن انس ولم یذکروا فیه عن وائل عن ابیه نوف وکان سفیان بن عُیَیْنَۃَ یُدَلِّسُ فی هذا الحدیث فربما لم یذکر فیه عن وائل عن ابیه وربما ذکره **حدثنا** محمد بن موسی البصری نا زیاد بن عبد اللہ نا عطاء بن السائب عن ابی عبد الرحمن عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام اول یوم حق وطعام یوم الثانی سنۃ وطعام یوم الثالث سمعۃ ومن سمّع سمّع اللہ به حدیث ابن مسعود لا نعرفه مرفوعا الا من حدیث زیاد بن عبد اللہ وزیاد بن عبد اللہ کثیر الغرائب والمناکیر سمعت محمد بن اسماعیل یذکر عن محمد بن عقبۃ قال قال وکیع زیاد بن عبد اللہ مع شرفه یکذب فی الحدیث **باب** ما جاء فی اجابۃ الداعی **حدثنا** ابو سلمۃ یحیی بن خلف نا بشر بن المفضل عن اسماعیل بن امیۃ عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ایتوا الدعوۃ اذا دُعیتم وفی الباب عن علی وابی هریرۃ والبراء وانس وابی ایوب حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی من یجیٔ الی الولیمۃ بغیر دعوۃ **حدثنا** هناد نا ابو معویۃ عن الاعمش عن شقیق عن ابی مسعود قال جاء رجل یقال له ابو شعیب الی غلام له لحام فقال اصنع لی طعاما یکفی خمسۃ فانی رأیت فی وجه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الجوع فصنع طعاما ثم ارسل الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فدعاه وجُلَساءه الذین معه فلما قام النبی صلی اللہ علیه وسلم اتَّبَعَهُمْ رجل لم یکن معهم حین دعوا فلما انتهی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الی الباب قال لصاحب المنزل انه اتبعنا رجل لم یکن معنا حین دعوتنا فان اذنت له دخل قال فقد اذنا له فلیدخل هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابن عمر **باب** ما جاء فی تزویج الابکار

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا صفیہ بنت حیی پر ساتھ ستو اور کھجور کے یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن یحیی نے اُنھنے کہا خبر دی ہمکو حمیدی نے سفیان سے مثل اسکے اور تحقیق روایت کی بہت لوگوں نے یہ حدیث ابن عیینہ سے اُنھنے زہری سے اُنھنے انس سے اور نہیں ذکر کیا اُنھوں نے اسمیں واسطہ وائل اور اُسکے باپ نوف کا اور تھا سفیان بن عیینہ تدلیس کرتا بیچ اس حدیث کے سو کبھی نہیں ذکر کیا اُسمیں واسطہ عن ابیہ کا اور کبھی ذکر کیا اسکو **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن موسیٰ بصری نے اُنھنے کہا خبر دی ہمکو زیاد بن عبداللہ نے اُنھنے کہا خبر دی ہمکو عطاء بن سائب نے ابی عبدالرحمان سے اُنھنے روایت کی ابن مسعود سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانا پہلے دن کا حق ہے اور کھانا دوسرے دن کا سنت ہے اور کھانا تیسرے دن کا سُنانا ہے اور جو کوئی سُنادے سناویگا اللہ اسکو۔ حدیث ابن مسعود کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر حدیث زیاد بن عبداللہ سے اور زیاد بن عبداللہ بہت غریب اور منکر حدیثوں والا ہے اور سُنا میں نے بخاری سے کہ ذکر کرتا تھا محمد بن عقبہ سے کہ وکیع نے کہا کہ زیاد بن عبداللہ باوجود شریف ہونے کے جھوٹ بولتا ہے حدیث میں **باب** دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سلمہ یحیی بن خلف نے اُنھنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے اسمٰعیل بن امیہ سے اُنھنے روایت کی نافع سے اُنھنے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آؤ تم دعوت میں جبکہ دعوت کئے جاؤ تم اور اس باب میں علیؓ اور ابی ہریرہ اور براء اور انس اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** جو شخص کہ بدون دعوت کے ولیمہ میں جاوے تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُنھنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے اُنھنے روایت کی شقیق سے اُنھنے ابن مسعود سے کہ آیا ایک مرد جو کہا جاتا تھا اسکو ابو شعیب طرف غلام اپنے کے کہ گوشت بیچا تھا سو کہا اُس شخص نے غلام کو کہ طیار کر موجب کے سیرے کے کھانا جو کفایت کرے پانچ آدمیوں کو کہ تحقیق میں نے دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ میں نشان بھوک کا سو اُس غلام نے اُنکے کہنے سے کھانا طیار کیا پھر کسی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور آپ کی دعوت کی اور اُنکی جو پاس بیٹھتے تھے سو جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم چلنے کو کھڑے ہوئے تو ایک شخص لگے پیچھے جو کہ دعوت کرنے کے وقت نہ تھا ساتھ ان کے سو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب خانہ کے دروازہ پر پہنچے تو حضرت نے گھر والے کو کہا کہ پیچھے لگا ہمارے ایک شخص کہ نہ تھا ساتھ ہمارے جبکہ دعوت کی تو نے ہمکو سو اگر اجازت دے تو اسے جیسے کہ تو داخل ہو ورنہ نہیں سو گھر والے نے کہا کہ تحقیق ہمنے اجازت دی اُسکو بس چاہئے کہ داخل ہووے گھر میں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے بخاری اور مسلم نے تخریج کیا ہے

ف [illegible] سنت ہے جیسا کہ [illegible] اور دوسرے دن کا کھانا مستحب ہے [illegible] حق [illegible] دن کا کھانا [illegible]

[illegible]

ہو بھی جائز نہیں مگر اذن معلوم ہو تو درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بدون اذن کے کسی کے گھر میں جانا درست نہیں اور بلا دعوت [illegible]

حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله قال تزوجت امراة فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقال اتزوجت يا جابر فقلت نعم قال ابكرا ام ثيبا فقلت لا بل ثيبا فقال هلا جارية تلاعبها وتلاعبك فقلت يا رسول الله ان عبد الله مات وترك سبع بنات او تسعا فجئت من يقوم عليهن قال فدعا لي وفي الباب عن ابي بن كعب وكعب بن عجرة حديث جابر حديث حسن صحيح

باب ما جاء لا نكاح الا بولي **حدثنا** علي بن حجر نا شريك بن عبد الله عن ابي اسحاق ح وثنا قتيبة نا ابو عوانة عن ابي اسحاق ح وثنا بندار نا عبد الرحمن بن مهدي عن اسرائيل عن ابي اسحاق ح وثنا عبد الله بن ابي زياد نا زيد بن حباب عن يونس بن ابي اسحاق عن ابي اسحاق عن ابي بردة عن ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نكاح الا بولي وفي الباب عن عائشة وابن عباس وابي هريرة وعمران بن حصين وانس **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن ابن جريج عن سليمان عن الزهري عن عروة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما امراة نكحت بغير اذن وليها فنكاحها باطل فنكاحها باطل فنكاحها باطل فان دخل بها فلها المهر بما استحل من فرجها فان اشتجروا فالسلطان ولي من لا ولي له هذا حديث حسن وقد روى يحيى بن سعيد الانصاري ويحيى بن ايوب وسفيان الثوري وغير واحد من الحفاظ عن ابن جريج نحو هذا وحديث ابي موسى حديث فيه اختلاف رواه اسرائيل وشريك بن عبد الله وابو عوانة وزهير بن معاوية وقيس بن الربيع عن ابي اسحاق عن ابي بردة عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم ورواه اسباط بن محمد وزيد بن حباب عن يونس بن ابي اسحاق عن ابي اسحاق عن ابي بردة عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى

حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو حماد نے عمرو بن دینار سے اُنہنے روایت کی جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ نکاح کیا مین نے ایک عورت سے سو مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا سو فرمایا کہ کیا نکاح کیا تو نے اے جابر مین نے کہا ہان فرمایا کنواری ہے یا بیوہ ہے کہ پہلے خاوند کر چکی ہو سو مین نے کہا کہ کنواری نہین بلکہ خاوند کر چکی ہوئی ہو فرمایا کیون نہین نکاح کیا تو نے کنواری سے کہ کھیلتا تو اس سے اور وہ کھیلتی تجھسے سو مین نے کہا یا رسول اللہ تحقیق عبد اللہ مر گیا اور چھوڑین اُسنے سات لڑکیان یا نو لڑکیان سو لایا مین اُسکو جو انکی خبر گیری کرے سو آپنے میرے لئے دعا کی اور اس باب مین ابی بن کعب اور کعب بن عجرہ سے بھی روایت ہے۔ اور جابر کی حدیث حسن صحیح ہے

باب نہین نکاح ہوتا بدون ولی کے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو شریک بن عبد اللہ نے ابی اسحاق سے ح اور حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے ابی اسحاق سے ح اور حدیث بیان کی ہمسے بندار نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمن بن مہدی نے اسرائیل سے اُنہنے روایت کی ابی اسحاق سے ح اور حدیث بیان کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو زید بن حباب نے یونس سے اُنہنے روایت کی ابی اسحاق سے اُنہنے ابی بردہ سے اُنہنے ابی موسیٰ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین نکاح ہوتا بغیر ولی کے اور اس باب مین عائشہ اور ابن عباس اور ابو ہریرہ وغیرہ سے بھی روایت ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے ابن جریج سے اُنہنے روایت کی سلیمان سے اُنہنے زہری سے اُنہنے عروہ سے اُنہنے عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت کہ نکاح کرے اپنا بدون اذن ولی اپنے کے تو نکاح اُسکا باطل ہے نکاح اُسکا باطل ہے نکاح اُسکا باطل ہے پھر اگر صحبت کرے اُس عورت سے تو واسطے اُسکے ہے مہر بسبب اسکے کہ فائدہ اُٹھایا اُسنے شرمگاہ اُسکی سے پھر اگر خلاف کرین ولی اُسکے نکاح مین تو بادشاہ ولی ہے اُسکا کہ نہین اُسکا کوئی ولی اور یہ حدیث حسن ہے اور تحقیق روایت کی ہے یحییٰ بن سعید اور یحییٰ بن ایوب اور سفیان ثوری وغیرہ حافظون نے ابن جریج سے مثل اسکے اور ابی موسیٰ کی حدیث مین اختلاف ہے کہ روایت کیا ہے اُسکو اسرائیل اور شریک بن عبد اللہ اور ابو عوانہ اور زہیر بن معاویہ اور قیس بن ربیع نے ابی اسحاق سے اُنہنے ابی بردہ سے اُنہنے ابی موسیٰ سے اُنہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اُسکو اسباط اور زید بن حباب نے یونس سے اُنہنے ابی اسحاق سے اُنہنے ابی بردہ سے اُنہنے ابی موسیٰ سے اُنہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

ہ اور جو حدیث کا یہ ہے کہ اولیا جب نکاح کرنے سے عورت کو منع کرین تو ان ولی کالعدم ہو جاتے ہیں پس ہر گاہ بادشاہ ولی اُسکا یعنے بادشاہ اُسکا نکاح کرادے ۱۲ م

ولی کی اجازت کے ساتھ علمائے اصحاب کو مستحب ہے کہ نکاح کے واسطے [illegible] عورتون چاہیے [illegible] ہ سے حنفیہ کہتے ہین کہ یہ حدیث [illegible] نابالغ لڑکی [illegible] بغیر ولی [illegible] سب عورتون کو شامل ہے [illegible] نہین نکاح ہوتا [illegible]

[illegible] کا نکاح بالکل درست نہین [illegible]

ابو عبیدۃ الحداد عن یونس بن ابی اسحاق عن ابی بردۃ عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ولم یذکر فیہ عن ابی اسحاق وقد روی عن یونس بن ابی اسحاق عن ابی بردۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی شعبۃ والثوری عن ابی اسحاق عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نکاح الا بولی وقد ذکر بعض اصحاب سفیان عن سفیان عن ابی اسحاق عن ابی بردۃ عن ابی موسیٰ ولا یصح وروایۃ ھؤلاء الذین رووا عن ابی اسحاق عن ابی بردۃ عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نکاح الا بولی عندی اصح لان سماعھم عن ابی اسحاق فی اوقات مختلفۃ وان کان شعبۃ والثوری احفظ واثبت من جمیع ھؤلاء الذین رووا عن ابی اسحاق ھذا الحدیث فان روایۃ ھؤلاء عندی اشبہ واصح لان شعبۃ والثوری سمعا ھذا الحدیث عن ابی اسحاق فی مجلس واحد ومما یدل علی ذلک ما حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داود نا شعبۃ قال سمعت سفیان الثوری یسأل ابا اسحاق اسمعت ابا بردۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نکاح الا بولی فقال نعم فدل ھذا الحدیث علی ان سماع شعبۃ والثوری ھذا الحدیث فی وقت واحد و اسرائیل ھو ثبت فی ابی اسحاق سمعت محمد بن المثنی یقول سمعت عبد الرحمن بن مھدی یقول ما فاتنی الذی فاتنی من حدیث الثوری عن ابی اسحاق الا لما اتکلت بہ علی اسرائیل لانہ کان یاتی بہ اتم وحدیث عائشۃ فی ھذا الباب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نکاح الا بولی حدیث حسن وروی ابن جریج عن سلیمان بن موسیٰ عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی الحجاج بن ارطاۃ وجعفر بن ربیعۃ عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ وقد تکلم بعض اھل الحدیث فی حدیث الزھری عن عروۃ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن جریج ثم لقیت الزھری فسألتہ فانکرہ فضعفوا ھذا الحدیث من اجل ھذا وذکر عن یحیی بن معین انہ قال لم یذکر ھذا الحرف عن ابن جریج الا اسماعیل بن ابراھیم قال یحیی بن معین وسماع اسماعیل بن ابراھیم عن ابن جریج لیس بذاک انما صحح کتبہ

اور روایت کی ابو عبیدہ حداد نے یونس بن ابی اسحاق سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے واسطہ ابی اسحاق کا اور تحقیق روایت کی گئی ہے یونس سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی موسیٰ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہیں نکاح بدون ولی کے اور ذکر کیا ہے بعض اصحاب سفیان نے سفیان سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے اور نہیں صحیح ہے یہ روایت اور روایت ان لوگوں کی جنہوں نے ابی اسحاق سے روایت کی انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہیں نکاح بغیر اذن ولی کے نزدیک میرے زیادہ تر صحیح ہے اسواسطے کہ انہوں نے ابی اسحاق سے مختلف وقتوں میں سنا ہے اگرچہ شعبہ اور ثوری زیادہ تر حافظ اور ثابت ہیں ان لوگوں سے جنہوں نے یہ حدیث ابی اسحاق سے روایت کی پس تحقیق روایت انکی نزدیک کے زیادہ مشابہ اور زیادہ صحیح ہے اسلیے کہ شعبہ اور ثوری نے یہ حدیث ابی اسحاق سے ایک مجلس میں سنی ہے اور اس چیز پر کہ دلالت کرتی ہے اوپر اس دعوے کے یہ ہے جو کہ حدیث بیان کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو داود نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے انہوں نے کہا سنا میں نے سفیان ثوری سے کہ سوال کرتا تھا ابی اسحاق سے کہ کیا سنا ہے تو نے ابی بردہ سے کہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں نکاح بغیر اذن ولی کے سو انہوں نے کہا کہ ہاں سنا ہے پس دلالت کی اس حدیث نے کہ شعبہ اور ثوری نے اس حدیث کو ایک وقت میں سنا ہے۔ اور اسرائیل ثبت ہے ابی اسحاق میں سنا میں نے محمد بن مثنیٰ سے کہتا تھا سنا میں نے عبد الرحمن بن مہدی سے کہتا تھا کہ نہیں فوت ہوئی مجھسے وہ چیز کہ فوت ہوئی حدیث ثوری سے جو ابی اسحاق سے روایت کی ہے مگر کہ بھروسا کیا میں نے اوپر اسرائیل کے اسواسطے کہ وہ اسکو پورا بیان کرتا تھا اور حدیث عائشہ کی اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہیں نکاح مگر ساتھ اذن ولی کے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ابن جریج نے سلیمان بن موسیٰ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی حجاج اور جعفر نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی گئی ہے ہشام سے جنہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور تحقیق کلام کیا ہے بعض اہل حدیث نے بیچ حدیث زہری کے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابن جریج نے کہ پھر ملا میں زہری سے اور پوچھا میں نے ان سے سو انکار کیا انہوں نے اسکا سو ضعیف کہا ہے محدثین نے اس حدیث کو اسوجہ سے اور ذکر کیا گیا ہے یحییٰ بن معین سے کہ کہا نہیں ذکر کیا اس حرف کو ابن جریج سے مگر اسمعیل بن ابراہیم نے اور یحییٰ بن معین نے کہا کہ سماع اسمعیل کا ابن جریج سے صحیح نہیں جاننے کے نہیں کہ صحیح کیا اس نے کتابوں اپنی کو

ف یعنی جب ابن جریج زہری سے ملا اور اس سے پوچھا تو انہوں نے انکار کیا

على كتب عبد المجيد بن عبد العزيز بن ابي رواد ما سمع من ابن جريج وضعف يحيى رواية اسماعيل بن ابراهيم عن ابن جريج والعمل في هذا الباب على حديث النبي صلى الله عليه وسلم لا نكاح الا بولي عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم عمر بن الخطاب وعلي بن ابي طالب وعبد الله بن عباس وابو هريرة وغيرهم وهكذا روي عن بعض فقهاء التابعين انهم قالوا لا نكاح الا بولي منهم سعيد بن المسيب والحسن البصري وشريح وابراهيم النخعي وعمر بن عبد العزيز وغيرهم وبهذا يقول سفيان الثوري والاوزاعي ومالك وعبد الله بن المبارك والشافعي واحمد واسحاق **باب** ما جاء لا نكاح الا ببينة **حدثنا** يوسف بن حماد المعني البصري نا عبد الاعلى عن سعيد عن قتادة عن جابر بن زيد عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال البغايا اللاتي ينكحن انفسهن بغير بينة قال يوسف بن حماد رفع عبد الاعلى هذا الحديث في التفسير واوقفه في كتاب الطلاق ولم يرفعه **حدثنا** قتيبة نا غندر عن سعيد نحوه ولم يرفعه وهذا اصح هذا حديث غير محفوظ لا نعلم احدا رفعه الا ما روي عن عبد الاعلى عن سعيد عن قتادة مرفوعا وروي عن عبد الاعلى عن سعيد هذا الحديث موقوفا والصحيح ما روي عن ابن عباس قوله لا نكاح الا ببينة وهكذا روى غير واحد عن سعيد بن ابي عروبة نحو هذا موقوفا وفي الباب عن عمران بن حصين وانس وابي هريرة والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم من التابعين وغيرهم قالوا لا نكاح الا بشهود لم يختلفوا في ذلك عندنا من مضى منهم الا قوما من المتأخرين من اهل العلم وانما اختلف اهل العلم في هذا اذا اشهد واحد بعد واحد فقال اكثر اهل العلم من اهل الكوفة وغيرهم لا يجوز النكاح حتى يشهد الشاهدان معا عند عقدة النكاح وقد رأى بعض اهل المدينة اذا اشهد واحد بعد واحد انه جائز اذا اعلنوا ذلك وهو قول مالك

اور کتب پر عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابی رواد کے نہیں سنا انہنے ابن جریج سے اور ضعیف کیا یحییٰ نے روایت اسمعیل بن ابراہیم کو ابن جریج سے اور عمل اس باب میں اوپر حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے کہ نہیں نکاح مگر ساتھ ولی کے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے انھیں میں سے ہیں عمر فاروق اور حضرت علی اور ابن عباس اور ابو ہریرہ وغیرہ اور اسی طرح روایت کی گئی ہے بعض فقہا تابعین سے کہ انھوں نے کہا کہ نہیں ہوتا نکاح مگر ساتھ اذن ولی کے انہیں میں سے ہیں سعید بن مسیب اور حسن بصری اور شریح اور ابراہیم نخعی اور عمر بن عبدالعزیز وغیرہ اور ساتھ اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** نہیں نکاح بغیر گواہوں کے **حدیث** بیان کی ہم سے یوسف بن حماد نے انہنے کہا خبر دی ہم کو عبدالاعلیٰ نے سعید سے انہنے روایت کی قتادہ سے انہنے جابر بن زید سے انہنے ابن عباس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زنا کرنے والی ہیں وہ عورتیں کہ نکاح کرتی ہیں اپنا بغیر شاہدوں کے یوسف بن حماد نے کہا کہ عبدالاعلیٰ نے یہ حدیث تفسیر میں مرفوع کی ہے اور کتاب الطلاق میں موقوف بیان کی ہے **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے انہنے کہا خبر دی ہم کو غندر نے سعید سے مثل اسکے اور نہیں مرفوع کیا اسکو اور یہ زیادہ صحیح ہے اور مرفوع محفوظ نہیں نہیں جانتے ہم کہ کسی نے اسکو مرفوع کیا ہو مگر عبدالاعلیٰ نے سعید سے انہنے قتادہ سے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث عبدالاعلیٰ سے انہنے سعید سے موقوف اور صحیح ابن عباس سے قول اسکا ہے یعنی حضرت کا یہ فرمانا کہ نہیں نکاح بغیر گواہوں کے اور اسی طرح روایت کی ہے بہت لوگوں نے سعید بن ابی عروبہ سے مثل اسکے موقوف اور اس باب میں عمران بن حصین اور انس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے اور جو انکے پیچھے ہیں تابعین وغیرہ سے کہتے ہیں کہ نہیں نکاح ہوتا مگر ساتھ گواہوں کے نہیں اختلاف کیا ہے کسی نے نزدیک ہمارے جو انہیں سے پہلے گذرے ہیں مگر ایک قوم اہل علم کی متاخرین سے اور سوا اسکے نہیں ہے یہ خلاف منسوب [illegible] وقت پر جبکہ گواہ رکہا جاوے ایک بعد دوسرے کے سو اکثر اہل علم اہل کوفہ وغیرہ سے کہتے ہیں کہ نہیں جائز ہے نکاح جب تک نہ حاضر ہوں دو گواہ اسکے وقت منعقد ہونے نکاح کے اور بعض لوگ اہل مدینہ سے کہتے ہیں کہ اگر ایک کے بعد دوسرا گواہ ہو [illegible] ایجاب و قبول ہوا اور وہ چلا گیا پھر دوسرا آیا اور اسکے سامنے ایجاب و قبول ہوا تو نکاح جائز ہے جبکہ وقت [illegible]

اور ہدایہ میں ہے کہ [illegible] شہود کا نکاح میں کہ بغیر انکے نکاح درست نہیں واسطے اس حدیث کے کہ نہیں نکاح بغیر گواہوں کے [illegible]
شرط نہیں اور ضرور ہے کہ گواہ بالغ عاقل مسلمان ہوں [illegible] عدالت گواہ کی شرط نہیں اور امام شافعی کہتے ہیں کہ عدالت شرط ہے [illegible]
نہیں اور حنفیہ کے نزدیک درست ہے [illegible] امام شافعی اور امام ابو حنیفہ و جمہور علما کے نزدیک نکاح میں گواہ [illegible] شرط ہے بغیر گواہ کے نکاح درست نہیں [illegible]

بن انس وهكذا قال اسحاق بن ابراهيم فيما حكى عن اهل المدينة وقال بعض اهل العلم شهادة رجل وامراتين تجوز في النكاح وهو قول احمد واسحاق **باب** ما جاء في خطبة النكاح **حدثنا** قتيبة نا عبثر بن القاسم عن الاعمش عن ابي اسحاق عن ابي الاحوص عن عبد الله قال علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم التشهد في الصلوة والتشهد في الحاجة قال التشهد في الصلوة التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله والتشهد في الحاجة ان الحمد لله نستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا وسيئات اعمالنا فمن يهدي الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله قال ويقرأ ثلاث آيات قال عبثر ففسرها سفيان الثوري اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون واتقوا الله الذي تساءلون به والارحام ان الله كان عليكم رقيبا اتقوا الله وقولوا قولا سديدا الآية وفي الباب عن عدي بن حاتم حديث عبد الله حديث حسن رواه الاعمش عن ابي اسحاق عن ابي الاحوص عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم ورواه شعبة عن ابي اسحاق عن ابي عبيدة عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم وكلا الحديثين صحيح لان اسرائيل جمعهما فقال عن ابي اسحاق عن ابي الاحوص وابي عبيدة عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد قال بعض اهل العلم ان النكاح جائز بغير خطبة وهو قول سفيان الثوري وغيره من اهل العلم **حدثنا**

بن انس کا ہے اور اسیطرح کہا اسحاق بن ابراہیم نے بیچ اسکے کہ حکایت کی ہے اہل مدینہ سے اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ ایک مرد اور دو عورتون کی گواہی نکاح مین جائز ہے اور یہ قول احمد اور اسحاق کا ہے **باب** نکاح کے خطبہ کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبثر بن قاسم نے اعمش سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے اُسنے ابی احوص سے اُسنے عبد اللہ سے کہا کہ سکھلائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد پڑھنی نماز مین اور تشہد پڑھنی حاجت مین کہا عبد اللہ نے تشہد پڑھنی نماز مین یہ ہے کہ سب عبادتین قولیہ اور سب عبادتین بدنیہ اور سب عبادتین مالیہ واسطے اللہ کے ہین سلام ہو تجہپر اے نبی اور رحمت اُسکی اور برکتین اُسکی سلام ہو ہمپر اور سب نیک بندون پر گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ محمد بندہ اللہ کا ہے اور اُسکا رسول ہے اور تشہد پڑھنی حاجت مین یہ ہے کہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے مدد چاہتے ہین ہم اُس سے اور بخشش مانگتے ہین اُس سے اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے برائیون سے اپنے نفسون کے جسکو ہدایت کرے اللہ یعنی ہدایت کی توفیق دے اُسے پس نہین کوئی گمراہ کرنے والا اسکو اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہین کوئی ہدایت کرنے والا اسکو اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بندہ اُسکا ہے اور اُسکا رسول ہے اور کہا کہ پڑھتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین آیتین بتفسیر سفیان بقول عبثر ایک آیت یہ ہے کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے حق ڈرنے اُسکے کا اور نہ مرو مگر اس حال مین کہ تم مسلمان ہو اور دوسری آیت یہ ہے کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے ایسا اللہ کہ مانگتے ہو تم آپس مین بوسیلہ نام اُسکے کے یعنی کہتے ہو کہ اللہ کے واسطے یہ چیز دے اور ڈرو توڑنے سے ناطے کے تحقیق اللہ تمپر نگہبان ہے۔ اور تیسری آیت یہ ہے کہ اے لوگو کہ ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور کہو بات مضبوط درست کریگا اللہ واسطے تمہارے عمل تمہارے یعنی نیکیان قبول کریگا اور گناہ بخشیگا اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور اُسکے رسول کی پس تحقیق مطلب پایا مراد کو اور اس باب مین عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے عبد اللہ کی حدیث حسن ہے روایت کیا اُسکو اعمش نے ابی اسحاق سے اُنے ابی احوص سے اُنے عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اُسکو شعبہ نے ابی اسحاق سے اُنے ابی عبیدہ سے اُنے عبد اللہ بن مسعود سے اُنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دونون حدیثین صحیح ہین اسواسطے کہ اسرائیل نے دونون کو جمع کیا ہے پس روایت کی ابی اسحاق سے اُنے ابی احوص اور ابی عبیدہ سے اُنے عبد اللہ بن مسعود سے اُنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ نکاح بغیر خطبہ کے جائز ہے۔ اور یہی ہے قول سفیان ثوری وغیرہ اہل علم کا **حدیث** بیان کی ہمسے

ف یہ سب خطبہ نکاح کا ہے۔ جب نکاح باندھنے بیٹھے تو اول یہ خطبہ پڑھے بعد اسکے ایجاب و قبول کر دے اور خواہ ایجاب و قبول دونون لفظ ماضی سے ہو جیسے عورت کہے کہ مین نے نفس اپنا تیری بیوی گری مین دیا۔ اور مرد کہے قبول کیا یا مرد کہے کہ مین نے تجھسے نکاح کیا اور عورت کہے قبول کیا یا دونون لفظون سے ایک امر کا لفظ ہو۔ جیسے عورت کہے کہ نکاح کر مجھسے اور مرد کہے نکاح کیا مین نے یا بعکس اسکے تو ہر طرح سے درست ہے۔ ۱۲

ابو هشام الرفاعي نا ابن فضيل عن عاصم بن كليب عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل خطبة ليس فيها تشهد فهي كاليد الجذماء هذا حديث حسن غريب **باب** ما جاء في استيمار البكر والثيب **حدثنا** اسحاق بن منصور نا محمد بن يوسف نا الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنكح الثيب حتى تستامر ولا تنكح البكر حتى تستاذن واذنها الصموت وفي الباب عن عمر وابن عباس وعائشة والعرس بن عميرة حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم ان الثيب لا تزوج حتى تستامر وان زوجها الاب من غير ان يستامرها فكرهت ذلك فالنكاح مفسوخ عند عامة اهل العلم واختلف اهل العلم في تزويج الابكار اذا زوجهن الآباء فراى اكثر اهل العلم من اهل الكوفة وغيرهم ان الاب اذا زوج البكر وهي بالغة بغير امرها فلم ترض بتزويج الاب فالنكاح مفسوخ وقال بعض اهل المدينة تزويج الاب على البكر جائز وان كرهت ذلك وهو قول مالك بن انس والشافعي واحمد واسحاق **حدثنا** قتيبة نا مالك بن انس عن عبد الله بن الفضل عن نافع بن جبير بن مطعم عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الايم احق بنفسها من وليها والبكر تستاذن في نفسها واذنها صماتها هذا حديث حسن صحيح وقد روى شعبة وسفيان الثوري هذا الحديث عن مالك بن انس واحتج بعض الناس في اجازة النكاح بغير ولي بهذا الحديث وليس في هذا الحديث ما احتجوا به لانه قد روي من غير وجه عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا نكاح الا بولي وهكذا

ابو ہشام رفاعی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن فضیل نے عاصم بن کلیب سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خطبہ یعنے نکاح کہ نہو اُسمیں تشہد یعنے حمد و ثنا اللہ کی تو وہ مانند ہاتھ کٹے ہوئے کے ہے **باب** کنواری اور بیوہ عورت سے اجازت چاہنے کا بیان یعنے نکاح کے وقت اجازت چاہنی ضرور ہے **حدیث** بیان کی ہمسے اسحٰق بن منصور نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن یوسف نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اوزاعی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے روایت کی ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ نکاح کی جاوے عورت شوہر دیدہ یہانتک کہ طلب کیا جاوے اذن اسکا اور نہ نکاح کی جاوے عورت کنواری بالغہ یہانتک کہ طلب کیا جاوے اذن اُسکا اور اذن اُسکا چپ رہنا ہے اور اس باب میں عمر اور ابن عباس اور عائشہ سے بھی حدیث ہے اور حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ نہ نکاح کیا جاوے عورت شوہر دیدہ سے یہانتک کہ طلب کیا جاوے اذن اُسکا اور اگر نکاح کردے اُسکا باپ بغیر اسکے کہ طلب کرے اذن اُسکا پس مکروہ جانے وہ عورت اس نکاح کو تو نکاح اُسکا باطل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور اہل علم کو کنواری عورتوں کے نکاح کر دینے میں اختلاف ہے جبکہ نکاح کر دیویں اُنکو باپ اُنکے پس اکثر اہل علم اہل کوفہ وغیرہ کے کہتے ہیں جب نکاح کر دیوے باپ کنواری عورت کا اور وہ بالغہ ہو بغیر حکم اُسکے کے اور وہ راضی نہو ساتھ نکاح کر دینے باپ کے تو نکاح اُسکا باطل ہے اور بعض اہل مدینہ کہتے ہیں کہ باپ کو کنواری عورت کا نکاح کر دینا جائز ہے اگرچہ وہ راضی نہو اور یہی ہے قول مالک بن انس شافعی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک بن انس نے عبد اللہ بن فضل سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت شوہر دیدہ زیادہ تر لائق ہے ساتھ نفس اپنے کے بنسبت ولی کے اور کنواری عورت بالغہ اذن طلب کی جاوے بیچ ذات اپنی کے اور اذن اُسکا چپ رہنا اُسکا ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی ہے سفیان ثوری اور شعبہ نے یہ حدیث مالک بن انس سے اور بعض لوگوں نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ بغیر ولی کے نکاح درست ہے اور نہیں ہے اس حدیث میں وہ چیز جو دلیل پکڑی ہے انھوں نے ساتھ اُسکے اسواسطے کہ ابن عباس سے کئی طرح سے روایت آئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں نکاح بغیر ولی کے اور یہی طرح

ف یعنے جیسے ہاتھ کٹا ہوا بیفائدہ ہے کہ اُس ہاتھ والے کو اُس سے کوئی فائدہ نہیں کسی طرح کا ویسا ہی نکاح بدون خطبہ کے بیفائدہ ہے کہ خالی ہے خیر اور برکت سے [illegible]

ف [illegible] یہی بیان کا ہے مراد یہاں تشہد سے ایک عبارت ہے جسمیں اللہ کی تعریف ہو [illegible] نہ کلمے شہادت کے جیسا امام شافعی کے نزدیک خطبہ فرض ہے [illegible]

ف ایم کہتے ہیں اُس عورت کو کہ خاوند نہ رکھتی ہو خواہ باکرہ ہو یا ثیب یعنے خاوند کیا تھا وہ مر گیا یا طلاق دی اور یہاں مراد ثیب ہے یعنے جسکا کوئی خاوند دیکھا ہوا ہو اور مدار ولایت کی حنفیہ کے نزدیک صغر پر ہے اور شافعیہ کے نزدیک بکارت پر ہے یعنی حنفیہ کہتے ہیں کہ باپ کو نکاح کر دینا بالغہ کا بغیر اذن اسکے درست نہیں ہے خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ اور شافعیہ کہتے ہیں کہ کنواری کا نکاح کر دینا بغیر اذن اُسکے جائز ہے خواہ بالغہ ہو یا نابالغہ ۱۲ [illegible]

افتی به ابن عباس بعد النبی صلی الله علیه وسلم فقال لا نکاح الا بولی وانما معنی قول النبی صلی الله علیه وسلم الایم احق بنفسها من ولیها عند اکثر اهل العلم ان الولی لا یزوجها الا برضاها وامرها فان زوجها فالنکاح مفسوخ علی حدیث خنساء بنت خدام حیث زوجها ابوها وهی ثیب فکرهت ذلک فرد النبی صلی الله علیه وسلم نکاحه **باب** ما جاء فی اکراه الیتیمة علی التزویج **حدثنا** قتیبة نا عبد العزیز بن محمد عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الیتیمة تستأمر فی نفسها فان صمتت فهو اذنها وان ابت فلا جواز علیها وفی الباب عن ابی موسی وابن عمر **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن واختلف اهل العلم فی تزویج الیتیمة فرأی بعض اهل العلم ان الیتیمة اذا زوجت فالنکاح موقوف حتی تبلغ فاذا بلغت فلها الخیار فی اجازة النکاح او فسخه وهو قول بعض التابعین وغیرهم وقال بعضهم لا یجوز نکاح الیتیمة حتی تبلغ ولا یجوز الخیار فی النکاح وهو قول سفیان الثوری والشافعی وغیرهما من اهل العلم وقال احمد واسحاق اذا بلغت الیتیمة تسع سنین فزوجت فرضیت فالنکاح جائز ولا خیار لها اذا ادرکت واحتجا بحدیث عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم بنی بها وهی بنت تسع سنین وقد قالت عائشة اذا بلغت الجاریة تسع سنین فهی امرأة **باب** ما جاء فی الولیین یزوجان **حدثنا** قتیبة نا غندر نا سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ایما امرأة زوجها ولیان فهی للاول منهما ومن باع بیعا من رجلین فهو للاول منهما قال ابو عیسی هذا حدیث حسن والعمل علی هذا عند اهل العلم لا نعلم بینهم فی ذلک اختلافا اذا زوج احد الولیین قبل الآخر فنکاح الاول جائز ونکاح الآخر مفسوخ واذا زوجا جمیعا فنکاحهما جمیعا مفسوخ وهو قول الثوری واحمد واسحاق **باب** ما جاء فی نکاح العبد بغیر اذن سیده

فتویٰ دیا ساتھ اسکے ابن عباس نے بعد ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا کہ نہیں نکاح بغیر ولی کے اور سوا اسکے نہیں کہ معنی ہیں قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ زیادہ تر لائق ہے ساتھ نفس اپنے کے ولی اپنے سے اکثر اہل علم کے نزدیک یہ ہیں کہ نہ نکاح کرے اسکا ولی مگر ساتھ رضامندی اسکی اور حکم اسکے کے اور اگر نکاح کر دے اسکا بدون اذن اسکے کے تو نکاح اسکا باطل ہے اور مفسوخ ہے بنا بر حدیث خنساء بنت خدام کے جب نکاح کیا اسکا باپ اسکے نے اور وہ عورت شوہر دیدہ تھی پس مکروہ رکھا اسنے اس نکاح کو پس رد کر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح اسکا **باب** یتیم لڑکی کا جبراً نکاح کر دینا **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز بن محمد نے محمد بن عمرو سے انہوں نے روایت کی ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کنواری لڑکی یتیمہ نابالغہ اذن طلب کی جاوے بیچ ذات اپنی کے یعنی بعد بلوغ پس اگر چپ رہے تو وہی اذن اسکا ہے اور اگر انکار کرے تو نہیں ہے زبردستی اسپر اور اس باب میں ابی موسی اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے ابوہریرہ کی حدیث حسن ہے اور اختلاف کیا اہل علم نے بیچ نکاح کر دینے یتیم عورت کے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ یتیم عورت جب نکاح کی جاوے تو نکاح اسکا موقوف ہے یہانتک کہ بالغ ہو سو جب بالغ ہو جاوے تو اسکو اختیار ہے بیچ جائز رکھنے نکاح اور توڑنے اسکے کے اور یہی ہے قول بعض تابعین وغیرہ کا اور بعضے کہتے ہیں کہ یتیم لڑکی کا نکاح درست نہیں یہانتک کہ بالغ ہو اور نہیں جائز ہے خیار نکاح میں اور یہ قول سفیان ثوری کا اور شافعی وغیرہ اہل علم کا ہے اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ جب پہونچے یتیم لڑکی نو سال کو پس نکاح کی جاوے اور وہ راضی ہو تو نکاح اسکا جائز ہے اور نہیں ہے اختیار واسطے اسکے جب کہ بالغہ ہوا اور دلیل پکڑی انہوں نے ساتھ حدیث عائشہ کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں لائی گئیں اس حال میں کہ وہ نو برس کی تھیں اور عائشہ نے کہا کہ جب پہونچے لڑکی نو برس کو تو وہ عورت ہے یعنی اگر وہ نکاح پر راضی ہو تو اسکا نکاح صحیح ہے **باب** جس عورت کا دو ولی نکاح کریں تو اسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اسنے کہا خبر دی ہمکو غندر نے اسنے کہا خبر دی ہمکو سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انہوں نے روایت کی حسن سے انہوں نے سمرہ بن جندب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت کہ نکاح کریں اسکا دو ولی تو وہ عورت واسطے پہلے کے ہے اور جو بیچے کوئی چیز دو آدمیوں کے ہاتھ پس وہ چیز ان دونوں میں سے پہلے کی ہے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نہیں جانتے ہم درمیان انکے بیچ اسکے خلاف پھر کہ جب نکاح کر دے ایک دو ولیوں کا پہلے دوسرے سے تو نکاح پہلے کا جائز ہے اور نکاح دوسرے کا باطل ہے۔ اور اگر نکاح کر دیں دونوں ولی دونوں نے ایک وقت میں تو دونوں کا نکاح باطل ہے اور یہی ہے قول ثوری کا اور احمد اور اسحاق کا **باب** اگر کوئی غلام نکاح کرے بغیر اذن مالک اپنے کے تو اسکا کیا حکم ہے

---

[1] کہ نکاح کر دیں دونوں ولی [illegible] اس طرح کہ پہلے ایک ولی نے [illegible] دوسرے نے [illegible] سے کہا تو وہ عورت واسطے اول کے ہے یعنی جس کے ساتھ پہلے ولی نے نکاح کر دیا تھا تو اسکی بیوی ہو گئی اور یہی حکم ہے [illegible] اور اگر دونوں [illegible] برابر [illegible] تو دونوں باطل ہیں [illegible]

حدثنا علی بن حجر نا الولید بن مسلم عن زهیر بن محمد عن عبد الله بن محمد بن عقیل عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم ایما عبد تزوج بغیر اذن سیده فهو عاهر وفی الباب عن ابن عمر حدیث جابر حدیث حسن وروی بعضهم هذا الحدیث عن عبد الله بن محمد بن عقیل عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم ولا یصح والصحیح عن عبد الله بن محمد بن عقیل عن جابر بن عبد الله والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم ان نکاح العبد بغیر اذن سیده لا یجوز وهو قول احمد واسحاق وغیرهما **حدثنا** سعید بن یحیی بن سعید الاموی نا ابی نا ابن جریج عن عبد الله بن محمد بن عقیل عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ایما عبد تزوج بغیر اذن سیده فهو عاهر هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی مهور النساء **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید وعبد الرحمن بن مهدی ومحمد بن جعفر قالوا نا شعبة عن عاصم بن عبید الله قال سمعت عبد الله بن عامر بن ربیعة عن ابیه ان امرأة من بنی فَزَارَةَ تزوجت علی نعلین فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم أرضیتِ من نفسک ومالک بنعلین قالت نعم قال فاجازه وفی الباب عن عمر وابی هریرة وسهل بن سعد وابی سعید وانس وعائشة وجابر وابی حدرد الاسلمی حدیث عامر بن ربیعة حدیث حسن صحیح واختلف اهل العلم فی المهر فقال بعضهم المهر علی ما تراضوا علیه وهو قول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحاق وقال مالک بن انس لا یکون المهر اقل من ربع دینار وقال بعض اهل الکوفة لا یکون المهر اقل من عشرة دراهم **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا اسحاق بن عیسی وعبد الله بن نافع قالا نا مالک بن انس عن ابی حازم بن دینار عن سهل

حدیث بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ولید بن مسلم نے زہیر بن محمد سے اُسنے روایت کی عبداللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے جابر بن عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو غلام کہ نکاح کرے بغیر اذن مالک اپنے کے تو وہ زانی ہے یعنی اُسکا نکاح درست نہیں ہے اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے اور جابر کی حدیث حسن ہے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث عبداللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں صحیح ہے یہ روایت اور صحیح وہ ہے جو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہم سے کہ نکاح غلام کا بغیر اذن مالک اپنے کے درست نہیں اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق وغیرہ کا **حدیث** بیان کی ہمسے سعید بن یحیی بن سعید اموی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو میرے باپ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے جابر بن عبداللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ جو غلام کہ نکاح کرے بغیر اذن مالک اپنے کے تو وہ زانی ہے اُسکا نکاح درست نہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** عورتوں کے مہروں کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن سعید اور عبدالرحمن بن مہدی اور محمد بن جعفر نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے عاصم بن عبیداللہ سے اُسنے کہا سنا میں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے کہ ایک عورت نے بنی فزارہ سے نکاح کیا اوپر دو جوتیوں کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو فرمایا کیا راضی ہوئی تو بدلے اپنے نفس کے باوجود ہونے مال اپنے کے ساتھ دو جوتیوں کے یعنی اپنے نفس کو بدلے ان دو جوتیوں کے دیا تونے اور راضی ہوئی تو ساتھ انکے باوجود مالدار ہونے کے اُسنے کہا ہاں پس روا رکھا حضرت نے اُسکو اور اس باب میں عمر اور ابی ہریرہ اور سہل ابن سعد اور ابی سعید اور انس اور عائشہ اور جابر اور ابی حدرد اسلمی سے بھی روایت ہے اور عامر بن ربیعہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کو مہر کی تعیین میں اختلاف ہے سو بعضے کہتے ہیں کہ مہر وہ ہے جس پر دونوں راضی ہو جاویں اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مالک بن انس کہتے ہیں کہ چوتھائی دینار سے کم مہر جائز نہیں اور بعض اہل کوفہ کہتے ہیں کہ مہر دس درہم سے کم جائز نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسحاق بن عیسی اور عبداللہ بن نافع نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو مالک ابن انس نے ابی حازم بن دینار سے اُسنے سہل

ف ادنی درجہ مہر کا نزدیک امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے دس درہم ہے اور مالک رحمہ کے نزدیک چوتھائی دینار کی ہے اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک جو چیز کہ صلاحیت مول ہونے کی رکھے اُسکے ساتھ مہر باندھنا درست ہے اور دس درہم وزن میں اکتیس ماشہ بھر چاندی ہوتی ہے یعنی چہرہ شاہی روپیہ کے حساب سے دو روپیہ اور دس آنہ ہوتے ہیں اور دینار ہوتا ہے دس درہم کا اور مہر حضرت کی سب بی بیوں کا سوائے ام حبیبہ کے اور مہر حضرت کی سب بیٹیوں کا سوائے فاطمہ کے پانسو درہم کا تھا وہ کل دار روپیہ کے حساب سے ایک سو اکتیس روپیہ چار آنہ ہوتے ہیں اور مہر ام حبیبہ کا ایک ہزار پچاس روپیہ تھا اور مہر فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا ڈیڑھ سو روپیہ تھا ۱۲ مولانا رفیع الدین وغیرہ

بن سعد الساعدي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءته امرأة فقالت اني وهبت نفسي لك فقامت طويلا فقال رجل يا رسول الله زوجنيها
ان لم يكن لك بها حاجة فقال هل عندك من شيء تصدقها فقال ما عندي الا ازاري هذا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ازارك
ان اعطيتها جلست ولا ازار لك فالتمس شيئا فقال ما اجد قال فالتمس ولو خاتما من حديد قال فالتمس فلم يجد شيئا فقال له رسول الله صلى
الله عليه وسلم هل معك من القرآن شيء قال نعم سورة كذا وسورة كذا لسور سماها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم زوجتكها
بما معك من القرآن هذا حديث حسن صحيح وقد ذهب الشافعي الى هذا الحديث فقال ان لم يكن له شيء يصدقها فتزوجها على سورة
من القرآن فالنكاح جائز ويعلمها سورة من القرآن وقال بعض اهل العلم النكاح جائز ويجعل لها صداق مثلها وهو قول اهل الكوفة واحمد
واسحاق **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن ايوب عن ابن سيرين عن ابي العجفاء قال قال عمر بن الخطاب الا لا تغالوا صدقة
النساء فانها لو كانت مكرمة في الدنيا او تقوى عند الله لكان اولاكم بها نبي الله صلى الله عليه وسلم ما علمت رسول الله صلى الله
عليه وسلم نكح شيئا من نسائه ولا انكح شيئا من بناته على اكثر من ثنتي عشرة اوقية هذا حديث حسن صحيح وابو العجفاء السلمي اسمه هرم والاوقية
عند اهل العلم اربعون درهما وثنتا عشرة اوقية هو اربعمائة وثمانون درهما **باب ما جاء في الرجل يعتق الامة ثم يتزوجها** **حدثنا**
قتيبة نا ابو عوانة عن قتادة وعبد العزيز بن صهيب عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتق صفية وجعل عتقها
صداقها وفي الباب عن صفية حديث انس حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم

بن سعد ساعدی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی سو اُسنے کہا کہ تحقیق میں نے بخشی جان اپنی واسطے آپکے اور کھڑی رہی دیر تک
اور حضرت چپ تھے سو کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ نکاح کر دو میرا اس سے یعنی حکم کرو اُسکو نکاح کرنے کا مجھسے اگر نہیں آپ کو اُسکی حاجت ہے
پس حضرت نے فرمایا کیا ہے تیرے پاس کوئی چیز کہ مہر میں دے تو اُسکو سو کہا اُس شخص نے کہ نہیں ہے میرے پاس کوئی چیز مگر تہبند میرا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اگر دے تو اُسکو تہبند اپنا تو بیٹھے گا تو ننگا سو ڈھونڈ لا کوئی چیز سو اُسنے کہا کہ نہیں پاتا میں کوئی چیز فرمایا ڈھونڈ لا اور اگرچہ ہو ایک انگوٹھی
لوہے کی کہا پس ڈھونڈا اُسنے پس نہ پائی اُسنے کوئی چیز سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہے ساتھ تیرے قرآن سے کچھ اُسنے کہا ہاں سورہ فلانی اور
سورہ فلانی واسطے کئی سورتوں کے کہ نام لیا اُنکا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کر دیا میں نے تیرا اُس سے بدلے اُس چیز کے کہ ساتھ تیرے
ہے قرآن سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق گئے ہیں شافعی طرف اس حدیث کے پس کہا کہ اگر نہو واسطے اُسکے کوئی چیز کہ مہر میں دے اُسکو اور نکاح کرے
اُسکو اوپر سورہ کے قرآن سے تو نکاح جائز ہے اور پڑھا دے اُسکو سورہ قرآن سے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نکاح جائز ہے اور گردانے واسطے اُسکے مہر مثل
اور یہی قول اہل کوفہ کا ہے اور احمد اور اسحاق کا حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ایوب سے اُسنے ابن سیرین سے
اُسنے ابی عجفاء سے کہا اُسنے کہ کہا عمر بن خطاب نے کہ نہ باندھو بھاری مہر عورتوں کا پس تحقیق بھاری مہر باندھنا اگر ہوتا سبب بزرگی کا دنیا میں اور موجب تقوی کا
نزدیک اللہ کے تو البتہ لائق تر ہوتے ساتھ اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جانتا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح کیا ہو کسی کا عورتوں اپنی سے اور نکاح
کر دیا ہو کسیکا بیٹیوں اپنی سے زیادہ بارہ اوقیہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اوقیہ اہل علم کے نزدیک چالیس درہم کا ہوتا ہے تو بارہ اوقیہ چار سو اسی درہم ہوئے سو وہ
اگر نری روپیہ کے حساب سے ایکسو اکیس روپیہ آنہ ہوتے ہیں ، **باب** اگر کوئی شخص اپنی باندی کو آزاد کرے اور پھر اُس سے نکاح کرے تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث**
بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے قتادہ اور عبد العزیز بن صہیب سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو اور نکاح کیا اُس
اور ٹھہرایا آزاد کرنا اُسکا مہر اُسکا اور اس باب میں صفیہ سے بھی روایت ہے اور انس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ

ف۱ اگر کوئی عورت اپنی جان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشے تو حلال ہے آپکو اور بے مہر [illegible]
سب کا [illegible] ف۲ [illegible]
[illegible] ف۳ [illegible]
[illegible]
[illegible] ف۴ [illegible]
[illegible]

وهو قول الشافعي وأحمد وإسحاق وكره بعض أهل العلم أن يجعل عتقها صداقها حتى يجعل لها مهرا سوى العتق والقول الأول أصح **باب** ما جاء في الفضل في ذلك **حدثنا** هناد نا علي بن مسهر عن الفضل بن يزيد عن الشعبي عن أبي بردة بن أبي موسى عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة يؤتون أجرهم مرتين عبد أدى حق الله وحق مواليه فذلك يؤتى أجره مرتين ورجل كانت عنده جارية وضيئة فأدبها فأحسن أدبها ثم أعتقها ثم تزوجها يبتغي بذلك وجه الله فذلك يؤتى أجره مرتين ورجل آمن بالكتاب الأول ثم جاء الكتاب الآخر فآمن به فذلك يؤتى أجره مرتين **حدثنا** ابن أبي عمر نا سفيان عن صالح بن صالح وهو ابن حي عن الشعبي عن أبي بردة عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه حديث أبي موسى حديث صحيح وأبو بردة بن أبي موسى اسمه عامر بن عبد الله بن قيس وقد روى شعبة والثوري عن صالح بن صالح بن حي هذا الحديث **باب** ما جاء فيمن يتزوج المرأة ثم يطلقها قبل أن يدخل بها هل يتزوج ابنتها أم لا **حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن النبي صلى الله عليه وسلم قال أيما رجل نكح امرأة فدخل بها فلا يحل له نكاح ابنتها وإن لم يكن دخل بها فلينكح ابنتها وأيما رجل نكح امرأة فدخل بها أو لم يدخل بها فلا يحل له نكاح أمها **قال** أبو عيسى هذا حديث لا يصح من قبل إسناده وإنما رواه ابن لهيعة والمثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب والمثنى بن الصباح وابن لهيعة يضعفان في الحديث والعمل على هذا عند أكثر أهل العلم قالوا إذا تزوج الرجل امرأة ثم طلقها قبل أن يدخل بها حل له أن ينكح ابنتها وإذا تزوج الرجل الابنة فطلقها قبل أن يدخل بها لم يحل له نكاح أمها لقول الله تعالى وأمهات نسائكم وهو قول الشافعي وأحمد وإسحاق **باب** ما جاء فيمن يطلق امرأته ثلاثا فيتزوجها آخر فيطلقها قبل أن يدخل بها

اور یہی ہے قول امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ آزادی کو مہر ٹھہرانا مکروہ ہے یہاں تک کہ ٹھہرائے واسطے اُسکے مہر سوائے عتق کے اور پہلا قول زیادہ تر صحیح ہے **باب** آزاد کرکے نکاح کرنے کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو علی بن مسہر نے فضل بن یزید سے اُسنے روایت کی شعبی سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسیٰ سے اُسنے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی ہیں جنکو دوہرا ثواب ملیگا اول وہ غلام ہے جسنے خدا کا حق ادا اور اپنے مالکوں کا حق ادا کیا سو ملیگا اس شخص کو دوہرا ثواب ملیگا دوسرا وہ مرد ہے جسکے پاس ایک لونڈی خوبصورت ہے سو اُسنے اسکو ادب سکھایا سو بہت اچھی طرح اسکو ادب سکھایا پھر اسکو آزاد کیا پھر بعد اُسکے اُس سے نکاح کیا کہ چاہتا ہو رضامندی اللہ کی ساتھ اُسکے تو اُسکو بھی دوہرا ثواب ملیگا تیسرا وہ مرد ہے کہ ایمان لایا پہلی کتاب پر پھر اُتری دوسری کتاب سو اُسپر بھی ایمان لایا پس اُسکو بھی دوہرا ثواب ملیگا **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے صالح بن صالح سے اُسنے روایت کی شعبی سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسیٰ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل معنی اُسکے کے اور ابو موسیٰ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو بردہ کا نام عامر ہے اور تحقیق روایت کی شعبہ اور ثوری نے صالح بن صالح بن حی سے یہ حدیث

باب اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور پھر طلاق دے اُسکو پہلے صحبت کرنے سے تو پھر اُسکی بیٹی سے نکاح کرے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن لہیعہ نے عمرو بن شعیب سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ نکاح کرے کسی عورت سے پس صحبت کرے اُس سے پس نہیں حلال ہے واسطے اُسکے نکاح بیٹی اُسکی سے اور اگر اُس سے صحبت نہ کی ہو تو چاہیے کہ نکاح کرے اُسکی بیٹی سے اور جو مرد کہ نکاح کرے کسی عورت سے پس اگر صحبت کرے اس سے یا نہ صحبت کرے اُس سے پس نہیں حلال ہے اُسکو نکاح ماں اُسکی سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث اسناد کے رو سے صحیح نہیں اور سوا اسکے نہیں کہ روایت کیا ہے اسکو ابن لہیعہ اور مثنیٰ بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اور وہ دونوں ضعیف ہیں حدیث میں اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہیں کہ جب نکاح کرے مرد کسی عورت سے پھر طلاق دے اسکو پہلے دخول کرنے سے تو حلال ہے اسکو یہ کہ نکاح کرے بیٹی اُسکی سے اور جبکہ نکاح کرے مرد بیٹی کسی سے پھر طلاق دے اسکو پہلے صحبت کرنے سے تو نہیں حلال ہے اُسکو نکاح ماں اُسکی سے واسطے دلیل اس آیت کے کلام میں جسکا ترجمہ ہے اور مائیں عورتوں تمہاری کی اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا

باب اگر کوئی شخص طلاق دے عورت اپنی کو تین طلاق پھر نکاح کرے اُس سے کوئی اور آدمی پس طلاق دے اسکو صحبت کرنے سے پہلے تو اسکا کیا حکم ہے

لہ یعنے بعد طلاق کسی عورت کے یا بعد مرنے اُسکے کے اسواسطے کہ جمع کرنا ماں اور بیٹی کا درست نہیں ۱۲

حدثنا ابن ابی عمر واسحاق بن منصور قالا نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت جاءت امراة رفاعة القرظی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت انی کنت عند رفاعة فطلقنی فبت طلاقی فتزوجت عبد الرحمن بن الزبیر وما معه الا مثل هدبة الثوب فقال اتریدین ان ترجعی الی رفاعة لا حتی تذوقی عسیلته ویذوق عسیلتک وفی الباب عن ابن عمر وانس والرمیصا او الغمیصا وابی هریرة حدیث عائشة حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند عامة اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم ان الرجل اذا طلق امراته ثلاثا فتزوجت زوجا غیره فطلقها قبل ان یدخل بها انها لا تحل للزوج الاول اذا لم یکن جامع الزوج الآخر

باب ماجاء فی المحل والمحلل له **حدثنا** ابو سعید الاشج نا اشعث بن عبد الرحمن بن زبید الایامی نا مجالد عن الشعبی عن جابر بن عبد الله وعن الحارث عن علی قالا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن المحل والمحلل له وفی الباب عن ابن مسعود وابی هریرة وعقبة بن عامر وابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث علی وجابر حدیث معلول وهکذا روی اشعث بن عبد الرحمن عن مجالد عن عامر عن الحارث عن علی وعامر عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم وهذا حدیث لیس اسناده بالقائم لان مجالد بن سعید قد ضعفه بعض اهل العلم منهم احمد بن حنبل وروی عبد الله بن نمیر هذا الحدیث عن مجالد عن عامر عن جابر بن عبد الله عن علی وهذا قد وهم فیه ابن نمیر والحدیث الاول اصح وقد رواه مغیرة وابن ابی خالد وغیر واحد عن الشعبی عن الحارث عن علی **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو احمد نا سفیان عن ابی قیس عن هزیل بن شرحبیل عن عبد الله بن مسعود قال لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم المحل والمحلل له هذا حدیث حسن صحیح وابو قیس الاودی اسمه عبد الرحمن بن ثروان وقد روی هذا الحدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم من غیر وجه

حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی عمر اور اسحاق بن منصور نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے روایت کی عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ آئی عورت رفاعہ کی پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق میں تھی نزدیک رفاعہ کے یعنی اُسکے نکاح میں پس طلاق دی اُسنے مجھکو یعنی تین طلاقیں دیں اور نکاح کیا میں نے بعد اُسکے عبد الرحمن بن زبیر سے اور نہیں ساتھ اُسکے یعنی ستر اُسکا مگر مانند جھلی کپڑے کے یعنی عبد الرحمان نامرد ہے پس فرمایا حضرت نے کیا ارادہ رکھتی ہے تو پھر جانیکا طرف رفاعہ کے اُسنے کہا ہاں فرمایا حضرت نے نہیں جائز ہے تجھکو رجوع کرنا یہانتک کہ چکھے تو مزا اُسکا اور چکھے وہ مزا تیرا اور اس باب میں ابن عمر اور انس اور رمیصا اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ جب کوئی مرد طلاق دے عورت اپنی کو تین طلاقیں پس نکاح کرے وہ اور خاوند سے پس طلاق دے اُسکو وہ دوسرا پہلے صحبت کرنے سے تو نہیں حلال ہے وہ عورت واسطے خاوند پہلے کے جبتک دوسرے خاوند نے اُس سے صحبت کی ہو **باب** حلالہ کرنے والے کا اور جسکے واسطے حلالہ کیا گیا ہو کہ وہ مطعون ہے حدیث بیان کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا اُسنے خبر دی ہمکو اشعث بن عبد الرحمن بن زبید ایامی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مجالد نے شعبی سے اُسنے روایت کی جابر بن عبد اللہ اور حارث سے اُسنے علی سے کہا اُن دونوں نے کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ نکالنے والے کو اور جسکے واسطے حلالہ نکالا گیا۔ اور اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور عقبہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے علی اور جابر کی حدیث معلول ہے۔ اور اسیطرح روایت کی ہے اشعث نے مجالد سے اُسنے عامر سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے اور عامر نے جابر بن عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس حدیث کی اسناد قائم نہیں اسلیے کہ بعض اہل علم نے مجالد کو ضعیف کیا ہے منجملہ اُنکے سے ہیں احمد بن حنبل اور روایت کی عبد اللہ بن نمیر نے یہ حدیث مجالد سے اُسنے عامر سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے اُسنے علی سے اور وہم کیا ہے اس میں ابن نمیر نے اور پہلی حدیث زیادہ تر صحیح ہے اور تحقیق روایت کی ہے مغیرہ اور ابن ابی خالد وغیرہ نے شعبی سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے حدیث بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو احمد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے ابی قیس سے اُسنے روایت کی ہزیل سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلل کو اور محلل لہ کو یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو قیس کا نام عبد الرحمان ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث نبی صلعم سے کئی وجہ

---

[1] یعنی جب تک کہ دوسرا خاوند صحبت نہ کرے تب تک پہلے خاوند سے نکاح کرنا حلال نہیں اور یہ حدیث مشہور ہے دلالت کرتی ہے کہ پہلے خاوند کے لیے حلال ہونے کے واسطے عقد [illegible] اُس سے صحبت کرے اور حقیقت میں فقط دخول شرط ہے انزال شرط نہیں [illegible] منقول ہے کہ فقط نکاح کافی ہے [illegible] کہ جب کوئی کسی عورت [illegible] طلاق [illegible] شرط کرے کہ طلاق [illegible] اُسکو بعد صحبت کرنے کے حلال ہو جاوے [illegible] نکاح [illegible]

والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وعبد الله بن عمرو وغيرهم وهو قول الفقهاء من التابعين وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق وسمعت الجارود يذكر عن وكيع انه قال بهذا وقال ينبغي ان يرمى بهذا الباب من قول اصحاب الرأي قال وكيع وقال سفيان اذا تزوج الرجل المرأة ليحللها ثم بدا له ان يمسكها فلا يحل له ان يمسكها حتى يتزوجها بنكاح جديد **باب** ما جاء في نكاح المتعة **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن الزهري عن عبد الله والحسن ابني محمد بن علي عن ابيهما عن علي بن ابي طالب ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن متعة النساء وعن لحوم الحمر الاهلية زمن خيبر وفي الباب عن سبرة الجهني وابي هريرة حديث علي حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وانما روي عن ابن عباس شيء من الرخصة في المتعة ثم رجع عن قوله حيث اخبر عن النبي صلى الله عليه وسلم وامر اكثر اهل العلم على تحريم المتعة وهو قول الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق **حدثنا** محمود بن غيلان نا سفيان بن عقبة اخو قبيصة بن عقبة نا سفيان الثوري عن موسى بن عبيدة عن محمد بن كعب عن ابن عباس قال انما كانت المتعة في اول الاسلام كان الرجل يقدم البلدة ليس له بها معرفة فيتزوج المرأة بقدر ما يرى انه يقيم فتحفظ له متاعه وتصلح له شيئه حتى اذا نزلت الآية الا على ازواجهم او ما ملكت ايمانهم قال ابن عباس فكل فرج سواهما فهو حرام **باب** ما جاء من النهي عن نكاح الشغار **حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب نا بشر بن المفضل نا حميد وهو الطويل قال حدث الحسن عن عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا جلب

اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے رضی اللہ عنہم میں سے یعنی عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور عبداللہ بن عمرو وغیرہ انکے اور یہی ہے قول فقہاء کا تابعین سے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق اور سنا میں نے جارود سے ذکر کرتا تھا وکیع سے کہ انکا بھی یہی قول ہے اور کہا نہیں جائز ہے کہ دیکھا جاوے اس باب میں طرف قول اہل رائے کے وکیع نے کہا اور سفیان نے کہا جب کوئی نکاح کرے کسی عورت سے اس شرط سے کہ حلال کرے اسکو پہلے خاوند کے لیے پھر ظاہر ہوا اسکو یہ کہ روک رکھے اسکو یعنی زوجیت کی شرط والے نکاح میں بے طلاق دیے تو نہیں حلال ہے اسکو روکنا اسکا یہاں تک کہ عقد کرے اسکو ساتھ نکاح جدید کے **باب** نکاح متعہ کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی عمر نے انکو خبر دی ہم کو سفیان نے زہری سے انھوں نے روایت کی عبداللہ اور حسن دونوں بیٹوں محمد سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے علی بن ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ کرنے عورتوں سے اور کھانے گوشت گدھوں پالتو کے سے دن خیبر کے اور اس باب میں سبرہ جہنی اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور علی کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور سوا اسکے نہیں کہ ابن عباسؓ سے متعہ کی اجازت مروی ہے لیکن پھر رجوع کیا ابن عباسؓ نے اس قول اپنے سے جبکہ خبر دی اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ متعہ حرام ہے اور اکثر اہل علم کا یہی قول ہے کہ نکاح متعہ کا حرام ہے اور یہی ہے قول ثوری اور شافعی اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** بیان کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو سفیان بن عقبہ جو بھائی ہیں قبیصہ بن عقبہ کے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو سفیان ثوری نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے روایت کی محمد بن کعب سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہا کہ تھا نکاح متعہ مگر اول اسلام میں تھا مرد کہ آتا تھا ایک شہر میں کہ نہ ہوتی واسطے اُس کے اُس شہر میں آشنائی یعنی لوگوں سے کہ ٹھکانا دے اسکو کوئی پس نکاح کرتا ایک عورت سے بقدر اُس مدت کے کہ جانتا کہ ٹھیرونگا اس شہر میں پس نگہبانی کرتی وہ عورت واسطے اسباب اسکے کے اور پکاتی کھانا اسکا یہاں تک کہ اُتری یہ آیت مگر اوپر بیبیوں اپنی کے یا اوپر لونڈیوں اپنی کے ابن عباسؓ نے کہا کہ جو شرمگاہ ہے سوا ان دو کے یعنی بی بی اور لونڈی کی شرمگاہ کے سوا پس وہ حرام ہے **باب** نکاح شغار کے منع ہونے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن عبدالملک ابن ابی الشوارب نے کہا خبر دی ہم کو بشر بن مفضل نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو حمید نے اور وہ طویل ہیں انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن نے عمران بن حصینؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے نہیں جائز ہے جلب[شہ]

اور اسکو عمل ہو نشہ کہ کیا ہے جیسے کہ زانیہ کی خرچی کو مہر کہا ہے له یعنی [illegible]

[illegible] طلاق دینے سے پہلے [illegible] شہ نکاح متعہ کا باطل ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شہ جلب [illegible] زکوٰۃ [illegible] تکلیف ہو۔۔۔

ولا جنب ولا شغار في الاسلام ومن انتهب نهبة فليس منا هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن انس وابي ريحانة وابن عمر وجابر و معاوية وابي هريرة ووائل بن حجر **حدثنا** اسحاق بن موسى الانصاري نا معن نا مالك عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الشغار هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند عامة اهل العلم لا يرون نكاح الشغار والشغار ان يزوج الرجل ابنته على ان يزوجه الآخر ابنته او اخته ولا صداق بينهما وقال بعض اهل العلم نكاح الشغار مفسوخ ولا يحل وان جعل لهما صداقا وهو قول الشافعي واحمد واسحاق وروي عن عطاء ابن ابي رباح قال يقران على نكاحهما ويجعل لهما صداق المثل وهو قول اهل الكوفة **باب** ما جاء لا تنكح المرأة على عمتها ولا على خالتها **حدثنا** نصر بن علي الجهضمي نا عبد الاعلى نا سعيد بن ابي عروبة عن ابي حريز عن عكرمة عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان تزوج المرأة على عمتها او على خالتها **حدثنا** نصر بن علي نا عبد الاعلى عن هشام بن حسان عن ابن سيرين عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله وفي الباب عن علي وابن عمر و عبد الله بن عمرو وابي سعيد وابي امامة وجابر وعائشة وابي موسى وسمرة بن جندب **حدثنا** الحسن بن علي نا يزيد بن هارون نا داود بن ابي هند نا عامر عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان تنكح المرأة على عمتها والعمة على بنت اخيها او المرأة على خالتها او الخالة على بنت اختها ولا تنكح الصغرى على الكبرى ولا الكبرى على الصغرى حديث ابن عباس وابي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند عامة اهل العلم لا نعلم بينهم اختلافا انه لا يحل للرجل ان يجمع بين المرأة وعمتها او خالتها فان نكح امرأة على عمتها او خالتها او العمة

اور جنب اور شغار اسلام میں اور جو شخص کہ کوئی چیز اوچک کرے بھاگے بیچ ظلم کے تو وہ ہمسے نہیں یعنی ہمارے طریقہ پر نہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں انس اور ابی ریحانہ اور ابن عمر اور جابر اور معاویہ اور ابی ہریرہ اور وائل بن حجر سے بھی روایت ہے **حدیث** بیان کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو معن نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو مالک نے نافع سے اُنسے روایت کی ابن عمر سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک عام اہل علم کے کہتے ہیں کہ نکاح شغار درست نہیں اور شغار[1] یہ ہے کہ نکاح کر دے آدمی اپنی بیٹی کا کسی شخص سے اس شرط پر کہ نکاح کر دے اُس سے وہ دوسرا بیٹی اپنی کا یا بہن اپنی کا، اور مہر ہو ان میں کچھ مہر اور بعضے کہتے ہیں نکاح شغار باطل ہے درست نہیں اگرچہ اُن دونوں کے واسطے مہر مثل مقرر کیا جاوے[2] اور عطاء سے مروی ہے کہ برقرار رکھے جائیں وہ دونوں نکاح اپنے اور کیا جاوے واسطے اُنکے مہر مثل اور یہی ہے قول کوفہ والوں کا **باب** نہ نکاح کی جاوے کوئی عورت پھوپھی اپنی پر اور نہ خالہ اپنی پر **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو عبد الاعلیٰ نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو سعید بن ابی عروبہ نے ابی حریز سے اُنسے روایت کی عکرمہ سے اُنسے ابن عباس رضہ سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نکاح کی جاوے عورت اپنی پھوپھی پر اور نہ اپنی خالہ پر **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو عبد الاعلیٰ نے ہشام بن حسان سے اُنسے روایت کی ابن سیرین سے اُنسے ابی ہریرہ رضہ سے اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور اس باب میں علی اور ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی سعید اور ابی امامہ اور جابر اور عائشہ اور ابی موسیٰ اور سمرہ سے بھی روایت ہے **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو داؤد بن ابی ہند نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو عامر نے ابی ہریرہ رضہ سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ نکاح کی جاوے عورت اوپر پھوپھی اپنی کے یا بھتیجی اوپر بیٹی بھائی اپنے کے یا عورت اوپر خالہ اپنی کے یا خالہ اوپر بیٹی بہن اپنی کے اور نہ نکاح کی جاوے چھوٹی بڑی[3] پر اور نہ بڑی چھوٹی پر اور ابن عباس اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک عام اہل علم کے نہیں جانتے ہم درمیان اُن کے کچھ اختلاف یہ کہ نہیں حلال ہے مرد کو یہ کہ جمع کرے درمیان عورت کے اور پھوپھی اُسکی کے یا خالہ اُسکی کے پس اگر نکاح کرے کسی عورت سے اوپر پھوپھی اُسکی کے یا خالہ اُسکی کے یا نکاح کرے پھوپھی کو

---

[1] یہ نکاح بہ رسم جاہلیت میں کیا کرتے تھے اسلام میں اس سے ممانعت ہو گئی اور یہ نکاح امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک ہو جاتا ہے اور مہر مثل دینا آتا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ کے نزدیک یہ نکاح نہیں ہوتا ۔ [2] مہر مثل اسکو کہتے ہیں جو کہ عورت کی بہنوں اور پھوپھیوں اور ماسیوں وغیرہ کا مہر ہو۔ [3] چھوٹی سے مراد بھتیجی بھانجی ہے اور بڑی سے مراد پھوپھی اور خالہ ہے یعنی بھانجی اور بھتیجی کو پھوپھی اور خالہ پر نکاح کرنا منع ہے اور اسی طرح بھانجی اور بھتیجی کو پھوپھی اور خالہ پر موافقت [illegible]

او علی احدیهما فنکاح الاخری منهما مفسوخ وبه یقول عامة اهل العلم **قال** ابو عیسی ادرک الشعبی ابا هریرة وروی عنه وسالت محمدا عن هذا فقال صحیح **قال** ابو عیسی وروی الشعبی عن رجل عن ابی هریرة **باب** ما جاء فی الشرط عند عقدة النکاح **حدثنا** یوسف بن عیسی نا وکیع نا عبد الحمید بن جعفر عن یزید بن ابی حبیب عن مرثد بن عبد الله الیزنی ابی الخیر عن عقبة بن عامر الجهنی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان احق الشروط ان یوفی بها ما استحللتم به الفروج **حدثنا** ابو موسی محمد بن المثنی نا یحیی بن سعید عن عبد الحمید بن جعفر نحوه هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم منهم عمر بن الخطاب قال اذا تزوج الرجل امرأة وشرط لها ان لا یخرجها من مصرها فلیس له ان یخرجها وهو قول بعض اهل العلم وبه یقول الشافعی واحمد واسحاق وروی عن علی بن ابی طالب انه قال شرط الله قبل شرطها کانه رای للزوج ان یخرجها وان کانت اشترطت علی زوجها ان لا یخرجها وذهب بعض اهل العلم الی هذا وهو قول سفیان الثوری وبعض اهل الکوفة **باب** ما جاء فی الرجل یسلم وعنده عشر نسوة **حدثنا** هناد نا عبدة عن سعید بن ابی عروبة عن معمر عن الزهری عن سالم بن عبد الله عن ابن عمر ان غیلان بن سلمة الثقفی اسلم وله عشر نسوة فی الجاهلیة فاسلمن معه فامر النبی صلی الله علیه وسلم ان یتخیر منهن اربعا هکذا رواه معمر عن الزهری عن سالم عن ابیه وسمعت محمد بن اسماعیل یقول هذا حدیث غیر محفوظ والصحیح ما روی شعیب بن ابی حمزة وغیره عن الزهری قال حُدِّثت عن محمد بن سوید الثقفی ان غیلان بن سلمة اسلم وعنده عشر نسوة قال محمد وانما حدیث الزهری عن سالم عن ابیه ان رجلا من ثقیف طلق نساءه فقال له عمر

اور بیٹی بھائی یا بہن کی تو نکاح پچھلی کا اُن میں سے باطل ہے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں عام اہل علم کہا ابو عیسیٰ نے شعبی نے ابو ہریرہ رضؓ کو پایا ہے اور اُن سے روایت کی ہے اور میں نے بخاری کو اُس سے پوچھا تو کہا اُنھوں نے کہ صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ روایت کی شعبی نے ایک مرد سے اُنھوں نے ابی ہریرہ سے **باب نکاح باندھنے کے وقت شرط کرنے کا بیان** حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہم کو وکیع نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہم کو عبدالحمید بن جعفر نے یزید بن ابی حبیب سے اُنھوں نے روایت کی مرثد بن عبداللہ یزنی ابی الخیر سے اُنھوں نے عقبہ بن عامر جہنی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لائق ترین شرطوں کے کہ وفا کرو تم اُنکو وہ شرط ہے[1] کہ حلال کیں تم نے ساتھ اُسکے فرج کو ہم حدیث بیان کی ہم سے ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہم کو یحییٰ بن سعید نے عبدالحمید بن جعفر سے مثل اُسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے انھیں میں سے ہیں عمر فاروقؓ کہا کہ جب نکاح کرے مرد کسی عورت سے اور شرط کرے واسطے اُسکے یہ کہ نہ نکالے اُسکو شہر اپنے سے تو نہیں جائز ہے اُسکو یہ کہ نکالے اُسکو اور یہی ہے قول بعض اہل علم کا اور ساتھ اسی کے قائل ہیں امام شافعی اور احمد اور اسحاق اور حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہا کہ شرط اللہ کی مقدم ہے شرط عورت کی سے گویا کہ وہ جائز رکھتے ہیں یہ کہ نکالے اُسکو خاوند اُسکا اگرچہ شرط کی ہو اُسنے خاوند اپنے سے یہ کہ نہ نکالے اُسکو اور بعض اہل علم گئے ہیں طرف اُسکے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا **باب اگر کوئی شخص مسلمان ہوا اور اُسکے نکاح میں دس عورتیں ہوں تو اُنکو کیا کرے** حدیث بیان کی ہم سے ہناد نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہم کو عبدہ نے سعید بن ابی عروبہ سے اُنھوں نے روایت کی معمر سے اُنھوں نے زہری سے اُنھوں نے سالم بن عبداللہ سے اُنھوں نے ابن عمرؓ سے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی مسلمان ہوا اس حال میں کہ اُسکے نکاح میں دس عورتیں تھیں[2] جاہلیت میں سو وہ عورتیں بھی مسلمان ہو گئیں ساتھ اُسکے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اختیار کرے انھیں میں سے چار عورتوں کو یعنی اپنے نکاح میں رکھ لے اور جدا کر دے باقیوں کو ہم اسی طرح روایت کیا اُسکو معمر نے زہری سے اُنھوں نے سالم سے اُنھوں نے اپنے باپ سے اور سُنا میں نے امام بخاری سے کہتے تھے کہ یہ حدیث محفوظ نہیں ہے اور صحیح وہ ہے جو روایت کی شعیب بن ابی حمزہ وغیرہ نے زہری سے اُنھوں نے کہا حدیث بیان کیا گیا میں محمد بن سوید ثقفی سے کہ تحقیق غیلان بن سلمہ مسلمان ہوا اور پاس اُسکے دس عورتیں تھیں بخاری نے کہا اور سوا اسکے نہیں کہ حدیث زہری کی سالم سے اُنھوں نے اپنے باپ سے کہ ایک مرد نے ثقیف سے طلاق دی عورتوں اپنی کو پس عمر فاروقؓ نے کہا

---

[1] مراد شرطوں سے مہر ہیں یا تمام حقوق عورتوں کے جیسے کھانے پینے کپڑے کا خرچ دے اور رہنے کے لیے مکان دے اور اچھی طرح گذران کرے اور اگر اپنے شہر میں رہنے کی شرط کی ہو تو اسکا وفا کرنا لازم نہیں جیسا کہ متن میں مذکور ہے ۱۲

[2] اس سے معلوم ہوا کہ نکاح کافروں کا صحیح ہے جب مسلمان ہوں تو تجدید نکاح کی کچھ حاجت نہیں مگر جو اُنکے نکاح میں ایسی عورتیں ہوں کہ انکا جمع کرنا درست نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نہیں جائز ہے نکاح کرنا زیادہ چار عورتوں سے ۱۲ ع

لتراجعن نساءك او لارجمن قبرك كما رجم قبر ابي رغال والعمل على حديث غيلان بن سلمة عند اصحابنا منهم الشافعي واحمد واسحاق **باب** ما جاء في الرجل يسلم وعنده اختان **حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة عن ابي وهب الجيشاني انه سمع ابن فيروز الديلمي يحدث عن ابيه قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله اني اسلمت وتحتي اختان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اختر ايتهما شئت هذا حديث حسن غريب وابو وهب الجيشاني اسمه الديلم بن هوشع **باب** الرجل يشتري الجارية وهي حامل **حدثنا** عمر بن حفص الشيباني البصري نا عبد الله بن وهب نا يحيى بن ايوب عن ربيعة بن سليم عن بسر بن عبيد الله عن رويفع بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يسقي ماءه ولد غيره هذا حديث حسن وقد روي من غير وجه عن رويفع بن ثابت والعمل على هذا عند اهل العلم لا يرون للرجل اذا اشترى جارية وهي حامل ان يطأها حتى تضع وفي الباب عن ابن عباس وابي الدرداء والعرباض بن سارية وابي سعيد **باب** ما جاء في الرجل يسبي الامة ولها زوج هل يحل له وطؤها **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا عثمان البتي عن ابي الخليل عن ابي سعيد الخدري قال اصبنا سبايا يوم اوطاس ولهن ازواج في قومهن فذكروا ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فنزلت والمحصنت من النساء الا ما ملكت ايمانكم هذا حديث حسن وهكذا رواه الثوري عن عثمان البتي عن ابي الخليل عن ابي سعيد وابو الخليل اسمه صالح بن ابي مريم وروى همام هذا الحديث عن قتادة عن صالح

کہ البتہ رجوع کر تو عورتوں اپنی سے اور نہ سنگسار کرونگا میں قبر تیری کو جیسے کہ سنگسار کی گئی قبر ابی رغال کی اور عمل غیلان بن سلمہ کی حدیث پر ہے نزدیک اصحاب ہمارے کے انہیں میں سے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** اگر کوئی شخص مسلمان ہو اور اسکے نکاح میں دو بہنیں سگی ہوں تو اسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو ابن لہیعہ نے ابی وہب سے کہ اُنہے سُنا فیروز دیلمی سے کہ حدیث بیان کرتا تھا اپنے باپ سے کہا کہ آیا میں پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ تحقیق میں مسلمان ہوا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں سگی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اختیار کرلے اُن دونوں میں سے جسکو چاہے تو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو وہب جیشانی کا نام دیلم ابن ہوشع ہے۔ **باب** اگر کوئی شخص لونڈی خرید کرے اور وہ حاملہ ہو تو اُس سے صحبت کرے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے عمرو بن حفص نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن وہب نے انہے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن ایوب نے ربیعہ ابن سلیم سے انہے روایت کی بسر بن عبید اللہ سے اُنہے رویفع ابن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے تو نہ پلاوے پانی اپنا اولاد غیر اپنے کو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی رویفع ابن ثابت سے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ جب کوئی مرد لونڈی خرید کرے اُس حال میں کہ وہ حاملہ ہو تو نہ صحبت کرے اُس سے یہانتک کہ رکھے حمل اپنا۔ اور اس باب میں ابن عباس اور ابی درداء اور عرباض بن ساریہ اور ابی سعید سے بھی روایت ہے **باب** اگر کوئی شخص لونڈی کو بندی میں پکڑ کے لاوے اور واسطے اسکے خاوند ہو بیچ دار الحرب میں تو اُس سے صحبت کرلی درست ہے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو عثمان بتی نے ابی خلیل سے اُنہے روایت کی ابی سعید خدری سے کہ پائی ہمنے بندی دن اوطاس کے۔ کہ نام ہے ایک جگہ کا نزدیک طائف کے، اور واسطے اُنکے خاوند تھے اپنی قوم میں سو ذکر کی لوگوں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اتری یہ آیت۔ اور حرام کی گئیں ہیں تمپر عورتیں خاوند والیاں مگر وہ عورتیں کہ مالک ہوئی ہیں ہاتھ تمہارے کی یعنی جو لونڈیاں کہ دار الحرب سے پکڑ لائے ہوئی ہیں اور اُنکے خاوند دار الحرب میں موجود ہیں تو یہ لونڈیاں واسطے تمہارے حلال ہیں جبکہ گذر جاوے عدت اُنکی یعنی ایک حیض۔ یہ حدیث حسن ہے اور اسیطرح روایت کیا ہے اسکو ثوری نے عثمان بتی سے اُنہے ابی خلیل سے اُنہے ابی سعید سے اور ابو خلیل نام اُنکا صالح بن ابی مریم ہے اور روایت کی ہمام نے یہ حدیث قتادہ سے اُنہے صالح سے

مسئلہ امام شافعی اور مالک اور احمد کا مذہب ہے کہ اگر اسلام لاوے کوئی شخص اور اسکے نکاح میں دو بہنیں ہوں کہ وہ بھی اسلام لائی ہوں تو جائز ہے اسکو یہ کہ اختیار کرے ان دونوں میں سے جسکو چاہے پہلے نکاح کی ہو خواہ پیچھے کی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے یہ ہے کہ اگر دونوں سے نکاح اکٹھا کیا تھا تو نہیں ہے جواز اختیار کرنا کسیکو اور اگر آگے پیچھے کیا تھا تو پہلی نکاحی کو اختیار کرے اور دوسری کا رکھنا درست نہیں ۱۲ م ۲ یہ ہے کہ جو لونڈی عورتیں غنیمت میں پکڑی آئیں یا خرید کی ہوئی ہوں ۳ جو عورت کہ کسی کے نکاح میں ہو اس سے اور کسی کو نکاح کرنا درست نہیں مگر کافروں کی عورتیں کہ بندی ہوکر پکڑی آویں اور انکے خاوند دار الحرب میں موجود ہوں تو انکو اپنے تصرف میں لانا درست ہے جبکہ انکی عدت گذر جاوے یعنی ایک حیض یا بچہ جننا۔ اور ابن عباس یہ کہتے ہیں کہ لونڈی جب بیچی جاوے تو اسکا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور باقی سب علماء کہتے ہیں کہ اس کا نکاح نہیں ٹوٹتا ۱۲ ع ح ٭

ابی الخلیل عن ابی علقمة الهاشمی عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** بذلک عبد بن حمید نا حبان بن هلال نا همام **باب** ما جاء فی کراهیة مهر البغی **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابن شهاب عن ابی بکر بن عبد الرحمن عن ابی مسعود الانصاری قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ثمن الکلب ومهر البغی وحلوان الکاهن وفی الباب عن رافع بن خدیج وابی جحیفة وابی هریرة وابن عباس وحدیث ابی مسعود حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء ان لا یخطب الرجل علی خطبة اخیه **حدثنا** احمد بن منیع وقتیبة قالا نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال قتیبة یبلغ به وقال احمد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یبیع الرجل علی بیع اخیه ولا یخطب علی خطبة اخیه وفی الباب عن سمرة وابن عمر **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح قال مالک بن انس انما معنی کراهیة ان یخطب الرجل علی خطبة اخیه اذا خطب الرجل المرأة فرضیت به فلیس لاحد ان یخطب علی خطبته وقال الشافعی معنی هذا الحدیث لا یخطب الرجل علی خطبة اخیه هذا عندنا اذا خطب الرجل المرأة فرضیت به ورکنت الیه فلیس لاحد ان یخطب علی خطبته فاما قبل ان یعلم رضاها او رکونها الیه فلا باس ان یخطبها والحجة فی ذلک حدیث فاطمة بنت قیس حیث جاءت النبی صلی الله علیه وسلم فذکرت له ان ابا جهم بن حذیفة ومعاویة بن ابی سفیان خطباها فقال اما ابو جهم فرجل لا یرفع عصاه عن النساء واما معاویة فصعلوک لا مال له ولکن انکحی اسامة فمعنی هذا الحدیث عندنا والله اعلم ان فاطمة لم تخبره برضاها بواحد منهما ولو اخبرته لم یشر علیها بغیر الذی ذکرت **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داود انبانا شعبة قال اخبرنی ابو بکر بن ابی الجهم

ابی خلیل سے انہوں نے ابی علقمہ ہاشمی سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی ہم سے ساتھ اس کے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہم کو حبان بن ہلال نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو ہمام نے **باب** زنا کرنے والی عورت کی خرچی حرام ہے **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو لیث نے ابن شہاب سے انہوں نے روایت کی ابی بکر بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابی مسعود انصاری سے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مول کتے کے سے اور خرچی زنا کرنے والی عورت کے سے اور شیرینی کاہن کی[1] سے اور اس باب میں رافع بن خدیج اور ابی جحیفہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور ابی مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** نہ پیغام بھیجے نکاح کا اوپر پیغام بھائی اپنے کے **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن منیع اور قتیبہ نے ان دونوں نے کہا خبر دی ہم کو سفیان بن عیینہ نے زہری سے انہوں نے روایت کی سعید بن مسیب سے انہوں نے ابی ہریرہ سے قتیبہ نے کہا یہ حدیث مرفوع ہے اور احمد نے مرفوع نہیں کہا بلکہ قال رسول اللہ کہا یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بیع کرے کوئی مرد اوپر بیع بھائی اپنے کے اور نہ پیغام بھیجے مرد نکاح کا اوپر پیغام بھائی اپنے کے اور اس باب میں سمرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور کہا مالک بن انس نے سوا اس کے نہیں کہ مکروہ ہونے پیغام نکاح کا اوپر پیغام بھائی اپنے کے یہ ہے کہ جب پیغام بھیجے مرد نکاح کا کسی عورت کو اور وہ راضی ہو جاوے ساتھ اس کے تو نہیں جائز ہے واسطے کسی کے یہ کہ پیغام بھیجے نکاح کا اوپر پیغام اپنے بھائی کے اور شافعی رحمہ نے کہا کہ معنی اس حدیث کا نزدیک ہمارے یہ ہے کہ جب پیغام بھیجے نکاح کا کوئی مرد کسی عورت کو اور راضی ہو جاوے وہ ساتھ اس کے اور میل کرے طرف اس کے تو نہیں جائز ہے کسی کو یہ کہ پیغام بھیجے نکاح کا اوپر پیغام بھائی اپنے کے اور لیکن پہلے اس سے کہ معلوم ہو رضامندی اس کی اور میل کرنا اس کا طرف اس کے پس نہیں ہے کوئی ڈر کہ پیغام بھیجے اس کو نکاح کا اور دلیل اس میں حدیث فاطمہ بنت قیس کی ہے جبکہ آئی وہ پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو ذکر کیا آپ سے کہ تحقیق ابو جہم اور معاویہ بن ابی سفیان نے پیغام نکاح کا بھیجا ہے مجھ کو سو آپ نے فرمایا کہ ابو جہم تو ایسا مرد ہے کہ نہیں اٹھاتا لکڑی اپنی عورتوں سے اور لیکن معاویہ پس وہ محتاج ہے اس کے پاس کچھ مال نہیں ولیکن نکاح کر تو اسامہ کے ساتھ پس معنی اس حدیث کا نزدیک ہمارے اور اللہ خوب جانتا ہے وہ ہے کہ فاطمہ نے نہ خبر دی آپ کو ساتھ راضی ہونے اپنے کے ساتھ ایک کے ان دونوں میں سے پس اگر خبر دیتی وہ آپ کو تو نہ اشارہ کرتے آپ ساتھ غیر اس کے کہ ذکر کیا اس کو فاطمہ نے **حدیث** بیان کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو ابو داؤد نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے انہوں نے کہا خبر دی مجھ کو

ابو بکر بن ابی جہم نے

---

[1] کاہن اور نجومی کے پاس جانا حرام ہے اور کاہن اسکو کہتے ہیں جو آئندہ کی خبریں دے اور جو کوئی خبر دینے پر مٹھائی یا کپڑا یا کچھ لاتا ہے تو اس کے دینے سے سب حرام ہے اسکو حلوان کہتے ہیں اور حلوان کے معنی شیرینی کے ہیں ۱۲ فوز

قال دخلت انا وابو سلمة بن عبد الرحمن على فاطمة بنت قيس فحدثت ان زوجها طلقها ثلاثا ولم يجعل لها سكنى ولا نفقة قالت ووضع لي عشرة اقفزة عند ابن عم له خمسة شعير وخمسة بر قالت فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له قالت فقال صدق وامرني ان اعتد في بيت ام شريك ثم قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بيت ام شريك بيت يغشاه المهاجرون ولكن اعتدي في بيت ابن ام مكتوم فعسى ان تلقي ثيابك فلا يراك فاذا انقضت عدتك فجاء احد يخطبك فآذنيني فلما انقضت عدتي خطبني ابو جهم ومعاوية قالت فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال اما معاوية فرجل لا مال له واما ابو جهم فرجل شديد على النساء قالت فخطبني اسامة بن زيد فتزوجني فبارك الله لي في اسامة هذا حديث حسن صحيح وقد رواه سفيان الثوري عن ابي بكر بن ابي جهم نحو هذا الحديث وزاد فيه فقال لي النبي صلى الله عليه وسلم انكحي اسامة حدثنا بذلك محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان عن ابي بكر بن ابي الجهم بهذا **باب** ما جاء في العزل **حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب نا يزيد بن زريع نا معمر عن يحيى بن ابي كثير عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن جابر قال قلنا يا رسول الله انا كنا نعزل فزعمت اليهود انها الموؤدة الصغرى فقال كذبت اليهود ان الله اذا اراد ان يخلقه لم يمنعه وفي الباب عن عمر والبراء وابي هريرة وابي سعيد **حدثنا** قتيبة وابن ابي عمر قالا نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال كنا نعزل والقران ينزل حديث جابر حديث حسن صحيح وقد روي عنه من غير وجه وقد رخص قوم من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في العزل وقال مالك بن انس تستامر الحرة في العزل ولا تستامر الامة **باب** ما جاء في كراهية العزل **حدثنا** ابن ابي عمر وقتيبة قالا نا سفيان بن عيينة

کہا داخل ہوا میں اور ابو سلمہ فاطمہ بنت قیس پر سو حدیث بیان کی انہوں نے کہ ان کے خاوند نے تین طلاقیں دیں ان کو اور نہ کیا واسطے ان کے گھر اور نہ کچھ خرچ اور رکھیں واسطے میرے دس قفیز ابن عم کے نزدیک پانچ جو کے اور پانچ گیہوں کے کہا سو آئی میں پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا میں نے اسکو واسطے آپ کے فرمایا سچ کہا اس نے اور حکم کیا مجھ کو کہ عدت گذاروں بیچ گھر ام شریک کے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق گھر ام شریک کا ایک گھر ہے کہ آمد و رفت رکھتے ہیں اس گھر میں مہاجرین لیکن عدت گذار تو بیچ گھر ابن ام مکتوم کے پس قریب ہے کہ رکھے تو کپڑے اپنے یعنی بدن سے اتار کر تو نہ دیکھے گا وہ تجھ کو سو جب پوری ہو عدت تیری اور کوئی تجھ کو نکاح کا پیغام بھیجے تو میرے پاس آ سو جب میری عدت پوری ہوئی تو نکاح کا پیغام بھیجا مجھے ابو جہم اور معاویہ نے سو آئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا میں نے اسکو واسطے آپ کے سو فرمایا حضرت نے کہ ابو جہم تو سخت ہے [illegible] نہیں ہے مال واسطے اسکے کہا [illegible] نکاح کا پیغام بھیجا مجھ کو اسامہ نے پس نکاح کیا انہوں نے مجھ سے سو برکت دی اللہ نے واسطے میرے بیچ اسامہ کے [illegible] ایسی محبت ہوئی کہ لوگ مجھ پر رشک کیا کرتے تھے یہ حدیث حسن ہے صحیح اور تحقیق روایت کی سفیان ثوری نے ابی بکر بن ابی جہم سے [illegible] مانند اس حدیث کے اور زیادہ کیا [illegible] یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو فرمایا کہ نکاح کر تو اسامہ سے حدیث کی ہم کو ساتھ اسکے محمود بن غیلان نے کہا خبر دی ہم کو وکیع نے سفیان سے انہوں نے ابی بکر بن ابی جہم سے ساتھ اسی کے **باب** عزل کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا خبر دی ہم کو یزید بن زریع نے کہا خبر دی ہم کو معمر نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے روایت کی محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان سے انہوں نے جابر سے کہا کہا ہم نے یا رسول اللہ ہم عزل کیا کرتے ہیں سو یہود کہتے ہیں کہ یہ [illegible] زندہ گاڑنا چھوٹا ہے تو فرمایا حضرت نے کہ جھوٹ کہا یہود نے تحقیق اللہ جب ارادہ کرے پیدا کرنے کسی جی کا نہیں باز رکھتی اسکو کوئی چیز اور اس باب میں عمر اور براء اور ابی ہریرہ اور ابی سعید سے بھی روایت ہے **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ اور ابن ابی عمر نے دونوں نے کہا خبر دی ہم کو سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے روایت کی عطاء سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہا ہم عزل کرتے اس حال میں کہ قرآن اترتا تھا یعنی حضرت کے زمانہ میں اگر کوئی امر ممنوع ہوتا تو [illegible] حدیث جابر کی حسن ہے صحیح اور تحقیق روایت کی گئی ہے ان سے کئی وجہ سے اور ایک جماعت اہل علم کے اصحاب نبی [illegible] رخصت دیتے ہیں عزل کرنے میں اور مالک بن انس کہتے ہیں کہ [illegible] اور اگر لونڈی ہو تو اذن لینے کی کچھ حاجت نہیں بے اذن اس کے بھی عزل کرنا جائز ہے **باب** عزل کے مکروہ ہونے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی عمر و قتیبہ نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو سفیان بن عیینہ نے

لہ یعنی حالت پردہ کی [illegible] گھر میں کوئی آتا جاتا [illegible] عدت میں زینت کے کپڑے [illegible] عدت کے ایام میں باہر [illegible] [illegible] اس حدیث [illegible] اگر [illegible] دیکھے اسکو [illegible] [illegible] عورت کو دیکھنا [illegible] حدیث سے معلوم ہوا [illegible] عورت کا اجنبی کو [illegible]

عن ابن ابی نجیح عن مجاهد عن قزعة عن ابی سعید قال ذکر العزل عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لم یفعل ذلک احدکم زاد ابن ابی عمر فی حدیثه ولم یقل لا یفعل ذاک احدکم قالا فی حدیثهما فانها لیست نفس مخلوقة الا الله خالقها وفی الباب عن جابر حدیث ابی سعید حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن ابی سعید وقد کره العزل قوم من اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم.

باب ما جاء فی القسمة للبکر والثیب

حدثنا ابو سلمة یحیی بن خلف نا بشر بن المفضل عن خالد الحذاء عن ابی قلابة عن انس بن مالک قال لو شئت ان اقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ولکنه قال السنة اذا تزوج الرجل البکر علی امرأته اقام عندها سبعا واذا تزوج الثیب علی امرأته اقام عندها ثلاثا وفی الباب عن ام سلمة حدیث انس حدیث حسن صحیح وقد رفعه محمد بن اسحق عن ایوب عن ابی قلابة عن انس ولم یرفعه بعضهم والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم قالوا اذا تزوج الرجل امرأة بکرا علی امرأته اقام عندها سبعا ثم قسم بینهما بعد بالعدل واذا تزوج الثیب علی امرأته اقام عندها ثلاثا

باب ما جاء فی التسویة بین الضرائر

حدثنا ابن ابی عمر نا بشر بن السری نا حماد بن سلمة عن ایوب عن ابی قلابة عن عبد الله بن یزید عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقسم بین نسائه فیعدل ویقول اللهم هذه قسمتی فیما املک فلا تلمنی فیما تملک ولا املک حدیث عائشة هکذا رواه غیر واحد عن حماد بن سلمة عن ایوب عن ابی قلابة عن عبد الله بن یزید عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقسم ورواه حماد بن زید وغیر واحد عن ایوب عن ابی قلابة مرسلا ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقسم وهذا اصح من حدیث حماد بن سلمة ومعنی قوله لا تلمنی فیما تملک ولا املک

ابی نجیح سے اُنہوں نے روایت کی مجاہد سے انہوں نے قزعہ سے انہوں نے ابی سعید سے کہا کہ ذکر کیا گیا عزل نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا آپ نے کہ کیوں کرتا ہے اسکو ایک تمہارا اور ابن ابی عمر کی حدیث میں یہ زیادہ ہے کہ آپ نے یہ نہ فرمایا کہ نہ کرے اسکو کوئی تم میں سے اور دونوں نے اپنی حدیث میں کہا کہ پس تحقیق قصہ یہ ہے کہ نہیں کوئی جان پیدا کی گئی مگر کہ اللہ پیدا کرنے والا ہے اسکو اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے اور ابو سعید کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو سعید سے کئی طرح پر مروی ہے اور ایک جماعت اہل علم کی اصحاب وغیرہ سے اسی کو مکروہ کہتی ہے عزل کرنا کو **باب** کنواری اور بیوہ عورت کے لیے باری مقرر کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے ابو سلمہ نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے خالد حذاء سے انہوں نے روایت کی ابی قلابہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ کہا اگر چاہوں میں تو کہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی یہ حدیث مرفوع ہے ولیکن بات کہ کہا سنت یہ ہے کہ جب نکاح کرے کوئی مرد کنواری عورت سے شوہر دیدہ پر تو رہے پاس کنواری کے سات رات اور جب نکاح کرے بیوہ عورت سے اور پہلی عورت ایک ہے تو رہے پاس اُسکے تین رات اور اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے اور انس کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق مرفوع کیا ہے اسکو محمد بن اسحاق نے ایوب سے اُنہوں نے ابی قلابہ سے اُنہوں نے انس سے اور نہیں مرفوع کیا اسکو بعض نے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ جب نکاح کرے کوئی مرد کسی عورت کنواری سے اور پہلی عورت اپنی ہے تو رہے پاس اُسکے سات رات پھر باری مقرر کرے درمیان ان دونوں کے پیچھے اُسکے ساتھ عدل کے اور جب نکاح کرے بیوہ عورت سے تو رہے پاس اُسکے تین رات **باب** سوتوں کے درمیان برابری کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی عمر نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو بشر بن سری نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو حماد بن سلمہ نے ایوب سے اُنہوں نے روایت کی ابی قلابہ سے اُنہوں نے عبد اللہ بن یزید سے اُنہوں نے عائشہ سے کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے [illegible] اپنی بیبیوں میں اور عدل کرتے یعنی برابری کرتے درمیان اُنکے [illegible] تقسیم [illegible] ملامت کر مجھکو اُس چیز میں کہ تو مالک ہے اسکا اور نہیں مالک میں عائشہ کی حدیث کو اسیطرح بہت لوگوں نے [illegible] ابی قلابہ سے اُنہوں نے عبد اللہ بن یزید سے اُنہوں نے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے اور روایت کیا اسکو [illegible] ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے مرسل کہ تھے نبی صلعم تقسیم کرتے اور یہ زیادہ صحیح ہے حماد کی حدیث سے اور معنی اس قول کا [illegible]

[illegible] باری مقرر کرنی یعنی اُنکے پاس باری باری جانا واجب ہے اور ایک کی باری میں دوسرے کے گھر میں رات کو رہنا درست نہیں [illegible] رات میں جمع کرنا [illegible] اور اسی طرح واجب ہے برابری کرنی کھانے اور پہنانے میں اور صحبت میں [illegible] اور عورت کی طاقت سے زیادہ جماع کرنا جائز نہیں [illegible] کسی عورت [illegible] پاس سات رات [illegible] اور اگر وہ عورت بیوہ ہو تو [illegible] امام شافعی [illegible] امام ابو حنیفہ [illegible] کنواری اور بیوہ اور نئی اور پرانی [illegible] سب برابر ہیں کسی کے واسطے کوئی خصوصیت نہیں [illegible]

يعني بالحب والمودة كذا فسره بعض اهل العلم **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا همام عن قتادة عن النضر بن انس عن بشير بن نهيك عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا كانت عند الرجل امراتان فلم يعدل بينهما جاء يوم القيمة وشقه ساقط وانما اسند هذا الحديث همام بن يحيى عن قتادة ورواه هشام الدستوائي عن قتادة قال كان يقال ولا نعرف هذا الحديث مرفوعا الا من حديث همام **باب** ما جاء في الزوجين المشركين يسلم احدهما **حدثنا** احمد بن منيع وهناد قالا نا ابو معاوية عن الحجاج عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رد ابنته زينب على ابي العاص ابن الربيع بمهر جديد ونكاح جديد هذا حديث في اسناده مقال والعمل على هذا الحديث عند اهل العلم ان المراة اذا اسلمت قبل زوجها ثم اسلم زوجها وهي في العدة ان زوجها احق بها ما كانت في العدة وهو قول مالك بن انس والاوزاعي والشافعي واحمد واسحاق **حدثنا** هناد نا يونس بن بكير عن محمد بن اسحق قال ثني داود بن حصين عن عكرمة عن ابن عباس قال رد النبي صلى الله عليه وسلم ابنته زينب على ابي العاص بن الربيع بعد ست سنين بالنكاح الاول ولم يحدث نكاحا هذا حديث ليس باسناده باس ولكن لا نعرف وجه الحديث ولعله قد جاء هذا من قبل داود بن الحصين من قبل حفظه **حدثنا** يوسف بن عيسى نا وكيع نا اسرائيل عن سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس ان رجلا جاء مسلما على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم جاءت امراته مسلمة فقال يا رسول الله انها كانت اسلمت معي فردها عليه هذا حديث صحيح سمعت عبد بن حميد يقول سمعت يزيد بن هارون يذكر عن محمد بن اسحاق هذا الحديث وحديث الحجاج عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم رد ابنته على ابي العاص بن الربيع بمهر جديد ونكاح جديد فقال يزيد بن هارون حديث ابن عباس اجود اسنادا والعمل على حديث

سو مسکے نہیں کہ دل اس سے محبت اور مروت ہو کہ وہ اختیاری امر نہیں اسی طرح تفسیر کیا اسکو بعض اہل علم نے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے انہنے کہا خبر دی ہم کو عبد الرحمن بن مہدی نے انہنے کہا خبر دی ہمکو ہمام نے قتادہ سے انہنے نضر بن انس سے انہنے بشیر بن نہیک سے انہنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبکہ ہوں پاس کسی شخص کے دو بیویاں یعنی مثلا پھر وہ انصاف نکرے درمیان انکے تو وہ آئیگا دن قیامت کے اس حال میں کہ آدھا دھڑ اسکا گرا ہوا ہوگا اور سوا اسکے نہیں کہ مسند کیا ہے اس حدیث کو ہمام بن یحییٰ نے قتادہ سے اور روایت کیا ہے اسکو ہشام دستوائی نے قتادہ سے کہ کہا جاتا تھا اور نہیں پہچانی جاتی یہ حدیث مرفوع مگر حدیث ہمام سے **باب** اگر مرد عورت دونوں کافر ہوں اور دونوں میں سے ایک مسلمان ہو جاوے تو اسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن منیع اور ہناد نے ان دونوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے حجاج سے انہنے روایت کی عمرو بن شعیب سے انہنے اپنے باپ سے انہنے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دی بیٹی اپنی زینب کو ابی العاص کے ساتھ مہر جدید اور نکاح جدید کے یہ حدیث ہے اسکی اسناد میں کلام ہے اور عمل اوپر اس حدیث کے ہے نزدیک اہل علم کے کہ جب مسلمان ہووے عورت پہلے خاوند اپنے سے پھر مسلمان ہووے خاوند اسکا اور وہ عورت عدت میں اسکے ہو تو خاوند اسکا لائق ہے ساتھ اسکے جب تک کہ ہو وہ بیچ عدت میں اور یہی ہے قول مالک بن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحق کا **حدیث** بیان کی ہمکو ہناد نے انہنے کہا خبر دی ہمکو یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے انہنے کہا حدیث کی ہمکو داود بن حصین نے عکرمہ سے انہنے روایت کی ابن عباس سے کہ پھیر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹی اپنی زینب کو ابی العاص بن ربیع پر بعد چھ برس کے ساتھ نکاح پہلے کے اور نہ باندھا نکاح نیا اس حدیث کی سند کے ساتھ کچھ ڈر نہیں ولیکن نہیں پہچانتے ہم وجہ اس حدیث کی اور شاید کہ داود بن حصین کی طرف سے آئی ہو اسکے حافظہ کی وجہ سے **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے انہنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے انہنے کہا خبر دی ہمکو اسرائیل نے سماک بن حرب سے انہنے عکرمہ سے انہنے ابن عباس سے کہ تحقیق ایک مرد آیا مسلمان ہو کر بیچ زمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر آئی عورت اسکی مسلمان ہو کر سو اسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ تحقیق میری عورت میرے ساتھ مسلمان ہوئی تھی سو پھیر دیا حضرت نے اسکو اسکے خاوند پر یہ حدیث صحیح ہے سنا میں نے عبد بن حمید سے کہتا تھا سنا میں نے یزید بن ہارون سے کہ ذکر کرتا تھا محمد بن اسحاق سے یہ حدیث اور حدیث حجاج کی عمرو بن شعیب سے انہنے اپنے باپ سے انہنے اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دیا بیٹی اپنی کو ابی العاص بن ربیع کے ساتھ مہر جدید اور نکاح جدید کے پس یزید بن ہارون نے کہا کہ ابن عباس کی حدیث کی اسناد بہت کھری ہے اور عمل اوپر حدیث

۱؎ یعنی باری مقرر کرنی اور نفقہ مقرر کرنا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عمرو بن شعیب **باب** ما جاء في الرجل يتزوج المرأة فيموت عنها قبل ان يفرض لها **حدثنا** محمود بن غيلان نا زيد بن الحباب نا سفيان عن منصور عن ابراهيم عن علقمة عن ابن مسعود انه سئل عن رجل تزوج امرأة ولم يفرض لها صداقا ولم يدخل بها حتى مات فقال ابن مسعود لها مثل صداق نسائها لا وكس ولا شطط وعليها العدة ولها الميراث فقام معقل بن سنان الاشجعي فقال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في بروع بنت واشق امرأة منا مثل ما قضيت ففرح بها ابن مسعود وفي الباب عن الجراح **حدثنا** الحسن بن علي الخلال نا يزيد بن هارون وعبد الرزاق كلاهما عن سفيان عن منصور نحوه حديث ابن مسعود حديث حسن صحيح وقد روي عنه من غير وجه والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وبه يقول الثوري واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم علي بن ابي طالب وزيد بن ثابت وابن عباس وابن عمر اذا تزوج الرجل امرأة ولم يدخل بها ولم يفرض لها صداقا حتى مات قالوا لها الميراث ولا صداق لها وعليها العدة وهو قول الشافعي وقال لو ثبت حديث بروع بنت واشق لكانت الحجة فيما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم وروي عن الشافعي انه رجع بمصر عن هذا القول وقال بحديث بروع بنت واشق

ابواب الرضاع

باب ما جاء يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب

حدثنا احمد بن منيع نا اسمعيل بن ابراهيم نا علي بن زيد عن سعيد بن المسيب عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله حرم من الرضاع ما حرم من النسب وفي الباب عن عائشة وابن عباس وام حبيبة هذا حديث صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا مالك بن انس ح ونا اسحاق بن موسى الانصاري نا معن نا مالك عن عبد الله بن دينار عن سليمان بن يسار

عمرو بن شعیب سے ہے **باب** اگر کوئی مرد نکاح کرے کسی عورت سے پھر مر جاوے پہلے مہر مقرر کرنے کے تو اسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو زید بن حباب نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے منصور سے اُنہے ابراہیم سے اُنہے علقمہ سے اُنہے ابن مسعود سے کہ وہ پوچھے گئے حال ایک مرد کے کہ نکاح کیا اُسنے ایک عورت سے اور نہ مقرر کیا واسطے اُسکے مہر اور نہ صحبت کی اُس سے یہاں تک کہ مر گیا وہ سو ابن مسعود نے کہا کہ واسطے اُس عورت کے مہر ہے مانند مہر عورتوں قوم اپنی کے یعنی مہر مثل ہو نہ گھٹایا جاویگا نہ زیادہ اور اُسپر عدت ہے اور واسطے اُسکے میراث ہے سو معقل بن سنان کھڑے ہوئے اور کہا کہ فیصلہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق بروع بیٹی واشق کے جو ایک عورت ہے ہم میں سے مثل اُسکے جو فیصلہ کیا تو نے سو ابن مسعود اُس سے بہت خوش ہوئے **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون اور عبد الرزاق نے اُن دونوں نے روایت کی سفیان سے اُنہے منصور سے مثل اُسکے اور حدیث ابن مسعود کی صحیح ہے۔ اور کئی وجہ پر اُس سے مروی ہے اور عمل اوپر اسکے ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی قائل ہیں ثوری اور احمد اور اسحاق اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے کہتے ہیں انہیں میں سے ہیں علی بن ابی طالب اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور ابن عمر یہ کہ جب نکاح کرے مرد کسی عورت سے اور نہ صحبت کرے اُس سے اور نہ مقرر کیا ہو واسطے اُسکے مہر یہاں تک کہ مر گیا کہتے ہیں کہ واسطے اُسکے میراث ہے یعنی اُسکو میراث خاوند کی پہونچیگی اور نہیں ہے واسطے اُسکے مہر اور اُسپر عدت ہے یعنی وفات کی کہ چار مہینے اور دس دن ہیں اور یہی ہے قول امام شافعی کا اور کہا کہ اگر ثابت ہو جاوے حدیث بروع بیٹی واشق کی تو ہوگی دلیل بیچ اُسکے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور امام شافعی سے مروی ہے کہ اُنہے مصر میں یک قول سے رجوع کیا اور قائل ہوا ساتھ حدیث بروع بیٹی واشق کے

ابواب الرضاع

رضاعت کے بابوں کا بیان یعنی دودھ چونگنے کا بیان **باب** حرام ہوتی ہے بسبب دودھ پینے کے وہ چیز کہ حرام ہوتی ہے بسبب نسب کے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن ابراہیم نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو علی بن زید نے سعید بن مسیب سے اُنہے روایت کی علی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ نے حرام کی ہے دودھ پینے سے وہ چیز کہ حرام کی ہے نسب سے۔ اور اس باب میں عائشہ اور ابن عباس اور ام حبیبہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو مالک بن انس نے ح اور خبر دی ہمکو اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو معن نے اُنہے کہا خبر دی ہمکو مالک نے عبد اللہ بن دینار سے اُنہے روایت کی سلیمان بن یسار سے

---

[۱] یعنی اگر کوئی لڑکی یا لڑکا کسی عورت اجنبیہ کا دودھ پئے دو برس کی عمر کے اندر تو جو چیزیں کہ نسب کے علاقہ سے حرام ہوتی ہیں وہ دودھ پینے سے بھی حرام ہوتی ہیں اور نسب کے سبب سے سات عورتیں حرام ہیں ماں اور بیٹی اور بہن اور پھوپھی اور خالہ اور بھتیجی اور بھانجی پس یہ ساتوں عورتیں دودھ سے بھی حرام ہوتی ہیں پس حرام ہے دودھ پینے والے پر ماں باپ رضاعی اُسکے یعنی دودھ [illegible] سبب صحبت کرنے کے [illegible] بھائی [illegible] اور بہن رضاعی [illegible] اور بھتیجی اور بھانجا اُسکے [illegible] بھائی رضاعی اپنا چچا اُسکے [illegible] اور اُسکی بھتیجی [illegible] اور بھائی اور ماں رضاعی [illegible]

رضاعی کی خالہ اُسکی ہو گئی اور اسیطرح دوسرے رشتہ دار [illegible] سب عورتیں دودھ کے سبب سے حرام ہوتی ہیں جیسے کہ نسب کے سبب سے حرام ہوتی ہیں لیکن سب احکام نسب کے [illegible]

عن عروة بن الزبير عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله حرم من الرضاع ما حرم من الولادة هذا حديث حسن صحيح وفي علي حديث صحيح والعمل على هذا عند عامة اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم لا نعلم بينهم في ذلك اختلافا **باب** ما جاء في لبن الفحل **حدثنا** الحسن بن علي الخلال نا ابن نمير عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت جاء عمي من الرضاعة يستأذن علي فأبيت ان آذن له حتى استأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فليلج عليك فانه عمك قالت انما ارضعتني المرأة ولم يرضعني الرجل قال فانه عمك فليلج عليك هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم كرهوا لبن الفحل والاصل في هذا حديث عائشة وقد رخص بعض اهل العلم في لبن الفحل والقول الاول اصح **حدثنا** قتيبة نا مالك بن انس ح وثنا الانصاري نا معن نا مالك بن انس عن ابن شهاب عن عمرو بن الشريد عن ابن عباس انه سئل عن رجل له جاريتان ارضعت احداهما جارية والاخرى غلاما ايحل للغلام ان يتزوج الجارية فقال لا اللقاح واحد وهذا تفسير لبن الفحل وهذا الاصل في هذا الباب وهو قول احمد واسحاق **باب** ما جاء لا تحرم المصة ولا المصتان **حدثنا** محمد بن علي الصنعاني نا المعتمر بن سليمان قال سمعت ايوب يحدث عن عبد الله بن ابي مليكة عن عبد الله بن الزبير عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تحرم المصة ولا المصتان وفي الباب عن ام الفضل وابي هريرة والزبير وابن الزبير عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تحرم المصة ولا المصتان وروى محمد بن دينار عن هشام بن عروة عن ابيه عن عبد الله ابن الزبير عن الزبير عن النبي صلى الله عليه وسلم وزاد فيه محمد بن دينار عن الزبير عن النبي صلى الله عليه وسلم وهو غير محفوظ

سے عروہ بن زبیر سے انہوں نے عائشہ رضی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے حرام کی ہیں دودھ پینے سے وہ چیزیں جو حرام کی ہیں نسب سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علی کی حدیث بھی صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے نہیں جانتے ہم درمیان اُن کے اختلاف کچھ **باب** نر کے دودھ کا بیان **حدیث** بیان کی ہے حسن بن علی نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو ابن نمیر نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے باپ سے اُنہوں نے عائشہ سے کہا آئے چچا میرے دودھ کے ناتے کا اس حال میں کہ اجازت چاہی اُنہوں نے میرے پاس آنے کی پس انکار کیا میں نے اذن دینے سے یہاں تک کہ پوچھوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنا اُسکا میرے پاس درست ہے یا نہیں سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاہیے کہ داخل ہو تجھ پر یعنی آوے تیرے پاس کہ تحقیق وہ چچا تیرا ہے کہا اُنہوں نے سوا اسکے نہیں کہ دودھ پلایا مجھکو عورت نے اور نہیں دودھ پلایا مجھکو مرد نے فرمایا کہ تحقیق وہ چچا تیرا ہے چاہیے کہ آوے تیرے پاس یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ دودھ مرد کا مکروہ ہے یعنی دودھ پلانے والی عورت کے خاوند سے ملنا مکروہ ہے اور اصل اس باب میں عائشہ کی حدیث ہے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ دودھ کے ناتے والی کو مرد سے ملنا درست ہے اور پہلا قول زیادہ تر صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو مالک بن انس نے ح اور خبر دی ہمکو انصاری نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو معن نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو مالک بن انس نے ابن شہاب سے اُنہوں نے روایت کی عمرو بن شرید سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہ وہ پوچھے گئے حکم ایک مرد کے کہ واسطے اُسکے دو عورتیں ہیں کہ دودھ پلایا ان دونوں میں سے ایک نے ایک لڑکی کو اور دوسری نے ایک لڑکے کو کیا حلال ہے واسطے اُس لڑکے کے کہ نکاح کرے اُس لڑکی سے سو اُنہوں نے کہا نہیں جائز ہے کہ نطفہ ایک ہے اور یہ ہے تفسیر لبن فحل کی اور یہ حدیث اصل ہے اس باب میں اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا **باب** نہیں حرام کرتا نکاح کو ایک بار دودھ پینا اور دو بار دودھ پینا یعنی ایک بار چوسنا اور دو بار چوسنا **حدیث** بیان کی ہے محمد بن علی صنعانی نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو معتمر بن سلیمان نے کہا سنا میں نے ایوب سے حدیث بیان کرتا تھا عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے اُنہوں نے روایت کی عبد اللہ بن زبیر سے اُنہوں نے عائشہ رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حرام کرتا یعنی نکاح کو ایک بار دودھ چوسنا اور دو بار دودھ چوسنا اور اس باب میں ام الفضل اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور زبیر اور ابن زبیر نے عائشہ سے روایت کی ہے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں حرام کرتا ایکبار کا دودھ چوسنا اور دو بار کا دودھ چوسنا اور روایت کی محمد بن دینار نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عبد اللہ بن زبیر سے اُنہوں نے نبی صلعم سے اور زیادہ کیا ہے اس میں محمد بن دینار نے واسطہ زبیر کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ محفوظ نہیں

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک بار دودھ چوسنا حرام نہیں کرتا ہے اور یہی مذہب ہے بعض علما کا اور بعضے کہتے ہیں کہ پانچ بار چوسنا حرام کرتا ہے یہ قول حضرت عائشہ کا ہے اور یہی ہے قول امام شافعی اور اسحاق کا بعضے کہتے ہیں کہ مطلق دودھ چوسنا حرام کرتا ہے یہ قول مالک اور اوزاعی اور امام ابو حنیفہ وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا ہے ۱۲

والصحيح عند اهل الحديث حديث ابن ابي مليكة عن عبد الله بن الزبير عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم حديث عائشة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وقالت عائشة انزل في القرآن عشر رضعات معلومات فنسخ من ذلك خمس وصار الى خمس رضعات معلومات فتوفي رسول الله صلى الله عليه وسلم والامر على ذلك حدثنا بذلك اسحق بن موسى الانصاري نا معن نا مالك عن عبد الله بن ابي بكر عن عمرة عن عائشة بهذا وبهذا كانت عائشة تفتي وبعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم وهو قول الشافعي واسحاق وقال احمد بحديث النبي صلى الله عليه وسلم لا تحرم المصة ولا المصتان وقال ان ذهب ذاهب الى قول عائشة في خمس رضعات فهو مذهب قوي وجبن عنه ان يقول فيه شيئا وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم يحرم قليل الرضاع وكثيره اذا وصل الى الجوف وهو قول سفيان الثوري ومالك بن انس والاوزاعي وعبد الله بن المبارك ووكيع واهل الكوفة **باب** ما جاء في شهادة المراة الواحدة في الرضاع حدثنا علي بن حجر نا اسمعيل بن ابراهيم عن ايوب عن عبد الله بن ابي مليكة قال ثني عبيد بن ابي مريم عن عقبة بن الحارث قال سمعته من عقبة لكني لحديث عبيد احفظ قال تزوجت امرأة فجاءتنا امرأة سوداء فقالت اني قد ارضعتكما فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت تزوجت فلانة بنت فلان فجاءتنا امرأة سوداء فقالت اني قد ارضعتكما وهي كاذبة قال فاعرض عني قال فاتيته من قبل وجهه فقلت انها كاذبة قال وكيف بها وقد زعمت انها قد ارضعتكما دعها عنك حديث عقبة بن الحارث حديث حسن صحيح وقد روى غير واحد هذا الحديث عن ابن ابي مليكة

اور صحیح اہل حدیث کے نزدیک حدیث ابن ابی ملیکہ کی ہے جو عبد اللہ بن زبیر سے روایت کی انہوں نے عائشہ رض سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عائشہ رض کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہا عائشہ نے کہ اترا گیا قرآن میں دس بار دودھ پینا کہ یقیناً معلوم ہو سو وہ اسکا منسوخ کیا گیا اس سے پانچ بار دودھ پینا اور ہوا اس طرف کہ پانچ بار دودھ پینے کے کہ یقیناً معلوم ہو۔ وجود اسکا سو وفات کیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امر اسی پر تھا حدیث بیان کی ہمسے اسحاق بن موسی انصاری نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو معن نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو مالک نے عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت کی عمرہ سے انہوں نے عائشہ سے ساتھ اسکے اور ساتھ اسی کے تھیں عائشہ رض فتوی دیتیں اور بعض بیویاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہی ہے قول شافعی اور اسحاق کا اور قائل ہے احمد ساتھ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہیں حرام کرتا ایک بار دودھ چوسنا اور نہ دو بار دودھ چوسنا اور کہا احمد نے جاوے اگر کوئی جانے والا طرف قول عائشہ کے یعنی پانچ بار دودھ پینے کے تو وہ مذہب قوی ہے اور نامردی کی ہے انہوں نے یعنی آپ نے کوئی چیز اس میں حجت کرنی درست نہیں اور کہا بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ مطلق دودھ چوسنا حرام کرتا ہے نکاح کو خواہ تھوڑا ہو خواہ بہت ہو جب پہنچے طرف پیٹ کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور عبد اللہ ابن مبارک اور وکیع اور اہل کوفہ کا **باب** دودھ پلانے میں ایک عورت کے گواہی دینے کا بیان یعنی ایک عورت کی مقبول ہے یا نہیں حدیث بیان کی ہمسے علی بن حجر نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے انہوں نے کہا حدیث کی مجھکو عبید بن ابی مریم نے عقبہ بن حارث سے اور کہا سنا میں نے اسکو عقبہ سے لیکن میں عبید کی حدیث خوب یاد رکھتا ہوں کہا کہ نکاح کیا میں نے ایک عورت سے سو آئی ہمارے پاس ایک عورت کالی اور کہا اسنے تحقیق دودھ پلایا ہے میں نے تم دونوں کو سو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا سو میں نے عرض کی کہ نکاح کیا تھا میں نے فلانی عورت فلانے کی بیٹی سے سو آئی ہمارے پاس ایک عورت کالی اور کہا اسنے کہ تحقیق دودھ پلایا ہے میں نے تم دونوں کو اور وہ جھوٹ کہتی ہے کہا کہ پس منہ پھیرا حضرت نے مجھسے سو آیا میں طرف منہ آپ کے سامنے سو میں نے کہا کہ وہ جھوٹ کہتی ہے سو فرمایا حضرت نے کہ کس طرح نکاح میں رکھیگا تو اسکو بحال یہ کہ تحقیق کہتی ہے وہ کہ دودھ پلایا اسنے تم دونوں کو بس چھوڑ دے اسکو آپ سے حدیث عقبہ بن حارث کی حسن ہے صحیح ہے اور تحقیق روایت کی بہت لوگوں نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ

پہلے حکم یہ تھا کہ دس بار دودھ چوسنا حرام کرتا ہے اس سے کم نہیں پھر یہ حکم منسوخ ہوا اور تلاوت بھی منسوخ ہوئی اور حکم ہوا کہ پانچ بار پینا حرام کرتا ہے پھر رہا قرآن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی قرأت میں اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک حکم اسکا باقی ہے اور تلاوت منسوخ اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اسکا حکم بھی منسوخ ہے اور یہی قول اسحاق سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک عورت کی گواہی رضاعت میں مقبول ہے اور امام ابو حنیفہ اور اکثر علماء رحمہم اللہ کے نزدیک ثبوت دودھ پلانے کا دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں عادل سے ہوتا ہے

عن عقبة بن الحارث ولم يذكر فيه عن عبيد بن ابي مريم ولم يذكر فيه دعها عنك والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم اجازوا شهادة المراة الواحدة في الرضاع وقال ابن عباس تجوز شهادة امراة واحدة في الرضاع وتؤخذ يمينها وبه يقول احمد واسحاق وقال بعض اهل العلم لا تجوز شهادة امراة واحدة في الرضاع حتى يكون اكثر وهو قول الشافعي وعبد الله ابن ابي مليكة هو عبد الله بن عبيد الله بن ابي مليكة ويكنى ابا محمد وكان عبد الله بن الزبير قد استقضاه على الطائف وقال ابن جريج عن ابن ابي مليكة ادركت ثلاثين من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم سمعت الجارود بن معاذ يقول سمعت وكيعا يقول لا تجوز شهادة امراة واحدة في الرضاع في الحكم ويفارقها في الورع **باب** ما جاء ان الرضاعة لا تحرم الا في الصغر دون الحولين **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحرم من الرضاع الا ما فتق الامعاء في الثدي وكان قبل الفطام هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان الرضاعة لا تحرم الا ما كان دون الحولين وما كان بعد الحولين الكاملين فانه لا يحرم شيئا وفاطمة بنت المنذر بن الزبير بن العوام وهي امراة هشام بن عروة **باب** ما يذهب مذمة الرضاع **حدثنا** قتيبة نا حاتم بن اسمعيل عن هشام بن عروة عن ابيه عن حجاج ابن حجاج الاسلمي عن ابيه انه سال النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما يذهب عني مذمة الرضاع فقال غرة عبد او امة هذا حديث حسن صحيح هكذا رواه يحيى بن سعيد القطان وحاتم بن اسمعيل وغير واحد عن هشام بن عروة عن ابيه عن حجاج ابن حجاج عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى سفيان بن عيينة عن هشام بن عروة عن ابيه عن حجاج بن ابي حجاج عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم وحديث ابن عيينة غير محفوظ والصحيح ما روى هؤلاء عن هشام بن عروة عن ابيه وهشام بن عروة يكنى ابا المنذر وقد ادرك جابر بن عبد الله وقال معنى قوله ما يذهب عني مذمة الرضاع يقول انما يعني

اُسے عقبہ بن حارث سے اور نہیں ذکر کیا اسمیں واسطہ عبید ابن ابی مریم کا۔ اور نہیں ذکر کیا اسمیں کہ چھوڑ دے اسکو۔ اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے حضرت کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ ایک عورت کی گواہی دودھ پلانے کے ثبوت میں کافی ہے۔ اور ابن عباس نے کہا کہ دودھ کے مقدمہ میں ایک عورت کی گواہی جائز ہے اور لی جاوے قسم اُسکی اور ساتھ اسی کے قائل ہیں احمد اور اسحاق۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ دودھ کے مقدمہ میں ایک عورت کی گواہی جائز نہیں اور اس سے دودھ پلانے کا ثبوت نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ بہت ہوں اور یہی ہے قول شافعی کا۔ اور عبد اللہ بن ابی ملیکہ وہ عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ ہیں اور کنیت اُنکی ابو محمد ہے۔ اور عبد اللہ بن زبیر نے اُنکو طائف پر قاضی کیا تھا۔ اور ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی کہ پایا میں نے تیس آدمیوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے سُنا میں نے جارود بن معاذ سے کہتے تھے سُنا میں نے وکیع سے کہتا تھا کہ دودھ کے مقدمہ میں ایک عورت کی گواہی مقبول نہیں حکم میں اور جدا کرے اُسکو از روئے احتیاط کے **باب** دودھ پینا نہیں حرام کرتا مگر چھوٹی عمر میں کم دو برس سے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے روایت کی فاطمہ بنت منذر سے اُنہوں نے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حرام کرتی دودھ پینے کی کوئی قسم مگر وہ قسم کہ کھولے انتڑیوں کو بیچ پینے چھاتی کے اور ہووے پہلے دودھ چھڑانے کے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ دودھ پینا نہیں حرام کرتا مگر وہ کہ ہووے اندر دو برس کے اور وہ دودھ پینا کہ ہووے بعد دو برس کامل کے تو نہیں حرام کرتا کسی چیز کو اور فاطمہ بنت منذر بن زبیر بن عوام وہ جورو ہیں ہشام بن عروہ کی **باب** کیا چیز ہے کہ دودھ پینے کا حق دور کرے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حاتم بن اسمعیل نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اُنہوں نے حجاج بن حجاج اسلمی سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہ تحقیق سوال کیا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سو کہا یا حضرت کیا چیز دور کرتی ہے مجھسے حق دودھ کو فرمایا بردہ یعنی غلام ہو یا لونڈی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی طرح روایت کیا اسکو یحیی بن سعید قطان اور حاتم بن اسمعیل وغیرہ نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے حجاج ابن حجاج سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے حضرت صلعم سے۔ اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے حجاج بن ابی حجاج سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے نبی صلعم سے۔ اور سفیان بن عیینہ کی حدیث محفوظ نہیں اور صحیح وہ ہے جو روایت کی اُن لوگوں نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے۔ اور ہشام بن عروہ کی کنیت ابو المنذر ہے تحقیق پایا اُنہوں نے جابر بن عبد اللہ کو اور کہا معنی اس حدیث کے سوا اسکے نہیں یہ کہ ادا ہو اُس سے حق دودھ پلانے کا ہے یعنے

ذمام الرجل عندها يقول اذا اعطيت المرضعة عبدا او امة فقد قضيت ذمامها ويروى عن ابي الطفيل قال كنت جالسا مع النبي صلى الله عليه وسلم اذ اقبلت امرأة فبسط النبي صلى الله عليه وسلم رداءه حتى قعدت عليه فلما ذهبت قيل هذه كانت ارضعت النبي صلى الله عليه وسلم

باب ما جاء في الامة تعتق ولها زوج **حدثنا** علي بن حجر نا جرير بن عبد الحميد عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كان زوج بريرة عبدا فخيرها النبي صلى الله عليه وسلم فاختارت نفسها ولو كان حرا لم يخيرها **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت كان زوج بريرة حرا فخيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث عائشة حديث حسن صحيح هكذا روى هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كان زوج بريرة عبدا وروى عكرمة عن ابن عباس قال رأيت زوج بريرة وكان عبدا يقال له مغيث وهكذا روي عن ابن عمر والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وقالوا اذا كانت الامة تحت الحر فاعتقت فلا خيار لها وانما يكون لها الخيار اذا اعتقت وكانت تحت عبد وهو قول الشافعي واحمد واسحاق وروى غير واحد عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت كان زوج بريرة حرا فخيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم وروى ابو عوانة هذا الحديث عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة في قصة بريرة قال الاسود وكان زوجها حرا والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من التابعين ومن بعدهم وهو قول سفيان الثوري واهل الكوفة **حدثنا** هناد نا عبدة عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس ان زوج بريرة كان عبدا اسود لبني المغيرة يوم اعتقت بريرة والله لكاني به في طرق المدينة ونواحيها وان دموعه لتسيل على لحيته يترضاها لتختاره فلم تفعل هذا حديث حسن صحيح وسعيد بن ابي عروبة هو سعيد بن مهران ويكنى ابا النضر

نے آپ نے فرمایا کہ جب دیا تو نے دودھ پلانے والی کو غلام یا لونڈی تو ادا کیا تو نے حق اسکا۔ اور ابی طفیل سے مروی ہے کہا کہ تھا میں بیٹھا ہوا ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہان آئی ایک عورت یعنی حضرت حلیمہ جسنے آپ کو دودھ پلایا تھا سو بچھا دی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چادر اپنی یعنی انکی تعظیم اور خوش کرنے کو سو بیٹھ گئی وہ چادر پر سو جب چلی گئی وہ کسی جگہ یعنی اور لوگوں نے تعجب کیا اس معاملے سے کہا گیا کہ اس عورت نے دودھ پلایا تھا نبی صلعم کو **باب** اگر کوئی لونڈی آزاد کی جاوے اور واسطے اسکے خاوند ہو تو اسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُنّے کہا حدیث کی ہمسے جریر بن عبد الحمید نے ہشام بن عروہ سے اُنّے اپنے باپ سے اُنّے عائشہ رضہ سے کہ تھا خاوند بریرہ کا غلام سو اختیار دیا اُسکو نبی صلعم نے اس سے نکاح رکھنے کا سو اختیار کیا اُسنے نفس اپنے کو اور اگر ہوتا خاوند اُسکا آزاد تو نہ اختیار دیتے نبی صلعم اسکو **حدیث** بیان کی ہمسے ہنّاد نے اُنّے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُنّے روایت کی ابراہیم سے اُنّے اسود سے اُنّے عائشہ رضہ سے کہا کہ تھا خاوند بریرہ کا آزاد سو اختیار دیا اسکو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت عائشہ رضہ کی حدیث حسن صحیح ہے اسی طرح روایت کی ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اُنّے عائشہ رضہ سے کہ تھا خاوند بریرہ کا غلام۔ اور روایت کی عکرمہ نے ابن عباس سے کہا کہ دیکھا میں نے خاوند بریرہ کا کو اور تھا وہ غلام کہ جاتا تھا اُسکو مغیث اور اسی طرح روایت کی گئی ہے ابن عمر سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور کہتے ہیں کہ اگر لونڈی آزاد کے نکاح میں ہو تو آزاد کیجاوے وہ تو نہیں ہے کوئی اختیار اُسکو بیچ رکھنے یا نہ رکھنے نکاح کے اور سوا اسکے نہیں کہ ہوتا ہے واسطے اُسکے اختیار جب کہ آزاد کیجاوے اور ہووے نکاح میں غلام کے اور یہی ہے قول امام شافعی اور احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا اور روایت کی ہے بہت لوگوں نے اعمش سے اُنّے ابراہیم سے اُنّے اسود سے اُنّے عائشہ رضہ سے کہا کہ تھا خاوند بریرہ کا آزاد ہو اختیار دیا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور روایت کی ابو عوانہ نے یہ حدیث اعمش سے اُنّے ابراہیم سے اُنّے اسود سے اُنّے عائشہ سے بیچ قصہ بریرہ کے کہا اسود نے اور تھا خاوند اسکا آزاد اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے تابعین میں سے اور جو انکے بعد ہیں اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُنّے کہا خبر دی ہمکو عبدہ نے سعید سے اُنّے روایت کی ابو عروبہ سے اور قتادہ سے اُنھوں نے عکرمہ سے اُنّے ابن عباس سے کہا کہ تحقیق خاوند بریرہ کا تھا غلام کالا واسطے بنی مغیرہ کے اُسدن کہ آزاد کی گئی بریرہ قسم ہے خدا کی البتہ دیکھا تھا میں نے اُسکو بیچ راہوں مدینے کے اور طرفوں اُسکے کے اور اسکے آنسو بہتے تھے اوپر داڑھی اسکی کے راضی کرتا تھا اُسکو تاکہ اختیار کرے وہ اُسکو سو نہ اختیار کیا بریرہ نے اسکو یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سعید بن ابی عروبہ وہ سعید بن مہران ہے اور کنیت اُسکی ابو النضر ہے

---

[1] یہ مذہب امام شافعی کا ہے اور امام ابو حنیفہ صاحب کے نزدیک ہر حال میں اختیار ہے خواہ خاوند اسکا آزاد ہو یا غلام ہو۔

باب ما جاء ان الولد للفراش **حدثنا** احمد بن منیع نا سفیان عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الولد للفراش وللعاهر الحجر وفی الباب عن عمر وعثمان وعائشة وابی امامة وعمرو بن خارجة وعبد الله بن عمرو والبراء بن عازب وزید بن ارقم حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح وقد رواه الزهری عن سعید بن المسیب وابی سلمة عن ابی هریرة والعمل علی هذا عند اهل العلم **باب** ما جاء فی الرجل یری المرأة فتعجبه **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الاعلی بن عبد الاعلی نا هشام بن ابی عبد الله وهو الدستوائی عن ابی الزبیر عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم رأی امرأة فدخل علی زینب فقضی حاجته وخرج وقال ان المرأة اذا اقبلت اقبلت فی صورة شیطان فاذا رأی احدکم امرأة فاعجبته فلیأت اهله فان معها مثل الذی معها وفی الباب عن ابن مسعود حدیث جابر حدیث حسن صحیح غریب وهشام بن ابی عبد الله هو صاحب الدستوائی هو هشام بن سنبر **باب** ما جاء فی حق الزوج علی المرأة **حدثنا** محمود بن غیلان نا النضر بن شمیل نا محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لو کنت امرا احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها وفی الباب عن معاذ بن جبل وسراقة بن مالک بن جعشم وعائشة وابن عباس وعبد الله بن ابی اوفی وطلق بن علی وام سلمة وانس وابن عمر حدیث ابی هریرة حدیث حسن غریب من هذا الوجه من حدیث محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة **حدثنا** هناد نا ملازم بن عمرو حدثنی عبد الله بن بدر عن قیس بن طلق عن ابیه طلق بن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا الرجل دعا زوجته لحاجته فلتأته وان کانت علی التنور هذا حدیث حسن غریب

باب اس بیان میں کہ فرزند واسطے صاحب فراش کے ہے **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن منیع نے اُنہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے زہری سے اُنہوں نے سعید بن مسیب سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکا واسطے صاحب فراش کے ہے یعنی مالک کے اور واسطے زنا کرنے والے کے پتھر ہے یعنی محرومی ہے اور اس باب میں عمر اور عثمان اور عائشہ اور ابی امامہ اور عمرو بن خارجہ اور عبد اللہ بن عمرو اور براء بن عازب اور زید بن ارقم سے بھی اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا ہے اسکو زہری نے سعید بن مسیب سے اور ابی سلمہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اور اوپر اسی کے عمل ہے نزدیک اہل علم کے **باب** اگر دیکھے کسی عورت کو اور خوش آئے اسکو تو کیا کرے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ نے اُنہوں نے ہشام بن عبد اللہ سے جو دستوائی ہیں اُنہوں نے ابی الزبیر سے اُنہوں نے جابر سے کہ تحقیق نبی صلعم نے دیکھا ایک عورت کو سو داخل ہوئے آپ زینب پر پس ادا کی حاجت اپنی اور باہر آئے اور فرمایا کہ عورت جب سامنے آتی ہے تو آتی ہے بیچ صورت شیطان کے سو جب دیکھے ایک تمہارا کسی عورت کو اور خوش لگے اسکو تو چاہیے کہ صحبت کرے بیوی اپنی سے پس تحقیق جو چیز کہ اُسکے ساتھ ہے اسکے ساتھ بھی ہے یعنی شرمگاہ اور اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت آئی ہے اور جابر کی حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ہشام بن ابی عبد اللہ وہی ساتھی دستوائی کا ہے جو ہشام بن سنبر ہے **باب** خاوند کا حق بیوی پر کیا ہے **حدیث** بیان کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے نضر بن شمیل نے اُنہوں نے محمد بن عمرو سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں حکم کرتا کسی کو یہ کہ سجدہ کرے کسی کو تو البتہ حکم کرتا عورت کو کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو اور اس باب میں معاذ بن جبل و سراقہ بن مالک بن جعشم و عائشہ اور ابن عباس اور عبد اللہ بن ابی اوفیٰ و طلق بن علی اور ام سلمہ اور انس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے جو محمد بن عمرو سے ہے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے **حدیث** بیان کی ہم سے ہناد نے ملازم بن عمرو سے اُنہوں نے کہا حدیث بیان کی مجھکو عبد اللہ بن بدر نے قیس سے اُنہوں نے روایت کی اپنے باپ طلق بن علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بلاوے کوئی شخص بیوی اپنی کو واسطے حاجت اپنی کے یعنی جماع کرنے کے لیے تو چاہیے کہ حاضر ہو اُس پاس اگرچہ ہو تنور پر یہ حدیث حسن غریب ہے

ف پتھر یعنی محرومی ہے نسب لڑکے کا اُس سے ثابت نہیں ہے اور میراث اسکی اسکو نہیں پہونچتی یا مراد پتھر سے سنگسار کرنا ہے کہ وہ زانی کی حد ہے معلوم ہوا کہ اسکا نسب صاحب فراش سے ثابت ہے وہی اُسکا وارث ہے ف یعنی سجدہ کرنا کسی کو درست نہیں سوا رب المعبود کے اگر درست ہوتا کسی کو سجدہ تو بیویوں کو کہتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کریں اسلیے کہ حقوق خاوند کے بہت ہیں بیوی پر اور عاجز ہے وہ ادا کرنے حقوق انکے سے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ عورت پر خاوند کی طاعت واجب ہے ف یعنی عورت کا دیکھنا ہی شیطان کی طرف باعث وسوسہ کا ہے پس معلوم ہوا کہ عورت بدون ضرورت اور زینت سے باہر نہ نکلے اور مرد کو لائق نہیں ہے کہ اُسکی طرف دیکھے ۱۲ ع

حدثنا واصل بن عبد الاعلى الكوفي نا محمد بن فضيل عن عبد الله بن عبد الرحمن ابي نصر عن مساور الحميري عن امه عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما امرأة ماتت وزوجها عنها راض دخلت الجنة هذا حديث حسن غريب **باب** ما جاء في حق المرأة على زوجها **حدثنا** ابو كريب محمد بن العلاء نا عبدة بن سليمان عن محمد بن عمرو نا ابو سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكمل المؤمنين ايمانا احسنهم خلقا وخياركم خياركم لنسائهم وفي الباب عن عائشة وابن عباس حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح **حدثنا** الحسن بن علي الخلال نا الحسين بن علي الجعفي عن زائدة عن شبيب بن غرقدة عن سليمان بن عمرو بن الاحوص قال ثني ابي انه شهد حجة الوداع مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فحمد الله واثنى عليه وذكر ووعظ فذكر في الحديث قصة فقال الا واستوصوا بالنساء خيرا فانما هن عوان عندكم ليس تملكون منهن شيئا غير ذلك الا ان يأتين بفاحشة مبينة فان فعلن فاهجروهن في المضاجع واضربوهن ضربا غير مبرح فان اطعنكم فلا تبغوا عليهن سبيلا الا ان لكم على نسائكم حقا ولنسائكم عليكم حقا فاما حقكم على نسائكم فلا يوطئن فرشكم من تكرهون ولا ياذن في بيوتكم لمن تكرهون الا وحقهن عليكم ان تحسنوا اليهن في كسوتهن وطعامهن هذا حديث حسن صحيح ومعنى قوله عوان عندكم يعني اسرى في ايديكم **باب** ما جاء في كراهية اتيان النساء في ادبارهن **حدثنا** احمد بن منيع وهناد قالا نا ابو معاوية عن عاصم الاحول عن عيسى بن حطان عن مسلم بن سلام عن علي بن طلق قال اتى اعرابي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله الرجل منا يكون في الفلاة فتكون منه الرويحة ويكون في الماء قلة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فسا احدكم فليتوضأ ولا تاتوا النساء في اعجازهن فان الله لا يستحيي من الحق وفي الباب عن عمر وخزيمة بن ثابت وابن عباس وابي هريرة حديث علي بن طلق حديث حسن

حدیث بیان کی ہم سے واصل بن عبد الاعلیٰ نے انہوں نے محمد بن فضیل سے انہوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے مساور حمیری سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت مرے اس حال میں کہ خاوند اسکا اس سے راضی ہو تو داخل ہوگی بہشت میں یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** بیوی کا حق خاوند پر کیا ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ابو کریب محمد بن علاء نے انہوں نے عبدہ بن سلیمان سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے کہا حدیث کی ہم کو ابو سلمہ نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیادہ تر کامل مومنین میں سے وہ شخص ہے کہ بہت اچھا ہو خلق میں یعنی سب لوگوں سے خوش خلق ہو اور بہتر تم میں وہ ہیں کہ بہتر ہوں واسطے عورتوں اپنی کے اور اس باب میں عائشہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے حسین بن علی جعفی سے انہوں نے زائدہ سے انہوں نے شبیب بن غرقدہ سے انہوں نے سلیمان بن عمرو بن احوص سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ وہ حاضر ہوا حجۃ الوداع میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ثنا کی اُس پر اور نصیحت کی اور وعظ کیا پس ذکر کیا انہوں نے حدیث میں قصہ۔ پس فرمایا کہ وصیت قبول کرو ساتھ عورتوں کے بہتری کی۔ پس سوا اسکے نہیں کہ وہ قیدی ہیں نزدیک تمہارے نہیں مالک ہو تم انہیں سے کسی چیز کے سوا اسکے مگر کہ آویں ساتھ بے حیائی ظاہر کے۔ پس اگر کریں وہ یہ تو جدا ہو ان سے بچھونوں میں اور مارو انکو مارنا ہلکا۔ پس اگر اطاعت کریں وہ تمہاری تو نہ ڈھونڈو اوپر انکے کوئی راہ خبردار ہو تحقیق واسطے تمہارے اوپر عورتوں تمہاری کے حق ہے۔ اور واسطے عورتوں تمہاری کے اوپر تمہارے حق ہے لیکن حق تمہارا اوپر عورتوں تمہاری کے یہ ہے کہ نہ پامال کراویں بچھونوں تمہارے کو اس شخص سے کہ برا جانتے ہو تم اسکو۔ اور نہ اجازت دیں گھر میں تمہارے کے اس شخص کو کہ برا جانتے ہو تم اسکو خبردار ہو تحقیق حق انکا اوپر تمہارے یہ ہے کہ احسان کرو تم ساتھ انکے بیچ کپڑے انکے کے اور کھانے انکے کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور معنی عوان کے یہ ہیں کہ وہ قیدی ہیں بیچ ہاتھوں تمہارے کے **باب** عورتوں سے پاخانہ کی جگہ میں جماع کرنا منع ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع اور ہناد نے کہا ان دونوں نے حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے عیسیٰ بن حطان سے انہوں نے مسلم بن سلام سے انہوں نے علی بن طلق سے کہ ایک جنگلی مرد نبی صلعم کے پاس آیا سو اُسنے عرض کی کہ یا حضرت کوئی ہم میں سے ہوتا ہے بیچ جنگل کے سو نکلتی ہے اس سے تھوڑی ہوا یعنی دبر سے اور ہوتی ہے پانی میں کمی یعنی مناسب ہے کہ ایسے قدر ہوا نکلنے سے وضو ٹوٹے سو حضرت نے فرمایا کہ جب ٹوٹے وضو ہوا نکلنے سے تو چاہیے کہ وضو کرے اور نہ جماع کرو عورتوں سے بیچ دبروں انکے کے پس تحقیق اللہ نہیں شرم کرتا حق کہنے سے

اور اس باب میں عمر اور خزیمہ بن ثابت اور ابن عباس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت آئی ہے اور علی بن طلق کی حدیث حسن ہے

منہ عامر [illegible] سلیمان احول کے صاحبزادے ہیں ابو عبد الرحمن البصری کنیت ہے [illegible]

سمعت محمدا يقول لا اعرف لعلي بن طلق عن النبي صلے اللہ عليہ وسلم غير هذا الحديث الواحد ولا اعرف هذا الحديث من حديث طلق بن علي السحيمي وكانه رأى ان هذا رجل آخر من اصحاب النبي صلے اللہ عليہ وسلم وروى وكيع هذا الحديث **حدثنا** قتيبة وغير واحد قالوا نا وكيع عن عبد الملك بن مسلم وهو ابن سلام عن ابيه عن علي قال قال رسول اللہ صلے اللہ عليہ وسلم اذا فسا احدكم فليتوضأ ولا تأتوا النساء في اعجازهن وعلي هذا هو علي بن طلق **حدثنا** ابو سعيد الاشج نا ابو خالد الاحمر عن الضحاك بن عثمان عن مخرمة بن سليمان عن كريب عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ عليہ وسلم لا ينظر اللہ الى رجل اتى رجلا او امرأة في الدبر هذا حديث حسن غريب **باب** ما جاء في كراهية خروج النساء في الزينة **حدثنا** علي بن خشرم نا عيسى بن يونس عن موسى بن عبيدة عن ايوب بن خالد عن ميمونة ابنة سعد وكانت خادمة للنبي صلے اللہ عليہ وسلم قالت قال رسول اللہ صلے اللہ عليہ وسلم مثل الرافلة في الزينة في غير اهلها كمثل ظلمة يوم القيمة لا نور لها هذا حديث لا نعرفه الا من حديث موسى بن عبيدة وموسى بن عبيدة يضعف في الحديث من قبل حفظه وهو صدوق وقد روى عنه شعبة والثوري وقد رواه بعضهم عن موسى بن عبيدة ولم يرفعه **باب** ما جاء في الغيرة **حدثنا** حميد بن مسعدة نا سفين بن حبيب عن الحجاج الصواف عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول اللہ صلے اللہ عليہ وسلم ان اللہ يغار والمؤمن يغار وغيرة اللہ ان يأتي المؤمن ما حرم عليه وفي الباب عن عائشة وعبد اللہ بن عمر حديث ابي هريرة حديث حسن غريب وقد روي عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن عروة عن اسماء ابنة ابي بكر عن النبي صلے اللہ عليہ وسلم هذا الحديث وكلا الحديثين صحيح والحجاج الصواف هو حجاج بن ابي عثمان وابو عثمان اسمه ميسرة والحجاج يكنى ابا الصلت وثقه يحيى بن سعيد القطان **حدثنا** ابو عيسى نا ابو بكر العطار عن علي بن عبد اللہ المديني قال سألت يحيى بن سعيد القطان عن حجاج الصواف فقال هو فطن كيس **باب** ما جاء في كراهية ان تسافر المرأة وحدها **حدثنا** احمد بن منيع نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي سعيد قال قال رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم

سنا میں نے محمد سے کہتا تھا کہ نہیں پہچانتے ہم واسطے علی بن طلق کے حضرت سے سوا اس ایک حدیث کے اور یہ حدیث طلق بن علی سحیمی کی نہیں بلکہ یہ کوئی اور شخص ہے حضرت کے اصحاب سے اور روایت کی ہے وکیع نے یہ حدیث **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ اور کئی ایک لوگوں نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے عبد الملک بن مسلم سے وہی ابن سلام ہے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے علی سے کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب بے وضو ہو ایک تمہارا تو چاہیے کہ وضو کرے اور نہ جماع کرو عورتوں سے انکی دبر میں اور یہ علی وہی علی بن طلق ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سعید اشج نے ابو خالد احمر سے انہوں نے ضحاک بن عثمان سے انہوں نے مخرمہ بن سلیمان سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ دیکھیگا اللہ طرف اس مرد کے کہ جماع کرے کسی مرد سے یا عورت سے بیچ دبر کے یعنی خدا اسپر رحمت نہ کریگا یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** عورتوں کو زینت سے باہر نکلنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن خشرم نے عیسی بن یونس سے انہوں نے موسی بن عبیدہ سے انہوں نے ایوب بن خالد سے انہوں نے میمونہ بنت سعد سے اور وہ خادمہ تھی نبی صلعم کی کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زینت سے نکلنے والی عورت بیچ غیر اہل اپنے کے مثل اندھیری کے ہے دن قیامت کے کہ نہیں روشنی ہے واسطے اسکے نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر حدیث سے موسی بن عبیدہ کے اور وہ ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں حافظہ کی وجہ سے اور وہ بہت سچا ہے اور تحقیق روایت کی اس سے شعبہ اور ثوری نے اور تحقیق روایت کیا ہے اسکو بعض نے موسی بن عبیدہ سے اور نہیں مرفوع کیا اسکو **باب** غیرت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے سفیان بن حبیب سے انہوں نے حجاج صواف سے انہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی غیرت کرتا ہے اور مومن بھی غیرت کرتا ہے اور غیرت اللہ کی یہ ہے کہ نہ کرے مومن اس چیز کو کہ حرام کی اللہ تعالی نے اسپر اس باب میں عائشہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن غریب ہے اور روایت کی گئی ہے یحیی بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے انہوں نے نبی صلعم سے یہ حدیث اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور حجاج صواف وہی حجاج بن ابی عثمان ہے اور نام اسکا میسرہ اور حجاج کی کنیت ابو صلت ہے ثقہ کہا ہے اسکو یحیی بن سعید قطان نے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو عیسی نے انہوں نے ابو بکر عطار سے انہوں نے علی بن عبد اللہ مدنی سے کہا پوچھا میں نے یحیی بن سعید قطان سے حجاج صواف کا حال تو کہا انہوں نے کہ وہ عقلمند دانا ہے **باب** عورت کو اکیلے سفر کرنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے ابو معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی سعید سے کہ نبی صلعم نے فرمایا

[illegible]

لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الاخر ان تسافر سفرا يكون ثلاثة ايام فصاعدا الا ومعها ابوها او اخوها او زوجها او ابنها او ذو محرم منها وفي الباب عن ابي هريرة وابن عباس وابن عمر هذا حديث حسن صحيح وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لا تسافر امرأة مسيرة يوم وليلة الا مع ذي محرم والعمل على هذا عند اهل العلم يكرهون للمرأة ان تسافر الا مع ذي محرم واختلف اهل العلم في المرأة اذا كانت موسرة ولم يكن لها محرم هل تحج فقال بعض اهل العلم لا يجب عليها الحج لان المحرم من السبيل لقوله عز وجل من استطاع اليه سبيلا وقالوا اذا لم يكن لها محرم فلم تستطع اليه سبيلا وهو قول سفيان الثوري واهل الكوفة وقال بعض اهل العلم اذا كان الطريق آمنا فانها تخرج مع الناس في الحج وهو قول مالك بن انس والشافعي **حدثنا** الحسن بن علي الخلال نا بشر بن عمر نا مالك بن انس عن سعيد بن ابي سعيد عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسافر المرأة مسيرة يوم وليلة الا مع ذي محرم هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في كراهية الدخول على المغيبات **حدثنا** قتيبة نا الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي الخير عن عقبة بن عامر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اياكم والدخول على النساء فقال رجل من الانصار يا رسول الله افرأيت الحمو قال الحمو الموت وفي الباب عن عمر وجابر وعمرو بن العاص حديث عقبة بن عامر حديث حسن صحيح وانما معنى كراهية الدخول على النساء على نحو ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يخلون رجل بامرأة الا كان ثالثهما الشيطان ومعنى قوله الحمو يقال الحمو اخو الزوج كانه كره له ان يخلو بها **باب** **حدثنا** نصر بن علي نا عيسى بن يونس عن مجالد عن الشعبي عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تلجوا على المغيبات فان الشيطان يجري من احدكم مجرى الدم قلنا ومنك قال ومني ولكن الله اعانني عليه فاسلم هذا حديث غريب من هذا الوجه وقد تكلم بعضهم في مجالد بن سعيد من قبل حفظه وسمعت علي بن خشرم

حلال نہیں عورت کو کہ ایمان رکھتی ہو ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے یہ کہ سفر کرے تین دن یا زیادہ کا مگر کہ ہو ساتھ اسکے باپ اسکا یا بھائی اسکا یا خاوند اسکا یا بیٹا اسکا یا محرم اسکا سوا اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی صلعم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ نہ سفر کرے کوئی عورت ایک دن اور رات کا مگر ساتھ محرم کے۔ اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ مکروہ ہے عورت کو یہ کہ سفر کرے مگر ساتھ محرم کے جس سے نکاح درست نہیں اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اس مسئلہ میں جبکہ ہو عورت مالدار اور نہ ہو واسطے اسکے کوئی محرم کیا حج کرے یا نہیں۔ سو بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اسپر حج واجب نہیں اسواسطے کہ محرم کا ہونا راہ میں داخل ہے واسطے فرمانے اللہ تعالیٰ کے جو طاقت رکھے طرف اسکی راہ کے۔ پس کہتے ہیں کہ جب نہ ہو واسطے اسکے کوئی محرم تو نہ طاقت رکھیگی طرف اسکی راہ کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر راہ امن والی ہو تو وہ لوگوں کے ساتھ حج میں جاوے اور یہی ہے قول مالک بن انس اور شافعی کا۔ **حدیث** بیان کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے بشر بن عمر سے انہوں نے مالک بن انس سے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا نہ سفر کرے عورت بقدر مسافت ایک دن اور رات کے مگر کہ ساتھ اسکے محرم ہو یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** جن عورتوں کے خاوند غائب ہیں انکے پاس جانا منع ہے **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے روایت کی ابی الخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ بچو تم داخل ہونے سے عورتوں پر یعنی اجنبی عورتوں پر بطریق خلوت کے یا جب کہ ننگی کھلی بیٹھی ہوں سو ایک مرد انصاری نے کہا کہ یا حضرت خبر دو مجھکو داخل ہونے دیور کے عورتوں پر فرمایا کہ دیور یعنی شوہر کا بھائی عورت پر داخل ہونا موت ہے یعنی موت کی طرح ہلاک کرنے والا ہے اور اس باب میں عمر اور جابر اور عمرو بن عاص سے بھی روایت آئی ہے اور عقبہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور سوا اسکے نہیں کہ کراہت دخول عورتوں پر کی مانند اسکے ہے جو حضرت صلعم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے کہ نہیں خلوت میں جمع ہوتا کوئی مرد ساتھ کسی عورت اجنبیہ کے مگر کہ ہوتا ہے تیسرا انکا شیطان اور حمو کہتے ہیں خاوند کے بھائی کو گویا کہ مکروہ رکھا ہے آپ نے یہ کہ خلوت کرے وہ ساتھ اسکے **باب** **حدیث** بیان کی ہم سے نصر بن علی نے انہوں نے حدیث کی ہم سے عیسیٰ بن یونس نے انہوں نے مجالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ مت داخل ہو ان عورتوں پر جنکے خاوند غائب ہوں یعنی کہیں تجارت وغیرہ کو گئے ہوں اسلئے کہ تحقیق شیطان جاری ہوتا ہے بیچ ایک تمہارے کے جگہ جاری ہونے خون کے یعنی ہے اسکا تصرف اور وسواس آدمی کی تمام رگ و پوست میں سرایت کرتا ہی ہم نے کہا اور آپ میں بھی جاری ہوتا ہے فرمایا ہاں مجھ میں بھی جاری ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مدد کی میری شیطان پر پس سلامت رہتا ہوں میں اسکی شر سے۔ یہ حدیث غریب ہے اس وجہ سے اور تحقیق کلام کیا ہے بعض نے بیچ حق مجالد بن سعید کے بسبب حفظ کے اور سنا میں نے علی بن خشرم

يقول قال سفيان بن عيينة في تفسير قول النبي صلى الله عليه وسلم ولكن الله اعانني عليه فاسلم يعني فاسلم انا منه قال سفيان والشيطان لا يسلم لا تلجوا على المغيبات والمغيبة المرأة التي يكون زوجها غائبا والمغيبات جماعة المغيبة **باب** **حدثنا** محمد بن بشار نا عمرو بن عاصم نا همام عن قتادة عن مورق عن ابي الاحوص عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المرأة عورة واذا خرجت استشرفها الشيطان هذا حديث حسن صحيح غريب **باب** **حدثنا** الحسن بن عرفة نا اسمعيل بن عياش عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن كثير بن مرة الحضرمي عن معاذ بن جبل عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تؤذي امرأة زوجها في الدنيا الا قالت زوجته من الحور العين لا تؤذيه قاتلك الله فانما هو عندك دخيل يوشك ان يفارقك الينا هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه ورواية اسمعيل بن عياش عن الشاميين اصلح وله عن اهل الحجاز واهل العراق مناكير

ابواب الطلاق واللعان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب ما جاء في طلاق السنة **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا حماد بن زيد عن ايوب عن محمد ابن سيرين عن يونس بن جبير قال سألت ابن عمر عن رجل طلق امرأته وهي حائض فقال هل تعرف عبد الله بن عمر فانه طلق امرأته وهي حائض فسأل عمر النبي صلى الله عليه وسلم فامره ان يراجعها قال قلت فيعتد بتلك التطليقة قال فمه ارأيت ان عجز واستحمق **حدثنا** هناد نا وكيع عن سفيان عن محمد بن عبد الرحمن مولى آل طلحة عن سالم عن ابيه انه طلق امرأته في الحيض فسأل عمر

کہا محمد نے کہ سفیان بن عیینہ نے اس قول کی تفسیر میں کہا کہ اللہ نے مدد کی میری شیطان پر یعنی میں اس سے سلامت رہتا ہوں کہا سفیان نے اور شیطان مسلمان نہیں ہوتا اور نہ داخل ہو مغیبات پر مغیبہ اُس عورت کو کہتے ہیں جسکا خاوند غائب ہو۔ اور مغیبات جمع مغیبہ کی ہے یعنی اسکا واحد مغیبہ ہے **باب حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے عمرو بن عاصم سے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ہمام نے قتادہ سے اُنہوں نے روایت کی مورق سے اُنہوں نے ابی احوص سے اُنہوں نے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت ستر ہے یعنی جبکہ باہر نکلتی ہے یعنی اپنے پردے سے تو اچھالکر دکھلاتا ہے اسکو شیطان یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب حدیث** کی ہم سے حسن بن عرفہ نے اسماعیل بن عیاش سے اُنہوں نے بحیر بن سعد سے اُنہوں نے خالد بن معدان سے اُنہوں نے کثیر بن مرہ حضرمی سے اُنہوں نے معاذ بن جبل سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ایذا دیتی کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں مگر کہتی ہے بیوی اسکی جو بڑی آنکھوں والی ہیں نہ ایذا دے اسکو مارے تجھکو اللہ یعنی دور کرے تجھکو اپنی رحمت سے جنت سے بس سوا اسکے نہیں کہ وہ نزدیک تیرے مہمان ہے قریب ہے کہ وہ جدا ہوگا تجھسے اور آویگا طرف ہماری یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور روایت اسمعیل بن عیاش کی شامیوں سے اچھی ہے اور واسطے اُسکے اہل حجاز اور اہل عراق سے منکر حدیثیں ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب الطلاق واللعان** یعنی بیان طلاق اور لعان کے جو نبی صلعم سے منقول ہیں **باب** طلاق سنت کا بیان یعنی سنت کے موافق کونسی طلاق ہے **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے ایوب سے اُنہوں نے روایت کی محمد بن سیرین سے اُنہوں نے یونس بن جبیر سے کہا کہ پوچھا میں نے ابن عمر کو ایک مرد سے کہ طلاق دی اُسنے اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو اُنہوں نے کہا کیا پہچانتا ہے تو عبد اللہ ابن عمر کو کہ تحقیق اُسنے طلاق دی تھی اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو پوچھا عمر فاروق نے نبی صلعم سے سو حکم کیا اُسکو آپ نے یہ کہ رجوع کرے عبد اللہ سو کہا میں نے کہ کیا شمار کرے اس طلاق کو فرمایا آپ نے باز رہو اس سوال سے کیا جائز رکھتا ہے تو کہ عاجز ہوا احمق ہو وہ طلاق محسوب نہ ہوگی یعنی وہ طلاق بھی محسوب ہوگی **حدیث** بیان کی ہم سے ہناد نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے اُنہوں نے روایت کی محمد بن عبد الرحمن سے جو غلام ہیں آل طلحہ کے اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہ اُنہوں نے طلاق دی اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو عمر فاروق نے

---

[1] جن عورتوں کے خاوند غائب ہیں انکو [illegible] بہت فتنہ کی ہوتی ہیں جو عورت [illegible] زیادہ ہوئی [illegible] اس سے معلوم ہوا کہ شیطان [illegible]

[2] اہل لغت [illegible] طلاق کے معنی لغت میں کھولنے اور چھوڑ دینے کے ہیں اور شرع میں چھوڑ دینا عورت کو قید نکاح سے [illegible] ایک دوسرے کو لعنت کرنا اور شرع میں نام اسکو کہتے ہیں [illegible] عورت کو تہمت زنا کی [illegible] عورت [illegible] اور عورت کے خاوند کو [illegible] قاضی [illegible] چار بار [illegible] گواہی دیتا ہوں میں ساتھ اللہ کے [illegible] سچوں میں [illegible] نسبت [illegible] عورت [illegible] ساتھ اللہ کے [illegible] نسبت کی مجھکو [illegible]

[illegible]

النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرہ فلیراجعہا ثم لیطلقہا طاہرا او حاملا حدیث یونس بن جبیر عن ابن عمر حدیث حسن صحیح وکذلک
حدیث سالم عن ابن عمر وقد روی ہذا الحدیث من غیر وجہ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والعمل علی ہذا عند اہل العلم
من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم ان طلاق السنۃ ان یطلقہا طاہرا من غیر جماع وقال بعضہم ان طلقہا ثلاثا وہی طاہر
فانہ یکون للسنۃ ایضا وہو قول الشافعی واحمد وقال بعضہم لا یکون ثلاثا للسنۃ الا ان یطلقہا واحدۃ واحدۃ وہو قول الثوری واسحاق وقالوا
فی طلاق الحامل یطلقہا متی شاء وہو قول سفیان واحمد واسحاق وقال بعضہم یطلقہا عند کل شہر تطلیقۃ **باب ما جاء فی الرجل یطلق**
امراتہ البتۃ **حدثنا** ہناد نا قبیصۃ عن جریر بن حازم عن الزبیر بن سعید عن عبد اللہ بن یزید بن رکانۃ عن ابیہ عن جدہ قال
اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انی طلقت امراتی البتۃ فقال ما اردت بہا قلت واحدۃ قال واللہ قلت واللہ قال
فہو ما اردت ہذا حدیث لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ وقد اختلف اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم فی طلاق البتۃ فروی
عن عمر بن الخطاب انہ جعل البتۃ واحدۃ وروی عن علی انہ جعلہا ثلاثا وقال بعض اہل العلم فیہ نیۃ الرجل ان نوی واحدۃ فواحدۃ وان نوی
ثلاثا فثلاث وان نوی ثنتین لم تکن الا واحدۃ وہو قول الثوری واہل الکوفۃ وقال مالک بن انس فی البتۃ ان کان قد دخل بہا فہی ثلاث تطلیقات

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا سو فرمایا آپ نے کہ حکم کر عبداللہ کو کہ رجوع کرے پھر طلاق دے اسکو پاکی کی حالت میں یا حالت حمل میں حدیث
یونس بن جبیر کی ابن عمر سے حسن ہے صحیح ہے اور اسی طرح حدیث سالم کی ابن عمر سے اور تحقیق مروی ہے یہ حدیث کئی وجہ پر ابن عمر سے انہوں نے روایت
کی نبی صلعم سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہم سے کہ طلاق سنت کی یہ ہے کہ طلاق دے اسکو پاکی کی حالت میں جس میں
کہ جماع نہ کیا ہو اور کہا بعض نے اگر پاکی کی حالت میں تین طلاقیں دے تو البتہ وہ طلاق سنت ہوگی یہ شافعی اور احمد نے کہا اور بعض نے کہا طلاق
سنت جب ہوگی کہ ایک طلاق دیوے یہ قول ثوری اور اسحاق کا ہے اور کہتے ہیں بیچ طلاق حمل والی کے کہ طلاق دے جب چاہے یہ قول
شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہے اور بعض نے کہا کہ ہر مہینے میں ایک طلاق دیوے **باب** جو شخص کہ بتہ طلاق دے **حدیث** بیان کی
ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے قبیصہ نے جریر بن حازم سے انہوں نے زبیر بن سعید سے انہوں نے عبداللہ بن یزید بن رکانہ سے انہوں نے اپنے
باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہا آیا میں پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو میں نے کہا یا حضرت تحقیق میں نے طلاق دی بیوی اپنی کو طلاق
بتہ تب فرمایا کیا ارادہ کیا تو نے ساتھ اسکے کہا انہوں نے میں نے ارادہ کیا تھا مگر ایک طلاق کا سو فرمایا قسم ہے خدا کی میں نے کہا قسم ہے خدا کی فرمایا پس وہ
وہی ہے جو ارادہ کیا تو نے یہ حدیث ہے کہ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اس وجہ سے اور تحقیق اختلاف کیا ہے اہل علم نے نبی صاحب کے اصحاب وغیرہ
سے بیچ طلاق بتہ کے یعنی جب کہ مرد اپنی عورت کو کہے کہ تجھکو طلاق بتہ دی تو اس سے کتنی طلاقیں پڑتی ہیں سو عمر فاروق سے مروی ہے کہ کیا
انہوں نے بتہ طلاق کو ایک طلاق اور حضرت علی سے مروی ہے کہ کیا انہوں نے اسکو تین طلاقیں اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس میں مرد کی نیت پر مدار ہے
اگر ایک طلاق کی نیت کرے تو ایک طلاق پڑیگی اور اگر تین کی نیت کرے تو تین پڑینگی اور اگر دو کی نیت کرے تو ایک ہی پڑیگی اور یہی قول
ثوری اور اہل کوفہ کا ہے اور مالک بن انس کہتے ہیں کہ اگر عورت سے صحبت کر چکا ہے تو اس سے تینوں طلاقیں پڑینگی

ف [illegible] طلاق سنت [illegible] اگر [illegible] حضرت صلعم نے فرمایا کہ رجوع کر [illegible] اور [illegible] طلاق [illegible]
[illegible] حسن [illegible] ایک طلاق دے [illegible]
[illegible] طلاقیں [illegible] طلاق [illegible]
[illegible] طلاق [illegible] رجعت [illegible]
[illegible] طلاق [illegible] حالت [illegible]
[illegible] طلاق [illegible]
[illegible] اسحاق [illegible] نکاح [illegible]
[illegible] طلاق [illegible] امام ابوحنیفہ کے نزدیک [illegible] طلاق [illegible]
[illegible] تین کی نیت کرے تو تین پڑینگی

وقال الشافعي ان نوى واحدة فواحدة يملك الرجعة وان نوى ثنتين فثنتين وان نوى ثلاثا فثلاث **باب** ما جاء في امرك بيدك **حدثنا** علي بن نصر بن علي نا سليمان بن حرب نا حماد بن زيد قال قلت لايوب هل علمت احدا قال في امرك بيدك انها ثلاث الا الحسن قال لا الا الحسن ثم قال اللهم غفرا الا ما حدثني قتادة عن كثير مولى بني سمرة عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ثلاث قال ايوب فلقيت كثيرا مولى بني سمرة فسألته فلم يعرفه فرجعت الى قتادة فاخبرته فقال نسي هذا حديث لا نعرفه الا من حديث سليمان ابن حرب عن حماد بن زيد وسألت محمدا عن هذا الحديث فقال نا سليمان بن حرب عن حماد بن زيد بهذا وانما هو عن ابي هريرة موقوف ولم يعرف حديث ابي هريرة مرفوعا وكان علي بن نصر حافظا صاحب حديث وقد اختلف اهل العلم في امرك بيدك ف قال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم عمر بن الخطاب وعبد الله بن مسعود هي واحدة وهو قول غير واحد من اهل العلم من التابعين ومن بعدهم وقال عثمان بن عفان وزيد بن ثابت القضاء ما قضت وقال ابن عمر اذا جعل امرها بيدها وطلقت نفسها ثلاثا وانكر الزوج وقال لم اجعل امرها بيدها الا في واحدة استحلف الزوج وكان القول قوله مع يمينه وذهب سفيان واهل الكوفة الى قول عمر وعبد الله واما مالك بن انس فقال القضاء ما قضت وهو قول احمد واما اسحاق فذهب الى قول ابن عمر **باب** ما جاء في الخيار **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن اسمعيل بن ابي خالد عن الشعبي عن مسروق عن عائشة قالت خيرنا

اور امام شافعی کہتے ہیں کہ اگر ایک کی نیت کرے تو ایک ہی پڑیگی اور رجوع کا مالک ہوگا اور اگر دو کی نیت کرے تو دو طلاقیں پڑینگی اور اگر تین کی نیت کرے تو تین طلاقیں پڑینگی **باب** اس بیان میں کہ کہے مرد اپنی بیوی کو کہ کام تیرا تیرے ہاتھ میں ہے تو اس سے طلاق پڑتی ہے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن نصر نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سلیمان بن حرب نے اُنہوں نے حماد بن زید سے کہا کہ میں نے ایوب سے کہا کیا جانتا ہے تو کسی کو کہ کہا ہو اُس نے کہ امر تیرا تیرے ہاتھ میں ہے کہ وہ تین طلاقیں ہیں سوائے حسن بصری کے اُنہوں نے کہا نہیں جانتا میں مگر حسن کو پھر کہا اے اللہ بخشدے مجھ کو مگر وہ چیز جو حدیث کی مجھکو قتادہ نے کثیر غلام بنی سمرہ سے اُنہوں نے روایت کی ابی سلمہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس لفظ کے کہنے سے تین طلاقیں پڑتی ہیں کہا ایوب نے پھر ملا میں کثیر کو سو میں نے اُس سے یہ حدیث پوچھی نہ پہچانا اُنہوں نے اُسکو پھر پلٹ گیا میں طرف قتادہ کے پس خبر دی میں نے اُن سے پس کہا اُنہوں نے کہ بھول گیا وہ یہ حدیث نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث سلیمان بن حرب سے اُنہوں نے حماد بن زید سے اور میں نے بخاری سے اس حدیث کو پوچھا سو اُنہوں نے کہا حدیث کی مجھ سے سلیمان بن حرب نے حماد بن زید سے ساتھ اسکے اور سوائے اسکے نہیں کہ ابی ہریرہ سے موقوف ہی ہے اور نہیں پہچانی جاتی یہ حدیث ابی ہریرہ سے مرفوعاً اور تھا علی بن نصر حافظ صاحب حدیث کا اور تحقیق اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ اس لفظ کے کہ کہے کوئی اپنی بیوی سے کہ امر تیرا تیرے ہاتھ میں ہے سو بعض اہل علم نے صحابہ سے کہتے ہیں جنمیں ہیں عمر فاروق اور ابن مسعود کہ وہ ایک طلاق ہے اور یہی ہے قول بہت اہل علم کا تابعین میں سے اور جو انکے بعد ہیں اور عثمان ابن عفان اور زید بن ثابت کہتے ہیں کہ حکم وہ ہے جو حکم کرے عورت اور ابن عمر کہتے ہیں کہ جب عورت کو اختیار دے اُسکے کام کا پھر وہ تین طلاقیں دے اور خاوند انکار کرے اور کہے کہ نہیں کیا میں نے امر اسکا بیچ ہاتھ اسکے مگر ایک طلاق میں تو قسم لیجاوے خاوند سے اور ہوگا قول قول اُسکا یعنی جو خاوند کہے وہ صحیح ہوگا ساتھ قسم دینے کے اور سفیان اور اہل کوفہ گئے ہیں طرف قول عمر اور ابن مسعود کے اور مالک بن انس کہتے ہیں کہ حکم وہی ہے جو حکم کرے عورت اور یہی ہے قول احمد کا اور اسحاق ابن عمر کے قول کی طرف گئے ہیں **باب** اختیار دینے کا بیان یعنی اگر مرد کہے اپنی بیوی کو کہ تجھکو میں نے اختیار دیا خواہ میرے پاس رہ یا نہ رہ تو اس سے طلاق پڑتی ہے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے اُنہوں نے سفیان سے اُنہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے اُنہوں نے شعبی سے اُنہوں نے مسروق سے اُنہوں نے عائشہ سے کہا کہ اختیار دیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ف اس حدیث میں اشارہ ہے اُس قول کی طرف جو نبی صلعم نے اپنی بیبیوں کی طرف کہا کہ اگر تم دنیا کی زینت چاہتی ہو تو آؤ کہ فائدہ دوں [illegible] اور اگر اللہ اور رسول کو چاہتی ہو [illegible] پاس [illegible] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مرد نے اپنی بیوی کو کہا کہ اختیار ہے تجھکو [illegible] اور اختیار کرے [illegible] تو نہیں واقع ہوگی طلاق اور یہی ہے مذہب امام ابوحنیفہ [illegible] اور اگر اختیار کرے نفس اپنے کو تو واقع ہوگی [illegible] نزدیک امام شافعی [illegible] طلاق بائن نزدیک امام ابی حنیفہ کے [illegible] تین طلاقیں نزدیک امام مالک [illegible] ایک طلاق رجعی واقع ہوگی [illegible] اور زید بن ثابت کہتے ہیں کہ ایک طلاق بائن واقع ہوگی پس عائشہ [illegible] اس حدیث کے [illegible]

رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخترناه أفكان طلاقا **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن الاعمش عن ابي الضحى عن مسروق عن عائشة بمثله هذا حديث حسن صحيح واختلف اهل العلم في الخيار فروي عن عمر وعبد الله بن مسعود انهما قالا ان اختارت نفسها فواحدة بائنة وروي عنهما انهما قالا ايضا واحدة يملك الرجعة وان اختارت زوجها فلا شيء وروي عن علي انه قال ان اختارت نفسها فواحدة بائنة وان اختارت زوجها فواحدة يملك الرجعة وقال زيد بن ثابت ان اختارت زوجها فواحدة وان اختارت نفسها فثلاث وذهب اكثر اهل العلم والفقه من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم في هذا الباب الى قول عمر وعبد الله وهو قول الثوري واهل الكوفة واما احمد بن حنبل فذهب الى قول علي باب ما جاء في المطلقة ثلاثا لا سكنى لها ولا نفقة **حدثنا** هناد نا جرير عن مغيرة عن الشعبي قال قالت فاطمة بنت قيس طلقني زوجي ثلاثا على عهد النبي صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا سكنى لك ولا نفقة قال مغيرة فذكرته لابراهيم فقال قال عمر لا ندع كتاب الله وسنة نبينا صلى الله عليه وسلم بقول مراة لا ندري احفظت ام نسيت فكان عمر يجعل لها السكنى والنفقة **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا حصين واسمعيل ومجالد قال هشيم ونا داود ايضا عن الشعبي قال دخلت على فاطمة بنت قيس فسالتها عن قضاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها فقالت طلقها زوجها البتة فخاصمته في السكنى والنفقة فلم يجعل لها النبي صلى الله عليه وسلم سكنى ولا نفقة وفي حديث داود قالت وامرني ان اعتد في بيت ابن ام مكتوم هذا حديث حسن صحيح وهو قول بعض اهل العلم منهم الحسن البصري وعطاء بن ابي رباح والشعبي وبه يقول احمد واسحاق وقالوا ليس للمطلقة سكنى ولا نفقة اذا لم يملك زوجها الرجعة وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم عمر وعبد الله ان المطلقة ثلاثا لها السكنى والنفقة وهو قول سفيان الثوري واهل الكوفة وقال بعض اهل العلم لها السكنى ولا نفقة لها وهو قول مالك بن انس والليث بن سعد والشافعي

سو اختیار کیا ہمنے اُنکو پھر کیا وہ طلاق تھی یعنی طلاق نہیں ہوئی۔ **حدیث** کی ہمسے بندار نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے روایت کی ابی الضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہؓ سے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ خیار کے سو روایت کی گئی ہے عمر اور عبد اللہ بن مسعود سے ان دونوں سے کہ اگر اختیار کرے وہ عورت جدائی کو تو ایک طلاق بائن پڑیگی یعنی کہ نکاح جدید کی حاجت ہے اور انہیں دونوں سے یہ بھی مروی ہے کہ فقط ایک طلاق پڑتی ہے یعنی رجعت کا حق ہے۔ اور اگر اختیار کرے وہ خاوند اپنے کو تو کوئی طلاق نہیں پڑتی۔ اور حضرت علی سے مروی ہے کہ اگر اختیار کرے اپنے تئیں تو ایک طلاق بائن پڑتی ہے اور اگر اختیار کرے اپنے خاوند کو تو ایک طلاق رجعی پڑتی ہے۔ اور زید بن ثابت نے کہا کہ اگر اختیار کرے اپنے خاوند کو تو ایک طلاق پڑتی ہے اور اگر اختیار کرے عورت اپنے نفس کے تئیں تو تین طلاقیں پڑتی ہیں۔ اور اکثر اہل علم اور اہل فقہ نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے گئے ہیں طرف قول عمر اور عبد اللہ کے اور یہی ہے قول ثوری اور اہل کوفہ کا۔ لیکن احمد بن حنبل پس گئے ہیں طرف قول علی کے۔ باب بیچ بیان اسکے کہ تین طلاق دی ہوئی عورت کو عدت میں نہ گھر ہے اور نہ نفقہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو جریر نے مغیرہ سے انہوں نے روایت کی شعبی سے کہا کہ کہا فاطمہ بنت قیس نے کہ میرے خاوند نے مجھکو تین طلاقیں دیں بیچ زمانے نبی صلعم کے سو حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہے گھر واسطے تیرے اور نہ نفقہ یعنی عدت میں۔ مغیرہ نے کہا سو میں نے اسکو ابراہیم سے ذکر کیا سو انہوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ نہیں چھوڑ سکتے ہم اپنے رب کی کتاب کو اور اپنے نبی کی سنت کو بسبب کہنے ایک عورت کے نہیں جانتے ہم کہ اُسنے یاد رکھا اُسکو یا بھول گئی سو تھے عمر کرتے واسطے اُسکے گھر اور نفقہ۔ **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے حصین اور اسمٰعیل اور مجالد نے ہشیم نے کہا اور حدیث کی ہمسے داؤد نے بھی شعبی سے انہوں نے کہا داخل ہوا میں فاطمہ بنت قیس پر پس پوچھا میں نے اسکو نبی صلعم کے حکم سے بیچ حق اسکے سو انہوں نے کہا کہ طلاق دی اسکو خاوند اسکے نے البتہ یعنی طلاق منہ دی پس جھگڑا کیا میں نے اس سے بیچ گھر اور نفقہ کے پس نہ کیا نبی صلعم نے واسطے میرے گھر اور نہ نفقہ۔ اور ابو داؤد کی حدیث میں ہے کہ حکم کیا مجھکو نبی صلعم نے یہ کہ عدت بیٹھوں میں بیچ گھر ابن ام مکتوم کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی ہے قول بعض اہل علم کا انہیں میں سے ہیں حسن بصری اور عطاء اور شعبی ساتھ اسی کے قائل ہیں احمد اور اسحٰق اور کہتے ہیں کہ نہیں ہے واسطے تین طلاق والی کے گھر اور نفقہ جبکہ نہ مالک ہو خاوند اسکا رجعت کا اور بعض اہل علم حضرت نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں انہیں میں سے ہیں عمر اور عبد اللہ کہ تین طلاق والی کے لیے گھر بھی ہے اور نفقہ بھی اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اسکے لیے گھر ہے اور نفقہ نہیں ہے اور یہی ہے قول مالک بن انس اور لیث بن سعد اور شافعی کا

وقال الشافعی انما جعلنا لها السكنى بكتاب الله قال الله لا تخرجوهن من بيوتهن ولا يخرجن الا ان ياتين بفاحشة مبينة قالوا هو البذاء ان تبذو على اهلها واعتل بان فاطمة ابنة قيس لم يجعل لها النبی صلى الله عليه وسلم السكنى لما كانت تبذو على اهلها قال الشافعی ولا نفقة لها لحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فی قصة حديث فاطمة بنت قيس **باب ما جاء لا طلاق قبل النكاح** **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا عامر الاحول عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نذر لابن ادم فيما لا يملك ولا عتق له فيما لا يملك ولا طلاق له فيما لا يملك وفی الباب عن علی ومعاذ وجابر وابن عباس وعائشة حديث عبد الله بن عمرو حديث حسن صحيح وهو احسن شیء روی فی هذا الباب وهو قول اكثر اهل العلم من اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم وغيرهم روی ذلك عن علی بن ابی طالب وابن عباس وجابر بن عبد الله وسعيد بن المسيب والحسن وسعيد بن جبير وعلی بن حسين وشريح وجابر بن زيد وغير واحد من فقهاء التابعين وبه يقول الشافعی وروی عن ابن مسعود انه قال فی المنصوبة انها تطلق وروی عن ابراهيم النخعی والشعبی وغيرهما من اهل العلم انهم قالوا اذا وقت نزل وهو قول سفيان الثوری ومالك بن انس انه اذا سمى امراة بعينها او وقت وقتا او قال ان تزوجت من كورة كذا فانه ان تزوج فانها تطلق واما ابن المبارك فشدد فی هذا الباب وقال ان فعل لا اقول هی حرام وذكر عن عبد الله بن المبارك انه سئل عن رجل حلف بالطلاق ان لا يتزوج ثم بدا له ان يتزوج هل له رخصة ان ياخذ بقول الفقهاء الذين رخصوا فی هذا فقال ابن المبارك ان كان يرى هذا القول حقا من قبل ان يبتلى بهذه المسألة فله ان ياخذ بقولهم فاما من لم يرض بهذا فلما ابتلی احب ان ياخذ بقولهم

اور امام شافعی نے کہا کہ سوائے اس کے نہیں کہ کیا ہم نے سکنیٰ اسکے لیے بسبب ساتھ کتاب اللہ کے کہ فرمایا اللہ نے کہ مت نکالو انکو انکے گھروں سے اور نہ وہ بھی باہر نکلیں مگر یہ کہ کریں صریح بے حیائی یعنی بدکلامی بے حیائی کہتے ہیں وہ فحش بکنے والی زبان بیہودہ بکے ویران اپنے گھروالوں سے اور دلیل بیان کرتے ہیں ساتھ اس کے کہ فاطمہ بنت قیس کے لیے حضرت نے سکنیٰ نہ دیا سوا اسکے کہ وہ بیہودہ بکتی تھی ساتھ اپنے گھر والوں کے پھر کہا شافعی نے کہ اسکے لیے نفقہ نہیں واسطے اس حدیث صلعم کے جو بیچ قصہ فاطمہ بنت قیس کے ہے۔ **باب** نہیں طلاق پہلے نکاح سے یعنی اگر پہلے نکاح کے معلق کرے وہ طلاق نہیں پڑتی۔ **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے کہا عامر احول نے روایت کی عمرو بن شعیب سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ نہیں صحیح ہوتی نذر واسطے ابن آدم کے اس چیز میں کہ نہیں ہے مالک اور نہیں آزاد کرنا اس چیز میں کہ نہیں ہے مالک اور نہیں طلاق اس چیز میں کہ نہیں ہے مالک۔ اور اس باب میں علی اور معاذ اور جابر اور ابن عباس اور عائشہ سے بھی روایت ہے اور عبداللہ بن عمرو کی حدیث حسن صحیح ہے اور وہ بہت عمدہ اس چیز کی ہے کہ روایت کی گئی اس باب میں، اور یہی ہے قول اکثر اہل علم کا نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے، روایت کی گئی ہے یہ حضرت علی اور ابن عباس اور جابر بن عبداللہ اور سعید بن مسیب اور حسن اور سعید بن جبیر اور علی بن حسین اور شریح اور جابر بن زید وغیرہ بہت فقہاء تابعین سے اور یہی ہے قائل شافعی اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ جو عورت نسبت کی گئی کسی شہر یا قبیلہ کی طرف اُسپر طلاق پڑجاتی ہے اور ابراہیم نخعی اور شعبی وغیرہ اہل علم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب وقت مقرر کرے تو طلاق پڑجاتی ہے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور مالک بن انس کا جب نام لے کسی خاص عورت کا یا مقرر کرے کوئی وقت کہ اگر نکاح کروں میں طرف ایسے قبیلہ یا شہر کے پس اگر نکاح کرے تو طلاق پڑجاویگی۔ لیکن ابن مبارک نے بس سختی کی ہے اس باب میں اور کہا کہ اگر کرے وہ تو نہیں کہتا میں کہ وہ حرام ہے اور عبداللہ بن مبارک سے مذکور ہے کہ وہ پوچھے گئے حال ایک مرد سے کہ قسم کی اُسنے ساتھ طلاق کے کہ نہ نکاح کرے گا پھر ضرورت پڑی اُسکو کہ نکاح کرے کیا اُسکو اجازت ہے کہ پکڑے ساتھ قول اُن فقہاء کے جنہوں نے اجازت دی ہے سو ابن مبارک نے کہا کہ اگر وہ اس قول کو سچا جانتا تھا پہلے اس سے کہ مبتلا ہو ساتھ اس مسئلے کے تو اسکو جائز ہے کہ پکڑے ساتھ قول انکے اور اگر اس قول سے راضی نہیں تھا پھر جب مبتلا ہوا تو پسند رکھا اُسنے یہ کہ پکڑے قول انکا

سلہ یعنی طلاق قبل نکاح کی چند شکلیں ہیں ہر شکل میں طلاق نہیں پڑتی یہی مذہب امام شافعی اور احمد وغیرہ جمہور کا ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک طلاق کو نکاح پر معلق کرنا درست ہے یعنی اگر کہے کسی اجنبی عورت کو کہ اگر نکاح کروں میں تجھ سے تو تجھے طلاق ہے یا کہے کہ جس عورت سے میں نکاح کروں اُسکو طلاق ہے پس جب نکاح کرے گا اُسوقت طلاق پڑجاوے گی سلہ یعنی جو عورت کہ نسبت کی گئی یا معین کی گئی ساتھ کسی قوم خاص کے یا شہر خاص کے جیسے کہے کہ اگر فلانی قوم سے یا فلانے شہر سے نکاح کروں تو اُسکو طلاق ہے تو اس صورت میں طلاق پڑجاوے گی ۱۲ سلہ یعنے قسم کی کہ میں کبھی نکاح نہیں کروں گا سلہ یعنے زبان درازی کرتی تھی اور برا کہتی تھی [illegible] سلہ علی بن حسین بن علی بن ابی طالب زین العابدین ہیں۔ ثقہ۔ ثبت۔ عابد۔ فقیہ۔ فاضل مشہور ہیں۔ ابن عیینہ نے زہری سے روایت کی کہ میں نے کسی قرشی کو ان سے افضل نہیں دیکھا۔ ۹۴ھ میں بقول صحیح آپ کی وفات ہوئی ۱۲

سواری بعد ذلک وقال احمد ان تزوج لا آمره ان یفارق امرأته وقال اسحاق انا اجیز فی المنصوبة لحدیث ابن مسعود وان تزوجها لا اقول تحرم علیه امرأته ووسع اسحاق فی غیر المنصوبة **باب** ما جاء ان طلاق الامة تطلیقتان **حدثنا** محمد بن یحیی النیسابوری نا ابو عاصم عن ابن جریج قال نا مظاهر بن اسلم قال حدثنی القاسم عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال طلاق الامة تطلیقتان وعدتها حیضتان قال محمد بن یحیی وحدثنا ابو عاصم نا مظاهر بهذا وفی الباب عن عبد الله بن عمر حدیث عائشة حدیث غریب لا نعرفه مرفوعا الا من حدیث مظاهر بن اسلم ومظاهر لا یعرف له فی العلم غیر هذا الحدیث والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وهو قول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحاق **باب** ما جاء فیمن یحدث نفسه بطلاق امرأته **حدثنا** قتیبة نا ابو عوانة عن قتادة عن زرارة بن اوفی عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تجاوز الله لامتی ما حدثت به انفسها ما لم تکلم به او تعمل به هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم ان الرجل اذا حدث نفسه بالطلاق لم یکن شیء حتی یتکلم به **باب** ما جاء فی الجد والهزل فی الطلاق **حدثنا** قتیبة نا حاتم بن اسمعیل عن عبد الرحمن بن اردک المدنی عن عطاء عن ابن ماهک عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاث جدهن جد وهزلهن جد النکاح والطلاق والرجعة هذا حدیث حسن غریب والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وعبد الرحمن هو ابن حبیب بن اردک وابن ماهک هو عندی یوسف بن ماهک **باب** ما جاء فی الخلع

تو نہیں جائز رکھتا ہیں واسطے اسکے پیا اور کہا احمد نے اگر نکاح کرے تو نہیں حکم کرتا میں اسکو کہ جدا کرے عورت اپنی کو اور کہا اسحاق نے کہ میں جائز رکھتا ہوں نکاح کو بیچ حق اُس عورت کے کہ نسبت کی گئی ہو طرف کسی قوم خاص یا شہر کے واسطے حدیث ابن مسعود کے کہ اگر نکاح کرے اس سے تو نہیں کہتا میں کہ حرام ہے اُسپر عورت اُسکی اور وسعت رکھی ہے اسحاق نے بیچ حق غیر نسبت کی گئی کے **باب** لونڈی کی دو طلاقیں ہیں یعنی لونڈی دو طلاقوں سے حرام ہو جاتی ہے جیسے کہ آزاد عورت تین طلاقوں سے حرام ہوتی ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نیساپوری نے کہا حدیث کی ہمکو ابو عاصم نے ابن جریج سے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہمسے مظاہر بن اسلم نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے قاسم نے عائشہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ طلاق لونڈی کی دو طلاقیں ہیں اور عدت اسکی دو حیض ہیں کہا محمد بن یحیی نے روایت کی ہمسے ابو عاصم نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے مظاہر نے ساتھ اسی کے اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے اور عائشہ کی حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مرفوع مگر حدیث مظاہر بن اسلم سے اور مظاہر کے لیے نہیں پہچانی جاتی علم میں کوئی حدیث سوا اس حدیث کے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے حضرت کے اصحاب وغیرہم سے اور یہی قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہے **باب** اگر خیال کرے کوئی مرد بیچ دل اپنے کے ساتھ طلاق عورت اپنی کے تو اسکی طلاق ہوتی ہے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُنہوں نے روایت کی زرارہ بن اوفی سے اُنسے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو خطرے اور خیال دل میں آتے ہیں سو خدا نے اُنسے گذر کی میری امت سے جب تک کہ اُسکو نہ بولے یا اُسپر عمل نہ کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے حضرت کے اصحاب وغیرہ کا جب کوئی مرد اپنے دل میں طلاق کا خیال کرے یعنی اپنے دل میں طلاق کا خیال کرے کہ میں اپنی عورت کو طلاق دوں تو یہ کچھ چیز نہیں ہوتی اور اس سے طلاق نہیں پڑتی جبتک کہ بولے نہیں ساتھ اسکے اور زبان سے نہ کہے **باب** طلاق میں قصد کرنے اور ہنسی کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُنسے حاتم بن اسمعیل نے اُنسے عبدالرحمن بن اردک نے اُنسے روایت کی عطاء نے اُنسے ابن ماہک نے اُنسے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تین چیزیں ہیں کہ قصد کرنا انکا بھی قصد ہے اور ہنسی کی راہ سے کرنا بھی قصد ہے نکاح کرنا اور طلاق دینا اور رجعت کرنا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے اور عبدالرحمن وہی ہے ابن حبیب بن اردک ہے اور ابن ماہک وہی یوسف بن ماہک ہے۔ **باب** خلع کرنے کے بیان میں

---

[1] زرع نکاح کی ہے پس بدون نکاح کے کیونکر واقع ہو اور یہی ہے مذہب امام شافعی اور احمد وغیرہ جمہور علما کا اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک طلاق کو نکاح پر معلق کرنا درست ہے یعنی اگر کسی نے کسی اجنبی عورت کو کہا کہ اگر نکاح کروں میں تجھسے تو تجھے طلاق ہے یا کہے کہ جس عورت سے میں نکاح کروں اسکو طلاق ہے پس جب نکاح کرے گا اسوقت طلاق پڑ جاوے گی ۱۲ منہ [2] یعنی جو عورت کہ نسبت کی گئی ہو ساتھ کسی قوم خاص یا شہر خاص کے جیسے کہے کہ اگر فلانی قوم سے یا فلانے شہر سے نکاح کروں تو اسکو طلاق ہے تو اس صورت میں طلاق پڑ جاوے گی ۱۲ [3] یعنی یہ قسم کی کہ میں کبھی نکاح نہیں کروں گا تو گویا اسنے زبان درازی کی اپنی اوپر اور تنگی کی اپنے خداوند کے فراخیون کو ۱۲

حدثنا محمود بن غيلان نا الفضل بن موسى عن سفيان نا محمد بن عبد الرحمن وهو مولى آل طلحة عن سليمان بن يسار عن الربيع بنت معوذ بن عفراء انها اختلعت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرها النبي صلى الله عليه وسلم او امرت ان تعتد بحيضة وفي الباب عن ابن عباس **قال** ابو عيسى حديث الربيع بنت معوذ الصحيح انها امرت ان تعتد بحيضة **حدثنا** محمد بن عبد الرحيم البغدادي نا علي بن بحر نا هشام بن يوسف عن معمر عن عمرو بن مسلم عن عكرمة عن ابن عباس ان امرأة ثابت بن قيس اختلعت من زوجها على عهد النبي صلى الله عليه وسلم فامرها النبي صلى الله عليه وسلم ان تعتد بحيضة هذا حديث حسن غريب واختلف اهل العلم في عدة المختلعة فقال اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان عدة المختلعة عدة المطلقة وهو قول الثوري واهل الكوفة وبه يقول احمد واسحاق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم عدة المختلعة حيضة قال اسحاق وان ذهب ذاهب الى هذا فهو مذهب قوي **باب** ما جاء في المختلعات **حدثنا** ابو كريب نا مزاحم بن ذواد بن علبة عن ابيه عن ليث عن ابي الخطاب عن ابي زرعة عن ابي ادريس عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المختلعات هن المنافقات وهذا حديث غريب من هذا الوجه وليس اسناده بالقوي وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ايما امرأة اختلعت من زوجها من غير باس لم ترح رائحة الجنة **حدثنا** بذلك محمد بن بشار نا عبد الوهاب الثقفي نا ايوب عن ابي قلابة عن من حدثه عن ثوبان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما امرأة سألت زوجها طلاقا من غير باس فحرام عليها رائحة الجنة وهذا حديث حسن ويروى هذا الحديث عن ايوب عن ابي قلابة عن ابي اسماء عن ثوبان ورواه بعضهم عن ايوب بهذا الاسناد ولم يرفعه **باب** ما جاء في مداراة النساء **حدثنا** عبد الله بن ابي زياد نا يعقوب بن ابراهيم بن سعد نا ابن اخي ابن شهاب عن عمه عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة قال قال رسول الله

حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے سفیان سے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن عبد الرحمن نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے روایت کی ربیع بنت معوذ سے کہ خلع کیا انہوں نے بیچ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو حکم کیا انکو نبی صلعم نے یا حکم کی گئی یہ کہ عدت بیٹھے ایک حیض اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ حدیث ربیع بنت معوذ کی کہ وہ حکم کی گئی کہ عدت بیٹھے ایک حیض صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن عبد الرحیم بغدادی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے علی بن بحر نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمکو ہشام بن یوسف نے معمر سے انہوں نے عمرو بن مسلم سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ تحقیق ثابت بن قیس کی عورت نے خلع کیا اپنے خاوند سے حضرت صلعم کے زمانہ میں سو حکم کیا انکو حضرت صلعم نے یہ کہ عدت بیٹھے ایک حیض یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ عدت خلع کرنے والی کے سو کہا اکثر اہل علم نے حضرت صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہ خلع کرنے والی عورت کی عدت مانند عدت طلاق والی کے ہے اور یہی ہے قول ثوری اور اہل کوفہ کا اور ساتھ اسی کے قائل ہیں احمد اور اسحٰق اور بعض اہل علم حضرت صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ خلع والی عورت کی عدت ایک حیض ہے اور کہا اسحاق نے کہ اگر جاوے کوئی جانے والا طرف اسکے تو یہ مذہب قوی ہے **باب** خلع کرنے والی عورتوں کا بیان **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے مزاحم بن ذواد نے اپنے باپ سے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابی الخطاب سے انہوں نے ابی زرعہ سے انہوں نے ابی ادریس سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ عورتیں خلع طلب کرنے والی وہ ہیں منافق اور یہ حدیث غریب ہے اس وجہ سے اور اسکی اسناد قوی نہیں ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو عورت کہ خلع طلب کرے خاوند اپنے سے بلا ضرورت نہ پاویگی وہ بو بہشت کی **حدیث** کی ہمکو ساتھ اسکے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہمکو عبد الوہاب ثقفی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم کو ایوب نے ابی قلابہ سے انہوں نے ایک راوی سے انہوں نے ثوبان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت کہ مانگے اپنے خاوند سے طلاق بغیر ضرورت کے تو حرام ہے اسپر بو بہشت کی اور یہ حدیث حسن ہے۔ اور یہ حدیث ایوب سے مروی ہے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے ابی اسماء سے انہوں نے ثوبان سے اور روایت کیا اسکو بعض نے ایوب سے ساتھ اسی اسناد کے اور نہیں مرفوع کیا اسکو **باب** عورتوں سے اچھی طرح ساتھ رہنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے عبد اللہ بن ابی زیاد نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے انہوں نے کہا حدیث کی مجھکو میرے بھائی کے بیٹے ابن شہاب نے اپنے چچا سے انہوں نے روایت کی سعید بن مسیب سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

صلی اللہ علیہ وسلم ان المرأة کالضلع ان ذهبت تقیمها کسرتها وان ترکتها استمتعت بها علی عوج وفی الباب عن ابی ذر وسمرة
وعائشة حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه **باب** ما جاء فی الرجل یسأله ابوه ان یطلق امرأته **حدثنا**
احمد بن محمد نا ابن المبارك نا ابن ابی ذئب عن الحارث بن عبد الرحمن عن حمزة بن عبد الله بن عمر عن ابن عمر قال کانت تحتی امرأة
احبها وکان ابی یکرهها فامرنی ان اطلقها فابیت فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا عبد اللہ بن عمر طلق امرأتک
هذا الحدیث حسن صحیح انما نعرفه من حدیث ابن ابی ذئب **باب** ما جاء لا تسأل المرأة طلاق اختها **حدثنا** قتیبة نا سفیان
ابن عیینة عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة یبلغ به النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تسأل المرأة طلاق اختها لتکفئ
ما فی انائها وفی الباب عن ام سلمة حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی طلاق المعتوه **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی
نا مروان بن معاویة الفزاری عن عطاء بن عجلان عن عکرمة بن خالد المخزومی عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم کل طلاق جائز الا طلاق المعتوه المغلوب علی عقله هذا الحدیث لا نعرفه مرفوعا الا من حدیث عطاء بن عجلان وعطاء
ابن عجلان ضعیف ذاهب الحدیث والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرهم ان طلاق المعتوه المغلوب
علی عقله لا یجوز الا ان یکون معتوها یفیق الاحیان فیطلق فی حال افاقته **باب حدثنا** قتیبة نا یعلی بن شبیب
هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت کان الناس والرجل یطلق امرأته ما شاء ان یطلقها وهی امرأته اذا ارتجعها

کہ عورت مانند پسلی کے ہے یعنی اصل پیدائش اسکی پسلی سے ہے سو گر ارادہ کرے تو کہ سیدھا کرے اس پسلی کو توڑ دیگا اسکو اور اگر چھوڑ دے تو پسلی کو
اپنے حال پر تو فائدہ اٹھاوے تو ساتھ اسکے باوجود کجی کے۔ اور اس باب میں ابی ذر اور سمرہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن
صحیح غریب ہے اس وجہ سے **باب** اگر کوئی شخص اپنے بیٹے سے کہے کہ تو اپنی بیوی کو طلاق دے تو اسکا بیان یعنی **حدیث** بیان کی ہم سے احمد
بن محمد نے اُنّے کہا حدیث کی ہم سے ابن مبارک نے اُنّے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی ذئب نے حارث بن عبد الرحمن سے اُنّے روایت کی
حمزہ بن عبد اللہ بن عمر سے اُنّے ابن عمر سے کہ تھی میرے نکاح میں ایک عورت کہ محبت رکھتا تھا میں اُس سے اور باپ میرا اُسکو برا جانتا تھا سو
حکم کیا اُنّے مجھکو کہ طلاق دوں اُسکو سو انکار کیا میں نے سو ذکر کیا میں نے اسکو حضرت صلعم سے سو آپ نے فرمایا کہ اے عبد اللہ بن عمر طلاق
دے عورت اپنی کو یعنی باپ کا حکم مان۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سوا اسکے نہیں کہ ہم پہچانتے ہیں اسکو حدیث ابن ابی ذئب سے **باب** نہ مانگے
عورت طلاق سوکن اپنی کی **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُنّے کہا حدیث کی ہم کو سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُنّے روایت کی سعید
بن مسیب سے اُنّے ابی ہریرہ سے مرفوعا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ مانگے کوئی عورت طلاق سوکن اپنی کی تاکہ انڈیل دے وہ جو کچھ برتن میں اسکے
کے ہے اور اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** دیوانہ اور بے عقل کی طلاق کا بیان
حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد الاعلی نے اُنّے کہا حدیث بیان کی ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے عطاء بن عجلان سے اُنّے روایت
کی عکرمہ بن خالد مخزومی سے اُنّے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ ہر طلاق واقع ہوتی ہے مگر طلاق بے عقل کی کہ مغلوب العقل ہو یہ حدیث
مرفوع نہیں مگر عطاء بن عجلان کی حدیث سے اور عطاء بن عجلان ضعیف اور ذاہب الحدیث ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے حضرت
صلعم کے اصحاب وغیرہم سے کہ بے عقل اور دیوانہ کی طلاق واقع نہیں ہوتی مگر ایسا بے عقل ہو کہ کبھی ہوش میں آجاتا ہو پس طلاق دے اپنے ہوش
کی حالت میں **باب۔ حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُنّے کہا حدیث کی ہم سے یعلی بن شبیب نے ہشام بن عروہ سے اُنّے روایت کی
اپنے باپ سے اُنّے عائشہ سے کہا کہ تھے لوگ یعنی جاہلیت کے زمانہ میں اور مرد طلاق دیتا تھا اپنی عورت کو جتنی کہ چاہتا تھا اور وہ
اُسی کی عورت رہتی جب کہ رجوع کرتا اُس سے۔

ف یعنی حضرت حوا کہ اصل سب عورتوں کی ہیں حضرت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئیں سو انمیں کچھ ٹیڑھی ہوئی جو پسلی کی اصل ہے [illegible] طلاق کے
کوئی صورت عمل نہیں جیسے کہ ٹیڑھی لکڑی کو سیدھا کرنا ممکن نہیں پس حاصل یہ ہے کہ [illegible]
اور ایسے ہی کہ سب باتوں میں تمہاری مرضی کے موافق کام کریں [illegible]
ف [illegible] کی طلاق میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ انکی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے یہ قول عثمان اور ابن عباس وغیرہ کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ انکی طلاق ہو جاتی ہے یہ قول حضرت علی [illegible]

[illegible]

وهي في العدة وان طلقها مائة مرة او اكثر حتى قال رجل لامرأته والله لا اطلقك فتبيني مني ولا آويك ابدا قالت وكيف ذاك قال اطلقك فكلما همت عدتك ان تنقضي راجعتك فذهبت المرأة حتى دخلت على عائشة فاخبرتها فسكتت عائشة حتى جاء النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرته فسكت النبي صلى الله عليه وسلم حتى نزل القرآن الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسريح باحسان قالت عائشة فاستانف الناس الطلاق مستقبلا من كان طلق ومن لم يكن طلق **حدثنا** ابو كريب محمد بن العلاء قال ثنا عبد الله بن ادريس عن هشام بن عروة عن ابيه نحو هذا الحديث بمعناه ولم يذكر فيه عن عائشة وهذا اصح من حديث يعلى بن شبيب

باب ما جاء في الحامل المتوفى عنها زوجها تضع **حدثنا** احمد بن منيع ثنا حسين بن محمد ثنا شيبان عن منصور عن ابراهيم عن الاسود عن ابي السنابل بن بعكك قال وضعت سبيعة بعد وفات زوجها بثلثة وعشرين يوما او خمسة وعشرين يوما فلما تعلت تشوفت للنكاح فانكر عليها ذلك فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال ان تفعل فقد حل اجلها **حدثنا** احمد بن منيع ثنا الحسن بن موسى ثنا شيبان عن منصور نحوه وفي الباب عن ام سلمة حديث ابي السنابل حديث مشهور غريب من هذا الوجه ولا نعرف للاسود سماعا من ابي السنابل وسمعت محمدا يقول لا اعرف ان ابا السنابل عاش بعد النبي صلى الله عليه وسلم والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان الحامل المتوفى عنها زوجها اذا وضعت فقد حل لها التزويج وان لم تكن انقضت عدتها وهو قول سفيان الثوري والشافعي واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم تعتد آخر الاجلين والقول الاول اصح

عدت کی حالت میں اگرچہ طلاق دی ہو اُسکو سو بار یا زیادہ یہانتک کہ ایک مرد نے اپنی بیوی سے کہا قسم ہے خدا کی کہ طلاق دونگا مین تجھکو پس بائن ہوجاوے تو مجھسے اور ٹوٹ جاوے نکاح تیرا اور رکھونگا مین تجھکو ہمیشہ اُس عورت نے کہا کہ یہ کس طرح ہوگا اُسنے کہا کہ طلاق دونگا مین تجھکو سو جب تیری عدت گذرنے کے قریب ہوگی تو رجوع کرونگا تجھسے سو عورت گئی یہانتک کہ عائشہ پاس داخل ہوئی اور خبر دی اُنکو سو عائشہ چپ رہین یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سو عائشہ نے آپ سے کہا سو حضرت صلعم چپ رہے یہانتک کہ قرآن اُترا کہ طلاق ہے دو بار تک پھر رکھنا موافق دستور کے یا رخصت کرنا ہے ساتھ نیکی کے[1] عائشہ نے کہا آئندہ لوگون نے نئے سر سے شروع کی طلاق دینی ابتدا سے جسنے طلاق دی تھی اور جسنے طلاق نہین دی تھی **حدیث** بیان کی ہم سے ابو کریب محمد بن علاء نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ادریس نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے مثل اس حدیث کے ساتھ اُسی معنے کے اور نہین ذکر کیا اُسنے واسطہ عائشہ کا اور یہ زیادہ تر صحیح ہے یعلی بن شبیب کی حدیث سے

باب اُس حمل والی عورت کا خاوند مرجاوے تو عدت اسکی بچہ جننا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے حسین بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شیبان نے اُسنے منصور سے اُسنے روایت کی ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے ابی سنابل بن بعکک سے کہا بچہ جنی سبیعہ نے پیچھے وفات خاوند اپنے کے تیئیس دن کے یا پچیس دن کے سو جب پاک ہوئی نفاس سے تو زینت کی واسطے نکاح کے یعنی پیغام بھیجنے والونکے لیے اپنے تئین سنوارا سو لوگون نے اُسپر انکار کیا سو کسی نے یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کی سو فرمایا اگر نکاح کرے وہ تو درست ہے کہ اُسکی عدت گذر چکی ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن موسی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شیبان نے منصور سے مثل اسکے اور اس باب مین ام سلمہ سے بھی روایت ہے اور ابی سنابل کی حدیث مشہور ہے غریب ہے اس وجہ سے اور نہین پہچانتے ہم اسود کو ابی سنابل سے اس بارہ مین کچھ اور امام بخاری سے سنا کہ مین نہین جانتا کہ ابی سنابل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہا ہو اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ اگر کسی عورت کا خاوند مرجاوے اور وہ حاملہ ہو تو جب وہ بچہ جنے تو حلال ہے اُسکو نکاح کرنا اگرچہ اُسکی وفات کی عدت نہ گذری ہو یعنی چار مہینے اور دس دن اور یہی ہے قول سفین ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم حضرت کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ عدت اسکی اُس زمانہ تک ہے جو دونون مین زیادہ مدت ہو اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے[2]

---

[1] یعنی رجعت خاص ہی ہے اور دوسری طلاق تک ہے اسکے بعد رجعت درست نہین یعنی عدت مین مرد چاہے تو عورت سے رجعت کرے یہ بات پہلی طلاق مین ہے اور دوسری مین بھی پھر تیسری کی سو اگر رکھنی منظور ہے تو اچھی طرح سے رکھے یعنی نیکی سے ورنہ رخصت کرے ۔

[2] یعنی اگر خاوند کے مرنے کے بعد چار مہینے اور دس دن سے پیچھے بچہ ہوچکی تو اُسکی عدت یہی پوری ہوئی اور اگر چار مہینے اور دس دن سے پہلے جنی تو عدت اُسکی چار مہینے اور دس دن ہین کہ جمہور علما قائل ہین ۱۲

حدثنا قتيبة نا الليث عن يحيى بن سعيد عن سليمان بن يسار ان ابا هريرة وابن عباس وابا سلمة بن عبد الرحمن تذاكروا المتوفى عنها زوجها الحامل تضع عند وفاة زوجها فقال ابن عباس تعتد آخر الاجلين وقال ابو سلمة بل تحل حين تضع وقال ابو هريرة انا مع ابن اخي يعني ابا سلمة فارسلوا الى ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم فقالت قد وضعت سبيعة الاسلمية بعد وفاة زوجها بيسير فاستفتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرها ان تتزوج هذا حديث حسن صحيح

باب ما جاء في عدة المتوفى عنها زوجها

حدثنا الانصاري نا معن بن عيسى نا مالك بن انس عن عبد الله بن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن حميد بن نافع عن زينب بنت ابي سلمة انها اخبرته بهذه الاحاديث الثلاثة قال قالت زينب دخلت على ام حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم حين توفي ابوها ابو سفيان ابن حرب فدعت بطيب فيه صفرة خلوق او غيره فدهنت به جارية ثم مست بعارضيها ثم قالت والله ما لي بالطيب من حاجة غير اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تحد على ميت فوق ثلاثة ايام الا على زوج اربعة اشهر وعشرا قالت زينب فدخلت على زينب بنت جحش حين توفي اخوها فدعت بطيب فمست منه ثم قالت والله ما لي في الطيب من حاجة غير اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تحد على ميت فوق ثلث ليال الا على زوج اربعة اشهر وعشرا قالت زينب وسمعت امي ام سلمة تقول جاءت امرأة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان ابنتي توفي عنها زوجها وقد اشتكت عينيها افنكحلها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

حدیث بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے یحییٰ بن سعید سے اُنہوں نے روایت کی سلیمان بن یسار سے کہ تحقیق ابو ہریرہ اور ابن عباس اور ابو سلمہ نے آپس میں ذکر کیا اُس عورت کا جسکا خاوند مر گیا ہو اور وہ حاملہ ہو اور جنی بعد مرنے خاوند اپنے کے سو ابن عباس نے کہا کہ عورت عدت بیٹھے لمبی دو مدتوں کی اور ابو سلمہ نے کہا کہ بلکہ حلال ہو جاتی ہے جبکہ بچہ جنے اور ابو ہریرہ نے کہا کہ میں ساتھ ہوں بھتیجے اپنے کے یعنی ابو سلمہ کے سو بھیجا اُنہوں نے کسی کو پاس ام سلمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی کے سو اُنہوں نے کہا کہ بچہ جنی سبیعہ نے پیچھے وفات خاوند اپنے کے بعد تھوڑے دنوں کے سو اُنہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا سو حضرت صلعم نے اُسکو حکم کیا نکاح کر لے کا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب جس عورت کا خاوند مر جاوے اسکی عدت کے بیان میں

حدیث بیان کی ہم سے انصاری نے اُنہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معن بن عیسیٰ نے اُنہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک بن انس نے عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اُنہوں نے حمید بن نافع سے اُنہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے کہ اُنہوں نے خبر دی اُنکو ساتھ ان تینوں حدیثوں کے کہا زینب نے کہ میں ام حبیبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی پاس گئی جبکہ وفات کیا باپ اُسکا ابو سفیان ابن حرب سو اُنہوں نے خوشبو منگائی کہ جس میں زردی خلوق تھی یا سوائے اُسکے سو لگائی اُنہوں نے وہ خوشبو ایک لڑکی کو پھر لگائی دونوں رخساروں اپنے پر پھر کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ نہیں ہے مجھکو خوشبو کی کچھ حاجت لیکن سنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ نہیں درست کسی عورت کو کہ ایمان رکھتی ہو ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے یہ کہ سوگ کرے کسی مردے پر زیادہ تین دن کے مگر اپنے خاوند پر چار مہینے اور دس دن سوگ رکھے کہا زینب نے کہا پھر گئی میں پاس زینب بنت جحش کے جب کہ وفات کیا بھائی اُسکا سو منگائی اُنہوں نے خوشبو اور اس سے ملی پھر کہا کہ قسم ہے خدا کی مجھکو خوشبو کی کچھ حاجت نہیں لیکن میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ نہیں درست کسی عورت کو کہ ایمان رکھتی ہو ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے یہ کہ سوگ کرے کسی مردے پر زیادہ تین دن سے مگر خاوند پر چار مہینے اور دس دن سوگ رکھے۔ کہا زینب نے اور سنا میں نے اپنی ماں ام سلمہ سے کہتی تھیں کہ آئی ایک عورت پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو کہنے لگی یا رسول اللہ بیٹی میری کا خاوند مر گیا ہے اور تحقیق دکھتی ہیں آنکھیں اُسکی کیا سرمہ لگاویں اُسکی آنکھوں میں سو حضرت علیہ السلام نے فرمایا نہیں

ف اس سے معلوم ہوا کہ نہیں جائز ہے سرمہ لگانا [illegible] اُس عورت کو کہ مر جاوے خاوند اُسکا خواہ آنکھ دکھتی ہو یا نہ دکھتی ہو یہ قول امام احمد [illegible] مالکیہ کے نزدیک سرمہ لگانا جائز ہے اگر درد کے [illegible] اور امام شافعی کہتے ہیں کہ سرمہ رات کو لگا دے اور دن کو پونچھ ڈالے اور شاید اس عورت سے [illegible] ہو گا لیے اُسکو منع فرمایا اور آخر حدیث کا مطلب یہ کہ جاہلیت کے زمانہ میں حضرت صلعم سے پہلے رسم تھی کہ جس عورت کا خاوند مر جاتا وہ ایک [illegible] کپڑے پہنتی اور نہ خوشبو لگاتی ایک برس تک پھر لاتے اُسکے پاس گدھا یا بکری یا کوئی پرندہ اور وہ [illegible] اور [illegible] اُسکے ہاتھ میں چند مینگنیاں [illegible] پھینکتی مینگنیوں کو اور نکلتی ساتھ اُسکے عدت سے پس اس حدیث میں اشارہ ہے کہ مدت عدت کی اسلام میں [illegible] تھوڑی

مرتين او ثلاثا كل ذلك يقول لا ثم قال انما هي اربعة اشهر وعشرا وقد كانت احداكن في الجاهلية ترمي بالبعرة على راس
الحول وفي الباب عن فريعة ابنة مالك بن سنان اخت ابي سعيد الخدري وحفصة بنت عمر حديث زينب حديث حسن صحيح
والعمل على هذا عند اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان المتوفى عنها زوجها تتقي في عدتها الطيب والزينة وهو قول سفيان
الثوري ومالك والشافعي واحمد واسحاق **باب** ما جاء في المظاهر يواقع قبل ان يكفر **حدثنا** ابو سعيد الاشج ثنا عبد الله
ابن ادريس عن محمد بن اسحاق عن محمد بن عمرو بن عطاء عن سليمان بن يسار عن سلمة بن صخر البياضي عن النبي صلى الله عليه
وسلم في المظاهر يواقع قبل ان يكفر قال كفارة واحدة هذا حديث حسن غريب والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم وهو قول
سفيان الثوري ومالك والشافعي واحمد واسحاق وقال بعضهم اذا واقعها قبل ان يكفر فعليه كفارتان وهو قول عبد الرحمن
ابن مهدي **حدثنا** ابو عمار الحسين بن حريث ثنا الفضل بن موسى عن معمر عن الحكم بن ابان عن عكرمة عن ابن عباس
ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم قد ظاهر من امراته فوقع عليها فقال يا رسول الله اني ظاهرت من امراتي فوقعت
عليها قبل ان اكفر فقال وما حملك على ذلك يرحمك الله قال رايت خلخالها في ضوء القمر قال فلا تقربها حتى تفعل ما امرك الله
هذا حديث حسن صحيح غريب **باب** ما جاء في كفارة الظهار **حدثنا** اسحاق بن منصور ثنا هارون بن اسمعيل الخزاز
ثنا علي بن المبارك ثنا يحيى بن ابي كثير ثنا ابو سلمة ومحمد بن عبد الرحمن ان سلمان بن صخر الانصاري احد بني بياضة جعل امراته
عليه كظهر امه حتى يمضي رمضان فلما مضى نصف من رمضان وقع عليها ليلا فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال له

دو بار یا تین بار ہر بار فرماتے تھے نہیں پھر فرمایا کہ سوا اسکے نہیں کہ عدت چار مہینے اور دس دن ہیں اور تحقیق تھی ایک تمہاری جاہلیت میں پھینکتی مینگنی بعد
برس روز تک۔ اور اس باب میں فریعہ ابو سعید خدری کی بہن اور حفصہ سے بھی روایت آئی ہے اور زینب کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک
اصحاب وغیرہم کے کہ جسکا خاوند مر جاوے وہ عدت میں خوشبو اور زینت سے بچے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق
کا۔ **باب** ظہار کرنے والا اگر کفارہ دینے سے پہلے جماع کرے تو اسکا کیا حکم ہے۔ **حدیث** بیان کی ہم سے ابو سعید اشج نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے
عبداللہ بن ادریس نے محمد بن اسحاق سے اُنہوں نے محمد بن عمرو بن عطاء سے اُنہوں نے سلیمان بن یسار سے اُنہوں نے سلمہ بن صخر بیاضی سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سے بیچ حق ظہار کرنے والے کے کہ جماع کرے پہلے کفارہ دینے سے فرمایا فقط ایک ہی کفارہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عمل اسی پر ہے
نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر جماع کرے پہلے کفارہ
دینے کے تو دو کفارے ہیں اور یہ قول عبدالرحمن بن مہدی کا ہے۔ **حدیث** بیان کی ہم سے ابو عمار حسین بن حریث نے اُنہوں نے کہا حدیث کی
ہم سے فضل بن موسی نے معمر سے اُنہوں نے حکم بن ابان سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہ
تحقیق ظہار کیا تھا اُسنے عورت اپنی سے سو واقع ہوا وہ اُسپر سو اُسنے عرض کی کہ یا حضرت تحقیق ظہار کیا تھا میں نے عورت اپنی سے سو جماع کیا
میں نے اس سے پہلے کفارہ دینے کے سو فرمایا کہ کیا چیز باعث ہوئی تجھکو اوپر اسکے رحمت کرے تجھکو اللہ اُس نے کہا کہ دیکھی میں نے پازیب
اُسکی چاندنی میں سو فرمایا کہ نہ پاس جا اُسکے یہاں تک کہ کرے تو وہ چیز کہ حکم کیا ہے تجھکو اللہ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ **باب** ظہار کے
کفارہ کا بیان۔ **حدیث** کی ہم سے اسحاق بن منصور نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ہارون بن اسماعیل خزاز نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے
علی بن مبارک نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن ابی کثیر نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو سلمہ اور محمد بن عبدالرحمن نے کہ تحقیق سلمان
بن صخر انصاری نے کر دیا اپنی عورت کو اپنے اوپر مانند پیٹھ ماں کے یعنی کہا کہ تو مجھپر مانند پیٹھ ماں میری کے ہے کہ اسکو ظہار کہتے ہیں یہاں تک
کہ گذرے رمضان یعنی حرام کیا اُسکو اپنے پر اور رمضان کے گذرنے تک سو جب گذرا آدھا مہینہ رمضان کا تو سلمان نے اُسپر ایک رات کو یعنی صحبت کی
اُس سے پھر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا اسکو حضرت صلعم سے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ف ظہار کہتے ہیں اُسکو کہ تشبیہ دے اپنی بیوی کو یا اسکے اُس عضو کو کہ تعبیر کیا جاتا ہو کل سے ساتھ اُسکے یا تشبیہ دے کسی جز شائع کو ساتھ کسی عضو محرم کے کہ حرام ہے اُسکو دیکھنا
جیسے کہے بیوی سے کہ تو مجھپر حرام ہے مانند پیٹھ ماں میری کے یا سر تیرا یا نصف تیرا یا پیٹ مانند ماں میری کے ہے یا مانند بیٹی یا بہن اور پھوپھی میری کے اور مانند
اسکے پس ظہار کرنے سے حرام ہو جاتی ہے صحبت کرنی اُس سے یہاں تک کہ کفارہ ادا کرے اور اگر صحبت کرے پہلے کفارہ دینے سے تو نہیں ہے اوپر اسکے سوائے ایک کفارہ کے گر

[illegible]

له رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتق رقبة قال لا اجدها قال فصم شهرين متتابعين قال لا استطيع قال اطعم ستين مسكينا قال لا اجد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لفروة بن عمرو اعطه ذلك العرق وهو مكتل يأخذ خمسة عشر صاعا او ستة عشر صاعا اطعام ستين مسكينا هذا حديث حسن يقال سلمان بن صخر ويقال سلمة بن صخر البياضي والعمل على هذا الحديث عند اهل العلم في كفارة الظهار وفي الباب عن خولة بنت ثعلبة وهي امرأة اوس بن الصامت **باب ما جاء في الايلاء** **حدثنا** الحسن بن قزعة البصري ثنا مسلمة بن علقمة ثنا داود عن عامر عن مسروق عن عائشة قالت آلى رسول الله صلى الله عليه وسلم من نسائه وحرم فجعل الحرام حلالا وجعل في اليمين كفارة وفي الباب عن ابي موسى وانس حديث مسلمة بن علقمة عن داود رواه علي بن مسهر وغيره عن داود عن الشعبي عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا وليس فيه عن مسروق عن عائشة وهذا اصح من حديث مسلمة بن علقمة والايلاء ان يحلف الرجل ان لا يقرب امرأته اربعة اشهر فاكثر واختلف اهل العلم فيه اذا مضت اربعة اشهر فقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم اذا مضت اربعة اشهر يوقف فاما ان يفيء واما ان يطلق وهو قول مالك بن انس والشافعي واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم اذا مضت اربعة اشهر فهي تطليقة بائنة وهو قول الثوري واهل الكوفة **باب ما جاء في اللعان** **حدثنا** هناد ثنا عبدة بن سليمان عن عبد الملك بن ابي سليمان عن سعيد ابن جبير قال سئلت عن المتلاعنين في امارة مصعب بن الزبير ايفرق بينهما فما دريت ما اقول فقمت مكاني الى منزل عبد الله ابن عمر استأذنت عليه فقيل لي انه قائل فسمع كلامي فقال ابن جبير ادخل ما جاء بك الا حاجة قال فدخلت فاذا هو مفترش بردعة رحل له فقلت يا ابا عبد الرحمن

کہا ذکر ایک بردہ کی، سلمان نے نہیں پاتا میں اسکو یعنی مجکو اسقدر مقدور نہیں فرمایا پس روزے رکھو دو مہینے کے پے در پے کہا نہیں طاقت رکھتا میں یعنی بسبب شہوت کے سبب سے دو مہینے تک نہیں سکتا تو فرمایا کھلا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کہا نہیں پاتا میں ساٹھ مسکینوں کا کھانا یعنی مجکو مقدور نہیں ہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروہ بن عمرو صحابی سے فرمایا کہ دے اسکو وہ عرق کھجوروں کا کہ کوئی اسکو لایا تھا اور عرق ایک تھیلا ہوتا ہے کھجوروں کا کہ سماتی ہیں اسمیں کھجوریں پندرہ صاع یا سولہ صاع کہ کھلا دے ساٹھ مسکینوں کو یہ حدیث حسن ہے سلمان بن صخر کو سلمہ بن صخر بیاضی بھی کہتے ہیں اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے بیچ کفارہ ظہار کے اور اس باب میں خولہ بنت ثعلبہ سے بھی روایت ہے وہ عورت اوس بن صامت کی ہے **باب ایلا کرنے کا بیان** **حدیث** بیان کی ہم سے حسن بن قزعہ بصری نے کہا حدیث کی ہم سے مسلمہ بن علقمہ نے کہا حدیث کی ہم سے داؤد نے عامر سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہ سے کہ ایلا کیا حضرت صلعم نے اپنی بیویوں سے اور حرام کیا انکو پس آپ نے حرام کو حلال کیا اور قسم کا کفارہ دیا اور اس باب میں ابی موسی اور انس سے بھی روایت ہے اور حدیث مسلمہ بن علقمہ کی جو داؤد سے ہے روایت کیا ہے اسکو علی بن مسہر وغیرہ نے داؤد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً نہیں ہے اسمیں واسطہ مسروق کا عائشہ سے اور یہ زیادہ تر صحیح ہے حدیث مسلمہ بن علقمہ سے اور ایلا یہ ہے کہ قسم کھاوے مرد یہ کہ اپنی عورت سے صحبت نہ کرے چار مہینے یا زیادہ اس سے اور اہل علم کو اسمیں اختلاف ہے کہ جب چار مہینے گذر جاویں اور صحبت نہ کرے سو بعض اہل علم حضرت صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ جب چار مہینے گذر جاویں تو ایلا کرنے والا ٹھہر جاوے پس یا تو رجوع کرے اپنی عورت سے یعنی کفارہ دے قسم کا یا طلاق دے اور یہی ہے قول مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم حضرت صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ جب چار مہینے گذر جاویں تو اسپر ایک طلاق بائن پڑتی ہے اور یہی ہے قول ثوری کا اور اہل کوفہ کا **باب لعان کا بیان** **حدیث** بیان کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدہ بن سلیمان نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے انہوں نے سعید بن جبیر سے کہا کہ پوچھا گیا میں دو لعان کرنے والوں سے بیچ خلافت مصعب بن زبیر کے کہ کیا تفریق کیجاوے درمیان ان دونوں کے سو نہ جانا میں نے کہ کیا کہوں یعنی مجکو اسکا جواب نہ آیا سو گیا میں وہیں سے طرف گھر عبد اللہ بن عمر کے اور اجازت چاہی میں نے اندر جانے کی سو مجھکو کہا گیا کہ وہ اسوقت سوتے ہیں سو سنی میری بات انہوں نے اور کہا کہ اے ابن جبیر داخل ہو نہیں آیا تو مگر کسی حاجت کے لیے کہا سو میں اندر گیا اور دیکھا کہ وہ پالان بچھاوے کا بچھائے ہوئے تھے سو میں نے کہا کہ اے ابا عبد الرحمن یہ کنیت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی

المتلاعنان ایفرق بینهما قال سبحان الله نعم ان اول من سال عن ذلک فلان بن فلان اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ارأیت لو ان احدنا رأی امرأته علی فاحشة کیف یصنع ان تکلم تکلم بامر عظیم وان سکت سکت علی امر عظیم قال فسکت النبی صلی الله علیه وسلم فلم یجبه فلما کان بعد ذلک اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال ان الذی سالتک عنه قد ابتلیت به فانزل الله هؤلاء الایات التی فی سورة النور والذین یرمون ازواجهم ولم یکن لهم شهداء الا انفسهم حتی ختم الایات فدعا الرجل فتلاهن علیه ووعظه وذکره واخبره ان عذاب الدنیا اهون من عذاب الاخرة فقال لا والذی بعثک بالحق ما کذبت علیها ثم ثنی بالمرأة فوعظها وذکرها واخبرها ان عذاب الدنیا اهون من عذاب الاخرة فقالت لا والذی بعثک بالحق ما صدق قال فبدأ بالرجل فشهد اربع شهادات بالله انه لمن الصادقین والخامسة ان لعنة الله علیه ان کان من الکاذبین ثم ثنی بالمرأة فشهدت اربع شهادات بالله انه لمن الکاذبین والخامسة ان غضب الله علیها ان کان من الصادقین ثم فرق بینهما وفی الباب عن سهل بن سعد وابن عباس وحذیفة وابن مسعود حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا الحدیث عند اهل العلم **حدثنا** قتیبة حدثنا مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر قال لاعن رجل امرأته وفرق النبی صلی الله علیه وسلم بینهما والحق الولد بالام هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم **باب**

کیا دو لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کی جاوے تو آپ نے کہا سبحان اللہ ہاں تحقیق اول وہ مرد کہ پوچھا اس مسئلہ سے فلانا بیٹا فلانے کا ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا سو اُس نے عرض کی کہ یا حضرت بتلایئے کہ اگر ایک ہمارا دیکھے اپنی عورت کو زنا پر تو کیا کرے اگر بولے تو بولے ساتھ امر بڑے کے یعنے اگر اسکو لوگوں میں کہے تو رسوا ہو جاوے اور اگر چپ رہے کسی کو نہ بتلاوے نہیں تو چپ رہے اوپر امر بڑے کے کہا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہے اور اُسکو جواب نہ دیا سو بعد چند روز کے وہ شخص پھر آیا اور کہا کہ یا حضرت جو مسئلہ کہ میں نے آپ سے پوچھا تھا تحقیق مبتلا ہوا میں ساتھ اُس کے یعنی میں نے اپنی عورت کو ایک مرد کے ساتھ پایا۔ سو اتاریں خدا نے وہ آیتیں جو سورۂ نور میں ہیں کہ جو لوگ تہمت لگادیں اپنی بیویوں کو اور نہ ہوں واسطے اُنکے گواہ مگر نفس اُنکے یہانتک کہ ختم کیا آیتوں کو سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو بلایا اور اُسکو لعان کا حکم سُنایا اور نصیحت کی اُسکو اور یاد دلایا اُسکو عذاب آخرت کا یعنی تا کہ جھوٹ نہ کہے اور افترا نہ کرے عورت پر اور خبر دی اُسکو کہ عذاب دنیا کا سہل ہے عذاب آخرت سے سو اُس مرد نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ بھیجا آپ کو ساتھ حق کے نہیں جھوٹ کہا میں نے اُس پر پھر دوسری بار حضرت نے عورت کو لعان کا حکم سنایا اور نصیحت کی اُسکو اور یاد دلایا اُسکو عذاب آخرت کا اور خبر دی اُسکو کہ عذاب دنیا کا سہل ہے عذاب آخرت سے سو کہا اُس عورت نے کہ قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا آپکو ساتھ حق کے اُس نے یعنی مرد نے سچ نہیں کہا۔ سو حضرت صلعم نے شروع کیا ساتھ مرد کے سو گواہی دی اُس نے چار بار ساتھ اللہ کے کہ بیشک میں سچوں میں سے ہوں اور پانچویں دفعہ کہا کہ غضب خدا کا مجھپر اگر میں جھوٹوں میں سے ہوں پھر دوسری بار شروع کیا ساتھ عورت کے سو گواہی دی اُسنے چار بار ساتھ اللہ کے کہ بیشک وہ شخص جھوٹوں میں سے ہے اور پانچویں بار کہا کہ غضب خدا کا مجھپر اگر ہو وہ مرد سچوں میں سے پھر تفریق کی آپ نے درمیان اُنکے اور اس باب میں سہل بن سعد و ابن عباس اور حذیفہ و ابن مسعود سے بھی روایت آئی ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُنسے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک بن انس نے نافع سے اُنسے ابن عمر سے کہ لعان کیا ایک مرد نے اپنی عورت سے اور تفریق کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اُنکے اور لاحق کیا فرزند کو ساتھ ماں کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے **باب**

مدت میں حق نہیں ہوتی پھر گذر جانے چار مہینے کے نزدیک اکثر کے بلکہ اُسکو ٹھہرایا جاوے کہ رجوع کرے یا طلاق دے اور امام شافعی کہتے ہیں کہ اگر وہ طلاق نہ دے تو حاکم اُسپر ایک طلاق ڈالدے۔ اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ اگر چار مہینے کے اندر صحبت کی تو ایلاء ساقط ہو جاتا ہے اور کفارہ قسم کا لازم آتا ہے اور اگر صحبت نہ کی تو ایک طلاق بائن پڑتی ہے صریح اور اسیطرح اگر کوئی حرام کرے کسی چیز کو اپنے پر تو اگر بیوی کو خواہ کسی اور چیز کو تو اُسپر کفارہ آتا ہے اور وہ چیز حرام نہیں یہ مذہب ابن عباس کا ہے اور حنفیہ کے نزدیک اگر کہے مرد اپنی بیوی کو کہ تو مجھپر حرام ہے تو یہ بھی ایلاء میں داخل ہے جب کہ نیت کرے اُسکی باقی تفصیل فقہ میں ہے ۱۲ سہل صحابی ہیں کنیت آپکی ابو العباس ہے۔ اور نسب یہ ہے سہل بن سعد بن مالک بن خالد انصاری خزرجی ساعدی۔ آپ کے والد بھی صحابی ہیں وفات کی سنہ ۹۱ھ بقول ارجح و بقول بعض بعد سنہ کے عمر شریف سو سال سے تجاوز کر گئی تھی ۱۲ منہ حذیفہ آپ صحابی ہیں اور آپ کے والد یمان بھی صحابی ہیں جو جنگ احد میں شہید ہوئے اور وفات حذیفہ رض کی حضرت کی وفات کے بعد سنہ میں ہوئی ۱۲

ما جاء این تعتد المتوفی عنها زوجها **حدثنا** الانصاری ثنا معن ثنا مالک عن سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرة عن عمته زینب بنت کعب بن عجرة ان الفریعة بنت مالک بن سنان وهی اخت ابی سعید الخدری اخبرتها انها جاءت رسول الله صلی الله علیه وسلم تسأله ان ترجع الی اهلها فی بنی خدرة وان زوجها خرج فی طلب اعبد له ابقوا حتی اذا کان بطرف القدوم لحقهم فقتلوه قالت فسألت رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ارجع الی اهلی فان زوجی لم یترک لی مسکنا یملکه ولا نفقة قالت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم نعم قالت فانصرفت حتی اذا کنت فی الحجرة او فی المسجد ناداني رسول الله صلی الله علیه وسلم او امر بی فنودیت له فقال کیف قلت قالت فرددت علیه القصة التی ذکرت له من شأن زوجی قال امکثی فی بیتک حتی یبلغ الکتاب اجله قالت فاعتددت فیه اربعة اشهر وعشرا قالت فلما کان عثمان ارسل الی فسألنی عن ذلک فاخبرته فاتبعه وقضی به **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرة فذکر نحوه بمعناه هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا الحدیث عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم لم یروا للمعتدة ان تنتقل من بیت زوجها حتی تنقضی عدتها وهو قول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم للمرأة ان تعتد حیث شاءت وان لم تعتد فی بیت زوجها والقول الاول اصح بسم الله الرحمن الرحیم **ابواب البیوع** عن رسول الله صلی الله علیه وسلم **باب** ما جاء فی ترک الشبهات

جس عورت کا خاوند مر جاوے وہ عدت کہاں بیٹھے **حدیث** بیان کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے سعد بن اسحٰق بن کعب سے اُنہوں نے اپنی پھوپھی زینب بنت کعب سے کہ تحقیق فریعہ بنت مالک بن سنان نے خبر دی اُسکو وہ بہن ابو سعید خدری کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور سوال کیا آپ سے یہ کہ پھر جاوے طرف گھر والوں اپنے کے بیچ قبیلہ بنی خدرہ کے اور تحقیق خاوند اُسکا نکلا بیچ تلاش اپنے غلاموں کے کہ بھاگ گئے تھے یہانتک کہ پہونچا قدوم میں تو پایا اُنکو سو مارڈالا اُنہوں نے اُسکو کہا سو پوچھا میں نے حضرت صلعم سے یہ کہ پھر جاؤں میں طرف اہل اپنے کے کہ تحقیق خاوند میرے نے نہیں چھوڑا واسطے میرے کوئی مکان کہ وہ مالک ہو اُسکا اور نہ کچھ خرچ سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں پھر جا کہا اُنے سو پھری میں یہانتک کہ جب تھی میں حجرے میں یا مسجد میں پکارا مجھکو حضرت صلعم نے یا حکم کیا بلانے میرے کا سو میں آپ کے پاس بلائی گئی سو آپ نے فرمایا کس طرح کہا تو نے کہا اُنے سو میں نے وہ قصہ آپ سے پھر کہا جو پہلے ذکر کیا تھا اپنے خاوند کے حال سے فرمایا کہ ٹھہر اپنے گھر میں یہانتک کہ پہونچے حکم اللہ کا یعنی عدت کہا اُسنے سو میں عدت بیٹھی اُسمیں چار مہینے اور دس دن کہا سو جب عثمان خلیفہ ہوئے تو اُنے کسی کو میرے پاس بھیجا اور مجھ سے یہ قصہ پوچھا سو میں نے اُنکو اس سے خبر دی کہ پیروی کی اُنے اُسکی اور حکم کیا ساتھ اُسکے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے اُنے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعد بن اسحاق نے پھر ذکر کیا مثل اُسکے اُسکے معنے میں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے نہیں جائز رکھتے ہیں یہ کہ نقل کرے عورت عدت والی اپنے خاوند کے گھر سے یہانتک کہ گذر جاوے عدت اُسکی اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ جائز ہے عورت کو یہ کہ عدت بیٹھے جس جگہ چاہے اگرچہ نہ عدت بیٹھے بیچ گھر خاوند اپنے کے اور پہلا قول زیادہ ترجیح ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب البیوع** بیعوں کے بابوں کا بیان جو حضرت صلعم سے ثابت ہیں

باب شبہے والی چیزوں سے ترک کرنے کا بیان

ف جس عورت کا خاوند مر جاوے اُسکو عدت میں سوگ کرنا [illegible] واجب ہے اس پر سب علما کا [illegible] تفصیل [illegible] غیر مدخول بہا ہو چھوٹی ہو خواہ بڑی خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ خواہ لونڈی ہو خواہ آزاد مسلمہ ہو خواہ کافرہ [illegible] سوگ نہیں [illegible] ہو خوشبو لگانے کو [illegible] اور جواز بیع کا ثابت ہے [illegible] بیع چار قسم کی ہوتی ہے [illegible] بیع مطلق [illegible] جیسے کتاب کے اور بیع صرف یہ ہے کہ بیچے نقد بدلے نقد کے مثلاً [illegible] اور سلم [illegible] کے مثلاً [illegible] بدلے روپیوں کے اور بیع مطلق یہ ہے کہ بیچ کرے ایک چیز کو بدلے نقد کے [illegible]

[illegible] قولہ تعالیٰ یتربصن بانفسھن اربعة اشھر وعشرا

حدثنا قتيبة بن سعيد ثنا حماد بن زيد عن مجالد عن الشعبي عن النعمان بن بشير قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الحلال بين والحرام بين وبين ذلك امور مشتبهات لا يدري كثير من الناس امن الحلال هي ام من الحرام فمن تركها استبراء لدينه وعرضه فقد سلم ومن واقع شيئا منها يوشك ان يواقع الحرام كما انه من يرعى حول الحمى يوشك ان يواقعه الا وان لكل ملك حمى الا وان حمى الله محارمه حدثنا هناد ثنا وكيع عن زكريا بن ابي زائدة عن الشعبي عن النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه هذا حديث حسن صحيح وقد رواه غير واحد عن الشعبي عن النعمان بن بشير **باب** ما جاء في اكل الربا **حدثنا** قتيبة ثنا ابو عوانة عن سماك بن حرب عن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود عن ابن مسعود قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم آكل الربا وموكله وشاهديه وكاتبه وفي الباب عن عمر وعلي وجابر حديث عبد الله حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في التغليظ في الكذب والزور ونحوه **حدثنا** محمد بن عبد الاعلى الصنعاني ثنا خالد بن الحارث عن شعبة ثنا عبيد الله بن ابي بكر بن انس عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم في الكبائر قال الشرك بالله وعقوق الوالدين وقتل النفس وقول الزور وفي الباب عن ابي بكرة وايمن بن خريم وابن عمر حديث انس حديث حسن صحيح غريب

باب ما جاء في التجار وتسمية النبي صلى الله عليه وسلم اياهم

حدیث بیان کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے اُنہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے مجالد سے اُنہوں نے شعبی سے اُنہوں نے نعمان بن بشیر سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور حلال اور حرام کے درمیان بہت چیزیں ہیں شبہے والی نہیں جانتے اُنکو بہت آدمی پس جو شخص کہ بچا شبہے والی چیزوں سے تو پاک کیا اُسنے اپنے دین کو اور اپنی آبرو کو یعنی طعنے والوں کی طعن سے بچا اور جو کوئی پڑ گیا شبہ کی چیزوں میں سو قریب ہے کہ پڑے حرام میں مانند چرواہے کے کہ چراتا ہے گرد رمنے کے قریب ہے کہ چر جاویں اُسمیں جانور خبردار ہو کہ واسطے ہر بادشاہ کے رمنہ ہے اور اللہ کی رمنہ حرام چیزیں ہیں **حدیث** بیان کی ہم سے ہناد نے اُنہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وکیع نے زکریا بن ابی زائدہ سے اُنہوں نے شعبی سے اُنہوں نے نعمان بن بشیر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے معنی میں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے تحقیق روایت کی اسکو بہت لوگوں نے شعبی سے اُنہوں نے نعمان بن بشیر سے **باب** بیاج کھانے والے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے سماک بن حرب سے اُنہوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود سے اُنہوں نے ابن مسعود سے کہا کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیاج لینے والے کو اور دینے والے کو اور لکھنے والے کو اور گواہوں کو اور اس باب میں علی اور عمر اور جابر سے بھی روایت ہے اور ابن مسعود کی حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** جھوٹ اور فریب وغیرہ کے گناہ کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن عبد الاعلی صنعانی نے اُنہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن حارث نے شعبہ سے اُنہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن ابی بکر بن انس نے انس سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے بیان میں فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور ناحق خون کرنا اور جھوٹی بات کہنا کبیرہ گناہوں میں سے ہیں اور اس باب میں ابی بکرہ اور ایمن بن خریم اور ابن عمر سے بھی روایت ہے اور انس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

باب تجار کا بیان اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اُنکو یہ نام رکھنا۔

---

[1] حلال ظاہر ہے کہ ساتھ نص کے حلال ہونا اُسکا معلوم ہو جیسے کھانے کی چیزیں اور تجارت میں اور کلام کرنا اور نکاح کرنا اور حلال چیزوں کو دیکھنا اور حرام ظاہر ہے کہ ساتھ نص کے حرام ہونا اُسکا معلوم ہو جیسے شراب اور سور اور مردار اور خون جاری اور زنا اور جھوٹ اور غیبت اور چغلی وغیرہ اور چیزیں شبہے والی ہیں وہ کہ نہیں دلیلیں متعارض ہیں پس اُنکی حقیقت کو بہت نہیں جانتے پس اُنسے بچنا بہت بہتر کہتے ہیں لیکن اُنکو نہ حلال کہا جاوے نہ حرام کہا جاوے اور اتفاق ہے علما کا اس حدیث میں [illegible] ہیں اور یہ حدیث اُن چیزوں میں ہے جو بنیاد اسلام کا مدار ہے۔ [2] بیاج شرع میں زیادتی کو کہتے ہیں کہ خالی ہو عوض سے اور شرط کی ہوئی ہو زیادتی درمیان عقد کے اور بیاج حرام ہے ساتھ قرآن مجید اور اُسکی حرمت کا منکر کافر ہے۔ اور بیاج دو قسم ہے ایک بیاج نسیہ کا یعنی نقد کو ساتھ ادھار کے بیچنا اور دوسرا بیاج فضل کا یعنی تھوڑی چیز کو بہت کے عوض بیچنا اگر دونوں چیزیں پائی جاویں یعنی ایک تو جنس اور دوسری مقدار یعنی کیل یا وزن تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں قسم حرام ہیں جیسے گیہوں عوض گیہوں کے کہ جنس بھی ایک ہے اور مقدار بھی ایک ہے کہ کیلی ہے اور اگر فقط جنس یا قدر ایک چیز میں پائی جاوے تو بیاج نسیہ کا حرام ہے فضل حرام نہیں جیسے کہ چنوں کو ساتھ گیہوں کے بیچنا کہ اس میں فضل حلال ہے اور نسیہ حرام ہے اور امام مالک کے نزدیک علت بیاج کی اُن چیزوں میں جو حدیث میں آئی ہیں [illegible] شافعی کے نزدیک علت بیاج کی ثمنیت ہے سونے چاندی میں [illegible]

حدثنا هناد حدثنا ابو بكر بن عياش عن عاصم عن ابي وائل عن قيس بن ابي غرزة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نسمى السماسرة فقال يا معشر التجار ان الشيطان والاثم يحضران البيع فشوبوا بيعكم بالصدقة وفي الباب عن البراء بن عازب ورفاعة حديث قيس بن ابي غرزة حديث حسن صحيح رواه منصور والاعمش وحبيب بن ابي ثابت وغير واحد عن ابي وائل عن قيس بن ابي غرزة ولا نعرف لقيس عن النبي صلى الله عليه وسلم غير هذا **حدثنا** هناد ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن شقيق بن سلمة عن قيس بن ابي غرزة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه هذا حديث صحيح **حدثنا** هناد ثنا قبيصة ثنا سفيان عن ابي حمزة عن الحسن عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال التاجر الصدوق الامين مع النبيين والصديقين والشهداء **حدثنا** سويد ثنا ابن المبارك عن سفيان عن ابي حمزة بهذا الاسناد نحوه هذا حديث حسن لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث الثوري عن ابي حمزة وابو حمزة اسمه عبد الله بن جابر وهو شيخ بصري **حدثنا** يحيى بن خلف ثنا بشر بن المفضل عن عبد الله بن عثمان بن خثيم عن اسمعيل بن عبيد بن رفاعة عن ابيه عن جده انه خرج مع النبي صلى الله عليه وسلم الى المصلى فرأى الناس يتبايعون فقال يا معشر التجار فاستجابوا لرسول الله صلى الله عليه وسلم ورفعوا اعناقهم وابصارهم اليه فقال ان التجار يبعثون يوم القيمة فجارا الا من اتقى الله وبر وصدق هذا حديث حسن صحيح ويقال اسمعيل بن عبيد الله بن رفاعة ايضا **باب** ما جاء فيمن حلف على سلعة كاذبا **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا ابو داود انبأنا شعبة قال اخبرني علي بن مدرك قال سمعت ابا زرعة بن عمرو بن جرير يحدث عن خرشة بن الحر عن ابي ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ثلثة لا ينظر الله اليهم يوم القيمة ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم قلنا من هم يا رسول الله فقد خابوا وخسروا فقال المنان والمسبل ازاره والمنفق سلعته بالحلف الكاذب

حدیث بیان کی ہم سے ہناد نے اُنے کہا حدیث کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے عاصم سے اُنے ابی وائل سے اُنے قیس بن ابی غرزہ سے کہا کہ نکلے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تھے ہم گروہ تجار کے نام رکھے جاتے سماسرہ سو فرمایا اے معشر تجار کے یعنی گروہ سوداگروں کے کہ تحقیق شیطان اور گناہ حاضر ہوتے ہیں بیع کو یعنی بیچنے میں اکثر باتیں مبالغہ اور جھوٹی قسمیں پیش آجاتی ہیں سو ملاؤ بیع کو اپنے صدقہ سے اور اس باب میں براء بن عازب اور رفاعہ سے بھی روایت ہے اور قیس بن ابی غرزہ کی حدیث حسن صحیح ہے روایت کیا اسکو منصور اور اعمش اور حبیب وغیرہ نے ابو وائل سے اُنے قیس سے اور نہیں جانتے ہم واسطے قیس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا اس حدیث کے **حدیث** بیان کی ہم سے ہناد نے اُنے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُنے شقیق بن سلمہ سے اُنے روایت کی قیس بن ابی غرزہ سے اُنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اسی معنی میں یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ہناد نے اُنے کہا حدیث بیان کی ہم سے قبیصہ نے اُنے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے ابی حمزہ سے اُنے حسن سے اُنے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوداگر راست گو یعنی قول میں اور فعل میں بڑا امانت دار ساتھ نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ہوگا **حدیث** بیان کی ہم سے سوید نے اُنے کہا حدیث کی ہم سے ابن مبارک نے سفیان سے اُنے ابی حمزہ سے ساتھ اس اسناد کے مثل اُسکے یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے حدیث سفیان ثوری سے اُنے ابی حمزہ سے اور ابو حمزہ کا نام عبد اللہ ہے اور وہ شیخ بصری ہیں **حدیث** بیان کی ہم سے یحیی بن خلف نے اُنے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن مفضل نے عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے اُنے اسماعیل بن عبید بن رفاعہ سے اُنے اپنے باپ سے اُنے اپنے دادا سے کہ نکلا وہ ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف عیدگاہ کے سو دیکھا آپ نے لوگوں کو بیع شرا کرتے سو فرمایا کہ اے گروہ سوداگروں کے سو جواب دیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اٹھائیں اپنی گردنیں اور آنکھیں طرف حضرت صلعم کے سو فرمایا کہ تحقیق سوداگر اٹھائے جاوینگے دن قیامت کے گنہگار یعنی جھوٹ کہنے والے اور نافرمان مگر جو شخص کہ ڈرا اللہ سے یعنی خیانت اور فریب وغیرہ نہ کیا اور نیکی کی یعنی تجارت میں لوگوں سے یا عبادت کی اللہ کی اور سچ بولا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسماعیل بن عبید کو اسماعیل بن عبید اللہ بن رفاعہ بھی کہتے ہیں **باب** اسباب پر جھوٹی قسم کھانے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے اُنے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے اُنے کہا خبر بیان کی مجھے علی بن مدرک نے اُنے کہا سنا میں نے ابا زرعہ بن عمرو بن جریر سے حدیث بیان کرتا تھا خرشہ بن حر سے اُنے روایت کی ابی ذر سے کہ حضرت صلعم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ نہ دیکھیگا طرف اُنکے اللہ دن قیامت کے اور نہ پاک کریگا انکو گناہوں سے اور اُنکے لیے عذاب ہے دردناک کہا ابو ذر نے میں نے کہا کون ہیں وہ یا حضرت کہ وہ محروم ہوئے اور خسارہ ہوا ہے فرمایا ایک تو احسان رکھنے والا اور دوسرا دراز کرنے والا تہبند کا یعنی ٹخنوں سے نیچے چھوڑنے والا تیسرا رواج دینے والا اسباب کی ساتھ جھوٹی قسم کے

وفی الباب عن ابن مسعود وابی هریرة وابی رافع وابی ثعلبة وعمران بن حصین ومعقل بن یسار حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح
باب ما جاء فی التبکیر بالتجارة **حدثنا** یعقوب بن ابراهیم الدورقی ثنا هشیم ثنا یعلی بن عطاء عن عمارة بن حدید عن صخر
الغامدی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم بارک لامتی فی بکورها قال وکان اذا بعث سریة او جیشا بعثهم اول النهار وکان
صخر رجلا تاجرا وکان اذا بعث تجارة بعثهم اول النهار فاثری وکثر ماله وفی الباب عن علی وبریدة وابن مسعود وانس وابن عمر وابن
عباس وجابر حدیث صخر الغامدی حدیث حسن ولا نعرف لصخر الغامدی عن النبی صلی الله علیه وسلم غیر هذا الحدیث وقد روی سفیان
الثوری عن شعبة عن یعلی بن عطاء هذا الحدیث **باب** ما جاء فی الرخصة فی الشراء الی اجل **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علی ثنا
یزید بن زریع ثنا عمارة بن ابی حفصة ثنا عکرمة عن عائشة قالت کان علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ثوبان قطریان غلیظان
فکان اذا قعد فعرق ثقلا علیه فقدم بز من الشام لفلان الیهودی فقلت لو بعثت الیه فاشتریت منه ثوبین الی المیسرة فارسل الیه
فقال قد علمت ما یرید انما یرید ان یذهب بمالی او بدراهمی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کذب قد علم انی من اتقاهم واداهم
للامانة وفی الباب عن ابن عباس وانس واسماء ابنة یزید حدیث عائشة حدیث حسن صحیح غریب وقد رواه شعبة ایضا عن عمارة بن ابی حفصة
سمعت محمد بن فراس البصری یقول سمعت ابا داود الطیالسی یقول سئل شعبة یوما عن هذا الحدیث فقال لست احدثکم حتی تقوموا
الی حرمی بن عمارة فتقبلوا راسه قال وحرمی فی القوم **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابن ابی عدی وعثمان بن ابی عمر عن هشام بن حسان عن
عکرمة عن ابن عباس قال توفی النبی صلی الله علیه وسلم ودرعه مرهونة بعشرین صاعا من طعام اخذه لاهله هذا حدیث
حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابن ابی عدی عن هشام الدستوائی عن قتادة عن انس **ح**

اور باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابی رافع اور ابی ثعلبہ اور عمران بن حصین اور معقل بن یسار سے بھی روایت ہے اور ابوہریرہ کی حدیث حسن
ہے **باب** سویرے سوداگری کرنے کے بیان میں **حدیث** بیان کی ہمسے یعقوب بن ابراہیم دورقی نے اُنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے
اُنے کہا حدیث کی ہمسے یعلی بن عطا نے اُنے عمارہ بن حدید سے اُنے روایت کی حضرت صخر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی یا اللہ برکت
دے واسطے امت میری کے بیچ اول روز کے کہا اور تھے جب بھیجتے سریہ یا سفر وغیرہ کرنے میں اور بھیجتے حضرت صلعم جب
بھیجتے کوئی لشکر چھوٹا یا بڑا تو بھیجتے اُسکو اول روز میں اور تھے صخر سوداگر سو تھے جب بھیجتے تجارت کا مال تو بھیجتے اُنکو اول روز میں پس مالدار ہو گئے اور بہت
ہوا مال اُنکا اور اس باب میں علی اور بریدہ اور ابن مسعود اور انس اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر سے بھی روایت ہے اور صخر غامدی کی
حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم واسطے صخر غامدی کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوا اس حدیث کے کچھ اور تحقیق روایت کی سفیان ثوری
نے شعبہ سے اُنے یعلی بن عطا سے یہ حدیث **باب** ایک مدت تک وعدہ کر کے کوئی چیز خریدنی جائز ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو حفص عمرو
بن علی نے اُنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے اُنے کہا حدیث بیان کی ہمسے عمارہ بن ابی حفصہ نے اُنے کہا حدیث بیان کی ہمسے عکرمہ
نے عائشہ سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو کپڑے قطری موٹے سو جب آپ بیٹھتے اور پسینہ آتا تو وہ دونوں کپڑے آپ پر بھاری
ہو جاتے تھے سو شام سے چادریں آئیں واسطے فلانے یہودی کے اسکا نام لیا سو میں نے کہا کہ اگر آپ کسی کو اُس پاس بھیجیں اور اُس سے دو
کپڑے خرید لیں مدت میسر ہونے کی مہلت تک تو بہت بہتر ہو سو آپنے کسیکو اُس پاس بھیجا سو کہا اُسنے کہ تحقیق میں نے جانا جو ارادہ کرتا ہے وہ سوا
اسکے نہیں کہ لیجاوے مال میرا یا درہم میرے سو حضرت صلعم نے فرمایا کہ جھوٹ کہا اُسنے تحقیق جانتا ہے وہ کہ میں اُنمیں زیادہ تر متقی ہوں زیادہ تر ادا کرنے والا
ہوں امانت کا اور اس باب میں ابن عباس اور انس اور اسماء بنت یزید سے بھی روایت آئی ہے اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے اور تحقیق روایت کیا ہے
اُسکو شعبہ نے بھی عمارہ بن ابی حفصہ سے سنا میں نے محمد بن فراس بصری سے کہتا تھا سنا میں نے ابو داؤد طیالسی سے کہتا تھا کہ پوچھا گیا شعبہ ایک دن اس
حدیث سے سو کہا اُسنے کہ نہیں حدیث بیان کرونگا میں تمسے یہانتک کہ کھڑے ہو تم طرف حرمی بن عمارہ کے اور چوم لو سر اُسکا کہا پھر شروع ہوا سو وہ قوم میں تھا **حدیث**
بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابن عدی اور عثمان بن ابی عمر نے ہشام بن حسان سے اُنے عکرمہ سے اُنے ابن عباس سے کہا کہ وفات
پا گئے نبی صلعم اس حالت میں کہ زرہ آپکی گرو تھی نزدیک یہودی کے بدلے بیس صاع جو کے کہ لیا تھا اُسکو اپنے گھر والوں کے لیے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث**
بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی عدی نے ہشام دستوائی سے اُنے قتادہ سے اُنہوں نے انس سے **ح** کہا محمد نے

[illegible]

قال محمد واخبرنا معاذ بن ہشام قال ثنی ابی عن قتادة عن انس قال مشيت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بخبز شعير واهالة سنخة ولقد رهن له درع عند يهودي بعشرين صاعا من طعام اخذه لاهله ولقد سمعته ذات يوم يقول ما امسى عند آل محمد صاع تمر ولا صاع حب وان عنده يومئذ لتسع نسوة هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في كتابة الشروط **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عباد بن ليث صاحب الكرابيس ثنا عبد المجيد بن وهب قال قال لي العداء بن خالد بن هوذة الا اقرئك كتابا كتبه لي رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلت بلى فاخرج لي كتابا هذا ما اشترى العداء بن خالد بن هوذة من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم اشترى منه عبدا او امة لا داء ولا غائلة ولا خبثة بيع المسلم المسلم هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث عباد بن ليث وقد روى عنه هذا الحديث غير واحد من اهل الحديث **باب** ما جاء في المكيال والميزان **حدثنا** سعيد بن يعقوب الطالقاني ثنا خالد بن عبد الله الواسطي عن حسين بن قيس عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحاب الكيل والوزن انكم قد وليتم امرين هلكت فيه الامم السابقة قبلكم هذا حديث لا نعرفه مرفوعا الا من حديث حسين بن قيس وحسين بن قيس يضعف في الحديث وقد روي هذا باسناد صحيح موقوفا عن ابن عباس **باب** ما جاء في بيع من يزيد **حدثنا** حميد بن مسعدة ثنا عبيد الله بن شميط بن عجلان ثنا الاخضر بن عجلان عن عبد الله الحنفي عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم باع حلسا وقدحا وقال من يشتري هذا الحلس والقدح فقال الرجل اخذتهما بدرهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم من يزيد على درهم من يزيد على درهم

اور خبر دی ہم کو معاذ بن ہشام نے اُنہوں نے کہا حدیث کی مجھے باپ میرے نے قتادہ سے اُنہوں نے انس سے کہا گیا میں پاس رسول اللہ صلعم کے ساتھ روٹی جو کی اور چربی بدبودار کے اور تحقیق گرو رکھی تھی آپ نے زرہ اپنی پاس یہودی کے بدلے بیس صاع طعام کے لیا تھا اُسکو واسطے گھر والوں کے اپنے اور سنا میں نے آپ سے ایک دن فرماتے تھے کہ نہیں شام کی نزدیک آل محمد کے ایک صاع کھجور کا اور نہ ایک صاع دانے کا اور تحقیق نزدیک آپ کے اُس دن نو عورتیں تھیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** شرطوں کے لکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عباد بن لیث بزاز نے اُنہوں نے کہا حدیث کی مجھے عبد المجید بن وہب نے کہ کہا مجھکو عداء بن خالد بن ہوذہ نے کہ کیا نہ پڑھوں میں تیرے آگے وہ خط کہ لکھا تھا اُسکو واسطے میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے کہا کیوں نہیں پس نکالا اُنہوں نے واسطے میرے ایک خط جسکا مضمون یہ تھا کہ یہ وہ خط ہے کہ خریدا عداء بن خالد بن ہوذہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک غلام یا لونڈی کہ نہیں بیماری[1] اور نہیں بدی اُسمیں ورنہ کوئی فریب مانند خریدنے مسلمان کے مسلمان سے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث عباد بن لیث سے اور تحقیق روایت کی ہے اُس سے یہ حدیث بہت اہل حدیث نے **باب** ناپنے اور وزن کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے سعید بن یعقوب طالقانی نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے خالد بن عبد اللہ واسطی نے حسین بن قیس سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ناپنے والوں اور تولنے والوں کے کہ تحقیق تم والی کئے گئے ہو دو کاموں کے کہ ایسے ناپنے اور تولنے کے کہ ہلاک ہوئیں اُسمیں امتیں اگلی پہلی[2] یہ حدیث ہے کہ مرفوع نہیں جانتے ہم اُسکو مگر حدیث حسین بن قیس سے اور حسین بن قیس[3] ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث ساتھ اسناد صحیح کے ابن عباس سے موقوف **باب** نیلام کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے حمید بن مسعدہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ بن شمیط بن عجلان نے اخضر بن عجلان سے اُنہوں نے عبد اللہ حنفی سے اُنہوں نے انس بن مالک سے کہ تحقیق حضرت صلعم نے بیچا ٹاٹ اور پیالا اپنے ارادہ کیا انکے بیچنے کا سو فرمایا کون خریدتا ہے اس ٹاٹ اور پیالہ کو سو کہا ایک شخص نے لیتا ہوں میں ان دونوں کو بدلے ایک درہم کے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے کہ زیادہ دے ایک درہم سے کون ہے کہ زیادہ دے ایک درہم سے

---

[1] یعنی جنون اور جذام وغیرہ اور بدی سے مراد معصیت ہے مثلاً چوری زنا اور بھگوڑا ہونے غلام کے حاصل یہ ہے کہ یہ غلام بہت اچھا ہے عیب دار نہیں اور اس بیع میں طرح طرح سے دغا فریب نہیں ۱۲ اعراج

[2] یعنی شعیب علیہ السلام وغیرہ کی قوم کہ لیتے تھے لوگوں سے بہت زیادہ اور دیتے تھے کم حاصل یہ ہے کہ تم ناپ اور تول میں کم مت کرو ۱۲

[3] واضح ہو کہ حسین بن قیس کو ترمذی نے ضعیف لکھا ہے اور صاحب تقریب تہذیب نے انکے ترجمہ میں لکھا ہے کہ حسین بن قیس رحبی ابو علی واسطی لقب انکا حنش بفتح حائے حطی و نون و شین معجمہ ہے چھٹے طبقہ سے ہیں ضعیف ہیں ۱۲ مسلیم اللہ عفا عنہ مرفوع وہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یا فعل یا تقریر آپ سے ثابت ہوا ہو ۱۲

فاعطاه رجل درهمين فباعهما منه. هذا حديث حسن لا نعرفه الا من حديث الاخضر بن عجلان وعبد الله الحنفي الذي روى عن انس هو ابو بكر الحنفي. والعمل على هذا عند بعض اهل العلم لم يروا باسا ببيع من يزيد في الغنائم والمواريث. وقد روى هذا الحديث المعتمر بن سليمان وغير واحد من اهل الحديث عن الاخضر بن عجلان. **باب** ما جاء في بيع المدبر **حدثنا** ابن ابي عمر حدثنا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن جابر ان رجلا من الانصار دبر غلاما له فمات ولم يترك مالا غيره فباعه النبي صلى الله عليه وسلم فاشتراه نعيم بن عبد الله ابن النحام قال جابر عبدا قبطيا مات عام الاول في امارة ابن الزبير. هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن جابر بن عبد الله والعمل على هذا الحديث عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم لم يروا باسا ببيع المدبر وهو قول الشافعي واحمد واسحاق. وكره قوم من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم بيع المدبر وهو قول سفيان الثوري ومالك والاوزاعي.

باب ما جاء في كراهية تلقي البيوع **حدثنا** هناد حدثنا ابن المبارك عن سليمان التيمي عن ابي عثمان عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عن تلقي البيوع. وفي الباب عن علي وابن عباس وابي هريرة وابي سعيد وابن عمر ورجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم. **حدثنا** سلمة بن شبيب حدثنا عبد الله بن جعفر الرقي حدثنا عبيد الله بن عمرو الرقي عن ايوب عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يتلقى الجلب فان تلقاه انسان فابتاعه فصاحب السلعة فيها بالخيار اذا ورد السوق. هذا حديث حسن غريب من حديث ايوب. وحديث ابن مسعود حديث حسن صحيح. وقد كره قوم من اهل العلم تلقي البيوع وهو ضرب من الخديعة وهو قول الشافعي وغيره من اصحابنا. **باب** ما جاء لا يبيع حاضر لباد **حدثنا**

بیچیں وہ دیا آپکو ایک شخص نے دو درہم پس بیچا آپ نے دونوں چیزوں کو نبی صلعم نے اس شخص کے ہاتھ۔ یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حدیث اخضر بن عجلان سے اور عبداللہ حنفی جنہوں نے انس سے روایت کی وہ ابو بکر حنفی ہیں اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہ نہیں دیکھتے کچھ ڈر نیلام کے لوٹ اور ورثہ کے مال میں اور تحقیق روایت کی یہ حدیث معتمر بن سلیمان اور کئی ایک اہل حدیث نے اخضر بن عجلان سے **باب** غلام مدبر بیچنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر سے کہ ایک مرد انصار نے اپنے غلام کو مدبر کیا یعنی اسکو کہدیا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے) سو مر گیا وہ شخص اور نہ چھوڑا مال سوا اسکے کچھ سو بیچا اسکو حضرت صلعم نے اور خریدا اسکو نعیم بن نحام نے جابر نے کہا کہ وہ غلام قبطی تھا مر گیا پہلے سال خلافت ابن زبیر کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی کئی وجہ پر جابر بن عبداللہ سے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں مدبر غلام کے بیچنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اور یہی ہے قول شافعی رحمہ اللہ اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ مدبر غلام کو بیچنا مکروہ ہے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور مالک اور اوزاعی کا **باب** غلہ لانے والے قافلے کو آگے سے جا کر ملنا مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابن مبارک نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سلیمان تیمی نے ابی عثمان سے انہوں نے روایت کی ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا آگے جا ملنے قافلے کے سے اور اس باب میں علی اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عمر اور ایک مرد اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت آئی ہے **حدیث** بیان کی ہم سے سلمہ بن شبیب نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن جعفر رقی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبیداللہ بن عمرو رقی نے ایوب سے انہوں نے روایت کی محمد بن سیرین سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا آگے جا ملنے قافلے کے سے پس اگر ملا اس سے کوئی آدمی اور خریدا اس سے سو صاحب مال اسمیں مختار ہے جبکہ آوے بازار میں یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث ایوب سے اور ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق مکروہ رکھا ہے ایک جماعت اہل علم نے آگے جا ملنے قافلے سے اور وہ ایک قسم ہے فریب سے اور یہی قول شافعی وغیرہ کا ہے اصحاب ہمارے سے **باب** نہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے **حدیث** بیان کی ہم سے

ف۱ یہ حدیث مسلم میں ہے [illegible] غلام [illegible] قول امام شافعی اور احمد کا [illegible] امام ابو حنیفہ اور مالک کہتے ہیں کہ مدبر کی بیع درست نہیں [illegible] یعنی اگر [illegible] سستا [illegible] خرید لے [illegible] پہلے اسکے کہ وہ شہر اور بازار میں [illegible] اور اس سے منع فرمایا [illegible] شہر والوں کے [illegible] شہر میں [illegible] ارادہ سے [illegible]

[illegible]

قتيبة واحمد بن منيع قالا نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال قتيبة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يبيع حاضر لباد وفي الباب عن طلحة وانس وجابر وابن عباس وحكيم ابن ابي يزيد عن ابيه وعمرو بن عوف المزني جد كثير بن عبد الله ورجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** نصر بن علي واحمد بن منيع قالا نا سفيان بن عيينة عن ابي الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبيع حاضر لباد دعوا الناس يرزق الله بعضهم من بعض حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح وحديث جابر في هذا هو حديث حسن صحيح ايضا والعمل على هذا الحديث عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم كرهوا ان يبيع حاضر لباد ورخص بعضهم في ان يشتري حاضر لباد وقال الشافعي يكره ان يبيع حاضر لباد وان باع فالبيع جائز **باب** ما جاء في النهي عن المحاقلة والمزابنة **حدثنا** قتيبة نا يعقوب بن عبد الرحمن عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المحاقلة والمزابنة وفي الباب عن ابن عمر وابن عباس وزيد بن ثابت وسعد وجابر ورافع بن خديج وابي سعيد حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح والمحاقلة بيع الزرع بالحنطة والمزابنة بيع الثمر على رؤس النخل بالتمر والعمل على هذا عند اهل العلم كرهوا بيع المحاقلة والمزابنة **حدثنا** قتيبة نا مالك بن انس عن عبد الله بن يزيد ان زيدا ابا عياش سأل سعدا عن البيضاء بالسلت فقال ايهما افضل قال البيضاء فنهى عن ذلك وقال سعد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسأل عن اشتراء التمر بالرطب فقال لمن حوله اينقص الرطب اذا يبس قالوا نعم فنهى عن ذلك **حدثنا** هناد نا وكيع عن مالك عن عبد الله بن يزيد عن زيد ابي عياش

قتیبہ اور احمد بن منیع نے ان دونوں نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُنہوں نے سعید بن مسیب سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور قتیبہ نے کہا کہ وہ اسکو نبی صلعم تک پہونچاتے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ نہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے اور اس باب میں طلحہ اور انس اور جابر اور ابن عباس اور حکیم بن ابی یزید اُنہوں نے اپنے باپ سے اور عمرو بن عوف مزنی کثیر بن عبد اللہ کے دادا اور ایک مرد صحابی سے بھی روایت ہے **حدیث** بیان کی ہم سے نصر بن علی اور احمد بن منیع نے اُن دونوں نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے ابی زبیر سے اُس نے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے چھوڑ دو لوگوں کو روزی دے اللہ بعض اُنکو بعض سے ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور جابر کی حدیث بھی اس باب میں حسن صحیح ہے اور عمل اسی حدیث پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ وہ بری ہے کہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے اور بعضے کہتے ہیں کہ شہری کا جنگلی کے واسطے بیچنا جائز ہے اور امام شافعی کہتے ہیں کہ مکروہ ہے یہ کہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے اور اگر بیچے تو بیع جائز ہے **باب** بیع محاقلت اور مزابنت کے منع ہونے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے سہیل بن ابی صالح سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا نبی صلعم نے بیع محاقلت اور مزابنت سے اور اس باب میں ابن عباس اور ابن عمر اور زید بن ثابت اور سعد اور جابر اور رافع بن خدیج اور ابی سعید سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور محاقلت یہ ہے کہ بیچے آدمی کھیتی کو بدلے گیہوں کے اور مزابنت یہ ہے کہ بیچے کھجور کو درختوں پر بدلے کھجور کے زمین پر ہو اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ بیع محاقلت اور مزابنت مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے عبد اللہ بن یزید سے کہ تحقیق زید ابو عیاش نے پوچھا سعد کو گیہوں سفید کو کہ بیچی جاوے بدلے جو کے فرمایا کون ان دونوں کا افضل ہے کہا گیہوں سو منع فرمایا اس سے اور کہا سعد نے سنا میں نے نبی صلعم کو کہ پوچھے گئے خریدنے خشک کھجور کے بدلے کھجور تر کے سو نبی صلعم نے اپنے گرد والوں سے پوچھا کہ کیا کم ہو جاتی ہے تر کھجور جبکہ خشک ہو لوگوں نے کہا ہاں سو منع فرمایا آپ نے اس سے **حدیث** بیان کی ہم سے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے مالک سے اُنہوں نے عبد اللہ بن یزید سے اُنہوں نے زید ابی عیاش سے

۱؎ مزابنت معلوم ہو کہ اسکا استعمال اُسکا میووں میں ہوتا ہے اور کھیتی میں بھی آتا ہے اور محاقلت کا استعمال صرف کھیتی ہی میں آتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ محاقلت زمین کرایہ دینے کو کہتے ہیں جب بدلے گیہوں کے اور بعضے مزارعت کو کہتے ہیں ساقی نبی صلعم کے اور یہ منع سواسطے ہے کہ یہ بیع ہے اور کیل میں جب ایک جنس ہو تو برابر ہونا اور دست بدست ہونا ضرور ہے اور یہ دست بدست نہیں ہے اور برابر ہونا معلوم نہیں کیونکہ کمی بیشی اس سے جمع ہو اسواسطے کہا کہ یہ دونوں جائز نہیں ہونگے۔ پس بیان لازم آیا کہ یہ بھی مذہب امام شافعی اور امام مالک اور احمد اور ابو یوسف اور محمد اور اکثر علماء کا۔ اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ بیع جائز ہے جب کہ برابر نہ ہو کہ بیع میں ربوا ہوا ۱۲ ع

فاعطاه رجل درهمين فباعهما منه هذا حديث حسن لا نعرفه الا من حديث الاخضر بن عجلان وعبد الله الحنفي الذي روى عن انس هو ابو بكر الحنفي والعمل على هذا عند بعض اهل العلم لم يروا باسا ببيع من يزيد في الغنائم والمواريث وقد روى هذا الحديث المعتمر بن سليمان وغير واحد من اهل الحديث عن الاخضر بن عجلان **باب ما جاء في بيع المدبر** **حدثنا** ابن ابي عمر ثنا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن جابر ان رجلا من الانصار دبر غلاما له فمات ولم يترك مالا غيره فباعه النبي صلى الله عليه وسلم فاشتراه ابو نعيم ابن النحام قال جابر عبدا قبطيا مات عام الاول في امارة ابن الزبير هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن جابر بن عبد الله والعمل على هذا الحديث عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ولم يروا باسا ببيع المدبر وهو قول الشافعي واحمد واسحاق وكره قوم من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم بيع المدبر وهو قول سفيان الثوري ومالك والاوزاعي

باب ما جاء في كراهية تلقي البيوع **حدثنا** هناد ثنا ابن المبارك ثنا سليمان التيمي عن ابي عثمان عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عن تلقي البيوع وفي الباب عن علي وابن عباس وابي هريرة وابي سعيد وابن عمر ورجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** سلمة بن شبيب ثنا عبد الله بن جعفر الرقي ثنا عبيد الله بن عمرو الرقي عن ايوب عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يتلقى الجلب فان تلقاه انسان فابتاعه فصاحب السلعة فيها بالخيار اذا ورد السوق هذا حديث حسن غريب من حديث ايوب وحديث ابن مسعود حديث حسن صحيح وقد كره قوم من اهل العلم تلقي البيوع وهو ضرب من الخديعة وهو قول الشافعي وغيره من اصحابنا **باب ما جاء لا يبيع حاضر لباد** **حدثنا**

پس دیے آپ کو ایک شخص نے دو درہم پس بیچا آپ نے دونوں چیزوں کو نبی صلعم نے اس شخص کے ہاتھ۔ یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حدیث اخضر بن عجلان سے اور عبداللہ حنفی جنہوں نے انس سے روایت کی وہ ابوبکر حنفی ہیں اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نہیں دیکھتے کچھ ڈر کا تو نیلام کے لوٹ اور ترکہ کے مال میں اور تحقیق روایت کی یہ حدیث معتمر بن سلیمان اور کئی ایک اہل حدیث نے اخضر بن عجلان سے **باب** غلام مدبر بیچنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی عمر نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُنہوں نے جابر سے کہ ایک مرد نے انصار سے اپنے غلام کو مدبر کیا یعنی اُسکو کہدیا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے سو مر گیا وہ شخص اور نہ چھوڑا مال سوا اسکے پھر سو بیچا اسکو حضرت نے اور خریدا اُسکو نعیم بن نحام نے جابر نے کہا کہ وہ غلام قبطی تھا مرا پہلے سال خلافت ابن زبیر کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی کئی وجہ پر جابر بن عبداللہ سے اور عمل اسی حدیث پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں مدبر غلام کے بیچنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اور یہی ہے قول شافعی رحمہ اللہ اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض اہل علم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ مدبر غلام کو بیچنا مکروہ ہے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور مالک اور اوزاعی کا **باب** غلہ لانے والے قافلے کو آگے سے جا کر ملنا مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ہناد نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابن مبارک نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سلیمان تیمی نے ابی عثمان سے اُنہوں نے روایت کی ابن مسعود سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا آگے جا کر ملنے قافلے کے سے اور اس باب میں روایت ہے علی اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عمر اور ایک مرد اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت آئی ہے **حدیث** بیان کی ہم سے سلمہ بن شبیب نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن جعفر رقی نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبیداللہ بن عمرو رقی نے ایوب سے اُنہوں نے روایت کی محمد بن سیرین سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا آگے جا کر قافلے کے سے ملنے پھر اگر ملا اس سے کوئی آدمی اور خریدا اس سے سو اسباب والا اسمیں مختار ہے جبکہ آوے بازار میں یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث ایوب سے اور ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق مکروہ رکھا ہے ایک جماعت اہل علم نے آگے جا ملنے قافلے سے اور وہ ایک قسم ہے فریب سے اور یہی قول شافعی وغیرہ کا ہے اصحاب ہمارے سے **باب** نہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے **حدیث** بیان کی ہم سے

ف ۔ یہ بات معلوم ہوئی کہ مدبر غلام کی بیع جائز ہے اور یہی قول امام شافعی اور احمد کا ہے اور امام ابو حنیفہ اور مالک کہتے ہیں کہ مدبر کی بیع درست نہیں [illegible] یعنی اگر شہر [illegible] والا [illegible] سے جا کر خریدنے کے لیے پہلے اسکے کہ وہ شہر اور بازار میں آوے اور نرخ معلوم کرے بازار کا اور اس سے منع اسواسطے فرمایا کہ اسمیں [illegible] لوگوں کا نقصان ہے [illegible] یعنی گنوار غلہ وغیرہ شہر میں لاوے اس ارادہ سے کہ [illegible]

[illegible]

قتیبۃ واحمد بن منیع قالا نا سفیان بن عیینۃ عن الزہری عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال قتیبۃ یبلغ بہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا یبیع حاضر لباد وفی الباب عن طلحۃ وانس وجابر وابن عباس وحکیم ابن ابی یزید عن ابیہ وعمرو بن عوف المزنی جد کثیر بن عبد اللہ ورجل من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم **حدثنا** نصر بن علی واحمد بن منیع قالا نا سفیان بن عیینۃ عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یبیع حاضر لباد دعوا الناس یرزق اللہ بعضہم من بعض حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح وحدیث جابر فی ہذا ایضا حدیث حسن صحیح ایضا والعمل علی ہذا الحدیث عند بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم وغیرہم کرہوا ان یبیع حاضر لباد ورخص بعضہم فی ان یشتری حاضر لباد وقال الشافعی یکرہ ان یبیع حاضر لباد وان باع فالبیع جائز **باب** ماجاء فی النہی عن المحاقلۃ والمزابنۃ **حدثنا** قتیبۃ نا یعقوب بن عبد الرحمن عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المحاقلۃ والمزابنۃ وفی الباب عن ابن عمر وابن عباس وزید بن ثابت وسعد وجابر ورافع بن خدیج وابی سعید حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح والمحاقلۃ بیع الزرع بالحنطۃ والمزابنۃ بیع الثمر علی رؤس النخل بالتمر والعمل علی ہذا عند اہل العلم کرہوا بیع المحاقلۃ والمزابنۃ **حدثنا** قتیبۃ نا مالک بن انس عن عبد اللہ بن یزید ان زیدا ابا عیاش سأل سعدا عن البیضاء بالسلت فقال ایہما افضل قال البیضاء فنہی عن ذلک وقال سعد سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یسأل عن اشتراء التمر بالرطب فقال لمن حولہ اینقص الرطب اذا یبس قالوا نعم فنہی عن ذلک **حدثنا** ہناد نا وکیع عن مالک عن عبد اللہ بن یزید عن زید ابی عیاش

قتیبہ اور احمد بن منیع نے اُن دونوں نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُنہوں نے سعید ابن مسیب سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور قتیبہ نے کہا کہ وہ اس کو نبی صلعم تک پہونچاتے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ نہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے اور اس باب میں طلحہ اور انس اور جابر اور ابن عباس اور حکیم بن ابی یزید سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اور عمرو بن عوف مزنی کثیر بن عبد اللہ کے دادا اور ایک مرد صحابی سے بھی روایت ہے حدیث کی ہم سے نصر بن علی اور احمد بن منیع نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے ابی زبیر سے اُس نے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے چھوڑ دو لوگوں کو کہ روزی دے اللہ بعض اُن کو بعض سے ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور جابر کی حدیث بھی اس میں حسن صحیح ہے اور عمل اسی حدیث پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں مکروہ ہے کہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے اور بعضے کہتے ہیں کہ شہری کا جنگلی کے واسطے بیچنا جائز ہے اور امام شافعی کہتے ہیں کہ مکروہ ہے یہ کہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے اور اگر بیچے کوئی تو جائز ہے **باب** بیع محاقلت اور مزابنت کے منع ہونے کا بیان **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے سہیل بن ابی صالح سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا نبی صلعم نے بیع محاقلت اور مزابنت سے اور اس باب میں ابن عباس اور ابن عمر اور زید بن ثابت اور سعد اور جابر اور رافع بن خدیج اور ابی سعید سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور محاقلت یہ ہے کہ بیچے آدمی کھیتی کو بدلے گیہوں کے اور مزابنت یہ ہے کہ بیچے چھوہاروں کو درختوں پر بدلے کھجور کے جو زمین پر ہو اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ بیع محاقلت اور مزابنت مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے عبد اللہ بن یزید سے کہ تحقیق زید ابو عیاش نے پوچھا سعد کو حکم گیہوں سے کہ بیچا جاوے بدلے جو کے فرمایا کون ان دونوں کا افضل ہے کہا گیہوں سو منع فرمایا اُنہوں نے اُس سے اور کہا سعد نے سنا میں نے نبی صلعم کو کہ پوچھے گئے خریدنے خشک کھجور کے بدلے کھجور تر کے سو نبی صلعم نے اپنے گرد والوں سے پوچھا کہ کیا کم ہو جاتی ہے تر کھجور جب خشک ہو لوگوں نے کہا ہاں سو منع فرمایا آپ نے اُس سے حدیث بیان کی ہم سے ہناد نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے مالک سے اُنہوں نے عبد اللہ بن یزید سے اُنہوں نے زید ابی عیاش سے

سلہ مزابنت معلوم ہو کہ استعمال اُس کا میووں میں ہے اور کھیتی میں بھی آتا ہے اور محاقلت کا استعمال صرف کھیتی ہی میں آتا ہے اور بعضے محاقلت زمین کرایہ دینا کو کہتے ہیں بدلے گیہوں کے اور بعضے مزارعت کو کہتے ہیں [illegible] اور یہ منع سو اسطے ہے کہ [illegible] جبکہ ایک جنس ہو تو برابر ہونا اور دست بدست ہونا ضرور ہے اور یہ دست بدست نہیں [illegible] اسی واسطے کہا کہ دونوں برابر نہیں ہونے کے۔ پس [illegible] یہی مذہب امام شافعی اور مالک اور محمد اور ابو یوسف اور جمہور اکثر علما کا۔ اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ یہ بیع جائز ہے جب کہ [illegible] ۱۲

قال سألنا سعدا عن ذلك فكرهه هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم وهو قول الشافعي واصحابنا **باب** ما جاء في كراهية بيع الثمرة قبل ان يبدو صلاحها **حدثنا** احمد بن منيع ثنا اسمعيل بن ابراهيم عن ايوب عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع النخل حتى يزهو وبهذا الاسناد ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع السنبل حتى يبيض ويأمن العاهة نهى البائع والمشتري وفي الباب عن انس وعائشة وابي هريرة وابن عباس وجابر وابي سعيد وزيد بن ثابت حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم كرهوا بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها وهو قول الشافعي واحمد واسحاق **حدثنا** الحسن بن علي الخلال ثنا ابو الوليد وعفان وسليمان بن حرب قالوا ثنا حماد بن سلمة عن حميد عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع العنب حتى يسود وعن بيع الحب حتى يشتد هذا حديث حسن غريب لا نعرفه مرفوعا الا من حديث حماد بن سلمة **باب** ما جاء في النهي عن بيع حبل الحبلة **حدثنا** قتيبة ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع حبل الحبلة وفي الباب عن عبد الله بن عباس وابي سعيد الخدري حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم وحبل الحبلة نتاج النتاج وهو بيع مفسوخ عند اهل العلم وهو من بيوع الغرر وقد روى شعبة هذا الحديث عن ايوب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس وروى عبد الوهاب الثقفي وغيره عن ايوب عن سعيد بن جبير ونافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وهذا اصح **باب** ما جاء في كراهية بيع الغرر **حدثنا** ابو كريب ثنا ابو اسامة عن عبيد الله بن عمر عن

کہا پوچھا ہم نے سعد کو پس ذکر کیا اسکا اُنسے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور یہی ہے قول شافعی اور اصحاب ہمارے کا **باب** پختگی کے ظاہر ہونے سے پہلے پھل کھجوروں کا بیچنا منع ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنا پھل کھجوروں سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ خوشرنگ ہوں اور ساتھ اسی اسناد کے ہے کہ نبی صلعم نے منع فرمایا بیچنے خوشہ کھیتی کے سے یہاں تک کہ پختہ ہو اور امن میں ہو آفت سے اور منع فرمایا بیچنے والے اور خریدنے والے کو ایسی چیزوں میں اور اس باب میں انس اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور جابر اور ابی سعید اور زید سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ پھل کو پختگی ظاہر ہونے سے پہلے بیچنا منع ہے - اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحٰق کا **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابوالولید اور عفان اور سلیمان بن حرب نے تینوں نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے حمید سے اُنہوں نے انس سے کہ تحقیق نبی صلعم نے منع فرمایا انگور کے بیچنے کو یہاں تک کہ سیاہ ہو یعنی پک جاوے اور منع کیا بیچنے غلہ سے یہاں تک کہ سخت ہو جاوے - یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مرفوع مگر حدیث حماد بن سلمہ سے **باب** حمل کا حمل بیچنا منع ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے ایوب سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہ منع فرمایا نبی صلعم نے بیچنے حمل حمل کے سے اور اس باب میں ابن عباس اور ابی سعید خدری سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور حبل الحبلہ بچے کا بچہ ہے اور وہ بیع باطل ہے نزدیک اہل علم کے اور وہ بیع غرر سے ہے اور روایت کی شعبہ نے اس حدیث کو ایوب سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباس سے اور روایت کی عبدالوہاب ثقفی وغیرہ نے ایوب سے اُنہوں نے سعید بن جبیر و نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ زیادہ تر صحیح ہے **باب** دھوکے کی بیع مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے ابوکریب نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابواسامہ نے عبید اللہ بن عمر سے اُنہوں نے

ف بچے ایک اونٹنی کے پیٹ میں ہے یہ کہ ایک شخص نے بیع کی اس کی کہ اسکے یہاں اونٹنی پیدا ہوگی اور وہ بچہ دیگی اس بچہ کو میں نے بیچا یہ بیع منع اسواسطے ہے کہ بیع معدوم کی ہے کہ ابھی پیدا نہیں ہوا - اور اگر پیٹ کے بچہ کو بیچے تو اسکا بھی یہی حکم ہے - اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد حمل کی بیع سے یہ ہے کہ بیچے ساتھ تاخیر مول کے یعنی مول ٹھہرا دے کہ جب کہ بچہ دیوے بچہ کا اب اونٹنی کے پیٹ میں ہے - ۱۲ ف آفت سے امن میں ہو - مطلب یہ ہے کہ وہ بیع ایسی ہو کہ اگر کسی روز آفت آوے اور گر جاوے تو قیمت اسکی ضائع نہ جاوے مثلاً درخت انبہ کا ایک شخص نے خریدا اور کسی روز آفت سماوی سے پھل گر گیا اور وہ کیریاں بالکل ضائع گئیں تو ایسی صورت میں یہ بیع جائز نہ ہوگی ۱۲ منہ

ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع الغرر وبیع الحصاة وفی الباب عن ابن عمر و
ابن عباس وابی سعید وانس حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا الحدیث عند اهل العلم کرهوا بیع الغرر قال الشافعی
ومن بیع الغرر بیع السمک فی الماء وبیع العبد الآبق وبیع الطیر فی السماء ونحو ذلک من البیوع ومعنی بیع الحصاة ان یقول البائع
للمشتری اذا نبذت الیک بالحصاة فقد وجب البیع فیما بینی وبینک وهو یشبه بیع المنابذة وکان هذا من بیوع اهل الجاهلیة

باب ما جاء فی النهی عن بیعتین فی بیعة **حدثنا** هناد ثنا عبدة بن سلیمان عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة
قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیعتین فی بیعة وفی الباب عن عبد الله بن عمرو وابن عمر وابن مسعود حدیث ابی هریرة
حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم وقد فسر بعض اهل العلم قالوا بیعتین فی بیعة ان یقول ابیعک هذا الثوب بنقد
بعشرة وبنسیئة بعشرین ولا یفارقه علی احد البیعین فاذا فارقه علی احدهما فلا باس اذا کانت العقدة علی واحد منهما قال الشافعی
ومن معنی ما نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن بیعتین فی بیعة ان یقول ابیعک داری هذه بکذا علی ان تبیعنی غلامک بکذا فاذا
وجب لی غلامک وجبت لک داری وهذا تفارق عن بیع بغیر ثمن معلوم ولا یدری کل واحد منهما علی ما وقعت علیه صفقته

باب ما جاء فی کراهیة بیع ما لیس عندک **حدثنا** قتیبة ثنا هشیم عن ابی بشر عن یوسف بن ماهک عن حکیم بن حزام
قال سالت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یاتینی الرجل فیسالنی من البیع ما لیس عندی ابتاع له من السوق ثم ابیعه قال

ابی زناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع غرر اور بیع کنکر پھینکنے کو اور اس باب میں ابن عمر و
ابن عباس اور ابی سعید اور انس سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ بیع
غرر کی مکروہ ہے امام شافعی نے کہا اور بیع غرر سے بیچنا مچھلی کا ہے پانی میں اور بیچنا غلام بھاگے ہوئے کا اور بیچنا پرندہ اڑتے کا ہے اور مثل اسکے بیع ہیں اور
معنے بیع حصاۃ کے یہ ہیں کہ بیچنے والا مول لینے والے کو کہے کہ جب میں تیری طرف کنکر پھینکوں تو واجب ہوگی بیع بیچ اس چیز کے کہ میرے درمیان ہے
اور درمیان تیرے اور وہ بیع مانند منابذہ کے ہے اور یہ بیع جاہلیت کی ہے **باب** ایک بیع میں دو بیعوں کا کرنا منع ہے حدیث کی ہم سے ہناد نے
انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ بن سلیمان نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیعوں
سے بیچ ایک بیع کے یعنی ایک عقد میں اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور ابن عمر اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث
حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور اسکی تفسیر میں بعض اہل علم نے کہا ہے کہ دو بیعوں کا ایک بیع میں ہونا یہ ہے کہ ایک شخص
مثلاً کہے بیچا میں نے یہ کپڑا تیرے ہاتھ دس روپے نقد پر اور بیس روپے ادھار پر اور نہ جدا ہووے اس سے اوپر ایک دو بیعوں
کے اور جب کہ جدا ہوا اس سے اوپر ایک ان دونوں کے تو نہیں ہے کچھ ڈر جب کہ واقع ہو عقد اوپر ایک کے ان دونوں میں سے
اور کہا شافعی نے کہ معنے اس بیع ممنوع کے یہ ہیں کہ ایک شخص کہے کہ بیچتا ہوں تیرے ہاتھ یہ گھر اپنا بدلے اتنے روپیوں کے اس شرط پر
کہ بیچے تو میرے ہاتھ غلام اپنا بدلے اتنے روپے کے سو جب واجب ہوگا واسطے میرے غلام تیرا تو واجب ہوگا واسطے تیرے گھر میرا
اور یہ جدا ہونا ہے بیع سے بغیر مول کے اور نہیں جانتا ہر ایک ان دونوں میں سے کہ کس چیز پر واقع ہوا عقد اسکا **باب** جو چیز پاس نہ ہو
اسکا بیچنا منع ہے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے ابی بشر سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم بن
حزام سے کہا کہ پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آتا ہے میرے پاس ایک مرد اور سوال کرتا ہے مجھ سے بیچنا اس چیز کا جو نہیں
نزدیک میرے کیا خریدوں میں واسطے اسکے بازار سے پھر بیچوں میں اسکے ہاتھ فرمایا

ف بیع غرر یہ ہے کہ مبیع مجہول ہو یا بیچنے والے کی قدرت میں نہ ہو جیسے پھل درختوں میں اور جانور ہوا وغیرہ میں بیچنا ۱۲ منہ اور بعضوں نے اسکی صورت یہ لکھی ہے کہ مول لینے والا
بیچنے والے کو کہے کہ جب میں تیری کسی چیز پر کنکر پھینکوں تو واجب ہوگی بیع یا بائع مشتری کو کہے کہ بیچا میں نے تیرے ہاتھ اسباب میں سے وہ چیز کہ جس پر میری
تیری جب کہ پھینکے تو ڈھیلا ۱۲ مجمع اور بعضوں نے اسکی یہ تفسیر کی ہے کہ شخص کہے کہ بیچا میں نے تیرے ہاتھ اپنا غلام بدلے ہزار روپے کے بشرطیکہ
بیچے تو میرے ہاتھ غلام اپنا بعوض سو روپے کے یہ درست نہیں ۱۲ منہ [illegible] آپ عبد الرحمن بن ہرمز اعرج ابو داؤد مدنی ہیں مولی ربیعہ بن حارث کے ثقہ
ثبت عالم ہیں۔ وفات آپکی ۱۱۷ھ میں ہوئی ہے ۱۲ منہ

لا تبع ما ليس عندك حدثنا قتيبة ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن يوسف بن ماهك عن حكيم بن حزام قال نهاني رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان ابيع ما ليس عندي هذا حديث حسن وفي الباب عن عبد الله بن عمرو حدثنا احمد بن منيع ثنا اسمعيل بن ابراهيم
ثنا ايوب ثنا عمرو بن شعيب قال ثني ابي عن ابيه حتى ذكر عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحل سلف وبيع ولا
شرطان في بيع ولا ربح ما لم يضمن ولا بيع ما ليس عندك وهذا حديث حسن صحيح قال اسحاق بن منصور قلت لاحمد ما معنى نهى عن
سلف وبيع قال ان يكون يقرضه قرضا ثم يبايعه بيعا يزداد عليه ويحتمل ان يكون يسلف اليه في شيء فيقول ان لم يتهيأ عندك
فهو بيع عليك قال اسحاق كما قال قلت لاحمد وعن بيع ما لم تضمن قال لا يكون عندي الا في الطعام يعني ما لم تقبض قال اسحاق
كما قال في كل ما يكال ويوزن قال احمد واذا قال ابيعك هذا الثوب وعلي خياطته وقصارته فهذا من نحو شرطين في بيع واذا
قال ابيعكه وعلي خياطته فلا بأس به او قال ابيعكه وعلي قصارته فلا بأس به انما هذا شرط واحد قال اسحاق كما قال حديث
حكيم بن حزام حديث حسن وقد روي عنه من غير وجه روى ايوب السختياني وابو بشر عن يوسف بن ماهك عن حكيم بن حزام
وروى هذا الحديث عوف وهشام بن حسان عن ابن سيرين عن حكيم بن حزام عن النبي صلى الله عليه وسلم وهذا حديث مرسل
انما رواه ابن سيرين عن ايوب السختياني عن يوسف بن ماهك عن حكيم بن حزام هكذا حدثنا الحسن بن علي الخلال و
عبدة بن عبد الله وغير واحد قالوا ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث عن يزيد بن ابراهيم عن ابن سيرين عن ايوب عن يوسف بن ماهك
عن حكيم قال نهاني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابيع ما ليس عندي وروى وكيع هذا الحديث عن يزيد بن ابراهيم عن ابن سيرين
عن ايوب عن حكيم بن حزام ولم يذكر فيه عن يوسف بن ماهك ورواية عبد الصمد اصح وقد روى يحيى بن ابي كثير هذا الحديث
عن يعلى بن حكيم عن يوسف بن ماهك عن عبد الله بن عصمة عن حكيم بن حزام عن النبي صلى الله عليه وسلم

بیچے وہ چیز کہ نہیں نزدیک تیرے۔ حدیث کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے
انہوں نے حکیم بن حزام سے کہا کہ منع فرمایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بیچوں میں وہ چیز کہ نہیں ہے میرے نزدیک یہ حدیث حسن ہے اور
اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔ حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے انہوں نے کہا
حدیث کی ہم سے ایوب نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عمرو بن شعیب نے انہوں نے کہا حدیث کی مجھکو باپ میرے نے باپ سے یہاں تک کہ ذکر کیا عبد اللہ
بن عمرو کو یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حلال ہے قرض اور بیع اور نہ بیع درست ہے دو شرطیں کرنی بیع میں اور نہیں درست
نفع اُٹھانا اُس چیز کا کہ نہیں ضمان میں آئی ہے اور نہیں درست بیچنا اس چیز کا کہ نہیں نزدیک تیرے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کہا اسحاق بن منصور نے
کہ میں نے احمد سے کہا کیا معنی ہیں منع کرنے کے قرض اور بیع سے تو انہوں نے کہا اسکے معنے یہ ہیں کہ کوئی شخص کسی کو کچھ قرض دے پھر اُسکے ہاتھ کوئی
چیز بیچے زیادہ قیمت سے اور احتمال ہے کہ قرض دے اُسکو کوئی چیز اور کہے کہ اگر نہ میسر ہو تجھکو تو وہ بیع ہے اوپر تیرے اور اسحاق نے کہا کہ میں نے
احمد سے کہا کہ بیع ما لم یضمن کے کیا معنے ہیں کہا نہیں ہوتا نزدیک میرے یہ مگر کھانے میں یعنی جبتک نہ قبض کیا جاوے اور کہا اسحاق نے یہ ہر چیز
میں ہے خواہ ناپی جاوے یا تولی جاوے کہا احمد نے اور جبکہ کہے بیچتا ہوں میں تجھسے یہ کپڑا اور مجھپر ہے سینا اُسکا اور دھونا اُسکا تو یہ بیع مثل دو شرط
والی کے ہے اور جبکہ کہے کہ بیچتا ہوں میں اُسکو تیرے ہاتھ اور مجھپر ہے سینا اُسکا تو کچھ مضائقہ نہیں یا کہے کہ بیچتا ہوں اُسکو تیرے ہاتھ اور مجھپر ہے
دھونا اسکا تو بھی مضائقہ نہیں اسواسطے کہ یہ فقط ایک شرط ہے دو شرطیں نہیں کہا اسحاق نے کہ کہا حدیث حکیم بن حزام کی حسن ہے اور تحقیق
روایت کی گئی ہے کئی وجہ سے۔ اور روایت کی ایوب سختیانی اور ابو بشر نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم بن حزام سے اور روایت کیا اس حدیث کو عوف
اور ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ حدیث مرسل ہے سوا اسکے نہیں کہ روایت کیا اسکو ابن سیرین نے
ایوب سختیانی سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم بن حزام سے ایسی ہی۔ حدیث کی ہم سے حسن بن علی خلال اور عبدہ بن عبد اللہ اور کئی ایک نے
عبد الصمد بن عبد الوارث سے انہوں نے یزید بن ابراہیم سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے حکیم سے کہا کہ منع فرمایا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بیچوں میں وہ چیز کہ نہیں ہے نزدیک میرے اور روایت
کی وکیع نے یہ حدیث یزید بن ابراہیم سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے حکیم سے اور نہیں ذکر کیا انہیں واسطہ یوسف بن ماہک کا اور روایت عبد الصمد کی زیادہ تر صحیح ہے اور
تحقیق روایت کی یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر نے یعلی بن حکیم سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے عبد اللہ بن عصمہ سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے نبی صلعم سے

والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم كرهوا ان يبيع الرجل ما ليس عنده **باب** ما جاء في كراهية بيع الولاء وهبته **حدثنا** محمد ابن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان وشعبة عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الولاء وعن هبته هذا حديث حسن صحيح لا نعرفه الا من حديث عبد الله بن دينار عن ابن عمر والعمل على هذا الحديث عند اهل العلم وقد روى يحيى بن سليم هذا الحديث عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عن بيع الولاء وهبته وهو وهم وهم فيه يحيى بن سليم وقد روى عبد الوهاب الثقفي وعبد الله بن نمير وغير واحد عن عبيد الله بن عمر عن عبد الله ابن دينار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وهذا اصح من حديث يحيى بن سليم **باب** ما جاء في كراهية بيع الحيوان بالحيوان نسيئة **حدثنا** محمد بن المثنى ابو موسى نا عبد الرحمن بن مهدي عن حماد بن سلمة عن قتادة عن الحسن عن سمرة ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الحيوان بالحيوان نسيئة وفي الباب عن ابن عباس وجابر وابن عمر حديث سمرة حديث حسن صحيح وسماع الحسن من سمرة صحيح هكذا قال علي بن المديني وغيره والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في بيع الحيوان بالحيوان نسيئة وهو قول سفيان الثوري واهل الكوفة وبه يقول احمد وقد رخص بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في بيع الحيوان بالحيوان نسيئة وهو قول الشافعي واسحاق **حدثنا** ابو عمار الحسين بن الحريث نا عبد الله بن نمير عن الحجاج وهو ابن ارطاة عن ابي الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحيوان اثنين بواحد لا يصلح نسيئا ولا باس به يدا بيد هذا حديث حسن **باب** ما جاء في شراء العبد بالعبدين **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابي الزبير عن جابر قال جاء عبد فبايع النبي صلى الله عليه وسلم على الهجرة ولا يشعر النبي صلى الله عليه وسلم انه عبد فجاء سيده يريده فقال النبي صلى الله عليه وسلم بعنيه فاشتراه بعبدين اسودين ثم لم يبايع احدا

و عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے مکروہ رکھا ہے انہوں نے یہ کہ بیچے آدمی وہ چیز کہ نہیں ہے نزدیک اسکے **باب** ولا کو بیچنا اور ہبہ کرنا مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے سفیان اور شعبہ نے عبد اللہ بن دینار سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا کے بیچنے سے اور اسکے ہبہ کرنے سے یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حدیث عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور تحقیق روایت کی یحیی بن سلیم نے یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ نبی صلعم نے منع فرمایا ولا کے بیچنے سے اور اسکے ہبہ کرنے سے اور وہ وہم ہے وہم کیا یحیی بن سلیم نے اور تحقیق روایت کی عبد الوہاب ثقفی اور عبد اللہ بن نمیر وغیرہ نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث یحیی بن سلیم سے **باب** جانور کو بدلے جانور کے بیچنا ادھار پر مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن مثنی نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے حماد بن سلمہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے کہ منع فرمایا نبی صلعم نے جانور کو بدلے جانور کے ادھار بیچنے سے اور اس باب میں ابن عباس اور جابر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے اور سمرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور سماع حسن کا سمرہ سے صحیح ہے اسی طرح کہا علی بن مدینی وغیرہ نے اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے جانور کو بدلے جانور کے ادھار بیچنے میں اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور ساتھ اسی کے قائل ہیں احمد اور بعض اہل علم نبی صلعم کے اصحاب سے حیوان کو بدلے حیوان کے ادھار بیچنے میں رخصت دی ہے یہی قول شافعی اور اسحاق کا ہے **حدیث** کی ہم سے ابو عمار حسین بن حریث نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن نمیر نے حجاج بن ارطاۃ سے اُسنے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ بیع دو حیوان کی بدلے ایک کے بطریق ادھار درست نہیں اور دست بدست میں مضائقہ نہیں یہ حدیث حسن ہے **باب** ایک غلام کا بدلے دو غلام کے خریدنے میں۔ **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہ ایک غلام آیا اور بیعت کی نبی صلعم سے ہجرت پر اور نہ معلوم کیا نبی صلعم نے کہ وہ غلام ہے پس آیا مالک اسکا ڈھونڈھتا ہوا سو نبی صلعم نے فرمایا کہ بیچ اسکو میرے ہاتھ سو خرید اُسکو نبی صلعم نے بدلے دو غلام حبشی کے پھر نہ بیعت کرتے تھے آپ کسی سے

ولا وہ ترکہ ہے [illegible] جب کوئی شخص اپنے غلام کو آزاد کرے [illegible] تو اس مال کا وارث آزاد کرنے والا ہوگا جب تک کوئی [illegible]

عبد هو يسأله اعبد هو وفي الباب عن انس حديث جابر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم انه لا باس بعبد بعبدين يدا بيد واختلفوا فيه اذا كان نسأ **باب** ما جاء ان الحنطة بالحنطة مثلا بمثل وكراهية التفاضل فيه **حدثنا** سويد بن نصر نا ابن المبارك نا سفيان عن خالد الحذاء عن ابي قلابة عن ابي الاشعث عن عبادة بن الصامت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الذهب بالذهب مثلا بمثل والفضة بالفضة مثلا بمثل والتمر بالتمر مثلا بمثل والبر بالبر مثلا بمثل والملح بالملح مثلا بمثل والشعير بالشعير مثلا بمثل فمن زاد او ازداد فقد اربى بيعوا الذهب بالفضة كيف شئتم يدا بيد وبيعوا البر بالتمر كيف شئتم يدا بيد وبيعوا الشعير بالتمر كيف شئتم يدا بيد وفي الباب عن ابي سعيد وابي هريرة وبلال حديث عبادة حديث حسن صحيح وقد روى بعضهم هذا الحديث عن خالد بهذا الاسناد وقال بيعوا البر بالشعير كيف شئتم يدا بيد وروى بعضهم هذا الحديث عن خالد عن ابي قلابة عن ابي الاشعث عن عبادة عن النبي صلى الله عليه وسلم الحديث وزاد فيه قال خالد قال ابو قلابة بيعوا البر بالشعير كيف شئتم فذكر الحديث والعمل على هذا عند اهل العلم لا يرون ان يباع البر بالبر الا مثلا بمثل والشعير بالشعير الا مثلا بمثل فاذا اختلف الاصناف فلا باس ان يباع متفاضلا اذا كان يدا بيد وهذا قول اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول سفيان الثوري والشافعي واحمد واسحاق قال الشافعي والحجة في ذلك قول النبي صلى الله عليه وسلم بيعوا الشعير بالبر كيف شئتم يدا بيد وقد كره قوم من اهل العلم ان يباع الحنطة بالشعير الا مثلا بمثل وهو قول مالك بن انس والقول الاول اصح **باب** ما جاء في الصرف **حدثنا** احمد بن منيع نا حسين بن محمد نا شيبان عن يحيى بن ابي كثير عن نافع قال انطلقت انا وابن عمر الى ابي سعيد فحدثنا

تھا اسکو پوچھتے کہ وہ غلام تو نہیں ہے۔ اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے اور جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ نہیں ہے کچھ ڈر بیچ خریدنے ایک غلام کے بدلے دو غلاموں کے دست بدست اور جب وعدے سے ہو تو اسمیں اختلاف ہے **باب** گیہوں بدلے گیہوں کے برابر برابر بیچے تو درست ہے اور زیادتی مکروہ ہے حدیث کی ہم سے سوید بن نصر نے اُنّے کہا حدیث کی ہم سے ابن مبارک نے اُنّے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے خالد حذاء سے اُنّے ابی قلابہ سے اُنّے ابی اشعث سے اُنّے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ سونا بدلے سونے کے برابر ساتھ برابر کے اور چاندی بدلے چاندی کے برابر ساتھ برابر کے اور کھجور بدلے کھجور کے برابر ساتھ برابر کے اور گیہوں ساتھ گیہوں کے برابر ساتھ برابر کے اور نمک ساتھ نمک کے برابر ساتھ برابر کے اور جو بدلے جو کے برابر ساتھ برابر کے درست ہے۔ پس جسنے کہ زیادہ دیا یا زیادہ لیا۔ پس اُسنے سود دیا۔ بیچو تم سونے کو بدلے چاندی کے جسطرح کہ چاہو ہاتھوں ہاتھ اور بیچو گیہوں کو بدلے کھجور کے جسطرح چاہو دست بدست اور بیچو تم جو کو بدلے کھجور کے جسطرح چاہو دست بدست یعنی اگر جنس مختلف ہو تو دست بدست کم و بیش لینا درست ہے۔ اور اس باب میں ابی سعید اور ابی ہریرہ اور بلال سے بھی روایت ہے اور عبادہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی یہ حدیث بعض نے خالد سے ساتھ اس اسناد کے۔ فرمایا کہ بیچو گیہوں کو بدلے جو کے جسطرح چاہو دست بدست اور روایت کی بعض نے یہ حدیث خالد سے اُنّے ابی قلابہ سے اُنّے ابی اشعث سے اُنّے عبادہ سے اُنّے نبی صلعم سے اور زیادہ کیا اُسمیں کہ کہا خالد نے کہا ابو قلابہ نے بیچو گیہوں کو بدلے جو کے جسطرح چاہو اسکے بعد پوری حدیث بیان کی اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے۔ کہتے ہیں کہ نہیں جائز ہے کہ بیچے جاویں گیہوں بدلے گیہوں کے مگر برابر برابر۔ اور جو بدلے جو کے مگر برابر برابر اور جبکہ مختلف ہوں جنسیں دست بدست کم و بیش بیچے تو کچھ مضائقہ نہیں یہ قول اکثر اہل علم کا نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے ہے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا شافعی نے دلیل اسمیں قول حضرت کا ہے کہ بیچو جو کو بدلے گیہوں کے جسطرح چاہو دست بدست اور ایک جماعت اہل علم کے کہتے ہیں کہ مکروہ ہے یہ کہ بیچا جاوے گیہوں بدلے جو کے مگر برابر ساتھ برابر کے اور یہی ہے قول مالک بن انس کا اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے **باب** بیع صرف کا بیان یعنے نقد کو بدلے نقد کے بیچنا حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے اُنّے کہا حدیث کی ہم سے حسین بن محمد نے اُنّے کہا حدیث کی ہم سے شیبان نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُنّے نافع سے کہا کہ گیا میں اور ابن عمر پاس ابی سعید کے سو حدیث کی ہمسے یہ کہ

۱؎ یعنے اسی مجلس میں جدا ہونے بائع اور مشتری کے سے پہلے اور ہر چیز کو قبض کر لیں یہ نہیں درست ہے کہ ایک چیز وعدے سے ہو اور ایک نقد موجود ہو ۱۲ منہ

۲؎ حاصل یہ ہے کہ اگر جنس ایک ہو اور قدر بھی ایک ہو تو اسمیں کم و بیش لینا برابر دست بدست درست ہے کم و بیش لینا درست نہیں اور وعدہ کرنا بھی درست نہیں اور اگر جنس مختلف ہو جیسے کہ گیہوں چنے کے تو اسمیں کم و بیش لینا درست ہے مگر وعدہ کرنا درست نہیں جیسے کہ ایک طرف سے موجود ہو اور دوسری طرف سے وعدہ ہو

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعته اذناي هاتين يقول لا تبيعوا الذهب بالذهب الا مثلا بمثل والفضة بالفضة الا مثلا بمثل لا يشف بعضه على بعض ولا تبيعوا منه غائبا بناجز وفي الباب عن ابي بكر وعمر وعثمان وابي هريرة وهشام بن عامر والبراء وزيد بن ارقم وفضالة بن عبيد وابي بكرة وابن عمر وابي الدرداء وبلال حديث ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم الا ما روي عن ابن عباس انه كان لا يرى باسا ان يباع الذهب بالذهب متفاضلا والفضة بالفضة متفاضلا اذا كان يدا بيد وقال انما الربوا في النسيئة وكذلك روي عن بعض اصحابه شيء من هذا وقد روي عن ابن عباس انه رجع عن قوله حين حدثه ابو سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم والقول الاول اصح والعمل على هذا عند اهل العلم وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق وروي عن ابن المبارك انه قال ليس في الصرف اختلاف **حدثنا** الحسن بن علي الخلال نا يزيد بن هارون نا حماد بن سلمة عن سماك بن حرب عن سعيد بن جبير عن ابن عمر قال كنت ابيع الابل بالبقيع فابيع بالدنانير فاخذ مكانها الورق وابيع بالورق فاخذ مكانها الدنانير فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجدته خارجا من بيت حفصة فسالته عن ذلك فقال لا باس به بالقيمة هذا حديث لا نعرفه مرفوعا الا من حديث سماك بن حرب عن سعيد بن جبير عن ابن عمر وروى داود بن ابي هند هذا الحديث عن سعيد بن جبير عن ابن عمر موقوفا والعمل على هذا عند بعض اهل العلم ان لا باس ان يقتضي الذهب من الورق والورق من الذهب وهو قول احمد واسحاق وقد كره بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ذلك **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن مالك بن اوس بن الحدثان انه قال اقبلت اقول من يصطرف الدراهم فقال طلحة بن عبيد الله وهو عند عمر بن الخطاب ارنا ذهبك ثم ائتنا اذا جاء خادمنا نعطك ورقك فقال عمر بن الخطاب كلا والله لتعطينه ورقه او لتردن اليه ذهبه فان رسول الله

تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنا سنکو میرے دونوں کانوں نے فرماتے تھے کہ نہ بیچو سونا بدلے سونے کے مگر برابر ساتھ برابر کے اور چاندی بدلے چاندی کے مگر برابر ساتھ برابر کے نہ زیادہ کیا جاوے بعض انکا بعض پر اور نہ بیچو انمیں سے غائب کو بدلے حاضر کے یعنی نہ بیچو ادھار بدلے نقد کے ۔ اس باب میں ابی بکر اور عمر اور عثمان اور ابی ہریرہ اور ہشام بن عامر اور براء اور زید بن ارقم اور فضالہ بن عبید اور ابی بکرہ اور ابن عمر اور ابی درداء اور بلال سے بھی روایت ہے اور ابی سعید کی حدیث نبی صلعم سے حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہم سے مگر ابن عباس سے مروی ہے کہ مضائقہ نہیں اگر بیچا جاوے سونا بدلے سونے کے کم و بیش اور چاندی بدلے چاندی کے کم و بیش جب کہ ہو دست بدست اور کہا کہ نہیں ہے بیاج مگر ادھار میں اسی طرح روایت کی گئی ہے اس بارہ میں بعض اصحاب اُنکے سے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ اُنہوں نے اپنے قول سے رجوع کیا جبکہ حدیث بیان کی اُن سے ابو سعید نے نبی صلعم سے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور ابن مبارک سے مروی ہے کہ بیع نقدی میں کچھ اختلاف نہیں ۔ حدیث کی ہم سے حسن بن علی خلال نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے سماک بن حرب سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا تھا میں بیچتا اونٹوں کو بقیع میں سو بیچتا تھا میں بدلے دیناروں کے سو لیتا تھا میں بدلے اُنکے چاندی اور بیچتا میں اونٹوں کو چاندی سے اور لیتا بدلے اُنکے دینار پس سو آیا میں پاس نبی صلعم کے سو پایا میں آپ کو باہر حفصہ کے سو پوچھا میں نے آپ کو اس سے فرمایا کہ نہیں کچھ ڈر اس میں ساتھ قیمت کے اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مرفوع مگر حدیث سماک بن حرب سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عمر سے اور روایت کی داؤد بن ابی ہند نے یہ حدیث سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عمر سے موقوف اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ نہیں کچھ ڈر یہ کہ لیا جاوے سونا بدلے چاندی کے اور چاندی بدلے سونے کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور مکروہ رکھا ہے اسکو بعض اہل علم نے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہم نے ۔ حدیث بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن شہاب سے اُنہوں نے مالک بن اوس سے کہ سامنے آیا میں کہتا تھا کون ہے کہ سونے کو بیچے اور ہم سے سو طلحہ بن عبید اللہ نے کہا اور وہ عمر فاروق کے پاس تھا کہ دکھا ہم کو سونا اپنا پھر آئیو ہمارے پاس جبکہ آوے خادم ہمارا دیں گے ہم تجھکو چاندی سو عمر رض نے کہا قسم اللہ کی یا دے اسکو چاندی اسکی یا پھیر دے اسکو سونا اسکا سو بیشک کہ رسول اللہ

[illegible]

صلے اللہ علیہ وسلم الورق بالذهب ربا الا هاء وهاء والبر بالبر ربا الا هاء وهاء والشعير بالشعير ربا الا هاء وهاء والتمر بالتمر ربا الا هاء وهاء هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم ومعنى قوله الا هاء وهاء يدا بيد **باب** ما جاء في ابتياع النخل بعد التابير والعبد وله مال **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن سالم عن ابيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر فثمرتها للذي باعها الا ان يشترط المبتاع ومن ابتاع عبدا وله مال فماله للذي باعه الا ان يشترط المبتاع وفي الباب عن جابر حديث ابن عمر حديث حسن صحيح هكذا روي من غير وجه عن الزهري عن سالم عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر فثمرتها للبائع الا ان يشترط المبتاع ومن باع عبدا وله مال فماله للبائع الا ان يشترط المبتاع وروي عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من باع نخلا قد ابرت فثمرتها للبائع الا ان يشترط المبتاع وروي عن نافع عن ابن عمر عن عمر انه قال من باع عبدا وله مال فماله للبائع الا ان يشترط المبتاع هكذا روى عبيد الله بن عمر وغيره عن نافع الحديثين وقد روى بعضهم هذا الحديث عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم ايضا وروى عكرمة بن خالد عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث سالم والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وهو قول الشافعي واحمد واسحاق قال محمد حديث الزهري عن سالم عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم اصح **باب** ما جاء البيعان بالخيار ما لم يتفرقا

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاندی بدلے سونے کے بیاج ہے لیکن وہ جو ہووے دست بدست ہو تو درست ہے اور گیہوں بدلے گیہوں کے بیاج ہے مگر دست بدست اور جو بدلے جو کے بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ اور کھجور بدلے کھجور کے بیاج ہے مگر دست بدست یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور ہاتھوں ہاتھ کے معنی دست بدست ہیں **باب** خریدنا کھجور کا بعد پیوند لگانے کے اور خریدنا غلام کا کہ اسکے پاس مال ہو **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا سنا میں نے نبی صلعم سے فرماتے تھے جو شخص کہ خریدے درخت کھجور کا بعد پیوند کے تو میوہ اسکا واسطے بیچنے والے کے ہے مگر یہ کہ شرط کرلیوے خریدنے والا۔ اور جو شخص کہ خریدے غلام اور اسکے پاس مال ہو تو مال اسکا واسطے بیچنے والے کے ہے۔ مگر یہ کہ شرط کرے خریدنے والا اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اسیطرح روایت کی گئی ہے کئی وجہ سے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلعم سے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص خریدے درخت کھجور کا بعد پیوند لگانے کے تو میوہ اسکا واسطے بیچنے والے کے ہے مگر یہ کہ شرط کرلے خریدنے والا اور جو شخص کہ بیچے غلام اور اسکے پاس مال ہو تو مال اسکا واسطے بیچنے والے کے ہے مگر یہ کہ شرط کرلیوے خریدنے والا اور روایت کی گئی ہے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلعم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص کہ خریدے درخت کہ پیوند کیا گیا ہو تو میوہ اسکا واسطے بیچنے والے کے ہے مگر یہ کہ شرط کرلے خریدنے والا اور روایت کی گئی ہے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے عمر سے کہا جو شخص کہ خریدے غلام اور اسکے پاس کچھ مال ہو تو مال اسکا واسطے بیچنے والے کے ہے مگر یہ کہ شرط کرلے خریدنے والا۔ اسی طرح روایت کی عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے دونوں حدیثیں۔ اور تحقیق روایت کی بعض نے یہ حدیث نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی اور روایت کی عکرمہ بن خالد نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلعم سے مثل حدیث سالم کے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا محمد نے اور حدیث زہری کی سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت سے زیادہ صحیح ہے **باب** بائع اور مشتری کو بیع میں اختیار ہے کہ جب تک جدا نہ ہوں

ف۔ ابیار کہتے ہیں کہ نر کھجور کا پھول مادہ کھجور کے پھول میں رکھتے ہیں اور اس سبب سے میوہ زیادہ ہوتا ہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی بعد تابیر کے درخت بیچ ڈالے اور اسمیں میوہ لگا ہو تو بائع کا حق ہے مگر خریدنے والا شرط کرلے بیچنے کے وقت کہ میں نے لیا درخت کھجور کا مع پھل کے تو وہ حق خریدنے والے کا ہے اور جو درخت کہ بغیر تابیر کے ہو اسمیں یہ شرط کرنے کی کچھ ضرورت نہیں بلکہ ہر صورت میں وہ میوہ خریدنے والے کا ہوگا۔ اور یہی ہے قول امام شافعی اور مالک اور احمد کا۔ اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ اسمیں بھی کی شرط کرنی ضرور ہے ف خیار اسم ہے اختیار سے اور معنی اسکے ہیں بہتر دو امروں میں سے اچھا امر طلب کرنا یا جائز رکھنا بیع کا یا فسخ کرنا اسکا اور اقسام بیع میں کئی قسم ہیں خیار شرط اور خیار عیب اور خیار رویت اور خیار تعیین اور سوا اسکے اور احکام کے فقہ میں مذکور ہیں اور یہاں خیار سے خیار مجلس ہے کہ وہ جاری ہوتی ہے [illegible] جب عقد تمام ہو ساقط ہوجاتا ہے [illegible] قبول کے تو ہر ایک بائع اور مشتری کو اختیار باقی رہتا ہے جب تک کہ مجلس میں بیٹھے رہیں اور جب اٹھ کر [illegible] تو اختیار جاتا رہتا ہے۔ [illegible] امام شافعی اور احمد [illegible] اس سے اختیار مجلس ہے کہ جب تک دونوں ایک مجلس میں بیٹھے رہیں تب تک اختیار باقی رہتا ہے اور امام ابوحنیفہ

[illegible]

حدثنا واصل بن عبد الاعلى الكوفي نا محمد بن فضيل عن يحيى بن سعيد عن نافع عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول البيعان بالخيار ما لم يتفرقا او يختارا قال فكان ابن عمر اذا ابتاع بيعا وهو قاعد قام ليجب له **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن شعبة عن قتادة عن صالح ابي الخليل عن عبد الله بن الحارث عن حكيم بن حزام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البيعان بالخيار ما لم يتفرقا فان صدقا وبينا بورك لهما في بيعهما وان كتما وكذبا محقت بركة بيعهما وهذا حديث صحيح وفي الباب عن ابي برزة وعبد الله بن عمرو وسمرة وابي هريرة وابن عباس حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول الشافعي واحمد واسحاق وقالوا الفرقة بالابدان لا بالكلام وقد قال بعض اهل العلم معنى قول النبي صلى الله عليه وسلم ما لم يتفرقا يعني الفرقة بالكلام والقول الاول اصح لان ابن عمر هو روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو اعلم بمعنى ما روى وروي عنه انه كان اذا اراد ان يوجب البيع مشى ليجب له وهكذا روي عن ابي برزة الاسلمي ان رجلين اختصما اليه في فرس بعدما تبايعا وكانوا في سفينة فقال لا اراكما افترقتما وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم البيعان بالخيار ما لم يتفرقا وقد ذهب بعض اهل العلم من اهل الكوفة وغيرهم الى ان الفرقة بالكلام وهو قول الثوري وهكذا روي عن مالك بن انس وروي عن ابن المبارك انه قال كيف ارد هذا والحديث فيه عن النبي صلى الله عليه وسلم صحيح فقوى هذا المذهب ومعنى قول النبي صلى الله عليه وسلم الا بيع الخيار معناه ان يخير البائع المشتري بعد ايجاب البيع فاذا خيره فاختار البيع فليس له خيار بعد ذلك في فسخ البيع وان لم يتفرقا هكذا فسره الشافعي وغيره

حدیث بیان کی ہم سے واصل بن عبد الاعلیٰ کوفی نے انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن فضیل نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک کہ جدے ہوں مگر یہ کہ شرط کریں اختیار کی یعنی کہہ دیں بیع میں شرط یہ ہو کہ اختیار ہے مجھے چاہونگا رکھونگا اس چیز کو اور چاہونگا تو نہ رکھونگا تو اس میں باوجود جدا ہونے کے بھی اختیار باقی رہتا ہے کہا اس مجلس سے اٹھ کھڑے ہوں اور تھے ابن عمر جب خریدتے کسی چیز کو اس حالت میں کہ بیٹھے ہوتے تو کھڑے ہو جاتے تاکہ بیع پوری ہو جاوے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے شعبہ سے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے قتادہ نے صالح ابو خلیل سے انہوں نے عبد اللہ بن حارث سے انہوں نے حکیم بن حزام سے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بیچنے والا اور خریدنے والا اس کو اختیار ہے جب تک کہ نہ جدا ہوں یعنی ایک مجلس سے جب اٹھ کھڑے ہوں اور جدا ہو گئے تو اختیار نہ رہے گا اور اگر سچ کہیں اور بیان کریں مبیع اور ثمن کے عیب کو تو برکت ہوتی ہے دونوں کے لیے خرید و فروخت میں اور اگر چھپائیں عیب اور جھوٹ بولیں تو دور کی جاتی ہے برکت ان کی بیع کی یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب میں ابی برزہ اور عبد اللہ بن عمرو اور سمرہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ موجب بیع کا جدا ہونا بدن سے ہے نہ کلام سے اور کہا بعض اہل علم نے کہ معنی حضرت صلعم کے اس قول کا کہ جب تک نہ جدے ہوں مراد جدا ہونا ساتھ کلام کے ہے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے کہ ابن عمر ہی نے یہ حدیث حضرت صلعم سے روایت کی ہے اور وہ وقت بیع کے بیٹھے ہوتے تو اٹھ کھڑے ہوتے تاکہ بیع واجب ہو جاوے تو وہ اپنی روایت کا آپ ہی خوب مطلب سمجھتے تھے اور اسی طرح روایت کی گئی ہے ابی برزہ اسلمی سے کہ دو مرد جھگڑتے آئے پاس ان کے ایک گھوڑے کے بعد اسکے کہ بیع کر چکے تھے اور تھے وہ دونوں ایک کشتی میں سو کہا کہ نہیں دیکھتا میں تم کو کہ جدے ہوئے کیونکہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ بائع اور مشتری ساتھ خیار کے ہیں جب تک کہ نہ جدے ہوں اور تحقیق گئے ہیں بعض اہل علم اہل کوفہ وغیرہ سے طرف اسکے کہ موجب بیع کا جدا ہونا ساتھ کلام کے ہے اور یہی ہے قول ثوری کا اور اسی طرح روایت ہے مالک بن انس سے اور ابن مبارک سے روایت ہے کہا کہ کس طرح کروں میں فرقت بالکلام کو حالانکہ اس میں حدیث نبی صلعم سے صحیح ہے اور قوی کیا اس مذہب کو اور معنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا لیکن بیع خیار میں یہ ہے کہ اختیار دے بائع مشتری کو یعنی بعد موجب کرنے بیع کے یعنی بعد واجب ہونے ایجاب اور قبول کے بائع مشتری کو کہے کہ میں نے تجھکو اختیار دیا خواہ بیع کو رکھ خواہ توڑ ڈال سو جب بائع اسکو اختیار دے اور مشتری اسکو اختیار کرلے تو نہیں رہتا ہے واسطے اسکے پھر اختیار بعد اسکے بیع فسخ کرنے میں اگرچہ وہ ایک مجلس سے جدے نہوں۔ اسی طرح تفسیر کی ہے اسکی شافعی وغیرہ نے

وما يقوي قول من يقول الفرقة بالابدان لا بالكلام حديث عبدالله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** قتيبة نا الليث بن سعد عن ابن عجلان عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال البيعان بالخيار ما لم يتفرقا الا ان تكون صفقة خيار ولا يحل له ان يفارق صاحبه خشية ان يستقيله هذا حديث حسن ومعنى هذا ان يفارقه بعد البيع خشية ان يستقيله ولو كانت الفرقة بالكلام ولم يكن له خيار بعد البيع لم يكن لهذا الحديث معنى حيث قال ولا يحل له ان يفارقه خشية ان يستقيله **باب** **حدثنا** نصر بن علي نا ابو احمد نا يحيى بن ايوب قال سمعت ابا زرعة ابن عمرو يحدث عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يتفرقن عن بيع الا عن تراض هذا حديث غريب **حدثنا** عمر بن حفص الشيباني نا ابن وهب عن ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم خير اعرابيا بعد البيع وهذا حديث حسن غريب **باب** ما جاء فيمن يخدع في البيع **حدثنا** يوسف بن حماد البصري نا عبد الاعلى بن عبد الاعلى عن سعيد عن قتادة عن انس ان رجلا كان في عقدته ضعف وكان يبايع وان اهله اتوا النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله احجر عليه فدعاه رسول الله صلى الله عليه وسلم فنهاه فقال يا رسول الله اني لا اصبر عن البيع فقال اذا بايعت فقل ها وها ولا خلابة وفي الباب عن ابن عمر حديث انس حديث حسن صحيح غريب والعمل على هذا الحديث عند بعض اهل العلم وقالوا الحجر على الرجل الحر في البيع والشراء اذا كان ضعيف العقل وهو قول احمد واسحق ولم ير بعضهم ان يحجر على الحر البالغ

لیکن قوت بالابدان کی تقویت حدیث ابن عمر سے ہوتی ہے کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور جیسا اسپر خود بھی عمل کیا ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے لیث بن سعد نے ابن عجلان سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک نہ جدے ہوں مگر یہ کہ ہو عقد خیار کا یعنی اُسمین خیار کی شرط ہووے اور حلال نہیں درست اُسکو یہ کہ جدا ہووے ساتھی اپنے سے (یعنی اٹھ کھڑا ہووے مجلس سے) بخوف اسکے کہ ساتھی اُسکا بیع کو فسخ نکرا دے یہ حدیث حسن ہے اور اسکے معنی یہ ہیں کہ جدا ہووے بعد بیع (پوری ہو جانے) کے اس خوف سے کہ بیع کو فسخ نکرا دے اور اگر ہوتا مراد اُس سے جدا ہونا ساتھ کلام کے تو نہ ہوتا واسطے اُسکے اختیار بعد بیع کے اور نہ ہوتا واسطے اس حدیث کے کوئی معنے جس جا کہا کہ نہیں درست ہے اُسکو یہ کہ جدا ہو ساتھی اپنے سے بخوف اسکے کہ طلب کرے اس سے توڑنا بیع کا **باب** – **حدیث** کی ہم سے نصر بن علی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن ایوب نے انہوں نے کہا سنا میں نے ابا زرعہ ابن عمرو سے کہ حدیث کرتا تھا ابی ہریرہ سے انہوں نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ نہ جدا ہووے کوئی بیع سے مگر آپس کی رضامندی سے یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہم سے عمر بن حفص شیبانی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابن وہب نے ابن جریج سے انہوں نے ابی زبیر سے انہوں نے جابر سے کہ اختیار دیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی کو بعد بیع کے – یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** جو شخص فریب دیا جاوے بیع میں تو کیا حکم ہے **حدیث** کی ہم سے یوسف بن حماد بصری نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالاعلیٰ نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے کہ ایک مرد کی عقل میں ضعف تھا اور وہ معاملہ کیا کرتا ساتھ بیع کے سو اُسکے گھر والے حضرت کے پاس آئے اور کہا کہ آپ اُسکو بیع سے روکیے سو بلایا اُسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور منع کیا اُسکو سو اُسنے کہا کہ یا حضرت میں نہیں باز رہ سکتا بیع سے یعنی مجھکو اسکی ضرورت رہتی ہے سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بیع کرے تو کہہ سودا دست بدست ہے اور اسمیں فریب نہیں ہے – اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے اور انس کی حدیث حسن صحیح غریب ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ جب آزاد مرد کم عقل ہو تو اُسکو بیچنے اور خریدنے سے روکا جاوے – یہ قول احمد اور اسحاق کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ آزاد مرد بالغ کو بیع و شرا سے روکنا درست نہیں ہے –

ف یعنی جب تک بائع اور مشتری آپس میں دونوں ساتھ بیٹھے رہیں اور قبض کرے بیع کے تب تک جدا نہیں – ف مطلب سائل کی بھی یہی اور وہ منع ہے فیصلہ [illegible]

ف حرام ہے کہ بائع اور مشتری سے جسکا ارادہ جدا ہونے کا ہے وہ اپنے ساتھی سے مشورہ کرے کہ یہ بیع تجھکو منظور ہے اگر اُسی وقت واپس ملے تو واپس کر دے ۱۲ منہ

ف یعنی بیع کے وقت کہدے کہ مجھکو بیع و شرا میں واقفیت نہیں ہے پس مجھکو فریب نہ دینا اور دھوکا نہ دینا [illegible] سے کم خبر ہوا مجھے پس ہاں [illegible] وہ مشتری کی خیر خواہی کو توڑ سکے گا ۱۲

باب ما جاء فی المصراة **حدثنا** ابو کریب ثنا وکیع عن حماد بن سلمة عن محمد بن زیاد عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اشتری مصراة فهو بالخیار اذا حلبها ان شاء ردها ورد معها صاعا من تمر وفی الباب عن انس ورجل من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابو عامر ثنا قرة بن خالد عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم من اشتری مصراة فهو بالخیار ثلاثة ایام فان ردها رد معها صاعا من طعام لا سمراء معنی لا سمراء لا بر هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اصحابنا منهم الشافعی واحمد واسحاق **باب** ما جاء فی اشتراط ظهر الدابة عند البیع **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا وکیع عن زکریا عن الشعبی عن جابر بن عبد الله انه باع من النبی صلی الله علیه وسلم بعیرا واشترط ظهره الی اهله هذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن جابر والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم یرون الشرط جائزا فی البیع اذا کان شرطا واحدا وهو قول احمد واسحاق وقال بعض اهل العلم لا یجوز الشرط فی البیع ولا یتم البیع اذا کان فیه شرط **باب** الانتفاع بالرهن **حدثنا** ابو کریب ویوسف بن عیسی قالا ثنا وکیع عن زکریا عن عامر عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الظهر یرکب اذا کان مرهونا ولبن الدر یشرب اذا کان مرهونا وعلی الذی یرکب ویشرب نفقته هذا حدیث حسن صحیح لا نعرفه مرفوعا الا من حدیث عامر الشعبی عن ابی هریرة وقد روی غیر واحد هذا الحدیث عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة موقوفا والعمل علی هذا

باب بکری وغیرہ کے تھنوں میں دودھ جمع کرنا اور پھر اسکو بیچنا[1] خریدار کو دھوکا ہو **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وکیع نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ خریدے ایسے جانور کو جسکے تھنوں میں دودھ جمع کیا گیا ہو تو وہ اختیار رکھتا ہے جب کہ اسکو دوہ ڈالے اگر چاہے تو پھیر دے اسکو اور دیوے عوض دودھ کے چار سیر کھجور ہیں اور اس باب میں انس اور ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عامر نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے قرہ بن خالد نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خریدے اس جانور کو جسکے تھنوں میں دودھ جمع کیا گیا ہو تو وہ اختیار رکھتا ہے تین دن تک سو اگر پھیر دے اسکو تو پھیر دے ساتھ اسکے چار سیر طعام سوائے گیہوں کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی حدیث پر ہے نزدیک اصحاب ہمارے کے انھیں میں سے شافعی اور احمد اور اسحاق ہیں **باب** جانور بیچنے کے وقت سواری کی شرط کرنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے زکریا سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک اونٹ بیچا اور شرط کی سواری کی اسپے اپنے گھر تک یہ حدیث حسن صحیح ہے کئی طرح پر جابر سے مروی ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ بیع میں شرط کرنی جائز ہے جب کہ ایک شرط ہو اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ بیع میں شرط کرنی جائز نہیں اور جب بیع میں کوئی شرط ہو تو وہ درست نہیں **باب** رہن سے نفع اٹھانے کا بیان **حدیث** کی ہم سے ابو کریب اور یوسف بن عیسی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے زکریا سے انہوں نے عامر سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانور سواری کا جو گروی ہو سواری کیا جاوے بدلے خرچ کرنے اسکے کے (یعنی گھاس وغیرہ دینے کے) اور دودھ جانور گروی کا پیا جاوے بدلے خرچ کرنے اسکے کے۔ اور جو سواری کرے اور دودھ پیوے اسپر ہے خرچ اسکا یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر حدیث عامر شعبی سے انہوں نے ابی ہریرہ سے اور روایت کی ہے بہت لوگوں نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے موقوف اور عمل اسی پر ہے

---

[1] اگر کوئی شخص جانور خریدے اور بعد دودھ دوہنے کے معلوم ہو کہ دودھ کم ہے تو مختار ہے چاہے رکھے اور چاہے پھیر دے اور پھیرے تو چار سیر کھجور [illegible] دودھ کے دے اسلیے کہ دودھ سے نفع اٹھایا ہے اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ نہیں [illegible] بیع میں فسخ کا اور نہ پھیر دینا بدلے اسکے کھجور [illegible] منسوخ ہے مگر اس حدیث کی ناسخ کوئی حدیث صحیح نہیں [illegible] ثابت نہیں [illegible] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے [illegible] اسکی [illegible] شافعی [illegible] ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ بیع میں شرط [illegible] درست نہیں [illegible] قیمت کا خیال فرمایا

عند بعض اهل العلم وهو قول احمد واسحاق وقال بعض اهل العلم ليس له ان ينتفع من الرهن بشئ **باب** ما جاء في شراء القلادة وفيها ذهب وخرز **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابي شجاع سعيد بن يزيد عن خالد بن ابي عمران عن حنش الصنعاني عن فضالة بن عبيد قال اشتريت يوم خيبر قلادة باثني عشر دينارا فيها ذهب وخرز ففصلتها فوجدت فيها اكثر من اثني عشر دينارا فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال لا تباع حتى تفصل **حدثنا** قتيبة نا ابن المبارك عن ابي شجاع سعيد بن يزيد بهذا الاسناد نحوه هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم لم يروا ان يباع سيف محلى او منطقة مفضضة او مثل هذا بدراهم حتى يميز ويفصل وهو قول ابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق وقد رخص بعض اهل العلم في ذلك من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم **باب** ما جاء في اشتراط الولاء والزجر عن ذلك **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن ابن مهدي نا سفيان عن منصور عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة انها ارادت ان تشتري بريرة فاشترطوا الولاء فقال النبي صلى الله عليه وسلم اشتريها فانما الولاء لمن اعطى الثمن او لمن ولي النعمة وفي الباب عن ابن عمر حديث عائشة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم وقال منصور بن المعتمر يكنى ابا عتاب **حدثنا** ابو بكر العطار البصري عن علي بن المديني قال سمعت يحيى بن سعيد يقول اذا حدثت عن منصور فقد ملأت يدك من الخير لا ترد غيره ثم قال يحيى ما اجد في ابراهيم النخعي ومجاهد اثبت من منصور واخبرني محمد عن عبد الله بن ابي الاسود قال قال عبد الرحمن بن مهدي منصور اثبت اهل الكوفة

نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول احمد و اسحاق کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نہیں جائز اُسکو یہ کہ نفع اٹھاوے گروے کچھ **باب** سونے اور نگینہ والے ہار کے خریدنے کا بیان حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُنّے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی شجاع سعید بن یزید سے اُنّے خالد بن ا عمران سے اُنّے حنش صنعانی سے اُنّے فضالہ بن عبید سے کہا کہ خریدا میں نے خیبر کے سال میں ایک ہار بدلے بارہ دینار کے کہ تھا اسمیں سونا اور نگینہ سو جدا کیا میں نے اُس ہار کو یعنی سونے میں سے نگینے نکال ڈالے پس پایا میں نے اسمیں سونا زیادہ بارہ دینار سے پس ذکر کیا میں نے پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا کہ نہ بیچا جاوے ہار یہانتک کہ جدا کیا جاوے یعنی اُسکا سونا نگینوں سے جدا کیا جاوے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُنّے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے ابی شجاع سعید بن یزید سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے نہیں جائز رکھتے یہ کہ بیچی جاوے تلوار جڑاؤ سونے سے یا کمربند جڑاؤ چاندی سے یا مثل اسکے بدلے درہموں کے یہانتک کہ علیحدہ کیا جاوے یا جدا کیا جاوے اور یہی ہے قول ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ جائز ہے **باب** بیچنے میں ولا کی شرط سے زجر کا بیان حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنّے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے اُنّے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور سے اُنّے ابراہیم سے اُنّے اسود سے اُنّے عائشہ سے کہ تحقیق ارادہ کیا اُنّے یہ کہ خریدے بریرہ لونڈی کو سو اُسکے مالکوں نے شرط کی کہ ولا اُسکا ہمارے لیے ہوگا سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرید اُسکو سوا اسکے نہیں کہ ولاء واسطے اُسکے ہے کہ دے قیمت یا واسطے اُسکے کہ مالک ہو اُسکا اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور منصور کی کنیت ابو عتاب ہے حدیث کی ہمسے ابو بکر عطار بصری نے علی بن مدینی سے اُنّے کہا سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہتے تھا کہ جب حدیث بیان کی جاوے منصور سے تو بھر لے تو ہاتھ اپنے بہتری سے اب نہ ارادہ کر سوا اُسکے پھر کہا یحییٰ نے کہ نہیں پاتا میں بیچ ابراہیم نخعی کے زیادہ ثابت منصور سے کسی کو اور حدیث کی ہمسے محمد نے عبداللہ بن ابوالاسود سے اُنّے کہا کہ عبدالرحمن بن مہدی نے کہا کہ منصور زیادہ تر ثابت ہے اہل کوفہ سے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بیچے مال کو ساتھ جنس اُسکی کے اور بیع اور ثمن کے ساتھ یا دونوں سے ایک کے ساتھ کوئی اور چیز ہو تو درست نہیں ہے پس اگر بیچے سونے کا جڑاؤ زیور وغیرہ بدلے سونے کے خواہ اشرفیاں ہوں تو نگینے وغیرہ اُس سے جدا کرکے برابر سونے کے تول کر کے بیچے اور یہی حکم چاندی کا ہے اور اگر فقط سونے کا جڑاؤ زیور بدلے چاندی کے بیچے تو اُسمیں نگینہ کا الگ کرنا ضرورت نہیں رکھتا ہے کیونکہ اس صورت میں جنس مختلف ہوگئی پس کم و بیش جائز ہوگا ۱۲ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص غلام بیچے اور اُسکے ساتھ یہ شرط کرے کہ ولا اُسکا میرے لیے ہوگا تو یہ درست نہیں بلکہ ولا حق اُسکا ہے جو مول لے اور آزاد کرے اور ولا کہتے ہیں حق آزادی کو ۱۲ ف اس جملہ سے مراد یہ ہے کہ منصور کی روایت بہت وثوق رکھتی ہے اُسکے سوا وثوق نہ ہے کسی دوسرے کی روایت کا ۱۲ منہ

باب حدثنا ابو كريب نا ابو بكر بن عياش عن ابي حصين عن حبيب بن ابي ثابت عن حكيم بن حزام ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث حكيم بن حزام يشتري له اضحية بدينار فاشترى اضحية فاربح فيها دينارا فاشترى اخرى مكانها فجاء بالاضحية والدينار الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ضح بالشاة وتصدق بالدينار حديث حكيم بن حزام لا نعرفه الا من هذا الوجه وحبيب ابن ابي ثابت لم يسمع عندي من حكيم بن حزام **حدثنا** احمد بن ابي سعيد الدارمي نا حبان نا هارون بن موسى نا الزبير بن خريت عن ابي لبيد عن عروة البارقي قال دفع الى رسول الله صلى الله عليه وسلم دينارا لاشتري له شاة فاشتريت له شاتين فبعت احداهما بدينار وجئت بالشاة والدينار الى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر له ما كان من امره فقال بارك الله لك في صفقة يمينك فكان بعد ذلك يخرج الى كناسة الكوفة فيربح الربح العظيم فكان من اكثر اهل الكوفة مالا **حدثنا** احمد بن سعيد نا حبان نا سعيد بن زيد نا الزبير بن خريت عن ابي لبيد فذكر نحوه وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا الحديث وقالوا به وهو قول احمد واسحق ولم يأخذ بعض اهل العلم بهذا الحديث منهم الشافعي وسعيد بن زيد اخو حماد بن زيد وابو لبيد اسمه لمازة **باب** ما جاء في المكاتب اذا كان عنده ما يؤدي **حدثنا** هارون بن عبد الله البزاز نا يزيد بن هارون نا حماد بن سلمة عن ايوب عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اصاب المكاتب حدا او ميراثا ورث بحساب ما عتق منه وقال النبي صلى الله عليه وسلم يؤدي المكاتب بحصة ما ادى دية حر وما بقي دية عبد وفي الباب عن ام سلمة حديث ابن عباس حديث حسن صحيح وهكذا روى يحيى بن ابي كثير عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى خالد الحذاء عن عكرمة عن علي قوله والعمل على هذا الحديث عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وقال اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم

باب - حدیث کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے ابی حصین سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے حکیم بن حزام سے کہ تحقیق نبی صلعم نے بھیجا اُسکو تاکہ خریدے واسطے آپ کے قربانی بدلے دینار کے سو خریدی اُنہوں نے قربانی پس نفع پایا اُس میں ایک دینار (یعنی ایک دینار کو خریدا تھا دو دینار کو بیچ ڈالا) پھر خریدی اُنہوں نے دوسری بجائے اُسکے اور لائے اُس قربانی اور دینار کو پاس نبی صلعم کے سو فرمایا آپ نے کہ ذبح کر قربانی اور صدقہ کر دینار کو۔ یہ حدیث فقط اسی طریق سے مروی ہے۔ اور حبیب بن ابی ثابت نے حکیم بن حزام سے نہیں سنا **حدیث** کی ہم سے احمد بن ابی سعید دارمی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے حبان نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ہارون بن موسیٰ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے زبیر بن خریت نے ابی لبید سے انہوں نے عروہ بارقی سے کہا کہ دیا مجھکو نبی صلعم نے ایک دینار تاکہ خریدوں میں آپ کے لیے بکری سو خریدیں میں نے آپ کے لیے دو بکریاں اور بیچی میں نے ایک اُن میں سے بدلے ایک دینار کے اور لایا میں ایک بکری اور دینار پاس نبی صلعم کے اور اُن سے کو بیان کیا سو فرمایا آپ نے کہ برکت دے اللہ واسطے تیرے بیچ سودے داہنے ہاتھ تیرے کے۔ اسکے بعد جب میں کوفے کے بازار میں جاتا تو بہت نفع پاتا پس سب اہل کوفہ سے مال میں زیادہ تھا۔ **حدیث** کی ہم سے احمد بن سعید نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے حبان نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سعید بن زید نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے زبیر بن خریت نے ابی لبید سے پس ذکر کیا مثل اُسکے اور تحقیق گئے ہیں بعض اہل علم طرف اس حدیث کے اور قائل ہیں ساتھ اسکے اور یہ قول احمد اور اسحاق کا ہے اور بعض اہل علم نے اس حدیث کو نہیں لیا انہیں میں سے شافعی ہیں اور سعید جو بھائی حماد بن زید کے ہیں اور ابو لبید کا نام لمازہ ہے **باب** جب مکاتب کے پاس دیت دینے کی برابر مال ہو تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** کی ہم سے ہارون بن عبد اللہ بزاز نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب مستحق ہو مکاتب دیت یا میراث کا تو وارث ہوگا بقدر اُس چیز کے کہ آزاد کیا گیا ہے اُس سے اور فرمایا نبی صلعم نے کہ دیت دیا جاوے مکاتب ساتھ حصے اُس چیز کے کہ ادا کر چکا ہے بدلے کتابت کے دیت آزاد کی اور جو باقی ہے سو دیت غلام کی اور اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے اور ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی طرح روایت کی یحییٰ بن ابی کثیر نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلعم سے اور روایت کی خالد حذاء نے عکرمہ سے انہوں نے علی سے قول اُنکا اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے صحابہ وغیرہ سے اور اکثر اہل علم نبی صلعم کے صحابہ وغیرہ سے کہتے ہیں

مکاتب اُس غلام کو کہتے ہیں کہ مالک اُسکو لکھ دے کہ جب تو اسقدر روپیہ ادا کرے گا تو تو آزاد ہے اور اُسکے مستحق ہونے کے یہ معنے ہیں کہ جب ثابت ہوا مکاتب کے لیے دیت یا میراث تو حصہ ملیگا واسطے موافق اس چیز کے کہ آزاد ہوا اُس سے جیسے کہ اگر ادا کیا آدھا بدلے کتابت کے پھر مرگیا باپ اُسکا اُس حال میں کہ وہ آزاد تھا ۔

المکاتب عبد ما بقی علیہ درہم وہو قول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحق **حدثنا** قتیبۃ نا عبد الوارث بن سعید عن یحیی بن ابی انیسۃ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یقول من کاتب عبدہ علی مائۃ اوقیۃ فاداہا الا عشرۃ اواق او قال عشرۃ الدراہم ثم عجز فہو رقیق وہذا حدیث غریب والعمل علیہ عند اکثر اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم ان المکاتب عبد ما بقی علیہ شیء من کتابتہ وقد روی الحجاج بن ارطاۃ عن عمرو بن شعیب نحوہ **حدثنا** سعید بن عبد الرحمن المخزومی نا سفیان عن الزہری عن نبہان عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان عند مکاتب احداکن ما یؤدی فلتحتجب منہ ہذا حدیث حسن صحیح ومعنی ہذا الحدیث عند اہل العلم علی التورع وقالوا لا یعتق المکاتب وان کان عندہ ما یؤدی حتی یؤدی **باب** ما جاء اذا افلس الرجل غریم فیجد عندہ متاعہ **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن یحیی بن سعید عن ابی بکر بن حزم عن عمر بن عبد العزیز عن ابی بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ایما امرء افلس ووجد رجل سلعتہ عندہ بعینہا فہو اولی بہا من غیرہ وفی الباب عن سمرۃ وابن عمر حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند بعض اہل العلم وہو قول الشافعی واحمد واسحق

وقال بعض اہل العلم ہو اسوۃ الغرماء وہو قول اہل الکوفۃ

کہ مکاتب غلام ہے جب تک کہ باقی رہے اُسپر ایک درہم اور یہی ہے قول سفیان ثوری کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا حدیث کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الوارث بن سعید نے یحییٰ بن ابی انیسہ سے انہوں نے روایت کی عمرو بن شعیب سے انہوں نے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہا سنا میں نے نبی صلعم کو خطبے میں فرماتے تھے کہ جو شخص کہ کتابت کرے غلام اپنے سے اوپر سو اوقیہ کے تو ادا کیا اُسنے مگر دس اوقیہ یا دس درہم پھر عاجز ہوا ادا کرنے سے تو وہ غلام ہی ہے آزاد نہیں یہ حدیث غریب ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہ مکاتب غلام ہے جب تک کہ باقی رہے اُسپر کوئی چیز بدل کتابت اُسکی سے اور روایت کیا اس حدیث کو حجاج بن ارطاۃ نے عمرو بن شعیب سے مثل حدیث کی ہم سے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے زہری سے انہوں نے نبہان سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب ہو پاس مکاتب ایک تمہارے کے اتنا روپیہ کہ بدل کتابت کے پورا دیسکے تو چاہیے کہ پردہ کرے اس سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور معنی اس حدیث کا نزدیک اہل علم کے احتیاط پر مبنی ہے اور کہتے ہیں کہ نہیں آزاد ہوتا مکاتب اگرچہ ہو نزدیک اُسکے اسقدر روپیہ کہ تمام بدل کتابت ادا کرسکے یہانتک کہ ادا کرے **باب** جب کوئی شخص مفلس ہو جاوے اور دائن اُسکے قرض خواہ ہو اور پاوے نزدیک اُسکے مال اپنا بعینہ تو کیا کرے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابی بکر بن حزم سے انہوں نے عمر بن عبد العزیز سے انہوں نے ابی بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ مفلس ہو اور پالے ایک شخص اپنے مال یا اسباب بعینہ اسکے پاس پس وہ زیادہ تر لائق ہے ساتھ اس مال کے غیر لینے سے اور اس باب میں سمرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ وہ برابر ہے ساتھ اور قرضخواہوں کے اور یہی ہے قول اہل کوفہ کا

ف اور اگر کوئی وارث اُسکے چھوڑا ہو سو بیٹے کے تو وارث ہوگا بیٹا اُسکے آدھے مال کا یا آدھا بدل کتابت مکاتب نے ادا کیا تھا کہ اسکو کسی نے مار ڈالا تو قاتل پر ہوگی آدھی دیت آزاد کی اُسکے وارثوں کو اور اُسکے مالک کو آدھی دیت غلام کی ہے کہ آدھی قیمت اُسکی ہو۔ مثلاً کتابت تھی ہزار درہم اور قیمت اُسکی سو درہم ہے۔ پس ادا کیے اُسنے پانسو درہم بعد اُسکے وہ مارا گیا تو اسکے وارثوں کو ملینگے پانسو درہم کہ آدھی دیت آزاد ہے اور اُسکے مالک کو پچاس درہم دیت کہ آدھی قیمت اُسکی ہے ۱۲ منہ یعنی جب تک ایک درہم اُسپر باقی رہے گا وہ غلام ہے جب سب روپیہ ادا کریگا آزاد ہوگا یا نہیں کہ بحساب اُن روپیوں کے کہ دیے جاتے ہیں اور بعض اُسکا آزاد ہوجاتا ہے ۱۲ منہ یعنی مثلاً ایک شخص نے کچھ خریدا تھا اور دام اُسکا ادا نہ کیا تھا کہ وہ مفلس ہوگیا۔ اور قاضی نے حکم اُسکے افلاس کا کر دیا۔ اور بائع نے ویسے کے ویسے وہ چیز بعینہ پائی تو اُسکا حق مقدم ہے اور اوروں قرضخواہوں کا حق نہیں ہے یہ مذہب امام شافعی اور مالک کا ہے۔ اور امام ابی حنیفہ کے نزدیک فسخ کرنا بیع کا درست نہیں۔ پس اگر بائع مفلس کے پاس اپنی چیز بعینہ پاوے تو اُسکو سارا کا سارا لینا درست نہیں بلکہ حصہ رسد کے موافق جیسا حق پاوے گا۔ اور باقی مال قرضداروں کو ملے گا یہ مذہب ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے لیکن ظاہر حدیث کا اسپر دلالت کرتا ہے کہ جس شخص کی یہ چیز ہے اُسکو دیا جاوے۔ اور اوروں کو نہ۔ واللہ اعلم بالصواب

باب ما جاء في النهي للمسلم ان يدفع الى الذمي الخمر يبيعها له **حدثنا** علي بن خشرم نا عيسى بن يونس عن مجالد عن ابي الوداك عن ابي سعيد قال كان عندنا خمر ليتيم فلما نزلت المائدة سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عنه وقلت انه ليتيم فقال اهريقوه وفي الباب عن انس بن مالك حديث ابي سعيد حديث حسن وقد روي من غير وجه عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا وقال بهذا بعض اهل العلم وكرهوا ان تتخذ الخمر خلا وانما كره من ذلك والله اعلم ان يكون المسلم في بيته خمر حتى يصير خلا ورخص بعضهم في خل الخمر اذا وجد قد صار خلا **باب حدثنا** ابو كريب نا طلق بن غنام عن شريك وقيس عن ابي حصين عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اد الامانة الى من ائتمنك ولا تخن من خانك هذا حديث حسن غريب وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا الحديث وقالوا اذا كان للرجل على آخر شيء فذهب به فوقع له عنده شيء فليس له ان يحبس منه بقدر ما ذهب له عليه ورخص فيه بعض اهل العلم من التابعين وهو قول الثوري وقال ان كان له عليه دراهم فوقع له عنده دنانير فليس له ان يحبس بمكان دراهمه الا ان يقع عنده له دراهم فله حينئذ ان يحبس من دراهمه بقدر ماله عليه **باب** ما جاء ان العارية مؤداة **حدثنا** هناد وعلي بن حجر قالا نا اسمعيل بن عياش عن شرحبيل بن مسلم الخولاني عن ابي امامة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في خطبة عام حجة الوداع العارية مؤداة والزعيم غارم والدين مقضي

باب مسلمان ذمی کو شراب نہ دیوے کہ تو میری طرف سے بیچ [۱] **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن خشرم نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عیسیٰ بن یونس نے مجالد سے اُنہوں نے ابی الوداک سے اُنہوں نے ابی سعید سے کہا کہ ہم میں سے ایک یتیم کے پاس شراب تھی۔ سو جب اُتری آیت سورہ مائدہ کی تو پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس سے اور کہا میں نے کہ وہ ایک یتیم لڑکے کا مال ہے فرمایا گرا دو اسکو۔ اور اس باب میں انس بن مالک سے بھی روایت ہے اور ابی سعید کی حدیث حسن ہے۔ اور تحقیق روایت کی گئی ہے کئی وجہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے۔ اور قائل ہیں ساتھ اسکے بعض اہل علم کہتے ہیں مکروہ ہے یہ کہ بنایا جاوے شراب کو سرکہ اور مکروہ کی علت سواے اسکے نہیں کہ مسلمان کے گھر میں شراب رکھی رہے یہانتک کہ سرکہ ہو جاوے اور بعضے کہتے ہیں کہ شراب کا سرکہ بنانا درست ہے جب کہ پایا جاوے اس حال سے کہ ہو گیا ہو سرکہ یعنی جو آپ خود سرکہ ہو جاوے تو درست ہے **حدیث** کی ہم سے ابوکریب نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے طلق بن غنام نے شریک اور قیس سے اُنہوں نے ابی حصین سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ادا کر امانت کو طرف اُس شخص کے کہ امانت رکھی تیرے پاس اور نہ خیانت کر اُسکی کہ جو خیانت تیری کرے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور تحقیق گئے ہیں بعض اہل علم طرف اس حدیث کے کہتے ہیں کہ جب کسی شخص کی دوسرے پر کوئی چیز ہو اور لیجاوے وہ اُسکو یعنی اسمیں خیانت کرے پس واقع ہو واسطے اسکے کوئی چیز نزدیک اسکے تو نہیں درست اسکو کہ روک لے اُس سے مقدار اُس چیز کی کہ خیانت کی اُسنے اوپر اسکے اور اجازت دی ہے اسمیں بعض اہل علم نے تابعین میں سے اور یہی ہے قول ثوری کا اور کہا کہ اگر درم چاہیے ہوں اور دینار اُسکے پاس نکلیں تو روکنا درست نہیں ہاں اگر درم نکلیں تو البتہ درست ہے کہ اپنے درم لیوے اور باقی اُسکو واپس کر دیوے۔ **باب** مانگی ہوئی چیز ادا کیجاوے **حدیث** کی ہم سے ہناد اور علی بن حجر نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن عیاش نے شرحبیل بن مسلم خولانی سے اُنہوں نے ابی امامہ سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ خطبے کے حجۃ الوداع کے سال میں کہ مانگی چیز ادا کیجاوے۔ اور ضامن اپنی ضمانت کو ادا کرے۔

---

[۱] گرا دینا اسواسطے فرمایا کہ شراب مال ہے اس مال کی قیمت نہیں پس نفع شراب کا اس سے حرام ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ شراب کو ذمی کافر کے سپرد کرنا تاکہ وہ اسکو بیچ کر [illegible] بیچ درست نہیں اگر درست ہوتا تو نبی صلعم اُسکے گرا دینے اور ضائع کرنے کا حکم نہ کرتے بلکہ کسی کافر ذمی کے سپرد کر دیتے کہ اُسکو بیچتا۔ اور نیز جب مسلمانوں کو اُسکی تجارت حرام ہے [illegible] **حاشیہ صفحہ** [illegible] [illegible] اور نیز شراب کا سرکہ بنانا ابی حنیفہ کے نزدیک درست ہے [illegible] جو شخص مال کسی کا [illegible] [illegible]

وفی الباب عن سمرة وصفوان بن امیة وانس حدیث ابی امامة حدیث حسن غریب وقد روی عن ابی امامة عن النبی صلی الله علیه وسلم ایضا من غیر هذا الوجه **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا ابن ابی عدی عن سعید عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال علی الید ما اخذت حتی تؤدی قال قتادة ثم نسی الحسن فقال هو امینك لا ضمان علیه یعنی العاریة هذا حدیث حسن صحیح وقد ذهب بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم الی هذا وقالوا یضمن صاحب العاریة وهو قول الشافعی واحمد وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم لیس علی صاحب العاریة ضمان الا ان یخالف وهو قول الثوری واهل الکوفة وبه یقول اسحق **باب** ما جاء فی الاحتکار **حدثنا** اسحق بن منصور ثنا یزید بن هارون ثنا محمد بن اسحق عن محمد بن ابراهیم عن سعید بن المسیب عن معمر بن عبد الله بن نضلة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یحتکر الا خاطئ فقلت لسعید یا ابا محمد انك تحتکر قال ومعمر قد کان یحتکر وانما روی عن سعید بن المسیب انه کان یحتکر الزیت والخبط ونحو هذا وفی الباب عن عمر وعلی وابی امامة وابن عمر حدیث معمر حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم کرهوا احتکار الطعام ورخص بعضهم فی الاحتکار فی غیر الطعام وقال ابن المبارك لا باس بالاحتکار فی القطن والسختیان ونحو ذلك **باب** ما جاء فی بیع المحفلات **حدثنا** هناد ثنا ابو الاحوص عن سماك عن عکرمة عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تستقبلوا السوق ولا تحفلوا ولا ینفق بعضکم لبعض وفی الباب عن ابن مسعود وابی هریرة حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم کرهوا بیع المحفلة وهی المصراة لا یحلبها صاحبها ایاما او نحو ذلك لیجتمع اللبن فی ضرعها فیغتر بها المشتری وهذا ضرب من الخدیعة والغرر

اور اس باب میں سمرہ اور صفوان بن امیہ اور انس سے بھی روایت ہے اور ابی امامہ کی حدیث حسن ہے اور کئی وجہ پر ابی امامہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حدیث کی ہم سے محمد بن مثنی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابن عدی نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوپر ہاتھ کے ہے وہ چیز کہ لی اُس نے یہاں تک کہ ادا کرے قتادہ نے کہا پھر بھول گئے حسن پس کہا کہ وہ امانت رکھنے والا تیرا ہے نہیں ہے ضمان اوپر اُسکے یعنی عاریت چیز بمنزلہ امانت کے ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور تحقیق گئے بعض اہل علم حضرت کے اصحاب وغیرہ سے طرف اسکے اور کہتے ہیں کہ ضامن ہوگا مانگنے والا مانگے کی چیز کا۔ اور یہی ہے قول شافعی اور احمد کا اور بعض اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ نہیں ہے مانگنے والے پر ضمانت مگر یہ کہ مخالفت کرے اصحاب امانت کے قول کی اور یہی ہے قول ثوری اور اہل کوفہ کا۔ اور ساتھ اسی کے قائل ہیں اسحاق **باب** احتکار کا بیان یعنی غلہ بند رکھنا اس نیت سے کہ جب گراں ہوگا تو بیچونگا جائز ہے یا نہیں حدیث کی ہم سے اسحق بن منصور نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن اسحاق نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے معمر بن عبداللہ سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ نہیں غلہ بند رکھتا مگر وہ شخص کہ گنہگار ہو سو میں نے سعید سے کہا کہ اے ابا محمد تو احتکار کرتا ہے کہا اُسنے کہ تھا معمر احتکار کرتا۔ اور سوا اسکے نہیں کہ روایت کی گئی ہے سعید بن مسیب سے کہ تھا وہ احتکار کرتا تیل کو اور چون کو یعنی گھاس کو اور مانند اسکے کو سو اس باب میں عمر اور علی اور ابی امامہ اور ابن عمر سے بھی حدیث ہے اور معمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ مکروہ رکھتے ہیں بند رکھنے غلہ کو۔ اور اجازت دی بعض نے احتکار کی سواے غلہ کے۔ اور ابن مبارک نے کہا کہ نہیں کچھ ڈر ہے احتکار سے بیچ روئی اور کھال کے اور مانند اسکی کے **باب** جس جانور کے تھنون میں دودھ جمع کیا گیا ہو یعنی اسکے مالک نے کئی دن نہ دوہا ہو کہ بہت دودھ معلوم ہو اسکے بیچنے کا بیان حدیث کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے سماک سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ نبی صلعم نے فرمایا نہ آگے جا ملو قافلے کو اور نہ بند رکھو دودھ جانور کے تھنون میں اور نہ بیچے مال کو بعض تمہارا واسطے بعض کے اور اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ مکروہ رکھتے ہیں بیچنا محفلہ کا اور وہ مصراۃ ہے کہ نہ دوہے اُسکو مالک اُسکا کئی دن یا مانند اسکے تاکہ جمع ہووے دودھ بیچ تھنون اسکے کے تاکہ فریب کھاوے خریدنے والا اور یہ قسم فریب اور دھوکے سے ہے۔

---

۱ [illegible] دودھ کو [illegible] بند کرنے سے [illegible] ہو جاتا [illegible] نہیں [illegible] سے [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible]

[illegible]

باب ماجاء فی الیمین الفاجرة یقتطع بها مال المسلم **حدثنا** ھناد ثنا ابو معاویة عن الاعمش عن شقیق بن سلمة عن عبد الله ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حلف علی یمین وهو فیها فاجر لیقتطع بها مال امرء مسلم لقی الله وهو علیه غضبان فقال الاشعث بن قیس فیّ والله لقد کان ذلک کان بینی وبین رجل من الیهود ارض فجحدنی فقدمته الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم الک بینة فقلت لا فقال للیهودی احلف فقلت یا رسول الله اذن یحلف فیذهب بمالی فانزل الله عز وجل ان الذین یشترون بعهد الله وایمانهم ثمنا قلیلا الایة الی اٰخرها وفی الباب عن وائل ابن حجر وابی موسی وابی امامة بن ثعلبة الانصاری وعمران بن حصین حدیث ابن مسعود حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء اذا اختلف البیعان **حدثنا** قتیبة ثنا سفیان عن ابن عجلان عن عون بن عبد الله عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اختلف البیعان فالقول قول البائع والمبتاع بالخیار هذا حدیث مرسل عون بن عبد الله لم یدرک ابن مسعود وقد روی عن القاسم بن عبد الرحمن عن ابن مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم هذا الحدیث ایضا وهو مرسل ایضا قال ابن منصور قلت لاحمد اذا اختلف البیعان ولم تکن بینة قال القول ما قال رب السلعة او یترادان قال اسحق کما قال وکل من کان القول قوله فعلیه الیمین وقد روی نحو هذا عن بعض التابعین منهم شریح **باب** ماجاء فی بیع فضل الماء **حدثنا** قتیبة ثنا داؤد بن عبد الرحمن العطار عن عمرو بن دینار عن ابی المنهال عن ایاس بن عبد المزنی قال نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن بیع الماء وفی الباب عن جابر وبهیسة

باب جھوٹی قسم کھانی کہ کاٹ لے ساتھ اُسکے مال مسلمان کا **حدیث** کی ہم سے ہناد نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے معاویہ نے اعمش سے اُنہوں نے شقیق بن سلمہ سے اُنہوں نے ابن مسعود سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹی قسم کھاوے تاکہ مال مسلمان کا لے لیوے وہ قیامت کے روز ملیگا خدا سے اس حال میں کہ خدا اُس پر بہت غصے ہوگا۔ اشعث نے کہا قسم خدا کی کہ یہ حدیث مجھ ہی پر ہے میرے ہی حق میں اتری تھی کہ تھی درمیان میرے اور درمیان ایک یہودی کے کچھ زمین مشترک سو انکار کیا اُسنے مجھ سے سو لے گیا میں اُسکو پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا کیا تیرے لیے گواہ ہیں میں نے کہا نہیں سو آپ نے یہودی سے فرمایا کہ تو قسم کھا سو میں نے کہا کہ یا حضرت اب تو وہ قسم کھا جاویگا اور لیجاویگا مال میرا سو اتاری خدا بلند اور برتر نے یہ آیت کہ تحقیق جو لوگ کہ خریدتے ہیں بدلے عہد اللہ کے اور قسموں اپنی کے مول تھوڑا آخر آیت تک۔ اور اس باب میں وائل بن حجر اور ابی موسیٰ اور ابی امامہ بن ثعلبہ اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے اور ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** جبکہ اختلاف کریں بائع اور مشتری تو کسکا قول معتبر ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابن عجلان سے اُنہوں نے عون بن عبداللہ سے اُنہوں نے ابن مسعود سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب اختلاف کریں بائع اور مشتری تو قول معتبر قول بیچنے والے کا ہے اور لینے والا مختار ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے کہ عون نے نہیں پایا ابن مسعود کو اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث قاسم بن عبدالرحمن سے اُنہوں نے ابن مسعود سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور یہ بھی مرسل ہے کہا ابن منصور نے کہ میں نے احمد کو کہا کہ جب اختلاف کریں بائع اور مشتری اور نہوں گواہ تو کیا حکم ہے کہا قول وہ ہے جو مالک اسباب کہے یا دونوں آپس میں بیع پھیر دیں کہا اسحاق نے بھی کہا کہ جو شخص کہ ہوئے قول قول اُسکا تو اسپر قسم ہے اور تحقیق مروی ہے مثل اُسکے بعض تابعین سے انہیں میں سے ہیں شریح **باب** پانی کے بیچنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے داؤد بن عبدالرحمن عطار نے عمرو بن دینار سے اُنہوں نے روایت کی ابی منہال سے اُنہوں نے ایاس بن عبد مزنی سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پانی کی بیع سے اور اس باب میں جابر اور بہیسہ سے

ف دریا کے پانی میں سب لوگوں کا حق ہے اور وہ خود جو بیاہ زمین کو پیتے ہیں۔ اور جو شخص کہ کنواں اپنے کھود کر لائی جاوے اس میں بھی سب کا حق ہے لیکن اُس سے اول زمین کو آباد کریں تو ضرورت اُسکو منع کر سکتے ہیں۔ اور کنوؤں میں بھی سب کا حق ہے اس میں کسی کی خصوصیت نہیں ہے اور جو پانی کسی نے برتن میں رکھ چھوڑا ہے تو اس میں کسی کا حق نہیں۔ وہ خاص اُسی کا حق ہے ۱۲ ف یعنی یہ حدیث دونوں طریق سے مرسل ہے۔ مرسل اس حدیث کو کہتے ہیں کہ تابعی [illegible] یعنی خود حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے ۱۲ ف کہ آپ نے ایسا کہا یا ایسا کیا ۱۲ ف شریح آپ قاضی ہیں۔ مشہور [illegible]

ف یہ شریح بن حارث ہیں [illegible] قیس کوئی شخص ثقہ ہیں اور بعض نے صحابی سے شمار کیا ہے اور آپ ۱۲۰ برس کی تھی ۱۲

عن ابیها وابی هریرة وعائشة وانس وعبد الله بن عمرو حدیث ایاس حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم انهم کرهوا بیع الماء وهو قول ابن المبارك والشافعی واحمد واسحق وقد رخص بعض اهل العلم فی بیع الماء منهم الحسن البصری **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یمنع فضل الماء لیمنع به الکلاء هذا الحدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی کراهیة عسب الفحل **حدثنا** احمد بن منیع وابو عمار قالا نا اسمعیل ابن علیة نا علی بن الحکم عن نافع عن ابن عمر قال نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن عسب الفحل وفی الباب عن ابی هریرة وانس وابی سعید حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم وقد رخص قوم فی قبول الکرامة علی ذلك **حدثنا** عبدة بن عبد الله الخزاعی البصری نا یحیی بن ادم عن ابراهیم بن حمید الرؤاسی عن هشام بن عروة عن محمد بن ابراهیم التیمی عن انس بن مالك ان رجلا من کلاب سال رسول الله صلی الله علیه وسلم عن عسب الفحل فنهاه فقال یا رسول الله انا نطرق الفحل فنکرم فرخص له فی الکرامة هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث ابراهیم بن حمید عن هشام بن عروة **باب** ما جاء فی ثمن الکلب

حدثنا قتیبة نا اللیث عن ابن شهاب

اُنسے اس باب میں ابی ہریرہ اور عائشہ اور انس اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت لی ہے اور ایاس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہ تحقیق انھوں نے مکروہ رکھا ہے بیچنا پانی کا اور یہی ہے قول ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ پانی کا بیچنا جائز ہے انھیں میں سے ہیں حسن بصری **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی زناد سے اُنھوں نے اعرج سے اُنھوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منع نہ کیا جاوے زائد پانی کے لینے سے تاکہ روکی جاوے گھاس اس سے نقص ہو یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** نر کا جست کروانا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع اور ابو عمار نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن علیہ نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے علی بن حکم نے نافع سے اُنسے ابن عمر نے کہا کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جست کروانے نر کے سے اور اس باب میں ابی ہریرہ اور انس اور ابی سعید سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور تحقیق اجازت دی ہے ایک قوم نے بیچ قبول کرنے انعام کے اوپر اُسکے **حدیث** کی ہمسے عبدہ بن عبداللہ خزاعی بصری نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے ابراہیم بن حمید رواسی سے اُنسے ہشام بن عروہ سے اُنسے محمد بن ابراہیم تیمی سے اُنسے انس بن مالک سے کہ ایک مرد نے قبیلے کلاب کے سے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جست کروانے نر کے سے (یعنی اسکے مادہ پر چھوڑنے کی اُجرت سے) پس منع فرمایا آپ نے اُسکو سو اُسنے پھر عرض کی کہ یا حضرت ہم تو بیچا دیتے ہیں نر کو پھر انعام دیے جاتے ہیں یعنی کچھ اجرت ہم نہیں ٹھہراتے پر وہ ہمیں بطریق انعام کے دیتے ہیں پس اجازت دی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکو بیچ لینے انعام کے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر ابراہیم بن حمید سے اُنسے ہشام بن عروہ سے **باب** کتے کی قیمت لینے کا بیان

حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے

ف مواشی کو گھاس وہاں جانے ہیں جہاں پانی ہوتا ہے پس گر پانی پلانے سے جانور کو منع کیا تو گویا گھاس سے منع کیا کہ بدون پانی کے گھاس کوئی جانور نہیں کھا سکتا۔ پس اگر اپنے مواشی کے پانی پینے سے پانی زیادہ ہو تو اُسکو منع کرے۔ اور یہ نہی بعض کے نزدیک کراہۃ تحریمی ہے اور بعض کے نزدیک تنزیہی ہے۔ ۱۲ ملاعلی یعنی خواہ اونٹ ہو خواہ گھوڑا۔ خواہ بچھڑا اور کسی کو دے مادہ پر چھوڑنے کے لیے اور اُسکی اجرت لے اُس سے منع فرمایا ہے۔ اسلیے کہ اسمیں جہالت ہے نر کبھی جست کرتا ہے کبھی نہیں کرتا۔ اور کبھی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور کبھی نہیں ہوتی۔ اور یہ اجرت اکثر فقہا اور صحابہ کے نزدیک حرام ہے اور اگر عاریتاً دیوے تو مستحب ہے اور اگر وہ کچھ بطور انعام کے بلا تعیین بعد اُسکے دیوے تو درست ہے ۱۲ **حاشیہ متعلق صفحہ ۳۹۹** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کتے کا بیچنا درست نہیں۔ اور یہی ہے مذہب امام شافعی اور جمہور علما کا کہ کتے کا بیچنا درست نہیں خواہ معلم ہو خواہ غیر معلم خواہ جائز ہو پالنا اُسکا یا نہ ہو۔ اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ جائز ہے بیچنا اُن کتوں کا کہ اُنسے نفع ہو اور واجب ہے قیمت اُسکی تلف کرنے والے پر ۱۲ طیبی اس سے معلوم ہوا کہ سینگی لگانے کی مزدوری مکروہ ہے۔ اس بلی کا بیچنا منع ہے کہ جسمیں کوئی نفع نہ ہو ورنہ اسمیں کوئی نفع ہو تو جمہور کے نزدیک بیچنا اُسکا درست اور اسکا مول لینا حلال ہے مگر بعض

حدثنا سعيد بن عبد الرحمن المخزومي وغير واحد قالوا نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن ابي بكر بن عبد الرحمن عن ابي مسعود الانصاري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب ومهر البغي وحلوان الكاهن هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن رافع نا عبد الرزاق انا معمر عن يحيى بن ابي كثير عن ابرهيم بن عبد الله بن قارظ عن السائب بن يزيد عن رافع ابن خديج ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كسب الحجام خبيث ومهر البغي خبيث وثمن الكلب خبيث وفي الباب عن عمر وعلي وابن مسعود وجابر وابي هريرة وابن عباس وابن عمر وعبد الله بن جعفر حديث رافع حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم كرهوا ثمن الكلب وهو قول الشافعي واحمد واسحق وقد رخص بعض اهل العلم في ثمن كلب الصيد **باب** ما جاء في كسب الحجام **حدثنا** قتيبة عن مالك بن انس عن ابن شهاب عن ابن محيصة اخي بني حارثة عن ابيه انه استاذن النبي صلى الله عليه وسلم في اجارة الحجام فنهاه عنها فلم يزل يساله ويستاذنه حتى قال اعلفه ناضحك واطعمه رقيقك وفي الباب عن رافع بن خديج وابي جحيفة وجابر والسائب حديث محيصة حديث حسن والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وقال احمد ان سالني حجام نهيته واخذ بهذا الحديث **باب** ما جاء من الرخصة في كسب الحجام **حدثنا** علي بن حجر نا اسمعيل بن جعفر عن حميد قال سئل انس عن كسب الحجام فقال انس احتجم رسول الله صلى الله عليه وسلم وحجمه ابو طيبة فامر له بصاعين من طعام وكلم اهله فوضعوا عنه من خراجه وقال ان افضل ما تداويتم به الحجامة او ان من امثل دوائكم الحجامة وفي الباب عن علي وابن عباس وابن عمر حديث انس حسن صحيح وقد رخص بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في كسب الحجام وهو قول الشافعي **باب** ما جاء في كراهية ثمن الكلب والسنور **حدثنا**

ح ا روایت کی ہم سے سعید بن عبد الرحمن مخزومی وغیرہ نے کہا انہوں نے حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے انہوں نے ابی بکر بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابی مسعود سے کہا منع کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے اور خرچی عورت زنا کرنیوالی کے لینے اور شیرینی اور اجرت کاہن کی سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن رافع نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے یحیی بن ابی کثیر سے انہوں نے ابراہیم بن عبد اللہ بن قارظ سے انہوں نے سائب بن یزید سے اُنہوں نے رافع بن خدیج سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسب سینگی لگانے والے کا پلید ہے اور خرچی عورت زانیہ کی پلید ہے اور قیمت کتے کی پلید ہے اور اس باب میں ابن مسعود اور عمر اور علی اور جابر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابن عمر اور عبد اللہ بن جعفر سے بھی روایت ہے اور رافع کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہیں کہ مول کتے کا مکروہ ہے اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحق کا اور بعضے کہتے ہیں کہ شکاری کتے کا مول درست ہے **باب** سینگی لگانے والے کی کمائی کا بیان **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے مالک بن انس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابن محیصہ سے جو بنی حارثہ میں سے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے کہ انہوں نے اجازت چاہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ مزدوری سینگی کھینچنے کے سو منع فرمایا آپ نے اُسکو اس سے سو ہمیشہ وہ سوال کرتا رہا آپ سے اور اذن چاہتا رہا یہانتک کہ آپ نے فرمایا کہ چارہ اس سے اونٹ اپنے کو اور کھلا اُس سے غلام اپنے کو اور اس باب میں رافع ابن خدیج اور ابی جحیفہ اور جابر اور سائب رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور محیصہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور احمد نے کہا کہ اگر پوچھے مجھ سے سینگی لگانے والا تو منع کروں میں اسکو اور لیا پکڑی ساتھ اس حدیث کے **باب** سینگی لگانے کی اجرت درست ہے **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن حجر نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن جعفر نے حمید سے کہا پوچھے گئے انس کمائی سینگی لگانے والے کی سو انس نے کہا کہ سینگی لگوائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سینگی لگائی آپکے ابو طیبہ نے پس نبی صلعم نے حکم کیا اُسکے لیے دو صاع طعام دینے کا اور کلام کیا نبی صلعم نے اُسکے مالکوں سے پس معاف کیا اُنہوں نے خراج اُسکے سے اور فرمایا کہ افضل یا امثل ان چیزوں کا کہ علاج کرتے ہو تم ساتھ اُسکے سینگی لگانا ہے اور اس باب میں ابن عباس اور علی اور ابن عمر سے بھی روایت ہے اور انس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور تحقیق اجازت دی ہے بعض اہل علم نے حضرت کے اصحاب وغیرہ سے حجام کی اجرت میں اور یہی قول شافعی کا ہے

باب کتے اور بلی کا مول مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے

صحابہ اور بعض تابعین سے بھی کراہت مروی ہے

علی بن حجر وعلی بن خشرم قالا ثنا عیسی بن یونس عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب والسنور هذا حدیث فی اسنادہ اضطراب وقد روی هذا الحدیث عن الاعمش عن بعض اصحابہ عن جابر واضطربوا علی الاعمش فی روایة هذا الحدیث وقد کرہ قوم من اهل العلم ثمن الهر ورخص فیہ بعضهم وهو قول احمد واسحٰق وروی ابن فضیل عن الاعمش عن ابی حازم عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غیر هذا الوجه **حدثنا** یحیی بن موسی ثنا عبد الرزاق ثنا عمر بن زید الصنعانی عن ابی الزبیر عن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الهر وثمنہ هذا حدیث غریب وعمر بن زید لا نعرف کبیر احد روی عنہ غیر عبد الرزاق **باب** **حدثنا** ابو کریب ثنا وکیع عن حماد بن سلمة عن ابی المهزم عن ابی هریرة قال نہی عن ثمن الکلب الا کلب الصید هذا حدیث لا یصح من هذا الوجه وابو المهزم اسمہ یزید بن سفیان وتکلم فیہ شعبة بن الحجاج وروی عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو هذا ولا یصح اسنادہ ایضا **باب** ما جاء فی کراهیة بیع المغنیات **حدثنا** قتیبة ثنا بکر بن مضر عن عبید اللہ ابن زحر عن علی بن یزید عن القاسم عن ابی امامة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبیعوا القینات ولا تشتروهن ولا تعلموهن ولا خیر فی تجارة فیهن وثمنهن حرام فی مثل هذا انزلت هذه الایة ومن الناس من یشتری لهو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ الی اخر الایة وفی الباب عن عمر بن الخطاب حدیث ابی امامة انما نعرفه مثل هذا من هذا الوجه وقد تکلم بعض اهل العلم فی علی بن یزید وضعفه وهو شامی

علی بن حجر اور علی بن خشرم نے کہا روایت کی ہم سے عیسی بن یونس نے اعمش سے انہوں نے ابو سفیان سے انہوں نے جابر سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مول کتے اور بلی کے سے۔ اور اس حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث اعمش سے بعض اصحاب اُنکے نے جابر سے۔ اور اضطراب کیا ہے انہوں نے اعمش پر بیچ روایت اس حدیث کے اور ایک جماعت اہل علم کہتے ہیں کہ مول بلی کا مکروہ ہے۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ درست ہے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور روایت کی ابن فضیل نے اعمش سے انہوں نے ابی حازم سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوا اس طریق کے **حدیث** کی ہم سے یحیی بن موسی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عمر بن زید صنعانی نے ابی زبیر سے انہوں نے روایت کی جابر سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کھانے بلی کے سے اور مول اسکے سے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور عمر بن زید نہیں جانتے ہم کسی بڑے کو کہ روایت کی ہو اس سے سواے عبد الرزاق کے **باب** **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابی مہزم سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا منع فرمایا آپ نے مول کتے کے سے مگر کتا شکار کا۔ اور یہ حدیث اس وجہ سے صحیح نہیں اور ابو مہزم کا نام یزید بن سفیان ہے۔ اور کلام کیا اسمیں شعبہ نے اور روایت کی گئی جابر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور نہیں صحیح ہے اسناد اسکی بھی **باب** گانیوالی لونڈیوں کو بیچنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے بکر بن مضر نے عبید اللہ بن زحر سے انہوں نے علی بن یزید سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے ابی امامہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بیچو لونڈی گانے والی کے تئیں اور نہ خریدو انکو اور نہ سکھاؤ لونڈیوں کو گانا۔ اور نہیں بہتری بیچ سوداگری انکی کے۔ اور مول انکا حرام ہے ایسی ہی مثل ایسے مسائل کے سبب یہ آیت اتری ہے۔ اور بعضے آدمیوں میں سے وہ ہیں کہ مول لیتے ہیں کھیل کی بات تا کہ گمراہ کرے راہ اللہ کی سے آخر آیت تک۔ اور اس باب میں عمر بن خطاب سے بھی روایت ہے اور نہیں جانتے ہم حدیث ابو امامہ کو مگر اسی وجہ سے اور تحقیق کلام کیا ہے بعضے اہل علم نے بیچ حق علی بن یزید کے اور ضعیف کہا ہے اسکو اور وہ شامی ہے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیچنا گانے والی لونڈیوں کا صحیح نہیں [illegible] اور حدیث باوجود ضعیف ہونے کے مؤید ہے اور کھیل کی بات سے مراد گانا اور آوازیں حرام ہیں [illegible] داخل ہیں ان میں کہانیاں اور جھوٹی باتیں اور خرافات بکنا اور ٹھٹھے کی باتیں۔ اور سیکھنا موسیقی وغیرہ کا الخ

باب ما جاء في كراهية ان يفرق بين الاخوين او بين الوالدة وولدها في البيع **حدثنا** عمر بن حفص الشيباني ثنا عبد الله بن وهب اخبرني حيي بن عبد الله عن ابي عبد الرحمن عن ابي ايوب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من فرق بين الوالدة وولدها فرق الله بينه وبين احبته يوم القيمة هذا حديث حسن غريب **حدثنا** الحسن بن علي ثنا عبد الرحمن بن مهدي عن حماد بن سلمة عن الحجاج عن الحكم عن ميمون بن ابي شبيب عن علي قال وهب لي رسول الله صلى الله عليه وسلم غلامين اخوين فبعت احدهما فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي ما فعل غلامك فاخبرته فقال رده رده هذا حديث حسن غريب وقد كره بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم التفريق بين السبي في البيع ورخص بعض اهل العلم في التفريق بين المولدات الذين ولدوا في ارض الاسلام والقول الاول اصح وروي عن ابراهيم انه فرق بين والدة وولدها في البيع فقيل له في ذلك فقال اني قد استاذنتها بذلك فرضيت **باب** فيمن يشتري العبد ويستغله ثم يجد به عيبا **حدثنا** محمد بن المثنى ثنا عثمان بن عمر وابو عامر العقدي عن ابن ابي ذئب عن مخلد بن خفاف عن عروة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى ان الخراج بالضمان هذا حديث حسن وقد روي هذا الحديث من غير هذا الوجه والعمل على هذا عند اهل العلم **حدثنا** ابو سلمة يحيى بن خلف ثنا عمر بن علي عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى ان الخراج بالضمان وهذا حديث صحيح غريب من حديث هشام بن عروة واستغرب محمد بن اسمعيل هذا الحديث من حديث عمر بن علي وقد روى مسلم بن خالد الزنجي هذا الحديث عن هشام بن عروة ورواه جرير عن هشام ايضا وحديث جرير يقال تدليس دلس فيه جرير لم يسمعه من هشام بن عروة وتفسير الخراج بالضمان هو الرجل الذي يشتري العبد فيستغله ثم يجد به عيبا فيرده على البائع فالغلة

باب مکروہ ہونے کہ جدائی ڈالی جاوے درمیان دو بھائیوں کے یا درمیان ماں اور بیٹے کے بیچ بیع کے **حدیث** کی ہم سے عمر بن حفص شیبانی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو حیی بن عبد اللہ نے ابی عبد الرحمن سے انہوں نے ابی ایوب سے کہ سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ جدائی ڈالے درمیان ماں اور بیٹے اسکے کے جدائی ڈالے گا اللہ تعالیٰ درمیان اسکے اور درمیان محبوبوں اسکے کے دن قیامت کے یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی نے انہوں نے کہا حدیث کی عبد الرحمن بن مہدی نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے حجاج سے انہوں نے حکم سے انہوں نے میمون بن ابی شبیب سے انہوں نے علی سے کہا کہ بخشے مجھکو حضرت صلعم نے دو غلام بھائی تھے وہ آپس میں پس بیچا میں نے ایک کو انمیں سے سو فرمایا مجھکو نبی صلعم نے کہ اے علی کیا ہوا غلام تیرا جسکو میں نے بیچ ڈالا تھا پس خبر دی میں نے آپ کو سو فرمایا پھیر لے اسکو یہ حدیث حسن غریب ہے اور بعض اہل علم حضرت صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ جدائی ڈالنی درمیان قیدیوں کے بیچ بیع کے مکروہ ہے اور رخصت دی بعض اہل علم نے بیچ جدائی ڈالنے کے درمیان مولدات کے کہ پیدا ہوئے ہیں زمین اسلام کے اور قول اول زیادہ صحیح ہے اور ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے جدائی ڈالی درمیان ماں اور بیٹے اسکے کے بیچ بیع کے سو کسی نے ان پر اعتراض کیا سو انہوں نے کہا کہ میں نے اذن چاہا تھا انمیں سے سو انکی ماں اس سے راضی ہوئی۔ **باب** اس بات پر جو شخص کہ خریدے غلام اور لے کمائی اسکی پھر پاوے اسمیں کوئی عیب تو کیا کرے **حدیث** کی ہم سے محمد بن مثنے نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عثمان بن عمر اور ابو عامر عقدی نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے مخلد بن خفاف سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے کہ حضرت صلعم نے حکم کیا کہ خراج سبب ضمانت کا ہے یعنی جو چیز جسکی ضمان میں آئی وہی اسکے نفع کا مستحق ہے یہ حدیث حسن ہے اور اسکے کئی وجہ سے مروی ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے **حدیث** کی ہم سے ابو سلمہ یحییٰ بن خلف نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عمر بن علی نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ سے کہ نبی صلعم نے حکم کیا یہ کہ خراج بسبب ضمان کے ہے اور یہ حدیث صحیح غریب ہے حدیث ہشام بن عروہ سے اور غریب کہا اسکو بخاری نے حدیث عمر بن علی سے اور تحقیق روایت کی مسلم بن خالد زنجی نے یہ حدیث ہشام بن عروہ سے اور روایت کی اسکو جریر نے ہشام سے بھی اور کہا جاتا ہے کہ جریر کی حدیث مدلس ہے تدلیس کی ہے اسمیں جریر نے نہیں سُنا انہوں نے ہشام بن عروہ سے اور تفسیر خراج بالضمان کی یہ ہے کہ ایک مرد خریدے غلام پھر لے کمائی اسکی پھر پاوے اسمیں کوئی عیب یعنی عیب قدیمی پس رد کرے اسکو اوپر بیچنے والے کے پس کمائی اسکی

المشتري لان العبد لو هلك هلك من مال المشتري ونحو هذا من المسائل يكون فيه الخراج بالضمان **باب** ما جاء من الرخصة في اكل الثمرة للمار بها **حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب ثنا يحيى بن سليم عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من دخل حائطا فليأكل ولا يتخذ خبنة وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وعباد بن شرحبيل ورافع بن عمرو وعمير مولى ابي اللحم وابي هريرة حديث ابن عمر حديث غريب لا نعرفه من هذا الوجه الا من حديث يحيى بن سليم وقد رخص فيه بعض اهل العلم لابن السبيل في اكل الثمار وكرهه بعضهم الا بالثمن **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن ابن عجلان عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن الثمر المعلق فقال من اصاب منه من ذي حاجة غير متخذ خبنة فلا شيء عليه هذا حديث حسن **حدثنا** ابو عمار الحسين بن حريث الخزاعي ثنا الفضل بن موسى عن صالح بن ابي جبير عن ابيه عن رافع بن عمرو قال كنت ارمي نخل الانصار فاخذوني فذهبوا بي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رافع لم ترمي نخلهم قال قلت يا رسول الله الجوع قال لا ترم وكل ما وقع اشبعك الله وارواك هذا حديث حسن غريب صحيح **باب** ما جاء في النهي عن الثنيا **حدثنا** زياد بن ايوب البغدادي ثنا عباد بن العوام اخبرني سفيان بن حسين عن يونس بن عبيد عن عطاء عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن المحاقلة والمزابنة والمخابرة والثنيا الا ان تعلم هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه من حديث يونس بن عبيد عن عطاء عن جابر **باب** ما جاء في كراهية بيع الطعام حتى يستوفيه

واسطے مشتری کے ہے اس لئے کہ اگر غلام ہلاک ہوتا تو نقصان ہوتا مال خریدار کا اور اس قسم کے مال میں نفع بعوض ضمان کے ہے **باب** مسافر کو میوہ راہ کے درختوں کا کھانا درست ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد الملک بن ابی شوارب نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سلیم نے عبید اللہ بن عمر سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ داخل ہووے کسی باغ میں تو چاہیے کہ کھاوے اور نہ باندھ لیجاوے۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور عباد بن شرحبیل اور رافع بن عمرو اور عمیر مولیٰ آبی اللحم اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے ابن عمر کی حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو سو اس سند کے مگر حدیث یحییٰ بن سلیم سے اور تحقیق اجازت دی ہے بیچ اسکے بعض اہل علم نے واسطے مسافر کے بیچ کھانے میووں کے اور بعضے اُن کے کہتے ہیں کہ کھانا اسکا مکروہ ہے مگر قیمت سے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن عجلان سے اُنہوں نے عمرو بن شعیب سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے اپنے دادا سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے میوے لٹکے ہوئے سے فرمایا جو شخص کہ کھاوے اس میں سے بسبب حاجت اور بھوک کے اور نہ باندھ لے تو کچھ حرج نہیں یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہم سے ابو عمار حسین بن حریث خزاعی نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے فضیل بن موسیٰ نے صالح بن ابی جبیر سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے رافع بن عمرو سے کہ تھا میں پتھر پھینکتا انصار کی کھجوروں پر سو پکڑا اُنہوں نے مجھکو اور لے گئے پاس نبی صلعم کے سو فرمایا حضرت نے کہ اے رافع تو کیوں پتھر پھینکتا تھا اُنکی کھجوروں پر میں نے کہا یا حضرت بھوک سے فرمایا نہ پھینک پتھر اور بلکہ جو نیچے پڑ گرے ہوں اُنکو کھا۔ پیٹ بھرے تیرا اللہ اس سے اور آسودہ کرے تیرا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **باب** بیع میں استثنا کرنا منع ہے **حدیث** کی ہم سے زیاد بن ایوب بغدادی نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عباد بن عوام نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن حسین نے یونس بن عبید سے اُنہوں نے عطا سے اُنہوں نے جابر سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور استثنا کرنے سے مگر یہ کہ جانا جاوے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اسی سند سے یعنی حدیث یونس بن عبید سے **باب** غلے کا بیچنا منع ہے جب تک کہ قبضہ نہ کرے۔

ملہ یہ حکم موافق ہے وقت کے ہو ورنہ اسکا وہ عادت پر ہے اور جس چیز کی اجازت ہو لینا اسکا درست ہوگا اور جہاں اجازت نہ ہو لینا درست نہیں واللہ اعلم ۔ مخابرت کے حق کو یعنی زمین کا حصہ معین پر جیسے تہائی یا چوتھائی پر ایک شخص اپنی زمین کسی کو دے کہ اس میں بوئے جوتے اور کاشتکاری کرے اور جو اس میں پیدا ہو اس میں سے تہائی یا چوتھائی مجھکو دے اس سے منع فرمایا کہ اس میں جہالت ہے اور مخابرت کو مزارعت بھی کہتے ہیں اس مخابرت میں تخم بونے والے کا ہوتا ہے اور زمین مالک کا اور مزارعت امام ابو حنیفہ کے نزدیک درست نہیں اور صاحبین کے نزدیک درست ہے اور فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ اور استثنا کرنے کے یہ معنی ہیں کہ کیا کچھ ہیں کے جز کا استثنا اسمیں درست نہیں تھا اس سے منع فرمایا بسبب جہالت مبیع کے اگر تہائی یا چوتھائی وغیرہ میں معین ہو تو درست ہے ۱۲

حدثنا قتيبة ثنا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن طاوس عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يستوفيه قال ابن عباس واحسب كل شيء مثله وفي الباب عن جابر وابن عمر حديث ابن عباس حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم كرهوا بيع الطعام حتى يقبضه المشتري وقد رخص بعض اهل العلم فيمن ابتاع شيئا مما لا يكال ولا يوزن مما لا يؤكل ولا يشرب ان يبيعه قبل ان يستوفيه وانما التشديد عند اهل العلم في الطعام وهو قول احمد واسحق **باب** ما جاء في النهي عن البيع على بيع اخيه حدثنا قتيبة ثنا الليث عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يبيع بعضكم على بيع بعض ولا يخطب بعضكم على خطبة بعض وفي الباب عن ابي هريرة وسمرة حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لا يسوم الرجل على سوم اخيه ومعنى البيع في هذا الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم عند بعض اهل العلم هو السوم **باب** ما جاء في بيع الخمر والنهي عن ذلك **حدثنا** حميد بن مسعدة ثنا المعتمر بن سليمان قال سمعت ليثا يحدث عن يحيى بن عباد عن انس عن ابي طلحة انه قال يا نبي الله اني اشتريت خمرا لايتام في حجري قال اهرق الخمر واكسر الدنان وفي الباب عن جابر وعائشة وابي سعيد وابن مسعود وابن عمر وانس حديث ابي طلحة روى الثوري هذا الحديث عن السدي عن يحيى بن عباد عن انس ان ابا طلحة كان عنده وهذا اصح من حديث الليث **حدثنا** محمد بن بشار ثنا يحيى بن سعيد ثنا سفيان عن السدي عن يحيى بن عباد عن انس بن مالك قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم ايتخذ الخمر خلا قال لا هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عبد الله بن منير قال سمعت ابا عاصم عن شبيب بن بشر عن انس بن مالك

حدیث کی ہم سے قتیبہ نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُنھوں نے طاؤس سے اُنھوں نے ابن عباس سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص کہ خریدے غلہ پس نہ بیچے اُسکو یہانتک کہ قبضہ کرے اُسپر ابن عباس نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ ہر چیز میں اسی طرح حکم ہے جیسا غلہ میں اور اس باب میں جابر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہیں کہ غلہ کا بیچنا مکروہ ہے جب تک کہ قبض کرے اُسکو خریدنے والا اور بعض اہل علم نے اجازت دی ہے بیچنے کی اُس چیز کو جو کھانے پینے کی نہ ہو خواہ وہ کیلی ہو یا وزنی قبل قبضہ کے بیچے تو جائز ہے اور یہ تشدید تو کھانے کی چیزوں میں ہے اہل علم کے نزدیک یہی ہے قول احمد اور اسحق کا **باب** اپنے بھائی کی بیع پر بیچنا منع ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے نافع سے اُنھوں نے ابن عمر سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ بیچے بعض تم میں کا اوپر بیچنے بعض کے اور نہ بھیجے پیغام نکاح کا اوپر پیغام نکاح بعض کے اور اس باب میں ابو ہریرہ اور سمرہ سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی صلعم سے مروی ہے کہ فرمایا نہ چکاوے آدمی اوپر چکانے بھائی اپنے کے اور بیع کے معنے چکانا ہے اس حدیث میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نزدیک بعض اہل علم کے **باب** شراب کا بیچنا منع ہے **حدیث** کی ہم سے حمید بن مسعدہ نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہم سے معتمر بن سلیمان نے اُنھوں نے کہا سنا میں نے لیث سے حدیث بیان کرتا تھا یحیی بن عباد سے اُنھوں نے انس سے اُنھوں نے ابی طلحہ سے کہ اُنھوں نے کہا یا حضرت تحقیق میں نے خریدی تھی شراب واسطے یتیموں کے کہ میری پرورش میں ہیں یعنے واسطے سرکہ بنانے کے فرمایا پھینک دے شراب کو اور توڑ ڈال شراب کے برتن کو اور اس باب میں جابر اور عائشہ اور ابی سعید اور ابن مسعود اور ابن عمر اور انس سے بھی روایت ہے اور ابی طلحہ کی حدیث کو ثوری نے روایت کیا ہے سدی سے اُنھوں نے یحیی بن عباد سے اُنھوں نے انس سے کہ تحقیق ابو طلحہ تھے نزدیک اُنکے اور یہ زیادہ صحیح ہے لیث کی حدیث سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے سدی سے اُنھوں نے یحیی بن عباد سے اُنھوں نے انس بن مالک سے کہا کہ پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا شراب کا سرکہ بنایا جاوے فرمایا نہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن منیر نے اُنھوں نے کہا سنا میں نے ابا عاصم سے کہ روایت کرتا تھا شبیب بن بشر سے اُنھوں نے روایت کی انس بن مالک سے

[illegible] کسی چیز کا بیچنا قبل قبض کے جائز نہیں نزدیک شافعی اور محمد کے خواہ وہ چیز غیر منقول ہو یعنی زمین موجود ہو وہ چیز منقول ہو اور امام مالک کے نزدیک جائز نہیں بیچنا غلہ کا پہلے قبض کے اور باقی چیزوں کا بیچنا درست ہے اور امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک بیچنا غیر منقول کا جائز ہے منقول کا اور امام احمد کا بھی ظاہر قول یہی ہے [illegible]

[illegible] اور وہ مراد یہ شخص کے لینے والے کو کہ بیچ کر اس چیز کو میں تیرے ہاتھ ویسی ہی چیز اس سے سستی [illegible] سے منع فرمایا [illegible]

شراب کا بیچنا حرام ہے [illegible] اُسکے سرکہ بنانے کا اسواسطے حکم فرمایا کہ [illegible]

قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم في الخمر عشرة عاصرها ومعتصرها وشاربها وحاملها والمحمولة اليه وساقيها وبائعها وآكل ثمنها والمشتري لها والمشتراة له هذا حديث غريب من حديث انس وقد روي نحو هذا عن ابن عباس وابن مسعود وابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في احتلاب المواشي بغير اذن الارباب **حدثنا** ابو سلمة يحيى بن خلف حدثنا عبد الاعلى عن سعيد عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اتى احدكم على ماشية فان كان فيها صاحبها فليستأذنه فان اذن له فليحتلب وليشرب وان لم يكن فيها احد فليصوت ثلاثا فان اجابه احد فليستأذنه فان لم يجبه احد فليحتلب وليشرب ولا يحمل وفي الباب عن ابن عمر وابي سعيد حديث سمرة حديث حسن غريب صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وبه يقول احمد واسحق وقال علي بن المديني سماع الحسن من سمرة صحيح وقد تكلم بعض اهل الحديث في رواية الحسن عن سمرة وقالوا انما يحدث عن صحيفة سمرة **باب** ما جاء في بيع جلود الميتة والاصنام **حدثنا** قتيبة نا الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن عطاء بن ابي رباح عن جابر بن عبد الله انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفتح وهو بمكة يقول ان الله ورسوله حرم بيع الخمر والميتة والخنزير والاصنام فقيل يا رسول الله ارأيت شحوم الميتة فانه يطلى بها السفن ويدهن بها الجلود ويستصبح بها الناس قال لا هو حرام ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك قاتل الله اليهود ان الله حرم عليهم الشحوم فاجملوه ثم باعوه فاكلوا ثمنه وفي الباب عن عمر وابن عباس حديث جابر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم

لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے دس شخصوں میں کو شراب کے نچوڑنے والے اور نچڑوانے والے کو اور پینے والے کو اور اٹھانے والے کو اور جسکے لیے اٹھائی جاوے اور پلانے والے کو اور بیچنے والے کو اور اسکا مول کھانے والے کو اور اسکے مول لینے والے کو اور جسکے لیے خریدی جاوے یہ حدیث غریب ہے انس کی روایت سے اور تحقیق مروی ہوئی ہے مثل اسکے ابن عباس اور ابن عمر اور ابن مسعود سے انھوں نے روایت کی نبی صلعم سے ۔ **باب** بدون اذن مالک کے چوپایوں کا دودھ دوہنا جائز ہے یا نہیں **حدیث** کی ہم سے ابو سلمہ یحیی بن خلف نے انھوں نے روایت کی ہم سے عبد الاعلی نے انھوں نے سعید سے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے حسن سے انھوں نے سمرہ بن جندب سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب آوے تم میں کا کوئی چوپایوں کے گلے پر اور ان میں ہو انکا مالک تو چاہیے کہ اذن مانگے اس سے پس اگر اذن دے تو دوہ لے اور پیوے اور اگر وہاں نہ ہو تو آواز دے تین بار پس اگر جواب دے کوئی تو چاہیے کہ اذن مانگے اس سے اور اگر نہ جواب دے اسکو کوئی تو چاہیے کہ دوہ لے اور پی لے اور نہ اٹھا لے اپنے ساتھ لے جانے کے لیے اور اس باب میں ابن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے اور سمرہ کی حدیث حسن صحیح اور غریب ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی قائل ہیں احمد اور اسحاق اور کہا علی بن مدینی نے کہ سماع حسن کا سمرہ سے صحیح ہے اور تحقیق کلام کیا ہے بعض اہل حدیث نے بیچ روایت حسن کے جو سمرہ سے ہے اور کہتے ہیں کہ سوا اسکے نہیں کہ حدیث کرتا ہے وہ کتاب سمرہ سے (یعنی سماعاً حدیث نہیں بیان کرتا ہے بلکہ کتاب سے نقل بیان کرتا ہے) **باب** مردار کے چمڑوں اور بتوں کے بیچنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے انھوں نے روایت کی ہم سے لیث نے انھوں نے یزید سے انھوں نے عطاء بن ابی رباح سے انھوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہ انھوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سال فتح مکہ کے اور آپ مکہ میں تھے فرماتے تھے کہ اللہ اور اسکے رسول نے حرام کیا بیچنا شراب اور مردار اور سور اور بتوں کو سو کہا کسی نے کہ یا حضرت خبر دو ہم کو مردار کی چربی کے حال سے کہ اس سے کشتی اور چمڑے چکنے کیے جاتے ہیں اور چراغ میں جلاتے ہیں لوگ پس فرمایا نہیں جائز ہے نفع اٹھانا ساتھ اسکے حرام ہے پھر فرمایا نبی صلعم نے کہ لعنت کرے اللہ یہود پر کہ تحقیق اللہ نے جبکہ حرام کیں ان پر چربیاں تو گلاتے چربی کو پھر بیچتے اسکو پھر کھاتے مول اسکا اور اس باب میں عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے

نچوڑنے والا وہ ہے کہ جو شیرہ انگور کا نچوڑ کر شراب بناوے [illegible] اور نچڑوانے والا [illegible] خواہ اپنے واسطے نچڑواوے خواہ کسی اور کے واسطے [illegible] اسکا [illegible] ساتھ لعنت کے [illegible]

باب ما جاء فی کراهیة الرجوع من الهبة **حدثنا** احمد بن عبدة الضبی نا عبد الوهاب الثقفی نا ایوب عن عکرمة عن ابن عباس ان رسول الله صلے الله علیه وسلم قال لیس لنا مثل السوء العائد فی هبته کالکلب یعود فی قیئه وفی الباب عن ابن عمر عن النبی صلے الله علیه وسلم انه قال لا یحل لاحد ان یعطی عطیة فیرجع فیها الا الوالد فیما یعطی ولده، **حدثنا** محمد ابن بشار نا محمد بن ابی عدی عن حسین المعلم عن عمرو بن شعیب انه سمع طاؤسا یحدث عن ابن عمر وابن عباس یرفعان الحدیث الی النبی صلے الله علیه وسلم بهذا الحدیث حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلے الله علیه وسلم وغیرهم قالوا من وهب هبة لذی رحم محرم فلیس له ان یرجع فیها ومن وهب هبة لغیر ذی رحم محرم فله ان یرجع فیها ما لم یثب منها وهو قول الثوری وقال الشافعی لا یحل لاحد ان یعطی عطیة فیرجع فیها الا الوالد فیما یعطی ولده واحتج الشافعی بحدیث عبد الله بن عمر عن النبی صلے الله علیه وسلم قال لا یحل لاحد ان یعطی عطیة فیرجع فیها الا الوالد فیما یعطی ولده **باب** ما جاء فی العرایا والرخصة فی ذلک **حدثنا** هناد نا عبدة عن محمد بن اسحق عن نافع عن ابن عمر عن زید بن ثابت ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن المحاقلة والمزابنة الا انه قد اذن لاهل العرایا ان یبیعوها بمثل خرصها وفی الباب عن ابی هریرة وجابر حدیث زید بن ثابت هکذا روی محمد بن اسحق هذا الحدیث وروی ایوب وعبید الله بن عمر ومالک بن انس عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلے الله علیه وسلم نهی عن المحاقلة والمزابنة

باب بخشی ہوئی چیز کو پھیر لینا مکروہ ہے۔ حدیث کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ایوب نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں لائق ہم کو مثل بری پھیرنے والے کی اپنے ہبہ میں یعنی کوئی چیز کسی کو دے کر پھیر لینے والا مانند کتے کے ہے کہ چاٹ جاتا ہے اپنی قے۔ اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں حلال ہے کسی کو کہ بخشے کوئی چیز پھر رجوع کرے اس سے یعنی دے کر پھیرے مگر باپ کو کہ دے بیٹے کو پھر پھیرے تو یہ پھیر لینا اسکا درست ہے۔ حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے حسین معلم سے انہوں نے روایت کی عمرو بن شعیب سے انہوں نے سنا طاؤس سے کہ ابن عمر اور ابن عباس مرفوع کرتے تھے اس حدیث کو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ جو شخص کہ بخشے کوئی چیز واسطے ذی رحم اپنے کے تو نہیں جائز ہے اسکو یہ کہ رجوع کرے پیچھے ہبہ کے اور جو شخص کہ بخشے کوئی چیز واسطے غیر ذی رحم کے تو درست ہے اسکو یہ کہ رجوع کرے جب تک کہ نہ بدلا دیا جاوے اس سے اور یہی ہے قول ثوری کا اور شافعی نے کہا کہ نہیں جائز کسی کو یہ کہ بخشے کوئی چیز پھر رجوع کرے مگر باپ بیٹے اپنے سے اور دلیل پکڑی ہے شافعی نے ساتھ حدیث ابن عمر کے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں جائز کسی کو یہ کہ بخشے کوئی چیز پھر رجوع کرے مگر باپ بیٹے اپنے سے۔ باب عرایا اور اسکے جائز ہونے کا بیان۔ حدیث کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے زید بن ثابت سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلت اور مزابنت سے مگر یہ کہ اجازت دی آپ نے عرایا میں یعنی اس میوے کو درخت پر ساتھ اندازہ کرنے اسکے کے بعد خشک ہونے کے بیچنا یعنی اندازہ کرے کہ بعد خشک ہونے کے کسقدر ہوگا اسقدر خشک کھجوریں دے کر لے لے۔ اور اس باب میں ابی ہریرہ اور جابر سے بھی روایت ہے۔ اور اسی طرح روایت کی محمد بن اسحاق نے یہ حدیث اور روایت کی ایوب اور عبید اللہ بن عمر اور مالک بن انس نے نافع سے انہوں نے روایت کی ابن عمر سے کہ تحقیق منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنت سے

ف امام شافعی کے نزدیک جو باپ کو ہبہ ہے وہ درست نہیں مگر باپ کو درست ہے بیٹے کی ہبہ سے رجوع کرنا۔ اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ باپ کو بھی بیٹے سے رجوع کرنا درست نہیں ۱۲ عرایا بعض علماء اُس کھجور کو کہتے ہیں کہ عاریۃً محتاج کو دیجاوے کھانے کے لیے اور مطلب یہ ہے کہ بعضے شخص اپنے باغ میں سے ایک یا دو درخت میوہ کسی محتاج کو کھانے کے لیے بخشدیتے تھے معمول تھا کہ وہ اپنے عیال کے ساتھ باغ میں آکر بیٹھتے تھے اور اس سے تکلیف ہوتی تھی مالک کو اور وہ راضی ہوتا کہ وہ میوہ ان کو عوض میں رجوع کرے تو اسکو اپنے پاس سے خشک کھجوریں دیدے اور وہ خوشی سے قبول کرلیں اسکو درست رکھا اور یہ بیع پانچ وسق سے کم میں درست ہے زیادہ میں نہیں ۱۲ ع

وبهذا الاسناد عن ابن عمر عن زيد بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم انه رخص في العرايا فيما دون خمسة اوسق وهذا اصح من حديث محمد بن اسحق **حدثنا** ابو كريب ثنا زيد بن حباب عن مالك عن داود بن الحصين عن ابي سفيان مولى ابن ابي احمد عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رخص في بيع العرايا فيما دون خمسة اوسق او كذا **حدثنا** قتيبة عن مالك عن داود بن حصين نحوه وروى هذا الحديث عن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم ارخص في بيع العرايا في خمسة اوسق او فيما دون خمسة اوسق **حدثنا** قتيبة ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن نافع عن ابن عمر عن زيد بن ثابت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رخص في بيع العرايا بخرصها وهذا حديث حسن صحيح وحديث ابي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم منهم الشافعي واحمد واسحق وقالوا ان العرايا مستثنى من جملة نهي النبي صلى الله عليه وسلم اذ نهى عن المحاقلة والمزابنة واحتجوا بحديث زيد بن ثابت وحديث ابي هريرة وقالوا له ان يشتري ما دون خمسة اوسق ومعنى هذا عند بعض اهل العلم ان النبي صلى الله عليه وسلم اراد التوسعة عليهم في هذا لانهم شكوا اليه وقالوا لا نجد ما نشتري من الثمر الا بالتمر فرخص لهم فيما دون خمسة اوسق ان يشتروها فياكلوها رطبا **حدثنا** الحسن بن علي الخلال ثنا ابو اسامة عن الوليد بن كثير ثنا بشير بن يسار مولى بني حارثة ان رافع بن خديج وسهل بن ابي حثمة حدثاه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع المزابنة الثمر بالتمر الا لاصحاب العرايا فانه قد اذن لهم وعن بيع العنب بالزبيب وعن كل ثمر بخرصها هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه **باب ما جاء في كراهية النجش** **حدثنا** قتيبة واحمد بن منيع قالا ثنا سفيان عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال قتيبة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تناجشوا وفي الباب

اور ساتھ اسی اسناد کے ابن عمر سے انہوں نے زید بن ثابت سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ رخصت دی آپ نے عرایا میں جو کم ہو پانچ وسق سے جو کچھ تین من انگریزی کے قریب ہوتے ہیں اور یہ زیادہ تر صحیح ہے حدیث محمد بن اسحاق سے **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن حباب نے مالک سے اُنہوں نے داؤد بن حصین سے اُنہوں نے ابی سفیان مولی ابن ابی احمد سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی بیچنے عرایا کے جو کم ہو پانچ وسق سے اسیطرح **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے مالک سے اُنہوں نے داؤد بن حصین سے مثل اُسکے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث مالک سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی بیچنے عرایا کے بیچ پانچ وسق کے یا فرمایا بیچ اُس چیز کے کہ کم ہو پانچ وسق سے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے ایوب سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے اُنہوں نے زید بن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی بیچنے عرایا کے ساتھ اندازہ کرنے اُسکے کے حالت خشک ہونے میں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث بھی حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے منجملہ انہیں میں سے ہیں امام شافعی اور احمد اور اسحق اور کہتے ہیں کہ عرایا مستثنیٰ ہے جملہ نہی سے جبکہ منع فرمایا آپ نے محاقلت اور مزابنت سے اور دلیل پکڑی ہے انھوں نے ساتھ حدیث زید بن ثابت اور ابی ہریرہ کے اور کہتے ہیں کہ جائز ہے اسکو یہ کہ خریدے وہ چیز کہ کم ہو پانچ وسق سے اور معنی اسکا نزدیک بعض اہل علم کے یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا فراخی اور سہولت کا اُن پر بیچ اس کے اسلیے کہ شکایت کی انھوں نے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ نہیں پاتے ہم وہ چیز کہ خریدیں ساتھ اسکے میوے سے مگر ساتھ خشک کھجور کے سو رخصت دی آپ نے واسطے انکے بیچ اُس چیز کے کہ کم ہو پانچ وسق سے یہ کہ خریدیں اسکو پس کھاویں اسکو تر **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو اسامہ نے ولید بن کثیر سے کہا حدیث کی ہم سے بشیر بن یسار مولی بنی حارثہ نے کہ تحقیق رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ نے حدیث بیان کی اُن کو کہ تحقیق نبی صلعم نے منع فرمایا بیچ مزابنت سے یعنی بیچنا تر میوہ بدلے خشک کھجور کے مگر واسطے اصحاب عرایا کے کہ اجازت دی آپ نے واسطے انکے اور منع فرمایا بیچنے تر انگور سے ساتھ خشک انگور کے اور ہر میوہ کے اندازہ کر کے تخمینا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور غریب ہے اس وجہ سے **باب** بیان کراہت میں خریدار کو فریب دینے کے واسطے بیچ کا مول زیادہ کرنا منع ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ اور احمد بن منیع نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے زہری سے اُنہوں نے سعید بن مسیب سے اُنہوں نے ابو ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ نجش کرو اور قتیبہ نے اپنی روایت کو حضرت سے مرفوع بیان کیا ہے اور اس باب میں

عن ابن عمر وانس حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم كرهوا النجش والنجش ان ياتي الرجل الذي يبصر السلعة الى صاحب السلعة فيستام باكثر مما تسوى وذلك عنده ما يحضر المشتري يريد ان يغتر المشتري به وليس من رايه الشراء انما يريد ان يخدع المشتري بما يستام وهذا ضرب من الخديعة قال الشافعي وان نجش رجل فالناجش آثم فيما يصنع والبيع جائز لان البائع غير الناجش **باب** ما جاء في الرجحان في الوزن **حدثنا** هناد ومحمود بن غيلان قالا ثنا وكيع عن سفيان عن سماك بن حرب عن سويد بن قيس قال جلبت انا ومخرفة العبدي بزا من هجر فجاءنا النبي صلى الله عليه وسلم فساومنا بسراويل وعندي وزان يزن بالاجر فقال النبي صلى الله عليه وسلم للوزان زن وارجح وفي الباب عن جابر وابي هريرة حديث سويد حديث حسن صحيح واهل العلم يستحبون الرجحان في الوزن وروى شعبة هذا الحديث عن سماك فقال عن ابي صفوان وذكر الحديث **باب** ما جاء في انظار المعسر والرفق به **حدثنا** ابو كريب ثنا اسحق بن سليمان الرازي عن داود بن قيس عن زيد بن اسلم عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من انظر معسرا او وضع له اظله الله يوم القيامة تحت ظل عرشه يوم لا ظل الا ظله وفي الباب عن ابي اليسر وابي قتادة وحذيفة وابن مسعود وعبادة حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه **حدثنا** هناد ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن شقيق عن ابي مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حوسب رجل ممن كان قبلكم فلم يوجد له من الخير شيء الا انه كان رجلا موسرا فكان يخالط الناس وكان يامر غلمانه ان يتجاوزوا عن المعسر فقال الله تعالى نحن احق بذلك منه تجاوزوا عنه هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في مطل الغني ظلم **حدثنا**

ابن عمر سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ نجش کرنا مکروہ ہے اور نجش یہ ہے کہ آوے ایک مرد کہ دیکھتا ہو اسباب کو طرف مالک اسباب کے پس مول لگاوے زیادہ اُس سے کہ قیمت اسکی ہو اور یہ تب ہوتا ہے کہ حاضر ہوتے خریدار ارادہ کرتا ہو یہ کہ فریب کھاوے ساتھ اسکے خریدنے والا اور نہ ہو اُسکی نیت بیچ خریدنا سوا اسکے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے یہ کہ فریب کھاوے خریدنے والا ساتھ اسکے کہ مول لگاوے وہ اور یہ ایک قسم فریب سے ہے کہا شافعی نے کہ اگر نجش کرے کوئی مرد تو نجش کرنے والا گنہگار ہوگا بیچ اسکے کہ کرتا ہے اور بیع جائز ہے اسواسطے کہ بیچنے والا فریب دینے والے کا غیر ہے **باب** تولنے میں زیادہ تولنا — **حدیث** کی ہم سے ہناد اور محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے سوید بن قیس سے کہا کہ آیا میں اور مخرفہ عبدی کپڑا بیچنے کے لیے ہجر سے کہ نام ہے ایک جگہ کا تب ہمارے پاس آئے نبی صلعم پس چکایا ہم سے پاجامہ کو کہ جو میرے پاس تھا اور ایک تولنے والا تھا کہ تولتا تھا ساتھ اجرت کے سو نبی صلعم نے تولنے والے کو کہا تول دے اور جھکتا تول دے یعنی جتنا مول ٹھہرا ہے اُس سے کچھ زیادہ تول دے اور اس باب میں جابر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور سوید کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اہل علم کہتے ہیں کہ مستحب ہے رجحان تولنے میں یعنی غلہ وغیرہ کا **باب** تنگدست کو مہلت دینے میں اور اس پر نرمی کرنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے اسحق بن سلیمان رازی نے داؤد بن قیس سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ مہلت دے تنگدست کو یا موقوف کرے کچھ اس کے قرض سے سایہ کریگا اُسپر اللہ تعالےٰ قیامت کے دن نیچے سایہ عرش اپنے کے اُس دن کہ کوئی سایہ نہو مگر سایہ اُسکا اور اس باب میں ابی الیسر اور ابی قتادہ اور حذیفہ اور ابن مسعود اور عبادہ سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس وجہ سے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے روایت کی شقیق سے انہوں نے ابی مسعود سے کہا نبی صلعم نے فرمایا کہ حساب لیا گیا ایک مرد کا ان میں سے کہ تھے پہلے تمہارے سو نہ پائی گئی واسطے اسکے نیکی سے کوئی چیز مگر یہ کہ تھا وہ مرد مالدار اور تھا معاملہ کرتا لوگوں سے اور تھا حکم کرتا غلاموں اپنے کو کہ معاف کریں تنگدست سے سو خدا نے فرمایا کہ ہم زیادہ تر لائق ہیں ساتھ اسکے یعنی معاف کرنے کے اُس سے اور فرمایا فرشتوں سے کہ درگذر کرو اُس سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** دیر کرنا غنی کا ظلم ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے

ف لہ مگر یہ اسی وقت مستحب ہے جب بیچنے والا اپنی چیز تولے اور اگر کسی دوسرے کی چیز تولنے کے واسطے بیچنے والے نے مقرر کیا ہو تو اس کو زیادہ تول کر دینا درست نہیں ہے

ثنا عبد الرحمن بن مهدی ثنا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال مطل الغنی ظلم واذا اتبع احدکم علی ملی فلیتبع وفی الباب عن ابن عمر والشرید حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح ومعناه انه اذا احیل احدکم علی ملی فلیتبع وقال بعض اهل العلم اذا احیل الرجل علی ملی فاحتاله فقد برئ المحیل ولیس له ان یرجع علی المحیل وهو قول الشافعی واحمد واسحٰق وقال بعض اهل العلم اذا توی مال هذا بافلاس المحال علیه فله ان یرجع علی الاول واحتجوا بقول عثمان وغیره حین قالوا لیس علی مال مسلم توی وقال اسحٰق معنی هذا الحدیث لیس علی مال مسلم توی هذا اذا احیل الرجل علی اٰخر وهو یری انه ملی فاذا هو معدم فلیس علی مال مسلم توی **باب** ما جاء فی المنابذة والملامسة **حدثنا** ابو کریب ومحمود بن غیلان قالا ثنا وکیع عن سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع المنابذة والملامسة وفی الباب عن ابی سعید وابن عمر حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح ومعنی هذا الحدیث ان یقول اذا نبذت الیک الشیء فقد وجب البیع بینی وبینک والملامسة ان یقول اذا مسست الشیء فقد وجب البیع وان کان لا یری منه شیئا مثل ما یکون فی الجراب او غیر ذلک وانما کان هذا من بیوع اهل الجاهلیة فنهی عن ذلک

کہا ہم سے محمد بن بشار نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے نقل کی حدیث کی ہم سے سفیان نے ابی الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلعم سے کہ دیر کرنا مالدار کا ظلم ہے اور جب حوالہ کیا جاوے ایک تمہارا غنی پر تو چاہیے کہ قبول کرے حوالہ۔ اس باب میں ابن عمر اور شرید سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور معنی اس کے یہ ہیں کہ جب حوالہ کیا جاوے ایک تمہارا مالدار پر تو چاہیے کہ قبول کرے حوالہ اسکا اور کہا بعض اہل علم نے کہ جب حوالہ کیا جاوے کوئی کسی مالدار پر اور قبول کیا حوالہ لینے والے نے اسکو تو بری ہو گیا وہ جو اس سے حوالہ کرنے والا اور نہیں جائز اسکو یہ کہ رجوع کرے حوالہ کرنے والے پر اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب ہلاک ہو مال اسکا ساتھ مفلس ہونے محال علیہ کے تو جائز ہے اسکو یہ کہ رجوع کرے پہلے شخص پر اور دلیل پکڑی ہے انہوں نے ساتھ قول عثمان وغیرہ کے جبکہ کہا انہوں نے نہیں ہے مال مسلمان کا ہلاک ہونا اور اسحاق نے کہا کہ معنی اس حدیث کے یعنی نہیں ہے مال مسلمان کا ہلاک ہونا فقط یہ ہے کہ جب حوالہ کیا جاوے کسی دوسرے پر اور وہ جانتا ہو کہ وہ مالدار ہے اور حالانکہ وہ مفلس ہو تو نہیں ہو پھر مال مسلمان کے کوئی ہلاکت **باب** منابذہ اور ملامست کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے ابوکریب اور محمود بن غیلان نے کہا انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے انہوں نے ابی الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع منابذہ اور ملامسہ سے اور اس باب میں ابی سعید اور ابن عمر سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ کہے ایک شخص جب کہ پھینکوں میں طرف تیرے چیز تو واجب ہوئی بیع درمیان میرے اور تیرے بدون دیکھنے اور رضامندی کے اور ملامست یہ ہے کہ کہے ایک شخص جب تو ہاتھ لگاوے چیز کو تو واجب ہوئی بیع اگرچہ نہ دیکھے اس سے کوئی چیز یعنی اگرچہ پوشیدہ ہو اور نہ دیکھے مانند اس چیز کے کہ ہووے تھیلی میں یا غیر اسکے اور سوائے اسکے نہیں کہ یہ بیع بعض اہل جاہلیت کے بیع تھی سو منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے

ف یعنی مسلمان کا مال [illegible] اور پھر وہ مفلس [illegible] تو قرض خواہ [illegible] حاصل یہ کہ جب ایک شخص جو قرض دار ہو کسی کا [illegible] اور کسی غنی کو کہے کہ تو میری طرف سے ادا کر [illegible] تو [illegible] منابذہ یہ ہے کہ پھینکے ایک شخص طرف دوسرے کے کپڑا اور پھینکے دوسرا کپڑا اپنا اور ہو جاوے بیع بغیر دیکھنے اور رضامندی کے ۔ اور ملامست یہ ہے کہ لگاوے ہاتھ اپنا دوسرے کے کپڑے کو رات میں یا دن میں اور نہ الٹے اسکو سبب بیع کے بغیر اسکے کہ جاری ہو درمیان بائع اور مشتری کے ایجاب و قبول کے لفظ میں اور [illegible] اسکو [illegible] پہلے بیع سے کیونکہ صرف چھونے اور ہاتھ لگانے سے علم مبیع کا حاصل نہیں ہوتا ۔ حاصل یہ ہے کہ یہ بیع اہل جاہلیت کی تھی جہاں ایک نے دوسرے کے کپڑے کو ہاتھ لگایا پس بیع ہو گئی دیکھنے کی حاجت اسکو کچھ نہ تھی اور نہ شرط خیار کی کرتے تھے کہ جب دیکھنے نے چاہوں گا تو لوں گا ورنہ پھیر دوں گا ۔ اور بیع منابذہ یہ ہے کہ جب ان آپس میں ایک دوسرے میں کپڑا ڈال دیا بس وہی بیع ہو گئی حاجت دیکھنے اور رضامندی کی کچھ نہ تھی اس سے آپ نے منع فرمائی ۱۲

باب ما جاء في السلف في الطعام والتمر **حدثنا** احمد بن منيع نا سفيان عن ابن ابي نجيح عن عبدالله بن كثير عن ابي المنهال عن ابن عباس قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة وهم يسلفون في التمر فقال من اسلف فليسلف في كيل معلوم ووزن معلوم الى اجل معلوم قال وفي الباب عن ابن ابي اوفى وعبدالرحمن بن ابزى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم اجازوا السلف في الطعام والثياب وغير ذلك مما يعرف حده وصفته واختلفوا في السلم في الحيوان فرأى بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم السلم في الحيوان جائزا وهو قول الشافعي واحمد واسحق وكره بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم السلم في الحيوان وهو قول سفيان الثوري واهل الكوفة **باب** ما جاء في ارض المشترك يريد بعضهم بيع نصيبه **حدثنا** علي بن خشرم نا عيسى بن يونس عن سعيد عن قتادة عن سليمان اليشكري عن جابر بن عبدالله ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان له شريك في حائط فلا يبيع نصيبه من ذلك حتى يعرضه على شريكه هذا حديث ليس اسناده بمتصل سمعت محمدا يقول سليمان اليشكري يقال انه مات في حيوة جابر بن عبدالله قال ولم يسمع منه قتادة ولا ابو بشر قال محمد ولا نعرف لاحد منهم سماعا من سليمان اليشكري الا ان يكون عمرو بن دينار فلعله سمع منه في حيوة جابر بن عبدالله قال وانما يحدث قتادة عن صحيفة سليمان اليشكري وكان له كتاب عن جابر بن عبدالله فقال علي ابن المديني قال يحيى بن سعيد قال سليمان التيمي ذهبوا بصحيفة جابر بن عبدالله الى الحسن البصري فاخذها او قال فرواها وذهبوا بها الى قتادة

باب غلّہ و میوہ مین بیع سلم[1] کرنے کا بیان حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابن ابی نجیح سے اُنہوں نے عبداللہ بن کثیر سے اُنہوں نے ابو منہال سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہا کہ تشریف لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (یعنی مکّہ سے ہجرت کر کے) مدینہ میں اور مدینے کے لوگ بیع سلم کرتے تھے میوون مین یعنی ایک سال تک اور دو سال تک اور تین سال تک سو فرمایا نبی صلعم نے کہ جو شخص کہ بیع سلم کرے کسی چیز مین پس چاہیے کہ سلم کرے کیل معلوم مین اور وزن معلوم مین مدت معلوم تک کہا مؤلف نے اور اس باب مین ابن ابی اوفی اور عبدالرحمن بن ابزی سے بھی روایت ہے اور ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ جائز ہے سلم کرنی غلہ و کپڑون وغیرہ مین جو اس قسم سے کہ پہچانی جاوے حد اسکی اور صفت اسکی اور اسمین اختلاف ہے کہ بیع سلم کی حیوان مین درست ہے یا نہیں سو بعض اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ حیوان مین بھی بیع سلم کرنی جائز ہے اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ حیوان مین بیع سلم کی مکروہ ہے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا **باب** زمین مشترک مین سے اگر بعض شریک اپنا حصہ بیچنا چاہے تو اسکا کیا حکم ہے حدیث کی ہم سے علی بن خشرم نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عیسیٰ بن یونس نے سعید سے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے سلیمان یشکری سے اُنہوں نے جابر سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص کہ ہو واسطے اُسکے کوئی شریک باغ مین تو نہ بیچے وہ حصہ اپنا اُس باغ سے یہان تک کہ پیش کرے اُسکو شریک اپنے پر اس حدیث کی اسناد متصل نہیں سُنا مین نے محمد سے کہتے تھے کہ کہا جاتا ہے کہ سلیمان یشکری مر گیا تھا بیچ زندگی جابر کے اور نہیں سُنا اُس سے قتادہ نے اور نہ ابو بشر نے کہا محمد نے اور نہیں پہچانتے ہم کسیکو اُنمین سے کہ سُنا ہو سلیمان یشکری سے مگر عمرو بن دینار سے تو شاید کہ سُنا ہو اُنہوں نے اُس سے بیچ زندگی جابر بن عبداللہ کے اور سوا اسکے نہیں کہ حدیث کرتا ہے قتادہ سلیمان یشکری کی کتاب سے اور تھی واسطے اُسکے کتاب جابر بن عبداللہ سے سو کہا علی بن مدینی نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے کہ کہا سلیمان تیمی نے کہ لیگئے لوگ کتاب جابر بن عبداللہ کی طرف حسن بصری کے سو لیا اُنہوں نے اُسکو یا کہا کہ روایت کی اُسکو پھر لے گئے اُسکو پاس قتادہ کے

---

[1] بیع سلم اُسکو کہتے ہیں کہ قیمت نقد دیدی جاوے اور ایک جنس ٹھہرالی جاوے کہ اتنی مدت تک دونگا مثلاً سو روپیہ ایک شخص کو بالفعل دیدیا اور اُس سے ٹھہرا لیا کہ دو برس مین گیہوں سو من اس قسم کے جیسے ہونگے اُسکو عرف مین بیع سلم کہتے ہیں پھر اگر شرطیں پائی جاوین تو یہ بیع درست ہے اور شرطیں اسکے سولہ ہیں جو فقہ مین مذکور ہیں خلاصہ یہ ہے جو کوئی بیع سلم کرے اُس چیز مین کہ ناپی جاتی ہے یا تولی جاتی ہے جیسے زعفران وغیرہ تو سلم کرے وزن معلوم مین مثلاً چار تولے یا پانچ تولے اور مدت معلوم تک جیسے ایک مہینہ یا ایک برس اور شرط یہ ہے کہ [illegible] معلوم ہونا شرط ہے اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کا اور امام شافعی کے نزدیک مدت معلوم کا ہونا شرط [illegible] ۱۲

روا ما كانوا في ما طوى عنه **حدثنا** به أبو بكر العطار عن علي بن المديني **باب** ما جاء في المخابرة والمعاومة **حدثنا**
محمد بن بشار ثنا عبد الوهاب الثقفي ثنا أيوب عن أبي الزبير عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن المحاقلة والمزابنة
والمخابرة والمعاومة ورخص في العرايا هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** محمد بن بشار ثنا الحجاج بن منهال
ثنا حماد بن سلمة عن قتادة وثابت وحميد عن أنس قال غلا السعر على عهد النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله
سعر لنا فقال إن الله هو المسعر القابض الباسط الرزاق وإني لأرجو أن ألقى ربي وليس أحد منكم يطلبني بمظلمة
في دم ولا مال هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في كراهية الغش في البيوع **حدثنا** علي بن حجر ثنا إسمعيل
ابن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على صبرة من طعام
فأدخل يده فيها فنالت أصابعه بللا فقال يا صاحب الطعام ما هذا قال أصابته السماء يا رسول الله فقال أفلا جعلته
فوق الطعام حتى يراه الناس ثم قال من غش فليس منا وفي الباب عن ابن عمر وأبي الحمراء وابن عباس وبريدة وأبي بردة
بن نيار وحذيفة بن اليمان حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم كرهوا الغش وقالوا الغش
حرام **باب** ما جاء في استقراض البعير أو الشيء من الحيوان **حدثنا** أبو كريب ثنا وكيع عن علي بن صالح عن سلمة
بن كهيل عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال استقرض رسول الله صلى الله عليه وسلم سنا فأعطى سنا خيرا من
سنه وقال خياركم أحاسنكم قضاء وفي الباب عن أبي رافع حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح وقد رواه شعبة

پس روایت کی گئی اس سے پھر وے کے میرے پاس سے پس نہیں روایت کی میں نے اس سے حدیث کی ہم سے ساتھ اسکے ابو بکر عطار نے
علی ابن مدینی سے **باب** مخابرہ اور معاومت کا بیان **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنے کہا حدیث کی ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے اُنے کہا حدیث
کی ہم سے ایوب نے ابی زبیر سے اُنے جابر سے کہ نبی صلعم نے منع فرمایا محاقلت اور مزابنت اور مخابرت اور معاومت سے اور رخصت دی بیع عرایا
کے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنے کہا حدیث کی ہم سے حجاج بن منہال نے اُنے کہا حدیث کی ہم سے حماد
بن سلمہ نے قتادہ اور ثابت اور حمید سے اُنھوں نے انس سے کہا کہ مہنگا ہوا نرخ غلہ کا بیچ زمانہ نبی صلعم کے سو لوگوں نے عرض کی کہ یا حضرت نرخ
مقرر کیجیے واسطے ہمارے یعنی حکم کیجیے لوگوں کو کہ اس بھاؤ بیچا کرو سو حضرت صلعم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ نرخ مقرر کرنے والا تنگ کرنے والا فراخ کرنے والا
روزی دینے والا ہے اور میں البتہ امید رکھتا ہوں یہ کہ ملوں پروردگار اپنے سے اس حالت میں کہ نہ ہووے کوئی تم میں سے کہ طلب کرے مجھ سے
کچھ حق بسبب خون کے یا مال کے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** بیع میں فریب دینے کا بیان **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے اُنے کہا حدیث کی ہم سے
اسمعیل بن جعفر نے علا بن عبد الرحمن سے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُنے ابی ہریرہ سے کہا کہ تحقیق نبی صلعم گذرے اوپر ڈھیر غلہ کے پس داخل کیا ہاتھ
اپنا ڈھیر میں پس پائی آپ نے انگلیوں میں تری سو فرمایا کیا ہے اے مالک غلہ کے یعنی یہ تری کہاں سے ہو گئی اوس نے عرض کیا کہ اسکو پہنچ گیا تھا مینہ اتفاق
یعنی مینہ سے تو وہ نہیں کی بلکہ مینہ سے تر ہو گیا ہے فرمایا آپ نے کیوں نہ کیا تو نے تر کو اوپر کی جانب تاکہ دیکھتے اسکو لوگ پھر فرمایا جو فریب دے پس نہیں ہے ہم
یعنی ہمارے طریقہ پر نہیں اور اس باب میں ابن عمر اور ابی حمرا اور ابن عباس اور بریدہ اور ابی بردہ بن نیار اور حذیفہ بن یمان سے بھی روایت ہے اور ابی
ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے مکروہ سمجھتے ہیں غش کو اور کہتے ہیں کہ فریب دینا حرام ہے **باب** اونٹ وغیرہ جانور
کے قرض لینے کا بیان **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے اُنے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے علی بن صالح سے اُنے سلمہ بن کہیل سے اُنے ابی سلمہ سے اُنے ابی ہریرہ
سے کہا کہ قرض لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ جوان پس دیا اسکو اونٹ اچھا اوسکے سے بہتر فرمایا کہ بہتر لوگوں میں سے وہ ہے کہ
بہت اچھا ہو انمیں قرض ادا کرنے میں اور اس باب میں ابی رافع سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا ہے اسکو شعبہ

ف ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شفعہ نہیں مگر ان چیزوں میں کہ منقول نہیں ہو سکتیں جیسے زمین اور مکان اور باغ ۔ اس چیز میں کہ نقل ہو سکتی ہو جیسے اسباب اور جانور کے [illegible]
یہی مذہب سب علما کا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ واجب ہے آگاہ کر دینا شریک کو جبکہ وہ کسی کو بیچے ۔ پھر جاننا چاہیے کہ شفعہ ثابت ہے شریک کے لیے تینوں اماموں کے نزدیک
[illegible] امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہمسایہ کے لیے بھی شفعہ ثابت ہے [illegible] مخابرت کے معنے اوپر معلوم ہو چکے ہیں اور معاومت اسکو کہتے ہیں کہ بیچا میوے کا درخت پر ایک
سال کا یا دو سال کا یا زیادہ [illegible] ہونے میوے کے اس سے منع فرمایا اس لیے جہالت ہے بیع کے [illegible] لوگوں پر تنگ کرنا اور فراخ کرنا اللہ کے اختیار میں ہے اور میں [illegible]

۔ معلوم ہوا کہ یہی ہے نرخ مقرر کرنے سے بچنے کہ وہ ظلم ہے منکر [illegible] کسی طرح اور کسی پر [illegible] نہیں ہے

وسفيان عن سلمة والعمل على هذا عند بعض اهل العلم لم يروا باستقراض السن باسا من الابل وهو قول الشافعي واحمد واسحق وكره بعضهم ذلك **حدثنا** محمد بن المثنى ثنا وهب بن جرير ثنا شعبة عن سلمة بن كهيل عن ابي سلمة عن ابي هريرة ان رجلا تقاضى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاغلظ له فهم به اصحابه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعوه فان لصاحب الحق مقالا ثم قال اشتروا له بعيرا فاعطوه اياه فطلبوه فلم يجدوا الا سنا افضل من سنه فقال اشتروه فاعطوه اياه فان خيركم احسنكم قضاء **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن سلمة بن كهيل نحوه هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عبد بن حميد ثنا روح بن عبادة ثنا مالك بن انس عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي رافع مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال استسلف رسول الله صلى الله عليه وسلم بكرا فجاءته ابل من الصدقة قال ابو رافع فامرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اقضي الرجل بكره فقلت لا اجد في الابل الا جملا خيارا رباعيا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطه اياه فان خيار الناس احسنهم قضاء هذا حديث حسن صحيح

باب

اخبرنا ابو كريب ثنا اسحق بن سليمان عن مغيرة بن مسلم عن يونس عن الحسن عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله يحب سمح البيع سمح الشراء سمح القضاء هذا حديث غريب وقد روى بعضهم هذا الحديث عن يونس عن سعيد المقبري عن ابي هريرة **حدثني** عباس بن محمد الدوري ثنا عبد الوهاب بن عطاء ثنا اسرائيل عن زيد بن عطاء بن السائب عن محمد بن المنكدر عن جابر قال

اور سفیان نے سلمہ سے اور عمل ہے اسی پر نزدیک بعض اہل علم کے نہیں دیکھتے اونٹ کا قرض لینا درست ہے اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضے کہتے ہیں کہ حیوان کا قرض لینا مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے وہب بن جریر نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہ ایک شخص نے تقاضا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی اونٹ کا قرض لیا تھا اور سخت کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پھر قصد کیا آپ کے اصحاب نے اُسکے مارنے کا سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑ دو اُسکو اس لیے کہ حق دار کو جگہ ہے کہنے کی۔ اور خرید دو اُسکے لیے اونٹ اور دو اُسکو سو تلاش کیا اُسکو اصحاب نے پس نہ پایا اُنھوں نے مگر زیادہ تر اُسکی عمر سے یعنی اُسکا اونٹ چھوٹا تھا اور یہ بڑا اور اچھا ہے۔ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خرید دو اُسکو یعنی اُس اچھے اونٹ کو پھر دو اُسکو وہ اونٹ اس لیے کہ تحقیق بہتر تم میں وہ ہے جو اچھا ہو تم میں سے از روے ادا کرنے قرض کے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے مثل اُسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے[١] **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے روح بن عبادہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے زید بن اسلم سے اُنہوں نے عطا بن یسار سے اُنہوں نے ابی رافع مولے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ قرض لیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ جوان۔ پس آئے پاس آپ کے اونٹ زکوٰۃ کے کہا ابو رافع نے پس حکم کیا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دوں میں اُس شخص کو مانند اونٹ اُسکے کہ قرض لیا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پس عرض کی میں نے کہ نہیں پاتا میں بیچ اونٹوں کے مگر اونٹ اچھا کہ ساتویں برس میں لگا ہے سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دے اُسکو اونٹ اچھا اسلیے کہ تحقیق لوگوں میں بہتر وہ ہے کہ بہت[٢] اچھا ادا کرے قرض میں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** خبر دی ہم کو ابو کریب نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے اسحاق بن سلیمان نے مغیرہ بن مسلم سے اُنہوں نے یونس سے اُنہوں نے حسن سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اللہ دوست رکھتا ہے نرمی کرنے والے کو بیچنے میں اور نرمی کرنے والے کو خریدنے میں اور نرمی کرنے والے کو تقاضا کرنے میں یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث یونس سے اُنہوں نے سعید مقبری سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے **حدیث** کی ہم سے عباس بن محمد دوری نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الوہاب بن عطا نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے اسرائیل نے زید بن عطا سے اُنہوں نے محمد بن منکدر سے اُنہوں نے جابر سے کہا کہ

---

[١] اس سے معلوم ہوا کہ حیوان کا قرض لینا درست ہے اور یہی ہے مذہب امام شافعی و احمد و اسحاق اور اکثر علما کا۔ اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک درست نہیں ہے۔ [٢] علاوہ تقاضا کرنے والا [illegible] یعنی جب کسی پر قرض ہو اور وہ تاخیر کرے ادا کرنے میں

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غفر الله لرجل كان قبلكم كان سهلا اذا باع سهلا اذا اشترى سهلا اذا اقتضى هذا حديث غريب صحيح حسن من هذا الوجه **باب** النهي عن البيع في المسجد **حدثنا** الحسن بن علي الخلال ثنا عارم ثنا عبد العزيز بن محمد قال اخبرني يزيد بن خصيفة عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا رأيتم من يبيع او يبتاع في المسجد فقولوا لا اربح الله تجارتك واذا رأيتم من ينشد فيه ضالة فقولوا لا رد الله عليك حديث ابي هريرة حديث حسن غريب والعمل على هذا عند بعض اهل العلم كرهوا البيع والشراء في المسجد وهو قول احمد واسحق وقد رخص بعض اهل العلم في البيع والشراء في المسجد

بسم الله الرحمن الرحيم

ابواب الاحكام

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في القاضي **حدثنا** محمد بن عبد الاعلى ثنا المعتمر بن سليمان قال سمعت عبد الملك يحدث عن عبد الله بن موهب ان عثمان قال لابن عمر اذهب فاقض بين الناس قال او تعافيني يا امير المؤمنين قال فما تكره من ذلك وقد كان ابوك يقضي قال اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كان قاضيا فقضى بالعدل فبالحري ان ينقلب منه كفافا فما ارجو بعد ذلك وفي الحديث قصة وفي الباب عن ابي هريرة حديث ابن عمر حديث غريب وليس اسناده عندي بمتصل وعبد الملك الذي روى عنه المعتمر هذا هو عبد الملك بن ابي جميلة **حدثنا** هناد ثنا وكيع عن اسرائيل عن عبد الاعلى عن بلال بن ابي موسى عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سال القضاء وكل الى نفسه

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مغفرت کی اللہ نے واسطے ایک شخص کے کہ تم سے پہلے تھا نرمی کرتا جبکہ بیچتا اور نرمی کرتا جب کہ خریدتا اور نرمی کرتا جبکہ تقاضا کرتا کسی سے قرض کا۔ یہ حدیث غریب صحیح حسن ہے اس وجہ سے **باب** مسجد میں بیع کرنے کی ممانعت میں **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عارم نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے اُنہوں نے کہا خبر دی مجھکو یزید بن خصیفہ نے محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دیکھو تم اُس شخص کو کہ بیچے یا خریدے مسجد میں پس کہو کہ نہ نفع دے اللہ تیری تجارت کو اور جب کہ دیکھو تم کسی شخص کو کہ ڈھونڈتا ہو اُس میں کوئی چیز گم ہوئی اُس سے یوں کہو کہ خدا کرے تیری چیز تجکو نہ ملے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن غریب ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ مسجد میں بیچنا اور خریدنا مکروہ ہے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ مسجد میں بیع و شراء جائز ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب الاحکام** یہ باب ہیں حکموں کے بیان میں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں یعنی بطریق رفع کے **باب** قاضی اور حاکم کا بیان **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد الاعلی نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے معتمر بن سلیمان نے اُنہوں نے کہا سنا میں نے عبد الملک سے حدیث کرتا تھا عبد اللہ بن موہب سے کہ حضرت عثمانؓ نے ابن عمر سے کہا کہ جا اور حکم کر درمیان لوگوں کے یعنی قاضی ہو ابن عمر نے کہا کہ معاف کر دیجئے مجھکو ای امیر المؤمنین اس کام سے کہا عثمانؓ نے کیوں مکروہ رکھتے ہو اس کو۔ تحقیق تھے باپ تمہارے حکم کرتے غیر زمانے خلافت میں بھی ابن عمر نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص کہ ہو قاضی پس حکم کرے ساتھ انصاف کے پس لائق ہے یہ کہ پھرے اور نکلے اُس سے برابر کہ نہ فائدہ ہے اسے نہ نقصان ورنہ ثواب پاوے اور نہ عقاب۔ پس نہیں امید رکھتا میں پیچھے اسکے۔ اور اس حدیث میں قصہ ہے۔ اور اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد میرے نزدیک متصل نہیں۔ اور عبد الملک جس سے معتمر نے روایت کی وہ عبد الملک بن ابی جمیلہ ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے اسرائیل سے اُنہوں نے عبد الاعلی سے اُنہوں نے بلال بن ابی موسی سے اُنہوں نے انس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سوال کرے منصب قضا کا اپنے بادشاہ سے کہ قاضی کرے اُسکو سونپا جاتا ہے وہ طرف نفس اپنے کے یعنی توفیق اور مدد اللہ کی اسکے ساتھ نہیں رہتی

تو قرض خواہ کو درست ہے کہ اسکا شکوہ کرے اور اسکو حاکم پاس لیجاوے اور اسپر غصہ کرے ۱۲ ع ۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ [illegible] قرض میں [illegible] نسبت اسکے قرض کی ہو مستحب ہے [illegible] کی قسم سے نہیں بشرطیکہ اصل عقد میں شرط نہ کی ہو ۱۲ ع ۳ [illegible] ہیں۔ آپ کے [illegible] قضات ہیں پس کہا گیا ہے عبد الرحمن بن [illegible] عبید اللہ بن عامر۔ بن عامر۔ ابن عمرو۔ سکینہ بن زید [illegible] ابن قیس۔ ابن عمیر۔ [illegible] ابن عامر۔ سعید بن حارث [illegible] سال کی تھی [illegible]

ومن جبر عليه ينزل عليه ملك يسدده حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن ثنا يحيى بن حماد عن ابي عوانة عن عبد الاعلى الثعلبي عن بلال بن مرداس الفزاري عن خيثمة وهو البصري عن انس عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ابتغى القضاء وسأل فيه شفعاء وكل الى نفسه ومن اكره عليه انزل الله عليه ملكا يسدده هذا حديث حسن غريب وهو اصح من حديث اسرائيل عن عبد الاعلى حدثنا نصر بن علي الجهضمي ثنا الفضيل بن سليمان عن عمرو بن ابي عمرو عن سعيد المقبري عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ولي القضاء او جعل قاضيا بين الناس فقد ذبح بغير سكين هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روي ايضا من غير هذا الوجه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم باب ما جاء في القاضي يصيب ويخطئ حدثنا حسين بن مهدي ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن سفيان الثوري عن يحيى بن سعيد عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حكم الحاكم فاجتهد فاصاب فله اجران واذا حكم فاخطأ فله اجر واحد وفي الباب عن عمرو بن العاص وعقبة بن عامر حديث ابي هريرة حديث حسن غريب من هذا الوجه لا نعرفه من حديث سفيان الثوري عن يحيى بن سعيد الا من حديث عبد الرزاق عن معمر عن سفيان الثوري باب ما جاء في القاضي كيف يقضي حدثنا هناد ثنا وكيع عن شعبة عن ابي عون عن الحارث بن عمرو عن رجال من اصحاب معاذ عن معاذ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث معاذا الى اليمن فقال كيف تقضي فقال اقضي بما في كتاب الله قال فان لم يكن في كتاب الله قال فبسنة رسول الله قال فان لم يكن في سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اجتهد رأيي قال الحمد لله الذي وفق رسول رسول الله حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر وعبد الرحمن بن مهدي قالا ثنا شعبة عن ابي عون عن الحارث بن عمرو ابن اخ للمغيرة بن شعبة عن اناس من اهل حمص عن معاذ عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه هذا حديث لا نعرفه الا من هذا الوجه وليس اسناده عندي بمتصل وابو عون الثقفي اسمه محمد بن عبيد الله باب ما جاء في الامام العادل

اور جو شخص کہ زبردستی کیا جاوے قضا پر اتارتا ہے اسپر فرشتہ کہ سیدھا اور درست رکھتا ہے اسکو [illegible] حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن حماد نے ابی عوانہ سے اُنہوں نے عبد الاعلی ثعلبی سے اُنہوں نے بلال بن مرداس فزاری سے اُنہوں نے خیثمہ بصری سے اُنہوں نے انس سے کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص چاہے قاضی ہونا اور اسکے لیے سفارشی ڈھونڈے تو سونپا جاتا ہے وہ طرف نفس اپنے کے اور جو شخص کہ زبردستی کیا جاوے قضا کے لیے اُتارتا ہے اسپر اللہ فرشتہ کہ ٹھیک رکھے اسکو یہ حدیث حسن غریب ہے اور وہ زیادہ صحیح ہے حدیث اسرائیل سے کہ اُنہوں نے عبد الاعلی سے روایت کی حدیث کی ہم سے نصر بن علی جہضمی نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے فضیل بن سلیمان نے عمرو بن ابی عمرو سے اُنہوں نے سعید مقبری سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص سردار کیا گیا قضا کا یا کیا گیا قاضی درمیان لوگوں کے تو تحقیق ذبح کیا گیا وہ بغیر چھری کے یہ حدیث حسن غریب ہے اس سند سے اور سوا اسکے اور کئی وجہ پر بھی ابی ہریرہ سے روایت ہے اُنہوں نے نبی صلعم سے روایت کی ہے باب قاضی کبھی صواب پاتا ہے اور کبھی خطا کرتا ہے حدیث کی ہم سے حسین بن مہدی نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے سفیان ثوری سے اُنہوں نے یحیی بن سعید سے اُنہوں نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جب قصد کرے حاکم حکم کا پس اجتہاد کرے اور صواب پاوے تو اسکے لیے دوہرا ثواب ہے اور جب خطا کرے [illegible] کرنے والے کے لیے ایک ثواب ہے اور اس باب میں عمرو بن عاص اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے نہیں پہچانتے ہم اسکو حدیث سفیان سے اُنہوں نے یحیی بن سعید سے مگر حدیث عبد الرزاق سے اُنہوں نے معمر سے اُنہوں نے سفیان ثوری سے باب قاضی کس طرح حکم کرے حدیث کی ہم سے ہناد نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے شعبہ سے اُنہوں نے ابی عون سے اُنہوں نے حارث بن عمرو سے اُنہوں نے بعض اصحاب معاذ سے اُنہوں نے معاذ سے کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے معاذ کو طرف یمن کے قاضی اور حاکم کر کے سو فرمایا کہ کس طرح حکم کریگا تو یعنی جب کہ پیش آوے تجھکو کوئی مقدمہ کہا حکم کرونگا میں ساتھ اس چیز کے کہ کتاب اللہ میں ہے سو فرمایا کہ اگر نہ پاوے تو صراحت کتاب اللہ میں کہا پس حکم کرونگا میں ساتھ سنت رسول خدا کے فرمایا اگر نہ پاوے تو بیچ سنت رسول خدا کے کہا اجتہاد کرونگا میں اپنی عقل سے سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تعریف ہے واسطے اس خدا کے کہ توفیق دی قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر اور عبد الرحمن بن مہدی نے ان دونوں نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے ابی عون سے اُنہوں نے حارث بن عمرو بھتیجے مغیرہ بن شعبہ سے اُنہوں نے کئی ایک اہل حمص سے اُنہوں نے معاذ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر اسی وجہ سے اور اسناد اسکی نزدیک میرے متصل نہیں ہے۔ ابو عون ثقفی کا نام محمد بن عبید اللہ ہے باب انصاف کرنے والے حاکم اور امام کا بیان

حدثنا علی بن المنذر الکوفی ثنا محمد بن فضیل عن فضیل بن مرزوق عن عطیة عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان احب الناس الی الله یوم القیمة وادناهم منه مجلسا امام عادل وابغض الناس الی الله وابعدهم منه مجلسا امام جائر وفی الباب عن ابن ابی اوفی حدیث ابی سعید حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه **حدثنا** عبد القدوس بن محمد ابوبکر العطار ثنا عمرو بن عاصم ثنا عمران القطان عن ابی اسحاق الشیبانی عن ابن ابی اوفی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله مع القاضی ما لم یجر فاذا جار تخلی عنه ولزمه الشیطان هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث عمران القطان **باب** ما جاء فی القاضی لا یقضی بین الخصمین حتی یسمع کلامهما **حدثنا** هناد ثنا حسین بن علی الجعفی عن زائدة عن سماک بن حرب عن حنش عن علی قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا تقاضی الیک رجلان فلا تقض للاول حتی تسمع کلام الآخر فسوف تدری کیف تقضی قال علی فما زلت قاضیا بعد هذا حدیث حسن **باب** ما جاء فی امام الرعیة **حدثنا** احمد بن منیع ثنا اسمعیل بن ابراهیم قال ثنی علی بن الحکم ثنی ابو الحسن قال قال عمرو بن مرة لمعاویة انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من امام یغلق بابه دون ذوی الحاجة والخلة والمسکنة الا اغلق الله ابواب السماء دون خلته وحاجته ومسکنته فجعل معاویة رجلا علی حوائج الناس وفی الباب عن ابن عمر حدیث عمرو بن مرة حدیث غریب وقد روی هذا الحدیث من غیر هذا الوجه وعمرو بن مرة الجهنی یکنی ابا مریم **حدثنا** علی بن حجر ثنا یحیی بن حمزة عن یزید بن ابی مریم عن القاسم بن المخیمرة عن ابی مریم صاحب النبی صلی الله علیه وسلم نحو هذا الحدیث بمعناه **باب** ما جاء لا یقضی القاضی وهو غضبان **حدثنا** قتیبة ثنا ابو عوانة عن عبد الملک بن عمیر عن عبد الرحمن بن ابی بکرة

حدیث کی ہم سے علی بن منذر کوفی نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن فضیل نے فضیل بن مرزوق سے اُنہوں نے عطیہ سے اُنہوں نے ابی سعید سے کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت پیارا لوگوں میں طرف اللہ کے دن قیامت کے اور بہت قریب اُنکا اُس سے ازروے مجلس کے یعنی مرتبہ کے امام عادل ہے اور تحقیق بہت دشمن رکھا گیا لوگوں میں طرف اللہ کے دن قیامت کے اور بہت دور اُنکا اللہ سے ازروے مرتبہ کے ظالم ہے اور اس باب میں ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے اور ابی سعید کی حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی وجہ سے **حدیث** کی ہم سے عبد القدوس بن محمد ابوبکر عطار نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عمرو بن عاصم نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عمران قطان نے ابی اسحاق شیبانی سے اُنہوں نے ابن ابی اوفی سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی ساتھ قاضی کے ہے جب تک کہ نہیں ظلم کرتا ہے پس جب ظلم کرتا ہے تو دور ہوجاتا ہے اُس سے اللہ تعالی اور ہمیشہ رہتا ہے ساتھ اُسکے شیطان یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث سے عمران قطان کی **باب** قاضی نہ حکم کرے درمیان دو جھگڑنے والوں کے جب تک کہ نہ سُنے کلام دونوں کا **حدیث** کی ہم سے ہناد نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے حسین بن علی جعفی نے زائدہ سے اُنہوں نے سماک بن حرب سے اُنہوں نے حنش سے اُنہوں نے علی سے کہا کہ فرمایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کہ لاویں تیرے پاس جھگڑا دو شخص پس نہ حکم کر تو واسطے پہلے کے جب تک کہ سن لے تو کلام دوسرے کا پس قریب ہے کہ جانے تو کس طرح فیصلہ کرے علی نے کہا سو ہمیشہ قضا کرتا تھا میں بعد اسکے یہ حدیث حسن ہے **باب** رعیت کا بیان **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن ابراہیم نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے علی بن حکم نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابوالحسن نے کہا کہ عمرو بن مرہ نے معاویہ سے کہ تحقیق میں نے سنا ہے نبی صلعم سے فرماتے تھے کہ نہیں کوئی امام کہ بند کرے دروازہ اپنا روبرو صاحب حاجت اور فقر اور محتاجی کے مگر کہ بند کریگا اللہ دروازے آسمان کے نزدیک محتاجی اور حاجت اور غربت اُسکی کے پس مقرر کیا معاویہ نے ایک شخص کو کہ لوگوں کی حاجت کو دفع کرے اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے اور عمرو بن مرہ کی حدیث غریب ہے تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی اور عمرو بن مرہ جہنی کی کنیت ابا مریم ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن حمزہ نے یزید بن ابی مریم سے اُنہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے اُنہوں نے ابی مریم نبی صلعم کے یار سے مثل اس حدیث کے اسی معنی میں **باب** نہ حکم کرے قاضی اس حالت میں کہ غصہ میں ہو **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے عبدالملک بن عمیر سے اُنہوں نے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے۔

سلہ یعنی غضب مانع ہے اجتہاد اور فکر کا [illegible] اور بھوک اور پیاس اور بیماری میں بھی نہ حکم کرے اگر ان حالات میں حکم کریگا تو وہ جاری ہوگا ساتھ کراہت کے۔

قال كتب ابي الى عبيد الله بن ابي بكرة وهو قاض ان لا تحكم بين اثنين وانت غضبان فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحكم الحاكم بين اثنين وهو غضبان هذا حديث حسن صحيح وابو بكرة اسمه نفيع **باب** ما جاء في هدايا الامراء **حدثنا** ابو كريب نا ابو اسامة عن داؤد بن يزيد الاودي عن المغيرة بن شبيل عن قيس بن ابي حازم عن معاذ بن جبل قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليمن فلما سرت ارسل في اثري فرددت فقال اتدري لم بعثت اليك قال لا تصيبن شيئا بغير اذني فانه غلول ومن يغلل يأت بما غل يوم القيمة لهذا دعوتك فامض لعملك وفي الباب عن عدي ابن عميرة وبريدة والمستورد بن شداد وابي حميد وابن عمر حديث معاذ حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث ابي اسامة عن داؤد الاودي **باب** ما جاء في الراشي والمرتشي في الحكم **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن عمر بن ابي سلمة عن ابيه عن ابي هريرة قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الراشي والمرتشي في الحكم وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وعائشة وابن حديدة وام سلمة حديث ابي هريرة حديث حسن وقد روي هذا الحديث عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن عبد الله بن عمرو وروي عن ابي سلمة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم ولا يصح وسمعت عبد الله بن عبد الرحمن يقول حديث ابي سلمة عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم احسن شيء في هذا الباب واصح **حدثنا** ابو موسى محمد بن المثنى نا ابو عامر العقدي نا ابن ابي ذئب عن خاله الحارث بن عبد الرحمن عن ابي سلمة عن عبد الله بن عمرو قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الراشي والمرتشي هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في قبول الهدية واجابة الدعوة **حدثنا** محمد بن عبد الله بن بزيع نا بشر بن المفضل نا سعيد عن قتادة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو اهدي الي كراع لقبلت ولو دعيت عليه لاجبت وفي الباب عن علي وعائشة والمغيرة بن شعبة وسلمان ومعاوية بن حيدة وعبد الرحمن بن علقمة حديث انس حديث حسن صحيح

کہا لکھا باپ میرے نے طرف عبید اللہ بن ابی بکرہ کے اور وہ قاضی تھا یہ کہ نہ حکم کرو درمیان دو شخصوں کے اس حالت میں کہ تو غضب میں ہو پس تحقیق میں نے سنا نبی صلعم سے فرماتے تھے کہ نہ حکم کرے کوئی حاکم درمیان دو شخصوں کے اس حالت میں کہ وہ غصہ میں ہو یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو بکرہ کا نام نفیع ہے **باب** حاکموں کے ہدیوں اور تحفوں کا بیان **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو اسامہ نے داؤد بن یزید اودی سے انہوں نے مغیرہ بن شبیل سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے معاذ بن جبل سے کہا کہ بھیجا مجھکو رسول اللہ صلعم نے یمن کی طرف جب گیا میں تھوڑی دور تو بھیجا کسی کو پیچھے میرے پس پھیر لایا میں سو فرمایا کیا جانتا ہے تو کس واسطے بھیجا میں نے طرف تیرے آدمی پھر فرمایا اسلئے کہ کچھ نہ لینا مجھکو کہے سے تو بغیر اذن میرے کہ وہ خیانت ہے اور جو شخص کہ خیانت کریگا لاویگا خیانت کی چیزوں کو قیامت کے دن پس جا اپنے کام پر اس باب میں عدی بن عمیرہ اور بریدہ اور مستورد بن شداد اور ابی حمید اور ابن عمر سے بھی روایت ہے اور معاذ کی حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ حدیث ابو اسامہ سے کہ داؤد اودی سے **باب** رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے کا بیان **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے عمرو بن ابی سلمہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ لعنت کی نبی صلعم نے رشوت دینے والے کو اور رشوت لینے والے کو بیچ حکم کرنے کے اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ اور ابن حدیدہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے اور ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہے اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے اور روایت کی گئی ہے ابی سلمہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلعم سے اور نہیں صحیح ہے اور سنا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن کو کہتا تھا کہ حدیث ابی سلمہ کی عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے نبی صلعم سے بہت اچھی چیز ہے اور اس باب میں بہت زیادہ صحیح ہے حدیث کی ہم سے ابو موسی محمد بن مثنی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عامر عقدی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی ذئب نے خالد حارث بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے کہا کہ لعنت کی نبی صلعم نے رشوت دینے والے کو اور رشوت لینے والے کو یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ہدیہ اور دعوت کے قبول کرنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد اللہ بن بزیع نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے بشر بن مفضل نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سعید نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ کہا نبی صلعم نے اگر ہدیہ کیا جاوے ایک بکری کا پایہ تو البتہ قبول کروں اور اگر میں دعوت میں بلایا جاؤں اس کے واسطے تو البتہ قبول کرونگا اور اس باب میں علی اور عائشہ اور مغیرہ بن شعبہ اور سلمان اور معاویہ بن حیدہ اور عبد الرحمن بن علقمہ سے بھی روایت ہے اور انس کی حدیث حسن صحیح ہے

باب ما جاء في التشديد على من يقضى له بشيء ليس له ان ياخذه **حدثنا** هرون بن اسحق الهمداني نا عبدة بن سليمان عن هشام بن عروة عن ابيه عن زينب بنت ابي سلمة عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انكم تختصمون الي وانما انا بشر ولعل بعضكم ان يكون الحن بحجته من بعض فان قضيت لاحد منكم بشيء من حق اخيه فانما اقطع له قطعة من النار فلا ياخذ منه شيئا وفي الباب عن ابي هريرة وعائشة حديث ام سلمة حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في ان البينة على المدعي واليمين على المدعى عليه **حدثنا** قتيبة نا ابو الاحوص عن سماك بن حرب عن علقمة بن وائل عن ابيه قال جاء رجل من حضرموت ورجل من كندة الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال الحضرمي يا رسول الله ان هذا غلبني على ارض لي فقال الكندي هي ارضي وفي يدي ليس له فيها حق فقال النبي صلى الله عليه وسلم للحضرمي الك بينة قال لا قال فلك يمينه قال يا رسول الله ان الرجل فاجر لا يبالي على ما حلف عليه وليس يتورع من شيء قال ليس لك منه الا ذلك قال فانطلق الرجل ليحلف له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما ادبر لئن حلف على ماله لياكله ظلما ليلقين الله وهو عنه معرض وفي الباب عن عمر وابن عباس وعبد الله بن عمرو والاشعث بن قيس حديث وائل بن حجر حديث حسن صحيح **حدثنا** علي بن حجر نا علي بن مسهر وغيره عن محمد بن عبيد الله عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم قال في خطبته البينة على المدعي واليمين على المدعى عليه هذا حديث في اسناده مقال ومحمد بن عبيد الله العرزمي يضعف في الحديث من قبل حفظه ضعفه ابن المبارك وغيره

باب حکم ہونے کے واسطے کسی شخص کے ساتھ حق غیر کے اور وہ نہ لیوے اُسے تو سختی کیا جانا حدیث کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے زینب بنت ابی سلمہ سے اُسنے ام سلمہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ سوا اسکے نہیں کہ میں آدمی ہوں اور تحقیق تم جھگڑتے آتے ہو طرف میرے اور شاید کہ بعض تمھارا ہووے خوب تقریر کرنے والا ساتھ دلیل اپنی کے بعض سے سو اگر حکم کروں میں واسطے کسی کے تم سے ساتھ کسی چیز کے حق بھائی اُسکے سے تو سوا اسکے نہیں کہ حکم کرتا ہوں واسطے اُسکے ایک ٹکڑا آگ سے پس نہ لیوے اُس سے کوئی چیز اور اس باب میں ابی ہریرہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے اور ام سلمہ کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** گواہ لانا مدعی پر ہے اور قسم مدعی علیہ پر **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُسنے علقمہ بن وائل سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ آیا ایک شخص حضر موت سے اور کہ نام ہے ایک شہر کا یمن سے اور آیا ایک شخص کندی میں سے کہ ایک قبیلہ ہے یمن سے نبی کی طرف نبی صلعم کے یعنی جھگڑتے ہوے آئے سو حضرمی نے کہا کہ یا حضرت تحقیق اُسنے غلبہ کیا مجھپر اوپر زمین میری کے یعنی جبر چھین لی ہے مجھسے اور کہا کندی نے کہ وہ زمین میری ہے اور بیچ ہاتھ میرے کے ہے نہیں واسطے اُسکے اُس زمین میں کچھ حق سو نبی صلعم نے حضرمی سے فرمایا کہ کیا تیرے پاس ہے گواہ ہیں اُسنے کہا نہیں فرمایا پس واسطے تیرے ہے قسم اُسکی یعنی مدعی علیہ کی حضرمی نے کہا یا حضرت یہ شخص فاجر گنہگار ہے نہیں پروا کرتا اوپر اس چیز کے کہ قسم کھاوے اُسپر یعنی سچ ہو یا جھوٹ ہو اور نہیں پرہیز کرتا کسی چیز سے فرمایا نہیں واسطے تیرے اُس سے مگر یہی قسم سو پس چلا کندی تاکہ قسم کھاوے سو فرمایا نبی صلعم نے جب کہ پیٹھ پھیری اُسنے اگر قسم کھاوے گا یہ اوپر مال اُسکے کے تاکہ کھاوے مال اُسکا از راہ ظلم کے تو البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالیٰ سے اس حال میں کہ وہ اس سے بیزار ہوگا اور اس باب میں عمر اور ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو اور اشعث بن قیس سے بھی روایت ہے اور وائل بن حجر کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر وغیرہ نے محمد بن عبید اللہ سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ نبی صلعم نے فرمایا بیچ خطبے اپنے کے کہ گواہ اوپر مدعی کے ہیں اور قسم اوپر مدعی علیہ کے اس حدیث کی اسناد میں کلام ہے اور محمد بن عبید اللہ ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں اپنے حافظہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے اُسکو ابن مبارک وغیرہ نے

ف۱ ۱۰ قولہ تختصمون الی [illegible] واسطے [illegible] حق کے [illegible] اور [illegible] علماے نفس اپنے [illegible] ہو سکتا ہو سو تقریر [illegible] شاہد ہے [illegible] مقدمہ میں غیب کا حال نہیں اور تو حسب ظاہر حکم کرتا ہوں باطن کا حال مجھے معلوم نہیں پس اگر میں مدعی کی تقریر سے سمجھ کر حق اسکا [illegible] حق ہو تو وہ اسکو حلال نہ جانے بلکہ جانے کہ ٹکڑا آگ کا ہو [illegible] اس سے معلوم ہوا کہ حکم قاضی کی باطن میں نافذ نہیں ہوتی ۱۰ اور یہی مذہب ہے جمہور علما کا سوا امام ابو حنیفہ کے کہتے ہیں کہ قضا قاضی کی باطن میں نافذ ہو جاتی ہے یعنی [illegible]

حدثنا محمد بن سهل بن عسكر البغدادي ثنا محمد بن يوسف ثنا نافع بن عمر الجمحي عن عبد الله بن ابي مليكة عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى ان اليمين على المدعى عليه هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان البينة على المدعي واليمين على المدعى عليه **باب ما جاء في اليمين مع الشاهد** **حدثنا** يعقوب بن ابراهيم الدورقي ثنا عبد العزيز بن محمد قال ثني ربيعة بن ابي عبد الرحمن عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم باليمين مع الشاهد الواحد قال ربيعة واخبرني ابن لسعد بن عبادة قال وجدنا في كتاب سعد ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى باليمين مع الشاهد وفي الباب عن علي وجابر وابن عباس وسرق حديث ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى باليمين مع الشاهد حديث حسن غريب **حدثنا** محمد بن بشار ومحمد بن ابان قالا ثنا عبد الوهاب الثقفي عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى باليمين مع الشاهد **حدثنا** علي بن حجر ثنا اسمعيل بن جعفر ثنا جعفر بن محمد عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى باليمين مع الشاهد الواحد قال وقضى بها علي فيكم وهذا اصح وهكذا روى سفيان الثوري عن جعفر بن محمد عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا وروى عبد العزيز بن ابي سلمة ويحيى بن سليم هذا الحديث عن جعفر بن محمد عن ابيه عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم راوا ان اليمين مع الشاهد الواحد جائز في الحقوق والاموال وهو قول مالك بن انس والشافعي واحمد واسحق وقالوا لا يقضى باليمين مع الشاهد الواحد الا في الحقوق والاموال ولم ير بعض اهل العلم من اهل الكوفة وغيرهم ان يقضى باليمين مع الشاهد الواحد **باب ما جاء في العبد يكون بين رجلين فيعتق احدهما نصيبه** **حدثنا** احمد بن منيع ثنا اسمعيل بن ابراهيم عن ايوب عن نافع عن ابن عمر

حدیث کی ہم سے محمد بن سہل بن عسکر بغدادی نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن یوسف نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے نافع بن عمر جمحی نے عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلعم نے فیصلہ کیا کہ قسم اوپر مدعی علیہ کے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہم سے کہتے ہیں کہ گواہ اوپر مدعی کے ہے اور قسم اوپر مدعی علیہ کے[1] **باب** گواہ کے ساتھ قسم کھانے کا بیان یعنی اگر مدعی کے پاس فقط ایک ہی گواہ ہو تو دوسرے گواہ کے بدلے اُس سے قسم لیوے۔ حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن ابراہیم دورقی نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے سہیل بن ابی صالح سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابو ہریرہ سے کہا حکم کیا نبی صلعم نے ساتھ قسم اور ایک گواہ کے کہا ربیعہ نے اور خبر دی مجھ کو سعد بن عبادہ کے ایک لڑکے نے کہا اُس نے پایا ہم نے بیچ کتاب سعد کے تحقیق نبی صلعم نے حکم کیا ساتھ قسم کے اور ایک گواہ کے اور اس باب میں علی اور جابر اور ابن عباس اور سرق سے بھی روایت ہے اور ابو ہریرہ کی حدیث کہ نبی صلعم نے حکم کیا ساتھ قسم کے اور ایک گواہ کے حسن غریب ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار اور محمد بن ابان نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے جعفر بن محمد سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے جابر سے کہ تحقیق نبی صلعم نے حکم کیا ساتھ قسم کے اور ایک گواہ کے۔ **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن جعفر نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے کہ نبی صلعم نے حکم کیا ساتھ قسم اور ایک گواہ کے کہا اور حکم کیا ساتھ اُسکے علی نے بیچ تمہارے اور یہ زیادہ تر صحیح ہے اور اسی طرح روایت کی سفیان ثوری نے جعفر بن محمد سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے نبی صلعم سے مرسل اور روایت کی عبد العزیز بن ابی سلمہ اور یحیی بن سلیم نے یہ حدیث جعفر بن محمد سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے حضرت علی سے اُنہوں نے نبی صلعم سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ قسم ساتھ ایک گواہ کے جائز ہے حقوق اور مالوں میں اور یہی ہے قول مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ نہ حکم کیا جاوے ساتھ قسم اور ایک گواہ کے مگر حقوق اور مالوں میں اور بعض اہل علم کوفہ وغیرہ سے کہتے ہیں کہ نہ حکم کیا جاوے ساتھ قسم اور ایک گواہ کے[2] **باب** اگر کوئی غلام دو شخصوں میں مشترک ہو اور ایک شخص اپنے حصہ کا آزاد کر دے تو اس کا کیا حکم ہے۔ **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے۔

---

[1] یعنی اول مدعی سے گواہ مانگے جاویں اور اگر اُسکے پاس گواہ نہ ہوں تو مدعا علیہ سے قسم لیوے۔ [2] یعنی اگر مدعی کے پاس فقط ایک ہی گواہ ہو تو دوسرے گواہ کے عوض میں قسم کھاوے اور یہ فیصلہ کیا جاوے [illegible] اور حنفیہ کہتے ہیں کہ جائز نہیں حکم کرنا ساتھ قسم اور ایک گواہ کے مگر حقوق اور اموال میں [illegible]

عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال من اعتق نصیبا او قال شقیصا او قال شرکا له فی عبد فکان له من المال ما یبلغ ثمنه بقیمة العدل فهو عتیق والا فقد عتق منه ما عتق قال ایوب وربما قال نافع فی هذا الحدیث یعنی فقد عتق منه ما عتق حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقد رواه سالم عن ابیه عن النبی صلے اللہ علیه وسلم **حدثنا** بذلک الحسن بن علی الخلال نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهری عن سالم عن ابیه عن النبی صلے اللہ علیه وسلم قال من اعتق نصیبا له فی عبد فکان له من المال ما یبلغ ثمنه فهو عتیق من ماله هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** علی بن خشرم نا عیسی بن یونس عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن النضر بن انس عن بشیر بن نهیک عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم من اعتق نصیبا او قال شقیصا فی مملوک فخلاصه فی ماله ان کان له مال فان لم یکن له مال قوم قیمة عدل ثم یستسعی فی نصیب الذی لم یعتق غیر مشقوق علیه وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن سعید بن ابی عروبة نحوه وقال شقیصا هذا حدیث حسن صحیح وهکذا روی ابان بن یزید عن قتادة مثل روایة سعید بن ابی عروبة وروی شعبة هذا الحدیث عن قتادة ولم یذکر فیه امر السعایة واختلف اهل العلم فی السعایة فرای بعض اهل العلم السعایة فی هذا وهو قول سفیان الثوری واهل الکوفة وبه یقول اسحق وقد قال بعض اهل العلم اذا کان العبد بین رجلین فاعتق احدهما نصیبه فان کان له مال غرم نصیب صاحبه واعتق العبد من ماله وان لم یکن له مال عتق من العبد ما عتق ولا یستسعی

اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص کہ آزاد کرے حصہ اپنا غلام میں اور ہو واسطے آزاد کرنے والے کے مال سے اسقدر کہ پہونچتا ہو مول غلام کو یعنی اُسکی باقی قیمت کو بموافق قیمت انصاف کے تو وہ غلام آزاد ہے اور اگر نہیں مال پاس اُسکے تو تحقیق آزاد ہوا اُس سے جو کہ آزاد ہوا یعنی فقط آزاد کرنے والے کا حصہ آزاد ہوا باقی شریکوں کے حصے مملوک ہیں کہا ایوب نے اور بہت وقت کہا نافع نے بیچ اس حدیث کے یعنی پس آزاد ہوا اُس سے جو کہ آزاد ہوا حدیث ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا اُسکو سالم نے اپنے باپ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی ہم سے ساتھ اسکے حسن بن علی خلال نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے زہری سے اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کہ آزاد کرے حصہ اپنا غلام میں اور ہو واسطے اُسکے مال کہ پہونچتا ہو مول غلام کو تو وہ آزاد ہے مال سے اُسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن خشرم نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عیسی بن یونس نے سعید بن ابی عروبہ سے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے نضر بن انس سے اُنہوں نے بشیر بن نہیک سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ آزاد کرے حصہ اپنا غلام میں تو خلاص اُسکا اُسکے مال میں ہے جبکہ ہو واسطے اُسکے مال اور اگر نہ ہو مال تو قیمت انصاف کی لگائی جاوے یعنی بغیر کمی اور زیادتی کے پھر محنت لیجاوے غلام سے بیچ حصہ اُس شخص کے کہ نہیں آزاد کیا اُسنے یعنی اُس سے مزدوری کرائی جاوے تاکہ مالک اپنے حصے کی قیمت لے کر آزاد کرے اس حال میں کہ نہ مشقت ڈالی جاوے اُسپر محنت کرنے میں اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید نے سعید بن ابی عروبہ سے مثل اُسکے اور اُنہوں نے نصیب کی جگہ شقیصا کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسیطرح روایت کی ابان بن یزید نے قتادہ سے مثل روایت سعید بن ابی عروبہ کے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث قتادہ سے اور نہیں ذکر کیا اُسمیں حکم سعی کرانیکا اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ سعی کرانے کے غلام سے سو بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اُس سے سعی کرائی جاوے اور یہی ہے قول ثوری اور اہل کوفہ کا اور ساتھ اسی کے قائل ہیں اسحاق اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب ہو غلام درمیان دو شخصوں کے اور آزاد کرے ایک اُنکا حصہ اپنا سو اگر ہو واسطے اُسکے مال تو ضامن ہوگا حصہ شریک اپنے کا اور آزاد ہوگا غلام مال سے اُسکے اور اگر نہ ہو واسطے اُس کے مال تو آزاد ہوا غلام سے جو کہ آزاد ہوا اور نہ سعی کرایا جاوے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر آزاد کرنے والا غنی ہو تو شریک کا حصہ پھیر دے اور آزاد ہو جاوے کل غلام اُسپر اور اگر وہ مفلس ہو تو جسقدر آزاد ہوا آزاد ہوا اور جو کچھ باقی رہا غلام ہی رہا اور آزادی اور غلامی مخلوط ہوتی ہے۔ اور شریک کو اپنا حصہ آزاد کرنے میں تکلیف نہ دیجاوے اور نہ استسعا کیجاوے غلام سے مذہب امام شافعی کا ہے اور مذہب ابو حنیفہ کا با وجودیکہ قائل ہیں ساتھ تجزی عتق کے یہ ہے کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ شریک کا پھیر دے یا استسعا کرے شریک غلام سے یا آزاد کرے غلام کو اور اگر مفلس ہو تو حصہ شریک کا نہیں پھیر سکتا لیکن شریک یا استسعا کرے غلام سے یا آزاد کرے اُسے۔

وقالوا بما روی عن ابن عمر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم ومعنا قول اهل المدینة وبه یقول مالك بن انس والشافعی واحمد واسحق **باب** ما جاء فی العمری **حدثنا** محمد بن المثنی نا ابن ابی عدی عن سعید عن قتادة عن الحسن عن سمرة ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال العمری جائزة لاهلها او میراث لاهلها وفی الباب عن زید بن ثابت وجابر وابی هریرة وعائشة وابن الزبیر ومعاویة **حدثنا** الانصاری نا معن نا مالك عن ابن شهاب عن ابی سلمة عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل اعمر عمری له ولعقبه فانها للذی یعطاها لا ترجع الی الذی اعطاها لانه اعطی عطاء وقعت فیه المواریث هذا حدیث حسن صحیح وهکذا روی معمر وغیر واحد عن الزهری مثل روایة مالك وروی بعضهم عن الزهری ولم یذکر فیه ولعقبه والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم قالوا اذا قال هی لك حیاتك ولعقبك فانها لمن اعمرها لا ترجع الی الاول واذا لم یقل لعقبك فهی راجعة الی الاول اذا مات المعمر وهو قول مالك بن انس والشافعی وروی من غیر وجه عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال العمری جائزة لاهلها والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم قالوا اذا مات المعمر فهی لورثته وان لم یجعل لعقبه وهو قول سفیان الثوری واحمد واسحق **باب** ما جاء فی الرقبی **حدثنا** احمد بن منیع نا هشیم عن داود بن ابی هند عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم العمری جائزة لاهلها والرقبی جائزة لاهلها هذا حدیث حسن

اور قائل ہیں وہ لوگ ساتھ اس حدیث کے کہ روایت کی ہے ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ قول اہل مدینہ کا ہے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحق **باب** عمری کا بیان **حدیث** کی ہم سے محمد بن مثنے نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے سعید سے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے حسن سے اُنہوں نے سمرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ عمری جائز ہے واسطے عمری والوں کے یعنی جنکو بطور عمری کے دیا یا فرمایا عمری میراث ہوتا ہے واسطے اہل اسکے کے اور اس باب میں زید بن ثابت اور جابر اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابن زبیر اور معاویہ سے بھی روایت ہے **حدیث** کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے ابن شہاب سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ دیا گیا عمری واسطے اسکے اور واسطے وارثوں اسکے کے پس تحقیق وہ عمری واسطے اس شخص کے ہے جسکو دیا گیا عمری یعنی اسکی ملک ہو جاتا ہے نہیں پھرتا طرف دینے والے کے یعنی مالک کے اسواسطے کہ اُسنے دیا دینا کہ واقع ہوئی ہے اسمیں میراث یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسیطرح روایت کی معمر وغیرہ نے زہری سے مثل روایت مالک کے اور روایت کی بعض نے زہری سے اور نہیں ذکر کیا اسمیں عقبہ کو اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ جب کہے کوئی شخص کسی کو کہ مثلاً یہ مکان میں نے تجھکو تیری عمر تک دیا اور جب تو مرے تو تیرے وارثوں کے لیے ہے تو پس تحقیق وہ عمری واسطے اُس شخص کے ہے کہ دیا گیا عمری نہیں پھرتا طرف پہلے کے یعنی دینے والے کے اور اگر وارثوں کے لیے نہ کہے تو وہ پھرنے والا ہے طرف دینے والے کے جبکہ مر جاوے وہ شخص کہ عمری دیا گیا۔ اور یہی ہے قول مالک بن انس اور شافعی کا۔ اور کئی وجہ پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپنے کہ عمری جائز ہے واسطے اہل اُسکے کے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ جب مر جاوے وہ شخص کہ دیا گیا عمری تو وہ واسطے وارثوں اسکے کے ہے اگرچہ دینے والے نے واسطے وارثوں کے واسطے نہ کیا ہو اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور احمد اور اسحق کا **باب** رقبی کا بیان **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے داؤد بن ابی ہند سے اُنہوں نے ابی زبیر سے اُنہوں نے جابر سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ عمری جائز ہے واسطے اہل اُسکے کے یعنی جنکو عمر تک دیا گیا۔ اور رقبی جائز ہے واسطے اہل اسکے کے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

عمری اسکو کہتے ہیں کہ ایک شخص مثلاً مکان اپنا کسیکو دے اسطرح کہ یہ مکان میں نے تجھکو تیری عمر تک دیا یہ جائز ہے اور جب تلک وہ شخص زندہ ہے وہ اس سے نفع اٹھاوے اور اسمیں خلاف ہے کہ بعد اُسکے اُسکے وارثوں کو ملتا ہے یا نہیں سو یہ کئی طرح پر ہے اول یہ کہ مالک کہے کہ یہ مکان میں نے تجھکو دیا جب تلک تو زندہ ہے پھر بعد مرنے تیرے کے تیرے وارثوں کا ہوگا تو اسمیں سب علما کا اتفاق ہے کہ یہ ہبہ ہے اور مکان مالک کی ملک سے نکل جاتا ہے اور جسکو دیا اسکی ملک ہو جاتا ہے اور بعد اُسکے اُسکے وارث مالک ہوتے ہیں اور وارث نہوں تو بیت المال میں داخل ہو اور دوسرے یہ کہ کہے یہ مکان میں نے تجھکو تیری زندگی تک دیا جمہور کے نزدیک اسکا حکم بھی حکم اول کا سا ہے اور یہی ہے قول ابو حنیفہ اور شافعی کا۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ اس صورت میں بعد اُسکے اُسکے وارثوں کو نہیں پہونچے بلکہ مالک کی طرف پھر جاتا ہے اور تیسرے یہ کہ کہے کہ یہ تیرے لیے ہے تیری عمر تک اور اگر مرے تو پھیرا جاوے طرف میری یا وارثوں کی ملک میں ہو۔ صحیح یہ ہے کہ یہ بھی حکم اول کا رکھتا ہے اور صحیح قول امام شافعی کا بھی یہی ہے اور یہ شرط فاسد ہے

وقد رواه بعضهم عن ابی الزبیر عن جابر موقوفا والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم ان الرقبی جائزة مثل العمری وهو قول احمد واسحق وفرق بعض اهل العلم من اهل الکوفة وغیرهم بین العمری والرقبی فاجازوا العمری ولم یجیزوا الرقبی وتفسیر الرقبی ان یقول هذا الشئ لك ما عشت فان مت قبلی فهی راجعة الی وقال احمد واسحق الرقبی مثل العمری وهی لمن اعطیها ولا ترجع الی الاول

باب ما ذکر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الصلح بین الناس

حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا ابو عامر العقدی ثنا کثیر بن عبد الله بن عمرو بن عوف المزنی عن ابیه عن جده ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الصلح جائز بین المسلمین الا صلحا حرم حلالا او احل حراما والمسلمون علی شروطهم الا شرطا حرم حلالا او احل حراما هذا حدیث حسن صحیح

باب ما جاء فی الرجل یضع علی حائط جاره خشبا

حدثنا سعید بن عبد الرحمن ثنا سفیان بن عیینة عن الزهری عن الاعرج عن ابی هریرة قال سمعته یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استاذن احدکم جاره ان یغرز خشبة فی جداره فلا یمنعه فلما حدث ابو هریرة طأطؤا رؤسهم فقال ما لی اراکم عنها معرضین والله لارمین بها بین اکتافکم وفی الباب عن ابن عباس ومجمع بن جاریة حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم وبه یقول الشافعی وروی عن بعض اهل العلم منهم مالك بن انس قالوا له ان یمنع جاره ان یضع خشبة فی جداره والقول الاول اصح

باب ما جاء ان الیمین علی ما یصدقه صاحبه

حدثنا قتیبة واحمد بن منیع المعنی واحد قالا ثنا هشیم عن عبد الله بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

اور تحقیق روایت کیا ہے اسکو بعض نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے موقوف اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے صحابہ وغیرہ سے کہتے ہیں کہ رقبی جائز ہے مثل عمری کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور فرق کیا ہے بعض اہل علم نے اہل کوفہ وغیرہ سے درمیان عمری اور رقبی کے سو جائز رکھا انہوں نے عمری کو اور نہیں جائز رکھا رقبی کو اور تفسیر رقبی کی یہ ہے کہ کہے ایک شخص کسی کو کہ یہ چیز واسطے تیرے ہے جب تک کہ زندہ ہے تو اور اگر تو مرے پہلے میرے تو وہ پھر آوے گی طرف میرے اور کہا احمد اور اسحق نے کہ رقبی مانند عمری کے ہے پس وہ واسطے اس شخص کے ہے کہ دیا گیا رقبی نہیں پھرتا طرف پہلے کے

باب لوگوں کے درمیان صلح کرانے کا بیان حضرت سے جو منقول ہے حدیث کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عامر عقدی نے انہوں نے کہا حدیث کی کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے اپنے باپ سے انہوں نے روایت کی اپنے دادا سے کہا نبی صلعم نے فرمایا کہ صلح کرنی جائز ہے مسلمانوں میں مگر وہ صلح کہ حرام کرے حلال کو یا حلال کرے حرام کو اور مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں مگر وہ شرط کہ حرام کرے حلال کو اور حلال کرے حرام کو یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب اپنے ہمسایہ کی دیوار میں لکڑی گاڑنے کا بیان حدیث کی ہم سے سعید بن عبد الرحمن نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جب اجازت مانگے ایک تمہارا اپنے ہمسایہ سے کہ گاڑے لکڑی بیچ دیوار اسکی کے تو نہ منع کرے اسکو جب حدیث کی ابو ہریرہ نے تو حاضرین نے سر کو جھکا لیا سو ابو ہریرہ نے کہا کیا ہے مجھکو کہ دیکھتا ہوں میں تمکو منہ پھیرنے والے اس سے قسم ہے خدا کی البتہ گاڑ دونگا میں اسکو درمیان مونڈھوں تمہارے کے اور اس باب میں ابن عباس اور مجمع بن جاریہ سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور ساتھ اسی کے کہتے ہیں امام شافعی اور روایت کی گئی ہے بعض اہل علم سے انہیں میں سے ہیں مالک بن انس کہتے ہیں کہ جائز ہے کہ منع کرے اپنے ہمسایہ کو اس سے کہ گاڑے لکڑی بیچ دیوار اپنی کے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے

باب تحقیق قسم واقع ہوتی ہے اس چیز پر کہ تصدیق کرے اسکو صاحب تیرا حدیث کی ہم سے قتیبہ اور احمد بن منیع نے معنی ایک ہی ہے ان دونوں کے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے عبد اللہ بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ف اور امام احمد کے نزدیک عمری اسطرح [illegible] اور امام مالک نے کہا کہ عمری سب صورتوں میں مالک کرنا منافع کا ہے اور رقبی یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو یوں کہے کہ [illegible] مکان تیرا ہے اگر میں مروں پہلے تجھ سے تو یہ مکان تیرے پاس رہے اور اگر تو مجھ سے پہلے مرے تو پھر مجھ سے میری طرف [illegible] اور رقبی امام ابو حنیفہ کے نزدیک صحیح نہیں اور ابو یوسف کے نزدیک صحیح ہے اور یہی قول امام شافعی اور احمد کا ہے [illegible] اور وجوب کے لیے ہے نزدیک امام احمد اور محدثین کے اور مستحب ہے نزدیک [illegible] ابو حنیفہ و شافعی کے [illegible] دلیل ہے کہ حضرت ابو ہریرہ کا یہ قول کہ کیوں [illegible] مونڈھوں کے درمیان [illegible] یہ دلیل ہے کہ اگر واجب ہوتا تو [illegible]

الیمین علی ما یصدقك به صاحبك هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث هشیم عن عبد الله بن ابی صالح وعبد الله هو اخو سهیل بن ابی صالح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم وبه یقول احمد واسحق وروی عن ابراهیم النخعی انه قال اذا کان المستحلف ظالما فالنیة نیة الحالف وان کان المستحلف مظلوما فالنیة نیة الذی استحلف **باب ما جاء فی الطریق اذا اختلف فیه کم یجعل** **حدثنا** ابو کریب نا وکیع عن المثنی بن سعید الضبعی عن قتادة عن بشیر بن نهیك عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم اجعلوا الطریق سبعة اذرع **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا المثنی بن سعید عن قتادة عن بشیر بن کعب العدوی عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم اذا تشاجرتم فی الطریق فاجعلوه سبعة اذرع وهذا اصح من حدیث وکیع وفی الباب عن ابن عباس حدیث بشیر بن کعب عن ابی هریرة حدیث حسن صحیح وروی بعضهم عن قتادة عن بشیر بن نهیك عن ابی هریرة وهو غیر محفوظ **باب ما جاء فی تخییر الغلام بین ابویه اذا افترقا** **حدثنا** نصر بن علی نا سفیان عن زیاد بن سعد عن هلال بن ابی میمونة الثعلبی عن ابی میمونة عن ابی هریرة ان النبی صلے الله علیه وسلم خیر غلاما بین ابیه وامه وفی الباب عن عبد الله بن عمرو وجد عبد الحمید ابن جعفر حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح وابو میمونة اسمه سلیم والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلے الله علیه وسلم وغیرهم قالوا یخیر الغلام بین ابویه اذا وقعت بینهما المنازعة فی الولد وهو قول احمد واسحق وقالا ما کان الولد صغیرا فالام احق فاذا بلغ الغلام سبع سنین خیر بین ابویه وهلال بن ابی میمونة هو هلال ابن اسامة وهو مدنی وقد روی عنه یحیی بن ابی کثیر ومالك بن انس وفلیح بن سلیمان

کہ قسم واقع ہوتی ہے اس چیز پر کہ سچا جانے تجھکو ساتھی تیرا یعنی قسم دینے والا یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث ہشیم سے کہ عبد اللہ بن ابی صالح سے اور عبد اللہ بھائی ہیں سہیل بن ابی صالح کا ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور اسی کے قائل ہیں احمد اور اسحاق اور ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ کہا اُنہوں نے کہ جب قسم دینے والا ظالم ہو تو نیت معتبر قسم کھانے والے کی ہے اور اگر قسم دینے والا مظلوم ہو تو نیت معتبر اسی کی ہے کہ قسم دے اُسے **باب** جب راہ میں اختلاف پڑے لوگ کتنی چوڑی چھوڑی جاوے **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے مثنی بن سعید ضبعی سے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے بشیر بن نہیک سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ چھوڑو تم راہ کو سات ہاتھ **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم کو مثنی بن سعید نے قتادہ سے اُنہوں نے بشیر بن کعب سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب جھگڑا کرو تم بیچ راہ کے تو ٹھہراؤ اسکو سات ہاتھ یعنی سات ہاتھ چوڑی راہ چھوڑ دو اور یہ زیادہ صحیح ہے وکیع کی حدیث سے اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور بشیر بن کعب کی حدیث ابی ہریرہ سے حسن صحیح ہے اور روایت کی بعض نے قتادہ سے اُنہوں نے بشیر بن نہیک سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اور وہ محفوظ نہیں **باب** جب ماں باپ جدا ہوں تو لڑکے کو اختیار ہے یعنی چاہے جس کے پاس رہے **حدیث** کی ہم سے نصر بن علی نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے زیاد بن سعد سے اُنہوں نے ہلال بن ابی میمونہ ثعلبی سے اُنہوں نے ابی میمونہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے اختیار دیا ایک لڑکے کو درمیان اُسکے باپ اور ماں کے اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور جد عبد الحمید بن جعفر سے بھی روایت ہے اور ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو میمونہ کا نام سلیم ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے حضرت کے اصحاب وغیرہم سے کہتے ہیں کہ اختیار دیا جاوے لڑکا درمیان ماں باپ اپنے کے جب کہ واقع ہو درمیان اُنکے جھگڑا بیچ لڑکے کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ جب تک لڑکا چھوٹا ہو پس ماں زیادہ تر لائق ہے ساتھ اُسکے اور جبکہ پہونچے لڑکا سات برس کو تو اختیار دیا جاوے درمیان ماں باپ اپنے کے اور ہلال بن ابی میمونہ وہ ہلال بن اُسامہ مدنی ہے روایت کی اُن سے یحییٰ بن ابی کثیر اور مالک بن انس اور فلیح بن سلیمان نے

یعنی معتبر ہے نیت قسم دینے والے کی نہ نیت قسم کھانے والے کی اگرچہ خلاف ارادہ رکھے وہ نیت قسم دینے والے کی اور توریہ اور تاویل اُسکی اور یہ اُس صورت میں ہے کہ توریہ سے حق کسی کا باطل ہوتا ہو ورنہ توریہ کرنا درست ہے جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی کو بہن کہا تھا تاکہ ظالم کے ہاتھ سے اُسکو خلاص کریں اور مثال اسکی بہت ہے

[illegible]

باب ما جاء ان الوالد يأخذ من مال ولده **حدثنا** احمد بن منيع ثنا يحيى بن زكريا بن ابي زائدة ثنا الاعمش عن عمارة ابن عمير عن عمته عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اطيب ما اكلتم من كسبكم وان اولادكم من كسبكم وفي الباب عن جابر وعبد الله بن عمرو وهذا حديث حسن وقد روى بعضهم هذا عن عمارة بن عمير عن امه عن عائشة واكثرهم قالوا عن عمته عن عائشة والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم قالوا ان يد الوالد مبسوطة في مال ولده يأخذ منه ما شاء وقال بعضهم لا يأخذ من ماله الا عند الحاجة اليه **باب** ما جاء فيمن يكسر له الشيء ما يحكم له من مال الكاسر **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا ابو داود الحفري عن سفيان عن حميد عن انس قال اهدت بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم الى النبي صلى الله عليه وسلم طعاما في قصعة فضربت عائشة القصعة بيدها فالقت ما فيها فقال النبي صلى الله عليه وسلم طعام بطعام واناء باناء هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** علي بن حجر ثنا سويد بن عبد العزيز عن حميد عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم استعار قصعة فضاعت فضمنها لهم وهذا حديث غير محفوظ وانما اراد عندي سويد الحديث الذي رواه الثوري وحديث الثوري اصح **باب** ما جاء في حد بلوغ الرجل والمرأة **حدثنا** محمد بن وزير الواسطي ثنا اسحق بن يوسف الازرق عن سفيان عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال عرضت على رسول الله صلى الله عليه وسلم في جيش وانا ابن اربع عشرة فلم يقبلني فعرضت عليه من قابل في جيش وانا ابن خمس عشرة فقبلني قال نافع فحدثت بهذا الحديث عمر بن عبد العزيز فقال هذا حد ما بين الصغير والكبير ثم كتب ان يفرض لمن بلغ خمس عشرة **حدثنا** ابن ابي عمر ثنا سفيان بن عيينة عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه ان عمر بن عبد العزيز كتب ان هذا حد ما بين الصغير والكبير وذكر ابن عيينة في حديثه قال حدثت به عمر بن عبد العزيز

باب باپ کو اپنے لڑکے کے مال سے خرچ کرنا درست ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے اعمش نے عمارہ بن عمیر سے انہوں نے اپنی پھوپھی سے انہوں نے عائشہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تحقیق بہت پاک وہ کھانا ہے جو کھاؤ اپنی کمائی سے۔ اور تحقیق اولاد تمہاری بھی تمہاری کمائی ہے۔ اور اس باب میں جابر اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور تحقیق روایت کی یہ حدیث بعض نے عمارہ بن عمیر سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے عائشہ سے اور اکثر روایت کرتے ہیں پھوپھی اس کی سے انہوں نے عائشہ سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ ہاتھ باپ کا فراخ ہے بیچ مال اولاد اپنی کے لے اس میں سے جو چاہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ نہ لے اس کے مال سے مگر وقت حاجت کے **باب** اگر کوئی شخص کسی کی چیز توڑ دے تو اس کے واسطے توڑنے والے کے مال سے کیا چیز حکم کیا جاوے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد حفری نے سفیان سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے کہا کہ ہدیہ بھیجا بعض بیوی نے آپ کے پاس پیالے میں کھانا بھیجا سو عائشہ نے پیالہ کو ہاتھ مارا تو اس میں جو کھانا تھا گر گیا سو حضرت نے فرمایا کھانا بدلے کھانے کے اور پیالہ بدلے پیالے کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سوید بن عبدالعزیز نے حمید سے انہوں نے انس سے کہ نبی صلعم نے لیا عاریتاً ایک پیالہ پس ٹوٹ گیا وہ پس تاوان دی آپ نے صاحب پیالہ کو اور یہ حدیث محفوظ نہیں اور مراد اس سے نزدیک میرے ارادہ کیا سوید نے وہ حدیث جو روایت کی ثوری نے اور ثوری کی حدیث زیادہ تر صحیح ہے **باب** مرد اور عورت کے بالغ ہونے کی حد کا بیان **حدیث** کی ہم سے محمد بن وزیر واسطی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے اسحق بن یوسف ازرق نے سفیان سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہا کہ پیش کیا گیا میں آگے رسول اللہ صلعم کے ایک لشکر میں یعنی جہاد میں جانے کے لیے جبکہ میں چودہ برس کا تھا سو نہ قبول کیا آپ نے مجھ کو یعنی اجازت نہ دی جانے کی پھر دوسرے برس پیش کیا گیا میں آپ کے آگے جبکہ پندرہ برس کا ہوا میں تو لیا گیا مجھ کو نافع نے کہا سو میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز سے بیان کی سو انہوں نے کہا کہ یہ حد ہے درمیان چھوٹے اور بڑے کے سو لکھا انہوں نے کہ پندرہ برس کے لڑکے کا حصہ مقرر کیا جاوے غنیمت میں۔ **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلعم سے اسی کے مثل اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا کہ یہ حد ہے درمیان چھوٹے اور بڑے کے اور ابن عیینہ نے اپنی حدیث میں کہا کہ بیان کی میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز سے

فقال هذا حد ما بين الذرية والمقاتلة هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم وبه يقول الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحق يرون ان الغلام اذا استكمل خمس عشرة فحكمه حكم الرجال وان احتلم قبل خمس عشرة فحكمه حكم الرجال وقال احمد واسحق البلوغ ثلث منازل بلوغ خمس عشرة او الاحتلام فان لم يعرف سنه ولا احتلامه فالانبات يعني العانة **باب** ما جاء فيمن تزوج امرأة ابيه **حدثنا** ابو سعيد الاشج ثنا حفص بن غياث عن اشعث عن عدي بن ثابت عن البراء قال مر بي خالي ابو بردة بن نيار ومعه لواء فقلت اين تريد فقال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى رجل تزوج امرأة ابيه ان اتيه برأسه وفي الباب عن قرة حديث البراء حديث حسن غريب وقد روى محمد بن اسحق هذا الحديث عن عدي بن ثابت عن عبد الله بن يزيد عن البراء وقد روي هذا الحديث عن اشعث عن عدي عن يزيد بن البراء عن ابيه وروي عن اشعث عن عدي عن يزيد بن البراء عن خاله عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في الرجلين يكون احدهما اسفل من الآخر في الماء **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن ابن شهاب عن عروة انه حدثه ان عبد الله بن الزبير حدثه ان رجلا من الانصار خاصم الزبير عند رسول الله صلى الله عليه وسلم في شراج الحرة التي يسقون بها النخل فقال الانصاري سرح الماء يمر فابى عليه فاختصموا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسق يا زبير ثم ارسل الماء الى جارك فغضب الانصاري فقال ان كان ابن عمتك فتلون وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال يا زبير اسق ثم احبس الماء حتى يرجع الى الجدر فقال الزبير والله اني لاحسب نزلت هذه الآية في ذلك فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما الآية هذا حديث حسن صحيح

سو کہا انہوں نے کہ یہ حد ہے درمیان لڑکوں اور لڑنے والوں کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک و شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں لڑکا جب پورا پندرہ برس کا ہو جاوے تو حکم اسکا مردوں کا ہے اور اگر احتلام ہو اسے پہلے پندرہ برس سے تو حکم مردوں کا ہے اور کہا احمد اور اسحاق نے کہ واسطے بلوغت کے تین علامتیں ہیں ایک پندرہ برس کو پہنچنا اور دوسرا احتلام اور اگر نہ پہچانا جاوے سن اسکا اور نہ احتلام اسکا تو وقت اسکے زیر ناف کے بالوں کا نکلنا ہے۔ **باب** جو شخص نکاح کرے اپنے باپ کی عورت سے تو اسکا کیا حکم ہے۔ حدیث کی ہم سے ابو سعید اشج نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے حفص بن غیاث نے اشعث سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے براء سے کہ گذرے مجھ پر ماموں میرے ابو بردہ بن نیار اور ساتھ انکے نشان تھا سو میں نے کہا کہاں کا ارادہ رکھتے ہو سو کہا انہوں نے کہ بھیجا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ایک مرد کے کہ نکاح کیا اس نے اپنے باپ کی عورت سے یہ کہ لاؤں میں آپ پاس سر اسکا اور اس باب میں قرہ سے بھی روایت ہے اور براء کی حدیث حسن ہے غریب ہے اور تحقیق روایت کی محمد بن اسحاق نے یہ حدیث عدی بن ثابت سے انہوں نے عبد اللہ بن یزید سے انہوں نے براء سے اور تحقیق یہ حدیث مروی ہوئی اشعث سے انہوں نے عدی سے انہوں نے یزید بن براء سے انہوں نے اپنے باپ سے اور روایت کی گئی یہ اشعث سے انہوں نے عدی سے انہوں نے یزید بن براء سے انہوں نے اپنے ماموں سے انہوں نے نبی صلعم سے۔ **باب** اگر دو آدمی ہوں اور ایک اونچا اور دوسرا نیچے ہو پانی میں تو اسکا کیا حکم ہے۔ حدیث کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے کہ عبد اللہ بن زبیر نے حدیث کی ان سے کہ ایک شخص نے انصار میں سے جھگڑا کیا زبیر سے نزدیک رسول صلعم کے بیچ نالیوں زمین سنگستانی کے کہ پانی دیتے تھے ان سے کھجوروں کو سو انصاری نے کہا کہ چھوڑ دے پانی کو بہنے دے سو انکار کیا زبیر نے اوپر انکے پس جھگڑا کیا ان دونوں نے نبی صلعم کے پاس سو فرمایا نبی صلعم نے پانی دے لے اے زبیر یعنی اپنی زراعت کو پھر چھوڑ دے پانی طرف ہمسایہ اپنے کے یعنی طرف زراعت اسکی کے سو غصہ ہوا انصاری اور کہا کہ حکم اسواسطے کرتے ہو کہ زبیر تمہارے پھوپھی کے بیٹے ہیں یعنی قرابت کی وجہ سے آپنے انکی رعایت کی سو متغیر ہوا چہرہ نبی صلعم کا پھر فرمایا پانی دے اے زبیر پھر روک رکھ پانی کو یعنی اسکی زراعت میں پانی پہنچنے دے یہاں تک کہ پہنچے منڈیر تک یعنی سب جگہ پانی تمام زمین میں پہنچ جاوے سو زبیر نے کہا قسم خدا کی تحقیق میں البتہ گمان کرتا ہوں کہ اتری یہ آیت بیچ اسی معاملہ کے پس قسم ہے رب تیرے کی کہ نہ ایمان لاویں گے وہ یہاں تک کہ حاکم ٹھہراویں تجھکو بیچ اسکے کہ جھگڑیں اور پھر نہ پاویں دلوں اپنے میں تنگی اس سے کہ تو حکم کرے تو اور مان لے مانتا یہ حدیث حسن صحیح ہے

ف اپنے باپ کی عورت سے مراد سوتیلی ماں ہے یعنی جو شخص اسکو حلال جانے حالانکہ حرام ہے سو ایسے شخص کی یہ سزا ہے

ورواه شعيب بن ابي حمزة عن الزهري عن عروة بن الزبير عن الزبير ولم يذكر فيه عن عبد الله بن الزبير ورواه عبد الله ابن وهب عن الليث ويونس عن الزهري عن عروة عن عبد الله بن الزبير نحو الحديث الاول **باب** ما جاء في من يعتق مماليكه عند موته وليس له مال غيرهم **حدثنا** قتيبة ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن ابي قلابة عن ابي المهلب عن عمران بن حصين ان رجلا من الانصار اعتق ستة اعبد له عند موته ولم يكن له مال غيرهم فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال له قولا شديدا قال ثم دعاهم فجزاهم ثم اقرع بينهم فاعتق اثنين وارق اربعة وفي الباب عن ابي هريرة حديث عمران ابن حصين حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن عمران بن حصين والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وهو قول مالك بن انس والشافعي واحمد واسحق يرون القرعة في هذا وفي غيره واما بعض اهل العلم من اهل الكوفة وغيرهم فلم يروا القرعة وقالوا يعتق من كل عبد الثلث ويستسعى في ثلثي قيمته وابو المهلب اسمه عبد الرحمن بن عمرو ويقال معاوية ابن عمرو **باب** ما جاء في من ملك ذا محرم **حدثنا** عبد الله بن معاوية الجمحي ثنا حماد بن سلمة عن قتادة عن الحسن عن سمرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ملك ذا رحم محرم فهو حر هذا حديث لا نعرفه مسندا الا من حديث حماد بن سلمة وقد روى بعضهم هذا الحديث عن قتادة عن الحسن عن عمر شيئا من هذا **حدثنا** عقبة بن مكرم العمي البصري وغير واحد قالوا ثنا محمد بن بكر البرساني عن حماد بن سلمة عن قتادة وعاصم الاحول عن الحسن عن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ملك ذا رحم محرم فهو حر ولا نعلم احدا ذكر في هذا الحديث عاصم الاحول عن حماد بن سلمة غير محمد بن بكر والعمل على هذا عند بعض اهل العلم

اور روایت کی شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے زبیر سے اور نہیں ذکر کیا اس میں واسطہ عبد اللہ بن زبیر کا اور روایت کیا اسکو عبد اللہ بن وہب نے لیث اور یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبد اللہ بن زبیر سے مانند حدیث پہلی کے **باب** اگر کوئی شخص آزاد کرے غلام وقت مرنے اپنے کے اور نہ ہو واسطے اسکے کچھ مال سوا اسکے تو کیا حکم ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے ابی مہلب سے انہوں نے عمران بن حصین سے کہ تحقیق ایک مرد انصاری نے آزاد کیے چھ غلام وقت مرنے اپنے کے اور نہ تھا واسطے اسکے مال سوا ان غلاموں کے سو پہنچی یہ خبر نبی صلعم کو پس کہی آپ نے واسطے اسکے سخت بات پھر بلایا ان غلاموں کو اور انکے تین حصے کیے پھر قرعہ ڈالا درمیان انکے پس آزاد کیے دو اور رکھے غلام چار اور اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے حدیث عمران بن حصین کی حدیث حسن صحیح ہے کئی وجہ پر عمران سے مروی ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں کہ قرعہ ڈالا جاوے بیچ اسکے اور بیچ غیر اسکے کے اور بعض اہل علم کوفہ وغیرہ کے کہتے ہیں کہ قرعہ نہ ڈالا جاوے اور کہتے ہیں کہ آزاد ہوتا ہے ہر غلام سے تیسرا حصہ اور سعی کرایا جاوے بیچ دو تہائی قیمت اپنی کے ابو المہلب کا نام عبد الرحمن بن عمرو ہے اور بعض نے معاویہ بن عمرو کہا ہے **باب** جو شخص کہ مالک ہو ذی رحم محرم کا تو کیا حکم ہے **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مالک ہوا ذی رحم محرم کا یعنی بسبب خریدنے یا ہبہ کے یا ارث کے تو وہ آزاد ہے نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مسند مگر حدیث حماد بن سلمہ سے اور تحقیق روایت کی بعض نے یہ حدیث قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے عمر سے کوئی چیز اس سے **حدیث** کی ہم سے عقبہ بن مکرم عمی بصری نے اور کئی ایک نے محمد بن بکر برسانی سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے قتادہ اور عاصم احول سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص مالک ہووے ذی رحم محرم کا پس وہ آزاد ہے اور نہیں جانتے ہم کسی کو کہ ذکر کیا ہو اس حدیث میں واسطہ عاصم احول کا حماد بن سلمہ سے سوا محمد بن بکر کے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے

خلاصہ اس مسئلہ کا یہ ہوا کہ آزاد کرنا مرض موت میں جاری ہوتا ہے تہائی مال میں بسبب متعلق ہونے حق وارثوں کے ساتھ اسکے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر غلام سے تہائی آزاد نہیں بلکہ پورے آزاد ہوتے ہیں اور باقی غلام رہتے ہیں اور یہی ہے قول امام شافعی اور جمہور علما کا اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ ہر غلام سے ایک تہائی آزاد ہوتی ہے مگر یہ حدیث ظاہر کے رد میں ہے [illegible] باپ نے بیٹے کو مول لیا کسی کی ملک میں تھا یا بیٹے نے باپ کو مول لیا یا بھائی نے بھائی کو مول لیا تو بمجرد مول لینے سے آزاد ہو جاتا ہے ذی رحم وہ ہے کہ قرابت ولادت کی رکھتا ہو [illegible] اور محرم وہ کہ نکاح اس سے جائز نہ ہو جیسے چچا کا بیٹا وغیرہ اس قید سے نکل گیا اور [illegible] اسمیں اختلاف ہے علما کو اہل ظاہر کہتے ہیں [illegible] آزاد نہیں ہوتا [illegible] اور جمہور علما کہتے ہیں کہ محض ملک سے آزادی حاصل ہوتی ہے [illegible] اصول میں اگرچہ [illegible] اور فروع میں بھی اگرچہ نیچے کے درجہ ہوں [illegible]

[illegible] اور امام شافعی کہتے ہیں کہ سوا اصول و فروع کے کوئی آزاد نہیں ہوتا اور مالک کہتے ہیں کہ بھائی آزاد ہو جاتا ہے اور ایک قول میں [illegible] ذی رحم محرم آزاد ہو جاتا ہے [illegible]

وقد روی عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ملک ذا رحم محرم فهو حر رواه ضمرة بن ربیعة عن سفیان الثوری عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا یتابع ضمرة بن ربیعة علی هذا الحدیث وهو حدیث خطأ عند اهل الحدیث **باب** ما جاء من زرع فی ارض قوم بغیر اذنهم **حدثنا** قتیبة حدثنا شریک بن عبد اللہ النخعی عن ابی اسحق عن عطاء عن رافع بن خدیج ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من زرع فی ارض قوم بغیر اذنهم فلیس له من الزرع شیء وله نفقته هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه من حدیث ابی اسحق الا من هذا الوجه من حدیث شریک بن عبد اللہ والعمل علی هذا الحدیث عند بعض اهل العلم وهو قول احمد واسحق وسألت محمد بن اسمعیل عن هذا الحدیث فقال هو حدیث حسن وقال لا اعرفه من حدیث ابی اسحق الا من روایة شریک قال محمد حدثنا معقل بن مالک البصری حدثنا عقبة بن الاصم عن عطاء عن رافع بن خدیج عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوه **باب** ما جاء فی النحل والتسویة بین الولد **حدثنا** نصر بن علی وسعید بن عبد الرحمن المخزومی المعنی واحد قالا حدثنا سفیان عن الزهری عن حمید بن عبد الرحمن وعن محمد بن النعمان بن بشیر یحدثان عن النعمان بن بشیر ان اباه نحل ابنا له غلاما فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشهده فقال أکل ولدک قد نحلته مثل ما نحلت هذا قال لا قال فاردده هذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن النعمان بن بشیر والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم یستحبون التسویة بین الولد حتی قال بعضهم یسوی بین ولده حتی فی القبلة وقال بعضهم یسوی بین ولده فی النحل والعطیة الذکر والانثی سواء وهو قول سفیان الثوری وقال بعضهم التسویة بین الولد ان یعطی الذکر مثل حظ الانثیین مثل قسمة المیراث وهو قول احمد واسحق

اور تحقیق روایت کی گئی ہے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جو شخص کہ مالک ہو ذی رحم محرم کا وہ آزاد ہے روایت کیا اسکو ضمرہ نے سفیان ثوری سے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں متابعت کیا گیا ضمرہ بن ربیعہ اوپر اس حدیث کے اور یہ حدیث خطا ہے نزدیک اہل حدیث کے **باب** جو شخص کہ کھیتی کرے بیچ زمین کسی قوم کے بغیر اذن انکے کے تو اسکا کیا حکم ہے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے شریک بن عبد اللہ نخعی نے ابی اسحاق سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے رافع بن خدیج سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ زراعت کرے بیچ زمین کسی قوم کے بغیر اذن انکے کے تو نہیں ہے واسطے اسکے کھیتی سے کوئی چیز اور واسطے اسکے ہے نفقہ اسکا یعنی خرچ اسکا ملے گا اور زمین کی پیداوار کا مالک زمین والا ہے[۱] یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو حدیث ابی اسحاق سے مگر اسی وجہ سے یعنی حدیث شریک سے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور میں نے بخاری کو پوچھا اس حدیث سے سو کہا انہوں نے یہ حدیث حسن ہے اور کہا نہیں پہچانتے ہم اس کو حدیث ابی اسحاق سے مگر روایت شریک سے کہا محمد نے حدیث کی ہم سے معقل بن مالک بصری نے حدیث کی ہم سے عقبہ بن اصم نے عطاء سے انہوں نے رافع بن خدیج سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** بخشش میں درمیان اولاد کے برابری کرنا **حدیث** کی ہم سے نصر بن علی اور سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے معنی ایک ہی ہیں اور دونوں نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبد الرحمن اور محمد بن نعمان سے حدیث کرتے تھے وہ دونوں نعمان بن بشیر سے کہ تحقیق باپ انکے نے بخشا بیٹے اپنے کو غلام پس آئے پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تاکہ گواہ کرے آپ کو سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو نے اپنے سب فرزندوں کو دیا ہے جیسے کہ دیا ہے اس بیٹے کو کہا انہوں نے نہیں فرمایا پس پھیر لے اسکو یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ پر نعمان بن بشیر سے مروی ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ اولاد کے درمیان برابری کرنی مستحب ہے یہانتک کہ کہا بعض نے کہ برابری کرے درمیان اولاد اپنی کے یہانتک کہ بوسہ لینے میں بھی اور بعض کہتے ہیں کہ برابری کیجاوے درمیان اولاد کے بیچ بخشش اور عطا کے واسطے مرد اور عورت کے برابر اور یہی ہے قول سفیان ثوری کا۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ برابری کرنی درمیان اولاد کے یہ ہے کہ دیا جاوے مرد کو مانند حصہ دو عورتوں کے مثل قسمت میراث کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحق کا

---

[۱] یعنی کھیتی مالک کی ہوگی اور تخم بونے والے کا اور یہی ہے قول احمد کا اور انکے سوا اور لوگ کہتے ہیں کہ پیداوار کا مالک وہ ہے کہ جسکا تخم ہو اور مالک زمین کو اجرت دیوے [illegible] اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے برابری بیٹیوں اور بیٹوں کو اور امام شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ اگر دو وجہ سے کسی کو دے اور کسی کو نہ دے تو بھی صحیح ہے مگر ساتھ کراہت کے اور امام احمد و ترمذی و اسحاق اسکی حرمت کے قائل ہیں

باب ما جاء فی الشفعة **حدثنا** علی بن حجر ثنا اسمعیل بن علیة عن سعید عن قتادة عن الحسن عن سمرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم جار الدار احق بالدار **قال** ابو عیسی وفی الباب عن الشرید وابی رافع وانس حدیث سمرة حدیث حسن صحیح وقد روی عیسی بن یونس عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله وروی عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبی صلی الله علیه وسلم والصحیح عند اهل العلم حدیث الحسن عن سمرة ولا نعرف حدیث قتادة عن انس الا من حدیث عیسی بن یونس وحدیث عبد الله بن عبد الرحمن الطائفی عن عمرو بن الشرید عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم فی هذا الباب هو حدیث حسن وروی ابراهیم بن میسرة عن عمرو بن الشرید عن ابی رافع عن النبی صلی الله علیه وسلم سمعت محمدا یقول کلا الحدیثین عندی صحیح **باب** ما جاء فی الشفعة للغائب **حدثنا** قتیبة ثنا خالد بن عبد الله الواسطی عن عبد الملک بن ابی سلیمان عن عطاء عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الجار احق بشفعته ینتظر به وان کان غائبا اذا کان طریقهما واحدا هذا حدیث حسن غریب ولا نعلم احدا روی هذا الحدیث غیر عبد الملک بن ابی سلیمان عن عطاء عن جابر وقد تکلم شعبة فی عبد الملک بن ابی سلیمان من اجل هذا الحدیث وعبد الملک هو ثقة مامون عند اهل الحدیث لا نعلم احدا تکلم فیه غیر شعبة من اجل هذا الحدیث وقد روی وکیع عن شعبة عن عبد الملک هذا الحدیث وروی عن ابن المبارک عن سفیان الثوری قال عبد الملک بن ابی سلیمان میزان یعنی فی العلم والعمل علی هذا الحدیث عند اهل العلم ان الرجل احق بشفعته وان کان غائبا فاذا قدم فله الشفعة وان تطاول ذلک **باب** اذا حدت الحدود ووقعت السهام فلا شفعة **حدثنا** عبد بن حمید ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزهری عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة هذا حدیث حسن صحیح

باب شفعہ کا بیان **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن علیہ نے سعید سے اُنہوں نے روایت کی قتادہ سے اُنہوں نے حسن سے اُنہوں نے سمرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمسایہ گھر کا لائق تر ہے ساتھ گھر کے امام ترمذی نے کہا اور اس باب میں شرید اور ابی رافع اور انس سے بھی روایت ہے اور سمرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی عیسیٰ بن یونس نے سعید بن ابی عروبہ سے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے انس سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور روایت کی گئی ہے سعید بن ابی عروبہ سے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے حسن سے اُنہوں نے سمرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحیح نزدیک اہل علم کے حدیث حسن کی ہے سمرہ سے اور نہیں پہچانتے ہم حدیث قتادہ کی انس سے مگر حدیث عیسیٰ بن یونس سے اور حدیث عبد اللہ بن عبد الرحمن طائفی کی عمرو بن شرید سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے نبی صلعم سے اس باب میں وہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ابراہیم نے عمرو بن شرید سے اُنہوں نے ابی رافع سے اُنہوں نے نبی صلعم سے سُنا میں نے محمد سے کہتا تھا کہ دونوں حدیثیں میرے نزدیک صحیح ہیں **باب** غائب کے واسطے شفعہ کا ہونا **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے خالد بن عبد اللہ نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے اُنہوں نے عطا سے اُنہوں نے جابر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمسایہ زیادہ تر لائق ہے ساتھ شفعہ اپنے کے انتظار کیا جاوے اُسکا اگرچہ ہو وہ غائب جبکہ ہو راہ اُن دونوں کی ایک یہ حدیث حسن غریب ہے اور نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو یہ حدیث سوائے عبد الملک کے اُنہوں نے عطا سے اُنہوں نے جابر سے اور تحقیق کلام کیا شعبہ نے بیچ حق عبد الملک کے واسطے اس حدیث کے اور عبد الملک ثقہ ہے نزدیک اہل حدیث کے اور مامون ہے اور نہیں جانتے ہم کسیکو کہ کلام کیا ہو بیچ حق اُسکے سوائے شعبہ کے واسطے اس حدیث کے اور تحقیق روایت کی وکیع نے یہ حدیث شعبہ سے اُنہوں نے عبد الملک سے اور روایت کی گئی ہے ابن مبارک سے اُنہوں نے روایت کی سفیان ثوری سے کہ کہا اُنہوں نے عبد الملک بن سلیمان ترازو ہے یعنی بیچ علم کے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ ہمسایہ زیادہ تر لائق ہے ساتھ شفعہ اپنے کے اگرچہ ہو وہ غائب پس جب آوے تو اُسکے واسطے شفعہ ہوگا اگرچہ مدت دراز ہو جاوے **باب** جبکہ مقرر کیجاویں حدیں اور واقع ہوں حصّے تو نہیں باقی رہتا حق شفعہ کا **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے زہری سے اُنہوں نے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اُنہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب واقع ہوں حدیں یعنی تقسیم کیجاوے ملک مشترک اور پھیری جاویں راہیں یعنی ہر ایک حصّہ کی راہ جدی ہو جاوے تو نہیں باقی رہتا حق شفعہ کا یہ حدیث حسن صحیح ہے

ع ملاحظہ چاہیے کہ یہ دلیل ہے واسطے امام ابوحنیفہ کے کہ کہتے ہیں کہ ہمسایہ کے لیے حق شفعہ کا ثابت ہے اور تینوں امام کہتے ہیں کہ ہمسایہ کے لیے حق شفعہ ثابت نہیں [illegible]

[illegible]

وقد ارسله بعضهم عن ابی سلمة عن النبی صلے الله علیه وسلم والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله
علیه وسلم منهم عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وبه یقول بعض فقهاء التابعین مثل عمر بن عبد العزیز وغیره وهو قول
اهل المدینة منهم یحیی بن سعید الانصاری وربیعة بن ابی عبد الرحمن ومالک بن انس وبه یقول الشافعی واحمد واسحاق لا یرون
الشفعة الا للخلیط ولا یرون للجار شفعة اذا لم یکن خلیطا وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلے الله علیه وسلم وغیرهم الشفعة للجار
واحتجوا بالحدیث المرفوع عن النبی صلے الله علیه وسلم قال جار الدار احق بالدار وقال الجار احق بسقبه وهو قول الثوری وابن المبارک واهل
الکوفة **باب حدثنا** یوسف بن عیسی ثنا الفضل بن موسی عن ابی حمزة السکری عن عبد العزیز بن رفیع عن ابن ابی ملیکة عن
ابن عباس قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم الشریک شفیع والشفعة فی کل شیء هذا حدیث لا نعرفه مثل هذا الا من حدیث ابی حمزة
السکری وقد روی غیر واحد هذا الحدیث عن عبد العزیز بن رفیع عن ابن ابی ملیکة عن النبی صلے الله علیه وسلم مرسلا وهذا اصح **حدثنا**
هناد ثنا ابو بکر بن عیاش عن عبد العزیز بن رفیع عن ابن ابی ملیکة عن النبی صلے الله علیه وسلم نحوه بمعناه ولیس فیه عن ابن عباس
وهکذا روی غیر واحد عن عبد العزیز بن رفیع مثل هذا لیس فیه عن ابن عباس وهذا اصح من حدیث ابی حمزة وابو حمزة ثقة یمکن ان یکون
الخطاء من غیر ابی حمزة **حدثنا** هناد ثنا ابو الاحوص عن عبد العزیز بن رفیع عن ابن ابی ملیکة عن النبی صلے الله علیه وسلم نحو حدیث ابی بکر بن عیاش وقال
اکثر اهل العلم انما تکون الشفعة فی الدور والارضین ولم یروا الشفعة فی کل شیء وقال بعض اهل العلم الشفعة فی کل شیء والقول الاول اصح

باب ما جاء فی اللقطة وضالة الابل والغنم

اور بعضوں نے اسکو مرسل روایت کیا ہے ابی سلمہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے
اصحاب میں سے جن میں سے ہیں عمر فاروق اور عثمان بن عفان اور یہی قائل ہیں بعض فقہائے تابعین سے مثل عمر بن عبد العزیز وغیرہ کے اور یہی
ہے قول اہل مدینہ کا انہیں میں سے ہیں یحییٰ بن سعید انصاری اور ربیعہ بن ابی عبد الرحمن اور مالک بن انس اور یہی قائل ہیں شافعی
اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ نہیں ثابت ہے شفعہ مگر واسطے شریک کے اور کہتے ہیں کہ ہمسایہ کے واسطے شفعہ ثابت نہیں جبکہ وہ شریک نہ ہو
اور بعض اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہم سے کہتے ہیں کہ ہمسایہ کے لئے شفعہ ثابت ہے اور دلیل پکڑی ہے انہوں نے اس حدیث مرفوع
سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمسایہ گھر کا زیادہ تر لائق ہے ساتھ گھر کے یعنی بہ نسبت غیروں کے اور نیز فرمایا کہ ہمسایہ زیادہ تر
لائق ہے بسبب نزدیک ہونے کے اور یہی ہے قول ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا **باب** حدیث کی ہم سے یوسف بن عیسیٰ
نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے ابی حمزہ سکری سے انہوں نے عبد العزیز بن رفیع سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ابن عباس سے
کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شریک یعنی زمین میں کہ بیچی جاوے شفیع ہے اور شفعہ بیچ ہر چیز کے ہے غیر منقولات میں (اشتباہ) اور
ابی حمزہ کے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم اسکو مانند اسکے مگر حدیث ابی حمزہ سے اور تحقیق روایت کی بہت لوگوں نے یہ حدیث عبد العزیز
بن رفیع سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور یہ زیادہ تر صحیح ہے حدیث کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا حدیث
کی ہم سے ابو بکر بن عیاش نے عبد العزیز بن رفیع سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے ساتھ معنی اسکے کے
نہیں ہے اس میں واسطہ ابن عباس کا اور اسی طرح روایت کی بہت لوگوں نے عبد العزیز بن رفیع سے مانند اسکے نہیں ہے اسکے واسطہ ابن عباس
کا اور یہ زیادہ تر صحیح ہے ابی حمزہ کی حدیث سے اور ابو حمزہ ثقہ ہے ممکن ہے یہ کہ ہووے خطا غیر اسکے سے حدیث کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے
ابو الاحوص نے عبد العزیز بن رفیع سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث ابی بکر بن عیاش کے اور اکثر اہل علم کہتے
ہیں سوا اسکے نہیں کہ حق شفعہ گھر اور زمین میں ہوتا ہے ہر چیز میں نہیں اور کہا بعض اہل علم نے کہ حق شفعہ ہر چیز میں ثابت ہے اور پہلا قول زیادہ تر صحیح ہے

باب گری اور پڑی ہوئی چیز اور گم ہوئے اونٹ اور بکری کے لینے کا بیان

لقطہ یعنی لفظ ترجمہ ساتھ لقطہ کے اور لقطہ اسکو کہتے ہیں جو کوئی گری پڑی ہوئی چیز پاوے لقطہ اسکا... چیز پانے کی کسی کی ہے اٹھا لینا اسکا
مستحب ہے اگر اعتماد ہووے اپنے نفس پر اسکی تعریف کرنیکا ورنہ ترک اولیٰ ہے اور جس چیز کے ضائع ہونے کا خوف ہو اسکا اٹھا لینا واجب ہے اگر اسکو ترک کرے اور وہ
ضائع ہو جاوے تو گنہگار ہوگا اور ضامن

حدثنا الحسن بن علی الخلال نا یزید بن ہارون وعبداللہ بن نمیر عن سفیان عن سلمۃ بن کہیل عن سوید بن غفلۃ قال خرجت مع زید بن صوحان وسلمان بن ربیعۃ فوجدت سوطا قال ابن نمیر فی حدیثہ فالتقطت سوطا فاخذتہ قالا دعہ فقلت لا ادعہ تاکلہ السباع لآخذنہ فلاستمتعن بہ فقدمت علی ابی بن کعب فسألتہ عن ذلک وحدثتہ الحدیث فقال احسنت وجدت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرۃ فیہا مائۃ دینار قال فاتیتہ بہا فقال لی عرفہا حولا فعرفتہا حولا فما اجد من یعرفہا ثم اتیتہ بہا فقال عرفہا حولا آخر فعرفتہا حولا ثم اتیتہ فقال عرفہا حولا آخر وقال احص عدتہا ووعاءہا ووکاءہا فان جاء طالبہا فاخبرک بعدتہا ووعاءہا ووکاءہا فادفعہا الیہ والا فاستمتع بہا ہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبۃ نا اسمعیل بن جعفر عن ربیعۃ بن ابی عبدالرحمن عن یزید مولی المنبعث عن زید بن خالد الجہنی ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اللقطۃ فقال عرفہا سنۃ ثم اعرف وکاءہا ووعاءہا وعفاصہا ثم استنفق بہا فان جاء ربہا فادہا الیہ فقال یا رسول اللہ فضالۃ الغنم فقال خذہا فانما ہی لک او لاخیک او للذئب فقال یا رسول اللہ فضالۃ الابل قال فغضب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی احمرت وجنتاہ او احمر وجہہ فقال ما لک ولہا معہا حذاؤہا وسقاؤہا حتی تلقی ربہا وفی الباب عن ابی بن کعب وعبداللہ بن عمرو والجارود بن المعلی وعیاض بن حمار وجریر بن عبداللہ حدیث زید بن خالد حدیث حسن صحیح وقد روی عنہ من غیر وجہ وحدیث یزید مولی المنبعث عن زید بن خالد حدیث حسن صحیح وقد روی عنہ من غیر وجہ والعمل علی ہذا عند بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم ورخصوا فی اللقطۃ اذا عرفہا سنۃ فلم یجد من یعرفہا ان ینتفع بہا وہو قول الشافعی واحمد واسحق

حدیث کی ہم سے حسن بن علی خلال نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون اور عبداللہ بن نمیر نے سفیان سے اُنہوں نے سلمہ بن کہیل سے اُنہوں نے سوید بن غفلہ سے کہ نکلا میں ساتھ زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے یعنی حج کو تو پایا میں نے ایک کوڑا کہا ابن نمیر نے اپنی حدیث میں کہ سو اُٹھا لیا میں نے اُسکو سو کہا اُن دونوں نے کہ چھوڑ دے اُسکو میں نے کہا میں نہیں چھوڑونگا اُسکو تاکہ کھا ویں اُسکو درندے البتہ لونگا میں اُسکو اور نفع اُٹھاؤنگا میں ساتھ اُسکے سو آیا میں پاس ابی بن کعب کے سو پوچھا میں نے اُنسے اُسکو اور بیان کی میں نے وہ بات سو کہا اُنہوں نے کہ اچھا کیا تو نے پایا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک ہمیانی کہ اُسمیں سو دینار تھے سو میں اُسکو آپ کے پاس لایا سو آپ نے فرمایا کہ تعریف کر اُسکی ایک برس یعنی مشہور کر اُسکو لوگوں میں سو مشہور کیا میں نے اُسکو ایک برس سو نہ پایا میں نے کسیکو کہ پہچانتا اُسکو پھر لایا میں اُسکو آپ کے پاس سو فرمایا کہ مشہور کر اُسکو لوگوں میں ایک برس سو مشہور کیا میں نے اُسکو ایک برس اور پھر لایا میں اُسکو آپ کے پاس سو فرمایا کہ مشہور کر اُسکو لوگوں میں ایک برس اور فرمایا پہچان رکھ گنتی اُنکی اور برتن یعنی ظرف کہ جسمیں وہ دینار رکھے ہیں جیسے تھیلی ہوں خواہ کپڑے میں اور پہچان رکھ سربند اُنکا پھر اگر آوے کوئی تلاش کرنے والا اُسکا اور خبر دے تجکو ساتھ گنتی اُنکی کے اور ظرف کے اور سربند کے تو دفع کر اُنکو طرف اُسکے اور اگر نہ آوے مالک اُنکا تو تو فائدہ اُٹھا ساتھ اُنکے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن جعفر نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے اُنہوں نے یزید مولی منبعث سے اُنہوں نے زید بن خالد جہنی سے کہ ایک شخص نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احوال پڑی چیز کا سو فرمایا آپ نے کہ مشہور کر اُسکو لوگوں میں ایک برس پھر پہچان رکھ سربند اُسکا اور ظرف اُسکا پھر خرچ کر اُسکو سو اگر آوے مالک اُسکا تو دیدے اُسکو سو اُسنے عرض کی کہ یا حضرت پس گم ہوئی بکری کا کیا حکم ہے سو فرمایا کہ پکڑ لے اُسکو پس سوا اسکے نہیں کہ وہ تیرے واسطے ہے یا واسطے بھائی تیرے کے یا واسطے بھیڑیے کے سو کہا اُسنے کہ یا حضرت پس گم ہوئے اونٹ کا کیا حکم ہے یعنی اگر کسی اونٹ کا مالک معلوم نہو تو اُسکو پکڑنا درست ہے یا نہیں وہ پس غضبناک ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ سرخ ہوگئے دونوں رخسارے آپ کے یا سرخ ہوگیا چہرہ آپکا سو فرمایا کہ کیا کام ہے تجھے اُس سے چھوڑ دے اُسکو پھرنے دے اُسکے لینے کی حاجت نہیں کہ وہ ضایع نہیں ہونے کا کہ اُسکے ساتھ مشک اور موزے اُسکے ہیں یہانتک کہ ملے اپنے مالک سے

اور اس باب میں ابی بن کعب اور عبداللہ بن عمرو اور جارود بن معلی اور عیاض بن حمار اور جریر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے زید بن خالد کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ سے مروی ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے حضرت کے صحابہ وغیرہ سے اجازت دی ہے اُنہوں نے لقطہ اُٹھانے کی جو ایک برس تک مشہور کرے اُسکو لوگوں میں ایک برس میں [illegible] پھر نہ پاوے مالک اُسکے کو تو جائز ہے اُسکو یہ کہ نفع اُٹھاوے ساتھ اُسکے اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا

اعلم کہ تفسیر اسمہ میں لکھا ہے کہ اختلاف ہے علما کو [illegible] اور کہتے ہیں کہ اُسکا دینا واجب ہے [illegible] اور شافعی اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ دینا اُسکا جائز ہے بغیر گواہوں کے [illegible] اور مشہور کرے بازاروں اور مسجدوں اور تمام مجمعوں میں

وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم یعرفها سنة فان جاء صاحبها والا تصدق بها وهو قول سفیان الثوری وعبد الله بن المبارک وهو قول اهل الکوفة لم یروا لصاحب اللقطة ان ینتفع بها اذا کان غنیا وقال الشافعی ینتفع بها وان کان غنیا لان ابی بن کعب اصاب علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم صرة فیها مائة دینار فامره النبی صلی الله علیه وسلم ان یعرفها ثم ینتفع بها وکان ابی کثیر المال من میاسیر اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فامره النبی صلی الله علیه وسلم ان یعرفها فلم یجد من یعرفها فامره النبی صلی الله علیه وسلم ان یاکلها فلو کانت اللقطة لم تحل الا لمن تحل له الصدقة لم تحل لعلی بن ابی طالب لان علی بن ابی طالب اصاب دینارا علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فعرفه فلم یجد من یعرفه فامره النبی صلی الله علیه وسلم باکله وکان علی لا تحل له الصدقة وقد رخص بعض اهل العلم اذا کانت اللقطة یسیرا ان ینتفع بها ولا یعرفها وقال بعضهم اذا کان دون دینار یعرفها قدر جمعة وهو قول اسحق بن ابراهیم **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابو بکر الحنفی ثنا الضحاک بن عثمان ثنی سالم ابو النضر عن بسر بن سعید عن زید بن خالد الجهنی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سئل عن اللقطة فقال عرفها سنة فان اعترفت فادها والا فاعرف وعاءها وعفاصها ووکاءها وعددها ثم کلها فاذا جاء صاحبها فادها هذا الحدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه وقال احمد بن حنبل اصح شیء فی هذا الباب هذا الحدیث والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم رخصوا فی اللقطة اذا عرفها سنة فلم یجد من یعرفها ان ینتفع بها وهو قول الشافعی واحمد واسحق

اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ کہتے ہیں کہ مشہور کرے اسکو ایک برس تک پس اگر آوے مالک اسکا تو دیوے اسکو اور نہیں تو خیرات کرے اسکو بیچ راہ اللہ کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور عبد اللہ بن مبارک کا اور یہی ہے قول اہل کوفہ کا کہتے ہیں کہ اگر لقطہ اٹھانے والا مالدار ہو تو اس کو اس سے فائدہ اٹھانا درست نہیں اور امام شافعی کہتے ہیں کہ نفع اٹھاوے ساتھ اسکے اگرچہ غنی ہو اس واسطے کہ ابی بن کعب نے پائی ایک تھیلی بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اسمیں سو دینار تھے سو حکم فرمایا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ مشہور کرے اسکو لوگوں میں ایک سال پھر فائدہ اٹھاوے ساتھ اسکے اور تھے ابی بڑے مالدار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے سو حکم کیا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ مشہور کرے اسکو سو نہ پایا اُسنے مالک اسکا سو حکم کیا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھاوے اسکو پس اگر لقطہ نہ حلال ہوتا مگر واسطے اسکے کہ حلال ہوا واسطے اسکے صدقہ تو نہ حلال ہوتا واسطے علی بن ابی طالب کے اس واسطے کہ علی بن ابی طالب نے پایا ایک دینار بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مشہور کیا اسکو لوگوں میں پس نہ پایا اس شخص کو کہ پہچانے اسکو سو حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کھانے اسکے کے اور تھے علی کہ نہ حلال تھا واسطے انکے صدقہ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر لقطہ تھوڑی سی چیز ہو تو جائز ہے کہ نفع اٹھاوے ساتھ اسکے اور نہ مشہور کرے اسکو لوگوں میں اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر دینار سے کم ہو تو مشہور کرے اسکو مقدار ایک جمعہ کے اور یہی ہے قول اسحاق بن ابراہیم کا حدیث نقل کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابوبکر حنفی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ضحاک بن عثمان نے انہوں نے کہا حدیث کی مجھ سے سالم ابو النضر نے بسر بن سعید سے انہوں نے زید بن خالد سے کہا کہ پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لقطہ کے حکم سے سو فرمایا کہ مشہور کر اسکو لوگوں میں ایک برس تک پس اگر پہچانا جاوے یعنی کوئی اسکو پہچان لے تو دے اسکو نہیں اور نہیں تو پہچان رکھ ظرف اسکا اور سربند اسکا اور گنتی اسکی پھر کھا لے پس اگر آوے مالک اسکا تو دے اسکو یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس سند سے اور کہا احمد بن حنبل نے کہ زیادہ تر صحیح اس باب میں یہ حدیث ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ جب مشہور کرے لقطہ کو ایک سال تک پس نہ پاوے کسی کو جو پہچانے اسکو تو جائز ہے کہ فائدہ اٹھاوے ساتھ اسکے اور یہی ہے قول امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۴۲۹ [illegible] کہ پکارے جس کی کوئی چیز گری ہو تو وے [illegible] سال بھر تک [illegible] بیان کرنا قول شافعی [illegible] ابو حنیفہ کے نزدیک اسکی کوئی مدت معین نہیں جب تک کہ ظن غالب ہو کہ اسکے بعد کوئی طلب نہیں کرے گا [illegible] معلوم ہو [illegible] جنگل میں [illegible] درست نہیں اور یہی ہے مذہب امام شافعی اور مالک کا اور اسی طرح [illegible] امام ابو حنیفہ کے نزدیک درست ہے [illegible] ۲۵

باب ما جاء في الوقف **حدثنا** علي بن حجر نا اسمعيل بن ابراهيم عن ابن عون عن نافع عن ابن عمر قال اصاب عمر ارضا بخيبر فقال يا رسول الله اصبت مالا بخيبر لم اصب مالا قط انفس عندي منه فما تأمرني قال ان شئت حبست اصلها وتصدقت بها فتصدق بها عمر انها لا يباع اصلها ولا يوهب ولا يورث تصدق بها في الفقراء والقربى وفي الرقاب وفي سبيل الله وابن السبيل والضيف لا جناح على من وليها ان يأكل منها بالمعروف او يطعم صديقا غير متمول فيه قال فذكرته لمحمد بن سيرين فقال غير متأثل مالا قال ابن عون فحدثني به رجل آخر انه قرأها في قطعة اديم احمر غير متأثل مالا هذا حديث حسن صحيح قال اسمعيل وانا قرأتها عند ابن عبيد الله بن عمر فكان فيه غير متأثل مالا والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم لا نعلم بين المتقدمين منهم في ذلك اختلافا في اجازة وقف الارضين وغير ذلك **حدثنا** علي بن حجر نا اسمعيل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلث صدقة جارية وعلم ينتفع به وولد صالح يدعو له هذا حديث حسن صحيح

باب ما جاء في العجماء ان جرحها جبار **حدثنا** احمد بن منيع نا سفيان عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العجماء جرحها جبار والبئر جبار والمعدن جبار وفي الركاز الخمس

باب وقف کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن ابراہیم نے ابن عون سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہا عمر فاروق نے پائی غنیمت سے ایک زمین خیبر میں سو عمر نے کہا کہ یا حضرت پائی میں نے ایک زمین خیبر میں کہ نہیں پایا میں نے کوئی مال کبھی ایسا بہت نفیس جو بیش قیمت ہو نزدیک میرے اس زمین سے پس کیا حکم کرتے ہو تم مجھے یعنی میں چاہتا ہوں کہ مقرر کروں اسکو واسطے اللہ کے اور میں جانتا نہیں کہ کس طرح مقرر کروں سو آپ اسکا طریقہ بیان فرمائیے فرمایا کہ اگر چاہے تو وقف کر اصل زمین کو اور خیرات کر حاصل اسکے کو سو خیرات کیا اس زمین کو حضرت عمر نے اس شرط پر کہ نہ بیچی جاوے اصل اسکی اور نہ ہبہ کی جاوے اور نہ میراث کی جاوے اور خیرات کیا عمر نے حاصل اس کا فقیروں اور قرابتیوں اور غلاموں کے آزاد کرنے میں مثلاً مکاتب کو روپے دیئے کہ وہ روپیہ مالک کو دیکر آزاد ہو جاوے اور اللہ کی راہ میں اور بیچ مسافروں کے اور مہمانوں کے نہیں گناہ اس شخص پر کہ متولی ہو اس زمین کا یعنی تدبیر کرے اسکی اور بہبودی چاہے اصل اسکا مصارف مذکورہ میں یہ کہ کھاوے اسمیں سے موافق عرف کے یا کھلاوے اپنے دوست کو جبکہ مالدار نہ ہو اس حالت میں کہ نہ جمع کرنے والا ہو مال کو اسکے حاصل میں سے سو بیان کیا میں نے اسکو ابن سیرین سے ذکر کیا سو انہوں نے کہا کہ غیر متمول کے معنے یہ ہیں کہ نہ جمع کرنے والا ہو مال کا کہا ابن عون نے پس حدیث کی مجھکو ایک مرد نے کہ تحقیق انہوں نے پڑھا اسکو بیچ ایک ٹکڑے چمڑے سرخ کے غیر متأثل مالا اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسمعیل نے کہا کہ میں نے اسکو عبید اللہ بن عمر کے پاس پڑھا سو اسمیں بھی یہی لفظ تھا اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے حضرت کے اصحاب وغیرہ سے نہیں جانتے ہم درمیان پہلوں کے انمیں سے کچھ اختلاف بیچ جائز ہونے وقف زمین وغیرہ کے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن جعفر نے علاء بن عبد الرحمن سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آدمی مرجاتا ہے تو اسکا عمل بند ہو جاتا ہے مگر تین طرح کے عمل ہیں کہ موت کے بعد بھی انکا ثواب موقوف نہیں ہوتا ایک تو خیرات اور صدقہ جسکا فائدہ ہمیشہ جاری ہے دوسرے وہ علم جس سے فائدہ پاویں تیسرے نیک بخت بیٹا جو باپ کے واسطے دعا کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب اگر جانور کسی کو زخمی کرے تو وہ معاف ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانور کسی کو زخمی کر دے تو معاف ہے اور کنواں بھی معاف ہے اور کان بھی معاف ہے اور گاڑے ہوئے خزانہ میں پانچواں حصہ خدا کی راہ میں ہے

ف یہ حدیث دلیل ہے صحت وقف کی اور جمہور اسی پر ہیں سب مسلمانوں کا اور یہی مذہب ہے کہ وقف لازم ہے اور بیچنا اسکا درست نہیں اور اسمیں میراث جاری نہیں ہوتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وقف کرنے والے کو وقف سے نفع اٹھانا درست ہے اسلیے کہ حضرت نے متولی کے لیے کھانا اسکا مباح کیا اور وقف کرنے والا متولی ہو ۱۲

ف یعنی انکو حصے میں ملی تھی اسلیے کہ جب خیبر فتح ہوا تو وہاں کی زمینیں اور باغات مسلمانوں کے ہاتھ لگے اور انہوں نے انکو آپس میں تقسیم کیا ۱۲ ف یعنی جانور کے منہ یا دم سے یا پاؤں سے کوئی شخص مر جاوے یا کوئی چیز ضائع ہو جاوے تو اسکا بدلہ کچھ نہیں بشرطیکہ اسکے ساتھ کوئی مالک نہ ہو ورنہ اگر اسکے ساتھ مالک ہو تو اسکا تاوان آوے یہ ابو حنیفہ کے نزدیک اور امام شافعی کہتے ہیں کہ اگر دن میں کوئی جانور کھیت تلف کرے تو مالک پر تاوان نہیں اور اگر رات کو تلف کرے تو تاوان ہے کہ رات کو جانوروں کی نگہبانی مالک پر لازم ہے اور اسی طرح اگر کوئی شخص کان یا کنویں میں گر پڑے اور مر جاوے تو نہیں تاوان ہے کان کھودنے والے پر ۱۲ ع

وفی الباب عن جابر و عمرو بن عوف المزنی و عبادة بن الصامت حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابن شهاب عن سعید بن المسیب و ابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه **حدثنا** الانصاری نا معن قال قال مالک بن انس و تفسیر حدیث النبی صلی الله علیه وسلم العجماء جرحها جبار یقول هدر لا دیة فیه و معنی قوله العجماء جرحها جبار فسر ذلک بعض اهل العلم قالوا العجماء الدابة المنفلتة من صاحبها فما اصابت فی انفلاتها فلا غرم علی صاحبها والمعدن جبار یقول اذا احتفر الرجل معدنا فوقع فیه انسان فلا غرم علیه و کذلک البئر اذا احتفر الرجل للسبیل فوقع فیها انسان فلا غرم علی صاحبها و فی الرکاز الخمس والرکاز ما وجد من دفن اهل الجاهلیة فمن وجد رکازا ادی منه الخمس الی السلطان و ما بقی منه فهو له

باب ما ذکر فی احیاء ارض الموات **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الوهاب نا ایوب عن هشام بن عروة عن ابیه عن سعید بن زید عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من احیی ارضا میتة فهی له و لیس لعرق ظالم حق هذا حدیث حسن غریب **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الوهاب الثقفی عن ایوب عن هشام بن عروة عن وهب بن کیسان عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من احیی ارضا میتة فهی له هذا حدیث حسن صحیح و قد رواه بعضهم عن هشام بن عروة عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم و غیرهم و هو قول احمد و اسحق قالوا له ان یحیی الارض الموات بغیر اذن السلطان و قال بعضهم لیس له ان یحییها الا باذن السلطان والقول الاول اصح و فی الباب عن جابر و عمرو بن عوف المزنی جد کثیر و سمرة

اور اس باب میں جابر اور عمرو بن عوف اور عبادہ سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُنے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن شہاب سے اُنے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے انھوں نے ابی ہریرہ سے اُنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے حدیث کی ہم سے انصاری نے اُنے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا کہ کہا مالک بن انس نے کہ تفسیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول العجماء جرحها جبار کی یہ ہے کہ چار پایوں کا زخمی کر دینا معاف ہے نہیں دیت ہے بیچ اسکے اور بعض اہل علم نے یہ کہا ہے کہ عجماء وہ چارپایہ ہے جو چھوٹ جاوے۔ تب اپنے سے پس جو چیز کہ تلف کرے بیچ چھوٹنے اپنے کے تو اُسکے مالک پر کچھ تاوان نہیں اور کان بھی معاف ہے یعنی اگر کھودے کوئی شخص کان اور گر پڑے اسمیں کوئی انسان تو نہیں آتا اُسکے کھودنے والے پر تاوان اور اسیطرح جبکہ کنواں کھودے کوئی شخص اور گر پڑے اسمیں کوئی آدمی اور مر جاوے تو اُسکے کھودنے والے پر تاوان نہیں اور گڑے خزانہ میں پانچواں حصہ ہے پس رکاز وہ خزانہ ہے جو پایا جاوے اہل جاہلیت سے زمین میں سو جو شخص کہ پاوے دفینہ تو پہنچا دے اُس سے پانچواں حصہ طرف بادشاہ کے اور جو کچھ کہ باقی رہے اُس سے پس وہ اُسکی ملک ہے

باب خراب اور افتادہ زمین کا آباد کرنا **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنے کہا حدیث کی ہم سے عبد الوہاب نے اُنے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے ہشام بن عروہ سے اُنے اپنے باپ سے اُنے سعید بن زید سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ زندہ کرے زمین مردہ کو پس وہ واسطے اُسی کے ہے یعنی اُسکی ملک ہوگئی[1] اور نہیں واسطے رگ ظالم کے حق یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے ایوب سے اُنے ہشام بن عروہ سے اُنے وہب بن کیسان سے اُنے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ زندہ کرے زمین مردہ کو پس وہ واسطے اُسی کے ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا ہے اسکو بعض نے ہشام بن عروہ سے اُنے اپنے باپ سے اُنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور یہ کہتے ہیں کہ جائز ہے اسکو یہ کہ آباد کرے زمین مردہ کو بغیر اذن بادشاہ کے اور بعضے کہتے ہیں کہ نہیں جائز ہے اسکو یہ کہ زندہ کرے اُسکو بغیر اذن بادشاہ کے۔ اور یہ پہلا قول زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں جابر اور عمرو بن عوف مزنی جو دادا ہے کثیر کا اور سمرہ سے بھی روایت ہے

---

[1] یعنی جو شخص کہ زندہ کرے اور آباد کرے ویران کو پس وہ ملک اُسکی ہے بشرطیکہ مسلمان کی ملک نہ ہو اور نہ متعلق ہو ساتھ کاموں مصالح شہر کے جیسے گورستان یا وہاں مینڈھے چرتے ہیں یا دھوبی کپڑے دھوتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک امام کا اذن ہونا شرط ہے اور امام شافعی اور احمد اور صاحبین کے نزدیک شرط نہیں ہے اگر کوئی شخص کھیتی کرے یا درخت لگا دے بیچ میں آباد کیے تو وہ بسبب اُسکے مستحق اس زمین کا نہیں ہوتا

حدثنا ابو موسى محمد بن المثنى قال سألت ابا الوليد الطيالسي عن قوله وليس لعرق ظالم حق فقال العرق الظالم الغاصب الذي يأخذ ما ليس له قلت هو الرجل الذي يغرس في ارض غيره قال هو ذلك

باب ما جاء في القطائع

قلت لقتيبة بن سعيد حدثكم محمد بن يحيى بن قيس المأربي قال اخبرني ابي عن ثمامة بن شراحيل عن سمي بن قيس عن سمير عن ابيض بن حمال انه وفد الى رسول الله صلى الله عليه وسلم استقطعه الملح فقطع له فلما ان ولى قال رجل من المجلس اتدري ما قطعت له انما قطعت له الماء العد قال فانتزعه منه قال وسأله عن ما يحمى من الاراك قال ما لم تنله خفاف الابل فاقر به قتيبة وقال نعم **حدثنا** محمد بن يحيى بن ابي عمر ثنا محمد بن يحيى بن قيس المأربي نحوه وفي الباب عن وائل واسماء ابنة ابي بكر حديث ابيض بن حمال حديث حسن غريب والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في القطائع يرون جائزا ان يقطع الامام لمن رأى ذلك **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا ابو داود الطيالسي ثنا شعبة عن سماك قال سمعت علقمة بن وائل يحدث عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم اقطعه ارضا بحضرموت قال محمود وثنا النضر عن شعبة وزاد فيه وبعث معه معاوية ليقطعها اياه هذا حديث حسن صحيح

باب ما جاء في فضل الغرس

حدثنا قتيبة ثنا ابو عوانة عن قتادة عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من مسلم يغرس غرسا او يزرع زرعا فيأكل منه انسان او طير او بهيمة الا كانت له صدقة وفي الباب عن ابي ايوب وام مبشر وجابر وزيد بن خالد حديث انس حديث حسن صحيح

باب ما جاء في المزارعة

حدیث کی ہم سے ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ نے کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے ابو ولید طیالسی کو قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہیں واسطے رگ ظالم کے حق سو کہا انہوں نے کہ رگ ظالم غاصب ہے کہ چھین لے وہ چیز کہ نہیں ہے اسکی میں نے کہا وہ وہ شخص ہے کہ درخت لگا وے بیچ زمین غیر کی کے کہا انہوں نے وہی ہے **باب** جاگیر دینے کا بیان میں نے قتیبہ بن سعید سے کہا کہ کیا حدیث کی تم سے محمد بن یحییٰ بن قیس نے انہوں نے کہا خبر دی مجھکو باپ میرے نے ثمامہ بن شرحبیل سے انہوں نے سمی بن قیس سے انہوں نے سمیر سے انہوں نے ابیض بن حمال سے کہ گیا وہ پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سوال میں کہ طلب کرتا تھا آپ سے کہ جاگیر دیں اسکو کان نمک کی سو جاگیر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کان نمک کی سو جبکہ پیٹھ پھیری اسنے تو کہا ایک مرد نے مجلس سے کیا آپ جانتے ہیں کیا جاگیر دی آپ نے اسکو سوا اسکے نہیں کہ دیا آپ نے اسکو پانی طیار یعنی جو ہمیشہ بند نہو سو نکال لیا آپ نے اسکو ان سے کہا اور پوچھا انہوں نے آپ کو اس سے کہ گھیری جاوے زمین پیلو کی سے فرمایا جب تک کہ نہ پہنچیں اس کو پاؤں اونٹوں کے سو اقرار کیا ساتھ اسکے قتیبہ نے اور کہا ہاں **حدیث** کی ہم سے محمد بن یحییٰ بن ابی عمر نے انہوں نے کہ حدیث کی ہم سے محمد بن یحییٰ بن قیس نے مثل اسکے اور اس باب میں وائل اور اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے اور حدیث ابیض کی حسن ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحاب وغیرہم سے بیچ جاگیر زمین کے کہتے ہیں جائز ہے امام کو یہ کہ مقرر کرے جاگیر واسطے اس شخص کے کہ دیکھے لائق اس کے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد طیالسی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے سماک سے انہوں نے کہا سنا میں نے علقمہ بن وائل سے حدیث بیان کرتے تھے اپنے باپ سے کہ تحقیق جاگیر دی انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زمین بیچ شہر حضرموت کے کہا محمود نے اور حدیث کی ہم سے نضر نے شعبہ سے اور زیادہ کیا اسمیں یہ کہ بھیجا آپ نے ساتھ اسکے معاویہ کو تاکہ جاگیر دیوے وہ زمین اسکو یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** درخت لگانے کی فضیلت کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے انہوں نے روایت کی انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں کوئی مسلمان کہ لگاوے درخت یا بووے کھیتی سو کھاوے اس میں سے کوئی آدمی یا پرند یا چارپایہ مگر کہ ہوتی ہے واسطے اسکے خیرات اور اس باب میں ابو ایوب اور ام مبشر اور جابر اور زید بن خالد سے بھی روایت ہے اور انس کی حدیث حسن صحیح ہے

باب مزارعت کا بیان

ماء عد یعنی وہ پانی جو ہمیشہ رہے [illegible] سو [illegible] ماند کان کے ہے کہ حاصل ہوتا ہے اس سے نمک ساتھ محنت [illegible] کے جب جانا کہ وہ تیار ہے بغیر محنت کے [illegible] سو اسکے پھیر [illegible] ساتھ سب لوگوں کا حق متعلق ہے پس مصلحت اسکے پھیرنے میں [illegible] معلوم ہوا کہ [illegible] لوگوں کا [illegible] فائدہ حاصل ہو اور جبکہ بلا محنت ان سے فائدہ ہو تو اسکا جاگیر دینا جائز نہیں [illegible] اور اس سے معلوم ہوا کہ حاکم کو اپنے حکم سے رجوع کرنا درست ہے جبکہ حق اسکے خلاف ہو

حدثنا اسحق بن منصور ثنا يحيى بن سعيد عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم عامل اهل خيبر بشطر ما يخرج منها من ثمر او زرع وفي الباب عن انس وابن عباس وزيد بن ثابت وجابر هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم لم يروا بالمزارعة باسا على النصف والثلث والربع واختار بعضهم ان يكون البذر من رب الارض وهو قول احمد واسحق وكره بعض اهل العلم المزارعة بالثلث والربع ولم يروا بمساقاة النخيل بالثلث والربع باسا وهو قول مالك بن انس والشافعي ولم ير بعضهم ان يصح شئ من المزارعة الا ان تستاجر الارض بالذهب والفضة **باب حدثنا** هناد ثنا ابو بكر بن عياش عن ابي حصين عن مجاهد عن رافع بن خديج قال نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن امر كان لنا نافعا اذا كانت لاحدنا ارض ان يعطيها ببعض خرجها او بدراهم وقال اذا كانت لاحدكم ارض فليمنحها اخاه او ليزرعها **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا الفضل بن موسى الشيباني ثنا شريك عن شعبة عن عمرو بن دينار عن طاوس عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يحرم المزارعة ولكن امر ان يرفق بعضهم ببعض هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن زيد بن ثابت حديث رافع حديث فيه اضطراب يروى هذا الحديث عن رافع بن خديج عن عمومته ويروى عنه عن ظهير بن رافع وهو احد عمومته وقد روى هذا الحديث عنه على روايات مختلفة بسم الله الرحمن الرحيم

ابواب الديات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب ما جاء في الدية كم هي من الابل

حدیث کی ہم سے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے روایت کی نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاملہ کیا اہل خیبر سے ساتھ نصف اس چیز کے کہ نکلے اس سے میوے یا کھیتی سے یعنی انمیں محنت وہ کریں اور جو پیدا ہو آدھا انکا اور آدھا آپ کا۔ اور اس باب میں انس اور ابن عباس اور زید بن ثابت اور جابر سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ آدھی اور تہائی اور چوتھائی پیداوار پر کھیتی کرانی درست ہے۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ تخم زمین والے کا ہو اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور بعضے کہتے ہیں کہ تہائی اور چوتھائی حصے پر زراعت کرانی مکروہ ہے اور مساقات تہائی اور چوتھائی سے بھی جائز ہے۔ یہ قول مالک بن انس اور شافعی کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مزارعت کسی طرح درست نہیں مگر یہ کہ کرایہ زمین بدلے چاندی اور سونے کے **باب** حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے ابی حصین سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے رافع بن خدیج سے کہا کہ منع فرمایا ہمکو نبی صلعم نے ایک امر سے کہ تھا وہ ہمارے لیے نفع دینے والا جبکہ ہوتی واسطے ایک ہمارے کے زمین تو دیتا اسکو ساتھ بعض پیداوار اسکی کے یا بدلے درہموں کے اور فرمایا جبکہ ہو واسطے ایک تمہارے کے زمین تو چاہیے کہ کھیتی کرے اس میں خود یا دیوے اپنے بھائی کو عاریت حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسیٰ شیبانی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حرام کیا مزارعت کو لیکن حکم کیا یہ کہ احسان کریں بعض انکا ساتھ بعض کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں زید بن ثابت سے بھی روایت ہے اور رافع کی حدیث میں اضطراب ہے روایت کی گئی ہے یہ حدیث رافع بن خدیج سے انہوں نے اپنے چچوں میں سے اور روایت کی گئی ہے انکی ظہیر بن رافع سے اور وہ ایک چچاؤں میں سے ہے۔ اور یہ حدیث اس سے مختلف طریقوں پر مروی ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم ابواب الدیات بیان میں دیتوں کے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں یعنی بطریق رفع

باب دیت میں کتنے اونٹ دینے لازم آتے ہیں۔

۱؎ مزارعت یہ ہے کہ کسی کو زمین دے کہ اس میں زراعت بووے جو اس میں پیدا ہو آپس میں بانٹ لیں آدھو آدھ یا تہائی چوتھائی وغیرہ اور یہ مزارعت سب علما کے نزدیک درست ہے سوائے ابوحنیفہ کے مگر فتوی حنفیہ کے نزدیک بھی جواز پر ہے اور امام کا قول متروک ہے۔ اور مساقات اسکو کہتے ہیں کہ اپنے درخت کسی کو دے اور یہ کہہ سکے کہ انکو پانی دیا کرو اور اصلاح کیا کرو اور میوہ جو حاصل ہوگا اسکو آپس میں بانٹ لینگے آدھو آدھ یا تہائی یا چوتھائی وغیرہ ذلک۔ پس مساقات درختوں میں ہوتی ہے اور زراعت زمین میں ہوتی ہے اور مساقات کھجوروں کی ساتھ تہائی اور چوتھائی کے درست ہے یہی ہے قول مالک و شافعی کا۔

حدثنا علي بن سعيد الكندي الكوفي نا ابن ابي زائدة عن الحجاج عن زيد بن جبير عن خشف بن مالك قال سمعت ابن مسعود قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في دية الخطاء عشرين ابنة مخاض وعشرين بني مخاض ذكورا وعشرين بنت لبون وعشرين جذعة وعشرين حقة **حدثنا** ابو هشام الرفاعي نا ابن ابي زائدة وابو خالد الاحمر عن الحجاج بن ارطاة نحوه وفي الباب عن عبد الله بن عمرو حديث ابن مسعود لا نعرفه مرفوعا الا من هذا الوجه وقد روي عن عبد الله موقوفا وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا وهو قول احمد واسحق وقد اجمع اهل العلم على ان الدية تؤخذ في ثلث سنين في كل سنة ثلث الدية ورأوا ان دية الخطاء على العاقلة ورأى بعضهم ان العاقلة قرابة الرجل من قبل ابيه وهو قول مالك والشافعي وقال بعضهم انما الدية على الرجال دون النساء والصبيان من العصبة يحمل كل رجل منهم ربع دينار وقد قال بعضهم الى نصف دينار فان تمت الدية والا نظر الى اقرب القبائل منهم فالزموا ذلك **حدثنا** احمد بن سعيد الدارمي نا حبان نا محمد بن راشد نا سليمان بن موسى عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من قتل متعمدا دفع الى اولياء المقتول

حدیث کی ہم سے علی بن سعید کندی کوفی نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی زائدہ نے حجاج سے انہوں نے زید بن جبیر سے اُنہوں نے خشف بن مالک سے اُنہوں نے کہا سنا میں نے ابن مسعود سے کہا کہ حکم فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ دیتِ خطا کے بیس اونٹنیاں کہ دوسرے برس میں لگی ہوں اور بیس اونٹ کہ دوسرے برس میں لگے ہوں اور بیس اونٹنیاں کہ تیسرے برس میں لگی ہوں اور بیس اونٹنیاں کہ پانچویں برس میں لگی ہوں اور بیس اونٹنیاں کہ چوتھے سال میں لگی ہوں **حدیث کی** ہم سے ابوہشام رفاعی نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی زائدہ اور ابو خالد احمر نے حجاج بن ارطاۃ سے مثل اُسکے اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور ابن مسعود کی حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مرفوع مگر اسی وجہ سے اور تحقیق روایت کی گئی عبداللہ سے موقوفاً اور گئے ہیں بعض اہل علم اسی طرف اور یہی ہے قول احمد و اسحاق کا اور تحقیق اجماع کیا ہے اہل علم نے اس پر کہ دیت لیجاوے تین برسوں میں ہر سال میں تہائی دیت کی اور کہتے ہیں کہ دیت خطا کی عاقلہ پر ہے سو بعضے کہتے ہیں کہ عاقلہ قرابتی مرد کے ہیں باپ کی طرف سے اور یہ قول مالک اور شافعی کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سوا اسکے نہیں کہ دیت فقط مردوں پر ہے نہ عورتوں اور بچوں پر عصبات سے اوٹھایا جاوے ہر مرد انہیں سے چوتھائی دینار کی اور بعضے کہتے ہیں کہ آدھے دینار تک اور اگر پوری ہو جاوے دیت تو فبہا اور نہیں تو نظر کیجاوے طرف زیادہ قریب قبیلوں کے اُنہیں سے پس دیت لی جاوے ان سے **حدیث کی** ہم سے احمد بن سعید دارمی نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے حبان نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن راشد نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سلیمان بن موسیٰ نے اُنہوں نے روایت کی عمرو بن شعیب سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے اپنے دادا سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قتل کرے کسی کو جان بوجھ کر حوالہ کیا جاوے وہ وارثوں مقتول کے

ف دیت اُس مال کو کہتے ہیں کہ دیا جاتا ہو بسبب قتل کرنے نفس کے یا قطع کرنے کسی کے عضو کے اور دیت دو طرح کی ہوتی ہے مغلظہ اور مخففہ مغلظہ یہ ہے کہ سو اونٹنیاں ہوں چار قسم کی پچیس بنت مخاض اور پچیس بنت لبون اور پچیس حقہ اور پچیس جذعہ یہ قول امام ابوحنیفہ و ابویوسف کا ہے اور امام شافعی اور محمد کے نزدیک تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس ثنیہ کہ سب حاملہ ہوں اور یہ دیت قتل شبہ عمد میں آتی ہے اور دیت مخففہ یہ ہے کہ ہزار دینار ہے یا دس ہزار درہم یا سو اونٹ ہے پانچ طرح کے بیس ابن مخاض اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ یہ دیت لازم آتی ہے قتل خطا میں اور جاری مجری خطا میں اور قتل بسبب میں [illegible] قتل کی قسمیں پانچ ہیں قتل عمد و شبہ عمد و خطا و جاری مجری خطا اور قتل بسبب قتل عمد یہ ہے کہ ارادہ سے قتل کرے ایسی چیز سے کہ جدا کرتے اعضا کو جیسے کوئی ہتھیار یا آگ یا تیز لکڑی [illegible] سے [illegible] قصاص [illegible] دیت [illegible] اور خطا یہ ہے کہ ایک شخص کو تیر مارے شکار گمان کر کے [illegible] دیت [illegible] عاقلہ پر اور جاری مجری خطا کی یہ ہے کہ [illegible] سوتا ہو اور گر پڑے کسی پر اور [illegible] مار ڈالے تو اس میں بھی دیت آتی ہے عاقلہ پر [illegible] ایک شخص [illegible] کنواں کھودے [illegible] کوئی اس میں گر کر مر گیا سو اس میں دیت آتی ہے [illegible] اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دیت [illegible] سب کا اتفاق ہے لیکن امام شافعی کے نزدیک بیس ابن لبون کی جگہ [illegible] بیس ابن مخاض [illegible] برس کے [illegible] مالک [illegible] اور بعد مشیں [illegible] کا اشعار صاحب تقریب التہذیب نے دوسرے [illegible] مالک کی توثیق نسائی نے کی ہے

فان شاؤا قتلوا وان شاؤا اخذوا الدية وهي ثلثون حقة وثلثون جذعة واربعون خلفة وما صالحوا عليه فهو لهم وذلك لتشديد العقل حديث عبد الله بن عمرو حديث حسن غريب **باب** ما جاء في الدية كم هي من الدراهم **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن هانئ ثنا محمد بن مسلم هو الطائفي عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه جعل الدية اثنا عشر الفا **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمن المخزومي ثنا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عن ابن عباس وفي حديث ابن عيينة كلام اكثر من هذا ولا نعلم احدا يذكر هذا الحديث عن ابن عباس غير محمد بن مسلم والعمل على هذا الحديث عند بعض اهل العلم وهو قول احمد واسحق ورأى بعض اهل العلم الدية عشرة الاف وهو قول سفيان الثوري واهل الكوفة وقال الشافعي لا اعرف الدية الا من الابل وهي مائة من الابل **باب** ما جاء في الموضحة **حدثنا** حميد بن مسعدة ثنا يزيد بن زريع ثنا حسين المعلم عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم قال في المواضح خمس خمس هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم وهو قول سفيان الثوري والشافعي واحمد واسحق ان في الموضحة خمسا من الابل **باب** ما جاء في دية الاصابع **حدثنا** ابو عمار ثنا الفضل بن موسى عن الحسين بن واقد عن يزيد النحوي عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم دية اصابع اليدين والرجلين سواء عشرة من الابل لكل اصبع وفي الباب عن ابي موسى وعبد الله بن عمرو حديث ابن عباس حديث حسن صحيح غريب والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وبه يقول سفيان الثوري والشافعي واحمد واسحق

پس اگر چاہیں تو مار ڈالیں اور اگر چاہیں تو لیویں دیت اور دیت یہ ہے تیس اونٹنیاں کہ چوتھے برس میں لگی ہوں اور تیس اونٹنیاں کہ پانچویں برس میں لگی ہوں اور چالیس اونٹنیاں کہ حاملہ ہوں اور جس چیز پر صلح کر لیں پس وہ واسطے اُن وارثوں کے ہے اصل دیت کہ مقتول کے وارثوں کا حق ہے یہ دو چند کی گئی اور اگر صلح کریں وارث اُس سے کم پر تو وہی واجب ہوگا اور یہ واسطے سخت ہونے دیت کے ہے حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن غریب ہے **باب** دیت میں درہم کتنے دینے لازم آتے ہیں **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے معاذ بن ہانی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن مسلم طائفی نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ مقرر کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیت بارہ ہزار درہم **حدیث** کی ہم سے سعید بن عبدالرحمن مخزومی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور نہیں ذکر کیا اس میں واسطہ ابن عباس کا اور ابن عیینہ کی حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے اور ہم نہیں جانتے ہم کسی کو کہ ذکر کرتا ہو یہ حدیث ابن عباس سے سوائے محمد بن مسلم کے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ دیت دس ہزار درہم ہے اور یہی قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور کہا شافعی نے کہ نہیں جانتا میں دیت کو مگر اونٹوں سے اور وہ سو اونٹ ہیں **باب** ان زخموں کی دیت کا بیان جن میں ہڈی کھل جاوے **حدیث** کی ہم سے حمید بن مسعدہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے حسین معلم نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے اپنے دادا سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا دیت کا ایسے زخموں میں کہ کھل جاوے ہڈی پانچ پانچ اونٹ ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور یہی ہے قول ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ ایسے زخم کے پانچ اونٹ ہیں **باب** انگلیوں کی دیت کا بیان **حدیث** کی ہم سے ابو عمار نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسی نے حسین بن واقد سے انہوں نے یزید نحوی سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ دیت انگلیاں دونوں ہاتھوں اور پاؤں کی برابر ہے دس دس اونٹ ہر انگلی کے اور اس باب میں ابی موسی اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حدیث حسن صحیح غریب ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق

۱؎ یہ مذہب امام شافعی اور احمد کا ہے اور امام ابو حنیفہ وغیرہ کے نزدیک سو اونٹ چار قسم سے ہیں پچیس اونٹ [illegible] اور پچیس [illegible] سہ سالہ اور پچیس چہار سالہ ۱۲ منہ ۲؎ اور یہی ہے قول امام شافعی کا اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ دیت دس ہزار درہم ہیں ۱۲ منہ ۳؎ اور امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور شافعی کے ایک [illegible] دیت میں سو اونٹوں سے کچھ درست نہیں [illegible] ۱۲ منہ ۴؎ [illegible]

حدثنا محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ومحمد بن جعفر قالا ثنا شعبة عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال هذه وهذه سواء یعنی الخنصر والابهام هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی العفو **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله ابن المبارك ثنا یونس بن ابی اسحق ثنا ابو السفر قال دق رجل من قریش سن رجل من الانصار فاستعدی علیه معاویة فقال لمعاویة یا امیر المؤمنین ان هذا دق سنی قال معاویة انا سنرضیك والح الآخر علی معاویة فابرمه فقال له معاویة شانك بصاحبك وابو الدرداء جالس عنده فقال ابو الدرداء سمعت رسول الله صلے اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل یصاب بشیء فی جسده فیتصدق به الا رفعه الله به درجة وحط عنه به خطیئة فقال الانصاری انت سمعته من رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال سمعته اذنای ووعاه قلبی قال فانی اذرها له قال معاویة لا جرم لا اخیبك فامر له بمال هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه ولا اعرف لابی السفر سماعا عن ابی الدرداء وابو السفر اسمه سعید بن احمد ویقال ابن یحمد الثوری **باب** ما جاء فیمن رضخ راسه بصخرة **حدثنا** علی ابن حجر ثنا یزید بن هارون ثنا همام عن قتادة عن انس قال خرجت جاریة علیها اوضاح فاخذها یهودی فرضخ راسها واخذ ما علیها من الحلی قال فادركت وبها رمق فاتی بها النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال من قتلك أفلان فقالت براسها لا قال ففلان حتی سمی الیهودی فقالت براسها نعم قال فاخذ فاعترف فامر به رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فرضخ راسه بین حجرین هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم وهو قول احمد واسحاق وقال بعض اهل العلم لا قود الا بالسیف

حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید اور محمد بن جعفر نے اِن دونوں نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے قتادہ سے اُنے عکرمہ سے اُنے ابن عباس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا برابر ہیں دیت میں یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** بیچ معاف کرنیکے **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد نے اُنے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن مبارک نے اُنے کہا حدیث کی ہم سے یونس بن ابی اسحاق نے اُنے کہا حدیث کی ہم سے ابو السفر نے کہا کہ توڑا ایک شخص قریشی نے دانت ایک مرد انصاری کا سو استغاثہ کیا اُسنے معاویہ سے کہ وہ خلیفہ تھے سو کہا اُسنے معاویہ سے کہ اے امیر المؤمنین اس قریشی شخص نے توڑا دانت میرا سو معاویہ نے کہا کہ تحقیق ہم تجھکو راضی کرینگے اور تقاضا کیا دوسرے نے معاویہ پر اور عاجز کیا اُسکو سو معاویہ نے اُس سے کہا کہ کام تیرا اپنے دوست کے ساتھ ہے یعنی جسطرح چاہے اُسکے ساتھ کر اور ابو درداء بیٹھے ہوئے تھے سو کہا ابو درداء نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں کوئی شخص کہ زخمی کیا گیا کچھ بدن اپنے کے پھر معاف کیا زخمی کرنیوالے سے یعنی بدلہ نہ لیا اور بخشدیا اُسکو اور صبر کیا مگر کہ بلند کرتا ہے اللہ اُسکا اس سبب سے ایک درجہ اور دور کرتا ہے اُس سے ایک گناہ [illegible] نے کہا کیا تو نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تب کہ آپ نے فرمایا ابو درداء نے کہا سنا اسکو دونوں کانوں میرے نے اور یاد رکھا اُسکو دل میرے نے انصاری نے کہا کہ پس تحقیق میں معاف کرتا ہوں اُسکو کہا معاویہ نے ہم تجھکو محروم نہ رکھینگے سو حکم کیا واسطے اُسکے کچھ مال کا یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور نہیں پہچانتے ہم واسطے ابی سفر کے سماع ابی درداء سے اور ابو سفر کا نام سعید بن احمد ابن یحمد ثوری ہے **باب** جسکا سر پتھر سے کچلا جاوے اُسکے قاتل کی کیا سزا ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے اُنے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے اُنے کہا حدیث کی ہم سے ہمام نے قتادہ سے اُنے انس سے کہ نکلی ایک لڑکی اور اُسکے پاس زیور تھا چاندی کا سو پکڑا اُسکو ایک یہودی نے اور کچلا سر اُسکا اور لے لیا زیور اُسکا کہا انس نے پائی گئی وہ لڑکی اس حال میں کہ اُسمیں تھوڑی سی جان باقی تھی سو لائے اُسکو پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا حضرت نے کہ کسنے قتل کیا ہے تجھکو کیا فلانے نے سو اشارہ کیا اُسنے اپنے سر سے کہ نہیں کہا پس فلانے نے اور فلانے نے یہانتک کہ نام لیا آپ نے یہودی کا سو اشارہ کیا اُسنے اپنے سر سے کہ ہاں اسی نے مجھکو قتل کیا ہے سو پکڑا گیا وہ سو اقرار کیا اُسنے سو حکم کیا ساتھ اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سو کچلا گیا سر اُسکا درمیان دو پتھروں کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض اہل علم نے کہ نہیں قصاص مگر ساتھ تلوار کے

[illegible] امام [illegible] یہ حدیث [illegible] کہ مرد قتل کیا جاوے اسی طور سے جیسے قتل کیا تھا اور عورت بدلے مرد کے اور یہی [illegible]
[illegible] پتھر سے قتل کرنا ساتھ تیز ہتھیار کے [illegible] قتل غالب موجب قصاص ہے اور یہی قول ہے تینوں اماموں کا اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک
قصاص میں [illegible] اور یہی ہے قول جمہور کا اور امام مالک کہتے ہیں [illegible]

[illegible] قصاص [illegible] کیا جاوے [illegible] اسکو قتل کیا جاوے [illegible]

باب ما جاء في تشديد قتل المؤمن **حدثنا** ابو سلمة يحيى بن خلف ومحمد بن عبد الله بن بزيع قالا ثنا ابن ابي عدي عن شعبة عن يعلى بن عطاء عن ابيه عن عبد الله بن عمرو ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لزوال الدنيا اهون على الله من قتل رجل مسلم **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن يعلى بن عطاء عن ابيه عن عبد الله بن عمرو نحوه ولم يرفعه وهذا اصح من حديث ابن ابي عدي وفي الباب عن سعد وابن عباس وابي سعيد وابي هريرة وعقبة بن عامر وبريدة حديث عبد الله بن عمرو هكذا رواه ابن ابي عدي عن شعبة عن يعلى بن عطاء فلم يرفعه وهكذا روى سفيان الثوري عن يعلى بن عطاء موقوفا وهذا اصح من الحديث المرفوع

باب الحكم في الدماء **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا وهب بن جرير ثنا شعبة عن الاعمش عن ابي وائل عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول ما يحكم بين العباد في الدماء حديث عبد الله حديث حسن صحيح هكذا روى غير واحد عن الاعمش مرفوعا وروى بعضهم عن الاعمش ولم يرفعه **حدثنا** ابو كريب ثنا وكيع عن الاعمش عن ابي وائل عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول ما يحكم بين العباد في الدماء **حدثنا** ابو كريب ثنا وكيع عن الاعمش عن ابي وائل عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول ما يقضى بين العباد في الدماء **حدثنا** الحسين بن حريث ثنا الفضل بن موسى عن الحسين بن واقد عن يزيد الرقاشي ثنا ابو الحكم البجلي قال سمعت ابا سعيد الخدري وابا هريرة يذكران عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو ان اهل السماء واهل الارض اشتركوا في دم مؤمن لاكبهم الله في النار هذا حديث غريب

باب ما جاء في الرجل يقتل ابنه يقاد منه ام لا **حدثنا** علي بن حجر ثنا اسمعيل بن عياش ثنا المثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن سراقة بن مالك قال حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقيد الاب من ابنه ولا يقيد الابن من ابيه

باب مسلمان کے قتل کرنے کو بڑا گناہ ہے حدیث کی ہم سے ابو سلمہ یحییٰ بن خلف اور محمد بن عبد اللہ بن بزیع نے ان دونوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے شعبہ سے انہوں نے یعلیٰ سے انہوں نے اپنے باپ عطا سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ جاتا رہنا تمام دنیا کا بہت آسان ہے نزدیک اللہ کے قتل کرنے مرد مسلمان سے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے یعلیٰ بن عطاء سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے مانند اسکے اور نہیں مرفوع کیا اسکو اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث ابن ابی عدی سے اور اس باب میں سعد اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور عقبہ بن عامر اور بریدہ سے بھی روایت ہے اور حدیث عبد اللہ بن عمرو کو روایت کیا ابن ابی عدی نے شعبہ سے انہوں نے یعلیٰ بن عطاء سے اور نہیں مرفوع کیا اسکو اور اسیطرح روایت کی سفیان ثوری نے یعلیٰ بن عطاء سے موقوف اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث مرفوع سے

باب خونوں میں حکم کرنے کا بیان حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے وہب بن جریر نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے اعمش سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے عبد اللہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول حکم کرنا اللہ تعالیٰ کا درمیان لوگوں کے حکم کرنا بیچ خونوں کے ہوگا یعنی بندوں کے حقوق میں سے پہلے خونوں کے مقدمہ ہونگے اور عبد اللہ کی حدیث حسن صحیح ہے اسی طرح روایت کی بہت لوگوں نے اعمش سے مرفوع اور بعض نے اس سے موقوف روایت کی ہے حدیث کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے اعمش سے انہوں نے روایت کی ابی وائل سے انہوں نے روایت کی عبد اللہ سے کہا کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ تحقیق اول حکم کرنا اللہ تعالیٰ کا درمیان لوگوں کے حکم کرنا خونوں میں ہوگا حدیث کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے اعمش سے انہوں نے روایت کی ابو وائل سے انہوں نے روایت کی عبد اللہ سے کہا کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ تحقیق اول حکم کرنا اللہ تعالیٰ کا درمیان لوگوں کے حکم کرنا خونوں میں ہوگا اور حدیث اول میں یحکم ہے اور حدیث ثانی میں یقضی ہے باقی موافق ہے حدیث کی ہم سے حسین بن حریث نے انہوں نے فضل بن موسیٰ سے انہوں نے روایت کی حسین بن واقد سے انہوں نے یزید رقاشی سے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الحکم بجلی نے انہوں نے کہا سنا میں نے ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ سے کہ ذکر کرتے تھے نبی صلعم سے کہ فرمایا آپ نے کہ اگر تحقیق آسمان والے اور زمین والے شریک ہوں بیچ خون کرنے ایک مرد مسلمان کے تو البتہ ڈالیگا انکو اللہ اوندھے منہ دوزخ میں یہ حدیث غریب ہے

باب اگر کوئی شخص باپ اپنے بیٹے کو مار ڈالے تو اس سے قصاص لیا جاوے یا نہیں حدیث کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن عیاش نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے مثنیٰ بن صباح نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے سراقہ بن مالک سے کہا کہ حاضر ہوا میں پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ قصاص لیتے تھے باپ کا اسکے بیٹے سے اور نہ قصاص لیتے تھے بیٹے کا باپ اسکے سے

هذا الحديث لا نعرفه من حديث سراقة الا من هذا الوجه وليس اسناده بصحيح رواه اسمعيل بن عياش عن المثنى بن الصباح والمثنى ابن الصباح يضعف في الحديث وقد روى هذا الحديث ابو خالد الاحمر عن الحجاج عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد روى هذا الحديث عن عمرو بن شعيب مرسلا وهذا حديث فيه اضطراب والعمل على هذا عند اهل العلم ان الاب اذا قتل ابنه لا يقتل به واذا قذفه لا يحد **حدثنا** ابو سعيد الاشج ثنا ابو خالد الاحمر عن حجاج بن ارطاة عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يقاد الوالد بالولد **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابن ابي عدي عن اسمعيل بن مسلم عن عمرو بن دينار عن طاؤس عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقام الحدود في المساجد ولا يقتل الوالد بالولد هذا الحديث لا نعرفه بهذا الاسناد مرفوعا الا من حديث اسمعيل بن مسلم واسمعيل بن مسلم المكي تكلم فيه بعض اهل العلم من قبل حفظه **باب** ما جاء لا يحل دم امرئ مسلم الا باحدى ثلث **حدثنا** هناد ثنا ابو معوية عن الاعمش عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل دم امرئ مسلم يشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله الا باحدى ثلث الثيب الزاني والنفس بالنفس والتارك لدينه المفارق للجماعة وفي الباب عن عثمان وعائشة وابن عباس حديث ابن مسعود حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فيمن يقتل نفسا معاهدة **حدثنا** محمد بن بشار ثنا مهدي بن سليمان عن ابن عجلان عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الا

یہ حدیث ہم نہیں پہچانتے ہم اسکو حدیث سراقہ سے مگر اسی وجہ سے اور نہیں ہے اسناد اسکی صحیح روایت کیا اسکو اسمعیل بن عیاش نے مثنی بن صباح سے اور مثنی بن صباح ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں اور روایت کی ہے ابو خالد احمر نے یہ حدیث حجاج سے اُنے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث عمرو بن شعیب سے مرسل اور اس حدیث میں اضطراب ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ جب باپ اپنے بیٹے کو قتل کرے تو نہ قتل کیا جاوے باپ بدلے اسکے اور جب تہمت لگاوے اُسکو تو نہ حد مارا جاوے **حدیث** کی ہم سے ابو سعید اشج نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو خالد احمر نے حجاج بن ارطاۃ سے اُنہوں نے روایت کی عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے اپنے دادا سے اُنہوں نے عمر سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ نہ قصاص لیا جاوے باپ سے بدلے اولاد کے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے اسمعیل بن مسلم سے اُنے عمرو بن دینار سے اُنے طاؤس سے اُنے ابن عباس سے اُنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ نہ قائم کی جاویں حدیں مسجدوں میں اور نہ قتل کیا جاوے باپ بدلے بیٹے کے نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو اس اسناد سے مرفوع مگر حدیث اسمعیل بن مسلم سے اور اسمعیل بن مسلم مکی میں کلام کیا ہے بعض اہل علم نے اسکے حافظہ کی وجہ سے **باب** نہیں جائز ہے خون کرنا آدمی مسلمان کا مگر بسبب ایک بات کے تین میں سے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے اُنے کہا حدیث کی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے اُنے روایت کی عبد اللہ بن مرۃ سے اُنے مسروق سے اُنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حلال ہے خون کسی آدمی مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہیں کوئی معبود برحق سوا اللہ کے اور تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں مگر بسبب ایک بات کے تین میں سے ایک تو زنا ہے کہ سنگسار کیا جاوے زانی بیاہا ہوا اور دوسرے قتل کرنا عمداً کہ مارا جاوے نفس بدلے نفس کے یعنی قصاص لینا اور یہ حق ولی مقتول کا ہے جسطرح کہ شرع میں مقرر ہے اور تیسرے نکلنا دین اپنے سے یعنی چھوڑ دینے والا جماعت کا اور اس باب میں عثمان اور عائشہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** جو شخص کہ قتل کرے عہد والے کو تو اسکا کیا حکم ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنے کہا حدیث کی ہم سے مہدی بن سلیمان نے ابن عجلان سے اُنے اپنے باپ سے اُنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار ہو

خلاصہ اس حدیث کا یہ ہے کہ مسلمان کا خون کرنا درست نہیں مگر ساتھ ایک کے تین چیزوں سے یا تو کسیکو ناحق مار ڈالے اور یا زنا کرے اور یا دین سے نکل جاوے یعنی مرتد ہو جاوے پس ان تینوں میں مسلمان کو قتل کرنا درست ہے اور اگر عورت مرتد ہو جاوے تو حنفیہ کے نزدیک اُسکا قتل کرنا درست نہیں واللہ اعلم بالصواب [illegible] جگہ عہد کیا ہو ساتھ [illegible] کہ [illegible] بہشت کی [illegible] کہ ہمیشہ محروم رہیگا اور بعض کہتے ہیں کہ یہ حدیث زجر پر محمول [illegible]

من قتل نفسا معاهدا له ذمة الله وذمة رسوله فقد اخفر بذمة الله فلا يرح رائحة الجنة وان ريحها ليوجد من مسيرة سبعين خريفا وفي الباب عن ابي بكرة حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب حدثنا** ابو كريب ثنا يحيى بن ادم عن ابي بكر بن عياش عن ابي سعد عن عكرمة عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم ودى العامريين بدية المسلمين وكان لهما عهد من رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وابو سعد البقال اسمه سعيد بن المرزبان **باب** ما جاء في حكم ولي القتيل في القصاص والعفو **حدثنا** محمود بن غيلان ويحيى بن موسى قالا ثنا الوليد بن مسلم ثنا الاوزاعي ثنا يحيى بن ابي كثير قال حدثني ابو سلمة قال حدثني ابو هريرة قال لما فتح الله على رسوله مكة قام في الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال ومن قتل له قتيل فهو بخير النظرين اما ان يعفو واما ان يقتل وفي الباب عن وائل بن حجر وانس وابي شريح خويلد بن عمرو **حدثنا** محمد بن بشار ثنا يحيى بن سعيد ثنا ابن ابي ذئب قال حدثني سعيد بن ابي سعيد المقبري عن ابي شريح الكعبي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله حرم مكة ولم يحرمها الناس من كان يؤمن بالله واليوم الاخر فلا يسفكن فيها دما ولا يعضدن فيها شجرا فان ترخص مترخص فقال احلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم فان الله احلها لي ولم يحلها للناس وانما احلت لي ساعة من نهار ثم هي حرام الى يوم القيامة ثم انكم معشر خزاعة قتلتم هذا الرجل من هذيل واني عاقله فمن قتل له قتيل بعد اليوم فاهله بين خيرتين اما ان يقتلوا او ياخذوا العقل هذا حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح ورواه شيبان ايضا عن يحيى بن ابي كثير مثل هذا وروي عن ابي شريح الخزاعي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قتل له قتيل فله ان يقتل او يعفو او ياخذ الدية وذهب الى

هذا بعض اهل العلم وهو قول احمد واسحق

جو شخص کہ قتل کرے نفس معاہد والے کو کہ ہو واسطے اُسکے ذمہ اللہ کا اور ذمہ رسول اللہ کا تو تحقیق توڑا اُس نے ذمہ اللہ کا پس نہ پاویگا بو بہشت کی اور تحقیق بو بہشت کی آتی ہے دور تک ستر برس کی راہ سے اور اس باب میں ابی بکرہ سے بھی روایت ہے اور ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے کئی وجہ پر ابی ہریرہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** حدیث کی ہم سے ابو کریب نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن آدم نے ابی بکر بن عیاش سے اُنہوں نے ابی سعید سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دی عامریین کو ساتھ دیت مسلمانوں کے اور تھا واسطے اُنکے عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور ابو سعد کا نام سعید بن مرزبان ہے **باب** مقتول کے ولی کو قصاص لینے اور معاف کر دینے میں اختیار ہے حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان اور یحیی بن موسی نے اُن دونوں نے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن مسلم نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے اوزاعی نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن ابی کثیر نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو سلمہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو ہریرہ نے کہا کہ جب فتح کیا اللہ نے اپنے رسول پر مکہ تو کھڑے ہوئے نبی صلعم لوگوں میں پس تعریف کی اللہ کی اور ثنا کہا فرمایا کہ جس کا کوئی آدمی مارا جاوے تو وہ دو باتوں میں سے ایک اختیار کرے جو بہتر جانے یا یہ کہ معاف کرے اور یا خون کے بدلے خون لیوے جو لوگوں میں مشہور ہے اور اس باب میں وائل بن حجر اور انس اور ابی شریح سے بھی روایت ہے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی ذئب نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سعید بن ابی سعید مقبری نے ابی شریح کعبی سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ نے حرم کیا مکہ کو نہیں حرم کیا اسکو لوگوں نے لیکن جو شخص اور تعظیم اُسکی اللہ کی طرف سے مقرر ہے لوگوں نے اپنی طرف سے نہیں بنائی جو شخص کہ اللہ اور دن قیامت کے ساتھ ایمان رکھتا ہو وہ اُس میں خون نہ بہاوے نہ کوئی درخت کاٹے اور اُسکا درخت نہ کاٹے اور اگر کوئی کہ میں خون کرنا درست جانتا ہوں کہ پیغمبر نے قتل کرنیکی دلیل سے تو اُس سے کہدو کہ البتہ اللہ نے اپنے رسول کے واسطے حلال کیا تھا اور تمہارے واسطے حلال نہیں کیا صرف میرے واسطے ایک ساعت بھر حلال ہوا پھر وہ حرام ہوا قیامت تک پھر تم اے گروہ خزاعہ کے قتل کیا تھے اس مرد کو قبیلہ ہذیل سے اور میں خونبہا دینے والا ہوں اُسکا پس جو شخص کہ قتل کیا جاوے اسکے بعد آج کے پس اُسکے وارث کے حق میں دو باتیں ہیں وہ اُن کے اختیار میں ہیں اگر چاہیں تو بدلا لیں قتل کرنے والے کو اور اگر چاہیں تو خونبہا لیویں اُس سے خونبہا یہ حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اسکو شیبان نے بھی یحیی بن ابی کثیر سے مثل اسکے اور ابی شریح خزاعی سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قتل کیا جاوے اُسکے واسطے کوئی قتیل تو وارث مقتول کو اختیار ہے

قتل کرنیوالے کو یا معاف کرے یا دیت لے اور یہی مذہب ہے بعض اہل علم کا اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا

حدثنا ابو كريب ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قتل رجل في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فدفع القاتل الى وليه فقال القاتل يا رسول الله والله ما اردت قتله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انه ان كان صادقا فقتلته دخلت النار فخلى عنه الرجل وكان مكتوفا بنسعة قال فخرج يجر نسعته فكان يسمى ذا النسعة هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في النهي عن المثلة **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدي ثنا سفين عن علقمة بن مرثد عن سليمان بن بريدة عن ابيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا بعث اميرا على جيش اوصاه في خاصة نفسه بتقوى الله ومن معه من المسلمين خيرا فقال اغزوا بسم الله وفي سبيل الله قاتلوا من كفر بالله اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا وليدا وفي الحديث قصة وفي الباب عن ابن مسعود وشداد بن اوس وسمرة والمغيرة ويعلى بن مرة وابي ايوب حديث بريدة حديث حسن صحيح وكره اهل العلم المثلة **حدثنا** احمد بن منيع ثنا هشيم ثنا خالد عن ابي قلابة عن ابي الاشعث الصنعاني عن شداد بن اوس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله كتب الاحسان على كل شيء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته هذا حديث حسن صحيح وابو الاشعث اسمه شرحبيل هو ابن شرحبيل بن ادة **باب** ما جاء في دية الجنين **حدثنا** الحسن بن علي الخلال ثنا وهب بن جرير ثنا شعبة عن منصور عن ابرهيم عن عبيد بن نضلة عن المغيرة بن شعبة ان امراتين كانتا ضرتين فرمت احدهما الاخرى بحجر او عمود فسطاط فالقت جنينها فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في الجنين غرة عبد او امة وجعله على عصبة المرأة قال الحسن وثنا زيد بن الحباب عن سفيان عن منصور بهذا الحديث هذا حديث حسن صحيح

حدیث کی ہم سے ابو کریب نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا کہ قتل کیا گیا ایک مرد بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس حوالہ کیا گیا قتل کرنے والا وارث مقتول کے سو قاتل نے عرض کی کہ یا حضرت قسم ہے اللہ کی نہیں ارادہ کیا میں نے مارنے اُسکے کا سو حضرت نے فرمایا خبردار ہو اگر ہو وہ سچ کہنے والا پس قتل کرے تو اسکو تو داخل ہوگا تو آگ میں سو چھوڑ دیا اسکو اُس مرد نے اور تھا باندھا گیا ساتھ تسمہ کے کہا پس نکلا اس حال میں کہ کھینچتا تھا تسمے اپنی کو پس نام رکھا جاتا تھا وہ ذو نسعہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مثلہ کرنا منع ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے علقمہ بن مرثد سے اُنہوں نے سلیمان بن بریدہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ سردار کرتے کسی امیر کو بیچ لشکر کے نصیحت کرتے اُسکو بیچ حق نفس اُسکے کے ساتھ تقوی اللہ کے اور نصیحت کرتے امیر کو حق اُن لوگوں کے کہ ساتھ اُسکے ہوتے ہیں مسلمانوں سے ساتھ نیکی کے یعنی سلوک اور احسان اور نرمی کریں اُنسے پھر فرماتے حضرت جہاد کرو اور جاؤ جہاد کے لیے ساتھ نام اللہ کے بیچ راہ خدا کے واسطے رضامندی اُسکی کے اور لڑو بپا کرنے دین اُسکے کے واسطے اُس شخص سے کہ کفر کیا اُسنے ساتھ اللہ کے جہاد کرو اور نہ خیانت کرو غنیمت میں یعنی سرقہ مال میں اور نہ عہد توڑو اور نہ مثلہ کرو یعنی اعضا مانند ناک کان وغیرہ کے نہ کاٹو اور نہ مار ڈالو لڑکوں کو اور اس حدیث میں قصہ ہے اور اس باب میں ابن مسعود اور شداد بن اوس اور سمرہ اور مغیرہ اور یعلی بن مرہ اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے اور بریدہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کہتے ہیں کہ مثلہ کرنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے خالد نے ابی قلابہ سے اُنہوں نے ابی اشعث صنعانی سے اُنہوں نے شداد بن اوس سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی نے لازم کیا احسان کرنا ہر چیز پر یہاں تک کہ قتل کرنے اور ذبح کرنے میں بھی پس جس وقت کہ قتل کرو تم یعنی کسیکو قصاص میں یا جہاد میں پس اچھی طرح قتل کرو اُسکو یعنی ایذا نہ دو قتل کرنے میں تلوار تیز ہو اور جلدی قتل کرو اور جس وقت کہ ذبح کرو تم کسی جانور کو پس اچھی طرح ذبح کرو اُسکو اور چاہیے کہ تیز کرے ایک تمہارا چھری اپنی کو اور آرام دے جانور ذبح کو یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو اشعث کا نام شرحبیل ہے اور بیٹا شرحبیل بن آدہ کا ہے **باب** پیٹ کے بچے کی دیت کا بیان **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہمکو وہب بن جریر نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے منصور سے اُنہوں نے ابراہیم سے اُنہوں نے عبید بن نضلہ سے اُنہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے کہ دو عورتیں تھیں آپس میں سوکنیں پس مارا ایک نے اُن دونوں میں سے دوسری کو ساتھ پتھر یا چوب خیمہ کے پس گرا دیا اُسکے پیٹ کے بچہ کو پس حکم فرمایا نبی صلعم نے بیچ بچہ کے غرہ غلام ہو یا لونڈی کا اور حکم کیا اور تب کیا اُسکو اوپر عصبہ کے یعنی جو شخص وارث مال کے تھے اُنکے کہا حسن نے حدیث کی ہم سے زید بن حباب نے سفیان سے اُنہوں نے منصور سے یہ حدیث حسن صحیح ہے

[illegible] اور یہ بیان ہے احسان کا [illegible] اور جس جانور کو ذبح کرنے کا ارادہ ہو [illegible]

حدثنا علي بن سعيد الكندي ثنا ابن ابي زائدة عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في الجنين بغرة عبد او امة فقال الذي قضي عليه ايعطى من لا شرب ولا اكل ولا صاح فاستهل فمثل ذلك يطل فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان هذا ليقول بقول الشاعر بل فيه غرة عبد او امة وفي الباب عن حمل بن مالك بن النابغة حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم وقال بعضهم الغرة عبد او امة او خمس مائة درهم وقال بعضهم او فرس او بغل **باب ما جاء لا يقتل مسلم بكافر** **حدثنا** احمد بن منيع ثنا هشيم ثنا مطرف عن الشعبي ثنا ابو جحيفة قال قلت لعلي يا امير المؤمنين هل عندكم سوداء في بيضاء ليس في كتاب الله قال لا والذي فلق الحبة وبرأ النسمة ما علمته الا فهما يعطيه الله رجلا في القرآن وما في الصحيفة قلت وما في الصحيفة قال فيها العقل وفكاك الاسير وان لا يقتل مؤمن بكافر وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وحديث علي حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وهو قول سفيان الثوري ومالك بن انس والشافعي واحمد واسحق قالوا لا يقتل مؤمن بكافر وقال بعض اهل العلم يقتل المسلم بالمعاهد والقول الاول اصح **حدثنا** عيسى بن احمد ثنا ابن وهب عن اسامة بن زيد عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يقتل مسلم بكافر

حدیث کی ہمسے علی بن سعید کندی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی زائدہ نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا کہ حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ پیٹ کے بچہ کے ساتھ غرہ کے کہ غلام ہو یا لونڈی یعنی جو لڑکا گرا دیا جاوے اپنی ماں کے پیٹ میں اسکے بدلے ایک غلام یا لونڈی دے پس کہا اس شخص نے کہ حکم کیا گیا تھا اسپر کہ کس طرح تاوان بھروں میں اس شخص کا کہ نہ پیا اسنے کوئی چیز اور نہ کھائی اور نہ بولا اور نہ چلایا اور مانند اس قتل کے ساقط کیا جاتا ہے سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق یہ البتہ کہتا ہے ساتھ قول شاعر کے یعنی شاعروں کی طرح مقفی عبارت بولتا ہے بلکہ بیچ اسکے غرہ ہے غلام ہو یا لونڈی اور اس باب میں حمل بن مالک بن نابغہ سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسیپر ہے نزدیک اہل علم کے اور بعض کہتے ہیں کہ غرہ ہے غلام ہو یا لونڈی یا پانچسو درہم اور بعضے کہتے ہیں کہ گھوڑا یا خچر ہو **باب** نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے مطرف نے شعبی سے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابو جحیفہ نے کہا کہ میں نے علی سے کہا کہ اے امیر المومنین کیا ہے تمھارے پاس کوئی چیز سوائے اسکے جو قرآن میں ہو انھوں نے کہا قسم ہے اس ذات کی کہ پیدا کیا اناج اور پیدا کی جان نہیں جانتا میں اسکو یعنی ہمارے پاس سوائے قرآن کے کوئی چیز نہیں مگر سمجھ کہ دیتا ہے اللہ کسی شخص کو بیچ قرآن کے اور وہ چیز کہ کاغذ میں لکھی ہوئی ہے میں نے کہا وہ کیا ہے فرمایا حضرت علی نے کہ خونبہا اور قیدی اور حکم اسکا اور چھڑانا قیدی کا یعنی ثواب اسکا لکھا تھا اور یہ کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے یعنی اسکے قصاص میں اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور علی کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسیپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور مالک بن انس و شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے اور کہا بعض اہل علم نے کہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر ذمی کے جس سے عہد ہو چکا ہو اور پہلا قول زیادہ ترصحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عیسی بن احمد نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابن وہب نے اسامہ بن زید سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے

ف یعنی اللہ تعالی نے ہمکو سمجھ دی کہ استنباط کرتا ہوں اس سے معانی قرآن کے اور دریافت کرتا ہوں اس سے اشارات اور علوم چنانچہ مروی ہے ابن عباس سے منقول ہے کہ تمام علوم قرآن میں ہیں لیکن قاصر ہیں اس سے فہم لوگوں کی اور وہ کاغذ جو غلاف تلوار کے رکھا تھا اس میں خونبہا وغیرہ کی نسبت احکام لکھے تھے لیکن بیان مقدمہ میں احکام بیان فرمائے کہ مقصود بیان ہی تھا۔ یعنی خونبہا اور قصاص وغیرہ کا۔ اور یہ جو فرمایا کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے سو اس مسئلہ میں علما کو اختلاف ہے مذہب اکثر صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور مجتہدین کا یہی ہے کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے خواہ کافر ذمی ہو خواہ حربی اور مذہب امام ابو حنیفہ وغیرہ کا یہ ہے کہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر ذمی کے اور سوال مذکور ابو جحیفہ کا اس لیے تھا کہ شیعہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اسرار علم وحی کے خاص علی کو بتائے تھے کہ وہ اور کسیکو نہیں بتائے سو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ ہمارے پاس کوئی چیز خاص نہیں ہے سوائے قرآن اور اس کاغذ کے جو شے کے ۱۲ ع ع

وبهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال دية عقل الكافر نصف عقل المؤمن حديث عبد الله بن عمرو في هذا الباب حديث حسن واختلف اهل العلم في دية اليهودي والنصراني فذهب بعض اهل العلم الى ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال عمر بن عبد العزيز دية اليهودي والنصراني نصف دية المسلم وبهذا يقول احمد بن حنبل وروي عن عمر بن الخطاب انه قال دية اليهودي والنصراني اربعة آلاف ودية المجوسي ثمان مائة وبهذا يقول مالك والشافعي واسحاق وقال بعض اهل العلم دية اليهودي والنصراني مثل دية المسلم وهو قول سفيان الثوري واهل الكوفة **باب** ما جاء في الرجل يقتل عبده **حدثنا** قتيبة حدثنا ابو عوانة عن قتادة عن الحسن عن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل عبده قتلناه ومن جدع عبده جدعناه هذا حديث حسن غريب وقد ذهب بعض اهل العلم من التابعين منهم ابراهيم النخعي الى هذا وقال بعض اهل العلم منهم الحسن البصري وعطاء بن ابي رباح ليس بين الحر والعبد قصاص في النفس ولا في ما دون النفس وهو قول احمد واسحاق وقال بعضهم اذا قتل عبده لا يقتل به واذا قتل عبد غيره قتل به وهو قول سفيان الثوري **باب** ما جاء في المرأة ترث من دية زوجها **حدثنا** قتيبة وابو عمار وغير واحد قالوا حدثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سعيد بن المسيب ان عمر كان يقول الدية على العاقلة ولا ترث المرأة من دية زوجها شيئا حتى اخبره الضحاك بن سفيان الكلابي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب اليه ان ورث امرأة أشيم الضبابي من دية زوجها هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم

اور ساتھ اسی اسناد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ دیت کافر کی آدھی دیت ہے مسلمان کی۔ اور حدیث عبد اللہ بن عمرو کی اس باب میں حسن ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ دیت یہودی اور نصرانی کے سو گئے ہیں بعض اہل علم طرف اس چیز کے کہ روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی وہ حدیث جو ابھی گذری اور کہا عمر بن عبد العزیز نے کہ دیت یہودی اور نصرانی کی آدھی دیت مسلمان کی ہے اور ساتھ اسی کے قائل ہے احمد بن حنبل اور حضرت عمر سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا کہ دیت یہودی اور نصرانی کی چار ہزار درہم ہے اور دیت مجوسی کی آٹھ سو درہم ہے۔ اور ساتھ اسی کے قائل ہے مالک اور شافعی اور اسحاق اور کہا بعض اہل علم نے کہ دیت یہودی اور نصرانی کی مانند دیت مسلمان کے ہے۔ اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا **باب** اگر کوئی شخص اپنے غلام کو قتل کرے تو اسکے بدلے قاتل مارا جاوے یا نہیں حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے قتادہ سے انھوں نے حسن سے انھوں نے سمرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قتل کیا اپنے غلام کو قتل کرینگے ہم اسکو اور جو شخص کہ کاٹے اعضا یعنی ناک کان ہاتھ پاؤں وغیرہ تو کاٹینگے ہم بھی اعضا اسکے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور تحقیق گئے ہیں بعض اہل علم تابعین سے طرف اسکے انھیں میں سے ہیں ابراہیم نخعی اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نہیں بیچ درمیان آزاد و غلام کے قصاص نہ بیچ جان کے اور نہ بیچ اس چیز کے کہ کم ہے جان سے یہ قول حسن بصری اور عطا کا ہے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا[1] اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر کوئی اپنے غلام کو مار ڈالے تو نہ مارا جاوے وہ بدلے اسکے اور اگر کسی غیر کے غلام کو مارے تو مارا جاوے بدلے اسکے۔ اور یہی ہے قول سفیان ثوری کا **باب** عورت کو اپنے خاوند کی دیت سے حصہ ملتا ہے حدیث کی ہم سے قتیبہ اور ابو عمار وغیرہ نے انھوں نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے انھوں نے سعید بن مسیب سے کہ حضرت عمر کہتے تھے کہ دیت مرد کی اوپر قبیلے اسکے کے ہے اور نہیں وارث ہوتی عورت دیت خاوند اپنے کی سے کسی چیز کی یہاں تک کہ خبر دی اسکو ضحاک[2] بن سفیان کلابی نے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا طرف اسکے کہ وارث کر عورت اشیم ضبابی کو دیت خاوند اسکی سے۔ یعنی اسکے خاوند کی دیت سے اسکو حصہ دے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے

---

[1] یعنی یہ قول تینوں اماموں کا ہے کہ انکے نزدیک آزاد اور غلام میں مطلق قصاص نہیں ہے اگرچہ وہ غیر کے غلام کو قتل کرے لیکن یہ سب کا اتفاق ہے کہ عضو آزاد کے کٹ جاویں بدلے اعضا غلام کے پس اس سبب سے کہتے ہیں کہ یہ حدیث محمول ہے زجر پر اور یا آزاد کیے ہوئے غلام پر اور یا منسوخ ہے [illegible] نسخ سے تطبیق دی ہے۔

[2] [illegible] عنہ آپ مشہور ہیں [illegible] کنیت آپ کی ابو سعید ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقات کے عاملوں سے ایک آپ کو بھی کیا تھا نسب یہ ہے ضحاک بن سفیان بن عوف بن کعب بن ابی بکر بن کلاب کلابی [illegible] سلیم

باب ما جاء في القصاص **حدثنا** علي بن خشرم نا عيسى بن يونس عن شعبة عن قتادة قال سمعت زرارة بن اوفى يحدث عن عمران بن حصين ان رجلا عض يد رجل فنزع يده فوقعت ثنيتاه فاختصموا الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يعض احدكم اخاه كما يعض الفحل لا دية لك فانزل الله تعالى والجروح قصاص وفي الباب عن يعلى بن امية وسلمة بن امية وهما اخوان حديث عمران بن حصين حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الحبس في التهمة **حدثنا** علي بن سعيد الكندي نا ابن المبارك عن معمر عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم حبس رجلا في تهمة ثم خلى عنه وفي الباب عن ابي هريرة حديث بهز عن ابيه عن جده حديث حسن وقد روى اسمعيل بن ابراهيم عن بهز بن حكيم هذا الحديث اتم من هذا واطول **باب** ما جاء من قتل دون ماله فهو شهيد **حدثنا** سلمة بن شبيب وحاتم بن سياه المروزي وغير واحد قالوا نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن طلحة بن عبد الله بن عوف عن عبد الرحمن بن عمرو بن سهل عن سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قتل دون ماله فهو شهيد هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر العقدي نا عبد العزيز بن المطلب عن عبد الله بن الحسن عن ابراهيم بن محمد بن طلحة عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قتل دون ماله فهو شهيد وفي الباب عن علي وسعيد بن زيد وابي هريرة وابن عمر وابن عباس وجابر وحديث عبد الله بن عمرو حديث حسن وقد روي عنه من غير وجه وقد رخص بعض اهل العلم للرجل ان يقاتل عن نفسه وماله وقال ابن المبارك يقاتل عن ماله ولو درهمين

باب قصاص کا بیان **حدیث** کی ہمسے علی بن خشرم نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا سنا میں نے زرارہ بن اوفی سے حدیث بیان کرتا تھا عمران بن حصین سے کہ تحقیق ایک شخص نے کاٹا ہاتھ ایک مرد کا پس کھینچا اس شخص نے کہ کاٹا گیا تھا ہاتھ اسکا کاٹنے والے کے منہ سے پس گر پڑے اگلے دانت اسکے پس جھگڑا کیا انہوں نے پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا کہ کاٹتا ہے ایک تمہارا اپنے بھائی کو جیسے کہ کاٹتا ہے اونٹ یعنی اونٹ کی طرح اپنے منہ سے اسکا ہاتھ چباتا ہے نہیں ہے دیت واسطے تیرے۔ سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اور زخموں کا بدلہ ہے۔ اور اس باب میں یعلی بن امیہ اور سلمہ بن امیہ سے بھی روایت ہے اور وہ دونوں بھائی ہیں اور عمران بن حصین کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** تہمت میں بند کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے علی بن سعید کندی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے معمر سے انہوں نے بہز بن حکیم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ قید کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو بیچ تہمت کے پھر چھوڑ دیا اسکو اور اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن ہے اور تحقیق روایت کی اسمعیل بن ابراہیم نے بہز بن حکیم سے یہ حدیث پوری اور لمبی **باب** جو شخص کہ مارا جاوے اپنے مال کے لیے پس وہ شہید ہے **حدیث** کی ہمسے سلمہ بن شبیب اور حاتم بن سیاہ مروزی وغیرہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے انہوں نے عبد الرحمن بن عمرو بن سہل سے انہوں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت مال اپنے کے پس وہ شہید ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن مطلب نے عبد اللہ بن حسن سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مارا جاوے واسطے مال اپنے کے پس وہ شہید ہے اور اس باب میں علی اور سعید بن زید اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر سے بھی روایت ہے اور عبد اللہ بن عمرو کی حدیث حسن ہے کئی وجہ پر آپ سے مروی ہے اور تحقیق اجازت دی بعض اہل علم نے لڑنے کی واسطے محافظت جان اپنی کے اور مال اپنے کے اور کہا ابن مبارک نے کہ لڑے اپنے مال کے لیے یعنی اسکے بچانے کے لیے اگرچہ وہ دو ہی درہم ہوں

۱؎ یعنی اس واسطے کہ وہ معذور ہے کہ اپنے ہاتھ بچانے کے لیے اسکے منہ میں سے ہاتھ کھینچا اور اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کی عورت سے بدکاری چاہے پس اگر وہ عورت اپنی جان بچانے کے لیے اس شخص کو مار ڈالے تو نہیں ہے قصاص۔ یہ قول شافعی کا ہے اور اسی طرح اگر کوئی اپنے مال اور جان بچانے کے لیے چور کو مار ڈالے تو اس میں بھی قصاص نہیں ہے ۲؎ عبد الملک بن عمرو [illegible] عامری عقدی کنیت آپ کی ابو عامر ہے۔ رہنے والے بصرہ کے تھے آپ ثقہ ہیں [illegible]

[illegible]

حدثنا هارون بن اسحاق الهمداني ثنا محمد بن عبد الوهاب عن سفيان الثوري عن عبد الله بن الحسن قال ثني ابراهيم بن محمد بن طلحة قال سفيان واثنى عليه خيرا قال سمعت عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اريد ماله بغير حق فقاتل فقتل فهو شهيد هذا حديث صحيح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدي ثنا سفيان عن عبد الله بن الحسن عن ابراهيم بن محمد بن طلحة عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه **حدثنا** عبد بن حميد قال اخبرني يعقوب بن ابراهيم بن سعد ثنا ابي عن ابيه عن ابي عبيدة بن محمد بن عمار بن ياسر عن طلحة بن عبد الله بن عوف عن سعيد بن زيد قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قتل دون ماله فهو شهيد ومن قتل دون دمه فهو شهيد ومن قتل دون دينه فهو شهيد ومن قتل دون اهله فهو شهيد هذا حديث حسن صحيح وهكذا روى غير واحد عن ابراهيم بن سعد نحو هذا ويعقوب هو ابن ابراهيم بن سعد بن ابراهيم بن عبد الرحمن بن عوف الزهري **باب ما جاء في القسامة**

حدثنا قتيبة ثنا الليث عن يحيى بن سعيد عن بشير بن يسار عن سهل بن ابي حثمة قال يحيى وحسبت عن رافع بن خديج انهما قالا خرج عبد الله بن سهل بن زيد ومحيصة بن مسعود بن زيد حتى اذا كانا بخيبر تفرقا في بعض ما هنالك ثم ان محيصة وجد عبد الله بن سهل قتيلا قد قتل فاقبل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم هو وحويصة بن مسعود وعبد الرحمن بن سهل وكان اصغر القوم فذهب عبد الرحمن ليتكلم قبل صاحبه

حدیث کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد الوہاب نے سفیان ثوری سے اُنہنے عبد اللہ بن حسن سے اُنہنے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن محمد بن طلحہ نے کہا سفیان نے اور تعریف کی ابراہیم کی بھلائی کی اُنہنے کہا سُنا میں عبد اللہ بن عمرو سے کہتے تھے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ارادہ کیا جاوے لینے مال اُسکے کا بغیر حق کے یعنی ظلم سے پس لڑائی کی اُسنے مال چھیننے والے سے پس مارا گیا تو وہ شہید ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد اللہ بن حسن سے اُنہنے روایت کی ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے اُنہنے عبد اللہ بن عمرو سے اُنہنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اُسکے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو یعقوب بن ابراہیم نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمکو باپ میرے نے باپ اپنے سے اُنہنے روایت کیا ابی عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر سے اُنہنے طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے اُنہنے سعید بن زید سے کہا کہ سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو شخص قتل کیا جاوے واسطے حفاظت مال اپنے کے پس وہ شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے بچانے جان اپنی کے پس وہ شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے بچانے دین اپنے کے تو وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے بچانے اہل اپنے کے وہ بھی شہید ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسیطرح روایت کی بہت لوگوں نے ابراہیم بن سعد سے مانند اسکے اور یعقوب وہ پوتا ہے عبد الرحمن بن عوف کا **باب قسامت کا بیان** حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یحیی بن سعید سے اُنہنے بشیر بن یسار سے اُنہنے سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج سے اُن دونوں نے کہا کہ نکلے عبد اللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود طرف خیبر کے یہاں تک کہ جب پہونچے خیبر میں تو جدے ہو گئے بیچ بعض اُس جگہ کے کہ وہاں تھی یعنی کھجوروں میں پھر تحقیق محیصہ نے پایا عبد اللہ بن سہل کو مقتول سو آئے پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے محیصہ اور حویصہ بیٹے مسعود کے اور عبد الرحمن بن سہل یعنی بھائی مقتول کا اور عبد الرحمن اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا نبی صلعم سے کلام کرنا چاہا

لہ واسطے حفاظت دین کے یعنے اگر کوئی کافر یا مبتدع اسکے دین کی حقارت کرے اور وہ اسکا مقابلہ کرے اور مارا جاوے تو وہ شہید ہوا اور اگر ظالم یعنی کہ اگر کوئی قصد کرے کسی کے مال لینے کا یا مار ڈالنے کا یا تعرض کرے اسکے مال وعیال سے تو جائز ہے اسکو یہ کہ دفع کرے اس قصد کرنے والے کو ساتھ نرمی کے اور اگر وہ باز نہ آوے تو اس سے لڑائی کرے اگر یہ مارا گیا تو شہید ہوا اور اگر اسکو مارا تو اسپر قصاص لازم نہیں ۱۲ لہ شرع میں قسامت اسکو کہتے ہیں کہ کسی محلہ میں ایک شخص مقتول پایا گیا اور اسکا قتل کرنے والا معلوم نہیں تو اس محلہ کے لوگوں سے پچاس آدمی قسم کھاویں کہ ہم نے نہیں مارا اسکو اور نہ ہم مارنے والے کو جانتے ہیں پس یہ مذہب امام ابو حنیفہ رح کا ہے اور نزدیک شافعی اور احمد کے اگر ہو درمیان اہل محلہ کے اور قتیل کے عداوت یا ظاہر کرے کوئی علامت کہ انھوں نے مارا ہے جیسے پایا جاوے اسکے محلہ میں تو سوگند دیجاوے وارثوں مقتول کو اور وہ لوگ قسم کھاویں کہ قسم خدا کی جس نے مارا ہے اور اگر وہ قسم سے انکار کریں تو قسم دیجاوے انکو

[illegible] اور واجب نہیں ہوتا قصاص قسامت میں قصاص اگرچہ دعوے قتل عمد کا ہو بلکہ واجب ہوگی دیت خواہ دعوے قتل عمد کا ہو خواہ خطا کا اور امام مالک کہتے ہیں کہ قتل عمد میں قصاص ہے ۱۲

قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم الكبر الكبر فصمت وتكلم صاحباه ثم تكلم معهما فذكروا لرسول الله صلى الله عليه وسلم مقتل عبد الله بن سهل فقال لهم أتحلفون خمسين يمينا فتستحقون صاحبكم أو قاتلكم قالوا وكيف نحلف ولم نشهد قال فتبرئكم يهود بخمسين يمينا قالوا وكيف نقبل أيمان قوم كفار فلما رأى ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم أعطى عقله حدثنا الحسن بن علي الخلال حدثنا يزيد بن هارون حدثنا يحيى بن سعيد عن بشير بن يسار عن سهل بن أبي حثمة ورافع بن خديج نحو هذا الحديث بمعناه هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم في القسامة وقد رأى بعض فقهاء المدينة القود بالقسامة وقال بعض أهل العلم من أهل الكوفة وغيرهم إن القسامة لا توجب القود وإنما توجب الدية بسم الله الرحمن الرحيم **أبواب الحدود** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء فيمن لا يجب عليه الحد **حدثنا** محمد بن يحيى القطعي حدثنا بشر بن عمر حدثنا همام عن قتادة عن الحسن عن علي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رفع القلم عن ثلاثة عن النائم حتى يستيقظ وعن الصبي حتى يشب وعن المعتوه حتى يعقل وفي الباب عن عائشة حديث علي حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روي من غير وجه عن علي وذكر بعضهم وعن الغلام حتى يحتلم ولا نعرف للحسن سماعا من علي بن أبي طالب

سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو کہ بڑائی رکھو بڑے کی یعنی جو تجھسے بڑا ہے مقدم کر اسکو کلام کرنے میں سو چپ رہا وہ اور کلام کیا دونوں ساتھیوں نے اُسکے پھر کلام کیا اُسنے ساتھ تو آگے سو ذکر کیا اُنھوں نے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقتول ہونا عبد اللہ بن سہل کا یعنی وہ خیبر میں مارا گیا اور اُسکا مارنے والا کوئی معلوم نہیں سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنسے فرمایا کہ کیا کھاتے ہو تم پچاس قسمیں اور مستحق ہو دیت قاتل اپنے کے یا فرمایا ساتھی اپنے کے اُنھوں نے کہا کس طرح قسم کھا دیں ہم اور نہیں حاضر تھے وہاں ہم اور نہیں دیکھا اسکو کسنے مارا سو حضرت نے فرمایا پس پاک کرینگے تمکو یعنی اس گمان سے یہود ساتھ پچاس قسموں کے تو کہا اُنھوں نے کس طرح قبول کریں ہم قسمیں کافروں کی سو جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات دیکھی تو دی اپنے پاس سے اُسکی دیت ہم سے حدیث کی ہے حسن بن علی خلال نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے بشیر ابن یسار سے اُنھوں نے سہل بن ابی حثمہ سے اور رافع بن خدیج سے مانند اس حدیث کے ساتھ معنی اُسکے کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے بیچ قسامت کے اور بعض فقہاے مدینے کے کہتے ہیں کہ اس میں قصاص لازم آتا ہے اور بعض اہل علم اہل کوفہ وغیرہ سے کہتے ہیں کہ قسامت میں قصاص واجب نہیں بلکہ فقط دیت واجب ہوتی ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب الحدود** باب ہیں حدوں کے بیان میں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں **باب** اُس شخص کا بیان جسپر حد واجب نہیں حدیث کی ہمسے محمد ابن یحییٰ قطعی نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن عمر نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے قتادہ سے اُنسے حسن بصری سے اُنسے علی سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُٹھا لیا گیا قلم یعنی تکلیف کا تین شخصوں سے یعنی قول و فعل اُنکا معتبر نہیں اور لکھے نہیں جاتے اعمال اُنکے تا مواخذہ ہو بسبب اُنکے ایک تو سونے والے سے یہاں تک کہ جاگے اور دوسرے لڑکے سے یہاں تک کہ بالغ ہو اور جوان ہو اور تیسرے بے عقل سے یہاں تک کہ عاقل ہو اور اس باب میں عائشہ سے بھی روایت ہے اور علی کی حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے اور کئی وجہ پر حضرت علی سے مروی ہے اور ذکر کیا بعض نے یہ لفظ کہ لڑکے سے یہاں تک کہ احتلام ہو اُسکو اور نہیں پہچانتے ہم واسطے حسن کے سماع حضرت علی ابن ابی طالب سے

۱؎ حد اصل میں بمعنے منع و پردے حائل کے درمیان دو چیزوں کے آتے ہیں۔ اور حد کو حد اسواسطے کہتے ہیں کہ منع کرتی ہے آدمی کو واقع ہونے سے گناہ میں اور حدود بمعنے محارم بھی آئے ہیں۔ اور شرع میں لکھاہے کہ حد شریعت میں عقوبت ہے کہ تقدیر کی گئی واسطے حق خدا کے تا کہ قصاص کو حد نہیں کہتے کہ حق بندہ کا ہے اور تعزیر کو حد نہیں کہتے ہیں کہ اسمیں تقدیر اور تعیین نہیں ۱۲ ت ت حاشیہ متعلق صفحہ ۴۴۴ ۲؎ یہ خطاب ہے حاکموں کو کہ جب تک ہو سکے حدوں کو دفع کریں مسلمانوں سے ساتھ تلقین کرنے عذر وغیرہ کے ۱۲ ع ۳؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حد عیب چھپانے سے ساقط ہو جاتی ہے واللہ اعلم یعنی امام سے چوک یا خطا ایسے مجرم کو کہ قابل سزا ہے درگذر کرے اور بے سزا نہ دیوے یہ بہتر ہے اس سے کہ مجرم غیر قابل سزا کو خطاً سزا دیوے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو سزا دینے میں احتیاط کرنی چاہیے

وقد روي هذا الحديث عن عطاء بن السائب عن أبي ظبيان عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا الحديث ورواه الأعمش عن أبي ظبيان عن ابن عباس عن علي موقوفا ولم يرفعه والعمل على هذا الحديث عند أهل العلم وأبو ظبيان اسمه حصين بن جندب **باب** ما جاء في درء الحدود **حدثنا** عبد الرحمن بن الأسود أبو عمرو البصري ثنا محمد بن ربيعة ثنا يزيد بن زياد الدمشقي عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادرءوا الحدود عن المسلمين ما استطعتم فإن كان له مخرج فخلوا سبيله فإن الإمام أن يخطئ في العفو خير من أن يخطئ في العقوبة **حدثنا** هناد ثنا وكيع عن يزيد بن زياد نحو حديث محمد بن ربيعة ولم يرفعه وفي الباب عن أبي هريرة وعبد الله بن عمرو حديث عائشة لا نعرفه مرفوعا إلا من حديث محمد بن ربيعة عن يزيد بن زياد الدمشقي عن الزهري عن عروة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم ورواه وكيع عن يزيد بن زياد نحوه ولم يرفعه ورواية وكيع أصح وقد روي نحو هذا عن غير واحد من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أنهم قالوا مثل ذلك ويزيد بن زياد الدمشقي ضعيف في الحديث ويزيد بن أبي زياد الكوفي أثبت من هذا وأقدم **باب** ما جاء في الستر على المسلم **حدثنا** قتيبة ثنا أبو عوانة عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نفس عن مسلم كربة من كرب الدنيا نفس الله عنه كربة من كرب الآخرة ومن ستر على مسلم ستره الله في الدنيا والآخرة والله في عون العبد ما كان العبد في عون أخيه

اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث عطاء بن سائب سے انہوں نے ابی ظبیان سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس حدیث کے اور روایت کیا اسکو اعمش نے ابی ظبیان سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے علی سے موقوف اور نہیں مرفوع کیا اسکو اور عمل اسی حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے اور ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہے **باب** حدوں کے ساقط کرنے کے بیان میں حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن اسود اور ابو عمرو بصری نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ حدیث کی ہمسے محمد بن ربیعہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زیاد دمشقی نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دفع کرو حدوں کو مسلمانوں سے جہانتک کہ تمکو قدرت ہو پس اگر ہو واسطے مسلمان کے جگہ خلاصی کی تو چھوڑ دو راہ اسکی پس تحقیق خطا کرنا امام کا معاف کرنے میں بہتر ہے خطا کرنے اسکی سے سزا دینے میں حدیث کی ہمسے ہناد نے انسے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے یزید بن زیاد سے مانند حدیث محمد بن ربیعہ کے اور نہیں مرفوع کیا اسکو اور اس باب میں ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور عائشہ کی حدیث کو مرفوع نہیں پہچانتے ہم مگر حدیث محمد بن ربیعہ سے انہوں نے یزید بن زیاد سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسکو وکیع نے یزید بن زیاد سے مانند اسکے اور نہیں مرفوع کیا اسکو اور روایت وکیع کی زیادہ صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے مثل اسکے بہت اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے کہا مثل اسکے اور یزید بن زیاد دمشقی ضعیف ہے حدیث میں اور یزید بن ابی زیاد کوفی اثبت ہے اس سے اور اقدم ہے (اور اس روایت میں دمشقی ہے جو ضعیف ہے) **باب** مسلمان کے عیب چھپانے کا بیان حدیث کی ہمسے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ دوسرے مسلمان کی سختی دور کردے دنیا کی سختیوں سے تو اللہ اسکی سختی دور کردیگا قیامت کی سختیوں سے اور جو شخص کہ مسلمان کی پردہ پوشی کرے اور اسکے عیب چھپا دے تو خدا اسکا عیب دنیا اور آخرت میں چھپا دیگا یعنی اسکو لوگوں میں ذلیل نہیں کریگا اور خدا بندہ کی مدد میں ہے جبتک کہ بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد میں ہے

ف ابو عمرو بصری [illegible] مقبول راوی ہیں تیسرے طبقہ میں شمار کیا ہے ابو داؤد کذا فی التقریب حاشیہ متعلق صفحہ ۴۴۵ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دفع حد کے واسطے عذرات تلقین کرنے درست ہیں جیسے کہے کہ کیا دیوانہ ہوگیا ہے تو یا شراب پی ہے تو نے یا بوسہ لیا تو نے یا ہاتھ لگایا تو نے ورنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سوال کرنے کے اس سے کوئی معنے نہ تھے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکا زنا کرنا پہلے سے معلوم تھا اور آیندہ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم نہیں تھا پس یہ تعارض ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ ممکن ہے کہ پہلے ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہنچی ہو پھر اس سے بلاکر چاہا ہو تا اقرار کرے وہ ۱۲ الطیبی

حتى اخيه وفي الباب عن عقبة بن عامر وابن عمر حديث ابي هريرة هكذا روى غير واحد عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي
صلى الله عليه وسلم نحو رواية ابي عوانة وروى اسباط بن محمد عن الاعمش قال حدثت عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله
عليه وسلم نحوه **حدثنا** بذلك عبيد بن اسباط بن محمد قال ثني ابي عن الاعمش بهذا الحديث **حدثنا** قتيبة ثنا الليث
عن عقيل عن الزهري عن سالم عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المسلم اخو المسلم لا يظلمه ولا يسلمه
ومن كان في حاجة اخيه كان الله في حاجته ومن فرج عن مسلم كربة فرج الله عنه كربة من كرب يوم القيامة ومن
ستر مسلما ستره الله يوم القيامة هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث ابن عمر **باب** ما جاء في التلقين في الحد
حدثنا قتيبة ثنا ابو عوانة عن سماك بن حرب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه
وسلم قال لماعز بن مالك احق ما بلغني عنك قال وما بلغك عني قال بلغني انك وقعت على جارية آل فلان قال
نعم فشهد اربع شهادات فامر به فرجم وفي الباب عن السائب بن يزيد حديث ابن عباس حديث حسن وروى شعبة
هذا الحديث عن سماك بن حرب عن سعيد بن جبير مرسلا ولم يذكر فيه عن ابن عباس **باب** ما جاء في درء
الحد عن المعترف اذا رجع **حدثنا** ابو كريب ثنا عبدة بن سليمان عن محمد بن عمرو ثنا ابو سلمة عن ابي هريرة
قال جاء ماعز الاسلمي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انه قد زنى

اور اس باب میں عقبہ بن عامر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث اسی طرح روایت کی بہت لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند روایت ابو عوانہ کے اور روایت کی اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا کہ حدیث بیان کی گئی ابن ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے حدیث کی ہم سے ساتھ اسکے عبید بن اسباط بن محمد نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ہمارے باپ نے اعمش سے ساتھ اس حدیث کے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان بھائی ہے دوسرے مسلمان کا نہ ظلم کرے اسپر اور نہ ڈالے اسکو ہلاکت میں اور جو شخص کہ اپنے بھائی مسلمان کا کام کاج کیا کریگا تو خدا اسکا کام بنایا کریگا۔ یعنی اللہ اسکی مراد حاصل کریگا اور جو شخص کہ دور کرے مسلمان سے کوئی تکلیف دور کریگا اللہ اس سے بدلے اسکے ایک تکلیف دن قیامت کے اور جو شخص کہ پردہ ڈھانکے مسلمان کا پردہ ڈھانکے گا اسکا اللہ دن قیامت کے یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے حدیث ابن عمر سے **باب** حد میں تلقین کرنے کا بیان حدیث کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے سماک بن حرب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماعز بن مالک سے کہ کیا سچ ہے وہ چیز کہ پہونچی مجکو تیری طرف سے کہا ماعز نے کہ کیا چیز پہونچی ہے آپ کو میری طرف سے فرمایا آپ نے پہونچی مجکو یہ خبر کہ تو نے زنا کیا ہے فلانے کی لونڈی سے انہوں نے کہا ہاں پس اقرار کیا انہوں نے چار بار یعنی چار مجلسوں میں پس حکم کیا آپ نے انکے سنگسار کرنے کا پس سنگسار کیا گیا وہ اور اس باب میں سائب بن یزید سے بھی روایت ہے اور ابن عباس کی حدیث حسن ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث سماک بن حرب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے مرسل اور نہیں ذکر کیا اس میں واسطہ ابن عباس کا **باب** اگر کوئی شخص زنا کا اقرار کرکے پھر جاوے تو اس سے حد ساقط ہو جاتی ہے حدیث کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ بن سلیمان نے محمد بن عمرو سے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو سلمہ نے ابو ہریرہ سے کہا کہ آیا ماعز اسلمی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق میں نے زنا کیا

حاشیہ ہذا متعلقہ صفحہ ۴۴۴ ۔ ۱ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص زنا کا اقرار کرکے پھر جاوے تو حد اس سے ساقط ہو جاتی ہے ۔ اور اسی طرح اگر کہے یعنے بعد اقرار کے کہ میں نے زنا نہیں کیا یا میں نے جھوٹ کہا یا میں نے رجوع کیا تو حد ساقط ہو جاتی ہے ۔ رجم ہوتے ہوئے بھاگنے کا حال مجمل معلوم ہوا یعنے صراحۃً معلوم ہوا کہ وہ زنا کے اقرار سے پھر گیا اسلئے آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے اسکو کیوں نہ چھوڑ دیا اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ اسکی توبہ قبول کرتا مطلب یہ ہے کہ منشا یہ حکم پر لگائی جاتی ہے اگر اسنے زنا ہی کیا تھا [illegible] رجوع کیا تو چھوڑ دینا چاہئے

فاعرض عنه ثم جاءه من الشق الآخر فقال انه قد زنی فاعرض عنه ثم جاءه من الشق الآخر فقال يا رسول الله انه قد زنى فامر به في الرابعة فاخرج الى الحرة فرجم بالحجارة فلما وجد مس الحجارة فر يشتد حتى مر برجل معه لحي جمل فضربه به وضربه الناس حتى مات فذكروا ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم انه فر حين وجد مس الحجارة ومس الموت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلا تركتموه هذا حديث حسن وقد روى من غير وجه عن ابي هريرة وروى هذا الحديث عن ابي سلمة عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا حدثنا بذلك الحسن بن علي الخلال ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزهري عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد الله ان رجلا من اسلم جاء النبي صلى الله عليه وسلم فاعترف بالزنا فاعرض عنه ثم اعترف فاعرض عنه حتى شهد على نفسه اربع شهادات فقال النبي صلى الله عليه وسلم ابك جنون قال لا قال احصنت قال نعم فامر به فرجم في المصلى فلما اذلقته الحجارة فر فادرك فرجم حتى مات فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم خيرا ولم يصل عليه هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا الحديث عند بعض اهل العلم ان المعترف بالزنا اذا اقر على نفسه اربع مرات اقيم عليه الحد وهو قول احمد واسحق وقال بعض اهل العلم اذا اقر على نفسه مرة اقيم عليه الحد وهو قول مالك بن انس والشافعي

پس منہ پھیر لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پھر آیا وہ دوسری طرف سے اور کہا کہ تحقیق میں نے زنا کیا پس منہ پھیر لیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پھر آیا دوسری طرف سے سو کہا کہ یا حضرت میں نے زنا کیا پس حکم کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو سنگسار کرنے کا چوتھی بار میں نکالا گیا وہ طرف سنگستان مدینے کے۔ پس مارا گیا ساتھ پتھروں کے۔ سو جب اُسنے پائی ایذا پتھروں کے لگنے کی تو بھاگا دوڑتا ہوا یہاں تک کہ گذرا ایک شخص پر کہ تھا پاس اسکے کلا اونٹ کا پس مارا اسکو ساتھ کلے کے اور مارا اسکو لوگوں نے یہاں تک کہ مر گیا سو ذکر کیا لوگوں نے روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق وہ بھاگا تھا جب کہ پائی اُسنے ایذا پتھروں کے لگنے کی اور ایذا موت کی سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہ چھوڑ دیا تُمنے اسکو یہ حدیث حسن ہے اور کئی وجہ ابو ہریرہ سے مروی ہے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث ابی سلمہ سے اُنہوں نے جابر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے حدیث کی بیچ ساتھ اسکے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُنہوں نے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ تحقیق ایک مرد قبیلۂ اسلم سے آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو اقرار کیا اُسنے ساتھ زنا کے پس منہ پھیر لیا اُس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اقرار کیا اُسنے سو منہ پھیر لیا اُس سے حضرت نے یہاں تک کہ اقرار کیا اُسنے اپنی جان پر چار بار۔ سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو دیوانہ ہو گیا ہے اُسنے کہا نہیں پھر فرمایا کیا محصن ہے تو یعنی بیاہا ہوا ہے اُسنے کہا ہاں پس حکم کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکے سنگسار کرنے کا سو سنگسار کیا گیا عیدگاہ میں سو جب لگے اسکو پتھر یعنی ایذا پہونچی تو بھاگا پس پایا گیا۔ پس سنگسار کیا گیا۔ یہاں تک کہ مر گیا پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکی تعریف کی اور نہ پڑھی اُسکے جنازہ کی نماز۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہ اقرار کرنے والا ساتھ زنا کے جب اقرار کرے اپنی جان پر چار بار تو قائم کیجاوے اُسپر حد اور یہی ہے قول احمد و اسحاق کا اور کہا بعض اہل علم نے کہ جب اقرار کرے اوپر جان اپنی کے ایک بار تو قائم کیجاوے اُسپر حد اور یہی ہے قول مالک بن انس اور شافعی کا

ف یعنی اگر قیامت میں سو وہ حد اسکو سزا دیتا یا توبہ اسکی قبول کر لیتا مگر یہ خوب ظاہر ہے کہ ماعز کا بھاگ جانا بسبب تکلیف کے تھا نہ بسبب قول سے رجوع کرنے کا کیونکہ اگر اسنے اپنے قول سے رجوع کیا ہوتا تو بیان [illegible] نزدیک چار بار اقرار کرنا شرط ہے واسطے رجم کرنے کے اور اگر چار بار اقرار نہ کرے تو رجم واجب نہیں ہوتا اور امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک ایک بار زنا کا اقرار کرنا رجم کو واجب کر دیتا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ اقرار مجنون کا باطل ہے اور نہیں جاری ہوتی اس پر حد اور کہا نووی نے اس میں اشارہ ہے کہ امام کو واجب ہے کہ شروط رجم سے پوچھ لیوے یعنی محصن ہونا وغیرہ۔ پس اس میں کنایہ ہے کہ اگر اقرار سے رجوع کرے تو حد معاف ہو جاتی ہے اور کہا ابن ہمام نے [illegible] کہ مرد کو کھڑا کر کے حد ماری جاوے اور عورت کو بٹھا کر حد ماری جاوے اور اگر عورت کے لیے گڑھا کھود دیا جاوے سنگسار کرنے کے لیے تو جائز ہے اور جب کہ بھاگے [illegible] اگر اقرار کرنے والا زانی ہو تو پیچھا نہ کیا جاوے اسکا اور جو گواہی دی گئی ہو اسپر تو اسکا پیچھا کیا جاوے اور ابن ہمام نے کہا کہ [illegible] مسجد میں قائم کرنا بالاجماع درست نہیں ۱۲

و حجتهم من قال بهذا القول حديث ابي هريرة و زيد بن خالد ان رجلين اختصما الى رسول الله صلى الله عليه و سلم فقال احدهما يا رسول الله ان ابني زنى بامراة هذا الحديث بطوله فقال النبي صلى الله عليه و سلم اغد يا انيس الى امراة هذا فان اعترفت فارجمها و لم يقل فان اعترفت اربع مرات **باب** ما جاء في كراهية ان يشفع في الحدود **حدثنا** قتيبة حدثنا الليث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان قريشا اهمتهم شان المراة المخزومية التي سرقت فقالوا من يكلم فيها رسول الله صلى الله عليه و سلم فقالوا من يجترئ عليه الا اسامة بن زيد حب رسول الله صلى الله عليه و سلم فكلمه اسامة فقال رسول الله صلى الله عليه و سلم اتشفع في حد من حدود الله ثم قام فاختطب فقال انما اهلك الذين قبلكم انهم كانوا اذا سرق فيهم الشريف تركوه و اذا سرق فيهم الضعيف اقاموا عليه الحد وايم الله لو ان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت يدها و في الباب عن مسعود بن العجماء و يقال ابن الاعجم و ابن عمر و جابر حديث عائشة حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في تحقيق الرجم **حدثنا** سلمة بن شبيب و اسحق بن منصور و الحسن بن علي الخلال و غير واحد قالوا انا عبد الرزاق انا معمر عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس عن عمر بن الخطاب قال ان الله بعث محمدا بالحق و انزل عليه الكتاب فكان فيما انزل عليه اية الرجم فرجم رسول الله صلى الله عليه و سلم و رجمنا بعده و اني خائف ان يطول بالناس زمان فيقول قائل لا نجد الرجم في كتاب الله فيضلوا بترك فريضة انزلها الله

اور دلیل اُنکی حدیث ابی ہریرہ اور زید بن خالد کی ہے کہ تحقیق دو شخص جھگڑتے آئے پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سو کہا ایک نے اُن دونوں سے کہ یا حضرت تحقیق بیٹے میرے نے زنا کیا ساتھ عورت اُسکی کے آخر حدیث تک فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اے انیس جا اُسکی عورت پاس پس اگر اقرار کرے زنا کا تو سنگسار کر اُسکو اور نہیں فرمایا آپ نے یہ کہ اگر اقرار کرے چار بار یعنی یہ حدیث مطلق ہے اس میں چار بار کی قید کا مذکور نہیں **باب** حد میں سفارش کرنی مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُنہنے عروہ سے اُنہنے عائشہ سے یہ کہ اصحاب قریش کو فکر میں ڈالا حال عورت مخزومیہ نے جو چوری کی تھی تسپر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم کیا تھا پس کہا اصحاب نے آپس میں کہ کون کلام کرے یعنی سفارش کرے اُسکی مقدمہ میں حضرت سے پس کہا اُنھوں نے کہ نہیں جرأت کرسکتا کوئی حضرت سے کہنے کی مگر اسامہ بن زید پیارے ہیں نبی صلعم کے پس کلام کیا انھوں نے اسامہ سے سو اسامہ نے نبی صلعم سے کہا سو نبی صلعم نے فرمایا کیا سفارش کرتا ہے تو بیچ حد کے اللہ کی حدوں سے پھر کھڑے ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پس خطبہ فرمایا کہ نہیں ہلاک کیا ان لوگوں کو کہ تھے پہلے تمہارے مگر اس سبب سے کہ وہ تھے جبکہ چراتا درمیان اُنکے کوئی شریف تو چھوڑ دیتے اُسکو اور جبکہ چراتا انمیں کوئی غریب تو قائم کرتے اُسپر حد اور قسم ہے اللہ کی کہ تحقیق اگر بیٹی محمد کی چراوے تو البتہ کاٹ دیتا ہاتھ اُسکا اور اس باب میں مسعود بن عجما (اسی کو ابن اعجم بھی کہتے ہیں) اور ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** رجم کے ثابت کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے سلمہ بن شبیب اور اسحاق بن منصور اور حسن بن علی خلال وغیرہ نے انھوں نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُنہنے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے اُنہنے ابن عباس سے اُنہنے عمر بن خطاب سے کہا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے بھیجا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ساتھ حق کے اور اُتاری اُنپر کتاب پس تھی اُس چیز میں کہ اُتاری اللہ نے آیت رجم کی سو سنگسار کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سنگسار کیا ہمنے بعد حضرت کے اور میں خوف کرنے والا ہوں اسکا کہ دراز ہو ساتھ لوگوں کے زمانہ پس کہے کوئی کہنے والا کہ نہیں پاتے ہم سنگسار کرنا بیچ کتاب اللہ کے پس گمراہ ہوجاویں ساتھ ترک کرنے فرض کے کہ اُتارا اُسکو اللہ تعالیٰ نے

ف یعنی امام سے درخواست کرے کہ درگذر کرے حد قائم کرنے سے اور اجماع ہے علما کا اسپر کہ حرام ہے سفارش کرنی حد میں بعد پہونچنے حاکم کے پاس [illegible] انمیں سفارش کرنی بھی بالاجماع حرام ہے امام کے پاس [illegible] پہلے سفارش کرنی جائز ہے [illegible] شخص [illegible] ہو جاوے [illegible] مخزومیہ [illegible] انکی [illegible]

الا ان الرجم حق على من زنى اذا احصن وقامت البينة او كان حمل او الاعتراف هذا حديث صحيح **حدثنا** احمد بن منيع ثنا اسحق بن يوسف الازرق عن داؤد بن ابي هند عن سعيد بن المسيب عن عمر بن الخطاب قال رجم رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجم ابو بكر ورجمت ولولا اني اكره ان ازيد في كتاب الله لكتبته في المصحف فاني قد خشيت ان تجيء اقوام فلا يجدونه في كتاب الله فيكفرون به وفي الباب عن علي حديث عمر حديث حسن صحيح وروي من غير وجه عن عمر **باب ما جاء في الرجم على الثيب** **حدثنا** نصر بن علي وغير واحد قالوا ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله سمعه من ابي هريرة وزيد بن خالد وشبل انهم كانوا عند النبي صلى الله عليه وسلم فاتاه رجلان يختصمان فقام اليه احدهما فقال انشدك الله يا رسول الله لما قضيت بيننا بكتاب الله فقال خصمه وكان افقه منه اجل يا رسول الله اقض بيننا بكتاب الله وائذن لي فاتكلم ان ابني كان عسيفا على هذا فزنى بامرأته فاخبروني ان على ابني الرجم ففديت منه بمائة شاة وخادم ثم لقيت ناسا من اهل العلم فزعموا ان على ابني جلد مائة وتغريب عام وانما الرجم على امرأة هذا فقال النبي صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لاقضين بينكما بكتاب الله المائة شاة والخادم رد عليك وعلى ابنك جلد مائة وتغريب عام واغد يا انيس على امرأة هذا فان اعترفت فارجمها فغدا عليها فاعترفت فرجمها **حدثنا** اسحق بن موسى الانصاري ثنا معن ثنا مالك عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن ابي هريرة وزيد بن خالد الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه **حدثنا** قتيبة

خبردار ہو تحقیق رجم کرنا حق اور ثابت ہے اس شخص پر کہ زنا کرے جب بیاہا ہو جب کہ ثابت ہو گواہوں سے یا موجب حمل یا ہو اقرار یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے اسحق بن یوسف ازرق نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے عمر بن خطاب سے کہا کہ سنگسار کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور سنگسار کیا ابوبکر نے اور سنگسار کیا میں نے اور اگر نہ ہوتی یہ بات کہ مکروہ جانتا میں یہ کہ زیادہ کروں بیچ کتاب اللہ تعالیٰ کے کہ البتہ لکھتا میں اسکو قرآن میں پس تحقیق خوف کیا میں نے یہ کہ آوے کوئی قوم بعد میرے پس نہ پاوین اسکو بیچ کتاب اللہ کے پس انکار کریں ساتھ اسکے اور اس باب میں علی سے بھی روایت ہے اور عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ پر انسے مروی ہے **باب** بیاہے ہوئے کو سنگسار کرنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے نصر بن علی وغیرہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے سنا ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور شبل سے کہ تحقیق تھے وہ پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سو دو شخص آئے پاس نبی صلعم کے جھگڑتے ہوئے سو ان دونوں میں سے ایک آپ کے پاس کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں آپکو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ حکم کرو درمیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ کے سو اسکے مخالف نے کہا اور وہ بہت سمجھدار تھا کہ ہاں یا رسول اللہ حکم کیجیے درمیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ کے اور مجھکو اجازت ہو کہ میں کلام کروں سو اسنے عرض کی کہ صورت واقعہ یہ ہے کہ تحقیق میرا بیٹا اسکے یہاں مزدور تھا سو اسنے اسکی عورت سے زنا کیا سو مجھکو لوگوں نے خبر دی کہ میرے بیٹے پر سنگسار کرنا آتا ہے سو میں نے اسکی طرف سے اسکے بدلے میں سو بکریاں[1] دیں اور ایک غلام دیا یعنی اسکے سنگسار ہونے کے بدلے میں پھر ملا میں کئی عالموں سے سو انہوں نے کہا کہ تحقیق میرے بیٹے پر سو درے اور برس روز کا وطن سے نکال دینا لازم آتا ہے اور سنگسار کرنا فقط اسکی عورت پر سو فرمایا نبی صلعم نے کہ قسم ہے اس ذات کی جسکے قابو میں میری جان ہے البتہ حکم کرونگا میں درمیان تمہارے ساتھ کتاب اللہ کے سو بکریاں اور غلام پھر آوینگی طرف تیرے اور تیرے بیٹے پر سو درے ہیں اور برس روز کا وطن سے نکالدینا۔ اور صبح جاوے اے انیس اسکی عورت کے پاس پس اگر اقرار کرے زنا کا تو سنگسار کر سو انیس گیا وہ پاس اسکے سو اقرار کیا اسنے پس سنگسار کیا اسکو **حدیث** کی ہم سے اسحق بن موسیٰ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابی ہریرہ اور زید بن خالد سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے ہم معنی **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے

---

[1] برس بھر کا وطن سے نکال دینا امام شافعی کے نزدیک حد میں داخل ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ حد میں داخل نہیں بلکہ بطور سیاست کے تھا، اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حکم پہلا تھا پھر منسوخ ہوگیا، و بظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک بار اقرار کر لینا کفایت کرتا ہے حد کے واجب ہونے کو اور یہی ہے مذہب امام شافعی کا اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ لازم ہے کہ اقرار کرے چار بار چار مجلسوں میں ۱۲

ثنا الليث عن ابن شهاب باسناده نحو حديث مالك بمعناه وفي الباب عن ابي بكر وعبادة بن الصامت وابي هريرة و
ابي سعيد وابن عباس وجابر بن سمرة وهزال وبريدة وسلمة بن المحبق وابي برزة وعمران بن حصين حديث ابي هريرة وزيد
بن خالد حديث حسن صحيح وهكذا روى مالك بن انس ومعمر وغير واحد عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله
عن ابي هريرة وزيد بن خالد عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى بهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال اذا زنت الامة فاجلدوها فان زنت في الرابعة فبيعوها ولو بضفير وروى سفيان بن عيينة عن الزهري
عن عبيد الله عن ابي هريرة وزيد بن خالد وشبل قالوا كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم هكذا روى ابن عيينة
الحديثين جميعا عن ابي هريرة وزيد بن خالد وشبل وحديث ابن عيينة وهم وهم فيه سفيان بن عيينة ادخل
حديثا في حديث والصحيح ما روى الزبيدي ويونس بن يزيد وابن اخي الزهري عن الزهري عن عبيد الله عن
ابي هريرة وزيد بن خالد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا زنت الامة والزهري عن عبيد الله عن شبل بن خالد عن
عبد الله بن مالك الاوسي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا زنت الامة وهذا الصحيح عند اهل الحديث وشبل بن خالد
لم يدرك النبي صلى الله عليه وسلم انما روى شبل عن عبد الله بن مالك الاوسي عن النبي صلى الله عليه وسلم وهذا
الصحيح وحديث ابن عيينة غير محفوظ وروي عنه انه قال شبل بن حامد وهو خطأ انما هو شبل بن خالد ويقال ايضا
شبل بن خليد **حدثنا** قتيبة ثنا هشيم عن منصور بن زاذان عن الحسن عن حطان بن عبد الله عن عبادة بن الصامت
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خذوا عني فقد جعل الله لهن سبيلا الثيب بالثيب جلد مائة ثم الرجم والبكر بالبكر
جلد مائة ونفي سنة هذا حديث صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم
علي بن ابي طالب وابي بن كعب وعبد الله بن مسعود وغيرهم

اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے ساتھ اسناد اپنی کے مانند حدیث مالک کے اُسکے معنی میں اور اس باب میں ابی بکر اور عبادہ بن
صامت اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عباس اور جابر بن سمرہ اور ہزال اور بریدہ اور سلمہ بن المحبق اور ابی برزہ اور عمران بن حصین
سے بھی روایت ہے اور ابوہریرہ اور زید بن خالد کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسی طرح روایت کی مالک بن انس اور معمر وغیرہ نے زہری سے
اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُسنے ابی ہریرہ اور زید بن خالد سے اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی اُنھوں نے ساتھ
اسی اسناد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ جب زنا کرے لونڈی تو دُرّے مارو اسکو پس اگر زنا کرے چوتھی بار تو بیچ ڈالو اسکو
اگرچہ ساتھ رسی بالوں کے ہو (مراد اس سے کمی قیمت کی ہے) اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے عبید اللہ سے اُسنے ابی ہریرہ
سے اُسنے زید بن خالد اور شبل سے کہا اُنھوں نے کہ تھے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی طرح اور روایت کی ابن عیینہ نے دونوں حدیثیں
اُنھیں ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور شبل سے اور حدیث ابن عیینہ کی وہم ہے وہم کیا اُنھیں سفیان بن عیینہ نے کہ داخل کیا ایک حدیث کو
دوسری حدیث میں اور صحیح وہ ہے جو روایت کی زبیدی نے اور یونس بن یزید اور ابن اخی زہری نے زہری سے اُسنے عبید اللہ سے اُسنے ابی ہریرہ
اور زید بن خالد سے اُنھوں نے نبی صلعم سے فرمایا کہ جب زنا کرے لونڈی آخر حدیث تک اور روایت کی زہری نے عبید اللہ سے اُسنے شبل بن خالد
سے اُسنے عبد اللہ بن مالک اوسی سے اُسنے نبی صلعم سے فرمایا کہ جب زنا کرے لونڈی اور یہی ہے نزدیک اہل حدیث کے صحیح اور شبل بن خالد نے نہیں پایا
نبی صلعم کو سوا اسکے نہیں کہ روایت کی شبل نے عبد اللہ بن مالک اوسی سے اُسنے نبی صلعم سے اور یہ صحیح ہے اور ابن عیینہ کی حدیث محفوظ نہیں اور منقول
مروی ہے کہ اُسنے کہا شبل بن حامد اور وہ خطا ہے سوا اسکے نہیں کہ وہ شبل بن خالد ہے اور کہا جاتا ہے اسکو شبل بن خلید بھی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ
نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے منصور بن زاذان سے اُسنے حسن سے اُسنے حطان بن عبد اللہ سے اُسنے عبادہ بن صامت سے کہا آپ نے صلعم نے فرمایا لے
لو مجھ سے یعنی یہ حکم جو مقدمہ زنا کا نیا ہے کہ تحقیق مقرر کی اللہ نے واسطے عورتوں کے راہ محصن مرد کی کہ زنا کرے محصن عورت سے سو دُرّے مارنا ہے اور بعد اسکے
سنگسار کرنا اور اگر غیر محصن مرد زنا کرے ساتھ عورت غیر محصنہ کے تو اسکو سو دُرّے مارنے چاہییں اور برس دن وطن سے نکال دینا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور عمل
ہے اسی پر نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے انھیں میں سے ہیں حضرت علی اور ابی بن کعب اور عبد اللہ بن مسعود وغیرہ

قال الثيب يجلد ويرجم والى هذا ذهب بعض اهل العلم وهو قول اسحٰق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابو بكر وعمر وغيرهما الثيب انما عليه الرجم ولا يجلد وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل هذا في غير حديث في قصة ماعز وغيره انه امر بالرجم ولم يامر ان يجلد قبل ان يرجم والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد **باب منه** **حدثنا** الحسن بن علي ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن يحيى بن ابي كثير عن ابي قلابة عن ابي المهلب عن عمران بن حصين ان امرأة من جهينة اعترفت عند النبي صلى الله عليه وسلم بالزنا وقالت اني حبلى فدعا النبي صلى الله عليه وسلم وليها فقال احسن اليها فاذا وضعت حملها فاخبرني ففعل فامر بها فشكت عليها ثيابها ثم امر برجمها فرجمت ثم صلى عليها فقال له عمر بن الخطاب يا رسول الله رجمتها ثم تصلي عليها فقال لقد تابت توبة لو قسمت بين سبعين من اهل المدينة لوسعتهم وهل وجدت شيئا افضل من ان جادت بنفسها لله وهذا حديث صحيح **باب ما جاء في رجم اهل الكتاب** **حدثنا** اسحٰق بن موسى الانصاري ثنا معن ثنا مالك بن انس عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم رجم يهوديا ويهودية وفي الحديث قصة هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** هناد ثنا شريك عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة ان النبي صلى الله عليه وسلم رجم يهوديا ويهودية وفي الباب عن ابن عمر والبراء وجابر وابن ابي اوفى وعبد الله بن الحارث بن جزء وابن عباس حديث جابر بن سمرة حديث حسن غريب من حديث جابر بن سمرة والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم قالوا اذا اختصم اهل الكتاب وترافعوا الى حكام المسلمين حكموا بينهم بالكتاب والسنة وباحكام المسلمين وهو قول احمد واسحٰق وقال بعضهم لا يقام عليهم الحد في الزنا والقول الاول اصح

کہتے ہیں کہ بیاہا ہوا اول درّے مارا جاوے اور پھر سنگسار کیا جاوے اور طرف اسی کے گئے ہیں بعض اہل علم اور یہی ہے قول اسحٰق کا اور بعض اہل علم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ بیاہا ہوا زانی فقط سنگسار کیا جاوے اور درے نہ لگا جاوے انھیں میں سے ہیں ابوبکر و عمر وغیرہ اور تحقیق روایت کی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے بیچ غیر اس حدیث کے بیچ قصہ ماعز وغیرہ کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا سنگسار کرنیکا اور نہ حکم فرمایا درے مارنیکا پہلے سنگسار کرنے سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری کا اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد کا **باب** یہ بھی پہلے باب سے متعلق ہے **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے یحیٰی بن ابی کثیر سے اُنہوں نے ابی قلابہ سے اُنہوں نے ابی مہلب سے اُنہوں نے عمران بن حصین سے کہا کہ ایک عورت نے قبیلہ جہینہ سے اقرار کیا پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زنا کے اور کہا کہ میں زنا سے حاملہ ہوں سو بلایا آپ نے ولی اُسکے کو اور فرمایا کہ احسان کر ساتھ اسکے سو جب وہ بچہ جنے تو خبر دے مجھکو سو کیا اُسنے جیسا کہ آپ نے فرمایا یعنی جب وہ بچہ جنی تو آپکو خبر کی سو حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اُسکے پس باندھے گئے اُسپر کپڑے اُسکے پھر حکم کیا اُسکے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کی گئی وہ پھر نماز پڑھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسپر سو عمر فاروق نے آپ سے عرض کی کہ یا حضرت سنگسار کیا آپ نے اسکو پھر نماز پڑھی آپ نے اُسپر یعنی آپکو اسکا جنازہ پڑھنا لائق نہ تھا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ توبہ کی اُسنے ایسی توبہ کہ اگر مدینہ کے لوگوں میں سے ستر آدمیوں میں بانٹی جاوے تو سب انکو بھی کفایت کرے اور کیا پایا تو نے کوئی فضل اس سے کہ خرچ کی اُسنے جان اپنی اللہ کی راہ میں یہ حدیث صحیح ہے **باب** اہل کتاب کے سنگسار کرنیکا بیان **حدیث** کی ہم سے اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلعم نے سنگسار کیا ایک یہودی اور یہودیہ کو اس حدیث میں قصہ ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے سماک بن حرب سے اُنہوں نے جابر بن سمرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا سنگسار کیا ایک یہودی مرد اور عورت کو اور اس باب میں ابن عمر اور براء اور جابر اور ابن ابی اوفی اور عبد اللہ بن حارث بن جزء اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور جابر بن سمرہ کی حدیث حسن غریب ہے یعنی اس طریق سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہیں کہ جب جھگڑیں اہل کتاب اور مقدمہ لیجاویں طرف سلطان حاکم کے تو حکم کریں درمیان اُنکے ساتھ قرآن اور حدیث کے اور ساتھ احکام مسلمانوں کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور کہا بعض نے کہ نہ قائم کیجاوے اُنپر حد بیچ زنا کے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ ــ

باب ما جاء في النفي **حدثنا** ابو كريب ويحيى بن اكثم قالا ثنا عبد الله بن ادريس عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم ضرب وغرب وان ابا بكر ضرب وغرب وان عمر ضرب وغرب وفي الباب عن ابي هريرة وزيد بن خالد وعبادة بن الصامت حديث ابن عمر حديث غريب رواه غير واحد عن عبد الله بن ادريس فرفعوه وروى بعضهم عن عبد الله بن ادريس هذا الحديث عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر ان ابا بكر ضرب وغرب وان عمر ضرب وغرب **حدثنا** بذلك ابو سعيد الاشج ثنا عبد الله بن ادريس وقد روي هذا الحديث من غير رواية ابن ادريس عن عبيد الله بن عمر نحو هذا وهكذا رواه محمد بن اسحق عن نافع عن ابن عمر ان ابا بكر ضرب وغرب وان عمر ضرب وغرب ولم يذكروا فيه عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد صح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم النفي رواه ابو هريرة وزيد بن خالد وعبادة بن الصامت وغيرهم عن النبي صلى الله عليه وسلم والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابو بكر وعمر وعلي وابي بن كعب وعبد الله بن مسعود وابو ذر وغيرهم وكذلك روي عن غير واحد من فقهاء التابعين وهو قول سفيان الثوري ومالك بن انس وعبد الله بن المبارك والشافعي واحمد واسحاق **باب** ما جاء ان الحدود كفارة لاهلها **حدثنا** قتيبة ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن ابي ادريس الخولاني عن عبادة بن الصامت قال كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال تبايعوني على ان لا تشركوا بالله ولا تسرقوا ولا تزنوا قرا عليهم فمن وفى منكم فاجره على الله ومن اصاب من ذلك شيئا فعوقب عليه فهو كفارة له ومن اصاب من ذلك شيئا فستره الله عليه فهو الى الله ان شاء عذبه وان شاء غفر له

باب وطن سے نکالدینے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو کریب اور یحیی بن اکثم نے اُن دونوں نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ادریس نے عبید اللہ سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دُرّے مارا اور وطن سے نکالا۔ اور ابو بکر نے دُرّے مارا اور وطن سے نکالا اور عمر نے بھی دُرّے مارا اور وطن سے نکالا۔ اور اس باب میں ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث غریب ہے روایت کی اُسکو بہتوں نے عبد اللہ بن ادریس سے پس مرفوع کیا اُسکو اور روایت کی بعض نے یہ حدیث عبد اللہ بن ادریس سے اُنہوں نے عبید اللہ سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہ تحقیق ابو بکر نے مارا اور وطن سے نکالا اور عمر نے بھی مارا اور وطن سے نکالا **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ادریس نے اور اسی طرح روایت کی گئی ہے یہ حدیث سوائے روایت ابن ادریس کے عبید اللہ ابن عمر سے مانند اسکے اور اسی طرح روایت کیا اُسکو محمد بن اسحاق نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہ تحقیق ابو بکر نے مارا اور وطن سے نکالا اور عمر نے بھی مارا اور وطن سے نکالا اور نہیں ذکر کیا اُنہوں نے اُسمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تحقیق صحیح ہو چکا ہے نبی صلعم کا وطن سے نکال دینا روایت کیا اُسکو ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت وغیرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے حضرت کے اصحاب وغیرہ سے انہیں میں سے ہیں ابو بکر اور عمر اور علی اور ابی بن کعب اور عبد اللہ بن مسعود اور ابو ذر وغیرہ اور ایسا ہی روایت کی گئی ہے بہت فقہائے تابعین سے اور یہی ہے قول سفین ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا

باب حد قائم ہونے سے گناہ کے کفارہ ہو جانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے سفین بن عیینہ نے زہری سے اُنہوں نے ابی ادریس خولانی سے اُنہوں نے عبادہ بن صامت سے کہا کہ تھے ہم پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا کہ بیعت کرو تم مجھسے اسپر کہ نہ شریک کرو کسی چیز کو ساتھ اللہ کے اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور پڑھی اُنپر یہ آیت جسنے پورا کیا تم میں سے عہد اپنا پس بدلا اُسکا اوپر اللہ کے ہے اور جو پہونچا اُس سے کسی چیز کو پس عذاب کیا گیا اوپر اُسکے پس وہ کفارہ ہے واسطے اُسکے یعنی مٹانے والا ہے واسطے گناہ اُسکے کے اور جو شخص پہونچا اُس سے کسی چیز کو اور چھپایا اُسکو اللہ نے اُسپر سو وہ اللہ کے اختیار میں ہے اگر چاہے تو عذاب کرے اُسکو اور اگر چاہے تو بخشدے اُسکو

لے یعنی دنیا میں جب حد قائم کی گئی تو وہ کفارہ ہو واسطے اُسکے ورنہ [illegible] اُسکو اللہ تعالے اسپر اسطرح کہ توبہ کی اُسنے گناہ سے اور جمہور اسپر ہیں کہ پردہ پوشی کرنی بندے کی اپنے نفس پر اور توبہ کرنی اسکی اللہ سے بہتر ہو ظاہر کرنے اسکے سے ۱۲ منہ یحیی بن اکثم [illegible] نقل نسبی مروزی ہے۔ بڑے قاضی مشہور ہیں۔ [illegible] کا عیب لگایا ہے مگر واقع میں ایسا نہیں۔ [illegible]

وفي الباب عن علي وجرير بن عبد الله وخزيمة بن ثابت حديث عبادة بن الصامت حديث حسن صحيح قال الشافعي لم اسمع في هذا الباب ان الحد يكون كفارة لاهله شيئا احسن من هذا الحديث قال الشافعي واحب لمن اصاب ذنبا فستره الله عليه ان يستر على نفسه ويتوب فيما بينه وبين ربه وكذلك روي عن ابي بكر وعمر انهما امرا رجلا ان يستر على نفسه **باب ما جاء في اقامة الحد على الاماء** حدثنا الحسن بن علي الخلال ثنا ابو داود الطيالسي ثنا زائدة عن السدي عن سعد بن عبيدة عن ابي عبد الرحمن السلمي قال خطب علي فقال يا ايها الناس اقيموا الحدود على ارقائكم من احصن منهم ومن لم يحصن وان امة لرسول الله صلى الله عليه وسلم زنت فامرني ان اجلدها فاتيتها فاذا هي حديث عهد بنفاس فخشيت ان انا جلدتها ان اقتلها او قال تموت فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال احسنت هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابو سعيد الاشج ثنا ابو خالد الاحمر ثنا الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا زنت امة احدكم فليجلدها ثلاثا بكتاب الله فان عادت فليبعها ولو بحبل من شعر وفي الباب عن زيد بن خالد وشبل عن عبد الله بن مالك الاوسي حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح وقد روي عنه من غير وجه والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم راوا ان يقيم الرجل الحد على مملوكه دون السلطان وهو قول احمد واسحق وقال بعضهم يرفع الى السلطان ولا يقيم الحد هو بنفسه والقول الاول اصح

اور اس باب میں علی اور جریر بن عبد اللہ اور خزیمہ بن ثابت سے بھی روایت ہے اور عبادہ بن صامت کی حدیث حسن صحیح ہے اور کہا شافعی نے کہ نہیں سُنی میں نے اس باب میں کہ حد کفارہ ہوتی ہے واسطے اہل اپنی کے کوئی چیز زیادہ اچھی اس حدیث سے اور کہا شافعی نے اور دوست رکھتا ہوں واسطے اس شخص کے کہ پہونچے گناہ کو اور ڈھانکا اُسکو اللہ نے اوپر اُسکے یہ کہ پردہ کرے اوپر جان اپنی کے اور توبہ کرے درمیان اپنے اور درمیان رب اپنے کے اور یہی طرح ابی بکر اور عمر سے مروی ہے کہ اُنھوں نے حکم کیا ایک مرد کو کہ چھپاوے اوپر جان اپنی کے یعنی اُس گناہ کو کسی کے آگے ظاہر نہ کرے **باب لونڈیوں پر حد قائم کرنے کا بیان** حدیث کی ہے حسن بن علی خلال نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہے ابو داؤد طیالسی نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہے زائدہ نے سدی سے اُنھوں نے سعد بن عبیدہ سے اُنھوں نے ابی عبد الرحمن سلمی سے کہا کہ خطبہ پڑھا علی نے سو فرمایا کہ اے لوگو قائم کرو اپنے غلام اور لونڈیوں پر حد یعنی اگر زنا کریں تو بیاہی سے مارو اُسپر کہ بیاہا ہو جو نہیں سے اور اُسپر کہ نہ بیاہا ہو اسواسطے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کیا تھا سو فرمایا مجھکو کہ ماروں میں اُسکو حد سو آیا میں اُس پاس پس اچانک وہ قریب جنی ہوئی تھی سو ڈرا میں کہ اگر مارتا ہوں میں اُسکو پچاس کوڑے تو قتل کر ڈالوں یا وہ مر جاوگی سو ذکر کیا میں نے یہ حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا کہ اچھا کیا تو نے یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہے ابو سعید اشج نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہے ابو خالد احمر نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہے اعمش نے ابی صالح سے اُنھوں نے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب زنا کرے لونڈی ایک تمہارے کی تو چاہیے کہ دُرّے مارے اُسکو تین بار ساتھ حکم اللہ تعالےٰ کے اور اگر پھر زنا کرے تو چاہیے کہ بیچ ڈالے اُسکو اگرچہ بالوں کی رسّی کے بدلے ہو۔ اور اس باب میں زید بن خالد اور شبل سے اُنھوں نے عبد اللہ بن مالک اوسی سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ پر اُس سے مروی ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ جائز ہے مالک کو یہ کہ قائم کرے حد اوپر غلام اپنے کے سوائے اذن بادشاہ کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحٰق کا اور بعضے کہتے ہیں کہ رجوع کیا جاوے طرف بادشاہ کے اور خود آپ نہ حد قائم کرے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مار زناکاروں کا تاخیر کیا جاوے نفاس والی عورت سے یہاں تک کہ نکل نفاس سے اور تاخیر کی جاوے مریض زناکار سے جب تک کہ اچھا ہو اور تعزیر میں تاخیر کیجاوے اور اگر بیماری کے دفع ہونے کی امید نہ ہو جیسے مرض سل وغیرہ ہے تو ایک شاخ کھجور کی مارے جسپر سو ٹہنیاں ہوں اور یہ ہے مذہب شافعی اور ابو حنیفہ وغیرہ کا اور نووی نے کہا کہ یہ حدیث دلیل ہے اوپر وجوب حد زنا کے لونڈیوں اور غلاموں پر اور دلیل ہے اسپر کہ مالک کو جائز ہے کہ قائم کرے اُسپر حد یہی ہے مذہب شافعی اور مالک اور احمد اور جمہور علما کا اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ مالک کو اپنے غلام پر خود حد قائم کرنی درست نہیں بلکہ حاکم حد قائم کرے ۱۲ عہ اور یہی ہے مذہب جمہور کا کہ حدیں گناہ کی کفارہ ہیں ۱۲

باب ما جاء في حد السكران **حدثنا** سفيان بن وكيع ثنا ابي عن مسعر عن زيد العمي عن ابي الصديق عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضرب الحد بنعلين اربعين قال مسعر اظنه في الخمر وفي الباب عن علي وعبد الرحمن بن ازهر وابي هريرة والسائب وابن عباس وعقبة بن الحارث حديث ابي سعيد حديث حسن وابو الصديق الناجي اسمه بكر بن عمرو **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة قال سمعت قتادة يحدث عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه اتي برجل قد شرب الخمر فضربه بجريدتين نحو الاربعين وفعله ابو بكر فلما كان عمر استشار الناس فقال عبد الرحمن بن عوف كاخف الحدود ثمانين فامر به عمر حديث انس حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان حد السكران ثمانين

باب ما جاء من شرب الخمر فاجلدوه ومن عاد في الرابعة فاقتلوه **حدثنا** ابو كريب ثنا ابو بكر بن عياش عن عاصم عن ابي صالح عن معاوية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شرب الخمر فاجلدوه فان عاد في الرابعة فاقتلوه وفي الباب عن ابي هريرة والشريد وشرحبيل بن اوس وجرير وابي الرمد البلوي وعبد الله بن عمرو حديث معاوية هكذا روى الثوري ايضا عن عاصم عن ابي صالح عن معاوية عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى ابن جريج ومعمر عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم سمعت محمدا يقول حديث ابي صالح عن معاوية عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا اصح من حديث ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وانما كان هذا في اول الامر ثم نسخ بعد

باب نشے والے کی حد کا بیان **حدیث** کی ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے باپ میرے نے مسعر سے انہوں نے زید عمی سے انہوں نے ابی صدیق سے انہوں نے ابی سعید خدری سے کہا کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ماری حد شراب کی ساتھ چالیس جوتوں کے کہا مسعر نے گمان کرتا ہوں کہ یہ حد شراب ہی میں تھی اس باب میں علی اور عبد الرحمن بن ازہر اور ابی ہریرہ اور سائب اور ابن عباس اور عقبہ بن حارث سے بھی روایت ہے اور ابی سعید کی حدیث حسن ہے اور ابو صدیق کا نام بکر بن عمرو ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے کہا سنا میں نے قتادہ سے حدیث بیان کرتا تھا انس سے کہا کہ لایا گیا پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک شخص کہ پی تھی شراب تو مارا اسکو دو چھڑیوں سے مانند چالیس کے اور کیا اسکو ابو بکر نے تو جب خلیفہ ہوئے حضرت عمر تو مشورہ کیا اصحاب سے بیچ تعین حد شراب کے تو کہا عبد الرحمن بن عوف نے ہلکی حد اسی درے ہیں تو حکم کیا ساتھ اسکے عمر نے اور انس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہم سے کہ حد نشہ والے کی اسی درے ہیں

باب جو شخص کہ پیوے شراب پس مارو اسکو درے پس اگر عود کرے اور چوتھی بار پیوے تو قتل کرو اسکو **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو بکر بن عیاش نے **عاصم** سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے معاویہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پیوے شراب پس مارو اسکو درے۔ پھر اگر چوتھی بار پیوے تو قتل کر ڈالو اسکو اس باب میں ابی ہریرہ اور شرید اور شرحبیل بن اوس اور جریر اور ابی رمد بلوی اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور معاویہ کی حدیث اسی طرح روایت کی ثوری نے بھی عاصم سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی ابن جریج اور معمر نے سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا میں نے محمد سے کہتا تھا کہ حدیث ابی صالح کی معاویہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں زیادہ صحیح ہے بہ نسبت اس حدیث کے جو ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تھی اور سوا اسکے نہیں کہ یہ حکم اول امر میں تھا پھر منسوخ ہو گیا پیچھے اسکے

---

[1] پینا شراب کا حرام ہے ساتھ کتاب اور سنت اور اجماع امت کے اور حد شراب کی اسی کوڑے ہیں نزدیک جمہور کے اور یہی ہے مذہب ابو حنیفہ کا اور [illegible] اور ایک جماعت کا یہ ہے کہ چالیس کوڑے ہیں اور جو کوئی پیوے شراب اگرچہ ایک قطرہ ہو [illegible] اور ثابت ہو شراب کی [illegible] پینے کے [illegible] اور گواہی دیں [illegible] دو شخص یا وہ خود اقرار کرے تو حد مارا جاوے جب وہ ہوشیار ہو [illegible] اور اکثر اصحاب وغیرہ کا یہی مذہب ہے کہ شراب خوار کی حد [illegible]

هكذا روى محمد بن اسحاق عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان من شرب الخمر فاجلدوه فان عاد فى الرابعة فاقتلوه قال ثم اتى النبى صلى الله عليه وسلم بعد ذلك برجل قد شرب فى الرابعة فضربه ولم يقتله وكذلك روى الزهرى عن قبيصة بن ذويب عن النبى صلى الله عليه وسلم نحو هذا قال فرفع القتل وكانت رخصة والعمل على هذا الحديث عند عامة اهل العلم لا نعلم بينهم اختلافا فى ذلك فى القديم والحديث ومما يقوى هذا ما روى عن النبى صلى الله عليه وسلم من اوجه كثيرة انه قال لا يحل دم امرئ مسلم يشهد ان لا اله الا الله وانى رسول الله الا باحدى ثلث النفس بالنفس والثيب الزانى والتارك لدينه

باب ما جاء فى كم تقطع يد السارق

حدثنا على بن حجر حدثنا سفيان بن عيينة عن الزهرى اخبرته عمرة عن عائشة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يقطع فى ربع دينار فصاعدا حديث عائشة حديث حسن صحيح وقد روى هذا الحديث من غير وجه عن عمرة عن عائشة مرفوعا ورواه بعضهم عن عمرة عن عائشة موقوفا **حدثنا** قتيبة حدثنا الليث عن نافع عن ابن عمر قال قطع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى مجن قيمته ثلثة دراهم وفى الباب عن سعد وعبد الله بن عمرو وابن عباس وابى هريرة وايمن حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم منهم ابو بكر الصديق قطع فى خمسة دراهم وروى عن عثمان وعلى انهما قطعا فى ربع دينار وروى عن ابى هريرة وابى سعيد انهما قالا تقطع اليد فى خمسة دراهم والعمل على هذا عند بعض فقهاء التابعين وهو قول مالك بن انس والشافعى واحمد واسحق راوا القطع فى ربع دينار فصاعدا وقد روى عن ابن مسعود انه قال لا قطع الا فى دينار او عشرة دراهم وهو حديث مرسل رواه القاسم بن عبد الرحمن عن ابن مسعود والقاسم لم يسمع من ابن مسعود والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وهو قول سفيان الثورى واهل الكوفة قالوا لا قطع فى اقل من عشرة دراهم

اسی طرح روایت کی محمد بن اسحاق نے محمد بن منکدر سے اُنھوں نے جابر بن عبداللہ سے اُنھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص کہ پیوے شراب پس تم اسے مارو اُسکو پھر اگر عود کرے اور پیوے شراب چوتھی بار تو قتل کرو اُسکو پھر لایا گیا روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسکے ایک مرد کہ پی تھی شراب اُسنے چوتھی بار پس مارا اسکو اور قتل کیا اسکو۔ اور روایت کی زہری نے قبیصہ بن ذویب سے اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے کہا پس اُٹھایا گیا قتل یعنے منسوخ ہوگیا اور تھی پہلے رخصت اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نہیں جانتے ہم درمیان اُنکے کچھ اختلاف بیچ اسکے نہ پہلے زمانہ میں اور نہ پچھلے زمانہ میں اور اسکی تقویت اس حدیث سے ثابت ہے جو بہت طریقوں سے مروی ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہیں حلال ہے خون کرنا مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ خدا کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں مگر بسبب ایک بات کے تین میں سے ایک تو قتل کرنا عمدا کہ مارا جاوے نفس بدلے نفس کے یعنی قصاص لیا اور دوسرے زنا ہو کہ سنگسار کیا جاوے زانی بیاہا ہوا۔ اور تیسرے اپنے دین سے نکلنا یعنی مرتد ہوجانا **باب** کتنی چیز میں چور کا ہاتھ کاٹا جاوے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے کہ خبر دی اُسکو عمرہ نے عائشہ سے کہا کہ تھے نبی صلعم کاٹتے ہاتھ چور کا چوتھائی دینار یا زیادہ کے چرانے میں۔ حدیث عائشہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ حدیث عمرہ کی عائشہ سے کئی وجہ سے مروی ہے بطور رفع کے اور بعض نے اسکو عمرہ سے اُنھے عائشہ سے موقوف روایت کیا ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے نافع سے اُنھے ابن عمر سے کہ کاٹا ہاتھ نبی صلعم نے چور کا یعنی داہنا ہاتھ بیچ چرانے ایک سپر کے کہ قیمت اسکی تین درہم تھی اور اس باب میں سعد اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ایمن سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے صحابی وغیرہ سے انھیں میں سے ہیں ابو بکر صدیق کہ کاٹا انھوں نے ہاتھ چور کا بیچ چرانے پانچ درہم کے اور حضرت عثمان و علی سے روایت ہے کہ انھوں نے کاٹا ہاتھ چور کا بیچ چرانے چوتھائی دینار کے اور ابی ہریرہ و ابی سعید سے روایت ہے کہ کہا انھوں نے کہ کاٹا جاوے ہاتھ چور کا بیچ چرانے پانچ درہم کے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض فقہائے تابعین کے اور یہی ہے قول مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں کہ کاٹا جاوے ہاتھ بیچ چوتھائی دینار یا زیادہ کے اور تحقیق روایت کی گئی ہے ابن مسعود سے کہ کہا انھوں نے کہ نہیں ہے قطع ہاتھ کا مگر بیچ دینار کے یا دس درہم کے اور یہ حدیث مرسل ہے روایت کیا اسکو قاسم بن عبدالرحمن نے ابن مسعود سے اور قاسم نے نہیں سنا ابن مسعود سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا کہ دس درہم سے کم میں نہ کاٹیں

باب ما جاء فی تعلیق ید السارق **حدثنا** قتیبة ثنا عمر بن علی المقدمی ثنا الحجاج عن مكحول عن عبد الرحمن بن محیریز قال سألت فضالة بن عبید عن تعلیق الید فی عنق السارق امن السنة هو قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بسارق فقطعت یده ثم امر بها فعلقت فی عنقه هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث عمر بن علی المقدمی عن الحجاج بن ارطاة وعبد الرحمن بن محیریز هو اخو عبد اللہ بن محیریز شامی **باب** ما جاء فی الخائن والمختلس والمنتهب **حدثنا** علی بن خشرم ثنا عیسی بن یونس عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لیس علی خائن ولا منتهب ولا مختلس قطع هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم وقد روی مغیرة بن مسلم عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیه وسلم نحو حدیث ابن جریج ومغیرة بن مسلم هو بصری اخو عبد العزیز القسملی كذا قال علی بن المدینی **باب** ما جاء لا قطع فی ثمر ولا كثر **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن یحیی بن سعید عن محمد بن یحیی بن حبان عن عمه واسع بن حبان ان رافع بن خدیج قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول لا قطع فی ثمر ولا كثر هكذا روی بعضهم عن یحیی بن سعید عن محمد بن یحیی بن حبان عن عمه واسع بن حبان عن رافع عن النبی صلی اللہ علیه وسلم نحو روایة اللیث بن سعد وروی مالك بن انس وغیر واحد هذا الحدیث عن یحیی بن سعید عن محمد بن یحیی بن حبان عن رافع بن خدیج عن النبی صلی اللہ علیه وسلم ولم یذكروا فیه عن واسع بن حبان **باب** ما جاء ان لا یقطع الایدی فی الغزو **حدثنا** قتیبة ثنا ابن لهیعة عن عیاش بن عباس عن شییم بن بیتان عن جنادة بن ابی امیة عن بسر بن ارطاة

باب چور کی گردن میں ہاتھ لٹکانے کا بیان حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عمر بن علی مقدمی نے کہا حدیث کی ہم سے حجاج نے مکحول سے انہوں نے عبدالرحمن بن محیریز سے کہا پوچھا میں نے فضالہ بن عبید کو لٹکانے ہاتھ کے سے بیچ گردن چور کے کہ کیا سنت ہے کہا آئے کہ سامنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چور لایا گیا سو کاٹا گیا ہاتھ اسکا۔ پھر حکم فرمایا واسطے ہاتھ اسکے کے کہ لٹکایا جاوے اسکی گردن میں پس لٹکایا گیا اسکی گردن میں تاکہ لوگوں کو عبرت ہو جاوے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حدیث عمر بن علی مقدمی سے انہوں نے حجاج بن ارطاۃ سے اور عبدالرحمن بن محیریز وہ بھائی عبداللہ بن محیریز شامی کا ہے باب خائن اور اچکے لوٹنے والے کا بیان حدیث کی ہم سے علی بن خشرم نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عیسیٰ بن یونس نے ابن جریج سے انہوں نے ابی زبیر سے انہوں نے جابر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اوپر خائن کے اور لوٹنے والے کے اور نہ اچکے کے ہاتھ کاٹنا یہ حدیث صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور تحقیق روایت کی مغیرہ بن مسلم نے ابی زبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلعم سے مانند حدیث ابن جریج کے اور مغیرہ بن مسلم بصری ہے اور عبدالعزیز قسملی کا بھائی ہے اسیطرح کہا ابن مدینی نے باب لگے ہوئے میوے اور کھجور کے سفید گابھے کے چرانے میں ہاتھ کاٹنا نہیں آتا حدیث کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے اپنے چچا واسع بن حبان سے کہ رافع بن خدیج نے کہا سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں ہاتھ کاٹنا آتا بیچ چرانے میوے کے کہ درخت پر لگا ہوا ہو اور نہ بیچ چرانے گابھے سفید کھجور کے اسیطرح روایت کی بعض نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے اپنے چچا واسع بن حبان سے انہوں نے رافع سے انہوں نے نبی صلعم سے مانند روایت لیث بن سعد کے اور روایت کی مالک بن انس وغیرہ نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے رافع بن خدیج سے انہوں نے نبی صلعم سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے واسطہ واسع بن حبان کا باب جہاد میں ہاتھ نہ کاٹا جاوے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابن لہیعہ نے عیاش بن عباس سے انہوں نے شییم بن بیتان سے انہوں نے جنادہ بن ابی امیہ سے انہوں نے بسر بن ارطاۃ سے

ف امام شافعی وغیرہ سے منقول ہے کہ سنت یوں ہی ہے ہاتھ لٹکانا چور کا چور کے گلے میں اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ موقوف ہے رائے امام پر اگر مناسب جانے تو لٹکا دے [illegible]

ف یعنی ان تینوں شخصوں پر جو کہتے ہیں کہ کوئی چیز اچک کر لیوے یا اسکو کوئی چیز امانت سپرد کیا جاوے اور وہ لیکر منکر ہو جاوے کہ میں نے نہیں لی یا ضائع ہونے کا دعوی کرے تو اسکا ہاتھ کاٹنا نہیں آتا اسلئے کہ وہ چیز حفاظت کامل نہیں [illegible]

قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا تقطع الايدي في الغزو هذا حديث غريب وقد رواه غير ابن لهيعة بهذا الاسناد نحو هذا ويقال بسر بن ابي ارطاة ايضا والعمل على هذا عند بعض اهل العلم منهم الاوزاعي لا يرون ان يقام الحد في الغزو بحضرة العدو مخافة ان يلحق من يقام عليه الحد بالعدو فاذا خرج الامام من ارض الحرب ورجع الى دار الاسلام اقام الحد على من اصابه كذلك قال الاوزاعي **باب** ما جاء في الرجل يقع على جارية امرأته **حدثنا** علي بن حجر ثنا هشيم عن سعيد بن ابي عروبة وايوب بن ابي مسكين عن قتادة عن حبيب بن سالم قال رفع الى النعمان بن بشير رجل وقع على جارية امرأته فقال لاقضين فيها بقضاء رسول الله صلى الله عليه وسلم لان كانت احلتها له لاجلدنه مائة وان لم تكن احلتها له رجمته **حدثنا** علي بن حجر ثنا هشيم عن ابي بشر عن حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير نحوه وفي الباب عن سلمة بن المحبق نحوه حديث النعمان في اسناده اضطراب سمعت محمدا يقول لم يسمع قتادة من حبيب بن سالم هذا الحديث انما رواه عن خالد بن عرفطة وابو بشر لم يسمع من حبيب بن سالم هذا الحديث ايضا انما رواه عن خالد بن عرفطة وقد اختلف اهل العلم في الرجل يقع على جارية امرأته فروي عن غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم علي وابن عمر ان عليه الرجم وقال ابن مسعود ليس عليه حد ولكن يعزر وذهب احمد واسحق الى ما روى النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في المرأة اذا استكرهت على الزنا

کہا کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ نہ کاٹا جاوے ہاتھ بیچ جہاد کے۔ اور یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق روایت کیا اسکو غیر ابن لہیعہ نے بھی ساتھ اسی اسناد کے مانند اسکے (اور بسر بن ابی ارطاۃ بھی کہتے ہیں) اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے انھیں میں سے ہیں اوزاعی کہتے ہیں کہ نہیں درست ہے یہ کہ قائم کیجاوے حد بیچ جہاد کے روبرو دشمن کے بخوف اسکے کہ لاحق ہو وہ شخص کہ قائم کیجاوے اسپر حد ساتھ دشمن کے پس جب نکلے امام زمین حرب سے اور پھرے طرف دار اسلام کے تو قائم کرے حد اس شخص پر جو پہونچا اسکو اسیطرح کہا اوزاعی نے **باب** اگر کوئی شخص اپنی عورت کی لونڈی سے جماع کرے تو اسپر حد آتی ہے یا نہیں حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے سعید بن ابی عروبہ اور ایوب بن مسکین سے انہوں نے روایت کی قتادہ سے انہوں نے حبیب بن سالم سے کہا کہ لایا گیا پاس نعمان بن بشیر کے ایک شخص کہ جماع کیا تھا اپنی عورت کی لونڈی سے سو کہا انہوں نے کہ حکم کرونگا میں موافق حکم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اگر حلال کردیا تھا انہوں نے اسکو اسکے لیے تو البتہ مارونگا میں اسکو سو درے اور اگر نہیں حلال کیا تھا اسکے لیے تو سنگسار کرونگا اسکو حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے ابی بشر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے مانند اسکے اور اس باب میں سلمہ بن محبق سے بھی روایت ہے مثل اسکے اور نعمان کی حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے کہ قتادہ نے حبیب بن سالم سے یہ حدیث نہیں سنی سوا اسکے نہیں کہ روایت کیا اسکو خالد بن عرفطہ سے اور ابو بشر نے بھی حبیب بن سالم سے یہ حدیث نہیں سنی سوا اسکے نہیں کہ روایت کیا اسکو خالد بن عرفطہ سے اور تحقیق اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ حق اس شخص کے کہ جماع کرے اپنی عورت کی لونڈی سے سو بہت اصحاب سے روایت ہے کہ اسپر سنگسار کرنا آتا ہے انھیں میں سے ہیں علی اور ابن عمر اور کہا ابن مسعود نے کہ نہیں آتی اسپر حد لیکن تعزیر دیا جاوے اور گئے ہیں احمد اور اسحاق طرف اسکے جو روایت کی نعمان بن بشیر نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب** جب کسی عورت سے زبردستی زنا کیا جاوے تو اسپر حد آتی ہے یا نہیں

حاشیہ متعلق صفحہ ۴۵۷ مسئلہ مذہب امام ابوحنیفہ کا یہ ہے کہ نزدیک کسی میوہ تر و تازہ میں ہاتھ کاٹنا لازم نہیں آتا مگر خشک ہو یا غیر خشک اور یہی حکم زراعت کا اگر کاٹ کر خرمن میں جمع کیا ہو اور اسیطرح دودھ اور گوشت وغیرہ چیزیں کہ جلدی خراب ہو جاویں اور دوسرے اماموں نے واجب کیا ہے ہاتھ کا کاٹنا ان دونوں چیزوں میں اگر محفوظ ہوں اور یہی ہے قول امام مالک و شافعی کا [illegible] اس حدیث کے اسناد متصل نہیں اور مذہب عمل ہے علما کا برخلاف اسکے [illegible] قال السیوطی فی حاشیہ ابوداؤد ۱۲ سلمہ بن محبق آپ صحابی ہیں کوفہ میں اقامت گزین تھے۔ بعض نے آپ کو ابن ربیعہ بن صخر لکھا ہے کنیت ابوسنان ۱۲ [illegible] ہذلی بضم [illegible] وسکون [illegible] وضم فا [illegible] مقبول [illegible] طبقہ سے ۱۲

حدثنا علی بن حجر ثنا معمر بن سلیمان الرقی عن الحجاج بن ارطاۃ عن عبد الجبار بن وائل بن حجر عن ابیہ قال استکرہت امرأۃ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہا الحد واقامہ علی الذی اصابہا ولم یذکر انہ جعل لہا مہرا ہذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بمتصل وقد روی ہذا الحدیث من غیر ہذا الوجہ سمعت محمدا یقول عبد الجبار بن وائل بن حجر لم یسمع من ابیہ ولا ادرکہ یقال انہ ولد بعد موت ابیہ باشہر والعمل علی ہذا الحدیث عند اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم ان لیس علی المستکرہۃ حد حدثنا محمد بن یحیی ثنا محمد بن یوسف عن اسرائیل ثنا سماک بن حرب عن علقمۃ بن وائل الکندی عن ابیہ ان امرأۃ خرجت علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترید الصلوۃ فتلقاہا رجل فتجللہا فقضی حاجتہ منہا فصاحت فانطلق ومر علیہا رجل فقالت ان ذلک الرجل فعل بی کذا وکذا ومرت بعصابۃ من المہاجرین فقالت ان ذاک الرجل فعل بی کذا وکذا فانطلقوا فاخذوا الرجل الذی ظنت انہ وقع علیہا فاتوہا فقالت نعم ہو ہذا فاتوا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما امر بہ لیرجم قام صاحبہا الذی وقع علیہا فقال یا رسول اللہ انا صاحبہا فقال لہا اذہبی فقد غفر اللہ لک وقال للرجل قولا حسنا وقال للرجل الذی وقع علیہا ارجموہ وقال لقد تاب توبۃ لو تابہا اہل المدینۃ لقبل منہم ہذا حدیث حسن غریب صحیح وعلقمۃ بن وائل بن حجر سمع من ابیہ وہو اکبر من عبد الجبار بن وائل وعبد الجبار بن وائل لم یسمع من ابیہ

حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر بن سلیمان رقی نے حجاج بن ارطاۃ سے اُسنے عبد الجبار بن وائل بن حجر سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے زبردستی زنا کیا بیچ زمانہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس دفع کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت سے حد اور قائم کی حد مرد پر اور نہ ذکر کیا اُسنے یہ کہ ٹھہرایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے لیے مہر[1] یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی متصل نہیں ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی سُنا میں نے محمد سے کہتا تھا کہ عبد الجبار بن وائل بن حجر نے نہیں سُنا اپنے باپ سے اور نہیں پایا اُسکو کہا جاتا ہے کہ وہ پیدا ہوا بعد مرنے باپ اپنے کے پیچھے کئی مہینوں کے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ جو زبردستی کیے گئے پر حد نہیں ہے حدیث کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے اسرائیل سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سماک بن حرب نے علقمہ بن وائل کندی سے اُسنے اپنے باپ سے کہ تحقیق ایک عورت نکلی بیچ زمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے ارادے سے سو ملا اُس سے ایک شخص اور ڈھانکا اُسکو اپنے کپڑے سے اور زنا کیا اُس سے پس چلائی وہ عورت اور چلا گیا وہ شخص اور گذرا پاس اُسکے ایک مرد سو کہا اُس عورت نے کہ تحقیق اُس شخص نے کیا ساتھ میرے ایسا اور ایسا۔ اور گذری ایک جماعت مہاجرین کی سو کہا اُسنے کہ تحقیق اس شخص نے کیا ساتھ میرے ایسا اور ایسا سو چلے وہ اور پکڑا انھوں نے اُس شخص کو کہ گمان تھا اُس عورت کے کہ وہ واقع ہوا اوپر میرے سو لے آئے اُسکو پاس اُس عورت کے سو کہا اُس عورت نے کہ ہاں وہی ہے سو لائے اُسکو پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو جب حضرت نے حکم کیا اُسکے سنگسار کرنے کا تو کھڑا ہوا ساتھی اُسکا جو واقع ہوا تھا اُسپر سو اُسنے عرض کی کہ یا حضرت میں ہوں ساتھی اُسکا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت سے فرمایا کہ جا پس تحقیق اللہ نے بخشدیا تجکو یعنی بسبب کراہت اور بے رضائی تیری کے اور کہی واسطے مرد کے بات اچھی اور حکم کیا واسطے اُس شخص کے کہ واقع ہوا تھا اُسپر سنگسار کرو اُسکو یعنی جو اُسنے اقرار کیا زنا کا پس حکم کیا اُسکے سنگسار کرنے کا پس سنگسار کیا لوگوں نے اُسکو بسبب محصن ہونے اُسکے کے اور فرمایا آپ نے کہ تحقیق توبہ کی اُسنے[2] یعنی بسبب قبول کرنے حد کے ویسی توبہ کہ اگر کرتے اُسکو اہل مدینہ یعنی سب تو البتہ قبول کیجاتی توبہ اور یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اور علقمہ بن وائل بن حجر نے سُنا ہے باپ اپنے سے اور وہ بڑا ہے عبد الجبار بن وائل سے اور عبد الجبار نے نہیں سُنا اپنے باپ سے

---

[1] یعنی زنا کرنے والے پر۔ اور راوی کے نہ ذکر کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ مہر واجب نہو اسلیے کہ اور حدیث میں سے مہر کا واجب ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ یہ مذہب ابو حنیفہ و ابراہیم نخعی وغیرہ کا ہے۔ لیکن ہماری صورت میں واجب ہے یا واجب کہ زانی پر حد واجب نہو اسلیے کہ اگر حد واجب ہو تو مہر باطل ہو جاوے گا کیونکہ حد و مہر جمع نہیں ہوتے موطا امام محمد۔

[2] یعنی بار تقسیم کیجاوے وہ توبہ اہل مدینہ پر تو قبول کیجاتی یا کسی اور کفایت کرتی اُنکو یعنی اگرچہ اُسنے اول گناہ کیا تھا لیکن حد کے ساتھ توبہ کی

باب ما جاء فيمن يقع على البهيمة **حدثنا** محمد بن عمرو السواق ثنا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن ابي عمرو عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وجدتموه وقع على بهيمة فاقتلوه واقتلوا البهيمة فقيل لابن عباس ما شأن البهيمة فقال ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك شيئا ولكن ارى رسول الله صلى الله عليه وسلم كره ان يوكل من لحمها او ينتفع بها وقد عمل بها ذلك العمل هذا حديث لا نعرفه الا من حديث عمرو بن ابي عمرو عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى سفيان الثوري عن عاصم عن ابي رزين عن ابن عباس انه قال من اتى بهيمة فلا حد عليه حدثنا بذلك محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدي ثنا سفيان الثوري وهذا اصح من الحديث الاول والعمل على هذا عند اهل العلم وهو قول احمد واسحق **باب** ما جاء في حد اللوطي **حدثنا** محمد بن عمرو السواق ثنا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن ابي عمرو عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وجدتموه يعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول به وفي الباب عن جابر وابي هريرة وانما نعرف هذا الحديث عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم من هذا الوجه وروى محمد بن اسحق هذا الحديث عن عمرو بن ابي عمرو فقال ملعون من عمل عمل قوم لوط ولم يذكر فيه القتل وذكر فيه ملعون من اتى بهيمة وقد روي هذا الحديث عن عاصم بن عمر عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم فاقتلوا الفاعل والمفعول به هذا حديث في اسناده مقال ولا نعلم احدا رواه عن سهيل بن ابي صالح غير عاصم بن عمر العمري وعاصم بن عمر يضعف في الحديث من قبل حفظه واختلف اهل العلم في حد اللوطي فرأى بعضهم ان عليه الرجم احصن او لم يحصن وهذا قول مالك والشافعي واحمد واسحق

باب اگر کوئی شخص چارپائے سے بدفعلی کرے تو اسپر حد آتی ہے یا نہیں۔ حدیث کی ہمسے محمد بن عمرو سواق نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن محمد نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو پاؤ تم کہ بدفعلی کرتا ہے کسی چارپائے سے تو مار ڈالو اسکو اور مار ڈالو اُس چارپائے کو بھی سو کسی نے ابن عباس سے پوچھا کہ کیا حال ہے اس جانور کا یعنی وہ مکلف نہیں کیوں قتل کیا جاوے سو انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمیں کچھ نہیں سنا یعنی اسکی حکمت و لیکن میں گمان کرتا ہوں کہ مکروہ جانا آپ نے یہ کہ کھایا جاوے گوشت اسکا یا نفع لیا جاوے ساتھ اسکے جبکہ کیا گیا ہے ساتھ اسکے یہ فعل یعنی ایسے جانور سے فائدہ اٹھانا منع ہے بسبب لازم آیا قتل کرنا اسکا۔ نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر حدیث عمرو بن ابو عمرو سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی سفیان ثوری نے عاصم سے انہوں نے ابی رزین سے انہوں نے ابن عباس سے کہا کہ جو شخص کہ بدفعلی کرے چارپائے سے تو نہیں آتی اسپر حد۔ حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان ثوری نے اور یہ زیادہ تر صحیح ہے پہلی حدیث سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ **باب** اغلام کرنے والے کے حد کا بیان۔ حدیث کی ہمسے محمد بن عمرو سواق نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن محمد نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کہ پاؤ تم کرتا ہے فعل قوم لوط کا یعنی اغلام تو مار ڈالو فاعل اور مفعول کو اور اس باب میں جابر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور سوا اسکے نہیں پہچانتے ہیں ہم اس حدیث کو ابن عباس سے انہوں نے نبی صلعم سے اسی وجہ سے اور روایت کی محمد بن اسحاق نے یہ حدیث عمرو بن ابی عمرو سے اس میں کہا ملعون ہے وہ شخص کہ کرے فعل قوم لوط کا اور نہیں ذکر کیا اسمیں قتل کا اور ذکر کیا اسمیں ملعون ہے وہ شخص کہ بدفعلی کرے چارپائے سے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث عاصم بن عمر سے انہوں نے سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ مار ڈالو فاعل اور مفعول کو اس حدیث کے اسناد میں کلام ہے اور نہیں جانتے ہم کسیکو کہ روایت کیا ہو اسکو سہیل بن ابی صالح سے سوا عاصم بن عمر عمری کے اور عاصم بن عمر ضعیف کیا جاتا ہے بیچ حدیث کے سبب حافظہ کی اور بیچ حد لوطی کے اختلاف کیا ہے اہل علم نے سو بعضے کہتے ہیں کہ اسپر سنگسار کرنا ہے محصن ہو یا غیر محصن اور یہی ہے قول مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا

ف بعض نے کہا حکمت اس جانور کے مار ڈالنے کی یہ ہے کہ تا نہ پیدا ہو بچہ اس شکل عجیب و غریب سے کہ یا نسبت ہو اسکے صاحب کو عار اور وہ حال دنیا میں سبب ہے [illegible] رہنے سے کی ہے اور شرح مسلم میں لکھا ہے کہ چار [illegible] علماء متفق ہیں اسپر کہ اگر کوئی شخص وطی کرے جانور سے تو تعزیر دیا جاوے اور قتل نہ کیا جاوے اور حد بھی نہ [illegible] منقول [illegible] ۱۲

وقال بعض اهل العلم من فقهاء التابعين منهم الحسن البصري وابراهيم النخعي وعطاء بن ابي رباح وغيرهم قالوا حد اللوطي حد الزاني وهو قول الثوري واهل الكوفة **حدثنا** احمد بن منيع ثنا يزيد بن هارون ثنا همام عن القسم بن عبد الواحد المكي عن عبد الله بن محمد بن عقيل انه سمع جابرا يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اخوف ما اخاف على امتي عمل قوم لوط هذا حديث حسن غريب انما نعرفه من هذا الوجه عن عبد الله بن محمد بن عقيل بن ابي طالب عن جابر **باب ما جاء في المرتد حدثنا** احمد بن عبدة الضبي ثنا عبد الوهاب الثقفي ثنا ايوب عن عكرمة ان عليا حرق قوما ارتدوا عن الاسلام فبلغ ذلك ابن عباس فقال لو كنت انا لقتلتهم بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بدل دينه فاقتلوه ولم اكن لاحرقهم لان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تعذبوا بعذاب الله فبلغ ذلك عليا فقال صدق ابن عباس هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم في المرتد واختلفوا في المراة اذا ارتدت عن الاسلام فقالت طائفة من اهل العلم تقتل وهو قول الاوزاعي واحمد واسحق وقالت طائفة منهم تحبس ولا تقتل وهو قول سفيان الثوري وغيره من اهل الكوفة **باب ما جاء فيمن شهر السلاح حدثنا** ابو كريب وابو السائب قالا ثنا ابو اسامة عن بريد بن عبد الله بن ابي بردة عن جده ابي بردة عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حمل علينا السلاح فليس منا وفي الباب عن ابن عمر وابن الزبير وابي هريرة وسلمة بن الاكوع حديث ابي موسى حديث حسن صحيح

اور کہا بعض **اہل علم** نے فقہائے تابعین سے کہ حد اغلام کرنے والے کی مانند حد زانی کے ہے کہ انہیں میں سے ہیں حسن بصری اور ابراہیم نخعی اور عطا وغیرہ اور یہی ہے قول ثوری اور اہل کوفہ کا یعنی اگر محصن ہو تو سنگسار کیا جاوے اور اگر محصن نہ ہو تو سو درے مارے جاویں اور ایک سال ملک سے نکال دیا جاوے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ہمام نے قاسم بن عبد الواحد مکی سے انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے کہ انہوں نے سنا جابر سے کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بہت خوف جس چیز کا ڈرتا ہوں میں اپنی امت پر عمل کرنا قوم لوط کا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے سوا اس کے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی وجہ سے یعنی عبد اللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب سے انہوں نے جابر سے **باب** مرتد کا بیان یعنی جو شخص اپنے دین سے پھر جاوے اسلام کی یا سزا ہے۔ **حدیث** کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ایوب نے عکرمہ سے کہا کہ حضرت علی نے آگ میں جلایا ایک قوم کو کہ پھر گئے تھے وہ دین اسلام سے سو پہونچی یہ خبر ابن عباس کو سو کہا اگر ہوتا میں وہاں تو قتل کرتا میں ان کو موافق فرمانے نبی صلعم کے کہ آپ نے فرمایا جو شخص بدل ڈالے دین اپنا پس مار ڈالو اسکو اور نہ جلاتا میں ان کو اس واسطے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے نہ عذاب کرو ساتھ عذاب خدا کے سو پہونچی یہ خبر حضرت علی کو پس کہا کہ سچ کہا ابن عباس نے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے بیچ حق مرتد کے اور اختلاف کیا ہے انہوں نے بیچ حق عورت کے جبکہ مرتد ہو جاوے اسلام سے سو ایک گروہ اہل علم کے کہتے ہیں کہ مار ڈالی جاوے اور یہی ہے قول اوزاعی اور احمد اور اسحق کا اور کہا ایک گروہ نے انہیں میں سے کہ قید کی جاوے اور نہ قتل کی جاوے اور یہی ہے قول سفیان ثوری وغیرہ اہل کوفہ کا **باب** ہتھیار اٹھانے والے کا بیان **حدیث** کی ہم سے ابو کریب اور ابو سائب نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو اسامہ نے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے دادا ابی بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ اٹھاوے ہم پر ہتھیار پس نہیں وہ ہم سے یعنی ہمارے طریقہ پر نہیں اور اس باب میں ابن عمر اور ابن زبیر اور ابی ہریرہ اور سلمہ بن اکوع سے بھی روایت ہے اور ابو موسیٰ کی حدیث حسن صحیح ہے

اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک لواطت میں حد نہیں مگر تعزیر ہے [illegible] امام صاحب [illegible] بے صبری [illegible] اور [illegible] یہ فعل نہایت برا [illegible] اسکا عذاب [illegible] مرتد اسکو کہتے ہیں کہ جو اسلام سے پھر جاوے [illegible] جب مسلمان ہو گیا [illegible] قتل کیا اسکو امام شافعی کے نزدیک واجب [illegible] کہ جیسا کہ شیطان انسان کا دشمن ہے [illegible] مسلمان کو [illegible] مستحق عذاب [illegible] واللہ اعلم۔

باب ما جاء في حد الساحر **حدثنا** احمد بن منيع ثنا ابو معاوية عن اسمعيل بن مسلم عن الحسن عن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حد الساحر ضربة بالسيف هذا حديث لا نعرفه مرفوعا الا من هذا الوجه واسمعيل بن مسلم المكي يضعف في الحديث من قبل حفظه واسمعيل بن مسلم العبدي البصري قال وكيع هو ثقة ويروي عن الحسن ايضا والصحيح عن جندب موقوف والعمل على هذا الحديث عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول مالك بن انس وقال الشافعي انما يقتل الساحر اذا كان يعمل في سحره ما يبلغ الكفر فاذا عمل عملا دون الكفر فلم نر عليه قتلا **باب** ما جاء في الغال ما يصنع به **حدثنا** محمد بن عمرو ثنا عبد العزيز بن محمد عن صالح بن محمد بن زائدة عن سالم بن عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر عن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من وجدتموه غل في سبيل الله فاحرقوا متاعه قال صالح فدخلت على مسلمة ومعه سالم بن عبد الله فوجد رجلا قد غل فحدث سالم بهذا الحديث فامر به فاحرق متاعه فوجد في متاعه مصحف فقال سالم بع هذا وتصدق بثمنه هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وهو قول الاوزاعي واحمد واسحق وسألت محمدا عن هذا الحديث فقال انما روى هذا صالح بن محمد بن زائدة وهو ابو واقد الليثي وهو منكر الحديث قال محمد وقد روي في غير حديث عن النبي صلى الله عليه وسلم في الغال ولم يامر فيه بحرق متاعه وقال هذا حديث غريب **باب** ما جاء فيمن يقول للآخر يا مخنث

باب جادوگر کی حد کا بیان **حدیث** نقل کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا حدیث نقل کی ہم سے ابو معاویہ نے اسمعیل بن مسلم سے انہوں نے حسن سے انہوں نے جندب سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حد جادوگر کی مار ڈالنا ہے ساتھ تلوار کے اس حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی وجہ سے اور اسمعیل بن مسلم مکی ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں بسبب حافظہ کی وجہ سے اور اسمعیل بن مسلم عبدی بصری کو وکیع نے کہا کہ وہ ثقہ ہے اور روایت کرتا ہے حسن سے بھی اور صحیح جندب سے موقوف ہے حدیث اور عمل اسی حدیث پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی ہے قول مالک بن انس کا اور شافعی نے کہا کہ جادوگر فقط اسوقت قتل کیا جاوے جبکہ کرے جادو سے وہ چیز کہ پہنچے کفر کو اور جبکہ کرے کوئی عمل سوا کفر کے تو اسپر قتل نہیں آتا **باب** جو شخص کہ لوٹ کا مال چرالے اسکے ساتھ کیا کیا جاوے **حدیث** نقل کی ہم سے محمد بن عمرو نے انہوں نے کہا حدیث نقل کی ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے صالح بن محمد بن زائدہ سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے عمر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو پاؤ تم کہ خیانت کی اسنے مال غنیمت میں پس جلادو اسباب اسکا کہا صالح نے پس داخل ہوا میں مسلمہ پر اور ساتھ انکے سالم بن عبداللہ تھے سو پایا انہوں نے ایک مرد کو کہ خیانت کی مال غنیمت میں پس بیان کی سالم نے یہ حدیث پس حکم کیا گیا اسکو جلانے اسباب اسکے کے پس جلایا گیا اسباب اسکا سو پایا گیا اسکے اسباب میں قرآن شریف سو کہا سالم نے بیچ ڈال اسکو اور خیرات کر مول اسکا راہ خدا میں یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول اوزاعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور پوچھا میں نے محمد کو اس حدیث سے سو کہا سوا اسکے نہیں کہ روایت کیا اسکو صالح بن محمد بن زائدہ نے اور وہ ابو واقد لیثی ہے اور وہ منکر الحدیث ہے کہا محمد نے اور تحقیق روایت کی گئی ہے کئی حدیثوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ خیانت کرنے والے کے مال غنیمت میں اور نہیں حکم کیا اسمیں ساتھ جلادینے اسباب کے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **باب** کوئی شخص کسیکو مخنث کہے اسکی سزا کا بیان

لہ سب علما کا اجماع ہے اسپر کہ جادو کرنا حرام ہے اور امام شافعی نے کہا کہ قتل کیا جاوے اور امام مالک نے کہا کہ جادوگر کافر ہے اور اسکا سیکھنا اور سکھانا بھی کفر ہے اور قتل کیا جاوے بدون طلب توبہ کے اور کہا حنفیہ نے کہ اگر اعتقاد کرے کہ شیطان کرتا ہے جو کچھ یہ چاہتا ہے تو کفر ہے ۱۲ لہ امام احمد وغیرہ کا یہی قول ہے کہ اسکا اسباب جلادیا جاوے سوا حیوان اور قرآن کے اور اس چیز کے کہ جس میں جان ہو اور تینوں امام کہتے ہیں کہ اسباب نہ جلایا جاوے لیکن تعزیر دیا جاوے اور حمل کیا ہے اس حدیث کو زجر پر ۱۲ لہ مخنث اسکو کہتے ہیں جسکے کلام اور اعضا میں نرمی ہو اور حرکات اور سکنات [illegible] اسکو زنانہ بھی کہتے ہیں ۱۲

حدثنا محمد بن رافع ثنا ابن ابی فدیک عن ابراهیم بن اسمٰعیل بن ابی حبیبة عن داود بن حصین عن عکرمة عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا قال الرجل للرجل یا یهودی فاضربوه عشرین واذا قال یا مخنث فاضربوه عشرین ومن وقع علی ذات محرم فاقتلوه هذا حدیث لا نعرفه الا من هذا الوجه وابراهیم بن اسمٰعیل یضعف فی الحدیث وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم من غیر وجه رواه البراء بن عازب وقرة بن ایاس المزنی ان رجلا تزوج امرأة ابیه فامر النبی صلی الله علیه وسلم بقتله والعمل علی هذا عند اصحابنا قالوا من اتی ذات محرم وهو یعلم فعلیه القتل وقال احمد من تزوج امه قتل وقال اسحٰق من وقع علی ذات محرم قتل **باب** ما جاء فی التعزیر **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث بن سعد عن یزید بن ابی حبیب عن بکیر بن عبد الله بن الاشج عن سلیمان بن یسار عن عبد الرحمٰن بن جابر بن عبد الله عن ابی بردة بن نیار قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یجلد فوق عشر جلدات الا فی حد من حدود الله وقد روی هذا الحدیث ابن لهیعة عن بکیر فاخطأ فیه وقال عن عبد الرحمٰن بن جابر بن عبد الله عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم وهو خطأ والصحیح حدیث اللیث بن سعد انما هو عبد الرحمٰن بن جابر بن عبد الله عن ابی بردة بن نیار عن النبی صلی الله علیه وسلم وهذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث بکیر بن الاشج وقد اختلف اهل العلم فی التعزیر واحسن شیء یروی فی التعزیر هذا الحدیث **ابواب الصید** عن رسول الله صلی الله علیه وسلم **باب** ما جاء ما یؤکل من صید الکلب وما لا یؤکل **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا قبیصة ثنا سفین عن منصور عن ابراهیم عن همام بن الحارث عن عدی بن حاتم قال قلت یا رسول الله انا نرسل کلابا لنا معلمة

حدیث کی ہمسے محمد بن رافع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی فدیک نے ابراہیم بن اسمٰعیل بن ابی حبیبہ سے اُسنے روایت کی داؤد بن حصین سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب کہے کوئی شخص دوسرے کو اے یہودی تو مارو اُسکو بیس درے اور جب کہے اے ہیجڑے تو مارو اُسکو بیس درے اور جو شخص کہ زنا کرے کسی محرم عورت سے تو مار ڈالو اُسکو نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر اسی وجہ سے اور ابراہیم بن اسمٰعیل ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کئی وجہ پر مروی ہے اور روایت کیا اُسکو براء بن عازب اور قرہ بن ایاس مزنی نے کہ تحقیق ایک مرد نے نکاح کیا اپنے باپ کی عورت سے سو حکم کیا نبی صلعم نے اسکے قتل کرنے کا اور عمل اسی پر ہے نزدیک اصحاب ہمارے کے کہتے ہیں کہ جو شخص زنا کرے محرم عورت سے اس حال میں کہ جانتا ہو تو اُسپر مار ڈالنا ثابت ہے اور کہا احمد نے جو شخص کہ نکاح کرے ماں اپنی سے مار ڈالا جاوے اور کہا اسحٰق نے جو شخص کہ واقع ہو صاحب حرمت پر قتل کیا جاوے **باب** تعزیر[لہ] کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے بکیر بن عبد اللہ بن اشج سے اُسنے سلیمان بن یسار سے اُسنے عبد الرحمٰن بن جابر بن عبد اللہ سے اُسنے ابی بردہ بن نیار سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ مارے جاویں کوڑے زیادہ دس سے مگر بیچ حد کے اللہ کی حدوں سے اور تحقیق روایت کی یہ حدیث ابن لہیعہ نے بکیر سے اور خطا کی اسمیں اور کہا عبد الرحمٰن بن جابر بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلعم سے اور یہ خطا ہے اور صحیح حدیث لیث بن سعد کی ہی جو روایت کی عبد الرحمٰن بن جابر بن عبد اللہ نے ابی بردہ سے اُسنے نبی صلعم سے اور یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث بکیر بن اشج سے اور تحقیق اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ تعزیر کے اور اچھی چیز کہ تعزیر میں مروی ہوئی یہ حدیث ہے **ابواب الصید** شکار کے بابوں کا بیان جو نبی صلعم سے مروی ہیں **باب** سگ کے شکار سے کیا چیز کھائی جاوے اور کیا چیز نہ کھائی جاوے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے قبیصہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور سے اُسنے روایت کی ابراہیم سے اُسنے ہمام بن حارث سے اُسنے عدی بن حاتم سے کہا اُسنے کہا میں نے یا حضرت ہم چھوڑتے ہیں اپنے کتوں سدھے ہوؤں کو

[لہ] تعزیر کہتے ہیں ادب دینے اور باز رکھنے کو اور فرق درمیان اسکے اور حد کے یہ ہے کہ حد معین ہو شارع کی طرف سے نہ تعزیر بلکہ تعزیر موقوف ہے رائے حاکم پر بسبب اسکے وقت کے ۱۲ مجمع اس سے معلوم ہوا کہ تعزیر میں زیادہ دس کوڑوں سے نہ مارے جاویں بعضے کہتے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہو اور علما کو اسمیں اختلاف ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ کے نزدیک اکثر تعزیر کا انتالیس درے ہیں اور ابو یوسف کے نزدیک پچھتر درے ہیں اور قتل اسکے تین وجہ سے ہیں بالاتفاق اول یہ کہ شکار کرنا حلال ہو بیچ غیر حرم میں [illegible] اور مباح ہوا اسکو کتاب اور سنت اور حد ہو چکی ہے اور مقصود ہوا ہے سیر نکاح سے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بذات خود اسکو بیچ وسیر کرنا ثابت نہیں ہے لیکن آپ کی تقریر اور اجازت سے ثابت ہے ۱۲ ع ح -

قال كل ما امسكن عليك قلت يا رسول الله وان قتلن قال وان قتلن ما لم يشركها كلب من غيرها قال قلت يا رسول الله
انا نرمي بالمعراض قال ما خزق فكل وما اصاب بعرضه فلا تاكل حدثنا محمد بن يحيى ثنا محمد بن يوسف ثنا سفيان
عن منصور نحوه الا انه قال وسئل عن المعراض وهذا حديث حسن صحيح حدثنا احمد بن منيع ثنا يزيد بن هارون
ثنا الحجاج عن مكحول عن ابي ثعلبة والحجاج عن الوليد بن ابي مالك عن عائذ الله بن عبد الله انه سمع ابا ثعلبة
الخشني قال قلت يا رسول الله انا اهل صيد فقال اذا ارسلت كلبك وذكرت اسم الله عليه فامسك عليك فكل قلت
وان قتل قال وان قتل قال قلت انا اهل رمي قال ما ردت عليك قوسك فكل قال قلت انا اهل سفر نمر باليهود والنصارى
والمجوس فلا نجد غير آنيتهم قال فان لم تجدوا غيرها فاغسلوها بالماء ثم كلوا فيها واشربوا وفي الباب عن عدي بن حاتم
وهذا حديث حسن وعائذ الله هو ابو ادريس الخولاني **باب** ما جاء في صيد كلب المجوسي حدثنا يوسف بن
عيسى ثنا وكيع ثنا شريك عن الحجاج عن القاسم بن ابي بزة عن سليمان اليشكري عن جابر بن عبد الله قال نهينا
عن صيد كلب المجوسي هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم لا يرخصون
في صيد كلب المجوسي والقاسم بن ابي بزة هو القاسم بن نافع المكي **باب** في صيد البزاة حدثنا نصر بن علي
وهناد وابو عمار قالوا ثنا عيسى بن يونس عن مجالد عن الشعبي عن عدي بن حاتم قال سألت رسول الله صلى الله
عليه وسلم عن صيد البازي فقال ما امسك عليك فكل هذا حديث لا نعرفه الا من حديث مجالد عن الشعبي

کہا کہ کھا اس چیز کو کہ پکڑ رکھیں تیرے لیے کہا میں نے اور اگرچہ مار ڈالیں فرمایا اگرچہ مار ڈالیں جب تک کہ شریک نہ ہو ساتھ انکے کوئی کتا غیر
انکے سے کہا کہ عرض کی میں نے یا حضرت ہم پھینکتے ہیں تیر بے پر کا فرمایا کہ کھا اس چیز کو کہ زخم کرے اسے یعنی جس شکار میں وہ تیر سیدھا جا کے لگے اور
کی طرف سے اور مار ڈالے اسکو تو وہ کھا لے اور وہ چیز کہ پہنچے ساتھ چوڑان کے مت کھا یعنی لگے اس طرح کہ ترچھا ہو کے شکار کو جس قتل کرے اسکو
پس مت کھا اسکو حدیث کی ہمسے محمد بن یحیی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور سے مانند
اسکے مگر انہوں نے کہا کہ پوچھے گئے آپ معراض سے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے
انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے حجاج نے مکحول سے انہوں نے ابی ثعلبہ سے اور حجاج سے انہوں نے ولید بن ابی مالک سے انہوں نے عائذ اللہ بن عبد اللہ سے کہ سنا انہوں نے ابا ثعلبہ خشنی
سے کہا انہوں نے کہا میں نے یا حضرت ہم صاحب شکار ہیں سو آپ شکار کا حکم بیان فرمایئے کہ حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے سو فرمایا آپ نے کہ جب چھوڑے تو
اپنا کتا اور ذکر کرے نام اللہ کا اور وہ تیرے لیے پکڑ لاوے پس کھا اسکو میں نے کہا اگرچہ وہ مار ڈالے فرمایا اگرچہ مار ڈالے میں نے کہا ہم شکار پر تیر پھینکتے ہیں فرمایا جو چیز
کہ پھیر دے تجھ پر تیری کمان یعنی شکار کرے تیر تیرا پس کھا میں نے عرض کی کہ ہم صاحب سفر کے ہیں گذرتے ہیں پاس یہود اور نصاری اور مجوس کے سو نہیں پاتے ہیں کوئی برتن
سوا برتنوں انکے کے فرمایا اگر نہ پاؤ سوا انکے برتنوں کے تو دھو ڈالو انکو پانی سے پھر کھاؤ انمیں اور پیو اور اس باب میں عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے یہ حدیث
حسن ہے اور عائذ اللہ وہی ابو ادریس خولانی ہے **باب** مجوسی کے کتے کے شکار کا بیان حدیث کی ہمسے یوسف بن عیسی نے انہوں نے کہا حدیث کی
ہمسے وکیع نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے حجاج سے انہوں نے قاسم بن ابی بزہ سے انہوں نے سلیمان یشکری سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ منع
کیے گئے ہم کھانے شکار کتے مجوسی کے سے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نہیں اجازت
دیتے شکار سے کتے مجوسی کے اور قاسم بن ابی بزہ قاسم بن نافع مکی ہے **باب** باز کے شکار کا بیان حدیث کی ہمسے نصر بن علی اور ہناد اور
ابو عمار تینوں نے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے مجالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے کہا کہ پوچھا میں نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے باز کے شکار کو فرمایا جو جانور کہ بند رکھے تیرے لیے پس کھا اسکو نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر مجالد کی روایت سے شعبی سے

لہ معراض کہتے ہیں اس تیر کو جسمیں پر نہیں ہوتا [illegible]
[illegible] حلال [illegible]
[illegible] حلال نہیں [illegible]
[illegible] بندوق [illegible]

والعمل على هذا عند اهل العلم لا يرون بصيد البزاة والصقور باسا وقال مجاهد البزاة والطير الذي يصاد به من الجوارح التي قال الله تعالى وما علمتم من الجوارح فسر الكلاب والطير الذي يصاد به وقد رخص بعض اهل العلم في صيد البازي وان اكل منه وقالوا انما تعليمه اجابته وكرهه بعضهم والفقهاء اكثرهم قالوا يأكل وان اكل منه **باب** في الرجل يرمي الصيد فيغيب عنه **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا ابو داود ثنا شعبة عن ابي بشر قال سمعت سعيد بن جبير يحدث عن عدي بن حاتم قال قلت يا رسول الله ارمي الصيد فاجد فيه من الغد سهمي قال اذا علمت ان سهمك قتله ولم تر فيه اثر سبع فكل هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم وروى شعبة هذا الحديث عن ابي بشر وعبد الملك بن ميسرة عن سعيد بن جبير عن عدي بن حاتم وكلا الحديثين صحيح وفي الباب عن ابي ثعلبة الخشني **باب** فيمن يرمي الصيد فيجده ميتا في الماء **حدثنا** احمد بن منيع ثنا ابن المبارك قال اخبرنا عاصم الاحول عن الشعبي عن عدي بن حاتم قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصيد فقال اذا رميت بسهمك فاذكر اسم الله فان وجدته قد قتل فكل الا ان تجده قد وقع في ماء فلا تاكل فانك لا تدري الماء قتله او سهمك هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابن ابي عمر ثنا سفيان عن مجالد عن الشعبي عن عدي بن حاتم قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صيد الكلب المعلم قال اذا ارسلت كلبك المعلم وذكرت اسم الله فكل ما امسك عليك فان اكل فلا تاكل فانما امسك على نفسه قلت يا رسول الله ارأيت ان خالطت كلابنا كلاب اخر قال انما ذكرت اسم الله على كلبك ولم تذكر على غيره قال سفيان كره له اكله والعمل على هذا عند بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في الصيد والذبيحة اذا وقعا في الماء ان لا ياكل

اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ باز اور شکرے کے شکار میں کچھ ڈر نہیں اور کہا مجاہد نے باز جانور پرندہ ہے۔ شکار کیا جاتا ہے ساتھ اُسکے جوارح میں سے جنکو خدا نے بیان فرمایا اور وہ جو یہ ہے سکھایا تم شکاری جانور۔ ان سے تفسیر کیا اُسی کو ساتھ کتے اور پرندے کے کہ شکار کیا جاوے ساتھ اُسکے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ باز کا شکار کھانا درست ہے اگرچہ کھالے اُس میں سے اور کہتے ہیں کہ تعلیم اُسکی اجابت اُسکی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ باز کا شکار مکروہ ہے۔ اور اکثر فقہا کہتے ہیں کہ کھالیوے اگرچہ کھایا ہو اُس میں سے **باب** اگر کوئی شخص شکار کو تیر مارے اور شکار اُس سے غائب ہو جاوے تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے ابو بشر سے اُنہوں نے کہا سنا میں نے سعید بن جبیر سے حدیث بیان کرتا تھا عدی بن حاتم سے کہا عدی نے کہا میں نے یا حضرت پھینکتا ہوں میں تیر شکار پر۔ پھر پاتا ہوں میں اُس میں اگلے دن تیر اپنا۔ فرمایا جب کہ جانے تو کہ تیرے تیر نے قتل کیا اُسکو اور نہ دیکھے تو اُس میں نشان کسی درندے کا۔ پس کھا یعنی اگر نشان درندے کا پاوے تو نہ کھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث ابی بشر اور عبد الملک بن میسرہ سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے عدی بن حاتم سے اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور اس باب میں ابی ثعلبہ خشنی سے بھی روایت ہے **باب** اگر کوئی شخص تیر مارے شکار کو پھر پاوے اُسکو مردہ پانی میں تو اسکو کھاوے یا نہیں **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابن مبارک نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہم کو عاصم احول نے شعبی سے اُنہوں نے عدی بن حاتم سے کہا کہ پوچھا میں نے نبی صلعم سے شکار سے۔ پس فرمایا کہ جب پھینکے تو تیر اپنا تو ذکر کر نام اللہ کا۔ سو اگر پاوے تو شکار کو اس حال میں کہ قتل کیا گیا تو کھا مگر یہ کہ پاوے تو اُسکو اس حال میں کہ واقع ہو پانی میں پس نہ کھا اسلئے کہ نہیں جانتا تو کہ پانی نے قتل کیا اُسکو یا تیرے تیر نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے مجالد سے اُنہوں نے شعبی سے اُنہوں نے عدی بن حاتم سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے شکار کے سکھائے ہوئے سے فرمایا جب کہ چھوڑے تو اپنے کتے سکھلائے کو یعنی ارادہ کرے جیسے شکار کے لیے اور ذکر کرے نام اللہ کا اوپر اُسکے تو کھا جو شکار روکے کتا تیرے لیے پس اگر کھا لے کتا اُس میں سے تو نہ کھا اسلئے کہ نہیں کہ بند رکھا کتے نے اس شکار کو اپنے لیے میں نے عرض کی کہ یا حضرت بتلائیے کہ اگر ہمارے کتوں کے ساتھ اور کتے شریک ہوں فرمایا سوا اسکے نہیں کہ ذکر کیا تو نے نام خدا کا اوپر کتے اپنے کے اور نہیں ذکر کیا تو نے اوپر غیر کے پس وہ شکار درست نہیں کہا سفیان نے مکروہ ہے کھانا اُسکا اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اصحاب نبی صلعم اور سوا اُنکے کے بیچ شکار کے اور ذبح کیے ہوئے کے جو کہ گر جاویں پانی میں یہ کہ نہ کھاوے

وقال بعضهم في الذبيحة اذا قطع الحلقوم فوقع في الماء فمات فيه فانه يوكل وهو قول ابن المبارك وقد اختلف اهل العلم في الكلب اذا اكل من الصيد فقال اكثر اهل العلم اذا اكل الكلب منه فلا يوكل وهو قول سفيان وعبد الله بن المبارك والشافعي واحمد واسحق وقد رخص بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في الاكل منه وان اكل الكلب منه **باب** ما جاء في صيد المعراض **حدثنا** يوسف بن عيسى نا وكيع نا زكريا عن الشعبي عن عدي بن حاتم قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن صيد المعراض فقال ما اصبت بحده فكل وما اصبت بعرضه فهو وقيذ **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن زكريا عن الشعبي عن عدي بن حاتم عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه هذا حديث صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم **باب** في الذبح بالمروة **حدثنا** محمد بن يحيى نا عبد الاعلى عن سعيد عن قتادة عن الشعبي عن جابر بن عبد الله ان رجلا من قومه صاد ارنبا او اثنين فذبحهما بمروة فتعلقهما حتى لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأله فامره باكلهما وفي الباب عن محمد بن صفوان ورافع وعدي بن حاتم وقد رخص بعض اهل العلم في ان يذكي بمروة ولم يروا باكل الارنب باسا وهو قول اكثر اهل العلم وقد كره بعضهم اكل الارنب واختلف اصحاب الشعبي في رواية هذا الحديث فروى داود بن ابي هند عن الشعبي عن محمد بن صفوان وروى عاصم الاحول عن الشعبي عن صفوان بن محمد او محمد بن صفوان ومحمد بن صفوان اصح وروى جابر الجعفي عن الشعبي عن جابر بن عبد الله نحو حديث قتادة عن الشعبي ويحتمل ان يكون الشعبي روى عنهما جميعا قال محمد حديث الشعبي عن جابر غير محفوظ **باب** ما جاء في كراهية اكل المصبورة **حدثنا** ابو كريب نا عبد الرحيم بن سليمان عن ابي ايوب الافريقي عن صفوان بن سليم عن سعيد بن المسيب عن ابي الدرداء قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اكل المجثمة وهي التي تصبر بالنبل وفي الباب عن عرباض بن سارية وانس وابن عمر وابن عباس وجابر وابي هريرة وحديث ابي الدرداء حديث غريب **حدثنا**

اور کہا بعض نے بیچ حق ذبیحہ کے کہ جب کاٹا جاوے حلقوم اسکا پس گر پڑے پانی میں اور مر جاوے اسمیں تو کھایا جاوے اور یہ قول ہے ابن مبارک کا۔ اور تحقیق اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ حکم کتے کے جبکہ کھا لیوے شکار سے سو اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ جب کتا اس شکار سے کھا لیوے تو نہ کھاوے اس کو اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ اسکا کھانا درست ہے اگرچہ کھا لیا ہو اس سے کتے نے **باب** تیر بے پرے کے شکار کا بیان **حدیث** کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے انہنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے انہنے کہا حدیث کی ہمسے زکریا نے شعبی سے انہنے عدی بن حاتم سے کہا کہ پوچھا میں نے نبی صلعم کو تیر بے پرے کے شکار سے فرمایا جو شکار کہ زخمی کرے تو اسکو ساتھ بھال اور نیزہ کے پس کھا لے اور جو شکار کہ پہنچے تو اسکو ساتھ چوڑان اسکے کے تو وہ وقیذ ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے انہنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زکریا سے انہنے شعبی سے انہنے عدی بن حاتم سے انہنے نبی صلعم سے مثل اسکے یہ حدیث صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے **باب** پتھر سے ذبح کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے انہنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالاعلیٰ نے سعید سے انہنے قتادہ سے انہنے شعبی سے انہنے جابر بن عبداللہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے قوم انکی سے شکار کیا ایک خرگوش یا دو کا پس حلال کیا انکو ساتھ پتھر کے پس لٹکایا انکو یہانتک کہ ملا نبی صلعم سے تو پوچھا انہنے آپ سے سو حکم کیا آپ نے ساتھ کھانے انکے کے اور اس باب میں محمد بن صفوان اور رافع اور عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ پتھر کے ساتھ ذبح کرنے میں کچھ ڈر نہیں اور وہ کہتے ہیں کہ خرگوش کے کھانے میں کچھ ڈر نہیں اور یہی ہے قول اکثر اہل علم کا اور بعضے کہتے ہیں کہ خرگوش کا کھانا مکروہ ہے اور اختلاف کیا ہے اصحاب شعبی نے بیچ روایت اس حدیث کے پس روایت کی داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے انہنے محمد بن صفوان سے اور روایت کی عاصم نے شعبی سے انہنے صفوان بن محمد سے یا محمد بن صفوان سے اور محمد بن صفوان زیادہ صحیح ہے اور روایت کی جابر جعفی نے شعبی سے انہنے جابر سے مانند حدیث قتادہ کے شعبی سے اور احتمال ہے کہ شعبی نے یہ حدیث دونوں سے روایت کی ہو کہا بخاری نے کہ حدیث شعبی کی انہنے جابر سے محفوظ نہیں **باب** جو جانور کہ نشانہ ٹھہرا کر تیر سے مارا جاوے اسکا کھانا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے انہنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحیم بن سلیمان نے ابو ایوب افریقی سے انہنے صفوان بن سلیم سے انہنے سعید بن مسیب سے انہنے ابی درداء سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلعم نے کھانے مجثمہ سے اور وہ جانور ہے کہ باندھا جاوے اور نشانہ ٹھہرا کر تیر سے مارا جاوے اور اس باب میں عرباض بن ساریہ اور انس اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور ابی درداء کی حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے

[illegible]

محمد بن یحیی وغیر واحد قالوا ثنا ابو عاصم عن وهب بن ابی خالد قال حدثتنی ام حبیبة بنت العرباض بن ساریة عن ابیها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی یوم خیبر عن کل ذی ناب من السباع وعن کل ذی مخلب من الطیر وعن لحوم الحمر الاهلیة وعن المجثمة وعن الخلیسة وان توطأ الحبالی حتی یضعن ما فی بطونهن قال محمد بن یحیی هو القطعی سئل ابو عاصم عن المجثمة فقال ان ینصب الطیر او الشیء فیرمی وسئل عن الخلیسة فقال الذئب او السبع یدرکه الرجل فیاخذ منه فیموت فی یده قبل ان یذکیها **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی ثنا عبد الرزاق عن الثوری عن سماك عن عکرمة عن ابن عباس قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یتخذ شیء فیه الروح غرضا هذا حدیث حسن صحیح **باب** فی ذکوة الجنین **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید عن مجالد ح وثنا سفیان بن وکیع ثنا حفص بن غیاث عن مجالد عن ابی الوداك عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ذکوة الجنین ذکوة امه وفی الباب عن جابر وابی امامة وابی الدرداء وابی هریرة وهذا حدیث حسن وقد روی من غیر هذا الوجه عن ابی سعید والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وهو قول سفیان وابن المبارك والشافعی واحمد واسحق وابو الوداك اسمه جبر بن نوف **باب** فی کراهیة کل ذی ناب وذی مخلب **حدثنا** احمد بن الحسن ثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك بن انس عن ابن شهاب عن ابی ادریس الخولانی عن ابی ثعلبة الخشنی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن کل ذی ناب من السباع **حدثنا** سعید بن عبد الرحمن وغیر واحد قالوا ثنا سفیان عن الزهری بهذا الاسناد نحوه هذا حدیث حسن صحیح وابو ادریس الخولانی اسمه عائذ الله بن عبد الله **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو النضر ثنا عکرمة بن عمار عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن جابر

محمد بن یحییٰ وغیرہ وے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عاصم نے وہب بن ابی خالد سے اُنہوں نے کہا حدیث کی مجھ سے ام حبیبہ بنت عرباض بن ساریہ نے اپنے باپ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر والے سال فتح خیبر کے دن منع فرمایا ہر کچلے دانت والے کے کھانے سے درندوں میں سے اور منع فرمایا کھانے ہر پنجہ والے کے پرندوں میں سے یعنی جو شکار کرتا ہے پنجہ سے مانند باز اور چرغ وغیرہ کے اور منع فرمایا کھانے گوشت گدھے پالتو سے (یعنی نہ گورخر سے) اور منع فرمایا مجثمہ سے اور منع فرمایا اس جانور کے کھانے سے جو چھین لیا جاوے درندے سے اور حاملہ سے بچے جنے تک منع فرمایا صحبت کرنی لونڈی سے جو جہاد میں کی پکڑی ہوئی ہے اس حالت میں کہ ہو وہ حاملہ یہاں تک کہ جنے کہا محمد بن یحییٰ قطعی نے کہ پوچھے گئے ابو عاصم مجثمہ کے معنے سے پس کہا مجثمہ اس کو کہتے ہیں کہ ٹھہرایا جاوے پرندہ یا اور چیز یعنی جو نشانہ بنا کر تیر سے مارا جاوے اور پوچھے گئے ابو عاصم خلیسہ سے پس کہا بھیڑیا یا کسی اور درندے نے پکڑا ہو کسی جانور کو اور پاوے اس کو کوئی پس چھین لیوے اس سے وہ جانور پھر مر جاوے اسکے ہاتھوں میں پہلے ذبح کرنے اسکے سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد الاعلیٰ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے ثوری سے اُنہوں نے سماک سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ ٹھہرایا جاوے نشانہ کسی جاندار کو اور یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** پیٹ کے بچے کے ذبح ہونے کا بیان **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے مجالد سے ح اور حدیث کی ہم سے سفیان بن وکیع نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے حفص بن غیاث نے مجالد سے اُنہوں نے ابی الوداک سے اُنہوں نے ابی سعید سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا ذبح کرنا بچہ کا ماں کے پیٹ میں یہی ذبح کرنا ماں اُس کی کا ہے (یعنی ماں کے ذبح ہونے سے اگر پیٹ میں بچہ ہو تو وہ بھی ذبح ہو جاتا ہے) اور اس باب میں جابر اور ابی امامہ اور ابی درداء اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور تحقیق مروی ہے کئی طریق سے سوائے اس طریق کے ابی سعید سے بھی اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ کے اور یہی ہے قول سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا ابو الوداک کا نام جبر بن نوف ہے **باب** ہر کچلے دانت والے درندے اور پنجہ والے پرندے کا کھانا مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن حسن نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے مالک بن انس سے اُنہوں نے روایت کی ابن شہاب سے اُنہوں نے ابی ادریس خولانی سے اُنہوں نے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کھانے ہر کچلے دانت والے درندے کے سے **حدیث** کی ہم سے سعید بن عبد الرحمن وغیرہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے ساتھ اسی اسناد کے مانند اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو ادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبد اللہ کا ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو النضر نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عکرمہ بن عمار نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے جابر سے

قال حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني يوم خيبر الحمر الانسية ولحوم البغال وكل ذي ناب من السباع وذي مخلب من الطير وفي الباب عن ابي هريرة وعرباض بن سارية وابن عباس وحديث جابر حديث حسن غريب **حدثنا** قتيبة ثنا عبد العزيز بن محمد عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم حرم كل ذي ناب من السباع هذا حديث حسن والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول عبد الله بن المبارك والشافعي واحمد واسحق **باب ما جاء ما قطع من الحي فهو ميت** **حدثنا** محمد بن عبد الاعلى الصنعاني ثنا سلمة بن رجاء ثنا عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي واقد الليثي قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة وهم يجبون اسنمة الابل ويقطعون اليات الغنم فقال ما يقطع من البهيمة وهي حية فهو ميتة **حدثنا** ابراهيم بن يعقوب ثنا ابو النضر عن عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار نحوه هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث زيد بن اسلم والعمل على هذا عند اهل العلم وابو واقد الليثي اسمه الحارث بن عوف **باب في الذكوة في الحلق واللبة** **حدثنا** هناد ومحمد بن العلاء قالا ثنا وكيع عن حماد بن سلمة ح وثنا احمد بن منيع ثنا يزيد بن هارون ثنا حماد بن سلمة عن ابي العشراء عن ابيه قال قلت يا رسول الله اما تكون الذكوة الا في الحلق واللبة قال لو طعنت في فخذها لاجزاء عنك قال احمد بن منيع قال يزيد بن هارون هذا في الضرورة وفي الباب عن رافع بن خديج وهذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث حماد بن سلمة

کہا کہ حرام کیا نبی صلعم نے یعنی دن خیبر کے گدھے گھر کے پلے ہوؤں کو اور حرام کیا خچر کے گوشت کو اور حرام کیا ہر کچلی والے کو درندوں میں سے اور ہر پنجے والے کو پرندوں میں سے اور اس باب میں ابی ہریرہ اور عرباض بن ساریہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور جابر کی حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا کہ تحقیق حرام کیا نبی صلعم نے ہر کچلی والے کو درندوں میں سے یہ حدیث حسن ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی ہے قول عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** جو چیز کہ کاٹی جاوے زندہ جانور سے پس وہ مردار ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد الاعلی صنعانی نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم کو سلمہ بن رجاء نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے زید بن اسلم سے اُنہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابی واقد لیثی سے کہ تشریف لائے نبی صلعم مدینہ میں یعنی آپ ہجرت کر کے اسی حال میں کہ مدینہ والے کاٹ لیا کرتے تھے کوہان اونٹوں کی اور کاٹ لیتے تھے چکتیاں دنبوں کی کھانے کے لئے پس فرمایا نبی صلعم نے جو چیز کہ کاٹی جاوے جانور سے اس حال میں کہ جانور زندہ ہے تو وہ چیز مردار ہے **حدیث** کی ہم سے ابراہیم بن یعقوب نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو النضر نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار سے مانند اسکے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث زید بن اسلم سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور ابو واقد کا نام حارث بن عوف ہے **باب** حلق اور لبہ میں ذبح کرنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے ہناد اور محمد بن علاء نے ان دونوں نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے حماد بن سلمہ سے ح اور حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے ابی عشراء سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ عرض کی میں نے نبی صلعم سے کہ کیا نہیں ہوتا ذبح مگر بیچ حلق اور سینہ کے پس فرمایا اگر تو زخم لگا دے تو شکار کی ران میں تو البتہ کفایت کریگا تجھے۔ کہا احمد بن منیع نے کہا یزید بن ہارون نے کہ یہ ذبح کرنا حالت ضرورت میں ہے اور اس باب میں رافع بن خدیج سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث حماد بن سلمہ سے

ف ذبح دو قسم پر ہے ایک اختیاری دوسرا اضطراری۔ اختیاری یہ کہ ذبح کرے بیچ حلق اور لبہ کے اور کاٹے رگوں کو یا نحر کرے نیزہ وغیرہ کے مارنے سے سینہ میں۔ اور اضطراری ساتھ زخمی کرنے کے ہے جس جگہ ہو جیسے کہ شکار کو تیر مارتا ہے۔ مثلاً کوئی جانور کوئیں میں گر پڑے اور کاٹنا اسکا ممکن نہووے یا جانور بھاگ جاوے اور ہاتھ نہ آوے تو اسکا حکم شکار ہوتا ہے سب صورتوں میں اگر شکار کو تیر سے مارے اور وہ مر جاوے تو حلال ہو جانا اسکا واسطہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے معلوم ہوا کہ جو عضو جانور زندہ سے کاٹ لیا جاوے تو وہ مردار ہے اور اسکا کھانا درست نہیں ۱۲ مولانا بدیع الزمان محدث دہلوی مرحوم

ف صحابی میں نام انکا حارث بن مالک ہے اور بقول بعض حارث بن عوف ہے وفات آپکی سنہ ۶۸ھ میں بعمر پچاسی سال کے ہوئی ۱۲ منہ

ولا نعرف لابی العشراء عن ابیہ غیر ھذا الحدیث واختلفوا فی اسم ابی العشراء فقال بعضھم اسمہ اسامۃ بن قھطم ویقال یسار بن برز ویقال ابن بلز ویقال اسمہ عطارد **باب** فی قتل الوزغ **حدثنا** ابو کریب نا وکیع عن سفیان عن سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل وزغۃ بالضربۃ الاولی کان لہ کذا وکذا حسنۃ فان قتلھا فی الضربۃ الثانیۃ کان لہ کذا وکذا حسنۃ فان قتلھا فی الضربۃ الثالثۃ کان لہ کذا وکذا حسنۃ وفی الباب عن ابن مسعود وسعد وعائشۃ وام شریک حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح **باب** فی قتل الحیات **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن ابن شھاب عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوا الحیات واقتلوا ذا الطفیتین والابتر فانھما یلتمسان البصر ویسقطان الحبل وفی الباب عن ابن مسعود وعائشۃ وابی ھریرۃ وسھل بن سعد وھذا حدیث حسن صحیح وقد روی عن ابن عمر عن ابی لبابۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی بعد ذلک عن قتل جنان البیوت وھی العوامر ویروی عن ابن عمر عن زید بن الخطاب ایضا وقال عبد اللہ بن المبارک انما یکرہ من قتل الحیات الحیۃ التی تکون دقیقۃ کانھا فضۃ ولا تلتوی فی مشیتھا **حدثنا** ھناد نا عبدۃ عن عبید اللہ بن عمر عن صیفی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لبیوتکم عمارا فحرجوا علیھن ثلثا فان بدا لکم بعد ذلک منھن شیء فاقتلوہ ھکذا روی عبید اللہ بن عمر ھذا الحدیث عن صیفی عن ابی سعید

اور نہیں پہچانتے ہم واسطے ابی عشراء کے باپ سے سوا اس حدیث کے اور ابی عشراء کے نام میں خلاف ہے سو بعضے کہتے ہیں نام انکا اسامہ بن قہطم ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نام انکا یسار بن برز ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نام انکا ابن بلز ہے اور بعضے کہتے ہیں نام انکا عطارد ہے **باب** گرگٹ کے قتل کرنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے انہوں نے سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی قتل کرے گرگٹ کو اول چوٹ میں ہوتی ہیں اسکے لیے ایسی اور ایسی نیکیاں اور اگر قتل کرے اسکو دوسری چوٹ میں تو ہوتی ہیں واسطے اسکے ایسی اور ایسی نیکیاں یعنی اول سے کم۔ اور اگر قتل کرے اسکو تیسری چوٹ میں تو ہوتی ہیں اسکے لیے ایسی اور ایسی نیکیاں یعنی دوسری بار سے کم۔ اور اس باب میں ابن مسعود اور سعد اور عائشہ اور ام شریک سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** سانپ کے قتل کرنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا قتل کرو سانپوں کو اور قتل کرو اس سانپ کو کہ جسکی پشت پر دو خط ہوں اور قتل کرو اس سانپ کو کہ نام اسکا ابتر ہے یعنی اسکی دم چھوٹی ہے [illegible] یہ دونوں سانپ اندھا کر دیتے ہیں بینائی کو یعنی بسبب دیکھنے انکے کے آدمی اندھا ہو جاتا ہے بسبب خاصیت زہر کے کہ ان میں رکھی گئی ہے اور دونوں گرا دیتے ہیں حمل کو یعنی اگر حاملہ عورت اسکو دیکھے تو حمل اسکا گر پڑے بوجہ خوف کے یا بسبب خاصیت کے اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور سہل بن سعد سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ابن عمر سے انہوں نے ابی لبابہ سے کہ نبی صلعم نے منع فرمایا بعد اسکے مارنے گھر کے رہنے والے سانپوں سے۔ اور وہ ہیں آباد کرنے والے یعنی گھر کو ہمیشہ آباد رکھتے ہیں [illegible] اور ابن عمر سے روایت کی زید بن خطاب سے بھی اور کہا عبداللہ بن مبارک نے سوا اسکے نہیں کہ سانپوں میں سے اس سانپ کا قتل کرنا مکروہ ہے کہ [illegible] ہو گویا کہ وہ چاندی ہے اور نہیں پیچ کرتا وہ بیچ چلنے اپنے کے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے صیفی سے انہوں نے ابی سعید خدری سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تحقیق تمہارے گھروں کے لیے آباد کرنے والے ہیں یعنی جن جو رہتے ہیں سو جب ان کو دیکھو تنگی پکڑو تم انپر تین بار یا تین روز پس اگر ظاہر ہو واسطے تمہارے بعد اسکے انمیں سے کوئی چیز تو مار ڈالو اسکو اسی طرح روایت کی عبیداللہ بن عمر نے یہ حدیث صیفی سے انہوں نے ابی سعید خدری سے

---

[1] ابو العشراء دارمی اصل [illegible] نام انکا اسامہ بن مالک بن قہطم ہے یا عطارد یا اسامہ یا یسار بن برز [illegible] کذا فی التقریب۔ [illegible] [2] [illegible]

[illegible]

وروى مالك بن انس هذا الحديث عن صيفي عن ابي السائب مولى هشام بن زهرة عن ابي سعيد وفي الحديث قصة حدثنا بذلك الانصاري ثنا معن ثنا مالك وهذا اصح من حديث عبيد الله بن عمر وروى محمد بن عجلان عن صيفي نحو رواية مالك **حدثنا** هناد ثنا ابن ابي زائدة ثنا ابن ابي ليلى عن ثابت البناني عن عبد الرحمن بن ابي ليلى قال قال ابو ليلى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ظهرت الحية في المسكن فقولوا لها انا نسألك بعهد نوح وبعهد سليمان بن داود ان لا تؤذينا فان عادت فاقتلوها هذا حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث ثابت البناني الا من هذا الوجه من حديث ابن ابي ليلى **باب** ما جاء في قتل الكلاب **حدثنا** احمد بن منيع ثنا هشيم ثنا منصور بن زاذان ويونس عن الحسن عن عبد الله بن مغفل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا ان الكلاب امة من الامم لامرت بقتلها كلها فاقتلوا منها كل اسود بهيم وفي الباب عن ابن عمر وجابر وابي رافع وابي ايوب وحديث عبد الله بن مغفل حديث حسن صحيح ويروى في بعض الحديث ان الكلب الاسود البهيم شيطان والكلب الاسود البهيم الذي لا يكون فيه شيء من البياض وقد كره بعض اهل العلم صيد الكلب الاسود البهيم **باب** من امسك كلبا ما ينقص من اجره **حدثنا** احمد بن منيع ثنا اسمعيل بن ابراهيم عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اقتنى كلبا او اتخذ كلبا ليس بضار ولا كلب ماشية نقص من اجره كل يوم قيراطان

اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث صیفی سے انہوں نے ابی سائب مولیٰ ہشام بن زہرہ سے انہوں نے ابی سعید سے اور اس حدیث میں قصہ ہے **حدیث** کی ہم سے خبر دی ہے انصاری نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے اور وہ زیادہ صحیح ہے حدیث عبید اللہ بن عمر سے اور روایت کی محمد بن عجلان نے صیفی سے مانند روایت مالک کے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی زائدہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی لیلیٰ نے ثابت بنانی سے انہوں نے روایت کی عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہا کہ ابو لیلیٰ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ظاہر ہو سانپ بیچ گھر کے تو کہو تم کہ ہم سوال کرتے ہیں تجھ سے ساتھ عہد نوح کے اور ساتھ عہد سلیمان بن داؤد کے یہ کہ نہ ایذا دے تو ہم کو اور اگر پھر ظاہر ہو تو مار ڈالو اسکو یہ حدیث غریب حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے یعنی حدیث ابن ابی لیلیٰ سے **باب** کتوں کے قتل کرنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے منصور بن زاذان اور یونس نے حسن سے انہوں نے عبد اللہ بن مغفل سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ اگر نہ ہوتی یہ بات کہ کتے ایک امت ہیں امتوں میں سے تو البتہ حکم کرتا میں ساتھ قتل کرنے ان سب کے پس قتل کرو ان میں سے ہر کتے سیاہ خالص کو اور اس باب میں ابن عمر اور جابر اور ابی رافع اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے اور حدیث عبد اللہ بن مغفل کی حسن صحیح ہے اور بعض حدیثوں میں مروی ہے کہ کتا سیاہ خالص شیطان ہے۔ اور سیاہ خالص وہ کتا ہے جسمیں کوئی چیز سفید نہو اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ خالص سیاہ کتے کا شکار مکروہ ہے **باب** کہ کوئی شخص کتا پالے تو اسکی نیکیاں کسقدر کم ہوتی ہیں **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے انہوں نے روایت کی نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پکڑے کتا یا پالے کتا سوائے کتے شکاری کے اور مویشی کے تو کم ہوتا ہے ثواب اسکے سے ہر روز دو قیراط کے

عہ کہا نووی نے اتفاق کیا ہے علماء نے قتل کرنے کتے عقور کے یعنی کاٹنے والے کے اگرچہ سیاہ نہو اور اختلاف کرتے ہیں اس کتے میں کہ نہیں ضرر اسمیں اور امام الحرمین نے کہا ہے پہلے حضرت نے سب کتوں کے مارنے کا حکم دیا تھا پھر منسوخ کیا گیا پھر سوائے کتے سیاہ رنگ کے اور یعنی یہ بھی ایک مخلوق خدا کی ہے مانند اور مخلوق کے پس ایک بالکل فنا کرنا درست نہیں اسلئے کہ کوئی مخلوق خدا کی نہیں مگر کہ اسمیں ایک طرح کی حکمت ہے اور مصلحت پس جب نہ رہی طرف مارنے سب کے راہ تو نہیں پس مارو کالے خالص کو کہ اسمیں بدی اور نجاست جبلی ہے بسبب اسکے کہ وہ شیطان ہے عجب نہیں اور نہ تو عربی کا شکار ہے۔ امام احمد اور اسحاق نے کہا کہ نہیں حلال ہے شکار اس کتے سیاہ رنگ کا ۱۲ ع۔ عہ قیراط ایک وزن ہے کہ اسکو کہتے ہیں اور مراد یہاں ایک مقدار معلوم ہے نزدیک اللہ تعالیٰ کے اور ثواب کم ہونے کی نسبت میں اختلاف کہتے ہیں کہ اس گھر میں فرشتے رحمت کے نہیں آتے ہیں۔ اور بعضوں نے کہا کہ وہ لوگوں کو ایذا پہنچاتے ہیں۔ اور بعضوں نے کہا کہ وہ غفلت کے وقت برتن میں منہ ڈالتے ہیں۔ اور لوگ انکو نہیں دھوتے ہیں۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کتے کے پالنے کا گناہ فرمایا ہے دونوں کے ایک ہی میں صرف فرق اعتباری ہو پالنے سے ۱۲ ع

وفی الباب عن عبد اللہ بن المغفل وابی ھریرۃ وسفیان بن ابی زھیر حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال او کلب زرع **حدثنا** قتیبۃ ثنا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب الا کلب صید او کلب ماشیۃ قال قیل لہ ان ابا ھریرۃ یقول او کلب زرع فقال ان ابا ھریرۃ لہ زرع ھذا حدیث حسن **حدثنا** الحسن بن علی وغیر واحد قالوا ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزھری عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اقتنی کلبا الا کلب ماشیۃ او صید او زرع انتقص من اجرہ کل یوم قیراط ھذا حدیث حسن صحیح ویروی عن عطاء بن ابی رباح انہ رخص فی امساک الکلب وان کان للرجل شاۃ واحدۃ **حدثنا** بذلک اسحاق بن منصور ثنا حجاج بن محمد عن ابن جریج عن عطاء بھذا **حدثنا** عبید بن اسباط بن محمد القرشی ثنا ابی عن الاعمش عن اسمٰعیل بن مسلم عن الحسن عن عبد اللہ بن مغفل قال انی لممن یرفع اغصان الشجرۃ عن وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یخطب فقال لولا ان الکلاب امۃ من الامم لامرت بقتلھا فاقتلوا منھا کل اسود بھیم وما من اھل بیت یربطون کلبا الا نقص من عملھم کل یوم قیراط الا کلب صید او کلب حرث او کلب غنم ھذا حدیث حسن وقد روی ھذا الحدیث من غیر وجہ عن الحسن عن عبد اللہ بن مغفل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** فی الذکوۃ بالقصب وغیرہ **حدثنا** ھناد ثنا ابو الاحوص عن سعید بن مسروق عن عبایۃ بن رفاعۃ بن رافع بن خدیج عن ابیہ عن جدہ رافع بن خدیج قال قلت یا رسول اللہ انا نلقی العدو غدا ولیست معنا مدی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما انھر الدم وذکر اسم اللہ علیہ فکلوا ما لم یکن سن او ظفر وساحدثکم عن ذالک

اور اس باب میں عبد اللہ بن مغفل اور ابی ہریرہ اور سفیان بن ابی زہیر سے روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ یا کتا کھیتی کا یعنی اسمیں یہی ہے کہ وہ نہیں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے انسے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے انہوں نے روایت کی ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساتھ قتل کرنے کتوں کے یعنی تمام کتوں کے سوا سے کتے شکاری کے اور کتے مویشی کے کہا کہ کہا گیا واسطے انکے کہ ابو ہریرہ رض فرماتے ہیں یا کتے کھیتی کے سو ابن عمر نے کہا کہ ابو ہریرہ کے لیے کھیتی ہے یعنی اسلئے حدیث کا یقین ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی وغیرہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے انسے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے زہری سے انہوں نے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص پالے کتا سوا سے کتے مویشی کے یا کتے شکاری کے یا کھیتی کے تو کم ہوتا ہے ثواب اسکے سے ہر روز موافق ایک قیراط کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیجاتی ہے عطاء ابن ابی رباح سے کہ رخصت دی انہوں نے پالنے کتے کی اگر ہو مرد کے ایک بکری **حدیث** کی ہم سے ساتھ اسکے اسحق بن منصور نے انسے کہا حدیث کی ہم سے حجاج بن محمد نے ابن جریج سے انہوں نے عطا سے ساتھ اسکے **حدیث** کی ہم سے عبید بن اسباط بن محمد قرشی نے انسے کہا حدیث کی مجھکو باپ میرے نے اعمش سے انہوں نے روایت کی اسمعیل بن مسلم سے انہوں نے حسن سے انہوں نے عبد اللہ بن مغفل سے کہا کہ تحقیق البتہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو اٹھاتے تھے شاخیں درخت کی حضرت کے منہ سے جس وقت میں کہ آپ خطبہ پڑھتے تھے سو فرمایا کہ اگر نہوتی یہ بات کہ کتے ایک امت ہیں امتوں میں سے یعنی ایک مخلوق ہیں مخلوقات میں سے تو البتہ حکم کرتا ساتھ قتل کرنے انکے سو قتل کرو انمیں سے ہر کتے سیاہ خالص کو اور نہیں کوئی گھر والے کہ پالیں کتے مگر کم ہوگا عمل انکے ثواب عمل سے ہر روز ایک قیراط مگر کتا شکاری یا کتا کھیتی کا یا کتا ریوڑ کا۔ یہ حدیث حسن ہے اور یہ حدیث کئی وجہ سے حسن سے مروی ہوئی انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن مغفل سے انہوں نے نبی صلعم سے **باب** کھپاچ وغیرہ سے ذبح کرنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے سعید بن مسروق سے انہوں نے روایت کی عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج سے انہوں نے اپنے باپ رفاعہ سے انہوں نے انکے دادا رافع سے کہا کہ کہا میں نے یا حضرت ہم ملتے ہیں دشمنوں سے یعنی کفار سے لڑتے ہیں اور نہیں ہیں ساتھ ہمارے چھریاں تو کیا کسی چیز سے ذبح کریں ہم فرمایا جو چیز بہاوے خون کو اور ذکر ہو نام اللہ کا اسپر کھاؤ یعنی جو کھاؤ اس جانور کا کہ ذبح کیا جاوے ایسی چیز سے کہ بہاوے خون اور ذکر کیا ہو نام اللہ کا اور کچھ ہے اتفاق سب کا سوا دانت اور ناخن کے۔ اور قریب ہے کہ بیان کروں گا میں تم سے حال اسکا جیسے کہ

اما السن فعظم واما الظفر فمدى الحبشة **حدثنا** محمد بن بشار ثنا يحيى بن سعيد عن سفيان الثوري قال ثني ابي عن عباية بن رفاعة عن رافع بن خديج عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عن عباية عن ابيه وهذا اصح وعباية قد سمع من رافع والعمل على هذا عند اهل العلم لا يرون ان يذكى بسن ولا بعظم **باب حدثنا** هناد ثنا ابو الاحوص عن سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة بن رافع بن خديج عن ابيه عن جده رافع قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فند بعير من ابل القوم ولم يكن معهم خيل فرماه رجل بسهم فحبسه الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لهذه البهائم اوابد كاوابد الوحش فما فعل منها هذا فافعلوا به هكذا **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا وكيع ثنا سفيان عن ابيه عن عباية بن رفاعة عن جده رافع بن خديج عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عباية عن ابيه وهذا اصح والعمل على هذا عند اهل العلم وهكذا رواه شعبة عن سعيد بن مسروق نحو رواية سفيان **آخر ابواب الصيد ابواب الاضاحي** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في فضل الاضحية **حدثنا** ابو عمرو مسلم بن عمرو الحذاء المدني ثنا عبد الله بن نافع الصائغ عن ابي المثنى عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما عمل آدمي من عمل يوم النحر احب الى الله من اهراق الدم انه ليأتي يوم القيمة بقرونها واشعارها واظلافها وان الدم ليقع من الله بمكان قبل ان يقع من الارض فطيبوا بها نفسا وفي الباب عن عمران بن حصين وعن زيد بن ارقم وهذا حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث هشام بن عروة الا من هذا الوجه وابو المثنى اسمه سليمان بن يزيد

لیکن دانت پس وہ ہڈی ہے اور لیکن ناخن پس چھریاں ہیں حبشیوں کی یعنی ان سے ذبح کرنا درست نہیں کہ اسمیں گلا گھٹنے کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے سفیان ثوری سے انہوں نے کہا حدیث کی مجھ کو باپ میرے نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے روایت کی رافع بن خدیج سے انہوں نے نبی صلعم سے مانند اسکے اور نہیں ذکر کیا اسمیں واسطہ عبایہ اور باپ کا اور یہ زیادہ صحیح ہے اور تحقیق عبایہ نے سنا ہے رافع سے۔ اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ دانت اور ہڈی سے حلال کرنا درست نہیں

باب یہ باب بھی پہلے باب سے متعلق ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے سعید بن مسروق سے انہوں نے روایت کی عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج سے انہوں نے باپ سے انہوں نے اپنے دادا رافع سے کہا تھے ہم ساتھ نبی صلعم کے بیچ ایک سفر کے سو بھاگا ایک اونٹ قوم کے اونٹوں میں سے اور نہ تھا انکے پاس کوئی گھوڑا پس مارا اسکو ایک شخص نے تیر پس روک رکھا اسکو اللہ نے پس نبی صلعم نے فرمایا کہ واسطے ان چارپایوں کے بعضے نفرت رکھنے والے ہیں لوگوں سے مانند نفرت رکھنے والوں جنگلی جانوروں کے سو جو جانور کرے ایسا یعنی نفرت پکڑے پس کرو تم ساتھ اسکے ایسا یعنی اسکو تیر وغیرہ سے مارو جیسے کہ جنگلی جانور کو مارا جاتا ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے اپنے باپ سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا رافع سے انہوں نے نبی صلعم سے مانند اسکے اور نہیں ذکر کیا اسمیں واسطے عبایہ اور باپ اسکے کا اور یہ زیادہ صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور اسیطرح روایت کیا اسکو شعبہ نے سعید بن مسروق سے سفیان کی روایت سے **آخر ابواب الصید ابواب الاضاحی** اخیر باب شکار کا اور اول باب قربانیوں کا جو نبی صلعم سے مروی ہیں **باب** قربانی کی فضیلت کا بیان **حدیث** کی ہم سے ابو عمرو مسلم بن عمرو نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن نافع صائغ نے ابی المثنیٰ سے انہوں نے روایت کی ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہؓ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کوئی عمل آدمی کا قربانی کے دن میں پیارا نہیں کہ خدا کو بہت پیارا ہو بہانے خون سے اور تحقیق وہ قربانی قیامت کے دن آویگی صحیح سالم ساتھ سینگوں اپنی کے اور بالوں اپنے کے اور کھروں اپنی کے اور تحقیق وہ خون البتہ واقع ہوتا ہے پاس اللہ کے قبولیت کی جگہ میں پہلے اس سے کہ واقع ہو زمین پر پس خوش ہو ساتھ اسکے اپنے جی میں اور اس باب میں عمران بن حصین اور زید بن ارقم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو حدیث ہشام بن عروہ سے مگر اسی وجہ سے اور ابو المثنیٰ کا نام سلیمان بن یزید ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ویروی عن ابن ابی فدیک ویروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی الاضحیۃ لصاحبہا بکل شعرۃ حسنۃ ویروی بقرونہا **باب** فی الاضحیۃ بکبشین **حدثنا** قتیبۃ ثنا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن انس بن مالک قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین اقرنین املحین ذبحہما بیدہ وسمی وکبر ووضع رجلہ علی صفاحہما وفی الباب عن علی وعائشۃ و ابی ہریرۃ وجابر وابی ایوب وابی الدرداء وابی رافع وابن عمر وابی بکرۃ وہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن عبید المحاربی الکوفی ثنا شریک عن ابی الحسناء عن الحکم عن حنش عن علی انہ کان یضحی بکبشین احدہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والاخر عن نفسہ فقیل لہ فقال امرنی بہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا ادعہ ابدا ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث شریک وقد رخص بعض اہل العلم ان یضحی عن المیت ولم یر بعضہم ان یضحی عنہ وقال عبد اللہ بن المبارک احب الی ان یتصدق عنہ ولا یضحی وان ضحی فلا یاکل منہا شیئا ویتصدق بہا کلہا **باب** ما یستحب من الاضاحی **حدثنا** ابو سعید الاشج ثنا حفص بن غیاث عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن ابی سعید الخدری قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبش اقرن فحیل یاکل فی سواد ویمشی فی سواد وینظر فی سواد ہذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفہ الا من حدیث حفص بن غیاث **باب** ما لا یجوز من الاضاحی **حدثنا** علی بن حجر ثنا جریر عن محمد بن اسحق عن یزید بن ابی حبیب عن سلیمان بن عبد الرحمن عن عبید بن فیروز عن البراء بن عازب رفعہ قال لا یضحی بالعرجاء بین ظلعہا ولا بالعوراء بین عورہا ولا بالمریضۃ بین مرضہا ولا بالعجفاء التی لا تنقی **حدثنا** ہناد ثنا ابن ابی زائدۃ ثنا شعبۃ عن سلیمان بن عبد الرحمن عن عبید بن فیروز عن البراء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ بمعناہ ہذا حدیث حسن صحیح لا نعرفہ الا من حدیث عبید بن فیروز

روایت کی انس سے ابن ابی فدیک نے اور روایت کیا گیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ حق قربانی کے ہر رونگٹے کے بدلے ہر بال کے نیکی ہے اور روایت کی جاتی ہے بدلے سینگوں کے **باب** دو مینڈھوں سے قربانی کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُنہے روایت کی انس سے کہا کہ قربانی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھے سینگ والے سفید رنگ سیاہی ملے ہوئے کو ذبح کیا اُنکو اپنے ہاتھ سے اور بسم اللہ کہا اور تکبیر پڑھی اور رکھا پاؤں اپنا اُنکی گردن پر اور اس باب میں علی اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابی ایوب اور ابی درداء اور ابی رافع اور ابن عمر اور ابی بکرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبید محاربی کوفی نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ابی حسناء سے اُنہے حکم سے اُنہے روایت کی حنش سے اُنہے علی سے کہ تحقیق تھے وہ قربانی کرتے ساتھ دو مینڈھوں کے ایک حضرت کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے سو کسی نے اُن سے پوچھا کہا اُنہے کہ حکم کیا ہے مجھکو ساتھ اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہ چھوڑونگا میں اُسکو کبھی یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث شریک سے اور تحقیق اجازت دی بعض اہل علم نے کہ میت کی طرف سے قربانی کرنی جائز ہے اور بعض کہتے ہیں کہ میت کی طرف سے قربانی کرنی درست نہیں ہے۔ اور ابن مبارک نے کہا کہ مجھکو بہت پیارا یہ ہے کہ خیرات کیا جاوے اُسکی طرف سے اور قربانی کی جاوے نہ اگر قربانی کیجاوے میت کی طرف سے تو اس سے کچھ نہ کھاوے بلکہ اسکا سب گوشت و پوست خیرات کردیوے **باب** جس جانور کی قربانی کرنی مستحب ہے **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے جعفر بن محمد سے اُنہے اپنے باپ سے اُنہے ابی سعید خدری سے کہا کہ قربانی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ مینڈھے سینگ دار کے کہ اُسکا منہ سیاہ تھا اور پاؤں بھی سیاہ تھے اور آنکھیں بھی سیاہ تھیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث حفص بن غیاث سے **باب** کس قسم کی قربانی جائز نہیں **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے محمد بن اسحاق سے اُنہے روایت کی یزید بن ابی حبیب سے اُنہے سلیمان بن عبد الرحمن سے اُنہے عبید بن فیروز سے اُنہے براء بن عازب سے مرفوعاً روایت کی کہ نہ قربانی کیجاوے ساتھ لنگڑے کے کہ ظاہر ہو لنگڑا پن اُسکا۔ اور نہ ساتھ کانے کے کہ ظاہر ہو کانا پن اُسکا۔ اور نہ ساتھ مریض کے کہ ظاہر ہو بیماری اُسکی اور نہ ساتھ دبلے کے کہ اُسکی ہڈی میں مغز نہو **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی زائدہ نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سلیمان بن عبد الرحمن سے اُنہے روایت کی عبید بن فیروز سے اُنہے براء سے اُنہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اُسی کے معنے میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبید بن فیروز سے

عن البراء والعمل على هذا الحديث عند اهل العلم باب ما يكره من الاضاحي حدثنا الحسن بن علي الخلال ثنا يزيد بن هارون ثنا شريك بن
عبد الله عن ابي اسحق عن شريح بن النعمان عن علي قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نستشرف العين والاذن وان لا نضحي بمقابلة ولا مدابرة
ولا شرقاء ولا خرقاء حدثنا الحسن بن علي ثنا عبيد الله بن موسى ثنا اسرائيل عن ابي اسحق عن شريح بن النعمان عن علي عن النبي صلى الله عليه
وسلم مثله وزاد قال المقابلة ما قطع طرف اذنها والمدابرة ما قطع من جانب الاذن والشرقاء المشقوقة والخرقاء المثقوبة هذا حديث
حسن صحيح وشريح بن النعمان هو الصائدي كوفي وشريح بن الحارث الكندي الكوفي القاضي يكنى ابا امية وشريح بن هانئ كوفي ولهانئ له
صحبة وكلهم من اصحاب علي في عصر واحد **باب** في الجذع من الضان في الاضاحي **حدثنا** يوسف بن عيسى ثنا وكيع ثنا
عثمان بن واقد عن كدام بن عبد الرحمن عن ابي كباش قال جلبت غنما جذعا الى المدينة فكسدت علي فلقيت ابا هريرة فسألته
فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نعم او نعمت الاضحية الجذع من الضان قال فانتهبه الناس وفي الباب عن
ابن عباس وام بلال ابنة هلال عن ابيها وجابر وعقبة بن عامر ورجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وحديث ابي هريرة
حديث غريب وقد روي هذا عن ابي هريرة موقوفا والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم و
غيرهم ان الجذع من الضان يجزئ في الاضحية **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي الخير عن عقبة بن عامر ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اعطاه غنما يقسمها على اصحابه ضحايا فبقي عتود او جدي فذكره لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ضح به انت قال
وكيع الجذع يكون ابن سبعة او ستة اشهر هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير هذا الوجه عن عقبة بن عامر انه قال قسم النبي
صلى الله عليه وسلم ضحايا فبقيت جذعة فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فقال ضح بها انت **حدثنا** بذلك محمد بن بشار ثنا

اُنسے براء سے اور عمل اسی حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے **باب** جس جانور کی قربانی کرنی مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی حلوانی نے
اُنسے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ابی اسحاق سے اُنسے روایت کی شریح بن نعمان سے اُنسے علی
سے کہا کہ حکم کیا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ تاکا کریں ہم آنکھیں ہیں اور کانوں میں تاکہ اُنمیں کوئی نقص نہو اور حکم کیا ہمکو کہ نہ قربانی کریں
ساتھ ایسے جانور کے کہ جسکا کان آگے سے کٹا ہو اور نہ اسکی جسکا کان پیچھے سے کٹا ہو اور نہ ساتھ شرقا کے اور نہ ساتھ خرقا کے **حدیث** کی ہمسے
حسن بن علی نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسیٰ نے اُنسے کہا حدیث ہمسے اسرائیل نے ابی اسحاق سے اُنسے روایت کی شریح بن نعمان
سے اُنسے علی سے اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور زیادہ کیا اُنہیں نے کہ مقابلہ وہ جانور ہے جسکا کان کنارے سے کٹا ہو اور مدابرہ وہ جانور ہے
جسکا کان ایک طرف سے کٹا ہو اور شرقا وہ ہے جسکا کان پھٹا ہو اور خرقا وہ جانور ہے جسکے کان میں سوراخ ہو یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شریح
بن نعمان صائدی کوفی ہیں اور شریح بن حارث کندی کوفی قاضی ہیں کنیت اُنکی ابو امیہ ہے اور شریح بن ہانی کوفی ہیں اُنکو صحبت ہے اور یہ سب حضرت علی
کے اصحاب میں سے ہیں بیچ ایک زمانہ کے **باب** ایک سال یا چھ مہینے کے مینڈھے کی قربانی کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ
نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن واقد نے کدام بن عبد الرحمن سے اُنسے روایت کی ابی کباش سے کہا اُنسے
کہ لایا میں مینڈھے چھ ماہ کی طرف مدینے کے پس کساد کیا اُنپر یعنی فروخت نہوئی تو ملا میں ابو ہریرہ کو اور پوچھا اُنسے کہ کیا سبب ہے نہ بکنے کا
سو ابو ہریرہ نے کہا کہ سنا میں نے نبی صلعم سے فرماتے تھے کہ اچھی قربانی ہے مینڈھا چھ مہینے کا پس اُچک لیا اُن لوگوں نے یعنی بہت
جلدی فروخت ہوگئے اور اس باب میں ابن عباس اور ام بلال بنت ہلال سے اُنسے اپنے باپ سے اور جابر اور عقبہ بن عامر
اور ایک شخص نبی صلعم کے اصحاب سے بھی روایت ہے اور ابو ہریرہ کی حدیث غریب ہے اور یہ حدیث ابو ہریرہ سے موقوف مروی ہے اور عمل اسی پر ہے
نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ چھ مہینے کا مینڈھا قربانی میں جائز ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُنسے کہا
حدیث کی ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اُنہوں نے ابو الخیر سے اُنسے عقبہ بن عامر سے کہ نبی صلعم نے اُنکو بکریاں دیں تاکہ بانٹ دیں اُنکو
آپکے اصحاب میں واسطے قربانی کے پس تقسیم کیں اُنہوں نے اور باقی رہا ایک بچہ سو ذکر کیا اُسکا پاس نبی صلعم کے پس فرمایا قربانی کر ساتھ اُسکے سو کہا وکیع نے
کہا کہ جذع ہوتا ہے سات یا چھ مہینے کا اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی غیر اس وجہ سے عقبہ بن عامر سے کہا کہ تقسیم کیں نبی صلعم نے قربانیاں اور
باقی رہا چھ مہینے کا ایک بچہ سو پوچھا میں نے نبی صلعم سے سو فرمایا کہ قربانی کر ساتھ اُسکے تو **حدیث** کی ہمسے ساتھ اُسکے محمد بن بشار نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے

يزيد بن هارون وابو داؤد قالا ثنا هشام الدستوائي عن يحيى بن ابي كثير عن بعجة بن عبد الله بن بدر عن عقبة بن عامر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو الحديث **باب في الاشتراك في الاضحية** **حدثنا** ابو عمار الحسين بن حريث نا الفضل بن موسى عن الحسين بن واقد عن علباء بن احمر عن عكرمة عن ابن عباس قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فحضر الاضحى فاشتركنا في البقرة سبعة وفي البعير عشرة وفي الباب عن ابي الاشد السلمي عن ابيه عن جده وابي ايوب وحديث ابن عباس حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث فضل بن موسى **حدثنا** قتيبة نا مالك بن انس عن ابي الزبير عن جابر قال نحرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحديبية البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق وقال اسحق يجزئ ايضا البعير عن عشرة واحتج بحديث ابن عباس **حدثنا** علي بن حجر نا شريك عن سلمة بن كهيل عن حجية بن عدي عن علي قال البقرة عن سبعة قلت فان ولدت قال اذبح ولدها معها قلت فالعرجاء قال اذا بلغت المنسك قلت فمكسورة القرن قال لا باس امرنا او امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نستشرف العينين والاذنين هذا حديث حسن صحيح وقد رواه سفيان الثوري عن سلمة بن كهيل **حدثنا** هناد نا عبدة عن سعيد عن قتادة عن جري بن كليب النهدي عن علي قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يضحى باعضب القرن والاذن قال قتادة فذكرت ذلك لسعيد بن المسيب فقال العضب ما بلغ النصف فما فوق ذلك هذا حديث حسن صحيح **باب ما جاء ان الشاة الواحدة تجزي عن اهل البيت** **حدثنا** يحيى بن موسى نا ابو بكر الحنفي نا الضحاك بن عثمان قال ثنى عمارة بن عبد الله قال سمعت عطاء بن يسار

یزید بن ہارون اور ابو داؤد نے اُن دونوں نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے روایت کی بعجہ بن عبداللہ بن بدر سے اُسنے عقبہ بن عامر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اسکے **باب** قربانی میں شریک ہونے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو عمار حسین بن حریث نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے حسین بن واقد سے اُنہنے علباء بن احمر سے اُسنے عکرمہ سے ابن عباس سے کہا تھے ہم ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک سفر کے سو ہوا دن قربانی کا سو شریک ہوئے ہم بیچ ایک گائے کے سات آدمی اور اونٹ میں دس آدمی اور اس باب میں ابی اشد سلمی سے اُنہنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے اور ابن عباس کی حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث فضل بن موسیٰ سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے ابی زبیر سے اُسنے روایت کی جابر سے کہا کہ قربانی کی ہمنے ساتھ نبی صلعم کے حدیبیہ میں کہ نام ہے ایک جگہ کا پاس مکہ کے اونٹ سات آدمی سے اور گائے سات آدمی سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے۔ اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور اسحاق نے کہا کہ اونٹ دس آدمی سے بھی کفایت کرتا ہے دلیل پکڑی اُنہنے ساتھ حدیث ابن عباس کے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے سلمہ بن کہیل سے اُنہنے روایت کی حجیہ بن عدی سے اُسنے علی سے کہا کہ گائے سات آدمی سے کافی ہے میں نے کہا کہ اگر بچہ جنے تو اسکا کیا حکم ہے کہا کہ حلال کر بچہ اُسکے کو ساتھ ماں اُسکی کے۔ کہا پس لنگڑی کا کیا حکم ہے کہا کہ اگر قربانی کی جگہ تک چل سکے تو درست ہے میں نے کہا جسکا سینگ ٹوٹا ہو کہا کوئی ڈر نہیں حکم کیا ہمکو نبی صلعم نے یہ کہ دیکھ لیں ہم آنکھوں کو اور کانوں کو یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا اُسکو سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے سعید سے اُنہنے روایت کی قتادہ سے اُسنے جری بن کلیب نہدی سے اُسنے علی سے کہا کہ منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ قربانی کیجاوے ساتھ سینگ ٹوٹے اور کان کٹے سے کہا قتادہ نے سو ذکر کیا میں نے اُسکو پاس سعید بن مسیب کے کہا اُنہنے اعضب وہ کہتا ہے کہ آدھے کان کو ہو پہنچے یا زیادہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ایک بکری سب گھر والوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر حنفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ضحاک بن عثمان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عمارہ بن عبداللہ نے کہا سنا میں نے عطاء بن یسار سے

يقول سألت أبا أيوب كيف كانت الضحايا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كان الرجل يضحي بالشاة عنه وعن أهل بيته فيأكلون ويطعمون حتى تباهى الناس فصارت كما ترى هذا حديث حسن صحيح وعمارة بن عبد الله هو مدني وقد روى عنه مالك بن أنس والعمل على هذا عند بعض أهل العلم وهو قول أحمد وإسحق واحتجا بحديث النبي صلى الله عليه وسلم أنه ضحى بكبش فقال هذا عمن لم يضح من أمتي وقال بعض أهل العلم لا تجزي الشاة إلا عن نفس واحدة وهو قول عبد الله بن المبارك وغيره من أهل العلم **باب** حدثنا أحمد بن منيع ثنا هشيم ثنا حجاج عن جبلة بن سحيم أن رجلا سأل ابن عمر عن الأضحية أواجبة هي فقال ضحى رسول الله صلى الله عليه وسلم والمسلمون فأعادها عليه فقال أتعقل ضحى رسول الله صلى الله عليه وسلم والمسلمون هذا حديث حسن والعمل على هذا عند أهل العلم أن الأضحية ليست بواجبة ولكنها سنة من سنن النبي صلى الله عليه وسلم يستحب أن يعمل بها وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك **حدثنا** أحمد بن منيع وهناد قالا ثنا ابن أبي زائدة عن حجاج بن أرطاة عن نافع عن ابن عمر قال أقام رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة عشر سنين يضحي هذا حديث حسن **باب في الذبح بعد الصلوة** **حدثنا** علي بن حجر ثنا إسمعيل بن إبراهيم عن داود بن أبي هند عن الشعبي عن البراء بن عازب قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في يوم نحر فقال لا يذبحن أحدكم حتى يصلي قال فقام خالي فقال يا رسول الله هذا يوم اللحم فيه مكروه وإني عجلت نسيكتي لأطعم أهلي وأهل داري أو جيراني قال فأعد ذبحا آخر فقال يا رسول الله عندي عناق هو خير من شاتي لحم أفأذبحها قال نعم وهو خير نسيكتيك ولا تجزي جذعة بعدك وفي الباب عن جابر وجندب وأنس وعويمر بن أشقر وابن عمر وأبي زيد الأنصاري وهذا حديث حسن صحيح

کہتا تھا پوچھا میں نے ابو ایوب سے کس طرح تھیں قربانیاں بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اُنھے کہ تھا مرد قربانی کرتا تھا ایک بکری کی اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے پس آپ بھی کھاتا تھا اور لوگوں کو بھی کھلاتا تھا یہاں تک کہ فخر کیا لوگوں نے پس ہو گئی قربانی جیسے کہ دیکھتا ہے تو یعنی فخر کے لیے ہر شخص جدی قربانی کرتا ہے اور عمارہ بن عبد اللہ وہ مدنی ہے روایت کی ان سے مالک بن انس نے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور دلیل پکڑی ہے انھوں نے ساتھ حدیث نبی صلعم کے کہ آپ نے قربانی کیا ایک مینڈھا پس فرمایا یہ اس شخص کی طرف سے ہے جو قربانی نہ کرے امت میری سے اور کہا بعض اہل علم نے کہ نہیں کفایت کرتی ایک بکری مگر ایک آدمی سے، اور یہی ہے قول ابن مبارک وغیرہ اہل علم کا **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے ہشیم سے انھے کہا حدیث کی ہم سے حجاج نے جبلہ بن سحیم سے کہا ایک شخص نے پوچھا ابن عمر کو قربانی سے کہ کیا واجب ہے سو کہا انھے کہ قربانی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور قربانی کی مسلمانوں نے سو پھر پوچھا اُنسے تو فرمایا کیا تجھکو عقل ہے قربانی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے یہ حدیث حسن ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ قربانی واجب نہیں لیکن ایک سنت ہے نبی صلعم کی سنتوں سے مستحب ہے کہ عمل کیا جاوے ساتھ اسکے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور ابن مبارک کا **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع اور ہناد نے انھوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی زائدہ نے حجاج بن ارطاۃ سے اُنے روایت کی نافع سے اُنے ابن عمر سے کہا ٹھہرے حضرت صلعم مدینے میں دس برس یعنی قربانی کرتے تھے ہر سال یہ حدیث حسن ہے **باب** بعد نماز عید کے قربانی کرنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے اُنسے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن ابراہیم نے داؤد بن ابی ہند سے اُنے شعبی سے اُنسے براء بن عازب سے کہ نصیحت کی ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ دن قربانی کے سو فرمایا نہ ذبح کرے ایک تمہارا قربانی کو جب تک کہ نماز پڑھے عید کی کہا پس کھڑا ہوا ماموں میرا سو اُنے عرض کی کہ یا حضرت یہ دن ہے کہ اسمیں گوشت ناپسند ہوتا ہے یعنی بہت ہونے کی وجہ سے رغبت کم ہوتی ہے اور میں نے جلدی ذبح کی قربانی اپنی بیچ پہلے نماز سے تاکہ کھلاؤں میں اپنے اہل کو اور ہمسایوں کو فرمایا دوسری قربانی کر تب کہا یا حضرت میرے پاس برس سے کم کا بکری کا بچہ ہے کہ وہ بہتر ہے دو بکری گوشت والی سے پس کیا ذبح کروں اسکو فرمایا ہاں کر اور وہ بہتر ہے قربانیوں تیری کا ہے۔ اور نہیں کفایت کرتا جذعہ پیچھے تیرے کسی کو اور اس باب میں جابر اور جندب اور انس اور عویمر بن اشقر اور ابن عمر اور ابی زید انصاری سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے

۱؎ یعنی سب گھر والوں کی طرف سے فقط ایک قربانی کرنی کافی ہوجاتی ہے ضرور نہیں کہ گھر میں جتنے آدمی ہوں ہر ایک جدے جدے قربانی کریں ۱۲ ع

والعمل على هذا عند أهل العلم أن لا يضحى بالمصر حتى يصلي الإمام وقد رخص قوم من أهل العلم لأهل القرى في الذبح
إذا طلع الفجر وهو قول ابن المبارك وقد أجمع أهل العلم أن لا يجزئ الجذع من المعز وقالوا إنما يجزئ الجذع من الضأن **باب**
في كراهية أكل الأضحية فوق ثلاثة أيام **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال
لا يأكل أحدكم من لحم أضحيته فوق ثلاثة أيام وفي الباب عن عائشة وأنس حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وإنما كان
النهي من النبي صلى الله عليه وسلم متقدما ثم رخص بعد ذلك **باب** في الرخصة في أكلها بعد ثلاث **حدثنا**
محمد بن بشار ومحمود بن غيلان والحسن بن علي الخلال قالوا ثنا أبو عاصم النبيل ثنا سفيان عن علقمة بن مرثد عن سليمان
بن بريدة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت نهيتكم عن لحوم الأضاحي فوق ثلث ليتسع ذو الطول على
من لا طول له فكلوا ما بدا لكم وأطعموا وادخروا وفي الباب عن ابن مسعود وعائشة ونبيشة وأبي سعيد وقتادة بن
النعمان وأنس وأم سلمة حديث بريدة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله
عليه وسلم وغيرهم **حدثنا** قتيبة ثنا أبو الأحوص عن أبي إسحق عن عابس بن ربيعة قال قلت لأم المؤمنين أكان رسول الله
صلى الله عليه وسلم ينهى عن لحوم الأضاحي قالت لا ولكن قل من كان يضحي من الناس فأحب أن يطعم من لم يضح فلقد كنا نرفع الكراع
فنأكله بعد عشرة أيام هذا حديث حسن صحيح وأم المؤمنين هي عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم وقد روي عنها هذا
الحديث من غير وجه **باب** في الفرع والعتيرة **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزهري عن ابن المسيب
عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا فرع ولا عتيرة والفرع أول النتاج كان ينتج لهم فيذبحونه وفي الباب

اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے یہ کہ نہ قربانی کیجاوے شہروں میں یہانتک کہ نماز پڑھے امام اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ گانون والون کو بعد
صبح کے اور نماز سے پہلے قربانی کرنی درست ہے اور یہی ہے قول ابن مبارک کا اور تحقیق اجماع کیا ہے اہل علم نے اسپر کہ چھ مہینے کی بکری سے
قربانی درست نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ چھ مہینے کا مینڈھا یا بھیڑ ہو تو جائز ہے۔ **باب** تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا مکروہ ہے
حدیث کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کھاوے
ایک تمہارا گوشت قربانی کا زیادہ تین دن سے اور اس باب میں عائشہ و انس سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے
اور سوا اسکے نہیں کہ یہ نہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اول اسلام میں تھی پھر اجازت دی آپ نے بعد اسکے **باب** قربانی کا گوشت تین دن
کے بعد بھی کھانا درست ہے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار اور محمود بن غیلان اور حسن بن علی خلال نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے
ابو عاصم نبیل نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلعم نے
فرمایا میں نے منع کیا تھا تمکو تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت کھانے کو اسلئے کہ جو لوگ امیر ہیں فقیروں پر تقسیم کر دیویں اور اپنے پاس باقی
نہ رکھ چھوڑیں تاکہ فقیر محروم نہ رہ جاویں پس اب کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو اور اس باب میں ابن مسعود و عائشہ و نبیشہ و ابی سعید و قتادہ
و انس اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے حدیث کی
ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے انہوں نے روایت کی عابس بن ربیعہ سے کہا کہ میں نے عائشہ سے
پوچھا کیا تھے نبی صلعم منع کرتے کھانے گوشت قربانیوں سے انہوں نے کہا نہیں ولیکن قربانی بہت کم لوگ کرتے تھے پس دوست رکھا آپنے یہ کہ کھلایا جاوے
وہ شخص کہ نہ قربانی کرے۔ پس تحقیق تھے ہم اٹھا رکھتے دست قربانی کا پس کھاتے تھے اسکو بعد دس دن کے یہ حدیث حسن صحیح ہے ام المومنین
عائشہ بی بی حضرت صلعم کی ہیں یہ روایت آپ سے کئی طرح مروی ہے **باب** فرع اور عتیرہ کا بیان حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے
کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے زہری سے انہوں نے ابن مسیب سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا
نہیں ہے فرع اور نہ عتیرہ [illegible] اور فرع وہ اونٹ کا بچہ ہے جو کہ پیدا ہوتا تھا پس ذبح کرتے تھے اسکو۔ اور اس باب میں

ف ایک سال قحط شدید ہوا تھا [illegible] تین دن سے [illegible] تقسیم کر دینا [illegible]
[illegible] ذبح کرتے تھے اسکو [illegible] مسلمان [illegible]

[illegible]

عن نبيشة ومخنف بن سليم وهذا حديث حسن صحيح والعتيرة ذبيحة كانوا يذبحونها في رجب يعظمون شهر رجب لانه اول شهر من اشهر الحرم واشهر الحرم رجب وذو القعدة وذو الحجة والمحرم واشهر الحج شوال وذو القعدة وعشر من ذي الحجة كذلك روي عن بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في اشهر الحج **باب ما جاء في العقيقة** **حدثنا** يحيى بن خلف ثنا بشر بن المفضل ثنا عبد الله بن عثمان بن خثيم عن يوسف بن ماهك انهم دخلوا على حفصة بنت عبد الرحمن فسألوها عن العقيقة فاخبرتهم عن عائشة اخبرتها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امرهم عن الغلام شاتان مكافئتان وعن الجارية شاة وفي الباب عن علي وام كرز وبريدة وسمرة وابي هريرة وعبد الله بن عمرو وانس وسلمان بن عامر وابن عباس وحديث عائشة حديث حسن صحيح وحفصة هي ابنة عبد الرحمن بن ابي بكر الصديق **حدثنا** الحسن بن علي الخلال ثنا عبد الرزاق ثنا ابن جريج قال اخبرني عبيد الله بن ابي يزيد عن سباع بن ثابت ان محمد بن ثابت بن سباع اخبره ان ام كرز اخبرته انها سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن العقيقة فقال عن الغلام شاتان وعن الجارية واحدة لا يضركم ذكرانا كن ام اناثا هذا حديث صحيح **حدثنا** الحسن بن علي ثنا عبد الرزاق ثنا هشام بن حسان عن حفصة بنت سيرين عن الرباب عن سلمان بن عامر الضبي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مع الغلام عقيقة فاهريقوا عنه دما واميطوا عنه الاذى **حدثنا** الحسن ثنا عبد الرزاق ثنا ابن عيينة عن عاصم بن سليمان الاحول عن حفصة بنت سيرين عن الرباب عن سلمان بن عامر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله هذا حديث صحيح **باب** الاذان في اذن المولود **حدثنا** محمد بن بشار ثنا يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن مهدي قالا ثنا سفيان عن عاصم بن عبيد الله عن عبيد الله بن ابي رافع عن ابيه

نبیشہ اور مخنف سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عتیرہ وہ جانور ہے کہ ذبح کرتے تھے اسکو رجب کے مہینے میں رجب کی تعظیم کے لیے اسلیے کہ وہ پہلا مہینا ہے حرام کے مہینوں میں سے۔ مہینے حرام کے یہ ہیں۔ رجب۔ ذیقعدہ۔ ذیحجہ۔ محرم۔ اور مہینے حج کے یہ ہیں شوال۔ ذیلقعدہ۔ اور دس دن ذیحجہ کے۔ اسیطرح روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے بیچ مہینوں حج کے **باب عقیقہ**[1] **کا بیان** حدیث کی ہمسے یحییٰ بن خلف نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عثمان بن خثیم نے یوسف بن ماہک سے کہ وہ گئے پاس حفصہ بنت عبد الرحمن کے سو پوچھا انہوں نے عقیقے سے۔ پس خبر دی انکو یہ کہ عائشہ نے خبر دی اسکو کہ حضرت صلعم نے حکم کیا ذبح کریں لڑکے کی طرف سے دو بکریاں برابر عمر کی اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔ اس باب میں حضرت علی اور ام کرز۔ اور بریدہ اور سمرہ اور ابی ہریرہ۔ عبد اللہ بن عمرو اور انس۔ سلمان بن عامر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور حفصہ وہ بنت عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق ہے حدیث کی ہمسے حسن بن علی خلال نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابن جریج نے انہوں نے کہا خبر دی مجکو عبید اللہ بن ابی یزید نے سباع بن ثابت سے کہ محمد بن ثابت نے خبر دی اسکو کہ ام کرز نے خبر دی اسکو کہ انہونے نبی صلعم سے پوچھا عقیقہ سے سو فرمایا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ذبح کیجا دیں اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری ذبح کیجا وے۔ اور نہیں ضرر کرتا تمکو نر ہوں یا مادہ یعنی خیال کرو کہ بچے کیطرف سے نر چاہیے اور بچی کی طرف سے مادہ۔ یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے حسن بن علی خلال نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن حسان نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر ضبی سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا ساتھ پیدا ہونے لڑکے کے مسنون ہے عقیقہ کرنا پس ذبح کرو اسکی طرف سے جانور اور دور کرو اس سے ایذا یعنی بال سر کے اور میل وغیرہ حدیث کی ہمسے حسن نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابن عیینہ نے عاصم بن سلیمان احول سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے انہوں نے نبی صلعم سے مثل اسکے یہ حدیث صحیح ہے **باب** لڑکے کے کان میں اذان دینے کا بیان حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عاصم بن عبید اللہ سے انہوں نے عبید اللہ بن ابی رافع سے انہوں نے اپنے باپ سے

---

[1] عقیقہ عق سے مشتق ہے کہ معنی پھاڑنے کے ہیں اور یہاں ان بالوں کا نام ہے کہ لڑکے کے سر پر ہوتے ہیں وقت پیدا ہونے کے۔ عقیقہ اس بکری کو بھی کہتے ہیں کہ سر منڈانے کے وقت ذبح کیجاتی ہے عقیقہ سنت ہے تینوں اماموں کے نزدیک اور ایک روایت میں امام احمد سے واجب ہے مگر حدیثوں سے سنت ہونا ثابت ہے

• اور یہ جو شعر الکلام اور علماء کرام کے قول میں مستحب ہیں وہ عقیقہ میں اولی مستحبہ ہیں اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک عقیقہ مستحب نہیں ۱۲ ع

قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذّن في اذن الحسن بن علي حين ولدته فاطمة بالصلوة هذا حديث صحيح والعمل عليه وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في العقيقة من غير وجه عن الغلام شاتان مكافاتان وعن الجارية شاة وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم ايضا انه عق عن الحسن بن علي بشاة وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا الحديث **باب** **حدثنا** سلمة بن شبيب ثنا ابو المغيرة عن عفير بن معدان عن سليم بن عامر عن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الاضحية الكبش وخير الكفن الحلة هذا حديث غريب وعفير بن معدان يضعف في الحديث **باب** **حدثنا** احمد بن منيع ثنا روح بن عبادة ثنا ابن عون ثنا ابو رملة عن مخنف بن سليم قال كنا وقوفا مع النبي صلى الله عليه وسلم بعرفات فسمعته يقول يا ايها الناس على كل اهل بيت في كل عام اضحية وعتيرة هل تدرون ما العتيرة هي التي تسمونها الرجبية هذا حديث حسن غريب لا نعرف هذا الحديث الا من هذا الوجه من حديث ابن عون **باب** **حدثنا** محمد بن يحيى القطعي ثنا عبد الاعلى عن محمد بن اسحق عن عبد الله بن ابي بكر عن محمد بن علي بن الحسين عن علي بن ابي طالب قال عق رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحسن بشاة وقال يا فاطمة احلقي رأسه وتصدقي بزنة شعره فضة فوزنته فكان وزنه درهما او بعض درهم هذا حديث غريب واسناده ليس بمتصل وابو جعفر محمد بن علي لم يدرك علي بن ابي طالب **باب** **حدثنا** الحسن بن علي الخلال ثنا ازهر بن سعد السمان عن ابن عون عن محمد بن سيرين عن عبد الرحمن بن ابي بكرة عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم خطب ثم نزل فدعا بكبشين فذبحهما هذا حديث صحيح **حدثنا** قتيبة ثنا يعقوب بن عبد الرحمن عن عمرو بن ابي عمرو عن المطلب عن جابر بن عبد الله قال شهدت مع النبي صلى الله عليه وسلم الاضحى بالمصلى فلما قضى خطبته نزل عن منبره فاتي بكبش فذبحه رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده وقال بسم الله والله اكبر هذا عني وعمن

انہنے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اذان دی بیچ کان حسن ابن علی کے اس وقت کہ جنا انکو حضرت فاطمہؓ نے مانند اذان نماز کے یہ حدیث صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور روایت کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حکم عقیقہ کے کئی وجہ پر لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری اور روایت کی گئی نبی صلعم سے بھی کہ تحقیق آپ نے عقیقہ کیا حسین بن علی کی طرف سے ساتھ ایک بکری کے اور تحقیق گئے ہیں بعض اہل علم طرف اس حدیث کے **باب** **حدیث** کی ہمسے سلمہ بن شبیب نے انہنے کہا حدیث کی ہمسے ابو المغیرہ نے عفیر بن معدان سے انہنے سلیم بن عامر سے انہنے ابی امامہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا زیادہ تر بہتر قربانی دنبہ سینگ والا ہے اور بہترین کفن حلہ ہے یہ حدیث غریب ہے عفیر بن معدان ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے انہنے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے انہنے کہا حدیث کی ہمسے ابن عون نے انہنے کہا حدیث کی ہمسے ابو رملہ نے مخنف سے کہا تھے ہم کھڑے ساتھ نبی صلعم کے بیچ عرفات کے پس سنا میں نے آپ سے فرماتے تھے اے لوگو ہر گھر والوں پر ہر برس میں ایک قربانی ہے اور ایک عتیرہ ہے کیا جانتے ہو تم کیا ہے عتیرہ سو عتیرہ وہ ہے جسکو تم رجبیہ کہتے ہو یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر ابن عون کے طریق سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحییٰ قطعی نے انہنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلیٰ نے محمد بن اسحاق سے انہنے عبد اللہ بن ابی بکر سے انہنے محمد بن علی بن حسین سے انہنے علی بن ابی طالب سے کہا عقیقہ کیا نبی صلعم نے امام حسین کی طرف سے ساتھ ایک بکری کے اور فرمایا آپ نے اے فاطمہ مونڈ تو سر اسکا اور صدقہ دے ہموزن بالوں اسکے کے چاندی سو تولا انہنے بالوں کو پس تھا وزن بالوں کا ایک درہم یا کم درہم سے یہ حدیث حسن غریب ہے اسناد اسکی متصل نہیں اسواسطے کہ محمد بن علی بن حسین نے نہیں پایا علی بن ابی طالب کو **باب** **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے انہنے کہا حدیث کی ہمسے ازہر بن سعد سمان نے ابن عون سے انہنے محمد بن سیرین سے انہنے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے انہنے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلعم نے خطبہ فرمایا پھر اترے منبر سے پھر منگائے دو دنبے اور ذبح کیا انکو یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے انہنے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب بن عبد الرحمن نے عمرو بن ابی عمرو سے انہنے مطلب سے انہنے جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ حاضر ہوا میں ساتھ نبی صلعم کے عید قربانی کو عیدگاہ میں سو جب تمام کیا آپ نے خطبہ اپنا تو اترے منبر سے پس لایا گیا آپکے پاس مینڈھا سو ذبح کیا اسکو رسول اللہ صلعم نے اپنے ہاتھ سے اور کہا بسم اللہ واللہ اکبر یعنی شروع ساتھ نام اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور فرمایا الٰہی یہ میری طرف سے ہے اور اس شخص کیطرف سے

ف لڑکا پیدا ہونے کے وقت اسکے کان میں اذان کہنی مستحب ہے تاکہ مولود کو ابتداء اسلام کی تعلیم ہو اور تخصیص اذان کی اسواسطے ہے کہ اس سے شیطان بھاگتا ہے ۱۲

لم يضح من أمتي هذا حديث غريب من هذا الوجه والعمل على هذا عند أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم أن يقول الرجل إذا ذبح بسم الله والله أكبر وهو قول ابن المبارك والمطلب بن عبد الله بن حنطب يقال إنه لم يسمع من جابر **باب** **حدثنا** علي بن حجر نا علي بن مسهر عن إسمعيل بن مسلم عن الحسن عن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغلام مرتهن بعقيقته يذبح عنه يوم السابع ويسمى ويحلق رأسه **حدثنا** الحسن بن علي الخلال نا يزيد بن هارون نا سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم يستحبون أن يذبح عن الغلام العقيقة يوم السابع فإن لم يتهيأ يوم السابع فيوم الرابع عشر فإن لم يتهيأ عق عنه يوم حادي وعشرين وقالوا لا يجزئ في العقيقة من الشاة إلا ما يجزئ في الأضحية **باب** **حدثنا** أحمد بن الحكم البصري نا محمد بن جعفر نا شعبة عن مالك بن أنس عن عمرو أو عمر بن مسلم عن سعيد بن المسيب عن أم سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من رأى هلال ذي الحجة وأراد أن يضحي فلا يأخذن من شعره ولا من أظفاره هذا حديث حسن والصحيح هو عمرو بن مسلم قد روى عنه محمد بن عمرو بن علقمة وغير واحد وقد روي هذا الحديث عن سعيد بن المسيب عن أم سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير هذا الوجه نحو هذا وهو قول بعض أهل العلم وبه كان يقول سعيد بن المسيب وإلى هذا الحديث ذهب أحمد وإسحق ورخص بعض أهل العلم في ذلك فقالوا لا بأس أن يأخذ من شعره وأظفاره وهو قول الشافعي واحتج بحديث عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يبعث بالهدي من المدينة فلا يجتنب

کہ نہیں قربانی کی جس نے میری امت سے۔ یہ حدیث غریب ہے اس وجہ سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہم سے کہ جب ذبح کرے کسی جانور کو حلال کرنے کو تو کہے بسم اللہ واللہ اکبر اور یہی ہے قول ابن مبارک کا اور مطلب بن عبداللہ بن حنطب کا اور کہا جاتا ہے کہ مطلب نے نہیں سنا جابر سے **باب** حدیث کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے اسمعیل بن مسلم سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ لڑکا گرو ہے بدلے عقیقہ اپنے کے۔ ذبح کیا جاوے اسکی طرف سے ساتویں دن اور نام رکھا جاوے اور مونڈا جاوے سر اسکا حدیث کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ بن جندب سے انہوں نے نبی صلعم سے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں مستحب ہے یہ کہ ذبح کیا جاوے لڑکے کی طرف سے عقیقہ ساتویں دن اور اگر ساتویں دن نہ میسر ہو تو چودھویں دن کرے اور اگر چودھویں دن بھی نہ میسر ہو تو اکیسویں دن کرے اور کہتے ہیں کہ نہیں کافی عقیقہ میں بکریوں سے مگر وہ چیز کہ کافی ہے قربانی میں **باب** حدیث کی ہم سے احمد بن حکم بصری نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے شعبہ سے انہوں نے مالک بن انس سے انہوں نے عمرو سے یا عمر بن مسلم سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ام سلمہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ دیکھے چاند ذی الحجہ کا اور ارادہ کرے قربانی کرنے کا تو نہ کاٹے بال اپنے اور نہ ناخن اپنے۔ یہ حدیث حسن ہے اور صحیح عمرو بن مسلم ہے روایت کی اس سے محمد بن عمرو وغیرہ نے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث سعید بن مسیب سے انہوں نے روایت کی ام سلمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر اس وجہ سے مانند اسکے اور یہی ہے قول بعض اہل علم کا اور اسی کے قائل ہیں سعید بن مسیب اور طرف اسی حدیث کے گئے ہیں احمد اور اسحاق اور بعض اہل علم کہتے ہیں نہیں ڈر کچھ لیوے بال اپنے و ناخن اپنے اور یہی ہے قول شافعی کا اور دلیل پکڑی انہوں نے ساتھ حدیث عائشہ کے کہ تحقیق حضرت صلعم بھیجتے تھے ہدی کو مدینے سے طرف مکے کے پس نہ پرہیز کرتے کسی چیز سے

؎ بعض حدیثوں میں ایک ایک بکری کا ذکر آیا ہے اور بعض میں دو دو بکریوں کا ذکر آیا ہے لیکن دو بکری کی حدیثوں کو ترجیح ہے کہ وہ زیادہ تر قوی اور صحیح ہیں اور دونوں طرح ایک بکری بھی جائز ہوا اور دو مستحب ہوں یا اقل وجہ استحباب کا ایک ہوا اور کمال استحباب کا دو ہوا ایک بکری پہلے دن کرے اور دوسری ساتویں دن کرے ۱۲ اور کہا امام شافعی اور احمد نے کہ مستحب ہے کہ عقیقہ کی بکری کی ہڈیاں نہ توڑی جاویں بلکہ صحیح و سالم بچائی جاویں واسطے تفاول کے ساتھ سالم ہونے ہڈیوں بچے کے۔ لیکن امام مالک کے نزدیک فقط ایک بکری عقیقہ کرے خواہ لڑکا ہو خواہ لڑکی اور وہ دنبہ سینگ والا کہ فربہ ہوتا ہے اس لیے اسکو بہتر فرمایا۔ اور بہتر کفن حلہ یعنی لنگی اور چادر اور قمیص سے یعنی کفن کے اور یہ کفن سنت ہے بیان یہ کہ دو دن قمیص سے مراد ہو اس صورت میں یہ معنی ہونگے کہ ایک کپڑے پر اکتفا نہ کرے بلکہ دو کپڑے بہتر ہیں ہونی دو دن اور تیسرا سنت اور بہتر ہے جیسے کہ جمہور کا ہے اور جو قربانی کرنے والا ہو مستحب ہے کہ کچھ سے تا وقتیکہ قربانی کر لیوے بالوں کو منڈوا دے اور ناخن کتروا دے ۱۲ بقیہ صفحہ ۹۸۴

شيئاً مما يعجبه منها لنفسه بسم الله الرحمن الرحيم **ابواب النذور والايمان** عن رسول الله صلى الله عليه
وسلم **باب** ما جاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا نذر في معصية **حدثنا** قتيبة ثنا ابو صفوان
عن يونس بن يزيد عن ابن شهاب عن ابي سلمة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نذر
في معصية وكفارته كفارة يمين وفي الباب عن ابن عمر وجابر وعمران بن حصين هذا حديث لا يصح لان الزهري
لم يسمع هذا الحديث من ابي سلمة وسمعت محمداً يقول روى غير واحد منهم موسى بن عقبة وابن ابي عتيق عن الزهري
عن سليمان بن ارقم عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال محمد والحديث هو هذا حدثنا
ابو اسمعيل محمد بن اسمعيل بن يوسف الترمذي ثنا ايوب بن سليمان بن بلال ثني ابو بكر بن ابي اويس عن سليمان بن بلال عن موسى بن
عقبة وعبد الله بن ابي عتيق عن الزهري عن سليمان بن ارقم عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن عائشة ان النبي صلى الله عليه
وسلم قال لا نذر في معصية الله وكفارته كفارة يمين هذا حديث غريب وهو اصح من حديث ابي صفوان عن يونس وابو صفوان هو مكي واسمه
عبد الله بن سعيد وقد روى عنه الحميدي وغير واحد من اجلة اهل الحديث عن يونس وقال قوم من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه
وسلم وغيرهم لا نذر في معصية الله وكفارته كفارة يمين وهو قول احمد واسحق واحتجا بحديث الزهري عن ابي سلمة عن عائشة وقال بعض
اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم لا نذر في معصية ولا كفارة في ذلك وهو قول مالك والشافعي

اُس چیز سے کہ پرہیز کرتا ہے اُس سے محرم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب النذور والایمان** نذروں اور قسموں کا بیان جو حضرت صلعم سے مروی
ہیں **باب** نہیں جائز ہے پورا کرنا نذر کا گناہ میں۔ حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابو صفوان نے یونس بن یزید سے اُنہوں نے
ابن شہاب سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے عائشہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جائز پورا کرنا نذر کا گناہ میں اور کفارہ اُسکا کفارہ قسم
کا ہے۔ اور اس باب میں ابن عمر اور جابر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث صحیح نہیں اسواسطے کہ زہری نے یہ حدیث ابی سلمہ
سے نہیں سُنی۔ اور سُنا میں نے محمد سے کہتے تھے کہ کئی لوگوں سے مروی ہے انہیں میں سے ہیں موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق انہوں نے
روایت کی زہری سے اُنہوں نے سلیمان بن ارقم سے اُنہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے عائشہ سے اُنہوں نے نبی صلعم سے کہا محمد نے وہ حدیث
یہی ہے حدیث کی ہمسے ابو اسمٰعیل محمد بن اسمٰعیل بن یوسف ترمذی نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہمسے ایوب بن سلیمان بن بلال نے اُنہوں نے کہا
حدیث کی ہمسے ابوبکر بن ابی اویس نے سلیمان بن بلال سے اُنہوں نے موسیٰ بن عقبہ اور عبداللہ بن ابی عتیق سے اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے سلیمان بن
ارقم سے اُنہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے عائشہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا نہیں جائز پورا کرنا نذر کا گناہ میں اور کفارہ اُسکا کفارہ
قسم کا ہے یہ حدیث غریب ہے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے حدیث ابی صفوان سے۔ اور ابو صفوان مکی ہیں اور نام اُنکا عبداللہ بن سعید ہے اور تحقیق روایت
کی اُس سے حمیدی وغیرہ نے بزرگان اہل حدیث سے اُنہوں نے یونس سے۔ اور کہا ایک جماعت اہل علم نے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے گناہ میں نذر
منعقد ہو جاتی ہے۔ اور کفارہ اُسکا کفارہ قسم کا ہے۔ اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور دلیل پکڑی ہے انہوں نے ساتھ حدیث زہری کے
ابی سلمہ سے اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے عائشہ سے۔ اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ نہیں جائز پورا کرنا نذر کا
گناہ میں اور نہیں لازم آتا ہے کفارہ قسم۔ اور یہی ہے قول مالک اور شافعی کا

بقیہ صفحہ ۸۰ مہ اختلاف ہے لوگوں کا بیچ عقیقہ کے کسطرح گروی ہے باوجودیکہ وہ مکلف نہیں تا ماخوذ ہو بسبب ترک کرنے عقیقہ کے سو امام احمد نے کہا کہ معنی اُسکے یہ ہیں کہ فرزند
والدین کی شفاعت سے روکا گیا ہے جبتک کہ اُسکا عقیقہ نہ کریں۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ فرزند روکا گیا ہے بھلائیوں سے اور سلامتی آفات سے۔ اور زیادہ تر قوی ہے اور بعضے کہتے
ہیں کہ گروی ہے ساتھ پلیدی بالوں کے اور عقیقہ سے [illegible]
اور بعض علما نے جامع نقل کیا ہے [illegible] منعقد نہیں ہوتی اور یہی ہے
قول جمہور علما کا اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ منعقد نہیں ہوتی لیکن لازم آتا ہے [illegible] کفارہ قسم کا [illegible]
بس اگر کوئی شخص [illegible] تفصیل
اسکی [illegible] اور قسم تین قسم ہے [illegible] قسم کھاوے اوپر گذشتہ پر

حدثنا قتيبة بن سعيد عن مالك عن طلحة بن عبد الملك الايلي عن القاسم بن محمد عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من نذر ان يطيع الله فليطعه ومن نذر ان يعصي الله فلا يعصه **حدثنا** الحسن بن علي الخلال ثنا عبد الله بن نمير عن عبيد الله بن عمر عن طلحة بن عبد الملك الايلي عن القاسم بن محمد عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه هذا حديث حسن صحيح وقد رواه يحيى بن ابي كثير عن القاسم بن محمد وهو قول اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وبه يقول مالك والشافعي قالوا لا يعصي الله وليس فيه كفارة يمين اذا كان النذر في معصية **باب** لا نذر فيما لا يملك ابن آدم **حدثنا** احمد بن منيع ثنا اسحق بن يوسف الازرق عن هشام الدستوائي عن يحيى بن ابي كثير عن ابي قلابة عن ثابت بن الضحاك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس على العبد نذر فيما لا يملك وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وعمران بن حصين هذا حديث حسن صحيح **باب** في كفارة النذر اذا لم يسم **حدثنا** احمد بن منيع ثنا ابو بكر بن عياش قال ثني محمد مولى المغيرة بن شعبة قال ثني كعب بن علقمة عن ابي الخير عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كفارة النذر اذا لم يسم كفارة يمين هذا حديث حسن صحيح غريب **باب** فيمن حلف على يمين فرأى غيرها خيرا منها **حدثنا** محمد بن عبد الاعلى ثنا المعتمر بن سليمان عن يونس ثنا الحسن عن عبد الرحمن بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عبد الرحمن لا تسأل الامارة فانك ان اتتك عن مسئلة وكلت اليها وان اتتك من غير مسئلة اعنت عليها واذا حلفت على يمين فرأيت غيرها خيرا منها فات الذي هو خير ولتكفر عن يمينك وفي الباب عن عدي بن حاتم وابي الدرداء وانس وعائشة وعبد الله بن عمرو وابي هريرة وام سلمة وابي موسى حديث عبد الرحمن بن سمرة حديث حسن صحيح

حدیث بیان کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے انہوں نے مالک سے انہوں نے طلحہ بن عبد الملک ایلی سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے عائشہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نذر مانے یہ کہ اطاعت کرے اللہ کی تو چاہیے کہ اطاعت کرے اسکی اور جو شخص کہ نذر مانے اللہ کی گناہ کرنے کی تو گناہ نہ کرے **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن نمیر نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے روایت کی طلحہ بن عبد الملک ایلی سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے عائشہ سے مانند اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا اسکو یحیی بن ابی کثیر نے قاسم بن محمد سے اور یہی ہے قول بعض اہل علم کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور ساتھ اسکے قائل ہے مالک اور شافعی کہتے ہیں کہ نافرمانی نہ کرے اللہ کی اور لازم نہیں آتا اس میں کفارہ قسم کا جب کہ ہو نذر گناہ کی **باب** نہیں پورا کرنا آتا[1] نذر کا اس چیز میں کہ نہیں مالک ہوتا بندہ **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے اسحاق بن یوسف نے ہشام دستوائی سے انہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے ثابت بن ضحاک سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا نہیں لازم بندے پر پورا کرنا نذر کا اس چیز میں کہ نہیں مالک ہوتا اسکا بندہ اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اگر نذر معین[2] نہ کرے تو اسکا کیا کفارہ ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے محمد مولی مغیرہ بن شعبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے کعب بن علقمہ نے ابی الخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ اگر نذر معین نہ کرے تو قسم کا کفارہ ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اگر کوئی شخص قسم کھائے کسی چیز پر پھر دیکھے خلاف اسکے[3] بہتر اس سے تو کیا کرے **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد الاعلی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے معتمر بن سلیمان نے یونس سے انہوں نے حسن سے انہوں نے عبد الرحمن بن سمرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ اے عبد الرحمن نہ مانگ تو سرداری کو کسی جگہ کا یعنی حاکم کرنا پس اگر تحقیق تو دیا جاوے گا سرداری مانگے سے تو سونپا جاوے گا طرف اسکی اور اگر دیا جاوے بے مانگے تو مدد دیا جاوے گا اسپر اور جب کہ قسم کھاوے تو کسی چیز پر پھر دیکھے تو خلاف اسکا بہتر اس سے تو کفارہ دے اپنی قسم کا اور کرے وہ چیز کہ وہ بہتر ہے یعنی قسم کو توڑ ڈالے اور اس باب میں عدی بن حاتم اور ابی درداء اور انس اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ اور ابی موسی سے بھی روایت ہے اور عبد الرحمن بن سمرہ کی حدیث حسن صحیح ہے

---

[1] مثلاً کوئی شخص کسی غیر کے غلام کو کہ کسی چیز کو کہیں نے لازم کیا مجھ پر اسکو خدا کی راہ میں آزاد کرنا تو اسکا ادا لازم نہیں ہوتا بسبب صحیح ہونے نذر کے ۱۲ منہ [2] مثلاً کہے اگر مطلب میرا حاصل ہو تو مجھ پر نذر درست ہے چار روز معین کرے روزہ کو یا مال وغیرہ کو ۱۲ [3] مثلاً قسم کھاوے کہ میں نماز نہیں پڑھوں گا یا والدین سے کلام نہ کروں گا وغیرہ ذلک

تو واجب ہوا کہ قسم کو توڑ ڈالے اور کفارہ اسکا دیوے ۱۲ ح ع

باب في الكفارة قبل الحنث **حدثنا** قتيبة عن مالك بن انس عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حلف على يمين فرأى غيرها خيرا منها فليكفر عن يمينه وليفعل وفي الباب عن ام سلمة حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان الكفارة قبل الحنث تجزئ وهو قول مالك والشافعي واحمد واسحق وقال بعض اهل العلم لا يكفر الا بعد الحنث قال سفيان الثوري ان كفر بعد الحنث احب الي وان كفر قبل الحنث اجزاه **باب** في الاستثناء في اليمين **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث قال حدثني ابي حماد بن سلمة عن ايوب عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من حلف على يمين فقال ان شاء الله فلا حنث عليه وفي الباب عن ابي هريرة حديث ابن عمر حديث حسن وقد رواه عبيد الله بن عمر وغيره عن نافع عن ابن عمر موقوفا وهكذا روي عن سالم عن ابن عمر موقوفا ولا نعلم احدا رفعه غير ايوب السختياني وقال اسمعيل بن ابراهيم كان ايوب احيانا يرفعه واحيانا لا يرفعه والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان الاستثناء اذا كان موصولا باليمين فلا حنث عليه وهو قول سفيان الثوري والاوزاعي ومالك بن انس وعبد الله بن المبارك والشافعي واحمد واسحق **حدثنا** يحيى بن موسى ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن ابن طاؤس عن ابيه عن ابي هريرة

باب قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا حدیث کی ہم سے قتیبہ نے مالک بن انس سے انہوں نے سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قسم کھائے کسی چیز پر پھر دیکھے خلاف اس کا بہتر اس سے تو چاہیے کہ کفارہ دے اپنی قسم کا اور چاہیے کہ کرے اس کام کو اور اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے اور ابوہریرہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا کافی ہے اور یہی ہے قول امام مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ نہ دے کہا سفیان ثوری نے کہ اگر قسم توڑنے سے پیچھے کفارہ دے تو بہت پیارا ہے مجکو اور اگر قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دے تو کفایت کرتا ہے **باب** قسم میں ان شاء اللہ کہنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے انہوں نے کہا حدیث کی مجکو میرے باپ اور حماد بن سلمہ نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قسم کھاوے کسی چیز پر اور کہے ان شاء اللہ تعالیٰ یعنے ساتھ قسم کے پس نہیں ہے حنث اسپر اور اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن ہے اور تحقیق روایت کیا اسکو عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے موقوف اور اسیطرح روایت کی سالم نے ابن عمر سے موقوف اور نہیں جانتے ہم کسیکو کہ مرفوع کیا ہو اسکو سوائے ایوب سختیانی کے اور کہا اسمعیل بن ابراہیم نے تھا ایوب کبھی مرفوع کرتا اسکو اور کبھی نہ مرفوع کرتا اسکو اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ اگر قسم کے متصل ہو تو حنث نہیں اسپر یہی ہے قول سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے

۱؎ امام شافعی اور مالک اور احمد کے نزدیک قسم کا کفارہ توڑنے سے پہلے دینا درست ہے۔ لیکن امام شافعی رح کے نزدیک روزے کے کفارہ میں قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا جائز نہیں۔ اور امام ابو حنیفہ رح کہتے ہیں کہ قسم توڑنے سے پہلے مطلق کفارہ درست نہیں ہے ۱۲ ع ۲؎ حنث کے معنے ہیں گناہ اور خلاف کرنا قسم کا یعنی اگر متصل قسم کے ان شاء اللہ کہے تو وہ قسم نہیں ہوتی تا حنث اسپر مرتب ہو۔ حاصل یہ ہے کہ نہ وہ قسم ہوتی ہے اور نہ اسکو توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے۔ اور اسیطرح ان شاء اللہ کہنا متصل قسم کے مانع ہے منعقد ہونے تمام عقود کے سے اور یہی ہے مذہب اکثر علما کا اور امام ابو حنیفہ رح کہتے ہیں کہ ان شاء اللہ منفصل کا بھی یہی حکم ہے اور حد متصل ہونے کی یہ ہے کہ اور کلام میں مشغول نہ ہو جب قسم کھاوے اسی وقت ان شاء اللہ کہے اور اگر بعد قسم کے اور کلام میں مشغول ہوا ہو پھر ان شاء اللہ کہا تو متصل نہ ہو وہ منفصل ہے ۱۲

ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال من حلف فقال ان شاء الله لم يحنث سألت محمد بن اسمعيل عن هذا الحديث فقال هذا حديث خطأ اخطأ فيه عبد الرزاق اختصره من حديث معمر عن ابن طاؤس عن ابيه عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال ان سليمان بن داؤد عليهما السلام قال لاطوفن الليلة علی سبعين امرأة تلد كل امرأة غلاما فطاف عليهن فلم تلد امرأة منهن الا امرأة نصف غلام فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم لو قال ان شاء الله لكان كما قال هكذا روی عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاؤس عن ابيه هذا الحديث بطوله وقال سبعين امرأة وقد روی هذا الحديث من غير وجه عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال قال سليمان بن داؤد لاطوفن الليلة علی مائة امرأة **باب** فی كراهية الحلف بغير الله **حدثنا** قتيبة ثنا سفيان عن الزهری عن سالم عن ابيه سمع النبی صلی الله عليه وسلم عمر وهو يقول وابی وابی فقال الا ان الله ينهاكم ان تحلفوا بآبائكم فقال عمر فوالله ما حلفت به بعد ذلك ذاكرا ولا آثرا وفی الباب عن ثابت بن الضحاك وابن عباس وابی هريرة وقتيلة وعبد الرحمن بن سمرة وهذا حديث حسن صحيح قال ابو عبيد معنی قوله ولا آثرا يقول لا آثره عن غيری يقول لم اذكره عن غيری **حدثنا** هناد ثنا عبدة عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله عليه وسلم ادرك عمر وهو فی ركب وهو يحلف بابيه فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان الله ينهاكم ان تحلفوا بآبائكم ليحلف حالف بالله او ليسكت هذا حديث حسن صحيح **باب** **حدثنا** قتيبة ثنا ابو خالد الاحمر عن الحسن بن عبيد الله عن سعد بن عبيدة ان ابن عمر سمع رجلا يقول لا والكعبة فقال ابن عمر لا تحلف بغير الله فانی سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول من حلف بغير الله فقد كفر او اشرك وهذا حديث حسن

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کھاوے پس کہے ساتھ اسکے انشاء اللہ تعالیٰ تو نہیں حانث ہوتا۔ پوچھا میں نے بخاری کو اس حدیث سے تو کہا اُنہوں نے کہ یہ حدیث خطا ہے خطا کی اسمیں عبد الرزاق نے اختصار کیا اسکو حدیث معمر سے اُنہوں نے ابن طاؤس سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ سلیمان ابن داؤد نے کہا البتہ پھرونگا میں آج رات کو ستر عورتوں پر اور جنے گی ہر عورت ایک لڑکا سو پھرا اُنپر یعنی جماع کیا اُنسے پس نہ جنی کوئی عورت اُنمیں سے مگر ایک عورت آدھا بچہ سو نبی صلعم نے فرمایا اگر کہتے سلیمان انشاء اللہ تو البتہ ہو جاتا جیسے کہ کہا تھا یعنی سب عورتیں لڑکا جنتیں اسیطرح روایت کی عبد الرزاق نے معمر سے اُنہوں نے روایت کی ابن طاؤس سے اُنہوں نے اپنے باپ سے یہ حدیث لمبی اور کہا ستر عورتیں اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث کئی وجہ ابی ہریرہ سے اُنہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ کہا سلیمان بن داؤد نے البتہ طواف کرونگا میں آج کی رات سو عورتوں پر **باب** غیر اللہ کی قسم کھانے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر کو اسحال میں کہ وہ کہتے تھے قسم ہے باپ میرے کی قسم ہے باپ میرے کی سو آپنے فرمایا خبردار ہو تحقیق اللہ منع کرتا ہے تمکو اس سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے باپوں کی پس کہا عمر نے پس قسم ہے اللہ کی نہیں قسم کھائی میں نے ساتھ اسکے پیچھے اسکے نہ اپنی طرف سے اور نہ بطور نقل کے غیر کی طرف سے اور اس باب میں ثابت بن ضحاک اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور قتیلہ اور عبد الرحمن بن سمرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے کہا ابو عبید نے معنی آثرا کے یہ ہیں کہ نہیں ذکر کیا میں نے اسکو غیر کی طرف سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے عبید اللہ بن عمر سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہ نبی صلعم نے پایا عمر کو اسحال میں کہ وہ کئی سواروں میں تھا اور قسم کھاتا تھا اپنے باپ کی سو نبی صلعم نے فرمایا تحقیق اللہ منع کرتا ہے تمکو اس سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے باپوں کی چاہیئے کہ قسم کھاوے قسم کھانیوالا اللہ کی یا چپ رہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابو خالد احمر نے حسن بن عبید اللہ سے اُنہوں نے روایت کی سعد بن عبیدہ سے کہ تحقیق ابن عمر نے سنا ایک مرد کو کہتا تھا قسم ہے کعبہ کی سو ابن عمر نے کہا کہ نہ قسم کھاوے غیر کی پس تحقیق میں نے سنا ہے نبی صلعم سے پس فرماتے تھے جو شخص کہ قسم کھاوے غیر اللہ کی پس تحقیق کفر اور شرک کیا اُسنے یہ حدیث حسن ہے

۲ عادت تھی لوگوں میں وہ مراد اس سے کل ماسواء اللہ ہے جیسے کہ اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے ١٢

---

۱ ؎ اللہ کے سوا اوروں کی قسم کھانے سے اسواسطے منع فرمایا کہ قسم مخصوص ہے ساتھ ذات باری کے بسبب کمال عظمت اُسکی کے پس نہ شامل کیا جاوے ساتھ اُسکے غیر اُسکا اور ابن عباس سے مروی ہے کہ اگر میں سو بار خدا کی قسم کھا کر آثم ہوؤں تو بہتر ہے اُس سے کہ قسم کھاؤں غیر اللہ کی [illegible] باپ کی قسم سے اسواسطے منع کیا کہ [illegible]

وتفسیر ھذا الحدیث عند بعض اھل العلم ان قولہ فقد کفر او شرک علی التغلیظ والحجۃ فی ذلک حدیث ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع عمر یقول وابی وابی فقال الا ان اللہ ینھاکم ان تحلفوا بآبائکم وحدیث ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من قال فی حلفہ واللات والعزی فلیقل لا الہ الا اللہ ھذا مثل ما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان الریاء شرک وقد فسر بعض اھل العلم ھذہ الآیۃ فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا الآیۃ قال لا یرائی **باب** فی من حلف بالمشی ولا یستطیع **حدثنا** عبد القدوس بن محمد العطار البصری نا عمرو بن عاصم عن عمران القطان عن حمید عن انس قال نذرت امرأۃ ان تمشی الی بیت اللہ فسئل نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال ان اللہ لغنی عن مشیھا مروھا فلترکب وفی الباب عن ابی ھریرۃ وعقبۃ بن عامر وابن عباس حدیث انس حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** ابو موسی محمد بن المثنی نا خالد بن الحارث نا حمید عن ثابت عن انس قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشیخ کبیر یھادی بین ابنیہ فقال ما بال ھذا قالوا نذر یا رسول اللہ ان یمشی قال ان اللہ لغنی عن تعذیب ھذا نفسہ قال فامرہ ان یرکب **حدثنا** محمد بن المثنی نا ابن ابی عدی عن حمید عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا فذکر نحوہ ھذا حدیث صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وقالوا اذا نذرت المرأۃ ان تمشی فلترکب ولتھد شاۃ

اور تفسیر اس حدیث کی نزدیک بعض اہل علم کے یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا پس کفر کیا اس نے اور شرک کیا اس نے محمول ہے تغلیظ پر یعنی اس سے زجر و تشدید ہے حقیقی معنے مراد نہیں اور دلیل اسپر حدیث ابن عمر کی ہے کہ حضرت صلعم نے سنا عمر کو کہتے ہوئے قسم ہے باپ میرے کی قسم ہے باپ میرے کی پس فرمایا خبردار ہو تحقیق اللہ منع کرتا ہے تمکو اس سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے باپوں کی اور نیز دلیل ہے حدیث ابی ہریرہ کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے اپنی قسم میں کہ قسم ہے لات اور عزی کی تو چاہیے کہ کہے لا الہ الا اللہ یہ بھی کلام مثل اسکے ہے جو نبی صلعم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ریا شرک ہے اور تحقیق تفسیر کیا بعض اہل علم نے اس آیت کی یعنی جو امید رکھے ملنے کی اپنے رب سے تو چاہیے کہ کرے کام نیک کہا کہ نہ دکھاوے لوگوں کو۔ **باب** اگر کوئی شخص پیادہ چلنے کی نذر کرے اور چلنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو کیا کرے **حدیث** کی ہمسے عبد القدوس بن محمد العطار بصری نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عاصم نے عمران قطان سے انہوں نے روایت کی حمید سے انہوں نے انس سے کہا انس نے نذر مانی ایک عورت نے اس بات کی کہ پیادہ جاوے طرف خانہ کعبہ کے پس پوچھے گئے حضرت صلعم اسکو سو فرمایا کہ بیشک اللہ بے پرواہ ہے اسکے پیادہ چلنے سے حکم کرو اسکو پس چاہیے کہ سوار ہو وے۔ اس باب میں ابی ہریرہ اور عقبہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور انس کی حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے ابو موسی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن الحارث نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے حمید نے ثابت سے انہوں نے روایت کی انس سے کہا انس نے گذرے نبی صلعم ایک بوڑھے پر اس حال میں کہ راہ چلتا تھا درمیان دو بیٹوں اپنے کے سو فرمایا کیا حال ہے اسکا لوگوں نے کہا نذر مانی ہے اس نے یہ کہ پیادہ جاوے یعنی بیت اللہ کو سو فرمایا کہ تحقیق اللہ بے پرواہ ہے عذاب کرنے اسکے سے اپنی جان کو پس حکم کیا اسکو سوار ہونے کا **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے حمید سے انہوں نے انس سے کہا کہ تحقیق نبی صلعم نے دیکھا ایک مرد کو پس ذکر کیا مانند اسکے اور یہ حدیث صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور کہتے ہیں کہ اگر نذر مانے عورت اسکی کہ پیادہ جاوے تو چاہیے کہ سوار ہو وے اور ذبح کرے ایک بکری

لہ جیسے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ریا شرک ہے۔ [illegible] کہ نبی تو بہ کرے طرف اللہ کی [illegible] اور بعضے روایت میں آیا ہے [illegible] بخاری کی میں نام لات [illegible] کسی مسلم کی زبان پر بوجہ سہو کے بسبب عادت سابق کے تو وہ کہے لا الہ الا اللہ تاکہ کفارہ ہو [illegible] پس یہ توبہ ہو غفلت سے [illegible] بخاری [illegible] لات وعزیٰ کا زبان پر بقصد تعظیم آنکی کے نہ بسبب سہو کے تو مرتد ہوا [illegible] پس یہ قسم [illegible] ہوگی [illegible] منعقد [illegible] میں سب جانور [illegible] حرم میں بھیجا جاوے ذبح کرنے کے لیے اور ادنی درجہ اسکا بکری ہے اور اعلیٰ درجہ اسکا اونٹ ہے [illegible] میں اختلاف ہے سو حضرت علی سے روایت ہے کہ واجب ہے اونٹ اور بعضے کہتے ہیں کہ واجب ہے بکری اور [illegible] حدیث [illegible] مستحب ہے اور یہی ہے قول مالک اور ظاہر قول شافعی کا [illegible] سوار [illegible] کیا اسکو نبی صلعم نے بسبب عاجز ہونے اسکے پیادہ چلنے سے اور یہی ہے قول شافعی کا کہ سوار ہونے سے کچھ لازم نہیں آتا

باب فی کراهية النذر **حدثنا** قتيبة ثنا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لا تنذروا فان النذر لا يغنی من القدر شيئا وانما يستخرج به من البخيل وفی الباب عن ابن عمر حديث ابی هريرة حديث حسن صحيح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم وغيرهم كرهوا النذر وقال عبد الله بن المبارك معنی الكراهة فی النذر فی الطاعة والمعصية فان نذر الرجل بالطاعة فوفی به فله فيه اجر ويكره له النذر **باب** فی وفاء النذر **حدثنا** اسحق بن منصور ثنا يحيی بن سعيد القطان عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن عمر قال يا رسول الله انی كنت نذرت ان اعتكف ليلة فی المسجد الحرام فی الجاهلية قال اوف بنذرك وفی الباب عن عبد الله بن عمرو وابن عباس وحديث عمر حديث حسن صحيح وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا الحديث قالوا اذا اسلم الرجل وعليه نذر طاعة فليف به وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم وغيرهم لا اعتكاف الا بصوم وقال آخرون من اهل العلم ليس علی المعتكف صوم الا ان يوجب علی نفسه صوما واحتجوا بحديث عمر انه نذر ان يعتكف ليلة فی الجاهلية فامره النبی صلی الله عليه وسلم بالوفاء وهو قول احمد واسحق **باب** كيف كان يمين النبی صلی الله عليه وسلم **حدثنا** علی بن حجر ثنا عبد الله بن المبارك وعبد الله بن جعفر عن موسی بن عقبة عن سالم بن عبد الله عن ابيه قال كثيرا ما كان رسول الله صلی الله عليه وسلم يحلف بهذا اليمين لا ومقلب القلوب هذا حديث حسن صحيح

باب نذر ماننی مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمن سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے ابی ہریرہ سے کہا کہ حضرت صلعم نے فرمایا نذر مانو تم اسلیے کہ تحقیق نذر نہیں دور کرتی تقدیر سے کسی چیز کو اور سوا اسکے نہیں کہ نکالا جاتا ہے بخیل سے بسبب نذر کے یعنی کچھ مال[1] اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے حضرت صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ نذر ماننی مکروہ ہے اور کہا عبد اللہ بن المبارک نے معنی کراہت کے نذر میں ہے طاعت میں اور گناہ میں یعنی خواہ نذر طاعت کی ہو خواہ گناہ کی ہو دونوں میں کراہت ہے پس اگر نذر مانے کوئی شخص ساتھ طاعت کے اور پورا کرے تو اسکو اسمیں ثواب ہے اور اسکو نذر ماننی مکروہ ہے **باب** نذر کے پورا کرنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے اسحاق بن منصور نے انھوں نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید القطان نے عبید اللہ بن عمر سے انھوں نے روایت کی نافع سے انھوں نے ابن عمر سے انھوں نے عمر سے کہا کہ یا حضرت تحقیق نذر مانی تھی میں نے یہ کہ اعتکاف بیٹھوں ایک رات مسجد حرام میں (یعنی خانہ کعبہ کی مسجد میں) جاہلیت میں فرمایا پوری کر نذر اپنی اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق گئے ہیں بعض اہل علم طرف اس حدیث کے کہتے ہیں جب کہ مسلمان ہو کوئی شخص اور اسکے ذمہ پر نذر طاعت کی ہو تو چاہیے کہ پورا کرے اسکو اور بعض اہل علم حضرت کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ نہیں ہے اعتکاف مگر ساتھ روزے کے اور دوسرے اہل علم کہتے ہیں کہ نہیں واجب ہے اعتکاف کرنے والے پر روزہ مگر یہ کہ واجب کر لیوے اپنی جان پر روزے کو اور دلیل لائی ہے انھوں نے ساتھ حدیث عمر کے کہ نذر مانی انھوں نے جاہلیت میں یہ کہ اعتکاف بیٹھے ایک رات پس حکم کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا کرنے نذر کا یعنی معلوم ہوا کہ اعتکاف میں روزہ شرط نہیں ورنہ رات کا اعتکاف صحیح نہ ہوتا کیونکہ اسمیں روزہ نہیں ہے اور یہی ہے قول احمد و اسحق کا **باب** حضرت صلعم کس طرح قسم کھاتے تھے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے انھوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک اور عبد اللہ بن جعفر نے موسیٰ بن عقبہ سے انھوں نے روایت کی سالم بن عبد اللہ سے انھوں نے اپنے باپ سے کہا کہ اکثر نبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم کھاتے کہ قسم ہے پھیرنے والے دلوں کی یہ حدیث حسن صحیح ہے

---

[1] یعنی کچھ دنیا کی منفعت نام پر باعتبار وجود [illegible] ہے کہ کرے [illegible] مقصد [illegible] اور اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے بعض نے کہ نذر ماننی بالکل مکروہ ہے کہ تقدیر کو رد نہیں کرتی لیکن نذر کبھی موافق ہو جاتی ہے تقدیر کے پس نکالتی ہے بخیل سے مال کو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صفات الٰہی کی قسم کھانی درست ہے ف عبد اللہ بن مبارک مروزی مولیٰ بنی حنظلہ ثقہ ثبت فقیہ عالم جواد مجاہد ہیں۔ علاوہ [illegible] بہت سی کمالات آپ میں جمع تھیں۔ آٹھویں طبقہ سے ہیں۔ وفات آپ کی تریسٹھ سال کے سنہ ١٨١ھ میں ہوئی ١٢

باب فی ثواب من اعتق رقبة حدثنا قتيبة ثنا الليث عن ابن الهاد عن عمر بن علی بن الحسين عن سعيد بن مرجانة عن ابی هريرة قال سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول من اعتق رقبة مؤمنة اعتق الله منه بكل عضو منه عضوا من النار حتی يعتق فرجه بفرجه وفی الباب عن عائشة وعمرو بن عبسة وابن عباس وواثلة بن الاسقع وابی امامة وكعب بن مرة وعقبة بن عامر وحديث ابی هريرة حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وابن الهاد اسمه يزيد بن عبد الله بن اسامة بن الهاد وهو مدينی ثقة وقد روی عنه مالك بن انس وغير واحد من اهل العلم **باب** فی الرجل يلطم خادمه حدثنا ابو كريب ثنا المحاربی عن شعبة عن حصين عن هلال بن يساف عن سويد بن مقرن المزنی قال لقد رايتنا سبع اخوة ما لنا خادم الا واحدة فلطمها احدنا فامرنا النبی صلی الله عليه وسلم ان نعتقها وفی الباب عن ابن عمر هذا حديث حسن صحيح وقد روی غير واحد هذا الحديث عن حصين بن عبد الرحمن وذكر بعضهم فی هذا الحديث فقال لطمها علی وجهها **باب** حدثنا احمد بن منيع ثنا اسحق بن يوسف الازرق عن هشام الدستوائی عن يحيی بن ابی كثير عن ابی قلابة عن ثابت بن الضحاك قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من حلف بملة غير الاسلام كاذبا فهو كما قال هذا حديث حسن صحيح وقد اختلف اهل العلم فی هذا اذا حلف الرجل بملة سوی الاسلام فقال هو يهودی او نصرانی ان فعل كذا وكذا ففعل ذلك الشیء فقال بعضهم قد اتی عظيما ولا كفارة عليه وهو قول اهل المدينة وبه يقول مالك بن انس والی هذا القول ذهب ابو عبيد وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم والتابعين وغيرهم عليه فی ذلك الكفارة وهو قول سفيان واحمد واسحق

باب جو شخص کہ بردہ آزاد کرے اسکے لیے ثواب ہے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن الہاد سے اُنہوں نے روایت کی عمر بن علی بن حسین سے اُنہوں نے سعید بن مرجانہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا سنا میں نے نبی صلعم سے فرماتے تھے جو شخص کہ آزاد کرے بردہ مسلمان آزاد کریگا اللہ یعنی نجات دیگا بدلے ہر عضو بردے کے عضو آزاد کرنے والے کو آگ دوزخ سے یہاں تک کہ ستر اُسکے کو بدلے ستر کے آزاد اس باب میں عائشہ اور عمرو بن عبسہ اور ابن عباس اور واثلہ بن اسقع اور ابی امامہ اور کعب بن مرہ اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابن الہاد کا نام یزید بن عبد اللہ ہے اور وہ مدینی اور ثقہ ہیں روایت کی اُنسے مالک بن انس نے اور بہت اہل علم نے **باب** اگر کوئی شخص اپنے غلام کو طمانچہ مارے تو اُسکا کفارہ کیا ہے حدیث کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے محاربی نے اُنہوں نے شعبہ سے اُنہوں نے حصین سے اُنہوں نے ہلال بن یساف سے اُنہوں نے سوید بن مقرن مزنی سے کہا کہ البتہ تھے ہمارے سات بھائی کہ نہ تھا ہمارے لیے کوئی خادم مگر ایک سو طمانچہ مارا اُسکو ایک ہمارے نے سو حکم کیا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ آزاد کریں اُسکو۔ اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی بہت لوگوں نے یہ حدیث حصین سے اُنہوں نے حصین بن عبد الرحمن سے اور ذکر کیا بعضوں نے اس حدیث میں کہ طمانچہ مارا اُسکے منہ پر **باب** حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے اسحاق بن یوسف ازرق نے ہشام دستوائی سے اُنہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے اُنہوں نے ابی قلابہ سے اُنہوں نے ثابت بن ضحاک سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قسم کھاوے کسی دین کی سوا اسلام کے جھوٹی پس وہ ہوتا ہے جیسے کہ کہا اُسنے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ اسکے جب کہ قسم کھاوے کوئی شخص کسی دین کی سواے اسلام کے کہ میں یہودی ہوں یا نصرانی ہوں اگر کروں ایسا اور ایسا پس کیا اس کام کو پھر کہ ساتھ اس چیز کو سو بعضے کہتے ہیں کہ اُسنے برا کام کیا اور نہیں کفارہ اُسپر اور یہی ہے قول اہل مدینہ کا اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور اسی قول کیطرف گئے ہیں ابو عبید اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین کہتے ہیں کہ اس قسم میں ہے کفارہ تمام اور یہی ہے قول سفیان اور احمد اور اسحق کا

---

[1] اسلام کی قید اسواسطے ہے کہ ثواب اُسکا زیادہ ہے اور ستر [illegible] کیا کہ وہ جگہ [illegible] بعد شرک کے [illegible]

[2] [illegible] آزاد کرے [illegible] اس سے معلوم ہوا کہ [illegible] غلام [illegible] کہ طمانچہ مارنے کے بعد آزاد کرنا مستحب ہے [illegible] اگر کوئی شخص کہے کہ اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں [illegible]

باب **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا وکیع عن سفیان عن یحیی بن سعید عن عبید اللہ بن زحر عن ابی سعید الرعینی عن عبد اللہ بن مالک الیحصبی عن عقبۃ بن عامر قال قلت یا رسول اللہ ان اختی نذرت ان تمشی الی البیت حافیۃ غیر مختمرۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یصنع بشقاء اختک شیئا فلترکب ولتختمر ولتصم ثلثۃ ایام وفی الباب عن ابن عباس وھذا حدیث حسن والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وھو قول احمد واسحق **باب** **حدثنا** اسحق بن منصور ثنا ابو المغیرۃ ثنا الاوزاعی ثنا الزھری عن حمید بن عبد الرحمن عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف منکم فقال فی حلفہ واللات والعزی فلیقل لا الہ الا اللہ ومن قال تعال اقامرک فلیتصدق ھذا حدیث حسن صحیح وابو المغیرۃ ھو الخولانی الحمصی واسمہ عبد القدوس بن الحجاج **باب** قضاء النذر عن المیت **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن ابن شھاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ عن ابن عباس ان سعد بن عبادۃ استفتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نذر کان علی امہ توفیت قبل ان تقضیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقضہ عنھا ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی فضل من اعتق **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی ثنا عمران بن عیینۃ وھو اخو سفیان بن عیینۃ عن حصین عن سالم بن ابی الجعد عن ابی امامۃ وغیرہ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرئ مسلم اعتق امرأ مسلما کان فکاکہ من النار یجزی کل عضو منہ عضوا منہ وایما امرئ مسلم اعتق امرأتین مسلمتین کانتا فکاکہ من النار یجزی کل عضو منھما عضوا منہ وایما امرأۃ مسلمۃ اعتقت امرأۃ مسلمۃ کانت فکاکھا من النار یجزی کل عضو منھا عضوا منھا ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ

باب ۔ **حدیث** بیان کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبید اللہ بن زحر سے انہوں نے ابی سعید رعینی سے انہوں نے عبد اللہ بن مالک یحصبی سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے کہا کہ میں نے عرض کی کہ یا حضرت تحقیق بہن میری نے نذر مانی ہے کہ بیت اللہ کی طرف ننگے پاؤں ننگے سر حج کرنے کو جاوے گی پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق اللہ نہیں کرتا ساتھ مشقت بہن تیری کے کوئی چیز یعنی خدا کو تیری مشقت اٹھانے کی کچھ پروا نہیں۔ پس چاہیے کہ سوار ہو اور سر ڈھانپے اور چاہیے کہ روزے رکھے تین دن اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا **حدیث** کی ہم سے اسحاق بن منصور نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو المغیرہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے اوزاعی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے زہری نے حمید بن عبد الرحمن سے انہوں نے روایت کی ابو ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قسم کھاوے تم میں سے سو کہے اپنی قسم میں کہ قسم کھاتا ہوں میں ساتھ لات اور عزیٰ کے پس چاہیے کہ کہے لا الہ الا اللہ اور جو شخص کہے واسطے یار اپنے کے آ جوا کھیلیں تجھ سے پس چاہیے کہ خیرات کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو مغیرہ کا نام عبد القدوس بن حجاج خولانی حمصی ہے **باب** میت کی طرف سے نذر ادا کرنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ تحقیق سعد بن عبادہ نے فتویٰ پوچھا نبی صلعم سے بیچ ایک نذر کے کہ تھی اسکی ماں پر سو مر گئی وہ پہلے ادا کرنے سے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ادا کر تو نذر کو اسکی طرف سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** بردہ آزاد کرنے کی فضیلت میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد الاعلیٰ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عمران بن عیینہ نے اور وہ بھائی سفیان بن عیینہ کا ہے انہوں نے حصین سے انہوں نے روایت کی سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے ابی امامہ وغیرہ اصحاب نبی صلعم سے کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص مسلمان آزاد کرے آدمی مسلمان کو ہوگا وہ سبب خلاصی اسکی کا آگ سے کفایت کرے گا ہر عضو اسکا بدلے ہر عضو آزاد کرنے والے کے اور جو مرد مسلمان کہ آزاد کرے دو عورت مسلمہ کو ہوں گی وہ خلاصی اسکی آگ سے کفایت کریں گی ہر عضو انکا بدلے ہر عضو آزاد کرنے والے کے اور جو عورت مسلمان کہ آزاد کرے ایک عورت مسلمان کو ہوگی خلاصی اسکی آگ سے کفایت کرے گا ہر عضو اسکا بدلے ہر عضو آزاد کرنے والے کے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

ف عورت کا سر اور بال ستر ہیں۔ اور کھلا رکھنا گناہ ہے اسلیے اسکو سر ڈھکنے کا حکم فرمایا۔ اور حکم سواری کا اسواسطے کیا کہ وہ عاجز تھی پیادہ چلنے سے اور روزہ رکھنے کا یعنی وقت عاجز ہونے کے ہدی سے یا کہ روزے بھی کفارہ قسم کا ہو۔ ف یعنی جیسے اہل جاہلیت [illegible] جوا کھیلنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ اور جب کہنے کا یہ گناہ ہے تو کھیلنے کا کیا گناہ ہوگا۔ [illegible]

[illegible]

ابواب السیر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ما جاء فی الدعوۃ قبل القتال **حدثنا** قتیبۃ حدثنا ابو عوانۃ عن عطاء بن السائب عن ابی البختری ان جیشا من جیوش المسلمین کان امیرهم سلمان الفارسی حاصروا قصرا من قصور فارس فقالوا یا ابا عبد اللہ الا ننهد الیهم قال دعونی ادعوهم کما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعوهم فاتاهم سلمان فقال لهم انما انا رجل منکم فارسی ترون العرب یطیعوننی فان اسلمتم فلکم مثل الذی لنا وعلیکم مثل الذی علینا وان ابیتم الا دینکم ترکناکم علیہ واعطونا الجزیۃ عن ید وانتم صاغرون قال ورطن الیهم بالفارسیۃ وانتم غیر محمودین وان ابیتم نابذناکم علی سواء قالوا ما نحن بالذی نعطی الجزیۃ ولکنا نقاتلکم فقالوا یا ابا عبد اللہ الا ننهد الیهم قال لا قال فدعاهم ثلثۃ ایام الی مثل هذا ثم قال انهدوا الیهم قال فنهدنا الیهم ففتحنا ذلک القصر وفی الباب عن بریدۃ والنعمان بن مقرن وابن عمر وابن عباس وحدیث سلمان حدیث حسن لا نعرفہ الا من حدیث عطاء بن السائب وسمعت محمدا یقول ابو البختری لم یدرک سلمان لانہ لم یدرک علیا وسلمان مات قبل علی وقد ذهب بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرهم الی هذا وراوا ان یدعوا قبل القتال وهو قول اسحاق بن ابراهیم قال ان تقدم الیهم فی الدعوۃ فحسن یکون ذلک اهیب وقال بعض اهل العلم لا دعوۃ الیوم وقال احمد لا اعرف الیوم احدا یدعی وقال الشافعی لا یقاتل العدو حتی یدعوا الا ان یعجلوا عن ذلک فان لم یفعل فقد بلغتهم الدعوۃ **باب حدثنا** محمد بن یحیی العدنی المکی ویکنی بابی عبد اللہ الرجل الصالح هو ابن ابی عمر ثنا سفیان بن عیینۃ عن عبد الملک بن نوفل بن مساحق عن ابن عصام المزنی عن ابیہ وکانت لہ صحبۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابواب السیر جہاد اور لڑائیوں کا بیان جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** لڑائی کرنے سے پہلے اسلام کی طرف بلانے کا بیان **حدیث** نقل کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابو عوانہ نے عطاء بن سائب سے انہوں نے ابی البختری سے کہ ایک لشکر نے لشکر مسلمانوں سے سردار انکا سلمان فارسی تھے گھیرا انھوں نے ایک قلعہ کو قلعوں فارس سے پس کہا لوگوں نے اے ابا عبداللہ (کنیت ہے سلمان فارسی کی) کیا نہ کھڑے ہو دیں ہم طرف انکے یعنی واسطے لڑنے کے کہا انہوں نے چھوڑو مجھکو کہ دعوت کروں میں انکو جیسے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دعوت کرتے تھے انکو پھر آئے ان پاس سلمان اور کہا انکو کہ سوا اسکے نہیں ہے میں ایک مرد ہوں تم میں سے فارسی دیکھتے ہو تم عرب کو فرمانبرداری کرتے ہیں میری۔ پس اگر اسلام لاؤ تم تو واسطے تمہارے وہ چیز ہے کہ واسطے ہمارے ہے[1] اور تم پر ہے مثل اس چیز کے کہ ہم پر ہے اور اگر نہ مانو تم مگر دین اپنے کو تو چھوڑ دینگے ہم تمکو اسی پر اور دو ہمکو جزیہ اپنے ہاتھ سے اس حال میں کہ تم ذلیل ہو اور کہا سلمان نے انسے فارسی میں۔ اور تم نہیں تعریف کیے گئے۔ اور اگر نہ مانو تم تو لڑینگے ہم تم سے برابر۔ سو انہوں نے کہا ہم جزیہ نہیں دینگے لیکن تم سے لڑینگے سو لوگوں نے کہا کہ کیا نہ کھڑے ہو دیں ہم طرف انکے کہا سلمان نے نہیں۔ پھر بلایا انکو تین دن تک طرف مثل اس بات کے پھر فرمایا کھڑے ہو طرف انکے یعنی لڑو۔ کہا لوگوں نے سو کھڑے ہوئے ہم طرف انکے سو فتح کیا ہم نے اس قلعہ کو اور اس باب میں بریدہ اور نعمان بن مقرن اور ابن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور سلمان کی حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عطاء بن سائب سے اور سنا میں نے بخاری کو کہتے تھے کہ ابو البختری نے نہیں پایا سلمان کو اسواسطے کہ نہیں پایا اسنے علی کو اور سلمان مر گیا تھا پہلے علی کے۔ اور تحقیق گئے ہیں بعض اہل علم نبی صلعم کے صحاب وغیرہ اسی طرف یعنی وہ کہتے ہیں کہ لڑائی سے پہلے اسلام کی طرف بلایا جاوے اور یہی ہے قول اسحاق بن ابراہیم کا۔ کہا کہ لڑائی سے پہلے اگر دعوت کیجاوے تو بہتر ہے کہ اس میں خوف پیدا ہوگا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اب وقت دعوت ضرور نہیں۔ اور کہا احمد نے نہیں پہچانتے ہم آج کے دن کسی کو کہ دعوت کیا جاوے۔ اور کہا شافعی نے کہ نہ لڑے دشمن سے یہاں تک کہ بلائے جاویں اسلام کیطرف مگر یہ کہ جلدی کیجاوے اس سے پس اگر نہ کرے تو تحقیق پہونچ چکی ہے انکو دعوت اسلام کی **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی عدنی مکی نے جنکی کنیت ابو عبداللہ رجل الصالح ابن ابی عمر ہے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عبدالملک بن نوفل بن مساحق سے انہوں نے ابن عصام مزنی سے انہوں نے اپنے باپ سے۔ اور تھی انکو صحبت نبی صلعم سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] یعنی احکام مسلمانوں کے کہ واجب ہیں مثل نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ وغیرہ کا ہم پر اور قصاص اور دیت وغیرہ من اللہ [illegible] کہا ابن عباس [illegible]

إذا بعث جيشا أو سرية يقول لهم إذا رأيتم مسجدا أو سمعتم مؤذنا فلا تقتلوا أحدا. هذا حديث حسن غريب وهو حديث ابن عيينة

باب في البيات والغارات **حدثنا** الأنصاري ثنا معن ثنا مالك بن أنس عن حميد عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حين خرج إلى خيبر أتاها ليلا وكان إذا جاء قوما بليل لم يغر عليهم حتى يصبح فلما أصبح خرجت يهود بمساحيهم ومكاتلهم فلما رأوه قالوا محمد وافق والله محمد الخميس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الله أكبر خربت خيبر إنا إذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين **حدثنا** قتيبة ومحمد بن بشار قالا أنا معاذ بن معاذ عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن أنس عن أبي طلحة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا ظهر على قوم أقام بعرصتهم ثلاثا. هذا حديث حسن صحيح وحديث حميد عن أنس حديث حسن صحيح وقد رخص قوم من أهل العلم في الغارة بالليل وأن يبيتوا وكرهه بعضهم وقال أحمد وإسحاق لا بأس أن يبيت العدو ليلا ومعنى قوله وافق محمد الخميس يعني به الجيش

باب في التحريق والتخريب **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حرق نخل بني النضير وقطع وهي البويرة فأنزل الله ما قطعتم من لينة أو تركتموها قائمة على أصولها فبإذن الله وليخزي الفاسقين وفي الباب عن ابن عباس وهذا حديث حسن صحيح وقد ذهب قوم من أهل العلم إلى هذا ولم يروا بأسا بقطع الأشجار وتخريب الحصون وكره بعضهم ذلك وهو قول الأوزاعي قال الأوزاعي ونهى أبو بكر الصديق أن يقطع شجرا مثمرا أو يخرب عامرا وعمل بذلك المسلمون بعده وقال الشافعي لا بأس بالتحريق في أرض العدو وقطع الأشجار والثمار وقال أحمد وقد تكون في مواضع لا يجدون منه بدا فأما بالعبث

جب بھیجتے کسی بڑے لشکر کو یا چھوٹے لشکر کو تو فرماتے جب دیکھو تم مسجد یا سنو تم کسی موذن کو اذان کہتے تو نہ قتل کرو کسی کو (یعنی وہاں کے لوگوں کو) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور یہ حدیث ابن عیینہ کی ہے

باب شبخون کرنے اور لوٹ کرنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے انصاری نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے حمید سے اُنہوں نے انس سے کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلے طرف خیبر کے تو پہنچے اُن پاس رات کو اور عادت تھی آپ کی جب آتے کسی قوم پر رات کو تو شبخون نہ کرتے اور نہ لوٹ کرتے اُنپر رات کو یہاں تک کہ صبح کرتے سو جب صبح کی آپ نے تو نکلے یہود خیبر کے ساتھ تھیلیوں اور بیلچوں اپنے کے (یعنی حضرت کے آنے کی اُنکو خبر نہ تھی وہ لوگ اپنے کاروبار کے لیے باہر نکلے) سو جب دیکھا اُنہوں نے نبی صلعم کو تو کہا آئے محمد اور قسم ہے اللہ کی آئے محمد اور لشکر سو حضرت صلعم نے فرمایا یعنی بزراہ تفاؤل کے ساتھ شکست کھانے اُنکے کے۔ اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے خراب ہوا خیبر تحقیق ہم جس وقت اُترتے ہیں بیچ میدان کسی قوم کے تو بری ہوتی ہے صبح اُس قوم کی کہ ڈرائے گئے ہیں۔ **حدیث** کی ہم سے قتیبہ اور محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے معاذ نے سعید بن ابی عروبہ سے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے انس سے اُنہوں نے ابی طلحہ سے کہ تحقیق نبی صلعم جب غالب ہوتے کسی قوم پر تو ٹھہرتے اُنکے میدان میں تین دن۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حدیث حمید کی انس سے حسن صحیح ہے اور تحقیق اجازت دی ہے ایک قوم نے اہل علم سے بیچ [illegible] شبخون مارنا درست ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مکروہ ہے اور کہا احمد اور اسحاق نے کہ نہیں ڈر ہے کہ شبخون کرے دشمن پر رات کو اور خمیس کے معنی لشکر کے

باب جلانے اور خراب کرنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا کہ تحقیق نبی صلعم نے بنی نضیر کی کھجوروں کے کاٹنے اور جلانے کا حکم فرمایا اور وہ بویرہ (نام ہے ایک جگہ کا) سو خدائے تعالیٰ نے اُنکے حق میں یہ آیت اُتاری۔ جو کچھ کہ کاٹا تم نے درخت کھجوروں سے یا چھوڑ دیا تم نے اُسکو کھڑا اُنکی جڑوں پر لیکن یہ کام پس ساتھ حکم اللہ کے ہے اور تاکہ رسوا کرے گنہگاروں کو اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق گئی ہے ایک جماعت اہل علم کی طرف اسکے کہ درختوں کا کاٹنا اور قلعوں کا خراب کرنا درست ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ درختوں کا کاٹنا مکروہ ہے۔ اور یہی ہے قول اوزاعی کا کہا اوزاعی نے کہ منع کیا حضرت ابوبکر نے یہ کہ کاٹا جاوے درخت پھلدار یا خراب کیا جاوے مکان آباد اور عمل کیا ساتھ اسکے مسلمانوں نے بعد اُنکے اور امام شافعی نے کہا کہ دشمن کی زمین میں درختوں اور میووں کا جلانا اور کاٹنا درست ہے اور کہا احمد نے کبھی ایسی جگہ میں ہوتے ہیں کہ نہیں پاتے کوئی چارہ اُس سے اور لیکن بیفائدہ

ف یعنی جب کہ پاؤ تم کوئی علامت فعلی یا قولی شعار اسلام سے تو نہ قتل کرو کسی کو یہاں تک کہ جب تک [illegible] مومن کا کافر سے [illegible] یہ جملہ [illegible] بیان ہے [illegible] سبب [illegible] معلوم ہوا [illegible] کی صبح کی بسبب نازل ہونے عذاب [illegible] کے ساتھ قتل اور غارت [illegible] کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ [illegible] دشمن کے [illegible] ساتھ قرآن کے [illegible] حال کے [illegible] ایک قبیلے کا [illegible] جب [illegible] عہد توڑا [illegible]

[illegible] درختوں کا کاٹنا [illegible]

ولا نعرف لها وقال اسحق التحريق سنة اذا كان انكى فيهم **باب** ما جاء في الغنيمة **حدثنا** محمد بن عبيد المحاربي نا اسباط بن محمد عن سليمان التيمي عن سيار عن ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله فضلني على الانبياء او قال امتي على الامم واحل لنا الغنائم وفي الباب عن علي وابي ذر وعبد الله بن عمرو وابي موسى وابن عباس حديث ابي امامة حديث حسن صحيح وسيار هذا يقال له سيار مولى بني معاوية وروى عنه سليمان التيمي وعبد الله بن بحير وغير واحد **حدثنا** علي بن حجر نا اسمعيل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال فضلت على الانبياء بست اعطيت جوامع الكلم ونصرت بالرعب واحلت لي الغنائم وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا وارسلت الى الخلق كافة وختم بي النبيون هذا حديث حسن صحيح **باب** في سهم الخيل **حدثنا** احمد بن عبدة الضبي وحميد بن مسعدة قالا نا سليم بن اخضر عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قسم في النفل للفرس بسهمين وللرجل بسهم **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي عن سليم بن اخضر نحوه وفي الباب عن مجمع بن جارية وابن عباس وابن ابي عمرة عن ابيه وهذا حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول سفيان الثوري والاوزاعي ومالك بن انس وابن المبارك والشافعي واحمد واسحق قالوا للفارس ثلاثة اسهم سهم له وسهمان لفرسه وللراجل سهم **باب** ما جاء في السرايا **حدثنا** محمد بن يحيى الازدي البصري وابو عمار وغير واحد قالوا نا وهب بن جرير عن ابيه عن يونس بن يزيد عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس

نہ جلائے جاویں۔ اور کہا اسحق نے کہ جلانا سُنت ہے جب کہ ہو اُنکی ہتک **باب** لوٹ کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبید محاربی نے اُنہوں نے کہا کہ حدیث کی ہم سے اسباط بن محمد نے سلیمان تیمی سے اُنہوں نے سیار سے اُنہوں نے ابی امامہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے بزرگی دی مجکو نبیوں پر یا فرمایا بزرگی دی اُمت میری کو اور اُمتوں پر اور حلال کیں ہمارے لیئے غنیمتیں۔ اور اس باب میں علی اور ابی ذر اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی موسیٰ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور ابی امامہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے (سیار کو سیار مولی بنی معاویہ بھی کہتے ہیں) اور روایت کی سیار سے سلیمان تیمی اور عبد اللہ بن بحیر وغیرہ نے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن جعفر نے علاء بن عبد الرحمن سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا اور نبیوں پر میں چھ چیزوں میں فضیلت دیا گیا۔ دیا گیا میں جوامع الکلم۔ اور فتح دیا گیا میں ساتھ رعب کے اور حلال کی گئیں میرے لیئے لوٹ۔ اور کی گئی میرے لیئے زمین مسجد اور پاک کرنیوالی۔ اور بھیجا گیا میں تمام خلق میں نبی کر۔ اور مجھپر نبوت ختم ہوئی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** گھوڑے میں حصہ لگانیکا بیان **حدیث** کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی اور حمید بن مسعدہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سلیم بن اخضر نے عبید اللہ بن عمر سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا کہ تحقیق حضرت صلعم نے تقسیم کی غنیمت میں واسطے گھوڑے کے دو حصے۔ اور واسطے مرد کے ایک حصہ **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے سلیم بن اخضر سے مانند اسکے اور اس باب میں مجمع بن جاریہ اور ابن عباس اور ابن ابی عمرہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے حضرت صلعم کے اصحاب وغیرہ کے۔ اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں واسطے سوار کے تین حصہ ہیں ایک حصہ اُسکا ہے اور دو حصہ اُسکے گھوڑے کا۔ اور واسطے پیادہ کے ایک حصہ ہے **باب** چھوٹے لشکر کا بیان **حدیث** کی ہم سے محمد بن یحیی بصری ازدی اور ابو عمار وغیرہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے وہب بن جریر نے اپنے باپ سے اُنہوں نے یونس بن یزید زہری کا سے اُنہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے

یعنی کلام تھوڑے اور معنے بہت جیسے کہ حدیث الاعمال بالنیات اور الخراج بالضمان وغیرہ اور فتح دی اللہ نے مجکو ساتھ رعب کے یعنی خوف سے دل دشمنوں کے

عہ اور یہی مذہب ہے جمہور علما کا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ سوار کے دو حصے ہیں اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے [illegible]

وصیت کرے کسی رفیق کو تو درگذر کرو وہ ہوجاویں اور اگر اس سے زیادہ ہوں تو وہ بہتر ہیں [illegible]

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الصحابة اربعة وخير السرايا اربعمائة وخير الجيوش اربعة آلاف ولا يغلب اثنا عشر الفا من قلة هذا حديث حسن غريب لا يسنده كبير احد غير جرير بن حازم وانما روى هذا الحديث عن الزهري عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا وقد رواه حبان بن علي العنزي عن عقيل عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم ورواه الليث بن سعد عن عقيل الزهري عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا **باب** من يعطى الفئ **حدثنا** قتيبة ثنا حاتم بن اسمعيل عن جعفر بن محمد عن ابيه عن يزيد بن هرمز ان نجدة الحروري كتب الى ابن عباس يسئله هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بالنساء وهل كان يضرب لهن بسهم فكتب اليه ابن عباس كتبت الي تسالني هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بالنساء وكان يغزو بهن فيداوين المرضى ويحذين من الغنيمة واما السهم فلم يضرب لهن بسهم وفي الباب عن انس وام عطية وهذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم وهو قول سفيان الثوري والشافعي وقال بعضهم يسهم للمرأة والصبي وهو قول الاوزاعي قال الاوزاعي واسهم النبي صلى الله عليه وسلم للصبيان بخيبر واسهمت ائمة المسلمين لكل مولود ولد في ارض الحرب قال الاوزاعي واسهم النبي صلى الله عليه وسلم للنساء بخيبر واخذ بذلك المسلمون بعده **حدثنا** بذلك علي بن خشرم ثنا عيسى بن يونس عن الاوزاعي بهذا ومعنى قوله ويحذين من الغنيمة يقول يرضخ لهن بشيء من الغنيمة يعطين شيئا **باب** هل يسهم للعبد **حدثنا** قتيبة ثنا بشر بن المفضل عن محمد بن زيد عن عمير مولى ابي اللحم قال شهدت خيبر مع سادتي فكلموا في رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلموه اني مملوك

نا عن ابن عباس عن النبی

کہا فرمایا نبی صلعم نے بہتر ساتھیوں اور رفیقوں کے چار ہین۔ اور زیادہ تر بہتر چھوٹے لشکروں کے چار سو ہین اور زیادہ تر بہتر بڑی لشکروں کے چار ہزار ہین۔ اور ہرگز مغلوب نہین ہوتے بارہ ہزار بسبب قلت کے یہ حدیث حسن غریب ہے نہین مسند کیا اسکو کسی بڑے نے سوا جریر بن حازم کے اور سوا اسکے نہین کہ روایت کی گئی ہے یہ حدیث زہری سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور تحقیق روایت کیا ہے اسکو حبان بن علی نے عقیل سے اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُنہوں نے نبی صلعم سے اور روایت کیا ہے اسکو لیث بن سعد نے عقیل سے اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے نبی صلعم سے مرسل **باب** عورتوں کے مال سے کچھ حصہ دیا جاوے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمعیل نے جعفر بن محمد سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے یزید سے اُنہوں نے ہرمز سے کہ لکھا نجدہ حروری نے طرف ابن عباس کے اس حال مین کہ پوچھتے تھے ابن عباس سے کہ کیا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے ساتھ عورتوں کے یعنی عورتین بھی آپکے ساتھ جہاد مین جاتی تھین اور کیا تھے ملتے واسطے اُنکے حصہ لوٹ سے۔ سو لکھا ابن عباس نے طرف اُسکے کہ لکھا تھا تو نے طرف میرے اس حال مین کہ پوچھتا تھا مجھسے کہ کیا تھے حضرت جہاد کرتے ہمراہ عورتون کے سو اسکا جواب یہ ہے کہ تھے حضرت صلعم جہاد کرتے ساتھ اُنکے اور دوا کرتین بیمارون کی اور دیجاتی کچھ مال غنیمت مین سے۔ اور لیکن حصہ پس نہین مقرر کیا واسطے اُنکے حصہ اور اس باب مین انس اور ام عطیہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور شافعی کا اور بعضے کہتے ہیں کہ حصہ دیا جاوے عورت اور لڑکے کو بھی اور یہی ہے قول اوزاعی کا اور کہا اوزاعی نے کہ حصہ دیا نبی صلعم نے لڑکون کو خیبر مین اور حصہ دیا اماماں مسلمین نے واسطے ہر لڑکے کے کہ پیدا ہوا دار الحرب مین اور کہا اوزاعی نے کہ حصہ دیا حضرت صلعم نے عورتون کو خیبر مین اور عمل کیا ساتھ اسکے مسلمانون نے بعد آپکے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے اوزاعی سے ساتھ اسی کے اور معنی قول یحذین من الغنیمۃ کے یہ ہین کہ دیجاوے انکو کوئی چیز لوٹ مین سے **باب** غلام کو پورا حصہ دیا جاوے یا نہین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے محمد بن زید سے اُنہوں نے عمیر مولی ابی اللحم سے کہا کہ حاضر ہوا مین جنگ خیبر مین ساتھ مالکوں اپنے کے پس کلام کیا لوگوں نے میرے مقدمہ مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور سوال کیا انھوں نے آپ

یعنی معلوم کروایا آپ کو یہ کہ مین غلام ہون

اور تعریف کی ما مجکو عرض کیا واسطے جہاد کے اور منترون میں جو کلام اچھے ہیں اسکے رکھنے کا حکم دیا اور جو قبیح تھے انکے موقوف کرنیکا حکم دیا

۱؎ اور اسپر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ غلام اور لڑکے اور عورتین دیے جاوین کچھ مال غنیمت سے لیکن حصے سے کم اور حصہ پورا نہ مقرر کیا جاوے اور یہی ہے مذہب حنفیہ کا۔ مگر یہ اسی صورت میں ہے کہ لڑائی میں مدد کریں۔ پس معلوم ہوا کہ عورتوں کے لیے مال غنیمت میں کچھ حصہ نہیں بلکہ وہ فقط مجاہدین کا حق ہے

قال فامر بي فقلدت السيف فاذا انا اجره فامر لي بشئ من خرثي المتاع وعرضت عليه رقية كنت ارقي بها المجانين فامرني بطرح بعضها وحبس بعضها وفي الباب عن ابن عباس وهذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم ان لا يسهم للمملوك ولكن يرضخ له بشئ وهو قول الثوري والشافعي واحمد واسحق **باب** ما جاء في اهل الذمة يغزون مع المسلمين هل يسهم لهم **حدثنا** الانصاري نا معن نا مالك بن انس عن الفضيل بن ابي عبد الله عن عبد الله بن نيار الاسلمي عن عروة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج الى بدر حتى اذا كان بحرة الوبرة لحقه رجل من المشركين يذكر منه جرأة ونجدة فقال له النبي صلى الله عليه وسلم تؤمن بالله ورسوله قال لا قال ارجع فلن استعين بمشرك وفي الحديث كلام اكثر من هذا هذا حديث حسن غريب والعمل على هذا عند بعض اهل العلم قالوا لا يسهم لاهل الذمة وان قاتلوا مع المسلمين العدو ورأى بعض اهل العلم ان يسهم لهم اذا شهدوا القتال مع المسلمين ويروى عن الزهري ان النبي صلى الله عليه وسلم اسهم لقوم من اليهود قاتلوا معه **حدثنا** بذلك قتيبة بن سعيد نا عبد الوارث عن عزرة بن ثابت عن الزهري بهذا **حدثنا** ابو سعيد الاشج نا حفص بن غياث نا بريد بن عبد الله بن ابي بردة عن جده ابي بردة عن ابي موسى قال قدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم في نفر من الاشعريين خيبر فاسهم لنا مع الذين افتتحوها هذا حديث حسن صحيح غريب والعمل على هذا عند اهل العلم قال الاوزاعي من لحق بالمسلمين قبل ان يسهم للخيل اسهم له **باب** ما جاء في الانتفاع بآنية المشركين

پس حکم کیا مجھکو کہ اٹھاؤں ہتھیار اور شامل ہوں ساتھ مجاہدوں کے۔ پس پہنایا گیا میں تلوار یعنی ایک تلوار میری گردن میں ڈالدی پس ناگاہ میں کھینچتا تھا اسکو یعنی زمین پر بسبب صغر سنی کے یا کوتاہ قد کے تو حکم کیا نبی صلعم نے میرے لیے یعنی وقت تقسیم کے غنیمت کے ساتھ تھوڑی سی چیز کے غنیمت میں سے اور بیان کیا میں نے روبرو نبی صلعم کے ایک منتر کہ تھا میں پڑھتا تھا اسکو دیوانوں پر یعنی پھونک کر دم کرتا تھا پس حکم کیا مجھکو ساتھ موقوف کرنے بعض منتر کے اور رہنے دینے بعض منتر کے اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے یہ کہ نہ مقرر کیا جاوے حصہ واسطے غلام کے لیکن دیجاوے اسکو کوئی چیز بطور انعام کے کم حصے سے اور یہی ہے قول ثوری اور شافعی اور احمد و اسحاق کا **باب** اگر اہل ذمہ یعنی کفار ذمی مسلمانوں کے ہمراہ جہاد کریں تو انکو بھی مال غنیمت سے حصہ دیا جاوے یا نہیں **حدیث** کی ہمسے انصاری نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے فضیل بن ابی عبد اللہ سے انہوں نے عبد اللہ بن نیار اسلمی سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلعم نکلے طرف جنگ بدر کے یہانتک کہ جب پہنچے کنکریلی زمین وبرہ میں (کہ اطراف مدینہ سے ایک مقام کا نام ہے) تو ساتھ جا ملا انکے ایک مرد مشرکین سے کہ ذکر کیجاتی تھی اسکی دلاوری اور بہادری سو نبی صلعم نے اسکو فرمایا کہ کیا ایمان لاتا ہے تو ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے کہا اسنے نہیں فرمایا پھر جا پس ہرگز نہیں مدد چاہتے ہیں ساتھ مشرک کے اور اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ نہ حصہ دیا جاوے اہل ذمہ کو اگرچہ لڑیں ہمراہ مسلمانوں کے دشمن سے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ حصہ دیا جاوے واسطے انکے جبکہ حاضر ہوں ہمراہ مسلمانوں کے لڑائی میں۔ اور روایت کیجاتی ہے زہری سے کہ حضرت نے حصہ دیا ایک قوم یہود کو کہ لڑے تھے وہ ہمراہ نبی صلعم کے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوارث بن سعید نے عروہ بن ثابت سے انہوں نے زہری سے ساتھ اسی کے **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے برید بیٹے عبد اللہ بن ابی بردہ نے اپنے دادا ابی بردہ سے انہوں نے روایت کی ابی موسیٰ سے کہا کہ آیا میں پاس نبی صلعم کے ہمراہ چند آدمی اشعریوں کے خیبر میں پس حصہ دیا ہمکو ساتھ ان لوگوں کے کہ فتح کیا تھا۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور کہا اوزاعی نے جو شخص کہ مسلمانوں سے ملا پہلے اس سے کہ حصہ دیا جاوے گھوڑے کو تو حصہ دیا جاوے **باب** مشرکین کے باسنوں سے نفع اٹھانے کا بیان

لہ ابو موسیٰ اشعری یمن سے مکے میں آئے اور اسلام لائے پھر ہجرت کر کے حبشہ گئے۔ اور ساتھ کشتی والوں کے ہجرت کر کے آئے تھے۔ جب انہوں نے فتح خیبر کی خبر سنی ہو کر کشتی میں بیٹھ کر سب مدینہ کو روانہ ہوئے حضرت صلعم کی خدمت میں پہنچے جس وقت کہ آپ نے خیبر فتح کیا تھا۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ حصہ دیا انکو بسبب اسکے کہ [illegible] ہے کہ غنیمت سے تھا اگرچہ بعد از قتال حاضر ہوئے تھے ان لوگوں کی رضا سے یہ کہتے ہیں کہ جو حاضر ہو وقت شریک ہوا غنیمت میں یہ ایک قول شافعی کا ہے اور اہل علم کہتے ہیں کہ دینا درست نہیں مگر ساتھ رضامندی کے۔

حدثنا زيد بن اخزم الطائي ثنا ابو قتيبة سلم بن قتيبة ثنا شعبة عن ايوب عن ابي قلابة عن ابي ثعلبة الخشني قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قدور المجوس قال انقوها غسلا واطبخوا فيها ونهى عن كل سبع ذي ناب وقد روي هذا الحديث من غير هذا الوجه عن ابي ثعلبة رواه ابو ادريس الخولاني عن ابي ثعلبة وابو قلابة لم يسمع من ابي ثعلبة انما رواه عن ابي اسماء عن ابي ثعلبة حدثنا هناد ثنا ابن المبارك عن حيوة بن شريح قال سمعت ربيعة بن يزيد الدمشقي يقول اخبرني ابو ادريس الخولاني عائذ الله بن عبيد الله قال سمعت ابا ثعلبة الخشني يقول اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله انا بارض قوم اهل الكتاب نأكل في آنيتهم قال ان وجدتم غير آنيتهم فلا تاكلوا فيها فان لم تجدوا فاغسلوها وكلوا فيها هذا حديث حسن صحيح **باب في النفل** حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدي ثنا سفيان عن عبد الرحمن بن الحارث عن سليمان بن موسى عن مكحول عن ابي سلام عن ابي امامة عن عبادة بن الصامت ان النبي صلى الله عليه وسلم كان ينفل في البدأة الربع وفي القفول الثلث وفي الباب عن ابن عباس وحبيب بن مسلمة ومعن بن يزيد وابن عمر وسلمة بن الاكوع وحديث عبادة حديث حسن وقد روي هذا الحديث عن ابي سلام عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا هناد ثنا ابن ابي الزناد عن ابيه عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم تنفل سيفه ذو الفقار يوم بدر وهو الذي رأى فيه الرؤيا يوم احد هذا حديث حسن غريب

حدیث کی ہمسے زید بن اخزم طائی نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابو قتیبہ نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ایوب سے اُنھوں نے روایت کی ابی قلابہ سے اُنھوں نے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا کہ پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنڈیوں مجوس سے فرمایا صاف کرو اُنکو دھو کے اور پکاؤ بیچ اُنکے اور منع فرمایا ہر درندے کے کھانے سے کہ کچلی دانت والا ہے۔ اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی ابی ثعلبہ سے روایت کیا اسکو ابو ادریس خولانی نے ابی ثعلبہ سے اور ابو قلابہ نے نہیں سنا ابی ثعلبہ سے سوا اسکے نہیں کہ روایت کیا اسکو ابی اسماء سے اُنھوں نے ابی ثعلبہ سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے حیوۃ بن شریح سے کہا کہ سنا میں نے ربیعہ بن یزید دمشقی سے کہتا تھا کہ خبر دی مجھکو ابو ادریس خولانی عائذ اللہ بن عبید اللہ نے اُنھوں نے کہا سنا میں نے ابو ثعلبہ خشنی سے کہتا تھا کہ حاضر ہوا میں پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو عرض کی میں نے کہ یا حضرت تحقیق ہم بیچ زمین قوم اہل کتاب کے ہیں کیا کھاویں ہم اُنکے برتنوں میں فرمایا اگر پاؤ تم سوا اُن برتنوں کے پس نہ کھاؤ اُنکے برتنوں میں اور اگر نہ پاؤ سوا اُنکے برتنوں کے تو دھوؤ اُنکو اور کھاؤ اُن میں یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** انعام اور زیادہ حصہ دینے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد الرحمن بن حارث سے اُنھوں نے روایت کی سلیمان بن موسیٰ سے اُنھوں نے مکحول سے اُنھوں نے ابی سلام سے اُنھوں نے ابی امامہ سے اُنھوں نے عبادہ بن صامت سے کہا کہ تھے نبی صلعم زیادہ حصہ دیتے چوتھائی وقت ابتدائے جہاد کے اور تہائی بیچ وقت پھرنے جہاد کے اور اس باب میں ابن عباس اور حبیب بن مسلمہ اور معن بن یزید اور ابن عمر اور سلمہ بن اکوع سے بھی روایت ہے اور عبادہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث ابی سلام سے اُنھوں نے نبی صلعم کے ایک اصحاب سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی زناد نے اپنے باپ سے اُنھوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُنھوں نے ابن عباس سے کہا کہ حضرت صلعم نے حصہ سے زیادہ لی تلوار جسکا نام اُسکا ذوالفقار تھا دن جنگ بدر کے اور وہ تلوار تھی کہ دیکھا تھا نبی صلعم نے خواب میں اسکو احد کے دن۔ یہ حدیث حسن غریب ہے

۱؎ یعنی اگر کہ تھوڑا ایک جماعت لشکر میں سے بیچ ابتدائے جنگ کے اور مشغول ہوئے بیچ جنگ دشمنوں کے پہلے پہونچنے لشکر کے تو دیتے اُنکو حضرت صلعم چوتھائی مال غنیمت میں سے اور شریک کرتے اُنکو ساتھ تمام لشکر کے بیچ تین ربع باقی کے اور جب پھرتا لشکر جہاد سے اور ایک جماعت دشمنوں کی لڑائی میں مشغول ہوتی تو دیتے اُنکو تہائی مال غنیمت سے اور شریک کرتے اُنکو بیچ دو ثلث میں ساتھ تمام لشکر کے۔ اسلیے کہ پھرنے کے وقت ان کو زیادہ خطرہ ہوتا ہے کیونکہ [illegible] اور رسید [illegible] کے وقت مدد نہیں پہونچتی [illegible] مگر شاید یہ بھی غنیمت میں سے ہو [illegible] تمام غنیمت میں سے [illegible] یعنی نبی صلعم نے اسکو [illegible] کے حصہ سے زیادہ [illegible] ذوالفقار [illegible] حضرت علی کو بخشدیا [illegible]

۱؎ خواب یہ تھا کہ حضرت نے سیف ہلایا ذوالفقار کو پس وہ ٹوٹ گئی۔ پھر ہلایا پھر پہلے سے اچھی ہو گئی پس تعبیر ہوئی اسکی ساتھ شکست کے کہ جنگ احد کے دن واقع ہوئی اور آخر کار فتح ہو گئی

ما نعرفه من هذا الوجه من حديث ابن أبي الزناد وقد اختلف أهل العلم في النفل من الخمس فقال مالك بن أنس لم يبلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نفل في مغازيه كلها وقد بلغني أنه نفل في بعضها وإنما ذلك على وجه الاجتهاد من الإمام في أول المغنم وآخره قال ابن منصور قلت لأحمد إن النبي صلى الله عليه وسلم نفل إذا فصل بالربع بعد الخمس وإذا قفل بالثلث بعد الخمس فقال يخرج الخمس ثم ينفل مما بقي ولا يجاوز وهذا الحديث على ما قال ابن المسيب النفل من الخمس قال إسحق كذا قال. باب ما جاء في من قتل قتيلا فله سلبه حدثنا الأنصاري نا معن نا مالك بن أنس عن يحيى بن سعيد عن عمر بن كثير بن أفلح عن أبي محمد مولى أبي قتادة عن أبي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل قتيلا له عليه بينة فله سلبه وفي الحديث قصة حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان بن عيينة عن يحيى بن سعيد بهذا الإسناد نحوه وفي الباب عن عوف بن مالك وخالد بن الوليد وأنس وسمرة وهذا حديث حسن صحيح وأبو محمد هو نافع مولى أبي قتادة والعمل على هذا عند بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول الأوزاعي والشافعي وأحمد وقال بعض أهل العلم للإمام أن يخرج من السلب الخمس وقال الثوري النفل أن يقول الإمام من أصاب شيئا فهو له ومن قتل قتيلا فله سلبه فهو جائز وليس فيه الخمس وقال إسحق السلب للقاتل إلا أن يكون شيئا كثيرا فرأى الإمام أن يخرج منه الخمس كما فعل عمر بن الخطاب **باب** في كراهية بيع المغانم حتى تقسم **حدثنا** هناد نا حاتم بن إسمعيل عن جهضم بن عبد الله عن محمد بن إبراهيم عن محمد بن زيد عن شهر بن حوشب عن أبي سعيد الخدري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن شراء المغانم حتى تقسم وفي الباب عن أبي هريرة وهذا حديث غريب

سوا اسکے نہیں کہ ہم جانتے ہیں ہم اسکو اسی وجہ سے یعنی حدیث ابن زناد سے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ زیادہ حصہ دینے کے خمس سے یعنی حصہ خمس میں سے دیا جاوے۔ یا باقی مال غنیمت میں سے۔ یا جاوے یا اصل میں سے۔ سو امام مالک کہتے ہیں کہ مجھ کو نہیں پہنچا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لڑائیوں میں حصہ زیادہ دیا ہو بلکہ بعض لڑائیوں میں آپ نے بعض کو زیادہ حصہ دیا۔ اور سوا اسکے نہیں کہ یہ امام کی رائے پر موقوف ہے ابتدائے غنیمت میں اور اخیر میں یعنی ہر طرح سے درست ہے کہا ابن منصور نے کہ میں نے امام احمد سے کہا کہ تحقیق حضرت صلعم نے دیا حصہ زیادہ چوتھائی بیچ ابتدائے جہاد کے پیچھے نکالنے خمس کے۔ اور زیادہ دی تہائی وقت پھر لوٹ جانے کے پیچھے نکالنے خمس کے پس کہا پہلے نکالے پانچواں حصہ نکالا جاوے پھر باقی چار ربع میں سے زیادہ حصہ دے بطور انعام کے یعنی چوتھائی۔ اور نہ زیادہ کیا جاوے اس سے۔ اور یہ حدیث ایسا ہے جیسے کہ کہا ابن مسیب نے زیادہ حصہ دینا پانچویں حصہ میں سے ہے کہا اسحاق نے جیسے کہ کہا۔ **باب** جو شخص کہ قتل کرے کسی کافر کو تو اسی کے لیے ہے اسباب اسکا **حدیث** کی ہم سے انصاری نے انکو کہا حدیث کی ہم سے معن نے انکو کہا حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے انکو یحیی بن سعید نے انکو عمر بن کثیر بن افلح نے انکو ابی محمد مولی ابی قتادہ نے انکو ابی قتادہ نے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص مارے کسی کافر کو اور اسکے لیے اسپر گواہ ہو تو اسی کے لیے ہے اسباب اسکا اور اس حدیث میں قصہ ہے حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے انکو کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے یحیی بن سعید سے ساتھ اس اسناد کے مانند اسکے اور اس باب میں عوف بن مالک اور خالد بن ولید اور انس اور سمرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو محمد وہی نافع مولی ابی قتادہ ہیں اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ اور یہی ہے قول اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض اہل علم نے کہ جائز ہے امام کو یہ کہ نکالے اس اسباب میں سے پانچواں حصہ اور کہا ثوری نے کہ نفل یہ ہے کہ کہے امام کہ جو شخص کوئی چیز پاوے تو اسکے لیے ہے اور جو شخص قتل کرے کسی کافر کو تو اسی کے لیے ہے اسباب اسکا پس یہ لینا جائز ہے یعنی اگر امام لڑائی سے پہلے یہ بات کہی ہو تو قاتل کو مقتول کا اسباب لینا درست نہیں اور کہا اسحق نے کہ اسباب مقتول کا قاتل ہی کے لیے ہے مگر یہ کہ اگر ہو بہت چیز تو چاہے امام کو یہ کہ نکالے اس سے پانچواں حصہ جیسے کہ کیا عمر بن خطاب نے۔ **باب** غنیمتوں کو تقسیم سے پہلے بیچنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے انکو کہا حدیث کی ہم سے حاتم بن اسمعیل نے انکو جہضم بن عبداللہ نے انکو محمد بن ابراہیم نے روایت کی محمد بن زید سے انہوں نے روایت کی شہر بن حوشب سے انہوں نے روایت کی ابی سعید خدری سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلعم نے خریدنے غنیمتوں کے پہلے اس سے کہ تقسیم کی جاویں یعنی بسبب عدم ملکیت کے اور اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث غریب ہے

ف۔ قول ہے امام احمد اور اسحاق کا۔ کہتے ہیں کہ اول خمس کا نکال کر باقی چار حصوں میں سے زیادہ حصہ دیا جاوے اور ابن مسیب رح نفل کہتے ہیں کہ امام کے خمس سے

باب ما جاء في كراهية وطء الحبالى من السبايا **حدثنا** محمد بن يحيى النيسابوري نا ابو عاصم النبيل عن وهب ابي خالد قال حدثتني ام حبيبة بنت عرباض بن سارية ان اباها اخبرها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان توطأ السبايا حتى يضعن ما في بطونهن وفي الباب عن رويفع بن ثابت وحديث عرباض حديث غريب والعمل على هذا عند اهل العلم وقال الاوزاعي اذا اشترى الرجل الجارية من السبي وهي حامل فقد روي عن عمر بن الخطاب انه قال لا توطأ حامل حتى تضع قال الاوزاعي واما الحرائر فقد مضت السنة فيهن بان امرن بالعدة حدثني بذلك علي بن خشرم قال نا عيسى بن يونس عن الاوزاعي **باب** ما جاء في طعام المشركين **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود الطيالسي عن شعبة اخبرني سماك بن حرب قال سمعت قبيصة بن هلب يحدث عن ابيه قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن طعام النصارى فقال لا يتخلجن في صدرك طعام ضارعت فيه النصرانية هذا حديث حسن قال محمود وقال عبيد الله بن موسى عن اسرائيل عن سماك عن قبيصة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله قال محمود وقال وهب بن جرير عن شعبة عن سماك عن مري بن قطري عن عدي بن حاتم عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله والعمل على هذا عند اهل العلم من الرخصة في طعام اهل الكتاب **باب** في كراهية التفريق بين السبي **حدثنا** عمر بن حفص بن عمر الشيباني نا عبد الله بن وهب اخبرني حيي عن ابي عبد الرحمن الحبلي عن ابي ايوب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من فرق بين والدة وولدها فرق الله بينه وبين احبته

باب بندیوں میں سے حاملہ عورت کے ساتھ صحبت کرنی مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن یحیی نیشاپوری نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عاصم نبیل نے وہب ابی خالد سے کہا کہ حدیث کی مجھ سے ام حبیبہ بنت عرباض بن ساریہ نے یہ کہ خبر دی اسکو اسکے باپ نے یہ کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحبت کرنے بندیوں سے یہاں تک کہ جنیں وہ چیز جو انکے پیٹ میں ہے اور اس باب میں رویفع بن ثابت سے بھی روایت ہے اور عرباض کی حدیث غریب ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے۔ اور کہا اوزاعی نے کہ جب خریدے کوئی شخص لونڈی کو بندیوں میں سے اس حال میں کہ وہ حاملہ ہو پس تحقیق روایت کی گئی عمر بن خطاب سے انہوں نے کہا کہ نہ صحبت کیجاوے حمل والی عورت سے یہاں تک کہ وہ جنے کہا اوزاعی نے ولیکن آزاد عورتیں پس گذر چکی سنت بیچ انکے کہ حکم کیجاویں ساتھ بیٹھنے عدت کے۔ یہ سب باتیں علی بن خشرم نے مجھ سے بیان کیں سامنے حدیث کی ہم سے عیسی بن یونس نے اوزاعی سے **باب** مشرکوں کے کھانے کا بیان **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد طیالسی نے شعبہ سے انہوں نے کہا خبر دی مجکو سماک بن حرب نے کہا سنا میں نے قبیصہ بن ہلب سے کہ حدیث کرتا تھا اپنے باپ سے کہا کہ پوچھا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نصاری کے کھانے سے کہ کھائیں یا نہیں فرمایا کہ نہ آوے بیچ سینے تیرے کے کچھ شک شبہ کہ مشابہ ہووے تو اسمیں نصرانیت کے تئیں۔ یہ حدیث حسن ہے کہا محمود نے اور کہا عبید اللہ بن موسی نے اسرائیل سے انہوں نے سماک سے انہوں نے قبیصہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے کہا محمود نے اور کہا وہب بن جریر نے شعبہ سے انہوں نے روایت کی سماک سے مری بن قطری سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ اہل کتاب کا کھانا کھانا درست ہے **باب** بندیوں کے درمیان جدائی ڈالنی مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے عمر بن حفص شیبانی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے انہوں نے کہا خبر دی مجکو حیی نے ابی عبد الرحمن حبلی سے انہوں نے روایت کی ابی ایوب سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ جدائی ڈالے درمیان ماں اور بیٹے اسکے کے جدائی ڈالے گا اللہ درمیان اسکے اور محبوبوں اسکے کے

ف یعنی مشابہ ہوا تو بسبب اسکے اہل ذمہ نصرانیہ کے تئیں کہ وہ پرہیز کرتے ہیں جبکہ دل میں کھٹکا ہو تو شبہ ڈالے دل میں کہ یہ حرام ہے اگر وہ پرہیز ہے حاصل یہ ہے کہ نہ پیدا کر دل میں کھٹکا شبہ میں مت پڑ اور اوپر ملت حنیفیہ سہل کے عمل کر ظاہر پر اگر پرہیز کریگا تو مشابہ ہو گا نصرانیت کے اسلئے کہ یہ باب نصاری کی عادت ہے، وعلہ جدائی ڈالے یعنی ما بیچے اور ہبہ کے اور سوا اسکے یعنی شلا ماں کو بیچ ڈالے اور اسکے چھوٹے بیٹے کو رہنے دے یا برعکس اسکے یا ایک کو کسی کے ہاتھ بیچے اور دوسرے کو دوسرے کے ہاتھ پس جو کوئی جدائی ڈالیگا یعنی جدائی ڈالے گا اللہ تعالی اسمیں اور اسکے محبوبوں میں یعنی اولاد اور ماں باپ وغیرہ میں دن قیامت کے اس موقف میں کہ جمع ہوں گے سب احباب اور شفاعت کریں گے ایک دوسرے کی۔ اور یہ جدائی ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے مگر بیع کر چکا ہو اور صدر شریعہ کی شافعی کے نزدیک ساتھ باہم بیع ہیں اور ادھر ادھر حدیث کہا کہ تفریق مطلق درست نہیں گر وہ بڑا ہو ۱۲

يوم القيمة وفي الباب عن علي وهذا حديث حسن غريب والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم كرهوا التفريق بين السبي بين الوالدة وولدها وبين الولد والوالد وبين الاخوة **باب** ما جاء في قتل الاسارى والفداء

حدثنا ابو عبيدة بن ابي السفر واسمه احمد بن عبد الله الهمداني ومحمود بن غيلان قالا حدثنا ابو داود الحفري حدثنا يحيى بن زكريا بن ابي زائدة عن سفيان بن سعيد عن هشام عن ابن سيرين عن عبيدة عن علي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان جبرئيل هبط عليه فقال له خيرهم يعني اصحابك في اسارى بدر القتل او الفداء على ان يقتل منهم قابل مثلهم قالوا الفداء ويقتل منا وفي الباب عن ابن مسعود وانس وابي برزة وجبير بن مطعم هذا حديث حسن غريب من حديث الثوري لا نعرفه الا من حديث ابن ابي زائدة وروى ابو اسامة عن هشام عن ابن سيرين عن عبيدة عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وروى ابن عون عن ابن سيرين عن عبيدة عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا وابو داود الحفري اسمه عمر بن سعد **حدثنا** ابن ابي عمر حدثنا سفيان حدثنا ايوب عن ابي قلابة عن عمه عن عمران بن حصين ان النبي صلى الله عليه وسلم فدى رجلين من المسلمين برجل من المشركين هذا حديث حسن صحيح وعم ابي قلابة هو ابو المهلب واسمه عبد الرحمن بن عمرو ويقال معاوية بن عمرو وابو قلابة اسمه عبد الله بن زيد الجرمي والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان للامام ان يمن على من شاء من الاسارى ويقتل من شاء منهم ويفدي من شاء واختار بعض اهل العلم القتل على الفداء وقال الاوزاعي بلغني ان هذه الآية منسوخة قوله تعالى فاما منا بعد واما فداء نسختها فاقتلوهم حيث ثقفتموهم

دن قیامت کے۔ اور اس باب میں حضرت علی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن غریب ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ مکروہ ہے جدائی ڈالنی درمیان بندیوں اور ماں اور بیٹوں انکے کے اور درمیان بیٹے اور باپ اور بھائیوں کے **باب** قیدیوں کے قتل کرنے اور فدیہ لینے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو عبیدہ بن ابی السفر نے نام اسکا احمد بن عبد اللہ ہمدانی ہے اور محمود بن غیلان نے ان دونوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داود حفری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے سفیان بن سعید سے اُسنے روایت کی ہشام سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے عبیدہ سے اُسنے علی سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ اُترے جبرئیل علیہ السلام مجھپر اور کہا کہ اختیار دے یاروں اپنے کو بیچ حق قیدیوں بدر کے کہ قتل کریں یا فدیہ لیں اس شرط پر کہ قتل کیے جاویں صحابہ میں سے آئندہ سال مثل انکے یعنی گنتی میں انھوں نے کہا کہ ہمکو فدیہ لینا منظور ہے اور قتل کیے جاویں ہم میں سے۔ اور اس باب میں ابن مسعود اور انس اور ابی برزہ اور جبیر بن مطعم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث ثوری سے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حدیث ابن ابی زائدہ سے اور روایت کی ابو اسامہ نے ہشام سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے عبیدہ سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور روایت کی ابن عون نے ابن سیرین سے اُسنے عبیدہ سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور ابو داود حفری نام اسکا عمر بن سعد ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے ابی قلابہ سے اُسنے روایت کی اپنے چچا عمران بن حصین سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلا دیے دو مرد مسلمان بدلے ایک مرد مشرک کے حدیث حسن صحیح ہے اور ابی قلابہ کا چچا ابو المہلب ہے جسکا نام عبد الرحمن بن عمرو ہے اور کہا جاتا ہے معویہ بن عمرو اور ابو قلابہ کا نام عبد اللہ بن زید جرمی ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں جائز ہے امام کو کہ احسان کرے جسپر چاہے قیدیوں میں سے اور قتل کرے جسکو چاہے انمیں سے اور بدلہ لیوے یعنی مال لیکر چھوڑ دے جسکو چاہے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ بدلا لینے پر قتل مقدم ہے اور کہا اوزاعی نے کہ پہونچی مجکو یہ بات کہ یہ آیت منسوخ ہے یعنی یا تو احسان کرنا ہے بعد اسکے اور یا بدلا لینا منسوخ کیا اسکو اس آیت نے کہ قتل کرو انکو جس جگہ پاؤ تم انکو یعنی کافروں کو

ف یعنی مال لیکر چھوڑ دیں۔ جنگ بدر کے دن ستر کافر قریش میں سے مارے گئے اور ستر قید کرکے لائے حضرت صلعم کے پاس حضرت نے مشورہ کیا انکے مقدمہ میں بعض صحابہ نے کہا کہ مال لیکر انکو چھوڑ دیجیے شاید کہ یہ مسلمان ہو جاویں حضرت عمر نے کہا کہ انکی گردن ماریے کہ یہ سب کفر کے پیشوا ہیں۔ پس حضرت صلعم نے اصحاب کو اختیار دیا کہ ایک چیز کو دونوں میں سے اختیار کرو قتل یا فدیہ لیکن فدیہ لینے میں شرط یہ ہے کہ مارے جاوینگے تم میں سے ستر آدمی سال آئندہ کو اور فتح کافروں کی ہوگی سو اصحاب نے مال لیکر چھوڑ دیا انکو

حدثنا بذلك هناد حدثنا ابن المبارك عن الاوزاعي قال اسحق بن منصور قلت لاحمد اذا اسر الاسير يقتل او يفادى احب اليك قال ان قدروا ان يفادوا فليس به باس وان قتل فما اعلم به باسا قال اسحق الاثخان احب الي الا ان يكون معروفا فاطمع به الكثير

باب ما جاء في النهي عن قتل النساء والصبيان **حدثنا** قتيبة حدثنا الليث عن نافع عن ابن عمر اخبره ان امراة وجدت في بعض مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم مقتولة فانكر رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك ونهى عن قتل النساء والصبيان وفي الباب عن بريدة ورباح ويقال رباح بن الربيع والاسود بن سريع وابن عباس والصعب بن جثامة هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم كرهوا قتل النساء والولدان وهو قول سفيان الثوري والشافعي ورخص بعض اهل العلم في البيات وقتل النساء فيهم والولدان وهو قول احمد واسحق ورخصا في البيات **حدثنا** نصر بن علي الجهضمي حدثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس قال اخبرني الصعب بن جثامة قال قلت يا رسول الله ان خيلنا اوطئت من نساء المشركين واولادهم قال هم من آبائهم هذا حديث حسن صحيح **باب** **حدثنا** قتيبة حدثنا الليث عن بكير بن عبد الله عن سليمان بن يسار عن ابي هريرة قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعث فقال ان وجدتم فلانا وفلانا لرجلين من قريش فاحرقوهما بالنار ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حين اردنا الخروج اني كنت امرتكم ان تحرقوا فلانا وفلانا بالنار وان النار لا يعذب بها الا الله فان وجدتموهما فاقتلوهما وفي الباب عن ابن عباس وحمزة بن عمرو الاسلمي حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم

حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے ہناد نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے اوزاعی سے کہا اسحٰق بن منصور نے کہا میں نے احمد سے کہ جب پکڑا جاوے قیدی تو قتل کیا جاوے یا بدلہ لیا جاوے۔ کیا بہت پیارا ہے تجکو کہا کہ اگر قادر ہوں بدلا لینے پر تو کچھ ڈر نہیں اور اگر قتل کیا جاوے تو ہمیں بھی کچھ ڈر نہیں ہے اور کہا اسحاق نے کہ خون بہانا بہت خوب ہے مجکو مگر یہ کہ ہو وہ معروف دشمن کہ اُس سے امید رکھتا ہوں میں آگے کو بہت کثیر کی **باب** عورتوں اور لڑکوں کو قتل کرنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے نافع سے اُنسے ابن عمرؓ نے خبر دی اُسکو کہ تحقیق ایک عورت پائی گئی بیچ بعض لڑائیوں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مقتول سو انکار کیا نبی صلعم نے اُس سے اور منع فرمایا قتل کرنے عورتوں اور لڑکوں کے اور اس باب میں بریدہ اور رباح بن ربیع اور اسود بن سریع اور ابن عباس اور صعب بن جثامہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ عورتوں اور بچوں کا قتل کرنا منع ہے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور شافعی کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ شبخون کرنا اور عورتوں اور بچوں کا اسمیں قتل ہونا درست ہے یعنی اگر شبخون کی حالت میں عورتیں اور بچے مارے جاویں تو درست ہے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور اجازت دی اُنھوں نے شبخون کرنے میں **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُنھوں نے روایت کی عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُنھوں نے ابن عباس سے کہا کہ خبر دی مجکو صعب بن جثامہ نے کہا کہ کہا میں نے یا حضرت ہمارے گھوڑوں نے مشرکین کی عورتوں اور اولاد کو روند ڈالا فرمایا وہ تابع ہیں اپنے باپوں کے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے بکیر بن عبد اللہ سے اُنھوں نے روایت کی سلیمان بن یسار سے اُنھوں نے ابی ہریرہ سے کہا کہ بھیجا ہمکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت میں اور فرمایا کہ اگر پاؤ تم فلانے اور فلانے کو واسطے دو مردوں کے قریش میں سے تو جلا دو انکو آگ سے پھر فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا ہم نے نکلنے کا کہ تحقیق میں نے حکم کیا تھا تمکو کہ جلا دو تم فلانے اور فلانے کو اور نہیں عذاب کرتا ہے آگ سے کوئی مگر اللہ پھر اگر پاؤ تم انکو قتل کر ڈالو انکو اور اس باب میں ابن عباس اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے بھی روایت ہے اور ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے

۱؎ یعنی عورتوں اور لڑکوں کو جہاد میں قصداً قتل نہ کیجیے اگر شبخون کی حالت میں مارے جاویں تو کچھ مضائقہ نہیں کہ یہ بھی کافر ہیں مانند مردوں کے حکم قتل میں بسبب نہ امتیاز ہونے اُنکے کے بڑے مردوں لڑنے والوں سے ۱۲ ع ۲؎ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ مشرکین کے اطفال میں اختلاف ہے کہ وہ بہشت میں جاوینگے یا دوزخ میں سو بعضے کہتے ہیں کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ دوزخ میں جاوینگے اور بعضے کہتے ہیں کہ بہشت میں جاوینگے۔ اور یہی ہے قول صحیح جسکی طرف محققین گئے ہیں۔ اور بعض نے اس میں توقف کیا ہے ۳؎ صعب بن جثامہ لیثی بفتح صاد و سکون عین مہملہ و جیم و تشدید مثلثہ ہیں بیچ بعض صدیق اکبر کی خلافت میں آپکی وفات ہوئی لیکن صحیح یہ ہے کہ حضرت عثمان کی خلافت تک زندہ رہے

وقد ذكر محمد بن اسحٰق بين سليمان بن يسار وبين ابي هريرة رجلا في هذا الحديث ورواه غير واحد مثل رواية الليث وحديث الليث بن سعد اشبه واصح **باب** ما جاء في الغلول **حدثنا** قتيبة ثنا ابو عوانة عن قتادة عن سالم بن ابي الجعد عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات وهو بريء من الكبر والغلول والدين دخل الجنة وفي الباب عن ابي هريرة وزيد بن خالد الجهني **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابن ابي عدي عن سعيد عن قتادة عن سالم بن ابي الجعد عن معدان بن ابي طلحة عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فارق الروح الجسد وهو بريء من ثلث الكنز والغلول والدين دخل الجنة هكذا قال سعيد الكنز وقال ابو عوانة في حديثه الكبر ولم يذكر فيه عن معدان ورواية سعيد اصح **حدثنا** الحسن بن علي ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث ثنا عكرمة بن عمار ثنا سماك ابو زميل الحنفي قال سمعت ابن عباس يقول ثني عمر بن الخطاب قال قيل يا رسول الله ان فلانا قد استشهد فقال كلا قد رايته في النار بعباءة قد غلها قال قم يا عمر فناد انه لا يدخل الجنة الا المؤمنون ثلاثا هذا حديث حسن غريب **باب** ما جاء في خروج النساء في الحرب **حدثنا** بشر بن هلال الصواف ثنا جعفر بن سليمان الضبعي عن ثابت عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بام سليم ونسوة معها من الانصار يسقين الماء ويداوين الجرحى وفي الباب عن الربيع بنت معوذ وهذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في قبول هدايا المشركين **حدثنا** علي بن سعيد الكندي ثنا عبد الرحيم بن سليمان عن اسرائيل عن ثوير عن ابيه عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم

اور محمد بن اسحاق نے سلیمان بن یسار اور ابوہریرہ کے درمیان ایک مرد کا ذکر کیا اور اکثر نے مثل روایت لیث کے ذکر کیا ہے لیکن حدیث لیث کی بہت صحیح ہے **باب** مال غنیمت میں خیانت کرنے کا بیان **حدیث کی** ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُنہوں نے روایت کی سالم بن ابی الجعد سے اُنہوں نے ثوبان سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مرے اور حالانکہ پاک ہو کبر سے اور خیانت کرنے سے مال غنیمت میں اور قرض سے تو داخل ہوگا بہشت میں اور اس باب میں ابی ہریرہ اور زید بن خالد جہنی سے بھی روایت ہے **حدیث کی** ہم سے محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے سعید سے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے ابن ابی الجعد سے اُنہوں نے معدان بن ابی طلحہ سے اُنہوں نے ثوبان سے کہا کہ حضرت صلعم نے فرمایا جو شخص کہ جدا ہو روح اسکی جسم سے [illegible] سونا جمع کرنے سے کہ اُسکی زکوٰۃ ادا نکی ہو اور خیانت کرنے سے مال غنیمت میں اور قرض سے تو داخل ہوگا بہشت میں۔ ایسا ہی کہا سعید نے اور ذکر کیا ابو عوانہ نے اپنی حدیث میں کبر کو اور نہیں ذکر کیا اُنہیں معدان سے اور روایت سعید کی زیادہ صحیح ہے **حدیث کی** ہم سے حسن بن علی نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عکرمہ بن عمار نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سماک ابو زمیل حنفی نے اُنہوں نے کہا سنا میں نے ابن عباس سے کہتے تھے کہ مجھ کو عمر فاروق نے کہا کہ کہا گیا یا حضرت فلاں شخص شہید ہو گیا فرمایا ہرگز نہیں تحقیق میں نے دیکھا اُسکو آگ میں بدلے ایک کملی کے کہ خیانت کیا تھا اُسکو مال غنیمت میں سے فرمایا کھڑا ہو اے عمر اور پکار دے تو لوگوں میں کہ نہیں داخل ہونگے بہشت میں مگر ایمان دار (تین مرتبہ) یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** عورتوں کا لڑائی میں نکلنا **حدیث کی** ہم سے بشر بن ہلال صواف نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے جعفر بن سلیمان ضبعی نے ثابت سے اُنہوں نے روایت کی انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ میں لے جاتے ام سلیم کو اور کتنی عورتوں کو انصار سے ساتھ اُسکے یعنی مع اصحاب کے پانی پلاتیں یہ عورتیں غازیوں کو اور دوا کرتیں زخمیوں کی اور اس باب میں ربیع بنت معوذ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مشرکین کا ہدیہ قبول کرنا درست ہے یا نہیں **حدیث کی** ہم سے علی بن سعید کندی نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحیم بن سلیمان نے اسرائیل سے اُنہوں نے روایت کی ثویر سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے علی سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاد میں لے جانا عورتوں کا واسطے خدمت پانی پلانے اور دوا کرنے کے جائز ہے اور اگر خدمت کے واسطے لونڈیاں ہوں تو لونڈی بہتر ہو آزاد سے ۱۲ ع ح عه قوله سماک۔ آپ کی کنیت ابو زمیل ہے نام سماک بن الولید حنفی یمامی کوفی ہیں [illegible] کچھ مضائقہ نہیں شمار ان کا تیسرے طبقہ میں ہے ۱۲ کذا فی التقریب۔

ان كسرى اهدى له فقبل وان الملوك اهدوا اليه فقبل منهم وفي الباب عن جابر وهذا حديث حسن غريب وثوير هو ابن ابي فاختة اسمه سعيد بن علاقة وثوير يكنى ابا جهم **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابو داؤد عن عمران القطان عن قتادة عن يزيد بن عبد الله بن الشخير عن عياض بن حمار انه اهدى للنبي صلى الله عليه وسلم هدية له ناقة فقال النبي صلى الله عليه وسلم اسلمت فقال لا قال فاني نهيت عن زبد المشركين **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح ومعنى قوله اني نهيت عن زبد المشركين يعني هداياهم وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يقبل من المشركين هداياهم وذكر في هذا الحديث الكراهية واحتمل ان يكون هذا بعد ما كان يقبل منهم ثم نهى عن هداياهم **باب ما جاء في** سجدة الشكر **حدثنا** محمد بن المثنى ثنا ابو عاصم ثنا بكار بن عبد العزيز بن ابي بكرة عن ابيه عن ابي بكرة ان النبي صلى الله عليه وسلم اتاه امر فسر به فخر ساجدا هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث بكار بن عبد العزيز والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم راوا سجدة الشكر **باب ما جاء في** امان المرأة والعبد **حدثنا** يحيى بن اكثم ثنا عبد العزيز بن ابي حازم عن كثير بن زيد عن الوليد بن رباح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان المرأة لتاخذ للقوم يعني تجير على المسلمين وفي الباب عن ام هانئ وهذا حديث حسن غريب **حدثنا** ابو الوليد الدمشقي ثنا الوليد بن مسلم قال اخبرني ابن ابي ذئب عن سعيد المقبري عن ابي مرة مولى عقيل بن ابي طالب عن ام هانئ انها قالت اجرت رجلين من احمائي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد امنا من امنت هذا حديث صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم اجازوا امان المرأة والعبد وهو قول احمد واسحق اجاز امان المرأة والعبد

۱ او ناقة

تحقیق کسریٰ نے ہدیہ بھیجا آپکو سو قبول کیا آپ نے اور بادشاہوں نے ہدیے بھیجے آپکو سو قبول کیا آپ نے اُنسے اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہی اور یہ حدیث حسن غریب ہی اور ثویر وہ ابن فاختہ ہی نام اُسکا سعید بن علاقہ ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے عمران قطان سے اُنسے روایت کی قتادہ سے اُنسے یزید بن عبد اللہ بن شخیر سے اُنسے عیاض بن حمار سے کہ اُنھوں نے ہدیہ بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹنی سو حضرت صلعم نے فرمایا کیا اسلام لایا تو اُسنے کہا نہیں فرمایا بس میں منع کیا گیا ہوں ہدیہ مشرکین سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور معنے آپکے قول زبد المشرکین کے یہ ہیں کہ ہدیے مشرکین کا مراد ہی اور ذکر کی گئی ہی اس حدیث میں کراہیت اور احتمال ہی کہ ہو یہ نہی پیچھے اُسکے کہ تھے قبول کرتے اُنسے ہدیہ پھر منع کیا ہدیے اُنکے سے **باب** سجدہ شکر کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے بکار بن عبد العزیز بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے اُنسے روایت کی ابی بکرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی خبر آئی پس خوش ہوے ساتھ اُسکے سو گر پڑے سجدے میں۔ یہ حدیث حسن غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اس وجہ سے یعنی حدیث بکار بن عبد العزیز سے اور عمل اسپر ہی نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہیں کہ سجدہ شکر کا ثابت ہی **باب** عورت اور غلام کو پناہ دینے کا بیان **حدیث** کی ہمسے یحییٰ ابن اکثم نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن ابی حازم نے کثیر بن زید سے اُنسے روایت کی ولید بن رباح سے اُنسے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق ایک عورت البتہ پکڑتی ہی امان واسطے قوم کے یعنی پناہ دیتی ہی مسلمانوں کو اور اس باب میں ام ہانی سے بھی روایت ہی یہ حدیث حسن غریب ہی **حدیث** کی ہمسے ابو الولید دمشقی نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے کہا خبر دی مجکو ابن ابی ذئب نے سعید مقبری سے اُنسے روایت کی ابی مرہ مولی عقیل بن ابی طالب سے اُنسے ام ہانی سے کہا کہ پناہ دی میں نے دو شخصوں کو کہ تھے دیور میرے خاوند کے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق امان دی ہمنے اس شخص کو کہ امان دی تو نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ عورت کو پناہ دینی جائز ہی اور یہی ہی قول احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا کہ عورت اور غلام کی امان دینی جائز ہی ۱ پس مسلمانوں کو جائز نہیں توڑنا اُسکا

---

۱ یعنے اگر کوئی مسلمان عورت امان دے ایک قوم کافر کو تو لازم ہی سب مسلمانوں کو کہ امان دیں اُسکو اور توڑیں نہیں اُسکو ۱۲ منہ اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ نہی منسوخ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ آپ نے اسواسطے ہدیہ رد کیا کہ باعث ہوں اُسکو قبول کرنے ہدیہ مشرک کا تعلق اور دوستی اور جائز ہے قبول کرنا ہدیہ اہل کتاب کا ۱۲ مجمع البحار

وقد روي عن عمر بن الخطاب انه اجاز امان العبد وابو مرة مولى عقيل بن ابي طالب ويقال له ايضا مولى ام هانئ واسمه يزيد وروي عن علي بن ابي طالب وعبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ذمة المسلمين واحدة يسعى بها ادناهم ومعنى هذا عند اهل العلم ان من اعطى الامان من المسلمين فهو جائز على كلهم **باب** ما جاء في الغدر حدثنا محمود بن غيلان ثنا ابو داود انبانا شعبة قال اخبرني ابو الفيض قال سمعت سليم بن عامر يقول كان بين معاوية وبين اهل الروم عهد وكان يسير في بلادهم حتى اذا انقضى العهد اغار عليهم فاذا رجل على دابة او على فرس وهو يقول الله اكبر وفاء لا غدر واذا هو عمرو بن عبسة فسأله معاوية عن ذلك فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كان بينه وبين قوم عهد فلا يحلن عهدا ولا يشدنه حتى يمضي امده او ينبذ اليهم على سواء قال فرجع معاوية بالناس هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء ان لكل غادر لواء يوم القيامة حدثنا احمد بن منيع ثنا اسمعيل بن ابراهيم قال ثني صخر بن جويرية عن نافع عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الغادر ينصب له لواء يوم القيامة وفي الباب عن علي وعبد الله بن مسعود وابي سعيد الخدري وانس وهذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في النزول على الحكم حدثنا قتيبة ثنا الليث عن ابي الزبير عن جابر انه قال رمي يوم الاحزاب سعد بن معاذ فقطعوا اكحله او ابجله فحسمه رسول الله صلى الله عليه وسلم بالنار فانتفخت يده

اور روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ آپ نے جائز رکھی امان غلام کی۔ اور ابو مرہ غلام آزاد کیا ہوا عقیل بن ابی طالب کا ہے اور اسکو ام ہانی کا غلام بھی کہتے ہیں اور نام اسکا یزید ہے اور حضرت علی اور عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذمہ اور عہد مسلمانوں کا ایک ہے۔ اور سعی اور کوشش کرتا ہے ساتھ ذمہ اسکے کے ادنیٰ انکا۔ اور معنے اس حدیث کا نزدیک اہل علم کے یہ ہے کہ جو شخص کہ پناہ دے[1] مسلمانوں میں سے کسی کافر کو تو امان اسکی جائز ہے سب مسلمانوں پر **باب** عہد توڑنے کا بیان حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے انہوں نے کہا خبر دی مجھکو شعبہ نے ابو الفیض سے انہوں نے کہا کہ سنا میں نے سلیم بن عامر سے کہتے تھے کہ تھا درمیان معاویہ اور رومیوں کے عہد اور صلح کہ ایک وقت معلوم تک آپس میں لڑیں نہیں اور تھے معاویہ سیر کرتے طرف شہروں انکے کے تا کہ جس وقت پورا ہو وہ عہد اور گذرے وہ وقت کہ عہد اسوقت تک کیا تھا غارت کریں انپر یعنی اچانک انپر جا پڑیں اور لوٹیں اور اگر اپنے مکان میں بیٹھے رہتے اور اسوقت جاتے تو وہ خبردار ہو جاتے سو اچانک آیا ایک شخص اسوار چار پائے پر گھوڑے پر اس حال میں کہ کہتا تھا وہ اللہ اکبر وفا ہو نہ غدر یعنی واجب ہے کہ وفائے عہد کرو نہ عہد شکنی یعنی تم کو جو جانا ہو ایام صلح میں دشمنوں کے شہروں کی طرف داخل غدر میں ہے نہ وفا پس دیکھا لوگوں نے تو ناگاہ وہ تھا عمرو بن عبسہ صحابی سو پوچھا معاویہ نے اس بات کو یعنی یہ کہ پھرنا ہمارا ایسا غدر کیوں ہے پس کہا عمرو نے کہ سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ ہو درمیان اسکے اور درمیان کسی قوم کے عہد پس نہ توڑے عہد کو اور نہ باندھے اسکو یہانتک کہ گذرے مدت عہد کی یا توڑے عہد طرف انکے اوپر برابری کے یعنی آگاہ کر دے انکو اور کہدے کہ صلح جو ہم میں اور تم میں تھی اب نہ رہی اب ہم اور تم برابر ہیں نقض عہد کے علم میں کہا سلیم نے پس پھرے معاویہ ساتھ لوگوں کے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ہر عہد توڑنیوالے کے لیے نشان عہد شکنی کا ہوگا دن قیامت کے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی مجھکو صخر بن جویریہ نے نافع سے انہوں نے روایت کی ابن عمر سے کہا سنا میں نے نبی صلعم سے فرماتے تھے کہ کھڑا کیا جاویگا[2] واسطے فریبی اور عہد شکن کے نشان عہد شکنی کا دن قیامت کے۔ اور اس باب میں علی اور عبد اللہ بن مسعود اور ابی سعید خدری اور انس سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** حکم پر اترنے کا بیان حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی زبیر سے انہوں نے روایت کی جابر سے کہا کہ تیر مارے گئے جنگ احزاب کے دن سعد بن معاذ سو کاٹ دی اکحل اُسکی کو کہ وہ رگ بازو میں ہے۔ سو داغا اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ آگ کے یعنی خون بند کرنیکے لیے سو سوج گیا ہاتھ انکا

---

[1] یعنی اگر ایک ادنیٰ مسلمان مرد یا عورت یا غلام بھی کسی کافر کو امن دے تو چاہیے کہ اسکو سب مسلمان امن دیں اور اسکے عہد کو نہ توڑیں ۱۲ یعنی عہد کو متغیر کرے کسیطرح

اس کلام سے مراد ہے نقض عہد کا [illegible] باندھنے اور محکم کرنے کے ہیں ۱۲ [2] یعنی تمام خلائق کے روبرو اسکی فضیحت ہوگی اور حدیث میں آیا ہے کہ غادر کا

فترکه فرقه الله فحسمه اخرى فانتفخت يده فلما رأى ذلك قال اللهم لا تخرج نفسي حتى تقر عيني من بني قريظة فاستمسك عرقه فما قطر قطرة حتى نزلوا على حكم سعد بن معاذ فارسل اليه فحكم ان يقتل رجالهم ويستحيى نساؤهم يستعين بهن المسلمون فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اصبت حكم الله فيهم وكانوا اربعمائة فلما فرغ من قتلهم انفتق عرقه فمات وفي الباب عن ابي سعيد وعطية القرظي وهذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابو الوليد الدمشقي نا الوليد بن مسلم عن سعيد بن بشير عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اقتلوا شيوخ المشركين واستحيوا شرخهم والشرخ الغلمان الذين لم ينبتوا هذا حديث حسن صحيح غريب ورواه حجاج بن ارطاة عن قتادة نحوه **حدثنا** هناد نا وكيع عن سفيان عن عبد الملك بن عمير عن عطية القرظي قال عرضنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم قريظة فكان من انبت قتل ومن لم ينبت خلى سبيله فكنت فيمن لم ينبت فخلى سبيلي هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم انهم يرون الانبات بلوغا ان لم يعرف احتلامه ولا سنه وهو قول احمد واسحق **باب** ما جاء في الحلف **حدثنا** حميد بن مسعدة نا يزيد بن زريع نا حسين المعلم عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في خطبته اوفوا بحلف الجاهلية فانه لا يزيده يعني الاسلام الا شدة ولا تحدثوا حلفا في الاسلام وفي الباب عن عبد الرحمن بن عوف وام سلمة وجبير بن مطعم وابي هريرة وابن عباس وقيس بن عاصم

پس نکلا اس سے خون پس داغا اسکو دوسری بار پس سوج گیا ہاتھ انکا سو جب دیکھا سعد نے اُسکو یعنی خون کے بند ہونے کو تو کہا الٰہی نہ نکال جان میری یہاں تک کہ ٹھنڈی کرے تو آنکھ میری بنی قریظہ سے یعنی وہ سب ہلاک ہو جاویں تو میں بہت خوش ہوں پس بند ہو گئی رگ اُسکی اور نہ گرا اُس سے ایک قطرہ لہو کا یہاں تک کہ اُترے بنی قریظہ اوپر حکم سعد بن معاذ کے سو بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کو واسطے بلانے اُنکے کے پس آئے سعد اور حکم کیا یہ کہ مارے جاویں مرد اُنکے اور زندہ رکھی جاویں عورتیں اُنکی اور رہنے دیجاویں کہ مدد لیں اُنسے مسلمان یعنی فائدہ اُٹھاویں اُنسے سو نبی صلعم نے فرمایا کہ پہونچا تو حکم اللہ کو پہنچ گئے یعنی ایسا حکم کیا تو نے کہ اللہ راضی ہوا اُس سے اور تھے چار سو آدمی۔ پس جب فارغ ہوئے قتل سے اُنکے تو کھل گئی رگ اُنکی اور جاری ہوا اُس سے خون پس مر گئے اُس خون سے اور اس باب میں ابی سعید اور عطیہ قرظی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو ولید دمشقی نے اُنے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے سعید بن بشیر سے اُنے قتادہ سے اُنے حسن سے اُنے سمرہ بن جندب سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا قتل کرو تم مشرکین بڑی عمر والے کو اور زندہ رکھو چھوٹی عمر والے کو یعنی لڑکے اُنکے کو اور شرخ وہ لڑکے ہیں جنکے زیر ناف کے بال نہ جمے ہوں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے روایت کیا اسکو حجاج بن ارطاۃ نے قتادہ سے مانند اسکے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُنے عبد الملک بن عمیر سے اُنے عطیہ قرظی سے کہا کہ پیش کیے گئے ہم آگے نبی صلعم کے دن جنگ بنی قریظہ کے پس جس کسی کے جمے ہوئے تھے بال یعنی زیر ناف کے تو قتل کرتے اُسکو اسلیے کہ یہ علامت بلوغ کی ہے پس گنا جاتا لڑنے والوں سے اور جسکے نہ جمے ہوتے بال پس چھوڑ دیتے اُسکو اور تھا میں اُنہیں سے کہ نہ جمے تھے بال اُنکے سو چھوڑ دیا مجکو اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ بالوں کا جمنا بلوغ ہوتا ہے اگر نہ پہچانا جاوے احتلام اُسکا اور نہ عمر اُسکی اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا **باب** عہد اور قسم کا پورا کرنا **حدیث** کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے اُنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے اُنے کہا حدیث کی ہمسے حسین معلم نے عمرو بن شعیب سے اُنے اپنے باپ سے اُنے اپنے دادا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خطبہ میں پوری کرو جاہلیت کی قسم کو پس تحقیق وہ نہیں زیادہ کرتا اسکو یعنی اسلام زیادہ نہیں کرتا اُس قسم میں مگر قوت کو اور نہ پیدا کرو قسم کو بیچ اسلام کے اور اس باب میں عبد الرحمن بن عوف اور ام سلمہ اور جبیر بن مطعم اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور قیس بن عاصم سے بھی روایت ہے

سلہ کہا تو رپشتی نے کہ گردانا گیا جمنا بالوں کو علامت بلوغ کی بضرورت کے اسلیے کہ اگر پوچھے جاتے احتلام سے یا سن سے تو ترجیح نہ کرتے واسطے خوف قتل کے

سلہ پورا کرو جاہلیت کی قسم کو یعنی عہد اور قسمیں کہ زمانہ جاہلیت میں تھیں اور یہ وہ کہ تھے آپس میں جب جب آیت دو نوا باستودکے اور یہ وہ قسمیں ہیں کہ رہا نہ رکھیں۔ اور جو قسمیں کہ ایام جاہلیت میں قتل کرنے پر واقع ہوئیں انکا پورا کرنا درست نہیں موافق اس حدیث کے اور جو کہ تھیں جاہلیت میں اوپر مدد کرنے مظلوم کے اور صلہ رحم کے اور مانند انکے کے پس اسلام انکا مدد کرنے والا ہے جب اس حدیث کے لیے کہ اسلام کافی ہے بیچ وجوب مدد ایک کے دوسرے کی بلکہ ایسی قسم کا پیدا کرنا وجہ ہے

هذا حديث حسن صحيح باب في اخذ الجزية من المجوس حدثنا احمد بن منيع ثنا ابو معاوية ثنا الحجاج بن ارطاة عن عمرو بن دينار عن بجالة بن عبدة قال كنت كاتبا لجزء بن معاوية على مناذر فجاءنا كتاب عمر انظر مجوس من قبلك فخذ منهم الجزية فان عبد الرحمن بن عوف اخبرني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ الجزية من مجوس هجر هذا حديث حسن حدثنا ابن ابي عمر ثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن بجالة ان عمر كان لا ياخذ الجزية من المجوس حتى اخبره عبد الرحمن بن عوف ان النبي صلى الله عليه وسلم اخذ الجزية من مجوس هجر وفي الحديث كلام اكثر من هذا هذا حديث حسن صحيح باب ما جاء ما يحل من اموال اهل الذمة حدثنا قتيبة ثنا ابن لهيعة عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي الخير عن عقبة بن عامر قال قلت يا رسول الله انا نمر بقوم فلا هم يضيفونا ولا هم يؤدون ما لنا عليهم من الحق ولا نحن ناخذ منهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابوا الا ان تاخذوا كرها فخذوا هذا حديث حسن وقد رواه الليث بن سعد عن يزيد بن ابي حبيب ايضا وانما معنى هذا الحديث انهم كانوا يخرجون في الغزو فيمرون بقوم ولا يجدون من الطعام ما يشترون بالثمن فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان ابوا ان يبيعوا الا ان تاخذوا كرها فخذوا هكذا روي في بعض الحديث مفسرا وقد روي عن عمر بن الخطاب انه كان يامر بنحو هذا باب ما جاء في الهجرة حدثنا احمد بن عبدة الضبي ثنا زياد بن عبد الله ثنا منصور بن معتمر عن مجاهد عن طاؤس عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مجوس سے جزیہ[1] لینے کا بیان **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے حجاج بن ارطاۃ نے عمرو بن دینار سے اُنہوں نے روایت کی بجالہ بن عبدہ سے کہا کہ تھا میں منشی جزء بن معاویہ تابعی کا کہ چچا تھا احنف کا پس آیا ہمارے پاس خط حضرت عمرؓ کا کہ مضمون اسکا یہ تھا کہ دیکھ مجوس کو جو آگے تیرے ہیں سو لے اُن سے جزیہ بسبب کہ تحقیق عبد الرحمن بن عوف نے خبر دی مجھکو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لیا جزیہ ہجر کے مجوسیوں سے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُنہوں نے روایت کی بجالہ سے کہا کہ نہ لیتے تھے حضرت عمرؓ جزیہ مجوس سے یہانتک کہ خبر دی اُنکو عبد الرحمن بن عوف نے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لیا جزیہ مجوس ہجر سے اور اس حدیث میں کلام اکثر ہے اس سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اہل ذمہ کا مال حلال نہیں یعنی اُنکا لینا درست نہیں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے اُنہوں نے ابی الخیر سے اُنہوں نے عقبہ بن عامر سے کہا کہ عرض کی میں نے کہ یا حضرت تحقیق ہم گذرتے ہیں ایک قوم[2] پر یعنی وقت نکلنے کے جہاد کے لیے پس نہ وہ مہمانی کرتے ہیں ہماری اور نہ دیتے ہیں وہ چیز کہ واسطے ہمارے ہے اُنپر حق سے یعنی حق اسلام کہ وہ دستگیری کرنی اور مدد کرنی ہے ساتھ دینے قرض اور مانند اُسکے کے اور نہ خود لیتے ہیں اُنسے یعنی زبردستی۔ پس حاصل ہوتا ہے ہمکو بسبب اضطرار کے ضرر عظیم سو نبی صلعم نے فرمایا کہ اگر انکار کریں وہ یعنی ضیافت کرنے اور بیچنے سے نقد یا قرض مگر یہ کہ لو تم زبردستی پس لو یعنی زبردستی یہ حدیث حسن ہے اور تحقیق روایت کیا اسکو لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے بھی اور سوا اسکے نہیں کہ معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ تھے وہ نکلتے جہاد میں سو گذرتے ایک قوم پر اور نہ پاتے کھانے سے وہ چیز کہ خریدیں ساتھ مول کے پس حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر انکار کریں وہ بیچنے سے مگر یہ کہ لو زبردستی تو لو اسیطرح روایت کی گئی ہے بعض حدیثوں میں ساتھ تفسیر کے اور عمر فاروقؓ سے مروی ہے کہ تھے وہ حکم کرتے مانند اسکے **باب** ہجرت کا بیان **حدیث** کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے زیاد بن عبد اللہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے منصور بن معتمر نے مجاہد سے اُنہوں نے طاؤس سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہ کہ نبی صلعم نے فرمایا دن فتح مکہ کے

---

[1] جزیہ اُس مال کو کہتے ہیں کہ لیا جاوے ذمی سے یہ مشتق ہے جزاء سے بمعنی بدلہ کے اسلیے کہ وہ جزیہ گویا بدلہ ہے بسبب ترک اسلام کا اور [illegible] رکھتے ہیں اور پہلے جزیہ مسلہ ہجر سے اور حنفیہ کے نزدیک عجم کے بت پرستوں سے بھی لیا جاوے اور شافعی کہتے ہیں اختلاف ہے اور حنفیہ کے نزدیک غنی پر ہر سال میں اڑتالیس درہم ہیں کہ ہر مہینے میں چار درہم دے اور اوسط درجہ والے پر چوبیس درہم ہیں کہ ہر مہینے میں دو درہم دے اور فقیر مزدوری کرنیوالے پر بارہ درہم کہ ہر مہینے میں ایک درہم دے ۱۲

[2] یہ لوگ ذمی تھے اور شرط کی گئی تھی ان سے کہ جب مسلمان جہاد کے لیے جاویں اُنکے ہاں کو تو اُنکی ضیافت کریں جب مسلمان اُنکے ہاں پہنچے وہ نہ کرتے تھے اور نہ بیچتے تھے غلہ وغیرہ پس نبی صلعم نے فرمایا کہ اضطرار کی حالت میں اُنکا مال لینا زبردستی سے اگرچہ وہ راضی نہ ہوں ۱۲

لا هجرة بعد الفتح ولكن جهاد ونية وإذا استنفرتم فانفروا وفي الباب عن ابي سعيد وعبد الله بن عمرو وعبد الله بن حبشي وهذا
حديث حسن صحيح وقد رواه سفيان الثوري عن منصور بن المعتمر نحو هذا **باب** ما جاء في بيعة النبي صلى الله عليه
وسلم **حدثنا** سعيد بن يحيى بن سعيد الاموي ثنا عيسى بن يونس عن الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن
جابر بن عبد الله في قوله تعالى لقد رضي الله عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة قال جابر بايعنا رسول الله صلى الله
عليه وسلم على ان لا نفر ولم نبايعه على الموت وفي الباب عن سلمة بن الاكوع وابن عمر وعبادة وجرير بن عبد الله وقد روي
هذا الحديث عن عيسى بن يونس عن الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير قال قال جابر بن عبد الله ولم يذكر فيه ابو سلمة **حدثنا**
قتيبة ثنا حاتم بن اسمعيل عن يزيد بن ابي عبيد قال قلت لسلمة بن الاكوع على اي شيء بايعتم رسول الله صلى الله عليه
وسلم يوم الحديبية قال على الموت هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** علي بن حجر ثنا اسمعيل بن جعفر عن عبد الله بن دينار عن
ابن عمر قال كنا نبايع رسول الله صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة فيقول لنا فيما استطعتم هذا حديث حسن صحيح **حدثنا**
احمد بن منيع ثنا سفيان بن عيينة عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله قال لم نبايع رسول الله صلى الله عليه وسلم على الموت
انما بايعناه على ان لا نفر هذا حديث حسن صحيح ومعنى كلا الحديثين صحيح قد بايعه قوم من اصحابه على الموت وانما قالوا لا نزال
بين يديك ما لم نقتل وبايعه آخرون فقالوا لا نفر **باب** في نكث البيعة **حدثنا** ابو عمار ثنا وكيع عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة

نہیں فرض ہے ہجرت بعد فتح مکہ کے ولیکن جہاد اور نیت ہے یعنی ہر کام میں نیکی کی نیت کرنی اور جہاد کرنے سے ہجرت کا ثواب حاصل ہوتا ہے
اور جس وقت کہ بلائے جاؤ تم یعنی جہاد کے لیے پس نکلو بنا بر فرض ہونے کے اور اس باب میں ابی سعید اور عبد اللہ بن عمرو اور عبد اللہ بن حبشی
سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا اسکو سفیان ثوری نے منصور بن معتمر سے مانند اسکے **باب** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی بیعت کا بیان **حدیث** کی ہمسے سعید بن یحیٰی بن سعید اموی نے اُنھنے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے اُنھنے اوزاعی سے اُنھنے یحیٰی بن
ابی کثیر سے اُنھنے ابی سلمہ سے اُنھنے جابر بن عبد اللہ سے بیچ تفسیر اس آیت کے کہ تحقیق اللہ خوش ہوا ایمان والوں سے جبکہ ہاتھ ملانے لگے تجھسے
اُس درخت کے نیچے کہا جابر نے بیعت کی ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ نہ بھاگینگے ہم لڑائی سے اور نہ بیعت کی ہمنے آپ سے موت پر اور
اس باب میں سلمہ بن اکوع اور ابن عمر اور عبادہ اور جریر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث عیسیٰ بن یونس سے
اُنھنے اوزاعی سے اُنھنے یحیٰی بن ابی کثیر سے اُنھنے جابر سے اور نہیں ذکر کیا اس میں واسطہ ابو سلمہ کا **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُنھنے کہا
حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمعیل نے یزید بن ابی عبیدہ سے کہا کہ میں نے کہا سلمہ بن اکوع سے کس چیز پر بیعت کی تھی تمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دن
حدیبیہ کے جبکہ قریش نے نبی صلعم کو مکہ میں جانے سے روکا تھا کہا اُنھنے موت پر یعنی جبتک جان ہے لڑینگے اور منہ نہ پھیرینگے یہ حدیث حسن
صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُنھنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے عبد اللہ بن دینار سے اُنھنے ابن عمر سے کہا کہ تھے ہم بیعت
کرتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر سننے اور فرمانبرداری کرنے کے پس فرماتے تھے بیچ اُس چیز کے کہ طاقت رکھو تم یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث**
کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنھنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ابی زبیر سے اُنھنے جابر سے کہا نہیں بیعت کی ہمنے نبی صلعم سے مرنے پر سوا
اسکے نہیں کہ بیعت کی ہمنے آپ سے یہ کہ نہ بھاگینگے ہم یہ حدیث حسن صحیح ہے اور معنی دونوں حدیثوں کے صحیح ہیں کہ ایک جماعت نے آپ سے
مرنے پر بیعت کی تھی اور کہا ہمیشہ ہم آپکے آگے رہینگے جبتک کہ مارے جاویں ہم اور بیعت کی آپسے دوسروں نے اسپر کہ نہ بھاگینگے **باب**
بیعت توڑنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو عمار نے اُنھنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُنھنے ابی صالح سے اُنھنے ابی ہریرہ سے

---

۱ فتح کے پہلے ہجرت فرض عین تھی طرف مدینہ کے کیونکہ مکہ ہمہ دار الکفر تھا اسپر کہ مسلمان [illegible] اسلئے کہ اہل دین مدینہ میں کم تھے پس ہجرت فرض ہوئی کہ [illegible]
پس جب مکہ فتح ہوا تو وہ علت زائل ہوئی اور فرضیت ہجرت کی وہاں سے موقوف ہوئی لیکن باقی ہے استحباب ہجرت کا واسطے جہاد اور طلب علم وغیرہ کے اور جب [illegible]
جہاد کا یا اخلاص عمل کا حاصل یہ ہے کہ مدینہ کی طرف ہجرت کرنی اب فرض نہیں بعد [illegible] لیکن [illegible] بسبب جہاد کے یا نیت صالحہ کے [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] یہ رخصت ہے حضرت صلعم کی طرف [illegible] سال ہجری [illegible]
[illegible] جگہ کا [illegible] کفار قریش مانع ہوئے [illegible] آپکو [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يكلمهم الله يوم القيمة ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم رجل بايع اماما فان اعطاه وفى له وان لم يعطه لم يف له هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فى بيعة العبد حدثنا قتيبة ثنا الليث عن ابى الزبير عن جابر انه قال جاء عبد فبايع رسول الله صلى الله عليه وسلم على الهجرة ولا يشعر النبى صلى الله عليه وسلم انه عبد فجاء سيده فقال النبى صلى الله عليه وسلم بعنيه فاشتراه بعبدين اسودين ولم يبايع احدا بعد حتى يسأله اعبد هو وفى الباب عن ابن عباس حديث جابر حديث حسن صحيح لا نعرفه الا من حديث ابى الزبير **باب** ما جاء فى بيعة النساء حدثنا قتيبة ثنا سفيان عن محمد بن المنكدر سمع اميمة بنت رقيقة تقول بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم فى نسوة فقال لنا فيما استطعتن واطقتن قلت الله ورسوله ارحم بنا منا بانفسنا قلت يا رسول الله بايعنا قال سفيان تعنى صافحنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما قولى لمائة امرأة كقولى لامرأة واحدة وفى الباب عن عائشة وعبد الله بن عمرو واسماء بنت يزيد وهذا حديث حسن صحيح لا نعرفه الا من حديث محمد بن المنكدر وروى سفيان الثورى ومالك بن انس وغير واحد هذا الحديث عن محمد بن المنكدر نحوه **باب** ما جاء فى عدة اصحاب بدر حدثنا واصل بن عبد الاعلى الكوفى ثنا ابو بكر بن عياش عن ابى اسحق عن البراء قال كنا نتحدث ان اصحاب بدر يوم بدر كعدة اصحاب طالوت ثلاثمائة وثلاثة عشر وفى الباب عن ابن عباس وهذا حديث حسن صحيح وقد رواه الثورى وغيره عن ابى اسحق **باب** ما جاء فى الخمس حدثنا قتيبة ثنا عباد بن عباد المهلبى عن ابى جمرة عن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم قال لوفد عبد القيس آمركم ان تؤدوا خمس ما غنمتم

وفى الحديث قصة هذا حديث حسن صحيح

کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے آدمی ہیں کہ نہ کلام کریگا انسے اللہ دن قیامت کے اور نہ پاک کریگا انکو گناہوں سے اور واسطے انکے عذاب ہے دردناک دینے والا۔ ایک مرد وہ ہے کہ بیعت کی اُسنے امام سے پس اگر دیا اُسکو کچھ مال تو پورا کیا اُسکو اور اگر نہ دیا کچھ تو نہ پورا کیا اُسکو یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** غلام کی بیعت کا بیان حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی زبیر سے اُنھوں نے جابر سے کہا کہ آیا ایک غلام پس بیعت کی اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت پر یعنی عہد کیا حضرت سے کہ اپنے وطن سے نکل کر آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر رہیگا اور نہ معلوم ہوا آنحضرت صلعم کو کہ یہ غلام ہے۔ پھر آیا مالک اُسکا ڈھونڈھتا ہوا اُسکو پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ بیچ دے اسکو میرے ہاتھ پس خرید لیا آپنے اُسکو بعوض دو غلاموں سیاہ رنگ کے اور بیعت نہ کی کسی سے پیچھے اُسکے یہاں تک کہ پوچھ لیتے اُس سے کہ غلام ہے یا آزاد اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور جابر کی حدیث حسن غریب ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث ابی زبیر سے **باب** عورتوں کی بیعت کرنے کا بیان حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے محمد بن منکدر سے اُنہوں نے سُنا امیمہ بنت رقیقہ سے کہتی تھیں کہ بیعت کی میں نے نبی صلعم سے بیچ کئی عورتوں کے کہ انھوں نے بھی بیعت کی سو آپنے فرمایا واسطے ہمارے کہ بیعت کی بیچ اُن کاموں کے جنکی طاقت رکھو تم اور ہمت رکھو تم کہا میں نے اللہ اور اُسکا رسول زیادہ تر مہربان ہے بیچ حق ہمارے کے بہ نسبت جانوں اپنی کے پس فرمائیے کہ حضرت بیعت کیجیے ہمسے کہا سفیان نے یعنی مصافحہ کیجیے ہمسے سو حضرت صلعم نے فرمایا سوا اسکے نہیں کہ کہنا میرا واسطے سو عورت مانند کہنے میرے کے ہے واسطے ایک عورت کے یعنی فقط میرا زبان سے کہنا کافی ہے ہاتھ ملانے کی کچھ ضرورت نہیں اور اس باب میں عائشہ سے اور عبد اللہ بن عمرو اور اسماء بنت یزید سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث محمد بن منکدر سے اور روایت کی یہ حدیث سفیان اور مالک وغیرہ نے محمد بن منکدر سے مانند اسکے **باب** اصحاب بدر کی گنتی کا بیان حدیث کی ہمسے واصل بن عبد الاعلی کوفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے ابی اسحاق سے اُنھوں نے براء سے کہا کہ تھے ہم گفتگو کرتے آپس میں کہ تحقیق اصحاب بدر کی گنتی مانند اصحاب طالوت کے ہے تین سو تیرہ آدمی اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا اسکو ثوری وغیرہ نے ابی اسحاق سے **باب** پانچویں حصہ کا بیان حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے عباد بن عباد مہلبی سے اُسنے ابی جمرہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایلچیوں عبد القیس کے لیے کہ ادا کرو تم پانچواں حصہ غنیمت میں سے

اور اس حدیث میں قصہ ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے

[illegible]

حدثنا قتیبة حدثنا حماد بن زید عن ابی جمرة عن ابن عباس نحوه **باب** ما جاء فی کراهیة النهبة **حدثنا** هناد حدثنا ابو الاحوص عن سعید بن مسروق عن عبایة بن رفاعة عن ابیه عن جده رافع قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر فتقدم سرعان الناس فتعجلوا من الغنائم فاطبخوا ورسول الله صلی الله علیه وسلم فی اخری الناس فمر بالقدور فامر بها فاکفئت ثم قسم بینهم فعدل بعیرا بعشر شیاه وروی سفیان الثوری عن ابیه عن عبایة عن جده رافع بن خدیج ولم یذکر فیه عن ابیه **حدثنا** بذلک محمود بن غیلان حدثنا وکیع عن سفیان وهذا اصح وعبایة بن رفاعة سمع من جده رافع بن خدیج وفی الباب عن ثعلبة بن الحکم وانس وابی ریحانة وابی الدرداء وعبد الرحمن بن سمرة وزید بن خالد وجابر وابی هریرة وابی ایوب **حدثنا** محمود بن غیلان حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ثابت عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من انتهب فلیس منا هذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث انس **باب** ما جاء فی التسلیم علی اهل الکتاب **حدثنا** قتیبة حدثنا عبد العزیز بن محمد عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تبدؤا الیهود والنصاری بالسلام واذا لقیتم احدهم فی الطریق فاضطروه الی اضیقه وفی الباب عن ابن عمر وانس وابی بصرة الغفاری صاحب النبی صلی الله علیه وسلم هذا حدیث حسن صحیح ومعنی هذا الحدیث لا تبدؤا الیهود والنصاری قال بعض اهل العلم انما معنی الکراهیة لانه یکون تعظیما لهم وانما امر المسلمون بتذلیلهم وکذلک اذا لقی احدهم فی الطریق فلا یترک الطریق علیه لان فیه تعظیما لهم

حدیث کی ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے ابی جمرہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے مانند اُسکے **باب** تقسیم سے پہلے مال غنیمت کا لینا منع ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے سعید بن مسروق سے اُنہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے اپنے دادا رافع سے کہ تھے ہم ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر میں سو آگے بڑھے جلد باز قوم کے سو جلدی کی اُنہوں نے غنیمت میں سے اور پکایا گوشت اور نبی صلعم پچھلے لوگوں میں تھے پس گذرے حضرت صلعم ہنڈیوں کی طرف حکم فرمایا اُنکے اُلٹ دینے کا پس اُلٹا دی گئیں[1] پھر تقسیم کی درمیان اُنکے غنیمت سو برابر کیا ایک ایک اونٹ کو بدلے دس بکریوں کے اور روایت کی سفیان ثوری نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عبایہ سے اُنہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے اور نہیں ذکر کیا اُنہیں واسطہ باپ کا **حدیث** کی ہم سے ساتھ اسکے محمود بن غیلان نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے اور یہ زیادہ صحیح ہے اور عبایہ نے اپنے دادا رافع سے سنا ہے اور اس باب میں ثعلبہ بن الحکم اور انس اور ابی ریحانہ اور ابی درداء اور عبد الرحمن بن سمرہ اور زید بن خالد اور جابر اور ابی ہریرہ اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے معمر سے اُنہوں نے ثابت سے اُنہوں نے انس سے کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ لوٹے مال غنیمت سے پہلے تقسیم کے بس نہیں وہ ہم میں سے یعنی ہمارے طریقے پر یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث انس سے **باب** اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ پر سلام کرنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود[2] اور نصاریٰ کو پہلے تم نہ سلام کیا کرو اور جبکہ ملو تم اُنمیں سے کسیکو راہ میں پس تنگ کیا کرو اُنکو طرف راہ تنگ کے۔ اور اس باب میں ابن عمر اور انس اور ابی بصرہ غفاری نبی صلعم کے صاحب سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کہا بعض اہل علم نے کہ معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ یہود اور نصاریٰ سے سلام کے ساتھ ابتدا کرنا اسواسطے مکروہ ہے کہ اسمیں اُنکی تعظیم ہے۔ اور مسلمانوں کو حکم ہے ذلیل کرنے کا اُنکے اور اسیطرح جبکہ ملے ایک اُنکا راہ میں تو نہ چھوڑی جاوے راہ واسطے اُسکے اسلیے کہ اسمیں اُنکی تعظیم لازم آتی ہے

---

[1] اسلیے کہ اُنہوں نے ذبح کیا تھا جانوروں کو غنیمت میں سے پہلے تقسیم کرنے کے [illegible]
[2] یہود و نصاریٰ سے سلام کے ساتھ ابتدا کرنی حرام ہے بسبب کہنے میں کہ ضرورت کے لیے جائز ہے [illegible] درست نہیں مگر واسطے خوف [illegible] کے درست ہے [illegible] یہود و نصاریٰ کو پہلے سلام کرنا حرام ہے۔ اگر وے سلام کریں تو جواب دیں [illegible] اور تنگ کر دینا کہ وہ راہ سے ایک طرف اور کنارے ہو جاویں [illegible] نہ تنگ ہو اور [illegible] تو ذلت کے لائق ہے [illegible] ایک طرف ہونے تاکہ راہ کا درمیان مسلمانوں

حدثنا علی بن حجر ثنا اسمعیل بن جعفر عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الیہود اذا سلم علیکم احدہم فانما یقول السام علیک فقل علیک هذا حدیث حسن صحیح باب ما جاء فی کراہیۃ المقام بین اظہر المشرکین حدثنا ہناد ثنا ابو معاویۃ عن اسمعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن جریر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث سریۃ الی خثعم فاعتصم ناس بالسجود فاسرع فیہم القتل فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر لہم بنصف العقل وقال انا بریء من کل مسلم یقیم بین اظہر المشرکین قالوا یا رسول اللہ لم قال لا تراءی ناراہما حدثنا ہناد ثنا عبدۃ عن اسمعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم مثل حدیث ابی معاویۃ ولم یذکر فیہ عن جریر وهذا اصح وفی الباب عن سمرۃ واکثر اصحاب اسمعیل قالوا عن اسمعیل عن قیس بن ابی حازم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث سریۃ ولم یذکروا فیہ عن جریر وروی حماد بن سلمۃ عن الحجاج بن ارطاۃ عن اسمعیل بن ابی خالد عن قیس عن جریر مثل حدیث ابی معاویۃ وسمعت محمدا یقول الصحیح حدیث قیس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسل وروی سمرۃ بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تساکنوا المشرکین ولا تجامعوہم فمن ساکنہم او جامعہم فہو مثلہم باب ما جاء فی اخراج الیہود والنصاری من جزیرۃ العرب حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا ابو عاصم وعبد الرزاق قالا انا ابن جریج ثنا ابو الزبیر انہ سمع جابر بن عبد اللہ یقول اخبرنی عمر بن الخطاب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاخرجن الیہود والنصاری من جزیرۃ العرب فلا اترک فیہا الا مسلما هذا حدیث حسن صحیح حدثنا موسی بن عبد الرحمن الکندی ثنا زید بن حباب ثنا سفیان الثوری عن ابی الزبیر عن جابر عن عمر بن الخطاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لئن عشت ان شاء اللہ لاخرجن الیہود والنصاری من جزیرۃ العرب

حدیث کی ہم سے علی بن حجر نے اُنسے کہا حدیث کی ہم سے اسماعیل نے عبد اللہ بن دینار سے اُنہوں نے روایت کی ابن عمر سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ یہود جبکہ سلام کرے تمپر ایک انکا تو سوا اسکے نہیں کہ کہیگا السام علیک سو کہو تو علیک یعنی وہ ہو تجھے جسکے تم لائق ہو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مشرکوں کے درمیان ٹھہرنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے اُنسے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اسماعیل بن ابی خالد سے اُنہوں نے روایت کی قیس بن ابی حازم سے اُنہوں نے جریر بن عبد اللہ سے کہا کہ نبی صلعم نے بھیجا ایک چھوٹا لشکر طرف قبیلے خثعم کے پس بچاؤ پکڑا کئی آدمیوں نے سجدے سے یعنی سجدے میں گر پڑے کہ ہم مسلمان ہیں ہمکو جانکر چھوڑ دیں پس جلدی کی گئی انمیں قتل کی پس پہنچی یہ خبر نبی صلعم کو سو حکم کیا آپ نے انکے لیے آدھی دیت دینے کا اور فرمایا کہ میں بیزار ہوں ہر مسلمان سے جو رہے درمیان مشرکوں کے۔ اصحاب نے عرض کی کیا حضرت آپ بیزار کیوں ہیں فرمایا نہ مشابہ ہووے مسلمان بیچ شکل کافر کے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے اُنسے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے اسماعیل بن ابی خالد سے اُنہوں نے روایت کی قیس بن ابی حازم سے مانند حدیث ابی معاویہ کے۔ اور نہیں ذکر کیا اسمیں واسطہ جریر کا اور یہ زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں سمرہ سے بھی روایت ہے۔ اور اکثر اصحاب اسماعیل کے روایت کرتے ہیں اسماعیل سے اُنہوں نے قیس بن ابی حازم سے کہا کہ نبی صلعم نے بھیجا ایک لشکر اور نہیں ذکر کیا اسمیں واسطہ جریر کا اور روایت کی حماد بن سلمہ نے حجاج بن ارطاۃ سے اُنہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے اُنہوں نے قیس سے اُنہوں نے جریر سے مانند حدیث ابی معاویہ کے اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے کہ صحیح قیس کی نبی صلعم سے مرسل ہے اور روایت کی سمرہ بن جندب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہ ٹھہرو مشرکوں میں اور نہ جمع ہو اُنسے پس جو شخص کہ ٹھہرے اُنمیں یا ملے اُنسے پس وہ مثل اُنکے ہے **باب** یہود اور نصاریٰ کا جزیرہ[1] عرب سے نکالنا **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے اُنسے کہا حدیث کی ہم سے ابو عاصم اور عبد الرزاق نے اُنسے کہا اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے اُنسے کہا حدیث کی ہم سے ابو زبیر نے کہ اُنہوں نے سنا جابر سے کہتا تھا خبر دی مجھکو عمر فاروق نے کہ اُنہوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے البتہ نکالونگا میں یہود اور نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے یہانتک کہ نہ چھوڑونگا میں وہاں کسی کو سوا مسلمان کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے موسیٰ بن عبد الرحمن کندی نے اُنسے کہا حدیث کی ہم سے زید بن حباب نے اُنسے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابو زبیر سے اُنہوں نے روایت کی جابر سے اُنہوں نے عمر فاروق سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جیتا رہا میں انشاء اللہ تو البتہ نکالونگا میں یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے

---

[1] جزیرہ اُس زمین کو کہتے ہیں کہ احاطہ کیا ہو اُسکو دریا نے اور جزیرہ عرب کا احاطہ کیا ہے دریائے حبش اور دریائے شام اور دجلہ اور فرات نے عدن سے اطراف
ت مربع طول میں عدن ابین سے عراق تک عرض میں جدہ سے شام تک۔ قاموس ۱۲

باب ما جاء في تركة النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا محمد بن المثنى ثنا ابو الوليد ثنا حماد بن سلمة عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال جاءت فاطمة الى ابي بكر فقالت من يرثك قال اهلي وولدي قالت فما لي لا ارث ابي فقال ابو بكر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا نورث ولكني اعول من كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعوله وانفق على من كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينفق عليه وفي الباب عن عمر وطلحة والزبير وعبد الرحمن بن عوف وسعد وعائشة حديث ابي هريرة حديث حسن غريب من هذا الوجه انما اسنده حماد بن سلمة وعبد الوهاب بن عطاء عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن ابي بكر الصديق عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا الحسن بن علي الخلال ثنا بشر بن عمر ثنا مالك بن انس عن ابن شهاب عن مالك بن اوس بن الحدثان قال دخلت على عمر بن الخطاب ودخل عليه عثمان بن عفان والزبير بن العوام وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابي وقاص ثم جاء علي والعباس يختصمان فقال عمر لهم انشدكم بالله الذي باذنه تقوم السماء والارض تعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا نورث ما تركنا صدقة قالوا نعم قال عمر فلما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابو بكر انا ولي رسول الله صلى الله عليه وسلم فجئت انت وهذا الى ابي بكر تطلب انت ميراثك من ابن اخيك ويطلب هذا ميراث امراته من ابيها فقال ابو بكر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا نورث ما تركنا صدقة والله يعلم انه صادق بار راشد تابع للحق وفي الحديث قصة طويلة هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث مالك بن انس

باب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ترکہ کا بیان جو آپ نے مرنے کے پیچھے چھوڑا **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الولید نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے محمد بن عمرو سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہ آئیں حضرت فاطمہؓ پاس ابی بکر صدیق کے سو کہا کہ کون وارث ہوگا تیرا۔ ابو بکر نے کہا کہ گھر والے میرے اور اولاد میری۔ کہا فاطمہؓ نے پس کیا ہے مجھکو کہ نہیں وارث ہوتی میں اپنے باپ کی کہا ابو بکر نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں وارث کیے جاتے ہم لیکن دونگا میں اُنکو کہ تھے نبی صلعم دیتے اُنکو۔ اور خرچ کرونگا میں اُس شخص پر کہ تھے نبی صلعم خرچ کرتے اُسپر۔ اور اس باب میں عمر اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد اور عائشہ سے بھی روایت ہے۔ اور ابو ہریرہ کی حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے سوا اسکے نہیں کہ مسند کیا اُسکو حماد بن سلمہ اور عبد الوہاب بن عطاء نے محمد بن عمرو سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اور یہ حدیث حضرت ابی بکر سے کئی طرح پر مروی ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن عمر نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے ابن شہاب سے اُنہوں نے مالک بن اوس سے کہا کہ داخل ہوا میں عمر فاروق پر۔ اور آئے اُنکے پاس عثمان ابن عفان اور زبیر بن عوام اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص پھر آئے حضرت علی اور عباس جھگڑتے ہوئے سو عمر نے اُنکو کہا کہ قسم دیتا ہوں تمکو اُس خدا کی کہ اسکے حکم سے قائم ہیں آسمان اور زمین کیا جانتے ہو تم کہ حضرت صلعم نے فرمایا نہیں وارث کیے جاتے ہم یعنی گروہ انبیا کے جو کچھ کہ ہم چھوڑتے ہیں صدقہ ہے کہا اُن اصحاب نے کہ جو وہاں بیٹھے تھے ہاں بیشک نبی صلعم نے فرمایا ہے کہا عمر نے کہ جب وفات فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کہا ابو بکر نے کہ میں والی ہوں نبی صلعم کا یعنی نیب خلیفہ ہوں۔ الغرض پس آیا تو اور یہ طرف ابو بکر رض کے اس حال میں کہ طلب کرتا تھا تو میراث اپنے بھتیجے سے اور طلب کرتا تھا یہ یعنی علی میراث عورت اپنی کی باپ سے اُسکے سو کہا ابو بکر نے کہ تحقیق نبی صلعم نے فرمایا کہ نہیں وارث کیے جاتے ہیں ہم جو کچھ کہ چھوڑتے ہیں صدقہ ہے۔ خدا ہی کوئی مالک اُسکا نہیں۔ اور اللہ جانتا ہے کہ ابو بکر اس کام میں صادق اور نیکوکار اور راہ راست پر ہے اور تابع حق کا تھا

اور اس حدیث میں قصہ لمبا ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث مالک بن انس سے

؎ حضرت صلعم کی [illegible] مدینہ میں [illegible] اور کچھ فدک اور خیبر میں سو حضرت صلعم کا معمول تھا کہ اُسکے حاصلات سے بی بیون کو سال بھر کا خرچ دیتے اور جو باقی رہتا اُسکو مسلمانوں میں تقسیم کرتے۔ سو حضرت صلعم کی وفات کے بعد حضرت فاطمہ نے صدیق اکبر سے اپنے باپ کا ورثہ مانگا ان زمینوں میں۔ سو صدیق نے اُنکو فرمایا کہ نبی کے مال میں میراث نہیں جو چھوڑیں وہ صدقہ ہے خدا کی راہ میں۔ اور البتہ حضرت صلعم کی بی بیاں اور اولاد اس مال سے بقدر کفایت کے پاوینگی اور جو حضرت صلعم اس مال میں کرتے تھے وہی میں بھی کرونگا میری طرف سے انہیں کچھ کمی بیشی نہ ہوگی۔ پہلے حضرت فاطمہ کو یہ حدیث معلوم نہ تھی جب اُنکو یہ حدیث معلوم ہوئی تو چپ ہو رہیں [illegible] صدیق کی حرمت [illegible] حضرت صدیق نے وہ [illegible] فاطمہ رضی [illegible] معاف کرایا۔ [illegible] باقی تمام جھگڑے [illegible]

باب ما جاء في قول النبي صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة إن هذه لا تغزى بعد اليوم حدثنا محمد بن بشار ثنا يحيى بن سعيد ثنا زكريا بن أبي زائدة عن الشعبي عن الحارث بن مالك بن البرصاء قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة يقول لا تغزى هذه بعد اليوم إلى يوم القيامة وفي الباب عن ابن عباس وسليمان بن صرد ومطيع هذا حديث حسن صحيح وهو حديث زكريا بن أبي زائدة عن الشعبي لا نعرفه إلا من حديثه باب ما جاء في الساعة التي يستحب فيها القتال حدثنا محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام قال ثنا أبي عن قتادة عن النعمان بن مقرن قال غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم فكان إذا طلع الفجر أمسك حتى تطلع الشمس فإذا طلعت قاتل فإذا انتصف النهار أمسك حتى تزول الشمس فإذا زالت الشمس قاتل حتى العصر ثم أمسك حتى يصلي العصر ثم يقاتل قال وكان يقال عند ذلك تهيج رياح النصر ويدعو المؤمنون لجيوشهم في صلاتهم وقد روي هذا الحديث عن النعمان بن مقرن بإسناد أوصل من هذا وقتادة لم يدرك النعمان بن مقرن ومات النعمان في خلافة عمر حدثنا الحسن بن علي الخلال ثنا عفان بن مسلم والحجاج بن منهال قالا ثنا حماد بن سلمة ثنا أبو عمران الجوني عن علقمة بن عبد الله المزني عن معقل بن يسار أن عمر بن الخطاب بعث النعمان بن مقرن إلى الهرمزان فذكر الحديث بطوله فقال النعمان بن مقرن شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان إذا لم يقاتل أول النهار انتظر حتى تزول الشمس وتهب الرياح وينزل النصر هذا حديث حسن صحيح وعلقمة بن عبد الله هو أخو بكر بن عبد الله المزني باب ما جاء في الطيرة

باب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دن فتح مکہ کے فرمایا کہ نہ جہاد کیا جاویگا بعد اس دن کے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے زکریا بن ابی زائدہ نے شعبی سے انہوں نے حارث بن مالک سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دن فتح مکہ کے فرماتے تھے کہ نہ جہاد کیا جاوے گا یہ مکہ بعد اس دن کے قیامت تک یعنی یہ دار الکفر نہ ہوگا کہ اس پر مسلمان جہاد کریں یا کفار اس پر کبھی جہاد نہ کریں گے[1]۔ اور اس باب میں ابن عباس اور سلیمان بن صرد اور مطیع سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث شعبی سے۔ باب کس گھڑی میں لڑنا مستحب ہے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے معاذ بن ہشام نے انہوں نے کہا حدیث کی مجھ کو میرے باپ نے قتادہ سے انہوں نے نعمان بن مقرن سے کہا کہ جہاد کیا میں نے ساتھ نبی صلعم کے پس تھے نبی صلعم جبکہ ظاہر ہوتی فجر تو ٹھہرے یعنی باز رہتے شروع کرنے لڑائی سے یہانتک کہ نکلتا آفتاب اور فارغ ہوتے نماز صبح سے پھر جس وقت کہ نکلتا آفتاب لڑتے پھر جس وقت کہ دوپہر ہوتی دشمن وقت چاشت کا یہانتک کہ ڈھلتی دوپہر یعنی پس جبکہ ڈھلتی دوپہر اور نماز سے فارغ ہوتے تو لڑتے عصر تک پھر ٹھہرے یہانتک کہ پڑھتے نماز عصر کی پھر لڑتے اور کہا جاتا تھا یعنی صحابہ کہتے تھے بیچ حکمت اس فعل کے کہ اس جہت سے تھا کہ نزدیک ان اوقات کے چلتی ہیں ہوائیں فتح اور مدد کی اور دعا کرتے ہیں مسلمان واسطے لشکروں اپنے کے بیچ نماز اپنی کے یعنی جمعہ کے یا درمیان نماز کے اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث نعمان بن مقرن سے ساتھ ایسی اسناد کے کہ زیادہ متصل ہے اس سے اور قتادہ نے نہیں پایا نعمان بن مقرن کو کہ وفات ہو گئی تھی نعمان کی بیچ خلافت عمر فاروق کے حدیث کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عفان بن مسلم اور حجاج بن منہال نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عمران جونی نے علقمہ بن عبد اللہ مزنی سے انہوں نے معقل بن یسار سے کہ تحقیق عمر فاروق نے بھیجا نعمان بن مقرن کو طرف ہرمزان کے پس ذکر کیا حدیث کو ساتھ طوالت کے پس کہا نعمان بن مقرن نے کہ حاضر ہوا میں ساتھ نبی صلعم کے یعنی جہاد میں پس تھے نبی صلعم جبکہ پہلے پہر نہ لڑتے تو انتظار کرتے یہانتک کہ ڈھلتی دوپہر اور چلتی ہوا اور اترتی مدد یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علقمہ بن عبد اللہ بھائی بکر بن عبد اللہ مزنی کا ہے باب[2] شگون اور بد فالی کا بیان

---

[1] کفار اس پر کبھی جہاد نہ کریں گے اسلیے کہ مسلمان ہونگے۔ پھر کئی بار جہاد کیا بیچ زمانہ یزید کے اور عبد الملک بن مروان کے ساتھ حجاج کے اور بعد اسکے علاوہ ان حضرت سے اس پر جہاد کیا تو کفار ارادہ کے اسکے ڈھانے اور خرابی کرنے اور بے ادبی کرنے کا نہیں تھا بلکہ انہوں نے اسکی تعظیم منظور تھی گرچہ انہیں بختی سے آگ اور پتھر پھینکے گئے۔ یعنی ہماری کفار

[2] عرب کا اعتقاد تھا کہ بیماری کو طاقت ہے کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہے سو فرمایا کہ یہ بات بالکل غلط ہے اور نہیں ہے یعنی دستور تھا کہ جب [illegible] اور دن آتے شگون لیتے تھے سو حضرت صلعم نے اسکو منع فرمایا کہ یہ محض وہم اور خیال ہے بے حکم خدا کے کچھ نہیں ہو سکتا۔ اور فال اسکو کہتے ہیں کہ کسی سے لفظ حسن کے نیک گمان کرے خدا کے بھروسے جیسے کہ بیمار سالم کی لفظ سے تندرستی گمان کرے کہ میں خدا کے فضل سے صحیح اور سالم ہوں اور جو فال نامے بے علموں میں مشہور ہیں تو ایسی فال دیکھنا ہرگز درست نہیں

[illegible]

حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدی ثنا سفیان عن سلمة بن كهیل عن عیسی بن عاصم عن زر عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الطیرة من الشرك وما منا ولكن الله یذهبه بالتوكل قال ابو عیسی سمعت محمد بن اسمعیل یقول كان سلیمان بن حرب یقول فی هذا الحدیث وما منا ولكن الله یذهبه بالتوكل قال سلیمان هذا عندی قول عبد الله بن مسعود وفی الباب عن سعد وابی هریرة وحابس التمیمی وعائشة وابن عمر هذا حدیث حسن صحیح لا نعرفه الا من حدیث سلمة بن كهیل وروی شعبة ایضا عن سلمة هذا الحدیث حدثنا محمد بن بشار ثنا ابن ابی عدی عن هشام عن قتادة عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا عدوی ولا طیرة واحب الفال قالوا یا رسول الله وما الفال قال الكلمة الطیبة هذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد بن رافع ثنا ابو عامر العقدی عن حماد بن سلمة عن حمید عن انس بن مالك ان النبی صلی الله علیه وسلم كان یعجبه اذا خرج لحاجته ان یسمع یا راشد یا نجیح هذا حدیث حسن صحیح غریب

باب ما جاء فی وصیة النبی صلی الله علیه وسلم فی القتال حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدی عن سفیان عن علقمة بن مرثد عن سلیمان بن بریدة عن ابیه قال كان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا بعث امیرا علی جیش اوصاه فی خاصة نفسه بتقوی الله ومن معه من المسلمین خیرا فقال اغزوا بسم الله وفی سبیل الله قاتلوا من كفر بالله ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا فاذا لقیت عدوك من المشركین فادعهم الی احدی ثلث خصال او خلال ایتها اجابوك فاقبل منهم وكف عنهم ادعهم الی الاسلام والتحول من دارهم الی دار المهاجرین واخبرهم انهم ان فعلوا ذلك فان لهم ما للمهاجرین وعلیهم ما علی

حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے سلمہ بن کہیل سے اُنہنے عیسی بن عاصم سے اُنہنے زر سے اُنہنے عبد اللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شگون بد لینا شرک ہے۔ اور نہیں ہے ہم میں سے کوئی مگر اسکا ہوتا ہے خیال اچھا اعتبار نہیں لیکن لیجاتا ہے اُسکو توکل کرنا اوپر اللہ کے یعنی اگر کبھی کسی کے دل میں شگون بد کا خیال آوے تو اللہ پر توکل کرے اور اُسکی طرف پروا نہ کرے کہا ترمذی نے سنا میں نے محمد بن اسمعیل سے کہتے تھے سلیمان بن حرب کہتا ہے اس حدیث کے اندر نہیں ہے ہم میں سے و لیکن لیجاتا ہے اسکو ساتھ توکل کے سلیمان نے کہا یہ میرے نزدیک قول ابن مسعود کا ہے اور اس باب میں سعد اور ابی ہریرہ اور حابس تمیمی اور عائشہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث سلمہ بن کہیل سے اور شعبہ نے بھی حضرت سلمہ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمسے ابن عدی نے ہشام سے اُنہنے قتادہ سے اُنہنے انس سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی اور شگون بد لینے کی کچھ حقیقت نہیں اور دوست رکھتا ہوں میں نیک فال لینے کو اصحاب نے عرض کی کہ یا حضرت فال کیا ہے فرمایا بات اچھی کہ جسکو مسلمان سنے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن رافع نے ابو عامر عقدی سے اُنہنے حماد بن سلمہ سے اُنہنے حمید سے اُنہنے انس سے کہ تحقیق تھے نبی صلعم خوش ہوتے جب نکلتے واسطے کسی حاجت اپنی کے یہ سنتے یا راشد یا نجیح یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

باب نبی صلعم نے لڑائی کے وقت کیا وصیت کی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے سفیان سے اُنہنے علقمہ بن مرثد سے اُنہنے سلیمان بن بریدہ سے اُنہنے اپنے باپ سے کہا کہ تھے نبی صلعم جب سردار کرتے کسی امیر کو لشکر پر تو نصیحت کرتے اُسکو بیچ خاص اُسکے کے ساتھ تقوی اللہ کے اور نصیحت کرتے بیچ حق اُن لوگوں کے کہ ہوتے ساتھ اُسکے مسلمانوں سے ساتھ نیکی کے یعنی احسان اور نرمی کرنا اُنسے۔ پھر فرماتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرو اور جاؤ جہاد کے لیے ساتھ نام اللہ کے بیچ راہ خدا کے یعنی واسطے رضامندی اسکی کے لڑو اُس شخص سے کہ کفر کیا اُسنے ساتھ اللہ تعالی کے جہاد کرو اور نہ خیانت کرو قسمت میں اور نہ عہد توڑو اور نہ مثلہ کرو یعنی اعضا مانند ناک کان وغیرہ دشمن کا نہ توڑو اور نہ مارو لڑکوں کو اور جس وقت کہ ملاقات کرے تو اے امیر دشمنوں سے مشرکین میں سے پس بلا اُنکو طرف ایک چیز کے تین چیزوں میں سے پس جو چیز کہ ان تینوں میں سے قبول کریں تجھ سے مشرک پس قبول کر اُنسے اور باز رہ اُنسے یعنی اُنسے زیادہ تکلیف نہ دے پھر بلا اُنکو طرف اسلام کے اور نقل کے یعنی چلے آنے کے اپنے ملک دار الحرب سے طرف ملک مہاجرین کے یعنی دار الاسلام کے۔ اور خبر دے اُنکو کہ اگر کریں وہ یہ یعنی اپنے ملک سے دار الاسلام میں چلے آویں تو پس واسطے اُنکے ہے وہ چیز جو واسطے مہاجرین کے ہے اور اُنپر ہے وہ چیز

المهاجرين وان ابوا ان يتحولوا فاخبرهم انهم يكونون كاعراب المسلمين يجرى عليهم ما يجرى على الاعراب ليس لهم في الغنيمة والفىء شىء الا ان يجاهدوا فان ابوا فاستعينوا بالله عليهم وقاتلهم واذا حاصرت حصنا فارادوك ان تجعل لهم ذمة الله وذمة نبيه فلا تجعل لهم ذمة الله ولا ذمة نبيه واجعل لهم ذمتك وذمة اصحابك فانكم ان تخفروا ذممكم وذمم اصحابكم خير لكم من ان تخفروا ذمة الله وذمة رسوله واذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تنزلهم على حكم الله فلا تنزلوهم ولكن انزلهم على حكمك فانك لا تدرى اتصيب حكم الله فيهم ام لا او نحو هذا وفى الباب عن النعمان بن مقرن وحديث بريدة حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن بشار ثنا ابو احمد ثنا سفيان عن علقمة بن مرثد نحوه بمعناه وزاد فيه فان ابوا فخذ منهم الجزية فان ابوا فاستعن بالله عليهم هكذا رواه وكيع وغير واحد عن سفيان وروى غير محمد بن بشار عن عبد الرحمن بن مهدى وذكر فيه امر الجزية حدثنا الحسن بن على الخلال ثنا عفان ثنا حماد بن سلمة ثنا ثابت عن انس بن مالك قال كان النبى صلى الله عليه وسلم لا يغير الا عند صلوة الفجر فان سمع اذانا امسك والا اغار واستمع ذات يوم فسمع رجلا يقول الله اكبر الله اكبر فقال على الفطرة فقال اشهد ان لا اله الا الله فقال خرجت من النار قال الحسن وثنا ابو الوليد ثنا حماد بن سلمة بهذا الاسناد مثله هذا حديث حسن صحيح

ابواب فضائل الجهاد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہ مہاجرین پر ہے پس اگر قبول نہ کریں وہ ہجرت کرنا اپنے مقاموں سے تو خبر دے انکو کہ ہونگے وہ مثل دیہاتی مسلمانوں کے جاری ہوگا ان پر وہ حکم خدا کا جو جاری ہوتا ہے سب مسلمانوں پر یعنی جب ہونا نماز اور زکوۃ اور قصاص اور دیت وغیرہ کا۔ اور نہ ہوگا واسطے ان کے غنیمت اور فے میں سے کچھ حصہ مگر جب جہاد کریں ساتھ مسلمانوں کے یعنی مہاجرین کے لیے بدون جہاد کے بھی حصہ مقرر تھا۔ پس پھر اگر نہ مانیں پس اگر وہ قبول نہ کریں [illegible] اور [illegible] اور جب گھیرے تو ایک قلعے والوں کو اور چاہیں وہ [illegible] کو [illegible] کہ دے تو ان کو ذمہ [illegible] اللہ کا اور ذمہ نبی اسکے کا پس نہ دے تو انکو ذمہ اللہ کا اور ذمہ نبی اسکے کا ولیکن دے انکو ذمہ اپنا اور ذمہ اپنے یاروں کا اس لیے کہ تحقیق اگر توڑو تم ذمہ اپنا اور ذمہ اپنے یاروں کا تو سہل ہے اس سے کہ توڑو تم ذمہ اللہ کا اور ذمہ رسول اسکے کا اور اگر گھیرے تو کسی قلعہ والوں کو اور وہ چاہیں تجھ سے یہ کہ [illegible] تو ان کو حکم اللہ کے پس نہ نکال انکو حکم اللہ پر ولیکن نکال تو انکو اپنے حکم پر اس لیے کہ تحقیق تو نہیں جانتا کہ پہنچے گا حکم اللہ کو [illegible] یعنی کیا ہے حکم اللہ کا انکے نکالنے میں کیا ہے اور جو تیرا حکم ہے تو تمہیں دوش نہ ہو [illegible] اور اس باب میں نعمان بن مقرن سے بھی روایت ہے اور بریدہ کی حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ان سے علقمہ بن مرثد نے مانند اسکے معنی اسکے میں اور زیادہ کیا اس میں پھر اگر قبول نہ کریں جزیہ بھی اگر وہ نہ دیں [illegible] مدد چاہو اللہ سے [illegible] اسی طرح روایت کیا اسکو وکیع وغیرہ نے سفیان سے اور روایت کی غیر محمد بن بشار نے عبد الرحمن بن مہدی سے اور ذکر کیا [illegible] حدیث کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عفان نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے کہا حدیث کی ہم سے ثابت نے انس سے انہوں نے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ غارت کرتے [illegible] مگر نماز فجر کے پاس کہ سنتے اذان [illegible] پھر اگر سنتے اذان تو ٹھہر جاتے اور نہ سنتے تو غارت کرتے اور ایک دن آپ نے سنا ایک مرد کو کہتے اللہ اکبر اللہ اکبر سو فرمایا آپ نے کہ اسلام پر ہے پھر کہا اسنے مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ تب فرمایا نکلا تو آگ سے یعنی دوزخ سے [illegible] حسن نے کہا اور حدیث کی ہم سے ولید نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے ساتھ اسی اسناد کے مانند اسکے

ابواب فضائل الجہاد جہاد کی فضیلتوں کا بیان جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں

[illegible] ارکان اسلام سے [illegible] ہو گا مال فے کا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] اور اب نہیں [illegible] اور غنیمت اور فے [illegible] ایک معنی ہیں اور بعض نے فرق کیا ہے [illegible] جیسا کہ [illegible] اگر [illegible] اللہ اور رسول [illegible] تو کیا [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] اسی طرح [illegible]

جزیہ [illegible]

باب فضل الجهاد حدثنا قتيبة بن سعيد ثنا ابو عوانة عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال قيل يا رسول الله ما يعدل الجهاد قال انكم لا تستطيعونه فردوا عليه مرتين او ثلاثا كل ذلك يقول لا تستطيعونه فقال في الثالثة مثل المجاهد في سبيل الله مثل الصائم القائم الذي لا يفتر من صلوة ولا صيام حتى يرجع المجاهد في سبيل الله وفي الباب عن الشفاء وعبد الله بن حبشي وابي موسى وابي سعيد وام مالك البهزية وانس بن مالك هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** محمد بن عبد الله بن بزيع ثنا معتمر بن سليمان عن مرزوق ابي بكر عن قتادة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني يقول الله المجاهد في سبيلي هو علي ضمان ان قبضته اورثته الجنة وان رجعته رجعته باجر او غنيمة هذا حديث حسن غريب صحيح من هذا الوجه **باب ما جاء في فضل من مات مرابطا** **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك ثنا حيوة بن شريح قال اخبرني ابو هانئ الخولاني ان عمرو بن مالك الجنبي اخبره انه سمع فضالة بن عبيد يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال كل ميت يختم على عمله الا الذي مات مرابطا في سبيل الله فانه ينمى له عمله الى يوم القيامة ويامن من فتنة القبر وسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول المجاهد من جاهد نفسه وفي الباب عن عقبة بن عامر وجابر حديث فضالة بن عبيد حديث حسن صحيح **باب ما جاء في فضل الصوم في سبيل الله** **حدثنا** قتيبة ثنا ابن لهيعة عن ابي الاسود عن عروة وسليمان بن يسار انهما حدثاه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صام يوما في سبيل الله زحزحه الله عن النار سبعين خريفا

باب جہاد کی فضیلت کا بیان حدیث کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے سہیل بن ابی صالح سے اُنہوں نے سنا باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہ کہ صحابہ نے عرض کی کہ یا حضرت کیا برابر ہے جہاد کے یعنی جہاد کی کیا فضیلت ہے فرمایا کہ تحقیق تم نہیں طاقت رکھتے ہو جہاد کی پس پوچھا مکرر آپسے دوبار یا تین بار ہر بار یہی فرماتے تھے کہ تم اُسکی طاقت نہیں رکھتے ہو۔ پس فرمایا تیسری بار میں مثل مجاہد فی سبیل اللہ کی مثل روزہ دار قیام کرنیوالے کے ہے یعنی ساتھ نماز اور عبادت وغیرہ کے پڑھنے والے خدا کی آیتوں کے نہیں تھکتا روزے سے اور نہ نماز سے یعنی نہیں تھکتا عبادت سے یہانتک کہ پھرے جہاد کرنے سے بیچ راہ اللہ کی طرف گھر کے اور اس باب میں شفار اور عبد اللہ بن حبشی اور ابی موسیٰ اور ابی سعید اور ام مالک بہزیہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی طرح پر ابی ہریرہ سے مروی ہے اُنہوں نے نبی صلعم سے حدیث کی ہمسے محمد بن عبد اللہ بن بزیع نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہمسے مرزوق ابو بکر نے قتادہ سے اُنہوں نے انس سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ خدا کہتا ہے کہ مجاہد میرے ہے ضمانت اسکی اگر قبض کروں میں روح اُسکی تو وارث کرونگا اُسکو بہشت کا اور اگر پھیروں میں اُسکو طرف گھر کے تو پھیرونگا اُسکو ساتھ ثواب اور غنیمت کے یہ حدیث غریب صحیح اس وجہ سے ہے **باب** جو شخص چوکیداری کی حالت میں مرے اللہ کی راہ میں تو اُسکو کیا فضیلت ہے حدیث کی ہمسے احمد بن محمد نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہمسے حیوہ بن شریح نے اُنہوں نے کہا خبر دی مجکو ابو ہانی خولانی نے کہ عمرو بن مالک جنبی نے خبر دی اُسکو کہ سنا اُسنے فضالہ بن عبید سے حدیث بیان کرتا تھا نبی صلعم سے کہ آپ نے فرمایا ہر مردہ ختم کیا جاتا ہے اوپر عمل اپنے کے یعنی عمل اسکا زندگی تک ہے بعد مرنے کے عمل باقی نہیں رہتا اور اُسکے لیے ثواب جدید نہیں لکھا جاتا مگر وہ شخص کہ مرے بیچ حالت چوکیداری کے بیچ راہ اللہ کے پس تحقیق شان یہ ہے کہ بڑھایا جاتا ہے واسطے اُسکے عمل اُسکا قیامت تک اور امن میں رہتا ہے فتنۂ قبر کے سے اور سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے مجاہد وہ شخص ہے کہ جہاد کرے ساتھ نفس اپنے کے یعنی اپنی جان کو خدا کی راہ میں فدا کرے اور اس باب میں عقبہ بن عامر اور جابر سے بھی روایت ہے اور فضالہ کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** خدا کی راہ میں روزہ رکھنے کی کیا فضیلت ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے ابی الاسود سے اُنہوں نے عروہ اور سلیمان بن یسار سے اُنہوں نے حدیث کی ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ اللہ کی راہ یعنی جہاد و حج میں ایک روزہ رکھیگا خدا اُسکو دوزخ کی راہ سے ستر برس دور ڈالے گا

لہ یعنی سرحد پر [illegible] چوکیداری [illegible] جو شخص وفات [illegible] بسبب کھانے اور پینے وغیرہ کے لیکن لکھا جاتا ہے ثواب اُسکو ہمیشہ [illegible] اُسکو [illegible] ثواب جدید [illegible]

العدد ما تقول سبعين والآخر يقول أربعين هذا حديث غريب من هذا الوجه وأبو الأسود اسمه محمد بن عبد الرحمن بن نوفل الأسدي المدني وفي الباب عن أبي سعيد وأنس وعقبة بن عامر وأبي أمامة **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمن ثنا عبد الله بن الوليد العدني عن سفيان الثوري ح وثنا محمود بن غيلان ثنا عبيد الله بن موسى عن سفيان عن سهيل بن أبي صالح عن النعمان بن أبي عياش الزرقي عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يصوم عبد يوما في سبيل الله إلا باعد ذلك اليوم النار عن وجهه سبعين خريفا هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** زياد بن أيوب ثنا يزيد بن هارون عن الوليد بن جميل عن القاسم أبي عبد الرحمن عن أبي أمامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صام يوما في سبيل الله جعل الله بينه وبين النار خندقا كما بين السماء والأرض هذا حديث غريب من حديث أبي أمامة **باب** ما جاء في فضل النفقة في سبيل الله **حدثنا** أبو كريب ثنا حسين الجعفي عن زائدة عن الركين بن الربيع عن أبيه عن يسير بن عميلة عن خريم بن فاتك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أنفق نفقة في سبيل الله كتبت له بسبع مائة ضعف وفي الباب عن أبي هريرة هذا حديث حسن إنما نعرفه من حديث الركين بن الربيع **باب** ما جاء في فضل الخدمة في سبيل الله **حدثنا** محمد بن رافع ثنا زيد بن حباب ثنا معاوية بن صالح عن كثير بن الحارث عن القاسم أبي عبد الرحمن عن عدي بن حاتم الطائي أنه سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم أي الصدقة أفضل قال خدمة عبد في سبيل الله أو ظل فسطاط أو طروقة فحل في سبيل الله وقد روي عن معاوية بن صالح هذا الحديث مرسلا وخولف زيد في بعض إسناده وروى الوليد بن جميل هذا الحديث عن القاسم أبي عبد الرحمن عن أبي أمامة عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** بذلك زياد بن أيوب ثنا يزيد بن هارون ثنا الوليد بن جميل عن القاسم أبي عبد الرحمن عن أبي أمامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

دو چالیس برس کی راہ۔ یہ حدیث غریب ہے اس وجہ سے ابو الاسود کا نام محمد بن عبد الرحمن بن نوفل اسدی مدنی ہے اور اس باب میں ابی سعید اور انس اور عقبہ بن عامر اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے حدیث کی ہم سے سعید بن عبد الرحمن نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن ولید عدنی نے سفیان ثوری سے ح اور حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے سفیان سے انہوں نے سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے نعمان بن ابی عیاش زرقی سے انہوں نے ابی سعید خدری سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا نہیں روزہ رکھتا کوئی بندہ ایک دن بیچ راہ خدا کے مگر کہ دور کرتا ہے اللہ اس دن کے سبب سے اس کے منہ کو آگ سے بمقدار مسافت ستر برس کے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے زیاد بن ایوب نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن جمیل نے قاسم بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابی امامہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ روزہ رکھے ایک دن کا خدا کی راہ میں کر دیتا ہے اللہ درمیان اس کے اور درمیان آگ کے ایک کھائی[1] مانند اس کے کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے یہ حدیث غریب ہے حدیث ابی امامہ سے **باب** خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت کا بیان حدیث کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے حسین جعفی نے زائدہ سے انہوں نے رکین بن ربیع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یسیر بن عمیلہ سے انہوں نے خریم بن فاتک سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ خرچ کرے کوئی چیز بیچ راہ اللہ کے یعنی جہاد میں تو لکھا جاتا ہے واسطے اس کے ثواب سات سو گنا اور اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے سوا اس کے نہیں کہ پہچانتے ہیں ہم اس حدیث کو مگر رکین بن ربیع سے **باب** اللہ کی راہ میں خدمت کرنے کا بیان حدیث کی ہم سے محمد بن رافع نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن حباب نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے معاویہ بن صالح نے کثیر بن حارث سے انہوں نے روایت کی قاسم ابی عبد الرحمن سے انہوں نے عدی بن حاتم سے کہ انہوں نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا خدمت غلام کی اللہ کی راہ میں یا دینا غلام کہ کسی کی مدد میں کرے یا سایہ دینا ڈیرے کا خدمت کے لیے یا خیمہ کا [illegible] یا حاجی وغیرہ یا بیچ راہ اللہ کے دینا اونٹنی جفت ہونے کے لائق یعنی وہ اونٹنی کہ جوان ہو گئی ہو کہ نر اس پر جست کرتا ہے یعنی خدا کی راہ میں ایسی اونٹنی دے سواری کے لیے اور تحقیق روایت کی گئی ہے معاویہ بن صالح سے یہ حدیث مرسل اور مخالفت ہے زید کی بعض اسناد میں اور روایت کی ولید بن جمیل نے یہ حدیث قاسم ابی عبد الرحمن سے انہوں نے ابی امامہ سے انہوں نے نبی صلعم سے حدیث کی ہم کو ساتھ اس کے زیاد بن ایوب نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن جمیل نے قاسم ابی عبد الرحمن سے انہوں نے ابی امامہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا

---

[1] خندق یعنی ایسی چوڑی کھائی ہوگی جیسا کہ زمین و آسمان کے درمیان فرق ہے اور مراد اس سے کمال بُعد ہے [illegible]

افضل الصدقات ظل فسطاط في سبيل الله ومنيحة خادم في سبيل الله او طروقة فحل في سبيل الله هذا حديث حسن غريب وهو اصح عندي من حديث معاوية بن صالح **باب** ماجاء فيمن جهز غازيا **حدثنا** ابو زكريا يحيى بن درست ثنا ابو اسمعيل ثنا يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن بسر بن سعيد عن زيد بن خالد الجهني عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من جهز غازيا في سبيل الله فقد غزى ومن خلف غازيا في اهله فقد غزى هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير هذا الوجه **حدثنا** ابن ابي عمر ثنا سفيان بن ابي ليلى عن عطاء عن زيد بن خالد الجهني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جهز غازيا في سبيل الله او خلفه في اهله فقد غزى هذا حديث حسن **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدي ثنا حرب بن شداد عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن بسر بن سعيد عن زيد بن خالد الجهني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جهز غازيا في سبيل الله فقد غزى هذا الحديث صحيح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا يحيى بن سعيد ثنا عبد الملك بن ابي سليمان عن عطاء عن زيد بن خالد الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه **باب** من اغبرت قدماه في سبيل الله **حدثنا** ابو عمار ثنا الوليد بن مسلم عن يزيد بن ابي مريم قال لحقني عباية بن رفاعة بن رافع وانا ماشي الى الجمعة فقال ابشر فان خطاك هذه في سبيل الله سمعت ابا عبس يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اغبرت قدماه في سبيل الله فهما حرام على النار هذا الحديث حسن صحيح غريب وابو عبس اسمه عبد الرحمن بن جبر وفي الباب عن ابي بكر ورجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ويزيد بن ابي مريم هو رجل شامي روى عنه الوليد بن مسلم ويحيى بن حمزة وغير واحد من اهل الشام وبريد بن ابي مريم كوفي ابوه من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم واسمه مالك بن ربيعة

افضل صدقہ تو خیمہ کا سایہ ہے کہ دیا جاوے بیچ راہ اللہ کے اور دینا خادم کا بیچ راہ اللہ کے یا بیچ راہ اللہ کے نر جانور جفتی کا کہ جفت کرے گا بکریوں سے یعنی اونٹنی راہ خدا میں دے سواری کے لیے یہ حدیث حسن غریب ہے اور وہ زیادہ تر صحیح ہے حدیث معاویہ بن صالح سے **باب** جو شخص غازی کا سامان تیار کر دے اسکو کیا ثواب ہے حدیث کی ہم سے ابو زکریا یحیی بن درست نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو اسمعیل نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن ابی کثیر نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے بسر بن سعید سے اُنہوں نے زید بن خالد سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ سامان درست کر دے جہاد کرنے والے کا بیچ راہ اللہ کے پس تحقیق جہاد کیا اُنے غزو یعنی اُسکو بھی جہاد کا ثواب ملتا ہے اور جو کہ خلیفہ ہو غازی کا بیچ اہل اُسکے کے یعنی اُنکا خدمت گزار رہے پس تحقیق جہاد کیا اُنے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے غیر اسوجہ سے بھی حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابن ابی لیلی سے اُنہوں نے عطاء سے اُنہوں نے زید بن خالد جہنی سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ سامان کر دے غازی کا بیچ راہ اللہ کے یا خلیفہ ہووے اہل اُسکے کے تو تحقیق جہاد کیا اُنے یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے حرب بن شداد نے یحیی بن ابی کثیر سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے بسر بن سعید سے اُنہوں نے زید بن خالد سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ سامان طیار کر دے لڑنے والے کا بیچ راہ اللہ کے تو تحقیق جہاد کیا اُنے یعنی حکم جہاد کرنے کا رکھتا ہے اور شریک ہے بیچ ثواب جہاد کے یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالملک بن ابی سلیمان نے عطاء سے اُنہوں نے زید بن خالد سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **باب** جو شخص کہ گرد آلودہ ہوں پاؤں اُسکے بیچ راہ اللہ کے اسکو کیا ثواب ہے حدیث کی ہم سے ابو عمار نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن مسلم نے یزید بن ابی مریم سے کہا کہ ملا مجھکو عبایہ بن رفاعہ بن رافع اس حال میں کہ جاتا تھا میں طرف جمعہ کے سو کہا اُنے کہ خوشخبری ہو تجھکو کہ تحقیق قدم تیرے بیچ راہ اللہ کے ہیں سُنا میں نے ابو عبس سے کہتا تھا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ گرد آلودہ ہوں دونوں قدم اُسکے بیچ راہ اللہ کے یعنی جہاد کو جاتے ہوئے تو ہیں وہ دونوں حرام اوپر آگ کے کہ آگ اُنکو نہیں پہونچیگی یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ابو عبس کا نام عبدالرحمن بن جبیر ہے اور اس باب میں ابی بکر اور ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے اور یزید بن ابی مریم شامی ہیں روایت کی اُنسے ولید بن مسلم اور یحیی بن حمزہ وغیرہ اہل شام نے اور برید بن ابی مریم کوفی ہیں باپ اُنکا صحابی ہے نام اُسکا مالک بن ربیعہ ہے

ف ـ یعنی [illegible] راہ جہاد کے [illegible] اس میں مبالغہ ہے جو گرد آلودہ ہو فقط اُسکا راہ جہاد میں دور کرنیوالا آگ دوزخ کو ہے تو شخص کہ کام جہاد خود کرے کیا کچھ ہے

باب في فضل الغبار في سبيل الله **حدثنا** هناد ثنا ابن المبارك عن عبد الرحمن بن عبد الله المسعودي عن محمد بن عبد الرحمن عن عيسى بن طلحة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يلج النار رجل بكى من خشية الله حتى يعود اللبن في الضرع ولا يجتمع غبار في سبيل الله ودخان جهنم هذا حديث حسن صحيح ومحمد بن عبد الرحمن هو مولى آل طلحة مدني **باب** ما جاء من شاب شيبة في سبيل الله **حدثنا** هناد ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن سالم بن ابي الجعد عن شرحبيل بن السمط قال يا كعب بن مرة حدثنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم واحذر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من شاب شيبة في الاسلام كانت له نورا يوم القيامة وفي الباب عن فضالة بن عبيد وعبد الله بن عمرو حديث كعب بن مرة حديث حسن هكذا رواه الاعمش عن عمرو بن مرة وقد روي هذا الحديث عن منصور عن سالم بن ابي الجعد وادخل بينه وبين كعب بن مرة في الاسناد رجلا ويقال كعب بن مرة ويقال مرة بن كعب البهزي والمعروف من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم مرة بن كعب البهزي وقد روى عن النبي صلى الله عليه وسلم احاديث **حدثنا** اسحق بن منصور ثنا حيوة بن شريح عن بقية عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن كثير بن مرة الحضرمي عن عمرو بن عبسة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من شاب شيبة في سبيل الله كانت له نورا يوم القيامة هذا حديث حسن صحيح غريب وحيوة بن شريح هو ابن يزيد الحمصي **باب** ما جاء من ارتبط فرسا في سبيل الله **حدثنا** قتيبة ثنا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب جو گرد کہ اللہ کی راہ میں پہونچے اسکی کیا فضیلت ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے عبدالرحمن بن عبداللہ مسعودی سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمن سے انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں داخل ہوگا آگ میں وہ شخص کہ رویا خوف خدا سے یہانتک کہ پھر جاوے دودھ تھنوں میں اور نہیں جمع ہوگا اور پہونچے گرد بیچ راہ خدا کے اور دھواں دوزخ کا یعنی جو کوئی گرد آلودہ ہوا راہ خدا میں اسکو دھواں دوزخ کا نہیں پہونچیگا یعنی جہاد کرنے والا دوزخ میں نہیں جاویگا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور محمد بن عبدالرحمن مولی آل طلحہ کا مدنی ہے **باب** جو شخص بوڑھا ہو یعنی بڈھا ہو جاوے بیچ راہ اللہ کے تو اسکو کیا ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے کہ شرحبیل بن سمط نے کہا اے کعب بن مرہ حدیث بیان کر ہمکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور بچ کمی بیشی سے کہا انہوں نے سنا میں نے نبی صلعم سے فرماتے تھے جو شخص کہ بوڑھا ہوا یعنی بڈھا ہوا اسلام میں ہوگا وہ بڑھاپا واسطے اسکے نور دن قیامت کے اور اس باب میں فضالہ بن عبید اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور کعب بن مرہ کی حدیث حسن ہے۔ اسی طرح روایت کیا اسکو اعمش نے عمرو بن مرہ سے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث منصور سے انہوں نے روایت کی سالم بن ابی الجعد سے اور داخل کیا درمیان انکے اور کعب بن مرہ کے ایک مرد اور اسکو کعب بن مرہ بھی کہتے ہیں اور مرہ بن کعب بن بہزی بھی کہتے ہیں اور مشہور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے مرہ بن کعب بہزی ہے اور تحقیق روایت کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے حیوۃ بن شریح نے بقیہ سے انہوں نے بحیر بن سعد سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے کثیر بن مرہ سے انہوں نے عمرو بن عبسہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ بوڑھا ہو یعنی بڈھا ہو جاوے بیچ راہ اللہ کے ہوگا وہ بڑھاپا واسطے اسکے نور دن قیامت کے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور حیوۃ بن شریح بیٹا ابن یزید حمصی ہے **باب** جو شخص گھوڑا باندھے بیچ راہ اللہ کے تو اسکو کیا ثواب ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لے اسکو تشبیہ بالمحال کہتے ہیں یعنی دودھ دوہا ہوا پھر تھنوں میں جانا محال ہے اسی طرح اسکا دوزخ میں جانا محال ہے [illegible] اس سے معلوم ہوا کہ شیخ [illegible] سفید بالوں کا اور دیکھا ابو ہریرہ نے ترمذی میں [illegible] [illegible]

الخیل معقود فی نواصیها الخیر الی یوم القیامة الخیل لثلاثة هی لرجل اجر وهی لرجل ستر وهی علی رجل وزر فاما الذی هی له اجر فالذی یتخذها فی سبیل الله فیعدها له هی له اجر لا یغیب فی بطونها شیئا الا کتب الله له اجرا هذا حدیث حسن صحیح وقد روی مالک عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو هذا الحدیث **باب** ماجاء فی فضل الرمی فی سبیل الله **حدثنا** احمد بن منیع ثنا یزید بن هارون ثنا محمد بن اسحاق عن عبد الله بن عبد الرحمن بن ابی حسین ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله لیدخل بالسهم الواحد ثلثة الجنة صانعه یحتسب فی صنعته الخیر والرامی به والممد به وقال ارموا وارکبوا ولان ترموا احب الی من ان ترکبوا کل ما یلهو به الرجل المسلم باطل الا رمیه بقوسه وتادیبه فرسه وملاعبته اهله فانهن من الحق **حدثنا** احمد بن منیع ثنا یزید بن هارون ثنا هشام الدستوائی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلام عن عبد الله بن الازرق عن عقبة بن عامر عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله وفی الباب عن کعب بن مرة وعمرو بن عبسة وعبد الله بن عمرو هذا حدیث حسن **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام عن ابیه عن قتادة عن سالم بن ابی الجعد عن معدان بن ابی طلحة عن ابی نجیح السلمی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من رمی بسهم فی سبیل الله فهو له عدل محرر هذا حدیث حسن صحیح وابو نجیح هو عمرو بن عبسة السلمی عبد الله بن الازرق هو عبد الله بن زید **باب** ماجاء فی فضل الحرس فی سبیل الله **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی ثنا بشر بن عمر ثنا شعیب بن رزیق ابو شیبة ثنا عطاء الخراسانی عن عطاء بن ابی رباح عن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم

گھوڑے سے بندھی ہوتی ہے انکی پیشانیوں میں بندھی ہوئی روز قیامت تک یعنی اسلیئے کہ حاصل ہوتا ہے بسبب اسکے سامان جہاد کا۔ اور یہی خیر دنیا و آخرت ہے سو یہ گھوڑے تین طرح ہو گئے وہ بیٹھے ہیں ایک مرد کے واسطے تو ثواب ہیں اور ایک کے لیے پردہ اور ایک قسم کے لوگوں کو وبال ہیں تو جسکو ثواب ہیں سو وہ لوگ ہیں جنھوں نے گھوڑوں کو جہاد کے واسطے باندھتے اور راہ اللہ کے واسطے تیار کیے تو وہ اسکے سوا موجب ثواب ہیں نہیں کھاتا انکو کوئی چیز مگر کہ لکھتا ہے اللہ انکے لیے ثواب یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی مالک نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس حدیث کے **باب** اللہ کی راہ میں تیر اندازی کرنے کی فضیلت کا بیان **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن اسحاق نے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن حسین سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا تحقیق اللہ داخل کرتا ہے بسبب ایک تیر کے یعنے تیر لگانے کے کفار پر تین شخصوں کو بہشت میں ایک تو بنانے والے اسکے کو کہ امید رکھتے ہیں بیچ بنانے کے ثواب کا یعنی اس نیت سے بناوے کہ جہاد میں کام آوے اور دوسرے تیر پھینکنے والے کو یعنی جہاد میں اور تیسرے تیر دینے والے کو یعنی تیر انداز کے ہاتھ میں خواہ اپنا تیر دے اسکو خواہ اوسکا۔ وہ خواہ چلے وہ یا نشانے پر سے اٹھا کر اور فرمایا کہ تیر اندازی کرو اور سواری کرو گھوڑوں پر یعنی سواری سیکھو اور تیر اندازی کا تمہاری بہت بہتر ہے طرف میرے سوار ہونے سے جو چیز کہ کھیلے ساتھ اسکے مرد مسلمان ہیں وہ باطل یعنی ناجائز ہے مگر تیر اندازی کرنی کمان سے اور سکھانا اپنے گھوڑے کو اور کھیلنا اپنی بیوی سے اسلئے کہ تحقیق یہ تین چیزیں حق ہیں **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلام سے انہوں نے عبد اللہ بن ازرق سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اس باب میں کعب بن مرہ و عمرو بن عبسہ اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے معاذ بن ہشام نے اپنے باپ سے انہوں نے روایت کی قتادہ سے انہوں نے سالم بن ابی جعد سے انہوں نے معدان بن ابی طلحہ سے انہوں نے ابی نجیح سلمی سے انہوں نے کہا سنا میں نے نبی صلعم سے فرماتے تھے جو شخص کہ پھینکے تیر بیچ راہ اللہ کے یعنی کسی کافر کو مارے لگے یا نہ لگے پس وہ اسکے برابر ہے ایک بردہ آزاد کرنے کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو نجیح کا نام عمرو بن عبسہ سلمی ہے اور عبد اللہ بن ازرق وہ عبد اللہ بن زید ہیں **باب** اللہ کی راہ میں نگہبانی کی فضیلت کا بیان **حدیث** کی ہم سے نصر بن علی جہضمی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے بشر بن عمر نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے شعیب بن رزیق ابو شیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عطا خراسانی نے عطا بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباس سے کہا کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

[illegible]

يقول عينان لا تمسهما النار عين بكت من خشية الله وعين باتت تحرس في سبيل الله وفي الباب عن عثمان وابي ريحانة وحديث ابن عباس حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث شعيب بن رزيق **باب** ما جاء في ثواب الشهيد **حدثنا** ابن ابي عمر ثنا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن الزهري عن ابن كعب بن مالك عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان ارواح الشهداء في طير خضر تعلق من ثمر الجنة او شجر الجنة هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عثمان بن عمر ثنا علي بن المبارك عن يحيى بن ابي كثير عن عامر العقيلي عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عرض علي اول ثلثة يدخلون الجنة شهيد وعفيف متعفف وعبد احسن عبادة الله ونصح لمواليه هذا حديث حسن **حدثنا** يحيى بن طلحة الكوفي ثنا ابو بكر بن عياش عن حميد عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم القتل في سبيل الله يكفر كل خطيئة فقال جبرئيل الا الدين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا الدين وفي الباب عن كعب بن عجرة وجابر وابي هريرة وابي قتادة وحديث انس حديث غريب لا نعرفه من حديث ابي بكر الا من حديث هذا الشيخ وسألت محمد بن اسمعيل عن هذا الحديث فلم يعرفه وقال ارى انه اراد حديث حميد عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ليس لاحد من اهل الجنة يسره ان يرجع الى الدنيا الا الشهيد **حدثنا** علي بن حجر ثنا اسمعيل بن جعفر عن حميد عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ما من عبد يموت له عند الله خير يحب ان يرجع الى الدنيا وان له الدنيا وما فيها الا الشهيد لما يرى من فضل الشهادة فانه يحب ان يرجع الى الدنيا فيقتل مرة اخرى هذا حديث صحيح

فرماتے تھے دو آنکھیں ہیں کہ نہ لگیگی انکو آگ ایک وہ آنکھ جو روئی خدا کے خوف سے اور دوسری وہ کہ رات کاٹی نگہبانی کرتی ہوئی بیچ راہ خدا کے یعنی رات کو جاگ کر نگہبانی کرتی رہی [illegible] اور اس باب میں عثمان اور ابی ریحانہ سے بھی روایت ہے اور ابن عباس کی حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث شعیب بن زریق سے **باب** شہید کے ثواب کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابن کعب بن مالک سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہیں کھاتی ہیں میوہ بہشت میں سے اور درختوں بہشت کے سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن عمر نے انہوں نے کہا حدیث کی علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عامر عقیلی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا سامنے لائے گئے میرے اول تین شخص کہ داخل ہونگے بہشت میں ایک شہید دوسرا بچنے والا حرام سے اور سوال کرنے والا اپنے بچنے والا فسق و فجور سے اور سوال کرنے سے تیسرا غلام کہ اچھی کی بندگی اللہ کی اور خیر خواہی کی اپنے مالکوں کی یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن طلحہ کوفی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے حمید سے انہوں نے انس سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا مارا جانا بیچ راہ خدا کے مٹا ڈالتا ہے ہر گناہ کو پس کہا جبرئیل نے مگر قرض فرمایا نبی صلعم نے ہاں سوائے قرض کے یعنی حقوق آدمیوں کے اور اس باب میں کعب بن عجرہ اور جابر اور ابی ہریرہ اور ابی قتادہ سے بھی روایت ہے اور انس کی حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث ابی بکر سے اور پوچھا میں نے بخاری کو اس حدیث سے پس نہ پہچانا اسکو اور کہا گمان کرتا ہوں میں کہ مراد لی انہوں نے حدیث حمید کی انس سے انہوں نے نبی صلعم سے کہ آپ نے فرمایا نہیں کوئی اہل بہشت میں سے کہ خوش لگے اسکو پھر آنا طرف دنیا کے مگر شہید کہ وہ دوست رکھتا ہے کہ پھر جاوے طرف دنیا کے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے حمید سے انہوں نے روایت کی انس سے کہا نبی صلعم نے فرمایا کہ نہیں کوئی بندہ کہ مرے کہ اسکے لیے نزدیک اللہ کے بہتری ہو دوست رکھے پھر آنا طرف دنیا کے اور ہووے واسطے اسکے تمام دنیا اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے مگر شہید بسبب اس چیز کے دیکھتا ہے فضیلت اور ثواب شہادت کا پس تحقیق وہ دوست رکھتا ہے کہ پھر آوے دنیا میں اور قتل کیا جاوے دوسری بار یہ حدیث حسن صحیح ہے

ف کہا بعض علماء نے کہ [illegible] شہیدوں کی [illegible]

باب ما جاء في فضل الشهداء عند الله **حدثنا** قتيبة ثنا ابن لهيعة عن عطاء بن دينار عن ابي يزيد الخولاني انه سمع فضالة بن عبيد يقول سمعت عمر بن الخطاب يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الشهداء اربعة رجل مؤمن جيد الايمان لقي العدو فصدق الله حتى قتل فذاك الذي يرفع الناس اليه اعينهم يوم القيمة هكذا ورفع راسه حتى وقعت قلنسوته فلا ادري قلنسوة عمر اراد ام قلنسوة النبي صلى الله عليه وسلم قال ورجل مؤمن جيد الايمان لقي العدو فكانما ضرب جلده بشوك طلح من الجبن اتاه سهم غرب فقتله فهو في الدرجة الثانية ورجل مؤمن خلط عملا صالحا واخر سيئا لقي العدو فصدق الله حتى قتل فذاك في الدرجة الثالثة ورجل مؤمن اسرف على نفسه لقي العدو فصدق الله حتى قتل فذاك في الدرجة الرابعة هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث عطاء بن دينار وسمعت محمدا يقول قد روى سعيد بن ابي ايوب هذا الحديث عن عطاء بن دينار عن اشياخ من خولان ولم يذكر فيه عن ابي يزيد وقال عطاء بن دينار ليس به باس **باب** ما جاء في غزو البحر **حدثنا** اسحق بن موسى الانصاري ثنا معن ثنا مالك عن اسحق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس انه سمعه يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل على ام حرام بنت ملحان فتطعمه وكانت ام حرام تحت عبادة بن الصامت فدخل عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فاطعمته وجعلت تفلي راسه فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم استيقظ وهو يضحك قالت فقلت ما يضحكك يا رسول الله قال ناس من امتي عرضوا علي غزاة في سبيل الله يركبون ثبج هذا البحر ملوك على الاسرة او مثل الملوك على الاسرة قلت يا رسول الله ادع الله ان يجعلني منهم فدعا لها

باب بیان میں شہیدوں کا خدا کے نزدیک کون ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابن لہیعہ نے عطا بن دینار سے انہوں نے روایت کی ابی یزید خولانی سے انہوں نے سنا فضالہ بن عبید سے کہتا تھا سنا میں نے عمر فاروق سے کہتے تھے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ شہید چار طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ شخص ہے کہ مسلمان کامل ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ کو یہاں تک کہ مارا گیا پس یہ وہ شخص ہے کہ اٹھاوینگے لوگ طرف اسکے آنکھیں اپنی دن قیامت کے اس طرح یعنی مانند اٹھانے سر میرے کے اس طرح اٹھایا سر اپنا یہاں تک کہ گر پڑی ٹوپی انکی کہا فضالہ سے نیچے کے راوی نے پس نہیں جانتا میں کہ کیا ٹوپی عمر کی ارادہ کی فضالہ نے یا ٹوپی نبی صلعم کی یعنی بسبب عالی رتبہ اسکے کے لوگ اس طرح دیکھینگے حضرت صلعم نے فرمایا اور دوسرا شخص مومن جید الایمان ہے کہ ملاقات کرے دشمن سے بایں صفت کہ گویا چبھو گئے ہیں اسکے بدن میں کانٹے درخت خاردار کے بسبب نامردی کے یعنی ڈر سے اسکا بدن کانپنے لگا اور بدن پر بال کھڑے ہو گئے آیا اسکو تیر کہ مارنے والا اسکا معلوم نہیں۔ پس مار ڈالا اسکو پس وہ شخص بیچ دوسرے درجہ کے ہے یعنی بہ نسبت پہلے کے اور تیسرا شخص وہ مومن ہے کہ عمل کیے کچھ اچھے اور کچھ برے۔ ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ کو یہاں تک کہ مارا گیا پس یہ شخص بیچ درجہ تیسرے کے ہے۔ اور چوتھا شخص وہ مسلمان ہے کہ اسراف کیا اپنی جان پر یعنی گناہ بہت کیے۔ ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ کو یہاں تک کہ مارا گیا پس یہ شخص بیچ درجے چوتھے کے ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانی جاتی مگر حدیث عطا بن دینار سے اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے کہ روایت کی یہ حدیث سعید بن ابی ایوب نے عطا بن دینار سے انہوں نے اشیاخ خولان سے اور نہیں ذکر کیا اسمیں واسطہ یزید کا اور کہا عطا کے نہیں ہے ساتھ اسکے کوئی خوف **باب** دریا میں جہاد کرنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے اسحاق بن موسی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے اسحاق بن عبد اللہ سے انہوں نے روایت کی انس سے کہا تھے نبی صلعم جاتے ام حرام بنت ملحان کے پاس پس کھانا کھلاتی آپ کو اور تھیں وہ بی بی عبادہ بن صامت کی پس ایک روز حضرت انکے پاس گئے۔ پس کھانا کھلایا آپ کو اور بیٹھ کر آپکے سر کے بال جوئیں دیکھنے لگی سو آپ سو گئے پس جاگے ہنستے ہوئے سو میں نے کہا یا حضرت آپ کیوں ہنستے ہیں فرمایا کچھ لوگ میری امت کے پیش کیے گئے مجھ پر کہ جہاد کرینگے اللہ کی راہ میں اس سمندر کے بیچ سوار ہو کر تختوں پر جیسے بادشاہ تختوں پر میں نے کہا یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے کہ خدا مجھکو بھی ان میں کرے پس دعا کی آپ نے ان کے لیے

یعنی بسبب [illegible] اللہ کو بسبب [illegible] جہاد [illegible] شہید [illegible]

[illegible] تعریف کی [illegible] مجاہد [illegible] اللہ کی تصدیق کی [illegible] شہید [illegible]

ثم وضع رأسه فنام ثم استيقظ وهو يضحك فقلت له ما يضحكك يا رسول الله قال ناس من امتي عرضوا علي غزاة في سبيل الله نحو ما قال في الاول قالت فقلت يا رسول الله ادع الله ان يجعلني منهم قال انت من الاولين فركبت ام حرام البحر زمن معاوية بن ابي سفيان فصرعت عن دابتها حين خرجت من البحر فهلكت هذا حديث حسن صحيح وام حرام بنت ملحان هي اخت ام سليم وهي خالة انس بن مالك **باب** ما جاء من يقاتل رياء وللدنيا **حدثنا** هناد ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن شقيق عن ابي موسى قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرجل يقاتل شجاعة ويقاتل حمية ويقاتل رياء فاي ذلك في سبيل الله قال من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله وفي الباب عن عمر هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن المثنى ثنا عبد الوهاب الثقفي عن يحيى بن سعيد عن محمد بن ابراهيم عن علقمة بن وقاص الليثي عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما الاعمال بالنية وانما لامرئ ما نوى فمن كانت هجرته الى الله والى رسوله فهجرته الى الله والى رسوله ومن كانت هجرته الى دنيا يصيبها او امراة يتزوجها فهجرته الى ما هاجر اليه هذا حديث حسن صحيح وقد روى مالك بن انس وسفيان الثوري وغير واحد من الائمة هذا عن يحيى بن سعيد ولا نعرفه الا من حديث يحيى بن سعيد **باب** في الغدو والرواح في سبيل الله **حدثنا** علي بن حجر ثنا اسمعيل بن جعفر عن حميد عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الغدوة في سبيل الله او روحة خير من الدنيا وما فيها ولقاب قوس احدكم او موضع يده في الجنة خير من الدنيا وما فيها ولو ان امراة من نساء اهل الجنة اطلعت الى الارض لاضاءت ما بينهما ولملأت ما بينهما ريحا ولنصيفها على راسها خير من الدنيا وما فيها هذا حديث صحيح

پھر اپنے سر کو رکھکر سو رہے پھر ہنستے جاگے سو میں نے کہا کہ یا حضرت آپ کیون ہنستے ہیں فرمایا کہ کچھ لوگ میری امت کے میرے سامنے کیے گئے لڑتے خدا کی راہ میں مانند اسکے کہ کہا پہلی بار کہا اُسنے کہ میں نے کہا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے کہ خدا مجھکو بھی اُن غازیون میں شریک کرے فرمایا تو پہلون میں سے ہے سو معاویہ کے زمانہ میں ام حرام جہاز سوار ہوئین یعنی غازیون کے ساتھ جہاز میں سوار ہو کر جہاد میں گئین سو اپنی سواری سے گر پڑین جبکہ جہاز سے باہر نکلین اور مر گئین یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ام حرام بنت ملحان بہن ام سلیم کی اور خالہ انس بن مالک کی ہے **باب** جو شخص اپنی بہادری دکھلانے اور دنیا کے لیے لڑے تو اسکا کیا حال ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اُنہوں نے روایت کی اعمش سے اُنہوں نے شقیق سے اُنہوں نے ابی موسیٰ سے کہا پوچھے گئے نبی صلعم ایک مرد سے کہ لڑتا ہے واسطے بہادری کے کہ لوگون میں بہادر مشہور ہو اور نام ہو اور ایک شخص لڑتا ہے واسطے حمیت کے اور ایک لڑتا ہے واسطے ریا کے یعنی اپنی شجاعت دکھلانے کے لیے لوگون کو پس کون ہے بیچ راہ خدا کے یعنی خدا کی راہ کا مجاہد کون ہے فرمایا جو شخص اس واسطے لڑے کہ اللہ کا دین بلند ہو تو وہ راہ خدا کا غازی ہے اور اس باب میں عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے یحییٰ بن سعید سے اُنہوں نے محمد بن ابراہیم سے اُنہوں نے علقمہ بن وقاص لیثی سے اُنہوں نے عمر فاروق سے کہا نبی صلعم نے فرمایا کہ عملون کا اعتبار صرف نیتون سے ہے اور ہر ایک مرد کے واسطے وہی ہے جو اُسنے نیت کی یعنی کوئی عمل بدون نیت کے لائق ثواب کے نہیں ہے پھر جسکی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہوئی تو اُسکی ہجرت خدا اور رسول کے واسطے ہے یعنی اسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کے واسطے ہوئی کہ اُسکو پاوے یا کسی عورت کے واسطے کہ اُس سے نکاح کرے تو اُسکی ہجرت اُسی کی طرف ہوئی جسکے واسطے اُسنے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی مالک بن انس اور سفیان ثوری نے بہت اماموں نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث یحییٰ بن سعید سے **باب** صبح شام جہاد میں جانے کی فضیلت **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے اسمعیل بن جعفر سے اُسنے حمید سے اُسنے انس سے کہا حضرت صلعم نے فرمایا البتہ صبح یا شام کو جہاد میں جانا بہتر ہے ساری دنیا سے اور اُس سے کہ دنیا میں ہے اور البتہ قدر کمان ایک تمہارے کی یا جگہ ہاتھ اُسکے کی بیچ بہشت کے بہتر ہے ساری دنیا سے اور اس سے کہ دنیا میں ہے اور اگر ایک عورت بہشت کی جھانکے طرف زمین کے تو البتہ روشن کرے اُس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے اور البتہ بھردے اُس چیز کو کہ درمیان اُن دونون کے ہے خوشبو سے اور البتہ اوڑھنی اُسکے سر پر بہتر ہے ساری دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا میں ہے یہ حدیث صحیح ہے

حدثنا قتيبة ثنا عطاف بن خالد المخزومي عن ابي حازم عن سهل بن سعد الساعدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غدوة في سبيل الله خير من الدنيا وما فيها وموضع سوط في الجنة خير من الدنيا وما فيها وفي الباب عن ابي هريرة وابن عباس وابي ايوب وانس وهذا حديث حسن صحيح حدثنا ابو سعيد الاشج ثنا ابو خالد الاحمر عن ابن عجلان عن ابي حازم عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم والحجاج عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال غدوة في سبيل الله او روحة خير من الدنيا وما فيها هذا حديث حسن غريب وابو حازم الذي روى عن ابي هريرة هو الكوفي اسمه سلمان هو مولى عزة الاشجعية حدثنا عبيد بن اسباط بن محمد ثنا ابي عن هشام بن سعد عن سعيد بن ابي هلال عن ابن ابي ذباب عن ابي هريرة قال مر رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم بشعب فيه عيينة من ماء عذبة فاعجبته لطيبها فقال لو اعتزلت الناس فاقمت في هذا الشعب ولن افعل حتى استاذن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا تفعل فان مقام احدكم في سبيل الله افضل من صلوته في بيته سبعين عاما الا تحبون ان يغفر الله لكم ويدخلكم الجنة اغزوا في سبيل الله من قاتل في سبيل الله فواق ناقة وجبت له الجنة هذا حديث حسن

باب ما جاء اي الناس خير **حدثنا** قتيبة ثنا ابن لهيعة عن بكير بن الاشج عن عطاء بن يسار عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الا اخبركم بخير الناس رجل ممسك بعنان فرسه في سبيل الله الا اخبركم بالذي يتلوه رجل معتزل في غنيمة له يؤدي حق الله فيها الا اخبركم بشر الناس رجل يسال بالله ولا يعطي به هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه ويروى هذا الحديث من غير وجه عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم

حدیث کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عطاف بن خالد مخزومی نے ابی حازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک صبح کو راہ اللہ میں جانا بہتر ہے تمام دنیا سے اور اس چیز سے کہ دنیا میں ہے اور کوڑا رکھنے کا مکان بہشت میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور اس چیز سے کہ دنیا میں ہے اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی ایوب اور انس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ابو سعید اشج نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو خالد احمر نے ابن عجلان سے انہوں نے ابی حازم سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلعم سے اور حجاج نے حکم سے انہوں نے مقسم سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلعم سے فرمایا ایک بار راہ اللہ میں جانا صبح یا شام کو بہتر ہے تمام دنیا و مافیہا سے اور یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو حازم کوفی ہے اور نام اس کا سلمان ہے مولیٰ عزہ اشجعیہ کا **حدیث** کی ہم سے عبید بن اسباط بن محمد نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے میرے باپ نے ہشام بن سعد سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے ابن ابی ذباب سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ گذرا ایک شخص نبی صلعم کے اصحاب سے بیچ درے پہاڑ کے کہ تھا اس میں ایک چشمہ میٹھے پانی کا پس خوش لگا اس کو وہ اور کہا کاش کہ الگ ہو جاتا میں لوگوں سے اور رہتا اس درے میں پہاڑ کے تو بہت خوب ہوتا اور نہ کروں گا میں یہ بات جب تک کہ پوچھ نہ لوں حضرت صلعم سے پس ذکر کی گئی یہ بات رسول خدا صلعم سے پس فرمایا نہ کر تو یہ اس لیے کہ تحقیق ٹھہرنا ایک تمہارے کا بیچ راہ اللہ کے بہتر ہے نماز اس کی سے گھر میں ستر برس کیا نہیں دوست رکھتے ہو تم کہ بخشے اللہ واسطے تمہارے یعنی پورا بخشنا اور داخل کرے تم کو بہشت میں یعنی اللہ کی راہ میں قتال یعنی جہاد کرو جو کوئی لڑے اللہ کی راہ میں بقدر چھٹنے کے درمیان دو دوھ دوہنے اونٹنی کے واجب ہوئی اس کے لیے بہشت یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** سب آدمیوں میں کون سا آدمی بہتر ہے

حدیث کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابن لہیعہ نے بکیر بن اشج سے انہوں نے روایت کی عطاء بن یسار سے انہوں نے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کیا نہ خبر دوں تم کو ساتھ بہترین لوگوں کے بہتر وہ ہے کہ پکڑ لانے والا ہے باگ گھوڑے اپنے کی بیچ راہ خدا کے کیا نہ خبر دوں میں تم کو ساتھ اس شخص کے کہ پیچھے ہے اس سے یعنی دوسرے درجے میں اس سے وہ شخص ہے کہ گوشہ اختیار کرے بیچ تھوڑی بکریوں کے اور ادا کرے حق اللہ کا جو اس میں ہے کیا نہ خبر دوں میں تم کو ساتھ بدترین لوگوں کے وہ شخص ہے کہ سوال کیا جاوے ساتھ نام اللہ کے اور نہ دے یہ حدیث حسن غریب ہے اسی وجہ سے اور یہ حدیث ابن عباس سے کئی طرح پر مروی ہے انہوں نے نبی صلعم سے

ف: درے سے مراد ہے جگہ تجرید اور اس سے معلوم ہوا کہ گوشہ گزینی میں مغفرت حاصل نہیں ہوتی لیکن یہ اسی زمانے میں تھا کہ جہاد فرض تھا اور اب گوشہ گزینی افضل ہے بری صحبت سے ۱۲ ع ع

باب ماجاء فيمن سال الشهادة **حدثنا** احمد بن منيع ثنا روح بن عبادة ثنا ابن جريج عن سليمان بن موسى عن مالك بن يخامر السكسكي عن معاذ بن جبل عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من سال الله القتل في سبيل الله صادقا من قلبه اعطاه الله اجر الشهيد هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن سهل بن عسكر ثنا القاسم بن كثير ثنا عبد الرحمن بن شريح انه سمع سهل بن ابي امامة بن سهل بن حنيف يحدث عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من سال الله الشهادة من قلبه صادقا بلغه الله منازل الشهداء وان مات على فراشه هذا حديث حسن غريب من حديث سهل بن حنيف لا نعرفه الا من حديث عبد الرحمن بن شريح وقد رواه عبد الله بن صالح عن عبد الرحمن بن شريح وعبد الرحمن بن شريح يكنى ابا شريح وهو اسكندراني وفي الباب عن معاذ بن جبل **باب** ما جاء في المجاهد والمكاتب والناكح وعون الله اياهم **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن ابن عجلان عن سعيد المقبري عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة حق على الله عونهم المجاهد في سبيل الله والمكاتب الذي يريد الاداء والناكح الذي يريد العفاف هذا حديث حسن **حدثنا** احمد بن منيع ثنا روح بن عبادة ثنا ابن جريج عن سليمان بن موسى عن مالك بن يخامر عن معاذ بن جبل عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قاتل في سبيل الله من رجل مسلم فواق ناقة وجبت له الجنة ومن جرح جرحا في سبيل الله او نكب نكبة فانها تجيء يوم القيامة كاغزر ما كانت لونها الزعفران وريحها كالمسك هذا حديث صحيح

باب جو شخص کہ شہادت طلب کرے اسکو کیا ثواب ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمسے ابن جریج نے سلیمان بن موسیٰ سے اُنہنے روایت کی مالک بن یخامر سے اُنہنے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مانگے اللہ سے شہادت کو بیچ راہ اُسکی کے اس حال میں کہ سچا ہو اپنے دل سے تو دیتا ہے اسکو اللہ ثواب شہید کا یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن سہل بن عسکر نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمسے قاسم بن کثیر نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن شریح نے اُسنے سنا سہل بن ابی امامہ سے حدیث کرتا تھا اپنے باپ سے اُنہنے اپنے دادا سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص اللہ سے شہادت مانگے سچے دل سے تو پہونچا دیگا اسکو اللہ شہیدوں کے مرتبہ میں اگرچہ مرے اپنے بچھونے پر یعنی اپنے گھر میں یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث سہل بن حنیف کی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبد الرحمن بن شریح سے اور تحقیق روایت کیا اسکو عبد اللہ بن صالح نے عبد الرحمن بن شریح سے اور عبد الرحمن بن شریح کی کنیت ابو شریح ہے وہ اسکندرانی ہے۔ اور اس باب میں معاذ بن جبل سے بھی روایت ہے **باب** مجاہد اور مکاتب اور نکاح کرنیوالے کی اللہ مدد کرتا ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن عجلان سے اُنہنے سعید مقبری سے اُنہنے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ لازم ہے اللہ پر مدد اُنکی یعنی بمقتضائے وعدے اُسکے ایک تو مکاتب وہ جو ارادہ کرتا ہو ادا کرنے بدل کتابت کا اور دوسرے وہ نکاح کرنے والا جو ارادہ رکھتا ہو بچنے کا زنا سے۔ اور تیسرے جہاد کرنے والا خدا کی راہ میں یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمسے ابن جریج نے سلیمان بن موسیٰ سے اُنہنے مالک بن یخامر سے اُنہنے معاذ بن جبل سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد مسلمان لڑے اللہ کی راہ میں بقدر دودھ دوہنے اونٹنی کے پس تحقیق واجب ہوئی واسطے اُسکے بہشت یعنی ابتداءً اور جو شخص کہ زخمی کیا گیا زخمی ہونا یعنی ساتھ ہتھیار دشمن کے بیچ راہ اللہ کے یا مصیبت زدہ ہوا یعنی پہونچا اُسکو سوا دشمن کے مصیبت پہونچانا پس تحقیق وہ زخم دن قیامت کے مانند اکثر اُس چیز کے کہ پایا جاتا تھا دنیا میں یعنی جیسے کہ وہ زخم بہت تازہ تھا دنیا میں رنگ اُسکا زعفران کا ہوگا۔ اور خوشبو مشک کی سی ہوگی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

یعنی اسکے صدق نیت کے ثواب شہیدوں کا [illegible]

[illegible] مکاتب [illegible]

[illegible]

باب ما جاء فی فضل من یکلم فی سبیل اللہ **حدثنا** قتیبۃ ثنا عبد العزیز بن محمد عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکلم احد فی سبیل اللہ واللہ اعلم بمن یکلم فی سبیلہ الا جاء یوم القیٰمۃ اللون لون الدم والریح ریح المسک ہذا حدیث صحیح وقد روی من غیر وجہ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ای الاعمال افضل **حدثنا** ابو کریب ثنا عبدۃ عن محمد بن عمرو ثنا ابو سلمۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل او ای الاعمال خیر قال الایمان باللہ ورسولہ قال ثم ای شیء قال الجہاد سنام العمل قیل ثم ای شیء یا رسول اللہ قال ثم حج مبرور ہذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب حدثنا** قتیبۃ ثنا جعفر بن سلیمان الضبعی عن ابی عمران الجونی عن ابی بکر بن ابی موسی الاشعری قال سمعت ابی بحضرۃ العدو یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابواب الجنۃ تحت ظلال السیوف فقال رجل من القوم رث الہیئۃ انت سمعت ہذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکرہ قال نعم قال فرجع الی اصحابہ فقال اقرأ علیکم السلام وکسر جفن سیفہ فضرب بہ حتی قتل ہذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث جعفر بن سلیمان وابو عمران الجونی اسمہ عبد الملک بن حبیب وابو بکر بن ابی موسی قال احمد بن حنبل ہو اسمہ **باب** ما جاء ای الناس افضل **حدثنا** ابو عمار ثنا الولید بن مسلم عن الاوزاعی ثنی الزہری عن عطاء بن یزید اللیثی عن ابی سعید الخدری قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس افضل قال رجل یجاہد فی سبیل اللہ قالوا ثم من قال ثم مؤمن فی شعب من الشعاب یتقی ربہ ویدع الناس من شرہ ہذا حدیث حسن صحیح

باب جو شخص کہ زخمی کیا جاوے بیچ راہ اللہ کے اُسکی کیا فضیلت ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُنسے اپنے باپ سے اُنہنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا نہیں زخمی کیا جاتا کوئی شخص راہ اللہ میں اور اللہ خوب جانتا ہے اُسکو کہ زخمی کیا جاتا ہے اُسکی راہ میں یعنی جو ریا سے خالی ہو مگر وہ آویگا وہ دن قیامت کے اس حال میں کہ اُسکے زخم سے بہتا ہوگا خون رنگ خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی یہ حدیث صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی کئی وجہ پر ابی ہریرہ سے اُنہنے نبی صلعم سے **باب** کونسا عمل افضل ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے محمد بن عمرو سے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے ابو سلمہ نے اُنسے ابو ہریرہ سے کہا پوچھے گئے نبی صلعم کہ اعمالوں میں کونسا عمل افضل ہے فرمایا ایمان لانا ساتھ اللہ کے اور اُسکے رسول کے کہا گیا پھر کونسی چیز افضل ہے فرمایا جہاد کرنا کوہان عمل کی ہے کہا گیا پھر کون افضل ہے فرمایا حج مقبول یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ پر یہ حدیث ابو ہریرہ سے اُنسے نبی صلعم سے مروی ہے **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان ضبعی نے ابی عمران جونی سے اُنسے ابی بکر بن ابی موسی اشعری سے کہا سنا میں نے باپ اپنے سے سامنے دشمن کے کہتا تھا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تحقیق دروازے بہشت کے نیچے سایہ تلواروں کے ہیں پس قوم میں سے ایک شخص پراگندہ حال نے کہا کیا تو نے سنا ہے اسکو نبی صلعم سے کہ ذکر کرتے تھے اسکو کہا ہاں پس پھر آیا طرف یاروں اپنے کے اور کہا کہ میں تمکو سلام کہتا ہوں یعنی وداع ہوتا ہوں تمسے اور اپنی تلوار کا میان توڑا اور لڑا ساتھ اسکے یعنی دشمن سے یہانتک کہ شہید کیا گیا یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث جعفر بن سلیمان سے اور ابو عمران جونی کا نام عبد الملک بن ابی حبیب ہے اور احمد بن حنبل نے کہا کہ اسکا نام ابو بکر بن ابی موسی ہے **باب** کون آدمی لوگوں میں افضل ہے **حدیث** کی ہمسے ابو عمار نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم اوزاعی سے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے زہری نے عطاء بن یزید لیثی سے اُنسے ابی سعید سے کہا کہ پوچھے گئے نبی صلعم کہ کون آدمی لوگوں میں افضل ہے فرمایا وہ شخص کہ جہاد کرے راہ اللہ میں اصحاب نے کہا پھر کون افضل ہے فرمایا پھر وہ مومن کہ کسی گھاٹی میں پہاڑ کے ڈرے اللہ کے عذاب اور غضب سے اور چھوڑ دے لوگوں کو اپنی بدی سے یعنی لوگوں کو اپنی بدی سے بچائے یہ حدیث حسن صحیح ہے

۱؎ جاننا چاہیے کہ حدیثوں میں بیان افضل [illegible] اعمال کا مختلف آیا ہے اور تطبیق [illegible] ہر مقام میں نبی صلعم نے مناسب حال سائل کے دیکھا [illegible] اور [illegible] افضل [illegible] اعمال [illegible]

[illegible]

باب **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن ثنا نعيم بن حماد ثنا بقية بن الوليد عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن المقدام بن معديكرب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للشهيد عند الله ست خصال يغفر له في اول دفعة ويرى مقعده من الجنة ويجار من عذاب القبر ويامن من الفزع الاكبر ويوضع على راسه تاج الوقار الياقوتة منها خير من الدنيا وما فيها ويزوج اثنتين وسبعين زوجة من الحور العين ويشفع في سبعين من اقاربه هذا حديث صحيح غريب **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام ثني ابي عن قتادة ثنا انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من احد من اهل الجنة يسره ان يرجع الى الدنيا غير الشهيد فانه يحب ان يرجع الى الدنيا يقول حتى اقتل عشر مرات في سبيل الله مما يرى مما اعطاه الله من الكرامة هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن قتادة عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه **حدثنا** ابو بكر بن ابي النضر ثني ابو النضر ثنا عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار عن ابي حازم عن سهل بن سعد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رباط يوم في سبيل الله خير من الدنيا وما عليها والروحة يروحها العبد في سبيل الله او الغدوة خير من الدنيا وما عليها وموضع سوط احدكم في الجنة خير من الدنيا وما عليها هذا حديث حسن صحيح

باب **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے انہنے کہ حدیث کی ہمسے نعیم بن حماد نے انہنے کہ حدیث کی ہمسے بقیہ بن ولید نے بحیر بن سعد سے انہنے خالد بن معدان سے انہنے مقدام بن معدیکرب سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واسطے شہید کے نزدیک اللہ کے چھ خصلتیں ہیں بخشش کیجاتی ہے واسطے اسکے اول دفعہ میں یعنی لہو کے پہلے قطرہ میں کہ گرتا ہے اور دکھلایا جاتا ہے ٹھکانا اسکا بہشت میں سے یعنی جان نکلنے کے وقت اور محفوظ رہتا ہے قبر کے عذاب سے اور امن میں ہوگا بڑی گھبراہٹ سے یعنی آگ کے عذاب سے اور رکھا جاویگا اسکے سر پر تاج وقار کا ایک یاقوت اسمیں سے بہتر ہوگا تمام دنیا سے اور اس چیز سے کہ دنیا میں ہے اور نکاح میں دیجاویگی اسکے بہتّر بیبیاں حور عین سے یعنی بڑی آنکھوں والیاں اور شفاعت اسکی قبول کیجاویگی ستر آدمیوں میں اسکے قرابتیوں سے یہ حدیث صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے انہنے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے انہنے کہا حدیث کی مجھکو میرے باپ نے قتادہ سے انہنے کہا حدیث کی ہمسے انس بن مالک نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا بہشتی نہیں کہ اسکو خوش معلوم ہووے یہ بات کہ پلٹ آوے دنیا کی طرف اس حالت میں کہ اسکے تئیں بہشت اور جو چیز کہ دنیا میں ہے یعنی جو بہشت میں پایا اور بخشا گیا اسکو یہ آرزو نہیں کہ دنیا میں پھر آوے اگرچہ اسکو ہفت اقلیم کی سلطنت ملے مگر شہید کہ وہ دوست رکھتا ہے کہ پھر آوے دنیا میں کہتا ہے یہانتک کہ مارا جاؤں میں اللہ کی راہ میں دس بار اس سبب سے کہ دیکھتا ہے وہ چیز کہ دی اسکو اللہ نے بزرگی اور ثواب سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے انہنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے انہنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے انہنے انس سے انہنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اسی کے معنی میں **حدیث** کی ہمسے ابو بکر بن ابی النضر نے انہنے کہا حدیث کی ہمسے ابو النضر نے انہنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے ابی حازم سے انہنے روایت کی سہل بن سعد سے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی راہ میں دار الاسلام کی سرحد پر ایک دن چوکی کرنا بہتر ہے تمام دنیا سے اور جو دنیا کی آرائش ہے۔ اور جہاد میں ایک پہلے پہر یا پچھلے پہر کی کوشش کرنا بہتر ہے تمام دنیا کی آرائش سے۔ اور بہشت میں تمہارے کوڑے رکھنے کا مکان بہتر ہے تمام دنیا سے اور دنیا کی آرائش سے یہ حدیث (یعنی بروایت سہل بن سعد کے) حسن صحیح ہے

ف اس میں شہادت کے درجے کا بیان ہے یعنی شہید کے سب مطلب پورے ہوتے ہیں سوا ایک کے اسکو اور کوئی آرزو دنیا کی دل میں باقی نہیں مگر یہ کہ تمنا ہے پھر قتل ہووے تاکہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک زیادہ عزت پاوے اور آخرت کا ثواب یہ ثابت کرتا ہے کہ مکان تمام دنیا سے اسواسطے بہتر ہے کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی ہے

حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان ثنا محمد بن المنکدر قال مر سلمان الفارسی بشرجیل بن السمط وهو فی مرابط له وقد شق علیه وعلی اصحابه فقال الا احدثك یا ابن السمط بحدیث سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بلی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول رباط یوم فی سبیل الله افضل وربما قال خیر من صیام شهر وقیامه ومن مات فیه وقی فتنة القبر ونمی له عمله الی یوم القیمة هذا حدیث حسن **حدثنا** علی بن حجر ثنا الولید بن مسلم عن اسمعیل بن رافع عن سمی عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من لقی الله بغیر اثر من جهاد لقی الله وفیه ثلمة هذا حدیث غریب من حدیث مسلم عن اسمعیل بن رافع واسمعیل بن رافع قد ضعفه بعض اهل الحدیث وسمعت محمدا یقول هو ثقة مقارب الحدیث وقد روی هذا الحدیث من غیر هذا الوجه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم وحدیث سلمان اسناده لیس بمتصل محمد بن المنکدر لم یدرك سلمان الفارسی وقد روی هذا الحدیث عن ایوب بن موسی عن مکحول عن شرجیل بن السمط عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا هشام بن عبد الملك ثنا اللیث بن سعد ثنی ابو عقیل زهرة بن معبد عن ابی صالح مولی عثمان بن عفان قال سمعت عثمان وهو علی المنبر یقول انی کتمتکم حدیثا سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم کراهیة تفرقکم عنی ثم بدا لی ان احدثکموه لیختار امرؤ لنفسه ما بدا له سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول رباط یوم فی سبیل الله خیر من الف یوم فیما سواه من المنازل هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه قال محمد ابو صالح مولی عثمان اسمه ترکان

حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن منکدر نے کہا کہ گزرے سلمان فارسی شرجیل بن سمط پر اور وہ سلام اپنی سرحد پر چوکیداری میں تھے اس حال میں کہ مشکل ہوئی تھی اُن پر اور اُنکے یاروں پر چوکیداری کرنا سو کہا کیا نہ بیان کروں میں تجھسے اے ابن سمط حدیث کہ سُنا میں نے اُسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ نے کہا کیوں نہیں بیان کرو کہا سُنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ خدا کی راہ میں ایک دن چوکیداری کرنا افضل ہے۔ یا فرمایا بہتر ہے ایک مہینے کے روزے رکھنے اور شب بیداری سے اور جو اُس میں مرگیا وہ قبر کے فتنے سے محفوظ رہیگا اور اُسکے عمل کا ثواب قیامت تک جاری رہیگا یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُنسے کہا حدیث کی ہمکو ولید بن مسلم نے اسمعیل بن رافع سے اُنہوں نے سمی سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ملا اللہ سے بدون نشانی جہاد کے تو ملیگا اللہ سے اس حال میں کہ اُسکے دین میں نقصان ہوگا یہ حدیث غریب ہے ولید بن مسلم کی حدیث سے جو اسمعیل بن رافع نے روایت کی ہے اور اسمعیل بن رافع کو بعض اہل حدیث نے ضعیف کہا ہے اور امام بخاری نے کہا کہ وہ ثقہ ہے مقارب الحدیث ہے۔ اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث سوائے اس وجہ کے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور سلمان کی حدیث کی اسناد متصل نہیں کہ محمد بن منکدر نے سلمان کو نہیں پایا اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث ایوب بن موسی سے اُنہوں نے مکحول سے اُنہوں نے شرجیل بن سمط سے اُنہوں نے سلمان سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اُسکے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن عبد الملک نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے ابو عقیل زہرہ بن معبد نے ابی صالح مولی عثمان بن عفان سے اُنسے کہا سُنا میں نے عثمان سے اور وہ منبر پر کہتے تھے تحقیق میں نے چھپا رکھی تھی تمسے ایک حدیث جسکو میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا تھا واسطے کراہت جدا ہونے تمہاری کے مجھسے پھر مناسب جی میں آیا کہ وہ حدیث تمسے بیان کروں تاکہ اختیار کرے ہر شخص واسطے جان اپنی کے وہ چیز کہ بھلی معلوم ہو اسکو سُنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ خدا کی راہ میں ایک دن چوکیداری کرنا بہتر ہے ہزار دن کی عبادت سے غیر جگہ چوکیداری کے

یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے محمد نے کہا کہ ابو صالح مولی عثمان کا نام ترکان ہے

ف شہید کا رزق اور عمل موقوف نہیں ہوتا اور قبر سے سوال و جواب کا جھگڑا نہیں ہوتا ۱۲ ف یعنی جو کوئی بدون علامت جہاد کے مرے کہ وہ زخم ہے یا غبار ہے یا خرچ کرنا مال یا تیار کرنا اسباب جہاد کا تو اُسکے دین میں نقصان رہیگا۔ اور احتمال ہے کہ یہ حدیث یزید کے حق میں محمول ہو کہ اسپر جہاد فرض ہو گیا ہو اور وہ جہاد نہ کرے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ شبہ ہے کہ لذت پاتا ہے ساتھ دینے جان کے خدا کی راہ میں اور خوش ہوتا ہے نفس اسکا ساتھ اسکے اور احتمال ہے رنج اور تکلیف شہداء کو بہ نسبت اوروں کے بسبب اسکے مٹنے چونٹیوں کے کم ہو ۱۲

حدثنا محمد بن بشار واحمد بن نصر النيسابوري وغير واحد قالوا ثنا صفوان بن عيسى ثنا محمد بن عجلان عن القعقاع بن حكيم عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يجد الشهيد من مس القتل الا كما يجد احدكم من مس القرصة هذا حديث حسن غريب صحيح **حدثنا** زياد بن ايوب ثنا يزيد بن هارون ثنا الوليد بن جميل عن القاسم بن ابي عبد الرحمن عن ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس شيء احب الى الله من قطرتين واثرين قطرة دموع من خشية الله وقطرة دم تهراق في سبيل الله واما الاثران فاثر في سبيل الله واثر في فريضة من فرائض الله هذا حديث حسن غريب

ابواب الجهاد

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** في اهل العذر في القعود **حدثنا** نصر بن علي الجهضمي ثنا المعتمر بن سليمان عن ابيه عن ابي اسحاق عن البراء بن عازب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ائتوني بالكتف او اللوح فكتب لا يستوي القاعدون من المؤمنين وعمرو بن ام مكتوم خلف ظهره فقال هل لي رخصة فنزلت غير اولي الضرر وفي الباب عن ابن عباس وجابر وزيد بن ثابت هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث سليمان التيمي عن ابي اسحاق وقد روى شعبة والثوري عن ابي اسحاق هذا الحديث **باب** ما جاء فيمن خرج الى الغزو وترك ابويه **حدثنا** محمد بن بشار ثنا يحيى بن سعيد عن سفيان وشعبة عن حبيب بن ابي ثابت عن ابي العباس عن عبد الله بن عمرو قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم يستاذنه في الجهاد فقال الك والدان قال نعم قال ففيهما فجاهد وفي الباب عن ابن عباس هذا حديث حسن صحيح و

ابو العباس هو الشاعر الاعمى المكي واسمه السائب بن فروخ

حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے اور احمد بن نصر نیشاپوری وغیرہ نے انھوں نے کہا حدیث کی ہم سے صفوان بن عیسیٰ نے ان سے کہا حدیث کی ہم سے محمد ابن عجلان نے قعقاع بن حکیم سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید نہیں پاتا کچھ قتل ہونے کا مگر جیسے کہ پاتا ہر ایک تمہارا دکھ کاٹنے چیونٹی کا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے زیاد بن ایوب نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن جمیل نے قاسم ابی عبد الرحمن سے انہوں نے ابی امامہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں کوئی چیز بہت پیاری طرف اللہ کے دو قطروں سے اور دو نشانوں سے ایک قطرہ آنسو کا کہ خدا کے خوف سے گرے اور دوسرا قطرہ خون کا کہ اللہ کی راہ میں گرایا جاوے لیکن نشان ایک نشان اللہ کی راہ میں ہو یعنی زخم میں۔ اور دوسرا فرض میں خدا کے فرضوں سے یہ حدیث حسن غریب ہے

ابواب الجہاد

جہاد کا بیان جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے

باب اہل عذر کے گھر بیٹھنے اور جہاد میں نہ جانے کا بیان **حدیث** کی ہم سے نصر بن علی جہضمی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے معتمر بن سلیمان نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی اسحٰق سے سنے براء بن عازب سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ لاؤ میرے پاس شانہ یا تختہ سو لکھی آپ نے کہ نہیں برابر ہیں بیٹھنے والے مومنین اپنے گھر میں ساتھ جہاد کرنے والے اللہ کی راہ کے اور ابن ام مکتوم آپکے پیچھے بیٹھے تھے سو انہوں نے عرض کی کیا میرے لیے اجازت جہاد میں نہ جانے کی ہے پس اتری یہ آیت سوائے اہل ضرر یعنی اہل ضرر کو جہاد میں نہ جانا درست ہے اور اس باب میں ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے اور زید بن ثابت سے اور یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث سلیمان سے انہوں نے روایت کی ابی اسحاق سے اور تحقیق روایت کی شعبہ اور ثوری نے یہ حدیث ابی اسحاق سے **باب** اگر کوئی شخص اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر جہاد میں جاوے تو درست ہے یا نہیں **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا حدیث کی یحیی بن سعید نے سفیان اور شعبہ سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے ابی العباس سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے کہا کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اجازت مانگتا تھا آپ سے جہاد میں جانے کی فرمایا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں اس نے کہا ہاں فرمایا پس انہیں میں جہاد کر یعنی انہیں کی خدمت میں کوشش کر کہ یہ حکم جہاد کا رکھتا ہے اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو العباس شاعر مکی ہے اور نام اسکا سائب بن فروخ ہے

---

[1] مانند قدم رکھنے یا غبار پڑنے کے جہاد میں یا سپاہی کی دوات کے قلم چلانے میں اور فرض خدا سے یہ ایک نشان ہے کہ جیسا جاڑوں میں جاڑوں کے سبب ہاتھ اور پاؤں پھٹ جاویں اور گرمی میں پیر پھٹ جاویں نماز میں [illegible] وضو کے سبب [illegible] جو پیدا ہو جہاد [illegible] میں [illegible] یعنی جہاد [illegible]
یہ حکم شرع اس صورت میں ہے کہ یہ جہاد نفل ہو کہ بعد اذن والدین کے کسی نہ جاوے جبکہ ہوں [illegible] اگر جہاد فرض ہو [illegible]

باب ما جاء في الرجل يبعث سرية وحده **حدثنا** محمد بن يحيى ثنا الحجاج بن محمد قال قال ابن جريج في قوله اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم قال عبد الله بن حذافة بن قيس بن عدي السهمي بعثه رسول الله صلى الله عليه وسلم على سرية اخبرنيه يعلى بن مسلم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه الا من حديث ابن جريج **باب** ما جاء في كراهية ان يسافر الرجل وحده **حدثنا** احمد بن عبدة الضبي البصري ثنا سفيان عن عاصم بن محمد عن ابيه عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو ان الناس يعلمون ما اعلم من الوحدة ما سرى راكب بليل يعني وحده **حدثنا** اسحاق بن موسى الانصاري ثنا معن ثنا مالك عن عبد الرحمن بن حرملة عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الراكب شيطان والراكبان شيطانان والثلاثة ركب حديث ابن عمر حديث حسن صحيح لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث عاصم وهو ابن محمد بن زيد بن عبد الله بن عمر وحديث عبد الله بن عمرو احسن **باب** ما جاء في الرخصة في الكذب والخديعة في الحرب **حدثنا** احمد بن منيع ونصر بن علي قالا ثنا سفيان عن عمرو بن دينار سمع جابر بن عبد الله يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحرب خدعة وفي الباب عن علي وزيد بن ثابت وعائشة وابن عباس وابي هريرة واسماء بنت يزيد وكعب بن مالك و انس بن مالك هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في غزوات النبي صلى الله عليه وسلم وكم غزى **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا وهب بن جرير وابو داود قالا ثنا شعبة عن ابي اسحاق قال كنت الى جنب زيد بن ارقم

باب ایک شخص کو چھوٹے لشکر پر بھیجنا اور اسپر میر کرنا **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن محمد نے اُنسے کہا ابن جریج نے اس آیت کی تفسیر میں کہ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور جو اختیار والے ہیں تم میں سے کہا کہ عبد اللہ بن حذافہ کو بھیجا نبی صلعم نے ایک چھوٹے لشکر پر خبر دی ہمکو یعلی بن مسلم نے ساتھ اسکے سعید بن جبیر سے اُنسے ابن عباس سے اور یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث ابن جریج سے **باب** آدمی کو اکیلے سفر کرنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عاصم بن محمد سے اُنسے اپنے باپ سے اُنسے ابن عمر سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ جانیں جو کہ میں جانتا ہوں تنہائی کے ضرر سے تو رات کو کوئی سوار اکیلا کبھی نہ چلے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے معن نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے عبد الرحمن بن حرملہ سے اُنسے عمرو بن شعیب سے اُنسے باپ سے اُنسے اپنے دادا سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار سوار ہیں اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے یعنی حدیث عاصم سے جو ابن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر ہے اور حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حسن ہے **باب** لڑائی میں جھوٹ اور فریب بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع اور نصر بن علی نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُنسے سنا جابر بن عبد اللہ کہتے تھے کہ نبی صلعم نے فرمایا لڑائی فریب ہے۔ اور اس باب میں حضرت علی اور زید بن ثابت اور عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور اسما بنت یزید اور کعب بن مالک اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی لڑائیاں کی ہیں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر اور ابو داؤد نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ابی اسحاق سے کہا کہ میں زید بن ارقم کے پہلو میں بیٹھا تھا

ف معلوم ہوا کہ اکیلے سفر کرنا درست نہیں کہ اس میں دینی اور دنیوی دونوں نقصان ہیں۔ دینی یہ کہ جماعت سے محروم رہا اور دنیاوی یہ کہ تنہائی میں اسکو وحشت ہو خوف رہزن و شیر وغیرہ کا رہتا ہے اور تین کو سوار کہا کہ شیطان سے محفوظ ہیں۔ اور ایک اور دو کو اسواسطے شیطان فرمایا کہ ایک میں جماعت فوت ہوئی اور حاجت کے وقت کوئی مددگار نہیں اور دو میں نقص یہ ہے کہ اگر ایک بیمار ہو یا مر جاوے تو دوسرا عاجز ہو جاتا ہے اور شیطان خوش ہوتا ہے [illegible] یعنی لڑائی میں مکر و فریب زیادہ مفید ہوتا ہے لڑنے سے۔ وہ فریب ایسا ہے جیسے کہ میدان جنگ کا ہٹ جاوے یا غنیم غافل ہو اور خیال کرے کہ جنگ سے بھاگ گیا۔ پھر یکایک حملہ کرے۔ اسطرح فریب کرے اور صریح جھوٹ نہ بولے۔ اور سب علما کا اتفاق ہے اس پر کہ لڑائی میں فریب کرنا کفار کے ساتھ درست ہے مگر ایسی صورت میں کہ نقض عہد لازم آوے تو نہ کرے۔ ع

فقيل كم غزى النبي صلى الله عليه وسلم من غزوة قال تسع عشرة فقلت كم غزوت انت معه قال سبع عشرة قلت
ايتهن كان اول قال ذات العشيراء او العسيراء هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الصف والتعبية عند القتال
حدثنا محمد بن حميد الرازي ثنا سلمة بن الفضل عن محمد بن اسحق عن عكرمة عن ابن عباس عن عبد الرحمن
بن عوف قال عبانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ببدر ليلا وفي الباب عن ابي ايوب هذا حديث غريب لا نعرفه
الا من هذا الوجه وسالت محمد بن اسمعيل عن هذا الحديث فلم يعرفه وقال محمد بن اسحق سمع من عكرمة وحين
رايته كان حسن الراي في محمد بن حميد الرازي ثم ضعفه بعد **باب** ما جاء في الدعاء عند القتال **حدثنا**
احمد بن منيع ثنا يزيد بن هارون ثنا اسمعيل بن ابي خالد عن ابن ابي اوفى قال سمعته يقول يعني النبي صلى الله عليه
وسلم يدعو على الاحزاب فقال اللهم منزل الكتاب سريع الحساب اهزم الاحزاب اللهم اهزمهم وزلزلهم وفي الباب عن ابن
مسعود هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الالوية **حدثنا** ابو كريب ومحمد بن عمر بن الوليد الكندي
ومحمد بن رافع قالوا ثنا يحيى بن ادم عن شريك عن عمار هو الدهني عن ابي الزبير عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم دخل مكة ولواؤه ابيض هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث يحيى بن ادم عن شريك وسالت محمدا
عن هذا الحديث فلم يعرفه الا من حديث يحيى بن ادم عن شريك وقال غير واحد عن شريك عن عمار عن
ابي الزبير عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة وعليه عمامة سوداء قال محمد والحديث هو هذا والدهن
بطن من بجيلة وعمار الدهني هو عمار بن معاوية الدهني ويكنى ابا معاوية وهو كوفي ثقة عند اهل الحديث **باب** في الرايات
حدثنا احمد بن منيع ثنا يحيى بن زكريا بن ابي زائدة ثنا ابو يعقوب الثقفي ثنا يونس بن عبيد مولى محمد بن القاسم

سو کسی نے اس سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کتنی لڑائیاں کی ہیں آپنے کہا انیس سو میں نے کہا تم کتنی لڑائیوں میں نبی صلعم کے ساتھ گئے
کہا سترہ لڑائیوں میں میں نے کہا کہ سب سے پہلی لڑائی کون سی تھی کہا صاحب عشیرا کی یا عسیرا کی یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** لڑائی کے وقت
صف باندھنے اور ترتیب لشکر کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے سلمہ بن فضل نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے عکرمہ
سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے عبد الرحمن بن عوف سے کہا کہ ترتیب دیا ہمکو نبی صلعم نے ایک رات بدر میں یعنی ہمکو مہیا بنائے اور صفیں باندھیں
ہر ایک کو مناسب جگہ پر کھڑا کیا تاکہ دن کو اسی طرح کھڑے رہیں اور اس باب میں ابی ایوب سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے
ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور پوچھا میں نے بخاری کو اس حدیث سے سو نہ پہچانا انہوں نے اسکو اور کہا کہ محمد بن اسحاق نے سنا ہے عکرمہ سے اور جب
دیکھا میں نے بخاری کو تو انکی رائے اچھی تھی محمد بن حمید کے حق میں پھر ضعیف کیا اسکو بعد اسکے **باب** لڑائی کے وقت دعا کرنے کا بیان
حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابی خالد نے ابن ابی اوفی
سے کہا سنا میں نے نبی صلعم سے دعا کرتے تھے گروہ کفار پر پس فرمایا الہی اتارنے والے کتاب کے جلدی لینے والے حساب کے شکست دے گروہ
کافروں کو اور زلزلہ ڈال انہیں یعنی انکے دلوں میں خوف ڈالدے اور اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب**
نشان رکھنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو کریب اور محمد بن عمر اور محمد بن رافع نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے شریک سے
انہوں نے عمار دہنی سے انہوں نے ابی زبیر سے انہوں نے جابر سے کہ نبی صلعم مکے میں داخل ہوئے اسحال میں کہ آپ کا نشان سفید تھا یعنی دن فتح
مکے کے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث یحیی سے انہوں نے شریک سے اور پوچھا میں نے محمد کو اس حدیث سے سو نہ
پہچانا اسکو مگر حدیث یحیی بن آدم سے انہوں نے شریک سے اور بہتوں نے روایت کی شریک سے انہوں نے عمار سے انہوں نے ابی زبیر سے انہوں نے جابر سے کہ
نبی صلعم مکے میں داخل ہوئے اس حال میں کہ سر پر سیاہ عمامہ یعنی پگڑی تھی بخاری نے کہا یہ حدیث یہی ہے اور عمار بن معاویہ دہنی کی
کنیت ابو معاویہ ہے اور وہ کوفی ثقہ ہے نزدیک اہل حدیث کے **باب** جھنڈے رکھنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا حدیث
کی ہمسے یحیی بن زکریا نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابو یعقوب ثقفی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن عبید مولی محمد بن قاسم نے

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی کے وقت کافروں پر بد دعا کرنی درست ہے [2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی میں جھنڈے اور نشان رکھنا درست ہے

[illegible]

قال بعثني محمد بن القاسم الى البراء بن عازب يسأله عن راية رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كانت سوداء مربعة من نمرة وفي الباب عن علي والحارث بن حسان وابن عباس هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث ابن ابي زائدة وابو يعقوب الثقفي اسمه اسحق بن ابراهيم وروى عنه ايضا عبيد الله بن موسى **حدثنا** محمد بن رافع ثنا يحيى بن اسحاق هو السالحاني ثنا يزيد بن حيان قال سمعت ابا مجلز لاحق بن حميد يحدث عن ابن عباس قال كانت راية النبي صلى الله عليه وسلم سوداء ولواؤه ابيض هذا حديث غريب من هذا الوجه من حديث ابن عباس **باب** ما جاء في الشعار **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا وكيع ثنا سفيان عن ابي اسحاق عن المهلب بن ابي صفرة عمن سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول ان بيتكم العدو فقولوا حم لا ينصرون وفي الباب عن سلمة بن الاكوع وهكذا روى بعضهم عن ابي اسحق مثل رواية الثوري وروي عنه عن المهلب بن ابي صفرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا **باب** ما جاء في صفة سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم **حدثنا** محمد بن شجاع البغدادي ثنا ابو عبيدة الحداد عن عثمان بن سعد عن ابن سيرين قال صنعت سيفي على سيف سمرة وزعم سمرة انه صنع سيفه على سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان حنفيا هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وقد تكلم يحيى بن سعيد القطان في عثمان بن سعد الكاتب وضعفه من قبل حفظه **باب** في الفطر عند القتال **حدثنا** احمد بن محمد بن موسى ثنا عبد الله بن المبارك اخبرنا سعيد بن عبد العزيز عن عطية بن قيس عن قزعة عن ابي سعيد الخدري قال لما بلغ النبي صلى الله عليه وسلم عام الفتح مر الظهران فآذننا بلقاء العدو فامرنا بالفطر فافطرنا اجمعين هذا حديث حسن صحيح

کہا کہ بھیجا مجھکو محمد بن قاسم نے طرف براء بن عازب کے کہ پوچھیں اُن سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کا حال پوچھوں سو کہا کہ تھا نشان سیاہ رنگ کا کہ کپڑا اُسکا مربع تھا قسم نمرہ سے اور اس باب میں علی اور حارث اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث ابن ابی زائدہ سے اور ابو یعقوب کا نام اسحٰق بن ابراہیم ہے روایت کی اُس سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بھی حدیث کی ہمسے محمد بن رافع نے اُنے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن اسحاق نے اُنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن حیان نے اُنے کہا سنا میں نے ابا مجلز سے حدیث کرتا تھا ابن عباس سے کہا کہ نبی صلعم کا جھنڈا سیاہ تھا اور آپ کا نشان سفید یہ حدیث غریب ہے اس وجہ یعنی حدیث ابن عباس سے **باب** مسلمانوں کی نشانی کا بیان یعنی جس سے کہ لڑائی میں پہچانے جاویں حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اُنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُنے روایت کی مہلب بن ابی صفرہ سے اُنے اُس شخص سے کہ اُنے نبی صلعم سے سنا فرماتے تھے کہ اگر شبخون کرے تم پر دشمن یعنی یکایک رات کو آپڑے تو کہو تم حٰمٓ لا ینصرون[1] یعنی ساتھ برکت سورۂ حٰمٓ کے نہ مدد کیے جاوینگے اور اس باب میں سلمہ بن اکوع سے بھی روایت ہے اور اسیطرح روایت کی بعض نے ابی اسحٰق سے مثل روایت ثوری کے اور روایت کی گئی ہے اُس سے اُنے مہلب سے اُنے نبی صلعم سے مرسل **باب** نبی صلعم کی تلوار کی صفت کا بیان حدیث کی ہمسے محمد بن شجاع نے اُنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عبیدہ حداد نے عثمان بن سعد سے اُنے روایت کی ابن سیرین سے کہا کہ تیار کی میں نے تلوار اوپر سمرہ کی تلوار کے اُسکی شکل پر اور کہا سمرہ نے کہ تیار کی میں نے تلوار نبی صلعم کی تلوار پر اور تھی وہ قبیلہ بنی حنیف کی تلواروں کی طرح یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور تحقیق کلام کیا یحییٰ بن سعید قطان نے عثمان بن سعد کے حق میں اور ضعیف کیا اسکو حافظہ کی وجہ سے **باب** لڑائی کے وقت روزہ افطار کرنے کا بیان حدیث کی ہمسے احمد بن محمد نے اُنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے اُنے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن عبد العزیز نے عطیہ بن قیس سے اُنے قزعہ سے اُنے ابی سعید خدری سے کہا کہ نبی صلعم سال فتح مکہ مر الظہران میں پہونچے کہ ایک جگہ ہے پاس مکہ کے تو خبر دی ہمکو ساتھ لڑائی دشمن کے سو حکم کیا ہمکو روزہ افطار کرنے کا سو ہم سب نے روزہ افطار کیا یہ حدیث حسن صحیح[2]

---

[1] لڑائی کے وقت مستحب ہے یہ آیت پڑھنی جاوے تاکہ پہچانا جاوے کہ مسلمان کون ہے اور کافر کون ہے کہ یہ علامت اسلام کی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا

[2] یعنی سفر میں روزہ رکھنا بہتر نہیں بلکہ افطار کرنا سنت اور بہتر ہے تاکہ مجاہدین کو قوت لڑائی کی رہے ۱۲ ع ح

باب ماجاء فی الخروج عند الفزع **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو داؤد الطیالسی انا شعبة عن قتادة عن انس
بن مالک قال رکب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرسا لابی طلحة یقال له مندوب فقال ما کان من فزع وان وجدناه
لبحرا وفی الباب عن عمرو بن العاص هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر وابن ابی عدی
وابو داؤد قالوا ثنا شعبة عن قتادة عن انس قال کان فزع بالمدینة فاستعار رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرسا لنا یقال له مندوب فقال ما رأینا من فزع وان وجدناه لبحرا هذا حدیث حسن صحیح **باب ماجاء فی
الثبات عند القتال** **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا سفیان ثنا ابو اسحق عن البراء بن عازب قال
له رجل افررتم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا عمارة قال لا واللہ ما ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ولکن ولی سرعان الناس تلقتهم هوازن بالنبل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بغلته وابو سفیان بن
الحارث بن عبد المطلب آخذ بلجامها ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب
وفی الباب عن علی وابن عمر هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن عمر بن علی المقدمی ثنا ابی عن سفیان بن حسین
عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال لقد رأیتنا یوم حنین وان الفئتین لمولیتان وما مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مائة رجل هذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث عبید اللہ لا نعرفه الا من هذا الوجه
حدثنا قتیبة ثنا حماد بن زید عن ثابت عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس واجود الناس
واشجع الناس قال ولقد فزع اهل المدینة لیلة سمعوا صوتا قال فتلقاهم النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی فرس لابی طلحة

باب گھبراہٹ اور ہول کے وقت باہر نکلنے کا بیان حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے
انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے انس بن مالک نے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے گھوڑے پر
سوار ہوئے جسکو مندوب کہا جاتا تھا فرمایا نہیں ہے کوئی ہول اور ہمنے پایا اس گھوڑے کا قدم تو دریا پایا یعنی یہ گھوڑا بہت تیز ہے اور
اس باب میں عمرو بن عاص سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن
جعفر اور ابن ابی عدی اور ابو داؤد نے انھوں نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے انہوں نے روایت کی انس سے کہا ایکبار
مدینے میں بڑی ہول پڑی یعنی رات کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارا گھوڑا عاریۃً لیا جسکو مندوب کہا جاتا تھا سو فرمایا میں نے تو کچھ ڈر
نہیں دیکھا اور اس گھوڑے کا قدم البتہ دریا پایا یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** لڑائی کے وقت ثابت رہنے کا بیان حدیث کی ہمسے
محمد بن بشار نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے سفیان سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے کہ ایک شخص نے
اس سے پوچھا کہ کیا تم لوگ اصحاب جنگ حنین کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بھاگ گئے تھے اے ابا عمارہ کہا انہوں نے کہ واللہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پیٹھ نہیں پھیری ولیکن جلد باز لوگوں کے قدم پھر گئے تھے سامنے آئے انکو ہوازن ساتھ تیروں کے اور
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان بن حارث انکی لگام پکڑے ہوئے تھے اور نبی صلے اللہ علیہ
وسلم فرماتے تھے کہ میں نبی ہوں نہیں کچھ جھوٹ نہیں میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں اور اس باب میں علی اور ابن عمر سے بھی روایت ہے
یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن عمر نے انہوں نے کہا حدیث کی مجکو باپ میرے نے سفیان بن حسین سے انہوں نے
روایت کی عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہا کہ ہمنے اپنے تئیں حنین کے دن دیکھا اور
دونوں گروہ البتہ پیٹھ پھیرنے والے تھے اور نہ رہے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو آدمی یہ حدیث حسن صحیح ہے
غریب ہے حدیث عبید اللہ سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اس وجہ سے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے
حماد بن زید نے ثابت سے انہوں نے انس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر حسین سب لوگوں میں اور زیادہ سخی
سب لوگوں میں اور زیادہ شجاع سب لوگوں میں اور تحقیق گھبرائے اہل مدینہ ایک رات کہ سنی انھوں نے ایک آواز سو آگے سے ملے انکو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر ابو طلحہ کے

عری وھو متقلد سیفہ فقال لم تراعوا لم تراعوا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجدتہ بحرا یعنی الفرس ھذا حدیث صحیح **باب** ما جاء فی السیوف وحلیتہا **حدثنا** محمد بن صدران ابو جعفر البصری ثنا طالب بن حجیر عن ھود وھو ابن عبد اللہ بن سعد عن جدہ مزیدۃ قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح وعلی سیفہ ذھب وفضۃ قال طالب فسألتہ عن الفضۃ فقال کانت قبیعۃ السیف فضۃ وفی الباب عن انس ھذا حدیث غریب وجد ھود اسمہ مزیدۃ العصری **حدثنا** محمد بن بشار ثنا وھب بن جریر ثنا ابی عن قتادۃ عن انس قال کانت قبیعۃ سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فضۃ ھذا حدیث حسن غریب وھکذا روی عن ھمام عن قتادۃ عن انس وقد روی بعضھم عن قتادۃ عن سعید بن ابی الحسن قال کانت قبیعۃ سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فضۃ **باب** ما جاء فی الدرع **حدثنا** ابو سعید الاشج ثنا یونس بن بکیر ثنا محمد بن اسحاق عن یحیی بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر عن ابیہ عن جدہ عبد اللہ بن الزبیر عن زبیر بن العوام قال کان علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم درعان یوم احد فنھض الی الصخرۃ فلم یستطع فاقعد طلحۃ تحتہ فصعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی استوی علی الصخرۃ فقال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اوجب طلحۃ وفی الباب عن صفوان بن امیۃ والسائب بن یزید ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث محمد بن اسحاق **باب** ما جاء فی المغفر **حدثنا** قتیبۃ ثنا مالک بن انس عن ابن شہاب عن انس بن مالک قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح وعلی راسہ المغفر فقیل لہ ابن خطل متعلق باستار الکعبۃ فقال اقتلوہ ھذا حدیث حسن صحیح لا نعرف کبیر احد رواہ غیر مالک عن الزھری **باب** ما جاء فی فضل الخیل **حدثنا** ھناد ثنا عبثر بن القاسم عن حصین عن الشعبی عن عروۃ البارقی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخیل معقود

ننگی پشت گھوڑے پر سوار تھے اس حالت میں کہ اپنی تلوار لٹکائے ہوئے تھے سو فرمایا نبی صلعم نے کہ نہ گھبراؤ نہ گھبراؤ پھر آپ نے فرمایا کہ پایا میں نے اسکو دریا یعنی گھوڑے کو یہ حدیث صحیح ہے **باب** تلواروں اور انکے زیوروں کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن صدران نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابو طالب نے ہود سے انہوں نے روایت کی اپنے دادا مزیدہ سے کہا کہ فتح مکہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اس حال میں کہ انکی تلوار پر تھا سونا اور چاندی کہا طالب نے پس پوچھا میں نے انکو چاندی سے پس کہا کہ تھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضے کی ٹوپی چاندی سے ۔ اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اور ہود کا نام مزیدہ عصری ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے انہوں نے کہا حدیث کی مجکو باپ میرے نے قتادہ سے انہوں نے روایت کی انس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی سے تھی یہ حدیث حسن غریب ہے اسی طرح روایت کی گئی ہے ہمام سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے اور روایت کی بعض نے قتادہ سے انہوں نے سعید بن الحسن سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی سے تھی **باب** زرہ کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے روایت کی یحیی بن عباد بن عبد اللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا عبد اللہ بن زبیر سے انہوں نے روایت کی زبیر بن عوام سے کہ جنگ احد کے دن نبی صلعم پر دو زرہیں تھیں سو نبی صلعم نے ایک پتھر پر چڑھنے کا قصد کیا سو نہ چڑھ سکے سو طلحہ کو اپنے نیچے بٹھا دیا ۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر چڑھے یہاں تک کہ پتھر پر سیدھے ہوئے سو سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ ابو طلحہ نے اپنے واسطے بہشت واجب کر لی ۔ اور اس باب میں صفوان اور سائب سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث محمد بن اسحاق سے **باب** خود کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے ابن شہاب سے انہوں نے انس سے کہ فتح مکہ کے سال حضرت صلعم مکہ میں داخل ہوئے اس حال میں کہ آپ کے سر پر خود تھا سو کسی نے آپ سے کہا کہ ابن خطل کعبے کے پردوں میں لٹکا ہوا ہے فرمایا اسکو قتل کر ڈالو یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم کسی شخص کو کہ اسکو روایت کیا ہو سوا مالک کے انہوں نے زہری سے **باب** گھوڑے پالنے کی فضیلت کا بیان **حدیث** کی ہمسے ہناد نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے عبثر بن قاسم نے حصین سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عروہ بارقی سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ بھلائی

[illegible]

في نواصي الخيل الى يوم القيامة الاجر والمغنم وفي الباب عن ابن عمر وابي سعيد وجرير وابي هريرة واسماء بنت يزيد والمغيرة بن شعبة وجابر هذا حديث حسن صحيح وعروة هو ابن ابي الجعد البارقي ويقال عروة بن الجعد قال احمد بن حنبل وفقه هذا الحديث ان الجهاد مع كل امام الى يوم القيامة **باب** ما يستحب من الخيل **حدثنا** عبد الله بن صباح الهاشمي البصري ثنا يزيد بن هارون ثنا شيبان هو ابن عبد الرحمن ثنا عيسى بن علي بن عبد الله عن ابيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يمن الخيل في الشقر هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث شيبان **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك ثنا ابن لهيعة عن يزيد بن ابي حبيب عن علي بن رباح عن ابي قتادة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خير الخيل الادهم الاقرح الارثم ثم الاقرح المحجل طلق اليمين فان لم يكن ادهم فكميت على هذه الشية **حدثنا** محمد بن بشار ثنا وهب بن جرير ثنا ابي عن يحيى بن ايوب عن يزيد بن ابي حبيب نحوه بمعناه هذا حديث حسن غريب صحيح **باب** ما يكره من الخيل **حدثنا** محمد بن بشار ثنا يحيى بن سعيد ثنا سفيان ثنا سلم بن عبد الرحمن عن ابي زرعة بن عمرو بن جرير عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كره الشكال في الخيل هذا حديث حسن صحيح وقد روى شعبة عن عبد الله بن يزيد الخثعمي عن ابي زرعة عن ابي هريرة نحوه وابو زرعة ابن عمرو بن جرير اسمه هرم **حدثنا** محمد بن حميد الرازي ثنا جرير عن عمارة بن القعقاع قال قال لي ابراهيم النخعي اذا حدثتني فحدثني عن ابي زرعة فانه حدثني مرة بحديث ثم سألته بعد ذلك بسنين فما اخرم منه حرفا

گھوڑوں کی چوٹیوں میں بندھی ہے قیامت کے دن تک ثواب آخرت کا اور غنیمت دنیا کی اور اس باب میں ابن عمر اور ابی سعید اور جریر اور ابی ہریرہ اور اسماء اور مغیرہ بن شعبہ اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عروہ وہ ابن ابی الجعد بارقی ہیں اور کہا جاتا ہے عروہ بن جعد کہا امام احمد بن حنبل نے کہ فقہ اس حدیث کی یہ ہے کہ جہاد ساتھ ہر امام کے واجب ہے قیامت تک **باب** کس قسم کا گھوڑا پالنا مستحب ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن صباح نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمکو یزید بن ہارون نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے شیبان نے وہ ابن عبد الرحمن ہیں انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن علی نے اپنے باپ سے انہوں نے روایت کی ابن عباس سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برکت گھوڑوں کی بیچ گھوڑوں سرخ خالص کے ہے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے یعنی حدیث شیبان سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے روایت کی علی بن رباح سے انہوں نے ابی قتادہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر گھوڑوں کا گھوڑا سیاہ ہے کہ اسکے ماتھے میں تھوڑی سی سفیدی ہو اور ناک کی طرف سفیدی ہو۔ پھر وہ گھوڑا بہتر ہے کہ اسکے ماتھے میں تھوڑی سی سفیدی ہو اور ہاتھ پاؤں سفید ہوں لیکن داہنا ہاتھ سفید نہو اور اگر نہو سیاہ ولیں کمیت[عه] گھوڑا بہتر ہے اسی علامت پر **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمکو میرے باپ نے یحیی بن ایوب سے انہوں نے روایت کی یزید بن ابی حبیب سے مانند اسکے اسی کے معنی میں یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **باب** کس قسم کا گھوڑا رکھنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے یحیی بن سعید سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے سلم بن عبد الرحمن نے ابی زرعہ بن عمرو بن جریر سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکروہ رکھا ہے شکال[عه] گھوڑے میں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا اسکو شعبہ نے عبد اللہ بن یزید سے انہوں نے ابی زرعہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے مانند اسکے اور ابو زرعہ کا نام ہرم ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے عمارہ بن قعقاع سے کہا کہ مجکو ابراہیم نخعی نے کہا کہ جب تو حدیث کرے مجھسے تو حدیث کر مجکو ابو زرعہ سے اسواسطے کہ اسنے حدیث کی ہے مجھسے ایک بار پھر پوچھا میں نے اسکو بعد کئی برس کے پس نہ چھوڑا اسنے اس سے ایک حرف[عه] یعنی اسکا حافظہ بڑا قوی ہے کہ برسوں تک حدیث نہیں بھولتا

[عه] شکال اس گھوڑے کو کہتے ہیں کہ تین پاؤں اسکے سفید ہوں اور ایک پاؤں ہمرنگ تمام بدن کے ہو یا بالعکس اسکے اور [عه] یعنی جیسے کہ پہلی حدیث بیان کی تھی اسی طرح کئی برس کے بعد اسی طرح بیان کی کوئی حرف اس میں کم و بیش نہ کیا ۱۲

[عه] کمیت اس گھوڑے کو کہتے ہیں جسکا رنگ سیاہی اور سرخی کے درمیان ہو ۱۲

باب ما جاء في الرهان والسبق **حدثنا** محمد بن الوزير ثنا اسحق بن يوسف الازرق عن سفيان عن عبيد الله بن
عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اجرى المضمر من الخيل من الحفياء الى ثنية
الوداع وبينهما ستة اميال وما لم يضمر من الخيل من ثنية الوداع الى مسجد بني زريق وبينهما ميل وكنت فيمن
اجرى فوثب بي فرسي جدارا وفي الباب عن ابي هريرة وجابر وانس وعائشة هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث
الثوري **حدثنا** ابو كريب ثنا وكيع عن ابن ابي ذئب عن نافع بن ابي نافع عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه و
سلم قال لا سبق الا في نصل او خف او حافر **باب** ما جاء في كراهية ان ينزى الحمر على الخيل **حدثنا** ابو كريب ثنا
اسمعيل بن ابراهيم ثنا موسى بن سالم ابو جهضم عن عبد الله بن عبيد الله بن عباس عن ابن عباس قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم عبدا مامورا ما اختصنا دون الناس بشيء الا بثلث امرنا ان نسبغ الوضوء وان لا ناكل الصدقة
وان لا ننزي حمارا على فرس وفي الباب عن علي هذا حديث حسن صحيح وروى سفيان الثوري عن ابي جهضم هذا فقال
عن عبيد الله بن عبد الله بن عباس عن ابن عباس سمعت محمدا يقول حديث الثوري غير محفوظ وهم فيه الثوري والصحيح
ما روى اسمعيل بن علية وعبد الوارث بن سعيد عن ابي جهضم عن عبد الله بن عبيد الله بن عباس عن ابن عباس

باب گھوڑ دوڑ کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن وزیر نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن یوسف ازرق نے سفیان سے
اُنسے روایت کی عبیداللہ سے اُنسے نافع سے اُنسے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مضمر یعنی پالا ہوا
گھوڑا دوڑایا مقام حفیا سے ثنیۃ الوداع تک اور درمیان اُنکے چھ کوس کا فاصلہ ہے اور دوڑایا اُس گھوڑے کو کہ تضمیر نہ کیا تھا
گھوڑوں میں سے ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک اور درمیان اُن دونوں کے ایک میل کا فاصلہ ہے اور
تھا میں اُن لوگوں میں کہ گھوڑے دوڑانے سو میرا گھوڑا مجکو دیوار سے لیکر کود پڑا اس باب میں ابی ہریرہ اور جابر
اور انس اور عائشہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث ثوری سے **حدیث** کی ہمسے
ابو کریب نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے ابن ابی ذئب سے اُنسے روایت کی نافع سے اُنسے ابی نافع سے
اُنسے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا نہیں حلال ہے مال لینا ساتھ گھوڑ دوڑ کے مگر تیر چلانے میں یا اونٹ دوڑانے
میں یا گھوڑے دوڑانے میں **باب** گدھوں سے گھوڑیوں پر جست کروانی منع ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے
اُنسے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے موسیٰ بن سالم نے عبداللہ بن عبیداللہ سے اُنسے روایت کی
ابن عباس سے کہا کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم بندے امر کیے گئے نہیں خاص کیا ہمکو سوا لوگوں کے ساتھ کسی چیز کے مگر ساتھ
تین چیزوں کے حکم کیا ہمکو یہ کہ پورا کریں ہم وضو کو اور یہ کہ نہ کھاویں ہم صدقہ اور یہ کہ جست نہ کرواویں ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر اور
اس باب میں علی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی سفیان نے یہ حدیث ابی جہضم سے سو کہا عبیداللہ
بن عبداللہ سے روایت ہے سنا میں نے بخاری سے کہتے تھے کہ حدیث سفیان کی محفوظ نہیں وہم کیا ہے اُسمیں سفیان نے اور صحیح
وہ ہے جو روایت کی اسمعیل اور عبدالوارث نے ابی جہضم سے اُنسے عبداللہ بن عبیداللہ سے اُنسے ابن عباس

لہ تضمیر اسکو کہتے ہیں کہ گھوڑے کو خوب گھاس کھلاتے ہیں تا موٹا اور فربہ ہو جاوے پھر کم کرتے جاتے ہیں گھاس کو یہانتک کہ اصل خوراک پر لاتے ہیں اور ایک مکان میں بند کرکے
گردنیاں ڈالتے ہیں کہ وہ گرم ہوتا ہے اور پسینا آتا ہے جب وہ پسینہ خشک ہو جاتا ہے تو گوشت اسکا [illegible] ہو جاتا ہے اور [illegible] حفیا نام جگہ کا ہے چند کوس پر
مدینے سے اور ثنیۃ الوداع ایک پہاڑ کا نام ہے کہ اہل مدینہ مسافروں کو وہاں تک پہونچانے جاتے تھے ۱۲ سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مال گھوڑ دوڑ وغیرہ میں شرط
کیا جاوے اسکا لینا حلال نہیں مگر ان تین چیزوں میں [illegible] اور بعض لوگوں نے [illegible] اور فیل کو بھی [illegible] کیا ہے مگر اس مال کے حلال ہونے میں شرط یہ
ہے کہ تیسرے شخص کی طرف سے ہو یا ایک طرف سے شرط ہو ورنہ جوا ہو جاویگا ۔ اور گھوڑ دوڑ کہتے ہیں کہ دو شخص گھوڑے دوڑاویں کہ دیکھیں کون آگے نکل جاتا ہے
۱۲ سے یعنی حکم الہی کے تابع تھے کوئی حکم اپنی طرف سے اور اپنی خواہش نفس سے نہیں کہتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ گدھے سے گھوڑی پر جست کروانی
منع ہے کہ اس سے قطع نسل لازم آتی ہے اور نیز خچر [illegible] بہ نسبت گھوڑے کے [illegible] جہاد میں کام نہیں آتے اور اسمیں رد ہے شیعہ پر کہ
کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو خاص کیا ساتھ علوم مخصوصہ کے ۱۲

باب ما جاء في الاستفتاح بصعاليك المسلمين **حدثنا** احمد بن محمد ثنا ابن المبارك ثنا عبد الرحمن بن يزيد بن جابر حدثني زيد بن ارطاة عن جبير بن نفير عن ابي الدرداء قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ابغوني في ضعفائكم فانما ترزقون وتنصرون بضعفائكم هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الاجراس على الخيل **حدثنا** قتيبة ثنا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تصحب الملائكة رفقة فيها كلب ولا جرس وفي الباب عن عمر وعائشة وام حبيبة وام سلمة هذا حديث حسن صحيح **باب** من يستعمل على الحرب **حدثنا** عبد الله بن ابي زياد ثنا الاحوص بن ابو الجواب عن يونس بن ابي اسحق عن ابي اسحق عن البراء ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث جيشين وامر على احدهما علي بن ابي طالب وعلى الاخر خالد بن الوليد وقال اذا كان القتال فعلي قال فافتتح علي حصنا فاخذ منه جارية فكتب معي خالد الى النبي صلى الله عليه وسلم يشي به فقدمت على النبي صلى الله عليه وسلم فقرأ الكتاب فتغير لونه ثم قال ما ترى في رجل يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله قلت اعوذ بالله من غضب الله وغضب رسوله انما انا رسول فسكت وفي الباب عن ابن عمر هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث الاحوص بن جواب ومعنى قوله يشي به يعني النميمة **باب** ما جاء في الامام **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته

باب فقیر اور محتاج مسلمانوں سے مدد چاہنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن یزید نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے زید بن ارطاۃ نے جبیر بن نفیر سے اُنسے روایت کی ابی درداء سے کہا کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ ڈھونڈھو مجھکو اپنے غریب لوگوں میں یعنی ان کی خاطر کرو سواسکے نہیں کہ تمکو روزی اور فتح ملتی ہے بسبب اپنے ناچار غریبوں کے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** گھوڑوں کے گلے میں گھنٹہ ڈالنے کا کیا حکم ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُنسے روایت کی اپنے باپ سے اُنسے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ ساتھ نہیں دیتے رحمت کے فرشتے اُن لوگوں کا جن کیساتھ کتا اور گھنٹا ہوتا ہے اور اس باب میں عمر اور عائشہ اور ام حبیبہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس شخص کا کہ لڑائی پر سردار کیا جاوے **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن زیاد نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے احوص بن ابو الجواب نے یونس بن ابی اسحق سے اُنسے روایت کی ابی اسحاق سے اُنسے براء سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لشکر بھیجے ایک پر علی کو سردار کیا اور دوسرے پر خالد بن الولید کو امیر کیا اور فرمایا کہ جب لڑائی شروع ہو تو سب کا سردار علی ہے سو حضرت علی نے قلعہ فتح کیا اور بندیوں میں سے ایک لونڈی لی سو خالد نے میرے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا اس حال میں کہ چغلی کرتا تھا علی کی سو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا اور آپ نے خط پڑھا سو آپ کا رنگ متغیر ہوا۔ پھر فرمایا کیا عیب دیکھتا ہے تو اس مرد میں کہ خدا اور رسول اسکو دوست رکھتے ہیں۔ میں نے کہا میں پناہ مانگتا ہوں اللہ اور اسکے رسول کے غضب سے اور میں تو صرف ایلچی ہوں پیغام پہونچانے والا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث احوص سے اور معنی یشی بہ کے چغلی کرنیکے ہیں **باب** امام کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے نافع سے اُنسے روایت کی ابن عمر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں ہر ایک شخص حاکم ہے اور ہر ایک شخص اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جاویگا

ف یعنے اپنی قوت اور زور پر گھمنڈ کر کے جو فتح اور روزی ملتی ہے وہ ان کی برکت سے ملتی ہے پس ان کی خدمت گزاری ہے جو تمہیں قوت طاقت اور روزی دیتی ہے ۱۲ عه اور چغلی یہ کہ انھوں نے مال غنیمت میں سے لونڈی لی ہے ۱۲ ف مراد فرشتوں سے رحمت کے فرشتے ہیں۔ کتا اور جرس مراد کتے سے وہ کتا ہے کہ نگہبانی کے لیے نہ ہو کہ وہ مباح ہے کما مر۔ اور جرس اسکو کہتے ہیں کہ جانور کے گلے میں ڈالا جاتا ہے مانند گھنٹے اور گھنگرو کے۔ اور یہ شاید ہونے کے سبب سے واسطے اس سے منع فرمایا ۱۲

فالامير الذي على الناس راع ومسئول عن رعيته والرجل راع على اهل بيته وهو مسئول عنهم والمرأة راعية على بيت بعلها وهي مسئولة عنه والعبد راع على مال سيده وهو مسئول عنه الا فكلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته وفي الباب عن ابي هريرة وانس وابي موسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وحديث ابي موسى غير محفوظ وحديث انس غير محفوظ ورواه ابراهيم بن بشار الرمادي عن سفيان بن عيينة عن بريد بن عبد الله بن ابي بردة عن ابي بردة عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم اخبرني بذلك محمد بن ابراهيم بن بشار قال محمد ورواه غير واحد عن سفيان عن بريد بن ابي بردة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا وهذا اصح قال محمد وروى اسحق بن ابراهيم عن معاذ بن هشام عن ابيه عن قتادة عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله سائل كل راع عما استرعاه سمعت محمدا يقول هذا غير محفوظ وانما الصحيح عن معاذ بن هشام عن ابيه عن قتادة عن الحسن عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا **باب** ما جاء في طاعة الامام **حدثنا** محمد بن يحيى ثنا محمد بن يوسف ثنا يونس بن ابي اسحق عن العيزار بن حريث عن ام الحصين الاحمسية قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب في حجة الوداع وعليه برد قد التفع به من تحت ابطه قالت وانا انظر الى عضلة عضده ترتج سمعته يقول يا ايها الناس اتقوا الله وان امر عليكم عبد حبشي مجدع فاسمعوا له واطيعوا ما اقام لكم كتاب الله وفي الباب عن ابي هريرة وعرباض بن سارية هذا حديث حسن صحيح قد روي من غير وجه عن ام حصين **باب** ما جاء لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال

پس بادشاہ جو سب لوگوں پر نگہبان ہو حاکم ہے اور اپنی رعیت سے پوچھا جاویگا کہ انصاف کیا یا ظلم اور مرد اپنے گھر اور جورو پر حاکم ہے تو وہ بھی اُنسے پوچھا جاویگا کہ اُنسے نیک کام سکھایا اور گناہ سے روکا یا نہیں اور جورو اپنے خاوند کے مال اور گھر کی حاکم ہے تو وہ بھی پوچھی جاویگی کہ اُسنے اُسکے مال کی حفاظت کی یا نہیں اور اسی طرح غلام اور نوکر بھی اپنے مالک و آقا کے مال کا حاکم ہے اور وہ بھی اُس سے پوچھا جاویگا۔ خبردار رہو کہ تم لوگوں میں سے ہر ایک شخص حاکم ہے اور ہر ایک اپنی رعیت سے پوچھا جاویگا اور اس باب میں ابی ہریرہ اور انس اور ابی موسی سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابی موسی اور انس کی حدیث محفوظ نہیں ہے اور روایت کیا ہے اسکو ابراہیم نے سفیان ابن عیینہ سے اُنہوں نے برید سے اُنہوں نے ابی بردہ سے اُنہوں نے ابی موسی سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی مجھکو ساتھ اسکے محمد نے کہا محمد نے اور روایت کیا ہے اُسکو بہت لوگوں نے سفیان سے اُنہوں نے برید سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور یہ زیادہ تر صحیح ہے۔ کہا محمد نے اور روایت کی اسحاق نے معاذ بن ہشام سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے انس سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ فرمایا کہ اللہ پوچھنے والا ہے ہر حاکم کو اُس چیز سے کہ رعیت کی اُسکی سنا میں نے بخاری سے کہتے تھے کہ یہ حدیث محفوظ نہیں اور سوا اسکے نہیں کہ صحیح روایت معاذ سے ہے۔ اُنہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے حسن سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل **باب** امام کی تابعداری کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن ابی اسحق نے عیزار ابن حریث سے اُنہوں نے روایت کی ام الحصین سے۔ کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خطبہ فرماتے تھے حجۃ الوداع میں اور آپکے پاس ایک چادر تھی کہ لپیٹا تھا اُسکو اپنی بغل کے نیچے سے اور میں آپکے گوشت بازو کی طرف دیکھتی تھی کہ جنبش کرتا تھا۔ فرماتے تھے اے لوگو ڈرو اللہ سے اور امیر کا کہنا مانو اگرچہ حبشی غلام ناک کٹا تم پر سردار ہو سو اُسکا کہنا سنو اور فرمانبرداری کرو جب تک کہ قائم رکھے واسطے تمہارے کتاب اللہ کو۔ اور اس باب میں ابی ہریرہ اور عرباض بن ساریہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے تحقیق روایت کی گئی کئی وجہ سے ام الحصین سے **باب** نہیں درست ہے تابعداری کرنی مخلوق کی خالق کے گناہ میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے عبید اللہ بن عمر سے اُنہوں نے روایت کی نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا

ف برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ بن ابی موسی اشعری کوفی [illegible] ثقہ ہیں کبھی کبھی روایت میں خطا کرتے [illegible] طبقے سے ہیں ۱۲ تقریب

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السمع والطاعة على المرء المسلم فيما احب وكره ما لم يؤمر بمعصية فان امر بمعصية فلا سمع عليه ولا طاعة وفي الباب عن علي وعمران بن حصين والحكم بن عمرو الغفاري هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في التحريش بين البهائم والوسم في الوجه **حدثنا** ابو كريب ثنا يحيى بن آدم عن قطبة بن عبد العزيز عن الاعمش عن ابي يحيى عن مجاهد عن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التحريش بين البهائم **حدثنا** محمد بن المثنى ثنا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن الاعمش عن ابي يحيى عن مجاهد ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن التحريش بين البهائم ولم يذكر فيه عن ابن عباس ويقال هذا اصح من حديث قطبة وروى شريك هذا الحديث عن الاعمش عن مجاهد عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عن ابي يحيى وروى ابو معاوية عن الاعمش عن مجاهد عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وفي الباب عن طلحة وجابر وابي سعيد وعكراش بن ذؤيب **حدثنا** احمد بن منيع ثنا روح عن ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الوسم في الوجه والضرب هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في حد بلوغ الرجل ومتى يفرض له **حدثنا** محمد بن الوزير الواسطي ثنا اسحق بن يوسف عن سفيان عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال عرضت على رسول الله صلى الله عليه وسلم في جيش وانا ابن اربع عشرة فلم يقبلني ثم عرضت عليه من قابل في جيش وانا ابن خمس عشرة فقبلني قال نافع فحدثت بهذا الحديث عمر بن عبد العزيز فقال هذا حد ما بين الصغير والكبير ثم كتب ان يفرض لمن بلغ الخمس عشرة **حدثنا** ابن ابي عمر ثنا سفيان بن عيينة عن عبيد الله نحوه بمعناه الا انه قال قال عمر بن عبد العزيز هذا حد ما بين الذرية والمقاتلة ولم يذكر انه كتب ان يفرض حديث اسحق بن يوسف حديث حسن صحيح غريب من حديث سفيان الثوري

کہنا ماننا اور فرمانبرداری کرنی واجب ہے ہر مسلمان مرد پر اس چیز میں کہ خوش لگے اور ناخوش لگے جبتک کہ نہ حکم کیا جاوے ساتھ گناہ کے پس جبکہ حکم کیا جاوے ساتھ گناہ کے تو نہیں درست سننا اور فرمانبرداری کرنی اور اس باب میں علی اور عمران اور حکم بن عمرو غفاری سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** چارپایوں میں لڑائی کرانے اور داغ دینے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے قطبہ بن عبد العزیز سے اُنہنے روایت کی اعمش سے اُنہنے ابی یحیی سے اُنہنے مجاہد سے اُنہنے ابن عباس سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی سے چارپایوں کی **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے سفیان سے اُنہنے روایت کی اعمش سے اُنہنے ابی یحیی سے اُنہنے مجاہد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا لڑائی کرانے سے درمیان چارپایوں کے اور نہیں ذکر کیا اسمیں واسطہ ابن عباس کا اور کہا جاتا ہے کہ یہ زیادہ تر صحیح ہے حدیث قطبہ سے اور روایت کی شریک نے یہ حدیث اعمش سے اُنہنے مجاہد سے اُنہنے ابن عباس سے اُنہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور نہیں ذکر کیا اسمیں واسطہ ابی یحیی کا اور روایت کی ابو معاویہ نے اعمش سے اُنہنے مجاہد سے اُنہنے نبی صلعم سے مانند اسکے اور اس باب میں طلحہ اور جابر اور ابی سعید اور عکراش بن ذویب سے بھی روایت ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمسے روح نے ابن جریج سے اُنہنے ابی زبیر سے اُنہنے جابر سے کہ منع فرمایا نبی صلعم نے داغ دینے[1] سے منہ پر اور مارنے سے یعنی آدمی یا جانور کے منہ پر طمانچہ یا کوڑا وغیرہ مارنا درست نہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** آدمی کب بالغ ہوتا ہے اور کب مقرر کیا جاتا ہے واسطے اسکے حصہ **حدیث** کی ہمسے محمد بن وزیر نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن یوسف نے سفیان سے اُنہنے روایت کی عبید اللہ بن عمر سے اُنہنے نافع سے اُنہنے ابن عمر سے کہا کہ پیش کیا گیا میں لشکر میں اس حال میں کہ چودہ برس کا تھا سو نہ قبول کیا مجھکو پھر پیش کیا گیا میں آیندہ سال لشکر میں اس حال میں کہ میں پندرہ برس کا تھا سو قبول کیا مجھکو نافع نے کہا سو میں نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے کی سو کہا اُنہنے کہ یہ حد ہے درمیان چھوٹے اور بڑے کے پھر لکھا اُنہنے یہ کہ مقرر کیا جاوے حصہ غنیمت وغیرہ سے واسطے اُس شخص کے کہ پہونچے پندرہ برس کو **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عبید اللہ سے مانند اسکے اسیکے معنی میں مگر یہ کہ کہا اُنہنے کہ کہا عمر نے یہ حد ہے درمیان اُنکے بھی کہ قابل ذریت کے ہیں اور درمیان اُنکے کے اور نہیں ذکر کیا اُس نے کہ لکھا حصہ مقرر کیا واسطے اُنکے اور حدیث اسحاق بن یوسف کی حسن صحیح غریب ہے حدیث سفیان ثوری سے

---

[1] حاصل یہ ہے کہ منہ پر داغ دینا اور طمانچہ وغیرہ کوڑا مارنا درست نہیں اور یہی حکم ہے سب جانوروں کا [illegible] داغ دینا بالاجماع درست نہیں خواہ آدم

باب ما جاء فيمن يستشهد وعليه دين حدثنا قتيبة ثنا الليث عن سعيد بن ابي سعيد عن عبد الله بن ابي قتادة عن ابيه انه سمعه يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قام فيهم فذكر لهم ان الجهاد في سبيل الله والايمان بالله افضل الاعمال فقام رجل فقال يا رسول الله ارايت ان قتلت في سبيل الله يكفر عني خطاياي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم ان قتلت في سبيل الله وانت صابر محتسب مقبل غير مدبر ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف قلت قال ارايت ان قتلت في سبيل الله ايكفر عني خطاياي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم وانت صابر محتسب مقبل غير مدبر الا الدين فان جبرئيل قال لي ذلك وفي الباب عن انس ومحمد بن جحش وابي هريرة هذا حديث حسن صحيح وروى بعضهم هذا الحديث عن سعيد المقبري عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا وروى يحيى بن سعيد الانصاري وغير واحد نحو هذا عن سعيد المقبري عن عبد الله ابن ابي قتادة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم وهذا اصح من حديث سعيد المقبري عن ابي هريرة **باب** ما جاء في دفن الشهداء حدثنا ازهر بن مروان البصري ثنا عبد الوارث بن سعيد عن ايوب عن حميد بن هلال عن ابي الدهماء عن هشام بن عامر قال شكي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الجراحات يوم احد فقال احفروا واوسعوا واحسنوا وادفنوا الاثنين والثلاثة في قبر واحد وقدموا اكثرهم قرانا فمات ابي فقدم بين يدي رجلين وفي الباب عن خباب وجابر وانس هذا حديث حسن صحيح وروى سفيان وغيره هذا الحديث عن ايوب عن حميد بن هلال عن هشام بن عامر وابو الدهماء اسمه قرفة بن بهيس **باب** ما جاء في المشورة حدثنا هناد ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن ابي عبيدة عن عبد الله قال لما كان يوم بدر وجيء بالاسارى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تقولون في هؤلاء الاسارى فذكر قصة طويلة

باب اگر کوئی شخص شہید کیا جاوے اور اسپر قرض ہو تو اسکا کیا حکم ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے سعید بن ابی سعید سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن ابی قتادہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب میں خطبہ فرمایا سو اُنکے واسطے ذکر کیا کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ کے ساتھ ایمان لانا افضل عملوں میں سے ہے سو ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا حضرت خبر دو مجھکو کہ اگر میں مارا جاؤں اللہ کی راہ میں کیا جاتے رہینگے مجھسے گناہ میرے سو نبی صلعم نے فرمایا اُسکو کہ ہاں اگر مارا جاوے تو اللہ کی راہ میں اس حال میں کہ ہو تو صبر کرنے والا اور طالب ثواب کا سامنے ہونے والا نہ پیٹھ دینے والا پھر نبی صلعم نے فرمایا کہ کسطرح کہا تو نے اُسنے کہا کہ خبر دو مجھکو کہ اگر اللہ کی راہ میں مارا جاؤں تو کیا مٹائے جاوینگے گناہ میرے سو حضرت صلعم نے اُسکو فرمایا کہ ہاں اگر مارا جاوے تو اس حال میں کہ صبر کرنے والا طالب ثواب کا سامنے ہونے والا نہ پھرنے والا مگر قرض یعنی وہ قرض کہ نیت اُسکے ادا کرنے کی نہو وہ نہیں بخشا جاتا پس تحقیق جبریل نے کہا کہ واسطے میرے یہ تمام کلام با قرض اور اس باب میں انس اور محمد اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور روایت کی یحیی وغیرہ نے مانند اسکے سعید سے اُسنے عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ زیادہ تر صحیح ہے سعید کی حدیث سے جو ابی ہریرہ سے روایت کی ہے **باب** شہیدوں کے دفن کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ازہر بن مروان بصری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوارث بن سعید نے ایوب سے اُسنے حمید بن ہلال سے اُسنے ابی دہما سے اُسنے ہشام بن عامر سے کہ شکایت کی گئی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں کی دن جنگ احد کے پس فرمایا کہ کھودو اور فراخ کرو اور احسان کرو اور دفن کرو دو دو اور تین تین کو ایک قبر میں اور مقدم کی طرف کرو زیادہ قرآن جاننے والے کو پس مر گیا باپ میرا سو مقدم کیا گیا آگے دو مردوں کے اور اس باب میں خباب اور جابر اور انس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی سفیان وغیرہ نے یہ حدیث ایوب سے اُسنے حمید سے اُسنے ہشام سے اور ابو الدہما کا نام قرفہ ہے **باب** مشورہ کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی عمرو بن مرہ سے اُسنے ابی عبیدہ سے اُسنے عبد اللہ سے کہا کہ جب ہوا دن جنگ بدر کا اور لائے گئے قیدی حضرت نے اصحاب سے کہا کہ تم ان قیدیوں کے حق میں کیا مشورہ دیتے ہو یعنی قتل کیے جاویں یا فدیہ لیا جاوے اور ذکر کیا قصہ لمبا

وفی الباب عن عمر وابی ایوب وانس وابی هریرة هذا حدیث حسن وابو عبیدة لم یسمع من ابیه ویروی عن ابی هریرة قال ما رایت احدا اکثر مشورة لاصحابه من رسول الله صلی الله علیه وسلم **باب ما جاء لا تفادی جیفة الاسیر** حدثنا محمود بن غیلان ثنا ابو احمد ثنا سفیان عن ابن ابی لیلی عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس ان المشرکین ارادوا ان یشتروا جسد رجل من المشرکین فابی النبی صلی الله علیه وسلم ان یبیعهم هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث الحکم ورواه الحجاج بن ارطاة ایضا عن الحکم وقال احمد بن الحسن سمعت احمد بن حنبل یقول ابن ابی لیلی لا یحتج بحدیثه قال محمد بن اسمعیل ابن ابی لیلی صدوق ولکن لا نعرف صحیح حدیثه من سقیمه ولا اروی عنه شیئا وابن ابی لیلی هو صدوق فقیه وربما یهم فی الاسناد **حدثنا** نصر بن علی ثنا عبد الله بن داود عن سفیان الثوری قال فقهاؤنا ابن ابی لیلی وعبد الله بن شبرمة **باب ما جاء فی الفرار من الزحف** **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن ابن عمر قال بعثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سریة فحاص الناس حیصة فقدمنا المدینة فاختبأنا بها وقلنا هلکنا ثم اتینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلنا یا رسول الله نحن الفرارون قال بل انتم العکارون وانا فئتکم هذا حدیث حسن لا نعرفه الا من حدیث یزید بن ابی زیاد ومعنی قوله فحاص الناس حیصة یعنی انهم فروا من القتال ومعنی قوله بل انتم العکارون العکار الذی یفر الی امامه لینصره لیس یرید الفرار من الزحف **باب حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو داود ثنا شعبة عن الاسود بن قیس قال سمعت نبیحا العنزی یحدث عن جابر بن عبد الله قال لما کان یوم احد جاءت عمتی بابی لتدفنه فی مقابرنا فنادی منادی رسول الله صلی الله علیه وسلم

اور اس باب میں عمرؓ اور ابی ایوب اور انسؓ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور ابو عبیدہ نے اپنے باپ سے نہیں سنا اور ابی ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو زیادہ تر مشورہ کرنیوالا اپنے یاروں سے نبی صلعم سے **باب** کافر قیدی کے مردے کا بدلہ لینا درست نہیں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے روایت کی حکم سے انہوں نے مقسم سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہا کہ تحقیق مشرکین نے ارادہ کیا یہ کہ خریدیں مردہ ایک مرد کا مشرکوں میں سے سو نبی صلعم نے انکار کیا یہ کہ بیچیں ان پاس یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث حکم سے اور روایت کیا اسکو حجاج نے حکم سے اور کہا احمد ابن حسن نے کہ سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہ کہتے تھے کہ ابن ابی لیلیٰ کے ساتھ حجت نہیں پکڑی جاتی اور کہا محمد بن اسمٰعیل نے کہ ابن ابی لیلیٰ سچا ہے و لیکن اسکی صحیح حدیث ضعیف سے نہیں پہچانی جاتی اور نہیں روایت کرتا میں اس سے کوئی چیز اور ابن ابی لیلیٰ سچا اور فقیہ ہے اور اکثر اوقات وہم کرتا ہے اسناد میں **حدیث** کی ہم سے نصر بن علی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن داؤد نے سفیان ثوری سے کہا کہ فقیہ ہمارے ابن ابی لیلیٰ اور عبداللہ بن شبرمہ ہیں یعنی بڑے معتبر ہیں **باب** جنگ سے بھاگنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے روایت کی عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہا کہ ہمکو نبی صلعم نے ایک لشکر میں بھیجا سو بھاگے لوگ بھاگنا سو ہم لوگ مدینہ میں آئے اور چھپ رہے اسمیں یعنی بسبب جہاد کے سو کہا ہم نے یعنی اپنے دل میں کہ ہم لوگ ہلاک ہوگئے ہم یعنی گنہگار ہوئے بسبب بھاگنے کے دشمنوں سے پھر ہم نبی صلعم کے پاس حاضر ہوئے اور کہا کہ یا حضرت ہم بھاگنے والے ہیں حضرت نے فرمایا یعنی واسطے رفع خجالت ہماری کے بلکہ تم حملہ کرنے والے ہو اور میں تمہاری جماعت سے ہوں یعنی تمہارا مددگار اور ناصر ہوں یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث یزید سے اور معنی فحاص حیصة کا یہ کہ وہ لڑائی سے بھاگے اور معنی بل انتم العکارون کا یہ کہ عکار[1] اسکو کہتے ہیں کہ امام کی طرف بھاگے تاکہ مدد کرے اسکی اور مراد نہ رکھتا ہو بھاگنے کا لڑائی سے **باب حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے اسود بن قیس سے کہا سنا میں نے نبیح عنزی سے کہ حدیث بیان کرتا تھا جابر سے کہا جبکہ ہوا دن احد کا تو میری پھوپھی میرے باپ کو لائی کہ دفن کریں انکو ہماری قبروں میں تب آنحضرت صلعم کے منادی نے پکارا!

---

[1] یعنی فرار جو معلوم ہے کہ گناہ کبیرہ ہے وہ [illegible] شخص کافر کو دیکھ کر [illegible] اگر لڑائی میں ہے اور نیت سے جاوے

رجعوا القتلی الی مضاجعهم هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی تلقی الغائب اذا قدم حدثنا ابن ابی عمر وسعید بن عبد الرحمن قالا ثنا سفیان عن الزهری عن السائب بن یزید قال لما قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم من تبوک خرج الناس یتلقونه الی ثنیة الوداع قال السائب فخرجت مع الناس وانا غلام هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الفیء **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان عن عمرو بن دینار عن ابن شهاب عن مالک بن اوس بن الحدثان قال سمعت عمر بن الخطاب یقول کانت اموال بنی النضیر مما افاء الله علی رسوله مما لم یوجف المسلمون علیه بخیل ولا رکاب فکانت لرسول الله صلی الله علیه وسلم خالصا فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعزل نفقة اهله سنة ثم یجعل ما بقی فی الکراع والسلاح عدة فی سبیل الله هذا حدیث حسن صحیح

ابواب اللباس عن رسول الله صلی الله علیه وسلم **باب** ما جاء فی الحریر والذهب للرجال **حدثنا** اسحق بن منصور ثنا عبد الله بن نمیر ثنا عبید الله بن عمر عن نافع عن سعید بن ابی هند عن ابی موسی الاشعری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال حرم لباس الحریر والذهب علی ذکور امتی واحل لاناثهم وفی الباب عن عمر وعلی وعقبة بن عامر وام هانی وانس وحذیفة وعبد الله بن عمرو وعمران بن حصین وعبد الله بن الزبیر وجابر وابی ریحانة وابن عمر والبراء هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام ثنی ابی عن قتادة عن الشعبی عن سوید بن غفلة عن عمر انه خطب بالجابیة فقال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الحریر الا موضع اصبعین او ثلاث او اربع هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی لبس الحریر فی الحرب **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث ثنا همام ثنا قتادة عن انس

کر پھیر دو شہیدونکو اپنے مرنے کی جگہ مین یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جب کوئی غائب سفر سے آوے تو اسکی پیشوائی کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر اور سعید بن عبد الرحمن نے ان دونون نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اسنے روایت کی سائب بن یزید سے کہا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک سے تشریف لائے تو لوگ آپکی پیشوائی کو نکلے ثنیۃ الوداع تک کہا سائب نے کہ مین بھی لوگون کے ساتھ نکلا اور مین لڑکا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** فئی کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اسنے روایت کی ابن شہاب سے اسنے مالک سے کہا سنا مین نے عمر فاروق سے کہتے تھے کہ بنی نضیر اموال کے اس قسم سے تھے کہ عطا فرمایا تھا اللہ نے اپنے رسول پر کہ نہیں دوڑائے تھے مسلمانون نے اسپر گھوڑے اور شتر سو تھے وہ مال خاص واسطے نبی صلعم کے خرچ کرتے تھے اپنے اہل پر خرچ برس روز کا پھر خرچ کرتے باقی کو ہتھیارون اور چارپایون مین یعنی سامان کرنے کے خدا کی راہ مین یعنی جہاد کے لیے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ابواب لباس کا بیان** جو نبی صلعم سے منقول ہین **باب** مردون کو ریشم اور سونا پہننا جائز ہے یا نہین **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمر نے نافع سے اسنے روایت کی سعید بن ابی ہند سے اسنے ابی موسی سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حرام کیا گیا پہننا ریشم اور سونے کا میری امت کے مردون پر اور حلال کیا گیا انکی عورتون کے لیے اور اس باب مین عمر اور علی اور عقبہ اور ام ہانی اور انس اور حذیفہ اور عبد اللہ بن عمرو اور عمران بن حصین اور عبد اللہ بن زبیر اور جابر اور ابی ریحانہ اور ابن عمر اور براء سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے اسنے کہا حدیث کی مجھکو باپ میرے نے قتادہ سے اسنے روایت کی شعبی سے اسنے سوید بن غفلہ سے اسنے عمر سے کہ اسنے خطبہ پڑھا جابیہ مین کہ نام ہے ایک جگہ کا شام مین سو کہا کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کے پہننے سے مگر بقدر دو انگل یا تین انگل یا چار انگل کے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** لڑائی مین ریشم پہننا جائز ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے قتادہ نے انس سے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قدر چار انگل کے ریشم پہننا جائز ہے یہیں معلوم ہوا کہ پہلی حدیث مطلق نہیں ہے بلکہ مقید ہے سا تو زیادہ دو کے چار انگشت سے

أن عبد الرحمن بن عوف والزبير بن العوام شكوا القمل إلى النبي صلى الله عليه وسلم في غزاة لهما فرخص لهما في قمص الحرير قال ورأيته عليهما هذا حديث حسن صحيح **باب** حدثنا أبو عمار ثنا الفضل بن موسى عن محمد بن عمرو عن واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ قال قدم أنس بن مالك فأتيته فقال من أنت فقلت أنا واقد بن عمرو قال فبكى وقال إنك لشبيه بسعد وإن سعدا كان من أعظم الناس وأطول وإنه بعث إلى النبي صلى الله عليه وسلم جبة من ديباج منسوج فيها الذهب فلبسها رسول الله صلى الله عليه وسلم فصعد المنبر فقام أو قعد فجعل الناس يلمسونها فقالوا ما رأينا كاليوم ثوبا قط فقال أتعجبون من هذه لمناديل سعد في الجنة خير مما ترون وفي الباب عن أسماء بنت أبي بكر هذا حديث حسن صحيح **باب ما جاء في الرخصة في الثوب الأحمر للرجال** حدثنا محمود بن غيلان ثنا وكيع ثنا سفيان عن أبي إسحق عن البراء قال ما رأيت من ذي لمة في حلة حمراء أحسن من رسول الله صلى الله عليه وسلم له شعر يضرب منكبيه بعيد ما بين المنكبين لم يكن بالقصير ولا بالطويل وفي الباب عن جابر بن سمرة وأبي رمثة وأبي جحيفة هذا حديث حسن صحيح **باب ما جاء في كراهية المعصفر للرجال** حدثنا قتيبة ثنا مالك بن أنس عن نافع عن إبراهيم بن عبد الله بن حنين عن أبيه عن علي قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبس القسي والمعصفر وفي الباب عن أنس وعبد الله بن عمرو حديث علي حديث حسن صحيح

کہا کہ عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن العوام نے ایک جہاد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جوؤں کی شکایت کی سو آپ نے انکو ریشم کے کرتے پہننے کی اجازت دی اور کہا کہ میں نے ریشم کو آپ پر دیکھا یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب حدیث کی ہم سے ابو عمار نے اُنسے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے محمد بن عمرو سے اُنسے کہا حدیث کی ہم سے واقد نے کہا کہ انس بن مالک آئے سو میں اُن پاس گیا پس کہا انس نے کہ کون ہے تو یعنی مجکو نہ پہچانا میں نے کہا کہ میں واقد بیٹا عمرو کا ہوں سو رو دئے اور کہا کہ یہ سعد کے مشابہ ہے اور سعد لوگوں میں بہت بڑے اور لانبے تھے اور اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس دیباج کا ایک جبہ بھیجا جسمیں سونا بنا تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پہنا اور منبر پر چڑھے پس کھڑے ہوئے یا بیٹھے سو لوگ اُسکو ہاتھ لگانے لگے یعنی اُسکی نرمی سے تعجب کرنے لگے کہ ہمنے آج جیسے کپڑا کبھی نہیں دیکھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم تعجب کرتے ہو اس سے البتہ سعد کے رومال بہشت میں بہتر ہیں اس سے کہ دیکھتے ہو تم اور اس باب میں اسما بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب مردوں کو سرخ کپڑا پہننا جائز ہے حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے اُنسے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے اُنسے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابی اسحاق سے اُنسے روایت کی براء سے کہا کہ نہیں دیکھا میں نے کوئی صاحب بالوں کا سرخ حلہ میں زیادہ حسین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے بال مونڈھوں پر پڑتے تھے تھوڑا فرق تھا درمیان دونوں مونڈھوں کے نہ پست قد تھے اور نہ لانبے تھے یعنی میانہ قد تھے اور اس باب میں جابر اور ابی رمثہ اور ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب مردوں کو کسمبی کپڑا پہننا منع ہے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے اُنسے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے نافع سے اُنسے روایت کی ابراہیم سے اُنسے اپنے باپ سے اُنسے علی سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے قسی اور کسمبی کے رنگے ہوئے کپڑے سے اور اس باب میں انس اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور علی کی حدیث حسن صحیح ہے

۱؎ اس سے معلوم ہوا کہ جوؤں اور کھجلی کے سبب سے ریشم پہننا جائز ہے ۱۲ ۲؎ یعنی دنیا کا نفیس اسباب اس لائق نہیں کہ اسکی خواہش کیجیے بلکہ آخرت کی حد کی طلب کرو واسطے کہ جب بہشت کا رومال دنیا کی قبا سے بہتر ٹھہرا تو وہاں کی قبا تو خدا ہی جانے کیسی عمدہ ہوگی ۱۲ ۳؎ مراد سرخ سے وہ کپڑا ہے کہ جسمیں سرخ اور سیاہ خط ہوں کہ وہ دور سے سرخ معلوم ہوتا ہے نرا سرخ مراد نہیں کہ اسکا پہننا مردوں کو منع ہے مجمع البحار ۱۲ ۴؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسمبی کا رنگا ہوا کپڑا پہننا منع ہے اور علما کو اسمیں اختلاف ہے بعضے مطلق حرام کہتے ہیں اور بعضے مکروہ کہتے ہیں اور بعضے مباح لیکن تحقیق یہ ہے کہ درست ہے اور نماز اس سے مکروہ ہے اور کسمبی کے سوا اور سرخ رنگ میں بھی اختلاف ہے لیکن احتیاط اُس سے بھی بہتر ہے اور عورتوں کو ہر طرح کا رنگا کپڑا پہننا درست ہے ۱۲ ح اور قسی ایک قسم کا کپڑا ہے کہ اسمیں خط ریشمی ہوتا ہے ۱۲

باب ماجاء فی لبس الفراء حدثنا اسمعیل موسی الفزاری ثنا سیف بن ہارون عن سلیمان التیمی عن ابی عثمان عن سلیمان قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن السمن والجبن والفراء فقال الحلال ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ما حرم اللہ فی کتابہ وما سکت عنہ فہو مما عفی عنہ وفی الباب عن المغیرۃ ہذا حدیث غریب لانعرفہ مرفوعا الا من ہذا الوجہ وروی سفیان وغیرہ عن سلیمان التیمی عن ابی عثمان عن سلیمان قولہ وکان الحدیث موقوف اصح **باب ماجاء فی جلود المیتۃ اذا دبغت** حدثنا قتیبۃ ثنا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن عطاء بن ابی رباح قال سمعت ابن عباس یقول ماتت شاۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاہلہا الا نزعتم جلدہا ثم دبغتموہ فاستمتعتم بہ وفی الباب عن سلمۃ بن المحبق ومیمونۃ وعائشۃ حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ہذا وروی عن ابن عباس عن میمونۃ وروی عن سودۃ وسمعت محمدا یصحح حدیث ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحدیث ابن عباس عن میمونۃ وقال احتمل ان یکون روی ابن عباس عن میمونۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر فیہ عن میمونۃ والعمل علی ہذا عند اکثر اہل العلم وہو قول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحق حدثنا قتیبۃ ثنا سفیان بن عیینۃ وعبد العزیز بن محمد عن زید بن اسلم عن عبد الرحمن بن وعلۃ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما اہاب دبغ فقد طہر ہذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند اکثر اہل العلم قالوا فی جلود المیتۃ اذا دبغت فقد طہرت وقال الشافعی ایما اہاب دبغ فقد طہر الا الکلب والخنزیر وکرہ بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم جلود السباع وشددوا

باب پوستین پہننے کا بیان **حدیث** کہی ہمسے اسمعیل بن موسیٰ نے کہا ہمسے حدیث کی ہمسے سیف بن ہارون نے سلیمان تیمی سے اُسنے روایت کی ابی عثمان سے اُسنے سلمان سے کہا کہ پوچھے گئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم گھی اور پنیر اور پوستین کے پہننے سے سو فرمایا کہ حلال وہ چیز ہے جسکو حلال کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور حرام وہ چیز ہے جسکو حرام کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور جس چیز سے چپ ہو وہ معاف ہے اور اس باب میں مغیرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مرفوع مگر اسی وجہ سے اور روایت کی سفیان وغیرہ نے سلیمان سے اُسنے ابی عثمان سے قول اسکا اور گویا کہ یہ حدیث موقوف زیادہ صحیح ہے **باب جب مردار کا چمڑا رنگا جاوے تو اسکا کیا حکم ہے** **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے روایت کی عطا سے کہا سنا میں نے ابن عباس سے کہتے تھے کہ ایک بکری مرگئی سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ تمنے اسکا چمڑا کیوں نہیں اُتارا کہ اسکو رنگ کر اس سے فائدہ اُٹھاتے اور اس باب میں سلمہ بن محبق اور میمونہ اور عایشہ سے بھی روایت ہے اور ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی کئی وجہ پر ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور مروی ہے ابن عباس سے اُسنے میمونہ سے اور روایت کی اس سے سودہ نے اور سنا میں نے بخاری سے کہ ابن عباس کی حدیث کو صحیح کہتے تھے جو اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور حدیث ابن عباس کو میمونہ سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور ابن مبارک و شافعی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اور عبدالعزیز بن محمد نے زید بن اسلم سے اُسنے روایت کی عبدالرحمن بن وعلہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلعم سے فرمایا کہ جو چمڑا کہ رنگا گیا پس تحقیق وہ پاک ہوا اور امام شافعی نے کہا کہ ہر چمڑا رنگنے سے پاک ہو جاتا ہے مگر کتے اور سور کا چمڑا پاک نہیں ہوتا اور بعض اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ درندوں کا چمڑا مکروہ ہے

---

۱ اس سے معلوم ہوا کہ پوستین وغیرہ کا پہننا درست ہے کیونکہ خدا نے اس سے سکوت فرمایا پس معاف ہوگا ۱۲ ۲ امام اعظم کے نزدیک سب چمڑے رنگنے سے پاک ہو جاتے ہیں سوا سے آدمی اور سور کے آدمی تو تعظیم کے سبب سے اور خوک نجس ہے سو جب اور شافعی کے نزدیک کتے کا چمڑا بھی کسی طرح پاک نہیں ہوتا ۱۲

ان يلبسها والصلوة فيها قال اسحق بن ابراهيم انما معنى قول النبي صلى الله عليه وسلم ايما اهاب دبغ فقد طهر انما يعني به جلد ما يوكل لحمه هكذا فسره النضر بن شميل وقال انما يقال الاهاب لجلد ما يوكل لحمه وكره ابن المبارك واحمد واسحق والحميدي الصلوة في جلود السباع **حدثنا** محمد بن طريف الكوفي ثنا محمد بن فضيل عن الاعمش والشيباني عن الحكم عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن عبد الله بن عكيم قال اتانا كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا تنتفعوا من الميتة باهاب ولا عصب هذا حديث حسن ويروى عن عبد الله بن عكيم عن اشياخ له هذا الحديث وليس العمل على هذا عند اكثر اهل العلم وقد روى هذا الحديث عن عبد الله بن عكيم انه قال اتانا كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل وفاته بشهرين سمعت احمد بن الحسن يقول كان احمد بن حنبل يذهب الى هذا الحديث لما ذكر فيه قبل وفاته بشهرين وكان يقول هذا آخر امر النبي صلى الله عليه وسلم ثم ترك احمد هذا الحديث لما اضطربوا في اسناده حيث روى بعضهم فقال عن عبد الله بن عكيم عن اشياخ من جهينة **باب** ما جاء في كراهية جر الازار **حدثنا** الانصاري ثنا معن ثنا مالك ح وثنا قتيبة عن مالك عن نافع وعبد الله بن دينار وزيد بن اسلم كلهم يخبر عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا ينظر الله يوم القيمة الى من جر ثوبه خيلاء وفي الباب عن حذيفة وابي سعيد وابي هريرة وسمرة وابي ذر وعائشة وهُبَيب بن مُغفَل حديث ابن عمر حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في ذيول النساء **حدثنا** الحسن بن علي الخلال ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيمة فقالت ام سلمة فكيف يصنعن النساء بذيولهن قال يرخين شبرا فقالت اذا تنكشف اقدامهن قال فيرخينه ذراعا

اور کہتے ہیں کہ اسکو پہننا اور اسمیں نماز پڑھنا درست نہیں اور اسحاق بن ابراہیم نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ قول جو چمڑا رنگا جاوے تو وہ پاک ہو جاتا ہے تو مراد اس سے اس جانور کا چمڑا ہے کہ جسکا گوشت کھایا جاتا ہے ایسی ہی تفسیر کیا اسکی نضر بن شمیل نے اور کہا اہاب جانور کے چمڑے کو کہتے ہیں جسکا گوشت کھایا جاوے اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق اور حمیدی کہتے ہیں کہ درندے جانوروں کے چمڑے پر نماز پڑھنی مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن طریف نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم کو محمد بن فضیل نے اعمش اور شیبانی سے انہوں نے روایت کی حکم سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلے سے انہوں نے عبد اللہ سے کہا کہ ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خط آیا کہ نہ فائدہ اٹھاؤ مردے کے چمڑے اور پٹھے سے یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبد اللہ سے انہوں نے اپنے شیخوں سے اور نہیں ہے عمل اس پر نزدیک اکثر اہل علم کے اور روایت کی گئی یہ حدیث عبد اللہ سے کہ آیا ہمارے پاس خط نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا آپکی وفات سے پہلے دو مہینے سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے کہ احمد بن حنبل اس حدیث پر عمل کرتے تھے اس واسطے کہ آپ نے وفات سے پہلے دو مہینے یہ حدیث فرمائی اور کہتے تھے کہ یہ آخری حکم نبی صلعم کا ہے جو احتمال نسخ کا نہیں رکھتا پھر احمد نے یہ حدیث چھوڑ دی کہ اسکی اسناد میں راویوں نے اضطراب کیا ہے اس واسطے کہ بعض نے عبد اللہ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان میں کسی استاد کا واسطہ ذکر کیا ہے اور بعض نے نہیں کیا **باب** تہبند کو ٹخنوں سے نیچے چھوڑنا مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہم سے انصاری نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم کو مالک نے ح اور حدیث کی ہم کو قتیبہ نے مالک سے انہوں نے روایت کی نافع سے اور عبد اللہ بن دینار سے اور زید بن اسلم سے وہ سب روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن عمر سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر رحمت کی نہیں کریگا اللہ دن قیامت کے طرف اس شخص کے کہ دراز کرے کپڑا اپنا ازراہ تکبر کے یعنی ٹخنوں سے نیچے اور اس باب میں حذیفہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور سمرہ اور ابی ذر اور عائشہ اور ہبیب سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** عورتوں کے دامن لٹکانیکا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم کو معمر نے ایوب سے انہوں نے روایت کی نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ لٹکا دے کپڑا اپنا تکبر سے نہ نظر کریگا اللہ طرف اسکے دن قیامت کے سو ام سلمہ نے کہا کہ عورتیں اپنے دامنوں کو کیا کریں فرمایا لٹکاویں فرمایا ایک بالشت سو ام سلمہ نے کہا کہ اسوقت انکے پاؤں کھل جاوینگے فرمایا کہ لٹکاویں ایک ہاتھ

ف اس قسم کا اضطراب موجب قدح حدیث نہیں ہو سکتا اس لئے کہ زیادتی ثقہ کی مقبول ہے ۱۲ منہ ف اس سے معلوم ہوا کہ سبب حرمت کا ازار نیچے کرنے میں تکبر ہے [illegible]

[illegible]

لا يزدن عليه هذا حديث حسن صحيح وفي الحديث رخصة للنساء في جر الازار لانه يكون استر لهن **حدثنا** اسحق بن منصور ثنا حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن ام الحسن ان ام سلمة حدثتهم ان النبي صلى الله عليه وسلم شبر لفاطمة شبرا من نطاقها ورواه بعضهم عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن الحسن عن امه عن ام سلمة

باب ما جاء في لبس الصوف **حدثنا** احمد بن منيع ثنا اسمعيل بن ابراهيم ثنا ايوب عن حميد بن هلال عن ابي بردة قال اخرجت الينا عائشة كساء ملبدا وازارا غليظا فقالت قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذين وفي الباب عن علي وابن مسعود وحديث عائشة حديث حسن صحيح **حدثنا** علي بن حجر ثنا خلف بن خليفة عن حميد الاعرج عن عبد الله بن الحارث عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كان على موسى يوم كلمه ربه كساء صوف وجبة صوف وكمة صوف وسراويل صوف وكانت نعلاه من جلد حمار ميت هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث حميد الاعرج وحميد هو ابن علي الاعرج منكر الحديث وحميد بن قيس الاعرج المكي صاحب مجاهد ثقة الكمة القلنسوة الصغيرة

باب ما جاء في العمامة السوداء **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدي عن حماد بن سلمة عن ابي الزبير عن جابر قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم مكة يوم الفتح وعليه عمامة سوداء وفي الباب عن عمرو بن حريث وابن عباس وركانة حديث جابر حديث حسن صحيح **حدثنا** هارون بن اسحق الهمداني ثنا يحيى بن محمد المديني عن عبد العزيز بن محمد عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اعتم سدل عمامته بين كتفيه قال نافع وكان ابن عمر يسدل عمامته بين كتفيه قال

اور اس پر زیادہ نہ کریں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس حدیث میں اجازت ہے واسطے عورتوں کے تہبند لٹکانے میں اسلئے کہ وہ زیادہ تر پردہ کرنیوالا ہے واسطے انکے حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمکو حماد نے علی بن زید سے انہوں نے روایت کی ام الحسن سے ام سلمہ نے حدیث کی انکو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا واسطے فاطمہ کے ایک بالشت کمربند سے **باب** اون کے پہننے کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمکو اسمعیل نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمکو ایوب نے حمید بن ہلال سے انہوں نے روایت کی ابی بردہ سے کہا کہ حضرت عائشہ نے ایک چادر پیوند کی ہوئی ہماری طرف نکالی اور ایک تہبند موٹا نکالا اور کہا کہ قبض کی گئی روح نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ان دو کپڑوں میں اور اس باب میں علی اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمکو خلف نے حمید اعرج سے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن حارث سے انہوں نے ابن مسعود سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسدن موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے کلام کی تھی انپر چادر پشم کی اور جبہ پشم کا اور ٹوپی بھی پشم کی اور پائجامہ بھی پشم کا اور جوتی انکی گدھے مردار کے چمڑے کی تھی یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث حمید سے اور حمید وہ ابن علی اعرج ہے اور وہ منکر الحدیث ہے اور حمید بن قیس ثقہ ہے اور کمہ کہتے ہیں چھوٹی ٹوپی کو **باب** سیاہ پگڑی کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمکو عبدالرحمن نے حماد سے انہوں نے روایت کی ابی زبیر سے انہوں نے جابر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اس حال میں کہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ[1] تھا اور اس باب میں عمرو بن حریث اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور جابر کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ہارون نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمکو یحییٰ نے عبدالعزیز سے انہوں نے روایت کی عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہا کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت باندھتے پگڑی تو چھوڑتے شملہ اپنی پگڑی کا درمیان اپنے مونڈھوں کے کہا نافع نے اور ابن عمر رض بھی شملہ چھوڑتے تھے اپنی پگڑی کا درمیان اپنے مونڈھوں کے کہا

---

[1] جاننا چاہیے کہ عمامہ باندھنا سنت ہے اور پگڑی کے ساتھ دو کمتین کا پہننا [illegible] ہے اور شملہ چھوڑنا افضل ہے لیکن [illegible] بھی حضرت [illegible] اور کبھی [illegible] سے نیچا ہوتا اور کبھی اونچا اور آپ کا شملہ کبھی پیچھے ہوتا اور کبھی داہنی طرف اور کبھی دو شملے ہوتے درمیان دو مونڈھوں کے اور اوسط مقدار شملہ کی چار انگشت

عبد الله ورأيت القاسم وسالماً يفعلان ذلك هذا حديث غريب وفي الباب عن علي ولا يصح حديث علي من قبل اسناده **باب** ما جاء في كراهة خاتم الذهب **حدثنا** سلمة بن شبيب والحسن بن علي الخلال وغير واحد قالوا ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزهري عن ابراهيم بن عبد الله بن حنين عن ابيه عن علي بن ابي طالب قال نهاني رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التختم بالذهب وعن لباس القسي وعن القراءة في الركوع والسجود وعن لبس المعصفر هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** يوسف بن حماد المعني البصري ثنا عبد الوارث بن سعيد عن ابي التياح ثنا حفص الليثي قال اشهد على عمران بن حصين انه ثنا قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التختم بالذهب وفي الباب عن علي وابن عمر وابي هريرة ومعاوية حديث عمران حديث حسن صحيح وابو التياح اسمه يزيد بن حميد **باب** ما جاء في خاتم الفضة **حدثنا** قتيبة وغير واحد عن عبد الله بن وهب عن يونس عن ابن شهاب عن انس قال كان خاتم النبي صلى الله عليه وسلم من ورق وكان فصه حبشياً وفي الباب عن ابن عمر وبريدة هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه **باب** ما جاء ما يستحب من فص الخاتم **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا حفص بن عمر بن عبيد الطنافسي ثنا زهير ابو خيثمة عن حميد عن انس قال كان خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم من فضة فصه منه هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه **باب** ما جاء في لبس الخاتم في اليمين **حدثنا** محمد بن عبيد المحاربي ثنا عبد العزيز بن ابي حازم عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم صنع خاتماً من ذهب فتختم به في يمينه

عبیداللہ سے کہ میں نے قاسم اور سالم کو دیکھا کہ وہ بھی اسیطرح کرتے تھے یہ حدیث غریب ہے اور اس باب میں علی سے بھی روایت ہو مگر اسکی اسناد صحیح نہیں **باب** سونیکی انگوٹھی بنانی مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے سلمہ نے اور حسن بن علی وغیرہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمکو عبدالرزاق نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمکو معمر نے زہری سے انہوں نے روایت کی ابراہیم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے علی بن ابی طالب سے کہا کہ منع فرمایا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سونیکی انگوٹھی کے پہننے سے اور قسی کے پہننے سے اور رکوع اور سجود میں قراءت پڑھنے سے اور کسنبی کپڑے کے پہننے سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے یوسف بن حماد بصری نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمکو عبدالوارث نے ابی تیاح سے انہوں نے کہا حدیث کی ہمکو حفص لیثی نے کہا گواہی دیتا ہوں میں عمران پر کہ انہوں نے حدیث کی ہمکو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سونیکی انگوٹھی پہننے سے اور اس باب میں علی اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور معاویہ سے بھی روایت ہے اور عمران کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** چاندی کی انگوٹھی کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ وغیرہ نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے روایت کی یونس سے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے انہوں نے انس سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور نگینہ اسکا حبشی تھا[1] اور اس باب میں ابن عمر اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے اسوجہ سے **باب** انگوٹھی کا نگینہ کس چیز سے بنانا **حدیث** کی ہمسے محمود نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمکو حفص نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمکو زہیر نے انہوں نے روایت کی حمید سے انہوں نے انس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی سے تھی اور نگینہ اسکا بھی چاندی سے تھا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اسوجہ سے **باب** داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبید نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمکو عبدالعزیز نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے روایت کی نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سونیکی انگوٹھی بنوائی اور اسکو داہنے ہاتھ میں پہنا

---

[1] یعنی حبشی عقیق تھا یا کوئی اور قسم نگینہ کا تھا جو حبش میں ہوتا ہی ۱۲ منہ امام نووی نے لکھا ہے کہ اجماع ہے اوپر جائز ہونے پہننے انگوٹھی داہنے ہاتھ میں اور بائیں ہاتھ میں لیکن ہمارے مذہب میں داہنے ہاتھ میں پہننا افضل اور اشرف ہے اور سونیکی انگوٹھی پہلے درست تھی پھر منسوخ ہوگئی اب مردوں کو سونیکی انگوٹھی درست نہیں اور عورتوں کو دونوں درست ہیں ۱۲

ثم جلس على المنبر فقال انی کنت البس هذا الخاتم فی یمینی ثم نبذه و نبذ الناس خواتیمهم وفی الباب عن علی
وجابر وعبد الله بن جعفر وابن عباس وعائشة وانس وحدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقد روی هذا
الحدیث عن نافع عن ابن عمر نحو هذا من غیر هذا الوجه ولم یذکر فیه انه تختم فی یمینه **حدثنا** محمد بن
حمید الرازی ثنا جریر عن محمد بن اسحق عن الصلت بن عبد الله بن نوفل قال رایت ابن عباس یتختم فی
یمینه ولا اخاله الا قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یتختم فی یمینه قال محمد بن اسمعیل حدیث
محمد بن اسحق عن الصلت بن عبد الله بن نوفل حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبة ثنا حاتم بن
اسمعیل عن جعفر بن محمد عن ابیه قال کان الحسن والحسین یتختمان فی یسارهما هذا حدیث صحیح
حدثنا احمد بن منیع ثنا یزید بن هارون عن حماد بن سلمة قال رایت ابن ابی رافع یتختم فی یمینه
فسألته عن ذلك فقال رایت عبد الله بن جعفر یتختم فی یمینه وقال کان النبی صلی الله علیه وسلم
یتختم فی یمینه قال محمد وهذا اصح شیء روی عن النبی صلی الله علیه وسلم فی هذا الباب **باب**
ما جاء فی نقش الخاتم **حدثنا** محمد بن بشار ومحمد بن یحیی وغیر واحد قالوا ثنا محمد بن عبد الله الانصاری
حدثنی ابی عن ثمامة عن انس بن مالك قال کان نقش خاتم النبی صلی الله علیه وسلم ثلاثة اسطر محمد سطر
ورسول سطر والله سطر ولم یقل محمد بن یحیی فی حدیثه ثلاثة اسطر وفی الباب عن ابن عمر حدیث انس
حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن ثابت عن انس
بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم صنع خاتمه من ورق فنقش فیه محمد رسول الله ثم

پھر منبر پر بیٹھے پھر فرمایا کہ میں نے اس انگوٹھی کو اپنے داہنے ہاتھ میں پہنا تھا پھر پھینکدیا اسکو اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں
پھینکدیں اور اس باب میں حضرت علی اور جابر اور عبداللہ بن جعفر اور ابن عباس اور عائشہ اور انس سے بھی روایت
ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث نافع سے انہوں نے ابن عمر سے مانند اسکے غیر اسوجہ سے اور نہیں ذکر کیا
اسمیں کہ انگوٹھی اپنے داہنے ہاتھ میں پہنی **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمکو جریر نے محمد بن اسحاق سے
انہوں نے روایت کی صلت بن عبداللہ سے کہا کہ دیکھا میں نے ابن عباس کو کہ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور نہیں گمان کرتا میں
اسکو مگر کہا کہ دیکھا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ انگوٹھی پہنتے تھے اپنے داہنے ہاتھ میں امام بخاری نے کہا کہ محمد ابن اسحاق کی حدیث
حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمکو حاتم نے جعفر بن محمد سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے کہا کہ
حضرت حسن اور حسین بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمکو
یزید نے حماد بن سلمہ سے کہا کہ دیکھا میں نے ابن ابی رافع کو کہ انگوٹھی پہنتے تھے اپنے داہنے ہاتھ میں پس پوچھا میں نے اسکو اس سے
سو کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے جعفر کو کہ انگوٹھی پہنتے تھے اپنے داہنے ہاتھ میں کہا انہوں نے کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم انگوٹھی پہنتے اپنے
داہنے ہاتھ میں اور بخاری نے کہا کہ یہ حدیث زیادہ صحیح اس چیز سے ہے کہ مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں **باب**
انگوٹھی کے نقش کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور محمد بن یحیی وغیرہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمکو محمد بن عبداللہ نے
انہوں نے کہا حدیث کی ہمکو باپ میرے نے ثمامہ سے انہوں نے روایت کی انس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش تین
سطر میں تھا محمد ایک سطر یعنی اسم مبارک پہلی سطر میں تھا اور رسول ایک سطر یعنی درمیان کی سطر میں تھا اور اللہ ایک سطر یعنی نیچے کی
سطر میں تھا اور محمد بن یحیی نے اپنی حدیث میں تین سطروں کا ذکر نہیں کیا اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت آئی ہے اور انس کی
حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمکو عبدالرزاق نے انہوں نے کہا حدیث کی
ہمکو معمر نے ثابت سے انہوں نے روایت کی انس سے کہا کہ نبی صلعم نے چاندی کی انگوٹھی بنوالی اور نقش کیا اسمیں محمد رسول اللہ

ع ۵ ابن ابی رافع بھی ایک تابعی ہیں [illegible] عبدالرحمن بن ابی رافع مراد ہیں اکثر [illegible] ابن ابی رافع بھی کہتے ہیں بھتیجے حماد بن سلمہ کے ہیں [illegible] روایت عبداللہ بن جعفر سے [illegible]

قال لا تنقشوا عليه هذا حديث حسن صحيح ومعنى قوله لا تنقشوا عليه نهى ان ينقش احد على خاتمه محمد رسول الله **حدثنا** اسحق بن منصور ثنا سعيد بن عامر والحجاج بن منهال قالا ثنا همام عن ابن جريج عن الزهري عن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا دخل الخلاء نزع خاتمه هذا حديث حسن صحيح غريب **باب** ما جاء في الصورة **حدثنا** احمد بن منيع ثنا روح بن عبادة ثنا ابن جريج نا ابو الزبير عن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصورة في البيت ونهى ان يصنع ذلك وفي الباب عن علي وابي طلحة وعائشة وابي هريرة وابي ايوب حديث جابر حديث حسن صحيح **حدثنا** اسحق بن موسى الانصاري ثنا معن ثنا مالك عن ابي النضر عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة انه دخل على ابي طلحة الانصاري يعوده فوجد عنده سهل بن حنيف قال فدعا ابو طلحة انسانا ينزع نمطا تحته فقال له سهل لم تنزعه قال لان فيه تصاوير وقال فيه النبي صلى الله عليه وسلم ما قد علمت قال سهل اولم يقل الا ما كان رقما في ثوب قال بلى ولكنه اطيب لنفسي هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في المصورين **حدثنا** قتيبة ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صور صورة عذبه الله حتى ينفخ فيها يعني الروح وليس بنافخ فيها ومن استمع الى حديث قوم يفرون منه صب في اذنه الآنك يوم القيامة وفي الباب عن عبد الله بن مسعود وابي هريرة وابي جحيفة وعائشة وابن عمر حديث ابن عباس حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الخضاب **حدثنا** قتيبة ثنا ابو عوانة عن عمر بن ابي سلمة عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غيروا الشيب ولا تشبهوا باليهود وفي الباب عن الزبير وابن عباس وجابر وابي ذر

فرمایا کہ نقش نہ کرو اس نقش پر یعنی کسی کو اپنی انگوٹھی میں محمد رسول اللہ کا نقش کرنا درست نہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور معنی آپ کے اس قول کا کہ نقش نہ کرو اس پر یعنی منع کیا اس سے کہ نقش کرے کوئی اپنی انگوٹھی پر محمد رسول اللہ **حدیث** کی ہم سے اسحاق نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم کو سعید نے اور حجاج نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم کو ہمام نے ابن جریج سے انہوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے انس سے کہا کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ داخل ہوتے پاخانہ میں تو اپنی انگوٹھی اتار رکھتے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** تصویر بنانے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے احمد نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم کو روح بن عبادہ نے ابن جریج سے انہوں نے ابو الزبیر سے انہوں نے جابر سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تصویر رکھنے سے گھر میں اور منع فرمایا بنانے اسکے سے اور اس باب میں علی اور ابی طلحہ اور عائشہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے۔ اور جابر کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے اسحاق نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم کو معن نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم کو مالک نے ابی النضر سے انہوں نے روایت کی عبید اللہ سے کہ وہ ابو طلحہ کی بیمار پرسی کو گئے سو ان کے پاس سہل کو پایا سو ابو طلحہ نے ایک آدمی بلایا کہ انکے تلے سے بچھونا نکال ڈالے سو سہل نے ان سے کہا کہ تو اسکو کیوں نکالتا ہے انہوں نے کہا اسواسطے کہ اس میں تصویریں ہیں اور نبی صلعم نے جو اس میں فرمایا وہ بھی تمکو معلوم ہے سہل نے کہا کہ آپ نے یہ نہیں فرمایا مگر کپڑے میں نقش کاری درست انہوں نے کہا کیوں نہیں ولیکن میرے جی میں یہ بھلی بات معلوم ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** تصویریں بنانے والوں کا بیان **حدیث** کی ہے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمکو حماد نے ایوب سے انہوں نے روایت کی عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جسنے جاندار تصویر بنائی تو خدا اسکو عذاب کرتا رہیگا یہانتک کہ وہ اسمیں جان ڈالے اور یہاں ڈالنا اس سے کبھی نہو سکیگا یعنی عذاب بھی موقوف نہوگا اور جو کان لگاوے کسی قوم کی بات سننے کے واسطے اور انکو یہ بات ناگوار ہو تو قیامت کے دن اسکے کان میں پگھلا کر شیشہ ڈالا جاویگا اور اس باب میں عبد اللہ اور ابی ہریرہ اور ابی جحیفہ اور عائشہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے اور ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** خضاب کرنیکا بیان **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمکو ابو عوانہ نے عمر بن ابی سلمہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا بدلاؤ بڑھاپے کو یعنی سفید بالوں کو خضاب سے اور نہ مشابہت کرو یہود اور نصاریٰ سے اور اس باب میں زبیر سے اور ابن عباس اور جابر اور ابی ذر

لہ یعنی مسلمانوں کو سوا آپ کے کسی کو اپنی انگوٹھی میں محمد رسول اللہ نقش کرانا درست نہیں [illegible]

۲ جاندار کی تصویر بنانی درست نہیں ہاں بے جان چیز کی تصویر بنانے میں مضائقہ نہیں [illegible] ایک قسم کے ریشمی فرش کا ہے کہ اسمیں باریک دھاریاں ہوتی ہیں

وانس وابی رمثة والجهدمة وابی الطفیل وجابر بن سمرة وابی جحیفة وابن عمر وحدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** سوید بن نصر ثنا ابن المبارک عن الاجلح عن عبد الله بن بریدة عن ابی الاسود عن ابی ذر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان احسن ما غیر به الشیب الحناء والکتم هذا حدیث حسن صحیح وابو الاسود الدیلی اسمه ظالم بن عمرو بن سفیان **باب** ما جاء فی الجمة واتخاذ الشعر **حدثنا** حمید بن مسعدة ثنا عبد الوهاب عن حمید عن انس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم ربعة لیس بالطویل ولا بالقصیر حسن الجسم اسمر اللون وکان شعره لیس بجعد ولا سبط اذا مشی یتکفا وفی الباب عن عائشة والبراء وابی هریرة وابن عباس وابی سعید ووائل بن حجر وجابر وام هانی حدیث انس حدیث حسن غریب صحیح من هذا الوجه من حدیث حمید **حدثنا** هناد ثنا عبد الرحمن بن ابی الزناد عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت کنت اغتسل انا ورسول الله صلی الله علیه وسلم من اناء واحد وکان له شعر فوق الجمة ودون الوفرة هذا حدیث حسن غریب صحیح من هذا الوجه وقد روی من غیر وجه عن عائشة قالت کنت اغتسل انا ورسول الله صلی الله علیه وسلم من اناء واحد ولم یذکروا فیه هذا الحرف وکان له شعر فوق الجمة وانما ذکره عبد الرحمن بن ابی الزناد وهو ثقة حافظ **باب** ما جاء فی النهی عن الترجل الا غبا

اور انس اور ابی رمثہ اور جہدمہ اور ابی طفیل اور جابر بن سمرہ اور ابی جحیفہ اور ابن عمر سے بھی حدیث آئی ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے ابن مبارک سے انہوں نے اجلح سے انہوں نے عبد اللہ سے انہوں نے اسود سے انہوں نے ابی ذر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ بہتر ان سب چیزوں کی کہ تغیر کرے ساتھ اسکے بڑھاپا مہندی اور وسمہ ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو الاسود کا نام ظالم ہے **باب** بال رکھنے اور کندھوں تک بال رکھنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے حمید نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمکو عبد الوہاب نے حمید سے انہوں نے روایت کی انس سے کہا کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم میانہ قد نہ لمبے اور نہ پست عمدہ جسم والے گندم گون اور آپکے بال نہ گھونگر والے تھے اور نہ سیدھے تھے جب چلتے تو مونڈھوں پر جھکتے اور اس باب میں عائشہ اور براء اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی سعید اور وائل بن حجر اور جابر اور ام ہانی سے بھی روایت ہے اور انس کی حدیث حسن غریب صحیح ہے اس وجہ سے یعنی حدیث حمید سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمکو عبد الرحمن نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ سے کہا تھی میں نہاتی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک باسن سے اور آپکے بال جمّہ سے زیادہ تھے اور وفرہ سے کم یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اس وجہ سے اور کئی وجہ سے عائشہ سے مروی ہے کہا تھی میں نہاتی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک باسن سے اور نہیں ذکر کیا راویوں نے اسمیں یہ حرف کہ آپکے بال جمہ سے زیادہ تھے فقط عبد الرحمن نے اسکو ابن ابی زناد سے ذکر کیا ہے اور وہ ثقہ اور حافظ ہیں

باب ہر روز کنگھی کرنے کی ممانعت میں

لہ کتم ایک گھاس کا نام ہے کہ وسمہ کے ساتھ ملائی جاتی ہے اور اس سے بال رنگے جاتے ہیں کرمانی اس حدیث میں خضاب ساتھ مجموعہ مہندی اور کتم کے یا تنہا سو نہایہ میں لکھا ہے کہ مراد تنہا وسمہ ہے یا تنہا مہندی اسلیے کہ دونوں سے مرکب سیاہ ہوتا ہے اور وہ منع ہے اور بعضے حواشی میں لکھا ہے کہ خضاب مہندی کا سرخ ہوتا ہے اور وسمہ کا سبز ہوتا ہے پس مراد خضاب سے خضاب ساتھ مجموع مہندی اور وسمہ کے ہے ۱۲ ح ع لہ سر کے بالوں کے تین نام ہیں جمہ اور وفرہ اور لمہ جمہ بال کندھوں تک اور وفرہ لو کی جگہ تک اور لمہ مابین کانوں اور کندھوں کے سو عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بال اور دونوں کے بیچ میں تھے جسکو لمہ کہتے ہیں ۱۲ ح حاشیہ مشکوٰۃ لہ شمس اصفہانی کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ احتبا عام ہے [illegible] حلقہ ہے کہ وہ آنکھوں میں رہتا ہے [illegible] واللہ علم لہ اسکی صورت یہ ہے کہ ایک کپڑا سرسے پاؤں تک بدن پر لپیٹے کہ ہاتھ اس میں بند رہیں کہیں سے کھلا نہ ہو اور دوسری صورت یہ ہے کہ کولوں پر بیٹھے اور دونوں زانوں کو کھڑے کر کے کپڑا اپنے زانو اور کمر کے گرد لپیٹ لے بشرطیکہ ستر کھلا رہے اور اگر ستر ڈھکا رہے تو درست ہے ۱۲ منہ

حدثنا علی بن خشرم ثنا عیسی بن یونس عن هشام عن الحسن عن عبد الله بن مغفل قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الترجل الا غبا **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید عن هشام نحوه هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن انس **باب** ما جاء فی الاکتحال **حدثنا** محمد بن حمید ثنا ابو داود الطیالسی عن عباد بن منصور عن عکرمة عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اکتحلوا بالاثمد فانه یجلو البصر وینبت الشعر وزعم ان النبی صلی الله علیه وسلم کانت له مکحلة یکتحل بها کل لیلة ثلاثة فی هذه وثلاثة فی هذه **حدثنا** علی بن حجر ومحمد بن یحیی قالا ثنا یزید بن هارون عن عباد بن منصور نحوه وفی الباب عن جابر وابن عمر حدیث ابن عباس حدیث حسن لا نعرفه علی هذا اللفظ الا من حدیث عباد بن منصور وقد روی من غیر وجه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال علیکم بالاثمد فانه یجلو البصر وینبت الشعر **باب** ما جاء فی النهی عن اشتمال الصماء والاحتباء بالثوب الواحد **حدثنا** قتیبة ثنا یعقوب بن عبد الرحمن عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن لبستین الصماء وان یحتبی الرجل بثوبه لیس علی فرجه منه شیء وفی الباب عن علی وابن عمر وعائشة وابی سعید وجابر وابی امامة حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح وقد روی هذا من غیر وجه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** ما جاء فی مواصلة الشعر **حدثنا** سوید ثنا عبد الله بن المبارک عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لعن الله الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة قال نافع الوشم فی اللثة هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابن مسعود وعائشة واسماء بنت ابی بکر ومعقل بن یسار وابن عباس ومعاویة **باب** ما جاء فی رکوب المیاثر **حدثنا** علی بن حجر ثنا علی بن مسهر

حدیث کی ہم سے علی بن خشرم نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم کو عیسیٰ بن یونس نے، انہوں نے ہشام سے، اُنہوں نے حسن سے، اُنہوں نے عبد اللہ بن مغفل سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے مگر یہ کہ ایک دن کرے اور ایک دن نہ کرے۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم کو یحییٰ نے ہشام سے مانند اسکے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے۔ **باب** آنکھ میں سرمہ ڈالنے کا بیان۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن حمید نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم کو ابو داؤد نے عباد بن منصور سے اُنہوں نے روایت کی عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرمہ لگاؤ اثمد یعنی سرمہ اصفہانی کہ یعنی [illegible] بینائی کو روشن کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے یعنی پلکوں کو کہ علامت زینت اور صحت آنکھ کی ہے اور کہا ابن عباس نے کہ نبی صلعم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی کہ اس سے سرمہ لگاتے تھے ہر رات میں تین بار یعنی پے در پے اس آنکھ میں یعنی داہنی آنکھ میں اور تین بار بائیں آنکھ میں۔ **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر اور محمد نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم کو یزید بن ہارون نے عباد سے مانند اسکے۔ اور اس باب میں جابر سے اور ابن عمر سے بھی روایت آئی ہے اور ابن عباس کی حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عباد سے۔ اور کئی طرح نبی صلعم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ لازم کرو سرمہ اصفہانی کو اسلئے کہ تحقیق وہ روشن کرتا ہے آنکھ کو اور اُگاتا ہے پلکوں کو۔ **باب** تمام بدن پر کپڑا لپیٹنا اسطرح کہ نماز وغیرہ کے واسطے ہاتھ باہر نکل سکے منع ہے اور ایک کپڑے کو گوٹ مار کر بیٹھنا اسطرح سے کہ ستر کھلا رہے منع ہے۔ **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم کو یعقوب نے سہیل بن ابی صالح سے اُنہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلعم نے دو طرح کے پہناوے سے ایک تو سب بدن پر کپڑا لپیٹ کر اوڑھنے سے کہ نماز یا اور کام کیواسطے ہاتھ باہر نہ نکل سکیں اور دوسرے گوٹ مار کر بیٹھے مرد اسطرح سے کہ نہ ہو اسکی شرمگاہ پر کپڑے سے کچھ اور اس باب میں ابن عمر اور علی اور عائشہ اور ابی سعید اور جابر اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی طرح یہ بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلعم سے مروی ہے۔ **باب** بالوں کا ملانا منع ہے۔ **حدیث** کی ہم سے سوید نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم کو عبد اللہ نے عبید اللہ بن عمر سے اُنہوں نے روایت کی نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ تعالی نے اس عورت کو کہ ملاوے بال اپنے ساتھ بالوں دوسرے کے یعنی دراز کیا کرے اور لعنت کی اس عورت کو کہ ملواوے اپنے بالوں کے ساتھ اوروں کے بال اور لعنت کی گودنے والیوں کو اور گدوانے والیوں کو۔ کہا نافع نے کہ گودنا مسوڑھوں میں ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور اسماء اور معقل بن یسار اور ابن عباس اور معاویہ سے بھی روایت ہے۔ **باب** ریشمی زین پوش پر سوار ہونے کا بیان۔ **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے اُنہوں نے کہا حدیث کی ہم کو علی بن مسہر نے

ثنا ابو اسحٰق الشیبانی عن اشعث بن ابی الشعثاء عن معاویة بن سوید بن مقرن عن البراء بن عازب قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن رکوب المیاثر وفی الباب عن علی ومعاویة حدیث البراء حدیث حسن صحیح وقد روی شعبة عن اشعث بن ابی الشعثاء نحوه وفی الحدیث قصة **باب** ما جاء فی فراش النبی صلی الله علیه وسلم حدثنا علی بن حجر ثنا علی بن مسهر عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت انما کان فراش رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی ینام علیه أدم حشوه لیف هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن حفصة وجابر **باب** ما جاء فی القمیص حدثنا محمد بن حمید الرازی ثنا ابو تمیلة والفضل بن موسی وزید بن حباب عن عبد المؤمن بن خالد عن عبد الله بن بریدة عن ام سلمة قالت کان احب الثیاب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم القمیص هذا حدیث حسن غریب انما نعرفه من حدیث عبد المؤمن بن خالد تفرد به وهو مروزی وروی بعضهم هذا الحدیث عن ابی تمیلة عن عبد المؤمن بن خالد عن عبد الله بن بریدة عن امه عن ام سلمة وسمعت محمد بن اسمعیل قال حدیث ابن بریدة عن امه عن ام سلمة اصح وانما یذکر فیه ابو تمیلة عن امه حدثنا زیاد بن ایوب ثنا ابو تمیلة عن عبد المؤمن بن خالد عن عبد الله بن بریدة عن امه عن ام سلمة قالت کان احب الثیاب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم القمیص حدثنا علی بن حجر ثنا الفضل بن موسی عن عبد المؤمن بن خالد عن عبد الله بن بریدة عن ام سلمة قالت کان احب الثیاب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم القمیص حدثنا علی بن نصر بن علی الجهضمی ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث ثنا شعبة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم

اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو اسحاق شیبانی نے اشعث سے اُسنے روایت کی معاویہ سے اُسنے براء سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ریشمی زین پوش پر سوار ہونے سے اور اس باب میں علی اور معاویہ سے بھی روایت ہے اور براء کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی شعبہ نے اشعث سے مانند اسکے اور اس حدیث میں قصہ ہے **باب** نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بچھونے کا بیان **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا تھا بچھونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ سوتے تھے اُسپر چمڑے کا بھرا ہوا اسکے اندر پوست کھجور کا یعنی روئی کی جگہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حفصہ اور جابر سے بھی روایت ہے **باب** کرتے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد نے کہا اُسنے حدیث کی ہمکو ابو تمیلہ نے اور فضل اور زید نے عبد المومن سے اُسنے روایت کی عبد اللہ سے اُسنے ام سلمہ سے کہا کہ تھا محبوب ترین کپڑوں کا طرف نبی صلعم کے کرتا یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبد المومن سے منفرد ہوا وہ ساتھ اسکے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث ابی تمیلہ سے اُسنے عبد المومن سے اُسنے عبد اللہ سے اُسنے اپنی ماں سے اُسنے ام سلمہ سے اور میں نے بخاری سے سنا کہتے تھے کہ حدیث ابن بریدہ کی اُسنے اپنی ماں سے اُسنے ام سلمہ سے زیادہ صحیح ہے اور ابو تمیلہ اُسمیں ماں کا واسطہ بیان کرتا ہے **حدیث** کی ہمسے زیاد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو تمیلہ نے عبد المومن سے اُسنے روایت کی عبد اللہ سے اُسنے اپنی ماں سے اُسنے ام سلمہ سے کہا کہ تھا محبوب ترین کپڑوں کا طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کرتا **حدیث** کی ہمسے علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو فضل نے عبد المومن سے اُسنے روایت کی عبد اللہ سے اُسنے ام سلمہ سے کہا کرتہ زیادہ تر پیارا سب کپڑوں میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کرتا تھا **حدیث** کی ہمسے علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبد الصمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو شعبہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ تھے نبی صلعم

؎ یہ منع اس صورت میں ہے کہ سرخ ہو خواہ ریشمی ہو یا سوتی ورنہ نہیں ۱۲ ؎ اس سے معلوم ہوا کہ آرام کے واسطے بچھونا بچھانا درست ہے خواہ زمین پر ہو یا کسی اور چیز پر ۱۲ ؎ لیئے اسلئے کہ اس سے اعضا خوب ڈھکے رہتے ہیں اور سبک ہوتا ہے بدن پر اور پہننے والا بہت متواضع ہوتا ہے لیکن لازم ہو کہ ٹخنوں سے اونچا رہے ۱۲ ؎ ابو تمیلہ بتاء فوقانی کنیت ہے نام آپکا یحیی بن واضح انصاری مروزی ثقہ ہیں اور مشہور اپنی کنیت سے ہیں نہ نام سے کذا فی تقریب التہذیب ۱۲

اذا لبس قميصا بدأ بميامنه وقد روى غير واحد هذا الحديث عن شعبة بهذا الاسناد ولم يرفعه وانما رفعه عبد الصمد **حدثنا** عبد الله بن محمد بن الحجاج الصواف البصري نا معاذ بن هشام الدستوائي ثني ابي عن بديل العقيلي عن شهر بن حوشب عن اسماء بنت يزيد بن السكن الانصارية قالت كان كم يد رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الرسغ هذا حديث حسن غريب **باب** ما يقول اذا لبس ثوبا جديدا **حدثنا** سويد نا عبد الله بن المبارك عن سعيد الجريري عن ابي نضرة عن ابي سعيد قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استجد ثوبا سماه باسمه عمامة او قميصا او رداء ثم يقول اللهم لك الحمد انت كسوتنيه اسالك خيره وخير ما صنع له واعوذ بك من شره وشر ما صنع له وفي الباب عن عمر وابن عمر **حدثنا** هشام بن يونس الكوفي نا القاسم بن مالك المزني عن الجريري نحوه هذا حديث حسن **باب** ما جاء في لبس الجبة **حدثنا** يوسف بن عيسى نا وكيع نا يونس بن ابي اسحق عن الشعبي عن عروة بن المغيرة بن شعبة عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم لبس جبة رومية ضيقة الكمين هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة نا ابن ابي زائدة عن الحسن بن عياش عن ابي اسحق هو الشيباني عن الشعبي عن مغيرة بن شعبة اهدى دحية الكلبي لرسول الله صلى الله عليه وسلم خفين فلبسهما وقال اسرائيل عن جابر عن عامر وجبة فلبسهما حتى تخرقا لا يدري النبي صلى الله عليه وسلم اذكي هما ام لا هذا حديث حسن غريب ما ابو اسحق الذي روى هذا عن الشعبي هو

ابو اسحق الشيباني واسمه سليمان والحسن بن عياش هو اخو ابي بكر بن عياش

کرتا پہننے کا ارادہ کرتے تو پہلے داہنی طرف سے شروع کرتے تھے اور بہت لوگوں نے یہ حدیث شعبہ سے اس اسناد کے ساتھ روایت کی ہے اور نہیں مرفوع کیا اسکو فقط عبد الصمد نے مرفوع کیا ہے **حدیث کی ہم سے** عبد اللہ نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو معاذ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم کو باپ میرے نے بدیل سے انہوں نے روایت کی شہر بن حوشب سے انہوں نے اسماء بنت یزید سے کہا آستین حضرت کے کرتے کی آستین پہونچے تک تھی یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** جب کوئی شخص نیا کپڑا پہنے تو کیا کہے **حدیث کی ہم سے** سوید نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم کو ابن مبارک نے سعید سے انہوں نے روایت کی ابی نضرہ سے انہوں نے ابی سعید خدری سے کہا کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا پہنتے تو اسکا نام لیتے تھے اسکے نام سے پگڑی یا کرتا یا چادر پھر کہتے تھے الٰہی تیرے ہی لیے ہے سب تعریف تو ہی نے پہنایا مجھکو یہ کپڑا الٰہی مانگتا ہوں میں تجھسے بھلائی اس کپڑے کی کہ خیریت سے بدن پر رہے اور نہ کوئی آفت اسکو پہونچے اور مانگتا ہوں میں بھلائی اس چیز کی کہ بنایا گیا یہ کپڑا اسکے لیے اور اس باب میں عمر اور ابن عمر سے بھی روایت آئی ہے **حدیث کی ہم سے** ہشام نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم کو قاسم نے جریری سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے **باب** جبہ کے پہننے کا بیان **حدیث کی ہم سے** یوسف نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم کو وکیع نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم کو یونس نے شعبی سے انہوں نے روایت کی عروہ بن مغیرہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پہنا جبہ رومی تنگ آستینوں کا یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث کی ہم سے** قتیبہ نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم کو ابن ابی زائدہ نے حسن سے انہوں نے روایت کی ابی اسحاق سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مغیرہ سے کہ ہدیہ بھیجے دحیہ کلبی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دو موزے سو آپ نے انکو پہنا اور کہا اسرائیل نے جابر سے انہوں نے عامر سے اور ایک جبہ بھی سو آپ نے پہنا انکو یہاں تک کہ پھٹ گئے وہ دونوں نہ جانا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ حلال کئے ہوئے جانور کے چمڑے سے تھے یا نہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو اسحاق جو راوی اس حدیث کا ہے شعبی سے وہ ابو اسحاق شیبانی ہے اور نام اسکا سلیمان اور حسن بن عیاش

ہے جو بھائی ابو بکر بن عیاش کا ہے

عـه دحیہ کلبی صحابی جلیل القدر ہیں آپ بہت شکیل و خوبصورت تھے اور محبوب تھے چنانچہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام اکثر بصورت انسانی تشریف لاتے تو آپ کی شکل مبارک میں تشریف لاتے ۔ آپ کے فضائل بہت ہیں معاویہ کی خلافت میں وفات پائی

باب ما جاء في شد الاسنان بالذهب **حدثنا** احمد بن منيع ثنا علي بن هاشم بن البريد وابو سعد الصغاني عن ابي الاشهب عن عبد الرحمن بن طرفة عن عرفجة بن اسعد قال اصيب انفي يوم الكلاب في الجاهلية فاتخذت انفا من ورق فانتن علي فامرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اتخذ انفا من ذهب **حدثنا** علي بن حجر ثنا الربيع بن بدر ومحمد بن يزيد الواسطي عن ابي الاشهب نحوه هذا حديث حسن انما نعرفه من حديث عبد الرحمن بن طرفة وقد روى سلم بن زرير عن عبد الرحمن بن طرفة نحو حديث ابي الاشهب عن عبد الرحمن بن طرفة وقال ابن مهدي سلم بن رزين وهو وهم وزرير اصح وقد روي عن غير واحد من اهل العلم انهم شدوا اسنانهم بالذهب وفي هذا الحديث حجة لهم **باب** ما جاء في النهي عن جلود السباع **حدثنا** ابو كريب ثنا ابن المبارك ومحمد بن بشر وعبد الله بن اسمعيل عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن ابي المليح عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن جلود السباع ان تفترش **حدثنا** محمد بن بشار ثنا يحيى بن سعيد ثنا سعيد عن قتادة عن ابي المليح عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن جلود السباع ولا نعلم احدا قال عن ابي المليح عن ابيه غير سعيد بن ابي عروبة **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن يزيد الرشك عن ابي المليح عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عن جلود السباع وهذا اصح **باب** ما جاء في نعل النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** اسحق بن منصور ثنا حبان بن هلال ثنا همام ثنا قتادة عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان نعلاه لهما قبالان هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن ابن عباس وابي هريرة **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابو داود ثنا همام عن قتادة قال قلت لانس بن مالك كيف كان نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لهما قبالان هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في كراهية المشي في النعل الواحدة

باب سونے سے دانت باندھنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد نے اُنّے کہا حدیث کی ہمکو علی بن ہاشم نے اور ابو سعد نے ابی اشہب سے اُنّے روایت کی عبد الرحمن سے اُنّے عرفجہ سے کہا اُنکی کاٹی گئی ناک میری دن کلاب کے نام ہے ایک جگہ کا کہ اُسمین لڑائی ہوئی تھی سو میں نے چاندی سے ناک بنوائی پس بدبودار ہوئی وہ ناک مجھپر سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو حکم کیا یہ کہ بنواؤں میں ناک سونے سے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُنّے کہا حدیث کی ہمکو ربیع اور محمد نے ابی اشہب سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبد الرحمن سے اور روایت کی سلم نے عبد الرحمن سے مانند حدیث ابی اشہب کے اور ابن مہدی نے کہا کہ سلم بن رزین وہم ہے اور زریر اصح ہے اور بہت اہل علم سے مروی ہے کہ انھوں نے اپنے دانتوں کو سونے سے باندھا اور اس حدیث میں دلیل انکے مذہب کی **باب** درندے چارپایوں کی کھالوں پر بیٹھنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُنّے کہا حدیث کی ہمکو ابن مبارک نے اور محمد اور عبد اللہ نے سعید سے اُنّے روایت کی قتادہ سے اُنّے ابی ملیح سے اُنّے اپنے باپ سے کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے درندوں کے چمڑے بچھانے سے **حدیث** کی ہمسے محمد نے اُنّے کہا حدیث کی ہمکو یحییٰ نے اُنّے کہا حدیث کی ہمکو سعید نے قتادہ سے اُنّے ابی ملیح سے اُنّے اپنے باپ سے کہا منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چمڑے درندوں کے بچھانے اسپر بیٹھنے سے یا زین پوش بنانے سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنّے کہا حدیث کی ہمکو محمد بن جعفر نے شعبہ سے اُنّے روایت کی یزید سے اُنّے ابی ملیح سے اُنّے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرمایا آپنے درندوں کے چمڑوں سے **باب** نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جوتے کا بیان **حدیث** کی ہمسے اسحاق نے اُنّے کہا حدیث کی ہمکو حبان نے اُنّے کہا حدیث کی ہمکو ہمام نے اُنّے کہا حدیث کی ہمکو قتادہ نے انس سے کہا کہ نبی صلعم کے جوتے میں دو تسمے تھے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابن عباس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنّے کہا حدیث کی ہمکو ابو داود نے اُنّے کہا حدیث کی ہمکو ہمام نے قتادہ سے کہا پوچھا میں نے انس بن مالک سے کہا کہ نبی صلعم کے جوتے کیسے تھے کہا کہ دو دو تسمے تھے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ایک جوتہ پہنکر

ف۱ اس لڑائی میں اُنکی ناک کٹ گئی تھی علما کہتے ہیں کہ اس حدیث کی رو سے سونے کی ناک بنوانا درست ہے اور اسیطرح دانتوں کا باندھنا بھی [illegible]

ف۲ خطابی نے کہا کہ یہ منع اس واسطے ہے کہ اسمیں زینت اور تکبر ہے اور مجوسیوں کی پرستش ہے [illegible] نبی صلعم کے جوتے میں دو تسمے تھے ایک تسمہ ہوتا تھا درمیان انگوٹھے کے اور اس انگلی کے کہ پاس اسکے ہے اور ایک تسمہ ہوتا تھا درمیان بیچ کی انگلی کے اور اس انگلی کے کہ متصل اسکے ہے جسکو عربی میں بنصر کہتے ہیں ۱۲

حدثنا قتیبة عن مالک ح وثنا الانصاری ثنا معن ثنا مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یمشی احدکم فی نعل واحدة لینعلهما جمیعا او لیحفهما جمیعا هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن جابر **حدثنا** ازهر بن مروان البصری اخبرنا الحارث بن نبهان عن معمر عن عمار بن ابی عمار عن ابی هریرة قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ینتعل الرجل وهو قائم هذا حدیث غریب وروی عبید الله بن عمرو الرقی هذا الحدیث عن معمر عن قتادة عن انس وکلا الحدیثین لا یصح عند اهل الحدیث والحارث بن نبهان لیس عندهم بالحافظ ولا نعرف لحدیث قتادة عن انس اصلا **حدثنا** ابو جعفر السمنانی ثنا سلیمان بن عبید الله الرقی ثنا عبید الله بن عمرو عن معمر عن قتادة عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی ان ینتعل الرجل وهو قائم هذا حدیث غریب قال محمد بن اسمعیل ولا یصح هذا الحدیث ولا حدیث معمر عن عمار بن ابی عمار عن ابی هریرة **باب** ما جاء فی الرخصة فی النعل الواحدة **حدثنا** القاسم بن دینار الکوفی ثنا اسحق بن منصور السلولی الکوفی ثنا هُرَیم وهو ابن سفیان البجلی عن لیث عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیه عن عائشة قالت ربما مشی النبی صلی الله علیه وسلم فی نعل واحدة **حدثنا** احمد بن منیع ثنا سفیان بن عیینة عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیه عن عائشة انها مشت بنعل واحدة وهذا اصح هکذا روی سفیان الثوری عن عبد الرحمن بن القاسم موقوفا وهذا اصح **باب** ما جاء بای رجل یبدأ اذا انتعل **حدثنا** الانصاری ثنا معن ثنا مالک ح وثنا قتیبة عن مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا انتعل احدکم فلیبدأ بالیمین واذا نزع فلیبدأ بالشمال

حدیث کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے ح اور حدیث کی ہمکو انصاری نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمکو معن نے مالک سے اُنہنے ابی الزناد سے اُنہنے روایت کی اعرج سے اُنہنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آدمی ایک جوتے میں نہ چلے چاہیے کہ دونوں پاؤں ننگا کرے یا دونوں میں جوتے پہنے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے **حدیث** کی ہمکو ازہر بن مروان نے اُنہنے کہا خبر دی ہمکو حارث نے معمر سے اُنہنے روایت کی عمار سے اُنہنے روایت کی ابی ہریرہ سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ جوتے پہنے مرد اس حال میں کہ کھڑا ہو یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی عبید اللہ نے یہ حدیث معمر سے اُنہنے قتادہ سے اُنہنے انس سے اور یہ دونوں حدیثیں اہل حدیث کے نزدیک صحیح نہیں اور حارث اُنکے نزدیک یاد رکھنے والا نہیں اور نہیں پہچانتے ہم واسطے حدیث قتادہ کے انس سے کوئی اصل **حدیث** کی ہمکو ابو جعفر نے اُنہنے کہا حدیث کی سلیمان نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمکو عبید اللہ نے معمر سے اُنہنے قتادہ سے اُنہنے انس سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ جوتے پہنے آدمی کھڑے ہو کر یہ حدیث غریب ہے اور امام بخاری نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں اور عمار کی حدیث بھی صحیح نہیں جو ابی ہریرہ سے مروی ہے **باب** ایک جوتے پہن کر چلنا جائز ہے **حدیث** کی ہمسے قاسم نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمکو اسحاق نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمکو ہریم نے اور وہ سفیان بجلی کا بیٹا ہے اُنہنے روایت کی لیث سے اُنہنے عبد الرحمن سے اُنہنے اپنے باپ سے اُنہنے عائشہ سے کہا کہ بعضے وقت نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک جوتے میں چلتے تھے **حدیث** کی ہمسے احمد نے کہا حدیث کی ہمکو سفیان نے عبد الرحمن سے اُنہنے روایت کی اپنے باپ سے اُنہنے عائشہ سے کہ وہ چلیں ایک جوتے میں اور یہ زیادہ صحیح ہے اسی طرح روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے عبد الرحمن سے موقوف اور یہ بہت صحیح ہے **باب** جب جوتے پہننے کا ارادہ کرے تو پہلے کس پاؤں میں جوتے پہنے **حدیث** کی ہمسے انصاری نے اُنہنے کہا حدیث کی ہمکو معن نے اُنہنے کہا حدیث کی مالک نے ح اور حدیث کی ہمکو قتیبہ نے مالک سے اُنہنے روایت کی ابی الزناد سے اُنہنے اعرج سے اُنہنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب کوئی جوتے پہننے کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ اول داہنی طرف سے شروع کرے یعنے پہلے داہنا پاؤں جوتے میں ڈالے اور جبکہ جوتا اتارنے کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ اول بائیں طرف سے ابتدا کرے یعنے اول بایاں پاؤں [illegible]

فليكن اليمين اولهما تنعل وآخرهما تنزع هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في ترقيع الثوب **حدثنا** يحيى بن موسى ثنا سعيد بن محمد الوراق وابو يحيى الحماني قالا ثنا صالح بن حسان عن عروة عن عائشة قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اردت اللحوق بي فليكفك من الدنيا كزاد الراكب واياك ومجالسة الاغنياء ولا تستخلقي ثوبا حتى ترقعيه هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث صالح بن حسان سمعت محمدا يقول صالح بن حسان منكر الحديث وصالح بن ابي حسان الذي روى عنه ابن ابي ذئب ثقة ومعنى قوله اياك ومجالسة الاغنياء هو نحو ما روي عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من رأى من فضل عليه في الخلق والرزق فلينظر الى من هو اسفل منه ممن هو فضل عليه فانه اجدر ان لا يزدري نعمة الله ويروى عن عون بن عبد الله بن عتبة قال صحبت الاغنياء فلم ار احدا اكثر هما مني ارى دابة خيرا من دابتي وثوبا خيرا من ثوبي وصحبت الفقراء فاسترحت **باب حدثنا** ابن ابي عمر ثنا سفيان بن عيينة عن ابن ابي نجيح عن مجاهد عن ام هانئ قالت قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني مكة وله اربع غدائر هذا حديث غريب **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدي ثنا ابراهيم بن نافع المكي عن ابن ابي نجيح عن مجاهد عن ام هانئ قالت قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة وله اربع ضفائر هذا حديث حسن وعبد الله بن ابي نجيح مكي وابو نجيح اسمه يسار قال محمد لا اعرف لمجاهد سماعا عن ام هانئ

اور چاہیے کہ ہو وہ پہنا پاؤں پہلے پہننے میں اور بایاں سو اتارنے میں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** کپڑے میں پیوند لگانے کا بیان **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے اُنسے کہا حدیث کی ہمکو سعید اور ابو یحییٰ نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمکو صالح بن حسان نے عروہ سے اُنسے روایت کی عائشہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اگر تو میرے ساتھ ملنا چاہتی ہے یعنی دنیا و آخرت میں تو چاہیے کہ کفایت کرے تجھکو دنیا سے مانند توشہ سوار کے اور بچتی رہیو دولتمندوں کی صحبت سے اور نہ پرانا کر کپڑے کو اور نہ پھینک دے اسکو بسبب پرانے ہونے کے یہانتک کہ پیوند کرے تو اسکو یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث صالح سے اور سنا میں نے بخاری سے کہتے تھے کہ صالح بن حسان منکر الحدیث ہے اور صالح بن ابی حسان ثقہ ہے اور معنی اس حدیث کے بچتی رہیو مالداروں کی صحبت سے مانند اسکے ہے جو روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ دیکھے صورت اور مال میں اپنے سے بہتر کو تو چاہیے کہ نظر کرے اُنکو جو اُس سے کمتر ہیں اُن لوگوں میں سے کہ بزرگی دیا گیا ہے وہ اُنپر اسواسطے کہ یہ سزاوار ہے حق میں بعضے کے کہ حقیر جانو خدا کی نعمت کو جو میسر ہے اور روایت ہے عون بن عبداللہ سے کہا صحبت کی میں نے مالداروں سے سو نہ دیکھا میں نے کسی کو زیادہ رنجور غم کے مجھ سے دیکھتا تھا میں سواری بہتر سواری سے اپنی اور کپڑا بہتر کپڑے اپنے سے پھر صحبت کی میں نے فقیروں سے پس آرام پایا میں نے **باب حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمکو سفیان نے ابن ابی نجیح سے اُنسے روایت کی مجاہد سے اُنسے اُم ہانی سے کہا کہ تشریف لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنی مکہ میں اور آپکے بالوں کی چار گیسو تھے گندھے ہوئے یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمکو عبدالرحمٰن نے اُنسے کہا حدیث کی ہمکو ابراہیم نے ابن ابی نجیح سے اُنسے روایت کی مجاہد سے اُنسے اُم ہانی سے کہا کہ تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اور آپکے بال میں چوٹیاں تھیں گندھی ہوئیں یہ حدیث حسن ہے اور عبداللہ بن ابی نجیح مکی ہیں امام بخاری نے کہا کہ نہیں پہچانتا میں واسطے مجاہد کے سماع اُم ہانی سے

---

[1] یعنی [illegible] تھوڑا [illegible] کافی ہے اسی طرح دنیا میں تھوڑی سی چیز پر قناعت کرنی [illegible]

[2] [illegible] اور [illegible] صورت کو دیکھے [illegible] مال [illegible] سو [illegible]

[illegible]

باب حدثنا حميد بن مسعدة ثنا محمد بن حمران عن ابی سعيد وهو عبد الله بن بسر قال سمعت ابا كبشة الانماری يقول كانت كمام اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بطحا هذا حديث منكر وعبد الله بن بسر بصری ضعيف عند اهل الحديث ضعفه يحيى بن سعيد وغيره بطح يعنی واسعة **باب حدثنا** قتيبة ثنا ابو الاحوص عن ابی اسحق عن مسلم بن نذير عن حذيفة قال اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بعضلة ساقی او ساقه وقال هذا موضع الازار فان ابيت فاسفل فان ابيت فلا حق للازار فی الكعبين هذا حديث حسن صحيح رواه شعبة والثوری عن ابی اسحق **باب حدثنا** قتيبة ثنا محمد بن ربيعة عن ابی الحسن العسقلانی عن ابی جعفر بن محمد بن ركانة عن ابيه ان ركانة صارع النبی صلى الله عليه وسلم فصرعه النبی صلى الله عليه وسلم قال ركانة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان فرق ما بيننا وبين المشركين العمائم على القلانس هذا حديث غريب واسناده ليس بالقائم ولا نعرف ابا الحسن العسقلانی ولا ابن ركانة **باب حدثنا** محمد بن حميد ثنا زيد بن حباب وابو تميلة عن عبد الله بن مسلم عن عبد الله بن بريدة عن ابيه قال جاء رجل الى النبی صلى الله عليه وسلم وعليه خاتم من حديد فقال مالی اری عليك حلية اهل النار ثم جاءه وعليه خاتم من صفر فقال مالی اجد منك ريح الاصنام ثم اتاه وعليه خاتم من ذهب فقال مالی اری عليك حلية اهل الجنة قال من ای شیء اتخذه قال من ورق ولا تتمه مثقالا هذا حديث غريب وعبد الله بن مسلم يكنى ابا طيبة وهو مروزی

رن النار

باب حدیث کی ہمسے حمید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو محمد نے ابی سعید سے اُسنے کہا سنا مین نے ابا کبشہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی ٹوپیان اُنکے سرون سے ملی ہوئی[1] تھین اونچی نہین تھین یہ حدیث منکر ہے اور ابی سعید یعنے عبد اللہ بن بسر ضعیف ہے نزدیک اہل حدیث کے ضعیف کیا ہے اسکو یحیی بن سعید وغیرہ نے **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی مسلم سے اُسنے حذیفہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی پنڈلی کا گوشت پکڑا اور فرمایا یہ جگہ تہبند کی ہے پس اگر انکار کرے تو پس نیچے کر پس اگر انکار کرے تو نہیں لاحق کر تہبند کو ساتھ ٹخنون کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے اسکو شعبہ اور ثوری نے ابی اسحاق سے **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو محمد نے ابی الحسن عسقلانی سے اُسنے روایت کی ابی جعفر سے اُسنے اپنے باپ سے کہ تحقیق رکانہ نے کشتی کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پس گرا دیا اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا رکانہ نے سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ فرق درمیان ہمارے اور مشرکین کے پگڑی باندھنی ہے ٹوپیون پر یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد درست نہین اور نہین پہچانتا ہون مین ابو الحسن عسقلانی کو اور نہ ابن رکانہ کو **باب حدیث** کی ہمسے محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو زید نے اور ابو تمیلہ نے عبد اللہ بن مسلم سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اسکے ہاتھ مین لوہے کی انگوٹھی تھی سو فرمایا کیا ہے مجھکو کہ دیکھتا ہون مین تجھپر زیور دوزخیون کا[2] پھر وہ شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اسکے ہاتھ مین انگوٹھی پیتل کی تھی سو فرمایا کیا ہے مجھکو کہ پاتا ہون مین تجھسے بو بتون کی پھر آیا وہ شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ اسکے ہاتھ مین سونے کی انگوٹھی تھی فرمایا کیا ہے مجھکو کہ دیکھتا ہون مین تجھپر زیور بہشتیون کا پھر عرض کی اُسنے کہ یا رسول اللہ کس چیز سے انگوٹھی بنواؤن مین فرمایا چاندی سے اور نہ پورا کر اسکو مثقال بھر یہ حدیث غریب ہے اور عبد اللہ بن مسلم کی کنیت ابو طیبہ ہے اور وہ مروزی ہے۔

---

[1] یعنے مبسوط اور سر سے لگی ہوئی تھین بلند اور اونچی نہ تھین ۱۲ [2] یعنے دوزخیون کو طوق اور زنجیر پہنا دینگے ۱۲

باب حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان عن عاصم بن کلیب عن ابن ابی موسی قال سمعت علیا یقول نهانی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن القسی والمیثرة الحمراء وان البس خاتمی فی هذه وفی هذه واشار الی السبابة والوسطی هذا حدیث حسن صحیح وابن ابی موسی هو ابو بردة بن ابی موسی واسمه عامر **باب حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام ثنی ابی عن قتادة عن انس قال کان احب الثیاب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم یلبسها الحبرة هذا حدیث حسن صحیح غریب۔

باب حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُنسے کہا حدیث کی ہمکو سفیان نے عاصم سے اُنسے ابن ابی موسی سے کہا سنا میں نے حضرت علی سے کہتے تھے کہ منع فرمایا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قسی اور میاثر سرخ سے اور یہ کہ پہنوں میں انگوٹھی اس انگلی میں اور اس انگلی میں اور اشارہ کیا طرف سبابہ اور وسطے کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابن ابی موسی وہی ابو بردہ بن ابی موسی ہیں اور نام اُنکا عامر ہے **باب حدیث** کی ہمکو محمد بن بشار نے اُنسے کہا حدیث کی ہمکو معاذ نے اُنسے کہا حدیث کی مجھکو باپ میرے نے قتادہ سے اُنہوں نے روایت کی انس سے کہا کہ محبوب ترین کپڑوں کا طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ پہنتے اُسکو حبرہ تھا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

ف قسی منسوب ہے طرف قس کے کہ ایک شہر ہے علاقہ مصر سے وہاں کے کپڑے کو قسی کہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ ایک قسم کا کپڑا ہے کہ اسمیں خطوط ریشمی ہوتے ہیں اور میاثر کہتے ہیں زین پوش سرخ کو کہ وہ بھی اکثر ریشمی ہوتا ہے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کپڑے کے استعمال سے منع فرمایا واللہ اعلم ۱۲ سکہ یعنے بیچ کی اور شہادت کی انگلی میں نہ چاہیے کہ انگوٹھی پہنے اور انگلی شہادت میں انگوٹھی کا پہننا ثابت نہیں ہوا اور چھنگلیا یعنے نیچے کی انگلی میں انگوٹھی پہننا مستحب ہے اور یہی قول شافعیہ اور حنفیہ کا ہے ۱۲ سکہ حبرہ ایک قسم افضل ہے یمن کی چادروں سے کہ اسپر خطوط سرخ ہوتے ہیں اور کبھی سبز اور سوت سے بنی جاتی ہے اور نبی صلعم نے اسکو اسلیے پسند فرمایا کہ وہ سبز ہوتی ہے اور سبز کپڑا اہل جنت کے کپڑوں سے ہے اور بایں کہ اسمیں خطوط سرخ ہوتے ہیں اور میل خورہ ہوتا ہے ۱۲ ع

خاتمۃ الطبع

بعد حمد و صلوٰۃ کے شیقان شریعت غرا پر پوشیدہ نہ رہے کہ گوہر شب چراغ دین متین یعنے صحاح ستہ مروی از سید المرسلین۔ واسطے ہدایت مومنان۔ و بصیرت ضلالت خلق طلبان مسلم الثبوت ہے یہ وہ کتابیں ہیں کہ بعد کتاب اللہ کے علی التدریج انہیں کا درجہ ہے۔ اگرچہ ظاہر میں کلام رسول ہے مگر باطن میں من جانب اللہ مقبول ہے منجملہ انکے بخاری و مسلم بعد قرآن شریف کے درجہ میں مشہور ہیں۔ کہ جسکی صحت و برکت میں کسیکو کلام نہیں اسکے ادراک تعریف سے طائر بلند پرواز اوہام بشریہ کوسوں دور ہیں۔ بلکہ عقول عشرہ تک ناسپور ہیں۔ علم فقہ کہ معظم ضروریات دین سے ہے اسی علم حدیث سے متمسک مجتہدین ہے کہاں ہیں شائقین نقد حدیث خیر المرسلین۔ بنظر توجہ ذرا ادھر ملاحظہ فرمائیں۔ کہ ان دنوں علم حدیث میں منجملہ صحاح کے ایک کتاب لاجواب کہ جسکے ہر ہر نقطے قابل انتخاب ہیں۔ ایک مدت سے محبان علم حدیث اسکے مشتاق تھے۔ اور اوصاف اسکے شہرۂ آفاق یعنے کتاب مستطاب **ترجمہ** جامع ترمذی حامل المتن جلد اول حلیہ طبع سے مزین ہو کر رہ جلوہ ہے اور نیز جلد دوم بھی طبع ہو چکی ہے اسکے مترجم عالم بے ہمتا فاضل لاثانی جناب مولوی **فضل احمد** صاحب انصاری ہیں اور یہ مطابق صحیح مطبع لاہور شاخ نولکشور پریس دام فیضہ العالی ہیں جو کہ اس زمانہ میں آجکل لوگ ادبی سستی سے علم عربی سے کہ ام العلوم ہے ناواقف ہو جاتے ہیں اور اردو زبان جو کہ فصاحت و بلاغت سے مشہور ہے عموماً ہندوستان کے ہر حصہ میں اسنے ایسا قبضہ کیا کہ ہر کس و ناکس کے نزدیک یہی مرغوب و مشہور ہے اسی لحاظ سے ایک زمانہ سے قدردانان علم و فن و عقلای دور اندیشان زمن کا یہ خیال تھا کہ اگر دینی کتابوں کا ترجمہ اس زبان میں ہو تو ہر شخص بخوبی سمجھ سکے لہذا جناب فلک انتساب عالی ہمم کیوان حشم جناب منشی **نولکشور** صاحب مالک مطبع نولکشور پریس نے بصرف زر کثیر کتاب مذکور الصدر کا ترجمہ ماہ ربیع الاول ۱۳۱۹؁ھ مطابق اکتوبر ۱۹۰۱؁ء مقام لکھنؤ میں طبع کراکے شائع فرمایا تھا اب بار دوم بعالی ہمتی جناب منشی **پراگ نرائن** صاحب مالک مطبع منشی نولکشور بمقام لکھنؤ ۱۹۰۲؁ء میں طبع ہوا سوا اسکے اور بھی دینی کتابوں کا ترجمہ اردو زبان عبارت سلیس میں مثل ترجمہ مشکوٰۃ۔ و ترجمہ عالمگیری۔ و ترجمہ در مختار و ترجمہ احیاء العلوم۔ و ترجمہ ہدایہ طبع ہو کر موجود ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ شائقین علوم دینی الاعتقاد و قدر شناسان ذوی الاقتدار اس ترجمہ کی قدر فرمائینگے اسکی خریدی میں اگر تقدیم بھی جلد کرینگے تو یہی شعر مجملاً عرض ہے ارزان خریدم بجا دادم چند دادم جان خریدم ورنہ گراں خریدم

حق تصنیف ترجمہ محفوظ ہے

نام کتاب	قیمت
تفسیر سورۂ فاتحہ مسمی بہ تحفۃ الاسلام از مولوی اکرام الدین۔	۸ر
تفسیر سورۂ یوسف۔ مسمی عشر ... مولوی اشرف علی۔	۲/۱۲ر
ایضاً۔ چہار مصرعہ حسب مراتب ...	۳/۱۲ر
پنجسورہ کا مترجم۔ با ترجمۂ اردو ...	ار
تفسیر مرادیہ۔ تفسیر پارۂ عم از حضرت شاہ مراد اللہ انصاری۔	۱۲ار
منتہی الموعظۃ۔ المعروف بہ تفسیر ... وائز از مصنفہ و مترجمہ مولوی غلام محمد غوث صاحب۔	۸ر

کتب تفاسیر فارسی

نام کتاب	قیمت
تفسیر حسینی۔ از ملا حسین واعظ ... جلد اول پوری تفسیر خوشخط کاغذ سفید ...	للعہ
ایضاً۔ کاغذ حنائی۔	ے
تفسیر اسرار الفاتحہ۔ مصنفہ ملا حسین ... دری در تصوف۔	عہ
... ان الفرقان۔ در اصول تفسیر از ... محمد عثمان۔	۶ پائی

کتب تفاسیر عربی

نام کتاب	قیمت
تفسیر بے نقط فیضی مسمی بہ سواطع الالہام ... کے سر کا تاج سمجھیے جو کتاب بخشنے ... ... شہنشاہ اکبر میں گوہر نایاب مختلف ... اپنے خزانہ کی منزلت کیلئے عجیب ... صنعت ہی بالکل بے نقط اسیر عجیب ... صنعت و سلاست بیرون شاہ ... خبر ... ... حروف جرا کی اصطلاح حسب بے نقط ... ... رون کا نام بے نقط روایات کا ... نقط شہنشاہ ہند کا عزت کرنا ... ... انقا اور فیضی مصنف کا فخر زیبا ...	

نام کتاب	قیمت
پایا جیسا سنا تھا طبع کی تمام کوشش سے نہایت نفیس نسخہ ملا جسکو جواہر رقم خوشنویس نے لکھا بہت عمدہ چھپا کاغذ سفید و حنائی گندہ۔	عـہ
تفسیر جلالین مع کمالین۔ بخشی جدید مطبوعہ دہلی کاغذ سفید و حنائی۔	عـہ
تبیان فی اعراب القرآن۔ مؤلفہ شیخ عبد اللہ بن حسین عکبری محدث مفسر نحوی متوفی سنہ ۶۱۶ھ اس فن کی کوئی کتاب ہند میں طبع نہوئی تھی غلط فہمی سے خلاصۃ الکشاف نام درج ہوگیا ہمراہ اسکے رسالہ فتح الخبیر مولانا ولی اللہ دہلوی کا لگا ہوا ہے	عـہ
در النظم۔ خواص و تاثیرات آیات و سورہائے قرآنی مؤلفہ قاضی ابو الحسن المصری۔	۵ر
توریت۔ بزبان عربی ترجمہ بطور اصل کے اسکے نیچے فارسی ترجمہ موجود تھا اور اردو ترجمہ بصرف زر خطیر مطبع کی طرف سے اضافہ ہوا کاغذ سفید گندہ	ے
فتح الخبیر مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مطبوعہ غیر۔	۸ر
تفسیر سراج المنیر۔ چار جلدیں مشہور تالیف شیخ محمد بن احمد شربینی خطیب دمشق جامع تفاسیر بیضاوی و کشاف و معالم و تفسیر کبیر و مزید فوائد تحقیق و قراءت سبعہ وغیرہ نقل از چھاپہ مصر	عـہ
تفسیر جلالین مع کمالین بخشی جدید ترجمہ جلالین از مولانا محمد ریاست علی۔	ے

کتب فقہ اردو

نام کتاب	قیمت
ہدایۃ الاسلام۔ از مولوی امانت اللہ	

نام کتاب	قیمت
غازی پوری۔	۳/۱۲ر
غایۃ الاوطار۔ ترجمۂ اردو در مختار مترجمہ مولوی خرم علی و مولوی محمد احسن کامل چار جلدیں کاغذ سفید۔	للعہ
عین الہدایہ۔ ترجمۂ کامل ہدایہ چار جلد حامل المتن مترجمہ مولوی امیر علی صاحب مترجم فتاوے عالمگیری وغیرہ کاغذ گندہ و سفید۔	للعہ
ایضاً۔ کاغذ حنائی۔	للعہ
اور متفرق جلدیں بھی فروخت کیلئے موجود ہیں	
جلد اول۔	ے
جلد دوم۔	للعہ
جلد سوم کاغذ سفید۔	للعہ
ایضاً۔ کاغذ حنائی۔	للعہ
جلد چہارم کاغذ سفید۔	للعہ
ایضاً کاغذ حنائی۔	ے
راہ نجات۔ ضروری مسائل نماز و روزہ وغیرہ۔	۸ر
مفتاح الجنۃ۔ از مولوی کرامت علی جونپوری۔	۳/۱۲ر
حقیقۃ الصلوٰۃ مع رسالہ بے نمازان	۶ پائی
ترجمۂ فتاوی عالمگیری۔ کامل ہر چہار جلد مع مقدمہ یعنی جلد اول مترجمہ مولانا احتشام الدین و باقی ہر سہ جلد مترجمہ مولانا امیر علی کاغذ سفید و حنائی۔	عـہ
کشف الحاجت۔ مترجمۂ اردو ملا بدمنہ از مولوی محمد نور الدین۔	۱۲ر
رسالہ خلاصۃ المسائل۔ نماز روزے کے مسائل اور زکوۃ اور نکاح و طلاق و عتاق کے احکام اور خرید و فروخت و وکالت و ضمانت وغیرہ کے جواز و عدم جواز کی صورتیں۔ اردو میں مفصل	

نام کتاب	قیمت
بیان کبابہ مع حواشی مفیدہ از جناب مولوی امیر علی صاحب مترجم فتاوے عالمگیریہ وہدایہ ومصنف تفسیر مواہب الرحمن	ھر ب
نور الہدایہ ترجمہ شرح وقایہ اردو چہار جلد یکجائی مطبوعہ نظامی کاغذ سفید۔	[illegible]
ہزار مسئلہ شامل ہفت رسالہ (۱) ہزار مسئلہ (۲) مسائل ثمانیہ (۳) صد وسی مسئلہ (۴) مناجات بدرگاہ باری تعالےٰ (۵) حلیہ شریف (۶) نور نامہ (۷) چہل مسائل۔ مولفہ مولوی عبد اللہ بن عبد السلام۔	۲ر
شرح محمدی منظوم۔ مسائل قصیدہ از محمد خان قندھاری۔	۲ر
تنبیہ الغافلین۔ مسائل دینیہ۔	ور
حیرت الفقہ۔ مسائل مشکلہ فقہ از مولوی ابراہیم حسین بنگلوری۔	۱ر
جواب السائلین۔ بطور استفتا۔	۱ر۲پائی
کنز الدقائق۔ اردو ترجمہ از مولوی محمد سلطان خان۔	۱۲ر
چہل مسائل فقہ۔ از مولوی ابراہیم حسین بنگلوری۔	۳پائی
اشرف المسائل از مولوی اشرف علی صاحب	۱۰ر
رسالہ تجہیز وتکفین میت ملا محمد عمر۔	۱ر

کتب فقہ اردو

نام کتاب	قیمت
ہدایہ۔ پیشانی پر اصل عربی اور تحت میں ترجمہ فارسی مع شرح از علمائے کلکتہ جو مدت سے متداول ہے دو جلد کامل کاغذ سفید وخانگی	عہ ب
شرح سفر السعادت۔ از مولانا عبد الحق دہلوی معروف۔	ے ب
گنج الگنج مسمی بہ غایۃ الشرور از ملا	

نام کتاب	قیمت
محمد شاہ۔	۱۱ر
تذکرۃ الجمعہ۔ احکام جمعہ از مولوی عبد السلام۔	۹ پائی
تبیان۔ در حکم تمباکو وحقہ از ملا معین الدین۔	۹ پائی
بدائع منظوم۔ مسائل فقہ منظم فارسی از ملا ناظم علی۔	۲ر
نام حق۔ مشہور درسی از شیخ شرف الدین بخاری۔	۹ پائی
مائۃ مسائل۔ صد مسائل از مولانا محمد [illegible]	[illegible]
شرح وقایہ فارسی مع حاشیہ ملتقی الابحر از شاہ عبد الحق محدث دہلوی۔	۱۲ر۹پائی
مسالک المتقین۔ مرغوب علمائے ولایت از مولوی الہیار خان۔	عہر
فتاوی برہنہ۔ جامع ابواب فقہ از مفتی نصیر الدین۔	عہر
قدوری۔ مترجمہ مولانا ابو القاسم۔	۴
شرح فارسی مختصر وقایہ ملا مولانا عبد الرحمن جامی۔	۱۵ر
کنز فارسی۔ از مفتی نصیر الدین کرمانی محشی مع فرہنگ۔	۹ر
منیۃ المصلی۔ عربی مع ترجمہ فارسی از جانب مطبع۔	فر
مالابد منہ۔ از قاضی ثناء اللہ صاحب مع وصیت نامہ۔	۵ر۲پائی
شرح مختصر وقایہ کو رمیری۔ از مولانا جلال الدین سمرقندی۔	
رسالہ تنبیہ الانسان [illegible] وحرمت جانوران۔	۹ پائی

کتب فقہ عربی

نام کتاب	قیمت
ابو المکارم۔ شرح مختصر وقایہ از [illegible]	

نام کتاب	قیمت
بن محمد معروف [illegible]	[illegible]
مبادی الاصول۔ مصنفہ مولانا ابی المنصور [illegible] بن یوسف۔	۱ر
[illegible] بندی۔ شرح مختصر وقایہ از مولانا عبد العلی [illegible] معتبر شرح [illegible]	[illegible]
کنز الدقائق [illegible] کلاں۔	۱ر ب
جامع الرموز شرح مختصر وقایہ از ملا شمس الدین محمد خراسانی قہستانی۔	[illegible]
فتح القدیر [illegible] حاشیہ فتح القدیر از امام کمال الدین بن الہمام [illegible] مستند وباعظمت شرح مشہور ومعروف در آخر [illegible] زین الدین [illegible] کامل چہار جلد ضخیم بتفصیل ذیل۔	
کاغذ سفید [illegible]۔	[illegible]
ایضاً کاغذ [illegible]۔	[illegible]
ہدایہ۔ مع حاشیہ [illegible] عمدہ [illegible]	[illegible]
[illegible]	عہ ب
۱۔ [illegible]	عہ ر ب
۲۔ [illegible] آخر [illegible]	عہ ب
فتاوی [illegible] چہار جلد کامل در سہ جلد [illegible]	[illegible]
فتاوی [illegible] از امام قاضی خان [illegible] قاضیخان مستند مستند [illegible] دو جلد کامل۔	عہ ر ب
شرح وقایہ [illegible] بترتیب مسائل	[illegible]
ذخیرہ [illegible] شرح وقایہ از یوسف بن جنید [illegible] معروف۔	[illegible]
ملا مسکین [illegible] وصایا محشی جدید۔	عہ ب